وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَہَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ

گوہر ثمین جامع حسینی ترجمہ تفسیر قرآن یا ترجمہ تفسیر لطیف بہ سلیس زبان مع فوائد عمدہ اردو بالتصحیح و آمد اعظم عنی

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد اول مسمی بہ

تفسیر قادری

جسکو حسب خواہش مطبع منشی نہایت عمدگی کیساتھ فخر العلماء مولوی فخر الدین صاحب نے ترجمہ فرمایا اور بہ تدریت کمی بیانات باہم ہی صاحب علی

قد انطبع فی المطبع المعروف المنشی تیجکمار بالکھنؤ

مکمل ہر دو جلد عسر

ترجمہ اردو تفسیر حسینی
جلد اول مسمی بہ
تفسیر قادری
ترجمہ
مولوی فخر الدین
پارہ اول تا پندرہ ۱۵

مشتمل لآلی شاہوار نازل فرمائی ہی قرآن عربی زبان بی نور و رونق افزائی طبیعت

گوہر ثمین بیان یعنی ترجمۂ تفسیر قرآن با ترجمہ تحت لفظی اوصاف

سلیس زبان با فوائد و عوائد روایات صحیحہ کارآمد و عظمان نامی

ترجمۂ اردو تفسیر حسینی

جلد اول مسمّیٰ بہ

تفسیر قادری

جسکو منجانب مطبع نہایت سعی و کوشش سے گویا فخر العلما مولوی فخر الدین صاحب نے ترجمہ فرمایا اور اکثر آیات کے ترجمے کیمیا سعادت بعض صاحب علم کا

مطبع نامی منشی تیج کمار وارث نول کشور پریس بکڈپو واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَعُوْذُ پناہ لیتا ہوں اور التجا کرتا ہوں بِاللّٰہِ ساتھ معبود برحق اور خداوند مطلق کے مِنَ الشَّیْطٰنِ وسوسہ شیطان کے شر سے جو سرکش فریب دینے والا ہے یا رحمت الٰہی سے دور رہا ہوا ہے الرَّجِیْمِ نکالا ہوا جنت کے باغوں سے یا بھگایا ہوا آسمان کے طبقوں سے

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ سَبْعُ اٰیٰتٍ
سورۂ فاتحہ مکہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ سات آیتیں ہیں

آیاتہا ۷ — رکوعہا ۱ — کلماتہا ۲۵ — حروفہا ۱۲۳

اَلْحَمْدُ جو ثنا اور صفت کہ ازل سے ابد تک موجود اور معلوم تھی اور ہے اور ہوگی وہ سب تمام و کمال لِلّٰہِ اُس خدا کے واسطے ہے جو سب ناموں اور صفات کمالیہ کے ساتھ نام رکھا گیا اور صفت کیا گیا ہے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ پیدا کرنے والا پالنے والا رکھنے والا تربیت کرنے والا کام بنانے والا سب اہل عالم کا کہ ملائکہ جن آدمی چرند پرند درند دریائی جانور وغیرہ ہیں اَلرَّحْمٰنِ دوبارہ ہستی بخشنے والا آخرت میں اہل جہاں کے فنا ہو جانے کے بعد اَلرَّحِیْمِ ○ دوبارہ بخشش کرنے والا مسلمانوں پر مہربانی کے ساتھ اُس جہان میں اور اُنھیں ہمیشہ کے واسطے داخل جنت کرنے میں مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ خداوند روز جزا و شمار کا یعنی روز قیامت کا یا تصرف کرنے والا اُس دن جو کچھ چاہے یا بندوں کے اعمال کا حافظ تاکہ نامۂ اعمال دینے لینے میں غلطی نہ ہو یا روز حساب کا قاضی کہ بندوں کے درمیان حق حق حکم کرے یا روز جزا میں جزا دینے والا اِیَّاکَ نَعْبُدُ تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم بس اسواسطے کہ تیرا غیر عبادت کا مستحق نہیں وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم تیری عبادت میں اور سب حاجتیں اور ضرورتیں بر آنے میں اِھْدِنَا ہمیں راہ دکھا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ راہ سیدھی کہ اقوال افعال اخلاق میں اولیا انبیا کی راہ ہے اسواسطے کہ افراط تفریط اور زیادتی کمی میں وہ راہ متوسط ہے یا راہ مستقیم پر ہمیں ثابت رکھ کہ وہ دین اسلام اور سنت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اور حضرت قطب العارفین غوث الواصلین ناصر الحق و الدین خواجہ عبید اللہ قدس اللہ سرہ العزیز نے اسکے معنی میں ایک بڑا نکتہ اور بہت اچھی بات فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ دکھا تو ہمیں سیدھی راہ یعنی اپنی ذات کی محبت اور مشاہدے سے مشرف رکھ تاکہ اپنی طرف اور تیرے غیر کی جانب التفات کرنے سے آزاد ہو کر ہم بالکل تیرے ہی

گرفتار ہو جائیں اور تیرے سوا نہ ہم کچھ جانیں اور تیرے سوا نہ ہم کچھ دیکھیں اور تیرے سوا نہ ہم کچھ خیال کریں یا یہ معنی ہیں کہ دکھا تو ہمیں سیدھی راہ یعنی وہ راہ جو تیری ذات پاک کو ہر موجود کے ساتھ ہے کہ وہ موجود اس راہ کے بغیر کچھ ظہور ہی نہیں رکھتا اور بے اس کے اپنے کمال کی انتہا کو نہیں پہونچتا تاکہ ہر حال میں تیرے سوا ہم کچھ نہ دیکھیں اور تیرے غیر کی طرف متوجہ ہونے سے ہم آزاد ہو جائیں صِرَاطَ الَّذِیْنَ دکھا ہمیں ان لوگوں کی راہ کہ اپنے فضل سے اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ انعام کیا تو نے اُن پر نبوّت رسالت ولایت صدیقیت شہادت صلاحیت کی نعمت دے کر یا اُن لوگوں کی راہ جو اہل قرب ہیں اور کمال نعمت ظاہری سے کہ قبول شریعت ہے اور جمال نعمت باطن سے کہ اسرار حقیقت کی واقفیت ہے اُنکو تو نے عزت دی اور بزرگی بخشی غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ نہ اُن لوگوں کی راہ جنپر تو نے غصّہ کیا اور پیدا ہونے سے پہلے وہ تیرے غضب میں آ گئے اور اسی سبب سے انھوں نے کفر پر قدم مارا یا یہود کی راہ کہ سرکشی اور دشمنی اور یورش کرنے اور قتل انبیا اور تحریف کتب کے سبب سے تو نے اُنپر غصّہ کیا وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ اور نہ گمراہوں کی راہ یعنی وہ لوگ کہ پیدا ہونے کے بعد مختلف طریقوں اور ٹیڑھی راہوں میں پڑ گئے یا نصاریٰ کی راہ کہ جناب مسیح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں زیادتی اور حضرت حبیب یعنی سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں کمی کرنے سے گمراہ ہو گئے

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	مِائَتَانِ وَّسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَۃً
سورۂ بقرہ مدینۂ منورہ میں نازل ہوئی اور اُسمیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	دو سو چھیاسی (۲۸۶) آیتیں ہیں

الٓمّٓ ۝ حروف مقطعہ قرآن کے بھید ہیں ہر ایک اُنپر آگاہی نہیں رکھتا بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ الٓمّٓ کے معنی اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ ہیں یعنی میں خدا ہوں بڑا جاننے والا ذٰلِکَ وہ کتاب جسکے نازل کرنے کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے اگلی کتابوں میں کیا تھا الْکِتٰبُ یہ پوری کتاب ہے یعنی قرآن لَا رَیْبَ ۚ کچھ شک و شبہہ نہیں فِیْہِ ۚ اس کتاب میں یعنی حجت اور دلیل کھلنے اور صفائی ظاہر ہو جانے کے سبب سے یہ کتاب اس رتبہ پر ہے کہ جو کوئی اسمیں ذرا غور کرے وہ شبہہ سے باز رہے اور سمجھ لے کہ اس میں شبہہ کو مجال نہیں ہے ھُدًی دلالت کرنے والی ہے اور راہ دکھانے والی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ پرہیزگاروں کو کہ یہ لوگ اُس سے فائدہ حاصل کرنے والے ہیں الَّذِیْنَ وہ لوگ جو سچے عقیدے سے یُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہیں بِالْغَیْبِ ساتھ بے دیکھے ہوئے کے کہ حق تعالےٰ ہے اور فرشتے اور قیامت یا اسکے متعلقات یا ساتھ چھپی ہوئی چیز کے کہ وحی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ غیب قضا و قدر ہے کہ مسلمان اُسکا ایمان لاتے ہیں وَیُقِیْمُوْنَ اور قائم رکھتے ہیں اور ادا کرتے ہیں الصَّلٰوۃَ پانچوں وقت کی نماز شرائط اور آداب کے ساتھ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ اور اُس چیز میں سے جو کہ ہم نے اُنھیں عطا کی ہے یُنْفِقُوْنَ ۝ خرچ کرتے ہیں اہل و عیال اور قرابت داروں اور پڑوسیوں اور حقداروں پر وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں بِمَآ اُنْزِلَ ساتھ اُس چیز کے جو بھیجی گئی ہے اِلَیْکَ تیری طرف اے رسول کہ وہ قرآن ہے وَمَآ اُنْزِلَ اور ساتھ اُس چیز کے جو اُتاری گئی مِنْ قَبْلِکَ ۚ پہلے تجھ سے اور پیغمبروں پر جیسے صحیفے توریت زبور وغیرہ وَبِالْاٰخِرَۃِ اور ساتھ دوسرے گھر کے کہ دار الجزا ہے ھُمْ وہ لوگ جو ذکر کیے گئے یُوْقِنُوْنَ ۝ ایقان رکھتے ہیں یعنی اُسکے وقوع پر یقین رکھنے والے ہیں اُولٰٓئِکَ وہ گروہ جو اُن صفتوں سے موصوف اور ان ناموں سے موسوم ہیں جو مرقوم اور مذکور ہوے عَلٰی ھُدًی اوپر راہ راست اور نشان درست کے ہیں مِّنْ رَّبِّھِمْ ق پروردگار اپنے سے یعنے اُس کی توفیق کی مدد سے اُنھوں نے راہ ثواب پائی ہے وَاُولٰٓئِکَ اور وہ گروہ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہی تو چھٹکارا پانے والے ہیں

ع ۷

سورۃ البقرہ

آیاتہا ۲۸۶

الجزو الاول ۱

عذاب کی گھاٹیوں سے اور پہونچنے والے ہیں ثواب کے درجوں پر کلمۂ ہُم کا لانا اس قوم کے ساتھ اختصاص فلاحیت کی دلیل ہے

چو ایشاں را طریق راستگاریست — سزائے راستگاراں رستگاریست

یہ آیتیں جو گذریں اہل اسلام اور اہل کتاب مومنوں کی شان میں ہیں جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور مسلمانوں کی تعریف کے بعد کافروں کی مذمت میں فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق کہ جن لوگوں نے دشمنی کی وجہ سے کَفَرُوْا چھپایا نور ایمان کو شرک کی تاریکی میں سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ برابر ہے اُن پر ءَاَنْذَرْتَهُمْ کہ دھمکاؤ تم اُن کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ڈراؤ عذاب سے اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ یا نہ ڈراؤ اور نہ دھمکاؤ یعنی اگر خوف دلاؤ یا نہ دلاؤ وہ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ ایمان نہیں لاتے خَتَمَ اللّٰهُ مہر کردی ہے اللہ تعالےٰ نے عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اُنکے دلوں پر کہ بیان حق سمجھتے ہی نہیں وَعَلٰی سَمْعِهِمْ ط اور اُن کے کانوں پر کہ سچی بات سنتے ہی نہیں وَعَلٰۤی اَبْصَارِهِمْ اور اُنکی آنکھوں پر غِشَاوَةٌ ز اندھیری ہے کہ راہ حق دیکھتے ہی نہیں وَلَهُمْ اور اُنھیں کے واسطے ہے استحقاق کے رو سے عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ عذاب بڑا دنیا میں تو قتل اور قید کے سبب سے اور عقبیٰ میں زجر اور قہر کے باعث سے یہ دونوں آیتیں اُن کافروں اور مشرکوں کی شان میں ہیں جنھیں حق سبحانہ تعالےٰ نے اپنے علم قدیم سے جانا تھا کہ کفر ہی پر مریں گے جیسے ابوجہل اور وہ کافر جو جنگ بدر میں قتل کیے گئے کافروں کی مذمت کے بعد تیرہ آیتیں منافقوں کی شان میں بھیجیں کہ اُن کی بُرائی مکر و فریب کے سبب سے اصلی کافروں سے زیادہ ہے وَمِنَ النَّاسِ اور آدمیوں میں سے بعضے مَنْ یَّقُوْلُ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اٰمَنَّا ایمان لائے ہم بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ پچھلے دن کے یعنی روز قیامت کے وَمَا هُمْ حالانکہ نہیں ہیں وہ بِمُؤْمِنِیْنَ ○ ایمان لانے والے اور سچ بولنے والے یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ فریب دیتے ہیں اپنے زعم میں خدا کو وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ج اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں یعنی صحابہؓ کو اسواسطے کہ منافق لوگ فریب کی راہ سے اُن سے اپنا ایمان ظاہر کرتے تھے وَمَا یَخْدَعُوْنَ اور نہیں فریب دیتے ہیں اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ مگر اپنی ذاتوں کو اسواسطے کہ اُس فریب کا وبال بھی اُنھیں پر پڑتا ہے وَمَا یَشْعُرُوْنَ ○ اور نہیں جانتے کہ ایسی بات ہے فِیْ قُلُوْبِهِمْ اُنکے دلوں میں مَّرَضٌ بیماری ہے نفاق کی اور دین میں شک اور مومنوں سے رشک وحسد فَزَادَهُمُ اللّٰهُ پھر زیادہ کردی اللہ نے اُن پر مَرَضًا ج بیماری یعنی جتنا قرآن اُترتا آتا ہے اُن کا شک وشبہہ بڑھتا جاتا ہے اور اُن کا رشک وحسد زیادہ ہوتا ہے وَلَهُمْ اور واسطے اُن کے ہے عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب دردناک کہ اُسکی انتہا ہی نہیں بِمَا کَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے وہ مسلمانوں کے ساتھ یَکْذِبُوْنَ ○ جھوٹ بولتے اور نفاق کی راہ سے ایمان اظہار کرتے تھے وَاِذَا قِیْلَ اور جب کہا جاتا ہے یعنی مسلمان کہتے ہیں لَهُمْ منافقوں کو کہ لَا تُفْسِدُوْا نہ فساد کرو اور نہ تباہی ڈالو فِی الْاَرْضِ زمین میں کفر اور گناہ اور مومنوں کے ساتھ فریب کرنے کے سبب سے تو قَالُوْۤا کہتے ہیں کہ اِنَّمَا نَحْنُ سوا اسکے نہیں کہ ہم مُصْلِحُوْنَ ○ سنوارنے والے ہیں اپنے کاموں کو عبادت اور نیکی کے سبب سے اَلَاۤ جانو اے سننے والو کہ اِنَّهُمْ بیشک منافق لوگ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وہ تو ہیں تباہ کار اور فتنہ انگیز وَلٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ○ اور مگر وہ نہیں جانتے کہ وہ مفسد ہیں وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اور جب کہا جاتا ہے ان منافقوں سے اٰمِنُوْا ایمان لاؤ دلوں سے یعنی اخلاص کے ساتھ كَمَاۤ جیسا کہ اٰمَنَ النَّاسُ ایمان لائے ہیں لوگ مہاجر اور انصار تو قَالُوْۤا کہتے ہیں اپنے دل سے

ع ۱

وقف لازم

یا اپنی قوم میں کہ اَنُؤْمِنُ کیا ایمان لائیں ہم یعنی ایمان نہ لائیں گے ہم ویسا کَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ جیسا کہ ایمان لائے ہیں جاہل اور بے عقل منافق اگرچہ جانتے تھے کہ مسلمان عقلاءِ زمان ہیں مگر اُنھیں نادان اس جہت سے کہا کہ منافق اپنے تئیں بڑا عالم اور بڑا حق جاننے والا سمجھتے تھے تو حق سبحانہٗ تعالےٰ نے سفاہت کو منافقوں کی طرف رد کیا اور فرمایا اَلَآ جانو تم اے مسلمانو کہ اِنَّهُمْ بیشک منافق لوگ هُمُ السُّفَهَآءُ وہ تو بے خبر اور نادان ہیں کہ انجام پر نظر نہیں رکھتے اور آخرت کی فکر چھوڑے دیتے ہیں وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ○ مگر نہیں جانتے کہ وہ کچھ نہیں جانتے وَاِذَا لَقُوا اور جب دیکھتے ہیں منافق اور روبرو ملاقات کرتے ہیں الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اُن لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں صحابہ تو قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان رکھتے ہیں تمھارا سا ایمان، اس کا سبب نزول لکھا ہے کہ عبد اللہ بن اُبَی اور اُسکے متبعوں نے ایک دن حضرت صدیق اور فاروق اور مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کو دیکھا اور خوشامد کی راہ سے ہر ایک کی تعریفیں کیں جناب مرتضیٰؓ نے فرمایا اے ابن اُبَی خدا سے ڈر اور نفاق نہ کر ابن اُبَی بولا اے ابوالحسن نفاق کو ہماری طرف منسوب نہ فرمایئے کہ ہم آپ ہی لوگوں کی طرح ایمان رکھنے والے اور تصدیق کرنے والے ہیں حق سبحانہٗ تعالیٰ نے خبر دی کہ یہ منافق جب مسلمانوں کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ویسا ہی ایمان رکھتے ہیں جیسا کہ تم لوگ رکھتے ہو وَاِذَا خَلَوْا اور جب پھر جاتے ہیں اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ اپنے شیطانوں کی طرف یعنی جنھیں اپنا پیشوا جانتے ہیں اور دوست رکھتے ہیں اور جن آدمی صورت شیطان سیرتوں کے فریب میں مغرور ہوتے ہیں تو قَالُوْٓا کہتے ہیں صدق دل سے اِنَّا مَعَكُمْ ہم تمھارے ساتھ ہیں اور تمھارے دین اور آئین پر ہیں اِنَّمَا نَحْنُ سوا اسکے نہیں کہ ہم مُسْتَهْزِءُوْنَ ○ افسوس رکھنے والے اور ٹھٹھا کرنے والے ہیں مسلمانوں کے ساتھ اَللّٰهُ خدا جزا دینے والا يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ اُن کے مسخرے پن اور ٹھٹھے بازی کی جزا اُن کو پہونچاتا ہے جزا کا نام فعل کے نام کے ساتھ رکھنا اس راہ سے ہے کہ دونوں کا جوڑ ہے ورنہ حق تعلےٰ کو ٹھٹھے باز نہیں کہہ سکتے پس معنی یہ ہیں کہ خدا اُن کے ساتھ مکافات کرتا ہے وَيَمُدُّهُمْ اور مہلت دیتا ہے اور چھوڑے دیتا ہے زمانۂ دراز تک اُنھیں فِيْ طُغْيَانِهِمْ اُن کی ڈینگ اور اسراف اور سرکشی اور جہالت اور تکبر میں حتیٰ کہ اُن حالتوں میں يَعْمَهُوْنَ ○ متحیر رہتے ہیں اُولٰٓئِكَ جو اس بری صفت والے ہیں وہ الَّذِيْنَ وہ لوگ ہیں جنھوں نے نادانی کی وجہ سے اشْتَرَوُا مول لیا اور بدلا اور اختیار کیا الضَّلٰلَةَ گمراہی کو بِالْهُدٰى راہ پانے پر اور کفر کو ایمان پر شک کو یقین پر جہل کو علم پر نفاق کو اخلاص پر ہلاک کو نجات پر دوزخ کو جنت پر بدعت کو سنت پر فَمَا رَبِحَتْ پس فائدہ نہ دیا اور نفع نہ پہونچایا انھیں تِّجَارَتُهُمْ اُن کی سوداگری نے وَمَا كَانُوْا اور یہ گروہ نہیں ہیں مُهْتَدِيْنَ ○ راہ پانے والے تجارت حقیقی اور اُس میں نفع حاصل کرنے کی راہ مَثَلُهُمْ مثال اُن کی یا صفت اُن کی ایسی ہے كَمَثَلِ الَّذِى جیسے مثال اور صفت اُس شخص کی جو گھٹا چھائی ہوئی اندھیری رات کے وقت میدان میں اسْتَوْقَدَ جلائے نَارًا آگ اس واسطے کہ راہ دیکھے یا ٹھہرنے کی جگہ تجویز کرے یا چوروں درندوں دشمنوں سے بے خوف ہو جائے فَلَمَّآ اَضَآءَتْ پھر جب روشن کردے وہ آگ مَا حَوْلَهٗ آگ جلانے والے کے گرد اگرد کو تو ذَهَبَ اللّٰهُ لے اللہ بِنُوْرِهِمْ روشنی اُن کی آگ کی وَتَرَكَهُمْ اور چھوڑ دے اُنھیں فِيْ ظُلُمٰتٍ تاریکیوں میں یعنی شب کی تاریکی اور ابر کی اندھیری میں لَّا يُبْصِرُوْنَ ○ نہیں دیکھتے اپنے گرد اگرد کو صُمٌّ یہ بہرے ہیں حق سننے سے یعنی حق بات نہیں مانتے بُكْمٌ گونگے ہیں حق کہنے سے اس واسطے کہ ایمان کا اقرار کرنے میں اُن کی زبان دل سے موافقت نہیں رکھتی پس گویا بات ہی نہیں کہتے

عُمْیٌ اندھے ہیں بدہ بصیرت سے حق دیکھنے میں فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ پس وہ نہیں پھرتے ان صفتوں سے اور اسی طرح حشر کیے
جائیں گے وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا منافقوں کی مثل یہ ہے کہ گمراہی کی اندھیری رات میں مسلمانوں کی تلوار
کے خوف سے کلمۂ شہادت کی آگ اُنھوں نے روشن کی اور اُس قدر روشنی میں قتل ہونے سے بیخوف ہو کر عمر گزارتے ہیں لیکن
مرنے کے بعد ان کے اقرار کی روشنی جاتی رہے گی اور وہ ندامت حسرت سختی عقوبت کی تاریکیوں میں پڑے رہینگے اَوْ یا اُنکی مثل
كَصَيِّبٍ اُن لوگوں کی ایسی ہے جن پر مینھ کے بڑے بڑے بوند بڑے زور سے برستے ہیں مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے
یا ابر سے فِيْهِ اِس مینھ میں یعنی اُس کے برسنے میں یا اُس ابر میں ظُلُمٰتٌ تاریکیاں ہوں ابر گھرنے اور رات اندھیری ہونے
سے وَّرَعْدٌ اور بڑی کڑک جو اُس ابر سے سنائی دیتی ہے وَّبَرْقٌ ج اور روشنی جو اس سے چمکتی ہے يَجْعَلُوْنَ دیتے
ہیں ایسے مینھ والے اُس کے خوف سے اَصَابِعَهُمْ انگلیاں اپنی فِيْٓ اٰذَانِهِمْ اپنے کانوں میں مِّنَ الصَّوَاعِقِ
صاعقوں کی آواز کے خوف سے جو اُنھیں پہونچتی ہے اور وہ ایک آواز ہولناک ہے کہ اُسکے ساتھ آگ ہوتی ہے بے لو اور بے دھوئیں گی
کہ جس جگہ پہونچتی ہے وہ جگہ جل جاتی ہے تو وہ لوگ کانوں میں انگلیاں دیتے ہیں حَذَرَ الْمَوْتِ ط اپنے بچانے کو اندیشۂ ہلاکت
اور خوف مرگ سے وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ اور اللہ تعالے علم میں گھیرنے والا ہے بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ کافروں کو اور اُن کے اقوال و
افعال اُس پر پوشیدہ نہیں اور ان کی سزا اور جزا جیسی کہ چاہیے اُنھیں دے گا يَكَادُ الْبَرْقُ قریب ہے کہ برق کی چمک يَخْطَفُ
لے جائے اَبْصَارَهُمْ ط بینائیاں ان کی كُلَّمَآ اَضَآءَ جب چمکتی ہے برق اور اُس کی چمک راہ کو روشن کر دیتی ہے لَهُمْ
اُن کے واسطے تو مَّشَوْا چلتے ہیں وہ فِيْهِ ق اُس روشنی میں وَاِذَآ اَظْلَمَ اور جب پھر تاریک ہو جاتی ہے راہ
عَلَيْهِمْ اُن پر برق کی چمک چھپ جانے سے تو قَامُوْا وہیں کھڑے ہو رہتے ہیں اور متحیر ہو جاتے ہیں وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور
اگر چاہتا خدا اُن کے کان آنکھ لے جانے کو تو لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ البتہ لے جاتا اُنکی شنوائی آواز رعد کے سبب سے وَاَبْصَارِهِمْ ط
اور لے جاتا اُنکی آنکھیں برق کی چمک کے باعث سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزوں پر قَدِيْرٌ ۝ قادر ہے ع ۱۳ ۲
حق تعالے اس تمثیل میں منافقوں کو اُس گروہ سے تشبیہ دیتا ہے جو اندھیری رات کے وقت میدان مہلک میں ہوں اور زور شور کا
مینھ گھرا ہوا ابر انھیں گھیرے اور رعد کی کڑک برق کی چمک نے اُنھیں سراسیمہ اور مضطر کر دیا صاعقہ کی آواز کے ہول سے کانوں
میں انگلیاں دیں اُس اندھیری میں راہ اُن پر پوشیدہ ہو جب برق چمکے تو راہ معلوم ہو اور چند قدم چلیں پھر جب برق کی
چمک جاتی رہے اور اندھیرا ہو جائے تو ٹھہر کر سرگرداں رہ جائیں یہاں اسلام کو مینھ سے تشبیہ دی اس واسطے کہ حیات قلوب
کا سبب ہے اور تاریکیاں وہ چیزیں ہیں جو منافقوں پر شاق ہوں جیسے شرع کی تکلیفیں ریاست کا ترک اقربا کے ساتھ
جہاد اگلے دین چھوڑ دینا، حق تعالے نے منافقوں کے زعم کے موافق ان چیزوں کو ظلمات فرمایا اور رعد وہ خوف
اور شدتیں ہیں جو پیش آئیں اور غنیمتیں اور فتحیں ہیں جو حاصل ہوں اور صاعقے تہدیدیں اور وعیدیں ہیں جو کافروں
اور منافقوں کے واسطے ہیں منافقوں نے ظاہر میں اسلام قبول کیا تھا جب جہاد اور قتل کفار کے احکام یا اور ایسے علم ان پر نازل
ہوئے تو اُن پر خوف غالب ہوا کہ مبادا اُن کے قتل اور بدر کر دینے کو بھی حکم الٰہی صادر ہو چاہتے تھے کہ قرآن سننے سے

ل؎ اور اکٹھا کریں گے ہم اُنھیں دن قیامت کے اوپر موہنوں اُن کے کے اندھے اور گونگے اور بہرے ۱۲۔

اپنے کان بند کرلیں اور جب کثرتِ مال اور غنیمتیں حاصل ہونے کی برق اُن پر چمکتی تو دین اسلام کو پسند کرتے اور جب مشقتوں اور
ریاضتوں کی تاریکی اُن کے خیال میں آتی تو دین کی راہ چلنے میں ٹھہر رہتے غرضکہ نعمت کی اُمید پر دوست اور مداح اور
دعاگو تھے اور محنت کے خوف سے دشمن اور عیب جو تھے اور ہر زمانے میں منافقوں کا یہی حال ہے مثنوی

بہنگام راحت متابع شوند ۔ بوقت مشقت منازع شوند
چو دولت در آید ہمہ چاکر اند ۔ بہ نکبت ز ہر دشمنی بدتر اند

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اے لوگو اعْبُدُوْا عبادت اور بندگی کرو رَبَّکُمُ اپنے رب کی اس واسطے کہ وہی مستحق عبادت ہے الَّذِیْ
وہ پیدا کرنیوالا جس نے اپنے قدرت کاملہ سے خَلَقَکُمْ پیدا کیا تمہیں وزیست سے ہست کیا وَالَّذِیْنَ اور پیدا کیا اُن لوگوں کو
بھی جو تھے مِنْ قَبْلِکُمْ پہلے تم سے آور یہ جو تمہیں عبادت کا حکم فرمایا اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لَعَلَّکُمْ شاید تم تَتَّقُوْنَ ۝ پرہیز کرو
اُسکے غصے اور عذاب سے الَّذِیْ وہ خداوند جس نے حکمت بالغہ سے جَعَلَ بنایا لَکُمُ تمہارے نفع اور فائدے کے واسطے الْاَرْضَ
زمین کو فِرَاشًا فرش بچھا ہوا اُسمیں آرام کرنے اور اُسپر چلنے پھرنے کے واسطے وَّالسَّمَآءَ اور بنایا آسمان کو بِنَآءً مثل چھت اونچی وَّاَنْزَلَ اور
اُتارا مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے مَآءً پانی فائدے بھرا یعنی مینھ فَاَخْرَجَ پھر نکالا بِہٖ بسبب اُس پانی کے جب وہ خاک سے ملا
مِنَ الثَّمَرٰتِ انواع واقسام کے میووں اور نیبوں سے رِزْقًا روزی بنی چنی لَّکُمْ تو واسطے تمہارے فَلَا تَجْعَلُوْا پس نہ ٹھہراؤ
لِلّٰہِ واسطے خدا کے اَنْدَادًا برابر اور ہمسر اُسکے ملک میں وَّاَنْتُمْ حالانکہ تم تَعْلَمُوْنَ ۝ جانتے ہو کہ اُس کا مثل نہیں اور نہ
ہونا چاہیے اس واسطے کہ اُسکے سوا کوئی مخلوقات کو پیدا کرنے اور موجودات کو ظاہر کرنے پر قادر ہی نہیں وَاِنْ کُنْتُمْ اور اگر ہو تم فِیْ
رَیْبٍ شک اور گمان میں مِّمَّا نَزَّلْنَا اُس چیز سے جو ہم نے اُتاری بتدریج عَلٰی عَبْدِنَا اپنے بندہ پر کہ محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہیں اور تم کہتے ہو کہ وہ اُنکی بنائی ہوئی ہے فَاْتُوْا تو لاؤ تم کہ اہل فصاحت صاحب بلاغت ہو بِسُوْرَۃٍ ایک بات کی قدر
یعنی ایک ایسا کلام لاؤ کہ فصاحت اور بلاغت میں اور امور غیبیہ سے خبر دینے میں ہو مِّنْ مِّثْلِہٖ مانند قرآن کے وَادْعُوْا اور
پکارو تم اگر خود معارضہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتے ہو شُھَدَآءَکُمْ حاضرین محفل اپنے کو شاعروں اور منشیوں میں سے یا پکارو
اپنے بتوں کو مدد کے واسطے یا جسے مدد کے واسطے چاہتے ہو پکارو مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوا خدا کے اِنْ کُنْتُمْ اگر ہو تم
صٰدِقِیْنَ ۝ سچے اس بات میں کہ یہ بشر کا کلام ہے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا پس اگر معارضہ نہ کیا تم نے زمانہ گزشتہ میں اور اسکے مثل
کوئی سورت نہ لائے وَلَنْ تَفْعَلُوْا اور زمانہ آیندہ میں بھی ہرگز معارضہ نہیں کرسکتے ہو فَاتَّقُوْا تو پرہیز کرو النَّارَ آتش دوزخ
سے الَّتِیْ وہ آگ کہ ممتاز اور تیز ہے سب آگوں سے بایں وجہ کہ وَقُوْدُھَا ایندھن اُس کا النَّاسُ آدمی ہیں یعنی کافر لوگ
وَالْحِجَارَۃُ ج اور پتھر یعنی گندھک کہ اُس کی آنچ بہت سخت ہے اور اُس کی بو بہت بُری اُعِدَّتْ تیار کی گئی ہے
ایسی آگ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝ واسطے کافروں کے وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اور خوشخبری دو اے رسول اُن لوگوں کو جو
خدا کی توفیق سے اٰمَنُوْا ایمان لائے خدا اور رسول اور قرآن کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور بجالائے کام نیک فرائض اور
سُنتیں ادا کرنے سے اور مضمون بشارت یہ ہے اَنَّ لَھُمْ کہ بے شک واسطے اُن کے ہیں آخرت میں جَنّٰتٍ باغ اور
اُن میں ہر قسم کے میوے ہوں گے تَجْرِیْ بہتی ہیں مِنْ تَحْتِھَا اُن کے درختوں کے نیچے سے یا اُن کی کھڑکیوں

اور جھروکوں کے نیچے سے الْاَنْهٰرُ نہریں پانی اور دودھ اور شراب طہور اور شہد کی كُلَّمَا رُزِقُوْا جب روزی دیے جائینگے
جنتی لوگ مِنْهَا اُن درختوں سے مِنْ ثَمَرَةٍ میوے میں سے رِّزْقًا روزی تیار اور کھانا بنا چنا تو قَالُوْا کہیں گے
هٰذَا الَّذِيْ یہ وہ میوہ ہے جو رُزِقْنَا روزی دیا اور کھلایا تھا ہمیں مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے دُنیا میں اور بعضوں نے کہا ہے
کہ بہشت میں اور پہلا قول اکثر اور اشہر ہے وَاُتُوْا بِهٖ اور لائیں گے مومنوں کے سامنے بہشت کے میوے میں سے مُتَشَابِهًا
مانند میوؤں دنیا کے رنگ اور صورت میں مگر مزے میں مختلف ہوں گے اس واسطے کہ دنیا کے سب میوؤں کا مزہ جنت کے ایک میوے
میں ہے وَلَهُمْ اور اہل بہشت کے واسطے ہیں فِيْهَا بہشت کے باغوں میں اَزْوَاجٌ جورویں حوریں اور عورتیں
مُّطَهَّرَةٌ پاکیزہ یعنی صاف جو ہر نیک منظر یا اُن عیبوں اور آفتوں سے پاک جو دنیا کی عورتوں کے واسطے ہوتی ہیں وَّ
هُمْ فِيْهَا اور جنتی لوگ باغوں میں خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ رہنے والے ہیں اِنَّ اللّٰهَ بے شک خدا لَا
يَسْتَحْيٖٓ نہیں شرماتا اور باک نہیں رکھتا اَنْ يَّضْرِبَ یہ کہ بیان کرے مَثَلًا مَّا مثل کوئی سی کسی چیز سے ہو اور کسی
کے واسطے ہو۔ لکھا ہے کہ قرآن میں مکھی اور مکڑی کا ذکر سن کر یہود ٹھٹھا کرتے تھے کہ ان باتوں کو خدا کے کلام سے کیا نسبت حق تعالیٰ
نے یہ آیت بھیجی کہ خدائے تعالیٰ مثل دینے سے شرم نہیں رکھتا اگرچہ جسکے ساتھ مثل دے وہ ہو بَعُوْضَةً چھوٹا سا مچھر فَمَا فَوْقَهَا
پھر جو اُس سے بڑھ کر ہے جیسے مکھی اور مکڑی فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر جو لوگ ایمان لائے ہیں اور قرآن کو حق تعالیٰ کا کلام
سمجھے ہیں فَيَعْلَمُوْنَ تو وہ یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ اَنَّهُ الْحَقُّ بیشک وہ مثل یا ضرب المثل درست اور راست ہے
مِنْ رَّبِّهِمْ اُنکے پروردگار کے پاس سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور لیکن جن لوگوں نے چھپایا ہے حق کو فَيَقُوْلُوْنَ
تو وہ کہتے ہیں جدال اور عناد کی وجہ سے یا طعن اور افسوس کی راہ سے مَاذَآ کیا چیز اَرَادَ اللّٰهُ چاہی اللہ نے بِهٰذَا ساتھ
اُسکے جو کہا مَثَلًا ازروے مثل کے کیا کافر نہیں جانتے کہ حق تعالیٰ اپنے عدل سے يُضِلُّ گمراہ کرتا ہے بِهٖ بسبب اس مثل کے
كَثِيْرًا بہتوں کو کفار اور منافقوں میں سے کہ وہ اُس میں غور نہیں کرتے اور اُس کی حکمت دریافت نہیں کرلیتے وَيَهْدِيْ بِهٖ
اور اپنے فضل سے راہ دکھاتا ہے اُسی مثل سے كَثِيْرًا بہت لوگوں کو مسلمانوں میں سے کہ وہ اُسمیں غور کرتے ہیں اور اسکی حکمت
دریافت کرلیتے ہیں وَمَا يُضِلُّ اور گمراہ نہیں کرتا حق تعالیٰ بِهٖٓ اُس مثل سے جو دی ہے اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ○ مگر فاسقوں کو
یعنی اُن کو جو مقام فرمانبرداری سے نکل گئے ہیں الَّذِيْنَ یہ فاسق وہ لوگ ہیں جو يَنْقُضُوْنَ توڑتے ہیں عذر خیانت سے
عَهْدَ اللّٰهِ عہد کو خدا کے جو اُن سے لیا ہے مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ص وہ عہد مضبوط ہو جانیکے بعد اُس سے وہ عہد
مراد ہے جو پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مُتابعت پر بنی اسرائیل نے توریت میں کیا ہے تو یہ فاسق یہود ہوں گے یا
روز میثاق کا عہد مراد ہے اس قول پر فاسق کفار اور منافق ہونگے وَيَقْطَعُوْنَ اور کاٹتے ہیں یہ بیوفا عہد شکن مَآ اَمَرَ اللّٰهُ
اُس چیز کو کہ خدا نے حکم فرمایا ہے بِهٖ ساتھ اُسکے اَنْ يُّوْصَلَ یہ کہ وہ ملائی جائے یعنی رشتہ داری کا فر لوگ پیغمبر کے رشتے کو دشمنی سے
قطع کرتے تھے اس واسطے کہ اہل عرب سے کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے ساتھ کچھ قرابت نہ رکھتا ہو اور یہود بھی
رشتہ منقطع کرتے تھے اس واسطے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور اُن میں حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحٰقؑ کے بھائی ہونے
کے سبب سے اپنائیت تھی وَيُفْسِدُوْنَ اور یہی گروہ فساد کرتا ہے فِي الْاَرْضِ زمین میں مخالفت حق اور موافقت نفس کے

وقف لازم

سبب سے اُولٰٓئِكَ وہ قوم هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ تو نقصان کے مارے ہوئے ہیں دنیا اور عقبیٰ میں كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ
کیونکر کافر ہوتے ہو بِاللّٰهِ خدا کے ساتھ وَكُنْتُمْ حالانکہ تھے تم اَمْوَاتًا مردے یعنی ایسے اجسام کہ اُنکے واسطے زندگی نہ
تھی جیسے نطفہ اور تھکا فَاَحْيَاكُمْ پھر زندہ کیا اللہ نے تمھیں اعضا درست کر کے تمھارے بدنوں میں روح پھونکنے کے سبب سے
ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مار ڈالے گا تمھیں جب تمھاری مدت منقضی ہو جائیگی ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر دوبارہ زندہ کریگا قبروں میں یا صور پھونک کر
تمھیں زندہ کریگا حشر و نشر کے واسطے ثُمَّ اِلَيْهِ پھر اُسی کی طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤ گے جزا پانے کے واسطے هُوَ
الَّذِيْ وہ وہ خدا ہے جسنے اپنی قدرت بے علت سے خَلَقَ پیدا کیں لَكُمْ تمھارے نفع کے واسطے مَّا فِي الْاَرْضِ
وہ چیزیں جو زمین میں ہیں جَمِيْعًا سب پہاڑ کھانیں چشمے نہریں بوٹیاں جانور ثُمَّ پھر زمین پیدا کرنے کے بعد اسْتَوٰٓى قصد کیا
اِلَى السَّمَآءِ آسمان پیدا کرنے کی طرف فَسَوّٰىهُنَّ پھر راست اور درست کیا انھیں بے دراز اور کجی اور خلل کے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ط
سات آسمان وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزوں کو عَلِيْمٌ ۝ خوب جاننے والا ہے یعنی ہر چیز کو کیوں بنایا اور کسواسطے پیدا کیا وَاِذْ
قَالَ اور یاد کرو تم اے محمد صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم جب کہا رَبُّكَ تمھارے رب نے لِلْمَلٰٓئِكَةِ واسطے سب فرشتوں کے یا
فرشتوں کی فقط اُس جماعت سے جو جنوں کے قتل اور اخراج کے بعد زمین پر رہتی تھی کہ اِنِّيْ جَاعِلٌ بیشک میں پیدا کرنے والا ہوں
فِي الْاَرْضِ مکہ کی زمین میں اور صحیح تر یہ ہے کہ مطلق زمین میں خَلِيْفَةً ط ایک بدلے کو کہ قوم بنی الجان کا بدلہ ہوگا یا کسی کو جو عمارت زمین و
عبادت رب العالمین میں تمھارا خلیفہ ہو اور اعانت حق اور اعانت باطل میں میرا خلیفہ ہو اور بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ خلیفہ کے یہ معنی ہیں کہ جمیع
موجودات اور تمام مخلوقات سب کے سب کا وہ بدلا ہے یہ بدلا آدمی ہو سکتا ہے اس واسطے کہ وہ عالم غیب اور عالم شہادت کے عجائبات کا
مجمع اور نادرات کا منبع ہے اور عالم جسمانی اور عالم روحانی کا خلاصہ اُسی کے ساتھ ہے اور حقائق علوی و سفلی کا جامع وہی ہے مثنوی
آدمی چیست برزخ جامع ؛ صورت خلق و حق درو لامع ؛ متصل با دقائق جبروت ؛ مشتمل بر حقائق ملکوت قَالُوْٓا کہا اُن ملائکہ نے جو
مخاطب تھے کہ اَتَجْعَلُ کیا پیدا کرتا ہے تو فِيْهَا زمین میں اُسے مَنْ يُّفْسِدُ جو فساد کرے اور جس سے نافرمانی صادر ہو فِيْهَا
زمین میں وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ اور گرائے خون اپنے مثل کا ناحق اور اس بات سے فرشتوں کی واقفیت یا حکم الٰہی سے تھی یا لوح محفوظ
میں انھیں نے پڑھا تھا یا اُن کی عقلوں میں جما ہوا تھا کہ گناہ نہ کرنا انھیں کا خاصہ ہے اسی سبب سے فرشتوں نے کہا کہ اے اللہ تو ایسے
کو خلیفہ کیا چاہتا ہے وَنَحْنُ حالانکہ نُسَبِّحُ ہم پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہیں تجھے بِحَمْدِكَ تیرے حکم سے یا تیری توفیق
سے کہ وہ حمد کا سبب ہے وَنُقَدِّسُ لَكَ ط اور ذکر کرتے ہیں ہم تیرا سب ناشائستہ باتوں سے پاکی کے ساتھ قَالَ کہا
اللہ نے ان ملائکہ سے اِنِّيْٓ اَعْلَمُ تحقیق کہ میں جانتا ہوں اس خلیفہ کی پیدائش میں وہ حکمتیں مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
جو تم نہیں جانتے ہو وَعَلَّمَ اور سکھایا حق تعالےٰ نے اٰدَمَ آدم کو کہ خلیفہ انھیں سے عبارت ہے الْاَسْمَآءَ نام مخلوقات کے
كُلَّهَا سب کے سب علویات اور سفلیات کے ثُمَّ عَرَضَهُمْ پھر پیش کیا اُن نام والوں کی ذاتوں کو عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
اُن فرشتوں پر جنھوں نے اَتَجْعَلُ کہا تھا فَقَالَ پھر کہا اور حکم کیا تکلیف کی رو سے نہیں بلکہ اُن کے عجز پر آگاہ کرنے کی وجہ سے کہ
اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بتاؤ مجھے بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ نام ان کے جو تمھارے سامنے کیے گئے ہیں اِنْ كُنْتُمْ اگر تم ہو صٰدِقِيْنَ ۝ ع
سچے طعن کرنے میں استحقاق خلافت آدم پر حالانکہ خلیفہ کو علم چاہیے اور تمھیں نہیں ہے قَالُوْا کہا فرشتوں نے اُن ناموں سے

بواو معروف ۱۲

ع ۳

اپنی ناواقفیت بیان کرکے عذر کے طور پر کہ سُبْحٰنَکَ تنزیہ کرتے ہیں ہم تیری سب نقصانوں سے تنزیہ کرنے کی لَا عِلْمَ لَنَآ کچھ علم نہیں ہم کو اِلَّا مَا مگر جو کچھ عَلَّمْتَنَاؕ سکھا دیا تو نے ہمیں اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ بیشک تو ہی ہے دانا اور سکھانے والا الْحَکِیْمُ ۝ محکم کار اور صاحب کردار قَالَ کہا اللہ تعالےٰ نے بے واسطہ کہ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْھُمْ اے آدم بتادے تو ان ملائکہ کو بِاَسْمَآئِھِمْ نام ان کے جو حاضر ہیں فَلَمَّآ اَنْۢبَاَھُمْ پھر جب آدم بتا دیے ملائکہ کو بِاَسْمَآئِھِمْ نام اُن نام والوں کے تو قَالَ کہا حق تعالےٰ نے ملائکہ سے عتاب کی راہ سے کہ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ کیا نہیں کہا تھا میں نے تم سے کہ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ یقینی میں جانتا ہوں غَیْبَ السَّمٰوٰتِ جو کچھ پوشیدہ ہے آسمانوں کا حال وَالْاَرْضِ اور جو کچھ مخفی ہیں زمین کے امور وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم اَتَجْعَلُ فِیْھَا کے کلام سے ظاہر کرتے ہو وَمَا کُنْتُمْ اور جو کچھ اپنے زعم میں تم تَکْتُمُوْنَ ۝ چھپاتے تھے حکومت زمین سے معزول ہونے کو برا جاننے کے سبب سے وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کرو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے بھی کہ کہا ہم نے لِلْمَلٰٓئِکَةِ سب فرشتوں کو ایک ہی بار کہ اسْجُدُوْا سجدہ کرو لِاٰدَمَ آدم کو تحیۃ وتعظیم کا سجدہ فَسَجَدُوْٓا تو سجدہ کیا سب فرشتوں نے اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ مگر ابلیس نے۔ قول اصح کی رو سے یہ بات ہے کہ ابلیس قوم بنی الجان یعنی جنوں میں سے تھا نافرمانی کے سبب سے حق تعالےٰ نے اس کا لقب ابلیس رکھا یعنی خدا کی رحمت سے ناامید اَبٰی سر ہلایا یعنی انکار کیا سجدۂ آدم سے وَاسْتَکْبَرَ اور تکبر اور سرکشی کی وَکَانَ اور تھا خدا کے علم میں مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ کافروں میں سے وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اور کہا ہم نے اپنے کرم سے کہ اے آدم اسْکُنْ اَنْتَ سکونت کرتو وَزَوْجُکَ اور جورو تیری حوا الْجَنَّةَ جنت میں وَکُلَا اور کھایا کرو تم دونوں مِنْھَا جنت سے یعنی میوے رَغَدًا پھیک کر حَیْثُ شِئْتُمَا جہاں چاہو وَلَا تَقْرَبَا اور نہ قریب جانا تم دونوں ھٰذِهِ الشَّجَرَةَ اس درخت انگور یا درخت انجیر کے اور بہت مشہور گیہوں کا درخت ہے فَتَکُوْنَا تو ہو جاؤ گے اگر اس درخت کے قریب جاؤ گے مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ظلم کرنیوالوں میں سے اپنے نفس پر نافرمانی کے ارتکاب سے فَاَزَلَّھُمَا پھر ڈگایا اور جگہ سے لے گیا آدم اور حوا کو الشَّیْطٰنُ وہ سرکش اور نافرمان عَنْھَا جنت سے بعد اسکے کہ مور اور سانپ کی مدد سے جنت میں آیا تھا اور حوا اور آدم کو وسوسہ دلایا فَاَخْرَجَھُمَا پھر نکالا اُن دونوں کو اخراج کی اسناد شیطان کی طرف سے مجازاً ہے اس واسطے کہ حق تعالےٰ نے آدم اور حوا کو نکالا مِمَّا اُس چیز سے کہ کَانَا تھے وہ دونوں فِیْهِ اُس چیز میں کہ وہ کرامت و نعمت تھی وَقُلْنَا اھْبِطُوْا اور کہا ہم نے مور اور سانپ اور آدم اور حوا اور ابلیس کو کہ تم سب جنت سے دنیا میں اُتر جاؤ بَعْضُکُمْ بعضے تمہارے لِبَعْضٍ بعضوں کے عَدُوٌّ دشمن ہیں جیسے ابلیس اور سانپ کہ آدم و حوا اور اولاد آدم کے دشمن ہیں وَلَکُمْ اور تمھارے واسطے اور تمھاری ذریت کے لیے فِی الْاَرْضِ زمین میں ہے مُسْتَقَرٌّ جگہ قرار کی وَّمَتَاعٌ اور برخورداری اور منفعت اِلٰی حِیْنٍ ۝ اجل آنے اور عمر بسر کرنے تک فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ پھر سیکھ لیے آدم نے مِنْ رَّبِّهٖ اپنے رب سے کَلِمٰتٍ کچھ کلمے کہ وہ بہت مشہور قول کے موافق یہ ہیں ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین[له] اور یہ سیکھنا اُسی وقت تھا کہ آدم علیہ السلام جنت سے اُترنے کے بعد کوہ سراندیپ پر دو سو برس روئے تو حق تعالےٰ نے یہ کلمات اُنھیں تعلیم فرمائے جب حضرت آدم نے یہ مناجات کی فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ تو حق تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اِنَّهٗ بیشک حق تعالےٰ ھُوَ التَّوَّابُ وہی توبہ دینے والا ہے بندوں کا الرَّحِیْمُ ۝ مہربان ہے توبہ کرنے والوں پر قُلْنَا کہا

[له] اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جانوں پر اور اگر نہ بخشے گا تو ہم کو اور نہ رحم کرے گا تو ہم کو ہو جائیں گے ہم نقصان پانے والوں میں سے ۱۲

ہم نے دوبارہ اِهْبِطُوْا اُترجاؤ مِنْهَا جنت سے یا آسمانوں پر سے جَمِيْعًا ج تم سب فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ پھر اگر آئے تمھارے
پاس مِّنِّيْ میرے پاس سے هُدًى ہدایت اور بیان رسول بھیجنے اور کتابیں اُتارنے کے سبب سے فَمَنْ تَبِعَ پھر جو کوئی
متابعت کرے گا اور پیچھے پیچھے چلے گا هُدَايَ میری ہدایت اور بیان کے فَلَا خَوْفٌ تو کچھ خوف نہیں حلول مکروہات کے خیال
سے عَلَيْهِمْ اُن پر جنھوں نے متابعت کی رسولوں کی اس واسطے کہ وہ آفتوں سے بیخوف ہونگے وَلَا هُمْ اور نہیں ہیں وہ کہ اپنے
مقاصد فوت ہونے کے سبب سے يَحْزَنُوْنَ ○ غمناک ہوں اس واسطے کہ وہ اپنی مرادوں کو پہونچیں گے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور
جن لوگوں نے حق تعالےٰ کی عبادت نہ کی یعنی ایمان نہ لائے وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور جھٹلائیں ہماری وحدانیت کی دلیلیں یا
باور نہ کیا قرآن یا وہ چیز جو ہم نے دلیل بنائی اُولٰٓئِكَ وہ گروہ اَصْحٰبُ النَّارِ اہل دوزخ ہیں هُمْ فِيْهَا وہ دوزخ میں
خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ رہیں گے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اے بیٹو یعقوب کے اذْكُرُوْا یاد کرو نِعْمَتِيَ میری نعمتیں نعمت
کی لفظ واحد ہے اور اُس کے معنی جمع ہیں الَّتِيْٓ وہ نعمتیں کہ اپنے فضل سے اَنْعَمْتُ انعام کی میں نے عَلَيْكُمْ تم پر اور
تمھارے باپ دادا اور تمھارے اُن بزرگوں پر جو گزر گئے ہیں اور باپ دادا کے ساتھ جو نیکی ہے وہ اولاد کے ساتھ ہے
اس واسطے کہ اُن بزرگوں کے سبب سے اُن کو بھی فخر و مُباہات حاصل ہے وَاَوْفُوْا اور پورا کرو بِعَهْدِيْٓ عہد و پیمان میرے جو پیغمبر
امّی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توریت میں میں نے تم سے باندھے ہیں اُوْفِ تاکہ پورا کروں میں بِعَهْدِكُمْ تمھارا عہد و پیمان
یعنی وفاداری کی جزا تمھیں دوں وَاِيَّايَ اور مجھ سے فَارْهَبُوْنِ ○ ڈرو نقض عہد اور پیمان شکنی میں وَاٰمِنُوْا اور ایمان لاؤ
بِمَآ اَنْزَلْتُ ساتھ اُس چیز کے جو بھیجی میں نے یعنی قرآن مُصَدِّقًا درحالیکہ وہ بھیجی ہوئی چیز موافق ہے توحید اور وعدہ اور وعید
میں لِّمَا مَعَكُمْ اُس چیز کے جو ساتھ تمھارے ہے یعنی توریت وَلَا تَكُوْنُوْٓا اور نہ ہو جاؤ اَوَّلَ كَافِرٍ پہلا گروہ کافروں کا
اہل کتاب میں سے بِهٖ ساتھ قرآن کے وَلَا تَشْتَرُوْا اور نہ بدلا کرو بِاٰيٰتِيْ میری کتاب کی آیتوں کے ساتھ توریت ہے
ثَمَنًا قَلِيْلًا تھوڑے دام کو علماء یہود مخاطب ہیں کعب ابن اشرف وغیرہ کے ہدیوں اور صلوں کے سبب سے توریت کی آیتیں تحریف
کر دیتے تھے اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر کو چھپاتے تھے وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ○ اور مجھ سے ڈرو کتاب ربانی کو تھوڑے
مال فانی سے بیچنے میں وَلَا تَلْبِسُوا اور نہ ملاؤ الْحَقَّ راست اور درست بات کو یعنی توریت میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
جو صفتیں ہیں اُنھیں بِالْبَاطِلِ ساتھ ناحق کے جو تم اپنے ہاتھ سے لکھ لیتے ہو وَتَكْتُمُوا اور چھپاتے ہو تم الْحَقَّ حق کو کہ محمد
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت ہے وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اور تم جانتے ہو کہ یہ وہی پیغمبر ہے جس کی صفت تم چھپاتے ہو
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز مسلمانوں کے ساتھ جس طور پر کہ وہ ادا کرتے ہیں وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوٰۃ مال کی
اہل اسلام کے طریقے پر وَارْكَعُوْا اور نماز ادا کرو مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○ ساتھ رکوع کرنیوالوں کے یعنی مسلمانوں کی جماعت کے
ساتھ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو بِالْبِرِّ ساتھ بھلائی کے وَتَنْسَوْنَ اور بھولے جاتے ہو اَنْفُسَكُمْ
اپنی جانوں کو وَاَنْتُمْ حالانکہ تم تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ پڑھتے ہو توریت اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ کیوں اپنی عقل کو کام میں نہیں لاتے
یہ آیت مدینہ کے بعضے یہود کی شان میں ہے کہ وہ اپنے اُن یاروں کو جو مسلمان ہو گئے تھے اطاعت احکام شرع محمدی کی ترغیب دیتے تھے اور
خود راہ اسلام پر چلنے سے انکار کرتے تھے وَاسْتَعِيْنُوْا اور یاری چاہو بِالصَّبْرِ ساتھ صبر کرنے کے ادائے اطاعت میں یا روزہ

رکھنے سے وَالصَّلٰوۃِ اور فرائض ادا کرنے سے وَاِنَّھَا اور بے شک نماز مسلمانوں کے طریقے پر لَکَبِیْرَۃٌ بڑی چیز اور دشوار اور
گراں ہے اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ ○ مگر ڈرنے والوں اور عبادت سے آرام لینے والوں پر کہ وہ مومن لوگ ہیں اور ان پر عبادت گراں
نہیں ہے اسواسطے کہ ان کے نفس عبادت کی وجہ سے مرتاض ہو گئے ہیں اور ریاضتوں کے مقابلے میں افاضت حق سے عطیے انھیں
پہونچے ہیں بیت جہد کن تا نور تو رخشاں شود ٭ تا سلوک و خدمت آساں شود ٭ پھر خاشعون کی تعریف میں فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ
وہ لوگ جو یَظُنُّوْنَ یقین جانتے ہیں اَنَّھُمْ یہ کہ وہ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ پہونچنے والے ہیں اپنے رب کی دی ہوئی جزا کو وَاَنَّھُمْ
اور یہ بھی وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ اِلَیْہِ اپنے پروردگار کی طرف بدلا لینے کو رٰجِعُوْنَ ○ پھرنے والے ہیں یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ع ۵ ۷
اذْکُرُوْا اے بنی اسرائیل یاد کرو نِعْمَتِیَ میری نیکیاں الَّتِیْٓ وہ نیکیاں جو اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ انعام کی میں نے تم پر وَاَنِّیْ
اور وہ یاد کرو جو فَضَّلْتُکُمْ بزرگی دی میں نے تمھارے باپ دادا کو اور بزرگ رکھا میں نے انھیں عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ○
اہل عالم پر جو ان کے زمانے میں تھے وَاتَّقُوْا اور ڈرو یَوْمًا اس دن کے عذاب سے جس دن لَّا تَجْزِیْ نہ حق ادا کرے گی اور
نہ کر سکے گی نَفْسٌ کسی مومن کی ذات عَنْ نَّفْسٍ کسی کافر کی ذات سے شَیْئًا کچھ بھی مکافات کر کے یا کفایت نہ کریگا کوئی کسی سے
کچھ بھی عذاب میں وَّلَا یُقْبَلُ اور نہ قبول کی جائیگی کچھ بھی مِنْھَا کافر کی ذات سے یعنی اس کے واسطے شَفَاعَۃٌ کو درخواست
اس تقدیر پر کہ کوئی شفاعت کرے وَّلَا یُؤْخَذُ اور نہ لیا جائیگا اس دن مِنْھَا اس سے عَدْلٌ فدیہ کہ اپنے عوض عذاب کھینچنے
کو دے وَّلَا ھُمْ اور نہ ہونگے کافر کہ اس دن یُنْصَرُوْنَ ○ مدد دیے جائیں گے عذاب دفع کرنے میں کوئی انکی مدد نہ کرے گا
اور نہ مدد کر سکے گا وَاِذْ نَجَّیْنٰکُمْ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل جب چھوڑایا ہم نے تم کو مراد ان کے اجداد ہیں اور احسان انکی اولاد پر رکھا
اس واسطے کہ اولاد ہونا آباء و اجداد کے سبب سے ہوتا ہے اور ان کو چھوڑانا کس سے تھا مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے تابعوں اور متعلقوں
سے یَسُوْمُوْنَکُمْ عذاب کرتے تھے یا چکھاتے تھے تمھیں سُوْٓءَ الْعَذَابِ سخت اور بدتر عذاب یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ قتل کر ڈالتے
تھے تمھارے بیٹوں کو بچپنے میں اس خواب کے سبب سے جو فرعون نے دیکھا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بیٹا پیدا ہوگا کہ قبطیوں کی ہلاکت اور
ملک کی خرابی اسکے ہاتھ سے ہے وَیَسْتَحْیُوْنَ اور زندہ چھوڑتے تھے نِسَآءَکُمْ بیٹیاں تمھاری اپنی خدمت کے واسطے وَ
فِیْ ذٰلِکُمْ اور بیٹوں کو قتل کرنے اور بیٹیوں کو خدمت میں لانے میں بَلَآءٌ محنت اور آزمائش تھی تمھاری مِّنْ رَّبِّکُمْ پاس سے
تمھارے رب کے عَظِیْمٌ ○ بڑی اور بے نہایت وَاِذْ فَرَقْنَا اور یاد کرو اسے بھی کہ پھاڑا ہم نے بِکُمُ ساتھ تمھارے یعنی تمھاری
نجات کے واسطے الْبَحْرَ دریائے قلزم جب فرعون سے تم بھاگے تھے اور دریا تمھارے سامنے تھا اور دشمن کا لشکر تمھارے پیچھے تھا
فَاَنْجَیْنٰکُمْ پھر چھوڑایا ہم نے تمھیں اس لشکر کے ضرر سے وَاَغْرَقْنَآ اور ڈبویا ہم نے اٰلَ فِرْعَوْنَ فرعون کے لوگوں کو وَاَنْتُمْ
حالانکہ تم تَنْظُرُوْنَ ○ دیکھتے تھے تم دریا کو کہ کیونکر پھٹتا تھا یا فرعون والوں کو تم دیکھتے تھے کہ کس طرح ڈوبتے تھے وَاِذْ وٰعَدْنَا
مُوْسٰٓی اور یاد کرو اسے کہ وعدہ دیا ہم نے موسیٰ کو کتاب دینے کے واسطے اور وعدہ دیا موسیٰ نے ہمیں طور کیطرف آنے کیلیے اَرْبَعِیْنَ
لَیْلَۃً چالیس دن رات کا اسکے گزرنے کے بعد ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ پھر پکڑ لیا تم نے الْعِجْلَ گائے کے بچھڑے کو خدائی کے ساتھ
مِنْۢ بَعْدِہٖ بعد اسکے کہ جب موسیٰ طور پر گئے وَاَنْتُمْ اور تم لوگ ظٰلِمُوْنَ ○ ظالم ہو عبادت حق بے محل مقرر کرنے کی وجہ سے
ثُمَّ عَفَوْنَا پھر عفو کیا ہم نے اور در گزرے ہم عَنْکُمْ تم سے تمھاری توبہ کے بعد اور رحم نے تمھیں ہلاک نہ کیا مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ

بعد اسکے کہ ایسا بد کام تم سے صادر ہوا اور یہ عفو اس واسطے تھی کہ لَعَلَّكُمْ مگر تم لوگ تَشْكُرُوْنَ ○ شکر کرو خدا کا نعمت عفو پر وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى اور یاد کرو اُسے بھی کہ دی ہم نے موسیٰ کو الْكِتٰبَ توریت وَالْفُرْقَانَ اور دلیل حق و باطل میں جدائی کرنیوالی لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ تاکہ مگر تم سیدھی راہ پاؤ اُس کتاب اور دلیل کے سبب وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى اور یاد کرو اُسے کہ کہا موسیٰ نے لِقَوْمِهٖ اپنی قوم سے یعنی اُن لوگوں سے جنھوں نے گوسالہ کی پرستش کی تھی کہ يٰقَوْمِ اے میرے گروہ اِنَّكُمْ بیشک تم نے ظَلَمْتُمْ ظلم کیا اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتوں پر بِاتِّخَاذِكُمُ بسبب اپنے لینے کے الْعِجْلَ گوسالے کو خدائی کے ساتھ فَتُوْبُوْٓا پس پھرو تم تضرع اور زاری کرتے ہوے اِلٰى بَارِئِكُمْ اپنے پیدا کرنے والے کیطرف فَاقْتُلُوْٓا پھر قتل کرو تم اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتوں کو یعنی اے وہ لوگو کہ تم نے گوسالے کی پرستش نہیں کی اُن لوگوں کو قتل کر ڈالو جنھوں نے گوسالہ پرستی کی ہے ذٰلِكُمْ قتل ہو جانا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے تمھارے واسطے زندگی دنیا سے عِنْدَ بَارِئِكُمْ نزدیک تمھارے پیدا کرنیوالے کے اس حکم کے بعد گوسالے کی عبادت کرنیوالے صحرا میں گئے اور انھوں نے بیٹھکر سر آگے جھکا دیئے اور ہارون علیہ السلام دو ہزار آدمیوں کے ساتھ تلواریں کھینچے ہوے آئے اور صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمی اُنمیں سے قتل کر ڈالے پھر رب العزت فرماتا ہے کہ جب حق تعالےٰ کا حکم تم نے قبول کیا فَتَابَ عَلَيْكُمْ تو اُس نے تمھاری توبہ قبول کرلی اِنَّهٗ هُوَ یقینی وہی ہے اُسکے سوا کوئی نہیں التَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا گناہگاروں کی الرَّحِيْمُ ○ مہربان توبہ کرنیوالوں پر لطائف قشیریہ میں امام قشیری نے فرمایا ہے کہ قتل نفس کے ساتھ توبہ کرنا منسوخ نہیں مگر بنی اسرائیل کی توبہ یہ تھی کہ بظاہر قتل نفس کریں اور اس اُمت کے خاص لوگوں کی توبہ یہ ہے کہ ریاضتوں کے تہخانے میں قتل نفس کریں صاحب بحر الحقائق نے لکھا ہے کہ ظاہر میں قتل نفس مومن بھی کرسکتا ہے اور کافر بھی مگر باطن میں مومن خالص کے سوا اور کسی کو میسر نہیں ہوتا اور باطن میں قتل نفس آرزوئیں اور مرادیں قطع کرنے سے ہوتا ہے مثنوی

نفس خود را کش جہاں را زندہ کن — خواجہ را کشت ست او را بندہ کن

تو طمع داری کہ او را بے جفا — بستہ داری در وقار و در وفا

ہر خسے را ایں تمنا کے رسد — موسیٰ باید کہ اژدرہا کشد

وَاِذْ قُلْتُمْ اور یاد کرو اُس بات کو کہ کہا تم نے یعنی تمھاری قوم کے ستر نیک آدمیوں نے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے کہ خدا کا کلام سنیں اور سننے کے بعد بولے کہ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ اے موسیٰ ہم سچا نہ جانینگے تجکو اس بات میں کہ یہ کلام جو ورائے حجاب یعنی آڑ میں سے ہم نے سنا یہ خدا کا کلام ہے حَتّٰى تاوقتیکہ نَرَى اللّٰهَ ان آنکھوں سے دیکھیں خدا کو جَهْرَةً ظاہر اور روبرو فَاَخَذَتْكُمُ پھر لیلیا تمھارے نیکوں کو اس گستاخی کے سبب جو اُنھوں نے کی الصّٰعِقَةُ آگ نے جو آسمان سے اُتری وَاَنْتُمْ اور تم یعنی تمھارے وہ لوگ تَنْظُرُوْنَ ○ دیکھتے تھے وہ آگ اور بعضے کہتے ہیں کہ صاعقہ ایک آواز ہیبتناک تھی کہ آسمان سے آئی جب اُس قوم کے لوگوں نے سُنی دفعۃً مرگئے اور حضرت موسیٰ متحیر ہو کر اُنھیں دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ خداوندا میں بنی اسرائیل سے کیا کہونگا کہ تمھارے بزرگ کہاں ہیں حق تعالےٰ نے انھیں زندہ کردیا جیسا کہ فرمایا ہے ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ پھر اُٹھا اور زندہ کردیا ہم نے تمھارے نیکوں کو مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ بعد تمھاری موت کے یعنی بعد اسکے کہ مار ڈالا تھا ہم نے صاعقہ کے سبب لَعَلَّكُمْ تاکہ شاید تم تَشْكُرُوْنَ ○ شکر گزاری کرو خدا کی اس بات پر کہ اُسنے تمھیں پھر زندہ کیا اسواسطے کہ زندگی سب نعمتوں کی جڑ ہے وَظَلَّلْنَا اور یاد کرو جب سائبان کیا ہم نے عَلَيْكُمُ تم پر الْغَمَامَ ابر کو تا آفتاب کی گرمی سے تم کو ضرر نہ پہونچے اور یہ اُس وقت ہوا تھا کہ بنی اسرائیل تیہ میں رہ گئے تھے اور اُن کے ساتھ خیمہ اور سائبان کچھ نہ تھا وَاَنْزَلْنَا اور اُتارا ہم نے

عَلَيْكُمُ تمپر تیرہیں الْمَنَّ ترنجبین وَالسَّلْوٰى اور مرغ شکل آسمانی پر اور وہ ایک چڑیا ہے یمن کی طرف گرگریا سے بڑی اور کبوتر سے
چھوٹی تفسیر منیر میں لکھا ہے کہ وہ چڑیاں گھاس کی شاخوں پر بیٹھتیں اور انواع و اقسام کے نغمے اور چہچہے اُنسے پیدا ہوتے پھر اُن پر
ایک ہوا چلتی پر گر جاتے چڑیاں پاکیزہ بھنی ہوئی رہ جاتیں اُن میں نہ رگ ہوتی نہ خون نہ ہڈی بنی اسرائیل انھیں لیتے اور ترنجبین میں ملاتے
كُلُوْا اور کہا ہم نے کہ کھاؤ مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ پاکیزہ چیزیں اسمیں سے جو روزی دی ہم نے تم کو یعنی جو کچھ پہونچتا ہے
خوب چکھو کل کے واسطے نہ رکھو پھر اُن لوگوں نے حکم کے خلاف کیا اور جمع کر رکھنے لگے اور وہ سب متعفن اور متغیر ہو جاتا تھا
وَمَا ظَلَمُوْنَا اور ظلم نہیں کیا انھوں نے ہمپر اس نافرمانی کے سبب وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور لیکن تھے کہ نافرمانی کی وجہ سے اَنْفُسَهُمْ
اپنی ذاتوں پر يَظْلِمُوْنَ ۝ ظلم کرتے تھے کہ خدا کی رزاقی پر اعتماد نہ کر کے جمع کر رکھنے میں کوشش کرتے تھے وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کرو جب
کہا ہمنے تم کو کہ ادْخُلُوْا داخل ہو هٰذِهِ الْقَرْيَةَ اُس یہ ایلیا یا اریحا میں کہ جباروں اور زبردستوں کا گاؤں ہے فَكُلُوْا پھر کھاؤ مِنْهَا
اُس گاؤں میں سے یعنی اُس گاؤں کے میوے اور کھانے حَيْثُ شِئْتُمْ جہاں چاہو اور جو کچھ چاہو رَغَدًا کھانا مزے سے
وَّادْخُلُوا الْبَابَ اور داخل ہو ایک دروازے سے اُس گاؤں کے دروازوں میں سے سُجَّدًا سجدہ کرتے ہوئے تیرہ سے نجات پانے کے
شکرانے کا وَّقُوْلُوْا اور کہو حِطَّةٌ کہ ہماری درخواست حطہ ہے اور یہ لفظ اُنکے استغفار کا کلمہ تھا اسکے معنی یہ ہیں کہ جھاڑ ڈال ہم سے گناہ ہمارے
نَّغْفِرْ لَكُمْ تا بخشدیں ہم تمھیں خَطٰيٰكُمْ گناہ تمھارے سجدہ اور دعا کے سبب وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور قریب ہے کہ زیادہ کریں ہم
نیک کام کرنیوالوں کو اُنکے ثواب میں فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ پھر بدلڈالا یعنی اُن لوگوں نے جنھوں نے ظَلَمُوْا ظلم کیا اپنے اوپر قَوْلًا اُس بات کو جسکے
کہنے پر مامور تھے غَيْرَ الَّذِيْ اُسکے غیر کے ساتھ جو قِيْلَ لَهُمْ کہی گئی تھی واسطے اُنکے حق تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ کہو حطۃ انھوں نے کہا
حنطا سمقاثا یعنی لال گیہوں توبہ کو اپنے کھانے کی چیز سے جو مطلوب تھی بدل دیا فَاَنْزَلْنَا پھر اُتارا ہم نے عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اُن لوگوں پر
جنھوں نے بات بدلنے کے سبب سے ظلم کیا رِجْزًا ایک عذاب اور عقوبت مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے بِمَا اُس چیز کے سبب سے کہ كَانُوْا تھے اُس چیز کے سبب سے
يَفْسُقُوْنَ ۝ باہر نکل گئے حکم کی حد سے اور وہ عذاب ایک آگ تھی کہ اُتر آئی اور سب کو جلا دیا طاعون اُنپر بھیجا گیا کہ ایک ساعت میں چوبیس ہزار ع ۱۳
آدمی مر گئے اور ایک قول ہے کہ ستر ہزار آدمی مرے وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى اور یاد کرو اسکو کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے پانی مانگا لِقَوْمِهٖ
اپنی قوم کے واسطے کہ من و سلوی کھانے کے بعد پیاسی ہوئی تھی فَقُلْنَا تو کہا ہم نے اُس سے کہ اے موسیٰ اضْرِبْ مار بِّعَصَاكَ اپنے
عصا سے جو حضرت شعیب علیہ السلام سے تجھے پہونچا ہے الْحَجَرَ پتھر کو کہ وہ معین تھا اور وہ ایک مربع پتھر آدمی کے سر کے برابر تھا کہ حق تعالیٰ نے
جنت سے موسےٰ کو بھیجا تھا اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ معین پتھر تھا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کے حکم سے پتھر پر عصا مارا فَانْفَجَرَتْ تو پھوٹ نکلے مِنْهُ
اُس پتھر میں سے اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا بارہ چشمے اسباط بنی اسرائیل کے عدد کے موافق قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ بیشک جان لیا ہر ایک نے
آدمیوں سے یعنی اسباط میں سے مَّشْرَبَهُمْ گھاٹ اپنا كُلُوْا کھاؤ من و سلوی وَاشْرَبُوْا اور پیو مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ روزی سے جو
بے محنت و مشقت خدا نے تمھیں دی وَلَا تَعْثَوْا اور حد سے نہ گزرو فِي الْاَرْضِ زمین میں مُفْسِدِيْنَ ۝ درحالیکہ تم تباہ کار ہو
وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى اور یاد کرو جو تم نے کہا تھا کہ اے موسیٰ لَنْ نَّصْبِرَ ہم ہرگز صبر نہیں کر سکتے عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ
ایک کھانے پر یعنی من و سلوی پر ہر چند کہ وہ دو کھانے تھے مگر دونوں کو ملا کر ایک بناتے تھے فَادْعُ لَنَا پس پکار ہمارے واسطے
رَبَّكَ اپنے رب کو اور اُس سے درخواست کر کہ اپنی قدرت سے يُخْرِجْ لَنَا نکالے ہمارے واسطے مِمَّا اُس

ک اسباط بنی اسرائیل جیسے قبائل عرب ۱۲

چیز سے جو تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ اُگاتی ہے زمین نہ مین کی طرف اُگانے کی نسبت مجازی ہے اسواسطے کہ حقیقت میں حق تعالےٰ ہی اُگاتا ہے
مِنْۢ بَقْلِهَا ساگ پات اُسکے وَقِثَّآئِهَا اور ککڑی کھیرے اُسکے وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا اور گیہوں اسکے اور مسور اُسکی
وَبَصَلِهَا ط اور پیاز اسکی قَالَ فرمایا اللہ نے یا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ کیا بدلتے ہو تم الَّذِيْ اس
چیز کو جو فی الواقع هُوَ اَدْنٰى وہ بہت ناقص اور بہت خراب ہے جیسے لہسن پیاز بِالَّذِيْ ساتھ اس چیز کے جو فی الحقیقت هُوَ
خَيْرٌ ط وہ بہت خوب اور بہت اچھی ہے جیسے ترنجبین اور گوشت مرغ اور اب جو تم ایسا کرتے ہو اِهْبِطُوْا اُترو مِصْرًا کسی شہر میں ارض
مقدسہ کے شہروں میں سے فَاِنَّ لَكُمْ پس تحقیق کہ تمہارے واسطے ہے اُس شہر میں مَّا سَاَلْتُمْ ط جو کچھ مانگا تم نے ساگ پات وَضُرِبَتْ
اور ماری گئی یعنی لازم ہوگئی عَلَيْهِمُ اُن پر کفران نعمت کی جزا میں اور قسمت پر نہ راضی ہونیکی سزا میں الذِّلَّةُ ذلت اور کمینہ پن جزیہ دینے
کے سبب سے وَالْمَسْكَنَةُ ق اور اُنپر ڈالی گئی فقیری اور بیچارگی اسواسطے کہ وہ کیسے ہی غنی روزی میں تونگر ہوں اپنے کو محتاجی اور مفلسی کے ساتھ
خلق پر ظاہر کرتے ہیں وَبَآءُوْ اور پھر آئے بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ط ساتھ غصے کے اللہ سے یعنی غضب الٰہی کے قابل ہو گئے
ذٰلِكَ وہ ذلت اور بیچارگی اور اُن پر غضب الٰہی بِاَنَّهُمْ اس سبب سے تھا کہ وہ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ تھے کہ وہ کفر کرتے تھے
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ توریت کی آیتوں کے ساتھ وَيَقْتُلُوْنَ اور قتل کرتے تھے النَّبِيّٖنَ پیغمبروں کو جیسے حضرت زکریا حضرت یحییٰ
حضرت شعیب علیہم السلام کو بِغَيْرِ الْحَقِّ ط ساتھ ناحق اور غیر واجبی کے یعنی جو کام موجب قتل ہو وہ اُن کے زعم میں بھی انبیا سے
صادر نہ ہوا تھا ذٰلِكَ وہ کفر اور قتل اُن کا بِمَا عَصَوْا اس سبب سے تھا کہ عاصی ہوگئے تھے خدا کے فرمان میں وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ ع ۶
اور تھے کہ حد سے گزر جاتے تھے اور حد فرمان سے تجاوز کرنا کثرت عصیان کا سبب ہوتا ہے یعنی معصیت جسقدر زیادہ کرے اُتنا ہی زنگ آئینہ
دل پر زیادہ بیٹھتا ہے

مثنوی

ہر گنہ زنگیست بر مرآت دل — دل شود زین زنگہا خوار و خجل
چوں زیادت گشت دل را تیرگی — نفس دوں را بیش گردد خیرگی

اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق کہ جو لوگ کہ نفاق کی راہ سے اٰمَنُوْا ایمان لائے یعنی زبان ہی سے اقرار کیا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا اور جو لوگ یہودی
ہوگئے وَالنَّصٰرٰى اور عیسائی وَالصّٰبِـِٕيْنَ اور وہ لوگ جو ایک دین سے دوسرے دین کے گرویدہ ہونے والے ہیں یعنی ہر دین میں سے
اُنھوں نے کچھ لے لیا ہے ملائکہ کو پوجتے تھے زبور پڑھتے تھے کعبہ کیطرف منھ کرکے نماز ادا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ صابئین زندیق لوگ ہیں یا
ستاروں کو پوجنے والے مَنْ اٰمَنَ جو کوئی ایمان لائے کمال خلوص کے ساتھ اُن گروہوں میں سے بِاللّٰهِ ساتھ اللہ کے اور اُسکے صفات
سلبی اور ثبوتی کے ساتھ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور یوم قیامت کے ساتھ اور اُن چیزوں کے ساتھ جو اُس دن سے متعلق ہیں وَعَمِلَ صَالِحًا
اور کرے اچھے کام فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ تو اُن کے واسطے ہے مزدوری اُنکے کام کی عِنْدَ رَبِّهِمْ ج نزدیک اُن کے رب کے
وَلَا خَوْفٌ اور نہ خوف ہوگا عَلَيْهِمْ اُن پر حشر کے دن وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے جزا پانیکے وقت وَاِذْ
اَخَذْنَا اور یاد کرو اُسے کہ لیا ہم نے تم سے مِيْثَاقَكُمْ عہد و پیمان تمھارا حضرت موسیٰ کی متابعت اور احکام توریت کی تعمیل پر وَرَفَعْنَا
اور اُٹھایا ہم نے فَوْقَكُمُ تمھارے سر پر الطُّوْرَ پہاڑ تاکہ تم عہد و پیمان کرو توریت نازل ہونیکے بعد بنی اسرائیل نے تمرد اختیار کیا اور کہنے لگے
کہ اس کلام کے احکام نہایت دشوار ہیں ہم نہیں قبول کرتے فلسطین کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کہ اُسے طور کہتے تھے اور تفسیر قرطبی میں

لکھا ہو کہ وہ پہاڑ طور بن اسمٰعیل کی طرف منسوب تھا بہر حال حق تعالےٰ نے اُس پہاڑ کو حکم دیا تھی کہ وہ اُنکے سر پر آکھڑا ہوا اور ان کے سامنے آگ روشن ہو گئی اور پیچھے دریائے ذخار پیدا ہوا جب اُنھوں نے بھاگنے کی جگہ نہ دیکھی اوندھے مُنھ گر کے سجدہ ہوئے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ خُذُوْا پکڑو مَآ اٰتَیْنٰکُمْ جو کچھ عطا کیا ہم نے تم کو احکام شرع سے بِقُوَّةٍ کمال مضبوطی اور نہایت درستی کے ساتھ وَاذْكُرُوْا اور یاد کرو اور برابر پڑھو مَا فِیْهِ اُس چیز کو جو اُسمیں ہو ثواب و عقاب سے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ شاید کہ تم بچو ناشائستہ باتوں سے ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ پھر منھ پھیرا تم نے میرے حکم سے مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ بعد اس عہد و پیمان کے جو تم نے کیا فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ پھر اگر نہ فضل خدا کا ہوتا عَلَیْكُمْ تمپر وَرَحْمَتُهٗ اور رحمت اُسکی تمھاری نسبت تو لَكُنْتُمْ البتہ ہوتے تم مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ نقصان پانیوالوں میں سے وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اور البتہ خوب جانا تم نے اُن لوگوں کو جو داؤد علیہ السلام کے زمانے میں اعْتَدَوْا حدِ فرمان سے گزر گئے مِنْكُمْ تمھاری قوم میں سے شہر ایلیا میں فِی السَّبْتِ ہفتہ کے دن کے حکم میں کہ ہم نے اُن کو مچھلی کے شکار سے منع کیا تھا اور وہ خلاف کر کے حیلے سے اُسدن مچھلی پکڑتے تھے فَقُلْنَا لَهُمْ پھر کہا ہم نے انکو کہ خلاف حکم کرنیکے سبب کُوْنُوْا ہو جاؤ قِرَدَةً بندر خٰسِئِیْنَ ○ ذلیل و رسوا سورۂ اعراف میں یہ قصہ پورا مذکور ہوگا فَجَعَلْنٰهَا پھر کر دیا ہم نے اُس عقوبت کو نَكَالًا عذاب و عبرت کہ نصیحت قبول کریں اور نصیحت کرنیوالے ہوں لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهَا اُن لوگوں کو جو اُنکے سامنے تھے اور اُنھیں دیکھتے تھے وَمَا خَلْفَهَا اور اُن لوگوں کو جو اُنکے بعد آئیں اور اُن کا قصہ سنیں وَمَوْعِظَةً اور ہمنے کیا اُسے نصیحت لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ پرہیزگاروں کیواسطے جو اُنکی قوم سے تھے یا اُمت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرہیزگاروں کیلیے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی یاد کرو اُسے کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے لِقَوْمِهٖٓ اپنی قوم کو اُسوقت جبکہ تم نے اپنے میں عامیل کو مقتول پایا اور چاہا کہ اُسکا قاتل معلوم ہو کہ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ بیشک خدا حکم فرماتا ہو تمھیں اَنْ تَذْبَحُوْا یہ کہ ذبح کرو بَقَرَةً بچھڑا تاکہ اُسمیں سے کچھ مردے پر ماریں وہ زندہ ہو کر کہے کہ اُسکا قاتل کون ہو قَالُوْٓا کہا قوم نے حضرت موسیٰ کو کہ اَتَتَّخِذُنَا کیا پکڑتا ہے تو ہم کو هُزُوًا ٹھٹھے باز یعنی ہمارے ساتھ مسخرا پن کرتا ہو ہم تو پوچھتے ہیں کہ عامیل کو کس نے قتل کیا اور تو کہتا ہو کہ بچھڑا ذبح کرو قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ کہا موسیٰ نے پناہ لیتا ہوں میں ساتھ خدا کے اَنْ اَكُوْنَ اس بات سے کہ ہو جاؤں میں مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ○ نادانوں اور ٹھٹھے بازوں میں سے قَالُوا ادْعُ لَنَا کہا اُن لوگوں نے سوال کر اور پکار ہمارے واسطے رَبَّكَ اپنے رب کو کہ یُبَیِّنْ لَّنَا بیان کرے ہمارے واسطے مَا هِیَ کہ اُس بچھڑے کی صفت کیا ہے اور اُسکی عمر کتنی ہو بچھڑے کی ماہیت سے سوال اس واسطے تھا کہ اُن لوگوں نے ایسی بات ہرگز نہ دیکھی اور نہ سُنی تھی کہ گائے بیل بے صورت ہو سکتی ہو تو اُسے ایسی چیز کے قائم مقام کیا کہ گویا اسکی حقیقت ہی اُنھیں نہیں معلوم اور در حقیقت ماہیت سے سوال نہ تھا بلکہ اُسکا سن و سال اور صفات پوچھتے تھے ناچار اُنکے جواب میں قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اِنَّهٗ تحقیق حق تعالےٰ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ کہتا ہو کہ وہ بچھڑا ایسا بچھڑا ہو کہ لَّا فَارِضٌ نہ بوڑھا ہو جو کام سے گزر گیا ہو وَّلَا بِكْرٌ اور نہ بچہ جو جوانی کی حد کو نہ پہونچا ہو عَوَانٌۢ اوسط میں ہے بَیْنَ ذٰلِكَ درمیان اُسکے جو مذکور ہوا بڑھاپے اور بچپنے سے فَافْعَلُوْا پس کرو مَا تُؤْمَرُوْنَ ○ جو کچھ حکم کیے گئے ہو قَالُوْا کہا اُنھوں نے دوسری بار کہ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ یُبَیِّنْ لَّنَا ظاہر کرے ہمارے واسطے کہ مَا لَوْنُهَا کیا ہو رنگ اُس بچھڑے کا قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ حق تعالےٰ کہتا ہے کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ وہ بچھڑا ہے زرد فَاقِعٌ لَّوْنُهَا خوب زرد ہے رنگ اُس کا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ○

وہ بچھڑا خوش کرتا ہے اپنے رنگ کے سبب سے اپنے دیکھنے والوں کو قَالُوا ادْعُ لَنَا تیسری بار اُن لوگوں نے کہا کہ پکار ہمارے واسطے رَبَّكَ
اپنے رب کو کہ يُبَيِّن لَّنَا ظاہر کرے ہمارے واسطے کہ مَا هِيَ کیا ہے وہ بچھڑا کام دینے والا ہے یا جنگل میں چرنے والا إِنَّ الْبَقَرَ
بے شک بچھڑے تَشَابَهَ عَلَيْنَا متشابہ ہو گئے ہیں ہم پر اس واسطے کہ اوسط عمر اور زرد رنگ کے بہت ہیں وَإِنَّا اور بیشک ہم إِن
شَاءَ اللَّهُ اگر خدا چاہے تو لَمُهْتَدُونَ ○ راہ پانیوالے ہوں یعنی اُس بچھڑے کی طرف ہم راہ پائیں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اگر بنی اسرائیل انشاء اللہ تعالےٰ نہ کہتے تو ہرگز اس بچھڑے کو نہ پاتے قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ کہا
موسےٰ نے کہ کہتا ہے خدا کہ إِنَّهَا بَقَرَةٌ وہ بچھڑا ہے لَّا ذَلُولٌ نہ ہلایا اور نہ دھیرا کیا ہوا کھیتی کا کام لینے کو کہ تُثِيرُ الْأَرْضَ
جوتے زمین وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ اور نہ بیل ہے کہ پانی دے کھیتی کو یعنی کھیت سینچنے کیواسطے پانی کھینچے مُسَلَّمَةٌ چھوڑ دیا گیا ہے سب کاموں سے
اپنی خوشی سے چرتا ہے یا بے عیب تندرست ہے لَّا شِيَةَ نہیں ہے کوئی رنگ کہ زردی کے مخالف ہو فِيهَا اس میں جب بنی اسرائیل نے یہ سنے
تو وہ قَالُوا الْآنَ بولے اب کہ یہ صفتیں تو نے بیان کیں جِئْتَ بِالْحَقِّ لایا تو سچ اور تو نے پوری علامت اور صاف صاف صفت کہدی اور
اُس بچھڑے کا نام مذہبہ تھا اور ایک جوان پرہیزگار کے قبضے میں تھا کہ وہ جوان اپنی ماں کی خدمت کرتا تھا القصہ بنی اسرائیل نے اس بچھڑے کو
مول لیا اس قیمت پر کہ اُسکی کھال زر قیمت سے بھردینگے فَذَبَحُوهَا پھر ذبح کیا اُسے اور اُسے ذبح کرنے میں نکتہ یہ تھا کہ گوسالہ پرستوں کی سرزنش ہو
اُنھیں کھا دیا کہ جسے تمنے پوجا وہ ذبح کرنے کے قابل ہے عبادت اور مدح کے لائق نہیں القصہ اُسے ذبح کیا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ○ اور نہ ع۸
چاہتے تھے کہ اُس بچھڑے کو ذبح کریں اُسکی قیمت گراں ہونے کی وجہ سے وَإِذْ قَتَلْتُمْ یہ وہی پہلا قصہ ہے حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ یاد کرو اُسے
جو قتل کیا تم نے نَفْسًا ایک آدمی کو کہ اُسکا نام عامیل تھا فَادَّارَأْتُمْ پھر اختلاف کیا تم نے فِيهَا اُس نفس مقتول میں یعنی اُسکے قتل میں وَاللَّهُ
مُخْرِجٌ اور اللہ نکالنے والا اور ظاہر کرنیوالا ہے مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ○ وہ چیز جو کہ تم چھپاتے ہو یعنی قتل ناحق فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ پھر کہا
ہم نے کہ مارو اُس مقتول کو بِبَعْضِهَا ساتھ ایک ٹکڑے کے اُس بچھڑے میں سے کہ وہ دم کی جڑ تھی یا زبان یا کان تھا تقدیر جب اُس مقتول پر ٹکڑا
مارا تو وہ زندہ ہو گیا اور اُسکے گلے سے خون جاری تھا اُس نے اپنے قاتلوں کا نام بتا دیا وہ مقتول کے دو بھتیجے تھے کہ مال کے واسطے
اُسے جنگل میں لیجا کر اُنھوں نے قتل کر ڈالا تھا وہ مقتول اُن کا نام بتا کر پھر اُسی وقت گر پڑا اور مر گیا كَذَٰلِكَ جس طرح اس مُردہ کو زندہ کیا
اُسی طرح يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ زندہ کرتا ہے حق تعالےٰ سب مُردوں کو وَيُرِيكُمْ اور دکھاتا ہے تمھیں یہ خطاب اُس جماعت کی طرف ہے جو عامیل
کو زندہ کرنے کی مجلس میں حاضر تھے اور شاید زمانہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکروں سے فرماتا ہے کہ تم انکار حشر کرتے ہو آخر خدا تم کو
دکھاتا ہے آيَاتِهِ نشانیاں اپنی قدرت کی زندہ کرنے میں کہ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○ شاید تم سوچو سمجھو کہ جو کوئی ایک نفس کو زندہ کرنے
کی قدرت رکھتا ہے وہ بیشک سب نفسوں کو زندہ کرنے پر قادر ہوگا ثُمَّ قَسَتْ پھر سخت ہو گئے قُلُوبُكُم تمھارے دل اے یہود مِّن
بَعْدِ ذَٰلِكَ عامیل کے زندہ ہونیکے بعد فَهِيَ تو وہ دل جو تمھارے ہیں كَالْحِجَارَةِ مثل پتھر کے ہیں سختی میں أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً
بلکہ بہت زیادہ ہیں سختی میں پتھر سے وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ اور تحقیق کہ بعضے پتھروں میں سے لَمَا يَتَفَجَّرُ وہ ہے کہ البتہ جاری ہوتی ہیں
مِنْهُ الْأَنْهَارُ اس سے نہریں بڑی بڑی وَإِنَّ مِنْهَا اور بعض اور ہے اُس سے لَمَا يَشَّقَّقُ وہ کہ البتہ پھٹ جاتا ہے
فَيَخْرُجُ تو نکلتا ہے مِنْهُ الْمَاءُ اس سے پانی تھوڑا جیسے چشمے وَإِنَّ مِنْهَا اور تحقیق کہ بے پہاڑوں میں سے لَمَا يَهْبِطُ وہ کہ گر پڑتا
ہے اور اوپر سے نیچے آجاتا ہے مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ خوف خدا سے وَمَا اللَّهُ اور نہیں ہے خدا بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○

غافل اُس چیز سے جو تم اے یہود کرتے ہو اَفَتَطْمَعُوْنَ کیا طمع رکھتے ہو تم اے مومنو اَنْ يُّؤْمِنُوْا یہ کہ تصدیق کریں اور مضبوط اور سچا رکھیں یہود لَكُمْ تم کو اس بات میں جو تم کہتے ہو رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت اور دین اسلام کی حقیت وَقَدْ كَانَ اور حال یہ ہے تھے فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ گروہ اُن کے اگلوں میں سے کہ بواسطہ يَسْمَعُوْنَ سنتے تھے كَلٰمَ اللّٰهِ کلام اللہ کا کوہ طور پر ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ پھر بدل ڈالتے اس کلام کو مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ پیچھے اس سے کہ سمجھ لیا تھا اور دریافت کر لیا تھا اُنھوں نے اُسے جب اپنی قوم میں داخل ہوے تو بولے کہ ہمنے خدا کا کلام اور امر و نہی سُنی آخر میں اس نے کہہ دیا ہو کہ یہ جو ہم نے حکم کیا ہی اگر کر سکو تو کرو اور اگر اُسے ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو نہ کرو اور کچھ باک نہ رکھو وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ اور وہ جانتے تھے کہ وہ افترا کرتے ہیں ینابیع میں لکھا ہو کہ ایکدن حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب یہود مدینہ میں نہ آئیں کہ اُنکے آنیسے مدینہ میں فتنہ پیدا ہوتا ہی بعضے یہود منافق صبح کو مدینہ میں آتے اور کہتے تھے کہ ہم تمھاری طرح مسلمان ہیں اور قریب شام پھر جاکر اپنے یاروں میں ملجاتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِذَا لَقُوا اور جب ملاقات کرتے ہیں الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اُن لوگوں سے جو ایمان لاتے ہیں اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ سے کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے ہیں وَاِذَا خَلَا اور جب اکیلے ہو جاتے ہیں بَعْضُهُمْ کچھ لوگ اُنکے چھوٹوں میں سے اِلٰى بَعْضٍ کچھ لوگوں کے ساتھ اُنکے بڑوں میں سے جیسے کعب بن اشرف اور حیی بن اخطب تو قَالُوْٓا کہتے ہیں وہ بڑے چھوٹوں سے اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ کہ کیا باتیں کرتے ہو اور خبر دیتے ہو تم اصحاب محمد کو بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ ساتھ اُس چیز کے کہ کھولے ہیں اللہ نے اُسکی سمجھ کے دروازے عَلَيْكُمْ تم پر تمھاری کتاب میں ایک قول یہ ہو کہ مدینے کے بعضے یہود نے ابتدائے زمانۂ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اصحابؓ کی نعت اور صفت سے جو توریت میں مذکور تھی خبر دی اُنکے سرداروں نے اس حال سے اطلاع پاکر خبر دینے والوں کو اُس سے ممانعت کی اور تنگ پکڑا کہ تم اُن لوگوں کو محمد کی صفتوں سے خبر دیتے ہو لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ تاکہ جھگڑا کریں اور دلیل پکڑیں اس بات کے ساتھ جو جان گئے ہوں کہاں جھگڑا کریں عِنْدَ رَبِّكُمْ تمھارے رب کے پاس قیامت کے دن اور کہیں کہ تم نے حق بات جانی اور متابعت کی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ کیوں پھر نہیں تم اتنا سمجھتے کہ اپنے بھید دشمن سے نہ کھولنا چاہیے اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ کیا نہیں جانتے ہیں یہود کہ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ بیشک اللہ جانتا ہے مَا يُسِرُّوْنَ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اصحابؓ کی عداوت کے سبب سے وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اصحابؓ کے ساتھ منافقانہ دوستی کے سبب سے تو جو کوئی یہ جانے کہ حق تعالےٰ چھپی ہوئی اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے ظاہر کو فرمانبرداری سے آراستہ کرے اور اپنے وطن کو ناپاکی اور ریا کی کے بوث سے بچائے رکھے **بیت**

کہ دانائی نہان و آشکار است
بکن سر وعلن را باکسے راست

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ اور یہود میں سے ایک جماعت ہے بے لکھی پڑھی کہ وہ لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ نہ جانتے ہیں توریت اور نہ پہچانتے ہیں کہ اس میں کیا چیز ہو اِلَّآ اَمَانِيَّ مگر آرزوئیں اپنی یعنی جو چیز اُنکی خواہش کے موافق ہے یا جھوٹے وعدے جو اپنے عالموں سے سنتے ہیں کہ بہشت اُنھیں کیواسطے خاص ہوگی اور اُنکے باپ دادا اُنکی شفاعت کرینگے وَاِنْ هُمْ اور نہیں ہیں وہ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○ مگر یہ کہ گمان کرتے ہیں اور یقین نہیں جانتے فَوَيْلٌ پس عذاب یا رنج لِّلَّذِيْنَ واسطے اُن لوگوں کے ہے جو يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ لکھتے ہیں کتاب تحریف کی ہوئی بِاَيْدِيْهِمْ اپنے ہاتھوں سے یعنی خود ہی لکھتے ہیں اور دوسرے سے نہیں کہتے ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ پھر کہتے ہیں کہ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یہ لکھا ہوا نزدیک سے ہے اللہ کے اور ایسا کیوں کرتے ہیں لِيَشْتَرُوْا بِهٖ تاکہ مول لیں رشوت

نصف

لینے کے ذریعے سے یعنی اُس تحریف کیے ہوے کے بدلے لینا چاہتے ہیں ثَمَنًا قَلِيلًا قیمت تھوڑی سی یعنی علماء یہود نے رشوت لینے کے
ذریعے سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو صفتیں توریت میں تھیں کہ وہ خوبصورت گھونگر والے بالوں والا گندم گوں
سیاہ چشم میانہ قد ہوگا ان صفتوں کو بدلکر لکھدیا کہ پیغمبر آخرالزماں ایک شخص ہوگا دراز قد نیلی آنکھوں کا سفید کھال والا سیدھے بال والا
کانا اور یہ دجال کی صورت ہے اور اپنے عوام الناس سے کہا کہ توریت میں جسکا وعدہ ہے وہ یہ پیغمبر نہیں ہے فَوَيْلٌ لَّهُم پس وائے ہے اُن کو
مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ اُس چیز کے سبب سے جو لکھی اور بدل دی اُنکے ہاتھوں نے وَوَيْلٌ لَّهُمْ اور دوسرے بار وائے ہے اُن پر مِّمَّا
يَكْسِبُونَ ○ اُس چیز کے سبب سے جو کماتے ہیں رشوت اور حرام خوری کرتے ہیں وَقَالُوا اور کہا یہود نے اپنے زعم پر لَن تَمَسَّنَا
النَّارُ ہمیں نہ چھوئیگی دوزخ کی آگ اور ہمکو نہ پہونچے گی إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً مگر چند روز گنتی کے کہ وہ سات دن ہیں ہر دن ہزار
برس کے برابر کہ یہی سات ہزار برس دُنیا کی عُمر ہے یا چالیس دن کہ اتنے ہی دنوں ہماری قوم نے گوسالہ پرستی کی ہے قُلْ کہدو تم اے محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ أَتَّخَذْتُمْ کیا لیا ہے تم نے عِندَ اللَّهِ پاس سے خدا کے عَهْدًا کوئی عہد و پیمان کہ جو کچھ تم کہتے ہو اُس سے
زیادہ وہ تم پر عذاب نہ کریگا اور اگر ایسا وعدہ ہے فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ تو خلاف نہ کریگا اللہ اپنا وعدہ أَمْ تَقُولُونَ بلکہ کہتے
ہو اور افترا کرتے ہو عَلَى اللَّهِ خدا پر مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ جو کچھ نہیں جانتے ہو بَلَىٰ ایسا نہیں ہے جو یہ کہتے ہیں بلکہ مَن كَسَبَ
سَيِّئَةً جو کوئی بُرائی کرے یعنی شرک کرنے لگے وَأَحَاطَتْ بِهِ اور گھیرے اُسے خَطِيئَتُهُ گناہ اُس کا یعنی گناہ اس پر غالب ہو جائے
یہاں تک کہ وہ کفر ہی پر مرے فَأُولَٰئِكَ تو وہ گروہ مشرکوں کے أَصْحَابُ النَّارِ اہل دوزخ اور دوزخ میں رہنے والے هُمْ
فِيهَا خَالِدُونَ ○ وہ اس آگ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ ایمان لائے خدا کا اور اُس چیز کا جو اُسکے
پاس سے آئی ہے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کام کیے اچھے اور پاکیزہ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ وہ لوگ اہل جنت اور جنت کے مستحق ہیں
ع ۱۱ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ وہ جنت میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اُن کے سوا اور کوئی نہیں وَإِذْ أَخَذْنَا اور یاد کرو تم جب لیا ہم نے
یعنی توریت میں مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ عہد و اقرار یعقوب کے بیٹوں کا اور کہا ہم نے کہ لَا تَعْبُدُونَ نہ عبادت کرو إِلَّا اللَّهَ
مگر اللہ کو کہ عبادت کے لائق وہی ہے وَبِالْوَالِدَيْنِ اور نیکی کرو ماں باپ کے ساتھ إِحْسَانًا احسان کرکے وَذِي الْقُرْبَىٰ
اور رشتہ داروں کی نسبت وَالْيَتَامَىٰ اور یتیموں کے ساتھ وَالْمَسَاكِينِ اور محتاجوں سے وَقُولُوا اور کہو لِلنَّاسِ عوام الناس کو حُسْنًا
ایسی بات جس میں بھلائی ہو یا لوگوں سے ایسی بات کرو کہ تم سے باتیں کرنے کو اُن کا جی چاہے وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ اور نماز قائم رکھو اُسکی
شرطوں کے ساتھ وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو زکوٰۃ اس طرح جیسا میں نے حکم کیا ہے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ پھر منھ پھیر لیا تم نے اس عہد و پیمان کے بعد
اور قول و اقرار سے پھر گئے إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ مگر تھوڑے تم میں سے اس سے انکے اگلے لوگ مراد ہیں جو شریعت توریت پر ثابت قدم رہے وَ
أَنتُم مُّعْرِضُونَ ○ حالانکہ تم انکار کرنیوالے ہو توریت کے اُن احکام سے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کے باب میں ہوا در
ہوے وَإِذْ أَخَذْنَا اور اُسے بھی یاد کرو کہ لیا ہم نے مِيثَاقَكُمْ عہد و پیمان تمھارے اگلے لوگوں سے اور اُن سے ہم نے عہد و باندھا کہ
لَا تَسْفِكُونَ نہ گراؤ دِمَاءَكُمْ خون اپنے قرابت والوں اور اپنے دینی بھائیوں کا وَلَا تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم اور نہ نکالو اپنے
لوگوں کو ظلم کرکے مِّن دِيَارِكُمْ اپنے گھروں سے اور دوسرا عہد یہ تھا کہ بنی اسرائیل کے قیدیوں کو روپیہ دے کر لو ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ
پھر اقرار کیا تم نے یعنی قبول کر لیا وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ○ اور تم اے مدینہ کے یہود گواہ ہو کہ تمھارے باپ دادا نے یہ عہد کیا ہے

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ پس تم وہ گروہ ہو کہ عہد و پیمان توڑ کر تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ قتل کرتے ہو اپنے لوگوں کو وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا
اور نکال دیتے ہو ایک گروہ کو مِّنْكُمْ اپنی قوم میں سے مِّنْ دِيَارِهِمْ اُن کے گھروں سے تَظٰهَرُوْنَ پشت پناہ ہوئے ہو
عَلَيْهِمْ اور پر اُس قوم کے جو تم سے مغلوب ہوگئی بِالْاِثْمِ گناہ کے ساتھ وَالْعُدْوَانِ اور زیادہ طلبی اور تعدی کے ساتھ مدینہ میں
یہود کے دو قبیلے تھے ایک قریظہ دوسرا نضیر کہ باہم کشت و خون کیا کرتے تھے ہجرت کے قبل مشرکوں کے بھی دو قبیلے تھے ایک اوس دوسرا
خزرج بنی قریظہ اُس کے ساتھ مل گئے اور بنی نضیر نے خزرج کے ساتھ اتفاق کر لیا اور یہود کے ہر فرقے اپنے شریک کی اعانت سے دوسرے
فرقے کے ساتھ قتال کرنے اور غالب ہونیکے بعد اُنکے مکان خراب کرنے میں کوشش کرتے حتیٰ کہ قوم مغلوب جلاء وطن ہو جاتی اور جب کوئی قید
ہو جاتا تو متفق ہو کر فدیہ دیتے چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اور اگر تمھارے پاس آتے ہیں اُسٰرٰى بنی اسرائیل کے قیدی
تُفٰدُوْهُمْ تو انھیں فدیہ دیتے ہو یعنی دوسرے قیدی سے بدل دیتے ہو وَهُوَ مُحَرَّمٌ یہ آیت ماقبل سے علاقہ رکھتی ہے اپنی قوم کو
اُنکے گھروں سے تم نے نکال دیا حالانکہ حرام کیا گیا ہے عَلَيْكُمْ تم پر قول و قرار کی رو سے اِخْرَاجُهُمْ نکالدینا اُن کا اَفَتُؤْمِنُوْنَ
کیا ایمان لاتے ہو بِبَعْضِ الْكِتٰبِ ساتھ ایک ٹکڑے کے احکام توریت میں سے کہ وہ قیدیوں کا فدیہ ہے وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ اور
کافر ہوتے ہو دوسرے ٹکڑے کے ساتھ کہ وہ قتل اور اخراج ہے فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ پھر کیا جزا ہے اُس شخص کی جو کرے ذٰلِكَ
ایسی عہد شکنی اور نافرمانی مِنْكُمْ تم میں سے کہ یہود ہو تم اِلَّا خِزْيٌ مگر ذلت اور رسوائی فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا میں کہ
وہ بنی قریظہ کا قتل ہے اور بنی نضیر کو نکال دینا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن يُرَدُّوْنَ پھیرے جائینگے حشر کے مقام سے
اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ سخت ترین عذاب کی طرف کہ وہ دوزخ کا عذاب ہے اور اُسکی شدت کی ایک علامت ہمیشگی ہے وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ اور اللہ تعالےٰ غافل نہیں ہے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۞ اُس چیز سے جو عہد شکن لوگ کرتے ہیں بکرنے یعملون غائب کا صیغہ
پڑھا ہے اُسکے موافق یہ تفسیر ہوئی اور حفص نے خطاب کے ساتھ پڑھا ہے اور مخاطب یہی یہود ہیں یا عام خطاب ہے اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ یہ گروہ وہ ہے کہ بیوقوفی سے اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا مول لیا ہے اور بدلا کیا ہے ناچیز زندگی دنیا کو بِالْاٰخِرَةِ ز
ساتھ آخرت کے یعنی اُسکی نعمت لے زوال کے ساتھ فَلَا يُخَفَّفُ پس نہ ہلکا کیا جائیگا عَنْهُمُ الْعَذَابُ اُن سے عذاب دنیا میں
جزیہ کم کرنیکے سبب سے اور نہ آخرت میں آتش دوزخ سے نکلنے کے سبب سے وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۞ اور نہ وہ ہونگے کہ مدد دیے جائیں ع ۱۰
دنیا میں اُن سے آفتیں دفع کر کے اور نہ محشر میں عذاب کم کر کے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى اور تحقیق کہ عطا کی ہم نے موسیٰ کو الْكِتٰبَ توریت
وَقَفَّيْنَا اور پیچھے لائے ہم مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ بعد اُس کے رسول جیسے یوشع داؤد سلیمان الیاس زکریا یحییٰ علیہم السلام
وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اور عطا کیں ہم نے عیسیٰؑ کو کہ مریم کا بیٹا تھا الْبَيِّنٰتِ نشانیاں صاف صاف اور معجزے کھلے ہوئے
جیسے غیب کی خبر دینا اور مُردوں کو زندہ کرنا وَاَيَّدْنٰهُ اور زور دار کر دیا ہم نے اور قوت دی ہم نے اُسے بِرُوْحِ الْقُدُسِ ساتھ جان
پاکیزہ کے یا جبرئیلؑ کے سبب سے کہ ہر وقت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس رہتے تھے یا اسم اعظم کے باعث سے کہ اُسکی برکت سے مردہ زندہ ہو جاتا
تھا یا انجیل کے سبب سے کہ دل کی تازگی اور جان کی زندگی اُس کی وجہ سے پاتے - رباعی

دل تازگی از حسن کلامت دارد جاں زندگی از سماع نامت دارد
ہر جا کہ دلِ واقفِ اسرار بود از نور صفائی تو پیامت دارد

أَفَكُلَّمَا کیا جبکہ ہمارے پاس سے جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ آیا تمھارے پاس پیغمبر بِمَا لَا تَهْوٰٓى ساتھ اُس چیز کے کہ نہ چاہتے تھے
اَنْفُسُكُمُ جی تمھارے اُسکو اور اُسکی بات تمھاری خواہش اور مطلب کے موافق نہ ہوئی تو اسْتَكْبَرْتُمْ تعظیم نہ کی تم نے اور گردن نہ
جھکائی تم نے فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ پھر ایک گروہ کو اُس میں سے اُس سے جھٹلایا تم نے جیسے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کو وَفَرِيْقًا
تَقْتُلُوْنَ ○ اور ایک گروہ قتل کر ڈالا تم نے جیسے زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو وَقَالُوْا اور کہا یہود نے قُلُوْبُنَا غُلْفٌ دل ہمارے
غلاف میں ہیں یعنی پردے میں ہیں فہم سے اور محمدؐ کی بات ماننے سے باز رکھے گئے ہیں یہ بات کہہ کر قرآن کے ساتھ ایمان لانے اور ہمارے
رسول کی متابعت کرنے سے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناامید کر دیتے تھے حق تعالےٰ ان یہود کے کلام کو رد کرتا ہے یعنے
ایسا نہیں ہو جیسا یہ کہتے ہیں بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بلکہ حق تعالےٰ نے ان کو راندا ہے اور مہربانی کی مدد اُن سے پھیر لی ہے بِكُفْرِهِمْ
اُنکے کفر کے سبب فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ پس تھوڑے اُن میں سے ایمان لاتے ہیں جیسے عبد اللہ بن سلام اور اُنکے یار وَلَمَّا جَآءَهُمْ
اور جبکہ آئی اُن کے پاس كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ کتاب نزدیک سے خدا کے کہ وہ قرآن ہے مُصَدِّقٌ گواہ اور موافق لِّمَا مَعَهُمْ واسطے
اُس کتاب کے جو اُنکے ساتھ ہے توحید اور نبوت اور حشر اور اُس چیز میں جو اصول دین سے ہو تو نہ اُسے قبول کیا نہ اُسپر ایمان لائے وَكَانُوْا مِنْ
قَبْلُ حالانکہ تھے یہ کتاب نازل ہونیکے پہلے عاجزی کے وقت میں کہ يَسْتَفْتِحُوْنَ فتح اور نصرت چاہتے تھے اس کتاب کے سبب اور اُس
شخص کے باعث سے جسپر یہ کتاب نازل ہو جب عرب کے کفار یہود کو قتل کرنے کا قصد کرتے اور یہود تنگ ہو جاتے تو ہاتھ اُٹھا کر کہتے کہ بار خدایا ہم
تجھ سے مدد چاہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے کہ وہ رسول آخر الزماں ہو عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اُن لوگوں پر جو کافر ہوئے ہیں
عرب کے مشرکوں میں سے فَلَمَّا جَآءَهُمْ پھر جبکہ آیا اُن کے پاس مَّا عَرَفُوْا وہ شخص جسے پہچان چکے تھے كَفَرُوْا بِهٖ کافر ہو گئے ساتھ
اُسکے اس واسطے کہ اُنھیں یہ گمان تھا کہ نبی آخر الزماں بنی اسرائیل میں سے ہوگا چونکہ وہ بنی اسمٰعیل میں سے ہوئے تو ان کے ساتھ یہود
لوگ کافر ہو گئے اور اُن کا ایمان نہ لائے فَلَعْنَةُ اللّٰهِ پس لعنت خدا کی عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ کافروں پر کہ اُنھوں نے اپنی پہچان کے موافق
کام نہ کیا اور نبی آخر الزمان کے ساتھ دشمنی اختیار کر لی اسم ظاہر ضمیر کی جگہ پر لانا اثبات ہے اُنکے کفر کا بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ بری چیز ہے
کہ اُنھوں نے بیچا اُس چیز کے ساتھ اَنْفُسَهُمْ حصہ اپنی جانوں کا اور وہ کیا چیز ہے اَنْ يَّكْفُرُوْا یہ کہ کافر ہوتے ہیں بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ ساتھ اُس چیز کے جو اُتاری ہے خدا نے اور وہ قرآن ہے بَغْيًا حسد کی جہت سے یعنی رشک کرتے تھے اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ ساتھ
اُسکے کہ اُتارے خدا مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے کہ وہ فضل کتاب اور وحی ہے عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ جس کسی پر کہ چاہے مِنْ عِبَادِهٖ ج
اپنے بندوں میں سے جو اُس کے لائق ہو فَبَآءُوْ پس پھر گئے یہود لوگ بِغَضَبٍ بسبب غصہ خدا کے یا مستحق ہو گئے ایک غصہ کے
عَلٰى غَضَبٍ دوسرے غصہ پر ایک غصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے انکار کے سبب سے تھا اور دوسرا غصہ حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کے سبب سے ہوا وَلِلْكٰفِرِيْنَ اور واسطے کافروں کے عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ عذاب ذلیل کرنے والا ہے وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمْ اور جب کہا جاتا ہے یہود سے کہ اٰمِنُوْا ایمان لاؤ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اُس چیز کے جو خدا نے اُتاری یعنی انجیل اور قرآن تو
قَالُوْا نُؤْمِنُ کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا ساتھ اُس چیز کے جو اُتاری گئی ہمپر یعنی توریت وَيَكْفُرُوْنَ اور وہ کافر
ہوتے ہیں بِمَا وَرَآءَهٗ ساتھ اُس چیز کے جو اُنکی کتاب کے سوا ہے وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ چیز جو سوا ہے یعنی انجیل و قرآن صحیح اور درست ہے
مُصَدِّقًا سچا رکھنے والا ہے لِّمَا مَعَهُمْ ط اُس کتاب کو جو اُنکے ساتھ ہے اور اس جگہ توریت کے ساتھ بھی یہود کا کفر لازم آتا ہے اسواسطے کہ اُس

شے کا کفر جو کسی دوسری چیز کے موافق ہو کفر ہو جائیگا دوسری چیز کا قُلْ کہہ دو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس بات کے جواب میں جو وہ کہتے ہیں کہ
ہم توریت کا ایمان رکھتے ہیں فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ پھر کیوں قتل کرتے تھے تم اَنْبِيَاۗءَ اللّٰهِ اللہ کے پیغمبروں کو مِنْ قَبْلُ پہلے اُس سے اِنْ كُنْتُمْ
اگر تھے تم مُّؤْمِنِيْنَ ○ ایمان رکھنے والے توریت کے ساتھ وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ مُّوْسٰى اور البتہ تحقیق کہ آیا تمھارے پاس موسےٰ بِالْبَيِّنٰتِ
درست نشانیوں اور سچے پیغاموں کے ساتھ کہ وہ احکام تختیوں کے ہیں یعنی حکم توریت اسواسطے کہ توریت تختیوں میں نازل ہوئی تھی ثُمَّ
اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ پھر پکڑ لیا تم نے بچھڑے کو معبود مِنْۢ بَعْدِهٖ بعد جانے موسیٰ کے طور پر وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ اور تم ظلم کرنیوالے ہو
اپنی جانوں پر وَاِذْ اَخَذْنَا اور یاد کرو جب لیا ہم نے مِيْثَاقَكُمْ عہد و پیمان تمھارا وَرَفَعْنَا اور اُٹھایا ہم نے فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ
اوپر تمھارے پہاڑ جو طور ابن اسمٰعیل کی طرف منسوب تھا اور یہ پہاڑ فلسطین کے پہاڑوں میں سے ہے اور فلسطین ملک روم کے شہروں میں سے ایک شہر ہے
خُذُوْا اور کہا ہم نے کہ لو مَآ اٰتَيْنٰكُمْ جو کچھ دیا ہم نے تم کو یعنی توریت کو بِقُوَّةٍ درست ارادے اور نہایت مضبوطی سے وَّاسْمَعُوْا ۭ
اور سنو یعنی فرمانبرداری کرو تو قَالُوْا کہا اُنھوں نے ظاہر میں سَمِعْنَا سنا ہم نے اور قبول کیا ہم نے اور پوشیدہ اپنے دل میں بولے
وَعَصَيْنَا ق اور نافرمانی کی ہم نے یا سنا ہم نے کان سے اور نافرمانی کی دل سے وَاُشْرِبُوْا اور پلائی گئی یعنی جائی گئی فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ اُنکے دلوں میں گوسالہ کی محبت بِكُفْرِهِمْ ۭ انکی ہٹ دھرمی انکار کے سبب قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ کہدو تم اے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم بُری چیز ہے وہ جو کچھ حکم کرتا ہے تم کو بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ ساتھ اُسکے ایمان تمھارا اور وہ بُری چیز کفر ہے قرآن اور
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اگر ہو تم ایمان رکھنے والے خدا کے ساتھ اسواسطے کہ اگر کوئی ایمان
والا ہوتا ہے تو ایمان اُسے کفر کا حکم نہیں کرتا اور یہود لوگ اس خرابی اور رسوائی کے ساتھ کہتے تھے کہ بہشت ہماری جگہ ہوگی اور کسی کی نہیں
حق تعالےٰ نے فرمایا قُلْ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے اس دعوےٰ بیجا کے جواب میں کہ اِنْ كَانَتْ اگرچہ تمھارے زعم میں
لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ تمھارے ہی واسطے گھر آخرت کا اور نعمت جنت کی عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے خَالِصَةً پاکیزہ
اور خاص مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ سوا اور لوگوں کے فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ تو تمنا کرو تم موت کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم
سچے اس بات میں کہ بہشت خاص تمھارا ہی حق ہے اسواسطے کہ بے موت کے اُس گھر میں نہ پہونچ سکوگے محبوب حقیقی سے ملنے کے شوق کی
علامتوں میں سے ایک علامت موت کی آرزو ہے جو کوئی موت کا آرزومند زیادہ ہوتا ہے محبوب ازلی سے ملنے کا اشتیاق زیادہ ہوتا ہے بیت

مرگ ست کہ دوست را رساند با دوست
آں کیست کہ او بمرگ شاداں نبود

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ اور ہرگز آرزو نہ کرینگے موت کی یہود لوگ کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ بسبب اُسکے جو آگے بھیج چکے ہیں ہاتھ
اُنکے قتل انبیاء اور تغیر نعت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○ اور اللہ جاننے والا ہے ظالموں
اور جھوٹوں کو وَلَتَجِدَنَّھُمْ اور البتہ پائیگا تو یہود کو اَحْرَصَ النَّاسِ بڑا لالچی لوگوں سے عَلٰي حَيٰوةٍ ۚ زندگی دنیا پر وَمِنَ
الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ اور اُن لوگوں سے بھی جنھوں نے شریک کیا یعنی عرب کے کفار اور صحیح بہت یہ قول ہے کہ یہاں مجوس مشرک مراد ہیں اسواسطے
کہ اُن سے زیادہ کسی کو دنیا میں زندگی پیاری نہیں يَوَدُّ اَحَدُھُمْ دوست رکھتا ہے ایک اُن میں سے یعنی مجوس کو کہ لَوْ يُعَمَّرُ کاش عمر دی
جائے اَلْفَ سَنَةٍ ۚ ہزار برس کی اور اُسی سے مجوس کی دعا یہ ہے کہ جب باہم ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہزار برس تک جیتے رہو اور بعضے عالموں کے
نزدیک اس لفظ کا کہنا مکروہ ہے وَمَا ھُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ اور نہیں ہے کہ چھڑانیوالا اُنکا ہو مِنَ الْعَذَابِ عذاب سے اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ یہ کہ عمر دی جائے

انکی عمر دراز ہونا عذاب کو دفع نہیں کرتا وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ اور خدا دیکھنے والا ہے بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○ اُس کام کو جو یہود اور مجوس وغیرہ کرتے ہیں ع
بعضے یہود کہتے تھے کہ محمد کا دوست جبرئیل ہے وہی محمد پر وحی لاتا ہے اور ہمارے بزرگوں کو جبرئیل سے بہت زحمتیں پہونچی ہیں اور ہمارے باپ
دادا پر اکثر بلا اور عذاب اُسی کے واسطے نازل ہوئے اگر اسکی جگہ پر میکائیل ہوتا تو ہم ابوالقاسم کا ایمان لاتے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ قُلْ
کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مَنْ كَانَ جو کوئی ہو عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ دشمن جبرئیل کا اور یہ نام عبرانی ہے یا سریانی اسکے
معنی ہیں خدا کا بندہ اور خدا کی وحی کے خزانوں کا امانت دار تو جو کوئی اُس کا دشمن ہو اُس سے کہدو کہ غصہ کی آگ میں جل مرے فَاِنَّهٗ
نَزَّلَهٗ پس تحقیق کہ وہ اُتارتا ہے قرآن عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تیرے دل پر حکم الٰہی سے کہ قرآن مُصَدِّقًا تصدیق کرنیوالا
ہے لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ واسطے اُس چیز کے کہ اُس سے پہلے نازل ہوئی اور اب اُنکے پاس ہے آسمانی کتابوں میں سے جیسے توریت زبور وَ
هُدًى ہے اور قرآن راہ دکھانے والا ہے برحق وَّبُشْرٰى اور خوشخبری دینے والا ہے لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ ایمان والوں کو نجات اور
درجات کی مَنْ كَانَ جو کوئی ہو عَدُوًّا لِّلّٰهِ دشمن خدا کا وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور اُسکے فرشتوں کا وَرُسُلِهٖ اور اُسکے رسولوں کا
وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ اور ان دو مقرب فرشتوں کا فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ○ دشمن ہے کافروں کا کہ وہ
فرشتوں اور رسولوں کے دشمن ہیں وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اور البتہ بھیجیں ہم نے تیری طرف اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ نشانیاں کھلی ہوئی یا صحیح
اور درست آیتیں یعنی قرآن وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اور کافر نہیں ہوتے ان آیتوں کے ساتھ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ○ مگر خدا سے باہر ہو جانے
والے اَوَكُلَّمَا کیا جبکہ یہود نے عٰهَدُوْا عہد کیا عَهْدًا عہد نَّبَذَهٗ توڑ ڈالا اُسے فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ نے اُن میں سے
بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہت اُن میں سے لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ نہیں ایمان لاتے ساتھ توریت کے وَلَمَّا جَآءَهُمْ اور جبکہ آیا اُن کے پاس
رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ رسول خدا کے پاس سے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُصَدِّقٌ سچا کہنے والا لِّمَا مَعَهُمْ توریت کو کہ
اُن کے ساتھ ہے نَبَذَ فَرِيْقٌ پھینک دی ایک گروہ نے مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اُن لوگوں میں سے کہ عطا کیے گئے ہیں توریت یعنی اُنکے
عالموں نے ڈال دیا كِتٰبَ اللّٰهِ توریت کو یا قرآن کو وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ پیچھے پیٹھ اپنی کے كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ علما لَا يَعْلَمُوْنَ ○
جانتے ہی نہیں کہ وہ اللہ کا کلام ہے اور محمد رسول ہیں اللہ کے وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی ان یہود نے مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ اُس چیز کی کہ
پڑھتے تھے شیطان عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ بیچ زمانہ بادشاہی سلیمان علیہ السلام کے اور وہ چیز اس طرح پر تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے
زمانے میں شیطانوں نے سو رنگ کے شعبدے کہانت کی نیرنگیوں سے ملا کر لکھے تھے اور رذیل اور جاہل لوگوں میں وہ شعبدے شائع ہو گئے تھے حضرت سلیمان
کو یہ حال معلوم ہوا وہ لکھے ہوئے شعبدے منگائے لوگ لے آئے آپ نے ایک صندوق میں مقفل کر کے اپنے تخت کے نیچے دفن کر دیے حضرت سلیمان کے انتقال
کے بعد شیطان اُسے تخت کے نیچے سے نکال لائے اور یہ ظاہر کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اسی سحر اور شعبدوں کے سبب سے بادشاہی کرتے تھے بعد اسکے یہود
سلیمان علیہ السلام کو جادوگر کہنے لگے حق سبحانہ تعالےٰ نے انھیں بری الذمہ کرنیکو فرمایا کہ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ اور ہرگز کافر نہیں ہوا سلیمان یعنی
سلیمان نے کوئی جادو نہیں کیا وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ اور لیکن شیطان اُسکے زمانے میں كَفَرُوْا کافر ہو گئے يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ سکھاتے
تھے لوگوں کو السِّحْرَ جادو وَمَآ اُنْزِلَ اور دوسرے یہود نے متابعت کی اُس چیز کی جو اُتاری گئی سحر کی قسم سے عَلَى الْمَلَكَيْنِ اوپر دو
فرشتوں کے بِبَابِلَ بیچ شہر بابل کے هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ یہ اُن دونوں فرشتوں کے نام ہیں یہ دونوں فرشتے گنہگار آدمیوں
پر طعن کرتے تھے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ آدمی نفس اور خواہش کا پابند ہے جو آدمیوں کی حالت ہے اگر تمھاری بھی ایسی حالت ہوتی تو اُنکے افعال سے

بدتر افعال تم سے ممکن ہوتے ان دونوں فرشتوں نے تعجب کیا حق تعالیٰ نے نفس بشری انکو دیا اور خلق پر حکومت کرنے کو زمین پر بھیجا یہ زمین پر آکر
ایک عورت پر کہ زہرہ اسکا نام تھا عاشق ہوگئے اور شراب خواری کے سبب سے قتل ناحق اور بت پرستی پر قدم مارا حق تعالیٰ نے انھیں آسمان پر
چڑھنے سے منع کردیا اور اسی جہان میں انپر عذاب مقرر ہوگیا اب چاہ بابل میں سر کے بالوں سے لٹکے ہوئے ہیں اور عذاب انپر ہو رہا ہے اور انپر سحر
نازل کرنا اسوجہ سے تھا کہ اُس زمانے میں ساحر لوگ نبوت کا دعوےٰ کرتے تھے تو اُن دونوں فرشتوں کے زمانۂ حکومت میں جب اُن سے گناہ سرزد
نہ ہوا تھا حق تعالیٰ نے یہ علم اُنپر اُتارا بعضے کہتے ہیں کہ الہام کے طور پر انھیں اس علم کی کیفیت بتادی تاکہ زیرک لوگوں کی ایک جماعت کو تعلیم
کردیں اور وہ سحر کی کیفیت اور حقیقت سے مطلع ہوکر اُن لوگوں کا مقابلہ اور معارضہ کریں جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں وَمَا يُعَلِّمٰنِ اور
نہیں سکھاتے ہیں یہ دونوں فرشتے اب کہ کوئیں میں ہیں مِنْ اَحَدٍ کسی ایک کو بھی حَتّٰى يَقُوْلَآ اُسوقت تک کہ کہتے ہیں سکھانے سے پہلے
اُسکو کہ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ نہیں ہیں ہم مگر خلق کی آزمائش خدا کی طرف سے فَلَا تَكْفُرْ ط پس تو نہ کافر ہوجا یہ اعتقاد کرکے کہ جادو کرنے
سے کچھ گناہ نہیں ہوتا فَيَتَعَلَّمُوْنَ پھر سیکھتے ہیں مِنْهُمَا ان دونوں فرشتوں سے مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ وہ چیز کہ جدائی ڈالدیتے ہیں بسبب
اُسکے بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط درمیان مرد اور عورت کے وَمَا هُمْ اور نہیں ہے جادوگر بِضَآرِّيْنَ بِهٖ ضرر پہونچانے والے سحر کے
سبب سے مِنْ اَحَدٍ کسی کو اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط مگر ساتھ حکم خدا کے وَيَتَعَلَّمُوْنَ اور سکھاتے ہیں مَا يَضُرُّهُمْ وہ چیز جو ضرر
پہونچائے انھیں وَلَا يَنْفَعُهُمْ ط اور نفع نہ پہونچائے انھیں وَلَقَدْ عَلِمُوْا اور البتہ خوب جانا یہود نے لَمَنِ اشْتَرٰىهُ اس
شخص کو جو جادو مول لے یعنی سیکھے اور کام میں لائے مَا لَهٗ نہیں ہے واسطے اُسکے فِي الْاٰخِرَةِ بیچ آخرت کے مِنْ خَلَاقٍ کچھ حصہ
نیکی سے وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اور بری چیز ہے کہ وہ بیچ لیں انھوں نے ساتھ اُسکے اَنْفُسَهُمْ ط اپنی جانیں یعنی سحر کو اختیار کیا
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اگر ہیں وہ کہ جانتے ہیں اس نفع کے نقصان کو وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا اور اگر یہ یہود لوگ ایمان لاتے ساتھ محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَاتَّقَوْا اور پرہیز کرتے سحر اور یہودی پن سے تو جزا پاتے اور ظاہر ہے کہ لَمَثُوْبَةٌ البتہ جو جزا کہ پاتے مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ پاس سے خدا کے خَيْرٌ ط وہ بہتر ہے اُس ثبوت سے جو پیغمبر آخرالزماں کی تعریف چھپانے کی بابت لیتے ہیں لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع ۱۲
اگر ہوتے جانتے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگوں کہ ایمان لائے ہو لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا نہ کہو تم راعنا کا لفظ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
باتیں کرتے وقت اس واسطے کہ یہود تمھاری بات کو سند ٹھہرا کر حضرت کو یہ کلمہ کہتے ہیں اور یہ لفظ اُنکی زبان میں سخت گالی ہے اور مسلمان لوگ
اس معنی پر راعنا کا لفظ کہتے تھے کہ یارسول اللہ ہماری باتوں کی مراعات کیجیے یعنی ہماری باتیں متوجہ ہوکر سنیے حق تعالیٰ نے مسلمانوں سے
فرمایا کہ تم یہ کلمہ نہ کہا کرو وَقُوْلُوا انْظُرْنَا اور کہو اُنظرنا یعنی یارسول اللہ ہماری طرف دیکھیے وَاسْمَعُوْا ط اور سنو تم خدا کا حکم کان رکھکر
قبول کرنے کی نیت سے وَلِلْكٰفِرِيْنَ اور واسطے کافروں کے یعنی اُن لوگوں کے واسطے جو مذمت کی راہ سے یہ کلمہ کہتے ہیں عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا ہے کہ ہرگز تمام ہی نہ ہوگا مَا يَوَدُّ دوست نہیں رکھتے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جنھوں نے حق بات
چھپائی ہے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب میں سے یعنی یہود وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ مشرک لوگ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ اس بات کو کہ نازل
کی جائے تمپر مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط کوئی نیکی تمھارے رب کے پاس سے نیکی سے وحی اور قرآن مجید مراد ہے جسمیں سب نیکیاں جمع ہیں یعنی یہود یہ نہ
چاہتے تھے کہ نبوت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے جاتی رہے اور مشرکوں کو یہ خواہش تھی کہ ولید مغیرہ یا نعیم ثقفی کو پیغمبری ملے
وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ اور اللہ خصوصیت دیتا ہے بِرَحْمَتِهٖ اپنی نبوت اور وحی کے ساتھ مَنْ يَّشَآءُ ط جسے چاہتا ہے وَاللّٰهُ اور اللہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ صاحب فضل عظیم کا ہے جس پر فضل کرنا چاہا اُسے نبوت دیدی اور فضل کی صفت جو عظمت کے ساتھ لائی گئی اُس میں اس طرف اشارہ ہے **بیت**

فضل او فضلے ست افزوں ز عدد　　لطف او لطفے ست بیروں از شمار

مَا نَنْسَخْ جو کچھ منسوخ کر دیا ہم نے مِنْ اٰيَةٍ آیات قرآنی سے خلق کی مصلحتوں کے موافق یا زمانے کا حال دیکھ کر اَوْ نُنْسِهَا یا بھلا دیتے ہیں ہم اُسے اور دلوں سے نکال لیتے ہیں نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ لاتے ہیں ہم بہتر اُس منسوخ کی ہوئی آیت سے جیسے دس کافروں کے ساتھ ایک غازی کا مقابلہ منسوخ کر دیا اور دو کافروں کے ساتھ مقرر کیا اَوْ مِثْلِهَا یا لاتے ہیں ہم اُس منسوخ کی ہوئی آیت کے مثل نفع اور ثواب میں رعایت اور مصلحت کے ساتھ جیسے قبلہ کو بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھیر دینا اَلَمْ تَعْلَمْ کیا نہیں جانتا ہے تو یہ خطاب اُن لوگوں کی طرف ہے، جو منسوخ ہو جانے کے منکر تھے یہود لوگ آیت کے منسوخ ہو جانے پر جھگڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ منسوخ کر دینا پشیمانی ہے اور پشیمانی خدا کو روا نہیں اور احکام منسوخ کر دینے میں جو حکمت الٰہی اور مصلحت بادشاہی ہو اس سے غافل اور بیخبر تھے حق تعالے فرماتا ہے کہ اے منکر جھگڑالو کیا تو یہ نہیں جانتا کہ اَنَّ اللّٰهَ کہ بیشک اللہ تعالے عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزوں پر محو اور اثبات اور منسوخ کرنے اور نیا حکم لکھنے میں سے قَدِيْرٌ ○ قادر ہے کمال درجہ پر اَلَمْ تَعْلَمْ کیا نہیں جانتا تو نے اَنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا بیشک لَهٗ اُسی کے واسطے ہے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانوں اور زمین کی پس جو کچھ چاہے کرے وَمَا لَكُمْ اور نہیں ہے واسطے تمہارے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست کہ اُس سے تم کو فائدہ پہونچے وَّلَا نَصِيْرٍ ○ اور نہ کوئی یار کہ تم سے ضرر کو دور کرے اَمْ تُرِيْدُوْنَ کیا چاہتے ہو تم اَنْ تَسْئَلُوْا یہ کہ سوال کرو رَسُوْلَكُمْ پیغمبر اپنے سے كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى جیسا کہ سوال کیا گیا تھا موسےٰ سے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یہود لوگ کہتے تھے کہ جس طرح موسیٰ علیہ السّلام ایک دفعہ کتاب لائے تھے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی چاہیے کہ اُسی طرح ایک ہی بار کتاب لے آئیں حق تعالے نے فرمایا کہ اے یہود تم بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ویسے ہی متعصبانہ سوال کیا چاہتے ہو جیسے تمہارے باپ دادا موسےٰ علیہ السلام سے چاہتے تھے وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ اور جو شخص بدلے کفر کو ساتھ ایمان کے یعنی کفر کو ایمان پر فوقیت دے کر قبول کر لے فَقَدْ ضَلَّ پس تحقیق کہ وہ گمراہ ہو گیا ہے سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○ سیدھی راہ پر سے وَدَّ كَثِيْرٌ دوست رکھتے ہیں بہتیرے مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت میں سے جیسے فخاص بن عازورا کہ اُن میں بڑا عقلمند تھا اور اُس کے سوا اور احبار لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ یہ کہ پھیر دیں تم کو یہاں حذیفہ یمانی اور عمار بن یاسر مراد ہیں کہ فخاص اور اس کے یار اُن سے کہتے تھے کہ تم یہودی ہو جاؤ حق تعالے نے فرمایا کہ یہود لوگ چاہتے ہیں کہ تمھیں پھر کر دیں مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ بعد تمہارے ایمان کے كُفَّارًا کافر حَسَدًا حسد کی راہ سے مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ نزدیک اپنے جیوں کے یعنی یہ حسد اُنکی طبیعتوں کی خواہش سے ہے کسیکے کہنے سے نہیں مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر ہو گئی لَهُمُ الْحَقُّ انکو وہ چیز جو راست اور درست ہے یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور قرآن شریف کی حقیقت اور دین اسلام کی صحت۔ فَاعْفُوْا پس در گزرو اے مسلمانوں اور اُن کے ساتھ قتال کرنا چھوڑ دو وَاصْفَحُوْا اور مُنھ پھیر لو اُن کی طرف سے حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ یہانتک کہ لائے خدا حکم اپنا کہ وہ حکم ہو قتال کا یا حکم ہو جزیہ کا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزوں پر عذاب کرنے اور انتقام لینے سے قَدِيْرٌ ○ قادر ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو تم نماز وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو تم زکوٰۃ مال کی وَمَا تُقَدِّمُوْا اور جو کچھ پہلے بھیجا ہے تم نے

لِاَنْفُسِكُمْ واسطے اپنے مِّنْ خَيْرٍ دنیا کے مال میں سے صدقوں اور نفقوں کی راہ سے اور خیرات کی قسموں سے تَجِدُوْهُ پاؤ گے تم اُسے
لکھا ہوا عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے یا اُس کا ثواب خدا کے پاس پاؤ گے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ساتھ
اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم خیر اور صدقے سے دیکھنے والا ہے وَقَالُوْا اور کہا یہود یا نصاریٰ نے لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ ہرگز نہ جائے گا
جنت میں اِلَّا مَنْ كَانَ مگر وہ شخص جو ہو هُوْدًا یہودی اَوْ نَصٰرٰى یا نصرانی یعنی یہود نے کہا کہ جنت میں یہودی جائیں گے اور
نصرانیوں نے کہا کہ جنت میں نصاریٰ ہی جائیں گے تِلْكَ یہ دعوے دونوں گروہ کا اَمَانِيُّهُمْ آرزوئیں باطل اُن کی ہیں قُلْ
هَاتُوْا کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ تم بُرْهَانَكُمْ دلیل اپنے اس دعوے پر اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے
اپنے قول میں بَلٰى ایسا نہیں ہے جو یہ کہتے ہیں بلکہ مَنْ اَسْلَمَ جسنے سونپ دیا وَجْهَهٗ لِلّٰهِ بالکل آپ کو خدا کی عبادت کے واسطے وَهُوَ
مُحْسِنٌ اور وہ نیکی کرنے والا ہے افعال و اقوال میں فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ تو اُسکے واسطے ہے اجر اُسکے کام کا عِنْدَ رَبِّهٖ اس کے رب ع ۱۳ ۹
کے پاس وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور کچھ خوف نہ ہوگا اُنپر اُنکا اجر فوت ہونے سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے اُن اجر کے
زائل ہونیسے نصاریٰ بنی نجران کا ایک گروہ مدینہ میں آیا اور رؤسائے یہود کے ساتھ مناظرہ کرنے لگا ہر فرقے نے دوسرے کا دین باطل کرنے میں
غایت درجہ کوشش کی تو حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ اور کہا یہود نے لَيْسَتِ النَّصٰرٰى نہیں ہے نصاریٰ کا
گروہ عَلٰى شَيْءٍ اوپر کسی چیز کے دین حق سے وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى اور کہا نصاریٰ نے لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ نہیں ہیں یہود عَلٰى شَيْءٍ
اوپر کسی چیز کے دین سے کہ معتبر ہو وَّهُمْ حالانکہ وہ سب يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ پڑھتے ہیں کتاب الٰہی کو یعنی یہود توریت سے جانتے ہیں کہ خدا
کے واسطے زن اور فرزند ثابت کرنے کی وجہ سے نصاریٰ باطل پر ہیں اور نصاریٰ انجیل میں پڑھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور توریت سے انکار
کرنے کے سبب سے یہود کافر ہیں كَذٰلِكَ جیسا کہ یہ کہتے ہیں قَالَ الَّذِيْنَ کہا اُن لوگوں نے جو لَا يَعْلَمُوْنَ کچھ نہیں جانتے اور اہل کتاب
نہیں ہیں جیسے مجوس اور عرب کے مشرک مِثْلَ قَوْلِهِمْ مانند قول یہود اور نصاریٰ کے یعنی کفار نے بھی اُنکے باب میں یہی کہا کہ یہود و نصاریٰ
حق پر نہیں ہیں فَاللّٰهُ يَحْكُمُ پس خدا حکم کریگا بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ درمیان اُنکے دن قیامت کے فِيْمَا كَانُوْا اُس چیز میں کہ ہیں وہ
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اُس میں اختلاف کرتے حق اور باطل سے وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہے بڑا ظالم مِمَّنْ مَّنَعَ اُس شخص سے جسنے
باز رکھا مَسٰجِدَ اللّٰهِ مسجدوں کو اللہ کی اَنْ يُّذْكَرَ یہ کہ ذکر کیا جائے فِيْهَا اسْمُهٗ بیچ اُس جگہ کے نام خدا کا یعنی نہ چھوڑا کہ مسجدوں
میں خدا کو یاد کریں اور عبادت میں مشغول ہوں وَسَعٰى اور کوشش کی فِيْ خَرَابِهَا مسجدوں کے ویران کرنے میں وہ شخص بخت نصر
بابلی تھا یا طرطوس رومی کہ اُسنے بیت المقدس کو خراب کیا اور احبار کو قتل کر ڈالا حق تعالےٰ نے ایک مسجد کو لفظ جمع سے اُسکی تعظیم کے واسطے
ذکر کیا یا اسواسطے کہ سجدہ کی جگہ ہونے کے سبب سے اُس کا ہر ہر موضع ایک ایک مسجد ہے اُولٰٓئِكَ جس گروہ نے یاد الٰہی سے منع اور مسجد خراب کرنے
میں کوشش کی مَا كَانَ لَهُمْ نہیں ہے اُن لوگوں کے واسطے اور نہیں لائق ہے اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ یہ کہ داخل ہوں اُن مسجدوں
میں اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۵ مگر ڈرتے ہوئے اور یہ صورت حکومت اسلام کے زمانے میں ہے کہ نصاریٰ کو مسلمانوں کے خوف سے مسجد اقصیٰ میں جانے کی قوت
نہیں لَهُمْ نصاریٰ کو ہے فِي الدُّنْيَا اس جہان میں خِزْيٌ رسوائی اور ذلت اور جزیہ دینا وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور واسطے اُنکے
ہے اُس جہان میں عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ عذاب بڑا وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے ہے الْمَشْرِقُ آفتاب نکلنے کی جگہ وَالْمَغْرِبُ اور آفتاب
غروب ہونے کی جگہ لکھا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکریوں کے ایک گروہ نے ایک رات ابر اور تاریکی کی وجہ سے قبلہ کی سمت میں اختلاف

کیا ہر ایک نے خوب غور و فکر کر کے اپنے واسطے ایک ایک محراب بنائی جب روشنی ہوئی تو اُن کی محرابوں کے رخ قبلہ کی طرف سے پھرے ہوئے تھے وہ لوگ جب مدینہ منورہ میں پہونچے تو انھوں نے نماز قضا کرنے کے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتویٰ چاہا تو آیت نازل ہوئی کہ جب خوب غور و فکر کر چکے ہو نماز اعادہ کرنے کی کچھ حاجت نہیں اس واسطے کہ حقیقت میں سب طرفین خدا ہی کی ہیں فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا پھر جدھر منھ کرو تم فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط تو وہیں منھ خدا کا ہے یعنی وہی اُسکی عبادت کا رُخ ہے اور محققوں نے اس آیت میں نکتہ لکھا ہے کہ زبان عالی بیان سے حضرت حقائق مرتبت ولایت منقبت ان ابیات میں اس نکتہ کی طرف اشارہ فرماتے ہیں

مثنوی

از نبی اَیْنَمَا تُوَلُّوْا اخوان — ثم وجہ اللہش متمم دان

یعنے آنسو کہ روی قصہ آری — تاحق بند گیش بگذاری

وجہ حق کاں بود حقیقت او — باشد آنجا بسوے او کن رو

ہیچ جا را نکرد استثنا — پس بود عین حق عیاں ہمہ جا

عارف حق شناس را باید — کہ بہر سوے دیدہ بکشاید

بیند آنجا جمال حق پیدا — نگسلد از جمال حق قطعا

اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ وَاسِعٌ بڑا مغفرت کرنیوالا اور بہت بخشش کرنے والا عَلِیْمٌ ۝ جاننے والا ہے مسلمانوں کی مصلحتیں وَقَالُوا اور کہا یہود اور نصارےٰ میں سے بیباک لوگوں نے اتَّخَذَ اللّٰهُ کہ رکھتا ہے خدا وَلَدًا بیٹا یعنی عزیر اور مسیح سُبْحٰنَهٗ ط پاکی اور بے عیبی اُسکے واسطے ہے بَلْ ایسا نہیں جو یہ کہتے ہیں بلکہ لَهٗ اُسکے واسطے ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانوں میں ہے وَالْاَرْضِ ط اور جو کچھ زمین میں ہو اور جب اہل آسمان اور اہل زمین سب اُسکے مملوک اور اُسکے پرورش کیے ہوئے ہیں تو عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام اُسکے بیٹے نہیں ہو سکتے اس واسطے کہ بیٹا باپ ہی کی جنس سے ہوتا ہے مالک سے مملوک کہاں پیدا ہو سکتا ہے كُلٌّ جو کچھ زمین و آسمان میں ہو لَهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ واسطے اُسکے فرمانبردار ہیں یعنی اُسکی قدرت کے تحت و تصرف میں مغلوب ہیں بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط پیدا کرنے والا ہے آسمان و زمین کا وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا اور جب چاہتا ہے یا مقرر کرتا ہے کوئی کام فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ تو سوا اسکے اور کچھ نہیں کہ کہتا ہے اُسے کہ كُنْ ہو فَیَكُوْنُ ۝ تو وہ ہو جاتا ہے وَقَالَ الَّذِیْنَ اور کہا ان لوگوں نے جو لَا یَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے خدا کو اور علم نہیں پڑھے ہیں جیسے مکے کے مشرک لَوْلَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ کہ اگر ہمیں توحید کی طرف بلاتا ہے تو پھر کیوں نہیں بات کرتا خدا ہم سے اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ط یا ہم میں سے کسی کے پاس کوئی پیام کیوں نہیں آتا كَذٰلِكَ جیسا کہ یہ مشرک کہتے ہیں قَالَ الَّذِیْنَ کہا اُن لوگوں نے کہ جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اُن سے یہود اور نصاریٰ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ط مانند اُنکی بات کے معجزے ظاہر ہونے کے بعد انبیا علیہم السلام سے گستاخانہ کلام کیا تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ط ایک دوسرے کے مشابہ ہیں دل کافروں اور منکروں اہل کتاب کے سختی میں اور دشمنی اور ناصفائی کی راہ سے سوال کرنے میں قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ تحقیق کہ بیان کیں ہم نے نشانیاں توحید اور نبوت کی لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝ واسطے اُس گروہ کے جو یقین کا طالب ہے اُسکے واسطے نہیں جو تردد کا تابع ہے اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بیشک ہم نے بھیجا تمھیں اے محمدؐ بِالْحَقِّ ساتھ راستی اور درستی کے اور بعضوں نے کہا ہے مَعَ الْحَقِّ یعنی ساتھ قرآن یا دین اسلام کے بَشِیْرًا خوشخبری دینے والا مسلمانوں کو وَّنَذِیْرًا اور ڈرانیوالا کافروں کو وَّلَا تُسْئَلُ اور نہ پوچھے جاؤ گے تم قیامت کے دن عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ۝ اُن لوگوں میں سے جو اہل جحیم ہیں جلانے والی

آگ ہے جسمیں بہت شعلے اُٹھتے ہوں ایکدن جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ بات نکلی کہ اگر حق تعالیٰ یہود پر عذاب کے
دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولے اور اپنے غضب کا اثر انھیں دکھائے تو غالب ہے کہ عذاب دردناک کے خوف سے وہ سیدھی راہ پر آجائیں تو حق
تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ یہ اصحاب الجحیم ہیں اور ہم تم سے اے محمد یہ نہ پوچھینگے کہ یہ کیوں ایمان نہ لائے وحی پہونچادینا اور رسالت ظاہر کردینا تمھارے
ذمہ پر ہے اور اُن گمراہوں کا حساب ہمارے ذمے ہے وَلَنْ تَرْضٰى اور ہرگز خوش نہ ہونگے عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى تم سے
یہود اور نصاریٰ حَتّٰى تَتَّبِعَ یہانتک کہ پیروی کرو تم مِلَّتَهُمْ ط اُنکے دین کی قُلْ کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت
اُن میں سے ہر ایک اپنے دین کی تعریف کرتا ہو کہ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ بیشک ہدایت اللہ کی هُوَ الْهُدٰى وہی ہدایت ہو تمھارے واسطے
تم مجھ سے یہودی ہوجانے اور نصرانی ہوجانے کو کہتے ہو اور خدا مجھے اسلام کی ہدایت فرماتا ہو وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اور اگر متابعت کروگے تم
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَهْوَآءَهُمْ اُنکی خواہشوں کی دین کے باب میں بَعْدَ الَّذِيْ بعد اُس چیز کے کہ راستی کے ساتھ جَآءَكَ
آیا ہو تمھارے پاس مِنَ الْعِلْمِ لا علم سے کہ وہ اسلام کے حق ہونے اور اُن کے دین کے باطل ہونے پر وحی ہے مَا لَكَ نہیں تمھارے
واسطے مِنَ اللّٰهِ عذاب خدا سے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست رہائی دینے والا وَّلَا نَصِيْرٍ ○ اور نہ کوئی یاری کرنے والا ظاہرا
یہ خطاب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور معنی اُمت کی طرف رجوع کرتے ہیں اَلَّذِيْنَ وہ لوگ کہ اٰتَيْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ عطا کی ہم نے انھیں کتاب یعنی توریت اُس قول کے بموجب کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام اور اُنکے یاروں کی شان میں ہو یا انجیل
اُس قول کے روسے کہ یہ آیت اُن اصحاب سفینہ کی شان میں ہو جو کہ نجاشی کے ملازم جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ سے مدینہ
میں آئے یا قرآن اُس قول کے اعتبار پر کہ یہ آیت مسلمانوں کی شان میں نازل ہوئی بہر تقدیر يَتْلُوْنَهٗ پڑھتے ہیں اُس کتاب کو یا اُسکی
متابعت کرتے ہیں حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ط جو حق پڑھنے یا متابعت کرنے کا ہے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ط ایمان رکھنے والے ہیں
ساتھ کتاب کے نہ وہ لوگ جنھوں نے تحریف کی وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ اور جو کوئی کافر ہوجائے ساتھ کتاب کے اور اُسکے احکام کو
بدل دے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہی ہیں نقصان اُٹھانے والے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اے بنو یعقوب کے ع ۹ ۱۴
اذْكُرُوْا یاد کرو نِعْمَتِيَ نعمتیں میری الَّتِيْٓ وہ نعمتیں کہ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ انعام کیں ہیں نے تمپر اور تمھارے بزرگوں پر وَاَنِّيْ
فَضَّلْتُكُمْ اور بتحقیق کہ میں نے تمھارے باپ دادا کو تفضیل دی عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ اوپر اہل عالم کے جو اُنکے زمانہ میں تھے اس آیت کو کرر لانا خدا کی
نعمتوں کو مقرر کرنے اور یاد دلانے کے واسطے ہو وَاتَّقُوْا يَوْمًا اور ڈرو اُس دن کے عذاب سے جسکے ڈر سے لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ نہ کفایت کریگا
کوئی عَنْ نَّفْسٍ کسی سے شَيْئًا کچھ عذاب سے وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا اور نہ قبول کیا جائیگا کسی جی سے عَدْلٌ بدلا اُسکا یعنی ایسا بدلا جو اُسکے
عوض میں عذاب کیا جائے وَّلَا تَنْفَعُهَا اور فائدہ نہ دے گی کسی جی کو شَفَاعَةٌ شفاعت شفاعت کرنیوالوں کی بر تقدیر موجود ہونے
شفیع کے وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اور نہ ہونگے کافر کہ منع کیے گئے ہوں عذاب سے یعنی اُنکی کوئی یاری نہ کریگا کہ عذاب سے چھڑائے بیت

سود نہ دہد یاری ہر یار کہ ہست تا در نرسد وعدۂ ہر کار کہ ہست

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اور یاد کرو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت کو کہ آزمایا یعنی حکم کیا اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ ابراہیم کو اُس کے رب نے بِكَلِمٰتٍ
ساتھ باتوں کے کہ امر اور نہی یا مناسک حج تھے یا وہ چیزیں جنھیں فطرت اور طریقہ اسلام سے شمار کریں اور وہ مانگ ہے یعنی سر کے بالوں کو دو
حصے کرنا اُس شخص کے واسطے جو بال رکھے اور کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا مسواک کرنا لب کے بال چنوانا ناخن لینا بغل کے بال اُکھاڑنا

موئے نہانی مونڈنا ختنہ کرنا پانی سے استنجا کرنا فَاَتَمَّھُنَّ پھر ابراہیم نے پورا کیا اُسے اور قائم رہا اُس پر قَالَ کہا اللہ تعالےٰ نے چونکہ
تو نے حکم کی متابعت کی اِنِّیْ جَاعِلُکَ بیشک میں کرنے والا ہوں تجھکو لِلنَّاسِ واسطے لوگوں کے اِمَامًا پیشوا دین میں کہ سب
نیک لوگ تیرے بعد تیری پیروی کریں اور بہ جو حق سبحانہ تعالےٰ نے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ اِتَّبِعْ مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا اور اُمت
مرحومہ کو بھی حکم کیا کہ مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ یہی وعدہ وفا کرنے کے واسطے ہے جب حق تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شرف امامت سے مشرف کیا
قَالَ تو کہا ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالےٰ سے وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ اور میرے بیٹوں اور پوتوں میں سے بھی امام پیدا کر قَالَ کہا حق تعالےٰ
نے جواب میں لَا یَنَالُ عَھْدِی نہ پہونچے گا عہد میرا یعنی رحمت اور صحیح تر قول یہ ہے کہ رسالت یا مسلمانوں کی امامت الظّٰلِمِیْنَ ○
ظالموں کو یعنی تیری ذریت میں سے کافروں کو وَاِذْ جَعَلْنَا اور یاد کر اس کو کہ کیا ہم نے الْبَیْتَ خانہ کعبہ کو مَثَابَۃً جگہ پھر آنے کی
یا جگہ ثواب کی لِلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے یعنی حاجیوں کے واسطے کہ ہر سال اُسکی طرف پھر آئیں اور وہاں سے ثواب بحساب حاصل
کریں وَاَمْنًا اور کیا ہم نے اُسے جگہ امن کی کہ اُس میں کسی کو نہ قتل کریں وَاتَّخِذُوْا اور پکڑ رکھو تم اے مسلمانوں بعد اسکے کہ حرم کی
بزرگی تم نے جان لی مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ اُس مقام سے جو منسوب ہے حضرت ابراہیم کی طرف مُصَلًّی نماز کی جگہ اور وہ جگہ ہے
جہاں ایک پتھر رکھدیا ہے اور اُسپر آنحضرت کے قدم شریف کا نشان ہے اور حفص وَاتَّخَذُوْا ماضی کا صیغہ پڑھتا ہے یعنی تم سے پہلے لوگوں
نے اُس مقام کو نماز کی جگہ مقرر کیا ہے وَعَھِدْنَا اور عہد کیا میں نے یعنی حکم بھیجا میں نے اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ طرف ابراہیم
اور اسمٰعیل کے اَنْ طَھِّرَا یہ کہ پاک کرو تم دونوں بَیْتِیَ میرا گھر بتوں اور نجاستوں اور خبیث چیزوں اور گناہوں اور جنب اور حیض والی عورت
کے طواف سے لِلطَّآئِفِیْنَ واسطے طواف کرنیوالوں وَالْعٰکِفِیْنَ اور واسطے قیام کرنیوالوں اور اعتکاف کرنے والوں وَالرُّکَّعِ
السُّجُوْدِ ○ اور رکوع اور سجدہ کرنیوالوں کے یعنی نماز پڑھنے والوں کے واسطے اہل اشارت یہ بات کہتے ہیں کہ خانۂ دل جو دوست کا حرم سرا
ہے اُسے تعلقات کونین کی ناپاکیوں سے پاک رکھو اور بعضوں نے کہا ہے کہ خانہ کعبہ کی صفائی اور پاکی گناہوں کی نجاستوں سے ہے اور دل
کی طہارت خیال اغیار سے **بیت**

اگر حریم دل از غیر دوست سازی پاک　　صفائی وحدت صرف اندر وکنی ادراک

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ اور یاد کرو اُس بات کو کہ کہا ابراہیم نے یعنی دعا کی رَبِّ اجْعَلْ اے رب میرے کردے تو ھٰذَا اس جگہ کو کہ تیرے
واسطے اس میں میں نے مکان بنایا ہے بَلَدًا اٰمِنًا شہر بے خوف قحط اور دھنس جانے اور مسخ سے یا اُس شہر کے رہنے والوں کو زبردستوں کے ظلم سے
حفظ وامان میں رکھ وَارْزُقْ اَھْلَہٗ اور روزی دے اس شہر کے رہنے والوں کو مِنَ الثَّمَرٰتِ میووں سے حق تعالےٰ نے یہ دعا قبول فرمائی
اور حکم فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام فلسطین کے دیہات میں سے ایک گاؤں جسمیں بہت میوے تھے اُس زمین سے اُکھاڑ کر مکہ میں لائے اور سات بار خانہ کعبہ
کے گرد طواف دے کر اُس گاؤں کو تہامہ کی زمین میں جو مکہ سے تین منزل کے فاصلے پر ہے رکھدیا خانہ کعبہ کے طواف کی وجہ سے اُس گاؤں کو طائف
کہتے ہیں اہل مکہ وہیں کے میوے کھاتے ہیں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رزق کی تخصیص مومنوں کے ساتھ کی اور کہا کہ مَنْ اٰمَنَ روزی دے اُسے
جو ایمان رکھتا ہے مِنْھُمْ اُن لوگوں میں سے جو اس شہر کے رہنے والے ہوں بِاللہِ ساتھ خدا کے وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخرت کے قَالَ
کہا خدا نے وَمَنْ کَفَرَ اور جو کافر ہوا فَاُمَتِّعُہٗ پس فائدہ دونگا اُسے قَلِیْلًا فائدہ تھوڑا یعنی دُنیا میں ثُمَّ اَضْطَرُّہٗ پھر اُسے بیچارگی کے
ساتھ ہنکا دونگا اِلٰی عَذَابِ النَّارِ طرف عذاب دوزخ کے وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ○ اور بُری جگہ پھر جانے کی ہے دوزخ وَاِذْ یَرْفَعُ اور یاد کرو

اُٹھاتے کر اُٹھائیں اِبْرٰهِمُ الْقَوَاعِدَ ابراہیم نے نیویں اور بنیادیں مِنَ الْبَیْتِ خانۂ کعبہ سے وَاِسْمٰعِیْلُ یہ عطف ہے ابراہیم پر اسواسطے کہ
بیٹا باپ کے ساتھ نیویں اُٹھانے میں شریک تھا اور ہر ایک اُس گھر کے ایک طرف کام کرتا تھا یا دیوار اُٹھاتا تھا اور صحیح قول یہ ہے کہ حضرت اسمٰعیل پتھر جمع کر کے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ میں دیتے تھے وہ اُن پتھروں کو کام میں لاتے تھے القصہ وہ گھر بن چکنے کے بعد باپ بیٹے دونوں نے ہاتھ اُٹھا کے تضرع کے ساتھ
کہا رَبَّنَا اے رب ہمارے تَقَبَّلْ مِنَّا قبول کر ہم سے اس کار خیر کو اِنَّكَ بیشک تو اَنْتَ السَّمِیْعُ تو ہی ہے سننے والا ہماری دعا الْعَلِیْمُ ○
تو ہی ہے جاننے والا ہماری نیتیں رَبَّنَا اے رب ہمارے وَاجْعَلْنَا اور کر دے ہم دونوں کو مُسْلِمَیْنِ ثابت اسلام اور خواہش اسلام پر یا کر دے
تو موحد اور مخلص لَكَ واسطے اپنے وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اور کر دے تو فرزندوں میں سے ہمارے اُمَّةً ایک گروہ مُسْلِمَةً لَّكَ مطیع اور منقاد
واسطے اپنے وَاَرِنَا اور دکھا ہمیں مَنَاسِكَنَا وہ مقامات جہاں حج کے ارکان بجا لانا چاہیے جیسے احرام کے واسطے میقات اور وقوف یعنی ٹھہرنے
کے لیے عرفات اور قربانی کے واسطے منا وَتُبْ عَلَیْنَا ج اور ہم سے در گزر اگر عمل میں کچھ قصور اور کوئی تقصیر واقع ہوئی ہو اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ
تحقیق کہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا قصور داروں کا الرَّحِیْمُ ○ بخشنے والا گنہگاروں کا ہے رَبَّنَا اے رب ہمارے وَابْعَثْ فِیْهِمْ اور بھیج ہماری ذریت میں یا
اُمت مسلمہ میں اور مبعوث کر رَسُوْلًا مِّنْهُمْ رسول اُن میں سے اور انکی زبان میں تا کہ میری ذریت کو اُس رسول کے سبب سے عزت اور بزرگی ہو یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ
پڑھے ان پر اٰیٰتِكَ کتاب تیری یا بیان کرے اُن سے تیری وحدانیت کی نشانیاں وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور سکھائے انھیں قرآن وَالْحِكْمَةَ
اور معنی اُسکے یا جو کچھ اُس میں امر و نہی حلال و حرام ہے وہ بیان کرے وَیُزَكِّیْهِمْ اور پاک کر دے اُنھیں گناہ سے شرع اور احکام بیان کرنے کے سبب سے ۱۵
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ بیشک تو ہے توانا اور غالب اور رد اور ہماری دعا قبول کرنے پر الْحَكِیْمُ ○ تو ہے دانا حکمت کے ساتھ کام کرنے والا حق تعالیٰ نے ع ۸
یہ دعا بھی قبول فرمائی اور حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے مبعوث کیا اور یہ جو حدیث ہے اَنَا دَعْوَةُ اَبِیْ
ابراہیم یہ اسی طرف اشارہ ہے وَمَنْ یَّرْغَبُ اور کون شخص ہے جو پھر جاوے یہ استفہام استبعاد اور انکار کے واسطے ہے یعنی کوئی شخص نہیں پھرتا ہے عَنْ
مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ دین سے ابراہیم کے اِلَّا مَنْ سَفِهَ مگر جو کوئی ذلیل و خوار کرے نَفْسَهٗ جان اپنی یا ہلاک کرے یا احمق اور بے عقل ہو اپنی ذات
میں وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ اور البتہ برگزیدہ کیا ہم نے ابراہیم کو فِی الدُّنْیَا دنیا میں ساتھ کرم اور فتوت کے یا ساتھ شرف نبوت کے یا ساتھ عبادت
اور خلت کے یا ساتھ خانۂ کعبہ کی عمارت کے وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ اور تحقیق کہ وہ آخرت میں لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ البتہ مرتبہ پانیوالوں میں سے
ہے بسبب صلاح اور فلاح کے اِذْ قَالَ لَهٗ یاد کر وہ وقت جب کہا ابراہیم کو رَبُّهٗ اُسکے رب نے اَسْلِمْ کہ فرمانبردار ہو یا ہمہ تن تسلیم ہو جا اُن احکام
میں جو ہمارے یہاں سے تجھ پر جاری ہوں قَالَ اَسْلَمْتُ کہا ابراہیم نے کہ تسلیم کیا میں نے یعنی سونپ دیا میں نے آپ کو لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ ساتھ رب
عالموں کے کہ وہ جو چاہے کرے پس اگر چاہے مجھے زندہ رکھے اگر چاہے مار ڈالے **بیت**

بگذاشتہ ام مصلحت خویش بدوست　　　　کز دوست بمن ہر چہ رسد بس نیکوست

وَوَصّٰى بِهَآ اور وصیت کی ساتھ ملت اپنی کے یا ساتھ کلمۂ اَسْلَمْتُ کے اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ ابراہیم نے بیٹوں اپنے کو وَیَعْقُوْبُ اور یعقوب نے
یٰبَنِیَّ اے میرے بیٹو اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى بتحقیق کہ اللہ نے پسند کر لیا لَكُمُ الدِّیْنَ واسطے تمہارے دین کو جس دین کے ساتھ رضامندی
ہے اور شرع جاری کی گئی اور حکم کیا گیا کہ وہ دین اسلام ہے فَلَا تَمُوْتُنَّ پس نہ مرو تم اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ مگر تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام
پر رہو کہ جب موت آئے تو تم کو اسلام پر پائے پس نہی اسلام چھوڑ دینے سے ہے مرنے سے نہیں اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ کیا تم حاضر تھے اِذْ حَضَرَ جس وقت
آئی یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ یعقوب کو موت یعنی موت کے سبب اور علامات پیدا ہوئے اِذْ قَالَ اسوقت کہ کہا یعقوب نے لِبَنِیْهِ اپنے بیٹوں سے

مَا تَعْبُدُوْنَ کس چیز کو بندگی کروگے تم مِنْ بَعْدِیْ بعد وفات میری کے قَالُوْا کہا انھوں نے نَعْبُدُ اِلٰهَكَ بندگی کریں گے ہم معبود
تیرے کو وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اور معبود کو تیرے باپوں کے کہ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ہیں حضرت ابراہیم جو حضرت یعقوب کے
دادا تھے انھیں حضرت یعقوب کے بیٹوں نے اُن کا باپ اسواسطے کہا کہ دادا باپ کا حکم رکھتا ہے اور حضرت اسمٰعیل حضرت یعقوب کے چچا تھے انھیں بھی باپ
اسلیے کہا کہ عرب لوگ چچا کو اَب یعنی باپ کہتے ہیں اور چچا کی عزت باپ کے برابر کرتے ہیں اور یہ بات اصل ایک ہونیکی نظر سے ہے اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ
عبادت کرینگے ہم اُس معبود کی جو یگانہ اور یکتا ہے وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ اور حال یہ ہے کہ ہم اُس خدا کے مطیع اور منقاد ہیں طاعت میں تِلْكَ
یہ جماعت یعنی ابراہیم اور یعقوب اور اُنکی اولاد اُمَّةٌ ایک گروہ تھا قَدْ خَلَتْ کہ گزر گیا لَهَا مَا كَسَبَتْ ان کیواسطے ہے جو کچھ اُنھوں نے کمائی
کی وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ اور واسطے تمھارے ہے جو کچھ تم نے کمائی کی اور تمھیں خدا اعمال کی جزا دیگا وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ اور تم نہ پوچھے جاؤگے
عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ اُس چیز سے جو تھے وہ کہ عمل کرتے تھے یہود کا یہ اعتقاد تھا کہ اولاد کو باپ دادا کی طاعت و عبادت کا ثواب دینگے اور
اولاد کے کفر پر اُنھیں عذاب کرینگے حق تعالےٰ نے اس آیت میں فرمادیا کہ نہ تمھیں اُنکے اعمال کے سبب سے ثواب دینگے اور نہ اُنسے تمھارے افعال کے
بدلے مواخذہ کرینگے وَقَالُوْا اور کہا یہود نے اہل اسلام کو کہ كُوْنُوْا هُوْدًا ہو جاؤ تم یہود کے گروہ میں سے اَوْ نَصٰرٰى اور نصاریٰ نے کہا کہ تم
نصرانی ہو جاؤ تَهْتَدُوْا تاکہ راہ پاؤ قُلْ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بَلْ نہ یہودیت کرتا ہوں میں نہ نصرانیت بلکہ متابعت کرتا ہوں
اور لازم پکڑتا ہوں میں مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ ملت ابراہیم کو حَنِيْفًا ۭ درحالیکہ وہ ملت پھرنے والی ہے سب کجیوں سے سیدھی راہ کی طرف یا ابراہیم
سب دینوں سے دین اسلام کی طرف پھرنے والے تھے وَمَا كَانَ اور نہ تھا ابراہیم مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ مشرکوں میں سے قُوْلُوْٓا کہو تم اے
ملت ابراہیم کے پیروی کرنیوالو یعنی یہود و نصاریٰ کے قول سے انکار کرو اور جو اپنے اپنے دین کی طرف تمھیں بُلاتے ہیں اُسکے جواب میں کہو کہ اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا اور اُس چیز کے جو اُتاری گئی ہے طرف ہمارے یعنی قرآن مجید وَمَآ اُنْزِلَ
اور ساتھ اُس چیز کے جو بھیجی گئی ہے اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ طرف ابراہیم کے کہ وہ دس صحیفے تھے وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اور اُسکے بیٹوں اسمٰعیل اور
اسحٰق کی طرف وَيَعْقُوْبَ اور اُسکے پوتے یعقوب کی طرف وَالْاَسْبَاطِ اور یعقوب کے بیٹوں کی طرف اگرچہ حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب
علیہما السلام کے بیٹوں کی طرف کوئی کتاب نہیں اُتری مگر چونکہ وہ صحیفوں کے احکام کے موافق عبادت کرتے تھے تو گویا کہ وہ صحیفے اُنپر بھی اُترے تھے
جیسا کہ قرآن شریف ہم پر بھی اُترا ہے وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى اور ایمان رکھتے ہیں ہم ساتھ اُس چیز کے کہ دیے گئے ہیں موسیٰ اور عیسےٰ
یعنی توریت اور انجیل اور نبوت کی سب دلیلیں وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ اور ایمان رکھتے ہیں ہم ساتھ اُس چیز کے جو کچھ دیے گئے ہیں انبیا کتابوں
اور معجزوں سے مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ پاس اُن کے رب کے لَا نُفَرِّقُ کچھ جدائی نہیں ڈالتے ہیں بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ درمیان کسی کے انمیں سے وَ
نَحْنُ لَهٗ اور ہم واسطے خدا کے مُسْلِمُوْنَ ○ مطیع ہیں فَاِنْ اٰمَنُوْا پھر اگر ایمان لائیں یہود اور نصاریٰ بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ
ساتھ مثل اُس چیز کے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اُسکے یعنی ساتھ سب کتابوں اور رسولوں کے فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ تو البتہ سیدھی راہ پائی اُنھوں نے
وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر پھر جائیں اور انکار کریں فَاِنَّمَا هُمْ پس سوا اسکے نہیں کہ وہ فِيْ شِقَاقٍ ۚ محل خلاف اور عداوت میں ہیں اور اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی دشمنی سے تم کچھ اندیشہ نہ کرو فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ پس قریب ہے کہ خدا کفایت کرے اور یہود و نصاریٰ کے شر
کو تم سے باز رکھے وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ سننے والا ہے مومنوں اور کافروں کی گفتگو اقرار اور انکار کے ساتھ الْعَلِيْمُ ○ جاننے والا دونوں گروہوں کے
اعتقاد یہ آیت نازل ہونیکے بعد یہود لوگوں نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے بالکل انکار کیا اور نصاریٰ نے بھی مخالفت پیدا کرکے

مسلمانوں سے گھمنڈ کرنا شروع کیا کہ ہمارے واسطے صبغہ ہے اور تمھارے واسطے صبغہ نہیں اُنکا صبغہ یہ تھا کہ اپنے لڑکے کو ساتویں دن کے بعد معمودیت کے پانی میں غوطہ دیتے اس اعتقاد پر کہ وہ پانی غیر دین سمجھی لڑکے کو پاک کرنیوالا ہے اور اسے ختنے کے قائم مقام جانتے تھے اور کہتے تھے کہ صَبَغْنَاہُ بِالنَّصْرَانِیَّۃِ حق تعالےٰ نے فرمایا کہ صِبْغَةَ اللّٰهِ کہو تم اے مسلمانو کہ ہم تابع ہیں صبغۃ اللہ کے کہ وہ خدا کا دین ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ختنہ مراد ہے اور وہ مسلمانوں کی پاکی ہے وَمَنْ اَحْسَنُ اور کون بہتر ہے مِنَ اللّٰهِ اللہ سے صِبْغَةً از روئے دین اور تلقین اور مسلمانوں کو پاک کرنے کی رُو سے ناپاکیوں اور میلوں سے وَّنَحْنُ لَهٗ اور ہم واسطے خدا کے صبغۃ اللہ کے اتباع کے سبب عٰبِدُوْنَ ۝ عبادت کرنیوالے ہیں کہا ہے کہ صبغۃ اللہ ولایت کا مرتبہ اور محبت کا درجہ ہے جسکو دوستی کے رنگ میں ڈبو دیا اُسے تمام عالم سے فائق اور اعلیٰ کیا اور محققوں کے نزدیک صبغۃ اللہ بیرنگی کا رنگ ہے جبتک کوئی شخص رنگ آمیزی سے پاک اور صاف نہو صبغۃ اللہ کا رنگ اُسپر نہیں چڑھتا اور درویشوں کے رسائل کا خلاصہ اور اُن کے عبادات اور اشارات کا مغز اسی صبغہ کے معنی ہیں اور در حقیقت وہ معنی اس رباعی سے آدمی پاسکتا ہے جو لوائح خَلَدَتْ ظلالُ حقائقہ نے قلم کرامت رقم سے مستفیدوں کے لوح افہام پر لکھ دی ہے رباعی

بس بیرنگ ست یار دلخواہ اے دل ۔ قانع نشوی برنگ ناگاہ اے دل
اصل ہمہ رنگھا ازاں بیرنگی ست ۔ مَنْ اَحْسَنُ صِبْغَةً مِنَ اللّٰهِ اے دل

یہود و نصاریٰ نے قرآن کے بیانات اور کنایات سے دوبارہ دریائے تعصب میں غوطہ مار کے کہا نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ہمارے واسطے خدا کی دوستی کی شرافت اور فرزندی کی عزت ثابت ہے ہم مسلمانوں سے زیادہ اُسکے ساتھ سزاوار ہیں حق تعالےٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ قُلْ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے جواب میں اَتُحَآجُّوْنَنَا کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے فِي اللّٰهِ اللہ کے دین میں اور اس دعویٰ میں کہ حق کی طرف اپنی نسبت کرنے میں اولیٰ ہو وَهُوَ رَبُّنَا حالانکہ وہ رب ہمارا ہے وَرَبُّكُمْ اور رب تمھارا ہے اور جبکہ اُسکی ربوبیت سب کو لازم ہے تو اسکی بندگی سب پر واجب ہوئی وَلَنَآ اَعْمَالُنَا اور ہمارے واسطے ہے جزا ہمارے کاموں کی وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور تمھارے واسطے ہے بدلا تمھارے کاموں کا وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ اور ہم واسطے اُسکے اخلاص کرنیوالے ہیں اعتقاد اور عمل میں اَمْ تَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہیں یہود اور نصاریٰ یہ بکر کی قرأت کے موافق ترجمہ ہوا اور حفص خطاب کے ساتھ پڑھتا ہے یعنی تم کہتے ہو اے یہود و نصاریٰ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ کہ یقینی یہ پیغمبر اور پیغمبر زادے كَانُوْا هُوْدًا تھے یہودی اور قول یہودیوں کا ہے اَوْ نَصٰرٰى یا نصرانی اور یہ نصاریٰ کا کلام ہے قُلْ کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے جواب میں ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ کیا تم بہت جاننے والے ہو انبیاء کے دینوں کو اَمِ اللّٰهُ ط یا اللہ جسنے پیغمبروں کو اُن کے دینوں پر مبعوث کیا وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون بڑا ظلم کرنیوالا ہے اوپر مِمَّنْ كَتَمَ اُس شخص سے جو چھپائے شَهَادَةً عِنْدَهٗ گواہی کو جو اُسکے نزدیک ثابت ہو مِنَ اللّٰهِ خدا سے یعنی کتاب الٰہی کے ذریعہ سے اُسنے جانا ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے باب میں جو اہل کتاب حق بات چھپاتے تھے اور سچی گواہی نہ دیتے تھے اس آیت میں اشارۃً اُس کا بیان ہے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ اور نہیں ہے خدا بے خبر عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُس چیز سے جو تم کرتے ہو حق پوشی اور قرآن کی تکذیب اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکار تِلْكَ اُمَّةٌ وہ قوم جسکا ذکر کیا گیا ایک گروہ تھا کہ قَدْ خَلَتْ ج گیا گزر لَهَا مَا كَسَبَتْ اُسکو دی جائیگا جو اُنھوں نے خود کمائی کی وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ج اور تم کو بھی وہی پہونچے گا جو تم نے کمائی کی ہے وَلَا تُسْئَلُوْنَ اور نہ پوچھے جاؤگے عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اُس چیز سے جو دوسروں نے کی ہے اس آیت کا ع ۱۲/۱۷
مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے یا تنبیہ کیلیے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں کعبہ شریف کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے

تھے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں حکم الٰہی پہونچا کہ بیت المقدس کی جانب منہ کر کے نماز پڑھو یہود لوگ اس بات سے خوش ہو کر کہتے تھے کہ محمد اگرچہ ہمارا دین نہیں رکھتا مگر ہمارے قبلہ کی طرف نماز تو پڑھتا ہے یا یہ کہتے تھے کہ یہ شخص اور اسکے اصحاب قبلہ کی راہ نہیں پاتے اور جبتک ہماری نماز انھوں نے نہیں دیکھی انھیں قبلہ کا رخ نہ دریافت ہوا اس بات سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل رنجیدہ ہوا اور حکم الٰہی صادر ہوا کہ بیت المقدس کی طرف سے کعبہ کی طرف منھ پھیر لو یہود اور منافقوں نے قبلہ پھیر دینے کے بعد زبان طعن کھولی حق تعالیٰ اس حال سے اس طرح پر خبر دیتا ہے۔ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ قریب ہے کہ کہیں کم عقل مِنَ النَّاسِ لوگوں میں سے یعنی مدینہ کے یہود اور منافق مَا وَلَّاهُمْ کس چیز نے پھیر دیا مسلمانوں کو عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا قبلہ سے اُن کے وہ قبلہ کہ تھے عَلَيْهَا اور اسکے یعنی بیت المقدس قُلْ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ کہ خدا ہی کے واسطے ہیں سب طرفیں مشرق بھی کہ خانۂ کعبہ اُس طرف ہے اور مغرب بھی کہ بیت المقدس اُس جانب ہے يَهْدِي راہ دکھاتا ہے مَنْ يَشَاءُ جسے چاہتا ہے إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ سیدھی راہ کی طرف کہ وہ دین اسلام اور ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ ہے وَكَذَٰلِكَ اور جس طرح اے مسلمانوں تمھارے قبلہ کو ہم نے سب قبلوں سے فضل کیا ہے جَعَلْنَاكُمْ تم کو بھی کیا ہے ہم نے أُمَّةً وَسَطًا گروہ معتدل اور برگزیدہ لِتَكُونُوا تاکہ ہو تم قیامت کے دن شُهَدَاءَ گواہ انبیاء کے واسطے عَلَى النَّاسِ اُن لوگوں پر جو اُنکی نبوت سے منکر ہوے وَيَكُونَ الرَّسُولُ اور ہو رسول میرا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَيْكُمْ شَهِيدًا تمھارے سچے ہونے پر گواہ عادل وَمَا جَعَلْنَا اور نہیں کیا ہم نے قبلہ تیری عبادت کا الْقِبْلَةَ الَّتِي وہ قبلہ کہ كُنْتَ عَلَيْهَا ہے تو اس قبلہ پر یعنی کعبہ کو إِلَّا لِنَعْلَمَ مگر اس واسطے کہ ممتاز کریں ہم اور جدا کر لیں ہم مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ اُس شخص کو جو پیروی کرے رسول کی قبلہ کے امر میں مِمَّنْ يَنْقَلِبُ اُس شخص سے جو پھر جائے عَلَىٰ عَقِبَيْهِ اپنی ایڑیوں پر یعنی اُلٹے پاؤں یہ اُس شخص کے باب میں مثل ہے جو راہ سے گمراہ کی طرف پھر جائے وَإِنْ كَانَتْ اور تحقیق کہ ہے قبلہ یعنی قبلہ کا پھرنا لَكَبِيرَةً البتہ بڑا امر اور سخت کام إِلَّا عَلَى الَّذِينَ مگر اُن لوگوں پر جنھیں هَدَى اللَّهُ ہدایت کی اللہ نے کہ اُنھوں نے اس قبلہ کے پھیر دینے کو حق جانا بخلاف یہود کے کہ اُنھوں نے قبلہ کے امر میں ہر لحظہ شبہے لائے ایک شبہہ یہ تھا کہ یہود کہنے لگے کہ اگر کعبہ کی طرف قبلہ حق ہے تو صحابہ میں سے جنے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور تحویل قبلہ کے قبل وفات پائی جیسے سعد بن زرارہ اور براء بن معرور رضی اللہ عنہما وہ ضلالت اور گمراہی پر مرے ہونگے حق تعالیٰ نے فرمایا وَمَا كَانَ اللَّهُ اور نہیں ہے خدائے کریم لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ کہ ضایع کرے نمازیں تمھاری جس طرف کہ تم نے پڑھیں یا تمھارے ایمان کو اس واسطے تباہ کر دے کہ تم نے بیت المقدس کی طرف منھ رکھا ہے إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ بِالنَّاسِ لوگوں پر لَرَءُوفٌ ضرور مہربان ہے اُنکے کاموں کی درستی فروگذاشت نہیں کرتا رَحِيمٌ ۝ بخشش کرنیوالا ہے کہ اُنکی محنت ضایع نہ کریگا قَدْ نَرَىٰ بیشک ہم دیکھتے ہیں تَقَلُّبَ وَجْهِكَ تیرا منھ پھیرنا فِي السَّمَاءِ طرف آسمان کے وحی کے انتظار میں یہ آیت تحویل قبلہ کے امر میں ہے یہود یہ جو کہتے تھے کہ محمد ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں اس بات سے جناب سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول ہوے اور تمنا کی کہ کعبہ اُن کا قبلہ ہو جائے جو ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ اور دونوں قبلوں سے مقدم ہے اور اس باب میں آپ نے جبرئیل امین سے کچھ بات کہی وہ اپنے مقام پر متوجہ ہوے اور جناب سید کائنات علیہ افضل الصلوات اُنکے بعد ہر گھڑی آسمان کی طرف دیکھتے اور وحی کے منتظر تھے حتی کہ جبرئیل علیہ السلام پھر آئے اور یہ آیت لائے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آسمان کی طرف تمھارا متوجہ ہونا دیکھتے تھے فَلَنُوَلِّيَنَّكَ تو البتہ متوجہ کر دیا ہم نے تمھیں قِبْلَةً تَرْضَاهَا اُس قبلہ کی طرف جو تم چاہتے ہو اور جسے تم پسند کرتے ہو فَوَلِّ وَجْهَكَ پس پھیر لو تم اپنا منھ اس سے تمام بدن مراد ہے شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ طرف مسجد حرام کے کہ خانۂ کعبہ کو گھیرے ہوئے ہے ہجرت کے دوسرے برس رجب کے نصف مہینے میں دو شنبہ

کے دن نبی سلمہ کی مسجد میں حضرت خیر البشر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر کی دو رکعتیں پڑھی تھیں کہ یہ حکم نازل ہوا نماز ہی میں آپ نے صخرہ کی طرف سے منھ پھیر کر کعبہ کے پرنالے کیطرف روئے مُبارک کیا وہ مسجد ذو القبلتین یعنی دو قبلہ والی مشہور ہوئی حق تعالےٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف بالتخصیص خطاب فرماکر تصریح کے واسطے حکم عام کرنے کے ساتھ اُنکی اُمت کو فرماتا ہے وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ اور جہاں کہیں ہو تم خشکی میں یا تری میں زمین پر یا پہاڑ پر مشرق میں خواہ مغرب میں جب نماز پڑھا چاہو فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ تو پھیر دو تم اپنے منھوں کو شَطْرَهٗ طرف مسجد مذکور کے وَإِنَّ الَّذِينَ اور تحقیق کہ وہ لوگ أُوتُوا الْكِتَابَ دی گئی ہے جنھیں توریت لَيَعْلَمُونَ البتہ جانتے ہیں أَنَّهُ الْحَقُّ کہ یہ قبلہ کا پھیر دینا یا مسجد حرام کی طرف منھ کرنا صحیح اور درست ہے اور اس کا حکم مِنْ رَبِّهِمْ اُن کے رب کے پاس سے ہے اس واسطے کہ انھوں نے توریت میں پڑھا ہو کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبلوں کی طرف نماز پڑھینگے اور آخر قبلہ جو ٹھہریگا وہ کعبہ ہے، وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ اور خدا غافل نہیں ہے عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ اُس سے جو یہود کرتے ہیں انکار قبلہ وَلَئِنْ أَتَيْتَ اور قسم خدا کی کہ اگر لاؤ تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ واسطے اُن لوگوں کے جو دیے گئے ہیں کتاب یعنی یہود و نصاریٰ بِكُلِّ آيَةٍ ساتھ ہر معجزے اور نشانی کے یعنی کعبہ کی طرف منھ کرنے کی حقیقت پر جو جو دلیلیں تم سے چاہتے ہیں اگرچہ اُن میں سے تم ہر ایک دلیل لاؤ تو بھی مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ وہ نہ پیروی کرینگے تیرے قبلہ کی وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ اور تو بھی نہیں ہے تابع قِبْلَتَهُمْ اُن کے قبلہ کا وَمَا بَعْضُهُمْ اور نہیں ہیں بعضے اُنکے بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ پیروی اور متابعت کرنے والے بعضوں کے قبلہ کی اس واسطے کہ نصاریٰ کے قبلہ کی سمت شرقی ہے اور یہود کے قبلہ کی طرف غربی اور ان دونوں میں جمع کرنا مشکل ہے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اور اگر بالفرض پیروی کرو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم أَهْوَاءَهُمْ اُنکی خواہشوں کی قبلہ کے باب میں مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ بعد اس سے کہ آیا تمھیں مِنَ الْعِلْمِ علم اس بات کا کہ قبلۂ ابراہیم حق ہے تو إِنَّكَ بیشک ہو جاؤ تم إِذًا اس وقت جبکہ تم اُنکی متابعت کرو لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ البتہ ظالموں میں سے ظاہر خطاب تو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے مگر معنی آپ کی اُمت کی طرف رجوع کرتے ہیں الَّذِينَ جو لوگ کہ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ دی ہے ہم نے اُنھیں توریت يَعْرِفُونَهُ پہچانتے ہیں قرآن کو اور صحیح معنی یہ ہیں کہ پہچانتے ہیں پیغمبر آخر الزماں کو كَمَا يَعْرِفُونَ جیسا کہ پہچانتے ہیں أَبْنَاءَهُمْ اپنے بیٹوں کو لڑکوں میں یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں خوب کھلی ہوئی پہچان رکھتے ہیں وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ اور بیشک ایک گروہ کہ لوگ اُن میں سے لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ البتہ چھپاتے ہیں حق بات کو عوام سے وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ اور وہ جانتے ہیں کہ ہم حق چھپاتے ہیں الْحَقُّ جو صحیح اور درست ہے مِنْ رَبِّكَ وہ تیرے پروردگار سے ہے فَلَا تَكُونَنَّ تو نہ ہو تو یہ خطاب حضرت کیطرف ہے اور مراد امت ہے یعنی نہ ہو تم مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ شک کرنے والوں میں سے اس بات میں کہ قبلہ کا امر اللہ کی طرف سے ہے وَلِكُلٍّ اور ہر گروہ کے واسطے خدا پرستوں میں سے یا انبیا میں سے جو ارباب شرع ہیں یا ہر متوجہ کے واسطے وِجْهَةٌ ایک جہت اور قبلہ ہے هُوَ مُوَلِّيهَا کہ وہ اُس طرف مُنھ رکھتا ہے یا خدا نے اُس کا مُنھ اُدھر پھیر دیا ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ تو اے مسلمانو پیشی کرو دوسروں پر نیکیوں میں کہ اُن نیکیوں میں سے ایک نیکی کعبہ کیطرف منھ کرنا ہے محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ ہر ایک نہاد سے ایک چیز سرزد ہوئی اور ہر ایک سویدا سے ایک سودا ظاہر ہوا کہ وہ اُس کا قبلہ ہے اور ہر ایک اپنے اپنے قبلہ کیطرف متوجہ ہو کر قبلۂ حقیقی کیجانب متوجہ ہونے سے محروم رہتا ہے مگر جو حضرات حریم تجرید کے محرم اور حرم تفرید کے محرم ہیں وہ قبلہ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ سے مُنھ نہیں پھیرتے

مثنوی

قبلۂ شاہاں بود تاج و کمر ۔۔۔ قبلۂ ارباب دُنیا سیم و زر

صخرہ بڑا پتھر ۱۲ م اور بیت المقدس میں ایک بڑا پتھر لٹکا ہوا ہے تعظیماً اسے صخرہ معظم کہتے ہیں یہاں وہی مراد ہے ۱۲ منہ

وقف لازم

وقف منزل ۱۲ ع ۶

وقف النبی صلے اللہ علیہ وسلم

قبلۂ صورت پرستاں آب وگل — قبلۂ معنی شناساں جان ودل
قبلۂ زہاد محراب قبول — قبلۂ بدسیرتاں کار فضول
قبلۂ تن پروراں خواب خورش — قبلۂ انساں بدانش پرورش
قبلۂ عاشق وصال بے زوال — قبلۂ عارف جمال ذی الجلال
قبلۂ اصحاب منصب مال وجاہ — قبلۂ اہل سلوک اسباب راہ
قبلۂ حرص واہل باشد ہوا — قبلۂ قانع توکل بر خدا

صاحب حقائق نے فرمایا ہے کہ انسان کی ہر ایک چیز کا ایک قبلہ ہے کہ وہ چیز اُس قبلہ کی طرف توجہ رکھتی ہے بدن کا قبلہ کھانے پینے سننے دیکھنے وغیرہ کی چیزیں ہیں جنسے حواس خمسہ لذت پاتے ہیں اور نفس کا قبلہ دُنیائے غدار اور زینت متاع ناپائدار ہے دل کا قبلہ آخرت ہے روح کا قبلہ قرب ذوق وشوق محبت ہے قبلہ سر توحید اور معرفت ربانی ہے اور کشف حقائق اور اطلاع معانی اور کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ ہر شخص ایک ایک طرف متوجہ ہے اے موحد تم ہمارے واسطے رہو اور ہم سے منھ نہ پھیرو قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ انکے باب میں شاہد ہے اور حق تعالےٰ فرماتا ہے اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا جہاں کہیں تم ہوا ور جس قبلہ کی طرف مُنھ کرو تم اور اہل کتاب یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا لائیگا خدا تم سب کو اور قیامت کے دن حق وباطل والوں میں امتیاز کرنے کے واسطے تم سب کو جمع کرے گا اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ ہر چیز یعنی حاضر کرنے اور تمیز کر دینے پر قَدِیْرٌ ○ قادر ہے وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ اور جس جگہ سے کہ باہر جاؤ تم اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سفر کے واسطے فَوَلِّ وَجْهَكَ تو پھیر دو تم اپنا منھ نماز کے وقت شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ طرف مسجد حرام کے وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ کعبہ کی طرف قبلہ کا پھیر دینا لَلْحَقُّ البتہ صحیح اور پسندیدہ امر ہے اور یہ حکم نازل ہوا ہے مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ اور خدا بیخبر نہیں عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ اُس سے جو تم کرتے ہو وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ اور جس مقام سے اور جس زمانے میں کہ باہر آؤ تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فَوَلِّ وَجْهَكَ تو پھیر دو تم منھ اپنا نماز ادا کرتے وقت شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ طرف مسجد حرام کے وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ اور جہاں کہیں ہو تم اے امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ تو پھیر دو تم منھ اپنے یعنی تمام بدن اپنے شَطْرَهٗ اس مسجد کی طرف لِئَلَّا یَكُوْنَ تاکہ نہ ہو لِلنَّاسِ یہود یا مشرکوں کو عَلَیْكُمْ تم پر مسجد اقصےٰ کی طرف مُنھ کرنے کے باب میں حُجَّةٌ کچھ خصومت اور جھگڑا یہود کہتے تھے کہ محمد ہمارے دین کے منکر اور ہمارے قبلہ کے معتقد ہیں اور مشرک طعن کرتے تھے کہ اس مرد کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنے باپ دادا کے قبلہ کیطرف سے مُنھ پھیر لیا کعبہ کیطرف قبلہ کو پھیرنے کی وجہ سے کسی کو تم پر الزام اور حجت باقی نہ رہے اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ مگر اُن لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر عناد اور مکابرہ کی وجہ سے مدینہ کے یہود اور مکہ کے بُت پرستوں میں سے یہود کہتے تھے کہ اپنے اقربا کی طرف میلان کی وجہ سے محمد نے مکہ کی جانب منھ کیا اور مشرک طعن کرتے تھے کہ محمد نے جانا کہ ہم لوگ حق پر ہیں دوبارہ ہمارے ہی قبلہ کیطرف منھ کیا فَلَا تَخْشَوْهُمْ تو نہ ڈرو تم اُن سے خانۂ کعبہ کی طرف منھ کرنے میں وَاخْشَوْنِیْ اور ڈرو تم مجھ سے میرے حکم کی مخالفت میں وَلِاُتِمَّ معطوف ہے لِئَلَّا یَكُوْنَ پر یعنی کعبہ کیطرف منھ کرو تاکہ تم پر کسی کو الزام و حجت نہ رہے اور تاکہ پوری کروں میں اپنے فضل وکرم سے نِعْمَتِیْ نعمت اپنی کہ ملت حنیفہ کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے عَلَیْكُمْ تم پر وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ اور شاید تم راہ پاؤ شرائع اور احکام دین کیطرف اور بعضوں نے یہ تفسیر کی ہے کہ آخرت میں تم پر اپنی نعمت پوری کروں كَمَاۤ اَرْسَلْنَا جیسا کہ دُنیا میں رسول بھیجنے اور کتابیں اُتارنے سے نعمت پوری کی ہے اور بھیجا ہم نے فِیْكُمْ تم میں

رَسُوْلًا مِّنْكُمْ رسول تم ہی میں سے يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ کہ پڑھتا ہو تم پر اٰيٰتِنَا آیتیں ہماری کہ قرآن ہے وَيُزَكِّيْكُمْ اور پاک کرتا ہے تم کو شرک سے یا تمھارے واسطے مغفرت چاہتا ہو تاکہ گناہ سے پاک ہو جاؤ وَيُعَلِّمُكُمُ اور تعلیم کرتا ہے تم کو الْكِتٰبَ قرآن وَالْحِكْمَةَ اور حلال و حرام اُسکے وَيُعَلِّمُكُمْ اور تعلیم کرتا ہو تمھیں مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا وہ چیز جو نہیں ہو تم کہ آپ ہی تَعْلَمُوْنَ ۝ؕ جان لو تم اُسے فَاذْكُرُوْنِيْۤ تو یاد کرو تم مجھے عبادت کر کے اَذْكُرْكُمْ تاکہ تم کو یاد کروں میں مغفرت کے ساتھ ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ حدیث میں مجھے روایت پہونچی ہے کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بندوں کو ایسی ایک چیز دی ہو کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو دیتا تو البتہ بڑی نعمت اُنپر پوری کرتا اور وہ چیز یہی کہ میں نے یہ کہا ہو فَاذْكُرُوْنِيْۤ اَذْكُرْكُمْ اور جواہر التفسیر میں سو وجہوں کے قریب اس آیت کی ذیل میں مذکور ہیں اس ترجمہ میں اختصار منظور ہے محققوں کے کلام سے دو ایک نکتہ پر اختصار کیا جاتا ہے کشف الاسرار میں لکھا ہو کہ رب العزت نے فرمایا لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَذْكُرُنِيْ وَاَذْكُرُهٗ حَتّٰى عَشِقَنِيْ[له] ہمیشہ ذکر کرنے کا نتیجہ کمال محبت ہے کہ اُسی کو عشق کہتے ہیں اور اس ذکر سے ذکر زبانی مراد نہیں بلکہ ذکر دل و جان مراد ہے اور اخیر حال میں حضرت سلطان العارفین رحمہ اللہ تعالےٰ سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ سے زبانی ذکر ہم لوگ بہت کم سنتے ہیں فرمایا کہ زبان بیگانہ ہے اُسے درمیان میں گنجائش نہیں اور شیخ ابوبکر واسطی رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ذکر کو بھی بھول جانا اور جس کا ذکر ہے اُسی کا قائم رہ جانا ذکر کی حقیقت ہے اور اس باب میں فرزند اعز صفی الدین علی کی ایک رباعی ہو رباعی

جز یاد تو نام از دل ناشاد برفت در سینہ ہوائے گل و شمشاد برفت

مستغرق ذکر تو چنانم کہ دگر در ذکر تو ام ذکر تو از یاد برفت

ع ۵ وَاشْكُرُوْا لِيْ اور شکر کرو میری نعمتوں کا وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ع اور ناشکری نہ کرو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے گروہ مسلمانوں کے اسْتَعِيْنُوْا مدد چاہو حقوق الٰہی پر قائم رہنے میں بِالصَّبْرِ ساتھ صبر کے کہ نجات کے دروازے کی کنجی ہے وَالصَّلٰوةِ ؕ اور ساتھ نماز کے کہ جامع العبادات ہے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ساتھ صبر کرنیوالوں کے ہو حفظ و حمایت نصرت و رعایت کر کے وَلَا تَقُوْلُوْا اور نہ کہو لِمَنْ يُّقْتَلُ اُس آدمی کو جو قتل کیا جائے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا میں یعنی جہاد میں اَمْوَاتٌ ؕ کہ وہ مُردے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم جنگ بدر کے بعد شہیدوں کا ذکر کرتے تھے اور حسرت سے کہتے تھے کہ بیچارے فلاں مسلمان نے جنگ بدر کے دن جانِ شیریں دی اور زندگی کی نعمت اور دُنیا کی نعمتوں کی لذت سے محروم ہو گیا حق تعالےٰ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو مردہ نہ کہو بَلْ اَحْيَآءٌ بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں ہماری جناب میں وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ اور لیکن تم نہیں جانتے ہو اُس زندگی کی کیفیت اس واسطے کہ عقل سے اُس زندگی کی کیفیت دریافت کرنا ممکن نہیں وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزماتے ہیں ہم تمھیں یعنی ہم تمھارے ساتھ آزمانے والوں کا معاملہ کرتے ہیں ورنہ ہمارے علم پر کچھ پوشیدہ نہیں اور وہ آزمایش کس چیز کے ساتھ ہے بِشَيْءٍ ساتھ تھوڑی سی چیز کے ہے مِّنَ الْخَوْفِ خوف دشمن سے لڑائی میں وَالْجُوْعِ اور بھوک سے قحط و تنگی میں وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ اور نقصان سے بعضے مالوں کے کہ حادثوں میں غارت ہو جاتے ہیں وَالْاَنْفُسِ اور نقصان سے جانوں کے بیماری و ضعف اور بڑھاپے کے سبب سے وَالثَّمَرٰتِ ؕ اور نقصان سے میووں کے آفات ارضی اور سماوی کے سبب سے یا اولاد جو باغ دل کا پھل ہے اُنکی موت سے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اور خوشخبری دو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر کرنیوالوں کو ہر ایک کرامت اور بہتری کی جو ممکن ہو الَّذِيْنَ جو صبر کرنے والے کہ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ جب پہونچتی ہے اُنھیں مُّصِيْبَةٌ ۙ کوئی سختی اور زحمت اور کہا ہو کہ جو حادثہ ناگوار شدہ پر واقع ہو وہ مصیبت ہے اور وہ صبر کرنیوالے مصیبت پڑنے کے وقت قَالُوْۤا کہتے ہیں کہ اِنَّا لِلّٰهِ ہم ملک ہیں خدا کی یہ حکم قضا قبول کرنے سے اقرار اور تسلیم و رضا کے ساتھ متصف ہونا ہے وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ؕ اور ہم حق تعالےٰ کی طرف پھرنے والے ہیں یہ بعث و نشر کا اقرار ہے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو مصیبت کے وقت کلمہ اِنَّا لِلّٰهِ کہیں

[له] ہمیشہ بندہ یاد کرتا ہے مجھ کو اور میں یاد کرتا ہوں اُسے یہاں تک کہ جب وہ عاشق ہو جاتا ہے مجھ پر ۱۲ —

رجوع کرتے ہیں عَلَیْهِمْ اُن پر ہیں صَلَوٰتٌ رحمتیں مِّنْ رَّبِّهِمْ اُن کے رب کی وَرَحْمَةٌ وسعت اور نعمت اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ رحمت سے بہشت
مراد ہے اسواسطے کہ بہشت کو حق تعالےٰ نے رحمت فرمایا ہے وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ هُمُ وہی ہیں
اُن کے سوا اور کوئی نہیں الْمُهْتَدُوْنَ ○ راہ پائے ہوئے ساتھ رضا و تسلیم کے یا ساتھ کلمۂ استرجاع یعنی انا للہ الخ کے کہ بڑے ثواب کا
موجب ہے سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالےٰ نے کلمۂ استرجاع سب امتوں مغفورہ سے خاص کر اسی امت مرحومہ کو عطا فرمایا ہے پس
ورنہ چاہیے تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے گم ہو جانے کے وقت یا اسفا کی جگہ اِنَّا لِلّٰہ کہتے اور امیر المومنین حضرت عمر
فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب یہ آیت پڑھتے تو کہتے نِعْمَ العدلان یعنی صلوٰۃ اور رحمت تلی ہوئی کیا خوب دو نعمتیں ہیں وَنِعْمَ الْعِلَاوَة
یعنی اھتدا کیا خوب چیز علاوہ برآں ہے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ تحقیق کہ صفا اور مروہ اور وہ مکہ میں دو پہاڑ ہیں کہ اُن کا طواف کرتے ہیں
مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ خانۂ خدا کی حج کی نشانیوں میں سے ہیں فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ تو جو کوئی قصد کرے خانۂ خدا کا اعمال مخصوصہ حج
کے ساتھ حالت احرام میں اَوِ اعْتَمَرَ یا زیارت کعبہ کو متوجہ ہو اُن اعمال کے ساتھ جو عمرہ کے ساتھ مختص ہیں فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ تو اسپر کچھ گناہ
نہیں اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا اس بات میں کہ طواف کرے اُن دونوں کا اور دوڑے اُن دونوں کے بیچ میں چونکہ کفار زمانۂ جاہلیت میں اُن
دونوں پہاڑوں کا طواف کرتے تھے اسواسطے اہل اسلام کو اس رسم سے عار آتی تھی حق تعالےٰ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ میں اُن دونوں پہاڑونکا طواف
بے دغدغہ کرنا چاہیے کہ وہ حج کی نشانیوں میں سے ہیں وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا اور جو کوئی اپنی خوشی اور رغبت سے نیک کام کرے گا بر سبیل
تبرع طواف یا حج و عمرہ کی زیادتی کر کے فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ تو بیشک اللہ شکر گزاروں کو اجر دینے والا عَلِیْمٌ ○ بندوں کے اعمال
جاننے والا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق کہ جو لوگ علمائے یہود میں سے کہ حسد اور عداوت کی راہ سے یَكْتُمُوْنَ چھپاتے ہیں مَآ اَنْزَلْنَا وہ چیز جو
اُتاری ہے ہم نے مِنَ الْبَیِّنٰتِ کھلی ہوئی باتوں میں سے توریت میں جیسے رجم کا حکم وَالْهُدٰى اور راہ بتانے سے اور صفت سے ساتھ نعت
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ پیچھے سے اُس بات کے کہ بیان کیا ہے ہم نے اُس ہدایت کو لِلنَّاسِ واسطے
بنی اسرائیل کے فِی الْكِتٰبِ توریت میں یعنی ہم نے تو ظاہر کر دیا اور اُن لوگوں نے مخفی کر ڈالا اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو حق چھپانے والے ہیں
یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ راندتا ہے انھیں خدا اور اپنی رحمت سے دور کرتا ہے وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ○ اور لعنت کرتے ہیں اُنپر لعنت کرنیوالے یعنی
ملائکہ یا تمام مخلوقات جن و انس یا سب مسلمان اور لعنت کرنیوالوں کی لعنت کیا ہے کہ خدا سے لعنت کی دعا اس طرح کرنا کہ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ اور یہ سب گروہ
لعنت کے لائق ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ جو پھرے شرک سے ایمان کیطرف یا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانے سے توبہ کی وَ
اَصْلَحُوْا اور اصلاح کی اپنے خراب کاموں کی وَبَیَّنُوْا اور بیان کر دیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ صفتیں جو پوشیدہ رکھتے تھے فَاُولٰٓئِكَ
تو وہی ہیں کہ توبہ اور اصلاح کے سبب سے اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ پھرتا ہوں میں انکی طرف رحمت کے ساتھ وَاَنَا التَّوَّابُ اور میں ہوں توبہ قبول کرنے
والا بندوں کی الرَّحِیْمُ ○ مہربان اُنپر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا ہوں اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہو گئے یہود میں
سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے انکار کے سبب سے وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اور مر گئے حالانکہ حق چھپانے کے سبب سے وہ کافر ہیں اُولٰٓئِكَ
عَلَیْهِمْ وہ گروہ وہ لوگ ہیں کہ اُن پر ہے لَعْنَةُ اللّٰهِ لعنت اللہ کی اُنکے مرنیکے بعد وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور لعنت فرشتوں کی وَالنَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ ○ اور لعنت سب لوگونکی اُن لوگوں سے مسلمان لوگ مراد ہیں اسواسطے کہ انسانیت سے اُن کا انتفاع ثابت ہے خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ج اور
یہ ملعون لوگ ہمیشہ ہیں لعنت میں یا آتش دوزخ میں لَا یُخَفَّفُ ہلکا نہ کیا جائیگا عَنْهُمُ الْعَذَابُ اُن سے عذاب وَلَا هُمْ

يُنْظَرُوْنَ ○ اور نہ ہونگے وہ کہ مہلت دیے جائیں یا منظور رحمت الٰہی ہوں وَاِلٰهُكُمْ اور خدا تمھارا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود ہے یکتا لَآ اِلٰهَ نہیں ہے
کوئی معبود جو مستحق عبادت ہو اِلَّا هُوَ مگر وہ کہ احد ہے ذات میں اور واحد ہے کمال صفات میں الرَّحْمٰنُ بخشنے والا ہے اجسام کی تربیت میں 19 ع 11
الرَّحِيْمُ ○ مہربان ہے ارواح کی تقویت پر اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ تحقیق کہ پیدا کرنے میں آسمانوں کے کہ وہ ایک خیمہ بے ستون کھڑا ہے
اور بے رسی کے ہوا میں لٹکا ہے وَالْاَرْضِ اور پیدائش زمین میں کہ وہ ایک بساط ہے مبسوط اور ایک فرش ہے مضبوط وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ
وَالنَّهَارِ اور پے درپے آنے میں رات دن کے کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہے یا درازی اور کوتاہی اور سیاہی اور سفیدی میں جو رات دن کا اختلاف
ہے وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ اور دوسرے گرانبار کشتیوں میں کہ چلتی ہیں فِي الْبَحْرِ دریا میں بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ ساتھ اُن چیزوں کے کہ نفع
پہونچاتی ہیں لوگوں کو تجارتوں اور پیشوں سے وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور اُس میں جو نازل کیا اللہ نے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے
مِنْ مَّآءٍ پانی سے فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ پس جلادیا اور تازہ کیا اُس پانی کے سبب سے زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا بعد اُسکی موت کے وَبَثَّ
فِيْهَا اور پراگندہ کیے زمین میں مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ص ہر جنبش کرنیوالے سے مثل بہائم اور درند اور وحوش وغیرہ کے وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ
اور پھیرنے میں ہوا کے ہر ایک طرف سے وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ اور ابر میں جو حکم الٰہی کا ماتحت اور مطیع ہے بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ درمیان
آسمان اور زمین کے تاکہ جدھر حکم ہو اُدھر جائے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں یعنی ان سب چیزوں میں جو ہم نے بیان کیں نشانیاں ہیں صنائع
حکمت اور بدائع فکرت سے لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اُن گروہ کیواسطے جو عقل رکھتے ہیں اور موجودات پر تامل کی نظر کرتے ہیں قریش کہتے تھے کہ
ہم تین ہزار ساٹھ بت رکھتے ہیں اور اُن کو پوجتے ہیں اور یہ سب معبود ہمارے ایک شہر کا کام درست نہیں کرسکتے اور محمدؐ کہتا ہے کہ میں ایک خدا رکھتا ہوں
اور وہ تمام عالم کے کام بناتا ہے اگر اپنی اس بات پر کوئی دلیل لائے اور کوئی نشانی ہمیں دکھائے تو ہم اُسکے سچے ہونے کا اقرار کریں تو یہ آیہ مذکور نازل
ہوئی کہ قدرت کی نشانیوں میں سے آٹھ نشانیوں پر شامل ہے حدیث میں ہے کہ افسوس اُس شخص پر جو یہ آیت پڑھے اور اس میں غور و فکر نہ کرے
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ اور کوئی لوگوں میں سے وہ ہے کہ ٹھہرالیتا ہے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بجز خدا کے اَنْدَادًا ہمسر اور شریک یعنی
بتوں کو يُّحِبُّوْنَهُمْ دوست رکھتے ہیں اُنھیں كَحُبِّ اللّٰهِ ط جیسا کہ خدا کو دوست رکھنا چاہیے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور جو لوگ کہ ایمان
لائے ہیں اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط وہ بہت قوی اور خوب ثابت ہیں محبت میں خدا کے ساتھ اسواسطے کہ مشرک لوگ بتوں کو دیکھتے ہیں اور دوست
رکھتے ہیں اور مومنوں نے خدا کو بے دیکھے دوست ٹھہرالیا ہے اور اُسے دیکھنے کی اُمید پر عمر گزارتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ کافر کی محبت فانی
نفسانی ہے اور مومنوں کی محبت باقی ربانی ہے اور اَشَدُّ حُبًّا کے معنی حقیقت میں یہ ہیں کہ پہلے تو خدا نے مومنوں کو دوست رکھا اس واسطے کہ وہ خود
فرماتا ہے کہ يُحِبُّهُمْ حتی کہ ایمان والوں نے اُسے دوست کرلیا کہ وہ خود فرماتا ہے يُحِبُّوْنَهٗ تو مومنوں کی محبت خدا کے ساتھ خدا کی محبت کے سبب سے ہے
مومنوں کے ساتھ پیر طریقت نے فرمایا کہ اگر يُحِبُّهُمْ کا بیج نہ بوتا تو يُحِبُّوْنَهٗ کا درخت نہ اُگتا فرد

اگر از جانب معشوق نباشد کششے　　طلب عاشق بیچارہ بجائے نرسد

وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اور کب دیکھیں اور جانینگے وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا ہے شریک کرنیکے سبب سے اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ لا
جب دیکھینگے عذاب دوزخ تب دیکھینگے اور جانینگے اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا لا یہ کہ تمام قوت اور غلبہ خدا ہی کیواسطے ہے وَّاَنَّ اللّٰهَ اور یہ بھی
جانینگے کہ اللہ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ○ سخت عذاب کرنیوالا ہے اگر تو البتہ خدا کے شریک کرنیکا ضرر اور زیان اور رب العباد کی عبادت سے
انحراف کرنیکا نقصان جانینگے اِذْ تَبَرَّاَ یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسوقت کو کہ بیزار ہو جائینگے الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا وہ لوگ

کہ ایک جماعت نے اُنکی پیروی کی ہو مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا اُسی جماعت سے جنے اُن لوگونکی پیروی کی ہو یعنی میدان شرک کے پیشوا اُن ضعیفوں اور
کمینوں سے بیزار ہونگے جو آج اُنکے تابع ہیں وَرَاَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے عذاب وہ لوگ بھی جنھوں نے پیروی کی ہو اور وہ لوگ بھی جن کی
پیروی کی وَتَقَطَّعَتْ اور کٹ جائینگے بِهِمُ الْاَسْبَابُ ○ اُنسے سب اور واسطے جو کہ دنیا میں رکھتے تھے عہد و پیمان اور قرابت اور
دوستی اور صحبت سے وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا اور کہینگے وہ لوگ جنھوں نے متابعت کی تھی اپنے گمراہ کرنیوالوں سے یعنی پیرو لوگ جب اپنے پیشواؤں
کی بیزاری دیکھینگے تو کہینگے لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً کاشکے ہم کو اور انھیں پھر جانا ہو دُنیا کی طرف فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ تاکہ ہم بیزاری کریں اُنسے وہاں
كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا جیسا کہ وہ بیزار ہوے ہم سے یہاں كَذٰلِكَ جسطرح اُسدن کھایا عذاب انھیں اسطرح يُرِيْهِمُ اللّٰهُ دکھائے گا خدا اُن
کافروں کو اَعْمَالَهُمْ اعمال اُنکے حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ حسرتیں اور پشیمانیاں اُنپر یعنی جو اعمال کہ اُن کافروں کے زعم میں نیک تھے جیسے حج عمرہ
ضیافتیں ختنہ سب کو حبط کرینگے اور یہ اُنکی حسرت کا سبب ہوگا یا بد اعمال جو وہ کیا کرتے تھے جیسے کہ قتل و غارت لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینا
وہ زیادہ حسرت کے سبب ہونگے وَمَا هُمْ اور نہیں ہیں وہ تابع اور متبوع بِخٰرِجِيْنَ باہر آنے والے مِنَ النَّارِ ○ آگ سے
یعنی ہمیشہ دوزخ میں رہینگے يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو كُلُوْا کھاؤ مِمَّا فِي الْاَرْضِ اُس چیز سے جو زمین میں ہے حَلٰلًا
طَيِّبًا پاک اور پاکیزہ یعنی جس کا کھانا درست ہے اور جس میں کچھ شبہہ نہیں وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اور نہ پیروی کرو قدموں
ابلیس کی یعنی اُسکے پیچھے نہ چلو عرب کے مشرک شیطان کے وسوسہ سے چیزوں کو حلال و حرام کر لیتے تھے جیسے بحیرہ[ف۱] اور سائبہ[ف۲] اور حرث[ف۳] کے اقسام حق تعالیٰ
نے فرمایا کہ حلال کو حرام حرام کو حلال کرنے میں شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو اور اسکی راہ سے منھ پھیر لو اِنَّهٗ لَكُمْ بیشک وہ تمھارے واسطے
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ دشمن ہو کھلا ہوا اسواسطے کہ تمھارے دادا کو وسوسہ دیکر بہشت سے نکالا چاہتا ہو کہ تمھیں وسوسے اور فریب سے دوزخ میں
لیجائے اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہو تمھیں شیطان یعنی وسوسہ دیتا ہے بِالسُّوْٓءِ ساتھ بدی کے وَالْفَحْشَآءِ اور بُرے
کاموں کے اور کہا ہو کہ سُوْٓء چھپے گناہ ہیں اور فحشاء کھلے گناہ یا سو میل ہو دُنیا کی طرف اور فحشاء نفس اور خواہش کی متابعت ہو اور حقیقت یہ ہے
کہ سوء اور فحشاء اُن سب گناہ صغیرہ اور کبیرہ کو شامل ہو جن کا حکم شیطان کرتا ہو وَاَنْ تَقُوْلُوْا اور دوسرا یہ حکم بھی کرتا ہو کہ کہو اور افترا کرو
عَلَى اللّٰهِ خدا پر خبیث چیزوں کو حلال کرنے اور پاکیزہ چیزوں کو حرام کرنے میں مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وہ چیز کہ نہیں جانتے ہو تم جس کی
حقیقت وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اور جب کہتے ہیں اس گروہ سے حلال و حرام کے باب میں کہ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ پیروی کرو تم اُس
چیز کی جو بھیجی ہے اللہ نے یعنی قرآن اور اُس میں جو کچھ حلال و حرام ہو اُسے سچ مانو قَالُوْا کہتے ہیں کہ ہم قرآن کا ایمان نہیں لاتے بَلْ نَتَّبِعُ بلکہ پیروی
کرتے ہیں ہم مَاۤ اَلْفَيْنَا اُس چیز کی کہ پایا ہو ہم نے عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اُس چیز پر باپوں اپنے کو یہ بات بنی اسد عبد الدار نے کہی اَوَلَوْ
كَانَ اٰبَآؤُهُمْ کیا اپنے باپوں کی متابعت کرتے ہیں اگرچہ تھے باپ اُنکے کہ لَا يَعْقِلُوْنَ نہ سمجھے تھے شَيْـًٔا کچھ امور دین میں سے
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○ اور سیدھی راہ اُنھوں نے نہ پائی تھی وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور صفت کافروں کے نصیحت کرنیوالونکی كَمَثَلِ
الَّذِيْ يَنْعِقُ مثل صفت اُس شخص کے ہو جو چلاتا ہو بِمَا لَا يَسْمَعُ ساتھ اُس جانور کے جو نہیں سنتا اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً مگر پکارنا اور
آواز اور اُس سے کچھ فہم نہیں کرتا یعنی کافر بھی اپنے ڈرانیوالے اور نصیحت کرنیوالے سے آواز کے سوا کچھ نہیں سنتے اور اُسکے کلام کی حقیقت دریافت
نہیں کرتے صُمٌّ بہرے ہیں حق بات سُننے سے بُكْمٌ گونگے ہیں صحیح اور درست کہنے سے عُمْيٌ اندھے ہیں سیدھی راہ دیکھنے سے فَهُمْ
لَا يَعْقِلُوْنَ ○ پھر وہ نہیں سمجھتے جو اُن کے پیغمبر کہتے ہیں يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ ایمان والوں کے كُلُوْا کھاؤ مِنْ

ع ۲۰

ف۱ بحیرہ کان پھاڑی ہوئی اونٹنی ۱۲
ف۲ سائبہ اونٹنی جو چرنے کو چھوڑ دی ہو ۱۲
ف۳ حرث کھیتی ۱۲

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ پاکیزہ چیزوں میں سے یعنی حلال چیزیں جو کچھ روزی دی ہم نے تمھیں وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اور شکر کرو اللہ کا حلال روزی پر
اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ صدق دل سے اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ خاص اُسی کی عبادت کرتے ہو حلال چیزیں کھانے کا حکم فرما کر اب حق تعالیٰ اُن چیزوں کو
بیان فرماتا ہے جو حرام ہیں اور ارشاد کرتا ہے اِنَّمَا حَرَّمَ سوا اسکے نہیں کہ حرام کیا خدا نے عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ تم پر مُردار اور مردار وہ چیز ہے جو ذبح
نہ ہوئی ہو بشرطیکہ وہ وہ جانور ہو جسکا گوشت کھایا جاتا ہے وَالدَّمَ اور خون جاری چنانچہ حدیث کی رو سے دو مردار یعنی مچھلی اور ٹڈی اور دو خون جیسے
تلی اور کلیجی حلال ہے اور بعضے علما نے کلیجی پر پھیپھڑے کو قیاس کیا ہے اور اُسکا کھانا حلال جانتے ہیں وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ اور سور کا گوشت اور
اسکے سب اجزا کو حرمت کا حکم شامل ہے وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ اور حرام کی وہ چیز جسپر ذبح کے وقت آواز بلند کریں لِغَيْرِ اللّٰهِ واسطے غیر خدا کے
بتوں کے نام پر اُس جانور کو قتل کریں یا پیغمبروں کے نام پر فَمَنِ اضْطُرَّ پھر جو کوئی بے بس ہوا کراہ کے ساتھ یا بھوک کے مارے اس درجہ کہ جان
جانے کا خوف ہو غَيْرَ بَاغٍ درحالیکہ وہ ستمگار نہ ہو ایک طرف کاٹ لینے کے سبب سے یا امام وقت پر خروج کرنیکے باعث سے یا گناہ کا طالب ہو
وَّلَا عَادٍ اور نہ تجاوز کرنیوالا ہو حد شرع سے یا نہ تلوار کھینچنے والا ہو اُمت پر فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ تو کچھ گناہ نہیں اُسپر یہ چیزیں کھالینے میں
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے اُسکو جو ضرورت کے وقت اُن چیزوں میں سے کھائے رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے بندوں پر عند الضرورت
حرام چیزیں کھانے کی اجازت دینے میں اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ تحقیق کہ علمائے یہود چھپاتے ہیں رشوت لینے کے سبب سے مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
وہ چیز جو اُتاری اللہ نے مِنَ الْكِتٰبِ توریت اور اُسکے احکام سے وَيَشْتَرُوْنَ اور مول لیتے ہیں یعنی بدلہ لیتے ہیں بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ
اُس چھپانے کے عوض دام تھوڑے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ مَا يَاْكُلُوْنَ نہیں کھاتے قیامت کے دن فِيْ بُطُوْنِهِمْ اپنے پیٹوں میں اِلَّا
النَّارَ مگر آگ کھانے میں پیٹ کا ذکر تاکیداً ہے اسواسطے کہ کھانے کا لفظ پیٹ میں کھانے کے سوا اور جگہ پر بھی بولا جاتا ہے جیسے کہتے ہیں کہ فلانا
آدمی فلانے آدمی کا مال کھا گیا یہ اُس وقت کہتے ہیں جب اُس نے مال دبا رکھا ہو تو یہاں پر مراد یہ ہے کہ جس طرح علمائے یہود آج رشوت کھاتے
ہیں اسیطرح کل قیامت کے دن آگ کھائینگے یا کنایہ ہے اس بات سے کہ جسطرح اُنکے جسم کے باہر آگ ہوگی اُسیطرح اندر بھی آگ ہوگی وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
اللّٰهُ اور بات نہ کریگا خدا اُنسے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے ایسی جس میں وہ کچھ منفعت اور راحت پائیں وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ اور پاک نہ کریگا
اُنھیں اعمال کی بُرائیوں سے یعنی اُنکے گناہ آتش دوزخ میں سوخت نہ ہو جائینگے وَلَهُمْ اور اُنھیں کے واسطے ہوگا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ عذاب
دُکھ دینے والا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے جہالت کی راہ سے اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ مول لیا یہودی پنے کو جو محض
گمراہی ہے بِالْهُدٰى عوض ایمان اور مغفرت کے اور یہ دُنیا کا معاملہ ہے وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ اور مول لیا عذاب جاودانی کو بدلے بخشش ربانی
کے اور یہ آخرت کا سودا ہے فَمَآ اَصْبَرَهُمْ پھر کس چیز نے صبر والا کر دیا اُنھیں یا کیا صبر والے ہیں وہ عَلَى النَّارِ ۝ آگ پر اور وہ ایسی آگ ہے کہ
ہمیشہ اُس میں رہنا پڑیگا ذٰلِكَ یہ عذاب اُن کافروں کو بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اس کے ہے کہ خدا نے نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ اُتارا توریت
کو ساتھ راستی اور حق کے اور اُنھوں نے اُسکا حق حکم چھپایا اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانے میں کوشش کی یہانتک کہ حق تعالےٰ نے قرآن نازل
کیا اور اُنھوں نے اُسکی متابعت نہ کی بلکہ مخالفت کرنے میں زیادتی اور مبالغہ کیا وَاِنَّ الَّذِيْنَ اور تحقیق جنھوں نے اخْتَلَفُوْا اختلاف کیا
فِى الْكِتٰبِ توریت یا قرآن میں اور اگر لام جنس کا لیں تو یہ معنی ہیں کہ اختلاف کیا اُن سب کتابوں میں جو اللہ کیطرف سے اُتریں اور اختلاف یہ ہے کہ
اُن میں سے بعضی کتابوں کا ایمان لائے اور بعض کے ساتھ کافر ہو گئے تو یہ اہل اختلاف لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ ع خلاف اور عناد میں ہیں جو دور ہے ع ۲۱ ۹
موافقت سے یا ضلالت میں ہیں جو دور ہے ہدایت سے یہ آیت نازل ہونیکے بعد اہل کتاب نے کہا کہ ہم خلاف اور گمراہی میں نہیں ہیں بلکہ ہم خدا کا ایمان رکھتے

ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور یہ تمام و کمال نیکی ہے حق تعالٰے نے فرمایا کہ لَيْسَ الْبِرَّ نہیں ہے بڑی نیکی کہ سب نیکیوں کی راہوں سے اسی پر بس کرنا چاہیئے ہو اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ یہ کہ پھیر لو تم منھ اپنے نماز میں قِبَلَ الْمَشْرِقِ طرف مشرق کے جیسے نصاریٰ وَ الْمَغْرِبِ اور طرف مغرب کے جیسے یہود وَلٰكِنَّ الْبِرَّ اور لیکن نیکی یعنی صاحب نیکی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وہ شخص ہے جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور اُس کی یگانگی اور یکتائی کا نہ کہ یہود و نصاریٰ کی طرح کہ عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کو الوہیت میں شریک کرتے ہیں وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ایمان لائے ساتھ روز قیامت کے اور جو امور اُس سے متعلق ہیں اور یہ بھی یہود و نصاریٰ پر طنز اور تعریض ہے کہ بہشت میں داخل ہونیکو اپنے ہی ساتھ خاص کرتے ہیں وَ الْمَلٰٓئِكَةِ اور فرشتوں کے اور سب فرشتوں کو دوست رکھے نہ یہود کی طرح کہ حضرت جبرئیل کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں وَ الْكِتٰبِ اور ایمان لائے اُن کی سب کتابوں کیساتھ نہ کہ احبار یہود کی طرح کہ وہ اختلاف کرتے ہیں وَ النَّبِيّٖنَ ج اور ایمان لائے ساتھ سب پیغمبروں کے نہ اہل کتاب کیطرح کہ بعضے انبیا کا ایمان لاتے ہیں وَاٰتَى الْمَالَ اور دے مال اپنا عَلٰى حُبِّهٖ محبت خدا پر یا محبت مال یعنی مال کو دوست رکھتا ہے اور اُس سے باز آتا ہے اور خدا کی راہ میں دیتا ہے ذَوِي الْقُرْبٰى اپنے قرابت والوں کو جو محتاج ہیں وَ الْيَتٰمٰى اور یتیموں کو جو بچے ہیں وَ الْمَسٰكِيْنَ اور محتاجوں کو جو سوال نہیں کرتے وَابْنَ السَّبِيْلِ اور راہ چلتوں کو جو خالی ہاتھ ہیں یا مہمانوں کو وَ السَّآئِلِيْنَ اور سائل فقیروں کو وَ فِي الرِّقَابِ ج اور مکاتب بدن کی قیمت میں کہ ادائے کتابت میں مدد چاہیں یا غلام مول لے کر آزاد کرے وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ اور قائم کرے نماز جو فرض ہے وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج اور دے زکوٰۃ جو مقرر ہے اور جو کچھ اسکے قبل مال دینے میں مذکور ہوا وہ نوافل صدقوں کے بیان میں تھا وَالْمُوْفُوْنَ اور نیکی والے وہ لوگ ہیں جو وفا کرنیوالے ہوں بِعَهْدِهِمْ اپنے عہد و پیمان اِذَا عٰهَدُوْا ج جب عہد کریں اور یہ عہد حق تعالٰے کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور خلق کے ساتھ بھی وَالصّٰبِرِيْنَ اور اس کا نصب مدح پر ہے اور سب صفتوں پر صبر کی فضیلت ظاہر کرنیکے واسطے یعنی یہ عہد وفا کرنیوالے صابر ہیں فِي الْبَاْسَآءِ فقر فاقے میں وَالضَّرَّآءِ اور رنج اور سختی میں وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اور وقت لڑائی کے یعنی اہل کفر و عناد کے ساتھ جہاد اور مقابلے میں اُولٰٓئِكَ جو لوگ کہ ان صفتوں سے موصوف ہیں الَّذِيْنَ وہ لوگ جنھوں نے بتحقیق صَدَقُوْا سچ کہا دین میں یا عہد میں یا اتباع حق میں وَ اُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ وہی پرہیز ہیں سب ناشائستہ باتوں سے محقق لوگوں نے کہا ہے کہ بہت شاخیں اور بہت شعبے ہونے کے ساتھ کمالات انسانیہ تین چیزوں میں منحصر ہیں صحت اعتقاد حسن معاشرت تہذیب نفس لیکن صحت اعتقاد تصدیق ہے حق سبحانہ تعالیٰ کی اور اُن سب چیزوں کی جنکا ایمان لایا گیا اور حسن معاشرت مستحقوں کے ساتھ مال سے یاری اور غمخواری کرنا ہے اور تہذیب نفس نماز قائم کرنا زکوٰۃ دینا عہد وفا کرنا اور صبر ہے اور سب اس آیت میں مذکور ہے تو یہ آیت کمالات انسانی کو جامع ہے موجز ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَنْ عَمِلَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو كُتِبَ فرض کیگئی عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ تم پر برابری نہ کہ ظلم و تعدی فِي الْقَتْلٰى ط بیچ مارڈالے ہوئے لوگوں کے یعنی اُنکے سبب سے جبکہ قتل بعمد ہو زمانہ اسلام کے قبل جب دو قبیلوں میں لڑائی ہوتی تو جو قبیلہ عالی نسب ہوتا وہ رذیل قبیلے غلام کے بدلے آزاد اور عورت کے عوض مرد قتل کرتا ہجرت کے بعد جب یہ صورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی تو حکم الٰہی یہ صادر ہوا کہ قتل میں قصاص یعنی برابری چاہیے اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ ایک آزاد بدلے ایک آزاد کے وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ اور ایک غلام بدلے ایک غلام کے امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ اس آیت کے معنی پر نظر کرکے آزاد کو غلام کے بدلے میں نہیں قتل کرتے اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالٰے کے نزدیک اس آیت کا حکم آیۃ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ کے سبب سے منسوخ ہے تو وہ تفاضل کو نفس میں اعتبار نہیں کرتے وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ط اور ایک عورت بدلے ایک عورت کے اور امام مالک اور امام شافعی اجماع کی بنا پر عورت کے بدلے مرد کا قتل روا نہیں رکھتے اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالٰے حدیث

اَلْمُسْلِمُوْنَ تَنَاكَفُوْا دِمَاۤئُهُمْ کو دلیل پکڑ کے عورت کے بدلے مرد کے قتل کا حکم کرتے ہیں فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ پھر جو کوئی معاف کرے اُسے جو قاتل ہو مِنْ اَخِيْهِ
قصاص سے اُسکے بھائی سے کہ وہ مقتول ہو شَيْءٌ کچھ یہ اسطرف اشارہ ہو کہ معاف کرنا بعض کا دیت کا یا معاف کرنا بعض کا ورثہ سے یا معاف کرنا
بعض کا اس خون سے مسقط قصاص ہو فَاتِّبَاعٌ تو قاتل پر ہو عفو کے بعد پیروی کرنا بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ بھلائی کے اور وہ دیت دینے میں خوشی اور
رغبت ہے وَاَدَاۤءٌ اور ادا کرنا ہو وجہ دیت کا اِلَيْهِ وارث مقتول کو بِاِحْسَانٍ جلدی اور خوشخوئی کے ساتھ نہ کہ دیر میں بدخوئی کے ساتھ
ذٰلِكَ یہ قصاص سے عفو کرنا اور دیت مانگنا تَخْفِيْفٌ آسانی اور سبکساری ہو مِّنْ رَّبِّكُمْ رب تمھارے سے وَرَحْمَةٌ اور مہربانی اور
بخشش ہو اُس سے کام کی آسانی اور نفع حاصل کرنے میں فَمَنِ اعْتَدٰى پس جو کوئی حد سے گزرے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اسکے کہ معاف کر چکا ہو اور
دیت لے چکا ہو یعنی قاتل کو قتل کرے یا غیر قاتل کو قصاص کے واسطے مار ڈالے یا قاتل کہ ظلم کرے اور ایک کو قتل کر کے دیت دینے کے بعد دوسرے کو
قتل کرے فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ پس واسطے اُسکے ہو آخرت میں عذاب دردناک وَلَكُمْ اور تمھارے واسطے ہو فِي الْقِصَاصِ حکم میں
قصاص کے حَيٰوةٌ بقا اور زندگی یعنی جب کوئی کسی کو قتل کرنے کا قصد کرے اور قصاص کے خوف سے باز رہے تو وہ شخص قتل کرنے سے بچا اور
قصاص سے بےخوف رہا پس قصاص کا حکم تمھاری بقا کا سبب ہے يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ اے عقل والو لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ تاکہ شاید تم قتل ناحق
سے پرہیز کرو كُتِبَ عَلَيْكُمْ لکھا گیا تم پر یعنی فرض کیا گیا اِذَا حَضَرَ جب حاضر ہوں اَحَدَكُمُ ایک کو تم میں سے الْمَوْتُ موت کے سبب اور
نشانیاں بیماری وغیرہ سے اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖۚ اگر چھوڑے مال سے اس سے بہت مال مراد ہے اِلْوَصِيَّةُ وصیت کرنا لِلْوَالِدَيْنِ واسطے
ماں باپ کے وَالْاَقْرَبِيْنَ اور قرابت والوں اور فرزندوں کے بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ انصاف کے حَقًّا لکھی گئی یہ وصیت ساتھ حق اور راستی
کے عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ؕ ○ اور پرہیزگار نیوالوں کے ماں باپ اور اقربا کی محرومی سے زمانہ جاہلیت میں ریا اور سمعہ یعنی دکھانے اور سُنانے کے واسطے
لوگ وصیت کرتے تھے اور ماں باپ اور قرابت والوں کو محروم رکھتے تھے حق تعالےٰ نے انھیں اس بات سے منع فرمایا اور وصیت ان سب کے واسطے مقرر کی
اور پھر اس آیت کا حکم میراث کی آیتوں سے منسوخ ہو گیا اور حصہ میراث کے موافق قرار پایا اب وصیت کرنا افضل ہو فرض نہیں اور وہ بھی محتاجوں کے
حق میں چاہیے اور ثلث مال سے زیادہ میں وصیت کرنا نہ چاہیے فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ پس جو کوئی تبدیل کرے امر وصیت کو یا وصیت کرنیوالے کے قول کو
بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ بعد اسکے کہ سُنا ہو اُسے فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ پس سوا اسکے نہیں کہ بدل دینے کا گناہ ہوگا عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اوپر اُن لوگوں کے
جو وصیت کو تبدیل کرتے ہیں اور وصیت کرنیوالا اُس سے بری الذمہ ہوگا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ تحقیق کہ اللہ سننے والا ہو وصیت کرنیوالے کے کلام کو بھی اور
وصیت کے بدلنے والے کے کلام کو بھی عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہو وصیت کرنیوالے کی نیت کو بھی اور وصیت بدلنے والے کی نیت کو بھی فَمَنْ خَافَ
پس جو کوئی جانے اور دریافت کرے یا ڈرے خواہ وارث خواہ وصی یا امام یا قاضی مِنْ مُّوْصٍ وصیت کرنے والے سے جَنَفًا کچھ میلان حق سے
سو کیطرف یا قرابت والوں سے عدول اَوْ اِثْمًا یا گناہ قصدًا یا ثلث مال سے زیادہ میں وصیت فَاَصْلَحَ پس اصلاح کر دے بَيْنَهُمْ درمیان
ان لوگوں کے جنکے واسطے وصیت کی ہو اور وارثوں کے یا وصیت کرنیوالے کی زندگی میں کسی نے جانا کہ یہ وصیت میں شرع کی مخالفت کرتا ہو تو اُسے
اُسکے حال پر نہ چھوڑے اور موصی اور موصی لہ یعنی وصیت کرنیوالے اور جنکے واسطے وصیت کی گئی ہو اُنکے درمیان اصلاح کرے فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ پس اُسپر
کچھ وبال اور گناہ نہیں ہو اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہو موصی کو جب حق کیطرف پھر آئے رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہو وصی پر کہ وصیت کے مضمون سے ع ۲۲ ۶
نہ درگزرے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو كُتِبَ فرض کیا گیا ہو عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ تم پر روزہ رکھنا كَمَا كُتِبَ
جیسا کہ فرض کیا گیا تھا عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اوپر اُن لوگوں کے جو تم سے پہلے تھے چونکہ روزہ ایک سخت عبادت ہے پس عابدوں کی

دلداری کے واسطے فرماتا ہی کہ یہ عبادت تمھارے ہی واسطے خاص نہیں بلکہ کوئی امت اس عبادت سے نہیں چھوٹی اور عربی میں یہ مثل ہو اَلْبَلِيَّةُ اِذَا عَمَّتْ طَابَتْ جیسے فارسی مثل ہو کہ مرگ انبوہ جشنے دارد اور روزہ ہم نے تم پر کیوں فرض کیا ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ تاکہ شاید تم پرہیز کرو گناہوں سے اور روزہ کہ آرزو اور خواہشوں کو توڑنے والا ہو اُسے شروع کرکے تم متقی اور پرہیزگار ہو جاؤ اور تفسیر ع اُس میں ہے کہ یہ اہل قلوب کو ندا ہے یعنی غیبوں کے آسمانوں میں جو لوگ مشاہدہ کا چاند دیکھا چاہتے ہیں اُن کو حضرت رب الارباب سے یہ خطاب مستطاب پہونچتا ہی اور ایسی ندا کے ساتھ جس سے دلوں کو فرحت اور رفع کربت ہو حق تعالےٰ اُن سے فرماتا ہی کہ اے اہل یقین تم پر جمیع مخلوقات اور مکنونات سے امساک کرنا فرض ہوا یعنی اللہ کے سوا کسی کا خیال اپنے دل میں نہ آنے دو اسواسطے کہ تم مشاہدہ کی طلب میں ہو اور یہ مطلب حاصل کرنے کی طرف جو لوگ متوجہ ہیں اُن پر اُن سب چیزوں سے روزہ رکھنا اور اپنے کو بچانا واجب ہے جنسے طبیعت آلودہ ہو جیسا کہ اُن انبیا اور اولیا پر واجب تھا جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں یہاں تک کہ وہ بشریت کے میل سے چھوٹ گئے اور امن و قربت کے مقام میں پہونچ گئے اور عین القضات قدس سرہ نے تمہیدات میں بیان کیا ہی کہ شریعت میں روزہ عبارت ہے نہ کھانے نہ پینے سے اور حقیقت میں عبارت ہے کھانے پینے سے مگر کھانا انا ابیت عند ربی یطعمنی ہو اور پینا وسقٰھم ربھم شرابا طھورا ہی اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ یہ روزہ عارفوں کے سوا اور کسی کے ہاتھ نہیں آتا

مثنوی

مرد عارف چو یافت لذتِ قرب ۔۔۔ نہ بہ گلشن کششں بود نہ بہ شرب

اکل و شربش چہ باشد انس بہ حق ۔۔۔ دائم او در حق ست مستغرق

لقمہ از خوان یطعمنی ۔۔۔ شربت از چشمہ سار یسقینی

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ روزہ رکھو چند روز گنے ہوئے مراد رمضان کا روزہ ہی کہ انتیس[۲۹] دن ہوتا ہے یا تیس[۳۰] دن اور کہتے ہیں کہ یہ ہر مہینے میں ایام بیض کے روزے اور عاشورے کے دن کا روزہ ہی کہ اُنکے روزے رمضان کے روزے کے قبل فرض تھے فَمَنْ كَانَ پس جو کوئی ہو مِنْكُمْ تم میں سے کہ روزے کے مکلف اور مامور ہو مَّرِيْضًا بیمار کہ روزے رکھنے کی قوت نہ رکھے یا روزہ کے سبب سے اسکی بیماری زیادہ ہو جائے اَوْ عَلٰى سَفَرٍ یا ایسے سفر میں ہو جس میں نماز قصر کرنا چاہیے پس جبت روزہ افطار کرے فَعِدَّةٌ پس اُس پر ہے روزہ رکھنا اُن دنوں کے شمار کے موافق جن میں اُس نے افطار کیا مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ اور دنوں سے وَعَلَى الَّذِيْنَ اور اُن لوگوں پر جو يُطِيْقُوْنَهٗ طاقت رکھتے ہیں کہ روزہ رکھیں اور روزہ نہ رکھا چاہیں فِدْيَةٌ بدلا دینا ہی اور وہ بدلا طَعَامُ مِسْكِيْنٍ کھانا ہی فقیر کا ہر فقیر کو ہر روزے کے مقابلہ میں نصف صاع گیہوں حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر کہ دو من کے قریب ہوتا ہی یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا بعد اُسکے منسوخ ہو گیا اور بعضے مفسروں نے کہا ہی کہ یہاں لا پوشیدہ ہے اصل میں لَا يُطِيْقُوْنَهٗ ہے یعنی جو شخص روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھے جیسے کام سے گزرے ہوئے بوڑھے آدمی وہ فدیہ دے اس صورت میں اس آیت کا حکم منسوخ نہ ہو گا فَمَنْ تَطَوَّعَ پس جو کوئی زیادہ کرے اپنی خوشی سے خَيْرًا نیکی اور مقدار سے زیادہ فدیہ دے یا ایک فقیر سے زیادہ کو کھانا کھلائے یا روزہ بھی رکھے اور کھانا بھی کھلائے فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ پس یہ زیادتی بہتر ہے واسطے اسی کے اجر زیادہ ہونے کے سبب سے وَاَنْ تَصُوْمُوْا اور یہ کہ روزہ رکھو طاقت والوں کو فرماتا ہی یا اُن لوگوں کو جنھیں افطار کرنے کی اجازت ہے خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمھارے فدیہ دینے سے اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور اگر ہو تم کہ جانتے ہو روزہ کی فضیلت شَهْرُ رَمَضَانَ یہ روزے جو ہم نے کہے ماہ رمضان کے ہیں الَّذِيْٓ اُنْزِلَ وہ مہینہ کہ اُتارا گیا فِيْهِ الْقُرْاٰنُ اُس میں قرآن یعنی قرآن نازل ہونے کی ابتدا اُس مہینے میں تھی یا ماہ رمضان میں تمام قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور وہاں سے آیت آیت یا سورہ سورہ بندوں

کی مصلحتوں کے موافق نازل ہوا اور اس ماہِ رمضان کے ساتھ روزہ خاص ہونے میں ایک یہ حکمت لوگوں نے کہی ہے کہ چونکہ اس مہینے میں یہ کلمات یعنی قرآن شریف جو ارواح کی غذا ہے تمہارے واسطے بھیجی پس اعضا کی غذا سے اسے الگ لازم رکھو اور ہم نے قرآن کو اُتارا ہے هُدًى لِّلنَّاسِ درحالیکہ راہ دکھانیوالا ہے لوگوں کو وَبَيِّنَاتٍ اور دلیلیں روشن ہیں مِّنَ الْهُدَىٰ حلال اور حرام سے وَالْفُرْقَانِ اور حدود اور احکام اور تمام شرائع دین سے کہ حق و باطل میں جدائی کرنیوالا ہے فَمَن شَهِدَ پس جو کوئی حاضر ہو مِنكُمُ الشَّهْرَ تم میں سے اے لوگو جو روزہ رکھنے کا حکم دیے گئے ہو یعنی جو تم میں سے شہر میں مقیم ہو ماہ رمضان میں یا یہ معنی ہیں کہ پائے جو کوئی تم میں سے رمضان کا چاند فَلْيَصُمْهُ پس چاہیے کہ روزہ رکھے اُس مہینے کا وَمَن كَانَ مَرِيضًا اور جو کوئی بیمار ہو أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ یا سفر میں ہو اور افطار کرے فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ پس اس پر ہے قضا اُن روزوں کی ان دنوں کی تعداد کے موافق اور دونوں میں پہلی آیت میں مقیم کو اختیار دینا جو مذکور ہے وہ اس آیت کے حکم سے منسوخ ہوا يُرِيدُ اللَّهُ چاہتا ہے خدا بِكُمُ الْيُسْرَ ساتھ تمہارے آسانی وَلَا يُرِيدُ اور نہیں چاہتا ہے بِكُمُ الْعُسْرَ ساتھ تمہارے دشواری تو ضرور مسافر اور مریض کو افطار کی اجازت دی وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اور چاہتا ہے تاکہ تم تمام کرو روزے رمضان کے یا اُن دنوں کے روزے جنہیں مرض اور سفر کے عذر سے تم نے افطار کیا ہے وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ اور تاکہ بزرگی کے ساتھ یاد کرو خدا کو یا عید الفطر کی شب کو چاند دیکھنے کے وقت سے فجر تک اور فجر سے عید کی نماز ادا کرنیکے وقت تک تکبیر کہو عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ اوپر اُسکے کہ راہ دکھائی خدا نے تمہیں ساتھ روزے کے وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور تاکہ تم شکر کرو آسانی کی نعمت پر یا روزہ کا ثواب اجیب کرو نیکی اور اسکا اجر خاص کرنے کی نعمت پر کہ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهٖ روزہ کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ باوصف اسکے کہ بندے یہ عبادت کرتے ہیں مگر اُنسے حق تعالےٰ سلب کرتا ہے اور اپنے ساتھ روزہ کو خاص کرکے شرف اور بزرگی بخشتا ہے کہ الصَّوْمُ لِي اور اسکے اجر اور ثواب کو اپنی درگاہ کے ساتھ خصوصیت دیتا ہے کہ أَنَا أَجْزِي بِهٖ بیت

ہرچہ بداں شرع بشارت دہ است از ہمہ حرفے انا اجزی بہ است

وَإِذَا سَأَلَكَ اور جب پوچھیں تم سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عِبَادِي بندے میرے عَنِّي میری صفت سے یا میرے معاملے سے جو اُن کے ساتھ دعا کے وقت کرتا ہوں فَإِنِّي قَرِيبٌ پس میں نزدیک ہوں علم اور قبول کرنیکے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم خدا کو کیونکر پکاریں اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا مجھ سے نزدیک ہے کہ میں اس سے راز کہوں یا دور ہے کہ دور سے چیخوں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ بندوں سے نزدیک ہوں جس طرح وہ مجھے پکاریں مجھ سے اُنکی پکار پوشیدہ نہیں أُجِيبُ جواب دیتا ہوں میں دَعْوَةَ الدَّاعِ پکار پکارنیوالے کا إِذَا دَعَانِ جب مجھے پکارتا ہے اور اُسکی حاجت روا کر دیتا ہوں اگر چاہوں یا اگر اسکا سوال مرضی الٰہی کے موافق ہو یا اگر بندے کی بھلائی اُس دعا کے قبول کرنے میں ہو فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي پس چاہیے کہ بندے قبول کریں میرے حکم کو وَلْيُؤْمِنُوا بِي اور چاہیے کہ ایمان رکھنے پر میرے ساتھ ثابت رہیں تاکہ اجابت کے ساتھ اُنکا وثوق متحقق رہے لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ تاکہ شاید راہ راست پر رہیں بعضے مفسرین اس بات پر ہیں کہ ان بندوں اور دعا کرنیوالوں سے روزہ دار مراد ہیں کہ اُنکی دعا مقرون باجابت ہے اور یہ امر کہ اس آیت کے قبل روزہ کے دنوں کا حکم اور اس آیت کے بعد روزہ کی شبوں کا حکم بیان فرمایا ہے یہ امر بھی اسی قول کی تاکید کرتا ہے کہ روزہ دار ہی اس آیت میں مراد ہیں ابتداءً مسلمانوں کو رمضان کی راتوں میں عشاء کی نماز ادا کرنے تک یا سو رہنے تک کھانے پینے جماع کرنے کی اجازت تھی اس سے زیادہ نہیں صحابہ کا ایک گروہ غلبۂ شہوت کی وجہ سے صبر نہ کر سکا جس وقت کہ مباشرت حرام تھی اسوقت اُسکے مرتکب ہوئے دوسرے دن یہ بات جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں پہونچی اور یہ آیت نازل ہوئی أُحِلَّ لَكُمْ حلال کی گئی واسطے تمہارے لَيْلَةَ الصِّيَامِ بیچ رات روزوں کے

الرَّفَثُ یہ کنایہ ہے مُباشرت سے اِلٰی نِسَآئِکُمْ ط ساتھ عورتوں اپنی کے هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وہ پوشش ہیں واسطے تمھارے وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط اور تم بھی لباس ہو واسطے اُنکے یہ اختلاط اور لپٹنے سے کنایہ ہے جیسا کہ لباس کو بدن سے ہوتا ہے عَلِمَ اللّٰهُ جانا خدا نے ازل میں اَنَّکُمْ یہ کہ تم کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ ہو کہ خیانت کروگے اَنْفُسَکُمْ ساتھ جانوں اپنی کے اور بے وقت مباشرت کرکے اپنے اوپر ظلم روا رکھوگے فَتَابَ عَلَیْکُمْ پس پھر آیا اوپر تمھارے رحمت کے ساتھ اور روزہ کی راتوں میں کھانے پینے مباشرت کرنے کی تم کو اجازت دی وَعَفَا عَنْکُمْ اور معاف کیا تم سے اُس خیانت کو فَالْئٰنَ پس اب بَاشِرُوْهُنَّ مباشرت کرو اُن سے روزوں کی راتوں میں وَابْتَغُوْا اور ڈھونڈھو مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ ط جو لکھ دیا اللہ نے واسطے تمھارے لوح محفوظ میں یعنی فرزند مراد یہ ہے کہ آدمی کو مُباشرت سے غرض اصلی یہ رکھنا چاہیے کہ بقائے نسل چاہے نہ کہ شہوت سے فقط مزہ حاصل کرنا وَکُلُوْا اور کھاؤ وَاشْرَبُوْا اور پیو روزہ کی راتوں میں حَتّٰی یَتَبَیَّنَ اس وقت تک کہ روشن ہو لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ واسطے تمھارے تاگا سفید کہ دن کی روشنی سے کنایہ ہے مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ تاگے سیاہ سے کہ تاریکی شب کیطرف اشارہ ہے صحیحین میں روایت ہے کہ بعضے صحابہ سفید اور سیاہ تاگا پاؤں میں باندھ کر کھانے پینے وغیرہ کا شغل اُسوقت تک رکھتے تھے جب تک سفیدی اور سیاہی میں فرق ظاہر ہوتا یہاں تک کہ مِنَ الْفَجْرِ ص جو خیط ابیض یعنی سفید تاگے کا بیان ہے نازل ہوئی تب انھوں نے جانا کہ سفید تاگے سے نور صبح کا ظہور مراد ہے ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ج پھر تمام کرو روزہ کو رات تک وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ اور مباشرت نہ کرو عورتوں سے وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ لا حالانکہ تم مقیم اور معتکف ہو فِی الْمَسٰجِدِ ط بیچ مسجدوں کے اس سے اعتکاف والے لوگ مراد ہیں کہ مباشرت کی صورت سے انھیں ممانعت ہوئی اور امام مالک رحمہ اللہ سب تلذذ معتکف پر حرام رکھتے ہیں اور محققوں کے نزدیک اعتکاف کے یہ معنی ہیں کہ اوامر و نواہی کے دائرہ میں اپنے نفس کو نگاہ رکھنا شیخ ابوبکر واسطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نفس کو روکنے جوارح کی حفاظت کرنے وقت کی رعایت کرنے کا نام اعتکاف ہے جب یہ تینوں شرطیں بجالائے تو جہاں چاہے معتکف ہو سکتا ہے ایک عزیز ایک دروازہ پر آیا اور خادم سے بولا کہ مجھے پاک جگہ بتا کہ نماز پڑھوں خادم بولا کہ اپنا دل ماسوی اللہ سے پاک کر اور جہاں چاہ نماز پڑھے

نظم

ازاں محراب ابرو رو مگرداں	اگر در مسجدے ور در خرابات
دل فارغ بباید پاک از اغیار	کہ تا لذت بیابی در مناجات
تو گر دربند مال و جاہ باشی	کجا یابی صفا ہیہات ہیہات

تِلْکَ یہ جو روزہ اور اُسکے متعلقات کے باب میں کہا گیا حُدُوْدُ اللّٰهِ حدیں ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے دین میں مقرر کردیں فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط پس اُسکے نزدیک نہو یہ اُن حدوں سے تجاوز کرنے کی ممانعت میں مبالغہ ہے اسواسطے کہ جب اُس سے قریب ہی نہو گا تو اُس سے خودبخود تجاوز ہونے کی کیا صورت ہے کَذٰلِکَ جیسے ان احکام کی تشریح کی اسیطرح یُبَیِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہے خدا اٰیٰتِهٖ نشانیاں اپنی امر و نہی اور وعدے وعیدے لِلنَّاسِ واسطے عام لوگوں کے لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ○ تاکہ شاید وہ پرہیز کریں اور اللہ کی حدوں سے نہ گزریں وَلَا تَاْکُلُوْٓا اور نہ کھاؤ اَمْوَالَکُمْ مالوں اپنے کو کہ واقع ہیں بَیْنَکُمْ درمیان تمھارے یعنی نہ کھاؤ ایک دوسرے کا مال بِالْبَاطِلِ ساتھ بُرے طور کے جیسے چوری خیانت غصب جوا اور عقود فاسد یا اپنے مالوں کو خلاف شرع کاموں میں نہ صرف کرو جیسے شرابخواری زناکاری اور فسق کے اور اقسام وَتُدْلُوْا یہ عطف ہے فعل منہی پر یعنی فرو گذاشت نہ کرو اور نہ ٹال دو بِهَآ اُس مال کو اِلَی الْحُکَّامِ طرف حکام ظالم کے یا اُن مالوں میں سے

حکام کو کچھ رشوت نہ دو لِتَاْكُلُوْا تاکہ کھاؤ اُنکی حمایت سے فَرِيْقًا ایک مقدار مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ مال لوگوں سے بِالْاِثْمِ ساتھ ظلم و ستم
کے یا جھوٹی قسم کے ساتھ یا جھوٹی گواہی کے ساتھ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور تم جانتے ہو کہ ظلم کرتے ہو يَسْـَٔلُوْنَكَ سوال کرتے ہیں ع ۲۳ ۶
تم سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ نئے چاندوں سے معاذ بن جبل اور ثعلبہ رضی اللہ عنہما جو بڑے انصار میں سے تھے
اُنھوں نے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب کہ چاند کبھی باریک دکھائی دیتا ہے اور دن گزرنے سے اُس کا نور
تمام و کمال ہو جاتا ہے اور پھر گھٹنے لگتا ہے حق تعالیٰ علم سے جانتا تھا کہ انھیں چاند کے ناقص اور کامل ہونے کی حکمت جان لینا مشکل نہیں اُسکا
فائدہ پہچان لینے کے باب میں یہ جواب بھیجا قُلْ هِيَ کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ نئے چاند مَوَاقِيْتُ زمانوں
اور وقتوں کے نشان ہیں لِلنَّاسِ واسطے لوگوں کے مزدوروں کی اُجرت عورتوں کی عدت حمل کی مدت دودھ پلانے اور چھڑانے
کے زمانے قرضوں کے اوقات شرطوں کی تحقیق میں وَ الْحَجِّ ؕ اور وقتوں کی نشانیاں حج کے واسطے ہیں کہ اُن کے سبب سے موسم
حج کو جانتے ہیں وَ لَيْسَ الْبِرُّ اور نہیں ہے نیکی بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ بیچ اس بات کے کہ آؤ تم گھروں کو مِنْ ظُهُوْرِهَا
پشت اُنکی سے زمانۂ جاہلیت میں جو کوئی حج یا عمرہ کا احرام باندھتا تو گھر میں دروازے سے پھر آنا اُس پر حرام تھا اگر گھر والے لوگ ہوتے تو
چھت پر سے یا دیوار میں راہ کر کے گھر میں آتے اور خیمے والے لوگ خیموں کے پیچھے سے آتے اور اپنے اعتقاد میں اس عمل کو بڑی نیکی جانتے
اور اُسکے تارک کو فاسق فاجر کہتے تھے اور یہ حکم سب عرب کو شامل تھا مگر حمس کو اور یہ چند قبیلے تھے قریش اور بنو عامر اور ثقیف وغیرہ
اپنے دین میں سختی کے سبب سے اور قبیلوں کو حمس کہتے تھے ایک دن احرام کے دنوں میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک
دروازے سے نکلے اور آپ کے پیچھے رفاعہ انصاری نے بھی اُسی دروازہ سے قدم باہر رکھا سب مہاجر و انصار نے ایک ہی دفعہ رفاعۂ انصاری
کو فاجر کہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رفاعہ سے پوچھا کہ تم نے یہ جرأت کیوں کی اُنھوں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی اقتدا اور پیروی کی
آپنے فرمایا کہ مجھے دروازے سے باہر آنا روا تھا اسواسطے کہ میں حمس سے ہوں یعنی قریش ہوں اور تم نہیں ہو اُنھوں نے عرض کیا کہ اے اہل عالم
کے سردار اگر آپ حمس میں سے ہیں تو میں بھی حمس میں سے ہوں میرا دین آپ ہی کا دین ہے اور میرا آئین آپ ہی کا آئین ہے اُسی وقت یہ آیت نازل
ہوئی کہ تم لوگوں نے اس قاعدہ کا نام نیکی رکھا ہے یہ نیکی نہیں ہے وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ اور لیکن نیکی اُس شخص کی ہے یا نیکی والا وہ شخص
ہے جو خدا کے غصہ سے بچے یا زمانۂ جاہلیت کے کاموں سے پرہیز کرے وَ اْتُوا الْبُيُوْتَ اور آؤ تم اپنے گھروں کے اندر حالت احرام وغیرہ میں
مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ دروازوں اُنکے سے وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اور جن باتوں کا اُسنے حکم فرمایا ہے اور جن چیزوں سے اُسنے منع کیا ہے
اُنکا لحاظ رکھو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ تاکہ مگر تم چھوٹ جانے والے ہو وَ قَاتِلُوْا اور مار ڈالو اور لڑائی کرو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا
کے الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ اُن لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اور حد سے نہ گزرو یعنی جب تک وہ لڑائی نہ شروع کریں
تم بھی پہل نہ کرو آیت سیف سے یہ حکم منسوخ ہے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ نہیں دوست رکھتا زیادتی کرنیوالوں کو جس
سال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ عمرہ کی نیت سے مکہ معظمہ کو تشریف لیے جاتے تھے عرب کے احمقوں اور
بے ادب مشرکوں نے مکہ میں داخل ہونے سے اُنھیں منع کیا اور حدیبیہ میں اس بات پر صلح ہوئی کہ اگلے سال مسلمان لوگ مکہ میں آئیں اور مشرک
لوگ تین دن کے واسطے شہر خالی کر دیں تاکہ مسلمان فراغت سے عبادت کی رسموں پر قیام کر سکیں دوسرے سال جب عمرہ قضا کرنیکی نیت سے باہر
جاتے تھے صحابہ کو تامل ہوا کہ مبادا قریش عہد شکنی کر کے لڑائی شروع کریں اور ماہ حرام اور بلدہ حرام میں قتال کیونکر ہوگا تو پہلی آیت نازل ہوئی

کہ اگر وہ لڑیں تو تم بھی لڑو اور دوسرے یہ بھی فرمایا کہ وَاقْتُلُوْهُمْ اور قتل کرو تم اپنے قاتلوں کو حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ جہاں پاؤ حل میں خواہ حرم میں وَاَخْرِجُوْهُمْ اور باہر کر دو انھیں حرم سے مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ جہاں سے کہ انھوں نے تمھیں باہر کر دیا ہے یعنی مکہ سے وَالْفِتْنَةُ اور شرک کرنا ان کا اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ بہت سخت ہے ناپسند ہونے میں اس بات سے کہ تم انھیں حرم میں قتل کرو وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ اور مقاتلہ نہ کرو تم کافروں سے عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ نزدیک مسجد حرام کے اس سے تمام حرم مراد ہے حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ تا وقتیکہ وہ لڑیں تم سے حرم میں اور خود ہتک حرمت کریں فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ پس اگر وہ تمھیں قتل کرنے میں ابتدا کریں فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ پس تم بھی انھیں کرو اور کچھ باک نہ رکھو اس واسطے کہ انھیں نے حرم کی حرمت بالائے طاق رکھدی ہے اور لڑائی کے دروازے کھول دیے ہیں كَذٰلِكَ ایسی ہی ہے جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۞ سزا کفار ستمگار کی فَاِنِ انْتَهَوْا پس اگر شرک سے باز آئیں فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ پس تحقیق کہ خدا بخشنے والا ہے اُس گناہ کو جسکے زمانہ کفر میں مرتکب ہوئے ہیں رَّحِيْمٌ ۞ مہربان ہے کہ اسلام کی برکت سے انھیں دار السلام یعنی جنت میں پہونچائیگا وَقٰتِلُوْهُمْ اور مشرکین کے ساتھ قتال کرو حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ یہاں تک کہ کچھ فتنہ نہ رہے یعنی شرک کا اثر بھی باقی نہ رہے وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ اور ہو طاعت اور عبادت لِلّٰهِ ؕ خدا کے واسطے فَاِنِ انْتَهَوْا پس اگر شرک لوگ پھر کھڑے ہوں کفر سے فَلَا عُدْوَانَ پس نہیں ظلم اور زیادتی یعنی اُسکی جزا اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۞ مگر ظالموں پر اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ مہینہ حرمت والا یعنی اس سال ذیقعدہ کا مہینہ کہ اس میں عمرہ قضا کرنے تم جاتے ہو بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ بدلا مہینہ حرمت والے کا ہے یعنی گزشتہ سال کے ذیقعدہ کے عوض میں ہے جسمیں انھوں نے تمکو ممانعت کی تھی معنی یہ ہیں کہ اگر وہ جنگ کریں تو تم نہ ڈرو اس واسطے کہ انھوں نے حرمت والے مہینے میں تمھیں مکۂ معظمہ جانے سے باز رکھا تم بھی اگر اس مہینے میں اُن سے قتال کروگے اُس حرکت کے عوض میں تو اُنسے برابر ہو جاؤگے وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ اور حرمتوں کی برابری ہے یعنی تمھارا اس مہینے کی حرمت چھوڑ دینا اُنکے اس مہینے کی حرمت چھوڑ دینے کا بدلا ہے فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ پس جو کوئی تمپر ظلم کرے مقاتلہ میں پہل کر کے فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ پس تم بھی اُسپر ظلم کرو یعنی اُسکے ساتھ قتال کرو یہ لفظ بر سبیل مشاکلت ہے اور مراد یہ ہے کہ اُسے اُسکے ظلم کی جزا دو بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ مانند اُس چیز کے جو اُس نے تمپر ظلم و زیادتی کی ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اور پرہیزگاری کرو وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جانو تم کہ خدا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۞ ساتھ پرہیزگاروں کے ہے یار اور مددگار اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ قضا کرنے کا قصد کیا تو ایک جماعت نے کہا کہ ہم خرچ راہ نہیں رکھتے اور جنھیں دسترس ہے وہ ہمیں کچھ نہیں دیتے کہ ہم زاد راہ کریں حکم ہوا کہ وَاَنْفِقُوْا اور خرچ دو اے مالدارو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اور نہ ڈالو اپنے تئیں اپنے ہاتھوں سے اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ ہلاکت میں یعنی بخل نہ کرو کہ اُس سے دل خراب اور ہلاک ہو جائے اَلْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ اِلَى النَّارِ مثنوی

بخل و خست مرد را رسوا کند	بلکہ در چاہ ہلاکش افگند
روے جنت را کجا بیند بخیل	بستہ بہ افتادہ زیر پاے فیل
اسخیار ا با جہنم کار نیست	جاے ممسک جز میان نار نیست

وَاَحْسِنُوْا ۛ اور نیکی کرو غازیوں کے ساتھ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۞ دوست رکھتا ہے نیکی کرنیوالوں کو وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ اور پورا کرو حج اور عمرہ یعنی اُسکے مناسک اور حدود اور فرائض اور سنتیں اور آداب تمام و کمال ادا کرو لِلّٰهِ

معانقہ

ہ بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے نزدیک ہے دوزخ سے ۱۲ منہ

معانقہ نزد متقدمین

واسطے خدا کے نہ کہ کافروں کی طرح کہ وہ بتوں کے نام پر طواف کرتے ہیں اور لبیک کہتے ہیں فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ پس اگر باز رکھے جاؤ بیماری اور خوف دشمن کی وجہ سے اور زاد و راحلہ کم ہونے کے سبب سے فَمَا اسْتَيْسَرَ پس تم پر ہے جو کچھ میسر ہو مِنَ الْهَدْيِ ج قربانی سے اور قربانی منا میں بھیجنا چاہیے کہ امام اعظم کے قول پر وہی ذبح کرنے کی جگہ ہے وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ اور نہ منڈاؤ تم سروں اپنے کو یعنی احرام سے باہر نہ آؤ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ جب تک کہ پہونچ جائے قربانی مَحِلَّهٗ ط اپنی جگہ پر کہ وہ منا ہے فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ پس جو کوئی ہو تم میں سے مَّرِيْضًا بیمار احرام کے وقت اَوْ بِهٖٓ اَذًى یا ہو اُسے کچھ رنج و ایذا مِّنْ رَّاْسِهٖ اُسکے سر سے جیسے درد سر یا زخم یا خون کا غلبہ اس سبب سے ضرور ہو کہ سر منڈا ڈالے فَفِدْيَةٌ پس اُسپر بدلا دینا ہے اس آیت کا شان نزول یہ لکھا ہے کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ جب احرام میں تھے تو اُنکے جوئیں پڑیں اور قحط زدہ آدمیوں کی طرح اُن کا سر کھانے لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حال سے اطلاع پاکر فرمایا کہ سر منڈ ڈال اور بھیڑ ذبح کر اور محتاجوں کو کھلا اُنھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بھیڑ ذبح کرنے کی میں استطاعت نہیں رکھتا حکم صادر ہوا کہ بدلا دے مِّنْ صِيَامٍ روزہ سے اور حدیث میں حکم قرار پایا ہے کہ تین روزے رکھے اَوْ صَدَقَةٍ یا صدقہ دے اور وہ چھ فقیروں کو کھانا دینا ہے ہر ایک کو دو من گیہوں اَوْ نُسُكٍ ج یا قربانی اور ادنیٰ قربانی ایک بھیڑ ہے فَاِذَآ اَمِنْتُمْ وقف پس جب بے خوف ہو جاؤ دشمن سے یا بیماری سے فَمَنْ تَمَتَّعَ پس جو کوئی فائدہ اُٹھائے بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ یعنی اکٹھا کرے حج اور عمرہ ایک ہی سفر میں تمتّع کے طور پر جاننا چاہیے کہ حج اور عمرہ یا جدا جدا ہے کہ پہلے حج کا احرام کرے اور اُسکی شرطیں بجالائے اور جب حج تمام ہو تو حرم سے باہر زمین حل پڑ جائے اور وہاں سے عمرہ کا احرام کرے اور اُسکے اعمال بجالائے اور امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہی افضل ہے یا قران کے طور پر کہ احرام کے وقت حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرے اور لَبَّيْكَ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ مَعًا کہے اور حج کے اعمال اور ارکان پر اکتفا کرے اس واسطے کہ عمرہ حج میں اس طرح داخل ہے جیسے غسل میں وضو اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ صورت افضل ہے یا تمتع کے طور پر کہ موسم حج میں جب میقات پر پہونچے اور عمرہ کا احرام کرے اور مکہ میں آکر عمرہ کے اعمال سے فارغ ہو اور احرام سے باہر ہو کر جو چیزیں منع تھیں اُن سے بہرہ مند ہو تو یہ صورت ہے کہ مکہ کے اندر ہی ترویہ کے دن یعنی بقرعید کی آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھے اور مکہ میں اگر حج سے فراغت کرے امام احمد حنبل رحمہ اللہ تعالےٰ نے اس قسم کو اختیار کیا ہے اور اس آیت میں حقتعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص متمتع ہو فَمَا اسْتَيْسَرَ پس اُس پر ہے جو کچھ میسّر ہو گائے یا بھیڑ یا اونٹ مِنَ الْهَدْيِ ج قربانی سے اس نعمت کا شکرانہ کہ دو عبادتیں اکٹھا کرنے کی اُسے توفیق ہوئی فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ پس جو کوئی نہ پائے قربانی یعنی قربانی کرنے کی جسے قدرت نہ ہو فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ پس حکم روزہ رکھنے کا ہے تین دن برابر فِي الْحَجِّ یعنی حج کے دنوں میں وَسَبْعَةٍ اور روزہ رکھنا سات دن اِذَا رَجَعْتُمْ ط جب پھر و تم اپنے وطن کو تِلْكَ یہ دن یعنی تین اور سات دن عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ط دس پورے ہیں یہ قید تاکید کے واسطے ہے اور اُسے تمام کرنے میں زیادہ اہتمام کرنے کے لیے ذٰلِكَ یہ حکم قربانی کا یا روزوں کا یا تمتع اور قران کا لِمَنْ واسطے اُسی شخص کے واسطے ہے جو لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ نہ ہوا اہل اُس کا یعنی نہ ہو مکہ کا رہنے والا حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط مجاور مسجد حرام کا یعنی آفاقی ہو مکی نہیں اسواسطے کہ آفاقی لوگ حج کے مہینوں میں دونوں عبادتوں سے متمتع ہو سکتے ہیں اور اہل حرم حج کے زمانہ کے سوا اور دنوں میں عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں پس انھیں قران اور تمتع نہیں ہوتا یہ قول امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ کا ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اور جو احکام حج کے باب میں صادر ہوئے ان کا لحاظ رکھو وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور

ع ۲۵

جانو تم کہ اللہ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ○ سخت عذاب والا ہے اُس شخص پر جو امر و نہی کی پابندی نہ کرے اَلۡحَجُّ زمانہ حج کا اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ چند مہینے ہیں مشہور و معروف یعنی شوال ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے نو دن اور دسویں شب صبح تک امام شافعی رحمۃ اللہ کے مذہب پر اور امام اعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ نے دسواں دن بھی شمار کیا ہے فَمَنۡ فَرَضَ پس جو کوئی فرض کرے فِیۡهِنَّ الۡحَجَّ ان مہینوں میں حج لبیک کہنے اور قربانی بھیجنے سے مذہب حنفی کے بموجب اور احرام کی نیت سے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ کے قول پر فَلَا رَفَثَ یہ نفی ہے نہی کے معنی میں یعنی عورتوں سے جماع اور اختلاط کرنے سے پرہیز کرے یا یہ معنی ہیں کہ بیہودہ بات نہ کہے وَلَا فُسُوۡقَ اور حد شرع سے نہ گزرے اور ممنوعات شرعی کا مرتکب نہ ہو وَلَا جِدَالَ اور چاہیے کہ خادموں اور رفیقوں سے جنگ و جدال نہ کرے اور خصومت نہ اختیار کرے فِی الۡحَجِّ ؕ حج کے دنوں میں قریش بازار منا میں باہم مجادلہ کرتے تھے ہر ایک کہتا تھا کہ ہمارا ہی حج پورا ہوا تو یہ حکم نازل ہوا کہ جدال نہ کرو وَمَا تَفۡعَلُوۡا اور جو کچھ کرتے ہو تم مِنۡ خَيۡرٍ نیکی سے یَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ جانتا ہے اُسے اللہ وَتَزَوَّدُوۡا اور خرچ راہ لیا کرو قافلہ یمن میں سے ایک قوم کے لوگ بے سواری اور خرچ راہ لیے حج کا قصد کرتے اور مکہ معظمہ میں احتیاج ظاہر کرکے قافلہ والوں سے کچھ کچھ حق تعالےٰ نے حکم فرمایا کہ راہ کا خرچ لایا کرو تاکہ لوگوں کے دلوں پر گراں نہ ہو جایا کرو فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى پس بہترین زاد راہ پرہیز کرنا ہے طمع سے اور لوگوں کو تشویش میں نہ ڈالنے اور لوگوں سے سوال نہ کرنے سے اور عارفوں کے نزدیک اس آیت میں زاد سفر آخرت لینے کا اشارہ ہے اور راہ آخرت میں بہترین زاد پرہیزگاری ہے امام قشیری رحمۃ اللہ تعالےٰ نے کہا ہے کہ لوث گناہ سے جسم کو دور رکھنا عوام کا تقویٰ ہے اور ماسوی اللہ کے مشاہدے سے بدل اجتناب اور پرہیز کرنا خواص کا تقوےٰ ہے اور حقیقت امر یہ ہے کہ توشہ کے بغیر راہ عشق بسر ہو نہیں سکتی اور جب تک شوق کا توشہ نہ ہو محبت کا مرحلہ طے نہیں ہو سکتا **بیت**

راہ زیں گونہ است بسم اللہ کہ دارد عزم راہ ۔۔۔ زاد راہ عاشقاں در دست دردے زرد و آہ

وَاتَّقُوۡنِ اور ڈرو تم مجھ سے يٰٓاُولِی الۡاَلۡبَابِ ○ اے عقلمندو لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ نہیں ہے تم پر جُنَاحٌ کچھ گناہ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا اس بات میں کہ طلب کرو تم موسم حج میں فَضۡلًا روزی مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ رب اپنے سے بذریعہ تجارت تاجر لوگ جو حج کو آتے انھیں عرب کے کچھ لوگ کہتے داج لاحاج یعنی اس آنے والے کو کچھ حاصل نہیں حق تعالےٰ نے فرمایا کہ سودا اور معاملہ فیض حج سے انھیں بے نصیب نہیں کرتا بشرطیکہ مقصد اصلی اور مقصود کلی حج ہو فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ پھر جب پھرو تم مِّنۡ عَرَفٰتٍ اُس مقام سے جسکو عرفات کہتے ہیں اس سبب سے کہ حضرت آدم اور حوا علیہما السلام وہاں پر ایک دوسرے کے حال سے واقف ہوئے فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ تو یاد کرو خدا کو لا الٰہ الا اللہ اور لبیک کہکر عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَـرَامِ نزدیک مشعر حرام کے اور وہ ایک مقام معین ہے عرفات و منا کے درمیان کہ اُسے مزدلفہ کہتے ہیں وَاذۡكُرُوۡهُ اور یاد کرو تم اُسے اُس مقام پر اچھی طرح كَمَا هَدٰٮكُمۡ ۚ جیسے کہ اُسنے ہدایت کی تمھیں ساتھ مناسک حج کے وَاِنۡ كُنۡتُمۡ اور تحقیق کہ تھے تم مِّنۡ قَبۡلِهٖ پہلے ہدایت حق سے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہادی مطلق ہیں انکے بعثت کے قبل لَمِنَ الضَّآلِّيۡنَ ○ گمراہوں میں سے ثُمَّ اَفِيۡضُوۡا پس پھرو تم یہ خطاب قریش کیطرف ہے اور اُنکے خلفا کی جانب کہ سب عرب تو عرفات پر ٹھہرتے اور وہ لوگ مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے اور اس سبب سے خلق پر اپنی رفعت و بلندی اور بڑائی کرتے تھے اور ٹھہرنے کے مقام پر سب کی برابری ننگ و عار جانتے تھے اور پھرتے وقت بھی دوسری راہ سے پھرتے تھے حق تعالےٰ نے حکم فرمایا کہ پھرو تم مِنۡ حَيۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ اُس جگہ سے کہ پھرتے ہیں سب لوگ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اور مغفرت چاہو خدا سے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے ان لوگوں کے پچھلے گناہ جو مغفرت چاہنے والے ہیں
رَّحِیْمٌ ○ مہربان ہے اُسپر جو حج کرے فَاِذَا قَضَیْتُمْ اور جب حج کر چکے تم اور بجالا چکے تم مَّنَاسِکَکُمْ اپنے حج کے کام اور
اُسکے لوازم فَاذْکُرُوا اللّٰہَ تو یاد کرو تم اللہ کو اور حمد کرو اسکی کَذِکْرِکُمْ مثل یاد کرنے اپنے کے اٰبَآءَکُمْ باپوں اپنے کو جاہلیت
کی رسم یہ تھی کہ عرب کے اشراف مناسک حج سے فراغت کرکے حرم کے سامنے یا مسجد منا اور جبل الرحمۃ کے مابین کھڑے ہوتے اور اپنے آباد
اجداد کے حسب و نسب کی رفعت و شہرت پر باہم فخر کرتے حکم ہوا کہ جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو اُسی طرح خدا کو یاد کرو اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا
بلکہ اس سے بہت زیادہ اور بڑھ کر اس واسطے کہ اسی نے تمہارے باپ دادا کو ان مراتب اور مناقب کے ساتھ خصوصیت بخشی تھی فَمِنَ
النَّاسِ پس لوگوں میں سے مَنْ یَّقُوْلُ وہ شخص ہے جو کہتا ہے رَبَّنَآ اے رب ہمارے اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا دے ہمیں دنیا میں
فلانی چیز اور فلانی چیز یعنی دنیا کی ناچیز پونجی مانگتے ہیں وَمَا لَہٗ اور نہیں دینا چاہنے والے کو فِی الْاٰخِرَۃِ آخرت میں مِنْ خَلَاقٍ ○
کچھ نصیب اور حصہ اگر مانگنے والا کافر ہے تو اس جہان کی نعمت سے بے نصیب پڑا ہے اور اگر مومن ہے تو اور مومنوں کی طرح اُسکا حصہ نہیں
وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ اور لوگوں میں کوئی ہوتا ہے جو یہ کہتا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا اے رب ہمارے عطا کر ہمیں فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً اس
دنیا میں بھلائی یعنی طاعت کی توفیق وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً اور اُس جہان میں بھلائی یعنی جنت اور بعض مفسروں نے کہا ہے
کہ اس جہاں کی بھلائی قناعت ہے اور اُس جہان کی بھلائی شفاعت ہے وَّقِنَا اور بچا ہمیں عَذَابَ النَّارِ ○ آتش دوزخ کے عذاب سے
حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ اس جہان کی بھلائی تو نیک عورت ہے اور اُس جہان کی بھلائی حور پسندیدہ ہے اور عذاب النار وہ
جورو ہے جو ناشائستہ بدخو سخت گو ہو

مثنوی

زن بد در سرائے مرد نکو — ہم دریں عالم ست دوزخ او
زینہار از قرین بد زنہار — وقنا ربنا عذاب النار

اُولٰٓئِکَ وہ گروہ جو دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگتے ہیں لَهُمْ نَصِیْبٌ واسطے اُنکے حصہ ہے مِّمَّا کَسَبُوْا اس چیز سے جو انھوں نے
عمل کیا یعنی درخواست کی وَاللّٰہُ اور خدا سَرِیْعُ الْحِسَابِ ○ جلد حساب کرنیوالا ہے لمحہ بھر میں سب مخلوق کا حساب کریگا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ نصف
اور یاد کرو خدا کو یعنی تکبیر کہو فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ بیچ دنوں گنے ہوئے کے کہ وہ ایام تشریق ہیں اور وہ تین دن ہوتے ہیں عید اضحیٰ کے
بعد اور امام اعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ کے نزدیک عرفہ کی نماز فجر سے عید اضحیٰ کی عصر تک اور صاحبین رحمہما اللہ تعالےٰ کے نزدیک آخر ایام تشریق کے
عصر تک تئیس نمازوں کے بعد تکبیر کہنا چاہیے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ اس مسئلہ میں صاحبین کے موافق ہیں فَمَنْ تَعَجَّلَ پس جو کوئی جلدی کرے اور
منا سے چلا جائے فِیْ یَوْمَیْنِ ان دو دنوں میں یعنی ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں تاریخ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ تو اسپر کچھ گناہ نہیں زمانہ جاہلیت میں
بعضے عرب جلدی کرنیوالے کو گنہگار کہتے تھے اور بعضے دیر کرنیوالے کو حق تعالےٰ نے فرمایا کہ جلدی کرنے میں اختیار ہے اور کچھ گناہ نہیں وَمَنْ تَاَخَّرَ
اور جو شخص دیر کرے اور تین راتیں منا میں رہے فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ تو اُسپر بھی کچھ جرم نہیں ہے اور سختی اور وبال مطلقاً نہ ہوگا لِمَنِ اتَّقٰی اس شخص
پر جو پرہیز کرے اور حج کرنیکے بعد مرتے دم تک متقی اور پرہیزگار رہے وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو خدا سے بقیہ عمر بھر وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ اور
جانو کہ تم اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ اللہ تعالیٰ کی طرف حشر کیے جاؤ گے اور اپنی جزا کو پہونچو گے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے وہ ہے
مَنْ یُّعْجِبُکَ جو کہ خوش آتی ہے اور خوش کرتی ہے تمہیں اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قَوْلُهٗ بات اُسکی وہ اخنس ثقفی تھا کہ جناب رسالتمآب

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور وہ شیریں سخن اور خوبصورت آدمی تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسکے چہرہ کی تازگی اور گفتگو کی شیرینی خوش آئی اُسکی باتوں کا مضمون یہ تھا کہ میں اس واسطے حاضر ہوا ہوں کہ بیعت اسلام کا حلقۂ ارادت دل سے کان میں پہنوں اور سیدانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کا غاشیہ خوشی سے کاندھے پر رکھوں اُسنے یہ باتیں قسمیں کھا کر خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہیں اور جب پھرا اور مدینہ کی آبادی سے نکل گیا تو ایک قوم کی کھیتی کو آگ سے جلادیا اور مسلمانوں کے جانوروں کو تلوار سے ہلاک کر ڈالا حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ لوگوں میں سے کوئی ایسا ہو کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھیں وہ بات خوش کر دیتی ہے جو وہ کہتا ہے فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگانی دنیا کی مصلحتوں میں وَيُشْهِدُ اللّٰهَ اور گواہ کرتا ہے خدا کو عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ اوپر اس چیز کے جو اُس کے دل میں ہو یعنی کہتا ہو کہ میرا دل اور میری زبان ایک ہی ہے وَهُوَ حالانکہ وہ اَلَدُّ الْخِصَامِ ○ بڑا جھگڑالو دشمن ہے وَاِذَا تَوَلّٰى اور جب پھرتا ہے تمھارے حضور سے سَعٰى جاتا ہے اور جلدی کرتا ہے فِي الْاَرْضِ بیچ زمین مدینہ کے لِيُفْسِدَ فِيْهَا تا کہ فساد اور تباہی ڈالے اس میں وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ اور نیست اور نابود کر دے کھیتوں کو جلا کر وَالنَّسْلَ اور ہلاک کر ڈالے چوپایوں کو وَاللّٰهُ اور خدا لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ○ نہیں پسند کرتا معصیت اور تباہکاری کو وَاِذَا قِيْلَ لَهٗ اور جب کہیں اُس منافق کو کہ اتَّقِ اللّٰهَ ڈر خدا سے اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ پکڑتی ہو اُسے جاہلیت کی حمیت بِالْاِثْمِ ساتھ ارتکاب گناہ کے فَحَسْبُهٗ پس بس ہو اُسے جَهَنَّمُ دوزخ جہنم اُس آگ کا نام ہو جس سے دوزخیوں کو عذاب کرینگے یا بڑا گہرا کنواں دوزخ میں ہے وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ اور بُرا بچھونا ہو آگ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے ہو مَنْ يَّشْرِيْ وہ شخص جو بیچتا ہو نَفْسَهُ جان اپنی یعنی اپنی جان خرچ کرتا ہے ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ واسطے چاہنے خوشی خدا کے اور وہ زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہما تھے کہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو جاتے تھے اور خبیب رضی اللہ عنہ کہ جنگ رجیع میں گرفتار ہو کر مکیوں کے ہاتھ لگ گئے اور مکیوں نے اُنھیں سولی پر کھینچا تھا یہ دونوں شخص خبیب کو سولی پر سے لے کر مدینہ منورہ کو چلے ستر سوار قریش نے اُنکا پیچھا کر کے لڑائی شروع کی اُنھوں نے خبیب کو گھوڑے پر سے لے کر زمین پر رکھا زمین اُنھیں نگل گئی اور بلیع الارض اُن کا لقب ہوا اور ان دونوں جوانمردوں نے ستر آدمیوں سے لڑنے کا داعیہ کیا ستر کافروں نے ان دو جوانمرد مسلمانوں کی لڑائی میں اپنا بچاؤ نہ دیکھا پھر گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ صہیب رومی رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ آیت ہو کہ جو کچھ رکھتے تھے مکہ میں کافروں کو دے ڈالا اور مدینہ میں ہجرت کرنے کی اجازت لی خدا کی رضامندی اور رسول کی خوشنودی کو مال کے عوض مول لیا فرد

بہ زر وصلش ار می توانی بخر — کہ وصلش عزیز است و زر ہیچ نیست

اور بعضے مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ غار کی شب کو حضرت سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچھونے پر لیٹ رہے اور اپنی جان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا کر دی وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ اور اللہ مہربان ہے بِالْعِبَادِ ○ ساتھ بندوں اپنے کے جو اُسکی رضامندی کی خواہش میں اپنی جان فدا کرتے ہیں يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ظاہر میں ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ داخل ہو بیچ اسلام کے كَآفَّةً سب ایک ہی بار یا مسلمانوں سے فرماتا ہے کہ اسلام پر ثابت رہو اور بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ ابن سلام اور اُسکے دوست احکام اسلام قبول کرنے کے بعد توریت کے احکام کو بھی نگاہ رکھتے اور اتوار کی تعظیم کرتے گوشت اور اونٹنی کا دودھ نوش نہ کرتے تھے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ یکبارگی اسلام میں داخل ہو جاؤ وَلَا تَتَّبِعُوْا اور نہ پیروی کرو خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ قدموں شیطان کی یعنی شیطان کے وسوسوں سے احکام منسوخہ پر قائم نہ رہو اِنَّهٗ لَكُمْ تحقیق کہ شیطان واسطے تمھارے عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ دشمن ہے ظاہر کہ اپنے وسوسوں سے تمھارے دل کو ڈانواں ڈول کر دیتا ہے فَاِنْ زَلَلْتُمْ پھر اگر ڈگ جاؤ تم شرع کے ڈھرے اور

دین اور قرآن کے احکام سے مِنۢ بَعۡدِ مَا بعد اسکے کہ جَآءَتۡكُمُ الۡبَيِّنٰتُ آئے تمھارے پاس حکام حلال و حرام کے فَاعۡلَمُوۡۤا
اَنَّ اللّٰهَ پس جان لو تم یہ کہ خدا عَزِيۡزٌ غالب ہے اور مخالفانِ دین کو سخت سزا دینے پر قادر ہے حَكِيۡمٌ ۝ مضبوط اور محکم کام کرنے والا ہو
بدلا نہیں لیتا ہے مگر حق اور داجبی هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ کیا راہ دیکھتے ہیں یعنی راہ نہیں دیکھتے ہیں وہ لوگ جو دائرہ اسلام میں پورے داخل نہیں
ہوتے اِلَّاۤ اَنۡ مگر اس بات کی کہ يَّاۡتِيَهُمُ اللّٰهُ آئے اُن کے پاس اللہ یعنی اُس کا عذاب فِىۡ ظُلَلٍ بیچ سایبانوں کے مِّنَ الۡغَمَامِ
ابر سفید باریک سے جیسا کہ شعیب علیہ السلام کی قوم پر یوم الظلہ میں آیا تھا وَالۡمَلٰٓئِكَةُ اور آئیں فرشتے جو عذاب پر مامور ہیں وَ
قُضِىَ الۡاَمۡرُ‌ؕ اور تمام کیا جائے کام یعنی ہر ایک کو سزا ملجائے وَاِلَى اللّٰهِ اور طرف خدا کے یعنی اُسکی جزا کی طرف تُرۡجَعُ ٢٥ ع ١٤
الۡاُمُوۡرُ ۝ پھیرے جاتے ہیں کام یا یہ کہ پادشاہ اور حاکم لوگ آج رعایا پر جو حکم کر رہے ہیں قیامت کے دن یہ سب باطل و زائل ہو جائینگے اور
اُسدن خدا کے سوا اور کسی کا حکم نہ ہوگا جیسا کہ اُس نے خود فرمایا ہے کہ وَالۡاَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ سَلۡ سوال کر یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی طرف ہے یا جو کوئی خطاب کی صلاحیت اور لیاقت رکھے اُس سے فرماتا ہے کہ سوال کر بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مدینے کے یہود سے یا بنی اسرائیل
کے مسلمانوں سے کہ كَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ کتنی دی ہیں ہم نے اُن کے باپ دادا کو مِّنۡ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ‌ ؕ نشانیاں ظاہر اور پیغام نیک محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی شان میں یا کھلے ہوئے معجزات جیسے عصا اور ید بیضا اور من و سلویٰ اور مثل اسکے وَمَنۡ يُّبَدِّلۡ اور جو کوئی بدلڈالے
یہودیوں سے اور پھیر دے نِعۡمَةَ اللّٰهِ نعمت الٰہی کو کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت ہے مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُ بعد اسکے آئی ہے
اُسکے پاس توریت میں فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ تعالے شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝ سخت عذاب والا ہو اُسکے ساتھ دنیا میں قتل اور
قید اور جلاء وطن کر کے اور آخرت میں بے انتہا عذاب کر کے زُيِّنَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوا زینت دی گئی واسطے ناشکروں اور حق چھپانے
والوں کے الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا زندگی دنیا کی کہ اسپر فریفتہ ہو جاتے ہیں اور مغرور ہوتے ہیں وَيَسۡخَرُوۡنَ اور ٹھٹھا کرتے ہیں اور حسرت
اور افسوس پکڑتے ہیں مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۘ اُن لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں قریش کے امیر لوگ غریب صحابہ جیسے حضرت بلال اور عمار وغیرہ وقف لازم
رضی اللہ تعالے عنہم پر ہنستے اور کہتے تھے کہ محمد کو دیکھو کہتا ہے کہ ان فقیروں کے ذریعے سے جہان کا کام راست و درست کرتا ہوں اور شرفاء عرب
کی عظمت کی جڑ اور اُنکے رسوم اور عادات کی بنیاد اُکھاڑتا ہوں اگر اس کا کام حق ہوتا تو چاہیے تھا کہ عرب کے سردار اور قبیلوں کے سرگروہ اُسکے
تابع ہوتے حق تعالے نے فرمایا وَالَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی یعنی غریب اور فقیر لوگ فَوۡقَهُمۡ اوپر اُن کے ہیں
یعنی ان افسوس کرنے والوں سے بالاتر ہیں يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ دن قیامت کے یعنی قیامت کے دن مسلمان لوگ جنت میں و نچے اونچے درجوں پر ہونگے
اور کافر لوگ نیچے سے نیچے گڑھے اور قید خانے میں قید ہونگے وَاللّٰهُ يَرۡزُقُ اور اللہ رزق دیتا ہے مَنۡ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے
بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۝ بیحساب كَانَ النَّاسُ تھے لوگ یعنے آدم علیہ السلام اور اُنکی اولاد اُمَّةً وَّاحِدَةً اُمت ایک ایک ہی ملت
پر بعد اُسکے مختلف ہو گئی فَبَعَثَ اللّٰهُ پھر بھیجا اللہ نے النَّبِيّٖنَ پیغمبروں کو یعنی شیث اور ادریس علیہما السلام وغیرہ کو مُبَشِّرِيۡنَ خوشخبری
دینے والے اہل طاعت کو ساتھ ثواب کے وَمُنۡذِرِيۡنَ ص اور ڈرانے والے اہل معصیت کو ساتھ عذاب کے اور بعضے مفسر کہتے
ہیں کہ جب نوح علیہ السلام رسول ہوئے تو تمام عالم ملت کفر پر تھا اور ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کے وقت بھی یہی حال تھا حق تعالے نے
پیغمبروں کو بھیجا وَاَنۡزَلَ مَعَهُمُ الۡكِتٰبَ اور اُتاریں ساتھ اُنکے کتابیں کہ اُنکی شریعتوں کے احکام ان میں بیان کیے بِالۡحَـقِّ ساتھ
راستی اور درستی کے لِيَحۡكُمَ تاکہ حکم کرے ہر ایک پیغمبر بَيۡنَ النَّاسِ درمیان لوگوں کے فِيۡمَا اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ‌ؕ بیچ

اس چیز کے جس میں خلاف کیا وَمَا اخْتَلَفَ فِیْهِ اور نہیں اختلاف کیا بیچ حق کے یا بیچ کتاب کے یا امر دین میں اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ
گمراہ لوگوں نے کہ کتابیں جنھیں دی تھیں یہود و نصاریٰ ہیں سے کہ وہ تبدیل اور تحریف کرتے تھے مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ
بعد اسکے کہ آئے اُنکے پاس الْبَیِّنٰتُ معجزے ظاہر اور دلیلیں صاف اور انکا خلاف دینداری کی وجہ سے نہ تھا بلکہ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ
حسد کی جہت سے جو اُن میں ہے یا ظلم اور ستمگاری کی وجہ سے فَهَدَى اللّٰهُ پس ہدایت کی خدا نے الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ان لوگوں کو جو ایمان لائے
لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ واسطے اُس چیز کے کہ اختلاف کیا جس میں مِنَ الْحَقِّ حق سے یہ مختلف فیہ کا بیان ہے یعنی حق سبحانہ تعالےٰ نے سلمانوں
کو حق مختلف فیہ کی ہدایت فرمائی بِاِذْنِهٖ ساتھ علم اور ارادے اور حکم اپنے کے قبلہ کے باب میں یہ اختلاف تھا بعضے تو مشرق کی
کی طرف منھ کرتے تھے اور بعضے مغرب کی جانب خدا نے کعبہ کی طرف مسلمانوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ وسط ہے یا اس بات میں مخالفت کی کہ ہفتہ بھر
میں کون سا دن افضل ہے یہود نے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ نے اتوار کا روز اختیار کیا حق تعالےٰ نے اس اُمت کو جمعہ کی ہدایت فرمائی کہ سب دنوں سے
افضل ہے وَاللّٰهُ یَهْدِیْ اور خدا ہدایت کرتا ہے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ طرف راہ راست کے کہ وہ
انبیاء اور اولیاء کی راہ ہے اَمْ حَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو تم اے مہاجرو کہ خانماں چھوڑے ہوئے ہو اور فاقہ کی کلفت اور سفر کی مصیبت
میں گرفتار ہو اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ یہ کہ داخل ہوگے بہشت میں وَلَمَّا یَاْتِكُمْ اور نہیں آئی تم کو مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مانند
اُن لوگوں کے یعنی لوگوں کی ایسی محنت اور حالت جو گزر گئے ہیں مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے یعنی پیغمبر اور صدیق اور اُن کے متبع آیت کا حاصل
مطلب یہ ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ مفت ہی میں بہشت میں چلے جاؤ گے حالانکہ جو تکلیف تم سے پہلے خدا کے دوستوں نے کھینچی ہے وہ ابھی تم کو نہیں
پہونچی مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ پہونچی اُنھیں سختی اور ناکامی اور فقیری وَالضَّرَّآءُ اور بیماری اور شکستہ حالی اور بھوک لکھا ہے کہ
مکہ اور طائف کے درمیان لوگوں نے ستر پیغمبر پائے کہ وہ پیغمبر بھوک کے مارے مرگئے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ بلاؤں میں جو بہت
سخت بلا ہے وہ متوجہ با نبیاء ہے اور نکتہ مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ[1] اس قول کی تائید کرتا ہے

زاں بلا ہا کانبیاء برداشتند　　سر بچرخ چار می افراشتند

ہر کہ در راہِ محبت پیشتر ؎　　بر دلِ او بار محنت بیشتر ؎

پس انبیاء علیہم السلام اور مسلمانوں نے تکلیف اور محنت میں عمر گزاری وَزُلْزِلُوْا اور جگہ سے ہلا دیے گئے اُن بلاؤں کی کثرت کی وجہ سے
جو انھیں پہونچیں حَتّٰى یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ یہانتک کہ کہا پیغمبر اُنکے نے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور کہا اُن لوگوں نے جو ایمان لائے
تھے ساتھ اُس پیغمبر کے یعنی پیغمبر کے ساتھ متفق ہو کر کہا کہ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ کب ہو گی مدد اللہ کی ہمارے ساتھ اور ہماری فتح دشمنوں پر
مسلمان فتح اور نصرت کی جلدی کرتے تھے یہ نہیں کہ شک کی راہ سے اُنھوں نے یہ کہا حق تعالےٰ نے اُنکے رسول کو پیغام دیا کہ اَلَاۤ اِنَّ
نَصْرَ اللّٰهِ جان لو تم کہ مدد اللہ کی مومنوں کو قَرِیْبٌ ۝ قریب ہے یَسْـَٔلُوْنَكَ پوچھتے ہیں تم سے اے محمد کہ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ[2] ۵
کیا چیز خرچ کریں ایک مرد بزرگ مالدار عمرو بن جموح نام رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میں
اس قدر مال رکھتا ہوں کیا خرچ کروں حق تعالےٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہہ دے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَاۤ اَنْفَقْتُمْ جو کچھ تم نفقہ دیا چاہتے ہو
اور خرچ کیا چاہتے ہو مِّنْ خَیْرٍ مال سے فَلِلْوَالِدَیْنِ پس واسطے ماں باپ کے اولیٰ تر ہے سوال تو وجہ خرچ سے تھا کہ ہم کیا خرچ کریں
اور جواب بیان مصرف میں آیا کہ ماں باپ پر خرچ کرو اسواسطے کہ مصرف کا بڑا اہتمام ہے اس لیے کہ نفقہ اُسی وقت معتد بہ ہو گا جب اپنے

[1] یعنی نہیں ایذا دیا گیا کوئی نبی مثل اسکے جو ایذا دیا گیا ہوں میں ۱۲

[2] یہ آیت نزد مدنی اول و مکی ۱۲ -

محل پر خرچ ہو اور سب مصارف سے ماں باپ کا نفقہ ضرور تر ہے وَالْاَقْرَبِیْنَ اور قرابت والوں کے کہ وارث ہوتے ہیں اس واسطے کہ یہ صلۂ رحم ہے وَالْیَتٰمٰی اور یتیم بچوں کے کہ اپنا خرچ پیدا کرنیکی قدرت نہیں رکھتے وَالْمَسٰکِیْنِ اور فقیروں کے کہ اپنی معاش کی تدبیر نہیں جانتے وَابْنِ السَّبِیْلِ اور مسافروں اور مہمانوں کے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ اور جو کچھ کرو گے تم بھلائی کسی کے ساتھ ہو فَاِنَّ اللّٰہَ پس بیشک اللہ بِهٖ عَلِیْمٌ○ ساتھ اُسکے جاننے والا ہے اور اُس کا بدلا دیگا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ فرض ہو تم پر لڑنا دین کے دشمنوں سے اور محققوں کے نزدیک نفس اور شیطان سے یہ قتال ہے اس واسطے کہ بڑے دشمن یہی ہیں اور اس قتال کو تم نہایت مکروہ بُرا جانتے ہو اسواسطے کہ نفس کو اچھا کھانا اور خوب سونا اور عمدہ لباس پہننا اچھا معلوم ہوتا ہے اور نہیں چاہتا ہے کہ ان باتوں میں بندگی کی طرف متوجہ ہو اور اپنے کو خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ جانے پس اپنے نفس کے خلاف کرنا تم کو مکروہ اور بُرا معلوم ہوتا ہے حالانکہ نفس کے خلاف کرنا سو برس عبادت کرنے سے تمہارے واسطے بہتر ہے وَھُوَ کُرْهٌ لَّکُمْ اور وہ قتال مکروہ اور بُرا معلوم ہوتا ہے تمہاری طبیعت کو اور تمہارے نفس پر شاق اور ناگوار ہے اور یہ کراہت حکم خدا کے سبب سے نہیں ہے بلکہ آدمی کی طبیعت کا مقتضا یہ ہے کہ اپنا مال تلف ہونے اور اپنی جان ہلاک ہونے سے کراہت رکھتا ہے اسی سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرمۃ مال المسلمین کحرمۃ دمہ وَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا اور شاید کہ کرہ رکھو تم ایک چیز کو اپنی طبیعت کی نفرت کے سبب وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ حالانکہ وہ چیز بہتر ہو واسطے تمہارے جیسے دین کے دشمنوں سے لڑنا کہ اُسے تم مکروہ اور بُرا جانتے ہو اور تمہاری بھلائی اُسی میں ہے دنیا کیواسطے بھی فتح اور لوٹ اور دشمنوں کو مغلوب کرنے اور دین کی عزت بڑھانے کے سبب سے اور آخرت کیلیے بھی شہادت کا رتبہ اور ہمیشہ کے واسطے نعمتیں اور علیین کے درجے پانے کی وجہ سے وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا اور شاید کہ دوست رکھو تم شَیْئًا ایک چیز کو طبیعت کی کسل اور کاہلی کی وجہ سے کہ وہ جہاد سے منہ پھیرنا ہے وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ ط اور وہ بُرائی ہو تمہارے واسطے دنیا میں بھی ذلت سہنے اور دشمنوں کے غلبے کے سبب سے اور آخرت میں بھی ثواب
ع ۲۶ جہاد سے محرومی اور درجہ شہدا سے دوری کے سبب سے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہے مصلحت تمہاری وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ○ اور تم اُس مصلحت کو نہیں جانتے ہو یَسْئَلُوْنَکَ سوال کرتے ہیں تم کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ یعنے حرمت والے سے قِتَالٍ فِیْهِ یعنی قتال بیچ اُسکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے دوسرے برس عبد اللہ بن جحش کو صحابہ رض کے گروہ کے ساتھ بطن نخلہ کیطرف بھیجا انمیں اور کفار قریش کے لشکر میں جو طائف کیطرف سے آتا تھا مقاتلہ واقع ہوا اور عمرو خضرمی کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور مغرب کی نماز کیوقت جب کہ چاند مسلمانوں کو دکھائی دیا نہ معلوم ہوا کہ اُس دن جمادی الاخری کی تیسویں تاریخ تھی یا رجب کی پہلی یہ خبر پھیلنے کے بعد کافروں نے مسلمانوں پر طعن شروع کی کہ محمد نے ماہ حرام کو حلال کر دیا اور رجب کے مہینے میں اپنے تابعوں کو خون بہانے اور فتنہ و فساد اٹھانے کا حکم کیا۔ مسلمانوں نے ماہ حرام میں قتال کرنے کا حکم پوچھا جواب آیا کہ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لڑائی بیچ ماہ حرام کے کَبِیْرٌ ط[1] بڑا کام ہے ابھی اسوقت تک ماہ حرام میں قتال حرام تھا اور اسکی حرمت آیت سیف سے منسوخ ہوئی اور اگرچہ یہ قتال بڑا کام تھا مگر کافر جو کچھ کہتے تھے بے راہی سے تھا وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور باز رکھنا مسلمانوں کو راہ خدا یعنی ایمان سے وَکُفْرٌۢ بِهٖ اور کفر کرنا ساتھ اُسکے وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ق اور کفر ساتھ مسجد حرام کے یا لوگوں کو اُس کے طواف اور اس میں نماز پڑھنے سے منع کرنا وَاِخْرَاجُ اَھْلِهٖ اور نکالدینا اہل مسجد کو یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے اصحاب رضی اللہ عنہم کو مِنْهُ مسجد حرام سے بلکہ مکہ سے جس میں مسجد واقع ہے اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ج بہت بڑا گناہ ہے نزدیک اللہ کے رجب میں قتال کرنے اور اسکی سزا اور عقوبت بہت زیادہ ہے وَالْفِتْنَةُ اور شرک خدا کے ساتھ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط بہت بڑا گناہ ہے قتل خضرمی سے وَلَا یَزَالُوْنَ اور ہمیشہ ہوں گے مشرک لوگ کہ تعصب اور عناد سے یُقَاتِلُوْنَکُمْ تمہارے ساتھ

[1] یعنی سخت کام اور بڑا گناہ ہے ۱۲

اے مسلمانو لڑائی کرینگے حَتّٰی یَرُدُّوْکُمْ یہانتک کہ پھیر دیں تم کو عَنْ دِیْنِکُمْ دین تمہارے سے کہ اسلام ہے اِنِ اسْتَطَاعُوْا اگر کر سکیں اور قدرت پائیں وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ اور جو کوئی پھر جائے تم سے عَنْ دِیْنِہٖ دین اپنے سے اور مرتد ہو جائے فَیَمُتْ پس مرے وَھُوَ کَافِرٌ اور وہ کافر ہو یعنی مرتے دم تک وہ مرتد رہا ہو فَاُولٰٓئِکَ پس وہ گروہ مرتد حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ باطل ہو جائینگے عمل اُنکے فِی الدُّنْیَا اس جہان میں اسواسطے کہ انکی جان نہ رہیگی اور مال اور زوجہ اور میراث کا استحقاق اُن سے جاتا رہے گا وَالْاٰخِرَۃِ اور اس جہان میں اسلیے کہ ثواب کے مستحق نہ رہینگے وَاُولٰٓئِکَ اور وہ گروہ اَصْحٰبُ النَّارِ رہنے والے دوزخ کے ہیں ھُمْ فِیْھَا وہ اُس آگ میں خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ رہنے والے ہیں اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے خدا اور اُسکے رسُول کا وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا اور جن لوگوں نے کہ ہجرت کی اور اپنے وطن چھوڑ دیے وَجٰھَدُوْا اور جہاد کیا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ راہ خدا میں یعنی عبداللہ بن جحش اور اُسکے یار اُولٰٓئِکَ وہ گروہ یَرْجُوْنَ اُمید رکھتے ہیں رَحْمَتَ اللّٰہِ رحمت الٰہی وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا مومنوں اور مجاہدوں کا ہے رَّحِیْمٌ ○ مہربان ہے اُنپر یَسْئَلُوْنَکَ سوال کرتے ہیں تم کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ شراب پینے اور جوا کھیلنے سے بڑے بڑے صحابہ کے ایک گروہ جیسے حضرت عمر بن الخطاب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ شراب جو عقل زائل کرنیوالی چیز اور جوا جو مال ضائع کرنیوالا کام ہے اس میں آپ ہمیں کچھ حکم فرمائیے اُس زمانے تک شراب حلال تھی حق تعالےٰ نے فرمایا کہ قُلْ فِیْھِمَآ کہدو تم اے محمد کہ ان دونوں میں اِثْمٌ کَبِیْرٌ گناہ بڑا ہے وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور منفعتیں ہیں واسطے لوگوں کے اور شراب کے منافع یا بدنی ہونگے جیسے حرارت غریزی کو بھڑکانا اور کھانا ہضم کرنا یا خلقی ہونگے جیسے متکبروں کی فروتنی اور بخیلوں کی سخاوت اور بزدلوں کی جرأت یا مالی ہونگے جیسے اُسکی تجارت میں بہت فائدہ ہونا اور جوئے کا فائدہ فقیروں کو وسعت اور فراغت دیتا تھا اس واسطے کہ زمانۂ جاہلیت کی یہ رسم تھی کہ جوئے کا مال محتاجوں کو تقسیم کر دیتے تھے اور حقائق سلمی میں لکھا ہے کہ بڑا گناہ ان میں مشغول رہنے میں ہے اور لوگوں کے واسطے منفعتیں اُن کے ترک میں ہیں وَاِثْمُھُمَآ اور گناہ شراب اور جوئے کا اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِھِمَا بہت بڑا ہے نفع اُن کے سے وَیَسْئَلُوْنَکَ اور پوچھتے ہیں تم سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ کیا چیز خرچ کریں عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ نے پہلی بار سوال کیا تو مصارف کی تعیین میں جواب نازل ہوا دوبارہ اُنھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ تو میں نے جان لیا کہ صدقہ کسے دینا چاہیے مگر یہ میں نہیں جانتا کہ کیا چیز دوں پھر جواب آیا کہ قُلِ الْعَفْوَ کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بچے اپنے اور اپنے عیال کے خرچ سے بعض علماء کے نزدیک آیت زکوٰۃ سے اس آیت کا حکم منسوخ ہے کَذٰلِکَ جس طرح نفقہ دینے کے احکام بیان کیے اسی طرح یُبَیِّنُ اللّٰہُ بیان کرتا ہے اور ظاہر فرماتا ہے اللہ لَکُمُ الْاٰیٰتِ واسطے تمہارے نشانیاں اپنی مہربانی کی کہ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ ○ شاید تم فکر کرو فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ دنیا اور آخرت کے کاموں میں یعنی دنیا سے محبت نہ رکھو اور آخرت کو کسی طرح ہاتھ سے نہ دو سلمی رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ دنیا و آخرت میں فکر کرنے سے یہ مراد ہے کہ آدمی جان لے کہ یہ دونوں راہ کاٹنے والے ہیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰٓی اَھْلِ الْاٰخِرَۃِ وَالْاٰخِرَۃُ حَرَامٌ عَلٰٓی اَھْلِ الدُّنْیَا وَھُمَا حَرَامَانِ عَلٰٓی اَھْلِ اللّٰہِ بیت

دنیا و عقبیٰ حجاب عاشق ست میل ایشاں کے ز عاشق لائق ست

وَیَسْئَلُوْنَکَ اور سوال کرتے ہیں تم کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْیَتٰمٰی یتیموں سے نباہ کرنے کی کیفیت یہ آیت نازل ہونیکا سبب لکھا ہے کہ آیت لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ کے سبب سے یتیم کا مال کھا جانیکی تہدید نازل ہوئی تو جو لوگ یتیموں کا مال اپنے پاس رکھتے تھے اور معاملات میں

صرف کرتے تھے اپنے بری الذمہ ہونے کو انھوں نے چاہا کہ تیموں کے اُمور ضروری انجام دینے سے کنارہ کش ہو جائیں تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی جناب میں کیفیت واقعی عرض کی پس حق تعالےٰ نے جواب نازل فرمایا کہ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ کہدو اے محمد تیموں کے حال کی اصلاح اور
اُنکے مال کی حفاظت کرنا خَيْرٌ ط بہتر ہے اُنسے پرہیز اور کنارہ کرنے کی نسبت لکھا ہے کہ ایک گروہ نے تیموں کا کھانا جدا مقرر کر دیا اور اُنکے
بچھونے پر بیٹھنے سے پرہیز اختیار کیا اور کسی طرح اُن سے ملنے کی راہ نہ نکالتے تھے تو حق تعالےٰ نے فرمایا کہ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ اور اگر ملو جلو گے
تم اُن کو اور اپنے کھانے کو انکے کھانے میں ملاؤ گے فَاِخْوَانُكُمْ ط پس وہ بھائی تمہارے ہیں دین میں وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ اور خدا
جانتا ہے اُن کا مال تباہ کرنیوالے کو مِنَ الْمُصْلِحِ ط اُن کا کام بنانیوالے سے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا اللہ لَاَعْنَتَكُمْ ط البتہ
رنج میں ڈالتا تم کو اور کام تم پر تنگ پڑتا اس طرح پر کہ تیموں سے میل جول حرام کر دیتا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ تحقیق کہ اللہ غالب ورنج میں ڈالنے
اور تنگ گیری پر قادر ہے حَكِيْمٌ ۝ جاننے والا ہے بیچ اُسکے جو اُنے کیا تنگ گیری چھوڑنے سے وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ اور نہ نکاح
میں لاؤ تم مشرکہ عورتوں کو حَتّٰى يُؤْمِنَّ ط یہانتک کہ ایمان لائیں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرثد غنوی کو کہ بہادر آدمی تھا
مکۂ معظمہ میں بھیجا کہ مسلمان لوگ جو وہاں رہ گئے تھے کافروں سے پوشیدہ انھیں نکال لائے مرثد جب مکۂ معظمہ میں پہونچے تو ایک مشرکہ عورت کہ اُسکا نام
عناق تھا اور نہایت حسینہ اور جمیلہ تھی اور زمانۂ جاہلیت میں یہ دونوں باہم کچھ بھید رکھتے تھے مرثد کے پاس آئی اور قدیم محبت کو تازہ کرنا چاہا مرثد
نے انکار کیا اور کہا کہ اب میرا اسلام مجھ میں اور تجھ میں حائل ہو گیا اور زنا کی وجہ سے مواصلت محال ہے عناق مذکورہ نے کہا کہ پھر مجھے نکاح ہی میں
داخل کر مرثد نے کہا کہ یہ بات بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت پر موقوف ہے پس مرثد جب مکہ سے پھر آئے تو کیفیت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں عرض کی حکم الٰہی نازل ہوا کہ مشرکہ عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں انھیں نکاح میں نہ لاؤ اور انھیں دنوں میں عبد اللہ بن رواحہ
رضی اللہ عنہ نے اپنی لونڈی کو بدمزاجی کی وجہ سے طانچہ مارا تھا وہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین کی خدمت میں داد خواہ حاضر
ہوئی حضرت نے مہربانی اور محبت کے طور پر عبد اللہ سے اُس لونڈی کا حال دریافت فرمایا عبد اللہ نے عرض کیا کہ نماز پڑھتی ہے روزہ رکھتی ہے خدا اور
رسول کو دوست رکھتی ہے مگر لڑاکا ہے اور میرا حکم نہیں مانتی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مومنہ ہوئی اُسکے ساتھ بھلائی کر عبد اللہ نے اُس کو
آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا کچھ لوگوں نے طعن کرنا شروع کی کہ عبد اللہ بن رواحہ نے اپنی کالی لونڈی کے ساتھ نکاح کر لیا حالانکہ فلانی عورت
مشرکہ جو مال اور جمال دونوں رکھتی تھی لوگ اُسے دیتے تھے یہ آیت نازل ہوئی وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ اور البتہ لونڈی مومنہ خَيْرٌ مِّنْ
مُّشْرِكَةٍ بہتر ہے مشرکہ آزاد سے وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ج اگرچہ خوشی میں ڈالے تم کو وہ عورت مشرکہ مال اور جمال کی وجہ سے وَ
لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ نکاح کرو تم مومنہ عورتوں کو ساتھ مشرک مردوں کے حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ط یہانتک کہ وہ مشرک ایمان لائیں وَ
لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ اور البتہ غلام مومن خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ بہتر ہے مرد مشرک آزاد سے وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اگرچہ خوشی میں ڈالے تم کو وہ
مشرک صورت یا ثروت کے سبب سے اُولٰٓئِكَ وہ مشرک مرد اور مشرکہ عورتیں يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ صلے بلاتے ہیں طرف آگ کے یعنی کفر
کی طرف کہ کفر میں مرتکب ہونا دوزخ میں پہونچنے کا سبب ہے وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اور اللہ بلاتا ہے رسولوں کی زبان سے یا خدا کے دوست بلاتے
ہیں اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ طرف جنّت اور مغفرت کے یعنی اُن کاموں کی طرف بلاتے ہیں جنکے سبب سے لوگ بخشے جائیں اور جنّت میں
پہونچیں بِاِذْنِهٖ ج ساتھ حکم اور ارادے اپنے کے وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ اور بیان کرتا ہے احکام اپنے حلال و حرام سے لِلنَّاسِ واسطے لوگوں کے
کہ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ع شاید وہ نصیحت مانیں وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط اور سوال کرتے ہیں تم کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ع ۲۷ ۵

حیض سے عورتوں کے یہود لوگ حیض کی حالت میں اپنی عورتوں سے جدائی اختیار کرتے اور اُنکے منہ پر نگاہ نہ ڈالتے اور اُنکے ساتھ کھانا کھانا اور بات کرنا حرام جانتے تھے اور نصارےٰ اسکے برخلاف حیض کی حالت میں عورتوں کے ساتھ کھانا کھاتے اور باتیں کرتے تھے بلکہ مباشرت ور اختلاط میں زیادتی کر دیتے تھے ثابت بن وحداح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حالت حیض میں اپنی عورتوں سے کیونکر پیش آئیں تو اُسکے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ هُوَ اَذًى کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حیض مکروہ چیز ہے کہ آدمی کے نفس کو اس سے نفرت ہوتی ہے فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ پس دور رہو اور کنارہ کرو عورتوں سے فِي الْمَحِيْضِ لا بیچ حالت حیض اُنکے کے یعنی مجامعت سے دور رہو اور کنارہ کرو پس یہ نہیں کہ اُنکے ساتھ کھانا اور بات کرنا چھوڑ دو پھر تاکیداً فرماتا ہے وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ اور نہ نزدیکی کرو ساتھ اُنکے یعنی مباشرت نہ کرو حَتّٰى يَطْهُرْنَ یہانتک کہ غسل کریں خون بند ہونے کے بعد اور یہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ کا مذہب ہے اور حفص نے (ط) کو جزم اور (ہ) کو پیش کے ساتھ پڑھا ہے یعنی جب تک پاک ہوں اور خون بند ہو جائے اور یہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ کا قول ہے کہ حیض کے جز زیادہ دن ہیں اُتنے دن گزرنے کے بعد جب خون بند ہو جائے تو غسل کے پہلے عورت سے جماع کرنا حلال ہے فَاِذَا تَطَهَّرْنَ پس جب غسل کریں یا حیض سے پاک ہو جائیں فَأْتُوْهُنَّ پس آؤ تم اُن کے پاس مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط اُس جگہ سے کہ حکم فرمایا تم کو خدا نے یعنی آنے کی مقرر جگہ پر کہ وہ فرج ہے غیر فرج نہیں اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو ممنوعات سے وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○ اور دوست رکھتا ہے پاکیزہ لوگوں کو نِسَآؤُكُمْ بیبیاں تمھاری حَرْثٌ لَّكُمْ ص کھیتیاں ہیں واسطے تمھارے یہود کہتے تھے کہ مباشرت کے وقت جب عورت کی پشت مرد کی طرف ہوگی تو اولاد ٹیڑھی پیدا ہوگی جن مسلمانوں نے اسطرح اقدام کیا تھا اُنھوں نے جناب سالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات عرض کی حق تعالےٰ کی جناب سے جواب پہونچا کہ تمھاری بیبیاں بیج بونے اور اولاد پیدا ہونے کی جگہ ہیں فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ پس آؤ تم اپنی کھیتیوں میں اَنّٰى شِئْتُمْ ز جس طرح چاہو چت کر کے یا پٹ کر کے یا گود میں اُٹھا کر یا جس آسن سے چاہو جب کہ آنے کی جگہ ایک ہی ہو یعنی بیج بونے اور اولاد پیدا ہونے کی جگہ ہو بیج ضائع ہونے کا مقام نہ ہو وَقَدِّمُوْا اور آگے رکھو لِاَنْفُسِكُمْ واسطے جانوں اپنی کے یعنی اولاد طلب کرو یا آگے بھیجو نیت خالص کو اور اپنے نفس کو حرام سے محفوظ رکھنے کا قصد کرو وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے امر کی مخالفت اور نہی کے ارتکاب میں وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ اور جانو کہ تم مُّلٰقُوْهُ ط اُسے پہونچنے والے ہو ساتھ اُس چیز کے جو پہلے سے بھیجتے ہو یا ملاقات کرنے والے ہو اُس سے جسکی عبادت کرتے ہو یعنی عقبےٰ میں اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھو گے یا ملاقات سے خدا کے سامنے بندوں کی حاضری اور عرض مراد ہے جیسا کہ خود اُسنے فرمایا ہے کہ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور خوشخبری دے اے محمد مسلمانوں کو بہشت اور دیدار کی وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ اور نہ کرو خدا کے نام کو عُرْضَةً بہانہ اور سند لِّاَيْمَانِكُمْ واسطے قسموں اپنی کے عبد اللہ بن رواحہ اپنے بہنوئی بشیر بن نعمان سے رنجیدہ ہوئے اور اللہ کا بڑا نام کے قسم کھائی کہ اپنے بہنوئی سے بات نہ کرونگا اور اُسکے حق میں بھلائی نہ کرونگا اور اُس کو اُسکے دشمنوں سے صلح نہ کرا دونگا حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ذکر خدا کو نہ کرو منع کرنیوالا اَنْ تَبَرُّوْا اس بات سے کہ نیکی کرو قرابت والوں اور دوستوں کے ساتھ وَتَتَّقُوْا اور اس بات سے کہ پرہیز کرو مروت سے اور یاروں سے بات کرنا چھوڑ دو وَتُصْلِحُوْا اور اس بات سے کہ صلح کرا دو بَيْنَ النَّاسِ ط لوگوں میں وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور اللہ سننے والا ہے قسم کا عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہے اس بات کا جو قسم کھانیوالے کے دل میں ہے عبد اللہ بن رواحہ نے جو کچھ کہا تھا یہ آیت سنکر اُس سے درگزرے اور بشیر پر شفقت اور مہربانی کی لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ نہیں پکڑتا ہے تمھیں خدا یعنی عتاب نہیں کرتا بِاللَّغْوِ ساتھ بیہودگی کے کہ واقع ہو کر فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ بیچ قسموں تمھاری کے حضرت

امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر لغو وہ قسم ہے کہ کوئی شخص سچ جان کر کسی بات پر قسم کھائے اور وہ بات جھوٹ نکلے اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ لغو اُس قسم کو جانتے ہیں کہ جلدی میں یا عادت کے طور پر بے اختیار کسی کی زبان پر آجائے جیسے نہیں اللہ یا ہاں اللہ اور اُس شخص کو اس کہنے میں قسم کا قصد نہ ہو بہر تقدیر لغو قسم میں کفارہ نہیں اور حق تعالےٰ اُس پر مواخذہ نہ کریگا وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ اور مگر پکڑتا ہے تمکو بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ساتھ اُس چیز کے کہ قصد کرتے ہیں دل تمھارے اگر قصداً قسم کھاؤ اور حانث ہو جاؤ تو کفارہ دینا چاہیے اور سورۂ مائدہ میں انشاء اللہ تعالےٰ کفارہ کا بیان آئیگا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہے اپنے بندوں کو کہ لغو قسم پر پکڑ نہیں کرتا حَلِيْمٌ ○ تحمل والا ہے قصداً جھوٹی قسم کھانے والوں کے واسطے کہ عقوبت اور وبال میں جلدی نہیں کرتا لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ واسطے اُن لوگوں کے جو قسم کھاتے ہیں مِنْ نِّسَآئِهِمْ عورتوں اپنی سے دور ہو جانے اور رُکے رہنے کی زمانۂ جاہلیت میں یہ امر تھا کہ جس شخص کو اپنی بی بی کیطرف میلان نہ ہوتا اور یہ غیرت رکھتا کہ اُسے کیونکر چھوڑ دوں کہ دوسرا شوہر کرلے تو وہ شخص قسم کھا لیتا کہ اتنے برس تک اُسکے ساتھ نزدیکی نہ کرونگا اور اتنی مدت اُسے مقید اور سرگرداں چھوڑتا وہ بیچاری عورت اُس مدت دراز تک نہ تو بیوہ شمار کی جاتی نہ اپنے خاوند سے اپنے دل کی مراد پاتی حق تعالےٰ نے یہ بات ناپسند فرمائی اور حکم کیا کہ جو لوگ ایسی قسم کھائیں اُنکا حال دیکھنے کو تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ج انتظار کرنا ہے چار مہینے کا فَاِنْ فَآءُوْ پس اگر پھر آئیں یعنی وہ قسم کھانیوالے اپنی عورت کی طرف رجوع لائیں اور مباشرت کریں فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ پس تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے اس صورت میں قسم توڑنے والوں کو رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہے کہ قسم کے خلاف کرنا مباح کردیا اور کفارہ مقرر فرمایا شرع کا حکم یہ ہے کہ اگر خاوند چار مہینے میں اپنی عورت سے نزدیکی کرے اگر قادر ہو تو جماع کرنے سے اور اگر عاجز ہو تو عذر کرنے سے تو نکاح ثابت ہے اور اُسپر قسم کے کفارہ کے سوا اور کچھ نہیں اور اگر مدت پوری ہو جائے تو بے عذر مقاربت نہ کرے تو حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک طلاق بائن واقع ہو جائیگی اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کا قول یہ ہے کہ عورت کو تقاضا کرنا پہونچتا ہے کہ پھر آ اور جماع کر یا طلاق دیدے اور حاکم شرع پر لازم ہوگا کہ خاوند کو رجوع کرنے یا طلاق دینے کا حکم کرے اگر وہ نہ مانے اور امتناع کرے تو حاکم عورت کو اُس سے چھڑا دے وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ اور اگر قصد کریں طلاق کا فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ پس خدا سننے والا ہے خاوند کے قول کو عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہے خاوند کے قصد کو وَالْمُطَلَّقٰتُ اور طلاق دی ہوئی عورتیں جو جوان ہوں اور اُنسے جماع کیا گیا ہو اور حاملہ نہ ہوں يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ انتظار کریں ساتھ جانوں اپنی کے انتظار کی تاکید ہے ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ط تین قرو، اور وہ امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ تعالےٰ کے نزدیک تین طہر ہیں اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک تین حیض ہیں اور اختلاف کا فائدہ عدت میٹھی ہوئی عورت کے حال میں ظاہر ہوتا ہے کہ جب تیسرا حیض شروع ہوا تو اُنکے قول پر عدت تمام ہو گئی جو قُر طُہر کو کہتے ہیں اور جو قُر حیض کو کہتے ہیں اُنکے نزدیک تیسرا حیض بند ہونے کے بعد عدت تمام ہوگی وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اور نہیں حلال ہے واسطے عورتوں کے اَنْ يَّكْتُمْنَ یہ کہ چھپائیں مَا خَلَقَ اللّٰهُ اُس چیز کو جو پیدا کی اللہ نے فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ بیچ رحموں اُنکے کے بچوں سے اور چونکہ بچے کا چھپانا رجعت کا حق باطل کردینے کا سبب ہے پس عورتوں کو یہ چھپانا روا نہیں اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ اگر ہیں یہ عورتیں ایمان رکھتی بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ساتھ خدا کے اور دن قیامت کے وَبُعُوْلَتُهُنَّ اور شوہر اُن کے اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ بہت حقدار ہیں ساتھ رجوع کرنے کے طرف اُنکے فِيْ ذٰلِكَ بیچ زمانۂ انتظار کے اِنْ اَرَادُوْٓا اگر چاہیں شوہر اُس رجعت کے سبب سے اِصْلَاحًا ط کام بنانا عورتوں کے نہ کہ اُنکو ضرر اور تکلیف پہونچانا ابتدائے اسلام میں عورتوں کو طلاق رجعی دیتے تھے اور جب عدت تمام ہونیکے دن قریب آتے تو رجوع کرتے اور عورت کو اپنے ساتھ رکھ کر پھر طلاق دیتے تھے اور

اُس سے عورتوں کے کام بگاڑنا اُن مردوں کو مقصود تھا اُنکے کام بنانے سے کچھ غرض نہ تھی وَلَهُنَّ اور واسطے عورتوں کے مردوں پر
حقوق مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ مانند اُن حقوق کے ہیں جو مردوں کو اُن پر ہیں بِالْمَعْرُوْفِ ص ساتھ اچھی طرح نباہ کرنے اور خوشی سے
گزران کرنے کے مرد کا حق عورت پر یہ ہے کہ عورت اسکی فرمانبرداری کرے اور اسکی عزت اور ناموس کا خیال رکھے پاکدامنی اور حفاظت سے
قدم باہر نہ رکھے اور عورت کا حق مرد پر یہ ہے کہ مرد بہت اچھی طرح اُسکے ساتھ عمر بسر کرے اور علم دین سے جو کچھ درکار ہو اُسے سکھائے وَلِلرِّجَالِ
اور مردوں کو ہے عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ط عورتوں پر زیادتی اور بلندی اس سبب سے کہ اُنپر مہر ہے اور نفقہ اُنسے ملتا ہے یا میراث کی وجہ سے کہ
عورتوں کا دونا لیتے ہیں یا طلاق اور رجوع کے سبب سے کہ اس کا اختیار مردوں ہی کو ہے اور حقائق نجمیہ میں لکھا ہے کہ نبوت اور کمال ولایت کیوجہ
سے مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ مرد تو بہت کامل ہوئے اور اگلی عورتوں میں دو ہی کامل گزریں ایک آسیہ مزاحم کی بیٹی
دوسری مریم رضی اللہ عنہا عمران کی بیٹی وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ اور اللہ عزت والا ہے مردوں کو عورتوں پر غالب کرتا ہے اور بزرگی دیتا ہے۔
حَكِيْمٌ ۝ دانا ہے اور حکمت کے ساتھ بندوں پر حکم نازل کرتا ہے اَلطَّلَاقُ طلاق شرعی جس میں رجعت ہوتی ہے مَرَّتٰنِ ص دو بار ہے　ع ۲۸
زمانۂ جاہلیت میں طلاق کی تعداد مقرر نہ تھی اگر بالفرض عورت پر دس طلاقیں واقع ہوتیں تو مرد کو رجوع کرنے کا حق رہتا تھا اور اکثر ایسا ہوتا تھا
کہ عورت کو طلاق دیتے تھے جب عدت کا زمانہ تمام ہونے کے تھوڑے دن رہتے تو مرد عورت کیطرف رجوع کر لیتے اور پھر چھوڑ دیتے ایک دن ایک عورت
حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اُسکا شوہر برابر اُسے طلاق دیتا اور تکلیف اور ضرر پہونچانے کو ہر بار رجوع
کرتا تھا وہ عورت اپنے شوہر کے ظلم سے نالاں ہوئی اس شکایت کی خبر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوش مبارک میں پہونچی تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ طلاق رجعی دو بار ہے اور دو طلاقوں کے بعد فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اپنے ساتھ لینا ہے رجعت کر کے اَوْ تَسْرِيْحٌۢ
بِاِحْسَانٍ ط یا رہا کر دینا ساتھ بھلائی کے یعنی چھوڑ دینا ہے تاکہ عدت گزر جائے اور اُسکے بعد اگر چاہے تو تازہ نکاح کرے اور اگر
دوسری طلاق دیگا تو بائن ہو جائے گی جب تک وہ عورت دوسرے شوہر کے نکاح میں نہ آئے گی پہلے مرد پر حلال نہ ہو گی وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ
اور حلال نہیں ہے تم کو اے مردو اَنْ تَاْخُذُوْا یہ کہ لے لو تم مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُس میں سے جو دی ہے تم نے عورتوں اپنی کو
شَيْئًا کوئی چیز ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے ایک باغ مہر کے حساب میں اپنی عورت کو دیا اُس عورت نے اُنسے جدائی چاہی اور اُسی
قیمت پر اپنے آپ کو مول لیلیا یہ آیت نازل ہوئی کہ طلاق دیتے وقت عورت سے کچھ مانگ لینا درست نہیں اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ مگر یہ کہ جانیں اور
ڈریں مرد اور عورت دونوں اَلَّا يُقِيْمَا یہ کہ نہیں قائم رکھ سکتے حُدُوْدَ اللّٰهِ ط احکام الٰہی کو صحبت اور باہم نباہ کرنے میں فَاِنْ
خِفْتُمْ پس اگر جان لیا تم نے اے حکام اسواسطے کہ لینے اور دلانے کا حکم تمھارے ہاتھ ہے اَلَّا يُقِيْمَا یہ کہ مرد عورت قائم نہیں رکھ
سکتے ہیں حُدُوْدَ اللّٰهِ احکام الٰہی کو نباہ کرنے میں فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہیں کچھ گناہ اور وبال اوپر مرد اور عورت کے فِيْمَا
افْتَدَتْ بِهٖ ط بیچ اُس چیز کے کہ عورت بدلا دے اپنے شوہر کو اور اپنی ملکیت سے اپنے آپ کو مول لیلے جیسا کہ ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کی عورت نے کیا تِلْكَ یہ احکام جو طلاق اور رجعت اور خلع کے باب میں مذکور ہوے حُدُوْدُ اللّٰهِ حدیں ہیں اللہ کی کہ بندوں کی
مصلحتوں کے واسطے مقرر فرمائی ہیں فَلَا تَعْتَدُوْهَا ج پس نہ گزر جاؤ اُنسے وَمَنْ يَّتَعَدَّ اور جو کوئی گزر جائے گا حُدُوْدَ
اللّٰهِ حدوں سے اللہ کی فَاُولٰٓئِكَ پس وہ گزر جانے والوں کا گروہ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وہی ظلم کرنے والے ہیں اپنے اوپر
فَاِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق دے مرد اپنی عورت کو دوسری طلاق کے بعد فَلَا تَحِلُّ لَهٗ پس وہ عورت حلال نہ ہو گی اُس مرد پر

مِنْ بَعْدُ بعد تیسری طلاق کے حَتّٰی تَنْكِحَ تاوقتیکہ نکاح کرے زَوْجًا غَيْرَهٗ شوہر دوسرے سے اور دوسرا شوہر اُس سے مباشرت کرکے مزہ اُٹھائے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی قرظی نام کہ تین طلاقیں پاکر دوسرے شوہر کے نکاح میں آئی تھی اُسنے چاہا کہ دوسرے شوہر سے مباشرت ہونیکے قبل پہلے شوہر سے راہ کرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ مِنْ عُسَیْلَتِهٖ وَیَذُوْقَ مِنْ عُسَیْلَتِکِ فَاِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق دے دوسرا شوہر اُس عورت کو مباشرت کے بعد اپنی خوشی اور رغبت سے کراہت سے نہیں فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ پس کچھ گناہ نہیں پہلے شوہر اور اس طلاق دی ہوئی عورت پر اَنْ يَّتَرَاجَعَآ کہ باہم رجوع کریں نیا نکاح کرکے دوسرے شوہر کی عدت گزر جانیکے بعد اِنْ ظَنَّآ اگر جانیں یا گمان کریں اَنْ يُّقِيْمَا یہ کہ قائم رکھینگے حُدُوْدَ اللّٰهِ احکام الٰہی کو اور ایک دوسرے کا حق دونوں پہچانینگے وَتِلْكَ اور یہ جو کہا گیا حرام کردینا اور حلال کردینا حُدُوْدُ اللّٰهِ اندازے ہیں احکام کے حق تعالیٰ يُبَيِّنُهَا بیان کرتا ہے انھیں لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ واسطے اُس قوم کے جو جانتی ہے کہ حق تعالیٰ کے پاس سے یہ احکام آئے ہیں اور اُسکا ایمان لاتی ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اور جب طلاق دو تم عورتوں کو فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ پس پہونچیں وہ عورتیں مدت کے نزدیک یعنی اپنی عدت تمام ہونیکے قریب فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ پس رجوع کرو اُنکی طرف اور نگاہ رکھو اُنکو بھلائی کرنے کی راہ سے بُرائی کرنے کے طور پر نہیں اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ یا چھوڑ دو اُنھیں بِمَعْرُوْفٍ ساتھ بھلائی کے تا اُنکی عدت منقضی ہوجائے اور اپنی ذات کی مالک ہوجائیں ثابت بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی اور عدت گزرنے میں تین دن باقی تھے کہ اُنکی طرف رجوع کی اور پھر طلاق دیدی اسی طرح نو مہینے میں تین بار طلاق دی اور تین دفعہ رجوع کی حق تعالیٰ نے اس آیت میں اُس فعل کی ممانعت کی اور فرمایا کہ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ اور نہ باز رکھو اُنھیں اور رجعت نہ کرو ضِرَارًا ایذا دینے کو لِّتَعْتَدُوْا تاکہ ظلم کرو اُنپر مدت عدت بڑی ہوجانیکے سبب سے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی ایسا کرے گا اور کسی مسلمان کو کچھ ضرر پہونچائیگا فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ پس اُس نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اپنی جان کو خدا کے غضب میں ڈالدیا اور عورتوں کو ایذا پہونچانیوالے صاحب شریعت کے نزدیک ملعون ہیں اخلاق رکنیہ میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی اُمت میں جسکے حق میں بددعا کرنا چاہتے اُسے بدکردار اور دل آزار کہتے اسواسطے کہ آزار پہونچانا اور ایذا دینا جس کا شیوہ اور پیشہ ہوتا ہے وہ بہت جلد ہلاک ہوجاتا ہے **مثنوی**

نکو خواہ مردم نہ باشد بدش ۔ نورزد کسے بد کہ نیک افتدش

شر انگیز ہم در سر شر شود ۔ چو کژدم کہ تا خانہ کمتر شود

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اور نہ ٹھہرالو اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا احکام الٰہی کو ٹھٹھا یعنی اُس سے انکار نہ کرو اور اُسپر عمل کرنے میں سستی نہ کرو یہ آیت اُس گروہ کی شان میں ہے کہ نکاح اور طلاق کے حکم کو سُست پکڑتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہنسی اور کھیل کرتے تھے وَاذْكُرُوْا اور یاد کرو نِعْمَتَ اللّٰهِ نعمتوں اللہ کو جو پہونچاتا ہے عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے خصوصًا باہم نکاح کرنے کے باب میں اسواسطے کہ اگلی اُمتوں کی شریعت میں کسی کو ایک عورت سے زیادہ نکاح میں رکھنا درست نہ تھا مگر پیغمبروں کو اور یہاں چار آزاد عورتیں تک ایک آدمی کو نکاح میں درست ہیں اور اگلی اُمتوں کو طلاق کے بعد رجوع کرنا جائز نہ تھا اور یہاں درست ہے اور جبتک طلاق دی ہوئی عورت زندہ رہتی مرد کو اُسکے سوا دوسری عورت سے نکاح کرنا حلال نہ تھا اور اس شریعت میں حلال ہے وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ اور یاد کرو اُس چیز کو جو تمپر بھیجی ہے مِّنَ الْكِتٰبِ قرآن سے وَالْحِكْمَةِ اور حکموں اور اسکی حدوں سے يَعِظُكُمْ بِهٖ نصیحت کرتا ہے تمھیں خدائے تعالیٰ ساتھ اُسکے اور منع فرماتا ہے ایذا پہونچانے اور ٹھٹھا ٹھہرانے اور باتوں سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے احکام کی مخالفت میں وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ساتھ سب چیزوں کے تمھارے کاموں سے ع

ربع ۲۹ ع ۳

لہ نہیں یہاں تک کہ چکھے عُسَیلَہ تو اُس کی حلاوت اور چکھے وہ تیری حلاوت یعنی تو اُس کا مزہ لے اور وہ تیرا مزہ لے یہ کنایہ ہے جماع سے ۱۲

اور تمہاری مصلحتوں سے جاننے والا ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اور جب طلاق دو عورتوں کو فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ پس پہونچ جائیں انتہائے مدت
کو فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ تو منع نہ کرو انھیں اور باز نہ رکھو اَنْ يَّنْكِحْنَ یہ کہ نکاح میں آئیں اَزْوَاجَهُنَّ شوہروں پہلے اپنے کے اس حکم ممانعت
میں عام خلق مخاطب ہے یعنی چاہیے کہ یہ منع کرنا اور باز رکھنا مطلق تم میں پیدا ہی نہ ہو لکھا ہے کہ معقل بن یسار رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنی بہن کو عبد اللہ
بن عاصم کے نکاح میں دیا تھا اور عبد اللہ نے اُسے طلاق دیدی ہنوز عدت تمام نہ ہوئی تھی کہ عبد اللہ نے پشیمان ہو کر رجوع کرنا چاہا معقل
رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کو نہ دیا اور کہا کہ اپنی بہن کو میں نے تیرے نکاح میں دیا تھا تو نے چھوڑ دیا اور رجوع کرنے کو پھر آیا ہے قسم خدا کی وہ ہرگز
تیرے پاس نہ آئیگی اور نہ تو اس کے پاس جانے پائیگا حق تعالے نے یہ آیت بھیجی کہ اپنے خاوندوں کی طرف رجوع کرنے میں عورتوں کو منع نہ
کرو اِذَا تَرَاضَوْا جب راضی ہوں بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ آپس میں ساتھ نکاح حلال اور مہر جائز اور خوش گزران قبول کرنے کے
ذٰلِكَ یہ منع کرنے اور باز رکھنے کی ممانعت جو ہم نے کی يُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ وہ شخص جو تم
میں سے کہ خلوص کی وجہ سے يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ایمان لائے ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط اور دن قیامت کے جو سب سے پچھلا دن ہے
ذٰلِكُمْ یہ تمہارا نصیحت مان لینا یا ممانعت اور رنج پہونچانے سے باز آنا اَزْكٰى لَكُمْ بہت پاکیزہ بات ہے تمہارے واسطے معاش کی رو سے
اس واسطے کہ یہاں بی بی نے باہم ایک دوسرے کو دیکھا بھالا ہے بس اُنھیں کا باہم رجوع ہو جانا اس کسی کے ساتھ نکاح کرنے سے اولیٰ اور بہتر ہے
جسے نہ دیکھا بھالا نہ جانا پہچانا ہو وَاَطْهَرُ ط اور بہت پاکیزہ بات ہے اس امر سے کہ حرام کا خیال کریں اور فسق و فجور کی فکر کریں وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ
جانتا ہے کہ عورت اور مرد ایک دوسرے کے خواہاں ہیں وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ اور تم نہیں جانتے ہو وَالْوَالِدٰتُ اور مائیں یعنی وہ عورتیں کہ
ان میں اور اُنکے شوہروں میں جُدائی ہو گئی ہو اور دودھ پیتا بچہ گود میں ہو خواہ طلاق کے پہلے پیدا ہوا خواہ بعد تو حکم یہ ہے کہ يُرْضِعْنَ دودھ پلائیں
اَوْلَادَهُنَّ اولاد اپنی کو حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ دو برس پورے لِمَنْ اَرَادَ واسطے اُسکے جو چاہے اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ط یہ کہ
پورا کرے دودھ پلوانا اپنی اولاد کو وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ اور اوپر اُسکے کہ لڑکا واسطے اُسکے جنا ہے یعنی باپ کے واسطے رِزْقُهُنَّ رزق ان دودھ
پلانے والیوں کا ہے یعنی ان کا کھانا وَكِسْوَتُهُنَّ اور کپڑا اُن کا بِالْمَعْرُوْفِ ط ساتھ انصاف اور اعتدال کے لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ نہیں
تکلیف دیا جاتا اور رنج پہونچایا جاتا کوئی نفس اِلَّا وُسْعَهَا ج مگر اُسی امر کی جسکی گنجائش اور طاقت رکھتا ہے لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ
چاہیے کہ دکھ نہ پہونچائے کوئی ماں بِوَلَدِهَا دودھ پیتے بچے اپنے کو کہ اُسے اپنے سے جدا کر کے اُسکے باپ کو دیدے یا چاہیے کہ رنج نہ پہونچایا
جائے ماں بسبب لڑکے کے یعنی دودھ پلانے کے واسطے مرد اُس پر جبر نہ کرے اور اگر وہ عورت خوشی سے قبول کرے تو مرد اُس سے کھانا کپڑا
پھیر نہ لے وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ اور چاہیے کہ ضرر نہ پہونچائے مولود لہ یعنی باپ بِوَلَدِهٖ ساتھ لڑکے اپنے کے کہ دودھ پینے کے ایام میں اُسے
ماں سے لیلے اور یا چاہیے کہ ضرر نہ پہونچایا جائے باپ بسبب فرزند کے یعنی عورتیں کھانے کپڑے سے زیادہ اُس سے اور کچھ نہ مانگیں وَ
عَلَى الْوَارِثِ اور اوپر وارث باپ کے جب باپ مر جائے یا لڑکے کے وارث پر اگر بالفرض لڑکا مر جائے اور وہ وارث ہو لازم ہے مِثْلُ
ذٰلِكَ ج مانند اُسکے جو روٹی کپڑے کی قسم سے اور رنج نہ پہونچانے کے امر میں باپ پر لازم تھا فَاِنْ اَرَادَا پس اگر چاہیں ماں باپ فِصَالًا
جدا کرنا فرزند کا پستان سے یعنی دو برس گزرنے سے قبل دودھ چھڑانا چاہیں عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا رضامندی سے دونوں کی یعنی ماں باپ
کی وَتَشَاوُرٍ اور مشورہ کرنے سے باہم دودھ پلانے اور چھڑانے کے باب میں فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ط پس کچھ وبال نہیں ان دونوں پر
ہے وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اور اگر چاہو تم اے بچوں کے باپ اور وہ لوگ جو دودھ پلوانے کے محتاج ہوں اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا یہ کہ دودھ پلانے کو

انا مقرر کرو اَوْلَادَكُمْ واسطے اولاد اپنی کے ماں کو دودھ پلانے سے کوئی امر مانع ہو خواہ نہیں فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس کچھ گناہ نہیں تم پر انا مقرر کرنے میں اِذَا سَلَّمْتُمْ جب حوالہ کرو داناؤں کو مَّآ اٰتَيْتُمْ جو کچھ ارادہ کیا ہے تم نے اُنھیں دینے کا بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ بھلائی اور خوشی کے تنگی اور ترشی کے بغیر وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو حق تعالےٰ سے مزدوروں کی مزدوری بار رکھنے میں وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو کہ اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اُسکے جو کرتے ہو تم دودھ پلوانے اور چھڑانے اور اناار کھنے سے بَصِيْرٌ○ دیکھنے والا ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ اور جو لوگ مرجائیں تم میں سے وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور چھوڑیں بیبیاں تو چاہیے کہ بیبیاں اُن کی يَّتَرَبَّصْنَ انتظار کھینچیں بِاَنْفُسِهِنَّ ساتھ ذاتوں اپنی کے اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ج چار مہینے اور دس دن مگر جو عورتیں حاملہ ہوں اس واسطے کہ اُنکی عدت وضع حمل کے ساتھ تمام ہوتی ہے یا لونڈی کہ اُسکی عدت دو مہینے پانچ دن ہوتی ہے فَاِذَا بَلَغْنَ پس جب پہونچیں بیوہ عورتیں اَجَلَهُنَّ انتہائے عدت اپنی کو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس کچھ گناہ اور وبال نہیں اوپر تمھارے اے مسلمانو یا اے وارثو اور عورتوں کے ولیو فِيْمَا فَعَلْنَ بیچ اسکے جو عورتیں کریں فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بیچ ذاتوں اپنی کے شوہر کر لینے سے بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ بھلائی کے یعنی ساتھ موافقت شرع کے اس سے ایجاب وقبول اور عادل گواہوں کی حضوری مراد ہے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ساتھ اُس چیز کے جو کرتے ہو اے مردو اور عورتو خَبِيْرٌ○ جاننے والا ہے اے اطاعت کرنیوالے جب تو نے یہ جان لیا کہ خدا تیرے کام کو جانتا ہے تو غم نہ کر اسواسطے کہ وہ جزائے خیر تجھے دے گا اور گناہ کرنے والے جب تو یہ جانتا ہے کہ خدا تیرے گناہ سے واقف اور خبردار ہے تو گناہ کرنا چھوڑ دے تاکہ تجھے عذاب سے رہائی دے

قطعہ

آنکہ دانست آنکہ در ہمہ وقت — حق تعالےٰ بحال او بیناست
ہمہ کردار ہاش باشد خیر — ہمہ گفتار ہاش باشد راست

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور کچھ گناہ نہیں تم پر اے نکاح سے رغبت کرنیوالو فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ بیچ اُس چیز کے کہ تعریض کرو تم ساتھ اُس کے یعنی اشارے کنایے کے طور پر خبر دو تم مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ منگنی عورتوں عدت والیوں سے یعنی اُنسے ایسا کلام کرو جس سے اُنھیں یہ ہم گزرے کہ تم اُنسے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو مثلاً یوں کہو کہ تو بے شوہر نہ رہے گی یا مجھے تیری سی جورو چاہیے یا جب تیری عدت گزر جائے تو مجھے خبر کرنا نکاح کا صاف صاف پیام دینے سے احتراز لازم ہے مگر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ اشارۃً نکاح کی بات کہیں اَوْ اَكْنَنْتُمْ یا چھپاؤ تم فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ بیچ اپنے دلوں میں عَلِمَ اللّٰهُ جان لیا ہے اللہ نے اپنے علم قدیم سے اَنَّكُمْ یہ کہ تم سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ قریب ہے کہ یاد کروگے اُن عورتوں کو بھلائی کے ساتھ یعنی شرع کے موافق نکاح کر لینے کے بعد وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ اور مگر وعدہ نہ دو اُنھیں سِرًّا ساتھ ایسے کام کے جو چھپاتے ہو یعنی مباشرت مراد یہ ہے کہ کثرت مجامعت کا وعدہ نہ کرو اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا مگر یہ کہ کہو قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ط بات اچھی اشارۃً کنایۃً نہ یہ کہ صراحۃً وَلَا تَعْزِمُوْا اور قصد نہ کرو عُقْدَةَ النِّكَاحِ عقد نکاح اُن کے کا حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ یہانتک کہ پہونچ جائے کتاب یعنی جو کچھ خدا نے لکھا اور فرض کیا عدت سے اَجَلَهٗ ط نہایت اپنی کو اور اسکی عدت تمام ہو جائے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو تم یہ کہ اللہ تعالےٰ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ جانتا ہے جو کچھ بیچ دلوں تمھارے کے ہے ایسے کام کا ارادہ جو جائز نہیں فَاحْذَرُوْهُ ج پس ڈرو اور پرہیز کرو تم اُسکے عذاب اور عقاب سے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو تم یہ کہ خدا غَفُوْرٌ بخشنے والا ہے اُسے جو ڈرے اُسکے عذاب سے حَلِيْمٌ○ تحمل والا ہے کہ عذاب کی جلدی نہیں کرتا لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ کچھ گناہ ع ۳۰

اور وبال نہیں اوپر تمھارے إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اگر طلاق دو تم عورتوں اپنی کو مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ جب تک کہ نہ ہاتھ لگایا ہو انھیں
یعنی مس نہ واقع ہوا ہو امام اعظم رحمہ اللہ خلوت صحیحہ کو موجب مس جانتے ہیں بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالے نے مس
کرنے یعنی ہاتھ لگانے کو جماع کا اشارہ ٹھہرایا ہے اسی واسطے خلوت کے سبب سے مہر لازم نہیں کرتے أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ اور کچھ باک نہیں عورتوں
کو طلاق دینے میں جبتک کہ فرض نہ کر لیا ہو اور نام نہ رکھدیا ہو واسطے اُنکے فَرِيضَةً کچھ مہر مقرر پس طلاق دو تم اُنھیں وَمَتِّعُوهُنَّ ج اور
فائدہ مند کرو اُنھیں یعنی کچھ دو انصار میں سے ایک مرد نے ایک عورت کی خواہش کی اور عقد نکاح کے ساتھ مہر کا نام نہیں لیا اور دخول کے قبل
طلاق دے دی تو یہ آیت نازل ہوئی جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ متعتھا ولو بقلنسوتک غرض یہ کہ فائدہ دینا چاہیے اور طلاق
دینے والے کے حال کی قدر فائدہ چاہیے عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ اوپر مالدار مرد کے اُسکی قدرت کے موافق وَعَلَى الْمُقْتِرِ
قَدَرُهُ ج اور فقیر مفلس مرد پر اُسکے دسترس کی قدر ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ ایک جاریہ ہے اور کم سے کم
ایک مقنعہ یعنی اوڑھنی اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالے کے نزدیک ایک کرتا اور ایک چادر اور ایک اوڑھنی اگر اُس عورت کا نصف مہر مثل اس سے کم ہو اور صحیح یہ
یہ ہے کہ فائدہ کی مقدار مقرر کرنا حاکم شرع کی رائے پر موقوف ہے پس فائدہ دو تم اُنھیں مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ج قدرت کے موافق ایسا فائدہ دینا جو
شرعاً اور عرفاً چاہیے حَقًّا یہ متاع کی صفت ہے یعنی فائدہ واجبی یا فعل محذوف کا مصدر ہے یعنی خدا نے فائدہ دینا واجب کیا واجب کرنے کر
عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝ اوپر نیکی کرنے والوں کے وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ اور اگر طلاق دو تم انھیں مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ
قبل اس سے کہ ہاتھ لگاؤ تم اُنھیں شہوت کے ساتھ وَقَدْ فَرَضْتُمْ اور تحقیق کہ ٹھہرا دیا ہو تم نے لَهُنَّ فَرِيضَةً واسطے اُنکے کچھ مہر مقرر
فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ پس تم پر اُسکا آدھا مہر جو مقرر کر لیا تم نے یہ آیت نازل ہونیکے قبل جو شخص دخول سے پہلے عورت کو طلاق دیتا
مہر مقرر سے کچھ اُس کے ذمہ واجب الادا نہ ہوتا تھا بلکہ فائدہ دینا چاہیے تھا جیسا کہ سورۂ احزاب میں حکم ہوا کہ فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ پس آیت
اُس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا اور آدھا مہر دینا لازم ہوا إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ مگر یہ کہ معاف کر دیں وہ عورتیں جو معاف کرنے کے لائق ہوں بلوغ
اور عقل اور تمیز کی رو سے أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي یا کہ معاف کر دے وہ شخص کہ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ط ہاتھ میں اُسکے گرہ نکاح کی ہو
یعنی ولی امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے پہلے قول کے بموجب اور یہ اُس وقت ہو کہ جب عورت کنواری اور کمسن ہو اور اُسکا ولی ہو اور امام اعظم رحمہ اللہ
تعالے نے فرمایا ہے کہ اُس شخص سے شوہر مراد ہے کہ درگزر کرے یعنی مہربانی کرے اور پورا مہر دیدے اور اسی قول کی تائید کرتا ہے یہ جو حق تعالے
فرماتا ہے وَأَنْ تَعْفُوا اور درگزر و تم لوگ کہ شوہر ہو اور پورا مہر دیدو أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى ط بہت قریب ہے پرہیزگاری سے جفاکاری کے
بہ نسبت وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ط اور نہ بھول جاؤ یا نہ چھوڑ دو مہربانی کو آپس میں یعنی مرد تو یہ خیال کرے کہ یہ عورت میرے نکاح میں
قید تھی اور اب میرے وصال سے محروم اور مایوس ہوئی جتنا مہر مقرر کیا تھا وہ پورا اُسے دیکر خوش کروں اور عورت بھی یہ خیال کرے کہ یہ مرد مجھ
تک نہیں پہونچا اور میرے وصال سے فائدہ مند نہیں ہوا بہتر یہی ہے کہ اُس سے کچھ نہ لوں إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ بِمَا تَعْمَلُونَ ساتھ اُس
چیز کے جو تم کرتے ہو بخشش اور مہربانی بَصِيرٌ ۝ دیکھنے والا ہے حَافِظُوا محافظت کرو اور ثابت قدم رہو عَلَى الصَّلَوَاتِ اوپر
نمازوں فرض کے اُن کے وقتوں اور حدوں اور حقوق کے ساتھ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى ق اور محافظت کی شرطیں خاصکر صلوٰۃ وسطی کے
ساتھ ادا کیا کرو اور صلوٰۃ وسطی یعنی بیچ والی نماز انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور ابو امامہ اور جابر رضی اللہ تعالے عنہم کے قول پر فجر کی نماز ہے
اسواسطے کہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی کے بیچ میں پڑھتے ہیں یا اس واسطے کہ رات کی دو نمازوں اور دن کی دو نمازوں کے

بیچ میں ہو یا اسواسطے کہ اُس کے دونوں طرف ایسی نمازیں ہیں کہ ان میں قصر کرتے ہیں اور ابن عامر اور زید بن اُسامہ اور بعضے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول پر ظہر کی نماز ہے اس واسطے کہ دن کے بیچ میں پڑھتے ہیں یا اسواسطے کہ دن کی نمازوں کے بیچ میں ہے اور حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علی مرتضیٰؓ اور حضرت بی بی عائشہ صدیقہؓ اور حضرت بی بی اُم سلمہؓ اور حضرت بی بی حفصہؓ اور ابن مسعودؓ اور بڑے بڑے صحابہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دوسرے ایک گروہ کی روایت کے موافق عصر کی نماز ہے اور اس باب میں ایک حدیث صحیح وارد ہوئی ہے جنگ احزاب کے کہ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اور عصر کی نماز کو صلوٰۃ وسطیٰ یعنی بیچ والی نماز حق تعالیٰ نے اسواسطے فرمایا کہ ایک طرف دن کی دو نمازیں ہیں کہ ان دونوں میں سے ایک میں قصر ہے اور ایک میں نہیں اور دوسری طرف رات کی دو نمازیں اسی طور کی ہیں یعنی مغرب اور عشا کی نماز اور ابن عباس اور قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک روایت یہ ہے کہ صلوٰۃ الوسطیٰ مغرب کی نماز ہے اور وہ نمازوں کی مقدار کے لحاظ سے اوسط درجہ کی نماز ہے اس واسطے کہ فرض نمازوں میں بہت رکعتیں چار ہیں اور کم دو اور مغرب کی نماز میں تین رکعتیں ہیں تو وہ بہت اور کم کے بیچ میں ہے یا اس واسطے کہ دو اخفائیہ نمازیں یعنی جن میں چپکے سے قرأت کی جاتی ہے اُنکے اور دو جہریہ نمازوں کے بیچ میں ہے یعنی جن میں پکار کر قرأت کی جاتی ہے اور ایک گروہ نماز عشا کو صلوٰۃ الوسطیٰ جانتے ہیں اسواسطے کہ دو جہریہ نمازوں کے درمیان میں واقع ہوئی ہے کہ رات کی عبادتوں کا آغاز اور انجام انہی دو نمازوں پر ہے یا اسواسطے کہ وہ ایسی دو نمازوں کے درمیان ہے کہ دونوں میں قصر نہیں ہوتا اور ان نمازوں میں سے ہر ایک کی تخصیص کہ یہی صلوٰۃ الوسطیٰ ہے اور اس سے جو نکتے پیدا ہوتے ہیں جواہر التفسیر میں بہت شرح اور بسط سے مذکور ہیں وَقُوْمُوْا اور دوسرا حکم فرماتا ہے کہ کھڑے رہو لِلّٰہِ واسطے خدا کے قٰنِتِیْنَ ۝ حکم ماننے والے یعنی نماز پڑھنے والے اور بعضوں نے کہا ہے کہ قنوت کے معنی نماز میں چپ رہنے کے ہیں یعنی نماز میں چپ کھڑے رہو زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ہم میں سے ہر ایک نماز پڑھنے میں اپنے دوست سے بات کرتا تھا جب یہ حکم نازل ہوا کہ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ تو سب چپ ہو گئے فَاِنْ خِفْتُمْ پس اگر ڈرو لوٹنے والے دشمن یا درندے ضرر پہونچانے والے یا کیڑے ایذا دینے والے سے فَرِجَالًا پس پیادہ نماز پڑھو چلتے ہوئے اگر ٹھہرنا ممکن نہ ہو امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے قول پر اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جب خوف ہو تو چلتے میں نماز پڑھ سکتے ہیں ٹھہرنا ممکن ہو خواہ نہ ہو اَوْ رُکْبَانًا یا سوار نماز پڑھو لڑائی میں جسطرح میسر آئے قبلہ کی طرف منہ کر کے خواہ پیٹھ کر کے فَاِذَآ اَمِنْتُمْ پس جب امن میں آؤ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ تو نماز پڑھو اکثر علما اس بات پر متفق ہیں کہ یہاں ذکر سے نماز مراد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ شکر مراد ہے یعنی جب امن میں آؤ تو خدا کا شکر کرو کَمَا عَلَّمَکُمْ جیسا کہ سکھایا تم کو آداب نماز اور شرائط شکر مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ جو کچھ نہ تھے تم جانتے وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ اور جو لوگ کہ مر جائیں تم میں سے وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور چھوڑیں عورتوں کو عرب کی رسم یہ تھی کہ جن کے شوہر مر جاتے اُن کی عورتیں سال بھر تک عدت بیٹھتیں اور پرانے کپڑے پہن کر بناؤ سنگار چھوڑ دیتی تھیں اگر گھر والیاں ہوتیں تو اُسی گھر میں شوہر کے قرابت والوں کے ساتھ بسر کرتیں یا شوہر کے قرابتی اُسی مکان میں اُسکے واسطے گھر بناتے اور اگر صحرائی ہوتیں تو گھاس پھوس سے ایک گھر اُسکے واسطے جدا بنا دیتے اور ایک برس گھر سے وہ بیوہ عورتیں باہر نہ نکلتیں اور شوہر کے قرابت والوں سے نان و نفقہ لیتیں اور جبکہ اُس گھر سے نکلتیں تو نان و نفقہ ساقط ہو جاتا تھا جب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو طائف کا رہنے والا ایک مرد مر گیا اسکی ایک عورت اور بیٹا اور ماں باپ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ترکہ اُسکے بیٹے اور ماں باپ پر تقسیم کر دیا اور عورت کا کچھ حصہ مقرر نہ فرمایا مگر یہ حکم کیا کہ اُسکے شوہر کے ترکہ میں سے سال بھر تک نفقہ اُسے دو اُس محل پر یہ آیت نازل ہوئی اور حکم آیا کہ جب تم میں سے لوگ مریں اور اُنکی

جو رویں زندہ ہوں تو وَّصِيَّةً وصیت فرض کی گئی اور حفص نے دبر کے ساتھ پڑھا ہے تو یہ معنی ہوئے کہ حکم کیا خدا نے حکم کرنے کر
لِّاَزْوَاجِهِمْ واسطے عورتوں اُنکی کے مَّتَاعًا فائدہ دینے کے ساتھ روٹی اور مکان کے شوہر کے ترکہ میں اِلَى الْحَوْلِ
ایک برس تک غَيْرَ اِخْرَاجٍ بے باہر نکالنے اُسکے کے مقرر کیے گئے گھر سے لیکن اگر سال بھر گذرنے سے قبل وہ خود
گھر سے نکل جائیں تو اُنھیں نفقہ لینے کا حق نہ رہے گا فَاِنْ خَرَجْنَ پس اگر باہر آئیں سال بھر کے بعد فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
پس کچھ گناہ نہیں تم پر اے شوہر کے قرابت والو فِيْ مَا فَعَلْنَ بیچ اُس کے جو وہ کریں فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بیچ ذاتوں اپنی کے بناؤ سنگار
اور شوہر ڈھونڈھنے سے مِنْ مَّعْرُوْفٍ اُن چیزوں میں سے جو شرع کے موافق ہوں وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ اور اللہ غالب ہے جو اُسکے
حکم کے خلاف کرتا ہے اُس سے بدلہ لے گا حَكِيْمٌ ۝ پکا کام کرنے والا ہے بیچ اُس مقدمہ کے جسمیں حکم فرماتا ہے اور یہ حکم منسوخ ہے
اُس حکم سے جو شوہر کے ترکہ میں سے جورو کا چوتھائی یا آٹھواں حصہ میراث مقرر ہوئی اور ایک برس کی عدت چار مہینے دس دن عدت
بیٹھنے کے حکم سے منسوخ ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا وَلِلْمُطَلَّقٰتِ اور طلاق دی ہوئی اُن عورتوں کو جنھیں شوہر نے مس کیا ہو
مَتَاعٌ فائدہ دینا ہے کہ اُسکے سبب سے فائدہ مند ہوں بِالْمَعْرُوْفِ اچھی طرح اوسط درجہ پر نہ زیادہ نہ کم حَقًّا سزاوار کیا ہے
اللہ نے اسے سزاوار کرنے کر عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ اوپر پرہیزگاروں کے یہاں متقی سے وہ لوگ مراد ہیں جو شرک سے پرہیز کریں یعنی
سب مسلمان كَذٰلِكَ جسطرح یہ احکام بیان کیے اسی طرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ ظاہر کرتا ہے اللہ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ واسطے تمھارے احکام اپنے
اُن چیزوں میں جنکے تم محتاج ہو لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ شاید کہ تم اپنی عقلوں کو وہ احکام قبول کر لینے اور اُن میں غور اور فکر کرنے
میں مصروف کرو اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے اے دیکھنے والے یا نہیں جانا تو نے اور تعجب کے ساتھ نگاہ نہیں کی تو نے اِلَى الَّذِيْنَ
خَرَجُوْا طرف اُن لوگوں کے جو نکل گئے مِنْ دِيَارِهِمْ اپنے مکانوں اور گھروں سے وَهُمْ اُلُوْفٌ اور وہ ہزاروں تھے
امام سُدّی کہتے ہیں کہ شہر واسط کے گرد داوردان جو قریہ ہے اُسمیں طاعون شروع ہوا بعضے آدمی وہاں سے نکل گئے اُنمیں سے بہت
صحیح و سلامت رہے اور بعضے وہاں رہے اُنمیں سے بہت مر گئے دوسرے برس پھر جو طاعون آیا سب گانوں والے جو آٹھ ہزار تھے یا
چالیس ہزار یا ستر ہزار ایک ہی بار گانوں سے نکل گئے حَذَرَ الْمَوْتِ بچنے کو موت سے اسی طرح جاتے تھے یہانتک کہ دو پہاڑوں
کے درمیان ایک میدان میں اُترے فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ پس کہا اُنھیں خدا نے کہ مُوْتُوْا تم مر جاؤ سب ایک ہی بار مر گئے تفسیر معالم میں
لکھا ہے کہ حق تعالےٰ نے دو فرشتے بھیجے یہانتک کہ ایک نے اُس میدان کے اوپر سے اور ایک نے اُسکے نیچے سے ندا کی کہ مر جاؤ وہ سب لوگ
ایک ہی بار مر گئے اپنے جانوروں سمیت اطراف و جوانب سے اُنھیں دفن کرنے کو لوگ آئے اور عاجز ہو گئے آخر کو ایک دیوار اُن سب مُردوں
کے گرد کھینچ دی اور وہاں سے پھر آئے ایک مدت اُن پر گذری اور ہڈیوں کے سوا اُن کے جسم کا کچھ نام و نشان تک نہ رہا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ط
پھر زندہ کر دیا اُنھیں اللہ نے اور یہ صورت اس طرح ہوئی کہ حزقیل بن یوزی جو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے تیسرے خلیفہ تھے اُس جگہ اُنکا گذر ہوا
اور ہڈیوں کے وہ ڈھیر دیکھے اور عرض کیا کہ یا اللہ جس طرح اپنی ہیبت کا اثر انھیں تو نے دکھایا ہے اُسی طرح اُن پر رحمت کی نظر فرما حق تعالیٰ کی
جناب سے جواب آیا اور خطاب پہونچا کہ اچھا فلانا کلمہ[1] تو کہہ تو ہم اُنھیں زندہ کر دیں حزقیل وہ کلمہ زبان پر لائے پس حق تعالےٰ نے اُن سب کو زندہ
کر دیا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَذُوْ فَضْلٍ البتہ صاحب فضل و رحمت کا ہے عَلَى النَّاسِ اوپر لوگوں کے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ مگر بہت لوگ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ نہیں شکر کرتے خصوصًا بنی اسرائیل کہ اُنھوں نے ایسے ایسے معجزے دیکھے اور حکم الٰہی

[1] صاحب نیشاپوری لکھتے ہیں کہ وہ چند کلمات تھے کہ بموجب وحی الٰہی حضرت حزقیل نے فرمائے اول مرتبہ یہ فرمایا ایتہا العظام ان اللہ یامرک ان تجتمعی یعنے اے بڈیو بوسیدہ و پاشاں تم اللہ کے حکم سے ایک جا مجتمع ہو جاؤ پس بمجرد کہنے کے ہر ایک ہڈی نے اپنے اپنے موقع پر ٹھاٹ جسم کا قبول کر لیا دوسری مرتبہ بحکم الٰہی حضرت حزقیل نے فرمایا

ع ۱۴۱

ان اللہ یامرک ان تکسی لحما یعنے اللہ کے حکم سے بہت جلد گوشت و پوست پہناؤ تم پس ایسا ہی ہوا تیسری مرتبہ موافق امر الٰہی یہ فرمایا ان اللہ یامرک ان تقومی یعنی بحکم خالق اکبر زندہ اور قائم ہو تم پس وہ سب زندہ ہو گئے اور تسبیح و تحمید خدائے تعالےٰ کرنے لگے اور اپنے اپنے گھروں کو آئے اور وقت معینہ تک زندہ رہے فافہم و استقم ۱۲ محمد عزیز حسن عفی عنہ د

نہ ماناائے مسلمانو تم عبرت پکڑو وَقَاتِلُوْا اور لڑو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے خدا کا دین ظاہر کرنے کے واسطے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
اور جان لو کہ خدا سَمِيْعٌ سننے والا ہے اُن لوگوں کی بات جو جہاد سے منہ پھیرتے ہیں اور بہل عذروں کو مضبوط پکڑتے ہیں عَلِيْمٌ ○
جاننے والا ہے اُن کے دلوں کا حال مَنْ ذَا الَّذِيْ کون شخص ہے جو خلوص نیت سے يُقْرِضُ اللّٰهَ قرض دے اللہ کو یعنی اُسکے عاجز بندوں کو جو
قرض مانگیں قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی قرض دینے میں جلدی کرے یا قرض دیکر احسان نہ رکھے یا عوض کا طالب نہ ہو اور حدیث
شریف میں وارد ہے کہ قرض دینے کا ثواب صدقہ سے زیادہ ہے برتقدیر کہ یہی معنی ہوں تو ایک مضاف محذوف ہوگا یعنی اصل میں یہ آیت یوں
ہوگی کہ يُقْرِضُ عِبَادَ اللّٰهِ اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ یہاں نہ مضاف محذوف ہے نہ کوئی ضمیر پھرتی ہے اور قرض سے صدقہ مراد ہے خدا کی راہ میں صدقہ
دینے کو قرض کے ساتھ تشبیہ دی ہے بدلہ لازم ہونے میں اسواسطے کہ قرض دینے میں عوض[۱] ملنا لازم ہے اور برتقدیر یہ معنی ہوں تو قرض حسن وہ قرض ہو
جو خالص خدا ہی کے واسطے دے یا مال حلال سے صدقہ کرے امام عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ استفہام کو تمنا پر حمل کرتے ہیں یعنی یہ جو حق تعالیٰ نے پوچھا
کہ کون شخص ہے جو قرض دے یہ تمنا کرتا ہے کہ کوئی ہے جو قرض دے خدا کو فَيُضٰعِفَهٗ پس تا کہ خدا دونا کرے اور دونے پر دونا کرے اُس قرض کا
ثواب لَهٗٓ واسطے اُسکے اَضْعَافًا كَثِيْرَةً دونے حصے بہت اسکو حق تعالیٰ نے مبہم چھوڑا تا کہ بہت سے دونے حصوں کو بیشمار تصور
کریں جب یہ آیت نازل ہوئی تو یہود نے طعن سے کہا کہ خدا کے پاس کچھ بھی نہیں کہ وہ ہم سے قرض مانگتا ہے اور چونکہ مسلمان لوگ خدا کے وعدہ
پر یقین اور وثوق رکھتے اُنھوں نے قرض دینے میں سبقت اور جراُت کی پہلے ابو الدحداح انصاری رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ
خدائے تعالیٰ یہ قرض کیوں مانگتا ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس قرض کے سبب سے تمھیں جنت میں
لے جائے اُنھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے دو باغ ہیں خرمے کے اور اُنمیں جو بہتر ہے اُسکا نام حنیبہ[۲] ہے اگر میں وہ باغ خدا کو قرض دوں
تو آپ میری بہشت کے ضامن ہوتے ہیں حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں ضامن ہوتا ہوں کہ حق سبحانہ تعالیٰ ویسے دس باغ
بہشت میں تجھے عنایت فرمائے گا عرض کیا کہ اے سید عالم اس شرط پر کہ میرے لڑکے اور اُنکی ماں میرے ساتھ ہو حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے
فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہوگا پس ابو الدحداح نے رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا دست مبارک پکڑ لیا اور حنیبہ کو خدا کی راہ میں صدقہ دیدیا اور فوراً
باغ کے دروازے پر آکر لڑکوں کی ماں سے کہا کہ اے ام الدحداح اس باغ کو میں نے اس شرط پر صدقہ دیدیا کہ بہشت میں ایسے دس باغ لوں اور
تو اور تیرے لڑکے وہاں میرے ساتھ رہیں اُم الدحداح نے کہا کہ کیا خوب سودا ہے کہ تو نے بَارَكَ اللّٰهُ فِيْمَا اشْتَرَيْتَ اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم نے اُسکی شان میں فرمایا کہ كَمْ مِنْ عَذْقٍ رَدَاحٍ وَدَارٍ فَيَاحٍ فِي الْجَنَّةِ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ اور اللہ لے لیتا ہے اور تنگ
کر دیتا ہے روزی کو بعضے بندوں پر اپنے علم اور حکمت کے ساتھ اور اُن بندوں کے حال کی درستی اور بھلائی اُسی میں ہے وَيَبْصُۜطُ اور کشادہ کر دیتا
ہے رزق کو کچھ لوگوں پر اپنی تدبیر اور تقسیم سے کہ اُن بندوں کی بھلائی اور منفعت اُسی میں ہے وَاِلَيْهِ اور طرف اللہ کے یعنے اُسکے جزا دینے
کی طرف تُرْجَعُوْنَ ○ پھیرے جاؤ گے قابض اور باسط کے معنوں میں محقق لوگوں کے بہت اقوال ہیں بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ
امیروں سے لیتا ہے تاکہ وہ جان لیں کہ وہی لینے والا ہے اور فقیروں پر اپنا احسان نہ رکھیں اور فقیروں کو دیتا ہے تا اُسے حق تعالیٰ ہی کی طرف سے
دیکھیں اور امیروں کا احسان نہ مانیں وہی قابض یعنی لینے والا ہے تاکہ امیر لوگ دیدہ شہود سے اُس کے سوا نہ دیکھیں اور وہی باسط ہے تاکہ فقیر

[۱] یعنی جسطرح قرض دینے والے کو نقد قرض پھر ملنا لازم ہے اُسی طرح خدا کی راہ میں صدقہ دینے والے کو صدقہ کا عوض ملنا لازم ہے ۱۲ مترجم [۲] حنیبہ بفتح کریم مشتق ہے جنی سے وہ معنی اُس باغ کے ہیں جو تر و تازہ میووں سے بھرا ہو چونکہ ابو دحداح کی ملک سے دو باغ تھے اور اس میں سے ایک باغ میں میوہ کثیر آتا تھا پس اُس باغ کا نام حنیبہ رکھا تھا ۱۲ محمد عزیز حسن عفی عنہ [۳] کتنی کھجوریاں ہوا دار اور مکان کشادہ جنت میں ہیں واسطے ابو الدحداح کے ۱۲ منہ

نظر بصیرت سے اُسکے غیر کو شاہد نہ کریں ایک عارف نے ایسا فرمایا ہے کہ ایک کو قبض کے ساتھ خودی کے قید خانہ میں گرفتار کرتا ہو اور ایک کو بسط کے ساتھ خودی کے قید سے چھڑا کر اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہی پیر طریقت قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ الٰہی جب میں اپنی طرف دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ ذلیل اور خوار کون شخص ہو اور جب میں تیری طرف دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں کہ تجھ سے زیادہ بزرگوار کون شخص ہو **رباعی**

گاہے کہ بجز و در نگرم پست شوم گاہے کہ بدو نگہ کنم مست شوم

در حیرتم از حالت خود با دلدار حیران شدہ ام فتادہ و ز دست شوم

زعال خام

اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے اے محمد یعنی تو نے نہیں جانا اور تیرا علم انتہا کو نہیں پہونچا اِلَى الْمَلَاِ طرف ایک جماعت اشراف اور عقل والوں کے مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ یعقوب کے بیٹوں میں سے مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى موسیٰ کی وفات کے بعد اِذْ قَالُوْا جب کہا ان بزرگوں نے

وقف لازم

لِنَبِيٍّ لَّهُمُ واسطے پیغمبر کے جو اُنکے واسطے مبعوث ہوا تھا اور وہ پیغمبر قول اصح پر اشموئیل علیہ السلام تھے کہ حق تعالٰے نے حضرت الیسع علیہ السلام کے بعد اُنھیں بنی اسرائیل میں بھیجا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ پیغمبر بنی یوشع بن نون علیہ السلام تھے یا شمعون بن صفیہ علیہ السلام غرض بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ حکم خدا سے اِبْعَثْ لَنَا اُٹھا اور کھڑا کر ہمارے واسطے یعنی مقرر کر دے ہم میں سے مَلِكًا ایک بادشاہ تاکہ اُسکی اعانت اور مدد سے نُّقَاتِلْ لڑیں ہم فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے جالوت اور اُسکی قوم کے ساتھ اور وہ عمالقہ تھے بقیہ قوم عاد سے کہ ہمیشہ بُت پوجتے تھے اور شرک کرتے تھے اور بنی اسرائیل سے عداوت رکھتے تھے اور بنی اسرائیل اُنکے ہاتھ سے عاجز تھے اور اُنمیں کوئی بادشاہ اور حاکم نہ رہا تھا اس سبب سے اُنھوں نے اپنے پیغمبر سے بادشاہ مقرر کرنے کی درخواست کی کہ اُسکی مدد سے جہاد کر سکیں قَالَ کہا اُس پیغمبر نے هَلْ عَسَيْتُمْ آیا نزدیک ہو تم اِنْ كُتِبَ اگر فرض کر دیا جائے عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ تم پر لڑنا دین کے دشمنوں سے اَلَّا تُقَاتِلُوْا یہ کہ تم لڑائی نہ کرو قَالُوْا وَمَا لَنَآ کہا اُنھوں نے کہ کیا ہے ہم کو اور کیا چیز اس بات پر رکھے گی اَلَّا نُقَاتِلَ کہ ہم قتال نہ کریں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے وَقَدْ اُخْرِجْنَا اور تحقیق کہ نکال دیا ہے اُنھوں نے ہمیں مِنْ دِيَارِنَا گھروں سے ہمارے سے وَاَبْنَاۗىِٕنَا اور بیٹوں اپنے سے یعنی ہمیں ہمارے فرزندوں سے جدا کر دیا ہے حدیث میں ہے کہ جالوت نے اپنے زمانہ کے بادشاہوں کی اولادوں میں سے چار سو چالیس آدمی قید کیے تھے اور کتنے گروہوں کو اُنکے گھروں سے نکال دیا تھا اسی سبب سے وہ لڑائی کرنے میں مبالغہ اور اصرار کرتے تھے فَلَمَّا كُتِبَ پس جس وقت لکھا گیا عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اوپر اُنکے لڑنا بھی ساتھ دین کے دشمنوں کے ساتھ تَوَلَّوْا تو پھر گئے اور فرمانبرداری سے درگذرے اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ مگر تھوڑے اُنمیں سے اور وہ تین سو تیرہ آدمی تھے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ اور خدا جاننے والا ہے بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ اُن ظالموں کو جنھوں نے جہاد سے منھ پھیرا جب اشموئیل علیہ السلام نے اُنھیں الزام دیا اور اُنھوں نے معقول جواب دیا تو حق تعالٰے سے پیغمبر نے درخواست کی کہ ایک بادشاہ اس قوم کے واسطے مقرر کر دے حق سبحانہ تعالٰے نے ایک جریب اور ایک برتن روغن سے بھرا ہوا پیغمبر کے پاس بھیجا اور ارشاد کیا کہ جو شخص تیرے مکان میں آئے اور یہ روغن برتن میں جوش کھائے اور یہ جریب اُسکے قد سے برابر ہو وہ شخص اُس قوم پر سلطنت کرنے کے لائق ہے حضرت اشموئیل نے یہ خبر قوم کو پہونچائی بنی اسرائیل کے بڑے بڑے لوگوں میں سے ہر ایک نے اُنکے گھر میں آمد و رفت شروع کی کسی کے واسطے روغن جوش میں نہ آیا اور جریب برابر کسی کا قد نہ ٹھہرا حتی کہ ایک دن ایک مرد سقا یا کھال صاف کرنیوالا اشاؤل نام کہ دراز قد ہونے کی وجہ سے اُسے طالوت کہتے تھے اشموئیل پیغمبر کے گھر میں آیا فوراً روغن نے جوش کھایا اور جریب اُسکے قد سے برابر ٹھہری وَقَالَ لَهُمْ اور کہا بنی اسرائیل سے نَبِيُّهُمْ اُنکے نبی نے یعنی اشموئیل علیہ السلام نے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ

خدا نے قَدْ بَعَثَ لَكُمْ مقرر کیا ہے واسطے تمھارے طَالُوْتَ مَلِكًا طالوت کو بادشاہ حاکم قَالُوْٓا کہا اُنھوں نے یعنی بنی اسرائیل نے
تعجب سے اَنّٰى يَكُوْنُ کیونکر ہوگی اور کہاں سے ہو لَهُ الْمُلْكُ طالوت کی بادشاہی عَلَيْنَا اوپر ہمارے وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ
اور حال آنکہ ہم زیادہ لائق ہیں بادشاہی کے کہ یہودا کے سبط ہیں مِنْهُ اُس سے کہ وہ ابن یامین کے سبط سے ہو اور اس سبط میں نہ سلطنت ہے
نہ نبوت اور اُسکے سبط میں نبوت نہ ہونے کے علاوہ ایک سقا ہو وَلَمْ يُؤْتَ اور اُسے نہیں عطا کی ہو سَعَةً زیادتی اور کشائش مِّنَ
الْمَالِ مال دنیا سے یعنی اگر نسب اور نسبت نہیں رکھتا یہ تو چاہیے تھا کہ خزانوں اور دفینوں کا مالک ہوتا کہ لشکر کی آراستگی اور لڑائی کا سامان
مہیا کر سکتا قَالَ کہا پیغمبر نے اُنکے جواب میں اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ تحقیق کہ خدا نے پسند کر لیا اُسے عَلَيْكُمْ اوپر تمھارے وَزَادَهٗ
اور زیادہ دی اُسے بَسْطَةً کشادگی اور افزونی فِي الْعِلْمِ بیچ علم کے یعنی لڑائی کے فنوں میں اور کہتے ہیں کہ امور سیاست اور تدبیر مملکت میں
وہ دانا تھا وَالْجِسْمِ اور زیادہ کیا ہو اللہ نے اُسے جسم میں لکھا ہو کہ طالوت خوبصورت اور دیدار و آدمی تھا سر اور گردن بہت خوب اپنے
زمانے کے لوگوں میں بہت بلند نظر آتا تھا وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ اور اللہ جو مالک لملک علی الاطلاق ہو دیتا ہو مُلْكَهٗ ملک اپنا مَنْ يَّشَآءُ
جسے چاہتا ہے کہ اُسے سلطنت کرنے کی صلاحیت ہے **بیت**

ملک دہ و ملک ستان او ست بس — راہ بحکمتش نبرد ہیچ کس

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا بڑا افضل کرنے والا ہے اس امر میں کہ جسے چاہتا ہو اُسکے قبضۂ قدرت میں اختیار دیدیتا ہو عَلِيْمٌ جاننے والا
ہو اسکا استحقاق جسے برگزیدہ کر لیتا ہو بارے اور بنی اسرائیل نے اپنے داب اور عادت کے موافق عاجزی اور الحاح کے ساتھ آکر کہا کہ طالوت کے
برگزیدہ ہونے پر ہمیں کوئی دلیل اور علامت چاہیے تاکہ ہمارے دلوں میں اُسکی فرمانبرداری اور خیر خواہی کی رغبت پیدا ہو شمویل علیہ السلام
نے خدا سے دلیل اور علامت کی درخواست کی اور خدا نے اُسکی سلطنت کی علامت کا علم دیدیا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور
کہا واسطے اُنکے پیغمبر اُنکے نے اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ تحقیق کہ نشانی سلطنت طالوت کی اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ یہ ہو کہ آئے تمھارے
پاس تابوت سکینہ اور وہ ایک صندوق تھا کہ سب انبیا علیہم السّلام کی تصویریں اُسمیں بنی ہوئی تھیں فِيْهِ سَكِيْنَةٌ بیچ اُسکے تسکین ہے
مِّنْ رَّبِّكُمْ رب تمھارے کے پاس سے یعنی ایسی چیز اُسمیں ہو جس سے تمھارے دلوں کو تسکین ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ سکینہ ایک جانور تھا
بلّی کے برابر اُسکی دو آنکھیں ایسی روشن تھیں جیسے دو مشعلیں کہ کسی کو اُسے دیکھنے کی قوت نہ تھی اور حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ
سے منقول ہو کہ اُس جانور کا منہ آدمی کے منہ سے مشابہ تھا اور دو بازو رکھتا تھا لڑائی کے وقت اس صندوق سے نکلتا اور آندھی کی طرح
دشمنوں پر جا کر اُنھیں پراگندہ کر دیتا اسی واسطے بنی اسرائیل ہمیشہ اُس صندوق کو لشکر کی صف کے آگے رکھتے تھے وَبَقِيَّةٌ اور اُس صندوق میں
باقی چیز ہو مِّمَّا تَرَكَ اُسمیں سے جو کچھ چھوڑا ہو اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ آل موسیٰ اور آل ہارون علیہما السلام نے شخص کی آل لغت
میں اُس شخص کی ذات کو کہتے ہیں جیسے کہا اللہ تعالےٰ نے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ یعنی نفس ابراہیم و نفس عمران اور
حدیث میں آیا ہو اُوْتِيَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ یہاں آل داؤد سے داؤد علیہ السّلام کی ذات مراد ہو اور موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی
چیزوں میں سے جو کچھ اس صندوق میں رہ گیا تھا وہ حضرت موسیٰ کی نعلین تھیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ترنجبین کا ٹکڑا جو تیہ میں اُنپر اترتی
تھی اور ریزۂ الواح اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی اور اُس صندوق کو عمالقہ بنی اسرائیل سے اپنی ولایت میں لے گئے تھے جس موضع میں رکھتے وہاں کے
لوگوں پر ایک نہ ایک آفت آتی آخر ایک گھورے کے قریب دفن کر دیا حق تعالےٰ کے حکم سے فرشتے اُسے اشمویل پیغمبر کے پاس اُٹھا لائے جیسا کہ

حق تعالےٰ نے فرمایا کہ تَحۡمِلُهُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ؕ اٹھا دینگے فرشتے اس تابوت کو اور تمہارے پاس لے آئینگے اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ تحقیق کہ وہ صندوق
تمہارے پاس پہونچنے میں لَاٰيَةً لَّـكُمۡ البتہ دلیل ہو واسطے تمہارے اس امر پر کہ سلطنت طالوت کے باب میں پیغمبر کی بات سچی ہے اِنۡ كُنۡتُمۡ
مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝ اگر ہو تم باور کرنیوالے پس بنی اسرائیل بعد پہونچنے تابوت کے اُسکے حکم کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے اور ارادہ جالوت سے لڑنے کا کیا ع ۳۲
اور ستر ہزار آدمی طالوت کے ہمراہ ہوئے اور اُس دن ہوا نہایت تیز اور گرم چلتی تھی فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوۡتُ پس جسوقت کہ باہر آیا طالوت
اشموئیل علیہ السلام کے حکم کے ساتھ شہر ایلیا سے بِالۡجُـنُوۡدِ ۙ ساتھ ان لشکروں کے جو آراستہ کیے تھے قَالَ کہا طالوت نے اشموئیل علیہ السلام کے
جتانے یا الہام ربانی سے کہ اے قوم اِنَّ اللّٰهَ مُبۡتَلِيۡكُمۡ تحقیق کہ خدا آزمانے والا ہے تمہیں اس گرم ہوا میں بِنَهَرٍ ۚ ساتھ پانی کی نہر کے کہ
اردن اور فلسطین کے درمیان میں ظاہر ہوگی تاکہ تمہیں دکھائے کہ مطیع کون شخص ہے اور عاصی کون ہے فَمَنۡ شَرِبَ مِنۡهُ پس جو کوئی پانی
پیے گا اس نہر سے فَلَيۡسَ مِنِّىۡ ۚ پس نہیں ہے وہ مجھ سے یعنی میرے مذہب پر وَمَنۡ لَّمۡ يَطۡعَمۡهُ اور جو کوئی نہ چکھے گا اور نہ پیے گا پانی
طعام لغت میں شراب کے معنی پر آیا ہے جیسا کہ خدا کے کلام میں ہے کہ جُنَاحٌ فِيۡمَا طَعِمُوۡٓا یعنی شربوا فَاِنَّهٗ مِنِّىۡٓ پس تحقیق کہ وہ مجھ سے ہے یعنی میرے مذہب پر
ہے جو کوئی پانی نہ پیے اِلَّا مَنِ اغۡتَرَفَ مگر وہ شخص جو اُٹھائے غُرۡفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ ایک چلو پانی بیچ ہاتھ اپنے کے لکھا ہے کہ حق تعالےٰ نے
اپنی قدرت کاملہ سے پانی کی ایک نہر اُنکی راہ میں پیدا کر دی اور جب لشکر اس گرم ہوا میں بہت شدت سے پیاسا اس نہر پر پہونچا فَشَرِبُوۡا
مِنۡهُ پس پی گئے اُسمیں سے زیادہ ایک چلو سے اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ ؕ مگر تھوڑے اُنہیں سے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے اُنھوں نے تو ایک ایک چلو
پانی پر قناعت کی اُسی چلو چلو بھر پانی سے سیراب بھی ہو گئے اور جسقدر پانی چلوؤں میں پینے سے بچا اُس سے اُنکی چھاگلیں اور مشکیں بھی بھر گئیں
اور جنھوں نے ایک ایک چلو سے زیادہ پیا اُنکے ہونٹ کالے ہو گئے اور پیاس حد سے زیادہ بڑھ گئی کہ جتنا زیادہ پانی پیتے تھے زیادہ پیاسے ہوتے
تھے اور نہر کے کنارے ہی پڑ رہے دشمن کے لشکر سے ملاقات تک نہ کی شیخ سُلمی رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا ہے کہ عارف لوگ اس قصہ میں دنیا اور دین کیواسطے
ایک مثال سمجھے ہیں اسطرح پر کہ قوم طالوت سالک لوگ ہیں کہ نفس اور خواہش جو لشکر جالوت کے مثل ہے اُس سے مقابلہ و مقاتلہ کرنے کی طرف متوجہ ہیں
اور وہ پانی کی نہر دنیا کا مال و متاع ہے جو سالک اُسکے سبب سے آرام میں پڑ جائے اور جسقدر ضرورت معاش ہے اس سے زیادہ کی طرف میلان کرے وہ
حرص کے جلندھر میں گرفتار ہوگا مال و متاع دنیا جس قدر اُسکے ہاتھ آئیگا اسے جمع کرنے کی رغبت زیادہ پیدا ہوگی کبھی اطمینان نہ پائیگا مثنوی

کاسۂ چشم حریصاں پُر نہ شد — تا صدف قانع نہ شد پُر دُر نہ شد
گر بریزی بحر را در کوزۂ — چند گنجد قسمت یک روزۂ

اور ایسا حریص آدمی نہر دنیا کے کنارے پڑا رہ کر ہوا و ہوس کے لشکر سے مقابلہ اور مقاتلہ کرنے کی جو دولت ہے اُس سے محروم اور بے نصیب رہتا
ہے اور جس سالک نے نہر دنیا کے کنارے پر ایک ہی چلو پر قناعت کی یعنی اُسی قدر کھانے پہننے پر خوش ۔ ہا جس سے چارہ ہی نہیں حق تعالیٰ اُسے
اپنے قرب سے تائید پہونچا کر استغنائے باطنی عطا فرماتا ہے **بیت**

قناعت توانگر کند مرد را — خبر کن حریص جہاں گرد را

قطعہ
اے قناعت توانگرم گرداں — کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
گنج صبر اختیار لقمان ست — ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

فَلَمَّا جَاوَزَهٗ پس جب پار اُتر گیا اُسکے هُوَ طالوت وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا اور جو لوگ ایمان لائے تھے اور اُسکی بات مان چکے تھے

مَعَهٗ گذرے ساتھ اُسکے قَالُوْا کہا اُن لوگوں نے جو خلاف کرکے پار نہ اُترے تھے لَا طَاقَةَ لَنَا الْیَوْمَ نہیں ہمیں طاقت آج کے دن بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ساتھ جالوت اور اُسکے لشکروں کے ایک قول یہ ہی کہ اُسکے لشکر سے چھیاسٹھ ہزار آدمی نہر کے پار نہ اُترے اور جو چار ہزار آدمی کہ پار اُترے تھے جب اُنھوں نے جالوت کا لشکر دیکھا تو انہیں سے تین ہزار چھ سو تاسی آدمی ڈر گرا اور بیدل ہو کر بولے کہ ہم جالوت سے لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ کہا اُن لوگوں نے جو یقینی جانتے تھے کہ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ بیشک وہ ملاقات کرنے والے ہیں یعنی خدا کا جزا دینا دیکھنے والے ہیں اور یہ بقیہ لشکر تھے تین سو تیرہ آدمی کہ کہنے لگے کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ بہت ہوا ہی کہ گروہ تھوڑا مسلمانوں کا غَلَبَتْ غالب ہو گیا ہے فِئَةً كَثِیْرَةً اوپر گروہ بہت کافروں اور دشمنوں کے بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ اعانت اور نصرت اور مددگاری خدا کے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ اور خدا ساتھ صبر کرنیوالوں کے ہی تائید اور قوت سے چونکہ ڈر ہوے لوگوں نے انکار کیا اور جنھوں نے حکم کے خلاف کیا تھا وہ نہر کے کنارے رہ گئے تھے طالوت نے اُس تھوڑے ہی گروہ سے جالوت کے لشکر کے مقابل میں صف جمائی اور صاحب تیسیر کے قول پر آٹھ لاکھ سوار جرار خنجر کش تیغ زن نیزہ دار کا وہ لشکر تھا بیت

چو شیران آہن دل الماس چنگ　　　چو گرگان بد گوہر آشفتہ رنگ

اور جالوت خود بھی گراں ڈیل اور رعب دار آدمی تھا اور امام صداوی کی تفسیر میں مذکور ہی کہ جالوت کے ہتھیار وزن میں ہزار رطل لوہے کے تھے اسمیں سے ایک خود جو سر پر رکھتا تھا وہ تین سو رطل کا تھا وَلَمَّا بَرَزُوْا اور جبکہ ایمان والے ظاہر ہوے اور لڑائی کے واسطے صف باندھی لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ واسطے جالوت اور لشکروں اُسکے کے قَالُوْا کہا ایمان والوں نے رَبَّنَا اے رب ہمارے اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا ڈالدے اوپر ہمارے صبر یہ استعارہ ہی بہت دینے اور کمال کو پہونچانے سے یعنی بہت صبر جو کمال کے درجہ پر ہو وہ ہمیں عطا فرما وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکھ اپنی تائید سے قدم ہمارے میدانِ جنگ میں وَانْصُرْنَا اور مدد دے ہم کو عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ○ اوپر گروہ کافروں کے فَهَزَمُوْهُمْ پس شکست دی اور ہزیمت دی ایمان والوں نے کافروں کو بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ مدد اور توفیق الٰہی کے وَقَتَلَ دَاوٗدُ اور قتل کیا داؤد بن ایشا علیہ السّلام نے جَالُوْتَ جالوت کو سنگ فلاخن سے کہ اُسکے خود پر مارا اور خود اُسکے سر میں ٹوٹ کر دھنسا اور اُسکا بھیجا بکھر گیا اور اُسکا لشکر تتر بتر ہو گیا اور طالوت نے یہ شرط کر لی تھی کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے اُسے اپنی بیٹی دونگا اور اُسے اپنی سلطنت میں شریک کرونگا پس اُس نے بیٹی داؤد علیہ السلام کو دی اور آدھی سلطنت حوالہ کی آخر کو تمام سلطنت کے وہی مالک ہو گئے وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اور عطا کی خدا نے داؤد کو قتل جالوت کے بعد بادشاہی وَالْحِكْمَةَ اور انھیں حکمت عطا فرمائی یعنی نبوت یا زبور وَعَلَّمَهٗ اور سکھایا اُنھیں مِمَّا یَشَآءُ جس چیز سے کہ چاہا اور وہ علم ہی جو انبیا علیہم السّلام کے کام آتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ زرہ بنانے کی صنعت یا پرندوں کی زبان سمجھنا وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ اور اگر نہ باز رکھتا اللہ لوگوں کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعضے اُنکے کو بسبب بعض کے یعنی مشرکوں کو اگر جہاد کرنیوالے مومنوں کے سبب سے دفع نہ کرو تیا لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ تو البتہ خراب ہو جاتی زمین کفر کی بیاہی کے سبب سے اور زمین کی منفعتیں زائل ہو جاتیں وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن اللہ ذُوْ فَضْلٍ صاحب فضل اور رحمت کا ہی عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ○ اوپر اہل عالم کے تِلْكَ یہ قصے جنمیں کھلے ہوے معجزے ہیں اٰیٰتُ اللّٰهِ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ پڑھتے ہیں ہم اوپر تیرے یعنی ہمارے حکم سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریل تم پر پڑھتے ہیں بِالْحَقِّ ساتھ راستی کے اس طور پر کہ مطابق واقع کے ہیں اور اہل کتاب اُسے مان لیتے ہیں وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اور تحقیق

الجزو ۳ تلک

کہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دوست ہمارا ہی اور البتہ بھیجے ہوؤں میں سے ہی تمام خلائق پر **تِلْكَ الرُّسُلُ** یہ پیغمبر اور رسول جن کا اس سورہ میں ذکر کیا گیا **فَضَّلْنَا** بزرگی دی ہم نے **بَعْضَهُمْ** بعضے اُنکے کو ساتھ خاص چیزوں اور فضیلتوں کے **عَلٰى بَعْضٍ** بعضے اوروں پر **مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ** ان پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر تھا کہ خدا نے اُسکے ساتھ بے واسطہ اور بغیر ذریعے کے کلام کیا جیسے حضرت آدم علیہ السلام کہ اُن سے خدا نے کہا اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ[1] اور جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کہ اُن سے حق تعالےٰ نے فرمایا اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ[2] اور جیسے ہمارے سلطان الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اُن کو حق تعالےٰ ارشاد فرماتا ہی فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی[3] **وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ** اور بلند کیا بعضے اُنکے کو درجوں پر اور انبیاء علیہم السلام میں تفاوت اسی جہت سے ہی کہ بعضے اُنمیں سے آدمیوں کے ایک ہی فرقہ کی طرف بھیجے گئے اور بعضے اکثر فرقوں کی طرف یا سب آدمیوں کی طرف یا جن اور آدمی سب کی طرف جیسے ہمارے سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والثناء اور تفاوت کی دوسری وجہ یہ ہی کہ بعض انبیاء علیہم السلام کو خواب میں پیغمبری ہوئی اور بعضوں کو جاگتے میں اور بعضے مفسروں کے نزدیک رَفَعَ بَعْضَهُمْ سے ادریس علیہ السلام مراد ہیں کہ حق تعالےٰ نے اُنھیں رتبۂ عالی عطا فرمایا جیسا ارشاد کیا ہی وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا[4] اور صاحب کشاف نے کہا ہی کہ ظاہر یہ بات ہے کہ وہ بعض ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ سب انبیاء علیہم السلام پر اکثر فضیلتوں اور بہتیرے خاص امور میں فضیلت دیے گئے ہیں جیسا کہ اکثر آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہی **مثنوی**

ہمہ انبیا در پناہِ تو اند — مقیم درِ بارگاہِ تو اند

تو مہرِ منیری ہمہ اختر اند — تو سلطانِ ملکی ہمہ چاکر اند

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افضل ہونے کی وجہیں نقلاً اور عقلاً جواہر التفسیر میں مفصل درشرح بیان ہوئی ہیں **وَاٰتَيْنَا** اور دیے ہم نے **عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ** عیسےٰ بیٹے مریم کو معجزے کھلے ہوئے جیسے اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا اور مُردوں کو جلانا **وَاَيَّدْنٰهُ** اور قوت دی ہم نے اُسے **بِرُوْحِ الْقُدُسِ** ساتھ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام نے اُنکی ماں میں پھونکدی یا قوت دی ہم نے اُسے موافقت جبرئیل علیہ السلام کے سبب **وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ** اور اگر چاہتا اللہ تو **مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ** نہ اختلاف کرتے وہ لوگ جو **مِنْۢ بَعْدِهِمْ** پیچھے انبیاء سے تھے **مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ** بعد اسکے کہ آئیں اُنکے پاس نشانیاں کھلی ہوئی اُنکے پیغمبروں کی نبوت پر **وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا** اگر اختلاف کیا **فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ** پس ان امتوں میں سے کوئی اُمت تھی کہ ایمان لائی اپنے ایمان پر ثابت رہ کر اپنے پیغمبر کے دین کو اپنے اوپر لازم رکھا **وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ** اور ان امتوں میں سے کوئی امت تھی کہ کافر ہوگئی اور اپنے پیغمبر کے دین سے انکار کرکے راہ حق چھوڑ دی یہ اعتراض ہی یہود و نصاریٰ پر کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السّلام کے بعد راہ راست سے منحرف ہوگئے **وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ** اور اگر چاہتا اللہ تو **مَا اقْتَتَلُوْا** نہ اختلاف کرتے مخالفت کو اقتتال کے لفظ سے جو بیان میں لایا یہ سبب کا ذکر کرنا اور مسبب کو مراد لینا ہی اسواسطے کہ قتال واقع ہونا اختلاف کے سبب سے تھا اور اقتتال کے لفظ کو مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی **وَلٰكِنَّ اللّٰهَ** اور مگر خدا **يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ** ۝ کرتا ہی جو چاہتا ہی یعنی جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہی اور جسے چاہتا ہی ہدایت فرماتا ہی **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا** اے لوگو جو ایمان لائے ہو **اَنْفِقُوْا** انفقہ دو یعنی خرچ کرو **مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ** اُس چیز سے جو کہ عطا کی ہی ہم نے تمھیں یعنی مال کی زکوٰۃ نکالو **مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ** پہلے اس سے کہ آئے تم پر **يَوْمٌ** دن ایسا کہ اسکے ہول اور ہیبت سے **لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ** خرید و فروخت نہ ہوگی بیچ سکے کہ کوئی اپنے تئیں عذاب سے

وقف لازم

[1] اے رہ تو اور بی بی تیری جنت میں ۱۲
[2] تحقیق کہ میں تیرا رب ہوں ۱۲
[3] پس وحی پہونچائی طرف بندے اپنے کے جو پہونچائی ۱۲
[4] اور چڑھالیا ہم نے اُسے مکان بلند میں ۱۲

۳۳ ع ۵

مول لے لے اور چھڑا لے اور نہ دوستی ہوگی اُس دن کہ کوئی کسی کی حمایت کرے وَّلَا شَفَاعَةٌ ط اور نہ درخواست اور سفارش حلول عذاب کے وقت ہوگی وَالْكٰفِرُوْنَ اور کافر لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وہی ظالم ہیں کہ خدا کے حق کو مستحق سے روکتے ہیں یا بے محل عبادت مقرر کرنے میں ظالم ہیں اَللّٰهُ اللہ عبادت کے لائق وہی اللہ ہے لَآ اِلٰهَ کوئی معبود نہیں موجود خلق کے واسطے اِلَّا هُوَ ج مگر وہی کہ عبادت کا استحقاق اُسی کے واسطے ثابت ہے اَلْحَيُّ زندہ ہے سب زندوں کے پہلے سے اور زندہ رہیگا سب زندوں کے فنا ہو جانے کے بعد اَلْقَيُّوْمُ ۵ قائم ذات اور صفات میں یا قائم ساتھ تدبیر اور حفاظت مخلوقات کے لَا تَاْخُذُهٗ نہیں لیتی ہے اُسے سِنَةٌ وہ چیز جو نیند سے پہلے ہوتی ہے مثلاً سُستی اور اُسکے سوا جسے اونگھ کہتے ہیں وَّلَا نَوْمٌ ط اور نہ نیند جس سے ظاہری حواس کا ادراک زائل ہو جاتا ہے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ واسطے اُسکے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے مبدعات علویہ سے وَمَا فِي الْاَرْضِ ط اور جو کچھ زمین میں ہے کائنات سفلیہ سے مَنْ ذَا الَّذِيْ کون شخص ہے وہ جو يَشْفَعُ درخواست اور سفارش کرے انبیاء و ملائکہ وغیرہ میں سے عِنْدَهٗٓ نزدیک اُسکے قیامت کے دن کسی کی اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط مگر ساتھ حکم اُسکے کے کہ وہ شفاعت کی اجازت دے يَعْلَمُ جانتا ہے اللہ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ جو کچھ سامنے آسمان والوں اور زمین والوں کے ہے اس جہان کے امور سے وَمَا خَلْفَهُمْ ج اور جو کچھ ہوگا اُنکے پیچھے اُس جہان کے کاموں سے وَلَا يُحِيْطُوْنَ اور نہیں گھیرتی مخلوقات بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ ساتھ کسی چیز کے اسکی معلومات سے اِلَّا بِمَا شَآءَ ج مگر ساتھ اُس چیز کے کہ وہی چاہے کہ مخلوقات اُسپر محیط ہو جائے وَسِعَ سمایا ہے اور گنجائش پائی ہے كُرْسِيُّهُ کرسی اُسکی نے جو عرش کے نیچے اور آسمانوں کے اوپر ہے یا گھیر لیا ہے اُسکے علم نے السَّمٰوٰتِ سب آسمانوں کو اور اُس کو جو کچھ اُنمیں ہے وَالْاَرْضَ ج اور تمام زمین کو اور اُسے جو کچھ اُسپر ہے وَلَا يَئُوْدُهٗ اور اُسے رنج میں نہیں ڈالتی اور گراں نہیں گذرتی حِفْظُهُمَا ج حفاظت آسمان اور زمین کی وَهُوَ الْعَلِيُّ اور وہ برتر ہے وہموں کی حد سے الْعَظِيْمُ ○ بزرگ ہے فہموں کی سوچ سے یہ بہت بزرگ آیت ہے قرآن میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس آیت کی ایک زبان ہے کہ ساق عرش کے قریب تقدیس کرتی ہے اور اور اس آیت کی خاصیتیں اور فضیلتیں حدیثوں میں لَآ اِكْرَاهَ نہیں کچھ زبردستی فِي الدِّيْنِ قف قبول کرنے میں دین اسلام کے عرب کے اسلام کے بعد یعنی یہود و نصاریٰ و مجوس بے دینوں میں سے کسی پر اسلام لانے میں زبردستی نہ کرنا چاہیے بشرطیکہ جزیہ دینا قبول کر لیں مفسرین نے کہا ہے کہ آیت قتال سے اس آیت کا حکم منسوخ ہے عرب کے سب قبیلوں سے سوا دین اسلام قبول نہ ہوگا اوروں کے ساتھ قتال کرنا چاہیے کہ مسلمان ہو جائیں یا جزیہ قبول کر لیں ابو الحصین انصاری رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے اسلام قبول کیے ہوئے تھے ناگاہ ملکِ شام سے ایک نصرانی مدینہ منورہ میں آیا اور اُن دونوں نے اُسکی صحبت میں بیٹھنا اختیار کیا اور اُس کے دم دلاسے سے مغرور ہو کر نصرانی دین اختیار کر لیا اور اُسکے ساتھ ملک شام کی طرف چل نکلے ابو الحصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت چاہی کہ جائیں اور اپنے دونوں بیٹوں کو زبردستی راہ شریعت پر پھیر لائیں یہ آیت نازل ہوئی کہ جو شخص کسی دین پر مضبوط ہو گیا اُسپر زبردستی نہ کرو قَدْ تَّبَيَّنَ تحقیق کہ ظاہر ہو گئی ہے الرُّشْدُ سیدھی راہ مِنَ الْغَيِّ ج گمراہی سے یعنی کفر ایمان سے اور حق باطل سے متمیز ہو گیا فَمَنْ يَّكْفُرْ پس جو کوئی کافر ہو یعنی گرویدہ ہو بِالطَّاغُوْتِ ساتھ اُس چیز کے جسے پوجتے ہیں سوا خدا کے شیطان ہو خواہ بُت کاہن ہوں یا ساحر وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور ایمان لائے ساتھ اللہ کے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ پس تحقیق کہ ہاتھ مارا اُس نے بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ق ساتھ پکڑ مضبوط کے کہ قرآن ہے یا سنت کی اتباع یا امر اور نہی پر ٹھہرنا کہ یہی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ پر چلنا ہے سلمی قدس سرہ کہتے ہیں کہ ابتدا میں توفیق اور انتہا میں سعادت عروۂ وثقیٰ ہے اور حقائق نجیہ میں ہے کہ عروۂ وثقیٰ

عوام کے واسطے تو توفیق طاعت ہی اور خواص کے واسطے محبت کے ساتھ مزید عنایت اور اخص الخواص کے واسطے ربوبیت کے جذبے کہ اُنھیں وجود کی ظلمتوں سے فانی کر دیں اور اخلاق واجب الوجود کے انوار کے ساتھ باقی رکھیں اور حضرت خواجہ بہاء الحق والدین جو نقشبند مشہور ہیں قدسنا بحقائق کلامہ کے مقامات میں مذکور ہی کہ اس راہ میں حق کے سوا سب طاغوت ہے اُسکے ساتھ کفر اور حق کے ساتھ ایمان سالک کے واسطے ہر قدم پر شرط لازم ہی اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اَلْهَوٰی عِنْدَ اللّٰہِ اَبْغَضُ مِنْ جَمِیْعِ الْاٰلِهَةِ یعنی جن خداؤں کو زمین میں پوجتے ہیں اُن سب میں بدتر اُنکی خواہش ہی اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰاهُ یعنی کیا نہیں دیکھتے ہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرایا ہے اور وہ بیچارہ سمجھتا ہی کہ میں خدا کا بندہ ہوں **بیت**

خواجہ پندارد کہ دارد حاصلے　　　　حاصل خواجہ بجز پندار نیست

اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ تعس عبد الدرہم وتعس عبد الزوجۃ یعنی ہلاکت میں پڑا ہی بندہ سونے چاندی کا اور بندہ زن و فرزند کا بیشک جو جس کا بندہ ہوتا ہی اُسی چیز کو پوجتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے **بیت**

ہر چیز کہ اندر دو جہاں بندۂ آنی　　　　آنست ترا در دو جہاں مونس و معبود

پس سب چیزوں سے ضرور قطع تعلق کرنا چاہیے اور حق سبحانہ تعالےٰ ہی سے ملنا چاہیے یہی فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی کا بھید ہی اور وہ عروہ یعنی دست آویز اور پکڑ ایسی ہی کہ لَا انْفِصَامَ لَهَا کہ ٹوٹنا اور کٹنا کچھ ہی نہیں اُسکے واسطے وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ اور اللہ سننے والا ہے اُسکی بات جو عروۂ وثقیٰ کے ساتھ توسل رکھتا ہی عَلِیْمٌ ۝ جاننے والا ہی اُس شخص کی نیت خالص جس نے اس عروۂ وثقیٰ یعنی مضبوط پکڑ کو پکڑ رکھا ہی اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اللہ دوست اُن لوگوں کا ہی جو ایمان لائے اُسکا یا سیدھی راہ دکھانے ہیں اُن لوگوں کے کاموں کا متولی ہی یُخْرِجُهُمْ نکالتا ہی اُنھیں مِّنَ الظُّلُمٰتِ تاریکیوں کفر اور ضلالت سے اِلَی النُّوْرِ ط طرف روشنی ایمان اور ہدایت کے یا فکر سے نکال کر معرفت کے رتبہ کی طرف پہونچاتا ہی یا شک سے نکال کر یقین پر یا نفس کی تاریکی سے نکال کر نور دل کی طرف یا صفات بشریت سے نکال کر اخلاق ربوبیت کی جانب پہونچا دیتا ہی وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ حق بات چھپاتے ہیں یعنی یہودی اور مرتد لوگ اور صحیح یہ بات ہے کہ کَفَرُوْا سے سب کافروں کو عموماً مراد لیں اَوْلِیٰٓئُهُمُ دوست اُنکے الطَّاغُوْتُ طاغوت ہیں کعب بن اشرف اور حیی بن اخطب اور مثل اُنکے یہود کے طاغوت ہیں بُت اور معبود باطل بُت پرستوں کے طاغوت ہیں شیطان مرتدوں کے طاغوت ہیں یُخْرِجُوْنَهُمْ یہ دشمن اور بُت اور شیاطین کہ طاغوت انہی سے عبارت ہے نکالتے ہیں یعنی بُلاتے ہیں کافروں کو مِّنَ النُّوْرِ ایمان سے جس کا وعدہ تھا اِلَی الظُّلُمٰتِ ط طرف تاریکی کفر کے یا یہود کو اُس ایمان سے کفر کی طرف بُلاتے ہیں جو ایمان وہ توریت کے ساتھ رکھتے تھے اُسکی تکذیب کے سبب سے یا مرتدوں کو اقرار سے انکار کی طرف بلاتے ہیں اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج وہ کافر اپنے طاغوتوں سمیت رہنے والے ہیں آتش دوزخ کے هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ع وہ لوگ ہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے اور چشم بصیرت سے ۳۴ ع ۴

نظر نہیں کی تو نے اِلَی الَّذِیْ طرف اُس شخص کے جس نے عداوت و عناد کی راہ سے حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ دلیل چاہی اور جھگڑا کیا ساتھ ابراہیم کے فِیْ رَبِّهٖٓ بیچ دین خدا اُسکے کے یا پروردگار کی ربوبیت اور وحدانیت ثابت کرنے میں اور یہ جو جھگڑا کیا اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ م اُسوقت جب دی تھی اُسے خدا نے بادشاہی اور یا جرأت اور جھگڑا اسواسطے کیا کہ خدا نے اُسے بادشاہی دی تھی اور اُس نے بغاوت کے ہاتھ نکالے اور تکبر کا سر اُٹھایا اور نمرود بن کنعان کا یہ جھگڑا تھا کہ وہ تمام روے زمین اپنے تصرف میں رکھتا تھا وقف لازم

یہ جھگڑا اُسوقت ہوا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بُت توڑ ڈالے اور نمرود کے جوار کان دولت تھے اُنکی یہ رائے قرار پائی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا دینا چاہیے نمرود نے کہا کہ ابراہیمؑ کو لاؤ جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو لوگ لائے تو نمرود بولا کہ اے ابراہیمؑ تو نے ہمارے ہمارے خداؤں کو باطل کر دیا تیرا خدا کون ہی اور مناظرہ شروع کیا اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ یاد کر اُسوقت کو جب کہا ابراہیمؑ نے اُسکی بات کے جواب میں رَبِّيَ الَّذِيْ رب میرا وہ شخص ہی جو اپنی قدرت سے يُحْيٖ زندہ کرتا ہی اور عدم سے وجود میں لاتا ہی وَيُمِيْتُ اور مار ڈالتا ہی دار بقا سے میدان فنا میں لے جاتا ہی قَالَ کہا نمرود نے اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مار ڈالتا ہوں پس زندہ آدمی کو جسے قتل کرنا واجب تھا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا تھا بلایا اور چھوڑ دیا اور کہا کہ یہ تو مُردہ کو میں نے زندہ کر دیا اور دوسرے بے گناہ کو طلب کیا اور قتل کر ڈالا اور بولا کہ یہ زندہ کو میں نے مار ڈالا اُس متمرّد کا یہ عقیدہ تھا کہ قصور معاف کر دینے سے زندہ کرنا ہی اور قتل سے مار ڈالنا ہی اور یہ نہیں جانتا تھا کہ خلق کو جلانا اور مار ڈالنا زندگی اور موت ہی اجسام میں اور وہ جلانا اور مار ڈالنا حضرت قادر مختار کے سوا اور کسی کے اختیار میں نہیں یا جانتا تھا اور حاضرین مجلس سے چھپاتا تھا آخر حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت کھلی ہوئی دلیل کی طرف پھرے قَالَ اِبْرٰهٖمُ کہا ابراہیمؑ نے فَاِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ لاتا ہی آفتاب کو ہر روز مِنَ الْمَشْرِقِ اُس کنارہ سے جو آفتاب نکلنے کی جگہ ہی فَاْتِ بِهَا پس تو لا تو اُسے مِنَ الْمَغْرِبِ اُس جگہ سے جو اُسکے ڈوبنے کی جگہ ہی فَبُهِتَ الَّذِيْ پس بھوچکا ہو گیا وہ آدمی جو كَفَرَ کافر تھا یعنی نمرود اور اُسکی حجت منقطع ہو گئی وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور اللہ ہدایت نہیں کرتا حجت کرنے سے الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قوم ظالموں کو اَوْ كَالَّذِيْ یہ کلام پہلی آیت پر مرتب ہے یہ معنی ہیں کہ کیا نہیں دیکھا تو نے اُسکا قصہ جس نے ابراہیم علیہ السلام سے حجت کی یا نہیں دیکھی تو نے مثل اُس شخص کی جو مَرَّ عَلٰي قَرْيَةٍ گذرا اوپر ایک گاؤں کے وَّهِيَ خَاوِيَةٌ اور وہ گاؤں گرا ہوا تھا عَلٰي عُرُوْشِهَا ج اوپر چھتوں اپنی کے یعنی پہلے اُسکی چھتیں بیٹھی تھیں پھر دیواریں اُنپر گری تھیں اور یہ نہایت خرابی ہی اور مشہور یہ ہی کہ اس خراب گانوں پر عزیر علیہ السلام کا گذر ہوا تھا توریت اُنھیں یاد تھی اور اکابر احبار میں سے تھے بیت المقدس کی خرابی کے بعد بخت نصر اُنھیں قید کر کے بابل میں لایا اور حق تعالےٰ نے کافروں کی قید سے اُنھیں رہائی نصیب کی اور عزیر علیہ السلام بیت المقدس طرف متوجہ ہوے قریہ سائرآباد یا دیر عنب پر کہ شہر ایلیا سے دو کوس تھا پہونچے وہاں ایک موضع ویران دیکھا مگر اُسکے درخت میوہ دار تھے تھوڑے انجیر چنے اور تھوڑے سے انگور جمع کیے اور ایک دیوار کے سایہ میں ٹھہرے کئی انجیر کھائے اور باقی پٹاری میں رکھ لیے اور انگور نچوڑ کے کچھ عرق پیا اور باقی مشکیزہ میں ڈال دیا اور جو دراز گوش اُنکی سواری میں تھا اُسے باندھ دیا اور ایک دیوار کا تکیہ لگا کر اُس اُجڑے گانوں کو دیکھنے لگے چونکہ اس گانوں کو نہایت ویران اور خراب دیکھا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ کہا عزیر نے کس طرح اور کس صورت سے زندہ کریگا هٰذِهِ اللّٰهُ اس گانوں کو خدا یعنی اللہ تعالےٰ کیونکر اس گانوں کو پھر آباد کریگا بَعْدَ مَوْتِهَا ج بعد خرابی اُسکی کے یا اُس گانوں والوں کو مر جانے کے بعد کس طرح زندہ کریگا اور عزیر علیہ السّلام کا یہ قول اس وجہ سے نہ تھا کہ حق تعالیٰ کی قدرت سے اس بات کو آپ بعید جانتے ہوں بلکہ زندہ کرنے کی کیفیت پر آپ مطلع ہونا چاہتے تھے فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ پس مار ڈالا اللہ نے اُنھیں یہ خیال و فکر کرنے کے وقت مِائَةَ عَامٍ سو برس اور اُنکا دراز گوش بھی مر گیا ثُمَّ بَعَثَهٗ ط پھر زندہ کر دیا اُنھیں اُسی شکل اور صورت پر جو پہلے تھی لکھا ہی کہ حق تعالےٰ نے اُنھیں اور کھانے پینے اور دراز گوش کو خلق کی نظروں سے چھپا دیا جب اُنکے مرنے سے ستر برس گذرے اور بخت نصر ہلاک ہوا حق تعالےٰ نے توشک فارسی کو پیدا کیا یہانتک کہ تیس برس کی مدت میں بیت المقدس کی عمارت کو پہلے کی ایسی عمارت کی صورت پر اُس نے تیار کیا اور دیر عنب جیسا پہلے تھا

اُس سے بھی زیادہ آباد ہوا پھر عزیر علیہ السلام کو حق تعالےٰ نے زندہ کیا کہا ہے کہ انھیں کچھ دن چڑھے مار ڈالا تھا اور جس دن زندہ ہوئے اُس دن ابھی آفتاب غروب نہوا تھا پس جب عزیر علیہ السلام زندہ ہوئے اور اپنی آنکھیں ملتے تھے خدا کے حکم سے ایک فرشتے نے قَالَ كَمْ لَبِثْتَ کہا انکو کہ یہاں کتنی دیر توقف کیا تونے قَالَ لَبِثْتُ کہا عزیر علیہ السلام نے توقف کیا میں نے یہاں يَوْمًا ایکدن اور جب دیکھا کہ ابھی آفتاب باقی ہے تو کہا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا تھوڑا سا دن قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ کہا اُس فرشتے نے کہ جیسا تم گمان کرتے ہو ایسا نہیں بلکہ توقف کیا تم نے یہاں مِائَةَ عَامٍ سو برس اور اس سو برس تک تم مُردہ رہے عزیر علیہ السلام آبادی میں آئے اور دیکھا تو اُس موضع کو دوسری وضع پر پایا بہت تعجب ہوا اور دوبارہ اُس فرشتے نے اُن سے کہا کہ فَانْظُرْ پس دیکھ تو اِلٰى طَعَامِكَ طرف کھانے اپنے کے یعنی انجیر کیطرف جسے پٹاری میں رکھا تھا وَشَرَابِكَ اور دیکھ تو اپنے پینے کو یعنی شیرۂ انگور کو جسے شکیزہ میں ڈال دیا تھا لَمْ يَتَسَنَّهْ ج کہ نہیں بگڑا وہ عرق وَانْظُرْ اور دیکھ اِلٰى حِمَارِكَ قف طرف دراز گوش اپنے کے کہ اسکی ہڈیاں رہ گئی تھیں اور باقی اجزا گئے گذرے تھے اُسوقت خطاب ہوا کہ تجھے موت کے بعد میں نے زندہ کیا تاکہ میری قدرت کے آثار تیری ذات میں ظاہر ہو جائیں وَلِنَجْعَلَكَ اور دوسرے یہ کہ کریں ہم تجھے اٰيَةً لِّلنَّاسِ نشانی اور عبرت واسطے اُن لوگوں کے جو اجسام اور اجساد کے حشر میں شک رکھتے ہیں وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ اور دیکھ طرف ہڈیوں دراز گوش اپنے کے تاکہ دیکھ لے تو کہ اپنی بے علت سے كَيْفَ نُنْشِزُهَا کیونکر حرکت دیتے ہیں ہم اُنھیں اور ایک کو دوسرے پر جماتے ہیں ثُمَّ نَكْسُوْهَا پھر پہناتے ہیں ہم اُن ہڈیوں کو لَحْمًا ط گوشت عزیر علیہ السلام اُن ہڈیوں کو دیکھنے لگے ایک آواز سُنی کہ کوئی پکار کر کہتا ہے کہ اے پوست اور گوشت اور اے بکھرے ہوئے اجزا قدرت کاملۂ ربانی سے تم سب جمع ہو جاؤ سب اجزا مجتمع ہو کر جیسے تھے اُسی صورت پر برابر ہو گئے اور اُس دراز گوش کے جسم میں جان آگئی فوراً کود کر چلّانے لگا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ لا پس جب ظاہر ہو گئے واسطے عزیر علیہ السلام کے قدرت الٰہی کے آثار مردہ زندہ کرنے میں معائنہ کے طور پر قَالَ اَعْلَمُ کہا میں جانتا ہوں صریح جیسا اسکے قبل دلیل اور بیان سے سمجھا تھا کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزوں پر زندہ کرنے اور مار ڈالنے سے قَدِيْرٌ ۝ قادر ہے پھر عزیر علیہ السلام اپنی قوم میں آئے اور اُس قبیلہ کے بوڑھے آدمیوں کو پہچانا اور کہتے ہیں کہ انھیں کسی نے نہیں پہچانا اور امتحان کیا یہانتک پھر عزیر علیہ السلام نے توریت بے دیکھے پڑھی اور اُن لوگوں نے لکھی اس واسطے کہ بخت نصر نے اُنکی کتابیں جلادی تھیں وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ اور یاد کر اُسے کہ کہا ابراہیم نے رَبِّ اَرِنِيْ اے رب میرے دکھا مجھے اپنی قدرت کاملہ سے كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ط کیونکر زندہ کرتا ہے تو مُردوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مُردے زندہ کرنے کی کیفیت دیکھنے کا یہ سوال کیا نہ یہ کہ معاذ اللہ زندہ کرنے کی اصل میں اُنھیں شبہ تھا قَالَ فرمایا اللہ نے اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ط کیا تو نہیں ایمان لایا ہے کہ میں مردہ کو زندہ کرتا ہوں یہ استفہام ایجاب کے معنی میں ہے یعنی اے ابراہیم تو اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ میں اپنی قدرت سے جلاتا اور مار ڈالتا ہوں اور نمرود سے تو خود کہہ چکا ہے کہ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ قَالَ بَلٰى کہا ابراہیم نے کہ ہاں ایمان لایا ہوں میں وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ط ولیکن یہ سوال میں نے اسواسطے کیا کہ مطمئن ہو اور ٹھہر جائے دل میرا اسکی کیفیت دیکھ کر فتوحات مکی میں مذکور ہے کہ زندہ کرنے کی قسمیں ہیں جیسے کہ خلق کی ہستی کہ بعضی خلق کلمۂ کُن سے موجود ہوئی اور بعض کو خدا نے ایک ہاتھ سے اور بعض کو دونوں ہاتھوں سے ایجاد کیا اور بہتوں کو پہلے ہی ہستی میں لایا اور بعضوں کو اور مخلوقات کے سبب سے پیدا کیا چونکہ ابراہیم علیہ السلام نے خلق کے وجود کی قسمیں ہونے کو دیکھا اور سمجھا تھا اور موت کے بعد خلق کو زندہ کرنا یہ وجود ہی اور ہے اور اسکی بھی قسمیں ہو سکتی ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے درخواست کی کہ اے اللہ مجھے

---

[1] میرا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے ۱۲

دکھاوے کہ کس قسم پر اور کس طرح تو مُردہ کو زندہ کرتا ہے تاکہ مجھے وہ معلوم ہو اور میرا دل اُس سے آرام و تسکین پائے اور مفسروں نے لکھا ہے کہ ابلیس ایک دریا کے کنارے جاتا تھا ایک مُردار پر اُسکی نظر پڑی کہ چرند و درند اور دریائی جانور اُس مُردار کے ٹکڑے نوچے لیے جاتے تھے ابلیس نے اپنے جی میں کہا کہ حیلہ اور فریب کا خوب پھندا میرے ہاتھ لگا بہتیرے کم عقل کم ظرف کو دن لوگوں کو فریب دے سکتا ہوں کہ آخران پراگندہ ٹکڑوں کو پرندوں کے پوٹوں درندوں کے پیٹوں دریائی جانوروں کی آنتوں سے خدا کیونکر جمع کر سکتا ہے حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ فلانے دریا کے کنارے جا اسواسطے کہ میرے دشمن نے مکر کا دام پھیلایا ہے اور فریب دینے کا سلسلہ اُسکے ہاتھ آیا ہے چاہتا ہے کہ بہتوں کو تباہی اور پریشانی میں مبتلا کرے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام وہاں آئے ابلیس نے متحیر ہو کر اپنا شبہہ اُنکے دل میں ڈالا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ تعجب کا کیا محل ہے جو ان اجزا کو عدم سے وجود میں لایا تھا وہ قادر ہے کہ دوبارہ ان اجزائے پراگندہ کو جمع کر دے **مثنوی**

کوزہ گر گر کوزہ را بشکند　　چوں بخواہد بازش قائم می کند

آنکہ داند کوزہ کردن از نخست　　چہ عجب گر سازد اشکستہ درست

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا کہ یا الٰہی مجھے دکھا دے کہ کیونکر تو زندہ کریگا تاکہ اس طاغی باغی کو الزام دیا جائے اور اُسے الزام و خفت دیکر میرا دل اطمینان اور تسکین پائے قَالَ فرمایا اللہ نے کہ اگر یہ حال تو دیکھا چاہتا ہے فَخُذْ تو لے اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ چار جانوروں سے کبوتر مرغ کوا مور اور سوا انکے بھی مفسروں نے کہے ہیں فَصُرْهُنَّ پھر جمع کر اُنھیں اِلَيْكَ طرف اپنے یعنی ان چاروں جانوروں کو اپنے ہاتھ میں لے اور اُنکی صورت شکل میں خوب غور کر اور ہر ایک کی باریکیوں کو باریک بینی کی نگاہ سے دیکھ لے تاکہ زندہ ہونے کے بعد تجھے کچھ شبہہ نہ رہے یا اُن جانوروں کے بدن ٹکڑے ٹکڑے کر کے جمع کر اور اُنکے سر اپنی مٹھی میں رکھ ثُمَّ اجْعَلْ پھر رکھ دے عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ اوپر ہر پہاڑ کے جس پر رکھنا ممکن ہو اسواسطے کہ اُن ٹکڑوں کو سب پہاڑوں پر تقسیم کرنا مشکل ہے اور یہ ایراد عام اندر اور خاص کے قبیل سے ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو پہاڑ تیرے نزدیک ہو اور اس پر تو رکھ سکے رکھدے مِّنْهُنَّ اُن جانوروں سے جو ریزہ ریزہ ہو کر ایک دوسرے سے ملا دیے گئے ہیں جُزْءًا ایک ٹکڑا ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر بلا اُن جانوروں کو اُنکا نام لے کر تاکہ جواب دے کر يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا چلے آئینگے تیرے پاس دوڑتے ہوئے وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ اور یقین جان تو یہ کہ اللہ عَزِيْزٌ غالب ہے جو تو نے مانگا اُسمیں عاجز نہیں حَكِيْمٌ ۝ محکم کار ہے ہر چیز میں جو کرتا ہے القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جانوروں کو ذبح کیا اور اُنکے ٹکڑے پارچے ع ۳۵
گوشت خون رگ پٹھے ہڈی تلی بازوؤں کو ٹکڑے کر کے باہم ملا دیا اور بعضے کہتے ہیں کہ ہاون دستہ میں کوٹ ڈالا یہانتک کہ وہ باریک ہو کر خوب مل گئے اور علٰحدہ کر کے چار یا سات یا دس پہاڑوں پر رکھ دیا اور اُن چاروں کے سر پر ہاتھ رکھ کر آواز دی کہ اے کبوتر اے مور اے کوے اے مرغ اپنے سروں کی طرف دوڑو خدا کے حکم سے ہر ایک اجزا دوسرے سے جدا ہو کر اپنے میں مل گئے اور اُنکے بدن درست ہوئے اور اپنے سروں کی طرف زمین میں وہ جانور دوڑنے لگے دوڑنے میں یہ حکمت تھی کہ دلیل کے واسطے یہ صورت بہت ظاہر اور صاف ہے اور شبہہ سے بہت دور ہے اسواسطے کہ اگر اُڑ کر آتے تو شبہہ ہوتا کہ شاید یہ اُڑتے ہوئے جانور وہ جانور نہ ہوں یا خیال گذرتا کہ شاید اُن کے پاؤں درست نہ ہوئے ہوں اور اُڑنے میں جانور کی کیفیت کم دکھائی دیتی ہے اور زمین پر چلنے میں بہت اچھی طرح نظر آتی ہے پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں تک وہ بے سر کے بدن دوڑ کے آتے اور وہاں سے اُڑ کر اپنے اپنے سروں میں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ میں تھے لپٹ جاتے

انوار میں لکھا ہو کہ جو شخص چاہے کہ اپنی جان کو ہمیشگی کی زندگی کے ساتھ زندہ کرے اُسے چاہیے کہ اپنے بدن کی قوتوں کو ریاضت کی تیغ سے
نیمجان کرکے بعض کو بعض میں ملادے تاکہ اُنکی صورت بگڑ کر حکم کے تابع ہو جائیں اور اُنھیں شرع و عقل کی پکار سے پکارے یہانتک کہ خوشی
کی راہ سے بھر دوڑے آئیں محققوں نے کہا ہو کہ یہ چاروں جانور ذبح کرنے میں یہ اشارہ ہو کہ کبوتر جو ہمیشہ لوگوں سے مانوس اور ہلا رہتا ہو اُسے
مار ڈال اور خلق سے رشتۂ اُلفت توڑ دے اور مرغ جو ہمیشہ شہوت کی طرف مائل رہتا ہو اُسے ذبح کر اور اپنے تئیں شہوت کی قید سے چھڑا
اور کوا جو بالکل حریص اور طامع ہو اُسے قتل کر ڈال اور حرص و طمع چھوڑ دے اور مور جو سراپا زینت ہے اُسکا سر اُتار لے اور دنیا کی آرایش سے
اپنی ہمت کی آنکھ بند لے اسواسطے کہ جو شخص مجاہدہ کی تلوار سے ان چاروں بُری صفتوں کو ذبح کر ڈالیگا وہ حیات ابدی پاکر ہمیشہ زندہ رہیگا
اور کہتے ہیں کہ چار رکنوں کی طبیعتوں سے یہ چاروں صفتیں آدمی میں پیدا ہوئیں خلاف کرنے کی تلوار سے ان صفتوں کو قتل کر ڈالنا لازم ہے
پہلی سرکشی تکبر کی کہ آگ کا نتیجہ ہو دوسری نیت شہوت کی کہ ہوا کا پھل ہو تیسری دوادوش حرص کی کہ پانی کی عادت ہے چوتھی تیرگی بُخل اور
امساک کی کہ خاک کی صفت ہے حکیم سنائی روح اللہ روحہٗ نے اسی مضمون کی طرف اشارہ فرمایا ہو مثنوی

چار مرغ ست چار طبع بدن — جملہ را بہر دیں بزن گردن
پس بایمان و عقل و عشق و دلیل — زندہ کن ہر چہار را چو خلیل

مَثَلُ الَّذِيْنَ مثال خرچ کرنے اُن لوگوں کی جو بے شائبۂ غرض اور بے قصد عوض يُنْفِقُوْنَ نکالتے ہیں اور صرف کرتے ہیں اَمْوَالَهُمْ
مال اپنے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہِ خدا کے غازیوں اور مجاہدوں پر اور مفسروں کی ایک جماعت کے نزدیک نیکیوں کے سب روا نے خدا کی
راہ میں بہر تقدیر ان خرچ کرنے والوں کے خرچ کی مثال كَمَثَلِ حَبَّةٍ جیسے مثال ایک دانہ کی ہو کہ اچھی زمین میں اُسے بوئیں اور وہ دانہ
اَنْۢبَتَتْ اُگائے سَبْعَ سَنَابِلَ سات بالیاں اسطرح کہ سات شاخیں اُسکی جڑ سے پھوٹیں اور ہر شاخ پر ایک بالی ہو فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ
بیچ ہر بالی کے مِّائَةُ حَبَّةٍ سو دانے کہ ایک سے سات سو حاصل ہوے ہوں وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ اور اللہ زیادہ کرتا ہو اس سات سو کو سات
سات ہزار کے بلکہ اور بہت زیادہ لِمَنْ يَّشَاۗءُ واسطے جس خرچ کرنے والے کے کہ چاہے اُسکی نیت کے موافق وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور اللہ بہت دینے
بخشش کرنیوالا ہو کہ ایک سے سات سو اور زیادہ دیتا ہو عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہو خرچ کرنیوالوں کو اور اُنکے قصد اور نیتوں کو اس مثال ڈہی
سے زیادتی کی صورت بتاتا ہو اور تصدق دینے والوں کو رغبت دلاتا ہو اجر کا خیال کریں کہ ایک کا بدلہ سات سو ہو تو ہمیشہ صدقہ دینے میں مشغول ہیں مثنوی

آنکہ بشارت بجود ت می دہد — دانہ یکے ہفت صدت می دہد
دانہ ہا نبازی شیطان مکار — تازیکے ہفت صدت آید بیار

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ جو لوگ خرچ کرتے ہیں اَمْوَالَهُمْ مالوں اپنے کو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہِ خدا کے جہاد میں یا ہر نیک کام میں ثُمَّ
لَا يُتْبِعُوْنَ پھر پیچھے نہیں لاتے مَآ اَنْفَقُوْا اُس چیز کے جو خرچ کی ہو مَنًّا احسان یعنی صدقہ دینے میں کسی پر کچھ احسان نہیں رکھتے
وَّلَآ اَذًى اور اپنے صدقہ کے پیچھے نہیں لاتے ایذا یعنی صدقہ دیکر فقیر اور محتاج کے ساتھ نہ ایسی بات کرتے ہیں نہ ایسا کام جس سے اُسے ایذا اور تکلیف
پہونچے لَّهُمْ اَجْرُهُمْ واسطے اُنکے ہی اجر اور ثواب اُنکے صدقہ کا عِنْدَ رَبِّهِمْ پاس رب اُن کے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہ خوف ہے
اوپر اُنکے اجر و ثواب کم ہونے سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اور نہ وہ غمگین ہونگے ثواب ضائع ہوجانے سے قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ
بات اچھی اور وعدہ نیک فقیر کے ساتھ وَّمَغْفِرَةٌ اور درگذر نا سائل کے کلام کی سختی اور درستی سے یعنی اُسکے گڑگڑانے اور تنگ کرنے سے

درگذر کرنا خَیْرٌ بہتر ہو اُس شخص کے لیے جس سے سوال کیا گیا ہو فائدہ میں مِّنْ صَدَقَةٍ اُس صدقہ سے کہ سائل کی نسبت يَّتْبَعُهَآ اَذًى پیچھے آئے اُسکے ایذا اور رنج جھگڑے وغیرہ سے وَاللّٰهُ غَنِيٌّ اور خدا بے پرواہ ہو اُنکے صدقہ سے جو اپنے صدقوں کو احسان جتا کر اور ایذا پہونچا کر خراب کرتے ہیں حَلِيْمٌ ○ تحمل والا ہو احسان جتانے والوں ایذا پہونچانے والوں کو عقوبت اور عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تُبْطِلُوْا باطل نہ کرو اور تباہی میں نہ ڈالو صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ ثواب صدقوں اپنے کو ساتھ احسان رکھنے کے فقیر پر اسواسطے کہ مال اللہ کی ملک ہو اور امیر آدمی کا رتبہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہ اُس مال کا حمال ور بار بردار ہو احسان مالک ال کا ہو حمال وہ بار بردار کا کچھ احسان نہیں حضرت حقائق پناہ نے بہجۃ الابرار میں اس مضمون کیطرف اشارہ فرمایا ہو مثنوی

بار فقرا از فگنی از یک تن ... بار منت منہش بر گردن
چوں عطا بخش خدا آمد و بس ... بہ کہ دانا نہ نہد منت کس
در کرم حیلہ گری پیش نہ ... جود را ر ہگذری پیش نہ

پس صدقہ دینے والا خیر کا مظہر واقع ہوا تو اُسے چاہیے کہ اس نعمت کے شکرانہ میں خود احسانمند رہے نہ یہ کہ دوسرے پر اپنا احسان رکھے وَالْاَذٰى اور نیست و نابود نہ کرو اپنے صدقوں کو ساتھ ایذا کے یعنی فقیروں کو رنج پہونچا کر نہ زبان سے کہ جھڑکنا کہہ کر اُسکا دل دُکھاؤ نہ کام سے کہ ترش رو ہو کر تیوری بھویں چڑھاؤ اسواسطے کہ اگر فقیر نہ ہو تو امیر صفت جود و کرم کا مظہر نہ ہوسکے بیت

اے تونگر بحقارت منگر سوے گدا ... کہ گدائی وے آئینہ زرداری تست

حق تعالےٰ اس آیت میں مومنوں کا صدقہ کامل کرنے کو فرماتا ہو کہ اپنے خرچ کو احسان اور ایذا سے باطل نہ کرو كَالَّذِيْ مثل باطل کرنے اُس شخص کے کہ راہ حق چھوڑ کر نفاق کی راہ اختیار کرکے يُنْفِقُ مَالَهٗ خرچ کرتا ہو مال اپنے کو رِئَآءَ النَّاسِ واسطے دکھانے لوگوں کے وَلَا يُؤْمِنُ اور حقیقت میں ایمان رکھتا ہو بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ساتھ خدا اور روز قیامت کے اگر خدا کا ایمان لاتا تو اُسی کے واسطے صدقہ دیتا اوروں کے واسطے نہیں اور اگر قیامت کا اعتقاد رکھتا تو ثواب پانے کو صدقہ دیتا لوگوں کے دکھلانے کو نہیں فَمَثَلُهٗ پس مثال اُس صدقہ دینے والے ریاکار کی كَمَثَلِ صَفْوَانٍ جیسے مثال پتھر صاف و سلپٹ کی ہو کہ عَلَيْهِ تُرَابٌ اوپر اُس پتھر کے مٹی خشک ہے فَاَصَابَهٗ پس اُس پتھر کو پہونچا وَابِلٌ مینہ بڑی بڑی بوندوں والا کہ اُس سے بہت بڑی بھیا آجاتی ہو فَتَرَكَهٗ پس دھو دیا اُس خاک کو پتھر سے اور چھوڑا اُس پتھر کو صَلْدًا ؕ پاک صاف خاک اور گرد سے سلپٹ پتھر منافق کے مثل ہو اور اُسپر جو خاک پڑی وہ منافق کے اُن صدقوں کے مانند ہو جو لوگوں کو دکھانے کے واسطے اُس نے دیے جب حساب ربانی کے ابر سے عدل کا مینہ اُسپر برسے گا تو اُن صدقوں کا اثر بالکل دھو جائیگا اور ریاکار صدقہ دینے والا پتھر کی طرح صاف اور بے حاصل ہو جائیگا اور ریاکاروں کے سب کاموں کا یہی حال ہو بیت

ترا ز آتش فشاں برقی چہ آید ... کز و افروختن شمعے نہ شاید

لَا يَقْدِرُوْنَ قادر نہو نگے یہ خرچ کرنے والے ریاکار عَلٰى شَيْءٍ اوپر ثواب کسی چیز کے مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ اُس چیز سے جو صدقہ دی ہو دکھانے کو وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور خدا ہدایت نہیں کرتا یعنی ہدایت پانے کا قصد دل ہی میں نہیں ڈالتا الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○ قوم کافروں کو وَمَثَلُ الَّذِيْنَ اور مثال خرچ اُن لوگوں کی جو اعتقاد اور اخلاص کے ساتھ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ نکالتے ہیں مال اپنے اور فقیروں کو دیتے ہیں ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ واسطے چاہنے خوشی اللہ کے وَتَثْبِيْتًا اور واسطے ثبات اور یقین کے کہ

صادر ہوا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ جیون اُنکے سے ساتھ پانے ثواب صدقہ کے كَمَثَلِ جَنَّةٍ جیسے مثال میوہ ور باغ کی ہو کہ واقع ہو بِرَبْوَةٍ اونچی جگہ کہ آفتاب کی گرمی بہت جلد اُسے پہونچے اور بھاری کرنے والی ہوائیں اُسپر اکثر چلیں بادل سے بہت نزدیک ور پانی میں ڈوب جانے کی آفت سے بہت دور ہو اور یہ باغ ایسی زمین پر اَصَابَهَا پہونچا اُسے وَابِلٌ مینھ بڑی بڑی بوندوں کا فَاٰتَتْ پس لایا اور نکالا اُكُلَهَا میوے اپنے کو ضِعْفَيْنِ دو حصے یعنی ایک سال میں اتنا پھل دے جتنا اور زمینیں دو برس میں دیں فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا پھر اگر نہ پہونچے اُس باغ کو وَابِلٌ مینھ بڑی بڑی بوندوں والا فَطَلٌّ پس اُسے پہونچے مینھ ہلکا تو وہ بھی اُسے کافی ہے یعنی وہ باغ مینھ کے اثر کو ضائع نہیں کرتا اور تھوڑا ہو یا بہت فائدہ دیتا ہو اس مثال سے مخلصوں کو بدلا حاصل ہونا مقصود ہے کہ جو کچھ خدا کی خوشی کے واسطے صدقہ دیتے ہیں وہ اچھے بدلے سے خالی نہیں وہ صدقہ تھوڑا ہو خواہ بہت وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ ساتھ اُسکے جو تم کرتے ہو نیت خالص اور ریاکاری سے بَصِيْرٌ ○ دیکھنے والا ہو اور ہر ایک کے مناسب جزا دیگا اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ یہ ریاکاروں کے صدقہ کی دوسری مثال ہو حق تعالےٰ فرماتا ہو کہ کیا دوست رکھتا ہو کوئی تم میں سے یہ ہمزہ انکار ہو یعنی کوئی دوست نہیں رکھتا اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ یہ کہ ہو واسطے اُسکے جَنَّةٌ باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ کھجور سے وَّاَعْنَابٍ اور انگوروں سے یعنی ایک باغ ہو اور اُسمیں کئی طرح کے درخت ہوں تَجْرِيْ جاری ہوں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لا نیچے درختوں اُسکے سے نہریں پانی کی لَهٗ واسطے مالک باغ کے ہو فِيْهَا بیچ اُس باغ کے مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ لا سب میووں سے فقط یہ کھجور اور انگور ہی نہیں اور کھجور اور انگور کی تخصیص اُسکی بہتری اور کثرت کی جہت سے ہو وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ اور حال یہ ہو کہ پہونچی اُس باغ کے مالک کو ضعیفی اور بڑھاپا وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ اور واسطے اُسکے ہیں اس بڑھاپے میں بال بچے ضُعَفَآءُ ص جیسے چھوٹے چھوٹے کم طاقت اور اُس بوڑھے باپ اور اسکے بال بچوں کی معاش اسی باغ سے ہے فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ پس پہونچی اُس باغ کو گرم ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ بگولا فِيْهِ نَارٌ بیچ اُس ہوا کے آگ اور ایسی ہی ہوا کو لوں کہتے ہیں فَاحْتَرَقَتْ ط پس جل گیا وہ باغ لوں سے اور باغ والا حیران اور غمگین رہ گیا منافق اور ریاکار کے عمل کی یہ مثال ہے کہ عدل الٰہی کی لوں اُنکے باغ اعمال کو جس سے پھل کے امیدوار ہیں جلا دے گی اور وہ محروم اور مغموم رہجائیں گے

مثنوی

نہ کارے کہ یابند مزدے بران | نہ مالے کہ بینند نفعے دران

زابر ریا برقے افروختہ | ہمہ کشت اعمال شاں سوختہ

كَذٰلِكَ جیسا بیان کہ صدقہ اور جہاد کے باب میں کیا گیا ایسا ہی يُبَيِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہو اللہ لَكُمُ الْاٰيٰتِ واسطے تمہارے نشانیاں
ع ۳۶ اپنی مہربانی اور احسان کی لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ○ شاید تم اُسمیں فکر اور غور کرو اور عبادت میں دوسرے کو اُسکا شریک نہ کرو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ ایمان والوں کے اَنْفِقُوْا خرچ کرو راہ خدا میں مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ پاکیزہ اور اچھی ہوئی چیزوں میں سے جو کچھ کمائی کرتے ہو سوداگری اور دستکاری سے وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا اور اُس چیز سے جو نکالا ہم نے لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ص واسطے تمہارے زمین سے جیسے غلہ اور میوہ دار درخت انصار کے مالدار لوگ کھجور پکنے کے وقت جو بہت پکی پکی چنی ہوئی ہوتی تھیں ایک دوسرے سے چھپا کر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے کونے میں رکھ جاتے تھے تاکہ مہاجرین میں سے جو محتاج لوگ ہیں وہ کھالیں ایک دن ایک مالدار جو دنیا کے ساتھ محبت رکھتا تھا دو سو صاع کھجور اس قسم کی جو کچھ مال نہ تھی ظاہر میں لایا اور اچھی کھجوروں میں ڈالدیں اور اپنے برے مال کو اچھے مال میں ملا دیا حق تعالےٰ نے اُس معاملہ سے منع فرمایا اور حکم کیا بہت اچھا مال صدقہ دیا کرو وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ اور نہ قصد کرو

ساتھ خراب اور بُری چیز کے کہ کم ہمتی کے سبب مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ اُس سے خرچ کرو وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ حالانکہ نہیں ہو تم لینے والے ایسی چیز کے اگر تمکو تمھارے حقوق میں دیں اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ مگر یہ کہ بند کر لو اپنی آنکھ اُسکے لینے میں اور سہولت اور سُستی کرو وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو کہ اللہ غَنِيٌّ بے پرواہ ہے اُس شخص سے جو بُرا مال صدقہ دیتا ہو حَمِيْدٌ ۝ تعریف کرنیوالا ہو اُس شخص کی جو پاکیزہ مال میں سے صدقہ دیتا ہو اَلشَّيْطٰنُ شیطان یعنی ابلیس اور تفسیر کبیر میں لکھا ہو کہ ایک شیاطین انس سے یا نفس امّارہ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وعدہ دیتا ہو تم کو فقیری اور محتاجی کا یعنی خرچ کرتے وقت تمکو فقیر اور محتاج ہو جانے کا خوف دلاتا ہو وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ اور حکم کرتا ہو تم کو ساتھ بخل اور امساک کے اور منع کرتا ہو صدقہ دینے سے وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ اور اللہ وعدہ دیتا ہو تمھیں صدقہ دینے پر مَّغْفِرَةً بخشدینے کا تمھارے گناہ عاقبت میں مِّنْهُ اپنی طرف سے وَفَضْلًا اور روزی زیادہ کرنے کا اور دنیا میں نیک بدلا دینے کا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور اللہ بہت فضل کرنے والا ہو صدقہ دینے والوں پر عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہو اس بات کو کہ صدقہ دینے والے زیادہ فضل اور مغفرت کے مستحق ہیں يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ دیتا ہو خدا صدقہ دینے کی حکمت مَنْ يَّشَآءُ ج جسے چاہتا ہو تاکہ وہ جان لے کہ کیا صدقہ دینا چاہیے اور کسے دینا چاہیے یا حکمت سے وہ سمجھ مراد ہو جو القاے رحمانی اور وسوسۂ شیطانی میں امتیاز کرے وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ اور جسے حکمت دی فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ط پس تحقیق کہ دی اُسے نیکی بہت امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ حق تعالےٰ نے دنیا کے مال و متاع کو تھوڑا کہا اور فرمایا کہ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ اور حکمت اور علم کو بہت نیکی کے ساتھ موصوف کیا اور فرمایا فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا پس عالم کو چاہیے کہ دنیا داروں کی ملازمت نہ کرے اور اُن کی خدمت کا داغ اپنے ماتھے پر نہ کھینچے اسواسطے کہ عالم کو خدا نے خیر کثیر عنایت فرمائی ہو اور دنیا دار کو متاع قلیل اور حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے کلام میں وارد ہو شعر

رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ❊ لَنَا عِلْمٌ وَّلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ
فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ ❊ وَاِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَا يَزَالُ

بیت
علم دادند با دریس و بقاروں زر و سیم ❊ شد یکے فوق سماک و دگرے تحت سمک

وَمَا يَذَّكَّرُ اور نہیں دریافت کرتے اور نہیں نصیحت پکڑتے ان نصیحتوں سے اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ مگر صاحب اور تیز عقل والے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ اور جو کچھ نکالا تم نے اے ایمان والو مِّنْ نَّفَقَةٍ خرچ تھوڑا یا بہت چھپا کر یا ظاہر میں فرض کے طور پر یا مستحب یا کاری کی راہ سے یا خالص نیت سے خدا کی راہ میں یا غیر خدا کی راہ میں اَوْ نَذَرْتُمْ یا اپنے اوپر واجب کر لیا تم نے مِّنْ نَّذْرٍ نذر معین یا غیر معین سے طاعت میں یا معصیت میں فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ پس بیشک خدا جانتا ہو اُسے اور بھول نہیں جاتا وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ اور نہیں واسطے ظالموں کے جو دکھانے کو خرچ کرتے ہیں یا مال حرام میں سے صدقہ کرتے ہیں یا گناہ کے ساتھ نذر کرتے ہیں یا طاعت کے ساتھ جو نذر کی اُسے وفا نہیں کرتے مِنْ اَنْصَارٍ ۝ کوئی یاری کرنے والوں میں سے آخرت میں کہ اُن سے عذاب کو روک لے اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ اگر ظاہر کرو صدقوں اپنے کو ادا کرتے وقت فَنِعِمَّا هِيَ ج پس اچھی بات ہے اسواسطے کہ اوروں کو اُسکے سبب سے رغبت ہوگی اور بخیلوں پر الزام ہوگا اور بیگانوں کے دل اہل حق کے ساتھ آشنائی اور دوستی کرنے پر میل کرینگے وَاِنْ تُخْفُوْهَا اور اگر پوشیدہ رکھو صدقوں اپنے کو وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ اور دو تم اُسے فقیروں کو چھپا کر فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ط پس وہ چھپانا بہتر ہو واسطے تمھارے اسواسطے کہ وہ صدقہ دکھانے سُنانے کی آفت سے دور رہتا ہو اور فقیر بھی لینے کی ذلت اور بے عزتی سے محفوظ رہتا ہو بعضے علما چھپا کر صدقہ دینے کو فرائض اور نوافل میں عام رکھتے ہیں اس واسطے کہ صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم

لے راضی ہوے ہم خدا کی تقسیم سے جو اُسنے ہم میں کی واسطے ہمارے علم ہو اور واسطے دشمنوں کے مال ہو پس بیشک مال فنا ہو جائیگا عنقریب اور تحقیق کہ علم باقی ہو کبھی نہ زائل ہوگا ۱۲ منہ۔

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چھپا کر دینے کے واسطے بڑا اہتمام اور مبالغہ کرتے تھے فرض اور نفل سب صدقوں میں اور علماء کا ایک گروہ اس بات پر ہے کہ چھپا کر دینا نفل ہی کے صدقوں سے متعلق ہے اور فرض صدقوں میں ظاہر کر کے دینا اولیٰ ہے تاکہ لوگ یہ گمان نہ کریں کہ یہ زکوٰۃ نہیں دیتا اور خدا کا حکم بجالانے میں جلدی کرنے کی دلیل ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے میں دوسرے مالداروں کو رغبت اور شوق پیدا ہونے کا سبب ہوتا ہے مگر نفل صدقوں میں چھپا کر دینا اولیٰ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ چھپا کر صدقہ دینا نفل میں ستر درجے اولیٰ اور افضل ہے ظاہر کر کے دینے سے اور حدیث شریف میں ہے کہ صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ[ل] اور یہ کمال مرتبہ اللہ کا کرم ہے کہ صدقہ میں فرمایا کہ اگر اخفا کرو گے تو تمھارے واسطے بہتر ہوگا وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ اور ہم دور کرتے ہیں تم سے اور حفص نے یُکَفِّرُ پڑھا ہے یعنی خدا دور کرتا ہے مِّنْ سَيِّئَاتِكُمْ ط بعضے گناہوں تمھارے میں سے یعنی جو مظالم اور حقوق عباد نہ ہوں وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ ساتھ اُس چیز کے جو کرتے ہو صدقہ میں اظہار یا اخفا خَبِيْرٌ ○ خبردار ہے روایت ہے کہ انصار لوگ اسلام کے قبل یہود سے سمدھیانہ اور ہمشیر ہونے کے سبب سے یہود کو نفقہ دیتے تھے جب انصار لوگ خلعت ایمان سے سرفراز ہوئے اور جناب سید انام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے کلام ہدایت التیام سے عقل و معرفت حاصل کر کے ممتاز ہوئے تو یہود پر خرچ کرنے میں کراہت کرنے لگے اور جب یہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ عَلَيْكَ نہیں ہے تم پر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم هُدٰىهُمْ راہ دکھانا یہود کو ہدایت توفیق کے ساتھ بلکہ تمھارے ذمہ فقط اُن کی ہدایت دعوت ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور مگر خدا اپنی عنایت سے يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ راہ دکھاتا ہے ایمان کی جسے چاہتا ہے پس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تَصَدَّقُوْا عَلٰى اَهْلِ الْاَدْيَانِ اور بالاتفاق علما کے نزدیک صدقہ نفل کا فر کو دینا جائز ہے وَمَا تُنْفِقُوْا اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم مِنْ خَيْرٍ مال سے فَلِاَنْفُسِكُمْ ط پس اپنی ذاتوں کے واسطے خرچ کرتے ہو اور اُسکا ثواب تمھاری طرف رجوع کرنے والا ہے جس پر تم نے خرچ کیا وہ کافر ہو خواہ مسلمان **بیت**

گرا و می بردپیش آتش سجود ۔ تو وا پس چرا می بری دست جود

خورش دہ بہ گنجشک وکبک و حمام ۔ کہ روزے در افتد ہمائے بدام

چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی ۔ بہ ناگاہ بینی کہ صیدے کنی

وَمَا تُنْفِقُوْنَ اور نہیں خرچ کرتے ہو تم لوگ جو ایمان والے ہو اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ط مگر واسطے چاہنے ثواب ور خوشی اللہ کے وجہ ثواب کے معنی پر آیا ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو مال سے اپنے يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ پورا دیا کرتے ہیں ثواب اُسکا واسطے تمھارے یعنی اُسکا تمام و کمال اجر تم کو پہونچاتے ہیں وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○ اور تم نہ مظلوم ہو گے یعنی ظلم کر کے تمھارے اعمال کے ثواب میں کچھ کم نہیں کرتے لِلْفُقَرَآءِ تمھارا یہ صدقہ کرنا اور خرچ دینا واسطے فقیروں کے ہے الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا وہ جو باز رکھے گئے ہیں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ عبادت خدا کے یا جہاد میں لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نہیں کرسکتے ہیں لڑائی میں مشغول ہونے یا ہمیشہ عبادت میں مصروف رہنے کے سبب سے ضَرْبًا سیر فِي الْاَرْضِ ز بیچ زمین کے تجارت کے واسطے اور روزی ڈھونڈھنے کو اور یہ لوگ مہاجر فقیر تھے چار سو آدمی کے قریب جیسے عمار بن یاسر اور بلال اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم اور مثل انکے کہ مدینہ شریف میں انکے گھر نہ تھے کہ شب وہاں بسر کریں مسجد نبوی کے گوشہ میں شب بسر کرتے اور دن کو

ل صدقہ پوشیدہ فرو کردیتا ہے رب کے غصہ کو ۱۲ ۔ ع یہ ترجمہ بکر کی قرأت کے موافق ہوا کہ اُنھے نکفر متکلم کا صیغہ استعمال کیا ہے ۱۲ ۔ ع صدقہ کردو اہل صاحب دینوں کے ۱۲ ۔ ع اور جو کچھ دیتے ہو تم زکوٰۃ سے ارادہ کرتے ہو ثواب الٰہی کا ۱۲ ۔

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت فیضد رجت میں حاضر ہے نہ کسی کی طرف متوجہ اور ملتفت ہوتے نہ کسی سے کچھ سوال کرتے نہ کسی طرح اپنی
روزی ڈھونڈھتے اور اسی سبب سے خدا نے فرمایا یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ جانتا ہے اُنھیں نادان آدمی اور جو اُنکے حال سے ناواقف ہے اَغْنِيَاءَ
کہ وہ گوشہ گزین لوگ توانگر اور مالدار ہیں مِنَ التَّعَفُّفِ سوال سے انکار اور خلق سے بے پروائی کرنیکی وجہ سے تَعْرِفُهُمْ پہچانتے ہو تم
اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنھیں بِسِيمَاهُمْ ساتھ نشانی اور علامت اُنکی کے کہ رنگ کی زردی اور ضعف جسمانی اور پشت کی خمیدگی اور
آنسوؤں کی کثرت ہے، لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ نہیں سوال کرتے ہیں لوگوں سے اور کچھ نہیں چاہتے اُن سے اِلْحَافًا منت اور عاجزی سے
پیچھے پڑھ کر اور بے منت خوشامد کے اسواسطے کہ وہ لوگ بصفت تعفف جو سوال نہ کرنے کا نام ہے موصوف ہیں اور ترک سوال شفقت اور مہربانی کیوجہ سے
کرتے ہیں کہ کہیں لوگ سوال نہ کریں اور جھڑکارا پانے سے محروم نہ رہیں اسواسطے کہ مَا اَفْلَحَ مَنْ رَدَّ السَّائِلَ وَمَا تُنْفِقُوا اور جو خرچ کرتے ہو تم مِنْ
خَيْرٍ مال سے اپنے اصحاب صفہ وغیرہ مستحقوں کے واسطے فَإِنَّ اللَّهَ پس بیشک اللہ بِهِ عَلِيمٌ ۝ ساتھ اُسکے دانا ہے جانتا ہے کہ رکوع ٣٥
کسے دیتے ہو اور کس واسطے دیتے ہو اَلَّذِينَ جو لوگ يُنْفِقُونَ خرچ کرتے ہیں راہ حق میں مستحق پر اَمْوَالَهُمْ مال اپنے بِاللَّيْلِ رات کو
وَالنَّهَارِ اور دن کو سِرًّا پوشیدہ وَّعَلَانِيَةً اور ظاہر غرض صدقہ دینے سے وقتوں کو گھیر لیتا ہے اس آیت کا شان نزول یہ لکھا ہے
کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چار درم تھے آپنے ایک ظاہر میں صدقہ دیا ایک پوشیدہ ایک رات کو ایک دن کو حق تعالے نے یہ آیت
نازل فرمائی اور جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ کس بات نے تمھیں اسطرح صدقہ دینے پر
آمادہ کیا آپنے جواب دیا کہ یارسول اللہ صدقہ دینے کا طریقہ ان چار صورتوں کے سوا میں نے اور کوئی نہ دیکھا میں نے چاروں صورتوں کو لازم پکڑا
اس آرزو میں کہ انہیں سے ایک تو قبول ہوکر محل رضا پر پہونچ جائے اور صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے
عنہ نے چالیس ہزار دینار صدقہ دیے دس ہزار چھپا کر دس ہزار ظاہر کر کے دس ہزار رات کے وقت دس ہزار دن کو حق تعالے نے اس آیت میں حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کے صدقوں کی تعریف فرمائی فَلَهُمْ پس واسطے اُن لوگوں کے ہے جو ان چار طرح پر صدقہ دیں اَجْرُهُمْ
اجر صدقوں اُنکے کا عِنْدَ رَبِّهِمْ پاس رب اُنکے کے کہ وہ جنت ہے جو ہمیشہ رہے گی اور نعمت ہے جو کبھی نہ گھٹے گی اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُنھیں
عندیت یعنی نزدیکی اور قرب کا مقام ملیگا فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہ خوف ہوگا اُن پر وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے اَلَّذِينَ جو لوگ يَأْكُلُونَ الرِّبٰوا کھاتے ہیں سود کا مال یعنی معاملہ کرتے ہیں اور زیادہ لیتے
ہیں لَا يَقُومُونَ نہ اُٹھیں گے اپنی قبروں سے بعث و نشر کے واسطے اِلَّا كَمَا يَقُومُ مگر اس طرح جیسے اُٹھتا ہے الَّذِي وہ شخص کہ وقف منزل
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مارتا ہے اور گراتا ہے یعنی بولا دیتا ہے جسے شیطان یا پہونچاتا ہے اُسے مِنَ الْمَسِّ رگڑنے سے یعنی آسیب اس سے دیوانگی اور
صرع اور جنون مراد ہے عرب کو یہ زعم تھا کہ جب جن آدمی کو مس کرتا ہے تو اُسکی عقل کو پریشان اور دماغ کو پراگندہ کر دیتا ہے حق تعالیٰ اپنے کلام کو اُس
طرح پر جاری فرماتا ہے جو اہل عرب میں مشہور اور متعارف امر تھا حاصل کلام یہ ہے کہ سود کھانے والے قیامت کے دن دیوانوں کی صورت پر ہونگے اور لوگ
اُنھیں اس علامت سے پہچانیں گے کہ یہ سود خوار ہیں ذٰلِكَ یہ عذاب اُنھیں بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اس سبب سے ہے کہ اُنھوں نے کہا اِنَّمَا الْبَيْعُ کہ نہیں
بیع مگر مِثْلُ الرِّبٰوا مثل سود کے کافر لوگ ایک درم دو درم کو بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ سود نہیں ہے بیع ہے بیع اور سود میں کچھ فرق نہ کرتے تھے
وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ حالانکہ حلال کیا ہے اللہ نے بیع کو وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور حرام کیا ہے سود فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ پس وقف لازم

لہ نہ چھٹکارا پایا اُس نے جس نے رد کیا سائل کو ۱۲

جوکوئی کہ آئی اُسکو یعنی پہونچی اُسے نصیحت مِّنْ رَّبِّهٖ رب اُسکے سے کہ اُس نے سود لینے کو منع فرمایا ہو فَانْتَهٰى پس باز رہا وہ اُس سے
فَلَهٗ مَا سَلَفَ ط پس واسطے اُسکے ہو جو کچھ لیا ہو اُس نے سود حرام ہونے کے قبل اور وہ جو اُس نے پہلے لیا تھا اُس سے پھیر نہیں لیا جاسکتا یا
اُسکے واسطے ہو جو گذر گیا یعنی اُسکے پہلے گناہ بخشدیے گئے وَاَمْرُهٗٓ اور کام اُس کا سپرد ہو اِلَى اللّٰهِ ط طرف خدا کے یعنی اُسکے مہمات
زمانہ آیندہ میں اللہ کی حفاظت اور نگہبانی سے متعلق ہیں کہ وہ توفیق کو اُسکی رفیق کریگا تاکہ وہ شخص اُس گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو وَمَنْ عَادَ اور
جو شخص پھرے سود کو حلال کرنے کی طرف بعد اسکے کہ خدا نے سود حرام کردیا ہو فَاُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ حلال ٹھہرانے والے اور امر و نہی نہ
سننے والے اَصْحٰبُ النَّارِ ج رہنے والے ہیں دوزخ کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہینگے اسواسطے کہ سود کو حلال
جاننا کفر ہو اور کفر کے سبب سے آدمی ہمیشہ دوزخ میں ہیگا يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا گھٹاتا ہو اللہ سود کے مال کو یعنی کتنا ہی زیادہ ہو اُسکا انجام
نقصان اور خسران ہی کی طرف کھینچتا ہو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہو کہ سود کے مال میں سے آدمی جو کچھ صدقہ دے یا حج اور جہاد میں خرچ کرے
وہ قبول نہیں ہوتا اور یہ بڑا نقصان ہو وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ط اور زیادہ کرتا ہو اللہ صدقوں کو یعنی صدقے کتنے ہی کم ہوں اُسکا ثواب زیادہ ہی
ہوگا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ اور اللہ دوست نہیں رکھتا كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ ہر کفر کرنے والے کو جو سود حلال ٹھہرانے والا ہو یا گنہگار
کو جو سود کھانے پر مُصر ہو اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے امر و نہی پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل میں لائے اوامر کو بموجب
حکم کے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی نماز وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دی زکوٰۃ لَهُمْ اَجْرُهُمْ واسطے ان کے ہو اجر اُن کا
عِنْدَ رَبِّهِمْ ج پاس رب اُنکے کے قیامت کے دن وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہیں خوف اُنھیں اوپر اُس چیز کے جو اُنھوں نے پہلے بھیجی
ہو وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے اُسکے واسطے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے گروہ
ایمان والوں کے اتَّقُوا اللّٰهَ ڈرو عذاب الٰہی سے وَذَرُوْا اور ہاتھ روکو مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اُس سے جو باقی رہگیا ہو سود میں سے
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اگر ہو تم باور کرنیوالے سود کی حرمت کو بنی عمرو اور ثقفی اور بنی مغیرہ مخزومی سود کے ساتھ باہم معاملہ رکھتے تھے
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سود حرام ہو جانے کا فتویٰ دیا بنی عمرو نے اس شرط پر صلح کی کہ اُنکا سود اوروں پر ثابت رہے اور
دوسروں کا سود اُنکے ذمہ سے ساقط ہو جائے اور بنی مغیرہ سے سود مانگتے وقت اُن پر سختی اور تنگی کی وہ نالہ و فریاد کرکے بولے کہ ہم لوگ کیا
بدبخت ہیں کہ سود سب لوگوں سے موقوف ہوگیا اور ہم ابھی اُس بلا میں مبتلا ہیں پھر اُنھوں نے اپنا یہ قصہ عتاب بن اسید جو کہ مکہ معظمہ کے حاکم
تھے اُن سے بیان کیا اُنھوں نے اُن کا حال اور ماجرا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکھ بھیجا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ سود سے ہاتھ
اُٹھاؤ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا پس اگر ایسا نہ کروگے اور بقیۂ سود نہ چھوڑوگے فَاْذَنُوْا پس آگاہ کردو ایک دوسرے کو اور آمادہ رہو
بِحَرْبٍ ساتھ لڑائی کے مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا سے اور رسول اُسکے سے حفص فَاْذَنُوْا پڑھتا ہو اذن سے جو علم کے معنی میں ہے یعنی
اگر سود لینا نہ چھوڑوگے تو آگاہ ہو جاؤ اور جان لو کہ حرب خدا اور رسول کے لائق ہوا اور حرب خدا آتش دوزخ ہو اور حرب رسول تلوار ہو وَاِنْ
تُبْتُمْ اور اگر توبہ کروگے سود لینے سے فَلَكُمْ پس واسطے تمھارے ہو رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ج اصل مال تمھارے لَا تَظْلِمُوْنَ نہ تم ظلم کرو
دیندار پر کہ اصل مال سے زیادہ مانگو وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ ع اور نہ وہ ظلم کریں تم پر کہ اصل مال میں سے کچھ گھٹادیں یہ آیت نازل ہونے کے بعد
بنی عمرو نے کہا کہ ہمیں خدا اور رسول سے لڑنے کی طاقت نہیں اور سود سے درگذرے اصل مال پر راضی ہوگئے اور بنی مغیرہ نے نہایت مفلسی کی
وجہ سے پھل ہاتھ آنے تک مہلت مانگی اور بنی عمرو اپنا اصل مال وصول کرنے میں جلدی کرتے تھے اور مہلت اور دیر کرنے سے انکار کرتے تھے

تو یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ کَانَ اور اگر ہو دیندار ذُوْعُسْرَةٍ صاحب دشواری در مفلسی کا یعنی دیندار تنگدست اور مفلس ہو فَنَظِرَةٌ
پس اُسکا حکم مہلت دینا ہے اِلٰی مَیْسَرَةٍ ط تونگری اور آسانی کے وقت تک وَاَنْ تَصَدَّقُوْا اور اگر صدقہ دیدو قرضدار مفلس کو خَیْرٌ
لَّكُمْ تو بہتر ہے واسطے تمہارے اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اگر جانتے ہو تم کہ جو کچھ حق تعالٰے فرماتا ہے اسمیں دونوں جہان کی مصلحت اور ہمیشہ
کے لیے کامیابی ہے وَاتَّقُوْا یَوْمًا اور ڈرو اُس دن کے عذاب سے کہ تم سب تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ پھیرے جاؤ گے اُس دن اِلَى اللّٰهِ طرف
حساب خدا کے یا اُس جزا کی طرف جو خدا نے ثواب و عقاب سے تمہارے واسطے مقرر کر رکھی ہے ثُمَّ تُوَفّٰى پھر پوری دی جائے گی كُلُّ ۳۸ ع ۲
نَفْسٍ ہر جی کو مَّا كَسَبَتْ جزا اُسکی جو عمل کیا ہو اُس نے نیک و بد وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ○ اور وہ یعنی اُسکی طرف پھرنے والے
ظلم نہ کیے جائیں گے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے گروہ ایمان والوں کے اِذَا تَدَایَنْتُمْ جب معاملہ کرو تم باہم بِدَیْنٍ ساتھ
قرض کے یعنی شرعی عقدوں میں سے کوئی عقد باندھو کہ بدل اُس میں قرض ہو اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام رکھے گئے اور مدت تک کہ مہینے
اور برس مقرر کر دینے سے وہ مدت معلوم ہو فَاكْتُبُوْهُ ط پس لکھو اُسے دستاویز میں کہ مشتمل ہو معاملہ کے وصف اور معاملہ کرنیوالوں کے نام
اور مبلغ حق اور مقدار مدت پر تاکہ حاجت کے وقت اُس دستاویز کی طرف رجوع کر لو وَلْیَكْتُبْ اور چاہیے کہ لکھے اُس دستاویز کو بَّیْنَكُمْ
درمیان تمہارے كَاتِبٌ لکھنے والا بِالْعَدْلِ ساتھ انصاف اور راستی کے یعنی مدت اور مال میں کمی زیادتی نہ کرے وَلَا یَاْبَ اور چاہیے
کہ نہ انکار کرے كَاتِبٌ کوئی لکھنے والا نفی کے بعد لفظ کاتب کو نکرہ لانا عموم کا فائدہ دیتا ہے اور یہ لکھنا بعضوں کے نزدیک فرض کفایہ ہے
اور ایک قول پر فرض عین ہے بشرطیکہ لکھنے والے کو فراغت ہو اور ایک قول یہ ہے کہ فرض تھا مگر منسوخ ہو گیا حق تعالٰے کے اس کلام سے وَلَا
یُضَآرَّ كَاتِبٌ اور بعضوں نے کہا کہ مستحب ہے یعنی اولیٰ یہ ہے کہ لکھنے والا انکار نہ کرے جبکہ اُس سے کہیں اَنْ یَّكْتُبَ کہ لکھے معاملہ کی دستاویز
كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ جیسا کہ علم دیا اُسے خدا نے یعنی اسطرح پر جیسا کہ حکم شرع واقع ہوا فَلْیَكْتُبْ ج پس چاہیے کہ لکھے وَلْیُمْلِلِ اور
چاہیے کہ مطلب کہے الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ وہ شخص کہ اوپر اُسکے ہے قرض اور اپنی زبان سے اقرار کرے وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ اور چاہیے کہ ڈرے مطلب
بیان کرنیوالا خدا سے رَبَّهٗ جو رب اُسکا ہے وَلَا یَبْخَسْ اور کم نہ کرے اقرار کے وقت مِنْهُ شَیْـًٔا ط اُس حق سے جو اُس پر ہے کوئی چیز فَاِنْ
كَانَ پس اگر ہو الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ وہ شخص کہ اوپر اُسکے حق ہے یعنی اُسکے ذمہ پر ہے سَفِیْهًا کوئی جاہل بیوقوف یعنی بالغ بے عقل
جیسے مجنون یا بے خود اَوْ ضَعِیْفًا یا عاجز ناتواں جیسے چھوٹا لڑکا یا بوڑھا اپاہج اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ یا یہ کہ بالکل طاقت نہ رکھے اَنْ
یُّمِلَّ هُوَ یہ کہ مطلب بیان کر سکے وہ جو دیندار ہے اس جہت سے کہ گونگا ہو یا اسوجہ سے کہ ہکلانے کا مرض اُسکی زبان میں پیدا ہو یا جو زبان قوم
میں مروج ہے اُس زبان میں نہ بول سکے فَلْیُمْلِلْ پس چاہیے کہ وہ حق اور مطلب بیان کرے وَلِیُّهٗ ولی کسی ایک ان لوگوں کا جن کا ذکر
ہوا یعنی متولی امور اُسکے کا اور وہ قائم مقام ہے لڑکے اور مجنون کے واسطے اور وکیل ہے بے طاقت آدمی کے لیے اور چاہیے کہ ولی اقرار کرے
بِالْعَدْلِ ط ساتھ راستی اور انصاف کے یعنی کم زیادہ مطلب نہ لکھوائے وَاسْتَشْهِدُوْا اور گواہ کر لو اپنے معاملہ پر شَهِیْدَیْنِ دو
گواہ مِنْ رِّجَالِكُمْ ج مردوں اپنے میں سے یعنی دو مسلمان بالغ آزاد فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا پس اگر نہ ہوں وہ دونوں گواہ رَجُلَیْنِ دو مرد
یعنی اتفاق سے دو مرد گواہ نہ ہوں فَرَجُلٌ پس ایک مرد وَّامْرَاَتٰنِ اور دو عورتیں گواہ ہوں بکارت اور ولادت اور عورتوں کے
عیبوں پر پردہ کے محل میں عورتوں کی گواہی بے مردوں کے مسموع اور مقبول ہے اور مردوں کے ساتھ حدود اور قصاص میں عورتوں کی گواہی
بالکل مسموع نہیں حدود اور قصاص کے سوا حقوق مالی اور حقوق غیر مالی جیسے نکاح طلاق عتاق وکالت وصیت اور ایسی باتوں میں عورتوں کی

گواہی مردوں کے ساتھ مسموع اور مقبول ہے اور گواہ لینا چاہیے مِمَّنْ تَرْضَوْنَ اُن لوگوں میں سے جنھیں تم پسند کرو اور جن سے تم راضی ہو
مِنَ الشُّهَدَآءِ گواہوں میں سے پھر حق تعالےٰ بیان فرماتا ہے علت اعتبار عدد کی دو عورتوں میں یعنی دو عورتیں اسواسطے چاہییں اَنْ
تَضِلَّ کہ اگر بھول جائے اِحْدٰىهُمَا ایک اُن عورتوں میں سے اُس معاملہ کو جس پر گواہ تھی فَتُذَكِّرَ پس چاہیے کہ یاد دلائے
اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ایک اُن دونوں میں سے اُس دوسری کو چونکہ غلبۂ رطوبت کی وجہ سے عورتوں کے مزاج پر نسیان غالب ہے پس دو عورتیں
گواہ کرنا چاہیے کہ ایک کے یاد دلانے سے دوسری کا نسیان زائل ہو جائے وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اور چاہیے کہ انکار نہ کریں گواہ گواہ ہونے
یا گواہی دینے سے اِذَا مَا دُعُوْا جب بلائے جائیں گواہ ہونے یا گواہی دینے کو وَلَا تَسْئَمُوْٓا اور رنجیدہ نہ ہوں اَنْ تَكْتُبُوْهُ اس
بات سے کہ لکھو اُس حق کو صَغِيْرًا درحالیکہ چھوٹا ہو وہ حق اَوْ كَبِيْرًا یا بڑا ہو یعنی تھوڑا بہت جو ہو اُسے لکھ لو اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ اس
مدت تک جو مدیون کے اقرار سے مقرر ہوئی ذٰلِكُمْ یہ کتابت تمھاری اَقْسَطُ بہت راست اور درست ہے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک اللہ کے
وَاَقْوَمُ اور بہت راست اور مضبوط کرنے والی ہے لِلشَّهَادَةِ گواہی دینے کو اسواسطے کہ کتابت گواہوں کو معاملہ یاد دلاتی ہے وَاَدْنٰٓى
اور بہت نزدیک ہے اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اس بات کے کہ شک و شبہہ نہ کرو حق اور مدت کے مقدار اور گواہوں کے تعین میں جبکہ رجوع کرو اُس لکھے ہوئے
کی طرف اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ مگر یہ کہ ہو معاملہ تِجَارَةً حَاضِرَةً سوداگری سامنے ہاتھوں ہاتھ تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ کہ پھراتے ہو اُسے
درمیان اپنے یعنی ہاتھوں ہاتھ نقد معاملہ ہو فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ پس نہیں اوپر تمھارے کچھ گناہ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ یہ کہ نہ لکھو اُسے
وَاَشْهِدُوْٓا اور گواہ کر لو اِذَا تَبَايَعْتُمْ ص جب خرید فروخت کرو نقد اور اس آیت کا حکم آیۂ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا سے منسوخ ہے وَلَا
يُضَآرَّ كَاتِبٌ اور چاہیے کہ نہ رنج دیا جائے لکھنے والا یعنی اُس پر جبر اور تنگی کرکے لکھنے کو نہ کہیں وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ اور نہ گواہ کو رنج دیں
گواہی قبول کرنے پر اگر کوئی امر مانع وہ رکھتا ہو اور یہ معنی جو کہے گئے اُس تقدیر پر ہیں جب يُضَآرَّ فعل مجہول ہو اور اگر فعل معروف اعتبار
کریں تو اُسکے معنی یہ ہیں کہ کاتب کو چاہیے کہ کسی کو رنج نہ دے اور دستاویز صحیح اور درست لکھے اور کتابت میں خیانت سے احتراز کرے اور گواہ
بھی گواہی کرنا مانے اور سچ سے نہ درگذرے اور گواہی طلب کرنے کے وقت گواہی نہ چھپائے اور گواہی سے نہ پھر جائے وَاِنْ تَفْعَلُوْا اور
اگر کرو گے اے معاملہ کرنے والو یہ باتیں جو ہم نے منع کی ہیں کہ کاتب اور گواہ کو رنج نہ دو فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ پس بیشک وہ کام جو منع
کیا گیا وہ نافرمانی اور گنہگاری ہو گا تمھارے ساتھ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اور ڈرو تم سب خدا سے اور اُسکے حکم کے خلاف نہ کرو وَيُعَلِّمُكُمُ
اللّٰهُ ؕ اور سکھاتا ہے خدا تمھارے دین دنیا کی مصلحتیں وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ اور خدا ساتھ سب چیزوں کے عَلِيْمٌ ○ دانا ہے
وَاِنْ كُنْتُمْ اور اگر ہو تم عَلٰى سَفَرٍ بیچ سفر کے علیٰ یہاں فی کے معنی میں ہے وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا اور نہ پاؤ تم لکھنے والا کہ حقوق
لکھ دے یا لکھنے والا تو ہو اور قلم دوات یا کاغذ وغیرہ نہ ہو فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ پس دستاویز ہو گی گرو قبضہ کی ہوئی یعنی لی ہوئی فَاِنْ
اَمِنَ پس اگر امین جانیں بَعْضُكُمْ بَعْضًا بعضے تمھارے بعضوں کو اور اُسکی خیانت سے خاطر جمع ہو فَلْيُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ پس
چاہیے کہ ادا کرے وہ شخص جو امین رکھا گیا ہے یعنی مدیون اَمَانَتَهٗ قرض اُسکا اور حق سے انکار نہ کرے وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ اور چاہیے نہ ڈرے
خدا سے رَبَّهٗ ؕ یعنی رب اپنے سے اور امانت میں خیانت نہ کرے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ اور نہ چھپاؤ گواہی کہ اُسکا چھپانا
گناہ کبیرہ ہے وَمَنْ يَّكْتُمْهَا اور جو چھپائے گا گواہی فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ پس تحقیق کہ گنہگار ہے دل اُسکا اور گناہ کو جو دل کی طرف
مضاف کیا بڑی تنبیہ ہے وعید ربانی پر گواہی چھپانے والے کے واسطے اسواسطے کہ دل کے گناہ اُن گناہوں سے بہت سخت ہیں

۳۹ ع ۲

جو اعضائے ظاہری سے متعلق ہیں وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو گواہی ظاہر کرنے اور گواہی چھپانے سے عَلِیْمٌ ۝ دانا ہے لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ واسطے اللہ کے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے ستارے اور فرشتے یا اللہ کے واسطے ہیں عالم روحانیہ کہ غیب کے پردے اور باطن صفات ہیں وَمَا فِی الْاَرْضِ ط اور جو کچھ زمین میں ہے ارکان اور موالید یا اللہ کے واسطے ہیں عالم جسمانیہ کہ ظواہر اسما اور مظاہر افعال ہیں وَاِنْ تُبْدُوْا اور اگر ظاہر کرو تم مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ جو کچھ جیوں میں تمہارے ہے قصد اور نیتیں اَوْ تُخْفُوْهُ یا پوشیدہ رکھو اُسے یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط حساب کریگا تم سے اللہ ساتھ اُن چیزوں کے یا خبر دیگا اُن چیزوں سے تاکہ تم جان لو کہ وہ دل کی باتوں کو جاننے والا اور پوشیدہ امور پر مطلع ہے لکھا ہے کہ حق تعالے قیامت کے دن بندوں کے سب اعمال کو اُنپر شمار کردیگا زبان کی باتیں اور اعضا کے افعال اور دل کے خطرے فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ پھر بخشدیگا اُس شمار کے بعد جسے چاہیگا اپنے فضل سے وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط اور عذاب کریگا جس پر چاہے گا اپنے عدل و انصاف کے ساتھ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ ہر چیز پر بخشدینے اور عذاب کرنے سے قَدِيْرٌ ۝ قادر ہے بعضے مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت آیۂ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا سے منسوخ ہے اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ محکم ہے یعنی منسوخ نہیں اسواسطے کہ اصولیوں کے نزدیک قول اصح یہ ہے کہ منسوخ ہوجانا احکام پر ہوتا ہے اخبار پر نہیں اور یہ آیت خبر ہے پس منسوخ نہ ہوگی اور آیۂ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کا نزول اس آیت کے بعد اسواسطے ہے کہ لوگ یہ بات جان لیں کہ خطرہ جو گذرتا ہے اُسپر مواخذہ نہ ہوگا اسواسطے کہ وہ بندہ کی طاقت سے باہر ہے لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کو اُس کے مضمون میں تامل اور غور کرنے سے بے اختیار رنج والم ہوا اور بے طاقت ہوگئے اور حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم اور معاذ بن جبل اور بعض بڑے بڑے انصار رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے اتفاق کیا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراسر رحمت میں حاضر ہوکر اپنی کیفیت عرض کرنا چاہیے اور حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے حضور میں حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ كُلِّفْنَا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا نُطِيْقُ بہ یعنی اللہ نے ہمیں ایسے کام کا مکلف فرمایا کہ ہم اُس کام کی طاقت نہیں رکھتے بلکہ ایسی خبر ہمارے پاس بھیجی کہ ہم وہ خبر سننے کی بھی تاب نہیں لاسکتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ وہ کیا چیز اور کونسا عمل ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ دل کا پھیرنا ہمارے قبضہ قدرت میں نہیں اور نہ خطرے ہمارے اختیار میں ہیں کبھی گناہ کرنے کا خیال ہمارے دل میں آتا ہے اور بُرے کاموں کا دھیان ہمارے دل میں گذرتا ہے اور ہم اُس خیال اور دھیان کو مکروہ اور بُرا جانتے ہیں اور اُس فعل کے مرتکب نہیں ہوتے اور حق تعالے فرماتا ہے کہ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اگر حق تعالے ہمیں اُن خیالات اور خطرات کی وجہ سے پکڑیگا تو بڑی دشواری ہوگی اور کسی کی عہدہ برآئی نہ ہوگی حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مگر تم لوگ بھی وہی بات کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کہی تھی کہ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا یقیناً کتنی بلائیں اُنکی اس بات سے پیدا ہوگئیں تم کہو کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا پس اصحاب کے دل سید احباب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام رحمت التیام سے بالکل مطمئن ہوگئے صحابہ بولے سَمِعْنَا قَوْلَهٗ وَاَطَعْنَا اَمْرَهٗ اس بات کی برکت سے اُن کا مشکل کام آسان ہوگیا اور حق سبحانہ تعالے نے اس امت کی تعریف اور اُن پر تخفیف میں آیت نازل فرمائی کہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ ایمان لایا اور معتقد ہوا رسول یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ ساتھ اُس چیز کے جو بھیجی گئی طرف اُسکے مِنْ رَّبِّهٖ پاس سے رب اُسکے کے کہ وہ قرآن کی آیتیں اور دین کے احکام اور شرع کے حقوق ہیں وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط اور اُسکی امت کے ایمان والے بھی اُس بھیجی ہوئی چیز کا ایمان لائے اور معتقد ہوئے مگر رسول علیہ السلام کا ایمان رسالت کے تحمل اور تبلیغ کے ساتھ تھا اور مسلمانوں کا ایمان اقرار اور تصدیق کے ساتھ پھر مسلمانوں کی تعظیم وتکریم کے واسطے ذکر میں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُنھیں بھی ملادیا اور ارشاد کیا

کُلٌّ سب یعنی نبی اور اُنکے تبع اٰمَنَ بِاللّٰہِ ایمان لائے ساتھ خدا کے یعنی اسکے وجود ازلی و ابدی اور اسماء حسنیٰ اور صفات جلال اور مضبوط افعال اور کامل احکام کا ایمان لائے وَمَلٰٓئِکَتِہٖ اور ساتھ فرشتوں اُسکے کے کہ حضرت کبریا کے مقرب ہیں اُس کی بیٹیاں نہیں ہیں اور حق تعالےٰ کے بھیجے ہوے ہیں انبیا کے پاس اور رسولوں کے پاس وحی آنے کا سبب ہیں وَکُتُبِہٖ اور ساتھ کتابوں کے جو اللہ نے اُتاری ہیں کہ وہ سب حق ہیں اور اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے وَرُسُلِہٖ قف اور ساتھ رسولوں اُسکے کے کہ سب پاک اور معصوم اور برگزیدہ ہیں اور وحی پڑھنے والے اور راہ حق کی طرف بُلانے والے ہیں لَا نُفَرِّقُ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان لوگ کہ ہم فرق نہیں کرتے ایمان میں بَیْنَ اَحَدٍ درمیان کسی کے مِّنْ رُّسُلِہٖ قف رسولوں اُسکے سے بلکہ سب کا ہم ایمان لاتے ہیں بخلاف یہود و نصاریٰ کے کہ حسد کی راہ سے بعضے رسولوں کے منکر ہیں وَقَالُوْا سَمِعْنَا اور کہا مسلمانوں نے سنا ہم نے خدا کا کلام وَاَطَعْنَا ق اور مانا ہم نے حکم اُسکا پھر التفات کی راہ سے غیبت کے نیچے مرتبہ سے خطاب کے درجۂ عالی پر آکے بولے غُفْرَانَکَ رَبَّنَا بخشش مانگتے ہیں ہم تیری اے رب ہمارے وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ۝ اور طرف تیرے ہے پھرنا سب کا یہ آیت نازل ہونے کا سبب جو بات ذکر کی گئی اگر اُس کا اعتبار کریں تو اس آیت کو مدنی کہنا چاہیے اور محدث لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ اور اسکے بعد والی آیت مکی ہے اور شب معراج کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے واسطہ نازل ہوئی چنانچہ صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت سے وارد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج میں حق تعالےٰ نے تین چیزیں عطا فرمائیں پانچوں وقت کی نماز اور سورۂ بقر کے ختم کی آیتیں اور یہ کہ ہلاک گناہ یعنی گناہ کبیرہ آپ کی امت میں اُس شخص کے بخشدیے جائینگے جو خدا کے ساتھ شرک نہ کرے اور ینابیع میں ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج پر تشریف لے گئے اور کونین کو قدم ہمت سے طے کر کے مقام قرب میں پہونچے **مثنوی**

سوغالے شد کہ عالم نماند	وز دو درمیاں سایۂ ہم نماند
بروں آمد از پردہ بود خویش	مگر گرد بے پردہ مقصود خویش

جب مقام اَوْ اَدْنیٰ میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحیات کے جواب میں اللہ جل شانہ کا سلام اور کلام واقع ہوا تو حق تعالےٰ نے اپنے پیغمبر کی تعریف فرمائی کہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ چنانچہ حضرت خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مناجات کی اُس میں یہ مطلب تھا کہ یہ تعریف فرما کر جو تو میری بزرگی ظاہر فرماتا ہے بغیر مومنان امت کے یہ مجھے گوارا نہیں حق تعالےٰ نے فرمایا وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ الآیۃ پھر حق تعالےٰ نے استفسار فرمایا کہ اے میرے حبیب تیری امت قبول احکام میں کیا کہتی ہے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا کہ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا خطاب آیا کہ اے میرے رسول میں نے بھی تیری امت پر آسانی کردی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نہیں رنج میں ڈالتا اللہ نَفْسًا کسی جی کو یا نہیں حکم فرماتا کسی کام کا اِلَّا وُسْعَھَا ط مگر بقدر طاقت اُسکی کے لَھَا مَا کَسَبَتْ واسطے اُس جی کے ہوگا جو کمائے وہ نیکیوں سے وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ ط اور اوپر اُسکے ہوگا جو کچھ حاصل کرے برائیوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مقام پر الہام الٰہی سے دعا شروع فرمائی کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اے رب ہمارے نہ پکڑ ہمیں ساتھ عذاب کے اِنْ نَّسِیْنَآ اگر بھول گئے اور کوئی نیک کام ہم سے فوت ہوگیا اَوْ اَخْطَاْنَا ج یا خطا کی ہم نے اور بے قصد کسی ممنوع کام کے مرتکب ہوگئے رَبَّنَا اے رب ہمارے وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اور نہ رکھ اوپر ہمارے اِصْرًا بوجھ بھاری کَمَا حَمَلْتَہٗ جیسا کہ رکھا تو نے وہ بھاری بوجھ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج اوپر اُن لوگوں کے جو پہلے ہمارے تھے یعنی یہود و نصاریٰ کہ اُنپر تکالیف شاقہ اور احکام سخت نازل تھے رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

اے رب ہمارے اور نہ اُٹھوا ہم سے مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وہ چیز کہ نہیں طاقت ہمیں ساتھ اُسکے کہ وہ جی کی بات اور اُسکا وسوسہ ہو اُن مفسروں کے
قول پر جو اس آیت کو مدنی جانتے ہیں اور آیۂ محاسبہ کا ناسخ سمجھتے ہیں اور دوسرے قول پر یہ آیت مکی ہو اور نفس پر شہوات اور خواہشوں کے غلبہ کے
واسطے سے غلبۂ شیطان مراد ہو یا دشمنوں کی شماتت یعنی بُری بات پر اُنکی خوشی یا جو چیز بندہ کو حق تعالےٰ سے مانع اور حاجب ہو اور اُسکی فرمانبرداری
سے باز رکھے اور بعضوں نے کہا ہو کہ مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ صراط مستقیم سے قدم کی لغزش ہو وَاعْفُ عَنَّا وقفہ اور معاف کر اور چھوڑ دے
ہم سے خطائیں اور بھولیں ہماری وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ اور بخشدے گناہ ہمارے وَارْحَمْنَا وقفہ اور رحم کر ہم پر ہماری عبادت قبول فرماکر
اَنْتَ مَوْلٰىنَا تو کام بنانے والا اور یاری کرنے والا ہمارا ہو فَانْصُرْنَا پس مدد کر ہماری اور فتحمند کر ہمیں عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ۝ ع اوپر گروہ کافروں کے لکھا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب اس سورت کو ختم کرتے تو آمین کہتے تھے
اور حدیث میں ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج میں یہ دعا کرتے اور فرشتے آمین کہتے تھے اور حق تعالےٰ قبول فرماتا تھا

ع ۳ ۴۰

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ
سورۂ آل عمران مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہو	اور اس میں دو سو آیتیں ہیں

آیاتها ۲۰۰ رکوعاتها ۲۰ کلماتها ۳۵۴۲ حروفها ۱۵۳۲۲

الٓمّٓ ۝ سورت کی کنجی یا اسکا نام ہو یا الف حق تعالےٰ کے آلاے عمیم اور لام اُسکے لقاے کریم اور میم اُسکی محبت قدیم کی طرف اشارہ ہو
یعنی اُسکی نعمتیں دنیا میں علی العموم سب کو شامل ہیں اور اُسکے لقا کی نعمت عقبےٰ میں خاص لوگوں کو پہونچے گی اور اُسکی محبت بے منتہا کا فیض
دونوں جہان میں اخص الخواص لوگوں کو حاصل ہو اَللّٰهُ خدا لائق عبادت کے وہی ہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی معبود مستحق عبادت کا
مگر وہ اَلْحَيُّ زندہ ہو کہ ہر زندہ کی زندگی اُسی سے ہو الْقَيُّوْمُ ۝ قائم رہنے والا کہ ہر قائم رہنے والے کا قیام اُسی کے سبب سے ہو نصارٰے
نجران کے ایک گروہ نے مدینہ میں آکر چاہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باب میں مناظرہ کریں حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ملاقات کر کے اُنھیں دعوت اسلام کی اُنھوں نے کہا کہ ہم خدا کا دین اور اسلام رکھتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ کی طرف زن اور فرزند کی نسبت کرتے ہو اس امر نے تمھیں اسلام سے باز رکھا ہو نصارٰی بولے کہ ہم حضرت عیسیٰ کو جو حق تعالےٰ کا
بیٹا کہتے ہیں اسمیں ہم حق پر ہیں عیسیٰ اگر حق تعالےٰ کا بیٹا نہیں تو پھر عیسیٰ کا باپ کون ہو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے
اور تمھارے مذہب میں خدا کا فنا ہو جانا روا نہیں اور تم خود جانتے ہو کہ عیسےٰ علیہ السلام شربت اجل پییں گے اور فنا ہو جائیں گے اور دوسرے
یہ کہ تم اقرار کرتے ہو کہ حضرت مریم کے پیٹ میں عیسیٰ مسیح کی تصویر کی صورت اُسکی تقدیر سے تھی اور تمھارے عقیدہ میں یہ بات بھی ہو کہ پروردگار عالم
مصور نہیں ہو یعنی اُسکی صورت نہیں بنائی گئی اور تیسرے یہ کہ تم خود کہتے ہو کہ عیسےٰ علیہ السلام کھاتے پیتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے تھے اور
حق تعالےٰ ان سب باتوں سے پاک اور منزہ ہو بس نصارٰے چُپ ہو کر مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوے اور نواسّی آیتیں اس سورت کے اول سے
نازل ہوئیں اور چونکہ نصارٰے کا جھگڑا کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُلوہیت میں اور کبھی جناب سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
نبوت میں واقع ہوا تو ابتداے سورت میں حق تعالےٰ کی اُلوہیت اور حیات اور قیومیت کا ذکر نازل ہوا بعدہٗ حق تعالےٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی نبوت کا بیان فرمایا کہ نَزَّلَ اُتارا خدا نے عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اوپر تمھارے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن بِالْحَقِّ ساتھ
راستی کے خبروں میں اور درستی کے دلالتوں میں مُصَدِّقًا حال آنکہ موافق ہو یہ قرآن لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ واسطے اُن کتابوں کے
جو آگے اُسکے تھیں اور وہ موافقت توحید اور نبوت اور معاد اور اصول دین میں ہو وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ اور اُتارا

توریت اور انجیل کو مِنْ قَبْلُ پہلے بھیجنے قرآن سے هُدًى لِّلنَّاسِ ہدایت کرنے والی واسطے بنی اسرائیل کے حق کی راہ اور ان دونوں کتابوں میں خدا کے سوا اوروں کی معبودیت کی نفی مذکور ہے اور اس نفی سے یہود کے اُس قول کا بطلان ثابت ہے جو حضرت عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام کی شان میں کہتے ہیں وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اور اُتاریں اور کتابیں کہ فرق کرنے والی ہیں حق اور باطل میں تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ فرقان ایک معجزہ ہے کہ کتابیں اُتارنے کے ساتھ ساتھ تھا اور سچے جھوٹے دعوے میں اُس سے تمیز ہوتی ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوئے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتھ نشانیوں قدرت الٰہی کے یا ساتھ آیات قرآنی کے یا ساتھ انبیا علیہم السلام کے کہ اُنہیں سے ہر ایک ہدایت کرنے کی راہ میں علامت اور نشان ہے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ واسطے اُن کے ہے عذاب سخت یعنی غضب ملا ہوا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ اور ہے اللہ غالب اور قادر ہے کفار پر عذاب کرنے میں ذُو انْتِقَامٍ ۝ کافروں پر عذاب اور غضب نازل کرنے والا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ نہیں چھپی رہتی اوپر اُسکے کوئی چیز کائنات سے فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ؕ نہ بیچ زمین کے نہ بیچ آسمان کے بلکہ علم الٰہی سب معلومات اور موجودات کو گھیرے ہوئے ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعضی غائب چیزوں کا علم حاصل تھا اور وہ حق سبحانہ تعالیٰ کے علم دینے سے تھا پس ایسا علم ناقص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ربوبیت اور معبودیت پر دلیل نہیں ہو سکتا هُوَ وہ خدا جسکا علم سب موجودات کو محیط ہے الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ وہی ہے جو صورت بناتا ہے تمہاری فِي الْاَرْحَامِ بیچ رحموں ماؤں تمہاری کے كَيْفَ يَشَآءُ ؕ جسطرح چاہتا ہے لمبی ٹھگنی مرد عورت گوری کالی ادھوری پوری بُری بھلی سعید شقی اور عیسیٰ علیہ السلام کی قدرت ایسی نہ تھی بلکہ ماں کے پیٹ میں خود اُنکی صورت بنی تھی اور جسکی صورت بنے وہ خود اپنی صورت بنانے والا نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ جسکی صورت بنی وہ مخلوق ہے اور مخلوق خالق کا محتاج ہے اور خدا محتاج نہیں ہوتا اور سب کا خالق اللہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یہ تکرار وحدانیت کی تحقیق کے واسطے ہے نصاریٰ کے مقابلہ پر کہ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ کے قائل ہیں الْعَزِيْزُ بے مثل اور بے مانند ہے الْحَكِيْمُ ۝ دانا مضبوط اور محکم کام والا ہے هُوَ الَّذِيْٓ وہی ہے اَنْزَلَ جس نے اُتارا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اوپر تیرے قرآن مِنْهُ بعض اُس قرآن میں سے اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ نشانیاں روشن ہیں اور آیتیں مفصل اور مبیّن کہ اُنکے معنوں میں کچھ مشکل نہیں ہوتی هُنَّ وہ آیات محکمہ اُمُّ الْكِتٰبِ اصل وہ غرض قرآن ہیں وَاُخَرُ اور دوسری آیتیں مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ متشابہ ہیں ایک دوسری کی ظاہر میں اور اُنکے معنی بے غور اور تامل کے حاصل نہیں ہوتے بعضے مفسروں کے نزدیک آیات محکمہ وہ آیتیں ہیں جنمیں ایک وجہ سے زیادہ کا احتمال ہی نہ ہو اور متشابہ وہ ہے جو کئی وجہوں کا احتمال رکھے شیخ ابومنصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آیت محکم کا بیان عقل جانتی ہے اور آیت متشابہ میں بے مدد نقل دخل دینا ممکن نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ متشابہ حروف مقطعہ ہیں کہ یہود و نصاریٰ حساب جمل کی رو سے اُن حروف کے ساتھ دولت اسلام کی مدت پر استدلال کرتے تھے اور چونکہ ہر سورت کی ابتدا مقطعات غیر مکرر سے حساب میں بڑا فرق رکھتی تھی جیسے کہ الٓمّٓ میں اکہتر ہیں اور الٓمّٓصٓ میں ایک سو اکسٹھ اور الٓرٰ میں دو سو اکتیس اور الٓمّٓرٰ میں دو سو اکہتر اور جو حساب نکالتے تھے وہ اُن پر مشتبہ ہوتا جاتا تھا تو اُنھوں نے کہا کہ ہم اسکے ساتھ ایمان نہیں رکھتے حق تعالیٰ نے فرمایا فَاَمَّا الَّذِيْنَ پس وہ لوگ کہ تقلید اور تعصب کی جہت سے فِيْ قُلُوْبِهِمْ بیچ دلوں اُن کے کے زَيْغٌ کجی اور تباہی ہے یا شک ہے کلام الٰہی میں فَيَتَّبِعُوْنَ پس پیروی کرتے ہیں مَا تَشَابَهَ اُس آیت کی کہ اُسکے لفظ متشابہ اور معنی مشکل ہیں مِنْهُ قرآن سے ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ واسطے چاہنے فتنہ کے کہ وہ شرک یا قرآن کی تکذیب یا جاہلوں کو شک میں ڈالنا ہے جیسا کہ یہود نے کہا کہ یہ مختلف حساب ہم پر مشتبہ ہیں اور اُن کی غرض یہ تھی کہ اپنی قوم کے جاہلوں کو

شک میں ڈالیں وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ اور متشابہات کی اتباع اس جہت سے کرتے ہیں کہ اپنے مدعیٰ اور آرزو کے موافق اُسکی تاویل چاہیں وقف النبی ﷺ
وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اور نہیں جانتا کوئی تاویل اُس آیت کی جو متشابہ ہو اِلَّا اللّٰهُ مگر اللہ جس نے وہ آیت اُتاری ہو امام سجاوندی وقف لازم
رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ اہل سنت و جماعت کے مذہب میں یہاں پر وقف لازم ہو یعنی اِلَّا اللّٰهُ پر وقف کرنا چاہیے تاکہ راسخان علم جو اس آیت کے
بعد مذکور ہوتے ہیں آیت متشابہ کی تاویل جانتے میں داخل نہ ہو جائیں اسواسطے کہ درحقیقت حق سبحانہ تعالےٰ کے سوا اُسکی تاویل کا علم اور کسی
کو نہیں وَالرّٰسِخُوْنَ اور ثابت قدم لوگ فِی الْعِلْمِ بیچ علم کے کہ مومن اہل کتاب ہیں یا کسی کو علم میں رسوخ ہو يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں
اٰمَنَّا بِهٖ ۙ ایمان لائے ہم ساتھ متشابہ کے كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ سب آیات محکمات اور آیات متشابہات پاس سے رب ہمارے کے
ہیں وَمَا يَذَّكَّرُ اور یاد نہیں کرتے اور نصیحت نہیں مانتے اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ مگر صاحب عقل صاف کے رَبَّنَا یہ بھی اُنکا قول ہے
جو علم میں راسخ ہیں اور وہ ایک گروہ ہو کہ اپنے علم کو عمل سے آراستہ کر کے کہتے ہیں اے رب ہمارے لَا تُزِغْ نہ پھیر اور نہ ٹیڑھا کر قُلُوْبَنَا
دلوں ہمارے کو دین حق سے بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا بعد اسکے کہ ہم کو سیدھی راہ دکھائی تو نے وَهَبْ لَنَا اور دے ڈال ہمیں مِنْ
لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اپنے پاس سے توفیق استقامت پر کہ وہ رحمت محض اور محض رحمت ہے یا ہمیں عصمت عطا فرما جو شک و شبہہ سے خالی ہو
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ تحقیق کہ تو عطا کرنے والا ہو عطیہ کا ہو رَبَّنَآ اے رب ہمارے اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ بیشک تو جمع کرنیوالا
لوگوں کا ہو اُنکی موت کے بعد لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ واسطے حساب کے اُس دن کہ کچھ شک نہیں جسکے آنے میں اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ ۱
لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ نہیں خلاف کرتا وعدہ جو اُس نے بعث و نشر کے بارہ میں کیا ہو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو کافر ع ۹
ہوے یعنی یہود او بنی قریظہ اور نضیر یا کفار قریش کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعن سے کہتے تھے کہ فقیر ہو اور بیٹے نہیں رکھتا اور خود اپنے
مال اور اولاد پر فخر کرتے تھے لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ دفع نہ کرینگے اور باز نہ رکھیں گے اَمْوَالُهُمْ مال اُنکے جن پر وہ ناز کرتے ہیں وَلَآ
اَوْلَادُهُمْ اور نہ فرزند اُنکے کہ اُنکے سبب سے فخر و مباحات کرتے ہیں مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ عذاب الٰہی سے کوئی چیز نہ دنیا میں اگر مصیبت
میں گرفتار ہو جائیں نہ آخرت میں اسواسطے کہ اُنھیں جہنم کی طرف ہنکا دیں گے وَاُولٰۗىِٕكَ اور وہ لوگ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ وہی ہیں ایندھن
دوزخ کا اور ان مشرکوں یا یہود و نصاریٰ کی عادت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب میں كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ مانند
عادت لوگوں فرعون کے ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب میں وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اور مثل عادت اُن لوگوں کے بھی ہے جو قبل
اُن فرعون والوں کے تھے جیسے عاد اور ثمود كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ جھٹلایا اُنھوں نے نشانیوں ہماری کو یا اپنا انبیا کے معجزوں کو فَاَخَذَھُمُ
اللّٰهُ پس پکڑا اُنھیں خدا نے بِذُنُوْبِهِمْ ۭ ساتھ گناہوں اُن کے کے انکار اور تکذیب وغیرہ سے وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہو کافروں پر قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو جو کافر
ہوے یہود میں سے اور جنگ اُحد میں اُنھوں نے شماتت اور زبان درازی کی سَتُغْلَبُوْنَ قریب ہے کہ مغلوب ہوتے ہو تم دنیا میں مسلمانوں
کی فتح سے جو تم پر ہو گی وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ اور جمع کیے جاؤ گے تم عقبیٰ میں طرف جہنم کے وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ اور برا
بچھونا ہو دوزخ پھر حق تعالےٰ کفار قریش کے ساتھ خطاب فرماتا ہو کہ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ تحقیق کہ تھی واسطے تمھارے علامت
اور نشانی صحیح اور درست محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ بیچ قصہ اُن دو گروہوں کے جو روبرو اور دوبدو
ہوے جنگ بدر میں فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ایک گروہ لڑتا ہو بیچ راہ خدا کے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لشکر تھا

تین سو تیرہ[313] آدمی اُنمیں سے ستر مہاجر تھے اور دو سو چھتیس[236] نصار وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ اور ایک گروہ کافر وہ ابو جہل کا لشکر تھا نو سو پچاس[950] آدمی يَّرَوْنَهُمْ دیکھتے تھے مسلمان لوگ اُنھیں یعنی لشکر کفار کو مِّثْلَيْهِمْ دو نے اپنے رَأْيَ الْعَيْنِ ط دیکھنا ظاہر اگرچہ کافر مسلمانوں کی بہ نسبت تین حصہ تھے مگر حق تعالےٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ ایک مسلمان کو دو کافروں پر ہم غالب کر دیں گے مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ اس مقام پر مسلمانوں کو کافر دونے اسواسطے دکھائی دیے کہ خدا کے وعدہ پر بھروسا کر کے مسلمان لوگ لڑائی پر متوجہ ہوں اور دشمن پر غلبہ کریں اور علامت اور نشانی جو حق تعالےٰ نے اس آیت میں فرمائی وہ یہ تھی کہ تھوڑے مسلمان بہت کافروں پر غالب آئے لکھا ہے کہ میدان جنگ میں حق تعالےٰ نے کافروں کی نگاہ میں مسلمانوں کو تھوڑا سا کر دیا تاکہ کافر لڑائی پر شیر اور دلیر ہو جائیں اور جب لڑائی ہونے لگی تو مسلمانوں کو کافروں کی نگاہ میں کافروں سے دو ناکر دیا یہانتک کہ ڈر کے مارے کافر مغلوب اور پسپا ہو گئے اس تقدیر پر یَرَوْنَ کا فاعل کافر ہوں گے اور ہم کی ضمیر مسلمانوں کی طرف پھر گئی اور صحت نبوت کی علامت یہ تھی کہ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ اور اللہ قوت دیتا ہے بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط ساتھ مدد اپنی کے جسے چاہتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک بیچ تھوڑا کر دینے بہت کے اور بہت کر دینے تھوڑے کے لَعِبْرَةً البتہ عبرت ہے لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ○ واسطے بینائی والوں کے اس سے دل کی بینائی مراد ہے جسے بصیرت کہتے ہیں زُيِّنَ لِلنَّاسِ زینت دیگئی یعنی آراستہ ہوئی ہے واسطے مشرکوں کے حُبُّ الشَّهَوٰتِ محبت خواہشوں نفس کی اس سے خواہش کی چیزیں مراد ہیں اور زینت دینے والا خدا ہوگا جو خالق افعال ہے اور زینت دنیا بندوں کے امتحان کے واسطے ہوگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ زینت دینے والا شیطان ہے کہ اُنکی نظروں میں خواہش کی چیزوں کو آراستہ کر دیتا ہے مِنَ النِّسَآءِ عورتوں میں سے کہ شیطان کے پھندوں میں سب سے بڑا اور سخت پھندا عورت کی ذات ہے وَالْبَنِيْنَ اور لڑکے کہ ماں باپ کی طبیعت کو محبوب ہوتے ہیں وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ اور خزانے اکٹھا کیے ہوئے یا گاڑے ہوئے مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ سونے اور چاندی سے آٹھ ہزار مثقال سونا ایک قنطار یا آٹھ ہزار مثقال چاندی یا ایک گائے کی کھال بھر دینار اور درم ایک قنطار ہے وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ اور گھوڑے نشان کیے ہوئے اس سے وہ نشان مراد ہے جس سے گھوڑے کا عیب اور ہنر ظاہر ہو جاتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مُسَوَّمَہ آراستہ گھوڑے کو کہتے ہیں یا پورے گھوڑے کو یا راہوار یا خوب تیار یا ابلق کو کہ عرب کو اُسکی طرف بہت رغبت تھی وَالْاَنْعَامِ اور چارپائے اونٹ گائے بکری وَالْحَرْثِ ط اور کھیتیاں یا زمینیں کھیتی کے واسطے ذٰلِكَ یہ چیزیں جو ذکر کی گئیں اور کفار کی نظروں میں آراستہ ہوئی ہیں مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج ایک چیز ہے کہ فائدہ پاتے ہیں اُس سے دنیا کی زندگی میں وَاللّٰهُ اور اللہ کہ معبود برحق ہے عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ○ پاس اُسکے ہیں اچھائیاں پھر جانے کی حُسْنُ الْمَاٰب قرب رب الارباب ہی میں متصور ہے رباعی

اے دل از درگاہِ جاناں رخ متاب — زندگی خواہی بجاناں اقتراب

چند گردی کوہ و صحرا در ہوس • پیش او آ اِنَّہٗ حُسْنُ الْمَاٰب

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا خبر دوں میں تمھیں اے غریب اصحاب بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ط[1] بہتر کے ان سے جو چیزیں کہی گئیں لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا واسطے اُن لوگوں کے جنھوں نے پرہیز کیا شرک سے کہ عوام مسلمان ہیں یا وہ بُری باتوں کے ارتکاب سے درگذرے یا متاع دنیا سے ہاتھ دُھو یا جیسے اہل صُفہ اُنکے واسطے ہے عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک رب اُنکے کے جَنّٰتٌ

---

[1] سو صبر کرنے والے غالب ہو جائیں گے دو سو پر ۱۲ ۔

بہشتیں اور باغ کہ اُن کا کم بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ لموضع سوط من الجنۃ خیر من الدنیا و ما فیہا پھر حق تعالےٰ اُن باغوں کی تعریف بیان فرماتا ہی کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہتی ہیں نیچے محلوں یا درختوں اُنکے کے نہریں پانی کی خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ رہیں گے متقی لوگ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے کا ذکر اسواسطے ہی کہ ہمیشگی کی نعمت چھوٹ جانے کے خوف سے بے لطف نہ ہو جائے وَاَزْوَاجٌ اور متقیوں کے واسطے بیبیاں ہیں حوریں اور عورتیں مُّطَهَّرَةٌ پاکیزہ اُن نجاستوں سے جو دنیا کی عورتوں میں ہوتی ہیں یا صورت اور سیرت میں پاکیزہ ہیں وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اور دوسرے اُنکے واسطے خوشنودی ہی اللہ سے اور یہ خوشنودی بہشت اور اُس کی سب نعمتوں سے بہتر ہی وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ اور اللہ دیکھنے والا ہی بِالْعِبَادِ ۝ ساتھ بندوں کے اور اُن کے احوال کے اَلَّذِیْنَ متقی لوگ جو جنت کے مکانوں میں رہیں گے وہ لوگ ہیں جو آرزو سے يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا کہتے ہیں اے رب ہمارے اِنَّنَآ اٰمَنَّا تحقیق کہ ہم ایمان لائے ساتھ اُسکے جو تو نے فرمایا فَاغْفِرْ لَنَا پس بخشدے تو واسطے ہمارے ذُنُوْبَنَا گناہ ہمارے آج اپنے فضل سے ہمارے دفتر عصیاں پر قلم ماردے وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اور کل قیامت کے دن بچا ہمیں عذاب دوزخ سے اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ حق تعالےٰ اُنکی اور صفت بیان فرماتا ہی کہ وہ صبر کرنے والے ہیں فرض اور سنتیں ادا کرنے میں یا حرام اور شبہہ کی چیزیں چھوڑ دینے میں یا اُسوقت میں جبکہ آفتیں اور بلائیں اُنھیں گھیر لیتی ہیں اور سچے ہیں قول فعل اور نیت میں وَالْقٰنِتِیْنَ اور فرمانبردار ہیں حکم الٰہی کے ظاہر اور باطن میں وَالْمُنْفِقِیْنَ اور خرچ کرنے والے مال حلال مستحقوں پر وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ اور بخشش مانگنے والے بِالْاَسْحَارِ ۝ فجری تڑکے کہ وہ دعا قبول ہونے کا وقت ہے یا نماز پڑھنے والے اخیر تیسرے حصے رات میں یا فجر کی نماز جماعت سے پڑھنے والے محققوں نے کہا ہے کہ متقی لوگ ریاضت کا بوجھ اُٹھانے میں صابر ہیں اور سچے ہیں ارادت کی سیدھی راہیں چلنے میں اور فرمانبردار ہیں اللہ کی طرف چلنے اور اللہ کی راہ میں بے قصور اور بے فتور سیر کرنے میں اور خرچ کرنے میں ڈالے ہیں ذاتیں اور صفتیں محبت کی وجہ سے اور استغفار کرنے والے ہیں دلوں کے گناہ سے کہ وہ گناہ توجہ ہے غیر خدا کی طرف بیت

گناہ آمد شہود ماسوے اللہ　　　ازیں نوع گناہ استغفر اللہ

اور یہ صفتیں جو مذکور ہیں انمیں سے صبر مبدء سلوک ہے اور صدق ابتدائے تخلق باخلاق مالک الملک ہی اور قنوت یعنی فرمانبرداری اشتغال ہی ساتھ نقص نفس بوالفضول کے اور انفاق یعنی خرچ کرنا تکمیل نفس کا سبب ہے مرتبہ قبول میں اور استغفار سے توحید میں فنا ہو جانا مراد ہی اور جب تک سالک کی ہستی کا ستارہ مغرب فنا میں نہیں چھپتا بقائے ابدی کا آفتاب فیض ازلی کے مطلع سے طلوع نہیں فرماتا اور فجر کا وقت جو رات کی تاریکی زائل ہونے اور دن کی صفائی اور روشنی ظاہر ہونے کے قریب ہوتا ہی اُس کا ذکر یہ فائدہ دیتا ہی کہ جب شواہد جبروت ملک و ملکوت کے اونچے محلوں پر نمودار ہوئے وجود ماسوا کی شب کہ نمود بے بود ہی زائل ہو کر شہود وحدت کی صبح مطلع حقیقت سے نمایاں ہو جاتی ہی اور یہ جو سچا کلام ہے کہ اِذَا اَطْفَاَ السِّرَاجَ فَقَدْ طَلَعَ الصُّبْحُ اُسکا بھید اس مقام پر کھل جاتا ہی رُباعی

لمعۂ نور قدم چو تافت براکواں　　　جملہ مرادات محدثات برآمد
صبح وصالش رسید در ہمہ آفاق　　　ہر طرفے بانگ الصلوٰۃ برآمد

اگلی آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ لکھا ہی کہ دو یہود عالم ملک شام سے مدینۂ منورہ میں آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا

ف ۱ کوڑے کی جگہ جنت میں سے بہتر ہے دنیا اور مافیہا سے ۱۲ امہ

کہ سب سے بزرگ کلمہ اور سب سے بہتر شہادت کلام الٰہی میں کیا ہر تو یہ آیت نازل ہوئی کہ شَهِدَ اللّٰهُ گواہی دی خدا نے برحق یا حکم فرمایا
یا منادی کردی یا بیان فرمایا اَنَّهٗ یہ کہ دی ہر خدا ے برحق کہ تحقیق کی رو سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہر کوئی معبود لائق عبادت کے
مگر وہی وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور فرشتوں نے بھی اسی واسطے گواہی دی وَاُولُوا الْعِلْمِ اور علم والوں نے کہ مومن اہل کتاب ہیں یا سب
مہاجرین اور انصار یا اس امت کے علما بھی گواہی دیتے ہیں اور کہا ہر کہ حق تعالےٰ کی گواہی توحید پر دلیلیں پیدا کرنا ہر اور فرشتوں کی گواہی وحدانیت کا
اقرار ہر اور علما کی گواہی وحدانیت پر ایمان لانا ہر اور دلیلیں قائم کرنا اور حق تعالےٰ کی گواہی کے ساتھ علما کی گواہی ملے ہونے سے علما کی
فضیلت آدمی معلوم کرسکتا ہر قَآئِمًا بِالْقِسْطِ درحالیکہ یہ سب گواہ قائم ہیں ساتھ انصاف کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہر کوئی معبود
لائق عبادت کے مگر وہی اس کلمہ کی تکرار تاکید کے واسطے ہر اور مزید اہتمام کے لیے توحید کی دلیلیں پہچاننے میں الْعَزِيْزُ قوی ہے اور
غالب یعنی ممتنع ہر اس بات سے کہ کسی موحد کی توحید اور کسی صفت کرنیوالے کا وصف اسپر غالب اور لاحق ہو مگر حکم اور امر کی وجہ سے اسواسطے
کہ کلمہ توحید ظاہر کرنے پر سب مامور ہیں الْحَكِيْمُ ○ دانا ہر اپنی وحدانیت کی گواہی دینے میں اِنَّ الدِّيْنَ تحقیق کہ دین پسندیدہ نصف
عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ معتبر نزدیک اللہ کے دین اسلام ہر یہودیت اور نصرانیت نہیں وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اور اختلاف نہیں کیا
اس بات میں کہ دین اسلام حق ہر اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول برحق ہیں اُن لوگوں نے جنھیں اُوْتُوا الْكِتٰبَ دی ہے کتاب
یعنی توریت اور انجیل اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اسکے کہ آیا انکے پاس علم ساتھ حقیقت امر کے یعنی قرآن شریف انپر
اُترا اور وہ انکی کتاب سے موافق اور اسکی تصدیق کرنیوالا ہر تو اُنھوں نے خلاف کرنا شروع کیا بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ حسد یا ظلم کے رو سے
جو اُنمیں ہر یا ریاست اور قوم کی سرداری کی طرف جو اُنھیں میلان ہر اُسکی وجہ سے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اور جو شخص کافر ہو ساتھ
قرآن کے یا ساتھ اُن معجزوں کے جو حق تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ جلدی حساب کرنیوالا ہر یعنی یہ بات جلد ہوگی کہ وہ لوگ اس عالم سے جائیں اور اللہ حساب کے بعد اُنھیں اُنکے کفر و انکار
کی جزا دے فَاِنْ حَآجُّوْكَ پس اگر یہود تیرے ساتھ جھگڑیں دین میں دلیل قائم ہو چکنے کے بعد یا نجران کے نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام
کے واسطے خصومت اور جدال پر اڑے رہیں فَقُلْ اَسْلَمْتُ پس کہدے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے جواب میں کہ سونپ دیا اور مطیع
کیا میں نے وَجْهِيَ لِلّٰهِ منھ اپنے کو یعنی اپنی خودی اور ربات اور افعال اور نیت اور دل سپرد کیا میں نے خدا کو وَمَنِ اتَّبَعَنِ اور جس
کسی نے پیروی کی میری اُس نے بھی کیا جو میں نے کیا وَقُلْ اور کہدے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
واسطے اُسکے جسے دی ہر کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کو وَالْاُمِّيّٖنَ اور کہدے عرب کے مشرکوں سے جنھوں نے کتاب نہیں پڑھی
ءَاَسْلَمْتُمْ کیا اسلام لائے ہو تم جیسا کہ میں اسلام لایا یہ استفہام حکم کے معنی میں ہر یعنی ایمان لاؤ فَاِنْ اَسْلَمُوْا پھر اگر وہ ایمان
لائے اور حکم الٰہی کی پیروی کی فَقَدِ اهْتَدَوْا پس راہ پائی اُنھوں نے مقصود کلی کی طرف اور میدان ضلالت سے مقصد اصلی کی طرف
پہونچ گئے وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر انکار کیا اُنھوں نے اور اسلام کی طرف پیٹھ موڑ دی تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے کچھ ضرر نہیں ع ۱۱
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ پس نہیں تجھ پر مگر پیغام پہونچا دینا بس وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ اور اللہ دیکھنے والا ہر بِالْعِبَادِ ○ ساتھ بندوں
کے اور انکی تصدیق اور تکذیب کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ تحقیق کہ وہ گروہ جو کافر ہیں بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتھ قرآن اور محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھلی ہوئی دلیلوں کے جو حق تعالےٰ کی وحدانیت پر حق تعالےٰ کی کتابوں میں موجود ہیں وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ

اور قتل کرتے ہیں انبیا کو بِغَيْرِ حَقٍّ بے اُسکے کہ قتل ساتھ حق اور راستی کے ہو اِس کلام میں تاکید ہی اسواسطے کہ حق پر نبی قتل ہوتا ہی نہیں یعنی وہ لوگ جانتے ہیں کہ انبیا کو ناحق قتل کرتے ہیں اور یہ صورت اُس سے بہت بُری ہی کہ یہ تصور کریں کہ ہم حق پر قتل کرتے ہیں روایت ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھکر فرمایا کہ بنی اسرائیل نے تینتالیس پیغمبر ایک ساعت میں کچھ دن چڑھے قتل کیے پھر ایک سو بارہ عابد زاہد آدمی اُنمیں سے کھڑے ہوے کہ بنی اسرائیل کو امر معروف اور نہی منکر کریں اُنکو بھی کچھ دن رہے بنی اسرائیل نے قتل کر ڈالا جیسا کہ حق تعالےٰ فرماتا ہی وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ اور قتل کرتے ہیں اُن لوگوں کو بھی جو حقانیت کی وجہ سے يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ حکم کرتے ہیں ساتھ عدل اور راستی کے مِنَ النَّاسِ لوگوں میں سے یعنی انبیا کے سوا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ پس خبر دے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنھیں ساتھ عذاب دردناک کے یعنی بشارت کی جگہ پر اُنھیں وعید دے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ وہ گروہ قاتلوں کا یا اُن کی اولاد اور قائم مقام وہ لوگ ہیں کہ بے شک وشبہ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ تباہ ہوے اور نیست ونابود ہو گئے اعمال اُنکے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم توریت کے احکام ماننے والے ہیں اور موسیٰ علیہ السّلام کی شریعت پر عمل کرتے ہیں فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے کہ کوئی اُنکی تعریف نہیں کرتا وَالْآخِرَةِ اور آخرت میں کہ اُنکے اعمال کا ثواب نہ ملے گا وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝ اور نہ واسطے اُنکے مدد کرنے والے ہیں قیامت میں کہ اُنپرسے عذاب دفع کریں أَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھتا ہی تو إِلَى الَّذِينَ طرف اُن لوگوں کے جو أُوتُوا نَصِيبًا دیے گئے ہیں ایک حصہ مِنَ الْكِتَابِ توریت سے یعنی اُسمیں سے کچھ تھوڑا سا اُنھوں نے جان لیا ہی يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ بلائے جاتے ہیں طرف توریت کے لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ تاکہ حکم کرے درمیان اُنکے یہود کے قصہ میں روایت ہی کہ حکم رجم کے منکر ہوے اور انشاء اللہ تعالےٰ وہ قصہ سورۂ مائدہ میں مذکور ہوگا اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود کی ایک جماعت کو اسلام کی دعوت کی نعمان بن ابی اوفی نے کہا کہ اے محمد تم سے علمائے دین کے سامنے ہم مناظرہ کرتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ توریت کا وہ صحیفہ جسمیں میری نعت اور صفت لکھی ہی لاؤ اور اس محکمہ میں اُسی صحیفہ کو حکم کر دو اُن لوگوں نے اس بات سے انکار کیا اور توریت کی وہ آیتیں نہ لائے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ تم اُن لوگوں کو توریت کی طرف بلاتے ہو ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ پھر منہ پھیرتا ہی فَرِيقٌ مِنْهُمْ ایک گروہ اُنمیں سے جو رؤسائے یہود ہیں وَهُمْ مُعْرِضُونَ ۝ اور وہ انکار کرنیوالے ہیں حق سے ذَٰلِكَ یہ انکار اُنکا حکم توریت سے بِأَنَّهُمْ قَالُوا بسبب اسکے ہی کہ وہ کہتے ہیں کہ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ نہ پہونچے گی ہمیں آتش دوزخ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ مگر چند روز گنے ہوئے کہ وہ سات دن ہیں یا چالیس روز وَغَرَّهُمْ اور فریب دیا اُنھیں فِي دِينِهِمْ بیچ دین اُنکے کے مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ اُن باتوں نے کہ ہیں باندھ لیتے کہ عذاب کی آسانی اُن کے واسطے اُنکے باپ دادا کی شفاعت ہی فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ پس کیسا ہوگا حال اُنکا اُسوقت جب جمع کرینگے ہم اُنھیں لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ واسطے حساب کے اُس دن جسکے آنے میں کچھ شک نہیں وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ اور پورا دیا جائے گا ہر جی مَا كَسَبَتْ جزا اُسکی جو کمائی کی ہی اُس نے وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ اور وہ مظلوم نہ ہونگے یعنی نیکیاں کم اور بُرائیاں زیادہ کر کے اُنپر ظلم نہ کیا جائیگا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جنگ احزاب میں ہم لوگ خندق کھودتے تھے ایک سخت پتھر نکلا صحابہ اُسے توڑنے سے عاجز ہوے اور پیغمبر علیہ السّلام کی طرف رجوع کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ تشریف لائے اور بھاری گدالا دست مبارک میں لیکر قوت روحانی بلکہ تائید ربانی سے ایسی ایک چوٹ لگائی کہ وہ سخت پتھر تھوڑا سا ٹوٹا اور لوہے اور پتھر کے بیچ میں سے ایک بجلی چمکی کہ اُس آگ کی چمک سے مدینہ کے پہاڑ روشن ہو کر بہت قریب معلوم ہوئے اور کسریٰ کے محلوں کے کنگرے

اُن لوگوں کو نظر آئے جو وہاں حاضر تھے دوبارہ آپکے چوٹ لگانے سے وہ پتھر تھوڑا اور ٹوٹ گیا اور ایسا ایک نور ظاہر ہوا کہ اُسکی روشنی میں صنعاے یمن کی عمارتیں نظر آئیں تیسری بار ایسی روشنی پیدا ہوئی کہ روم کے قیصروں کے محل نظر آئے صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے فتح کی تکبیر کہی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امر جلد ہونے والا ہو کہ میری امت ان سب شہروں پر فتح پاکر اونچے اونچے مکان اپنے قبضۂ تصرف میں لائیں اور اہل اسلام کے دبدبہ کے آثار روم اور قسطنطنیہ کے اطراف و جوانب میں پہونچ جائیں اور میری شریعت کا شقہ یمن و دولت کا سایہ اہل یمن کے سروں پر ڈالے مسلمان لوگ خوش اور مسرور ہوکر شکر الٰہی کی رسمیں بجالائے اور منافقوں نے مسخراپن اور ٹھٹھا شروع کیا اور زبان طعن کھولی کہ عجب تماشا ہو کہ مشرکان عرب کے خوف سے یہ شخص خندق کھودتا ہو اور دشمن کے آوازہ کے ساتھ ہی دروازہ کے باہر قدم نہیں رکھتا اور اپنے دوستوں کو روم اور فارس اور یمن فتح کر لینے کا وعدہ دیتا ہو تو حق تعالےٰ نے یہ آیت بھیجی قُلِ اللّٰهُمَّ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یا اللہ مٰلِكَ الْمُلْكِ مالک ملک کے اور اے اُس ملک میں تصرف کرنیوالے تُؤْتِی الْمُلْكَ دیتا ہے تو بادشاہی مَنْ تَشَآءُ جسے تو چاہتا ہو وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ اور چھین لیتا ہو تو ملک مِمَّنْ تَشَآءُ جس سے چاہتا ہے تو بعضے مفسّر اس بات پر ہیں کہ اس سے بھی ظاہرا بادشاہی مراد ہو کہ حق تعالےٰ زمام ملکداری جسکے قبضۂ اقتدار میں چاہتا ہو دیتا ہو اور عنان شہریاری جسکے کف اختیار سے چاہتا ہو نکال لیتا ہے **بیت**

مفتاح اختیار بدست قضائے اوست ۔ از ہر کہ خواست بستد وآنرا کہ خواست داد

اور بعضے مفسروں نے کہا ہو کہ ملک نبوت و رسالت مراد ہو کہ بنی اسرائیل سے چھین لیا اور بنی اسرائیل کو دیدیا یا مکۂ معظمہ اور اُسکے اطراف کی حکومت اور ریاست مراد ہو کہ کفار قریش کو اُس سے محروم کرکے آستان عالیشان نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر باشوں اور ملازموں کو عطا فرمائی یا ملک روم و فارس و یمن مقصود ہو کہ وہاں کے لوگوں سے چھین کر اس امت کو عنایت فرمایا اور محققوں کے نزدیک ملک توفیق مراد ہو کہ جسے یہ ملک حق تعالےٰ نے عطا فرمایا اُسے دونوں جہان میں عزت حاصل ہوگئی اور جس سے یہ ملک چھین لیا وہ دونوں جہان میں ذلیل اور رسوا ہوا امام احمد عرب رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ قبول قلوب کا ملک ہو کہ حضرت مقلب القلوب ہی کے قبضۂ قدرت میں ہو جسے مقبول قلوب فرماتا ہو اُسے اپنے صاحبدلوں کی نظر عنایت سے سرفراز کرتا ہو اور جسے درویشوں کی نظر سے گراتا ہو اُسے آتش ذلت و نکبت کے شعلوں میں جلاتا ہو وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ اور عزت دیتا ہو تو جسے چاہتا ہو ایمان اور معرفت کے سبب سے جیسے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے تبع لوگ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ اور ذلیل اور بیقدر کر دیتا ہو تو جسے چاہتا ہو کفر وانکار کی وجہ سے جیسے ابوجہل اور اُسکی پیروی کرنیوالے یا عرب و عجم کے شہروں پر غالب ہونے کی وجہ سے اس امت کی عزت مراد ہو اور اہل فارس و روم وغیرہ کفار امم کی ذلت مقصود ہو یا یہود و نصاریٰ پر فتحمند ہونے سے مسلمانوں کی عزت مراد ہو اور جزیہ قبول کرنے یا قتل ہونے یا جلاوطن ہونے کے باعث سے یہود و نصاریٰ کی ذلت مقصود ہے اور بعضوں نے کہا ہو کہ عزت شرف قناعت کے سبب سے اور ذلت خست حرص سے اسواسطے کہ قناعت کی استغنا فقیروں کو صدر نشین کرتی ہے اور حرص کی دوڑ دھوپ امیروں کو جوتوں کے پاس بٹھاتی ہو تفسیر بصائر میں لکھا ہو کہ سلطان محمود غزنوی نے جب سومنات کا قصد کیا تو امام مصری غزنوی قدس سرہٗ جو اپنے زمانہ میں قطب اولیا تھے اُنکی خدمت میں سلطان محمود غزنوی نے حاضر ہوکر فتحمند ہونے کے واسطے دعا چاہی اور اُسی طرح صف نعال میں کھڑے کھڑے آیۂ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ کی تفسیر کا نکتہ پوچھا خواجۂ امام قدس سرہٗ نے جواب دیا کہ اس آیت کے معنی کی بہت کھلی ہوئی ایک صورت یہ ہو کہ تو سترہ سو جنگی ہاتھی اور پانچ ہزار فرسنگ ملک آباد اور لاکھ سوار مکمل رکھتا ہے با این ہمہ

ملک کی زیادتی کی خواہش میں حق تعالےٰ تجھے مجھ ایسے فقیر کے گھر میں لاتا ہے اور صف نعال یعنی جہاں جوتیاں اُتارتے ہیں وہاں کھڑا رکھتا ہے اور مجھے اس پھٹی کملی اور برہنہ پائی کے ساتھ ملک قناعت بخشتا ہے اور آزادی میں صدرنشین کرتا ہے **رباعی**

آں کو بقناعت آشنا شد — از فیض تُعِزُّ مَن تَشَاء شد
واں کو رہ حرص و آز پیمود — مقہور تُذِلُّ مَن تَشَاء شد

اور محققوں کے نزدیک شہود بقا اور پردۂ دوئی اُٹھ جانے سے عزت ہے اور حجاب محرومی اور عطا رک رہنے میں ذلت ہے بِيَدِكَ الْخَيْرُ بیچ ہاتھ تیرے یعنی تیرے دست قدرت میں حاصل کرانا سب خیر اور بھلائیوں کا ہے کہ اُنہیں سے ملک عطا فرمانا اور مسلمانوں کو عزت دینا بھی ہے اگرچہ شر اور بُرائی جیسے ملک چھین لینا ذلیل کر دینا بھی اُسی کے دست قدرت میں ہے مگر خیر کی تخصیص مقتضائے مقام ہے اسواسطے کہ سبب نزول سے معلوم ہوا کہ اہل اسلام کی طرف اشارہ کرنے اور اُنھیں فتح اقالیم اور مال غنیمت بہ کثرت عطا فرمانے کے وعدے پر اس کلام کی بنیاد ہے یا دو خلاف چیزوں میں سے ایک پر اکتفا کی کہ اُس ایک سے دوسری چیز بھی مفہوم ہو جاتی ہے جیسے سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ یا خطاب میں ادب کی رعایت کی ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِين اور حقیقت امر یہ ہے کہ شر خالص عالم میں ہے ہی نہیں بلکہ جہان میں جو شر ہے وہ امر نسبتی ہے جیسا کہ اپنی مثنوی میں حضرت مولوی معنوی فرماتے ہیں **مثنوی**

بد بہ نسبت باشد ایں را ہم بداں — پس بد مطلق نباشد در جہاں
زہر ماراں مار را باشد حیات — نسبتش با دیگراں باشد ممات

یا یہ کہ خیر وجودی اور شر عدمی اور وجودی کو عدمی سے میل نہیں ہو سکتا اسی واسطے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضی عادل میں فرمایا کہ اَلْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اور صاحب فصوص خلدت ظلال نوالہ علی مفارق اہل الخصوص اس کلام کے بھید کی طرف ذرا اشارہ کرتے ہیں وہاں پر جہاں حضرت خاتم النبیین علیہ افضل صلوٰۃ المصلین کی نعت کی ہے **ابیات**

بلبل شاخسار باغ بلاغ — شاہباز نشیمن مازاغ
داشت چشم سرش چو دیدۂ سر — روشنائی ز کحل البصر
چوں بنظارۂ جہاں پرداخت — ہر بد و نیک را کہ دید شناخت
کانچہ نیک از خصائص قدم ست — وانچہ بد از نقائص عدم ست
گفت اَلْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْك — لیکن اَلشَّرُّ لَا يَعُودُ اِلَيْك

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ تحقیق کہ تو ہر چیز پر کیا عطا کرنا کیا چھین لینا کیا عزت دینا کیا ذلیل کرنا سب پر قَدِيْرٌ قادر ہے تُوْلِجُ الَّيْلَ پیٹھاتا ہے تو رات کو فِي النَّهَارِ بیچ دن کے یعنی جاڑے کے موسم میں جو انقلاب ہوتا ہے اُس انقلاب کے نقطے کی طرف جب آفتاب نزول کرے اُسوقت سے جبتک کہ گرمی کے انقلاب کے نقطہ میں آفتاب حلول کرے رات کے اجزا میں سے تو گھٹاتا ہے اور دن کے اجزا میں بڑھاتا ہے یہاں تک کہ اول جدی میں سال بھر کے دنوں میں سب دنوں سے چھوٹا دن ہوتا ہے اور سرطان میں سال بھر کے دنوں میں سب سے بڑا دن ہو جاتا ہے وَتُوْلِجُ النَّهَارَ اور پیٹھاتا ہے تو دن کو فِي الَّيْلِ بیچ رات کے یعنی باقی سال میں دن کے

لہ کرتے کہ بچاتے ہیں تم کو گرمی سے ۱۲ منہ خیر سب تیرے ہے دونوں ہاتھ میں اور شر نہیں طرف تیرے ۱۲

اجزا توکم کرکے رات کے اجزا میں بڑھا دیتا ہو یہاں تک کہ رات آخر جوزا میں سب راتوں سے چھوٹی ہوئی ہو اور آخر قوس میں سب راتوں سے بڑی ہوجاتی ہو وَتُخْرِجُ الْحَيَّ اور نکالتا ہو تو زندہ کو جیسے حیوان مثلاً مِنَ الْمَيِّتِ مردہ سے کہ وہ نطفہ ہو یا نکالتا ہے تو پرند کو بیضہ سے اور درخت کو بیج سے وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ اور نکالتا ہے تو مردہ کو جیسے نطفہ اور بیضہ اور دانہ مِنَ الْحَيِّ زندہ سے کہ وہ حیوان اور مرغ اور درخت ہو اور بعضوں نے یہ تفسیر کہی ہو کہ پاک کو ناپاک سے تو نکالتا ہو اور ناپاک کو پاک سے یا کافر کو مومن سے تو پیدا کرتا ہو جیسے کنعان کو حضرت نوحؑ سے پیدا کیا اور مومن کو کافر سے تو پیدا کرتا ہو جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آذر سے پیدا کیا وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ اور روزی دیتا ہو تو خزانۂ رحمت واسعہ سے جسے تو چاہتا ہو بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ بے شمار یعنی اس قدر کہ خلق اُسکی گنتی اور مقدار نہیں جانتی لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ چاہیے کہ نہ پکڑیں مسلمان لوگ کہ دوست ہیں الْكَافِرِينَ کافروں کو کہ دشمن ہیں أَوْلِيَاءَ دوست اپنے کاموں کے متولی مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ سوا مومنون کے یعنی مسلمان کا دوست مسلمان ہی چاہیے پس مسلمان کو چاہیے کہ کافروں سے دوستی نہ کریں انصار کی ایک جماعت نے روسائے یہود کے ساتھ دوستی اختیار کی تھی اور باہم عہد کیا تھا کہ ہم تمہارے دلی اور ہم تمھارے اور بھائی چارہ کرلیا تھا حق تعالے نے اُس سے نہی فرماکر تہدید کی رو سے فرمایا کہ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ اور جو کوئی کریگا یہ دوستی دشمنوں کے ساتھ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ پس نہیں ہو دین خدا سے فِي شَيْءٍ بیچ کسی چیز کے یعنی دین حق میں سے وہ کچھ بھی نہیں رکھتا إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مگر یہ کہ ڈرو اور بچو مِنْهُمْ کافروں کے ضرر سے ڈرنے اور بچنے کر ابتداے اسلام میں امور دین کے استحکام سے قبل تُقَاةً ط تقیہ یعنی کافروں سے ڈرنے اور بچنے کا حکم تھا اب دارالحرب کے سوا اور کسی جگہ اسکی اجازت نہیں وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ اور ڈراتا ہو تمھیں اللہ ارتکاب مناہی میں نَفْسَهُ ط عذاب ذات اپنے سے یعنی اُس عذاب سے جو بے واسطۂ غیر محض قہاریت حق تعالے سے صادر ہو نفس عبارت ہے چیز کی ذات سے اور اُسکی حقیقت و ہویت سے پس جہاں کہیں کہ نفس کی لفظ حق تعالے کی شان میں وارد ہو تو اسکی ذات ہی مراد ہوگی وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ○ اور طرف جزائے الٰہی کے ہو پھرنا سب کو قُلْ إِنْ تُخْفُوا کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر چھپاؤ تم مَا فِي صُدُورِكُمْ جو کچھ بیچ سینوں تمھارے کے ہے یعنی تمھارے دلوں میں جو کفار کی دوستی ہو أَوْ تُبْدُوهُ یا ظاہر کرو اپنے دل کی بات يَعْلَمْهُ اللَّهُ ط جانتا ہو اُسے خدا وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ اور جانتا ہو جو کچھ آسمانوں میں ہے اقسام علویات سے وَمَا فِي الْأَرْضِ ط اور جو کچھ زمین میں ہو انواع سفلیات سے وَاللَّهُ اور اللہ جسکا علم ذاتی ان سب کو محیط ہو عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ اوپر سب چیزوں کے قادر ہو اور اُسکی قدرت سب مقدرات کو گھیرے ہوے پس جو کچھ تم کرتے ہو سب وہ جانتا ہے اور اس کا بدلہ دے سکتا ہے پس نافرمانی نہ کرو اور ڈرو يَوْمَ تَجِدُ اُس دن سے کہ پائیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک عمل کرنے والوں میں مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ جو کچھ کیا ہو اُس نے بھلائی میں سے مُحْضَرًا صلے حاضر کرکے نزدیک اپنے یعنی تم دیکھوگے نیکیوں کے صحائف وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ اور جو کچھ کیا ہو برائی میں سے تَوَدُّ دوست رکھے گا وہ نفس لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا یہ کہ ہو درمیان اُس کے وَبَيْنَهُ اور درمیان اُس عمل بد کے أَمَدًا بَعِيدًا ط عرصہ دراز یعنی وہ ہرگز نہ چاہے گا کہ اپنے عمل کو دیکھے وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ اور ڈراتا ہو تمھیں اللہ اپنے سے یعنی اپنے عذاب سے فتوحات میں لکھا ہو کہ حق تعالے اس بات سے تمھیں ڈراتا ہو کہ تم اُسکی ذات میں تفکر کرو اس تاکید سے مناسبت رفع کرتا ہو اپنی ذات میں اور خلق کی ذات میں مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْأَرْبَابِ بیت

چہ نسبت ذرّہ را با عین خورشید ۔ چہ دعوے خاک را با عالم پاک

معائنہ

ع وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۝ اور اللہ مہربان ہی اپنے بندوں پر کہ اُنھیں ڈرانے میں مبالغہ اور اصرار فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر ہو تم اے یہود ونصاریٰ کہ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ کا شہرہ تمام عالم میں پھیلا رکھا ہی اور دعویٰ کرتے ہو
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ کہ دوست رکھتے ہو اللہ کو فَاتَّبِعُوْنِيْ پس پیروی کرو میری يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ تاکہ خدا تمھیں دوست رکھے وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط اور بخشدے گناہ تمھارے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اُنکے گناہ جو میری پیروی میں ثابت قدم ہوں
رَّحِيْمٌ۝ مہربان ہی اُنپر اپنی رحمت خاصہ کے ساتھ یا یہ خطاب قریش کی طرف ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم خدا کے واسطے بتوں کو دوست رکھتے ہیں
ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ خدا ے آسمان کے نزدیک وہ ہماری شفاعت کرینگے اُنکو حق تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر حق تعالےٰ کو تم دوست رکھتے ہو تو
اُسکے حبیب کی اطاعت نہ چھوڑو قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اوامر اور نواہی میں
وَالرَّسُوْلَ اور رسول اُسکے کی احکام شرع میں فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر جاؤ گے اور انکار کرو گے خدا رسول کی اطاعت سے فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ۝ پس تحقیق کہ خدا دوست نہیں رکھتا ہی کافروں کو اسم ظاہر کو ضمیر کی جگہ پر رکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ خدا و
رسول کی اطاعت سے انکار کرنا کفر ہی اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ تحقیق کہ اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو کہ وہ ابوالبشر ہیں ساتھ اسما اور
سجدۂ ملائکہ اور انبیاء اصفیا کے باپ ہونے کے وَنُوْحًا اور نوح کو ساتھ طول عمر اور کشتی بنانے اور پہلی شریعت منسوخ کرنے کے وَاٰلَ
اِبْرٰهِيْمَ اور ذات ابراہیم کو خلت کے ساتھ اور آتش نمرود سے نجات دیکر اور آدمیوں کا امام کر کے اور خانۂ کعبہ کی بنا ڈالنے سے وَاٰلَ
عِمْرٰنَ اور آل عمران کو کہ وہ موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام تھے رسالت اور کلام کرنے کے ساتھ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۝ اوپر اہل عالم کے جو اُنکے
زمانہ میں تھے اور کہا ہی کہ یہ عمران حضرت مریم کے باپ ہیں اور اُنکی آل مریم اور عیسیٰ علیہما السّلام ہیں کہ حق تعالےٰ نے اُن دونوں کو برگزیدہ کیا
حضرت مریم کو پاکی اور طہارت کے ساتھ اور عیسیٰ علیہ السّلام کو کتاب اور رسالت کے ساتھ ذُرِّيَّةً اور اسی طرح برگزیدہ کیا ان پیغمبروں کی اولاد
کو بَعْضُهَا بعضے اُنکے مِنْۢ بَعْضٍ بعضوں سے پیدا ہوے بزرگ باپوں کے نیک بیٹے مراد ہیں وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور اللہ سننے والا ہے
یہود کے اقوال باطل کہ اُنھوں نے کہا نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ یا سننے والا ہی نصاریٰ کی مزخرفات اور واہیات باتوں کو کہ عمران کے نواسے
کو اُنھوں نے خدا کا بیٹا کہا عَلِيْمٌ۝ جاننے والا ہی اُسے جو اُن باتوں سے اُنکی غرضیں تھیں لکھا ہی کہ عمران مرد نیک تھا سلیمان علیہ السّلام
کی اولاد میں اُسکی عورت تھی حنہ نام کہ اُسکی بہن حضرت زکریا علیہ السّلام کے نکاح میں تھی ایک وقت بیت المقدس میں گئی تھی جب عبادت میں
متوجہ ہوئی تو اسکی خواہش اُسکے دل میں گذری کہ کیا خوب بات ہوتی اگر میرے بیٹا ہوتا جب حاملہ ہوئی تو نذر مانی کہ اُس بیٹے کو خدا کے
واسطے آزاد کریگی جب جنی تو لڑکی پیدا ہوئی تو اُسے رنج ہوا حق تعالےٰ نے اُسکی دل شکستگی پر ترحم فرمایا اور اُسکی لڑکی مریم کو بیٹے کے عوض قبول
فرمایا حق تعالےٰ اُنکی حکایت میں بھی فرماتا ہی کہ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا عمران بن ماثان
کی بی بی نے کہ حنہ نام ماخود کی بیٹی تھی جبکہ وہ حاملہ ہوئی رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ اے رب میرے تحقیق کہ نذر کی میں نے لَكَ مَا فِيْ
بَطْنِيْ واسطے تیرے جو کہ پیٹ میں میرے ہی مُحَرَّرًا آزاد کیا ہوا قید تعلقات دنیا سے تاکہ خاص تیری عبادت ہی کرے اور تیری مسجد کی
خدمت بجالاے اُس زمانے میں مسجد قدس کی خدمت کو بزرگ کام جانتے تھے اور لڑکوں کو اُس کام کے واسطے نذر کرتے تھے اور اُنکی
شریعت میں فرزندوں کو والدین کی اطاعت ایسے کاموں میں فرض تھی حنہ کے نذر ماننے کے بعد اُسکے شوہر عمران نے کہا تو نے یہ کیا کیا

لـــه ہم بیٹے ہیں اللہ کے اور دوست اُسکے ہیں ۱۲ -

شاید تیرے پیٹ میں لڑکی ہو اور مسجد کی خدمت کے لائق نہ ہو حنہ کی زبان پر جاری ہوا کہ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ پس قبول کر مجھ سے اے اللہ جو کہ میں نے
نذر کی ہو اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ تحقیق کہ تو سننے والا ہو اُس بات کو جو نذر کے باب میں میں نے کہی الْعَلِيْمُ ۝ جاننے والا ہے میرے
قصد کو جو نذر کے باب میں ہو کہ تیری رضامندی کے سوا اور کچھ میں نے خواہش نہیں کی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا پھر جب جنا اُسے ضمیر نام رکھی ہوئی
اور نذر کی ہوئی کی طرف پھرتی ہو قَالَتْ کہا حنہ نے عذر کرنے کے طور پر اور حسرت کی راہ سے رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَا اے رب میرے
تحقیق کہ جنا میں نے اُس حمل کو اُنْثٰى لڑکی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اللہ خوب جانتا ہو بِمَا وَضَعَتْ ابکرنے وَضَعْتُ پڑھا ہے یعنی جو
کچھ جنی میں حفص نے وَضَعَتْ پڑھا ہو یعنی خدا خوب جانتا ہو اُسے جو حنہ جنی بکر کی قرأت میں یہ جملہ قول حنہ کا مقولہ ہو اور حفص کی قرأت میں
جملہ مستانفہ ہو قول اللہ تعالےٰ سے وَلَيْسَ الذَّكَرُ کہا حنہ نے کہ نہیں ہو بیٹا جو میں نے کنیسہ کی خدمت کے واسطے مانگا تھا كَالْاُنْثٰى ج
مثل لڑکی کے جو اے اللہ تو نے مجھے عنایت فرمائی وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا اور تحقیق کہ میں نے نام رکھا اُس کا مَرْيَمَ اور اس لفظ کے معنی اُن کی
زبان میں ہیں کہ خدا کی لونڈی وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ اور تحقیق کہ میں پناہ میں دیتی ہوں اُسے تیری جناب میں وَذُرِّيَّتَهَا اور اولاد
اُسکی کو مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ وسوسۂ شیطان سے جو راندہ ہوا ہو یا شیطان کے مس سے حنہ کی دعا کی برکت حضرت مریم اور
حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو پہونچی کہ شیطان کے مس سے محفوظ ہے حدیث میں ہو کہ کوئی لڑکا ایسا نہیں ہوتا جسے پیدا ہوتے وقت شیطان مس کرتا ہو
یہانتک کہ وہ لڑکا مس شیطان کے سبب سے رونے لگتا ہو مگر مریم اور اُنکا بیٹا اس سے محفوظ رہا فَتَقَبَّلَهَا پس قبول کر لیا مریم کو رَبُّهَا رب
اُسکے نے بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ ساتھ قبول اچھے کے اپنے گھر کی خدمت کے واسطے وَّاَنْۢبَتَهَا اور اُگایا اُسے یعنی نشو و نما دیا اُسے نَبَاتًا
حَسَنًا ۙ نشو و نما اچھا یعنی صلاح و عصمت اور سداد و معرفت کے ساتھ اُس نے پرورش پائی کہ جب نو برس کے سن کو پہونچی عبادت کے اقسام میں
سب عابدوں پر غالب ہوگئی اور بعضوں نے کہا کہ اچھی پرورش اُسکا خلق پکڑنا تھا ساتھ اخلاق ربانی کے القصہ مریم کی ماں ولادت کے بعد مریم کو
بیت المقدس میں لائیں اور عابد زاہد لوگوں سے کہا خُذُوْا دُوْنَكُمْ ہٰذِهِ النَّذِيْرَةَ یعنی لو اس نذر کی ہوئی کو جو خدا کی ملک ہے سب بزرگوں نے اُسے
قبول کرنے کی رغبت کی اور بزرگوں میں باہم اختلاف پڑا یہاں تک کہ اس طرح قرعہ ڈالا کہ جن قلموں سے توریت لکھتے تھے نہر اردون کے کنارے
جاکر اُن قلموں کو نہر کے پانی میں ڈالا یہ شرط کر کے کہ جس کسی کا قلم پانی پر تیرے اُس سے مریم کی پرورش متعلق ہو غرضکہ زکریا علیہ السلام کا قلم پانی پر
تیرا اور مریم کی کفالت اُن سے متعلق ہوئی وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ اور سپرد کیا حق تعالےٰ نے مریم کو زکریا کے اور حضرت زکریا علیہ السّلام
اُنھیں اپنے گھر لے گئے اُنھیں دودھ پلانے کے واسطے دائی مقرر فرمائی جب حضرت مریم بچپنے کی حد سے بڑھیں تو اُنھیں مسجد میں لائے اور ایک
اونچی کوٹھری اُنکے واسطے ایسی بنائی کہ بے سیڑھی لگائے اُس پر آدمی نہ چڑھ سکے جب حضرت زکریا اُنکی خبرگیری اور خدمتگزاری سے فراغت
پاتے تو کوٹھری کے دروازہ میں مضبوط قفل لگا کر اُسکی کنجی اپنے ساتھ لے جاتے اور اُنکی حفاظت و حراست میں کمال مرتبہ کوشش فرماتے تھے
یہاں تک کہ حضرت مریم بڑی ہوئیں اور انوار ولایت اُن پر طاری ہوے كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا جب داخل ہوتا مریم کے پاس زَكَرِيَّا
الْمِحْرَابَ ۙ زکریا اُس کوٹھری میں جہاں مریم رہتی تھی وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ پاتا پاس اُسکے رزق کہ گرمیوں کے میوے ہوتے تھے جاڑے
میں اور جاڑے کے میوے ہوتے تھے گرمی میں حضرت زکریا علیہ السّلام نے چند مرتبہ جب یہ حال دیکھا تو قَالَ يٰمَرْيَمُ کہا اے مریم اَنّٰى لَكِ
هٰذَا ۭ کہاں سے آتا ہو واسطے تیرے یہ بے فصل کا میوہ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ کہا مریم نے کہ یہ رزق جو تم دیکھتے ہو پاس سے
آتا ہو اللہ کے اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ تحقیق کہ اللہ روزی دیتا ہو جسے چاہتا ہو بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ بیشمار کثرت کی جہت سے یا بے

روزی دیتا ہو اُسے کچھ استحقاق نہ ہونے کی جہت سے هُنَالِكَ جس وقت کہ زکریا علیہ السّلام نے بے فصل کے تر و تازہ میوے دیکھے تو باوجود
بڑھاپے کے اُنھیں آرزو ہوئی کہ اُنکے یہاں بیٹا پیدا ہو تو اُسی محراب میں دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ج پکارا زکریا نے رب اپنے کو قَالَ
رَبِّ هَبْ لِي کہا اے رب میرے دے مجھے مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج اپنے پاس سے بیٹا پاک لائش گناہ سے اِنَّكَ
سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝ بیشک تو اپنے کرم سے سننے والا دعا کا ہے یعنی دعا قبول فرمانے والا ہے فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ پس پکارا اُسے
فرشتوں نے وَهُوَ قَآئِمٌ اور وہ زکریا علیہ السّلام کھڑے يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ لا نماز پڑھتے تھے بیچ محراب کے جہاں حضرت مریمؑ تھیں یا جو
محراب خود اُنکی تھی اَنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى بشارت دیتا ہے تجھے ساتھ ایک فرزند کے کہ اُسکا نام یحیٰی ہے اور لفظ یحیٰی کے
معنی یہ ہیں کہ اُسکے سبب سے اُسکے باپ کا نام زندہ رہے یا باپ کا دین اُسکے سبب سے زندہ رہے مُصَدِّقًۢا درحالیکہ یہ فرزند ماننے والا ہوگا اور
ایمان لانے والا بِكَلِمَةٍ ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ کلمہ ہیں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے واسطے ایک یہ بات خاص ہے کہ وہ بے
باپ کے تولد ہوے اور کلمۂ کُن سے پیدا ہوے مِّنَ اللّٰهِ پاس سے اللہ تعالےٰ کے لکھا ہے کہ پہلے جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایمان لایا
وہ حضرت یحیٰی علیٰ نبینا و علیہ السلام تھے اور حضرت یحیٰی کی صفت یہ ہے کہ وَسَيِّدًا اور سردار کہ حلم اور علم اور تقوٰی جو سرداری کے شرائط ہیں
اُن سے آراستہ ہوگا وَّحَصُوْرًا اور مجرد عورتوں سے یا اپنے تئیں لہو و لعب سے باز رکھنے والا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور نبی پیدا ہونے
والا اصالحوں سے یعنی حضرت زکریا اور اُنکے آبا علیہم السّلام سے اور صالح وہ شخص ہوتا ہے جو خالق اور خلائق کے حقوق اسطرح ادا کرے جسطرح ادا
کرنا چاہیے اور جب حضرت زکریاؑ کو ایسے ایک بیٹے کی بشارت دی قَالَ رَبِّ کہا زکریا نے اے رب میرے اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ کہاں
سے ہوگا واسطے میرے بیٹا وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ اور تحقیق کہ پہونچا ہے مجھے بڑھاپا وَامْرَاَتِيْ اور بی بی میری یعنی ایشاع اور
وہ حضرت مریمؑ کی خالہ تھیں عَاقِرٌ بانجھ ہے یعنی اے اللہ کیا مجھے جوان کریگا یا اسی بڑھاپے میں بیٹا عنایت فرمائے گا قَالَ کہا خدا نے یا
حضرت جبرئیلؑ نے حکم خدا سے کہا كَذٰلِكَ اسی طرح جس حال پر تم ہو اسی بڑھاپے کے حال میں اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ اللہ کرتا
ہے جو چاہتا ہے اپنی عادت کے موافق یا خلاف قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ط کہا حضرت زکریا علیہ السّلام نے اے رب میرے ظاہر
کر دے واسطے میرے نشانی کہ اُس سے مجھے یہ خبر ہو جائے کہ ایشاع کے حمل میں لڑکا ہے قَالَ اٰيَتُكَ کہا جبرئیلؑ نے کہ حق تعالےٰ
فرماتا ہے کہ نشانی تیری اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ یہ ہے کہ بات نہ کر تو لوگوں سے یعنی اُن سے تو بات کرنے کی قدرت ہی نہ رکھے گا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ
تین دن رات اِلَّا رَمْزًا ط مگر یہ کہ اشارہ کرے تو آنکھ یا سر سے یا زمین پر لکھ دے جو کچھ تجھے کہنا ہو وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا اور
یاد کر رب اپنے کو بہت وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ ع اور تسبیح کر اُسکی شام صبح اور حضرت زکریا کا باقی قصہ سورۂ مریم میں انشاء اللہ ع ۴ ۱۱
تعالےٰ آئیگا وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اور یاد کرو تم اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اُس وقت کو کہ جب کہا جبرئیلؑ نے یا ملائکہ شافہہ کے گروہ
نے کہا يٰمَرْيَمُ اے مریم یعنی اے خدا کی لونڈی اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ تحقیق کہ اللہ نے برگزیدہ کیا تجھے طاعت اور عبادت کے واسطے
یا قبول فرمایا تجھے خدمت کے لیے یا پرورش کیا تجھے عصمت و عفت کے ساتھ وَطَهَّرَكِ اور پاک کیا تجھے شرک کے لوث سے یا اُن ناپاکیوں سے
جو عورتوں کو ہوتی ہیں جیسے حیض و نفاس یا بُری خصلتوں اور قبیح عادتوں سے وَاصْطَفٰىكِ اس لفظ کی تکرار تاکید کیواسطے ہے یعنی بیشک
خدا نے تجھے برگزیدہ کیا عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اوپر عورتوں اہل عالم کے یا یہ کہ تجھے بے شوہر فرزند عطا کریگا اور حضرت
جبرئیلؑ کے نفخ کے ساتھ تجھے خاص کر دیگا يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ اے مریم فرمانبرداری کر اپنے پیدا کرنیوالے اور اپنے پرورش

کرنے والے کی وَاسْجُدِيْ اور سجدہ کر خدا کو وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والوں کے حضرت مریم کو حکم تھا
کہ بیت المقدس کے نیک مردوں کے ساتھ جماعت میں نماز پڑھا کریں ذٰلِكَ یہ باتیں جو ان آیتوں میں حضرت مریم اور زکریا اور یحییٰ علیہم السلام
کے قصہ کی بیان کی گئیں مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ چیزوں غیب کی سے ہیں کہ ہم تمہارا اعجاز ظاہر کرنے کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نُوْحِيْهِ
اِلَيْكَ وحی کرتے ہیں ہم اور جبرئیل کی زبانی تمہارے پاس بھیجتے ہیں وَمَا كُنْتَ اور نہ تھے تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لَدَيْهِمْ
نزدیک اُن احبار کے جو بیت المقدس میں عبادت کرتے تھے اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اُس وقت جب ڈالے اُنھوں نے قرعہ کے واسطے
قلم اپنے لکھنے کے نہر اردن میں تاکہ جان لیں کہ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ص کون شخص ہے اُنہیں سے جو پابند ہو کفالت مریم کا وَمَا كُنْتَ
لَدَيْهِمْ اور نہ تھے تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اُنکے اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ جب وہ جھگڑتے تھے حضرت مریم کی کفالت کے واسطے
اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ دوسرے اس بات کو کہ کہا فرشتوں نے اور صحیح یہ ہے کہ جبرئیل نے کہا يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ق
اے مریم تحقیق کہ خدا بشارت دیتا ہے تجھے ساتھ کلمہ کے اپنی طرف سے کلمہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام مراد ہیں اور اُنھیں کلمہ اسواسطے کہتے ہیں کہ
وہ کلمۂ کن سے پیدا ہوئے بے باپ کے اگرچہ سب بنی آدم اسی کلمہ کُن کے واسطے سے پیدا کیے گئے ہیں مگر باپ جو پیدا ہونے کا مشہور سبب ہے
وہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے حق میں مفقود ہے تو ضرور اُن کے پیدا ہونے کی نسبت اور اضافت اس کلمہ کی طرف اکمل و اتم ہو سکتی ہے
اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ نام اُس کلمہ کا مسیح لقب عیسیٰ اسم ہے اسم پر لقب تعظیماً مقدم ہوتا ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر کا نام
مصطفیٰ محمد ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین مسیح زبان عبرانی میں مشیحا ہے یعنی مبارک وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا صاحب وجاہت
اور بڑی قدر و منزلت والا دنیا میں عبادت یا نبوت یا محافظت یا بے باپ پیدا ہونے کے سبب سے یا آسمان پر اُٹھ جانے یا آخر زمانہ میں دین محمدی کی نصرت
کرنے یا دجال کو قتل کر ڈالنے کی وجہ سے وَالْاٰخِرَةِ اور صاحب جاہت ہے آخرت میں شفاعت کرنے کی وجہ سے یا علو مرتبت کے
سبب سے وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ اور مقرب لوگوں میں سے ساتھ کرامت الٰہی کے وَيُكَلِّمُ النَّاسَ اور بات کریگا یہ لڑکا لوگوں سے فِي الْمَهْدِ
تیری گود میں جو اُسے ہنڈولے کی جگہ ہوگی یا چھٹپن میں جب ہنڈولے میں جھلانے کے قابل ہوگا وَكَهْلًا اور باتیں کریگا یہ لڑکا لوگوں سے
اُسوقت جب ادھیڑ ہوگا اور اسکے بال کھچڑی ہو جائینگے اور ہنڈولے میں اسکی باتیں معجزہ ہونگی اور جب ادھیڑ ہوگا تو اُسکی باتیں دعوت ہونگی یعنی
لوگوں کو راہ حق کی طرف بلائیگا وَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور انبیائے صالحین میں سے ہے قَالَتْ رَبِّ کہا مریم نے استفہام کی رو سے
یا بڑی بات جاننے کی وجہ سے اَنّٰى يَكُوْنُ کہاں سے اور کیونکر ہوگا لِيْ وَلَدٌ واسطے میرے بیٹا وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ط اور حال آنکہ
نہیں ہاتھ لگایا مجھے کسی آدمی نے اور یہ بات خلاف عادت ہے کہ بے شوہر عورت لڑکا جنے قَالَ كَذٰلِكِ کہا جبرئیل نے اسیطرح جس حال پر
تو ہے اسی حال میں بے کسی مرد کے ہاتھ لگائے اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ط اللہ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا جب خدا حکم کرتا ہے
کچھ کام کو فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ پس سوا اسکے نہیں کہ کہتا ہے اُس چیز کو جو اُسے معلوم ہے کہ كُنْ ہو فَيَكُوْنُ ۝ ہو پس وہ ہو جاتی ہے مفسروں نے
کہا ہے کہ اُسکے پیدا کرنے سے اشیا کے پیدا ہو جانے میں جلدی اور سرعت سے لفظ کن اخبار یعنی خبر دیتا ہے کیا معنی کہ خلق کا موجود کر دینا اُسپر دشوار
نہیں ہے جسطرح اسباب و مواد کے ساتھ اشیا پیدا کرنے پر وہ قادر ہے اُسیطرح بے کسی سبب و رہائی کے بھی اشیا کو پیدا کر دینے کی قدرت رکھتا ہے ابیات

آنکہ از وے پدید گشت سبب	بے سبب آفرینش چہ عجب
قدرتے را کہ عجز نیست دراں	ہست ازیں نوع کارہا آساں

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ اور تعلیم کریگا اللہ اُسے کتابیں جو اُسکے پہلے اُتاری ہیں جیسے حضرت شیث اور حضرت ابراہیم وغیرہ علیہم السلام کے صحیفے وَالْحِكْمَةَ اور حرام حلال کا علم جو حکمت شریعت ہے وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ اور تعلیم کریگا اُسے توریت اور انجیل اُتاری ہوئی اور کتابوں میں ان دو کی تخصیص انکی فضیلت کی جہت سے ہے وَرَسُوْلًا اور کریگا اُسے رسول برحق اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ طرف بنی اسرائیل کے پر اُن سے عیسٰیؑ یہ بات کہے گا کہ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بیشک آیا ہوں میں تمھارے پاس بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ساتھ نشانی کے رب تمھارے کے پاس سے اور وہ نشانی میری رسالت کی گواہی اور آیت یعنی نشانی سے جنس مراد ہے فرد مراد نہیں اسواسطے پانچ نشانیاں ذکر کرتا ہے پہلی نشانی یہ کہ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ بیشک میں بناتا ہوں تصویر واسطے تمھارے مٹی سے كَهَيْـــَٔةِ الطَّيْرِ مانند شکل پرندے کے فَاَنْفُخُ فِيْهِ پس پھونکتا ہوں اپنی سانس اُس پرندمیں جو مٹی سے بنایا ہے فَيَكُوْنُ طَيْرًا پس ہوجاتی ہے وہ مٹی کی تصویر زندہ جانور اُڑنے والا بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ حکم خدا کے یا اُسکی مشیت سے کہتے ہیں کہ چمگادڑ کی صورت پر مٹی کا جانور حضرت عیسٰی علیہ السلام بناتے اور ہاتھ پر رکھ کر اُسمیں سانس پھونکتے تھے خدا کی قدرت سے وہ مٹی کا جانور اُڑنے لگتا تھا اور زمین وآسمان کے بیچ میں اُڑا کرتا اور یہ کہا ہے کہ لوگوں کی نظر میں اُڑتا تھا اور جب نظر سے غائب ہوجاتا تو مردہ ہوکر زمین پر گر پڑتا تھا دوسری نشانی یہ ہے کہ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ اور اچھا کردیتا ہوں اندھے مادر زاد کو اُسکی بیماری سے اور تیسری نشانی یہ ہے کہ وَالْاَبْرَصَ اور اچھا کرتا ہوں سفید داغ والے کو اُسکی بیماری سے اور چوتھی نشانی یہ ہے کہ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى اور زندہ کرتا ہوں مُردوں کو بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ حکم الٰہی کے اس لفظ کی تکرار توہم الوہیت دفع ہونے کے واسطے ہے کہ مُردہ کو زندہ کرنا بندہ سے نہیں ہوتا اور مفسروں نے لکھا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے چودہ مُردے زندہ کیے اُنہیں سے ایک سام بن نوح تھا کہ اُسے مرے ہوے چار ہزار برس کے قریب گذرے تھے پانچویں نشانی یہ ہے کہ وَاُنَبِّئُكُمْ اور خبر دیتا ہوں تمھیں بِمَا تَاْكُلُوْنَ ساتھ اُس چیز کے جو تم کھاتے ہو وَمَا تَدَّخِرُوْنَ اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو فِيْ بُيُوْتِكُمْ بیچ گھروں اپنے کے مشہور ہے کہ عیسٰی علیہ السلام مکتب میں لڑکوں سے کہدیا کرتے تھے کہ تمھارے ماں باپ نے یہ کھانا کھایا اور تمھارے واسطے فلانی چیز رکھی ہے لڑکے اپنے گھروں میں آتے اور ماں باپ کے کھائی ہوئی اور رکھی ہوئی چیزوں کی کیفیت بیان کردیتے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ ان پانچ معجزوں میں لَاٰيَةً لَّكُمْ البتہ نشانی ہے واسطے تمھارے اور میرے دعوے کے صدق کی دلیل ہے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اگر ہو تم باور کرنے والے کہ یہ باتیں معجزہ ہیں یا ایمان لانیوالے کہ میں پیغمبر ہوں وَمُصَدِّقًا اور آیا ہوں تمھارے پاس باور کرنیوالا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ واسطے اُس چیز کے کہ آگے میرے تھی مِنَ التَّوْرٰىةِ توریت سے کہ وہ حضرت موسٰی علیہ السّلام کی کتاب ہے اور میں اُسکی شہادت بیان کرنیوالا ہوں وَلِاُحِلَّ لَكُمْ اور اسواسطے میں آیا ہوں تا حلال کردوں تم پر بَعْضَ الَّذِيْ بعض اُن چیزوں کی جو موسٰی علیہ السّلام کی شریعت میں حُرِّمَ عَلَيْكُمْ حرام کی گئی تھی اوپر تمھارے جیسے گائے بکری کی چربی اور بعضے پرند اور مچھلیاں اور ہفتہ کے دن کی تعظیم اُٹھا دوں وَجِئْتُكُمْ اور آیا ہوں میں تمھارے پاس بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ساتھ نشانی کے رب تمھارے سے اس سے معجزے اور دلیلیں مراد ہیں اور لفظ آیت کا واحد لانا اس امر پر تنبیہ ہے کہ دلالت میں سب معجزے اور دلیلیں ایک ہی نشانی کا حکم رکھتی ہیں فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو خدا سے میرے حکم کی مخالفت میں وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور حکم مانو میرا راہ حق کی طرف دعوت قبول کرنے میں اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ تحقیق کہ اللہ رب میرا ہے وَرَبُّكُمْ اور رب تمھارا فَاعْبُدُوْهُ پس عبادت کرو اُسکی هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ یہ ہے راہ سیدھی اور منزل مقصود پر پہونچانے والی فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى پھر جب دریافت کرلیا عیسٰے نے مِنْهُمُ الْكُفْرَ یہود سے ایسا کلمہ جس نے دلالت کی اُنکے کفر پر اور حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے قتل میں مشورہ کرنے کو اجتماع تھا

جب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے دعوت اور ہدایت کرنا شروع کی تو یہود لوگ اُنھیں قتل کرنے کے قصد پر اُٹھے عیسےٰ علیہ السّلام ولایت شام سے مصر کی جانب بھاگ گئے اور دریاے نیل کے کنارے ماہی گیروں کا ایک گروہ دیکھا کہ مچھلیاں پکڑتے تھے عیسیٰ علیہ السّلام نے اُن سے کہا کہ یہاں آؤ تو اس سے بہتر شکار اختیار کریں وہ بولے کہ وہ شکار کیا ہو عیسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ آؤ تو دریاے توحید میں توجہ کا جال ڈالیں اگر یہاں شکار ماہی کرتے ہو تو وہاں اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ہِیَ کا شکار کرو اور معالم میں لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آؤ تو لوگوں کو شکار کریں اُنھوں نے پوچھا تو کون شخص ہو فرمایا کہ میں عیسیٰ ابن مریم اللہ کا بندہ اور رسول ہوں وہ ماہی گیر عیسےٰ السّلام کا ایمان لائے بعد اُسکے قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ کہا عیسےٰ نے کون ہو تم میں سے یار میرا کار خدا میں تا قیکہ اللہ کی نصرت اور مدد پہونچے قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ کہا حواریوں نے یعنی ان ماہی گیروں کی جماعت نے اور بعضوں نے کہا ہو کہ حواری لوگ دھوبی اور رنگریز تھے اور حواری کے معنی خاص اور برگزیدہ آدمی کے ہیں ان خاص لوگوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کے جواب میں کہا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ ہم یاری کرنے والے اللہ کے ہیں یعنی اُسکے دین کی نصرت اور مدد کرنیوالے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ ایمان لائے ہیں ہم ساتھ اللہ کے وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○ اور اے عیسیٰ تم گواہ رہو ساتھ اس بات کے کہ ہم مطیع ہیں دین خدا کے پھر اُن لوگوں نے دعا شروع کی رَبَّنَآ اٰمَنَّا اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں بِمَآ اَنْزَلْتَ ساتھ اُس چیز کے جو اُتاری تو نے عیسیٰ علیہ السّلام پر یعنی انجیل وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ اور پیروی کی ہم نے رسول تیرے کی یعنی عیسیٰ علیہ السّلام کی فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ پس لکھ دے تو ہمیں اپنے کرم عمیم کے قلم سے احسان قدیم کے دفتر میں ساتھ اُن لوگوں کے جو تیری وحدانیت اور تیرے انبیا کی نبوت پر گواہ ہیں اور بعضے مفسروں نے کہا ہو کہ کتابت جمع کرنے کے معنی میں ہو اور شاہدین سے جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی امت مرحومہ مراد ہو تو حواریوں کی دعا کے معنی یہ ہوے کہ اے اللہ ہم ہیں درامت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان میں جمع کر دے کہ وہ امت آنحضرتؐ کی برکت سے سب امتوں سے اکمل اور افضل ہو اور بحکم نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ حلواے آخر اور نمک اوّل ہیں **بیت**

اے ختم پیمبران مرسل — حلواے پسیں و ملح اوّل

پیشواے ماست صدر المرسلیں — زامتاں اوست بدر المومنیں

ہست از پیغمبراں او خوب تر — امت او از ہمہ محبوب تر

وَمَكَرُوْا اور مکر کیا اُن لوگوں نے جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے کفر دریافت کر لیا تھا اسطرح پر کہ لوگوں کو اُنھوں نے اُبھارا کہ جہاں کہیں عیسےٰ علیہ السّلام کو دیکھو دفعۃً قتل کر ڈالو اور صحیح یہ ہو کہ انواع واقسام کے حیلوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کیا اور گھر میں قید کر کے رات بھر پہرا رکھا اور صبح تڑکے اکٹھا ہو کر اپنے سردار کو کہ اُسکا نام یہودا تھا گھر میں بھیجا کہ عیسےٰ علیہ السلام کو باہر لاوے اُسی شب حضرت عیسیٰؑ کو حق تعالےٰ نے آسمان پر اُٹھا لیا تھا جیسے ہی یہودا اُس گھر میں آیا عیسیٰ علیہ السلام کو نہ پایا حق تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ اُس پر ڈال دی جب باہر نکلا اور یہ کہنا چاہا کہ عیسیٰؑ یہاں نہیں ہو وہ لوگ اُس سے لپٹ گئے ہر چند وہ کہتا ہی رہا کہ میں فلانا شخص ہوں اور نالہ و فریاد کیا کیا کچھ نہ ہوا سولی پر چڑھا کر لوگوں نے تیر برسائے حق تعالےٰ نے یہی فرمایا کہ اُنھوں نے مکر کیا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ اور خدا نے مکر کی جزا اُنھیں دی کہ اُنھوں نے اپنے ہی یار سردار کو بڑی ذلت اور رسوائی کے ساتھ قتل کر ڈالا وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ اور اللہ خوب بدلہ دینے والا ہے مکاروں کو اِذْ قَالَ اللّٰهُ یاد کر اُسے کہ کہا خدا نے يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ اے عیسیٰ تحقیق کہ میں لینے والا ہوں تجھے

ع ۱۲ ۵ ثلثۃ

لہ دکھا ہمیں اشیا جیسی حقیقت میں ہیں ۱۲ ۔

دنیا سے وَرَافِعُكَ إِلَيَّ اور اُٹھانے والا ہوں تجھ کو طرف اپنے ملائکہ کی قرار گاہ کی طرف وَمُطَهِّرُكَ اور پاک کرنے والا اور نجات دینے والا
تیرا ہوں مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا قصد اور مکر سے اُن لوگوں کے جو کافر ہوئے اور تیرا ایمان نہ لائے وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ اور کرنے
والا ہوں اُن لوگوں کو جنھوں نے پیروی کی تیری یعنی تیری امت کے مومنوں کو فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا اوپر اُن لوگوں کے جو کافر ہوئے
تجھ سے یعنی یہود اور یہ فوقیت اس سبب سے تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی نبوت ثابت کرنے میں حجت اور دلیل کی رو سے نصاریٰ یہود
پر غالب ہوئے یا قیصروں کی مدد کے باعث تلوار کی رو سے نصاریٰ یہود پر غالب آئے اور ہمیشہ غالب رہینگے إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
قیامت تک ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ پھر طرف میرے ہی پھرنا تم سب کا یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور انکے پیروؤں اور منکروں کا فَأَحْكُمُ
بَيْنَكُمْ پس حکم کرونگا راستی اور درستی کے ساتھ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ بیچ اُس چیز کے کہ ہو تم بیچ اُسکے اختلاف کرتے
یہود تو موسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کرتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السّلام کے منکر ہیں اور نصاریٰ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی تصدیق
کرتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان نہیں لاتے اور ثالث ثلثہ کے قائل ہیں اور مسلمان کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ایک ہی ہے
اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے رسول برحق ہیں تو حق تعالےٰ نے فرمایا کہ ان گروہوں کی نسبت میں حکم کرونگا
فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا پس جو لوگ کہ کافر ہو گئے یعنی یہود و نصاریٰ فَأُعَذِّبُهُمْ پس عذاب کرونگا انکو عَذَابًا شَدِيدًا
عذاب سخت فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے قتل اور قید اور جزیہ لازم ہونے اور ذلت و خواری کے سبب سے وَالْآخِرَةِ اور آخرت میں
انواع و اقسام کی سختیوں اور دوزخ میں ہمیشہ رہنے کے سبب سے وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ۝ اور نہیں اُن کافروں کے واسطے یار و مددگار
کہ عذاب روکنے میں انکی مدد کریں وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا اور لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے یعنی امت مرحومہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کام کیے اچھے فَيُوَفِّيهِمْ حفص کے سوا اور قاری فَنُوَفِّيهِمْ پڑھا ہے یعنی پس ہم پورے دینگے انھیں اور حفص يُوَفِّيهِمْ پڑھتا ہے یعنی
خدا پورے دیگا انھیں أُجُورَهُمْ اجر اور ثواب اُنکے دنیا میں نیکنامی اور عقبیٰ میں دوست کامی کے سبب سے وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝
اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو ذَٰلِكَ یہ کلام جو انبیا علیہم السلام کے قصوں میں مذکور ہوا نَتْلُوهُ عَلَيْكَ پڑھتے ہیں ہم اُسے اوپر
تیرے مِنَ الْآيَاتِ اور وہ علامت نبوت اور دلائل رسالت سے ہے وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ اور وہ ذکر ہے کہ محکم ہے خلل پڑنے اور زلل
پیدا ہونے سے یعنی قرآن لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا قصہ بیان ہونے کے بعد نجران کے نصاریٰ نے زبان اعتراض کھولی اور بولے کہ
اے محمدؐ تم عیسیٰ کو کیوں گالی دیتے ہو اور اُنکا نام بندہ رکھتے ہو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معاذ اللہ عبد اللہ نام عیسیٰ
کے واسطے گالی اور دشنام ہو وہ بندہ ہے ہمارے خدا کا رسول اور کلمہ ہے ڈالا ہوا بتول عذرا یعنی حضرت مریم میں نصاریٰ کو بڑا غصہ آیا بولے
کہ بھلا کوئی بھی انسان تو نے دیکھا ہے کہ بے باپ پیدا ہو حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی کہ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ تحقیق کہ عیسیٰ کی صفت
اور مثال اور اُسکی عجیب و غریب شان عِندَ اللَّهِ نزدیک اللہ کے یعنی اُسکے علم و قدرت میں کہ باپ کے بغیر انسان پیدا کرتا ہے كَمَثَلِ
آدَمَ مانند صفت اور مثال آدم کے ہے اور اے نصاریٰ تم اس بات کی تصدیق کرتے ہو کہ آدم بے ماں باپ کے پیدا ہوا حال آنکہ اُسے خدا
کا بیٹا تم نہیں کہتے پھر جو شخص کہ ماں کے پیٹ سے بے باپ کے پیدا ہوا اُسے خدا کا بیٹا کیوں کہتے ہو اور بعض مفسروں نے کہا ہے کہ عیسےٰ
اور آدم علیہما السلام کا باہم مثل ہونا بعض اوصاف میں شریک ہونا ہے پس عیسےٰ علیہ السلام اور آدم علیہ السلام کے مثل ہیں دو طرفوں کے
ایک میں کہ باپ کا نہ ہونا ہے یا عیسےٰ علیہ السلام ایک مخلوق ہیں خارج عادت مستمرہ سے اور امام قشیری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ دونوں کو خاص کیا

ساتھ پاک کرنے اُنکی روح کے گذرنے سے گذرگاہ اصلاب پر اور باہم شل ہونے کی وجہ حقیقت میں ظہور دونوں پیغمبروں کا ہی محض قدرت سے خلاف عادت کے طور پر پھر حق تعالےٰ حضرت آدم کو پیدا کرنے کا بیان فرماتا ہی کہ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ پیدا کیا خدا نے قالب اُس کا خاک سے ثُمَّ قَالَ لَهٗ پھر کہا اُس پتلے سڈول کو کہ میرے حکم سے کُنْ ہو جا زندہ روح کے ساتھ فَيَكُوْنُ ۝ پس ہو گیا زندہ حق تعالےٰ تنبیہ فرماتا ہی کہ خاک کو میں نے کہا کہ آدم ہو جا اور رہوا کو کہا کہ عیسیٰ ہو جا اَلْحَقُّ یہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر کہی گئی صحیح اور درست ہے اور پیغام ہی پہونچا ہوا مِنْ رَّبِّكَ رب تیرے سے تیرے پاس فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ ہے پس نہ ہو تو شک لانے والوں میں سے یہ اُس خبر کا یقین زیادہ کرنے اور اسپر ثابت رہنے کی تاکید ہی اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ ظاہرا یہ خطاب جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی مگر اس خطاب سے مقصود امت محمدی ہی یعنی اے مسلمانو تم اُن لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو شک لاتے ہیں اس بات میں کہ عیسیٰ کی مثل آدم علیہما السلام کی مثل کے مانند ہی اور اے مسلمانو تم نصاریٰ کی طرح شک میں نہ پڑو کہ وہ تو ظن اور گمان کی تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں اور اس تمثیل کے نور کی چمک اُنھوں نے نہ دیکھی **ابیات**

زاسرار یقیں حرفے نخواندند — بزندانِ گماں محبوس ماندند

بد نیساں گشتہ ظاہر آفتابی — بہ پیش دیدۂ ایشاں حجابی

چہ بیند چشمِ نابینا ز خورشید — چہ داند دیو سرِ جام جمشید

فَمَنْ حَآجَّكَ پھر جو کوئی جھگڑے اور لڑے فِيْهِ بیچ باب عیسیٰ کے مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ بعد اس کے کہ آیا تجھے مِنَ الْعِلْمِ علم سے عیسیٰ کے حال سے کہ وہ خدا کا رسول اور بندہ ہی فَقُلْ تَعَالَوْا پس کہدے اُنھیں کہ آؤ باہم بددعا کرنے کو نَدْعُ بلائیں ہم اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ بیٹوں اپنے اور بیٹوں تمہارے کو وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ اور عورتوں اپنی اور عورتوں تمھاری کو وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ اور قریبوں اپنے اور قریبوں تمھارے کو ثُمَّ نَبْتَهِلْ پھر کوشش کریں ہم تضرع اور دعا میں یا ایک دوسرے پر لعنت طلب کریں فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ پھر کریں ہم لعنت خدا عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ اوپر جھوٹوں کے یعنی جھوٹوں پر نفرین کریں جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے پیشواؤں کو بلا کر فرمایا کہ جس قدر ہم دلیلیں زیادہ دیتے ہیں تم عداوت اور نزاع بڑھاتے ہو اب آؤ تو مباہلہ میں مشغول ہوں تا کہ اس بات میں امتیاز ہو جائے کہ سچا کون ہے جھوٹا کون حق پر کون ہی باطل پر کون نصاریٰ اس صورت پر راضی ہو گئے وقت اور جگہ بھی مقرر کر دی دوسرے دن جناب رسول اعظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو گود میں اُٹھایا اور حضرت امام حسن علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا جناب سیدۃ النسا حضرت بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا پیچھے اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ساتھ چلے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ میں جب دعا کروں تم آمین کہنا اُس طرف نصاریٰ بڑے تامل کے بعد مباہلہ سے پشیمان ہوئے اور اپنی بہتری صلح میں دیکھی باایں ہمہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم وسلم کے برابر صف باندھی جب اُنکے سردار نے حضرت سرور انبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کو اہل بیت سمیت دیکھا چلایا کہ یارو ان بزرگواروں کی بد دعا سے بچو قسم خدا کی میں دیکھتا ہوں کہ اگر خدا سے چاہیں تو پہاڑوں کو جگہ سے ہٹا دیں اور میں یقین جانتا ہوں کہ اگر ان کے ساتھ بد دعا کرو گے تو ایک نصرانی بھی تمام روئے زمین پر زندہ نہ رہے گا پس اس بات پر صلح کر لی کہ ہر سال دو بار کر کے دو ہزار حلے نذر دیا کرینگے اور تیس زرہیں عمدہ مسلمانوں کو حوالہ کیا کریں گے اس طور پر صلحنامہ لکھ کر اپنے گھروں کو پھر گئے

اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نجران کے سردار میرے ساتھ مباہلہ کرتے تو حق تعالے اُنھیں مسخ کر کے اُنپر آگ نازل کرتا اور سب نجران والے بلکہ جن چڑیوں کے گھونسلے اُنکے مکان کی چھت میں تھے سب ہلاک ہو جاتیں اِنَّ هٰذَا تحقیق کہ یہ قصے جو مذکور ہوئے لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ البتہ وہ ہی خبر صحیح اور درست وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اور نہیں ہی کوئی معبود لائق عبادت کے اِلَّا اللّٰهُ ط مگر اللہ کہ عبادت کا استحقاق اُسی کے واسطے ثابت ہی وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ تعالے لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ البتہ وہی ہی غالب ورقوی اور محکم کار فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر پھر جائیں نصارے اور مباہلہ سے انکار کریں فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ جاننے والا ہی فساد تباہکاروں کا ضمیر کی جگہ اسم ظاہر رکھنا اس بات کی تنبیہ ہی کہ راہ توحید سے انکار کرنا ہی فساد کی حقیقت ہے بیت ع ۶ ۵

ہر کہ بریں رہ نہ رفت راہ بجائی نبرد ہر کہ ازیں رُخ بتافت رُوے رہائی ندید

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ کہہ کہ اے اہل کتاب یہ خطاب نصارے کے ساتھ ہی قتادہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ کے یہود بھی اس خطاب میں داخل ہیں اور خطاب کا مضمون یہ ہی کہ تَعَالَوْا اٰوِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ طرف بات راست و درست کے کہ برابر ہے بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ درمیان ہمارے اور تمھارے یعنی ایسی بات کہ لوگوں کو اُسمیں یکساں ہونا چاہیے اور یہاں بات سے تین چیزیں مراد ہیں اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ ایک یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ کو یہ عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کی عبادت کرنے میں یہود و نصارے کی طرف اشارہ ہی وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اور دوسری یہ کہ شریک نہ کریں ہم خدا کے ساتھ کسی چیز کو اور یہود و نصاریٰ دونوں کا شرک ظاہر ہی وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اور تیسری یہ کہ نہ پکڑیں بعضے ہمارے بعضوں کو اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا سوا خدا کے یعنی بعض نصارے کا بعض کو خدا ٹھہرالینا یہ تھا کہ اپنے علما اور زہاد کا سجدہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کمال ریاضت کی وجہ سے اُنکی ذات میں لاہوت کے حلول کرنے کا اثر ظاہر ہوا اور بعض یہود کا بعض کو خدا ٹھہرالینا یہ تھا کہ حلال و حرام کر دینے میں اپنے علما کی طاعت کرتے تھے فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر جائیں اہل کتاب اس کلمۂ عدل سے فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ پس کہدو تم اے پیغمبر اور اصحاب کہ گواہ رہو تم ساتھ اس بات کے کہ ہم لوگ مسلمان ہیں يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ اے یہود و نصارے لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ کیوں تم دونوں گروہ جھگڑتے ہو دین ابراہیم میں یہود کا دعوے تو یہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصاریٰ کہتے تھے کہ نہیں وہ نصرانی تھے حقتعالے نے فرمایا کہ اُسکے دین میں تم کیوں جھگڑتے ہو اور اُسے یہود و نصارے کہتے ہو وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ حالانکہ نہیں بھیجی گئی توریت کہ یہود اُسکی شریعت پر عمل کرتے ہیں اور نہ انجیل کہ نصارے اُسکا حکم مانتے ہیں اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ط مگر بعد زمانہ ابراہیم کے اور یہ امر تحقیق ہی کہ حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ سے ہزار برس اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے دو ہزار برس قبل تھے اور جب وہ ان دونوں پیغمبروں سے اور ان کی شریعت اور امت سے مقدم تھے تو اُنکی طرف یہودی اور نصرانی ہونے کی نسبت کیونکر کوئی کر سکے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کیا نہیں دریافت کرلیتے ہو اور اپنی بات نہیں سمجھتے ہو هٰۤاَنْتُمْ حق تعالی آگاہ فرماتا ہی کہ سن رکھو تم ہو هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ وہ گروہ کہ جھگڑے تم اور حجت کی تم نے فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ بیچ اُس چیز کے کہ تمھیں ساتھ اُسکے علم ہی یعنی محمد مصطفے علیہ الصلوٰۃ والثنا کی نعت توریت و انجیل میں تم نے پڑھی تھی اور اُسے تم نے بدل دیا فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ پھر کیوں جھگڑتے ہو اور حجت کرتے ہو فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ط بیچ اُس چیز کے کہ نہیں ہی تمھیں ساتھ اُسکے علم یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ کہ تمھاری کتاب میں نہیں ہی کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا

جانتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تم دونوں میں سے کسی کے دین پر نہ تھے وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور تم نہیں جانتے حقیقت حال انکی
مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ نہ تھا ابراہیم يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا یہودی اور نصرانی وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا ولیکن تھا پاک اور موحد
اور بُرے عقائد سے منحرف مُّسْلِمًا ط خلوص رکھنے والا اور تسلیم کرنے والا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اور نہ تھا شرک کرنیوالوں
میں سے یہ اشارہ ہے اہل کتاب کی طرف کہ عیسیٰ اور عزیر علیہما السّلام کی الوہیت کے اعتقاد کے سبب سے مشرک ہوگئے اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ
تحقیق کہ سزاوار تر لوگوں کے بِاِبْرٰهِيْمَ ساتھ دین ابراہیم کے لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ البتہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے پیروی کی اُنکی اور اُسکے
حکم کی وَهٰذَا النَّبِيُّ اور یہ پیغمبر کہ اُنکی ملت پر ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پیغمبر کا اہل کتاب میں سے نامی
آدمیوں کے ایک گروہ نے جھگڑے کے طور پر مسلمانوں سے آکر کہا کہ ہم حضرت ابراہیمؑ کی تعظیم کرنے کے زیادہ سزاوار ہیں اسواسطے کہ وہ یہودی
اور نصرانی تھا اور محمدؐ کو حسد آیا کہ وہ اپنے تئیں ملت ابراہیم کے ساتھ منسوب کرتا ہے یہ آیت اُن لوگوں کا قول رد کرنے میں نازل ہوئی اور بات
بہت صحیح ہے کہ یہ آیت نجاشی رحمہ اللہ تعالےٰ کے قول کے موافق نازل ہوئی اُسوقت جبکہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مسلمانوں کی
ایک جماعت کے ساتھ مکۂ معظمہ سے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور قریش نے عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو تحفہ دے کر نجاشی کے پاس
بھیجا تاکہ مسلمانوں کو انکے حوالہ کردے غرضکہ مجلس مقرر کی حضرت جعفر نے عمرو اور عبداللہ سے مناظرہ کر کے انھیں معقول اور ملزم کر دیا
نجاشی نے حضرت جعفر کو قرآن پڑھنے کا حکم کیا نجاشی کو اور اُسکے تابعوں کو قرآن شریف سننے میں رقت اور گریہ وزاری پیدا ہوئی
نجاشی نے حضرت جعفر اور اُنکے گروہ سے کہا کہ تم ڈرو نہ اسواسطے کہ ابراہیمؑ کے گروہ کو تفرقہ اور پراگندگی نہ پہونچے گی عمرو بولا کہ ابراہیم کا گروہ
کون لوگ ہیں نجاشی نے جواب دیا کہ یہ گروہ جنھیں تو دیکھتا ہے اور یہ پیغمبر جسکے پاس سے یہ لوگ آئے ہیں عمرو کو یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی
دعوےٰ کیا کہ ابراہیم ہم میں سے تھے اور ہم ہی اُسکے ساتھ بہت سزاوار ہیں حق تعالےٰ نے نجاشی کی اُس بات کے موافق جو اُس نے حبشہ میں کہی تھی
یہ آیت مدینہ منورہ میں نازل فرمائی کہ ابراہیم علیہ السّلام کے ساتھ بہت سزاوار ہمارا پیغمبر اور اُسکے اصحاب ہیں وَاللّٰهُ وَلِيُّ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور اللہ مسلمانوں کا دوست اور اُنکے کام بنانے والا ہے وَدَّتْ آرزو کرتا ہے طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
ایک گروہ یہود کا لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ط یہ کہ تمھیں گمراہ کردیں یہ خطاب حذیفہ اور عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے اسواسطے کہ یہود انھیں اپنے
دین کی طرف بلاتے تھے جیساکہ سورۂ بقر میں مذکور ہوا اور چاہتے تھے کہ راہ راست سے انھیں گمراہ کردیں وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ
اور گمراہ نہیں کرتے مگر ذاتوں اپنی کو اسواسطے کہ دوسرے کو گمراہ کرنے کا وبال اُن ہی پر پڑیگا وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور نہیں جانتے کہ اور وں
کو بہکانے کا نقصان اور ضرر اپنی ہی ذات کو پہونچاتے ہیں يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ اے گروہ یہود و نصاریٰ لِمَ تَكْفُرُوْنَ کیوں کافر ہوتے
ہو بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتھ قرآن کے یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کے ساتھ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ حالانکہ تم گواہی
دیتے ہو کہ توریت اور انجیل حق ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت دونوں میں موجود ہے يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ اے گروہ یہود
لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ کیوں ملاتے ہو حق کو بِالْبَاطِلِ ساتھ باطل کے یا کیوں ملاتے ہو اصل توریت کو اپنی تحریف کی ہوئی سے
یا کیوں چھپاتے ہو اُس اقرار کو جو نبی آخر الزماں کی بعثت کے قبل تم کرتے تھے اُس انکار سے جو بعثت کے بعد کرتے ہو وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ
اور کیوں چھپاتے ہو سچی بات کو کہ وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور صفت ہے وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور
حال یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ وہ حق ہے یا یہ جانتے ہو کہ حسد سے اُسے تم چھپاتے ہو اور عداوت سے پوشیدہ کرنے میں کوشش کرتے ہو اور بعضے مفسرین نے

ع ۸

کہا ہو کہ اُسکے معنی یہ ہیں کہ تم چھپاتے ہو اور جانتے ہو کہ یہ بات پوشیدہ نہ رہے گی اسواسطے کہ عنایت الٰہی سے جو چراغ روشن ہو ہر ایک ٹھنڈی سانس بھرنے والے کی پھونک سے نہیں بجھتا اَللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ بیت

لشکر باد گر جہاں گیرد
شمع خورشید زاں نمی میرد

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ اور کہا ایک گروہ نے مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ یہود میں سے اور وہ بارہ آدمی تھے خیبر اور عرینہ کے ان آدمیوں نے اتفاق کر لیا کہ کچھ دن چڑھے مکر اور حیلہ کی رو سے دین محمدی میں داخل ہوں اور کچھ دن رہے ظاہر کریں کہ ہم نے اپنی کتاب میں غور و تامّل سے دیکھا اور اپنے علما اور زیادہ سے بڑا مناظرہ اور مجادلہ کیا تمھارے دین محمدی کا باطل ہونا اور تمھارے آئین کا فاسد ہونا ہم پر ظاہر ہو گیا جس نبی آخر الزماں کا وعدہ ہماری کتاب میں ہو اُسکی نشانیاں تمھارے نبی میں موجود نہیں تو ممکن ہو کہ اس حیلہ اور فریب سے اصحاب نبی میں سے بعضے تردد اور شبہہ میں پڑجائیں اور کہیں کہ یہ لوگ اہل کتاب ہیں ایسی بات بیہودہ طور سے نہ کہیں گے اور جو بات حق ہو جان بوجھ کر اُسے نہ چھپائیں گے شاید کہ بعض اصحاب دین محمدی سے منحرف ہو کر ہمارے دین میں آجائیں حق تعالےٰ نے اُنکے اس مکر سے مسلمانوں کو اطلاع دی اور یہ آیت بھیجی کہ اہل کتاب کے ایک گروہ یعنی اُن بارہ آدمیوں نے آپس میں کہا ہو اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ ایمان لاؤ یعنی زبان سے اقرار کرلو اُس چیز کا کہ اُنْزِلَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جو اُتاری گئی ہو ایمان والوں پر یعنی قرآن وَجْهَ النَّهَارِ اوّل دن میں وَاکْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ اور کافر ہو جاؤ اور انکار کرو آخر دن میں اُس چیز سے جس کا اول دن میں اقرار کیا ہو لَعَلَّهُمْ شاید کہ مسلمان لوگ اقرار کے بعد تمھارے انکار سے شک میں پڑ کر یَرْجِعُوْنَ ○ پھر جائیں اپنے دین سے جب خیبریوں نے دیکھا کہ اُنکا مکر ظاہر ہو گیا تو مدینہ کے یہود کو وصیت کی وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اور تصدیق نہ کرو اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَکُمْ مگر اُسی شخص کی جو پیروی کرے دین تمھارے کی کہ یہودی ہو نا ہو قُلْ اِنَّ الْھُدٰی کہدے اُن سے کہ بیشک دین حق ھُدَی اللّٰهِ دین خدا ہی یعنی دین اسلام قول یہود اور رد قول یہود کے درمیان میں یہ جملہ معترضہ تھا پھر حق تعالےٰ اُنکے کلام کا تتمہ بیان فرماتا ہو کہ اپنے دین والوں کے سوا اور کسی کی تصدیق نہ کرنا اور باور نہ کر لینا اَنْ یُّؤْتٰٓی اَحَدٌ یہ کہ دیا ہو کسی کو مِّثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ مانند اُسکے جو تمھیں دیا ہی علم فضل حکمت اَوْ یُحَآجُّوْکُمْ اور یہ بھی باور نہ کرنا کہ مسلمان تم سے جھگڑینگے عِنْدَ رَبِّکُمْ پاس رب تمھارے کے اسواسطے کہ تمھارا دین بہت صحیح اور درست ہو اور تمھاری دلیل بہت کھلی ہوئی اور بہت قوی ہو قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ کہہ کہ بیشک برتری اور بہتری یا زیادتی علم و حکمت میں بِیَدِ اللّٰهِ بیچ ہاتھ اللہ کے ہو اور اُسی کے دست تصرف میں ہو یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ دیتا ہو اُسے جسکو چاہتا ہو وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور اللہ بہت رحمت والا ہو عَلِیْمٌ ○ جاننے والا ہو فضل عطا فرمانے میں مستحقوں کو یَّخْتَصُّ خاص کرتا ہو بِرَحْمَتِهٖ ساتھ اسلام یا قرآن یا نبوت کے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے اور جسکو جانتا ہو کہ یہ فضل کا مستحق ہو وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○ اور خدا صاحب فضل بڑے کا ہو مومنوں پر وَمِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اور اہل کتاب میں سے مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ کوئی ایسا ہو کہ اگر امین کرے تو اُسے بِقِنْطَارٍ ساتھ بارہ سو اوقیہ کے مال سے یُّؤَدِّهٖٓ اِلَیْکَ تو ادا کر دے وہ مال طرف تیرے اور وہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے کہ قریش میں سے ایک شخص نے بارہ سو اوقیہ سونا اُنھیں امانت دیا اور اُنھوں نے پھر وہ اُس شخص کو ادا کر دیا وَمِنْهُمْ اور انہیں سے مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ کوئی ایسا ہے کہ اگر اُسے امین کرے تو بِدِیْنَارٍ ساتھ ایک دینار کے لَّا یُؤَدِّهٖٓ اِلَیْکَ نہ ادا کرے نہ پھیر دے تجھے اِلَّا مَا دُمْتَ مگر یہ کہ جب تک رہے تو عَلَیْهِ قَآئِمًا اُسکے سر پر کھڑا تقاضے کے واسطے اور وہ فنحاص بن عازورا تھا احبار یہود میں سے کہ ایک دینار اُسے کسی نے امانت دی

ل‍ه انتظر پورا کرنے والا ہے نور اپنے کا ۱۲

اور اُس نے اُسمیں خیانت کی ذٰلِكَ یہ خیانت یہود کی بِاَنَّهُمْ قَالُوْا بسبب اسکے ہی کہ کہا اُنھوں نے لَيْسَ عَلَيْنَا نہیں ہم پر فِي
الْاُمِّيّٖنَ بیچ خیانت کے ساتھ عرب کے جو لکھ پڑھ نہیں سکتے سَبِيْلٌ ۚ کچھ گناہ اور عذاب آخرت میں یہود کا اعتقاد یہ تھا کہ جو کوئی توریت
نہ جانے وہ امّی ہی اور اُمّی کا مال اپنے واسطے حلال جانتے تھے اور یہ بھی کہتے تھے کہ توریت نے ہمارے واسطے یہ امر درست کر دیا ہی کہ اپنے دین
کے مخالفوں کے ساتھ ہم خیانت کریں وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں اس بات میں عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اوپر خدا کے جھوٹ اسواسطے
کہ سب ملّتوں اور سب شریعتوں میں امانت ادا کرنے کا حکم ہی وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ خیانت حرام ہی بَلٰى نہ ایسا ہی
کہ تم اعتقاد رکھتے ہو بلکہ عرب سے خیانت کرنے میں تم سے گرفت ہوگی اور حکم یہ ہی کہ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ جو کوئی وفا کرے وہ عہد جو خدا
نے توریت میں اُسکے ساتھ باندھا ہی ادا ے امانت اور ترک خیانت سے وَاتَّقٰى اور پرہیز کرے حلال و حرام کے باب میں فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق
کہ اللہ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ دوست رکھتا ہی پرہیزگاروں کو اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو يَشْتَرُوْنَ بیچتے ہیں اور بدلا
کرتے ہیں بِعَهْدِ اللّٰهِ اُس عہد کو جو خدا کے ساتھ اُنھوں نے باندھا ہی اور وہ عہد ایمان ہی محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وَاَيْمَانِهِمْ
اور جھوٹی قسموں اپنی کو جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صفت کے باب میں اور اُن صفتوں کو بدلنے پر کھاتے ہیں ثَمَنًا قَلِيْلًا
ساتھ قیمت تھوڑی کے وہ کئی صاع جو اور کئی گز کپڑا تھا کہ کعب بن اشرف سے اُنھوں نے لیا ہی اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نعت
بدل کر اس فترا کے ساتھ عوام الناس کے سامنے قسم کھائی اُولٰٓئِكَ وہ عہد شکن اور جھوٹی قسم کھانے والے لَا خَلَاقَ لَهُمْ کچھ نہیں
واسطے اُنکے فِي الْاٰخِرَةِ بیچ آخرت کے ثواب میں سے وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ اور نہ بات کرے گا اُن سے اللہ ایسی بات جس سے
وہ خوش ہوں وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ اور نہ دیکھے گا نظر رحمت سے طرف اُنکے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے وَلَا يُزَكِّيْهِمْ
اور پاک نہ کریگا اُنھیں گناہ کے میل سے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور واسطے اُنکے ہوگا عذاب جسکا دکھ کبھی کاٹے کٹے ہی نہ وَاِنَّ
مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا اور تحقیق کہ یہود لوگوں میں سے البتہ ایک گروہ ہی جیسے کعب اور ابو یاسر وحیی کہ نار استی کی رو سے يَلْوٗنَ
اَلْسِنَتَهُمْ پلٹتے ہیں زبانوں اپنی کو بِالْكِتٰبِ ساتھ پڑھنے کتاب کے جو لکھی اور بنائی ہوئی اُنکے علما کی ہی اور وہ جھوٹ بنائی باتیں
عبری زبان میں پڑھتے ہیں لِتَحْسَبُوْهُ تا کہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں مِنَ الْكِتٰبِ توریت میں سے ہی وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ
حالانکہ نہیں ہی وہ توریت سے وَيَقُوْلُوْنَ اور وہ کہتے ہیں کہ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وہ تحریف اور افترا کی ہوئی پاس سے ہی خدا کے
وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور نہیں ہی وہ پاس سے خدا کے وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اور کہتے ہیں اوپر خدا کے جھوٹ کہ جو
اُسکا کلام نہیں اُسے اُسکا کلام بتاتے ہیں وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ جانتے ہیں کہ جھوٹ کہتے ہیں حق تعالےٰ یہود کی تحریف کا حال
بیان فرما کر نصاریٰ کے اُس فترا کا حال بیان فرماتا ہی جو حضرت عیسیٰؑ کے حق میں وہ کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰؑ نے خدائی کا دعویٰ کیا اور
امت کو اپنی عبادت کا حکم فرمایا پس اُنکا قول رد کرنے کو حق تعالےٰ فرماتا ہی مَا كَانَ لِبَشَرٍ ہرگز نہ تھا نہ ہے نہ ہوگا نہ لائق ہی بشر کو یعنی
عیسیٰ علیہ السلام کو اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ یہ کہ دے خدا اُسے انجیل وَالْحُكْمَ اور سمجھ اُسکی اور اُمور اور قضیے فیصل کرنا
وَالنُّبُوَّةَ اور نبوت ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ پھر وہ بشر کہے اپنی امت کو کہ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ ہو جاؤ تم بندے یا عبادت
کرنے والے واسطے میرے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے وَلٰكِنْ كُوْنُوْا اور لیکن کہے گا وہ بشر کہ ہو رَبّٰنِيّٖنَ سچے دین والے اور
مضبوط سمجھ میں بِمَا كُنْتُمْ بسبب اُسکے کہ ہو تم کہ اخلاص کی رو سے تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ سکھاتے ہو دوسروں کو کتاب جو

حق تعالیٰ کی جناب سے نازل ہوئی ہو وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ اور بسبب اسکے کہ ہو تم کو برابر پڑھتے ہوا ور درس کہتے ہو کتاب کا اس آیت کے معنی سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ ربانی وہ شخص ہو جو افادہ اور استفادہ کی وجہ سے علم کو پرورش کرے اور وہ جو محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفن کے وقت کہا کہ مَاتَ الْيَوْمَ رَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ[له] وہ بھی اسی قول کی تائید کرتا ہو اور عارفوں کی اصطلاح میں ربانی وہ مجرد لوگ ہیں جنھوں نے کونین پر لات ماری اور کمال توکل سے غیر خدا کی طرف ملتفت نہ ہوے اور نفس فریبندہ کی صفتوں پر چار حرف کہے اور خودی سے منھ پھیر کر دوست کی طرف متوجہ ہوے بیت

ریختہ بارانِ عرفاں زسحاب کرمت شستہ نقش غیر را از صفحۂ پندارشاں

اور لطائف قشیریہ میں لکھا ہو کہ ربانی لوگ خدا کے جاننے والے اور راہ خدا میں بُرد بار خدا کے ساتھ قائم غیر خدا سے فانی اُنکا سننا حق تعالیٰ سے ہو اور کہنا بھی اُسی سے مصرع باو گویند انچہ از وی شنوند ۞ وَلَا يَأْمُرَكُمْ اور نہیں لائق اُسے جسے خدا نے پیغمبر کیا کہ حکم کرے تمھیں اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰئِكَةَ یہ کہ پکڑو فرشتوں کو وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اور پیغمبروں کو خدا فرشتہ اور نبی کی تخصیص اسواسطے ہے کہ بعضے مشرکوں نے فرشتوں کی عبادت کی اور یہود و نصاریٰ نے پیغمبروں کی کہ وہ پیغمبر عیسیٰ اور عزیر علیہما السّلام ہیں اَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ کیا حکم کرتا ہو وہ پیغمبر تمھیں ساتھ حق چھپانے اور شرک کرنے کے بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ بعد اسکے کہ ہو تم مطیع دین اسلام کے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ اور یاد کرو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہ لیا خدا نے مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ عہد و پیمان پیغمبروں کا اور اُنکی امتیں عہد لینے میں انبیا کی تابع ہیں اور یہ بڑا عہد ہو کہ حق تعالیٰ نے سب پیغمبروں سے لیا کہ تم اور تمھاری امتیں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائیں اور عہد کا مضمون اسطرح پر ہو کہ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ جو کچھ دوں میں تمھیں مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ کتاب اُتاری ہوئی اور اسکی سمجھ سے ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ پھر آئے تمھارے پاس رسول میرا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ باور رکھنے والا اور سچا کرنیوالا اُس چیز کو کہ تمھارے پاس ہو کتاب اور حکمت سے لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ البتہ ایمان لاؤ تم ساتھ اُسکے وَلَتَنْصُرُنَّهٗ اور یاری اور مددگاری کرنا تم اُس کی اپنی ذات سے اگر تمھارے زمانہ میں آئے ورنہ اُسکی صفتیں اور نعتیں بیان کر کے اپنی امتوں کو اُسکی یاری اور مددگاری کا حکم کر دینا قَالَ کہا اللہ نے انبیا کو اُنپر یہ عہد پیش کر کے ءَاَقْرَرْتُمْ کیا اقرار کیا تم نے وَاَخَذْتُمْ اور لیا تم نے عَلٰى ذٰلِكُمْ اوپر اُسکے جو ہم نے کہا اِصْرِيْ عہد میرا اس طور پر کہ اُسے پورا کرو قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا کہا انبیا علیہم السّلام نے کہ اقرار کیا ہم نے اور عہد قبول کر لیا ہم نے قَالَ فَاشْهَدُوْا کہا خدا نے کہ گواہ رہو تم ایک دوسرے کے اقرار پر یا فرشتوں کو حکم فرمایا کہ گواہ رہو انبیا کے اقرار پر وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ اور میں کہ خدا ہوں تمھارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں اس اقرار پر فَمَنْ تَوَلّٰى پھر جو کوئی پھر جائے اور انکار کریگا اس رسول مقبول کا ایمان لانے اور اُسکی مدد کرنے سے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اس عہد و پیمان کے فَاُولٰٓئِكَ پس وہ انکار کرنے والے هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وہ فرمان اور ایمان سے باہر نکل جانے والے ہیں یا عہد پیمان سے نکل جانیوالے ہیں اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ کیا سوا دین خدا کے يَبْغُوْنَ بکر کی قرأت تَبْغُوْنَ ہو یعنی اے عہد توڑنے والو کیا دین خدا کے سوا اور دین تم چاہتے ہو اور حفص کی قرأت يَبْغُوْنَ ہو یعنی عہد شکن کیا دین خدا کے سوا اور دین چاہتے ہیں وَلَهٗٓ اَسْلَمَ اور واسطے خدا کے مطیع ہو مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی بیچ آسمانوں کے ہیں وَالْاَرْضِ اور جو کوئی بیچ زمین کے ہیں طَوْعًا وَّكَرْهًا ساتھ رغبت کے اور ساتھ کراہت کے یعنی چاہیں خواہ نہ چاہیں سب کو خدا کی اطاعت ہی کرنا چاہیے اور بعضوں نے کہا ہو کہ اہل آسمان رغبت سے

[له] لہ دراآج کے روز خدا شناس اس اُمت میں ۱۲

ع۹

فرمانبردار ہیں اور اہل زمین بعضے رغبت سے اور اکثر کراہت سے یا جن وانس کے سوا اوروں سے خدا کی اطاعت خوشی سے ہے اور جن وانس سے ناخوشی کے ساتھ وَاِلَیۡهِ یُرۡجَعُوۡنَ ۝ بکر کی قرأت تُرۡجَعُوۡنَ ہے یعنی اور طرف اُسکے پھیرے جاؤ گے تم سب اہل زمین اور اہل آسمان اور حفص کی قرأت یُرۡجَعُوۡنَ ہے یعنی اللہ کی طرف پھیرے جائیں گے خوشی سے اطاعت کرنے والے اور ناخوشی سے اطاعت کرنے والے قُلۡ اٰمَنَّا کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ایمان لائے ہیں ہم بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے کہ یکتا ہے ذات میں اور بے ہمتا ہے صفات میں وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡنَا اور ایمان لائے ہیں ہم ساتھ اُس چیز کے جو اُتاری ہے اوپر ہمارے یعنی قرآن وَمَاۤ اُنۡزِلَ اور ساتھ اُس چیز کے جو نازل کی گئی ہے عَلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ اوپر ابراہیم اور اُسکے دو بیٹوں اور پوتوں پر اور انکی کتاب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وہی صحیفے تھے اسواسطے کہ یہ شریعت ابراہیم پر تھے وَمَاۤ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی اور ساتھ اُسکے جو دی ہے موسیٰ کو کہ وہ توریت ہے وَعِیۡسٰی اور ساتھ عیسیٰ کے کہ وہ انجیل ہے وَالنَّبِیُّوۡنَ اور ساتھ اُن کتابوں کے جو دی گئی ہیں اور پیغمبروں کو جیسے شیثؑ اور ادریسؑ، داؤدؑ حیقوق شعیب علیہم السلام کو اسواسطے کہ اُنپر کتابیں نازل ہوئی تھیں مِنۡ رَّبِّهِمۡ پاس سے اُن کے رب کے لَا نُفَرِّقُ جدائی نہیں ڈالتے ہم بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ درمیان کسی کے اُنمیں سے یعنی سب انبیا کا ہم ایماں لاتے ہیں یہ نہیں کہ بعض کا ایمان لاتے ہیں اور بعض کا نہیں جیسے یہود و نصاریٰ کا حال ہے وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ۝ اور ہم واسطے خدا کے مطیع ہیں امر و نہی میں وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا اور جو کوئی چاہے سوا دین اسلام کے اور کوئی دین فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡهُ پس قبول نہ کیا جائیگا وہ دین اُس سے وَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۝ اور وہ دین اسلام ترک کرنے کی وجہ سے آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا اور یہ آیت اُن لوگوں کے واسطے تہدید ہے جو دین اسلام کے سوا اور کسی دین کے طالب ہیں اور جو لوگ دین اسلام کی دولت سے مشرف ہو کر دین دولت چھوڑ دیتے ہیں اور مرتد ہو جاتے ہیں اُنکی شان میں حق تعالےٰ فرماتا ہے کَیۡفَ یَهۡدِی اللّٰهُ کیونکر ہدایت کرے اللہ یہ استفہام نفی کے معنی میں ہے یعنی ہدایت نہ کریگا خدا قَوۡمًا کَفَرُوۡا اُس گروہ کو جو کافر ہو گیا بَعۡدَ اِیۡمَانِهِمۡ بعد ایمان اپنے کے کہ وہ ایمان لائے تھے اور یہ بارہ آدمی تھے کہ دین اسلام سے منھ موڑ کر پھر کافروں میں مل گئے تھے جیسے حارث بن سوید اور طعمہ بن ابیرق اور مقیس بن ضبابہ اور مثل انکے کہ پہلے تو خدا کا ایمان لائے وَشَهِدُوۡۤا اور گواہی دی کہ اَنَّ الرَّسُوۡلَ بیشک رسول یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حَقٌّ حق ہیں اور اُنکا قول سچ ہے وَّجَآءَهُمُ الۡبَیِّنٰتُ اور آئی تھیں اُن کے پاس دلیلیں صاف اور ظاہر یعنی قرآن شریف یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے وَاللّٰهُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ اور اللہ ہدایت نہیں کرتا قوم ظالموں کو کہ اُنھوں نے ایمان کے مقام کفر قائم کیا اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ وہ گروہ مرتدوں کا جزا اُنکے مرتد ہو جانے کی یہ ہے کہ اَنَّ عَلَیۡهِمۡ بیشک اوپر اُنکے لَعۡنَةَ اللّٰهِ لعنت خدا کی اور وہ دوری ہے اُسکی رحمت سے وَالۡمَلٰٓئِكَةِ اور لعنت فرشتوں کی اور وہ بیزاری ہے اُن سے وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ۝ اور لعنت سب لوگوں کی اور وہ اُن کی مذمت کرنا ہے خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ہمیشہ رہیں گے لعنت میں یا لعنت کے اثر میں کہ عذاب ہے لَا یُخَفَّفُ نہ ہلکا کیا جائیگا عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ اُن سے عذاب دوزخ کا وَلَا هُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ ۝ اور نہ وہ مہلت دیے جائیں گے دنیا کی طرف رجوع کرنے کے واسطے یا ایک وقت سے دوسرے وقت عذاب کی تاخیر میں اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مگر وہ لوگ جو توبہ کریں جناب احدیت اور حضرت ربوبیت میں مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ پیچھے اس سے کہ پھر گئے ہیں حق سے وَاَصۡلَحُوۡا اور درستی پر لائیں اُس چیز کو جسمیں اُنھوں نے فساد اور خرابی کی ہے فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ غَفُوۡرٌ بخشنے والا گناہگاروں کا ہے رَّحِیۡمٌ ۝ مہربان ہے اُنپر حارث بن سوید کے

بھائی نے یہ آیت ایک امین آدمی کے ہاتھ اپنے بھائی حارث کے پاس بھیجی حارث نے آیت پڑھ کر اُس آدمی سے کہا کہ میں نے ہرگز تجھ سے کبھی
جھوٹ نہیں سُنا اور میرا بھائی بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افترا نہیں کرتا اور رسول بھی خدا پر جھوٹ نہیں جوڑتا اور خدا سب سے زیادہ سچا
ہے پس میں کیوں نااُمید ہوں توبہ کرتا ہوا مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوا اور رجوع کرتے وقت یہی آیت اُن گیارہ آدمیوں پر پڑھی اُنھوں نے
توبہ سے انکار کر کے جواب دیا کہ اب تو ہم مکہ میں رہتے ہیں اور راہ دیکھتے ہیں کہ محمدؐ اور اُنکے یار و مددگار مغلوب ہو جائیں اگر ہمارا یہ مطلب حاصل
ہوا تو فہو المراد ورنہ ہم جب چاہینگے دین اسلام کی طرف رجوع کرلیں گے اور ہماری بھی توبہ قبول ہو جائیگی حق تعالےٰ نے اُنکی شان میں یہ آیت
بھیجی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوے خدا اور رسول کے ساتھ بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ بعد ایمان اپنے کے ثُمَّ
ازْدَادُوْا کُفْرًا پھر زیادہ کیا اُنھوں نے کفر پر کفر یعنی کفر پر ثابت قدم رہے یا یہ معنی ہیں کہ اس آیت توبہ کے ساتھ بھی کافر ہو گئے
لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ ہرگز قبول نہ کی جائے گی اُنکی توبہ وَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو کفر ہی پر قائم ہو رہے
وہی گمراہ ہیں راہ ہدایت سے یا ہلاک ہونیوالے ہیں بدبختی کے میدان میں اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو کافر ہوے وَمَاتُوْا وَھُمْ
کُفَّارٌ اور مر گئے اور وہ کافر تھے یعنی کفر ہی پر مرے فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ پس قبول نہ کیا جائے گا کسی ایک سے بھی اُن میں سے
مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا بھر کر زمین سونا وَّلَوِ افْتَدٰی بِہٖ اور اگرچہ بدلا دے وہ سب سونا یعنی اسقدر سونا جس سے مشرق سے
مغرب تک تمام سطح زمین بھر جائے اگر کوئی کافر عذاب دوزخ سے چھوٹنے کے واسطے فدیہ دے تو اُس سے مقبول نہ ہوگا اُولٰٓئِكَ لَھُمْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور وہ لوگ جو کافر ہیں واسطے اُنکے عذاب ہے اور اُس عذاب میں رنج و الم بے حساب ہے وَّمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝
اور نہ ہوگا واسطے اُنکے کوئی مدد کرنے والوں میں سے کہ عذاب سے بچانے میں اُنکی مدد کرے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا ہرگز
نہ پاؤ گے نیکی اور جو بھلائی تم چاہتے ہو وہاں تک نہ پہونچو گے یا نہ پاؤ گے بہشت یہانتک کہ خرچ کرو اور صدقہ دو مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۵ؕ
اُس چیز سے جسے دوست رکھتے ہو مال میں سے کہ فقیروں پر تصدق کر دیا جاہ کہ اُسکے سبب سے عاجز اور درماندہ لوگوں کی اعانت کرو یا بدن
کہ اُسکی قوت عبادت میں صرف کر دو یا دل کہ اُسے محبت الٰہی کی راہ میں وقف کر دو یا جان کہ رضائے حق کی راہ میں جان پر کھیل جاؤ یا باطن کہ
اُسے تعلق ماسوی اللہ کی آلائش سے پاک رکھو اور بزرگوں نے کہا ہے کہ جو کوئی اپنی محبوب و مرغوب چیز کو دنیا میں خرچ کریگا عقبےٰ میں اپنے
مطلوب کو پہونچے گا اور جو کوئی دنیا و عقبےٰ دونوں سے درگذرے وہ حضرت مولیٰ کے قرب میں پہونچے **بیت**

مے صرف وحدت کسے نوش کرد — کہ دنیا و عقبےٰ فراموش کرد

یہ آیت نازل ہونے کے بعد ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کی کہ یارسول اللہ سب باتوں سے زیادہ بہتر اور خوب اور سب سے بڑھ کر محبوب تر اور مرغوب میرے پاس بیرحا ہے جہاں خدا حکم کرے
وہاں اُسے وضع کیجیے اور بیرحا ایک باغ تھا نہایت مرغوب اور بہت تر و تازہ اور خوب کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گاہ گاہ
اُس باغ میں تشریف لاتے اُسکا پانی پیتے اور میوے تناول فرماتے پس ابو طلحہ کے جواب میں فرمایا واہ شاباش یہ مال بڑے فائدہ کا ہے اور
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ باغ اُسکے قرابت والوں پر تقسیم کر دیا وَمَا تُنْفِقُوْا اور جو کچھ خرچ کرتے ہو مِنْ شَیْءٍ کسی چیز سے
تھوڑی خواہ بہت یا اپنے مال میں سے جن چیزوں کو دوست رکھتے ہو فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ۝ پس تحقیق کہ خدا ساتھ اُسکے دانا ہے وہ
تمھاری نیت کے موافق تمھیں اُسکا بدلا دیگا کُلُّ الطَّعَامِ سب قسم کے کھانے کَانَ حِلًّا تھے حلال لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ واسطے بیٹوں

ع ۱۱ — الجزء الرابع

یعقوب کے لکھا ہو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ یعنی یہود کے ظلم و معصیت کی نحوست اور
وبال سے بعضے پاک اور حلال کھانے جیسے مچھلیوں کے گوشت اور گائے بکری کی چربیاں اور ایسی چیزیں اُن پر ہم نے حرام کردیں یہود یہ بات
سنکر خفا ہوئے اور بولے کہ یہ چیزیں تو ہمیشہ سے حرام چلی آئی ہیں حق تعالے نے اُنکے اس قول کی تکذیب فرمائی اور ارشاد کیا کہ
کھانے کی سب چیزیں یعقوب اور اُسکی اولاد پر حلال تھیں إِلَّا مَا حَرَّمَ مگر وہ چیز جو حرام کرلی إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ یعقوب نے
اوپر ذات اپنی کے اور یہ امر اس طور پر ہوا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام کو ایک مرض پیدا ہوا اُنھوں نے نذر مانی کہ اگر خدا اُنھیں شفا عطا فرمائے
تو جو چیز بہت شوق سے کھاتے پیتے تھے وہ اپنے اوپر حرام کرلیں گے حق تعالے نے اُنھیں شفا دی اُنھوں نے نذر وفا کی اونٹنی کا گوشت اور
دودھ جو سب کھانے پینے کی چیزوں سے زیادہ اُنھیں مطبوع اور مرغوب تھا اللہ سے تقرب حاصل کرنے کو اور اپنی نذر وفا کرنے کی نیت سے
اُنھوں نے اپنے اوپر حرام کرلیا یہود بھی اُنکی پیروی کی راہ سے اُن چیزوں سے پرہیز کرکے بولے کہ توریت میں ان چیزوں کی حرمت کا
حکم ہو حق تعالے نے ارشاد فرمایا کہ جو کہتے ہیں ایسا نہیں ہو بلکہ یعقوب علیہ السلام نے نذر کی وجہ سے یہ چیزیں اپنے اوپر حرام کرلیں مِن قَبْلِ
أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ پہلے سے اسکے کہ نازل کی جائے توریت اور اگر یہود یوں ہی انکار پر اصرار کریں تو قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ
کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ تو صحیح توریت فَاتْلُوهَا پس پڑھو اُسے یعنی اُسکی وہ آیت پڑھو جس میں یہ چیزیں حرام کی ہیں
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○ اگر ہو تم سچے اور جب یہود نے توریت لانے سے انکار کیا تو خاص و عام پر اُنکا بہتان اور افترا کھل گیا فَمَنِ
افْتَرَىٰ پھر جو کوئی افترا کرے اور بہتان باندھے عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ خدا پر جھوٹ حلال اور حرام کردینے میں مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ بعد اسکے
کہ ظاہر ہوگیا کہ حرام کرلینا خود یعقوب علیہ السّلام سے واقع ہوا تھا جناب الٰہی سے حرمت کا حکم نہیں آیا تھا فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○
پس وہ مفتری لوگ وہی ظالم ہیں اور ترک انصاف سے بدتر کوئی ظلم نہیں قُلْ صَدَقَ اللَّهُ قف کہہ کہ سچ کہا خدا نے تحریم کی خبر میں اور یہود کا
کلام جھوٹ تھا فَاتَّبِعُوا پس پیروی کرو مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ ملت ابراہیم کی اور اُنکے دین کی حَنِيفًا ط یہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا
بیان حال ہو کہ دین اسلام پر مستقیم اور اُسکے سوا دوسرے دین سے پھرنے والے تھے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ اور نہ تھے ابراہیم
علیہ السّلام مشرکوں میں سے إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ تحقیق کہ پہلا گھر جو روئے زمین پر وُضِعَ تعمیر کیا گیا اور بنایا گیا لِلنَّاسِ واسطے
لوگوں کے تاکہ اُسکی زیارت کریں لَلَّذِي بِبَكَّةَ وہ گھر ہو جو بکہ میں واقع ہوا اور بکہ شہر کا نام ہے جیسے مکہ یا اُسی بقعہ کا نام
ہو کہ وہ گھر اُس بقعہ میں ہو حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے لوگوں نے سوال کیا کہ کیا کعبہ ہی پہلا گھر ہو جو خدا کی عبادت کے واسطے
بنا آپنے فرمایا کہ نہیں اسکے پہلے بھی عبادت خانے تھے مگر وہ پہلا گھر اس بات میں ہو کہ حق تعالے نے لوگوں کے واسطے اُسے برکت والا
کیا اور اُسکی زیارت کو ہدایت اور رحمت کا سبب مقرر کردیا جیسا کہ اُس نے فرمایا مُبَارَكًا برکت دیا گیا ہو یعنی بڑے فائدے اور بہت خیر کا
مکان ہو اور اُسکی برکت اس درجہ ہو کہ بے طواف اور نماز کے فقط اُسے یوں ہی دیکھنا ثواب میں سال بھر کی نماز کے برابر ہو جو مکہ کے سوا اور
کہیں جائے وَهُدًى اور یہ خانۂ خدا ہدایت ہے لِّلْعَالَمِينَ ○ واسطے اہل عالم کے کہ قبلہ کی معرفت سے اُنھیں ہدایت مند کردیتا ہے
یا مسلمانوں کو بہشت کی راہ دکھانے والا ہو فِيهِ بیچ اُس گھر کے یا حرم میں آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ نشانیاں ظاہر ہیں اُنمیں ایک مَّقَامُ
إِبْرَاهِيمَ ط ہو اور وہ ایک پتھر ہو کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے قدم شریف کا نشان اُسپر تھا اور وہ ایک نشانی نہیں بلکہ چار نشانیاں
ہیں ایک نشانی تو یہ کہ اُس پتھر نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قدم کا اثر قبول کرلیا دوسری اُسمیں ٹخنوں تک قدم ڈوب جاتا

وقف النبی علیہ السلام

تیسری مدت دراز تک وہ نقش قدم باقی رہتا چوتھی باوصف کثرت عدد وہ پتھر محفوظ رہتا اور نشانی یہ ہو کہ وَمَنْ دَخَلَہٗ اور جو کوئی آیا اُس گھر میں كَانَ اٰمِنًا ط ہو گیا امین قتل اور غارت سے یعنی جو گنہگار خانہ کعبہ میں پناہ لے جبتک وہاں رہے اُس سے دست تعرض کوتاہ ہو کوئی تعرض نہیں کر سکتا اور علمانے کہا ہو کہ حج اور عمرہ کے سبب سے جو شخص داخل حرم ہوا وہ امین ہو اُن گناہوں کے عذاب اور مکافات سے جنکا قبل حج مرتکب ہوا تھا اسواسطے کہ قول اصح یہ ہو کہ وہ بخشدیے گئے ہیں ابو النجم صوفی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایک رات میں کعبہ کا طواف کرتا تھا اور نہایت درجہ وقت صاف رکھتا تھا میں نے عرض کیا کہ خدایا تو نے فرمایا ہو کہ وَمَنْ دَخَلَہٗ كَانَ اٰمِنًا حرم میں جو داخل ہوا وہ کس چیز سے امین ہو گیا ہاتف نے آواز دی کہ آمنًا من النار[1] جو لوگ مقام ابراہیم کو ایک آیت یعنی ایک نشانی جانتے ہیں اور حرم میں آنے والے کے امن کو دوسری آیت اور نشانی سمجھتے ہیں اُن کا قول یہ ہو کہ آیات بینات میں سے حق تعالےٰ نے دو ہی کو ذکر کیا اور باقی کو پوشیدہ رکھا تاکہ دلالت کرے اس بات پر کہ آیات بینات بہت ہیں شمار میں نہیں آسکتیں اور مفسر بعض آیات بینات ذکر کرتے ہیں جیسے اُسکی طرف دلوں کی رغبت اور مومنوں کے قبلہ کے ساتھ اُسکا مختص ہونا اور یہ کہ اُس گھر کو جو خراب کرنے کا ارادہ کرتا ہو وہ شرمندہ ہوتا ہو اور کوئی پرندہ کعبہ کی چھت پر نہیں بیٹھتا اور وہ مکان کبھی طواف کرنے والے سے خالی رہتا ہی نہیں اور جو شخص خانہ کعبہ کو دیکھتا ہے اُسکے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور اولیا ہر شب جمعہ کو اُسکے گرد حاضر ہوتے ہیں اور روحانی اور جنات اُس کے طواف کی طرف مائل ہوتے ہیں اور اسکی کھلی ہوئی نشانیاں بہت ہیں بیت

هرچه گفتیم در اوصاف وی از روی کمال ... همچنان هیچ نگفتیم که صد چندان ست

محقق لوگ فرماتے ہیں کہ سینۂ انسان جو کہ ہو اسمیں وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ کی منظوریت کے واسطے پہلا گھر جو بنا وہ خانۂ دل ہو اور تمام اعضائے بدن حضرت دل ہی کی برکت سے راہ حق پاتے ہیں اسواسطے کہ جسوقت نظرات تجلیات ربانی کی چمک کی شعاعیں کسی کے دل پر پڑتی ہیں فتوح کے آثار اور کشود کے انوار اُسکے چہرے سے ظاہر ہوتے ہیں اور وَلٰكِنْ يَّسَعُنِيْ قَلْبُ عَبْدِيْ کی وسعت کی صفت سے متصف ہو کر بِيْ يَسْمَعُ وَبِيْ يُبْصِرُ کے اسرار کا مظہر ہو جاتا ہو اور اس خانۂ دل میں علامتیں ظاہر ہیں کہ اُن علامتوں سے طالب اپنے مطلوب کی طرف راہ ڈھونڈھتا ہو اُنمیں سے ایک مقام ابراہیم ہو کہ مقام تسلیم ہوتا ہے شیخ شبلی قدس سرہٗ نے فرمایا ہو کہ مقام ابراہیم مقام خلت ہے جو شخص اس مقام پر پہونچتا ہو سب آفتوں سے امین ہو جاتا ہو اور حرم ظاہری میں داخل ہونا تیغ دشمن سے امان پانے کا سبب ہے اور حرم باطنی میں داخل ہونا قطعیت دوست کی تلوار سے امین ہو جانے کا ذریعہ ہے اور عاشقوں کے لیے فراق دوست کے رنج سے بڑھکر کوئی رنج نہیں بیت

بہ تیغم گر زنی باکے ندارم ... بہجرانت کشی طاقت ندارم

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ اور واسطے اللہ کے ہو اوپر لوگوں کے حِجُّ الْبَيْتِ قصد خانۂ کعبہ کا مَنِ اسْتَطَاعَ واسطے اُس شخص کے جو استطاعت اور قدرت رکھے اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط طرف اُس گھر کے راہ کی جہت سے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے قول پر استطاعت سے زاد و راحلہ مراد ہو اور امام مالک رحمہ اللہ تعالےٰ کے کلام کے بموجب بدن کی صحت اور چلنے کی قدرت اور ایسا کسب جس سے زاد راہ حاصل ہو اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ زاد و راحلہ اور صحت بدنی ان سب کو استطاعت کہتے ہیں اور امن طریق بھی شرط حج ہو وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی کافر ہو ساتھ فرضیت حج کے فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ غَنِيٌّ بے پرواہ ہو عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ سب اہل عالم سے اور اُس کفر سے کوئی نقصان اُسکی ذات اقدس کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ تارک حج پر وبال ہو قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ کہہ کہ اے اہل کتاب لِمَ تَكْفُرُوْنَ کیوں چھپاتے ہو یا کیوں نہیں ایمان لاتے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ق ساتھ آیتوں کے جو اللہ نے حج فرض ہونے کے باب میں بھیجی ہیں وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ اور خدا آگاہ اور گواہ ہو عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ○

[1] یعنی بے خوف ہے آتش دوزخ سے ۱۲

اوپر اُسکے جو کرتے ہو تم حق پوشی اور آیات ربانی کا کفران قُلْ يَآَهْلَ الْكِتٰبِ کہہ کہ اے اہل توریت لِمَ تَصُدُّوْنَ کیوں باز رکھتے ہو
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے کہ دین اسلام ہے اور کیوں منع کرتے ہو مَنْ اٰمَنَ اُسے جو ایمان لایا ساتھ خدا کے اور دین حق قبول کرلیا
عمار یاسر اور اُنکے رفقا رضی اللہ تعالےٰ عنہم مراد ہیں کہ یہود اُنھیں اپنے دین کی طرف بلاتے تھے تَبْغُوْنَهَا چاہتے ہو واسطے اُس سیدھی راہ کے
عِوَجًا کجی اور انحراف یہود مسلمانوں کو کہتے تھے کہ تمھارے دین میں کجی ہے یعنی یہ شخص تم جس کی پیروی کرتے ہو وہ پیغمبر نہیں ہے جسکا خدا نے وعدہ
فرمایا ہے اور انکی نعت اور صفت جو اُنھوں نے بدل ڈالی تھی وہ اہل اسلام سے بیان کرتے تھے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ دین اسلام میں تم کجی چاہتے ہو
وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ حالانکہ تم گواہ ہو اس بات پر کہ راہ راست اور دین مقبول اسلام ہی ہے اور یہ بات حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علےٰ
نبینا وعلیہما السلام کی وصیت سے تمھیں معلوم ہے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ اور اللہ بے خبر نہیں عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُس چیز سے جو تم کرتے ہو
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہ خطاب انصار رضی اللہ عنہم کے گروہ کی طرف ہے اُن سے حق تعالےٰ فرماتا ہے اِنْ
تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا اگر تم فرمانبرداری کروگے ایک گروہ کی مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یہود سے کہ شاس بن قیس اور اُس کے یار ہیں تو
يَرُدُّوْكُمْ پھیر دینگے تمھیں بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ بعد ایمان تمھارے کے كٰفِرِيْنَ ۝ بے ایمان یعنی اگر شاس اور اُسکے تبعوں کی متابعت کروگے
تو وہ تمھیں مرتد کر دینگے اور یہ شاس حاسد یہودی تھا ہمیشہ مسلمانوں کی بدگوئی اور عیب جوئی کیا کرتا اور چاہتا تھا کہ انصار کی جماعت میں تفرقہ ڈالدے
اور انصار کے دو قبیلے تھے اوس اور خزرج زمانۂ جاہلیت میں ان دونوں کے باہم ہمیشہ جنگ و جدال قائم رہتا جب یہ لوگ مسلمان ہوگئے تو وہ عداوت
اتحاد اور محبت سے مبدل ہوگئی شاس نے حسد کی راہ سے ایک تدبیر نکالی کہ وہ قدیم عداوت ان دونوں گروہ میں تازہ ہو جائے ایک شخص سے کہدیا کہ
اوس اور خزرج کے جوانوں میں بیٹھا کرے اور واقعہ بعاث کہ اُن دونوں قبیلوں میں ایک بڑی لڑائی ہوئی تھی اسکا کچھ ذکر چھیڑے اور وہ قصیدہ
جو اُن دنوں خزرج کی مذمت میں کہا گیا تھا پڑھے غرضکہ جب اُسمیں لڑائی کا ذکر ہوا اور اُس قصیدۂ ہجو کے اشعار خزرجیوں کے گوش زد ہوے
بڑے غصہ سے اُنھوں نے بھی اوس کی ہجو کرنا شروع کی اوسیوں نے ضبط نہ کیا اور خزرجیوں کو بُرا کہنا شروع کیا جھگڑا ہوتے ہوتے لڑائی ہونے لگی
دونوں طرف کے جوانمردوں نے مقابلہ کی ٹھہی پھونک کر محاربہ کا میدان آراستہ کر دیا تیر اور تلوار چلنے ہی لگی میدان جنگ سے غبار اُٹھا مثنوی

زیک جانب گروہے رزم پرداز ۰ زدیگر سوے جمعے در تگ و تاز
درافتادند ہمچوں شیر غراں ۰ بگرز و نیزہ و شمشیر براں

فوراً حضرت جبرئیل علیہ السّلام یہ آیتیں لیکر نازل ہوے اور حضرت خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے معرکہ میں تشریف لاکر دونوں صفوں کے
بیچ میں کھڑے ہوے اور فرمایا کہ باوجود اسکے کہ میں تمھارے درمیان میں ہوں رسوم جاہلیت کا داعیہ رکھتے ہو جب خدا تعالیٰ تم کو اسلام کے سبب سے
معزز و ممتاز کرچکا پھر تم دینداری کا طریقہ چھوڑے دیتے ہو سُنو حق تعالےٰ کیا فرماتا ہے پھر آپنے یہ آیتیں اُنکے سامنے پڑھیں فوراً وہ توبہ کرنے لگے اور
ہتھیار ڈالدیے اور روتے ہوئے باہم لپٹ گئے اور سمجھے کہ اگر یہود کی فرمانبرداری کرتے ہیں تو ایمان سے کفر کی طرف پھرے جاتے ہیں اور حق تعالےٰ
اُن سے اس طرح خطاب فرماتا ہے وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ اور کیوں کافر ہوے جاتے ہو وَاَنْتُمْ تُتْلٰى حال آنکہ تم ہو کہ پڑھا جاتا ہے عَلَيْكُمْ
اٰيٰتُ اللّٰهِ اوپر تمھارے قرآن اللہ کا وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ط اور درمیان تمھارے ہے رسول اُسکا وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی مضبوط
پکڑے دین خدا کو یا اُسکی کتاب کو فَقَدْ هُدِيَ پس تحقیق کہ ہدایت کیا گیا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ طرف راہ سیدھی کے يٰۤاَيُّهَا ع۱۰
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اتَّقُوا اللّٰهَ ط ڈرو خدا سے حَقَّ تُقٰتِهٖ جیساکہ حق ڈرنے کا ہے اکثر علما کے

نزدیک یہ آیت منسوخ ہی اسواسطے کہ جو تقوے کا حق ہی وہ کسی سے بھی نہیں ہو سکتا پس رحمت الٰہی نے اس مشقت شاق اور تکلیف مالایطاق کا بوجھ اس اُمت پر سے اُٹھالیا اور آیت ناسخ بھیجی کہ فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ یعنی پرہیزگاری کرو اُسقدر جسکی تم قدرت رکھتے ہو وَلَا تَمُوْتُنَّ اور نہ مرو اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ مگر یہ کہ تم مسلمان ہو لفظ نہی موت پر واقع ہوا مگر درحقیقت اسلام پر قائم رہنے کا امر ہی تاکہ اسلام ہی پر مریں وَاعْتَصِمُوْا اور مضبوط پکڑو اے انصار بِحَبْلِ اللّٰہِ دین خدا کو کہ وہ مضبوط پکڑ ہی جَمِیْعًا تم سب اور بعضوں نے کہا کہ حبل اللہ سے یہاں قرآن مراد ہی یا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع حق تعالےٰ حکم فرماتا ہی کہ حضرت سید انام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی متابعت کا دامن خوب مضبوط پکڑنے میں تم سب مجتمع رہو اسواسطے کہ جبتک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ظاہری و باطنی خوب مضبوطی کے ساتھ نہ کروگے منزل مقصود کی راہ نہ پاسکوگے اور مطلوب حقیقی تک نہ پہونچ سکوگے۔ رباعی

حقاکہ بے متابعت سید رُسل ۔۔۔ ہرگز کسے بمنزل مقصود رہ نیافت

از ہیچ رہ بہیچ درے رہ نمی دہند ۔۔۔ آنرا کہ زاستانۂ او روئے دل بتافت

وَلَا تَفَرَّقُوْا اور نہ متفرق ہو اُسکی خدمت سے وَاذْكُرُوْا اور یاد کرو نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْكُمْ نعمتیں اللہ کی جو اوپر تمہارے افاضہ فرمائی ہیں اور وہ اسلام ہی اور قرآن اور اُنکے شہر میں رسول علیہ السلام کی ہجرت اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً اُسے یاد رکھو کہ تھے تم ایک دوسرے کے دشمن کہ برابر جنگ کیا کرتے تھے فَاَلَّفَ پھر خدا نے اُلفت ڈالدی بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ درمیان دلوں تمہارے کے ببرکت اسلام اور بدولت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فَاَصْبَحْتُمْ پس ہوگئے تم بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا ساتھ رحمت الٰہی کے بھائی ایک دوسرے کے وَكُنْتُمْ اور تھے تم ضلالت اور جہالت کے سبب عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ اوپر کنارے گڑھے کے مِّنَ النَّارِ آتش دوزخ سے یعنی قریب تھا کہ اُسمیں گر پڑو اگر اُسی حال میں تمھیں موت آتی تو یقینی تم دوزخ میں چلے جاتے فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْہَا پھر چھڑایا تمھیں خدا نے اُس گڑھے سے یا آتش دوزخ سے كَذٰلِكَ جسطرح بیان کی تمھارے حال میں قدیمی نفرت اور نئی محبت اسی طرح یُبَیِّنُ اللّٰہُ بیان کرتا ہی اللہ اور ظاہر فرماتا ہی لَكُمْ اٰیٰتِہٖ واسطے تمھارے دلیلیں اپنی وحدانیت کی لَعَلَّكُمْ تَہْتَدُوْنَ ○ تاکہ شاید ہدایت پر ثابت رہو وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اور چاہیے کہ ہو تم میں سے اُمَّةٌ ایک گروہ کہ وہ لوگ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ بلائیں لوگوں کو طرف نیکی کے یعنی دین اسلام کی طرف یا مومنوں کی الفت باہمی کی جانب اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ بلانے والے مؤذن لوگ ہیں کہ خلق کو خدا کی عبادت کے واسطے بلاتے ہیں وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کریں ساتھ نیکی کے وَیَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھیں منکر سے معروف وہ ہی جو قرآن اور حدیث کے موافق ہو اور منکر وہ ہی جو قرآن اور حدیث کے مخالف ہو اور محققوں کے نزدیک معروف خدمت حق ہی اور منکر صحبت نفس ہی وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ جو داعی خیر امر معروف ناہی منکر ہیں هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہی چھٹکارا پانے والے ہیں وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہ ہو اے مسلمانو كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا مانند اُن لوگوں کے جو متفرق ہوگئے عداوت کی وجہ سے جیسے یہود و نصاریٰ کہ ہر ایک میں فرقے پیدا ہوگئے جیسے عنانیہ اور سامریہ اور ربوشکانیہ یہود کے فرقے ہیں اور ملکانیہ نسطوریہ اور یعقوبیہ نصاریٰ کے فرقے ہیں اور ہر فرقہ دوسرے فرقہ کا دشمن ہی وَاخْتَلَفُوْا اور اختلاف کیا اپنے دین میں یہود نے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی موت کے پانسو برس کے بعد اور نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اُٹھ جانے سے تین سو برس کے بعد اور انکا یہ اختلاف تھا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ بعد اس سے کہ آئی تھیں اُنکے پاس دلیلیں کھلی ہوئی اُنکی کتابوں میں وَاُولٰٓئِكَ اور متفرق اور مخالف لوگ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ واسطے اُنکے ہی عذاب بڑا یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ

اس دن کہ سفید اور روشن ہونگے منھ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ اور کالے ہو جائینگے منھ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ تو جن لوگ
کہ سیاہ ہو جائینگے منھ اُنکے حق تعالے فرماے گا کہ ملامت کر کے اُن سے کہیں اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ کیا کافر ہو گئے تم بعد ایمان اپنے
کے مراد اہل کتاب ہیں کہ اپنے ایمان کے بعد ہمارے پیغمبر علیہ افضل الصلوٰۃ والسّلام سے کافر ہو گئے یا منافق مراد ہیں کہ زبان سے تو اقرار کرتے تھے
اور دل سے انکار یا کافر مراد ہیں کہ میثاق کے دن تو حق تعالے کی ربوبیت کا اقرار کیا اور دنیا میں آکر کافر ہو گئے یا مرتد مراد ہیں کہ سعادت
ایمان حاصل کر کے شقاوت اور بے نصیبی میں گرفتار ہو گئے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ خارجی اور رافضی مراد ہیں کہ سنت اختیار کر کے پھر بدعت میں
گر پڑے فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس چکھو عذاب دوزخ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۞ بسبب اُسکے کہ تھے تم بعد ایمان کے کافر ہو گئے
وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ اور لیکن وہ لوگ کہ سفید ہو گئے منھ اُنکے یعنی مسلمان اور اہل سنت فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ پس رہینگے
بیچ رحمت خدا کے یعنی بہشت میں یہ محل کو حال کے نام کے ساتھ بولنے کے قبیل سے ہے عارف لوگ کہتے ہیں کہ رحمت روح وصال ہے اور شاہد جمال
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۞ یہ سفید اور روشن چہروں والے رحمت یا جنت میں ہمیشہ رہنے والے ہیں تِلْكَ یہ جو مذکور ہوئیں اس سورت
میں خبریں اور احکام اٰيٰتُ اللّٰهِ آیتیں اللہ کی ہیں دھمکیوں اور خوشخبریوں اور وعدے وعید سے نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ پڑھتے ہیں
ہم اوپر تیرے وحی کے ذریعے سے راستی اور درستی کے ساتھ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ اور نہیں ہے اللہ کہ ارادہ کرے ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۞ ظلم کا
اپنی طرف سے جن وانس کے واسطے یعنی اُنپر ظلم نہ کریگا اور بے جرم عذاب میں نہ ڈالے گا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے جو کچھ ہے
ع۸ آسمانوں میں تارے اور ملائکہ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اور جو کچھ ہے زمین میں حیوان نبات جماد وَاِلَى اللّٰهِ اور طرف خدا کے تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۞
پھیرے جائینگے سب کام كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ ہو تم بہتر گروہ کے جو غیب کے خلوت خانہ سے اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ نکالا گیا ہے واسطے
لوگوں کے ایک قول یہ ہے کہ تھے تم بہترین امت سابق علم میں یا لوح محفوظ میں یا انبیاء علیہم السّلام کی کتابوں یا میثاق کے دن کہ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ
کے جواب میں تم نے جلدی کی اور اس امت کی بہتری اس جہت سے ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہے شعر

لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا بِطَاعَتِہٖ   بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

چوں خدا پیغمبر ما را برحمت خواندہ است   افضل پیغمبراں او گشتہ ما خیر الامم

اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس اُمت کی بہتری ان تین صفتوں میں ہے جو حق تعالے بیان فرماتا ہے تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرتے ہو ساتھ معروف کے
اور معروف وہ ہے کہ شارع جسے مستحسن رکھے وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتے ہو منکر سے اور منکر وہ چیز ہے کہ شارع جسے برا شمار کرے وَ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ اور ایمان لاتے ہو تحقیق کی رو سے ساتھ خدا کے اور خدا کے ساتھ ایمان لانا اس بات کو شامل ہے کہ ایمان رکھا ہو اُن سب چیزوں
کا جنکا ایمان لازم ہے اسواسطے کہ خدا کے ساتھ ایمان جب ہی متحقق ہوتا ہے کہ جس چیز کے ایمان کا اُس نے حکم فرمایا ہے کہ اس چیز کا ایمان لاؤ اُس کا ایمان
لائے ہوں وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اور اگر ایمان لائیں اور تصدیق کریں علمائے بنی اسرائیل اُسے جو پیغمبر آخر الزماں پر اُترا یعنی قرآن
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ البتہ ہو وہ ایمان اور تصدیق بہتر واسطے انکے کفر و انکار سے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ بعضے اُن میں سے ایمان والے ہیں
یعنی ابن سلام اور اُنکے یار وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۞ اور اکثر اُنکے نکل جانے والے دین سے ہیں لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ نہ ضرر پہونچا سکینگے
تمھیں اِلَّآ اَذًى ؕ مگر تھوڑا سا رنج کہ تمھیں کفر کی طرف بلائیں یا کسی مسلمان پر کچھ بہتان باندھیں یا اہل ایمان کو اپنے قتال سے ڈرائیں
وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اور اگر قتال کرینگے تمھارے ساتھ تو يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۨ قف پھیر دینگے تمھاری طرف پیٹھ اور بھاگ جائیں گے ثُمَّ

لَا يُنْصَرُوْنَ ○ اور شکست کے بعد نہ مدد دیے جائیں گے نہ خلق اُنکی یار ہوگی اور نہ حق تعالےٰ مددگار ہوگا ضُرِبَتْ رکھی گئی عَلَيْهِمُ
الذِّلَّةُ اور پر یہود کے علامت ذلت کی اُنکی ذات میں اسطرح پر کہ ہرگز اُن سے جدا ہی نہ ہو اور صحیح یہ بات ہے کہ جزیہ اُنکی ذلت ہے اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا
جہاں پائے جائیں وہ ذلت اُنکے ساتھ ہوگی اِلَّا استثنائے منقطع ہے یعنی ذلت و خواری اُنکی ذات کو لازم ہے مگر انھیں پناہ دیتے ہیں بِحَبْلٍ
مِّنَ اللّٰهِ ساتھ عہد کے اللہ سے کہ قبول جزیہ ہے وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ اور عہد کے مسلمانوں سے ساتھ اذن الٰہی کے بعد لینے جزیہ کے
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ اور پھرے یہود ساتھ غصہ کے خدا سے یعنی غضب الٰہی کے لائق ہو گئے وَضُرِبَتْ اور رکھدی گئی عَلَيْهِمُ
الْمَسْكَنَةُ ط اوپر اُنکے علامت فقیری اور محتاجی کی یعنی یہ علامت احاطہ کی گئی اُنکے ساتھ جیسے گھر گھر والوں کو محیط ہوتا ہے اور گھیرے رہتا ہے
ذٰلِكَ یہ ذلت و خواری اور محتاجی اور غضب الٰہی کی طرف پھرنا بِاَنَّهُمْ كَانُوْا بسبب اُسکے ہے کہ وہ لوگ ہیں عداوت کی وجہ سے کہ
يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ کفر کرتے ہیں ساتھ قرآن کے یا ساتھ احکام توریت کے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کیساتھ وَيَقْتُلُوْنَ
الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ط اور مار ڈالتے تھے پیغمبروں کو ناحق اور درحقیقت قتل انبیا ناحق ہے مگر اُنکے اعتقاد کے موجب بھی ناحق تھا اور یہ امر
بہت بد ہے اُنکے بہ نسبت کہ انبیا کا قتل حق پر سمجھتے اور مفسروں نے کہا ہے کہ اگرچہ یہود مدینہ کے آباواجداد نے انبیا کو قتل کیا تھا مگر چونکہ یہ اپنے
بزرگوں کے اس فعل پر راضی تھے تو حق تعالےٰ نے انھیں بھی قاتلوں میں شمار کرلیا ذٰلِكَ یہ کفر اور قتل بِمَا عَصَوْا بسبب اسکے تھا کہ انھوں
نے نافرمانی کی وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ○ اور تھے تجاوز کرتے خدا کی حدوں سے لکھا ہے کہ جب عبداللہ بن سلام اور اُنکے یار جیسے ثعلبہ اور اسد اور
اسید رضی اللہ عنہم دولت اسلام سے مشرف ہوئے تو یہود نے زبان طعن کھول کر کہنا شروع کیا کہ یہ لوگ ہماری قوم کے بدتر لوگ ہیں کہ اپنے بزرگوں
کے خلاف کام کرکے ہم سے مخالفت اختیار کرلی حق تعالےٰ نے یہ آیت بھیجی کہ لَيْسُوْا سَوَآءً ط نہیں ہیں مومنین اہل کتاب برابر کفار اہل کتاب کے
مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ اہل کتاب میں سے ایک گروہ ہے قائم دین اسلام پر یا قائم ہے حدود الٰہی پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ مستقیم
ہے قول راست اور عمل خالص اور دین درست پر اور یہ گروہ کون تھا ابن سلام اور اُن کے یار یا نجران کے چالیس آدمی اور حبشہ کے بتیس اور روم
کے آٹھ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ایمان رکھتے تھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ایمان لائے اور شریعت اور قرآن کے احکام تعلیم پائے يَّتْلُوْنَ
اٰيٰتِ اللّٰهِ پڑھتے ہیں قرآن اٰنَآءَ الَّيْلِ گھڑیوں رات میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مغرب اور عشا کے درمیان وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ○
اور وہ سجدہ تلاوت کرتے ہیں یا ساعت شب میں نماز پڑھتے ہیں اور اکثر نماز عشا کے قائل ہیں اسواسطے کہ نماز اسی اُمت کے ساتھ مخصوص ہوئی جناب
رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشا کی تاخیر فرمائی اور لوگ نماز کے منتظر تھے آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ بات جان لو کہ اور دین والوں
میں سے کوئی گروہ اُسوقت خدا کو یاد نہیں کرتا تمھارے سوا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ حق تعالےٰ امت قائمہ کی صفت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وہ لوگ ایمان حقیقی
لاتے ہیں ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز قیامت کے وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرتے ہیں خلق کو تصدیق محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ساتھ امورات شرع کے وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتے ہیں تکذیب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا تمام منہیات سے وَيُسَارِعُوْنَ فِي
الْخَيْرٰتِ ط اور جلدی کرتے ہیں نیکیاں کرنے میں وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اور وہ گروہ یعنی وہ امت قائمہ جو موصوف ہے ان صفات مذکورہ
کے ساتھ صالحوں اور برگزیدہ قوموں میں سے ہے وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ کرنے تفعلوا پڑھا ہے یعنی اور جو کچھ کرتے ہو نیکی میں سے فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ
بکرنے لن تکفروہ پڑھا ہے یعنی پس ہرگز نہ بے قدر کیے جاؤ گے یعنی تمھارے اعمال کے ثواب میں کمی نہ ہوگی ثواب کی کمی کو حق تعالےٰ نے کفران کہا
جیسا کہ پورا ثواب دینے کو شکر فرماتا ہے وکان سعیهم مشکورا حفص دونوں کلمے حرف یا سے پڑھتا ہے یفعلوا اور یکفروہ یعنی امت قائمہ کے لوگ

جو کچھ نیکیاں کرتے ہیں اور اُنہیں جلدی کرنے والے ہیں اُنکے عمل ضائع نہونگے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے بِالْمُتَّقِيْنَ ○ ساتھ
احوال پرہیزگاروں کے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوئے ساتھ قرآن اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ کعب
بن الاشرف اور اُسکے یار تھے لعنهم اللہ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ روک نہ رکھیں گے اُن سے مال اُنکے جو رشوت میں اپنے عالموں کو
دیتے ہیں یا جو مال رشوت میں لیتے ہیں اپنی قوم کے کمینوں سے وَلَآ اَوْلَادُهُمْ نہ اولاد اُنکی جنکی اعانت اور امداد پر اُنھیں بھروسا ہے مِّنَ
اللّٰهِ شَيْئًا عذاب الٰہی میں سے کچھ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج اور کافر رہنے والے ہیں آگ کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وہ بیچ اُس
آگ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ مثال اُسکی جو خرچ کرتے ہیں یہود اپنے علماء پر یا ابوسفیان اور اُسکے یار جنگ اُحد میں لشکر کفار پر
یا عید کے دنوں میں بتوں پر مشرکوں کے اخراجات یا لوگوں کے دکھانے سنانے کو منافقوں کے صرف فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ
اس زندگی دنیا کے كَمَثَلِ رِيْحٍ مانند ہوا کے ہے کہ ہو فِيْهَا صِرٌّ بیچ اُس ہوا کے پالا اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ پہونچے کھیتی کو اُس
قوم کی جس نے شرک اور معاصی کی وجہ سے ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ظلم کیا ہے جانوں اپنی پر یا خدا کا حق نہیں دیا ہے فَاَهْلَكَتْهُ ط پس تباہ اور
نیست و نابود کر دے وہ سرد ہوا اُنکی کھیتی کو وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ اور ظلم نہیں کیا خدا نے کھیتی والوں پر اُنکی کھیتی نیست و نابود ہو جانے سے
وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ اور مگر وہی ہیں کہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں وہ کام کر کے جسکے سبب سے عقوبت کے مستحق ہوتے ہیں صاحب
کشاف نے کہا ہے کہ حق تعالےٰ نے اُن مالوں کو جو وہ لوگ بے موقع صرف کرتے تھے عدم انتفاع میں تشبیہ دی اُس پالا ماری ہوئی کھیتی کے ساتھ
جس سے کسی کو کچھ فائدہ نہ پہونچے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ناپسندیدہ طور پر اُنکے خرچ کرنے کی مثال اُنھیں تباہ اور ہلاک کرنے میں ایسی ہے جیسے
ہلاک ہوا کھیتی کو تباہ اور نیست و نابود کر دیتی ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا اے گروہ مسلمانوں کے نہ اختیار کرو بِطَانَةً
مِّنْ دُوْنِكُمْ دوستی دلی سوا مسلمانوں سے کہ تمھارے ابنائے جنس ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ منافقوں سے دوستی رکھتا تھا یا
یہود سے اُس نے عقد موالات باندھا تھا اور بسبب قرابت یا حق رضاعت یا قرب جوار کے سبب سے رسم محبت نہیں چھوڑتے تھے حق تعالیٰ نے
مسلمانوں کو اُنکے پاس بیٹھنے سے منع کیا کہ بیگانہ ہرگز آشنا نہیں ہوتا لَا يَاْلُوْنَكُمْ وہ کمی نہیں کرتے تمھارے باب میں خَبَالًا ط تباہی اور فساد
ڈالنے میں وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ج دوست رکھتے ہیں اُس امر کو جس سے تم رنج و مشقت میں پڑو قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ اور تحقیق کہ ظاہر ہو گئی
دشمنی ساتھ اُنکے یعنی عداوت کی علامت مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ج بیچ مونہوں اُنکے سے یعنی اُن باتوں سے جو اُنکے منھ سے نکلتی ہیں یہود لوگ ہمیشہ
مسلمانوں کے عیب ڈھونڈھتے تھے اور منافق بھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایسی باتیں کرتے تھے جن سے فتنہ و فساد پیدا ہو وَمَا
تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ط اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہیں دل اُنکے عداوت اور بغض وہ بہت بڑا ہے اور بہت زیادہ ہے اُس سے جو زبان پر لاتے
ہیں قَدْ بَيَّنَّا تحقیق کہ بیان کیں ہم نے لَكُمُ الْاٰيٰتِ واسطے تمھارے آیتیں آشناؤں سے دوستی اور بیگانوں سے دشمنی رکھنے میں اِنْ
كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ اگر ہو تم کہ انصاف کی رو سے سمجھتے ہو اور دریافت کر لیتے ہو نفع کے موقعوں کو کہ دوستان جانی ہیں اور ضرر کے مقاموں
کو کہ دشمنان دلی ہیں هٰٓاَنْتُمْ ہا تنبیہ ہے یاروں کی خطاب کہ اغیار کے ساتھ دوستی کا دم بھرتے ہیں اَنْتُمْ تعبیر ہے اُولَآءِ تحقیر ہے اور معنی یہ ہیں کہ
آ گاہ ہو تمھیں ہو وہ خطا کار کہ جفا کاروں سے دوستی کی طرح ڈالی پھر حق تعالےٰ اسطرح خطاب بیان فرماتا ہے تُحِبُّوْنَهُمْ تم دوست رکھتے ہو
اُنھیں اور چاہتے ہو کہ سب سے بہتر جو چیز ہے یعنی اسلام اُس سے مشرف ہوں وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ اور وہ دوست نہیں رکھتے تمھیں وہ سب سے بدتر
جو چیز ہے یعنی کفر اُسکی طرف تمھیں بلاتے ہیں وَتُؤْمِنُوْنَ اور تم ایمان رکھتے ہو بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ج ساتھ سب کتب الٰہی کے اور وہ

بعض کتابوں سے منکر ہیں وَاِذَا لَقُوْكُمْ اور جب ملتے ہیں تمھیں قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖ تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے ہیں مثل تمھارے وَاِذَا خَلَوْا
اور جب باہم خلوت کرتے ہیں تو عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ چباتے ہیں اور کاٹتے ہیں اوپر تمھارے انگلیاں مِنَ الْغَيْظِ ؕ غصہ اور کینے کے
مارے قُلْ کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انھیں کہ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ مرو ساتھ غصہ اپنے کے امر تہدید ہو اور حاصل معنی یہ ہیں کہ جو غصہ اور
رنج کو مومنوں سے اپنے دل میں رکھتے ہو اُسی میں عمر بسر کرتے رہو یہ غصہ تو تمھارے واسطے مرتے دم تک ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ۢ تحقیق کہ اللہ دانا ہے
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اُن کدورتوں کو جو دلوں میں ہیں اور مطلع ہے اُن کینوں پر جو تمھارے سینوں میں ہیں بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ یہ کلام
دعا ہے اُنکے واسطے حق تعالےٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم فرمایا کہ انکی ہلاکت کے واسطے دعا کریں پس یہ معنی ہیں کہ خدا موت دے تمھیں اُسی غصہ اور کینہ اور رشک و حسد میں جو تم رکھتے ہو بیت

بمیر اے از حسد پیوستہ غمگیں — کہ جز مرگت نخواہد داد تسکیں

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ اگر پہونچے تمھیں نصرت اور غنیمت جیسا جنگ بدر میں ہوا تھا تَسُؤْهُمْ ؕ ناخوش کرتی ہے اُنھیں اور اُنکا برا حال
ہو جاتا ہے وَاِنْ تُصِبْكُمْ اور اگر پہونچے تمھیں سَيِّئَةٌ کچھ رنج و غم جیسا کہ جنگ اُحد میں واقع ہوا يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ خوش ہوتے ہیں اور
فرحت پہونچتی ہے انھیں بسبب اُسکے اور یہ کمال عداوت کی علامت ہے کہ کسی کے غم پر خوش اور کسی کی خوشی پر غمناک ہوں وَاِنْ تَصْبِرُوْا
اور اگر تم اے مسلمانو صبر کرو یہود کے ظلم یا منافقوں کے مکر یا کفار کی ایذا پر وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو دشمنوں کی مخالطت سے لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ
شَيْـًٔا ؕ نہ نقصان پہونچائیگا تمھیں مکر و حیلہ اُنکا کچھ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بکرتے تعملون پڑھا ہے یعنی ساتھ اُس چیز کے کہ
کرتے ہو تم اور حفص نے یعملون پڑھا ہے یعنی جو کرتے ہیں وہ مُحِيْطٌ ۝ گھیرنے والا ہے علم میں وَاِذْ غَدَوْتَ اور یاد کرو تم اے محمد صلے اللہ ع ۱۲ ۱۱
علیہ وآلہ وسلم جب صبح کو نکلے تم مِنْ اَهْلِكَ گھر سے حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے جو تمھاری اہلیہ ہیں بعض مفسروں کے قول پر
وہ جنگ احزاب یا جنگ بدر کا دن تھا اور اصح اور اشہر جنگ اُحد کا روز ہے اور شوال سنہ تین ہجری کی ساتویں تاریخ تھی لکھا ہے کہ ابو سفیان نے اہل عرب
کا ایک لشکر جمع کیا اور مدینہ کی طرف متوجہ ہوا تین ہزار سوار اور پیادے ساتھ تھے کہ اُنمیں سات سو آدمی زرہ پوش اور دو سو گھوڑے تھے احد
کے گرد یہ لشکر اترا اور جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ مدینہ میں توقف فرمائیں اور شہر میں اُن سے مقابلہ کریں بہادر صحابہؓ کا ایک
گروہ جو جنگ بدر میں حاضر نہ تھا اُنھوں نے نکلنے میں اصرار اور مبالغہ کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مہاجرین اور انصار میں سے ہزار آدمی
لیکر اُنکے قتل کی طرف متوجہ ہوئے راہ میں عبداللہ بن ابی اور تین سو آدمی منافق لعنہم اللہ لشکر اسلام کی طرف پشت کرکے اُلٹے پھرے اور حضرت
سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات سو آدمیوں کی صف دشمن کے برابر باندھی کوہ احد کو پشت کی جانب اور عینین کو بائیں پر چھوڑا اور منھ
مدینہ منورہ کی جانب کیا اور عبداللہ بن جبیر کو پچاس مرد تیر انداز کے ساتھ اُس درہ پر مقرر فرمایا جو کوہ احد کی طرف تھا اور اُسی مقام پر ٹھہرے
رہنے اور اُسکی حفاظت کرنے کی تاکید فرمائی اور خود بنفس نفیس لشکر ہمایوں پیکر کی صف درست فرمانے کو تشریف لے گئے یہ وہی صبح ہے جسے
حق تعالےٰ نے فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اپنے گھر سے نکلے تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ تم بناتے اور مہیا کرتے تھے مومنوں کے واسطے
مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ ٹھہرنے کی جگہیں واسطے لڑنے کے اور اسطرح پر تھا کہ میمنہ لشکر زبیر بن عوام کے نامزد فرمایا اور میسرہ مقداد بن اسود کو دیا اور
قلب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو سپرد کیا اور حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی ملازمت میں متعین کر لیا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور اللہ سننے والا ہے
قول تمھارے جو مدینہ سے نکلنے اور وہاں ٹھہرنے کے باب میں کہتے تھے عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہے تمھاری نیتیں اور اُس نے اپنے علم قدیم سے
جانا تھا کہ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ جب قصد کیا دو گروہ نے تم میں سے کہ مسلمان ہیں بنو حارثہ اوس میں سے اور بنو سلمہ خزرج میں سے

اَنۡ تَفۡشَلَا یہ کہ بددلی کریں اُسوقت جبکہ اُبی پھرا جاتا تھا وَاللّٰہُ واو حال کا ہی یعنی کیونکر بھاگیں اور پھر جائیں حال آنکہ اللہ وَلِیُّھُمَا
یار اور نگہبان دونوں گروہ کا تھا وَعَلَی اللّٰہِ اور اوپر اللہ کے اُسکے سوا اور کسی پر نہیں فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ○ چاہیے کہ توکل کریں مسلمان
تا وہ اُنھیں نصرت اور فتح دے وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ اور تحقیق کہ نصرت دی خدا نے تمھیں بِبَدۡرٍ بیچ اُس جگہ کے جسے بدر کہتے ہیں اور وہ
ایک کنواں ہے بدر بن کلدہ کی طرف منسوب وَاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ ج حال آنکہ تم تھے ذلیل و خوار دشمنوں کی نگاہ میں یعنی دشمنوں کو تم تھوڑے دکھائی
دیتے تھے اور وہ تمھاری لڑائی کچھ شمار میں نہ لاتے تھے فَاتَّقُوا اللّٰہَ پس ڈرو خدا سے اور مشرکوں کی کثرت اور منافقوں کی مراجعت سے بددل
نہ ہو جاؤ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ○ شاید کہ توفیق پاؤ اور شکر کرو تا کہ فتح و نصرت کی نعمت تم پر زیادہ ہو پھر جنگ بدر میں جو مسلمانوں کو فتح و نصرت
حاصل ہوئی تھی حق تعالےٰ اُسکی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ یاد کرو وہ وقت اِذۡ تَقُوۡلُ جب کہتا تھا تو لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ واسطے مسلمانوں کے جب
وہ عاجز رہ گئے تھے اَلَنۡ یَّکۡفِیَکُمۡ کیا ہرگز کفایت نہیں کرتا اور بس نہیں اَنۡ یُّمِدَّکُمۡ رَبُّکُمۡ یہ کہ مدد دے تمھیں رب تمھارا
بِثَلٰثَۃِ اٰلٰفٍ ساتھ تین ہزار سواروں کے مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ مُنۡزَلِیۡنَ ○ فرشتوں میں سے اُتارے گئے عالم بالا سے اور بعضے قائل ہیں
کہ بشرط صبر و تقویٰ جنگ اُحد میں یہ تین ہزار فرشتے اُتارنے کا وعدہ تھا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے بَلٰٓی ایجاب ہے نفی کے بعد یعنی خدا مدد کرے گا
اِنۡ تَصۡبِرُوۡا اگر صبر کرو گے جنگ دشمن پر وَتَتَّقُوۡا اور پرہیز کرو گے قول پیغمبر کی مخالفت سے جو لڑائی کے بارہ میں وہ فرمائے اور اشہر یہ کہ اصح
یہ ہے کہ حضرت سرور انبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا نے جنگ بدر کے روز حق سبحانہ تعالےٰ سے مدد چاہی حق تعالےٰ نے فرشتے بھیجدیے پہلے ہزار
فرشتے پھر تین ہزار کی نوبت پہونچی آخر کو پانچ ہزار ہوئے جیسا کہ اُس نے فرمایا وَیَاۡتُوۡکُمۡ مِّنۡ فَوۡرِھِمۡ اور آئیں طرف تمھارے دشمن تمھارے
غصہ سے جو اُنھیں ہے یا فوراً آئیں اور کچھ دیر نہ لگائیں ھٰذَا یُمۡدِدۡکُمۡ رَبُّکُمۡ یہ ہے کہ مدد دیتا ہے تمھیں رب تمھارا بِخَمۡسَۃِ اٰلٰفٍ ساتھ
پانچ ہزار سواروں کے مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ فرشتوں سے مُسَوِّمِیۡنَ ○ نشان کرنے والے اپنے گھوڑوں کو اور لڑنے والوں میں یہ عادت ع
جاری ہے کہ لڑائی میں اپنے اوپر یا اپنی سواری پر کچھ نشان کر لیتے ہیں اور اُس دن ملائکہ کا نشان یہ تھا کہ لال صوف اپنے گھوڑوں کی پیشانی پر باندھے
تھے یا سفید عمامے اور دونوں شانوں میں اُنکے طرّے لٹکتے ہوئے اُنھوں نے اپنی نشانی مقرر کی تھی وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اور نہیں کیا خدا نے
اُس مدد بھیجنے یا نازل کرنے یا اُس عدد کو اِلَّا بُشۡرٰی لَکُمۡ مگر خوشخبری واسطے تمھارے جلدی فتح ہونے کی وَلِتَطۡمَئِنَّ اور واسطے اسکے کہ آرام
پائیں قُلُوۡبُکُمۡ بِہٖ ط دل تمھارے فتح و نصرت کے وعدہ سے وَمَا النَّصۡرُ اور نہیں نصرت اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ مگر نزدیک سے اللہ کے الۡعَزِیۡزِ
جو ایسا غالب ہے کہ مغلوب ہوتا ہی نہیں الۡحَکِیۡمِ ○ لا ایسا حاکم کہ فتح اور شکست اُسکی طرف سے حکمت کے ساتھ ہوئی ہے لِیَقۡطَعَ متعلق ہے نَصَرَکُمۡ سے
یعنی جنگ بدر میں تمھیں فتح دی تا کہ کاٹ ڈالے اور نیست و نابود کر دے طَرَفًا بزرگوں کے ایک گروہ کو مِّنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اُن لوگوں میں
سے جو کافر تھے یا توڑ دے ایک رکن اُنھیں سے اور فی الواقع اُس واقعہ میں صنادید قریش کو شکست عظیم ہوئی کہ ستر آدمی قتل ہوئے اور ستر ہی قید
ہو گئے اَوۡ یَکۡبِتَھُمۡ یا ذلیل کرے اُنھیں فَیَنۡقَلِبُوۡا پس پھر جائیں اور بھاگ نکلیں خَآئِبِیۡنَ ○ بے بہرہ اور نا امید ہو کر حق تعالےٰ
نے اُحد کے قصہ میں بدر کا قصہ اسواسطے ذکر فرمایا کہ صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین صبر اور شکر دونوں کریں اسواسطے کہ ان دونوں قصوں
میں سے ایک میں تو فتح ہوئی اور غنیمت ہاتھ لگی اُسپر شکر کرنا چاہیے اور دوسرے میں قتل اور ہزیمت ہوئی اُسپر صبر چاہیے اور جنگ اُحد کا حال مجملاً یہ ہے کہ
صفیں برابر کر کے لڑنے کھڑے ہوئے تو قریش کے علمدار ایک کے بعد ایک قتل ہو گئے اور مکہ کے لشکر نے ہزیمت پائی اہل مدینہ اُنکے لشکرگاہ میں گھسے اور
اور لوٹنا شروع کیا اور تیر اندازوں کی وہ جماعت جس سے درہ کوہ کی حفاظت متعلق تھی باوصف اس بات کے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

کمال اصرار اور تاکید سے اُنھیں فرمادیا تھا کہ ہم غالب ہوں خواہ مغلوب زنہار تم یہاں سے قدم نہ ہٹانا مگر مال غنیمت کی امید پر لشکرگاہ کی طرف متوجہ
ہوئے ہر چند عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باصرار تمام منع کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاکید یاد دلائی مگر اُن لوگوں نے ایک نہ سُنی اور
تھوڑے آدمی کہ دس سے بھی کم تھے اُنکے ساتھ ٹھہرے باقی لوگوں نے اپنے امیر کی بات پر کچھ التفات نہ کی اور لوٹ کی طرف متوجہ ہوگئے حکم نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کرنے کی شامت لشکر اسلام پر آپہونچی اور خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل کہ بھاگ جانے کا قصد رکھتے تھے اُنھوں
نے جب درۂ کوہ کو نگہبانوں سے خالی دیکھا گروہ کفار کے ساتھ عبداللہ بن جبیر کے سر پر آپڑے اور اُنھیں اُنکے ساتھیوں سمیت شہید کرڈالا اور پشت
کی جانب سے لشکر اسلام پر آپڑے اور فتح اُلٹی ہوگئی یہ خبر بھاگے ہوئے کافروں کو پہونچی وہ سب پھر پڑے اور مسلمانوں کو گھیر لیا اور سید الشہدا حضرت
حمزہ اور بعضے اصحاب نے شربت شہادت پیا اور کچھ صحابہ کے قدم اُٹھ گئے اور صحابہ کی ایک جماعت حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
میں حاضر رہی اور جان نثاری پر آمادہ ہوگئی القصہ لڑائی کا یہ انجام ہوا کہ اُن بدگہروں کے پتھر سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا ابیات

بود لعلش سہیل رخشندہ سنگ زد رنگ لعل بخشندہ

چوں سہیلش رفیق سنگ آمد سنگ در دم عقیق رنگ آمد

اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شہیدوں میں گر پڑے اور صحابہ کی ایک جماعت کی مدد سے احد کے ایک طرف تشریف لیگئے اور کافر پھر کر مکہ کی جانب
چلے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے چچا کی شہادت اور اُنکی لاش سے کفار کی بے ادبیوں کی خبر پائی اور بعضے شہیدوں کا بھی یہی حال
سُنا آپ کے دل مبارک میں گذرا کہ اُن گمراہوں پر نفریں اور بددعا کریں بارگاہ جناب کبریا سے اس آیت نے نزول اجلال فرمایا لَیْسَ لَکَ
مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ نہیں ہو واسطے تیرے اس کام سے کچھ کہ وہ کام کافروں کے واسطے بددعا ہو یعنی اس گروہ کو تباہ کردینا یا صلاحیت پر لانا
تمھارے اختیار میں نہیں اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ مفسروں نے کہا ہو کہ اَوْ کا لفظ اس جگہ اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہو یعنی تم سے کام نہ نکلے گا مگر یہ کہ خدا اُنھیں توبہ
نصیب کرے اور ایک قول یہ ہو کہ اَوْ عطف کے واسطے ہو اور یَتُوْبَ معطوف ہے یَقْطَعَ پر اور معنی اس طرح پر ہیں کہ خدا نے تمھیں فتح دی ان چار چیزوں میں سے
ایک کے ساتھ یا کفار کا پایۂ دولت ٹوٹ جائے صنادید قریش کے قتل ہوجانے سے یا وہ بھاگ جائیں لشکر اسلام کے سامنے سے یا یہ کہ خدا اُنھیں توبہ نصیب کرے
جبکہ وہ مسلمان ہوجائیں اَوْ یُعَذِّبَهُمْ یا عذاب کرے اُنھیں اگر اپنے کفر پر وہ مصر رہیں فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ پس تحقیق کہ وہ ظالم ہیں کہ
جسکی عبادت کا محل نہیں اُسکی عبادت اُنھوں نے مقرر کی وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہو جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہو وَمَا
فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین میں ہو یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ بخشتا ہو جسے چاہتا ہو وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ اور عذاب کرتا ہو جسپر چاہتا ہے
۱۳ ع ۹ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اور اللہ بخشنے والا ہو اپنے دوستوں کو مہربان ہو اپنے بندوں پر یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو
لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا نہ کھاؤ مال سود کا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً زیادہ زیادہ پر زیادہ اور مفسروں نے کہا ہو اضعاف سے مراد اہم میں ہو اور
مضاعفہ مدت میں اسواسطے کہ زمانۂ جاہلیت میں اپنا مال سود پر وقت معین تک دیتے مدت اور سود دونوں بڑھتے بڑھتے تھوڑے دنوں میں مدیونوں کا سب مال
مستغرق ہوجاتا تھا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے اُس بات میں جو اُس نے منع کردی ہو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ تا کہ تم چھٹکارا پاؤ وَاتَّقُوا النَّارَ
اور ڈرو آگ سے یعنے جو کام تمھیں آگ میں پہونچائے گا اُس سے پرہیز کرو الَّتِیْۤ وہ آگ جو اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۝ تیار کی گئی ہو واسطے کافروں کے
اور اُنکے سوا اور لوگوں کے لیے وہ آگ بالذات تو کفار کے واسطے ہو اور بالعرض عاصیان تباہ کار کیلیے یا یہ کہ کافر کو آگ سے عذاب کرنا ہے اور
مومن کو ادب دینا وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ اور فرمانبرداری کرو خدا کی جس چیز میں وہ حکم کرے وَالرَّسُوْلَ اور اطاعت کرو رسول کی جس چیز میں وہ فرمائے

لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ تاکہ تم رحم کیے جاؤ اور عذاب میں نہ پڑو وَسَارِعُوْٓا اور جلدی کرو اِلٰی مَغْفِرَۃٍ طرف اُس چیز کے جو تمھاری بخشش کا سبب ہو مِّنْ رَّبِّکُمْ رب تمھارے سے ملزوم کے مقام پر لازم کا قائم ہونا موجبات مغفرت کی جانب بندوں کو شوق دلاتا ہے اور کلمۂ شہادت ہو یا ادائے فرائض یا پہلی تکبیر جو جماعت کے ساتھ پائیں یا جماعت کی پہلی صف یا اخلاص یا فتح مکہ سے پہلے ہجرت یا متابعت سنت یا استغفار یا جہاد اور بمقتضائے مقام جہاد ہی ہو اسواسطے کہ یہ آیت قصۂ اُحد میں نازل ہوئی اور محقق کہتے ہیں کہ یہ جلدی قدم گل سے نہیں بلکہ قدم دل سے ہو۔ بیت

این راہ بپائے تن بپایاں نہ رسد   تا جاں نزند قدم بجاناں نہ رسد

اور بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ جلدی کرو اس راہ میں قدم تقویٰ سے کہ وہ نفس کو اخلاق حیوانی سے پاک کرتا ہے اسواسطے کہ سوا اس قدم کے قرب اور جنت کے مقام کو پہونچنا محال ہے

رباعی

بگذار رہِ ہوا پرستی   رو آر سوئے خدا پرستی
در رہِ محبتش رواں شو   بگذار رہِ جفا پرستی

وَجَنَّۃٍ اور جلدی کرو اُس کام میں تمھیں جو بہشت میں پہونچاوے کہ عظمت کی وجہ سے عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ عرض اُسکا آسمان ہیں یعنی آسمانوں کے مثل وَالْاَرْضُ اور زمین حق تعالے نے جنت کا عرض یہ بیان فرمایا اسواسطے کہ اُسکے طول کی کیفیت آدمی کے فہم میں نہیں آسکتی اور تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ اگر آسمانوں اور زمینوں کو طبق طبق کریں اس حیثیت کہ اس طبقوں میں سے ہر ایک اجزائے لایتجزیٰ سے مرکب ہو اور برابر بچھا کے اُن طبقوں کو باہم ملا دیں حتی کہ سب ملکر ایک طبق ہو جائے، تو بہشت کا عرض اسقدر مقرر ہو سکتا ہے اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ تیار کی گئی ہے ایسی بہشت واسطے پرہیز کرنے والوں کے شرک سے اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ بیچ خوشی اور سختی کے مراد سب احوال ہیں اسواسطے کہ آدمی کسی حال میں خوشی یا سختی سے خالی نہیں یعنی ہر حال میں خرچ کرتے ہیں اور بعضوں نے یہ تفسیر کی ہے کہ وہ خرچ کرنیوالے ہیں تونگری اور درویشی میں، یا صحت اور مرض میں یا گرانی اور ارزانی میں وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ اور ہضم کرنے والے ہیں غصے کو باوصف قدرت کے لکھا ہے کہ کسی نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالے کو طمانچہ مارا امام صاحب نے فرمایا کہ میں بھی تجھے طمانچہ مار سکتا ہوں مگر نہ مارونگا اور اس بات پر قادر ہوں کہ خلیفہ وقت سے تیری نالش کروں مگر نہ کرونگا اور پچھلے کو تیرے اس ظلم سے جناب الٰہی میں نالہ و فریاد کر سکتا ہوں لیکن نہ کرونگا اور ممکن ہوگا کہ قیامت کے دن تجھ سے جھگڑوں اور بدلا لوں لیکن نہ لونگا اگر فردائے قیامت کو مجھے چھٹکارا ملے اور حق تعالے میری شفاعت قبول کرے تو تیرے بغیر جنت میں قدم نہ رکھونگا بیت

باخشم گر برآئی دانم کہ کاملے   مردے گماں مبر کہ بزور ست درپئے

وَالْعَافِیْنَ اور معاف کرنے والے ہیں عَنِ النَّاسِ مول لیے ہوؤں اور غلاموں سے یا اُس شخص سے جس نے اُنپر ظلم کیا ہو وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو اور احسان میں سب سے بہتر قسم یہ ہے کہ اُن لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے جنھوں نے اُسکے ساتھ بُرائی کی ہو تیسیر میں لکھا ہے کہ ایک دن جناب امام حسین علیہ السلام مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرمانے بیٹھے تھے آپ کا خادم جلتی ہوئی آش کا کاسہ مجلس میں لایا دہشت سے اُسکا پاؤں فرش کے کنارے لڑکھڑایا کاسہ جناب امام کے سر مبارک پر گر کر ٹوٹ گیا اور جلتی ہوئی آش سر اطہر پر گری حضرت امام حسین علیہ السلام نے ادب سکھانے کی راہ سے خادم کی طرف دیکھا غصے کی راہ سے نہیں خادم کی زبان پر جاری ہوا وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ غصہ میں نے فرو کیا خادم بولا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ امام نے فرمایا کہ میں نے معاف کیا خادم نے باقی آیت پڑھی کہ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ جناب امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جا میں نے اپنے مال سے تجھے آزاد کر دیا ابیات

بدی را مکافات کردن بدی   کہ برا ہل صورت بلود بخردی

بمنی کسانے کہ پے پردہ اند بدی دیدہ و نیکوئی کردہ اند

وَالَّذِيْنَ یہ معطوف ہے الذین یُنفِقُونَ پر اور اس کلام الٰہی کے معنی یہ ہیں کہ متقی لوگ دو گروہ ہیں ایک تو وہ جو خرچ کرنے اور حلم اور عفو اور
احسان کی صفتوں سے موصوف ہیں دوسرے گناہ سے توبہ کرنیوالے اور گناہ پر اصرار نہ کرنے والے کہ خواہش نفسانی سے اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً جب
کرتے ہیں کوئی کام ناشائستہ اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یا ظلم کرتے ہیں اپنی جانوں پر گناہ کرکے اور بعضوں کے نزدیک فاحشہ بُرا کام ہو اور ظلم
بُری بات یا فاحشہ گناہ کبیرہ ہے اور ظلم گناہ صغیرہ اور بعضوں کے نزدیک فاحشہ سہواً گناہ ہے اور ظلم عمداً یا فاحشہ زنا ہے اور ظلم وہ امور جو اُس سے
مقدم ہوتے ہیں جیسے بدنظر ڈالنا ہاتھ لگانا لپٹنا بوسہ لینا بہر تقدیر فاحشہ اور ظلم کے بعد ذَكَرُوا اللّٰهَ یاد کرتے ہیں عذاب الٰہی کو یا اُسکے عتاب
کو جو بندوں کے ساتھ ہوگا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا یاد کرتے ہیں وعدۂ مغفرت کو جو استغفار کے ساتھ لگا ہوا ہے فَاسْتَغْفَرُوْا پھر بخشش
چاہتے ہیں لِذُنُوْبِهِمْ ۖ واسطے گناہوں اپنے کے وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اور کون ہے جو بخشدے گناہ یہ استفہام نفی کے معنی میں ہے
یعنی کوئی نہیں بخشتا بندوں کے گناہ اِلَّا اللّٰهُ ۠ مگر اللہ وَلَمْ يُصِرُّوْا اور نہ ہٹ کی استغفار کے بعد عَلٰى مَا فَعَلُوْا اوپر اس گناہ کے جو کیا
اُنھوں نے یعنی دوبارہ پھر اُس کام کے قریب نہ گئے وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو گناہ پر ہٹ نہیں کرتے جانتے ہیں کہ گناہ پر اڑے
رہنے کا عذاب گناہ کے عذاب سے بڑھ کر ہے یہ آیت نبہان تمار کی شان میں نازل ہوئی ایک خوبصورت عورت اُنکے پاس خرمے مول لینے آئی
اور نبہان کا دل اُس پر آگیا اچھے خرموں کے بہانے گھر کے گوشہ میں لیجا کر اُس سے لپٹ گئے اور بوسہ لے لیا عورت نے نصیحت کی کہ اِتَّقِ اللّٰہ یعنی خدا
سے ڈر اور میری پاکدامنی میں حرام کا دھبا نہ لگا نبہان پر خوف الٰہی طاری ہوا اور نادم ہو کر فوراً حضرت شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
اجمعین کی خدمت سراپا رحمت میں دوڑا آیا اور سارا ماجرا کہہ سنایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں ہوں اور تم ایسے کام کرتے ہو
حق تعالےٰ نے تائبوں کی اُمیدواری کی تاکید کے واسطے یہ آیت بھیجی اور بعضے مفسروں کے قول پر یہ آیت ابوالیسر کی شان میں اُتری ہے یا بہلول
نباش یا ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہم کی شان میں کہ اُنھوں نے گناہ کا قصد کیا یا فاحشہ کے مرتکب ہو کر توبہ اور استغفار کی پناہ لی اُولٰٓئِكَ
وہ متقیوں کا گروہ جو دو قسموں پر ہے جَزَآؤُهُمْ جزا اُنکی مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ بخشش ہے رب اُنکے سے وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ اور جنتیں
کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے مکانوں یا درختوں اُسکے کے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا درحالیکہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اُمیں
وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ۭ اور اچھا اجر ہے عمل کرنے والوں کا اجر یعنی مغفرت اور جنت قَدْ خَلَتْ تحقیق کہ گذر رہے تھے مِنْ
قَبْلِكُمْ پہلے تم سے سُنَنٌ ۙ واقعے اہل جہان میں غم شادی محنت راحت دولت نکبت سے اسواسطے کہ حق تعالےٰ نے حدوث دوران واقعوں
میں راہ رکھی ہے یا اہل سنن مراد ہیں اور سنتوں سے شریعتیں مقصود ہیں یعنی پہلے مختلف دینوں پر امتیں تھیں اور انبیا علیہم السّلام کو جھٹلانے کی وجہ سے
وہ امتیں ہلاک ہوگئیں فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ پس جاؤ اور سیر کرو بیچ زمین کے اور عاد و ثمود کے شہر اور لوط کا بیابان دیکھو فَانْظُرُوْا
پھر نظر کرو چشم عبرت سے کہ نافرمانی کی وجہ سے كَيْفَ كَانَ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ انجام تکذیب کرنے والوں کا هٰذَا یہ کلام
جو اُحد اور بدر کے قصہ میں گذرا یا گذری ہوئی امتوں اور زمانہ کے واقعوں کی یہ تشریح جو ہم نے کی بَيَانٌ حق بات ظاہر ہونے کا سبب ہے
لِّلنَّاسِ واسطے عام لوگوں کے وَهُدًى اور زیادتی بصیرت کی ہے وَّمَوْعِظَةٌ اور نصیحت جسمیں عبرت ہے لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ خاص واسطے
پرہیزگاروں کے وَلَا تَهِنُوْا اور سُست اور ضعیف نہ ہو جاؤ جنگ اُحد میں حضرت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پہاڑ کی کھوہ میں آگئے تو
ابوسفیان جلدی سے پہاڑ پر چڑھا کہ اُسکی کھوہ میں جو لوگ ہیں اُنپر مطلع ہو اصحاب کے دل میں دغدغہ پیدا ہوا حق سبحانہ تعالےٰ نے اُنکی تسلی کے واسطے

یہ آیت بھیجی کہ سُست نہ ہوجاؤ وَلَا تَحْزَنُوْا اور غمگین نہو زخموں اور مصیبتوں کے سبب سے یا مال غنیمت ہاتھ نہ لگنے کی وجہ سے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ
حال آنکہ تم بلند ہو اُن سے مکان کے لحاظ سے یا محاربہ کی رو سے اپنر فوقیت اور سبقت رکھتے ہو یعنی جنگ بدر میں یا تمھاری برتری اور بلندی اس طرح
پر ہے کہ تمھارے شہدا صدر نعیم میں ہیں اور اُنکے مقتول قعر جحیم میں یا بلند درجوں پر تمھارا مقام ہوگا اور اُنکا ٹھکانا درک اسفل ہیں اور حقیقت یہ ہو کہ
یہ بشارت تھی مسلمانوں کو سربلند اور غالب ہونے کی یعنی تم لوگ غالب ہوگے اور وہ مغلوب ہوجائینگے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اگر ہو ایمان
رکھنے والے خدا کے وعدے کے ساتھ کہ اُسنے فرمایا ہی وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ اگر پہونچا تمھیں زخم اور صدمہ فَقَدْ
مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ پس تحقیق کہ پہونچا ہی کفار کو بھی جنگ بدر کے دن زخم اور رنج مِّثْلُهٗ مثل زخم اور رنج تمھارے کے وَتِلْكَ الْاَيَّامُ
اور یہ دن کہ مدار زندگی اُسپر ہی نُدَاوِلُهَا پھیرتے ہیں ہم اُنھیں بَيْنَ النَّاسِ درمیان لوگوں کے کہ کوئی دن دولت اور عشرت کے ساتھ گذرتا ہی
اور کوئی دن مصیبت اور عسرت میں اور یہ دورہ اور گردش اسواسطے ہی کہ نصیحت پکڑیں وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ اور واسطے اُسکے کہ دیکھے اللہ یا جانیں
دوست اُسکے الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صابر اُن لوگوں کا جو ایمان لائے ہیں اُسکا وَيَتَّخِذَ اور واسطے اُسکے کہ پکڑے مِنْكُمْ شُهَدَآءَ
تم میں سے گواہ یعنی ایک دوسرے کا گواہ رہے کہ معرکۂ جہاد میں کس نے جان دی اور کس نے بھاگنے کی راہ لی وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝
اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو کہ مشرک ہیں وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ اور دوسرا فائدہ گردش ایام میں یہ ہی کہ پاک کردے خدا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مومنوں کو گناہ سے اسواسطے کہ مسلمانوں کو جو سختیاں اور بلائیں پہونچتی ہیں وہ گناہوں کو زائل کردیتی ہیں وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور دوسرے
یہ کہ نقصان میں ڈالے اور ہلاک کرے کافروں کو اَمْ حَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ یہ کہ داخل ہو تم جنت میں وَلَمَّا
يَعْلَمِ اللّٰهُ اور نہیں دیکھا اللہ نے الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ اُن لوگوں کو جنھوں نے جہاد کیا تم میں سے وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝
اور نہیں دیکھا صابروں کو حکم رسُول پر یا ہجوم مصائب اور وقوع نوائب پر صبر کرنے والوں کو خلاصہ کلام یہ ہی کہ مجاہدہ کی محنت بے اُٹھائے ہوئے
آدمی مشاہدہ کی راحت کو نہیں پہونچ سکتا بیت

بلبلے کو ستم خار تحمل نہ کند   بہتر آنست کہ دیگر سخن گل نہ کند

وَلَقَدْ كُنْتُمْ اور تحقیق کہ تھے تم کہ لقائے الٰہی کے اشتیاق کی وجہ سے تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آرزو کرتے تھے موت کی یعنی شہید ہوجانے کی
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ص پہلے اس سے کہ دیکھو اُسکے اسباب کہ وہ لڑائی ہی فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ پس تحقیق کہ دیکھا تم نے جو کچھ چاہتے تھے مقاتلہ
کفار سے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ حالانکہ تم دیکھتے تھے اپنے دوستوں اور بھائیوں کو کہ شہید ہورہے تھے یا دیکھتے تھے رسول مقبول صلے اللہ
ع ١٤ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُنھیں اکیلا چھوڑ کر اپنے بچاؤ کی کوشش کرتے تھے لکھا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہونے سے آپ کو
زخم پہونچا اور آپ شہدوں میں پوشیدہ ہوگئے ابلیس لعین نے خاص و عام اَلَا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ کی صدا پھیلادی جنکا ایمان ضعیف تھا اُن لوگوں کے
ایک گروہ نے چاہا کہ عبداللہ اُبی کی طرف رجوع کرکے التماس کریں کہ ابوسفیان سے اُنکے واسطے امان کا خط لیلے اور دوسرا گروہ بھاگ گیا بعد اسکے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شکست کھائے ہوئے لوگوں کو ملامت کرتے تھے کہ تم بھاگے کیوں ٹھہرے کیوں نہ رہے میدان جنگ سے منھ کیوں پھیرا
اُنھوں نے عذر شروع کیا اور عرض کرنے لگے کہ ہم نے آپ کی شہادت کا آوازہ سُنا زمانہ ہم پر سخت ہوگیا خوف کے مارے ہم بھاگے حق تعالےٰ نے اُنکا
عذر دفع کرنے کو آیت بھیجی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اور نہیں محمد یعنی میرا بندہ تعریف کیا ہوا اِلَّا رَسُوْلٌ ج مگر رسول میری طرف سے قَدْ خَلَتْ

ك اور تحقیق کہ لشکر ہمارے البتہ وہی غالب ہیں ١٢ منہ ٥٢ آگاہ ہو تحقیق کہ محمد بیشک مقتول ہوا ١٢ منہ۔

تحقیق کہ گذرے مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ پہلے اس سے رسول اَفَاِئْنْ مَّاتَ کیا اگر مرجائے یہ رسول اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ یا قتل ہوجائے تو پھر جاؤگے تم عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ اوپر ایڑیوں اپنی کے یعنی کیا جہاد چھوڑدوگے یا مرتد ہوجاؤگے وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ اور جو کوئی پھرجائے اور پیچھے پھرے مرتد ہوکر یا جہاد چھوڑکر فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ پس ہرگز ضرر نہ پہونچائیگا اپنے اُس برگشتہ ہوجانے سے اللہ کو شَيْئًا ؕ کچھ اسواسطے کہ اللہ کو ضرر اور نفع پہونچنا ممکن ہی نہیں وَسَيَجْزِي اللّٰهُ اور جلدی ہی کہ جزائے خیر دے اللہ الشّٰكِرِيْنَ ○ شکر کرنے والوں کو وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اور نہیں لائق واسطے کسی نفس کے اَنْ تَمُوْتَ یہ کہ مرے اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر ساتھ مشیت الٰہی اور اُسکے حکم کے اور اللہ نے لوح محفوظ میں یہ حکم لکھا ہی كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ لکھنا وقت مقرر کیا ہوا کوئی اُسوقت سے پہلے نہ مریگا اور نہ اُسوقت سے بڑھے گا اور اس آیت میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب و تحریص ہے اور معرکہ قتال میں اُنھیں دشمنوں پر دلیر کردینا ہے اسواسطے کہ جو کوئی یہ جانیگا کہ اُسکی عمر مقرر ہے اور اُسکی اجل کا اندازہ ٹھہرا ہوا ہے یقینی وہ شخص لڑائی کے معرکہ میں دلیر ہوکے تہلکے ڈالنا شروع کردیگا حضرت اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے دو شعر اسی مضموں میں ہیں رباعی

اَیُّ یَوْمَیَّ مِنَ الْمَوْتِ اَفِرّ — یَوْمَ لَا یُقْدَرُ اَوْ یَوْمَ قُدِر
یَوْمَ لَا یُقْدَرُ لَا یَاۤتِ الْاَجَل — یَوْمَ قُدِّرَ لَا یُغْنِی الْحَذَر

رباعی
دو روز حذر کردن از موت روا نیست — روزیکہ قضا باشد و روزیکہ قضا نیست
روزیکہ قضا باشد کوشش نکند سود — روزیکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست

وَمَنْ يُّرِدْ اور جو کوئی چاہے اُس جہاد کے سبب جو وہ کرتا ہو ثَوَابَ الدُّنْيَا ثواب دنیا کا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ دینگے ہم اُسے دنیا میں سے جو کچھ ہم مقدر کرچکے ہیں وَمَنْ يُّرِدْ اور جو کوئی چاہے اپنے اعمال کے سبب ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ ثواب آخرت کا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ دینگے ہم اُسے جو کچھ خواہش کریگا وہ جنت میں وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ○ اور قریب ہے کہ جزائے خیر دیں ہم نعمت جہاد پر شکر کرنے والوں کو وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ اور کتنے پیغمبروں میں سے یعنی بہت پیغمبر تھے کہ راہ خدا میں قٰتَلَ لڑے مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ ساتھ اُنکے ہوکر سپاہی لوگ بہت ربّی اُس سپاہ کا نام ہی جو ہزار سے کم نہ ہو اور عین المعانی میں لکھا ہی کہ ربّی دس ہزار سپاہی کے معنی میں ہی یا ربّی ربانی کے معنی پر ہی یعنی فقہا علما حکما اتقیا جو اپنے پیغمبر کے ساتھ تھے فَمَا وَهَنُوْا پس سستی نہیں کی ان پیغمبروں اور اُنکے اصحاب نے لِمَآ اَصَابَهُمْ واسطے اُسکے جو پہونچیں اُنھیں تکلیفیں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کافروں کے ساتھ جہاد کرنے میں وَمَا ضَعُفُوْا اور ضعیف نہیں ہوگئے لڑائی بہت ہونے سے وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ اور عاجزی نہیں کی دشمنوں کے ساتھ شکست کھائے ہوئے لوگوں اور اُن مسلمانوں کی طرف اشارہ ہی جو ابن اُبی سے التجا کرکے ابوسفیان سے امان کا خط چاہتے تھے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○ اور اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنے والوں کو جہاد پر وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اور نہ تھا قول پانیوں کا بعد قتل اُنکے پیغمبروں کے اگر قتل واقع ہوا اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہ کہ اُنھوں نے کہا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اے رب ہمارے بخشدے ذُنُوْبَنَا گناہ ہمارے جنکے سبب سے فتح نہ ہوئی اور ہمارا نبی قتل ہوگیا وَاِسْرَافَنَا اور درگذر زیادتیوں ہماری سے فِيْٓ اَمْرِنَا بیچ کام ہمارے کے وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکھ قدم ہمارے جب ہم اعدائے دین سے قتال کریں وَانْصُرْنَا اور مدد دے ہمیں عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ اوپر قوم کافروں کے فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ پس دیا خدا نے اُنھیں ثَوَابَ الدُّنْيَا ثواب دنیا کا یعنی دشمنوں پر فتح اور مال غنیمت وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ اور عطا فرمائی اُنھیں نیکی ثواب آخرت کی یعنی جنت کی نعمتیں یا رضا اور لقا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ اور اللہ دوست رکھتا ہی ع ١٥ ٥

نیک کام کرنے والوں کو یعنی صبر کرنے والوں کو اور محققوں کے نزدیک دنیا اور آخرت کا ثواب یہ ہی کہ ان دونوں سے انکار اور دونوں کے آفریدگار
کی طرف توجہ **بیت**
من فارغم از ہر دو مرا وصل تو بس — اے خالق ہر دو کون فریادم رس
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے گروہ ایمان والوں کے اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اگر اطاعت کروگے کافروں کی یہ آیت اُن لوگون
کی شان میں ہی جنھوں نے ابوسفیان سے امان چاہی تھی اور کشاف میں ہی کہ منافق لوگ مسلمانوں سے کہتے تھے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوے
اور دولت و حکومت کفار کا جھنڈا قائم ہوگیا اور وہ غالب ہوے تمھیں پھر اپنے دین کی طرف رجوع کرنا چاہیے یہی حق تعالے فرماتا ہی کہ اے
مسلمانو اگر منافقوں کے کہنے کے بموجب کام کروگے تو یَرُدُّوْكُمْ پھیر دینگے وہ تمھیں عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ او پر ایڑیوں تمھاری کے یعنی کفر پر پھیر لیجا ئینگے
فَتَنْقَلِبُوْا پس اُسوقت ہو جاؤگے تم خٰسِرِیْنَ ○ نقصان پانے والے دونوں جہان میں تو دشمنوں کا کہا نہ مانو بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ج
بلکہ یہ بات جان لو کہ اللہ یار و مددگار اور دوستدار تمھارا ہی پس کفار سے دوستی نہ کرو اور غیر خدا سے مدد نہ چاہو وَهُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ○ اور
خدا بہتر ہے سب مدد کرنیوالوں سے سَنُلْقِیْ قریب ہے کہ ڈالیں ہم فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا بیچ دلوں کافروں کے الرُّعْبَ خوف اور ڈر
حق تعالے نے جنگ احد کے دن کفار کے دلوں میں خوف ڈالدیا کہ باوجود فتح اور غلبہ کے بے سبب لڑائی چھوڑ کر پھر گئے اور اُن کے دلوں میں
خوف کیوں ڈالا بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ بسبب اسکے کہ شریک لائے ساتھ خدا کے مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ اُس چیز کو کہ نہیں بھیجی خدا نے اُس چیز کو
شریک کرنے پر سُلْطٰنًا ج کوئی دلیل کہ اُنھیں عذر ہو غرض دلیل کی نفی ہی اسواسطے کہ اگر دلیل ہوتی تو حق تعالے بھیجتا وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ط
اور جگہ اُنکی آتش دوزخ ہی وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِیْنَ ○ اور بری جگہ رہنے ظالموں کی ہی دوزخ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ اور تحقیق کہ سچا
کیا تم سے خدا نے وَعْدَهٗۤ وعدہ اپنا فتح و ظفر کے باب میں اسواسطے کہ فتح و ظفر میں صبر شرط تھا جبتک صبر کرتے رہے فتحمند ہوتے گئے اور جب صبر
چھوڑ دیا مغلوب ہو گئے اور صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حاکم نقل کرتا ہے کہ کسی جگہ حق تعالے نے اپنے پیمبر کی ایسی فتح نہیں کی جیسے جنگ اُحد
میں کی کچھ لوگوں نے اس بات سے انکار کیا ابن عباسؓ نے کہا کہ خدا کی کتاب میں سے یہ بات کہتا ہوں خدا نے فرمایا کہ تم سے میری فتح کا وعدہ سچا ہو گیا
اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ اُسوقت جب قتل کرتے تھے کافروں کو جلدی بِاِذْنِهٖ ج چاہے سے خدا کے یا اُسکے حکم سے یا اُسکی مدد سے کچھ دن چڑھے
تمھاری فتح تھی حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ اُسوقت تک کہ تم بددل ہوئے وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ اور مخالفت کی تم نے کام میں لڑائی کے وَ
عَصَیْتُمْ اور نافرمان ہوئے تم اپنے امیر کے حکم میں یعنی عبد اللہ بن جبیر کا کہا نہ مانا اور جگہ چھوڑ دی پس مغلوبیت میں مبتلا ہو گئے مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ
پیچھے اس سے کہ دکھائی تمھیں مَّا تُحِبُّوْنَ ط وہ چیز جو تم دوست رکھتے ہو فتح اور غنیمت مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا تم میں سے کوئی چاہتا ہے
دنیا اور بلند نامی اور یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے حکم نہ مانا اور لوٹنے دوڑے وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ج اور تم میں سے کوئی چاہتا ہی فلاح آخرت
اور سعادت شہادت اور یہ وہ لوگ تھے جو ثابت قدم رہے حتی کہ شہید ہوگئے ثُمَّ صَرَفَكُمْ پھر باز رکھا خدا نے تمھیں اور تمھارا منھ پھیر دیا عَنْهُمْ
کافروں کے قتل سے اُنپر تمھارا غلبہ ہو جانے کے بعد لِیَبْتَلِیَكُمْ ج تاکہ آزمائے تمھیں یعنی آزمائش کرنے والوں کا معاملہ تم سے کرے تاکہ تمھارے
صبر کی آزمائش ہو جائے وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ط اور تحقیق کہ معاف کیا تم کو اور تم سے درگذر کی کہ مخالفت کی نحوست سے تم سب کو کافروں نے
قتل نہ کر ڈالا وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ اور اللہ تعالے صاحب فضل اور رحمت کا ہی عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ○ اوپر ایمان والوں کے اور اُسکے فضل میں سے
ایک بات یہ ہے کہ تم سب کو اُس نے ہلاک نہ کر ڈالا اِذْ تُصْعِدُوْنَ جسوقت کہ دور جاتے تھے تم ہزیمت میں یا پہاڑ پر بھاگے جاتے تھے تم وَلَا تَلْوٗنَ
اور نہیں ٹھہرتے تھے تم اور نہ التفات کرتے تھے عَلٰۤى اَحَدٍ اور کسی کے لوگوں میں سے یا نہیں دیکھتے تھے ایک کی طرف وہ ایک پیغمبر

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ اور پیغمبر پکارتا تھا تمھیں فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ عقب میں تمھارے اور کہتا تھا اِلَیَّ عِبَادَ اللہِ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ[۱]
اور تم جواب نہ دیتے تھے فَاَثَابَكُمْ پس بدلا دیا تمھیں خدا نے غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا غم پر غم ایک غم تو رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مقتول ہونے کی خبر ہے اور دوسرا غم بعضے صحابہؓ کے شہید اور زخمی ہونے کی خبر یا ایک غم ہزیمت دوسرا غم فوت غنیمت
اور یہ جزا تمھیں اسواسطے دی کہ شدتوں اور سختیوں میں تمھیں صبر کی عادت ہوجائے اور پھر غمگین نہو عَلٰى مَا فَاتَكُمْ اوپر اُس چیز کے جو تم سے فوت ہوگئی
فتح اور غنیمت وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ط اور نہ غم کھاؤ بسبب اُسکے جو تمھیں پہونچا ہو قتل اور زخم اور ہزیمت وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ اور اللہ خبردار ہے بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ۝ ساتھ اُس چیز کے جو تم کرتے ہو ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ پھر بھیجا خدا نے اوپر تمھارے مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ پیچھے سے غم والم کے
اَمَنَةً امن و آرام اور وہ کیا تھا نُّعَاسًا ہلکی سی نیند يَّغْشٰى ڈھانپتی تھی یعنی گھیرتی تھی وہ اونگھ طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ایک گروہ کو تم میں سے
جو مسلمان حقیقی تھے تبیان میں لکھا ہے کہ یہ اونگھ سات آدمیوں کو تھی حضرت صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ اور علی مرتضیٰؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ بن ابی وقاص کو
مہاجروں میں سے اور حارثؓ بن صمہ اور سہیلؓ بن حنیف کو انصار میں سے اور بعضوں نے زبیر رضی اللہ تعالے عنہم کو بھی داخل کیا ہے اور اس ہلکی سی
نیند کا فائدہ یہ تھا کہ قوت پھر آجائے اور ملال دفع ہوجائے وَطَآئِفَةٌ اور گروہ دوسرا جیسے مغیب بن قشیر اور اُسکے یار کہ منافق تھے قَدْ اَهَمَّتْهُمْ
تحقیق کہ غم میں ڈالا تھا اُنھیں اَنْفُسُهُمْ ذاتوں اُنکی نے يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ گمان کرتے تھے ساتھ خدا کے غَيْرَ الْحَقِّ گمان ناحق نازیبا
ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط گمان جو اہل جاہلیت کو ہوتا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہم اتمام کو نہ پہونچے گی يَقُوْلُوْنَ کہتے تھے هَلْ لَّنَا
کیا ہے واسطے ہمارے یہ استفہام بر سبیل انکار ہے یعنی ہمارے واسطے نہیں ہے مِنَ الْاَمْرِ امر فتح و نصرت میں سے جسکا وعدہ کیا تھا مِنْ شَيْءٍ ط کچھ
یعنی ابوسفیان کے لشکر پر غالب ہونے کی ہم آرزو رکھتے تھے اور غلبہ میسر نہ ہوا ایک قول یہ ہے کہ ابن اُبی سے لوگوں نے کہا کہ قُتِلَ بنو الخزرج اُس نے
جواب میں کہا کہ ہَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ یعنی ہمیں اُنکے کام میں کچھ اختیار نہیں ہم نے تو کہہ دیا تھا کہ مدینہ سے باہر نہ جاؤ اُنھوں نے ہماری بات نہ مانی قُلْ
اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک سب کام غنیمت اور ہزیمت خدا ہی کے واسطے ہیں اور اُسی کے حکم سے ہیں
يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ چھپاتے ہیں منافق اپنے جیوں میں شک و شبہے مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ط وہ چیز جو ظاہر نہیں کرسکتے واسطے تیرے
مسلمانوں کی تلوار کے خوف یا اس ڈر سے کہ اُنکے بُرے کام اور خراب نیتیں کھل جائیں گی يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا کہتے ہیں تنہائی میں ایک
دوسرے سے اگر ہوتا واسطے ہمارے مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اپنے کام میں سے کچھ یعنی کچھ حصہ اور نصیبہ یا اگر ہمارا دین برحق ہوتا تو مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط
یہاں نہ قتل کیے جاتے ہم یعنی ہمارے یار مقتول نہ ہوتے اور ہمیں شکست نہ ہونے پاتی قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہوتے
تم اے منافق فِيْ بُيُوْتِكُمْ بیچ گھروں اپنے کے اور یہ نہ چاہتے کہ ہمارے ساتھ باہر نکلو لَبَرَزَ الَّذِيْنَ البتہ باہر آتے تم میں سے وہ لوگ کہ
روز ازل میں كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ لکھا گیا ہے اُنپر قتل ہونا اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ج طرف قتل گاہ اپنی کے یا اگر تم خلاف کرتے تو وہ مسلمان
لوگ جنکے ہاتھوں سے کفار کا قتل خدا نے مقرر کیا ہے باہر نکلتے اور معرکۂ جنگ میں اہل شرک سے مقابلہ اور مقاتلہ کرتے پھر حق تعالے مسلمانوں کی طرف
خطاب فرماتا ہے کہ جو غم والم تم کو تھا ایسے غم والم کے بعد امن و آرام تم پر بھیجا تاکہ اُسکے وعدہ پر واثق رہو وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ اور واسطے اُسکے کہ
ظاہر کرے اللہ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وہ چیز جو بیچ سینوں تمھارے کے ہے اندیشے وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط اور تاکہ پاک و خالص
کردے وہ جو دلوں میں رکھتے ہو نیتیں اور قصد وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ اور اللہ جاننے والا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ساتھ اُسکے جو سینوں میں ہوتا ہے

نصف

[۱] میری طرف آؤ اے بندو اللہ کے پس تحقیق میں رسول ہوں اللہ کا ۱۲ منہ۔

بھید اور پوشیدہ بات اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ تحقیق کہ جن لوگوں نے منھ پھیرا تم میں سے اور ہزیمت اُٹھائی یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ
اُس دن جب روبرو آئے دو گروہ یعنی کافر اور مسلمان جنگ احد میں اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ سوا اسکے نہیں کہ ڈگایا اُنھیں شیطان نے یا اُن سے
لغزش چاہی اور اُنھوں نے اس امر میں اُسکی فرمانبرداری کی بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ج بسبب شامت اُس چیز کے جو اُنھوں نے کمائی تھی یعنی رسول مقبول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے حکم کی مخالفت وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ط اور تحقیق کہ معاف کیا اللہ نے اُن سے یہ گناہ توبہ اور عذر کرنے کے سبب اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ تحقیق کہ خدا بخشنے والا تحمل والا ہے اور گناہگار پر سختی کرنے میں جلدی نہیں کرتا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ ع ۷
ایمان والوں کے لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا نہ ہو جاؤ مانند اُن لوگوں کے جو کافر ہو گئے یعنی منافق لوگ وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اور کہا
اُنھوں نے واسطے بھائیوں مقتول و مردہ اپنے کے وہ اُنکے بھائی نسبی ہیں یا مذہبی اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ جب گئے وہ بھائی بیچ زمین کے
تجارت کے واسطے اور مر گئے اَوْ كَانُوْا غُزًّى یا تھے غازی مجاہد اور مار ڈالے گئے کیا کہا اُن منافقوں نے کہ لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا اگر ہوتے
پاس ہمارے اور سفر کو اور لڑائی میں نہ جاتے تو مَا مَاتُوْا نہ مرتے اُس سفر میں وَمَا قُتِلُوْا ج اور نہ قتل کیے جاتے لڑائی میں پس اے مسلمانو
اس قول میں تم اُن منافقوں کی مخالفت کرو لِيَجْعَلَ اللّٰهُ تاکہ کرے خدا ذٰلِكَ اس تمھاری مخالفت کو یا اُنکے اس گمان کو کہ اگر ہمارے
بھائی ہمارے پاس ہوتے تو تلف نہ ہوتے حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ط حسرت اور غم بیچ دلوں اُنکے کے وَاللّٰهُ يُحْيٖ اور اللہ ہی زندہ رکھتا ہے
گھر میں رہنا اور جہاد سے منھ پھیرنا نہیں زندہ رکھتا وَيُمِيْتُ ط اور وہی مار ڈالتا ہے سفر اور لڑائی نہیں مار ڈالتی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ
ساتھ اُس چیز کے جو کرتے ہو تم اے مسلمانو صبر اور ثابت قدمی بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہے وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ اور قسم خدا کی کہ اگر تم قتل کیے جاؤ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ جہاد کے اَوْ مُتُّمْ یا مرو تم خدا کی خوشی میں بچھونے پر تو لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ البتہ مغفرت اللہ کی طرف سے
وَرَحْمَةٌ اور رحمت اُسکی خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ بکر نے تَجْمَعُوْنَ پڑھا ہے یعنی بہتر ہے اُس سے جو جمع کرتے ہو تم دنیا کا مال اور حفص
نے يَجْمَعُوْنَ پڑھا ہے یعنی تمھارے واسطے خدا کی مغفرت اور رحمت اُس سے بہتر ہے جو متاع غرور یعنی دنیا کافر جمع کرتے ہیں وَلَئِنْ مُّتُّمْ اور
اگر مرو تم اے مسلمانوں خدا کی خوشی کے ساتھ اَوْ قُتِلْتُمْ یا قتل کیے جاؤ کفار کی لڑائی میں لَاِلَى اللّٰهِ البتہ طرف خدا کے جو تمھارا معبود
ہے تُحْشَرُوْنَ ۝ حشر کیے جاؤ گے عارفوں نے کہا ہے کہ اے لوگو جو نفس اور خواہش کی مخالفت کرتے ہو اگر تمھیں موت آجائے یا لقائے الٰہی
کی راہ طلب میں تیغ ریاضت سے تم شہید ہو جاؤ تو اُسی کے ساتھ تمھارا حشر ہوگا جس کی راہ میں تم نے دل و جان نثار کیا اُسکے غیر کے ساتھ نہیں اور
یہی کہا ہے اِذَا كَانَ الْمَسِيْرُ اِلَى اللّٰهِ طَابَ الْمَصِيْرُ اِلَى اللّٰهِ[1] مثنوی

گر مرگ رسد چرا ہراسم — کاں راہ بہ تست می شناسم
مرکان برہ تو پائمال ست — شائستہ افسر وصال ست

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ پس ساتھ رحمت کے جو تجھے پہونچی خدا سے لِنْتَ لَهُمْ ج نرم ہوا تو واسطے شکست کھائے ہوؤں احد کے یہ
آیت اُسوقت نازل ہوئی کہ ہزیمت کھاکر مسلمانوں جب پھرے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن سے کدورت اور شدت نہ فرمائی بلکہ دلجوئی اور
خوشخوئی کے ساتھ آپ اُن سے پیش آئے تو حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ تمھاری میٹھی باتیں اور نیکخوئی میری رحمت کے سبب سے تھی وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا
اور اگر ہوتا تو بدخو یا سخت گو یا ظلم کرنے والا غَلِيْظَ الْقَلْبِ سخت دل نامہربان لَانْفَضُّوْا البتہ اصحاب تیرے پراگندہ ہو جاتے

[1] جب ہو چلنا طرف اللہ کے اچھا ہو پہونچ جانا طرف اللہ کے ۱۲ منہ۔

مِنْ حَوْلِكَ نزدیک سے تیرے اور تیرے پاس نہ ٹھہرتے فَاعْفُ عَنْهُمْ پس معاف کر دے اُنکی تقصیر جو اُنھوں نے تیری خدمت میں کی ہو
وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور بخشش چاہ واسطے اُنکے مجھ سے اُس سستی کی جو میرے حقوق ادا کرنے میں اُنھوں نے کی وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ج
اور مشورہ کر اُن سے اُس کام میں جسمیں حق تعالٰے کی طرف سے حکم قطعی نہیں صادر ہوا کلبی کہتے ہیں کہ کفار کے ساتھ محاربہ و مقاتلہ کرنے میں باہم مشورہ
کرنے کا حکم خاص تھا فَإِذَا عَزَمْتَ پھر جب قصد کیا تو نے کسی کام کا مشورہ کے بعد فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ط پس توکل کر اوپر اللہ کے مشورہ
پر نہیں إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ○ تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہی توکل کرنے والوں کو اور متوکل حقیقی وہ شخص ہی جو خدا کے سوا اور
کسی سے نہ ڈرے نہ اُمید رکھے إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ اگر مدد دے تمھیں اللہ جیسا کہ جنگ اُحد میں ہوا فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ج پس نہیں کوئی
غلبہ کرنے والا تم پر وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ اور اگر چھوڑ دے تمھیں جیسا کہ جنگ بدر میں واقع ہوا فَمَنْ ذَا الَّذِي پس کون ہی وہ کہ يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ
مدد دے تمھیں بعد چھوڑ دینے خدا کے وَعَلَى اللَّهِ اور اوپر فضل و کرم اللہ کے فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے
وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ط اور نہیں لائق کسی نبی کو یہ کہ خیانت کرے غنیمت میں بعضے صحابہ جو قوی تھے اُنھوں نے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے درخواست کی کہ جو غنیمت حاصل ہوتی ہی اُسمیں سے ضعیف صحابہ کے حصہ کے بہ نسبت ہمیں کچھ زیادہ دیا کیجیے یہ آیت نازل ہوئی کہ
غنیمت تقسیم کرنے میں پیغمبر کو خیانت کرنا درست نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ بدر کی غنیمت میں سے ایک کملی یا چادر سرخ رنگ گم ہو گئی اور بعضے سیاہ دلوں
نے نفاق کی راہ سے سید عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف اُسکی نسبت کی حقتعالے نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو خصوصًا اور سب انبیا کو عمومًا
اس خیانت سے بری الذمہ کر دیا اور فرمایا کہ کسی نبی نے غنیمت میں نہ خیانت کی تھی نہ اب خیانت کرتا ہی وَمَنْ يَغْلُلْ اور جو کوئی خیانت کریگا غنیمتوں
میں يَأْتِ بِمَا غَلَّ آیگا ساتھ اُس گناہ کے کہ خیانت کی ہی یا لائیگا اُس چیز کو جسمیں خیانت کی ہی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ج دن قیامت کے اور سبھوں کے
سامنے فضیحت ہوگا اگرچہ ایک سوئی یا تاگا ہو لکھا ہی کہ ایک شخص نے غنیمت تقسیم ہونے کے قبل ایک پُرانی رسّی اُٹھالی تھی اور غنیمت تقسیم ہو چکنے کے بعد
جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس لایا حضرت نے وہ رسّی نہ قبول فرمائی اور ارشاد کیا کہ رکھ چھوڑ تاکہ قیامت میں تو لائے ثُمَّ تُوَفّٰى پھر
پورا دیا جائیگا اُس دن كُلُّ نَفْسٍ ہر شخص کو مَا كَسَبَتْ جزا اُسکی جو کمائی کی ہو اُس نے اچھی یا بری وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○
اور نہ وہ ظلم کیے جائینگے جزا دیتے وقت أَفَمَنِ اتَّبَعَ کیا جو کوئی پیروی کرے رِضْوَانَ اللَّهِ رضامندی خدا کی ترک خیانت میں وہ ہوگا
یعنی نہ ہوگا كَمَنْ بَاءَ مثل اُسکے جو پھر جائے بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ ساتھ غصہ کے خدا سے بسبب خیانت کے وَمَأْوٰهُ جَهَنَّمُ ط اور
جگہ اُسکی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○ اور بُری جگہ پھر جانے کی ہی دوزخ هُمْ انبیا اور امانت دار لوگ کہ رضائے الٰہی کے تابع
ہیں دَرَجٰتٌ صاحب درجوں بلند کے ہیں یا اُن کے واسطے ہیں درجے عِنْدَ اللَّهِ ط پاس اللہ کے وَاللَّهُ بَصِيرٌ اور اللہ دیکھنے والا ہی
بِمَا يَعْمَلُونَ ○ ساتھ اُس چیز کے جو کرتے ہوں لوگ امانت داری اور خیانت گزاری لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ البتہ تحقیق کہ احسان رکھا اللہ نے
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اوپر ایمان والوں کے إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ جبکہ بھیجا درمیان اُنکے رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ رسول اُن ہی میں سے
یعنی آدمیوں میں سے يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ پڑھتا ہی رسول اُنپر آیتیں قرآن کی یا نشانیاں توحید کی وَيُزَكِّيهِمْ اور پاک کرتا ہے اُنھیں
طبیعت کی خواہشوں کے میل اور نجاست سے بسبب جاری کرنے احکام شریعت کے یا زکوٰۃ اُن سے لیتا ہی یا اُن کے کاموں کی اصلاح کرتا ہی اُنکی
پاکی پر گواہی دیتا ہی وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور تعلیم کرتا ہی اُنھیں قرآن یا علوم شرعیہ وَالْحِكْمَةَ ج اور حکمت یعنی حدیث یا علوم عقلیہ وَإِنْ
كَانُوا مِنْ قَبْلُ اور تحقیق کہ تھے سب لوگ رسول کے مبعوث ہونے کے قبل لَفِي ضَلٰلٍ مُبِينٍ ○ بیچ گمراہی ظاہر کے نہ حق جانتے تھے

نصف

نہ باطل سے دور رہ سکتے تھے **بیت**

تاریک بُد زظلمت باطل ہمہ جہاں عالم ز رُخ روشن و نور حق گرفت

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْکُمْ کیا جو وقت پہونچی تمھیں **مُّصِیْبَۃٌ** مصیبت بسبب ہزیمت اور قتل اور زخم کے دشمنوں سے اور حال آنکہ **قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْهَا** پہونچے تھے تم اُن سے دو نے اُسکے یعنی کافروں میں سے تم نے دو نے پائے تھے اسواسطے کہ جنگ احد میں اُنھوں نے تمھارے ستر آدمی قتل کیے اور تم نے جنگ بدر میں ستر کافر قتل کیے تھے اور ستر قید کر لیے تھے **قُلْتُمْ اَنّٰی هٰذَا** کہا تم نے تعجب کی راہ سے اور جزع فزع کر کے یہ مصیبت کہاں سے ہمیں پہونچی اور ہم لوگ مسلمان ہیں اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے بیچ میں ہیں **قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِکُمْ** کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مصیبت جو تمھیں پیش آئی یہ بھی تمھاری ذات سے ہی کہ تم نے نافرمانی کی اور مدینہ سے باہر نکل آئے یا اپنا مقام چھوڑ کر غنیمت کی خواہش میں دوڑے گئے **اِنَّ اللّٰهَ** تحقیق کہ خدا **عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** اور ہر چیز کے فتح اور غنیمت قتل اور ہزیمت پر قادر ہی **وَمَآ اَصَابَکُمْ** اور جو کچھ پہونچا تمھیں اُن چیزوں میں سے جو تمھاری طبیعتوں کو مکروہ اور ناگوار تھیں **یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ** اُس دن کہ ابو سفیان کا لشکر مسلمانوں کی فوج سے روبرو ہوا **فَبِاِذْنِ اللّٰهِ** پس خدا کے حکم اور اُس کی قضا و قدر کے ساتھ یہ ہوا تھا **وَلِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ** اور تاکہ دیکھ لے خدا مومنوں کی ثابت قدمی اور ظاہر کر دے **وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا** اور تاکہ ظاہر کر دے خصومت اُنکی جنھوں نے نفاق اختیار کیا **وَقِیْلَ لَهُمْ** اور کہا گیا ابن اُبی اور اُسکے یاروں سے راہ مدینہ پھرنے کے وقت کہ **تَعَالَوْا** آؤ لڑائی سے نہ پھر جاؤ اور بڑی کوشش کے ساتھ **قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ** لڑو مشرکوں سے بیچ راہ خدا کے **اَوِادْفَعُوْا** یا دفع کرو مشرکوں کو کہ مدینہ والوں کو قتل اور غارت کرنے کا داعیہ رکھتے ہیں **قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا** کہا اُنھوں نے کہ اگر جانتے ہم لڑائی کے ڈھنگ تو **لَّا تَّبَعْنٰکُمْ** البتہ متابعت کرتے ہم تمھاری یا اگر ہم جانتے کہ وہاں لڑائی ہو گی تو ہم نہ آتے ہم سمجھتے تھے کہ وہاں لڑائی نہ ہو گی اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قرابت والوں سے صلح کر لینگے **هُمْ لِلْکُفْرِ یَوْمَئِذٍ** وہ منافق طرف کفر کے جس دن کہ یہ بات کہتے تھے **اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِیْمَانِ** بہت قریب تھے اپنے سے کہ طرف ایمان کے ہوں یا مدد دینے میں مسلمانوں کی بہ نسبت کافروں سے اقرب ہیں **یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ** کہتے ہیں زبانوں اپنی سے **مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ** جو کچھ نہیں ہی دلوں میں اُن کے یا یہ کہ زبان سے تو کہتے تھے کہ لڑائی نہ ہو گی اور اُنکے دلوں میں یہ تھا کہ لڑائی ہو **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ** اور خدا خوب جانتا ہی **بِمَا یَکْتُمُوْنَ** جو کچھ منافق چھپاتے ہیں عداوت اور حسد اور مکر کی راہ سے **اَلَّذِیْنَ** یہ منافق لوگ ہیں کہ نادانی کی وجہ سے یا جاہلوں کو فریب دینے کے واسطے اُنھوں نے **قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ** کہا واسطے بھائیوں اپنے کے یا اپنے اقربا اور ہمنشینوں کے حق میں جو جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے **وَقَعَدُوْا** اور حال یہ ہی کہ یہ کہنے والے بیٹھے تھے اپنے گھروں میں لڑائی سے پھر کر کھڑے ہو کر کہ **لَوْ اَطَاعُوْنَا** اگر فرمانبرداری کرتے وہ ہمارے بھائی ہماری راہ سے پھر آتے اور گھر بیٹھ رہنے میں تو **مَا قُتِلُوْا** نہ قتل کیے جاتے جیسے ہم نہ قتل کیے گئے **قُلْ** کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر موت کا اختیار تمھارے ہی ہاتھ میں ہی **فَادْرَءُوْا** تو ہٹا دو **عَنْ اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ** جانوں اپنی سے موت کو **اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ** اگر ہو تم سچے کہ گھر بیٹھ رہنے میں قضا و قدر ٹل جاتی ہی کشاف میں لکھا ہی کہ منافقوں نے جس دن یہ بات کہی اُس دن ستر آدمی اُنھیں سے مرے **وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ** اور نہ سمجھ اُن لوگوں کو جو صدق نیت سے **قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ** قتل کیے گئے بیچ راہ خدا کے **اَمْوَاتًا** کہ وہ مُردے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ تمھارے بھائی مسلمان جو

جنگ اُحد میں شہید ہوئے حق تعالے نے اُنکی جانوں کو سبز رنگ پرندوں میں جگہ دی کہ جنت کی ہوائیں پھریں طوبیٰ کی ٹہنیوں پر آشیانہ کریں اور
جنّت کی نہروں کا پانی پییں اور سونے کی قندیلیں جو پایۂ عرش میں لٹکی ہوئی ہیں استراحت کیوقت وہی اُنکی خوابگاہ ہو وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ
یہ دولت جو ہم نے پائی ہمارے بھائیوں کو اسکی خبر کون پہونچائے تاکہ جہاد کی طرف اُنکی رغبت زیادہ ہو حق تعالے نے اُنکا حال بتانے کو
یہ آیت اُتاری یا جابر انصاری کا باپ جو شہید ہوا تھا اُس نے حق تعالے سے درخواست کی کہ اے اللہ مجھے پھر دنیا میں بھیج تاکہ دوبارہ
شربت شہادت پیوں جواب ہوا کہ حکم ازلی یوں نافذ ہو چکا ہو کہ جو لوگ یہاں آئے پھر دنیا کی طرف رجوع کرنے سے وہ باز رہینگے پھر عرض
کیا کہ بار خدایا یہ سعادت حال اور نعمت بے زوال جو تونے مجھے عنایت فرمائی ہو میرے یاروں کو اسکی خبر کرد ے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لوگو شہیدوں کو
مردہ نہ سمجھو بَلْ اَحْيَاۗءٌ بلکہ وہ زندہ ہیں عِنْدَ رَبِّهِمْ پاس رب اپنے کے کہ ہر سال جہاد کا ثواب اُنھیں پہونچتا ہو یا زمین اُنھیں نہیں
کھاتی یا اور مُردوں کی طرح اُنھیں غسل نہیں دیتے یا زائروں کے سلام کا جواب دیتے ہیں زندوں کی طرح يُرْزَقُوْنَ ۝ روزی دیے جاتے
ہیں میوہ ہائے جنت سے فَرِحِيْنَ خوش ہیں بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ ساتھ اُس چیز کے جو عطا کی ہو اُنھیں خدا نے مِنْ فَضْلِهٖ لا اپنے فضل سے
کہ خوشنودی خدا ہوا اور یہ بڑی دولت ہے اور وہ عطا ہو جس سے بڑھ کر متصور ہی نہیں اور تفسیر کبیر میں لکھا ہو کہ ارواح قدسی کو انوار الوہیت
کے ساتھ جب شوق پیدا ہوتا ہو تو اُنکی ذاتوں کو معارف ربانی کی شعاعوں سے منور کر دیتے ہیں یُرْزَقُوْنَ اسی کی طرف اشارہ ہو پھر اُس سے
منبع نور اور مصدر رحمت کو دیکھتے ہیں فَرِحِيْنَ اس سے عبارت ہے اور فی الواقع مقام وصال پر پہونچنے سے زیادہ خوشی اور جمال وجہ کریم کے
نظارہ سے بڑھ کر مسرت کسی چیز میں نہیں ہو سکتی **بیت**

مایۂ خوشدلی آنجاست کہ دلدار آنجاست میکنم جہد کہ خود را مگر آنجا فگنم

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ اور مسرور ہوتے ہیں ساتھ خوشخبری کے یا خوشی کرتے ہیں بِالَّذِيْنَ ساتھ اُن لوگوں کے جو ہنوز لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ
نہیں جا ملے ہیں ساتھ اُنکے مِّنْ خَلْفِهِمْ لا پیچھے سے اُنکے اور اُمید رکھتے ہیں کہ جنت میں اُنکے پاس پہونچیں گے اور بزرگی میں اُنکے شریک
ہونگے یا اُنکی خوشی اس سبب سے ہو کہ آخرت کے احوال سے بالاتفاق واقف ہو کر یقینی جانتے ہیں اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ یہ کہ نہیں کچھ خوف
اوپر اُنکے اُس چیز کا جو اُنھیں درپیش آئے گی وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہوں گے دنیا کے چھٹنے سے اور اُن چیزوں سے جو
دنیا میں چھوڑتے ہیں يَسْتَبْشِرُوْنَ خوش ہوتے ہیں بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ ساتھ نعمت کے جو پہونچی ہو خدا کی طرف سے اُنھیں یعنی اعمال کا ثواب
وَفَضْلٍ اور زیادتی اُس نعمت پر جو بقدر استحقاق ہوتی ہو اور فضل وہی ہو جو اُس نعمت سے زیادہ بندہ کو عطا ہو وَّاَنَّ اللّٰهَ اور
شہید لوگ یہ خوشی رکھتے ہیں کہ بیشک اللہ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ نہ ضائع کریگا اجر مومنوں موحد اور مجاہد کا اَلَّذِيْنَ ع ۱۶ ۱۷ وقف لازم
اسْتَجَابُوْا وہ لوگ جنھوں نے صدق کی رو سے قبول کیا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ حکم خدا اور رسول کا اُسوقت جبکہ مدینے سے باہر نکلنے کا حکم کیا
وہ اسطرح پر تھا کہ ابوسفیان جب اُحد سے پھر گیا تو اُسی دن کہ ہفتہ کا روز شوال کی ساتویں تاریخ تھی اخیر وقت حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم مدینہ کو تشریف لائے اور اتوار کی صبح کو حکم فرمایا کہ اُحد کے لشکری دشمنوں کا پیچھا کریں اور جو شخص جنگ اُحد میں حاضر نہ تھا وہ اس لڑائی
میں باہر نہ آئے صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے اس حکم نبوی کی اطاعت کی اور تھکے ماندے اور زخمی ہونے کے ساتھ مکہ کی راہ کیطرف
متوجہ ہوئے اور حمراء الاسود میں لشکر ہمایوں پیکر کا قیام ٹھہرا شب کو بہت سی آگ جلائی تاکہ لشکر اسلام کی عظمت کا آوازہ قبائل عرب کے
سرداروں کو پہونچے اور وہ جانیں کہ مسلمانوں کو کچھ عجز و انکسار نہیں ہو حق تعالے اس آیت میں اُنکی تعریف فرماتا ہو جنھوں نے خدا اور رسول کا

معانقه عند الفقد مین ۱۲

یحکم ہاں لیا مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ ؕ پیچھے اُس سے کہ پہونچے تھے اُنھیں زخم لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡهُمۡ واسطے اُن لوگوں کے
کہ نیکی کی اُنھوں نے اُنمیں سے بسبب وفا کرنے عہد کے وَاتَّقَوۡا اور ڈرے غضب خدا سے مخالفت حکم پیغمبر میں اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۚ اجر بڑا ہے
یعنی بہشت لکھا ہی کہ پھر آنے کے بعد ابوسفیان کو بڑی ندامت ہوئی اور لشکر اسلام کے استیصال کی نیت سے پھر آنے کا مصمم قصد کیا ناگاہ حمراء الاسود
میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچنے کی خبر لوگوں نے اُس سے کہی اُن لوگوں کے دل میں خوف وہراس پیدا ہوا وہ وہاں سے مکہ معظمہ کی طرف بھاگ
چلے اور راہ میں تاجروں کے قافلے یا بدوؤں کے گروہ جو مدینہ کی طرف آتے ہوے ملتے اُن سے بڑے اصرار کے ساتھ کہدیتے کہ محمدی لوگوں کو
جہاں دیکھنا ہماری طرف سے ڈرا دینا اور یہ ظاہر کر دینا کہ وہ لوگ لشکر آراستہ کے ساتھ پھر آتے ہیں اور تم سے جدال وقتال بلکہ تمھارے استیصال
پر کمر باندھے ہوے ہیں وہ لوگ حمراء الاسود میں مسلمانوں سے ملے اور ابوسفیان کے کہنے کے موافق ڈرانا اور دھمکانا شروع کیا عنایت الٰہی
مسلمانوں کے شامل حال تھی کسی طرح اُنکے خلوص میں تزلزل و فتور نہ پڑا بلکہ سچ مان کر جواب دیا کہ حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِیۡلُ حق تعالے اُنکی
تعریف میں فرماتا ہی اَلَّذِیۡنَ قبول کرنے والے وہ لوگ ہیں کہ ڈرانے کے واسطے قَالَ لَهُمُ النَّاسُ کہا واسطے اُنکے لوگوں نے یعنی
تاجروں نے یا بدوؤں نے اِنَّ النَّاسَ تحقیق کہ ابوسفیان اور اُنکے یار و مددگار قَدۡ جَمَعُوۡا لَكُمۡ بیشک جمع ہوئے اور متفق اللفظ ہوگئے
تمھارے قتال کے واسطے فَاخۡشَوۡهُمۡ پس ڈرو تم اُنکے آنے سے اسواسطے کہ تمھیں اُنکی جماعت سے لڑنے کی طاقت نہیں فَزَادَهُمۡ پس
زیادہ کر دیا اس بات نے مومنوں کو اِیۡمَانًا ۖ تصدیق اور یقین اپنے کام میں کہ وہ نہ ڈرے وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ اور بولے کہ بس ہی
ہمیں خدا مدد دینے والا اور کفایت کرنے والا وَنِعۡمَ الۡوَكِیۡلُ ۝ اور اچھا کارساز ہی اور بعضوں کے نزدیک یہ آیت اور اسکے بعد جو
آیت ہے وہ جنگ بدر صغرٰی میں نازل ہوئی ہی لکھا ہی کہ ابوسفیان نے جنگ بدر کے روز یہ بات ٹھہرائی کہ ہماری لڑائی کی میعاد دوسرے برس
موضع بدر ہی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکے جواب میں کہدو کہ ایسا ہی ہوگا دوسرے برس جب وعدہ قریب آیا تو ابوسفیان نے پشیمان
ہوکر نعیم بن مسعود کو مقرر کیا کہ مدینے میں جائے اور لشکر اسلام کو قریش سے ڈرائے اور ایسا کرے کہ وہ سفر بدر کا قصد ملتوی رکھیں نعیم یثرب
میں آیا اور ہر چند خوف دلانے کے واسطے باتیں بنائیں کہ لشکر کفار بہت ہی اور ہتھیار اُنکے پاس کثرت سے ہیں اور باہم بڑا اتفاق ہی حَسۡبُنَا اللّٰهُ
وَنِعۡمَ الۡوَكِیۡلُ کے سوا اور کچھ جواب نہ پایا اور حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُحد کے غازیوں اور دوسری جماعت کے ساتھ کہ سب
ڈیڑھ ہزار آدمی تھے بدر کو تشریف لے گئے اور آٹھ دن وہاں قیام فرمایا بازاریں لگ گئیں اور خرید و فروخت میں بڑا نفع ہوا اور اہل اسلام کے خوف سے
کفار وہاں نہ آئے اور حق تعالے نے یہ آیتیں بھیجیں وہ لوگ کہ پہلی آیت میں جنسے قافلہ مراد لیا تھا اس صورت میں یہاں پر نعیم بن مسعود ہوگا اور
ہر تقدیر دوسری جگہ ناس کے لفظ سے ابوسفیان اور اُسکے اتباع مراد ہیں اور مسلمانوں کے حال کا تتمہ یہ ہی کہ فَانۡقَلَبُوۡا پس پھر گئے پہلے قول
کے بموجب تو حمراء الاسود سے اور دوسرے قول پر موضع بدر سے بِنِعۡمَةٍ ساتھ عافیت تمام اور ثواب لاکلام کے کہ مِّنَ اللّٰهِ خدا کی طرف
سے تھا وَفَضۡلٍ اور ساتھ زیادتی عزت و حرمت کے یا افزائش مال و تجارت کے لَّمۡ یَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ نہیں پہونچی اُنھیں بُرائی قتل و جرح
اور ہزیمت بلکہ صحیح سلامت گئے بزرگی اور کرامت کے ساتھ پھر آئے وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ اور پیروی کی خوشنودی خدا کی رسول خدا
کی فرمانبرداری کرکے وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِیۡمٍ ۝ اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہی مشرکوں کو مومنوں سے دفع فرما کر اِنَّمَا ذٰلِكُمُ
الشَّیۡطٰنُ سوا اسکے نہیں کہ وہ خوف دلانا شیطان کا تھا یُخَوِّفُ اَوۡلِیَآءَهٗ ص ڈراتا ہی ساتھ اُسکے دوستوں اپنے کو یعنی وہ جو بدو
یا قافلے والے کہتے تھے یا نعیم کہتا تھا وہ شیطان نے القا کیا تھا کہ ڈرائے اُسکے سبب سے منافقوں کو اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

لشکر سے منافق پھر جائیں اور اس سبب سے مسلمانوں کو شکست ہو جائے فَلَا تَخَافُوْهُمْ پس اے مسلمانو تم نہ ڈرو شیطان کے دوستوں سے وَخَافُوْنِ
اور ڈرو مجھ سے میرے حکم کی مخالفت میں اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اگر ہو تم تصدیق کرنے والے میرے وعدہ اور وعید کو وَلَا يَحْزُنْكَ
الَّذِيْنَ اور چاہیے کہ نہ غمگین کریں تجھے وہ لوگ جو يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ج جلدی کرتے ہیں کافروں کی یاری اور مددگاری کرنے میں جیسے
ابن ابی اور اُسکے تبع لوگ کہ جنگ اُحد میں ڈر کر خلاف کر کے تجھے چھوڑ بھاگے اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ط ہرگز ضرر نہ
نہیں پہونچائے خدا کو یعنی خدا کے دوستوں کو کچھ بھی کفر میں جلدی کرنے کے سبب سے يُرِيْدُ اللّٰهُ چاہتا ہے اللہ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ یہ کہ نہ
کرے واسطے اُنکے یعنی اُنھیں نہ دے حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ ج کچھ حصہ بیچ ثواب آخرت کے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اور
واسطے جلدی کرنے والوں کے عذاب بڑا ہے یعنی بہت اور ہمیشہ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ تحقیق کہ جن لوگوں نے مول لیا کفر یعنی بدلا
کفر کو بِالْاِيْمَانِ ساتھ ایمان کے لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ج ہرگز ضرر نہ پہونچائینگے خدا کو کچھ کفر مول لینے کے سبب سے بلکہ اُس کا
نقصان اُن ہی پر پڑیگا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور واسطے اُنکے ہے عذاب دردناک کہ اُس عذاب کا صدمہ اُنکے دل کو پہونچے گا
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور نہ سمجھیں وہ لوگ جو کافر ہیں یہود و نصاریٰ اور مشرکوں اور منافقوں میں اَنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ
سوا اسکے نہیں کہ جو مہلت دیتے ہیں ہم اُنھیں خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ط بہتر ہے واسطے ذاتوں اُنکی کے اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ تحقیق کہ ہم ڈھیل
دیتے ہیں اُنھیں لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ج تاکہ زیادہ کریں گناہ اور اپنے دین باطل پر ثابت قدم ہو جائیں وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝
اور واسطے اُن کے ہے عذاب ذلیل اور رسوا کرنے والا مَا كَانَ اللّٰهُ نہیں ہے اللہ اس بات پر کہ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
چھوڑ دے مسلمانوں کو عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ اوپر اُس چیز کے کہ تم اے منافقو اُس چیز پر ہو یعنی تم جو مسلمانوں پر خفیہ طعن کرتے ہو اور
ظاہر میں اُنپر ہنستے ہو بلکہ حق تعالےٰ اپنی حکمت سے تمھارا امتحان کرتا ہے حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ یہاں تک کہ جدائی کر دے ناپاک کو جو
نفاق میں آلودہ ہے مِنَ الطَّيِّبِ ط پاک یعنی مومن مخلص سے اور یہ جدا کرنا یا تو جہاد کے سبب سے ہوتا ہے کہ مخالف لوگ خلاف کر کے
اعداے دین سے لڑائی نہ کریں جیسا کہ جنگ اُحد میں ہوا یا اُنکے دلوں میں جو باتیں بھری ہوئی ہیں وہ وحی سے سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم
ہو جائیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اُس سے آگاہ ہو جائیں اور منافقوں کی جو لی باتوں میں سے ایک بات یہ تھی کہ جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کو حق تعالےٰ نے انکی ذریت دکھا دی تھی اُسیطرح میری تمام اُمت کی صورت شکل
سب مجھے دکھا دی ہے اور مجھے الہام الٰہی کی رو سے معلوم ہو گیا کہ اُنمیں سے کون شخص اسلام قبول کریگا اور کون گمراہی میں پھنسا رہے گا منافق
آپسمیں یہ بات کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علانیہ یہ دعوے کرتے ہیں اور ہمارے دل متزلزل کے حال سے غافل ہیں کہ اگر سچ کہتے ہیں تو
کہدینا چاہیے کہ ایک ایک کا حال ہم سے بیان کر دیں کہ کون شخص مخلص ہے اور کون منافق تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ
اور ایسا نہیں کہ اے منافقو اللہ مطلع کر دے تمھیں عَلَى الْغَيْبِ اوپر اس بھید کے کہ کون شخص ایمان لائے گا اور کون کافر رہیگا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَجْتَبِىْ اور لیکن اللہ برگزیدہ کر لیتا ہے اُسپر اطلاع دینے کے واسطے مِنْ رُّسُلِهٖ رسولوں اپنے میں سے مَنْ يَّشَآءُ ص جسے چاہتا ہے
فَاٰمِنُوْا پس اے مسلمانو ایمان رکھو بِاللّٰهِ ساتھ اللہ کے کہ وہ علم غیب میں یکتا و تنہا ہے وَرُسُلِهٖ ج اور یاد رکھو رسولوں اُس کے کو کہ برگزیدہ
بندے ہیں اور شاید کہ کافروں یا منافقوں سے یہ خطاب ہو وَاِنْ تُؤْمِنُوْا اور اگر ایمان لاؤ گے اس طور پر وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو گے
نافرمانی سے یا شرک اور نفاق سے فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ پس واسطے تمھارے ہے اجر بڑا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ اور نہ سمجھیں وہ لوگ

جو پست ہمتی سے یَبۡخَلُوۡنَ بخل کرتے ہیں بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ساتھ اُس چیز کے جو خدا نے مال دنیا اُنھیں دیا ہے مِنۡ فَضۡلِهٖ اپنے فضل و کرم سے هُوَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ کہ بخل بہتر ہو واسطے اُنکے بَلۡ هُوَ شَرٌّ لَّهُمۡ ؕ ایسا نہیں بلکہ وہ بخل بدتر ہے واسطے اُن کے دنیا میں بھی کہ مال سے برکت جاتی رہتی ہے اور آخرت میں بھی کہ شدائد اور اہوال کے مستحق ہونگے سَيُطَوَّقُوۡنَ قریب ہے کہ اُنکی گردنوں میں بطور طوق ڈالی جائے مَا بَخِلُوۡا بِهٖ وہ چیز کہ بخل کیا ہے ساتھ اُسکے مال میں سے اور زکوٰۃ نہیں دی اور یہ رسوائی اُنھیں ہوگی يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ دن قیامت کے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ حق تعالےٰ نے جسے مال عطا کیا اور اُس نے بخل کی وجہ سے زکوٰۃ نہ ادا کی تو قیامت کے دن اُسکے مال کو بڑے سانپ کی صورت پر بنائینگے کہ زہر کی شدت اور حدت سے اُسکے سر پر بال نہ رہے ہونگے اور سیاہ دو نقطے اُسکی دونوں آنکھوں کے نیچے ظاہر ہونگے اور ایسا کالا سانپ سب سانپوں سے بدتر ہوتا ہے وہ سانپ آئے گا اور اُس بخیل کے دونوں کلے پکڑ کر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں یعنی میں تیرا وہ مال دنیا ہوں جسکے سبب سے تو ڈینگیں مارتا تھا اور میں تیرا وہ خزانہ ہوں جسکے سبب سے تو فخر کرتا تھا اپنے زمانے کے لوگوں پر بیت

گنج را از دل برون کُن مال خود بفگن ز چشم | مال تو مار است در معنی و گنجت اژدہاست

وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے ہے مِيۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ میراث اہل آسمان اور اہل زمین کی یعنی سب مرجائینگے اور زمین و آسمان کی مملکت مدعیوں کے دعوے اور جھگڑنے والوں کے جھگڑے سے چھوٹ کر اُسی کے واسطے مسلم ہوگی لِمَنِ الۡمُلۡكُ الۡيَوۡمَ ؕ لِلّٰهِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ محقق لوگ کہتے ہیں کہ میراث حقیقت میں اُس چیز کو کہتے ہیں جو کسی کی ملک میں آئے اور پہلے اُسکی ملک میں نہو پس اہل زمین و اہل آسمان کے مالوں کو مجازاً میراث کہا ہے اسواسطے کہ اُنکے پاس عاریت ہے اور درحقیقت خدا ہی کی ملک ہے وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ جب اہل زمین و اہل آسمان مرجائینگے تو اُنکی عاریت اُسے پہونچ جائے گی اور اس بات میں ایک یہ اشارہ ہے کہ فی الحقیقت بخیل کا تو کچھ مال ہی نہیں اور جو کچھ اُسکے پاس ہے حق تعالےٰ کی ملک ہے پس خدا کا مال حکم خدا کے موافق نہ خرچ میں لانا اور بخل کرنا بڑی شقاوت ہے، رباعی

اے آنکہ بخیل کیسہ را بند کنی | خود را بوجود مال خرسند کنی
ایں مال خداست صرف کن در رہ او | امساک بہ مال دیگرے چند کنی

۱۸ ع ۹ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ۠ اور خدا ساتھ اُس چیز کے جو تم کرتے ہو خبردار ہے لَقَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ تحقیق کہ سُن لی خدا نے قَوۡلَ
وقف لازم الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا بات اُن لوگوں کی جنھوں نے کہا کہ اِنَّ اللّٰهَ فَقِيۡرٌ بیشک اللہ فقیر ہے وَّنَحۡنُ اَغۡنِيَآءُ ۘ اور ہم غنی ہیں جب آیہ وَاَقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو یہود بولے کہ خدا محتاج ہے جو ہم سے قرض مانگتا ہے تو خدا نے یہ آیت بھیجی اور تہدید کی رو سے فرمایا سَنَكۡتُبُ مَا قَالُوۡا قریب ہے کہ لکھ لیں ہم یعنی فرشتوں سے کہدیں کہ لکھ لو جو اُنھوں نے کہا کہ فقیری کو ہماری طرف اور امیری کو اپنی طرف منسوب کیا وَقَتۡلَهُمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ اور ہم لکھیں گے قتل اُنکے بزرگوں کا پیغمبروں کو بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ ناحق وَّنَقُوۡلُ اور ہم کہینگے انھیں جب وہ مرنے لگیں گے یا جب قبروں سے اُٹھیں گے کہ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ۝ چکھو عذاب آگ جلانے والی کا ذٰلِكَ ایسا عذاب تمھارے واسطے بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ بسبب اُس چیز کے ہے جو آگے بھیجی ہاتھوں تمھارے نے ہاتھ کا ذکر تحقیق فعل کیواسطے ہے ورنہ فاعل وہی لوگ ہیں اور افعال اُنکے یہ تھے قتل انبیا اور جلد عبادت کرنا اور مثل اسکے وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ عقوبت اس سبب سے بھی ہے کہ اللہ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۝ نہیں ہے ظلم کرنیوالا اوپر بندوں اپنے کے چونکہ تم لوگ عذاب کے مستحق ہو تو عدل کی رو سے تم پر عذاب کریگا

سه واسطے کس کے ہے ملک آج کے دن واسطے اللہ کے ہے جو واحد قہار ہے ۱۲ سه اور واسطے اللہ کے ملک آسمانوں اور زمین کا ہے ۱۲۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اور سنو قول اُن لوگوں کا جنھوں نے کہا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ تحقیق کہ اللہ نے عہد کیا ہو اور اقرار کر بھیجا ہو طرف ہمارے یعنی ہمیں حکم کیا ہو اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ یہ کہ نہ ایمان لائیں ہم اور تصدیق نہ کریں ہم واسطے کسی رسول کے حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ جبتک لائے واسطے ہمارے قربانی کہ تَاْكُلُهُ النَّارُ ط کھائے اُسے آگ بنی اسرائیل کو قربانی کھانا حلال نہ تھا قربانی کو کھلے مکان کے بیچ میں رکھ دیتے اور پیغمبر وقت اُس گھر کے بیچ میں کھڑے ہو کر مناجات کرتا اور بنی اسرائیل کے بڑے لوگ گھر کے باہر سر جھکا کر متوجہ ہوتے جب تک قربانی مقبول نہ ہو جاتی یہی حال رہتا اور قربانی قبول ہو جانے کی علامت یہ تھی کہ سفید آگ بے دھویں کی ہیبت آواز کے ساتھ آسمان سے اُتر کر قربانی میں لگ جاتی اور قربانی جل جاتی تو یہودی کہتے تھے کہ توریت میں مذکور ہو کہ اُس پیغمبر کے سوا اور کسی کا ایمان نہ لانا جو قربانی اسطرح پر لائے حقتعالے انھیں الزام دیتا ہو اس آیت میں کہ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آئے تمھارے پاس رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ رسول اللہ کے میرے ظہور سے پہلے بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ معجزوں ظاہر کے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ اور لائے تھے ساتھ اُسکے بھی جو تم کہتے ہو یعنی قربانی جیسا کہ تمھارا مدعا ہو جیسے حضرت زکریا اور حضرت یحیٰی علیہما السّلام فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ پھر کیوں قتل کر ڈالا تم نے اُنھیں یعنی زکریا علیہ السلام کو کہ صاحب قربانی تھے اور اُنکے بیٹے یحیٰی کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے کہ جو پیغمبر صاحب قربانی ہو اُسی کی متابعت کرنا چاہیے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ پھر اگر تکذیب کی اُنھوں نے تمھاری اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تم رنجیدہ نہ ہو فَقَدْ كُذِّبَ پس تحقیق کہ تکذیب کیے گئے رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ رسول پہلے تم سے ایسے رسول کہ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ لائے تھے دلیلیں روشن اور معجزے ظاہر وَالزُّبُرِ اور نصیحتیں زجر کرنے والی یا احکام شرعیہ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ اور کتاب جیسے زبور اور انجیل ظاہر کرنے والی حلال و حرام کی كُلُّ نَفْسٍ ہر جان ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط چکھنے والی موت کی ہو اور قریب ہے کہ اے تکذیب کرنے والو اور اے تصدیق کرنے والو تم سب یہ شربت پیو وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ اور سوا اسکے نہیں کہ پورے دیے جاؤ گے تم بدلے اپنے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط قبروں سے اُٹھنے کے دن فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ پھر جو کوئی دور کیا گیا آتش دوزخ سے وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور داخل کیا گیا جنت میں فَقَدْ فَازَ ط پس تحقیق کہ چھٹکارا پایا اُس نے اور مراد کو پہونچا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اور نہیں ہے زندگی دنیا کی اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ مگر فائدہ اُٹھانا ناپائدار حق تعالے حیات دنیا کو متاع سے تشبیہ دیتا ہے کہ اُسکے مول لینے والے کو غرور ہو جاتا ہو اور مراد یہ ہو کہ دنیا کی زندگی لوگوں کو فریب دیتی ہو اور اگر دنیا کی حقیقت سے لوگ واقف ہوں تو جانیں کہ کچھ بھی نہیں ہو ابیات

در دیدۂ اعتبار خوابے ست — بر رہگذر اجل سرابے ست

ایمن منشیں ز گرم و سرد شش — مشغول مشو بہ سرخ و زردش

لَتُبْلَوُنَّ قسم خدا کی کہ تم آزمائش کیے جاؤ گے فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ بیچ مالوں اپنے کے مہاجر لوگ جب مدینے کو ہجرت کر گئے اور مکہ میں اپنا مال چھوڑا تو مشرکوں نے ہر ایک کے مال ضائع کرنے پر دست تعدی دراز کیا اور بیچنے لگے اور جس مہاجر کو راہ میں پا جاتے اُسپر سختی کرتے حقتعالے نے یہ آیت نازل فرمائی کہ البتہ تم آزمائے جاؤ گے اپنے مالوں میں تو نقصان اور تلف ہونے کے سبب سے وَاَنْفُسِكُمْ قف اور بیچ جانوں اپنی کے جہاد یا بیماریوں کے سبب سے وَلَتَسْمَعُنَّ اور البتہ سنو گے مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اُن لوگوں سے جو دیے گئے ہیں کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے یعنی یہود و نصاریٰ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اور سنو گے اُن لوگوں سے جو مشرک ہو گئے اَذًى كَثِيْرًا ط رنج بہت یعنی ایسی باتیں جن سے دل کو رنج ہو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت میں بھی اور اپنی نسبت بھی وَاِنْ تَصْبِرُوْا اور اگر

صبر کرو گے اس گروہ کی ایذا رسانی پر وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو گے انکا بدلا لینے سے اور منتقم حقیقی پر چھوڑ دو گے فَاِنَّ ذٰلِكَ پس بیشک یہ صبر و اتقا
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۝ مضبوطی کاموں دین میں سے ہی اور اُسکی نشانیوں کی درستی میں سے یا ایمان کے حقائق میں سے ہی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ
اور یاد کر اُسے جب لیا اللہ نے مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ عہد و پیمان اُن لوگوں سے اُوْتُوا الْكِتٰبَ دی ہی جنھیں کتاب توریت و انجیل یعنی
علما ے بنی اسرائیل اور عہد کا مضمون یہ ہی کہ لَتُبَيِّنُنَّهٗ البتہ وہ بیان کر دیں لِلنَّاسِ واسطے لوگوں کے کتاب سے جو کچھ محمد صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی شان میں ہی وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ اور نہ چھپائیں یہ پیغمبر کے امر کو مگر نے اِن دونوں فعلوں کو غائب پڑھا ہی اور حفص نے دونوں کو خطاب کے
ساتھ پڑھا ہی یعنی حق تعالےٰ نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ بیان کرو نعت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اُسے چھپاؤ نہیں فَنَبَذُوْهُ پھر
ڈالدیا اُنھوں نے کتاب کو یا عہد کو وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ پیچھے پیٹھوں اپنی کے پیٹھ کے پیچھے ڈالدینا مثل ہے بے التفاتی کرنے میں وَاشْتَرَوْا
بِهٖ اور مول لیا اُنھوں نے یعنی اختیار کیا ثَمَنًا قَلِيْلًا ط قیمت تھوڑی کو اور وہ چکھوتیاں اور اُنکے علما کی رشوتیں تھیں کہ ہر سال عوام اور
کمینوں سے لیتے تھے فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ۝ پس بُری چیز ہی جو مول لیتے ہیں یعنی نعیم جاودانی تھوڑے مال فانی سے بدلتے ہیں لَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ اور نہ سمجھو تم اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اُن لوگوں کو جو خوش رہتے ہیں بِمَآ اَتَوْا ساتھ اُس چیز کے کہ آئے
یعنی کی تمھاری نعت پوشی وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا اور وہ دوست رکھتے ہیں یہ کہ تعریف کیے جائیں بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا ساتھ اُس چیز کے
جو نہیں کی اُنھوں نے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہود سے ایک بات پوچھی یہود نے اُسکا جواب واقعی چھپا کر دوسری طرح پر بات شروع کی
اور ایسی بات بنا کر ظاہر کی کہ گویا سچا جواب دیا اور جھوٹے جواب پر تحسین کے خواہاں بھی تھے تو یہ آیت نازل ہوئی یا یہ آیت منافقوں کی شان میں ہی
کہ لڑائی سے منھ پھیرا اور جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سامنا ہوا تو عذر کرنے لگے اور تحسین کے متوقع ہوے فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ
پس نہ سمجھو اے محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اور اے مومنو ان لوگوں کو بِمَفَازَةٍ کہ چھوٹنے والے ہیں مِّنَ الْعَذَابِ عذاب قیامت سے یا عذاب
دنیا سے جیسے قتل اور جلاے وطن اور ذلت اور قبول جزیہ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝ اور واسطے اُن کے ہی عذاب دردناک قیامت کے دن
وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی ہی آسمانوں اور زمین کی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ ہر چیز پر
نیکوں کے ثواب بُروں کے عذاب میں سے قَدِيْرٌ۝ قادر ہی لکھا ہی کہ قریش نے یہود سے پوچھا کہ موسیٰ علیہ السلام کا کیا معجزہ تھا اُنھوں نے ع ۱۹ ۹
عصا اور ید بیضا کی حکایت اور معجزوں کی کیفیت کے ساتھ بیان کی اور نصاریٰ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے پوچھے اُنھوں نے احیاء اموات
اور شفاء امراض کی کیفیت بیان کر دی قریش جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد ہم نے موسےٰ
اور عیسیٰ کے معجزے سنے تم سے معجزے مانگنے آئے ہیں اگر کوہ صفا کو سونے کا کر دو تو اُسے تمھارے معبود کی یگانگی کی علامت ہم جانیں حق تعالےٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تم وحدانیت خدا کی نشانیوں کے طالب ہو تو اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ تحقیق کہ بیچ پیدائش آسمانوں کے
اور جو کچھ اُسمیں ہی وَالْاَرْضِ اور بیچ پیدا کرنے زمین کے اور جو کچھ اُسپر ہی وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور آنے جانے دن رات کے یا
روشنی اور تاریکی کا جو اُنمیں اختلاف ہے یا گھٹنے بڑھنے کا جو انمیں اختلاف ہی اُسمیں لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں وجود صانع اور اُسکی وحدت اور
کمال علم و قدرت کی لِّاُولِي الْاَلْبَابِ۝ واسطے صاحب عقلوں کے کہ اُنکی عقلیں حس اور وہم کے شائبوں سے صاف اور دقائق اسرار اور
حقائق آثار پہچاننے میں کامل ہوتی ہیں الَّذِيْنَ یہ صاحب عقل وہ لوگ ہیں جو خلوص کی وجہ سے يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ یاد کرتے ہیں اللہ کو
قِيٰمًا کھڑے ہوتے وقت وَّقُعُوْدًا اور بیٹھے وقت وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ اور اوپر کروٹوں اپنی کے اس سے دوام ذکر مراد ہے یعنی ہمیشہ

خدا کی یاد میں اور ہمیشہ اُسکی محبت کے دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں اسواسطے کہ جو شخص جس چیز سے محبت رکھتا ہے اکثر اُسی کا ذکر کرتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے شعر

در شب و روز بجز یاد تو در خاطر نیست ۔ بلکہ در خلوت جاں غیر تو کس حاضر نیست

یا ذکر سے نماز مراد ہے کہ ان تینوں صورت پر پڑھتے ہیں اپنی طاقت کے موافق یا ذکر شکر کے معنی پر ہے یعنی کھڑے ہونے کی قدرت پر شکر کرتے ہیں اسواسطے کہ اسی پر معاش کا قیام ہے اور بیٹھنے کی نعمت پر شکر کرتے ہیں اسلیے کہ صحت کی پائداری اسی سے ہے اور کروٹ لیٹنے اور سونے پر شکر کرتے ہیں کہ اسی کے سبب سے بڑی آسائش ہے محققوں نے کہا ہے کہ ذکر سے دلی ذکر مراد ہے اسواسطے کہ زبانی ذکر ہمیشہ ممکن نہیں اور دلی ذکر میں کچھ فتور اور قصور نہیں ہوتا تو ان ذاکروں سے صاحبدل مراد ہیں کہ دل و جان سے ہمیشہ ذکر میں مشغول رہتے ہیں قِيَامًا اُس حال میں کہ کھڑے ہیں یعنی امر الٰہی کی طرف متوجہ ہیں وَّقُعُوْدًا بیٹھے ہوئے یعنی پھر بیٹھے لہو و لعب سے وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ کروٹ اپنی لیے ہوئے ہیں ارتکاب منہیات کیطرف سے یا کھڑے ہیں آستانۂ خدمت پر بیٹھے ہیں فرش قربت پر لیٹے ہیں بارگاہ وحدت حال میں دور ہیں وہم اور غرور اور خیال سے ابیات

حجاب کثرت از ہم بردریدہ ۔ بخلوت گاہ وحدت آرمیدہ
رہ وہم و خرد بر خویش بستہ ۔ بحق پیوستہ وز خویش رستہ

وَيَتَفَكَّرُوْنَ اور فکر کرتے ہیں دلیل ڈھونڈھنے کے طور سے فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ پیدائش آسمانوں اور زمین کے تاکہ وہ فکر صانع قدیم کی طرف اُنھیں راہ دکھائے دوری اور محرومی کے پردے اُنکے دیدۂ دل پر سے اُٹھ کر غیبت سے حضور میں آئیں اور مشاہدہ کر کے زبان نیاز سے کہیں رَبَّنَآ اے رب ہمارے مَا خَلَقْتَ هٰذَا نہیں پیدا کیا تو نے اس مخلوق کو کہ آسمان و زمین میں ہے بَاطِلًا ۚ پیدا کرنا باطل یا نہیں پیدا کیا تو نے اسے بے فائدہ سُبْحٰنَكَ پاکی ہے تجھے اس بات سے کہ کسی چیز کو تو باطل پیدا کرے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پس بچا لے ہم کو اپنی مہربانی کی بدولت آتش دوزخ کے عذاب سے رَبَّنَآ اے رب ہمارے اِنَّكَ تحقیق کہ تو عدل کی راہ سے مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ جسے داخل کرے دوزخ میں اور وہ ہمیشہ رہے فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ پس تحقیق کہ ذلیل کیا تو نے اُسے ساتھ عذاب کے وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ اور نہیں ہے واسطے ظالموں کے مشرک اور یہود و نصاریٰ وغیرہ میں سے مِنْ اَنْصَارٍ کوئی یار اور مددگار کہ اُن سے عذاب دفع کرے رَبَّنَآ اے رب ہمارے اِنَّنَا تحقیق کہ ہم نے سَمِعْنَا مُنَادِيًا سنی ندا پکارنے والے کی کہ علانیہ يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ پکارتا ہے خلق کو طرف ایمان کے اور یہ پکارنے والے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یا قرآن شریف اور قرآن عام تر ہے اسواسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پکار بہتوں نے نہیں سنی اور قرآن شریف سے سب سنتے ہیں کہ زبان بیان سے پکار رہا ہے اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ اسطرح پر کہ ایمان لاؤ ساتھ رب اپنے کے فَاٰمَنَّا ڰ پس قبول کی ہم نے پکارنے والے کی پکار اور ایمان لائے ہم رَبَّنَا اے پیدا کرنے والے ہمارے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا پس بخشدے تو گناہ ہمارے اس سے گناہ کبیرہ مراد ہیں یا مطلقًا سب گذرے ہوئے گناہ وَكَفِّرْ عَنَّا اور دور کر اور چھپا ڈال ہم سے سَيِّاٰتِنَا برائیاں ہماری اس سے گناہ صغیرہ مُراد ہیں یا آئندہ جو گناہ ہوں وَتَوَفَّنَا اور مار ہمیں مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ ساتھ نیکبختوں اور نیک کام کرنے والوں کے رَبَّنَا اے تدبیر کرنے والے اور اے ہمارے کاموں کے بنانے والے وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا اور دے ہمیں جو کچھ وعدہ کیا تو نے ہم سے عَلٰي رُسُلِكَ اوپر تصدیق رسولوں اپنے کے وہ نعمت جاودانی ہے یا جو کچھ رسولوں کی زبان سے مومنوں کی فتح کا وعدہ فرمایا یا وہ بخشش ہم مانگتے ہیں جو انبیا علیہم السّلام کو تو نے کہی کہ مانگو جیسا کہ حضرت نوح علیہ السّلام نے کہا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ [1] وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا کہ رَبِّ [2] اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور جیسا

[1] اے پروردگار میرے بخش مجھ کو اور واسطے ماں باپ میرے کے اور واسطے اُس شخص کے جو داخل ہو گھر میرے میں ایمان لاکر اور واسطے سب ایمان والوں کے اور سب ایمان والیوں کے ۱۲ [2] اے رب میرے بخش مجھ کو اور واسطے ماں باپ میرے کے اور واسطے سب ایمان والوں کے ۱۲

ہمارے سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو نے حکم کیا کہ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور رسوا نہ کر ہمیں دن قیامت کے اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ تحقیق کہ تو خلاف نہیں کرتا وعدہ اپنا تیسیر میں لکھا ہے کہ پانچوں دعائیں جو اس آیت میں مذکور ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے چاروں خلفاء بزرگوار نے بترتیب کی ہیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو مرتبۂ شہود پر دعا فرمائی کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مقام خوف میں دعا کی رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی تصدیق سے خبر دی کہ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا اور حضرت ذو النورین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مرتبۂ رجا میں مغفرت طلب فرمائی کہ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ہمت کر کے وہ مانگے ہیں جو وعدے ہیں اور کہا کہ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تو ضرور یہ دعائیں قبول ہوئیں اور دیوان خانہ عنایت سے پروانۂ رحمت اس طرح صادر ہوا کہ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ پس قبول کیں دعائیں اُنکی رب اُنکے نے ساتھ اسکے کہ فرمایا اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ میں ضائع نہیں کرتا عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ عمل کسی عمل کرنے والے کا تم میں سے حضرت بی ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ہر عمل کرنے والے کے واسطے اجر ہے یہ کیونکر ہوگا کہ مہاجر مردوں کی تو خدا نے بہت تعریف کی اور مہاجرہ عورتوں کو اُنمیں سے حصہ نہ عنایت فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو تم میں سے ضائع نہیں کرتا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مردوں اور عورتوں میں سے بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ بعض تمھارے بعضوں سے ہیں یعنی تم سب ایک دوسرے سے ہو عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں سے خلاصہ یہ ہے کہ تمھیں ثواب میں ایک ہی حکم ہے جو عمل کرے اجر لے مرد ہونے اور عورت ہونے کو اسمیں دخل نہیں فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا پس وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی شرک سے یا اپنے وطنوں سے وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ اور باہر کیے گئے گھروں اپنے سے یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ مسلمان جنھیں مشرکوں نے مکۂ معظمہ سے باہر کر دیا وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ اور رنج دیے گئے میری اطاعت کی راہ میں اس سے اگلے مسلمان مراد ہیں جیسے بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ اُنھیں مارا اور ظلم سے اور صہیب رومی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ انھیں مال لوٹ کر مشرک رنج پہونچاتے تھے وَقٰتَلُوْا اور مقابلہ کیا اُنھوں نے ساتھ کفار کے وَقُتِلُوْا اور قتل کیے گئے جہاد میں یہ عوام مہاجر ہیں لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ البتہ دور کرینگے ہم اُن سے سَيِّاٰتِهِمْ برائیاں اُنکی وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ اور داخل کرینگے ہم انھیں جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہشتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اُنکے درختوں کے یا اُسکے مکانوں کے نہریں اور بدلا دینگے ہم اُنھیں ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثواب پاس سے اللہ کے اسم ظاہر کو ضمیر کی جگہ رکھنا ثواب دینے والے کی تعظیم پر دلیل ہے اور ثواب کی اضافت عندیت کے ساتھ اور اسم اللہ کہ دال ہے ذات پر ساتھ سب صفات کے اس اسم کی قید لگانا ثواب عام ہونے کی علامت ہے وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ اور اللہ ایسا ہے کہ اجر کی نیکی اور نیک اجر اُسی کے پاس ہے تفسیروں میں لکھا ہے کہ مکہ کے مشرک فراغت اور خوشی میں تھے اور مسلمان تنگی اور تکلیف میں بسر کرتے تھے پس اُن کے دل میں گذرا کہ یہ کیا بات ہے کہ بت پرست لوگ تو ناز و نعمت میں ہوں اور خداشناس رنج و محنت میں اُنکی تسلی کے واسطے حق تعالےٰ نے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خطاب فرمایا اور مراد امت محمدی کے محتاج لوگ ہیں لَا يَغُرَّنَّكَ چاہیے کہ فریب میں نہ ڈالے تجھے تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا آنا جانا کافروں کے کاروانوں کا فِي الْبِلَادِ ۝ بیچ شہروں کے تجارت کے واسطے اسلیے کہ اُن کا آنا جانا

لہ اور بخشش چاہ واسطے گناہ اپنے کے اور واسطے سب ایمان والوں اور سب ایمان والیوں کے ۱۲

مَتَاعٌ قَلِيلٌ قف فائدہ تھوڑا ہی کہ جلد زائل ہو جائیگا ثُمَّ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ط پھر جب آخرت میں جائینگے تو بازگشت اُنکی دوزخ ہوگی وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ اور بُرا بچھونا ہی دوزخ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لیکن وہ لوگ جو ڈرے عذاب پروردگار اپنے سے اور متاع دنیا پر مغرور نہوے لَهُمْ جَنّٰتٌ واسطے اُنکے ہیں جنتیں اسطرح پر کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہیں اُسکے مکان یا درختوں کے نیچے سے نہریں پانی اور دودھ اور شراب و شہد کی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہینگے اُن جنتوں میں نُزُلًا حال آنکہ یہ جنتیں پیشکش ہونگی مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط پاس سے اللہ کے نُزُل اُسے کہتے ہیں کہ آئے ہوئے مہمان کے گھر جو چیز بھیجیں اُس چیز کی زیادتی اور خوبی مہمان کی عظمت اور خاطرداری کی دلیل ہوتی ہی اور جبکہ دار السّلام کے مہمانوں کا نزل بہشت ہوگا پس پرتو انوار لقا کے تماشے کے سوا اور کچھ نعمت کلّی نہوگی بیت

تو اے زاہد سو باغ بہشتم میکنی دعوت
نمیخواہم بہشت و نعمت دیدار میخواہم

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ نزدیک خدا کے ہی پوشیدہ مہربانیوں سے خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ○ بہتر ہی نیک کام کرنیوالوں کے واسطے متاع فانی سے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور تحقیق کہ اہل کتاب میں سے لَمَنْ يُّؤْمِنُ البتہ وہ شخص ہی جو ایمان لاتا ہی بِاللّٰهِ ساتھ اللہ کے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ اور ساتھ اُس چیز کے جو نازل کی گئی طرف تمھارے کہ وہ قرآن ہی وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ اور ساتھ اُس چیز کے بھی جو بھیجی گئی طرف اُنکے کہ وہ توریت ہی یا انجیل اُس شخص سے مُراد ابن سلام ہیں اور اُنکے یار یا نجاشی اور نجاشی کے اتباع خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لا درحالیکہ ڈرنیوالے ہیں یا فروتنی کرنے والے واسطے خدا کے لَا يَشْتَرُوْنَ نہیں بدلا کرتے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتھ احکام توریت یا ساتھ نعت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ثَمَنًا قَلِيْلًا ط قیمت تھوڑی کو جیسا کہ یہود کے علماء رشوت خوار اُولٰٓئِكَ وہ گروہ مومن خاشع اور متدین لَهُمْ اَجْرُهُمْ واسطے اُنکے ہی اجر اُنکا جمع کیا ہوا عِنْدَ رَبِّهِمْ ط نزدیک رب اُنکے کے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ جلدی لینے والا ہی حساب کا آسانی کے ساتھ اور مومنوں کا حساب جھٹ پٹ کر دیگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے گروہ ایمان والوں کے اصْبِرُوْا صبر کرو فرائض ادا کرنے پر یا جہاد پر یا دشمنوں کی ایذا اور حقیقت یہ ہی کہ احکام شرعیہ کی تعمیل پر تاکہ سب طاعتوں کو شامل ہو جائے وَصَابِرُوْا اور صبر کرو دشمنوں کے قتال میں اور میدان جنگ میں قدم مضبوط رکھو وَرَابِطُوْا قف اور تیار و آمادہ ہو خدا کے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کو مرابطہ وہ ہی کہ مسلمان کا لشکر اسلام کے سرحدوں میں گھوڑے طیار اور ہتھیار درست رکھیں تاکہ مسلمانوں سے کافروں کی ایذا کو باز رکھ سکیں اور بعضوں کے نزدیک مرابطہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار ہی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے اور پرہیزگاری کرو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ ع شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو محققوں نے کہا ہی کہ صبر کرو مجاہدہ نفوس پر ساتھ منع کرنے کے خواہش سے اور حکم کرنے کے طاعت پر اور مصابرہ کرو اور مراقبہ قلوب کے اللہ کے ساتھ ساتھ تسلیم کے بیچ بلا کے اور رضا کے بیچ جاری ہونے احکام قضا کے اور قدم بڑھاؤ اور مرابطہ ارواح کے حق سے ملکر اور ماسوی اللہ سے انقطاع کرکے اور تقوی اختیار کرو ساتھ محافظت اسرار کے اغیار کی طرف التفات کرنے سے تاکہ پھر چھوٹ جاؤ وجود کے حجابوں سے بسبب فنافی اللہ کے اور فنا کے بعد پہونچو دولت بقا باللہ کو بیت

گر بقا خواہی فنا شو کز فنا
کمترین چیزے کہ میزاید بقاست

ع ۲۰ / ۱۱

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ نساء مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور اسمیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	ایک سو چھہتر (۱۷۶) آیتیں ہیں

آیاتها ۱۷۶
کلماتها
حروفها

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو اتَّقُوْا ڈرو اور بچو رَبَّكُمُ غصہ اور عذاب رب اپنے سے الَّذِيْ وہ پیدا کرنے والا کہ محض اپنی قدرت سے

خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمھیں باوجود اختلاف رنگوں اور شکلوں اور زبانوں کے مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک جان سے کہ وہ حضرت آدم ہیں وَّ خَلَقَ مِنْهَا اور پیدا کیا اُس جان واحد سے زَوْجَهَا جوڑ اُسکا کہ حضرت حوا ہیں اور اصح روایت یہ ہی کہ حضرت حوا کو حضرت آدم علیہ السّلام کی بائیں پسلی سے پیدا کیا وَبَثَّ مِنْهُمَا اور پھیلائے اور ظاہر کیے آدم اور حوا علیہما السلام سے توالد اور تناسل کے ذریعے سے رِجَالًا كَثِيْرًا مرد بہت وَّنِسَآءً ۚ اور عورتیں بہتیری وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو حکم الٰہی کی مخالفت سے الَّذِيْ وہ اللہ کہ تم ایک دوسرے سے مہربانی چاہنے اور استعانت کے وقت تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ حاجت مانگتے ہو اور ایک دوسرے کو قسم دیتے ہو اُسی خدا کی وَالْاَرْحَامَ ؕ اور ڈرو قرابت چھوڑنے سے اور ہر ایک سے مہربانی کے ساتھ رشتہ کرو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ تھا اور ہی اور ہمیشہ رہیگا عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ اوپر تمھارے نگہبان یعنی تمھارے سب اقوال اور افعال پر مطلع ہی اور جو کوئی یہ جان لے کہ خدا اُسکا نگہبان ہی اُسے چاہیے کہ اپنے حرکات اور سکنات میں احتیاط کرے اور ناپاکی اور بیباکی کے قصد کے وقت اُس سے شرم کرے مثنوی

هر که موقن بود به آنکه خدا ے — حاضر و ناظرست در همه جائے
در و دیوار حاجب و بوّاب — نیست در دیدن خداے حجاب
در پس پرده هاے تو بر تو — کے تواند مخالفت با او
در بُن چاه و در شب تاریک — بیند او مُور و رشتهٔ باریک

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اور دیدو یتیموں کو یا اُنکے ولیو اور وصیو اَمْوَالَهُمْ مال اُنکے جو ولی اور وصی ہونے کی وجہ سے تم نے صرف کر ڈالے لکھا ہی کہ ولی لوگ یتیموں کے مال میں تصرفات ناشائستہ کرتے تھے مثلاً اپنی دُبلی چھوٹی سی بکری یتیموں کے گلّے میں چھوڑ دیتے اُسکے عوض بڑی فربہ بکری لے لیتے اور کہتے کہ شاۃٌ بشاۃٍ حق تعالےٰ نے فرمایا کہ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ اور نہ بدلو یتیم کے ناپاک کو اپنے پاک مال سے یعنی یتیم کا کھرا مال نہ لو کہ وہ تمھارے حق میں خبیث ہی اور اسکی جگہ اپنا خراب مال نہ رکھو کہ تمھاری نسبت میں وہ طیّب ہے وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اور نہ کھاؤ مال اُنکے اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ ملا کر ساتھ مالوں اپنے کے اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ یتیم کا مال کھا جانا یا بدل لینا یا اُسمیں خیانت کرنا خدا کے نزدیک ہے حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ گناہ بڑا قبیلہ غطفان میں سے ایک شخص کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی اُس شخص کا بھائی ایک بیٹا چھوڑ کر مر گیا تھا اور وہ شخص چچا ہونے کی وجہ سے اُس لڑکے کا ولی ہوا اور اُسکے مال میں متصرف ہو گیا جب وہ لڑکا بالغ ہوا اور اپنا مال چچا سے مانگا تو چچا نے بھتیجے کا مال دینے میں لیت و لعل کی یہ مقدمہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محکمہ میں دائر ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی غطفانی نے خدا سے ڈر کر کہا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْحُوْبِ الْكَبِيْرِ اور سب مال اپنے بھتیجے کو سپرد کر دیا وَاِنْ خِفْتُمْ اور اگر ڈرتے ہو یا جانتے ہو اَلَّا تُقْسِطُوْا یہ کہ نہ انصاف کروگے اور راستی نہ برتوگے فِى الْيَتٰمٰى بیچ مال یتیموں کے صحیح بخاری میں حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ آیت ایک شخص کی شان میں نازل ہوئی کہ ایک یتیمہ اُسکی تربیت میں تھی اور اُس صغیر لڑکی کے مال میں تصرف کرنے کی ولایت وہی شخص رکھتا تھا اُس شخص نے چاہا کہ اُس چھوٹی لڑکی کو اپنے عقد نکاح میں لائے اور یتیم لڑکیوں کا مہر جیسا ہوتا ہی ویسا نہ باندھے انواع اقسام کی مشقت سے اُس لڑکی کو زحمت پہونچاتا جو بات اُس لڑکی کو ناگوار ہوتی وہی پیش کرتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر جانتے ہو کہ یتیم لڑکیوں کا مہر معین کرنے اور اُنکا مال ادا کرنے میں انصاف نہیں کرتے ہو فَانْكِحُوْا تو نکاح کرو مَا طَابَ لَكُمْ جو خوش آئے تمھیں مِّنَ النِّسَآءِ عورتوں سے مَثْنٰى دو دو وَثُلٰثَ اور تین تین وَرُبٰعَ ۚ اور

لم یأت من احد الا ان شاء اللہ منہ ۔ ۱۲ ع

چار چار نکاح کرنیوالے کو اختیار ہو کہ ان عددوں میں سے جتنے چاہے نکاح کرے فَاِنْ خِفْتُمْ پھر اگر ڈرو یا جانو اَلَّا تَعْدِلُوْا یہ کہ نہ عدل کر سکو گے ان عورتوں میں فَوَاحِدَةً تو اختیار کرو ایک ہی عورت اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یا حرم بنالو اُس عورت کو جسکے مالک ہیں ہاتھ تمھارے یعنی ملکیت کی وجہ سے تمھیں اُسمیں تصرف ہے ذٰلِكَ یہ ایک عورت کو اختیار کرنا یا اور لونڈی کو حرم بنالینا اَدْنٰى بہت نزدیک ہے اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ ساتھ اسکے کہ میل نہ کرو اور بدراہ نہ ہو جاؤ یا ظلم نہ کرو وَاٰتُوا النِّسَآءَ اور دو اُن عورتوں کو جنھیں نکاح میں لائے ہو صَدُقٰتِهِنَّ مہر اُنکے درحالیکہ ہیں وہ مہر نِحْلَةً ؕ ہدیہ اور عطیہ حق تعالےٰ کی طرف سے بخشا ہوا انھیں فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ پھر اگر یہ عورتیں خوش ہوں اور بخشدیں تمھیں اور درگذریں عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا کچھ چیز سے اُس مہر میں سے جی سے یعنی خوشی سے فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝ پس کھاؤ اور کام میں لاؤ وہ چیز سازوار خوشگوار مدارک میں لکھا ہو کہ ہَنِیْئًا مَّرِیْئًا کی تفسیر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمائی ہو کہ ہَنِیْ تو وہ ہو جسمیں گناہ نہ ہو اور مَرِی وہ ہو جسمیں دُکھ درد کچھ نہ ہو وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اور نہ دو سفیہوں اور کم عقلوں کو اَمْوَالَكُمُ مال اپنے یہ خطاب عورتوں اور یتیموں کے ولیوں کی طرف ہے اور اُنکی طرف مال کی اضافت اسوجہ سے ہو کہ ولایت کے حق سے اُسمیں انکا تصرف ہے الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ وہ مال جو کیا ہو اللہ نے لَكُمْ قِيٰمًا واسطے تمھارے قیام معیشت دنیا کا سبب و انتظام امور دین کا رابطہ جیسے حج جہاد زکوٰۃ صدقے نفقے ضیافتیں قواعد خیرات کی تمہید وَّارْزُقُوْهُمْ اور کھلاؤ سفیہوں کو یعنی اُنکا حصہ مقرر کردو فِيْهَا اُن مالوں میں اُنکے گذارے کی قدر وَاكْسُوْهُمْ اور پہناؤ اور کپڑا دو انھیں اُنکی ضرورت کے موافق وَقُوْلُوْا لَهُمْ اور نہ کہو مال روکنے کے بعد اُنکو قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ بات اچھی اور پسندیدہ مثلاً اگر یتیم ہو تو اُس سے کہو کہ یہ مال تیرا ہو اور میں تیرا امانتدار ہوں جب تو جوان ہوگا تو یہ تیرا مال میں تجھے سپرد کردونگا اور عورتوں سے بھی وعدہ کرو کہ اُنکا دل خوش رہے وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى اور آزمایا کرو یتیموں کو اگر وہ لڑکے ہیں تو عقل و تمیز حفاظت مال خرید و فروخت کی باریکیوں سے اُنکی آزمائش کیا کرو اور اگر یتیم لڑکیاں ہیں تو بات کرنے اور سینے پرونے اور گھر گرستی کرنے میں حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ یہانتک کہ پہونچ جائیں نکاح کی حد کو اور یہ کنایہ ہو بلوغ سے فَاِنْ اٰنَسْتُمْ پس اگر دیکھا تم نے اور دریافت کر لیا مِّنْهُمْ رُشْدًا اُن سے اچھا چلن یعنی صلاح دین اور اصلاح مال فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ تو دیدو انھیں اَمْوَالَهُمْ ۚ مال اُنکے جو تمھارے پاس ہیں وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اور نہ کھا جاؤ اے وصیو اور اے ولیو یتیموں کے مال اور تلف نہ کرو اِسْرَافًا فضول طور پر اور حد سے تجاوز کر کے یعنی اُس سے زیادہ جو قاضی نے مقرر کر دیا ہو وَّبِدَارًا اور تلف نہ کرو اُنکے مال جلدی اور نہ یادتی کرنے سے اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ اس خوف سے کہ وہ یتیم بڑے ہو جائیں یعنی یتیموں کا مال کھا جانے میں اس خوف سے جلدی نہ کرو کہ وہ کہیں بڑے ہو کر تم سے مال پھیر نہ لیں وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا اور جو کوئی ہو یتیموں کے ولیوں اور وصیوں میں سے غنی فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ پس چاہیے کہ یتیم کے مال سے ہاتھ روکے اور بچاؤ اور خودداری کرے وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہو اُن لوگوں میں سے جنکے قبضہ میں یتیم کا مال ہو فَقِيْرًا فقیر اور محتاج فَلْيَاْكُلْ پس چاہیے کہ کھائے یتیم کے مال میں سے بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ساتھ انصاف کے یعنی حاجت کی قدر کھانا اور کپڑا اُس قدر جتنی اُسکی محنت کی مزدوری ہو فَاِذَا دَفَعْتُمْ پھر جب حوالہ کرو اور پھیر دو اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ یتیموں کو مال اُن کے فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ پس گواہ کر لو اوپر اُنکے اقرار کے کہ ہم نے اپنا مال پایا تاکہ تم میں اور اُنمیں جھگڑا نہ پیدا ہو وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہے اللہ حَسِيْبًا ۝ گواہ بندوں کا یا جزا دینے والا اُنکے اعمال پر یا روز جزا کو اُن سب کا حساب کرنیوالا لکھا ہو کہ ایام جاہلیت میں عرب کی ایسی عادت تھی کہ عورتوں کو تو مطلقاً اور کمسن مردوں کو میراث نہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ مال اُسی کے واسطے ہوتا ہے جو دشمن کے ساتھ قتال کرے اور نیزے چلا کر اور تلوار مار کر مال غنیمت

قبض و تصرف میں لاسکے اور جب جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں ہجرت فرمائی تو میراث کا طریقہ اسی قانون پر جاری تھا یہانتک کہ ایک روز ام کحہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت سراپا رحمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اوس بن صامت مشرف باسلام ہوا تھا اور میں اُس سے تین لڑکیاں رکھتی ہوں اور وہ بہت مال چھوڑ مرا ہے اُسکے چچیرے بھائی سب مال اپنے قبض و تصرف میں لائے مجھے اور اُن چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کو محروم اور بے نصیب چھوڑا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائیوں کو طلب فرمایا اور اُس بیوہ کی داد خواہی کا حال اُن سے بیان فرمایا اُنھوں نے وہی زمانہ جاہلیت کا قانون پیش کیا اور چاہا کہ اپنے آباو اجداد کے بیداد کو رونق دیں تو یہ آیت نازل ہوئی لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ واسطے مردوں کے وہ چھوٹے ہوں یا بڑے حصہ ہے مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ اُس مال سے جو چھوڑیں ماں باپ وَالْأَقْرَبُونَ اور نزدیک کے قرابت والے وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ اور واسطے عورتوں کے بھی حصہ ہے مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اُس مال سے جو ماں باپ اور قرابت والے چھوڑ مریں مِمَّا قَلَّ مِنْهُ تھوڑا ہو اُسمیں سے أَوْ كَثُرَ یا بہت حقتعالے نے مقرر فرمادیا ہے واسطے اُنکے نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝ حصہ تجویز کیے ہوئے اندازہ پر وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اور جب حاضر ہوں ترکہ تقسیم ہونے کے وقت أُولُو الْقُرْبَىٰ قرابت والے جو میراث نہیں پاتے وَالْيَتَامَىٰ اور یتیم جو بیگانے ہوں وَالْمَسَاكِينُ اور فقیر محتاج فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ پس دو تم اُنھیں کچھ اُسمیں سے جو تقسیم ہو رہا ہے تاکہ اُنکا دل خوش ہو جائے مراد یہ ہے کہ جس مجلس میں تقسیم ہوتی ہو وہاں جو لوگ حاضر ہیں اُنھیں بھی تصدق کے طور پر کچھ دیں علمانے کہا ہے کہ یہ حکم وجوب کے طور پر تھا میراثوں اور وصیتوں کی آیت سے منسوخ ہوگیا وَقُولُوا لَهُمْ اور کہو تم اُن لوگوں کو قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝ بات اچھی جو اُن کی خوشدلی کا موجب ہو وَلْيَخْشَ الَّذِينَ اور چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ کہ لَوْ تَرَكُوا اگر چھوڑیں مِنْ خَلْفِهِمْ بعد مرنے اپنے کے ذُرِّيَّةً ضِعَافًا اولاد ضعیف اور عاجز خَافُوا عَلَيْهِمْ ڈریں وہ اُنکے بے معاشی اور ضائع ہو جانے کے خیال سے یعنی وارثوں کو چاہیے کہ ضعیف اور عاجز قرابت والے اور یتیم اور محتاج جو ترکہ تقسیم ہونے کی مجلس میں حاضر ہوں اُنکے ساتھ مرحمت اور شفقت کریں اور یہ بات سوچیں کہ اگر ان وارثوں کے لڑکے چھوٹے اور عاجز ہوں اور اُنکے مرنے کے بعد ایسی مجلس میں جائیں تو اُنھیں محروم رکھنا جائز ہے یا نہیں اور یقینی اُنکی عقل یہی حکم کرے گی کہ جائز نہیں پس چاہیے کہ جو بات اپنے واسطے روا نہ رکھیں اُسے اوروں کی نسبت بھی روا نہ رکھیں بیت

دانی کہ چہ چیز ست کمال مردی	مپسند بکس انچہ بخود مپسندی

فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ پس چاہیے کہ عذاب الٰہی سے ڈریں وَلْيَقُولُوا اور چاہیے کہ کہیں اُن لوگوں سے جو تقسیم کی مجلس میں حاضر ہیں قَوْلًا سَدِيدًا ۝ بات راست اور درست یعنی خوبی کے ساتھ عذر کریں اور اچھا وعدہ کرلیں إِنَّ الَّذِينَ تحقیق کہ وہ لوگ جو جرأت کر کے يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ کھاتے ہیں اور تلف کرتے ہیں مال یتیموں کے ظُلْمًا ظلم اور ستم کی راہ سے إِنَّمَا يَأْكُلُونَ سوا اسکے نہیں کہ کھاتے ہیں فِي بُطُونِهِمْ نَارًا بیچ پیٹوں اپنے کے آگ انوار میں ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالے کچھ لوگوں کو قیامت کے دن قبر سے اُٹھائے گا تو اُن لوگوں کے مونہوں سے آگ نکلتی ہوگی صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہونگے ارشاد ہوا کہ تم نہیں دیکھتے کہ خدا فرماتا ہے إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا اور تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ قیامت کے دن یتیموں کا مال کھانے والے میدان حشر میں آئیں گے اور جس آگ سے اُنکا درون بھرا ہوا ہے اُسکی لو اُٹھتی ہوگی اور اُسکا دھواں منھ ناک کان آنکھ سے نکلتا ہوگا اس علامت سے سب اہل محشر پہچان لینگے کہ یہ لوگ یتیموں کا مال کھانے والے ہیں پس اُن باتوں سے آگ

کھانے کا حس ظاہر انسب ہے وَسَيَصْلَوْنَ بکرنے مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی قریب ہے کہ ڈالے جائینگے یتیموں کا مال کھانے والے اور حفص نے ع ۱۰
صیغہ معروف پڑھا ہے یعنی جلد آئینگے یتیموں کا مال کھانے والے سَعِيرًا ۝ آتش دوزخ میں يُوصِيكُمُ اللَّهُ حکم کرتا ہے تمھیں خدا
فِي أَوْلَادِكُمْ بیچ کام اولاد تمھاری کے اور انکی میراث کی مقداروں میں یا فرض کرتا ہے اپنے حکم سے تمھاری اولاد کے بارہ میں میراث کے حصے
اس طور پر کہ لِلذَّكَرِ واسطے ایک مرد کے مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ مانند حصہ دو عورتوں کے فَإِن كُنَّ نِسَاءً پس اگر ہوں اولاد میت
اکیلی عورتیں کہ مرد انکے ساتھ نہو فَوْقَ اثْنَتَيْنِ زیادہ دو سے فَلَهُنَّ پس واسطے انکے ہے ثُلُثَا مَا تَرَكَ دو تہائیاں اسکی جو متوفی نے
چھوڑا ہے وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً اور اگر ہو وارث ایک ہی بیٹی فَلَهَا النِّصْفُ پس واسطے اسکے نصف ہے متروکہ متوفی میں سے وَلِأَبَوَيْهِ
اور واسطے ماں باپ مردے کے لِكُلِّ وَاحِدٍ واسطے ہر ایک کے مِنْهُمَا السُّدُسُ ان دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے مِمَّا تَرَكَ اسمیں سے
جو چھوڑا فرزند نے إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ اگر ہو واسطے اس مردہ فرزند کے کوئی اولاد لڑکا خواہ لڑکی فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ
پس اگر نہ ہو واسطے اس مرے ہوے فرزند کے کوئی اولاد وَّوَرِثَهُ أَبَوَاهُ اور وارث ہوں اسکے ماں باپ اسکے فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ
پس واسطے ماں اسکی کے تہائی ہے مال کی اور چونکہ حق تعالے نے ماں باپ ہی پر وارثوں کو حصر کر کے فرمایا کہ ماں کا حصہ تہائی ہے تو معلوم
ہو گیا کہ باقی باپ کا حصہ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ پس اگر ہوں واسطے اس متوفی کے بھائی مادری اور پدری یا بعضے مادری بعضے پدری
فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ پس مردے کی ماں کے واسطے چھٹا حصہ ہے متروکہ کا اور یہ حصے جو وارثوں کے واسطے مقرر ہوئے انھیں پہونچتے
ہیں مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ پیچھے وصیت کے يُوصِي بِهَا بکرنے یُوصٰی پڑھا ہے یعنی کہ وصیت کی گئی ساتھ اسکے اور حفص نے یُوصِی پڑھا
یعنی وصیت کر جائے مردہ ساتھ اسکے أَوْ دَيْنٍ یا بعد ادا کرنے اس دین کے جو مورث کے ذمہ پر ہو آبَاؤُكُمْ باپ تمھارے
وَأَبْنَاؤُكُمْ اور بیٹے تمھارے لَا تَدْرُونَ نہیں جانتے ہو تم کہ أَيُّهُمْ کون انمیں سے أَقْرَبُ بہت نزدیک ہے اور بہت کام
آنیوالا ہے لَكُمْ نَفْعًا واسطے تمھارے منفعت کی رو سے یعنی تم نہیں جانتے ہو کہ تمھارے وارثوں میں جو تمھاری اصلیں ہیں اور جو تمھاری
شاخیں انمیں سے تمھیں کون بہت نفع پہونچانے والا ہے دنیا میں شفقت کے سبب سے اور آخرت میں شفاعت کر کے اور چونکہ حق تعالی وارثوں
اور مورث کے حال جانتا ہے پس بانٹ دیے ترکہ کے حصے اور فرض کر دیا فَرِيضَةً فرض کرنے کر مِّنَ اللَّهِ ثابت اللہ کے پاس سے
إِنَّ اللَّهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلِيمًا جاننے والا ہر ایک وارث کا مرتبہ حَكِيمًا ۝ حکم کرنے والا انکے حصوں کی مقدار مقرر ہونے میں
وَلَكُمْ اور واسطے تمھارے ہے اے شوہرو نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ نصف اس کا جو ترکہ چھوڑیں بیبیاں تمھاری إِن لَّمْ يَكُن اگر نہو
لَّهُنَّ وَلَدٌ واسطے ان عورتوں کے اولاد ایک یا بہت تم سے یا دوسرے شوہر سے لڑکا خواہ لڑکی اسی کے پیٹ سے یا اسکے بیٹے
پوتے پروتے کی جہانتک انتہا ہو فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ پس اگر ان عورتوں کے اولاد ہو کسی طرح کی فَلَكُمُ الرُّبُعُ پس واسطے تمھارے
چوتھائی ہے مِمَّا تَرَكْنَ اس چیز سے جو چھوڑیں بیبیاں تمھاری اور یہ نصف یا ربع جو تمھارا حصہ ہے لے سکو گے مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ
بعد وصیت کے کہ تمھاری بیبیوں نے يُوصِينَ بِهَا وصیت کی ہو ساتھ اسکے أَوْ دَيْنٍ یا بعد ادا کرنے اس قرض کے جو انکے ذمے
ہو وَلَهُنَّ الرُّبُعُ اور واسطے بیبیوں کے ہے چوتھائی مِمَّا تَرَكْتُمْ اسمیں سے جو تم چھوڑ مرو ایک بی بی ہو یا زیادہ سب چوتھائی میں
شریک ہیں إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ اگر نہ ہو واسطے تمھارے اولاد ایک یا زیادہ لڑکا خواہ لڑکی اسی بی بی سے یا دوسری سے
فَإِن كَانَ پس اگر ہو لَكُمْ وَلَدٌ واسطے تمھارے اولاد کسی طرح کی فَلَهُنَّ الثُّمُنُ پس واسطے ان بیبیوں کے ہے آٹھواں حصہ

مِمَّا تَرَكْتُمْ اُس مال میں سے جو تم نے چھوڑا مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ بعد وصیت جاری کرنے کے کہ تُوْصُوْنَ بِهَآ وصیت کر جاؤ تم ساتھ اُسکے اَوْ دَيْنٍ یا بعد دین ادا کرنے کے بعد جو تمھارے ذمے ہو وَاِنْ كَانَ اور اگر ہو رَجُلٌ يُّوْرَثُ مرد جس سے تم میراث لیتے ہو كَلٰلَةً کلالہ یعنی نہ تو اُسکے ماں باپ زندہ ہوں اور نہ اولاد ہو اَوِ امْرَاَةٌ یا عورت کلالہ ہو وَّلَهٗٓ اور واسطے اُس مرد کے اور اس حکم میں عورت بھی داخل ہو اَخٌ بھائی مادری ہو اَوْ اُخْتٌ یا بہن مادری فَلِكُلِّ وَاحِدٍ پس واسطے ہر ایک کے مِّنْهُمَا پس بھائی بہن میں سے السُّدُسُ ج چھٹا حصہ ہو میراث کلالہ میں سے اس صورت میں مرد عورت دونوں یکساں ہیں فَاِنْ كَانُوْٓا پس اگر اولاد ہو ماں کی اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ زیادہ ایک بھائی یا ایک بہن سے فَهُمْ پس وہ سب مرد ہوں یا عورتیں یا مرد عورت دونوں ہوں شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ شریک ہیں تہائی مال میں بے زیادتی مردوں کے عورتوں پر اور یہ میراث اُنھیں پہونچتی ہو مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ بعد نافذ کرنے وصیت کے کہ مرتے وقت يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ وصیت کیا جاتا ہو ساتھ اُسکے یا پیچھے ادائے دین کے غَيْرَ مُضَآرٍّ ج درحالیکہ مردہ نہ ضرر ڈالنے والا ہو وارثوں پر وصیت اور قرض کے باب میں وصیت میں تو ضرر یہ ہو کہ ثلث مال سے زیادہ میں ہو اور قرض میں ضرر یہ ہو کہ اُس شخص کے کہ قرض کا اقرار کرلے جسکا کچھ قرض اُسکے ذمہ نہو وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ یاد رکھو حکم کو کہ ہو خدا کے پاس سے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہو تمھاری نیتیں نفع اور ضرر پہونچانے میں حَلِيْمٌ ط تحمل والا ہو کہ عاصیوں کو عقوبت کرنے میں جلدی نہیں کرتا اور توبہ کے سبب اُنکے گناہ معاف کردیتا ہو تِلْكَ یہ احکام جو پہلے گذرے یتیموں کے اُمور میں اور نکاح کے باب میں اور ترکہ کی تقسیم میں حُدُوْدُ اللّٰهِ اندازے حکم الٰہی کے ہیں کہ اُن سے درگذر کرنا نہ چاہیے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے خدا کی اور اُسکے رسول کی ان احکام میں يُدْخِلْهُ داخل کریگا اُسے اللہ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہشتوں میں کہ برابر جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اُسکے درختوں کے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حال یہ ہو کہ اُسمیں داخل ہونیوالے ہمیشہ رہینگے اُسمیں وَذٰلِكَ اور مطیعوں کو یہ جنت میں داخل کرنا اور اُسمیں اُنکا ہمیشہ رہنا الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ چھٹکارا بڑا ہو وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی نافرمانی کرے خدا کی اور اُسکے رسول کی جیسے عیینہ بن حصین فزاری کہ لڑکوں اور عورتوں کی میراث پر راضی نہوا اور بولا کہ میں میراث نہ دونگا مگر اُسی شخص کو کہ مرکب کی پشت پر مقابلہ کرسکے حقتعالےٰ نے یہ آیت بھیجی کہ جو شخص خدا رسول کا حکم نہ مانے وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ اور گذر جائے اُسکی حدوں سے جو حلال حرام اور میراث بلکہ سب احکام میں مقرر ہوئیں يُدْخِلْهُ نَارًا داخل کریگا اللہ اُسے آگ میں کیسی آگ خٰلِدًا فِيْهَا حال یہ ہو کہ ہمیشہ رہیگا بیچ اُسکے صحیح مذہب یہ ہو کہ آتش دوزخ میں ہمیشہ رہنا حرام چیزوں کو حلال کرلینے کی وجہ سے ہوتا ہو وَّلَهٗ اور واسطے اُس گنہگار حلال ٹھہرانے والے کے عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ع عذاب ذلیل کرنیوالا ہو وَالّٰتِيْ اور وہ عورتیں جو خواہش نفسانی کی متابعت کے سبب سے يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ آتی ہیں ساتھ فعل قبیح کے یعنی اُسکی مرتکب ہوتی ہیں مِنْ نِّسَآئِكُمْ عورتوں تمھاری میں سے اُس سے محصنات یعنی شوہر والیاں مراد ہیں فَاسْتَشْهِدُوْا پس تم اے حکام شریعت گواہ طلب کرو عَلَيْهِنَّ اور فعل فحش اُن عورتوں کے اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ج چار مرد عاقل بالغ اپنے میں سے کہ تم لوگ مومن ہو تا کہ وہ چاروں مرد اُن عورتوں پر گواہی دیں فَاِنْ شَهِدُوْا پس اگر یہ چاروں مرد اُن عورتوں پر زنا کی گواہی دیں فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ پس نگاہ رکھو اُن عورتوں کو اور بند کرو گھروں میں اور صحیح قول یہ ہو کہ ابتدائے زمانۂ اسلام میں زناکار عورتوں کو عقوبت کرنے کا حکم اسیطرح پر تھا کہ اُنھیں گھروں میں بند کر رکھیں حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ یہانتک کہ متوفی کرے اُنھیں ملک الموت یا موت اُنکی ارواح بالکل قبض کرلے اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ

ع ۲

یا کرے خدا یعنی پیدا کرے لَهُنَّ سَبِيلًا ○ واسطے اُنکے کوئی راہ یا کوئی حد مقرر کردے کہ وہ قید سے چھوٹ جائیں اور اُسکے بعد وحی آئی اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سُن لو مجھ سے تحقیق اللہ نے ان عورتوں کے واسطے راہ نکالدی صحابہ رضی اللہ عنہم متوجہ ہوئے کہ وہ راہ کیا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ پس اس حدیث کے حکم سے گھروں میں قید کرنا منسوخ ہوگیا اور گواہی دینا اور گواہی لینا باقی رہا وَاللَّذَانِ اور وہ دونوں یعنی مرد عورت جو محصن ہنوں يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ آئیں اُس فحش کام کو تم میں سے کہ تم آزاد مسلمان ہو فَآذُوهُمَا پس رنجیدہ کرو اُنھیں زبان سے اور سرزنش اور ملامت کرو اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا ہی کہ اُنھیں ہاتھ سے بھی ایذا دینا چاہیے فَإِن تَابَا پس اگر توبہ کریں اس فحش کام سے وَأَصْلَحَا اور اپنا کام صلاحیت پر لائیں فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا پس منھ پھیر لو یعنی دست بردار ہو جاؤ اُن دونوں سے یہ حکم بھی دُرّے مارنے اور مار ڈالنے کے حکم سے منسوخ ہوگیا إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا تحقیق خدا ہی توبہ قبول کرنیوالا ہو بندوں کی رَّحِيمًا ○ مہربان ہو توبہ کرنیوالوں پر إِنَّمَا التَّوْبَةُ سوا اسکے نہیں کہ توبہ قبول کرنا عَلَى اللَّهِ اوپر اللہ کے ہو واجب ہونے کے طور پر نہیں بلکہ وعدہ کی رو سے کہ اُسمیں خلاف ہونا متصور ہی نہیں اور قبول توبہ کا وعدہ لِلَّذِينَ واسطے اُن لوگوں کے ہو جو يَعْمَلُونَ السُّوءَ کرتے ہیں بُرائی بِجَهَالَةٍ ساتھ نادانی کے اور دمیاطی نے فرمایا کہ مسلمان کا گناہ نادانی ہی سے ہو نہ عناد انکار تکبر کرنے کی وجہ سے نہیں اور ہوسکتا ہو کہ اُس گناہ کی عقوبت سے نادانی ہو اور وہ نادانی سے بُرے کام کرتے ہیں ثُمَّ يَتُوبُونَ پھر توبہ کرتے ہیں جناب الٰہی میں مِن قَرِيبٍ جلدی سے یعنی موت آنے اور ملک لموت کو دیکھنے کے قبل یا صحت کی حالت میں یا قبل اسکے کہ گناہ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے اور اصح قول یہ ہے کہ زمان قریب موت کا قبل ہو اگرچہ اونٹنی کی بخلی کی مقدار ہو تفسیر عین المعانی میں لکھا ہو کہ جو توبہ کرنے والا موت سے دم بھر پہلے بھی توبہ کرتا ہے تو ملائکہ تحسین و آفریں کے طور پر کہتے ہیں کہ تو کیا جلدی آیا اور تو نے کیا خوب عجلت کی اور اسی قول کا مؤید ہو وہ جو فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک اللہ قبول فرماتا ہو توبہ بندہ کی جبتک کہ نہ غرغرا لگے اُسے بزرگوں نے کہا ہو کہ جب موت آنے کا وقت معلوم ہی نہیں تو ہر دم کو دم آخر ہی تصور کرنا چاہیے اور خدا کی طرف رجوع کرنے سے نہ غافل ہونا چاہیے بیت

غافل منشین ای عاصی و بادرد و ندم باش　　ہر دم دم آخر شمر و حاضر دم باش

فَأُولَٰئِكَ پس وہ گروہ جسے توفیق ہوئی اور گناہ کے بعد وہ توبہ کرتے ہیں يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ توبہ قبول کرتا ہو اللہ اور مغفرت کے ساتھ اُنکی طرف پھرتا ہو وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا اور ہو اللہ جاننے والا توبہ کرنیوالوں کی توبہ کو حَكِيمًا ○ حکم کرنیوالا یہ کہ توبہ کرنیوالے پر عذاب نہ ہو وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ اور نہیں ہو قبول توبہ لِلَّذِينَ واسطے اُن لوگوں کے جو اصرار کے طور پر يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ کرتے ہیں بُرائیاں حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ یہانتک کہ جب حاضر ہوئی یعنی آ پہونچی أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ ایک کو اُنمیں سے موت تو قَالَ إِنِّي کہتا ہو تحقیق کہ میں تُبْتُ الْآنَ توبہ کرتا ہوں اب یہ کلام منافقوں کی توبہ کے حق میں ہو دل سے اسلام قبول کرنا اُنکی توبہ ہو اور موت کو دیکھ کر یہ اُن سے مقبول نہیں وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ اور نہ توبہ قبول ہو اُن لوگوں سے جو مریں وَهُمْ كُفَّارٌ حال آنکہ وہ کافر ہوں یعنی دم نکلنے کے وقت کسی کافر اور منافق کا ایمان مقبول نہیں اسواسطے کہ وہ ایمان یاس ہے اور اُس سے کچھ فائدہ نہیں اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے خود فرمایا ہو فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راوا باسنا أُولَٰئِكَ وہ گروہ جو منافق ہو اور جو لوگ کہ کافر مریں حال یہ ہو کہ أَعْتَدْنَا لَهُمْ

لہ جو رو والا محصن والی سے زنا کرے تو سنگسار کرنا ہو اور کنوارا کنواری سے کرے تو سو کوڑے مارنا اور شہر بدر کردینا ہی ۱۲ ؎ یعنی نہ تھا کہ نفع کرتا انکو ایمان انکا جب دیکھا اُنھوں نے عذاب ہمارا ۱۲

تیار کیا ہو ہم نے واسطے اُنکے آخرت میں عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ عذاب دردناک کہ نہ کم ہوگا نہ منقطع لکھا ہو کہ رسم جاہلیت اسطرح پر تھی کہ جب کوئی مرد مرجاتا اور اُسکی زوجہ زندہ ہوتی تو مرد متوفی کا جو بیٹا دوسری عورت سے ہوتا وہ یا متوفی کا کوئی قرابت دار جو میراث کا استحقاق رکھتا مصیبت کے وقت کپڑا اُس بیوہ کے سر پر ڈالتا اور یہی کام کر کے اُسے اپنے تصرف میں لاتا پھر اگر چاہتا تو اُسی مہر پر جو متوفی نے مقرر کیا تھا اُس عورت کو اپنے نکاح میں لاتا ورنہ اور کسی کے ساتھ نکاح کر کے اُسکا مہر معجل خود تصرف کرتا یا اُس عورت کو نکاح کرنے سے منع کرتا اور محبوس رکھتا یہانتک کہ مرد متوفی کے ترکہ میں سے جو حصہ اُسے پہونچتا اُس شخص کو چھوڑ دیتی یا مرجاتی اور اُسکی میراث یہ شخص لے لیتا اور اگر وہ عورت کپڑا ڈالنے کے پہلے ہی اپنے لوگوں میں ملجاتی تو زوج متوفی کے وارث کو اُسپر دسترس نہوتا ابتدا زمانہ اسلام میں اسی قاعدہ کی رعایت کرتے تھے یہانتک کہ ابوقیس انصاری نے وفات کی اور اُسکی ایک عورت کبیشہ نام زندہ تھی ابوقیس کا بیٹا جو دوسری بی بی سے تھا کبیشہ کو اپنے تحت تصرف میں لایا اور اُس سے نباہ ایذارسانی کے طور پر کرنے لگا اور اُسکی غرض یہ تھی کہ اسکے پاس جو کچھ ہو مجھے دیدے کبیشہ نے یہ کیفیت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر پھر جا منتظر ہو صبر کر کہ حضرت رب العزت سے کیا حکم آئے کبیشہ پھر گئی اور مدینہ کی بعضی اور عورتیں جو اس بلا میں مبتلا تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں کہ یارسول اللہ ہم سب کا حال کبیشہ ہی کا ایسا ہو ہم سب اسی کی طرح بلا اور مصیبت میں مبتلا ہیں حق تعالیٰ نے مہربانی کی راہ سے یہ آیت بھیجی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مومنوں کے لَا يَحِلُّ لَكُمْ نہیں روا ہو واسطے تمہارے اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ یہ کہ میراث لو عورتوں کو كَرْهًا ؕ زبردستی اور اُنکی کراہت کے ساتھ میراث لینے کو کراہت کی قید سے مقید کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ خوشی اور رغبت کے ساتھ عورتوں کو میراث لے سکتے ہیں دلالت اس جہت سے نہیں کرتا کہ کسی چیز کو ذکر کے ساتھ خاص کر دینا اُس چیز کے سوا اوروں کی نفی پر دلالت نہیں کرتا جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا قول ہو کہ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ یعنی نہ مار ڈالو اولاد اپنی ڈر افلاس کے سے اسواسطے کہ افلاس کا ڈر نہونے کے وقت بھی اولاد جائز نہیں وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اور نہ منع کرو اُن عورتوں کو نکاح کر لینے سے اور بعضوں نے کہا ہو کہ یہ خطاب اُن مردوں سے ہو جو اپنی عورتوں کو اسواسطے تنگ کرتے تھے کہ وہ اپنے مہر سے درگذریں اُنھیں گھر میں روک رکھتے تھے حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ عورتوں کو محبوس نہ کرو اور روک نہ رکھو لِتَذْهَبُوْا واسطے اسکے کہ لو تم بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ بعض اُس چیز کا جو دیا ہو تم نے اُنھیں مہر اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ مگر یہ کہ آئیں بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ ساتھ بُرے کام کے کہ ظاہر کیا گیا ہو عادلوں کی گواہی سے بکرتے تو (بے) کو زبر پڑھا اُسکے یہ معنی ہوئے اور حفص نے زیر پڑھا یعنی بُرا کام اُنکا حال ظاہر کرنے والا اور اس آیت میں فاحشہ سے نشوز مراد ہو یعنی عورت مرد کی صحبت سے جب انکار کرے تو مرد کو اُس سے خلع طلب کرنا درست ہے اور بعضوں نے کہا کہ فاحشہ زنا ہو اور زمانہ جاہلیت اور ابتدائے اسلام میں زناکار عورت کا مہر پھیر لینا تھا اور اب یہ حکم منسوخ ہے وَعَاشِرُوْهُنَّ اور نباہ کرو ساتھ اُن عورتوں کے جو بُرے کام کی مرتکب نہیں ہوئیں بِالْمَعْرُوْفِ ۚ ساتھ نیکی کے قول اور نفقہ اور سکنی میں یا سکھاؤ اُنھیں شریعت کے احکام اور آداب کہ نیکی اس سے بہتر نہیں فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ پس اگر نہ چاہو اُنھیں تو صبر کرو فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا پس شاید کہ تم کارہ ہو کسی چیز سے وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ اور کرے اللہ اور ظاہر کردے واسطے تمہارے فِيْهِ بیچ اُس چیز مکروہ کے خَيْرًا كَثِيْرًا بھلائی بہت یعنی مکروہات تحمل کرنے پر بڑا ثواب وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اور اگر چاہو تم اپنی عورتوں کی صحبت سے کراہت کے باعث بے اسکے کہ اُن سے بُرائی اور صحبت سے انکار واقع ہو اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ بدلا چاہنا ایک عورت مَّكَانَ زَوْجٍ لا

جگہ دوسری عورت کے وَّ اٰتَیْتُمْ اور دیا ہو تم نے اِحْدٰىهُنَّ ایک کو اُنمیں سے جسے طلاق دیا چاہتے ہو قِنْطَارًا مال بہت مہر کی وجہسے
فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـًٔا پس نہ لو تم اُسمیں سے جو اُسے دے چکے ہو کوئی چیز نہ تھوڑی نہ بہت اَتَاْخُذُوْنَهٗ کیا لیتے ہو تم کچھ اس
عورت سے بُهْتَانًا ساتھ باطل اور ظلم کے وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ○ اور گناہ ظاہر کے بہتان کو تو قول باطل میں بھی استعمال کرتے ہیں اور اس
آیت میں بہتان کے معنی یہ ہیں کہ شوہر نے عورت کا مہر فرض کر دیا اور اُسپر گواہ بھی کر دیے اگر وہ مہر پھیرے لیتا ہو تو گو یا اُسکا مدعا یہ ہو کہ وہ مہر فرض
ہی نہ کیا تھا اور یہ صریح بہتان ہو وَكَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ اور کیوں کس وجہ سے کس جہت لوگے تم مال اپنی عورتوں سے وَقَدْ اَفْضٰى اور
حال یہ ہو کہ پہونچ گیا ہو بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ بعض تمھارا ساتھ بعض کے اَفْضٰى کنایہ ہو مباشرت سے وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ اور لے لیا ہو اُن
عورتوں نے تم سے نکاح کے وقت مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ○ قول مضبوط اور عہد پکا کہ وہ کلمۂ نکاح یعنی ایجاب و قبول ہو حدیث شریف میں ہو کہ استحللتم
فروجھن بکلمۃ اللہ لکھا ہے کہ جاہلوں میں سے کچھ لوگ زمانۂ جاہلیت میں اپنے باپوں کی بیبیوں سے نکاح کر لیتے تھے حق تعالےٰ نے اس کام کی
ممانعت کی اور فرمایا وَلَا تَنْكِحُوْا اور نہ نکاح کرو مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ اُنکو جس سے نکاح کیا ہو باپوں تمھارے نے مِّنَ النِّسَآءِ
عورتوں میں سے اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط مگر وہ جو گذر گیا اسے حرام کرنے کے قبل وہ معاف ہو اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ اپنے باپ کی بی بی سے
نکاح تھا قبل نہی کے اور ہو بعد حرام کر دینے کے فَاحِشَةً بُرا اور ناپسند کام وَّ مَقْتًا ط اور بغض کیا گیا خدا اور مسلمانوں کا یہ کام عرب کے
شرفا کے نزدیک مکروہ اور مبغوض تھا اور جو لڑکا اپنے باپ کی بی بی سے کسی کے یہاں پیدا ہوتا شرفائے عرب اُسے مقیت کہتے تھے یعنی دشمن
رکھا گیا وَسَآءَ سَبِیْلًا ع اور بُری راہ ہو علما نے کہا بُرائی کے تین مرتبے ہیں ایک تو عقلی بُرائی فاحشہ اُسی کی طرف اشارہ ہو دوسری شرعی ۳ع۸
بُرائی مقت اُس سے عبارت ہو تیسری عرفی بُرائی سَآءَ سبیلًا اُسے شامل ہو حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ حرام کیا گیا اوپر تمھارے اُمَّهٰتُكُمْ نکاح
ماؤں اپنی سے اور یہ ماں ہونا عام ہو ولادت میں جس عورت کی طرف مرد کا نسب راجع ہو مرد کی جانب سے جیسے باپ کی ماں اور دادا کی ماں جہانتک
اوپر بڑھیے یا عورت کی طرف سے جیسے ماں کی ماں اور نانی کی ماں جہانتک اوپر بڑھیے یہ سب حرام ہونے میں ماں کا حکم رکھتی ہیں وَبَنٰتُكُمْ
اور بیٹیاں تمھاری اور یہ بھی عام ہو جس عورت کا نسب مرد کی طرف پھرے اولاد کی جہت سے وہ اولاد مرد ہوں یا عورتیں ایک پشت کا فرق ہو
یا زیادہ عورت بیٹی کا حکم رکھتی ہو وَاَخَوٰتُكُمْ اور بہنیں تمھاری جس رحم یا صلب سے مرد پیدا ہوا ہو اُس رحم یا صلب سے جو عورت پیدا ہو
وہ اُسکی بہن ہو پس بہن عام ہوگی بعضی پدری مادری دونوں بعضی فقط پدری بعضی فقط مادری وَعَمّٰتُكُمْ اور بہنیں باپوں تمھارے کی
عورت کسی شخص کے باپ یا دادا کے ساتھ یا جہانتک اوپر بڑھیے صلب یا رحم میں ہو کر پیدا ہوئی وہ اُس شخص کی دادی ہو اور یہاں بھی تینوں طریقے
متصور ہیں یعنی پدری اور مادری دونوں یا پدری اور مادری وَخٰلٰتُكُمْ اور بہنیں ماؤں تمھاری کی جو عورت کسی مرد کی ماں کے ساتھ یا نانی
کے ساتھ یا جہانتک بڑھیے صلب یا رحم میں رہکر پیدا ہوئی وہ عورت اُس مرد کی خالہ ہو یہ بھی تینوں صورتوں سے واقع ہونا ممکن ہو وَبَنٰتُ
الْاَخِ اور بیٹیاں بھائیوں کی تینوں وجہوں میں سے کسی وجہ پر جیسے بہن ہونا ثابت ہوتا ہے وہی بھائی میں بھی ہو سکتی ہو اور بیٹیاں بھائی کی
اولاد کی اور اُنکی اولاد کی اولاد کی کیسی ہی دور ہوں وہی حکم رکھتی ہیں وَبَنٰتُ الْاُخْتِ اور بیٹیاں بہنوں کی جسطرح بہن ہونا متحقق ہوا اور
یہ بہن کی اولاد کی بیٹیوں اور اُنکی اولاد کی اولاد کی بیٹیوں کو شامل ہو جہانتک حد کو پہونچیں بیٹیوں میں داخل ہیں وَاُمَّهٰتُكُمُ اور حرام
کی گئیں اوپر تمھارے مائیں تمھاری الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وہ مائیں کہ دودھ پلایا جنھوں نے تمھیں جس نے دودھ پلایا اُسے ماں کہتے ہیں

ؐ حلال کرلیں تم نے فرجیں اُنکی ساتھ حکم اللہ کے ۱۲

حرام ہونے کی وجہ سے پس جو عورت کسی شخص کو دودھ پلائے، اور جس عورت نے اس دودھ پلانے والی کو دودھ پلایا ہو اور جس عورت نے اس دودھ پلانے والی کے شوہر کو دودھ پلایا ہو اور اسی شوہر سے حمل رہ کر اُس دودھ پلانے والی کے دودھ اُترا ہو کہ وہ دودھ پلانے والی اُنکی زوجہ یا ام ولد ہو تو جس لڑکے نے دودھ پیا یہ سب عورتیں اُسکی رضاعی ماں ہیں وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور بہنیں تمھاری رضاعت کی وجہ سے یعنی دودھ شریک بہنیں امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ اس بات پر ہیں کہ تھوڑا خواہ بہت دودھ پینے سے رضاع کا حکم ثابت ہے اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ کے مذہب میں جبتک دفعہ دفعہ کرکے پانچ بار دودھ نہ پلایا جائے تب تک رضاع کا حکم ثابت نہیں ہوتا وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اور مائیں جوروون تمھاری کی اور جوروؤں کی نانیاں دادیاں جو نسب اور رضاع کی وجہ سے ہوں وہ بھی یہی حکم رکھتی ہیں وَرَبَآئِبُكُمُ اور بیٹیاں جوروؤں تمھاری کی الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ وہ بیٹیاں جو تمھاری گودوں میں پرورش پاتی ہیں اور اُنکی حرمت میں شرط یہ ہے کہ پیدا ہوئی ہوں مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ اُن عورتوں سے کہ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ زکہ تم نے اُنکے ساتھ دخول کیا ہو فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا پس اگر نہ ہو تم کہ خلوت میں دَخَلْتُمْ بِهِنَّ داخل ہوئے ہو تم ساتھ اُنکے یہ دخول مباشرت سے کنایہ ہے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس گناہ اوپر تمھارے نہیں بیچ نکاح جوروؤں کی بیٹیوں کے وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ اور جو عورتیں حرام ہیں انمیں سے جوروئیں ہیں تمھارے بیٹوں کی الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وہ بیٹے جو تمھارے صلب سے ہیں جب حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبنیٰ زید بن حارث نے اپنی بی بی زینب کو طلاق دی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے عقد نکاح میں لائے تو عرب کے مشرکوں نے طعن کرنا شروع کی کہ محمدؐ نے اپنے بیٹے کی جورو سے نکاح کرلیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے نطفہ سے جو بیٹا ہو اُسکی زوجۂ منکوحہ باپ پر حرام ہے منھ بولے بیٹے کی جورو حرام نہیں وَاَنْ تَجْمَعُوْا اور حرام ہے تم پر یہ کہ جمع کرو بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ درمیان دو بہنوں کے ایک نکاح میں اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ مگر جو پہلے گذر گیا یعنی منع اور حرام ہونے سے پہلے جو یہ امر واقع ہوا وہ معاف ہے اور بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ مَا قَدْ سَلَفَ سے مراد یہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام نے دو بہنیں نکاح میں جمع کی تھیں ایک لیّا نام یہودا کی ماں اور دوسری راحیل نام حضرت یوسف علیہ السّلام کی والدہ یہ اُنکے دین میں حلال تھا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے غَفُوْرًا بخشنے والا اُن مسلمانوں کا جنھوں نے زمانہ جاہلیت میں یہ امر کیا ہے رَّحِيْمًا ۙ مہربان ہے اُن لوگوں پر جنھوں نے زمانہ اسلام میں یہ عمل کیا ہے اور اُسکے بعد توبہ کی ان دونوں ناموں میں غور کرنا مفلسان بے بضاعت کے واسطے سرمایۂ کامل ہے بیت

سرمایۂ عاصیاں بہ بازار اُمید غفران تو و رحمت بے غایت تست

وَّالْمُحْصَنٰتُ اور حرام کی گئیں اوپر تمھارے شوہر والیاں مِنَ النِّسَآءِ عورتوں میں سے اِلَّا مَا مَلَكَتْ مگر وہ جنکے مالک ہوئے اَیْمَانُكُمْ ۚ ہاتھ تمھارے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ حنین میں اوطاس کی غنیمتوں میں سے مجاہدوں کو مال بے شمار ہاتھ آیا اور عورتیں جنکے شوہروں کو حسب نسب کی رو سے ہم پہچانتے تھے وہ بھی ہماری قید میں آئیں چونکہ شوہر دار عورتوں کی حرمت ہمیں معلوم ہو چکی تھی تو ان قیدی عورتوں کی حلت اور حرمت میں ہم متردد ہوئے اور وہ عورتیں اگرچہ ہماری ملک میں تھیں مگر ہم اُنھیں شوہر والیوں میں شمار کرتے تھے جب یہ حال رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت میں ہم نے عرض کیا اُسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی کہ کافروں کی عورتیں اگرچہ شوہر والی ہیں مگر قید ہونے کی وجہ سے تمھاری ملک ہیں تمھیں اُنمیں تصرف کرنا حلال ہے اس شرط سے کہ اُنکے شوہروں کے بغیر اُنھیں دار الحرب سے نکال لیجاؤ اور یہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ کا قول ہے اور باقی امام

رضی اللہ عنہم فقط قید ہی ہونے سے اُن عورتوں کو حلال جانتے ہیں کِتٰبَ اللّٰہِ لازم پکڑے رہو خدا کے فضل کو نکاح کرنے کے باب میں یا یہ مصدر مؤکد ہو یعنی لکھدیا ہے خدا نے لکھنا عَلَيۡكُمۡ ۚ اوپر تمھارے حرام کی گئیں عورتوں میں وَاُحِلَّ لَكُمۡ بکرنے اَحَلَّ پڑھا ہے یعنی اور حلال کردیا تم پر اور حفص نے اُحِلَّ پڑھا ہو یعنی حلال کی گئی اوپر تمھارے مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمۡ وہ عورت جو محرمات مذکور کے سوا ہو اور حدیث سے بھی وہ عورتیں ثابت ہوئی ہیں جنسے نکاح حرام ہے جیسے بھتیجی سے نکاح کرنا اُسکی پھوپھی پر اور بھانجی سے نکاح کرنا اُسکی خالہ پر اور پھوپھی سے نکاح کرنا اُسکی بھتیجی پر اور خالہ سے نکاح کرنا اُسکی بھانجی پر اور بے حلال کیے ہوئے تیسری بار طلاق دی ہوئی عورت کا نکاح اور عدت والی عورت کا نکاح اور آزاد عورت نکاح میں ہونے پر لونڈی سے نکاح کرنا اور چار منکوحہ موجود ہوتے ہوئے پانچویں عورت سے نکاح اور ملاعنہ یعنی لعان کی ہوئی عورت سے نکاح اور اُنکی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے اور جب حق تعالے نے حلال اور حرام کا بیان فرمادیا تو درست ہے تمھیں اَنۡ تَبۡتَغُوۡا یہ کہ طلب کرو وہ عورتیں جو تم پر حرام نہ ہوں یعنی اُن عورتوں کو نکاح میں لاؤ اور مہر مقرر کرو بِاَمۡوَالِكُمۡ ساتھ مالوں اپنے کے مُّحۡصِنِيۡنَ ایسے حال میں کہ اُس تزوج سے متعفف ہو یعنی اپنے دین کو اُس نکاح سے پناہ میں لاؤ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ ؕ اور نہ ہو زنا کرنیوالے فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ پس جو کہ فائدہ اُٹھایا تم نے ساتھ اُسکے مِنۡهُنَّ عورتوں سے بسبب نکاح کے فَاٰتُوۡهُنَّ پس دو انھیں اُجُوۡرَهُنَّ مہر اُنکے فَرِيۡضَةً ؕ مقرر کیے گئے اور فرض کر دیے گئے اسواسطے کہ مہر فائدہ حاصل کرنے کے مقابلہ میں ہو وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ اور کچھ وبال اور گناہ نہیں اوپر تم لوگوں کے زوج اور زوجہ ہو فِيۡمَا تَرٰضَيۡتُمۡ بِهٖ بیچ اُس چیز کے کہ باہم راضی ہو ساتھ اُس چیز کے مِنۡۢ بَعۡدِ الۡفَرِيۡضَةِ ؕ بعد اُس مہر کے جو فرض ہوا ہو عقد کے وقت یعنی مہر میں جس کسی قدر سے عورت دست بردار ہو اور مرد اُسکے عوض میں اُسے کچھ دے یا عورت مہر میں سے کم کر دے اور مرد بڑھادے اور بعضوں نے کہا ہو کہ باہمی رضامندی نفقہ میں ہو یا صحبت اور مفارقت میں اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا تحقیق کہ خدا ہو جاننے والا بندوں کی مصلحتیں حَكِيۡمًا ۝ محکم کار اُنکے مہمات نکاح میں وَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ مِنۡكُمۡ طَوۡلًا اور جس کسی کو نہ استطاعت ہو تم میں سے ازروے توانائی اور توانگری کے اَنۡ يَّنۡكِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ یہ کہ نکاح میں لائے آزاد ایمان والی عورتوں کو فَمِنۡ مَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ پس چاہیے کہ چاہے اُس عورت کو جس کے مالک ہیں ہاتھ تمھارے مِّنۡ فَتَيٰتِكُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ لونڈیوں تمھاری میں سے کہ ایمان والی ہیں وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ اور اللہ دانا تر ہو بِاِيۡمَانِكُمۡ ؕ ساتھ ایمان تمھارے اور ساتھ زیادتی کے درمیان تمھارے ہو ایمان میں بَعۡضُكُمۡ بعضے تمھارے کہ لونڈی غلام ہو مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۚ بعض سے یعنی تم سب شریک ہو ایمان میں یا تم سب ایک ہی ہو نسب میں اور تم سب کے باپ آدم علیہ السلام ہیں فَانۡكِحُوۡهُنَّ پس نکاح میں لاؤ لونڈیوں کو بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ ساتھ اذن مالکوں اُنکے کے اسواسطے کہ لونڈیاں دوسرے کی ملک ہیں وَاٰتُوۡهُنَّ اور دو تم اُن نکاح کی ہوئی لونڈیوں کو اُجُوۡرَهُنَّ مہر اُنکے بِالۡمَعۡرُوۡفِ ساتھ نیکی کے یعنی بے کمی اور تنگی کے اور اُنھیں مہر دینا بھی اُنکے مالکوں کے اذن سے چاہیے مُحۡصَنٰتٍ درحالیکہ یہ لونڈیاں حفاظت کرنیوالی ہوں اپنی فرجوں کو غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ نہ زنا کرنے والی کھلم کھلا وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ ۚ اور نہ پکڑنے والی یاروں کی چوری چھپے فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ بکرنے اَحۡصَنَّ پڑھا ہو یعنی پس جبکہ وہ نگاہ رکھیں فرجوں اپنی کو حرام سے بسبب نکاح کے اور حفص نے اُحۡصِنَّ پڑھا ہو یعنی جبکہ شوہر کے پاس کردی گئیں فَاِنۡ اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ پھر اگر

۱۵ یعنی کسی شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا تو یہ عورت نکاح میں موجود ہوتے ہوئے اُس عورت کی بھتیجی بھانجی خالہ پھوپھی سے اُس شخص کو نکاح کرنا حرام ہے ۱۲ منہ

آئیں ساتھ زنا کے فَعَلَیْهِنَّ تو اوپر اُنکے لازم ہوگا نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنٰتِ نصف اُسکا جو لازم ہو بے شوہر والی آزاد عورتوں پر
مِنَ الْعَذَابِ حد سے جو خدا نے مقرر فرمائی ہو اور بے شوہر والی آزاد عورت کی حد زنا سو کوڑے ہیں تو لونڈی کی حد زنا پچاس کوڑے ہوے
اور آزاد عورت کو سال بھر کے واسطے شہر بدر کردینا ہو امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ لونڈی کے واسطے چھ مہینے شہر بدر کردینا ہوتا
ہے امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ کوڑے مارنا اور شہر بدر کردینا اکٹھا نہ کرینگے مگر سیاست کے واسطے اور سب مذہبوں میں لونڈی غلاموں
کی زنا میں سنگساری نہیں ہو ذٰلِكَ وہ نکاح لونڈیوں کا لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ واسطے اُسکے ہو جو ڈرے رنج سخت سے یعنی اس مصیبت سے
کہ زنا میں پڑ جاے مِنْكُمْ تم میں سے کہ غریب لوگ ہو وَاَنْ تَصْبِرُوْا اور یہ کہ صبر کرو لونڈیوں کے ساتھ نکاح سے خَيْرٌ لَّكُمْ
تو بہتر ہو واسطے تمھارے اور احتیاط کے ساتھ بہت قریب ہو اپنی اولاد لونڈی پن اور غلامی سے بچانے میں وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہو
اُس شخص کو جو لونڈیوں کے ساتھ نکاح کرنے میں صبر نہ کرسکے رَّحِيْمٌ ۝ ع مہربان ہو بندوں کو اُنکی اجازت دینے کے ساتھ يُرِيْدُ اللّٰهُ ع
ارادہ کرتا ہو اللہ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ یہ کہ بیان کرے واسطے تمھارے احکام حلال و حرام کے وَيَهْدِيَكُمْ اور دکھاے تمھیں سُنَنَ
الَّذِيْنَ راہیں اُن لوگوں کی جو تھے مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے اس سے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السّلام کا دین مراد ہو یا اگلے
اہل حق اور اہل باطل کا چلن وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ اور پھرے اوپر تمھارے مشکلیں سہل کرنے اور بوجھ اُتار لینے کے ساتھ اور احکام کی
تخفیف کرنے اور گناہ بخشدینے کے ساتھ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننے والا ہو تمھاری مصلحت اُسمیں جو فرماتا ہو حَكِيْمٌ ۝ درست کام
اور راست کلام والا ہو جس چیز میں حکم کرتا ہو وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اور اللہ ارادہ کرتا ہو اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ یہ کہ توبہ عنایت کرے تمھیں
یا ایسی چیز بتادے جو تمھاری توبہ کا سبب ہو جاے وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ اور ارادہ کرتے ہیں وہ لوگ جو غفلت کی وجہ سے یا عداوت کے
سبب سے يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ پیروی کرتے ہیں خواہشوں نفس کی اَنْ تَمِيْلُوْا یہ کہ جھک جاؤ تم راہ راست کی طرف سے مَيْلًا
عَظِيْمًا ۝ جھک جانا بڑا جب بھانجی اور بھتیجی کے ساتھ نکاح حرام ہونے کی آیت نازل ہوئی تو یہود نے اعتراض کیا کہ جسطرح خالہ
پھوپھی حرام ہے اسیطرح بہن حرام ہو خالہ پھوپھی کی بیٹیوں سے نکاح درست ہو تو بہن کی بیٹی یعنی بھانجی سے نکاح کیوں حرام ہوا شبہہ پیدا
کرکے چاہا کہ اہل اسلام کو باطل کی طرف جھکادیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ خدا تو چاہتا ہو کہ تمھیں توبہ عنایت کرے اور یہود چاہتے ہیں کہ تمھیں
منحرف کردیں يُرِيْدُ اللّٰهُ چاہتا ہو خدا اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ یہ کہ تخفیف کرے تم سے احکام نکاح میں اسطرح پر کہ تم سبکبار ہو جاؤ
شیخ منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ عبادت کے بوجھوں میں تخفیف اور بُرائیوں سے توبہ اور عذاب کرکے استیصال نہ کرنا مراد ہو بخلاف
اگلی اُمتوں کے کہ اُنھیں عذاب اور ہلاکتیں بہت تھیں وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ اور پیدا کیا گیا آدمی ضَعِيْفًا ۝ ناتواں اور عاجز بار تکلیف
کھینچنے میں تو ضرور ہو اُسنے اُسپر تخفیف کردی کہا ہو کہ آدمی کا ضعف یہ ہو کہ وہ حقیر پانی سے پیدا کیا گیا فرمایا حق تعالےٰ نے خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ
یا عورتوں کی امر میں آدمی ضعیف ہو اور یہ قوت نہیں رکھتا کہ عورتوں کی طرف میل کرنے سے اپنے تئیں باز رکھے یا خوشی اور سختی اور نعمت اور
مصیبت کا متحمل نہیں محقق لوگ کہتے ہیں کہ حق تعالےٰ کمال مہربانی جو بندوں پر رکھتا ہو اُسکے سبب سے ضعف و ناتوانی کے ساتھ آدمی کو نامزد
کیا تا کہ اگر عبادت میں کچھ تقصیر کرے یا خواہش نفسانی کی متابعت کے سبب سے اُسکے حال میں کچھ نقصان پیدا ہو تو جو ضعیفی اُسکے شامل حال
کردی ہو اُسے پیش کرکے معذرت کرے اور ظلوم و جہول جو آدمی کا نام ہو وہ بھی یہی بات ہے بیت۔

من آں ظلوم و جہولم کہ اوّلم گفتی
چہ آید از ضعفا اے کریم و ز جہال

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ ایمان والوں کے لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا بَيْنَكُمْ درمیان اپنے بِالْبَاطِلِ اس طور پر جو حلال نہو شریعت میں جیسے غصب سُود جُوا خیانت چوری یا فاسد معاملوں کے ساتھ یا جھوٹی قسم کھاکر یا باطل دعوے کرکے اور جعلی گواہ بناکر غرضکہ ایک دوسرے کے مال میں ناحق تصرف نہ کرو اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ مگر یہ کہ ہو تصرف کا سبب تِجَارَةً سوداگری اور بیع ہونے والی عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ خوشی اور رضامندی سے ہر ایک کے تم میں سے کہ معاملہ کرنیوالے ہو وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط اور نہ مارو جانیں اپنی یعنی اپنے قرضداروں کو نہ قتل کرو اسواسطے کہ سب مسلمان حقیقت میں ایک ہیں المؤمنون کنفسٍ واحدةٍ یا اپنی جان نہ مارو اور اپنے تئیں ہلاک نہ کرو جیساکہ ہندوستان کے جاہل بُت پرست بُت کے واسطے اپنی قربانی کرتے ہیں یا اپنے تئیں ہلاکت اور خطر کے محل میں نہ ڈالو یا ایسے کام کے مرتکب نہو جسکے سبب سے قتل کیے جاؤ اہل تحقیق نے فرمایا ہو کہ گناہوں کے ارتکاب سے یا حرام کا مال کھانے کے سبب سے یا خواہش نفسانی کی پیروی کرنے سے یا جو کام غضب الٰہی کے سبب ہوں وہ کام کرنے سے اپنی جان نہ مارو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہی بِكُمْ ساتھ تمھارے اے امت محمدی رَحِيْمًا۝ مہربان اور جو امر و نہی فرماتا ہو وہ کمال مہربانی سے ہو وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کرے ممنوع کام عُدْوَانًا تعدی کی راہ سے اور حدوں سے تجاوز کرکے وَّظُلْمًا اور ظلم و ستم کی راہ سے فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ط پس قریب ہو کہ لائیں ہم اُسے آگ میں یعنی آتش دوزخ میں وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہو یہ دوزخ میں ڈالنا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا۝ اوپر اللہ کے آسان اِنْ تَجْتَنِبُوْا اگر کنارہ کش ہوگے اور پہلوتہی کروگے یعنی بچوگے كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ كبیرہ گناہوں سے کہ منع کیے گئے ہو عَنْهُ اُس سے تو نُكَفِّرْ دور کرینگے اور معاف کردینگے ہم عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ تم سے گناہ صغیرہ تمھارے ایک نماز سے دوسری نماز تک اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک وَنُدْخِلْكُمْ اور داخل کرینگے ہم تمھیں مُّدْخَلًا كَرِيْمًا۝ جگہ بزرگ میں کہ وہ بہشت ہو اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہو کہ جو شخص کبیرہ گناہوں سے پرہیز کریگا اُسکے گناہ صغیرہ معاف ہو جائینگے یہ معاف ہو جانا واجب ہونے کے طور پر نہیں ہو بلکہ جائز ہونے کے طور پر ہو اسواسطے کہ شاید حق تعالےٰ کبیرہ گناہ معاف فرمادے اور گناہ صغیرہ پر مواخذہ کرے یا اُسکے برعکس کرے کبیرہ گناہوں میں علما کا اختلاف ہو بعضے کہتے ہیں کہ جس گناہ کی حق تعالےٰ نے ممانعت فرمائی وہ کبیرہ ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ جسکا ختم ساتھ آگ کے جیساکہ يُدْخِلْهُ نَارًا آیا ساتھ غضب و لعنت کے جیسے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ یا ساتھ عذاب اور وبال کے جیسے کہ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وہ گناہ کبیرہ ہو اُسکے سوا اور گناہوں کو صغیرہ کہتے ہیں اور انوار میں فرمایا ہو کہ سب قولوں سے زیادہ صحت کو جو قول پہونچا وہ یہ ہو کہ کبیرہ وہ گناہ ہو کہ شارع نے جسکے واسطے کوئی حد مقرر کی ہو یا اُسکے باب میں تصریحاً وعید وارد ہوئی یا اُسکی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہوئی اور تاویلات کاشی میں مذکور ہو کہ اگر پرہیز کروگے کبائر سے کہ وہ وجود میں غیر کو ثابت کرنا اور غیر کے وجود کا اقرار ہو تو تمھاری بُرائیوں کو ہم معاف کردینگے یعنی ظہور نفس و قلب کے تلونات مٹادینگے اسواسطے کہ ظہور نور توحید کے بعد اُنکی صفتوں کو ثبات نہیں رہتا اور داخل کرینگے ہم تمھیں بزرگ جگہ میں کہ وہ حضرت جمع ہو بیت

تابہ کے در تفرقہ سوزی چو شمع　　　　غرقہ شو در لجۂ دریائے جمع

اور لوائح میں فرمایا ہو کہ تفرقہ اُس سے عبارت ہے کہ متعدد اُمور کے تعلق کے سبب سے دل کو تو پراگندہ کرے اور جمعیت یہ ہو کہ سب سے ایک ہی کے مشاہدہ میں تو مشغول ہو رباعی

اے در دل تو ہزار مشکل زہمہ　　　　مشکل شود آسودہ ترا دل زہمہ
چوں تفرقۂ دل ست حاصل زہمہ　　　　دل را بہ یکے سپار بگسل زہمہ

لکھا ہو کہ حضرت بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب سالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت میں عرض کیا کہ مرد شرف جہاد سے مشرف
ہیں اور عورتیں اس ثواب سے محروم اور مرد مال غنیمت جمع کرتے ہیں اور کسب محنت کی قوت رکھتے ہیں باوصف اسکے مال میراث میں عورتوں کی
بہ نسبت دونا حصّہ لیتے ہیں اور عورتیں ضعیف حال اور بہت محتاج ہیں با ایں ہمہ مردوں کی بہ نسبت نصف حصہ لیکر افسوس اور حسرت کرتی ہیں کاشکے ہم
عورتوں کو مرد ہونے میں دخل ہوتا کہ ثواب جہاد سے اور میراث زیادہ پاکر ہم بہرہ مند ہوتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَتَمَنَّوْا اور نہ آرزو کرو
مَا فَضَّلَ اللّٰهُ اُس چیز کی کہ زیادتی دی ہو اللہ نے بِهٖ ساتھ اُسکے کہ وہ امور مالی میں سے ہو یا امور جاہی میں سے بَعْضَكُمْ بعض
کو تم میں سے کہ مرد ہیں عَلٰى بَعْضٍ اور بعض کے کہ عورتیں ہیں لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ واسطے مردوں کے حصہ ہو مقدر مِّمَّا اكْتَسَبُوا
ثواب ہے اُسکے جو کمائی کرتے ہیں جیسے جہاد اور سب نیک کام وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ اور واسطے عورتوں کے حصّہ ہو مقدر مِّمَّا اكْتَسَبْنَ
ثواب ہے اُسکے جو اُنکے عمل سے علاوہ رکھے جیسے عفّت اور اپنے شوہروں کی اطاعت پھر جب تم ہر ایک اپنا اپنا مقرری اور واجبی ایک ایک حصّہ رکھتی
ہو تو دوسرے کے حصّہ کی آرزو نہ کرو وَسْئَلُوا اللّٰهَ اور چاہو خدا سے اور مانگو مِنْ فَضْلِهٖ کرم اور بخشش اُسکی میں سے تاکہ تمھاری مراد
بر لائے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہو بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○ ساتھ سب چیزوں کے دانا اور جب معلوم ہوا کہ وہ دانا ہو پس جو
کچھ دے اور جسے دے وہی دینا چاہیے اور اُسکے سوا نہ چاہیے بیت

گر مفلس وگر توانگرت گرداند او مصلحت تو از تو بہ میداند

لکھا ہو کہ زمانۂ جاہلیت میں فرزند اجنبی کو اپنا مُنھ بولا بیٹا بنا لیتے اور میراث میں وہ بھی سب وارثوں کا شریک ہوتا حق تعالےٰ نے یہ منع کر دیا اور
فرمایا وَلِكُلٍّ اور واسطے ہر ایک کے تم میں سے جَعَلْنَا مَوَالِيَ پیدا کیا ہم نے عصبہ اور میراث لینے والے کہ وہ اپنا حصّہ لیں مِمَّا تَرَكَ
الْوَالِدَانِ اُس چیز میں سے جو چھوڑ مریں ماں باپ اُسکے وَالْأَقْرَبُونَ اور قرابت والے اور عرب میں یہ بھی رسم تھا کہ باہم شرط باندھ لیتے
اور قسم کھاکر فیما بین عہد کر لیتے اور دونوں گرہ باندھنے والوں میں سے ہر ایک دوسرے سے کہتا کہ تیرا دوست میرا دوست ہے اور تیرا دشمن میرا
دشمن ہو تو میری میراث لیگا میں تیری میراث لونگا تو مُعین اور شریک میرا رہ میں تیرا رہوں اور ان باتوں کو قسموں سے مستحکم اور مضبوط کر لیتے
اور ایک کو دوسرے کی میراث میں سے چھٹا حصہ مقرر تھا جب میراثوں کی آیت نازل ہوئی تو ایک صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم میں
سے باہم قسمیں رکھنے والے ہیں کہ میراث لینے پر باہم عہد پیمان باندھے ہوئے ہیں اور میراث کے باب میں جو حکم الٰہی اُترا اسمیں کہیں گرہ باندھنے
کا ذکر نہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اور جن لوگوں نے کہ باہم قسم کھانے میں گرہ باندھی اَيْمَانُكُمْ ہاتھوں
تمھارے نے ہاتھوں کی طرف باہم گرہ باندھنے کی اسناد بطریق مجاز کے ہو اور اس اسناد میں سبب یہ ہو کہ قسم کھانے والے بیعت کے وقت ایک
دوسرے کا ہاتھ پکڑتے تھے فَآتُوهُمْ پس دو تم انھیں نَصِيبَهُمْ حصہ اُنکا کہ میراث کا چھٹا حصہ ہو اور اس آیت کا حکم آیۂ وَاُولُوا
الْاَرْحَامِ کے حکم سے منسوخ ہو گیا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہو عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اوپر سب چیزوں کے عہدوں اور باہی قسموں سے
ع شَهِيدًا ع گواہ لکھا ہو کہ حبیبہ زوجہ سعید بن ربیع رضی اللہ عنہ یا جمیلہ زوجہ ثابت بن قیس نے صحبت سے انکار کرکے اپنے شوہر سے بہت
بے رائی اور مخالفت کی شوہر نے نہایت مضطرب ہو کر جورو کے منھ پر طمانچہ مارا جورو اپنے باپ پاس شکایت لے گئی اور اپنے باپ کے ساتھ رسول
مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا قصہ عرض کیا حضرت نے اُسکے شوہر سے قصاص لینے کا حکم فرمایا باپ بیٹی دونوں قصاص
لینے کے ارادہ پر مسجد کے دروازہ کی طرف چلے اور حضرت جبرئیل علیہ السّلام یہ آیت لائے اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ مرد لوگ

کارگزار ہیں تسلط پاکر عَلَی النِّسَآءِ اوپر عورتوں کے اور قائم ہیں اُنکی معیشت کے اُمور پر پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن باپ بیٹی کو آواز دی کہ پھر آؤ میں نے کچھ چاہا اور خدا نے کچھ چاہا اور جو اللہ نے چاہا وہی بہتر ہے اور اس آیت کا مطلب عورتوں پر مردوں کی تفضیل ہے اسواسطے کہ مرد ادب سکھانے والے اور کارفرما عورتوں کے ہیں بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بسبب اُس چیز کے کہ تفضیل دی اور زیادتی عنایت کی خدا نے بَعْضَهُمْ بعضے اُنکے کو کہ مرد ہیں عَلٰی بَعْضٍ اوپر بعض کے کہ عورتیں ہیں اور مردوں کی تفضیل کمال عقل اور علم اور حلم اور ذکاوت اور فہم کی وجہ سے ہے اور جہاد اور صوم وصلوٰۃ پوری ادا کرنے اور جمعہ جماعت اذان خطبہ اعتکاف نماز عیدین نماز جنازہ حدود وقصاص میں گواہی میراث میں زیادتی کی وجہ سے اور ایسی باتوں کے باعث سے اور اس نظر سے کہ انبیا علیہم السلام اور ائمہ مردوں میں سے ہیں سب افضل در اکمل اور اشرف وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا اور عورتوں پر مردوں کو فضیلت بسبب اس بات کے ہے کہ خرچ کرتے ہیں اوپر اُنکے مِنْ اَمْوَالِهِمْ مالوں اپنے میں سے کیا مہر میں کیا نفقہ میں فَالصّٰلِحٰتُ پس نیکبخت عورتیں قٰنِتٰتٌ فرمانبردار ہیں خدا کی یا قائم رہنے والی ہیں شوہروں کے حقوق پر حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ نگہبان غیبت ازواج کی یعنی اپنے شوہر کی غیبت میں اپنی عصمت وعفت کی حفاظت اور رعایت رکھتی ہیں بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ بسبب اُسکے کہ حفاظت کی خدا نے اُنکی وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ اور جو عورتیں کہ جانتے ہو تم یا ڈرتے ہو تم نُشُوْزَهُنَّ نافرمانی اور تسلط اُنکے کو فَعِظُوْهُنَّ پس نصیحت کرو اُنھیں ایسے الفاظ سے جو اُنکے دلوں کو نرم کردیں یا اُنھیں تعلیم کرو اور اس بات سے آگاہ کردو کہ شوہروں کے تم پر بڑے حقوق ہیں وَاهْجُرُوْهُنَّ اور جدا کردو اُنھیں فِي الْمَضَاجِعِ بیچ خوابگاہوں کے یعنی اُنکے ساتھ ایک اُوڑھنے بچھونے میں نہ رہو یا اُنکی جانب پیٹھ کردو وَاضْرِبُوْهُنَّ اور مارو اُنھیں ایسی مار کہ نہ چھیلے اور نہ توڑے اور اُنکے کسی عضو کو خراب کردے علما نے کہا ہے کہ جب نافرمانی کا خوف ہو تو نصیحت ہے اور جب نافرمانی کا ظہور ہو تو جدائی ہے اور جب بار بار نافرمانی ہو تو مار ہے فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ پس اگر فرمانبرداری کریں تمھاری اور جو بات تمھیں بُری معلوم ہو اُس سے باز آئیں فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا تو نہ ڈھونڈھو اوپر اُنکے راہ ظلم کی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ ہے اللہ عَلِيًّا برتر اس بات سے کہ اُنپر ظلم ہونے سے راضی ہو كَبِيْرًا ۝ بزرگتر اس بات سے کہ مظلوم کو چھوڑدے وَاِنْ خِفْتُمْ اور اگر جانو تم اے احکام شرع یا اے زوجین کے ولیو شِقَاقَ بَيْنِهِمَا ناموافقت اور خلاف درمیان مرد عورت کے فَابْعَثُوْا پس مقرر کرو واسطے تحقیق بدخوئی کے حَكَمًا ایک حکم حکم کرنے کو مِّنْ اَهْلِهٖ لوگوں میں سے شوہر کے تاکہ مرد کے دل کی بات دریافت کرے کہ اُسے عورت سے رغبت ہے یا نفرت وَحَكَمًا اور ایک حکم جو حکومت کی صلاحیت اور لیاقت رکھتا ہو مِّنْ اَهْلِهَا عورت کے قرابت داروں اور کنبے میں سے کہ وہ عورت کا مکنون خاطر دریافت کرلے کہ اُسے شوہر کی صحبت منظور ہے یا مفارقت چاہتی ہے اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا اگر چاہیں دونوں حکم اصلاح کا زوجین کی يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا نباہ کردیگا اللہ درمیان مرد عورت کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہے عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝ جاننے والا جورو خاوند کی مصلحتیں آگاہ دونوں حکموں کے قصدوں سے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ اور عبادت کرو خدا کو وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا اور نہ شریک کرو ساتھ اُسکے کسی چیز کو بتوں وغیرہ میں سے وَّبِالْوَالِدَيْنِ اور بھلائی کرو ساتھ ماں باپ کے اِحْسَانًا بھلائی قول وفعل سے وَّبِذِي الْقُرْبٰى اور ساتھ قرابت والوں کے رشتہ داری کرکے وَالْيَتٰمٰى اور ساتھ یتیموں کے دلنوازی اور کارسازی کرکے وَالْمَسٰكِيْنِ اور ساتھ فقیروں کے صدقے اور زکوٰۃ دیکر وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى اور ساتھ پڑوسی قرابت والوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کے وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور ساتھ پڑوسی اجنبی کے یعنی جو قرابت نہ رکھے اور ساتھ پڑوسی کافر کے اور پڑوس کی حد چالیس گھروں تک مقرر کی ہے مطلق حق ہمسایہ یہ ہے کہ اُنھیں خیر پہونچانے اور

اُنکا ضرر دفع کرنے کا ارادہ رکھے اور صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَبْدٌ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ امام قشیری قدس سرّہ نے فرمایا کہ جب پڑوس میں رہنے والا اسکا مستحق ہو کہ تو اُسکے ساتھ احسان کرے پس تیرے نفس کا ہمسایہ دل ہو تجھے اسکا حق بطریق اولےٰ ادا کرنا چاہیے تو پراگندہ خطرے اور بُرے خیال دل میں نہ آنے دے اور دل کا ہمسایہ روح ہو اُسکے ساتھ بھلائی کر اور اُسے مخلوقات کے ساتھ ہمنشین اور موجودات کے ساتھ ہمسایہ ہونے دے اور روح کا ہمسایہ سر ہو اسے مقامات شہود کی غیبت اور مکاشفات کے حجاب سے روک اور سب سے زیادہ یہی بات لائق اور سزاوار ہو کہ وَہُوَ مَعَکُمْ کے سر سے تو غافل نہو جا اور یقین جان کہ رباعی

ہمسایہ و ہمنشیں و ہمرہ ہمہ اوست با دلق گدا و اطلس شہ ہمہ اوست
در انجمن فرق و نہاں خانۂ جمع باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ اور بھلائی کرو ساتھ ہمنشین اور ہم صحبت کے صاحب کشاف نے کہا کہ مصاحب مراد ہے اور یہ ہو سکتا ہو کہ رفیق سفر ہو یا شریک علم پڑھنے اور دستکاری سیکھنے میں یا مسجد وغیرہ میں جو شخص پاس بیٹھے اُسکے ساتھ بھلائی اُسکے حق صحبت کی رعایت کرنا ہے اور اس کی بنا مہربانی پر ہو وَابْنِ السَّبِیْلِ ۝ اور ساتھ راہ چلتوں اور مہمان مسافر کے وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اور ساتھ لونڈی غلاموں کے جو تمھارے دست تصرف میں ہیں اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ لَا یُحِبُّ دوست نہیں رکھتا مَنْ کَانَ مُخْتَالًا اُسے جو ہو چلنے والا ساتھ تکبر کے کہ ماں باپ و قرابت والوں اور پڑوسیوں اور مہمانوں اور لونڈی غلاموں سے ننگ و عار رکھے اور اُنکے ساتھ بھلائی نہ کرے۔ فَخُوْرَا ۙ ناز کرنیوالا خود ستایندہ یعنی اپنے مُنہ میاں مٹھو کہ حقوق الٰہی ادا نہ کرے اور خلق کے ساتھ بھلائی کرنے میں مشغول نہ ہو اور فخر و تکبر کیا کرے الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ دوست نہیں رکھتا خدا ان لوگوں کو جو بخل کرتے ہیں لکھا ہو کہ یہود و نصاریٰ کا ایک گروہ نصیحت کے طور پر کہتا تھا کہ اپنا مال اس مرد پر یعنی جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر اور اُنکے یاروں اور مہاجروں پر خرچ نہ کرو کہ تھوڑے ہی زمانہ میں عاجز محتاج ہو جاؤ اور انجام کار معلوم نہیں کہ کیا ہو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ خدا اُن لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو خود بخیل ہیں وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ اور حکم کرتے ہیں لوگوں کو بِالْبُخْلِ ساتھ بخل کے وَیَکْتُمُوْنَ اور چھپاتے ہیں خلق سے مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ جو کچھ دیا ہو اُنھیں خدا نے مِنْ فَضْلِہٖ اپنی نعمت سے یا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور صفت کا بیان مقصود ہو کہ حق تعالےٰ نے اُنھیں توریت میں عطا کی اور اُنھوں نے اُسے چھپا ڈالا وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ اور تیار کیا ہو ہم نے واسطے یہود کے عطائے آلٰہی میں انھوں نے بخل اختیار کیا یا جناب ختم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی نعت چھپاتے ہیں عَذَابًا مُّھِیْنًا ۚ عذاب ذلیل کرنیوالا کہ عذاب دوزخ ہو وَالَّذِیْنَ اور واسطے اُن لوگوں کے بھی جو جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت پر یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ خرچ کرتے ہیں مال اپنے رِئَآءَ النَّاسِ واسطے دکھانے لوگوں کے اور ننگ و ناموس کے لحاظ سے اور وہ مکّہ کے مشرک تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی پر بہت لشکر جمع کرتے تھے اور اپنے مال اُنمیں خرچ کرتے تھے یا منافق لوگ تھے کہ اُنکا خرچ کرنا لوگوں کے دکھانے سُنانے کو تھا یا حق تعالےٰ یہود کے حال میں فرماتا ہو کہ وہ اپنی قوم پر غرضوں اور بدلوں کی طمع سے خرچ کرتے تھے وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ اور نہیں ایمان لاتے ہیں حقیقت کی رو سے ساتھ خدا کے وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور نہ ساتھ دن آخرت کے کہ قیامت کا روز ہو وَمَنْ یَّکُنِ الشَّیْطٰنُ اور جو شخص کہ ہو شیطان لَہٗ قَرِیْنًا واسطے اُسکے یار اور دمساز فَسَآءَ قَرِیْنًا ۝ پس بُرا ہو یار کہ وہ دنیا میں بھی ساتھ ہو اور آخرت میں بھی اُسکے ساتھ ہوگا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہو فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ مثنوی

ہر کہ ایں جائگہ قرین تو است | آں سرا نیز ہمنشین تو است
دوستی جو کہ جاں بیفزاید | درد و عالم ترا بکار آید
دیورا ہمنشین خویش مکن | نفس بدرا قرین خویش مکن

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ اور کیا ہوتا اُنپر اور کیا نقصان ہوجاتا اُنکا لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ اگر ایمان لاتے ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ روز قیامت کے اور یہ تصدیق کرتے کہ اُس دن جزائے اعمال پائینگے وَاَنْفَقُوْا اور نکالتے خدا کا حق بے غرض اور بے ریا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ اُسمیں سے جو کچھ دیا ہو اُنھیں اللہ نے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہو اللہ بِهِمْ عَلِيْمًا ساتھ اُنکے اور اُنکے اقوال افعال احوال کے دانا اُنکے موافق جزا دیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ تحقیق کہ اللہ ظلم نہ کریگا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ برابر ایک ذرہ کے تول میں اور ذرہ لال چیونٹی کو کہتے ہیں جو نہایت چھوٹی ہونے کی وجہ سے بے خوب غور کیے ہوئے دیکھنے والے کو دکھائی نہیں دیتی اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ ذرہ ایک چیز ہو جو آفتاب کی شعاع کے ساتھ روزن سے گرتی ہو اور ہوا میں ظاہر ہوجاتی ہو اور ایسا اُسکا وزن نہیں ہوتا کہ جو تول میں آوے یہ کلام درحقیقت ظلم نہ کرنے میں مبالغہ ہو یعنی نہ تو ثواب معین سے ذرہ برابر کم ہوجائیگا اور نہ عذاب مقررہ میں ذرہ برابر زیادتی ہوگی اور بہت صحیح یہ بات ہو کہ منافق اور کافر کے عمل میں ذرہ برابر ظلم واقع نہوگا وَاِنْ تَكُ اور اگر ہوگی ذرہ برابر حَسَنَةً نیکی بندہ مومن کے نامۂ اعمال میں يُّضٰعِفْهَا تو اُسکا ثواب زیادہ کریگا اور زیادہ پر زیادہ کریگا وَيُؤْتِ اور دیگا اُسے زیادہ ثواب عمل سے مِنْ لَّدُنْهُ اپنے پاس سے اپنی رحمت اور اپنے فضل کے سبب سے بے استحقاق اُس بندہ مومن کے اَجْرًا عَظِيْمًا عطا بڑی اور بے اندازہ عطا کو اجر فرمایا اس جہت سے کہ اُسکا تابع ہے اور اُسپر زیادہ ہو فَكَيْفَ پس کیونکر ہوگا حال کافروں اور ظالموں کا اِذَا جِئْنَا جب لائینگے ہم مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر امت سے پہلی اُمتوں میں سے بِشَهِيْدٍ گواہ کہ وہ ان امتوں کے پیغمبر ہونگے اور اپنی امت کے اقوال اور افعال پر گواہی دینگے وَّجِئْنَا بِكَ اور لائینگے ہم تجھیں اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ اوپر اس گروہ کے تیری امت میں سے شَهِيْدًا گواہ تاکہ ایمان والوں کے ایمان پر تم گواہی دو لطائف قشیریہ میں مذکور ہو کہ جسطرح جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو امت کا شفیع یعنی شفاعت کرنیوالا کیا ہے اُسی طرح شہید یعنی گواہی دینے والا بھی کیا ہو اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی اسطرح ادا فرمائینگے کہ شفاعت کرنے کی مجال اور گنجایش باقی رہے يَوْمَئِذٍ جس دن واقع ہوگی انبیا کی گواہی اور وہ قیامت کا دن ہو يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا دوست رکھیں گے یعنی چاہیں گے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا خدا کے ساتھ وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ اور نافرمانی کی رسول کی لَوْ تُسَوّٰى یہ کہ برابر کردی جاوے بِهِمُ الْاَرْضُ ساتھ اُنکے زمین یعنی اُنھیں مُردوں کی طرح دفن کردیں اور وہ اُٹھائے نہ جائیں یا یہ کنایہ ہو اس بات سے کہ وہ آرزومند ہونگے کہ خاک ہوجائیں اسواسطے کہ زمین خاک سے برابر کی جاتی ہو وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ اور نہ چھپائیں گے یعنی اس بات پر قادر نہوں گے کہ خدا سے چھپائیں حَدِيْثًا کوئی بات يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ نہ قریب جاؤ نماز کے وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حال آنکہ تم مست ہو شراب سے یا اور سب مسکرات سے یہ نماز کی ممانعت نہیں ہو اسواسطے کہ نماز تو ایک عبادت ہو کہ اُسکے ادا کرنے کا حکم کیا گیا ہو بلکہ ممانعت ہو نشا پینے کی کہ وہ عبادات ادا کرنے سے مانع ہو ایک دن صحابہؓ کا ایک گروہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے گھر میں شراب پیتے تھے اُس زمانہ میں شراب پینا مباح تھا مستی اور بیہوشی کی حالت میں اذانِ مغرب کی آواز صحابہ کے کان میں پہونچی نماز کو اُٹھے اُنکے امام نے بیہوشی کے عالم میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ جو پڑھنا شروع کی تو لا کا لفظ جو چار جگہ ہے

وقف النبی علیہ السلام

ع

اُسے نہ پڑھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جبوقت نشہ غالب ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ حَتّٰى تَعْلَمُوْا یہانتک کہ جانو تم مَا تَقُوْلُوْنَ اُس چیز کو جو نماز میں پڑھتے ہو محقق لوگ کہتے ہیں کہ قوائے روحانی جو ایمان شہودی کا نقش جان کے صفحہ پر رکھتے ہیں اُنکی طرف حق تعالیٰ یہ خطاب فرماتا ہو کہ دل کی جامع مسجد میں نماز قربت کے قریب اُسوقت نہ جاؤ جبکہ مست ہو غفلت کے نشے میں جبتک کہ ہوا و ہوس کی مستی سے ہوشیار ہو کر یہ جانو کہ تم کیا کہتے ہو اور پہچانو کہ کس سے بات کرتے ہو اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ[1] رباعی

اے کہ در مستی ہستی ماندہ دائما در خود پرستی ماندہ

بر سر دیوان وحدت کے رسی چوں تو در زندان پستی ماندہ

وَلَا جُنُبًا اور قریب نہ جاؤ نماز کے اُس حال میں جب ناپاک ہو اور غسل کی حاجت رکھتے ہو اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ مگر یہ کہ چلنے والے ہو راہ کے یعنی مسافر ہو اور تمہارے پاس پانی نہو اُس محل پر تیمم سے نماز پڑھ سکتے ہو سوا اسکے جنابت کی حالت میں اور کسی طرح پر نماز پڑھنا روا نہیں حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا یہاں تک کہ غسل کرو تم اور بعضوں نے کہا کہ نماز سے نماز کی جگہ مراد ہو یعنی مسجد میں ناپاک نہ جاؤ مگر یہ کہ مسجد میں راہ ہو وَاِنْ كُنْتُمْ اور اگر ہو تم ناپاکی کی حالت میں مَّرْضٰۤى بیمار اس سے وہ بیماری مراد ہو جسمیں پانی کے استعمال سے ضرر کا خوف ہو اَوْ عَلٰى سَفَرٍ یا ہو تم سفر میں اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ یا آئے کوئی تم میں سے مِّنَ الْغَآئِطِ جائے ضرور سے اور بے وضو ہو گیا ہو دونوں راہوں سے نکلنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز نکلنے سے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ یا رگڑا ہو تم نے عورتوں کو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ہیں کہ مرد کا کچھ بھی بدن جب نامحرم اور اجنبی اور صغیر سن عورت کے بدن سے ملجائے تو مرد عورت دونوں کا وضو ٹوٹ جائیگا اور امام مالک اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ہیں کہ شہوت کے ساتھ مساس وضو توڑ دیتا ہو اور بے شہوت نہیں توڑتا اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ مرد عورت کے عضو مخصوص کا ملنا بے حائل کے استادگی کے ساتھ ناقص وضو ہو بہر تقدیر تم جب ناپاک ہو یا بیمار یا مسافر یا لمس وغیرہ کی وجہ سے بے وضو ہو فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً پس نہ پاؤ پانی فَتَيَمَّمُوْا پس قصد کرو صَعِيْدًا طَيِّبًا مٹی پاک کا تیمم کا حکم کسی لڑائی میں نازل ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ بنی المصطلق کی لڑائی ہو کہ شب کو فوج اسلام بے پانی کی جگہ اُتری تھی اور فجر سے پہلے ہی کوچ کا ارادہ تھا کہ نماز کے وقت تک کہیں پانی تک پہونچ جائیں اتفاقاً حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے گلے سے کوڑی کا ہار گم ہو گیا اُسکے کھو جانے سے دن چڑھے تک توقف کرنا پڑا اور لوگ بعضے بے وضو اور بعضے ناپاک تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس اس بات کی شکایت لے گئے وہ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خیمہ میں آئے دیکھا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے زانوے مبارک پر سر اطہر رکھے سو رہے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت بی بی عائشہ کو کلمات طعن فرمائے ناگاہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کے حال پُرملال سے مطلع ہو کر عالم غیب کی طرف متوجہ ہوئے متوجہ ہوتے ہی حضرت جبرئیل علیہ السّلام آ پہونچے اور حکم لائے اگر پانی نہ پاؤ فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا تو قصد کرو زمین کے اجزا میں سے کسی چیز کا کہ وہ پاک مٹی ہو اور اُس پر ہاتھ مارو فَامْسَحُوْا پھر مسح کرو اپنے ہاتھ کو بِوُجُوْهِكُمْ ساتھ تمام مونہوں اپنے کے وَاَيْدِيْكُمْ اور مسح کرو ہاتھوں اپنے کو کہنیوں تک اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہو عَفُوًّا معاف کرنے والا اثم سے اور تخفیف کرنے والا غَفُوْرًا ۝ بخشنے والا اُن لوگوں کو جو تیمم کریں اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھتا ہو تو اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا طرف اُن لوگوں کے جنھیں دیا ہو نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ حصہ علم توریت سے يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ مول لیتے ہیں گمراہی یعنی ہدایت کو ضلالت سے بدلتے ہیں اور اُنکی ہدایت یہ تھی کہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور صفت جانتے تھے اور

[1] نماز پڑھنے والا مناجات کرتا ہے اپنے رب سے ۱۲

ضلالت یہ تھی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد انکار کر گئے وَیُرِیْدُوْنَ اور چاہتے ہیں یہ گمراہ حسد اور عداوت کی رو سے
اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ ؕ یہ کہ اے مسلمانو تمھیں بھی گمراہ کردیں وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور اللہ خوب جانتا ہے بِاَعْدَآئِکُمْ دشمنوں تمھارے کو کہ
یہود ہیں وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا ۡ ق اور بس ہے اللہ دوست تمھارا اور متولی تمھارے کاموں کا وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا اور بس ہے اللہ یاری
اور مددگاری کرنیوالا تمھارے دشمنوں پر مِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا بعضے اُن لوگوں سے جو دین یہودی پر مستدین ہوگئے یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ
پھیرتے ہیں کلمات کو اور بدل ڈالتے ہیں عَنْ مَّوَاضِعِہٖ جگہوں اُنکی سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لغت بدل ڈالنا مراد ہے
یا توریت کے الفاظ کو اپنی رائے اور طبیعت کے موافق تاویل کرنا مقصود ہے یا رسول مقبول علیہ السلام کے کلام کو بدل دینا یا آیہ رجم چھپانا لکھا ہے کہ یہود کا
ایک گروہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت میں حاضر ہوتا اور اُس گروہ کے لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس امر میں
سوال کرتے حضرت جو کچھ اُسکا ارشاد فرماتے وہ لوگ وہاں تو جواب قبول کرلیتے جب اُس مجلس مبارک سے پھرتے اُنھی کلمات متبرکہ کو وہ لوگ
بدل ڈالتے حق تعالےٰ نے اُنکا حال کھول دیا اور ارشاد کیا کہ اے میرے حبیب تیرے دشمن یہود تیری باتیں اپنے محل اور موقع سے بدل
ڈالتے ہیں وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں سَمِعْنَا سُنا ہم نے تیرا قول وَعَصَیْنَا اور نافرمانی کی تیرے حکم کی اور عَصَیْنَا کا لفظ کُھلم کُھلا
کہتے تھے عناد کی راہ سے اور تیسیر میں لکھا ہے کہ ظاہر میں تو کہتے تھے کہ ہم نے اطاعت کی اور چھپا کر کہتے تھے کہ ہم نے نافرمانی کی اور حقیقت
یہ ہے کہ اُنکی زبان مقال تو سَمِعْنَا کہتی تھی یعنی سُنا ہم نے اور اُنکی لسان حال عَصَیْنَا کے ساتھ گویا تھی یعنی نافرمانی کی ہم نے اور کہتے تھے وَاسْمَعْ
غَیْرَ مُسْمَعٍ اور سُن درحالیکہ نہ سُنا گیا ہو تو یہ کلمہ دو رُخا ہے ایک رُخ تو مدح کی طرف رکھتا ہے اور ایک رُخ مذمت کی جانب مدح کا رُخ تو یہ ہے
کہ اسماع کے معنی گالی دیتا ہوں تو اس کلمہ کے یہ معنی ہوئے کہ گالی دیا ہوا اور بُری بات سُننے والا نہ ہو تو اس تقدیر پر تو دعا واسطے اُسکے ہوگی اور
مذمت کا رُخ اسطرح پر ہے کہ اسماع کے معنی سُناتا ہوں تو یہ مطلب ہوا کہ یہود کہتے ہیں کہ سُن درحالیکہ نہ سُنایا گیا ہو یعنی گونگا اور یہ بددعا ہے اسپر یہود نے
مدح کے رُخ کو نفاق کا پردہ بنایا اور منظور اُنھیں مذمت تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہود رَاعِنَا کے عین کے زیر کو
بڑھا کر رَاعِیْنَا کہتے تھے یعنی اے ہمارے چرواہے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گاے بکری چرانے کے ساتھ طعن اور تعریض کرتے تھے۔
ہر تقدیر یہ کلمہ کہتے تھے وَّرَاعِنَا لَیًّا بِاَلْسِنَتِھِمْ بات کو پھیر اور لپیٹ کر اپنی زبانوں کے ساتھ یعنی جو فعل زبان عرب میں مراعات
سے مشتق ہے اُسے اپنی زبان میں رعونت کی طرف پھیرتے ہیں یا زبان عرب کو اُسکی فصاحت سے پیچ دے کر لحن کے طریق پر رَاعِیْنَا کہتے ہیں اور اُس سے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مذمت چاہتے ہیں وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ ؕ اور قدح اور طعن دین اسلام میں چاہتے ہیں یعنی اُنکا مقصود یہ تھا کہ
جس دین کا پیغمبر چرواہے پن کی طرف منسوب ہو وہ دین کیا ہوگا حالانکہ وہ خود اس بات کے مقر تھے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام چرواہے کا کام
کرتے تھے وَلَوْ اَنَّھُمْ قَالُوْا اور اگر وہ کہتے کہ سَمِعْنَا سُنا ہم نے کلام تیرا وَاَطَعْنَا اور اطاعت کی ہم نے حکم تیرے کی وَاسْمَعْ اور
سُن ہماری بات وَانْظُرْنَا اور دیکھ ہمیں لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ یہ کہنا ہوتا بہتر واسطے اُنکے حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر
طعنے اور دین اسلام پر طعن و تعریض کرنے سے وَاَقْوَمَ ۙ اور بہت سیدھی ہوتی بات اُنکی وَلٰکِنْ لَّعَنَھُمُ اللّٰہُ اور لیکن لعنت کی ہے
اُنکو اللہ نے اور اپنی رحمت سے دور کردیا بِکُفْرِھِمْ بسبب کفر اُنکے کے اور جزا دینے کے اُس کفر پر فَلَا یُؤْمِنُوْنَ پس نہیں ایمان لاتے وہ
اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑا سا ایمان یعنی ضعیف ایمان کہ وہ نہ کچھ شمار میں ہے نہ اعتبار میں اور وہ بعضی کتابوں اور بعضے رسولوں پر ایمان ہے اور
بعضی کتابوں اور بعضے رسولوں پر نہیں یا یہ معنی ہیں کہ ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے اُنمیں سے جیسے ابن سلام اور اُنکے یار رضی اللہ عنہم

اور اکثر تفسیروں میں وارد ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علماء یہود کو طلب فرمایا جیسے ابن صوریا اور کعب بن اشرف اور اُن سے ارشاد کیا کہ اے گروہ یہود خدا سے ڈرو اور دائرہ اسلام میں قدم رکھو اسواسطے کہ مَیں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ میں یہ کلام اور یہ احکام جو خالق انام کے پاس سے تم پر لایا ہوں حق ہیں اور تمھیں توریت میں حق تعالےٰ نے میرے حال سے خبر دی ہے اور میرا ایمان لانے پر تم سے عہد لے لیا ہے یہود نے عداوت اور عناد کی رو سے کہا کہ ہم نہ تجھے جانتے ہیں نہ تیری نعت اور قرآن کی صفت سے ہمیں اطلاع ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اے وہ لوگو کہ تمھیں کتاب دی ہے یعنی توریت اٰمِنُوْا تصدیق کرو اور ایمان لاؤ بِمَا نَزَّلْنَا ساتھ اُس چیز کے جو اُتاری ہم نے اوپر بندہ اپنے کے کہ وہ قرآن ہے مُصَدِّقًا درحالیکہ وہ باور رکھنے والا اور تصدیق کرنیوالا ہے لِّمَا مَعَكُمْ واسطے اُس چیز کے جو تمھارے ساتھ ہے یا یہ کہ قرآن مطابق توریت کے ہے اُصول دین میں پس قرآن کا ایمان لاؤ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ پہلے اس سے کہ مٹا ڈالیں ہم وُجُوْهًا مونہوں کو یعنی صورتیں ہم نیست کردیں یہانتک کہ ابرو آنکھ ناک کان دہن چہرہ پر نہ رہے فَنَرُدَّهَا پھر پھیریں ہم اُن مونہوں کو عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اور ہیئت گدیوں اُنکی کے یعنی چہرہ کی شکل گدی کی صورت پر بدل دینگے یا چہرہ پر جو چیزیں بنی ہیں جیسے آنکھ ناک اُن چیزوں کو چہرہ پر سے مٹا کر گدی پر ہم بنادیں تاکہ گدی کی طرف اُنکا چہرہ ہو جائے اور تیسیر میں لکھا ہے کہ ہاتھ پاؤں ہیٹ بیٹھیں اُنکی تو اپنی جگہ پر رہیں گی اور اُنکے چہرے سر کے پیچھے ہو جائیں گے اور یہ صورت نہایت بُری اور ذلیل ہے اَوْ نَلْعَنَهُمْ یا ہنکا دیں ہم ایسے چہرہ والوں کو اپنی رحمت کی طرف سے یا مسخ کردیں ہم كَمَا لَعَنَّاۤ جیساکہ ہنکا دیا یا مسخ کردیا ہم نے اَصْحٰبَ السَّبْتِ ط ہفتہ کے دن والوں کو یعنی اُن لوگوں کو جنھوں نے حکم آلہی سے انحراف کیا اور ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار میں مشغول ہوئے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ اور ہے حکم خدا کا یا وعید اُسکی مَفْعُوْلًا ۝ ہونے والی اور البتہ ہوگی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ تحقیق کہ اللہ نہیں بخشتا اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ اس بات کو کہ شرک کریں ساتھ اُسکے اور اُسکی عبادت میں شریک پکڑیں وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ اور بخشدیتا ہے اُس گناہ کو جو شرک کے سوا ہو لِمَنْ یَّشَآءُ ج واسطے جسکے کہ چاہے فضل و احسان کی وجہ سے یا عبادت اور عرفان کے ذریعہ سے نہیں شیخ امام زاہد نے فرمایا ہے کہ عذاب کے قبل خدا جسے چاہتا ہے بخشدیتا ہے اور عذاب کے بعد تو سبھی گناہگاروں کو بخشدیگا وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ اور جو شخص شرک لائے ساتھ خدا کے اور کسی کو اُسکا شریک ٹھہرائے فَقَدِ افْتَرٰۤى پس تحقیق کہ افترا کیا اُس نے اور باندھا اِثْمًا عَظِیْمًا ۝ جھوٹ بڑا کہ اُسکے سبب سے بڑے عذاب کا مستحق ہو جائے گا اور یہود جو گوسالہ کے بندے اور عزیز کی عبادت کرنے والے تھے جب انھیں اس آیت کے مضمون سے کہ شرک نہ بخشا جائیگا بڑی وعید اور تہدید حاصل ہوئی تو شرک سے منکر ہوکر بولے کہ ہم تو مشرک نہیں ہیں بلکہ اپنے تئیں حضرت رب العزت کے خاص بندوں اور مقربوں میں سے ہم جانتے ہیں ہمارے باپ دادا ممالک نبوت کے مالک اور مسالک فتوت کے سالک تھے اور ہم انھی کے طور پر معزز اور مکرم ہیں حق تعالےٰ نے اُنکی یہ خودستائی ناپسند فرمائی اور ارشاد کیا کہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ کیا نہیں دیکھتا ہے تو یا نہیں نگاہ کرتا ہے تو دیدہ بصیرت سے طرف اُن لوگوں کے جو اپنی مفاخرت اور بڑائی کی رو سے یُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ط ثنا اور صفت کرتے ہیں ذاتوں اپنی کی اس بات کے ساتھ کہ ہم بیٹے ہیں اللہ کے اور اُسکے دوست ہیں یا اپنی ذاتوں کو پاکیزگی اور بے گناہی کے ساتھ منسوب کرتے ہیں جیساکہ منقول ہے کہ بحر بن عمرو اور نعمان بن اوفی اور نوحب بن زید اپنے لڑکوں کو جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں لائے اور بولے کہ بھلا ان لڑکوں کے واسطے کچھ بھی گناہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لڑکے بے گناہ ہیں پس اُن لوگوں نے کہا کہ قسم ہے موسیٰ کے خدا کی کہ ہم بھی بے گناہ ہونے میں انھی لڑکوں کے مثل ہیں اسواسطے کہ ہمارے رات کے گناہ دن کو خدا معاف کردیتا ہے

اور دن کے گناہ رات کو محو کر دیتا ہو حق تعالےٰ نے فرمایا کہ تم لوگ جو اپنے تئیں آپ پاک کہتے ہو اسکا کچھ بھی اعتبار نہیں بَلِ اللّٰهُ بلکہ اللہ
يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہو یا تعریف کرتا ہے جسکی چاہتا ہے اور جسے اُسکا مستحق جانتا ہو وَلَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ لوگ جو
اپنے تئیں ناحق پاک کرتے ہیں ظلم نہ کئے جائینگے عقاب اور عذاب میں فَتِيْلًا ○ اُس باریک تاگے کی قدر جو خرمے میں ہوتا ہو یا میل کی اُس بتی
کے برابر جو ملنے سے دو اُنگلیوں میں پیدا ہوتی ہے مراد یہ ہے اپنے تئیں جو ناحق پاک بناتے ہیں اُسکی عقوبت کھینچیں گے اور اُنکی مکافات اور پاداش
میں ذرہ بھی کمی نہوگی اُنْظُرْ دیکھ ان یہودوں کو کہ عناد کی وجہ سے كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ کیا افترا کرتے ہیں اور باندھتے ہیں عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ ؕ اور خدا کے جھوٹ یعنی یہ جو کہتے ہیں کہ خدا ہمارے دن رات کے گناہ بخشدیتا ہو وَكَفٰى بِهٖٓ اور بس ہو یہ افترا اور جھوٹ اُنھیں اِثْمًا
مُّبِيْنًا ع گناہ کھلا ہوا کہ کسی پر پوشیدہ نہ رہیگا لکھا ہو کہ جب بنی نضیر کو جلاوطن کر دینے کے باب میں حکم آلٰہی صادر ہوا تو کچھ لوگ جیسے ع ٧
حیی بن اخطب اور سلام بن مشکم اور کنانہ بن ابی الحقیق خیبر میں جا رہے اور مدت کے بعد بیس آدمی شرفائے قوم میں سے ساتھ لے کر مکہ معظمہ میں گئے
اور ابوسفیان اور اُسکے تابعوں کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ لڑنے کی ترغیب و تحریص کرنے لگے اور قبائل
قریش میں سے پچاس آدمی ساتھ لیکر بیت الحرام میں آئے اور حرم کے پردوں کے پیچھے خانہ کعبہ کی دیوار سے سینے لگا کر سخت اور مضبوط قسمیں کھائیں
کہ اہل اسلام کے ساتھ جنگ و جدال ضرور کرینگے اور اس بات پر حلف ہوگئی اور اس امر سے فارغ ہو کر خاطر جمعی سے بیٹھے اس مجلس میں بعض قریش نے
بعضے اہل کتاب سے پوچھا کہ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ حرم کے زائروں کی مہمانداری کرتے ہیں اور کعبہ کو بنا رکھتے ہیں اور رشتہ داری کا حق ادا کرتے ہیں او
اپنے آبائے کرام کے طریق پر بُت پرستی میں مشغول رہتے ہیں یہ ہمارا طریقہ ہدایت سے بہت نزدیک ہو یا محمد کا دین جو نئی زمانہ اُس نے نیا نکالا ہے
اور بدعت کا نام سنت رکھا ہو اور ہمارے باپ دادا کو برا جانتا ہو اور ہمیں کافر اور جاہل کہتا ہو یہ بات سنکر یہود بولے کہ تمھارا ہی دین بہت حق ہے
ابوسفیان نے یہود سے کہا کہ ہم تمھاری اس بات پر جب اعتماد اور اعتقاد کرینگے کہ تم ہمارے بتوں کو سجدہ کرو یہود نے جبت اور طاغوت کو سجدہ کیا
کہ یہ قریش کے بُت تھے حق تعالےٰ انکے عناد اور کفر اور بے ایمانی سے خبر دیتا ہو اور فرماتا ہو اَلَمْ تَرَ کیا نہیں جانتا ہو تو اور نہیں دیکھتا ہے تو
اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا طرف اُن لوگوں کے کہ دیا ہو اُنھیں نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ حصہ توریت سے [illegible] کی عداوت کے واسطے يُؤْمِنُوْنَ
ایمان لاتے ہیں بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ ساتھ اُن دو بتوں کے جو قریش کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ جبت سحر ہو اور یہود اُسکے معتقد تھے اور
طاغوت شیطان ہو اور یہود اُسکی متابعت کرتے تھے اور محققوں کے نزدیک جبت نفس امارہ ہو اور طاغوت خواہشیں وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں یہ
یہود لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا حق میں کافروں کے اور واسطے اُنکے کہ ہمارے اجتہاد کی رو سے هٰٓؤُلَآءِ یہ کفار قریش کا گروہ اَهْدٰى
بڑی ہدایت پر ہیں مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اُن لوگوں سے جو ایمان لائے یعنی ساتھ نبی آخر الزماں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے اصحاب کے سَبِيْلًا
راہ کی جہت سے یعنی بہت راہ پائے ہوئے اور بہت پہونچے ہوئے ہیں اُولٰٓئِكَ وہ گروہ متعصب اور خود رائے الَّذِيْنَ وہ لوگ ہیں کہ ذلت کے
ساتھ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ دور کر دیا ہو اللہ نے اُنھیں اپنی رحمت سے وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ اور جسے اللہ ہنکا دے اور دور کر دے فَلَنْ
تَجِدَ لَهٗ پس ہرگز نہ پائیگا واسطے اُسکے نَصِيْرًا ○ ؕ کوئی یار مددگار جو اُس سے عذاب دفع کرے اَمْ لَهُمْ کیا واسطے اُنکے ہو یعنی یہود
کے نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ حصہ بادشاہی دنیا میں سے یہ استفہام انکار کی راہ سے ہو یہود کو یہ زعم تھا کہ وہ اپنے غیروں کی بہ نسبت
سلطنت اور نبوت کے زیادہ مستحق ہیں اسی سبب سے عرب کی متابعت سے ننگ و عار رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ آخر نبوت اور سلطنت اور
حکومت کا منصب ہمیں کو پہونچے گا حق تعالےٰ نے فرمایا کہ ملک دنیا و آخرت میں اُنکو کچھ حصہ نہیں ہو بیت ۔

دولت ہر کہ توبینی بسر آید روزے   دولت آل نبی تا بقیامت باشد

اور اگر بالفرض ملک و مال سے بہرہ مند ہوں بھی فَاِذًا پس اُسوقت وہ لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ دینگے لوگوں کو یا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے اصحاب کو نَقِيْرًا ۙ کھجور کی لکیر برابر اور یہ اُنکے بخل میں کمال درجہ مبالغہ ہو کہ بادشاہی کی حالت میں فقیر سے ایک فقیر کی تنگی کریں تو تنگدستی اور فقیری کی حالت میں ظاہر ہو کہ کسی کو کیا دینگے اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ بلکہ حسد کرتے ہیں لوگوں کا یعنی قبائل عرب کا عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ اور اُس چیز کے جو دی ہو اُنھیں خدا نے مِنْ فَضْلِهٖ ۚ اپنے فضل سے کہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہے اُنھیں سے اور بنی اسرائیل میں سے نہوئی بلکہ بنی اسمٰعیل میں سے ہوئی یا عرب کے لوگ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حسد کرتے تھے کہ ابوطالب کے یتیم پوتے کا پایا اور مرتبہ ایسا بلند ہو جائے چاہیئے تھا کہ جبرئیل علیہ السلام ہم پر نازل ہوتے گر مصرع تا یار کرا خواہد و میلش بہ کہ باشد ؛ لکھا ہو کہ اس آیت میں ناس یعنی لوگوں سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مراد ہیں اسواسطے کہ عرب لوگ جمع کو ایسے شخص واحد پر بولتے ہیں جسمیں اتنی نیک خصلتیں جمع ہوں جو بہت لوگوں میں جمع ہو سکیں جیسے اللہ تعالے کا قول کہ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً اور فضل سے نبوت اور کتاب اور اعزاز دین مراد ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ یہ فضل یہ ہو کہ حق تعالے نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر چار بیبیوں سے زیادہ اکٹھا کرنا مباح کر دیا اور یہود اس بات پر حسد کرتے تھے اور طعن سے کہتے تھے کہ اگر محمدؐ نبی ہوتا تو یہ بہت عورتیں نہ کرتا اور اُنکے کام میں مشغول نہ ہوتا حضرت رب العزت نے فرمایا کہ اگر یہود کو نبوت اور کتاب کی وجہ سے ہمارے پیغمبر پر حسد ہو تو چاہیئے کہ اگلے پیغمبروں پر بھی حسد کرتے اسواسطے کہ یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں اور اگر بیبیوں کی وجہ سے حسد ہو تو یہ بات آپ ہی کے واسطے خاص ہو اور کسی کو یہ کرنا نہیں پہونچتا اور یہ خدا کا فضل ہو بیت

حسد چہ می بری اے سست نظم بر حافظ   قبول خاطر لطف سخن خدا داد ست

فَقَدْ اٰتَيْنَآ پس تحقیق کہ عطا کی ہم نے اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ اولاد ابراہیم کو کہ موسے اور داؤد اور عیسیٰ علیہم السلام ہیں الْكِتٰبَ یعنی توریت زبور انجیل وَالْحِكْمَةَ اور علم حلال اور حرام کا وَاٰتَيْنٰهُمْ اور دیا ہم نے اُنھیں باوجود نبوت کے مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ سلطنت بڑی جیسے کہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام رکھتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ بڑی سلطنت بیبیوں کی کثرت ہو جیسا کہ یہ بات صحت کو پہونچی کہ حضرت داؤد علیہ السلام سو بیبیاں رکھتے تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام ہزار بیبیاں اور اس بات پر یہود پر تعریض ہو کہ اگر بہت بیبیاں ہونے کے سبب [illegible] اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حسد ہو تو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام پر زیادہ حسد کرنا چاہیئے اور تیسیر میں لکھا ہو کہ آل ابراہیم سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں اور کتاب سے قرآن اور حکمت سے احکام شرعی اور ملک عظیم سے دوام شریعت تا بقیامت یا ملائکہ کے سبب سے تائید فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ پس یہود میں کوئی تو ایسا ہو کہ ایمان لایا آل ابراہیم کی بات پر یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ اور اُنہیں سے کوئی ہو کہ انکار کر گیا عورتوں کے باب میں انبیاء علیہم السلام کی خبر سے اور اُنکی تصدیق نہ کی یا انبیا کی متابعت سے منہ پھیرا وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ اور بس ہو دوزخ سَعِيْرًا ۝ آگ جلائی ہوئی کافروں کے عذاب کو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جن لوگوں نے حق چھپایا اور نہ ایمان لائے بِاٰيٰتِنَا ساتھ دلیلوں وحدت کے یا ساتھ آیات قرآن کے یا ساتھ معجزات نبی آخر الزماں کے سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ قریب ہو کہ لائیں ہم اُنھیں آگ میں کیسی آگ کہ كُلَّمَا نَضِجَتْ جب پک جائیں یا جل جائیں جُلُوْدُھُمْ کھالیں اُنکی اُس آگ سے بَدَّلْنٰھُمْ بدل دیں ہم واسطے اُنکے جُلُوْدًا غَيْرَھَا کھالیں سوا اُن کھالوں کے جو پک گئیں اور جل گئیں اور یہ بدل دینا ہر ساعت میں سو بار ہوگا حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہو کہ دن رات میں ستر ہزار کھالیں بدل جائیں گی اور

تحقیق طور پر کھالوں کا بدل دینا یہ ہو کہ اُس سے جلن لیکر پھر پہلے حال پر لائیں گے تو یہ تبدیل وصف کی ہو اصل کھال کی تبدیل ہنیں اور اس حالت کی تجدید عذاب کرنے کو اور عذاب محسوس ہونے کے واسطے ہو یعنی ہر لحظہ اُنکی کھال کو تازہ کرد ینگے لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ تاکہ چکھیں عذاب اور یہ عذاب چکھنا ہمیشہ ہوگا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہو عَزِيْزًا غالب کہ کوئی اُسے کافروں پر عذاب کرنے سے منع نہ کر سکے گا حَكِيْمًا ۝ ربع
جاننے والا دوزخیوں کی عقوبت موافق حکمت کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور بجالائے طاعتیں موافق حکم کے سَنُدْخِلُهُمْ قریب ہو کہ داخل کریں ہم اُنھیں جَنّٰتٍ تَجْرِيْ باغوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اُسکے درختوں یا مکانوں کے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ در حالیکہ ہمیشہ رہینگے یہ مومن بیچ اُن باغوں کے اَبَدًا ؕ ہمیشہ یعنی اتنی مدت کہ اُسکی انتہا ہی ہنیں لَهُمْ فِيْهَآ واسطے اُن جنتیوں کے ہیں بیچ اُن باغوں کے اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ؗ عورتیں پاکیزہ حیض و نفاس بلکہ سب ناپاکیوں اور میلوں سے وَّنُدْخِلُهُمْ اور داخل کرینگے ہم اُنھیں ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝ سایۂ پائدار میں کہ آفتاب سے وہ سایہ نہ جاتا رہیگا بلاد عرب میں بڑی گرمی ہوتی ہو اور سایہ کو اسباب راحت میں سب سے زیادہ جانتے ہیں تو ظل ظلیل آسائش و آرام سے کنایہ ہو اور اس نکتہ سے وہ بات دفع ہو جاتی ہو جو بعضے لوگ کہتے ہیں کہ جنت میں آفتاب ہی ہنیں کہ اُسکی گرمی سے تکلیف ہو تو سایہ کیوں ہوگا اور پھر سایہ سے فائدہ کیا اور محققوں کے نزدیک ظل ظلیل حمایت الٰہی اور عنایت بادشاہی کی طرف اشارہ ہو کہ ہمیشہ جنتیوں کے سر پر مبسوط رہیگی اور سایۂ وال سے مُبرّا اور نقص و انتقال سے منزہ اور مُعرّا ہو بیت

ایں سایہ ہا زوال پذیرند عاقبت ۔ در سایۂ گریز کہ آنرا زوال نیست

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ تحقیق کہ اللہ حکم کرتا ہو تمھیں اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ یہ کہ ادا کرو امانتیں اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ طرف صاحبوں انکے کے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا کہ خانۂ کعبہ کی کنجی عثمان بن طلحہ سے مانگ لو اور وہ کنجی اُنکی ماں سلافہ کے پاس تھی عثمان بن طلحہ اپنی ماں کے پاس گئے اور اُنکی ماں اُنھیں کنجی نہ دیتی تھی کہ بیٹا اگر تم سے یہ کنجی لے لیں گے تو پھر تمھیں نہ دینگے اور خانۂ کعبہ کی کنجی عبد الدار کے عہد سے ارث کے طور پر ہمیں پہونچی ہو عثمان بن طلحہ اپنی ماں سے مبالغہ اور اصرار کرتے اور اُنکی ماں انکار کرتی اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد الحرام میں اُنکے منتظر تھے آخر حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہما سلافہ کے دروازہ پر آئے اور حضرت فاروق اعظمؓ نے پکار کے کہا کہ اے عثمان باہر آ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار حد سے گذرا جاتا ہو سلافہ نے کنجی بیٹے کو دیدی اور بولی کہ تو لے اچھا کہ تیم اور عدی لے لیں پھر عثمان وہ کنجی لیکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضرتؐ نے وہ کنجی لینے کو دست مبارک پھیلایا عباس رضی اللہ تعالے عنہ اُٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ جسطرح آب زمزم پلانے کا منصب آپنے مجھے سپرد فرمایا خانۂ کعبہ کی دربانی بھی مجھے عنایت کیجیے عثمان نے یہ بات سُنتے ہی اپنا ہاتھ کنجی دینے سے روکا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عثمان کنجی مجھے دے عثمان نے ہاتھ بڑھایا عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے پھر وہی بات عرض کی کہ عثمان نے چاہا کہ پھر اپنا ہاتھ کھینچے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر خدا اور رسول کا ایمان تو رکھتا ہو تو خانہ کعبہ کی کنجی مجھے دیدے عثمان نے عرض کیا کہ لیجیے امانت الٰہی غرضکہ اسکے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور کنجی آپ کے ہاتھ میں تھی حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ آگے بڑھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ دربانی کا منصب بھی اہل بیت کو عطا فرمایئے جیسے زمزم کا پانی پلانے کی خدمت اُنھیں عطا فرمائی فوراً حضرت جبرئیلؑ امین یہ آیت لیکر نازل ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علی میں تم سے ایک کام کو کہوں گا کہ اُس سے لوگوں کو نفع پہونچے

نہ یہ کہ تم گمان کرو کہ لوگوں سے تمھیں نفع پہونچے گا پھر عثمان کو آپ نے طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ لو یہ کنجی اے بنی طلحہ ہمیشہ نہ پھیر لے گا یہ کوئی تم سے مگر ظالم پھر عثمان نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت اختیار کی اور کنجی اپنے بھائی شیبہ کو دیدی اور آج تک کعبہ کی کنجی اُسی قوم کے پاس ہی اگرچہ امانت ادا کرنے کا حکم خاص اسی قصہ میں نازل ہوا مگر سب امانتیں اس حکم میں داخل ہیں بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ ظل ظلیل جو وجود حقیقی ہو اُس کے بیان کے بعد امانت کا ذکر اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ امانت وجود مجازی سے عبارت ہو جیسے چھاؤں کا وجود آفتاب کی نسبت پس جسطرح سایہ کا وجود آفتاب کی امانت ہو اور جب آفتاب نے تجلی کی اور عالم کو روشن کرنے والی شعاعوں کے ساتھ اُفق سے طالع ہو کر زبان حال سے کہتا ہو کہ اَنْ تؤدوا الامانات الی اھلھا سائے کیسے زائل ہو جاتے ہیں اور اُنکا اثر بالکل محو ہو جاتا ہو اسیطرح وجود حقیقی جو خال ہو اُسکے آفتاب کی شعاع جب غناے ذاتی واللہ غنی عن العلمین کے اُفق سے پھیلتی ہو وجودات ظلیہ کی امانتیں اُن امانت والے کی طرف پھر جاتی ہیں اور لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار کا بھید کھل جاتا ہو ابیات

جملہ سر ہا را بہ پیش او نہید	ملک ملکت وست ملک اورا دہید
خصم ہر شیر آمد و ہر رو بہ او	کُلُّ شَیْءٍ ھَالِكٌ اِلَّا وَجْھَهٗ

وَاِذَا حَكَمْتُمْ اور حق تعالے حکم کرتا ہو کہ جب تم حکم کیا چاہو بَیْنَ النَّاسِ درمیان لوگوں کے اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ یہ کہ حکم کرو ساتھ عدل کے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖ کیا اچھی چیز ہو کہ تمھیں ساتھ اُس چیز کے نصیحت کرتا ہو یعنی امانتیں ادا کرنا اور عدل کے ساتھ حکم کرنا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ سَمِیْعًا سُننے والا عثمان کی بات کو جو اُس نے کہی کہ لیجئے امانت آلہی بَصِیْرًا دیکھنے والا اُسے کنجی پھیر دیے کو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے گروہ ایمان والوں کے اَطِیْعُوا اللّٰهَ اطاعت کرو اللہ کے فرائض میں وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری رسول کی کرو سنتوں میں وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ اور اطاعت کرو صاحبوں حکم کی کہ جو تم میں سے ہیں اسے مسلمان حکام مراد ہیں جنھیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے زمانہ میں مقرر فرماتے تھے چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کا سبب لکھا ہو کہ حضرت سلطان الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سریہ[1] پر حاکم کیا اور عمار یاسر کو اُنکے ساتھ بھیجا جس گروہ کی طرف خالد رضی اللہ عنہ عازم تھے وہ اُنکی آمد سنکر بھاگ گیا اُنمیں ایک شخص جو مسلمان تھا عمار رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس آیا اور بولا کہ میرے قبیلہ کے لوگ تو بھاگ گئے ہیں ایمان کو پشت پناہ بنا کر اپنے گھر میں رہ گیا ہوں اگر اسلام میری دستگیری کرے تو میں رہوں ورنہ میں بھی بھاگوں اور اپنی راہ لوں عمار رضی اللہ عنہ نے اُسے امان دیدی اور وہ شخص اُنکے حکم کے موافق اپنے گھر میں رہا خالد رضی اللہ عنہ نے دوسرے دن صبح ہی لشکر کو حکم دیا کہ اس قبیلہ کو لوٹ لو لشکر کے لوگوں نے سوا اُس پناہ گیر کے اور سب کو وہاں نہ پایا اُسے قید کیا اور اُسکے عیال و اطفال کو خالد رضی اللہ عنہ کے پاس پکڑ لائے عمار رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ یہ مسلمان ہی اور میرے حکم سے امان میں رہا ہی خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بات ادب سے بعید معلوم ہوتی ہو کہ امیر لشکر کے ہوتے ہوے بے اُسکے مشورے اور بے اُسکی اجازت کوئی کسی کو امان دیدے خالد اور عمار رضی اللہ عنہما میں گفتگو بڑھی اور حضرت سلطان الانبیا کی خدمت سراپا رحمت میں حاضر ہو کر صورت حال عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ کی امان برقرار رکھی اور منع کر دیا کہ حاکم کے سوا اور کوئی کسی کو امان نہ دے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ فرمانبرداری کرو حاکموں کی یعنی لشکروں کے حکام کی ثعلبی رحمۃ اللہ تعالے نے کہا ہی کہ اولو الامر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر سچے تھے اور اقتدوا بالذین من بعدی[2] ابوبکر اور عمر کا

---

[1] سریہ پانچ سے زیادہ چار سو آدمی تک کا لشکر اور اہل حدیث کی اصطلاح میں اُس لشکر کو سریہ کہتے ہیں جسمیں خود جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہوں اور کسی صحابی کو امیر و حاکم کر کے وہ لشکر روانہ فرمایا ہو ۱۲ منہ [2] اقتدا کرو ساتھ اُن دونوں کے جو بعد میرے ہیں یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ۱۲

اشارہ انھی کی شان میں نافذ ہوا اور ابوبکر وراق رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا ہو کہ اولوا الامر خلفاء اربعہ ہیں اور سب صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی کہا ہو اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم[1] یا فقہا اور علما ہیں یا ارباب عقول اور اہل رائے اور عارفوں کے نزدیک اولوا الامر مشائخ اور پیران طریقت ہیں کہ اہل سلوک کی تعلیم اور تربیت میں مشغول رہتے ہیں اور سالک کو اُنکی فرمانبرداری لازم ہو نظم

ہر کو سر بر خط فرمان دلیلے انہ نہد　　کے میسر شودش روے براہ آوردن
ہر کہ خواہد کہ بسر منزل مقصود رسد　　بایدش پیروی راہنمایاں کردن

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ پھر اگر اختلاف کرو فِیْ شَیْءٍ بیچ کسی چیز کے امور دین میں سے فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ پس پھیرو اُسے طرف کتاب آلہی کے وَالرَّسُوْلِ اور رجوع کرو طرف رسول کے اُنکی زندگی میں اور اُنکی سنت کی طرف بعد وفات کے اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ اخلاص کی رو سے تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ایمان لاتے ہو ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ دن قیامت کے اسواسطے کہ خدا اور روز قیامت کا ایمان اس بات کو مقتضی ہو کہ امور متنازع فیہ میں خدا اور رسول کی طرف رجوع کریں اور اپنی رائے ناقص پر اعمال اور اقوال میں مغرور نہ رہیں ذٰلِكَ خَيْرٌ یہ رجوع بہتر ہو تمھیں وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ع اور بہت خوب ہو عاقبت کی جہت سے لکھا ہو کہ ایک یہود اور ایک منافق میں جھگڑا واقع ہوا اپنا جھگڑا فیصل کرنے کو ایک حاکم کی اُنھیں احتیاج پڑی یہودی تو اس منافق کو محکمۂ نبوت کی طرف کھینچتا تھا اور منافق کو کعب بن اشرف کی طرف رغبت تھی کہ وہ یہ قصہ فیصل کرے آخر جناب سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کے حضور میں حاضر ہوئے اور یہود کے حسب مدعا حکم نافذ ہوا جب محکمۂ نبوت سے باہر نکلے تو منافق یہود کا دامنگیر ہوا کہ میں محمد کے حکم سے راضی نہیں ہوں آ عمرؓ کے پاس چلیں اور دوبارہ مرافعہ کریں غرضکہ دونوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دروازہ پر گئے اور یہود نے دعوےٰ اور حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کا حکم بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے منافق سے استفسار فرمایا کہ یہ جو یہودی کہتا ہو بیان واقعی ہو منافق نے تصدیق کی کہ ہاں کیفیت واقعی ہو مگر میں اس حکم سے راضی نہیں ہوں اور تجھ سے حکم چاہتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ تم یہیں ٹھہرے ہو جبتک میں گھر سے باہر آؤں اور راستی کے ساتھ تم دونوں میں فیصلہ کر دوں وہ دونوں ٹھہرے رہے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تلوار کھینچکر گھر سے باہر آئے اور منافق کا سر کاٹ کر صحرا میں پھینک دیا اور فرمایا کہ جو ایسے قاضی کے حکم سے راضی نہو اُسے یہی سزا دینا چاہیئے اُسی دن حضرت سلطان الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فاروق لقب دیا اور حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ کیا نہیں دیکھا اور نظر نہیں کی تونے طرف اُن لوگوں کے جو يَزْعُمُوْنَ گمان کرتے ہیں اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا یہ کہ وہ ایمان لائے ہیں بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ساتھ اُس چیز کے جو نازل کی گئی تجھ پر یعنی قرآن وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ اور ساتھ اُسکے جو تجھ سے پہلے بھیجی ہو انبیا کی کتابوں میں سے يُرِيْدُوْنَ چاہتے ہیں باوجود اسکے کہ ایمان کا دعوے رکھتے ہیں اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا یہ کہ مرافعہ کریں اِلَى الطَّاغُوْتِ طرف کعب بن اشرف کے جو نہایت طاغی اور باغی تھا وَقَدْ اُمِرُوْۤا حال آنکہ ایمان کا دعوے کرنیوالے مامور تھے اور سب مکلف بھی مامور ہیں اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ساتھ اس بات کے کہ نہ گرویدہ ہوں ساتھ حکم طاغوت کے وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اور چاہتا ہو شیطان اَنْ يُّضِلَّهُمْ یہ کہ گمراہ کر دے اُنھیں جو طاغوت کی طرف مائل اور راغب ہیں ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝ گمراہی دور کہ ہرگز اُس سے راہ راست کی طرف رجوع کر ہی نہ سکیں وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اور جب کہیں ان منافقوں سے کہ حکم چاہنے کے وقت تَعَالَوْا آؤ اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ طرف اُس حکم کے جو نازل کیا ہو خدا نے اپنی کتاب میں وَاِلَى الرَّسُوْلِ

ع ۹

[1] اصحاب میرے مثل تاروں کے ہیں جس کی اُنمیں سے اقتدا کی تم نے ہدایت پائی تم نے ۱۲ منہ رحمہ اللہ

اور طرف اُس حکم کے جو اُسکا رسول کرتا ہے اُسکے حکم سے رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ دیکھتا ہے تو منافقوں کو کہ عناد کی وجہ سے یَصُدُّوْنَ عَنْکَ
انکار کرتے ہیں تجھ سے صُدُوْدًا ۝ انکار کرنے کر عداوت کی وجہ سے فَکَیْفَ پھر کیونکر ہو گا اور کیا کرینگے اِذَآ اَصَابَتْھُمْ جب
پہونچے گی اُنھیں مُّصِیْبَۃٌ عقوبت انکار کی بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ بسبب اُس چیز کے جو آگے بھیجی ہے ہاتھوں اُنکے نے یعنی طاغوت سے
حکم چاہنا اور بعضوں نے کہا کہ حضرت عُمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو اُس منافق کو قتل کر ڈالا اُسپر یہ مصیبت تھی ثُمَّ جَآءُوْکَ پھر آتے
ہیں تیرے پاس اور عذر کرتے ہیں یا مقتول کی دیت مانگتے ہیں یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ قسم کھاتے ہیں ساتھ خدا کے اور اُنکی قسم کا مضمون یہ ہے کہ
اِنْ اَرَدْنَآ نہ چاہا ہم نے تمھارے محکمہ سے پھر کر یا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دروازہ پر مرافعہ کے واسطے جا کر اِلَّآ اِحْسَانًا مگر بھلائی
کہ ہمیں لاحق ہو وَّتَوْفِیْقًا ۝ اور تالیف اور موافقت کہ متخاصمین میں ہو جائے اُولٰٓئِکَ وہ گروہ منافقوں اور جھوٹی قسمیں کھانیوالوں
الَّذِیْنَ یَعْلَمُ اللّٰہُ وہ لوگ ہیں کہ جانتا ہے اللہ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ وہ جو دلوں میں اُنکے ہے نفاق اور جھوٹ فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ
پس انکار کر اُنکا عذر قبول کرنے سے وَعِظْھُمْ اور نصیحت کر اُنھیں برملا یعنی نفاق اور جھوٹ سے اُنھیں منع کر وَقُلْ لَّھُمْ فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ
اور کہہ واسطے اُنکے خلوت میں اُنکے ناپاک نفسوں کے باب میں قَوْلًا بَلِیْغًا ۝ کلام بلیغ جو اُنکے دلوں میں مؤثر ہو اس درجہ کہ اُس کلام سے
غمگین ہوں اور وہ اُنکو قتل کی دھمکی ہے یا اگر وہ توبہ نہ کریں تو اُنپر مصائب اور مکارہ واقع ہونا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اور نہیں
بھیجا ہم نے کوئی رسول اپنے بندوں کی طرف اِلَّا لِیُطَاعَ مگر واسطے اُسکے کہ اُسکی فرمانبرداری کریں بِاِذْنِ اللّٰہِ ساتھ حکم آلٰہی کے
وَلَوْ اَنَّھُمْ اور اگر وہ منافق اِذْ ظَّلَمُوْٓا اُسوقت جب ظلم کیا اُنھوں نے اَنْفُسَھُمْ جانوں اپنی پر تیرے حکم سے انکار کر کے یا طاغوت سے
حکم چاہ کر جَآءُوْکَ آتے تیری جناب میں فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ پھر بخشش چاہتے خدا سے وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ اور بخشش چاہتا
واسطے اُنکے رسول یعنی اُنکی شفاعت کرتا لَوَجَدُوا اللّٰہَ البتہ پاتے یعنی جانتے خدا کو تَوَّابًا قبول کرنے والا گناہگاروں کی توبہ کا
رَّحِیْمًا ۝ مہربان توبہ کرنے والوں کی بخشش کے سبب سے معالم میں لکھا ہے کہ زبیر اور حاطب بن ابی بلتعہ میں جھگڑا پڑا پانی کے نالدھے پر کہ
دونوں اُسی نالدھے سے اپنی کھیتیاں سینچتے تھے جب اُنکا مقدمہ حضرت سید انام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے محکمہ میں پہونچا تو آپ نے فرمایا کہ اے زبیر اپنی
زمین کو پانی دے لے پھر ہمسایہ کے واسطے چھوڑ دے حاطب کو غصہ آیا بے ادبانہ ایسا کلام کیا کہ اُسکا مضمون یہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
زبیر رضی اللہ عنہ کی طرفداری ہے حق تعالےٰ نے یہ آیت بھیجی کہ فَلَا نہیں ہے حقیقت ایمان کی جیسا کہ وہ گمان کرتے ہیں وَرَبِّکَ قسم رب
تیرے کی کہ وہ لَا یُؤْمِنُوْنَ ایمان نہ لائینگے ایمان حقیقی حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ جب تک کہ تجھے حکم کریں فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ بیچ اُس
چیز کے کہ اختلاف پڑے اُنکے درمیان اور تو حکم کرے ثُمَّ لَا یَجِدُوْا پھر نہ پاویں فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ بیچ جیوں اپنے کے حَرَجًا کچھ تنگ
یا بیچ دلوں اپنے کے کچھ تنگی اور گرانی مِّمَّا قَضَیْتَ اُس چیز سے کہ تو نے حکم کیا ہر چند کہ وہ اُنکی طبیعت کے مخالف ہو وَیُسَلِّمُوْا اور مانیں
اور مطیع ہوں تیرے حکم کے تَسْلِیْمًا ۝ فرمانبرداری کر کے ظاہر میں بھی باطن میں بھی بے اعتراض اور مخالفت کے لکھا ہے کہ جب زبیر اور حاطب محکمہ نبوت
سے باہر نکلے تو مقداد رضی اللہ عنہ نے اُن سے پوچھا کہ کس کے واسطے حکم صادر ہوا حاطب نے جواب دیا کہ اُنکی پھوپھی کے بیٹے کے واسطے اور یہ بات
کہنے میں گردن ٹیڑھی کرتا اور منہ سکوڑتا تھا ایک یہودی وہاں حاضر تھا بولا کہ خدا اُنھیں قتل کرے یہ کیسے لوگ ہیں کہ اس مرد کی رسالت پر گواہی
دیتے ہیں اور اُسی کے حکم سے بدگمانی رکھتے ہیں قسم خدا کی کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں گناہ کیا تھا اور موسیٰ علیہ السلام نے حکم کیا کہ
تم لوگوں کی توبہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو قتل کر ڈالو فوراً بنی اسرائیل نے اُس حکم کی تعمیل کی اور ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا یہانتک کہ ستر ہزار آدمی

قتل ہو گئے اور اپنے پیغمبر سے بدگمانی نہ رکھی ثابت بن قیس نے جب یہ بات سُنی تو بولے کہ قسم ہو محمد کے خدا کی کہ اگر محمد مجھے حکم فرمائے کہ اپنے تئیں مار ڈال تو میں اپنے کو مار ڈالوں اور عمار یاسر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے بھی یہی بات کہی اور حق تعالے نے فرمایا وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اور اگر ہم فرض کر دیتے ان لوگوں پر جو ایمان کا دعوے کرتے ہیں اَنِ اقْتُلُوْٓا یہ کہ مار ڈالو اَنْفُسَكُمْ جانیں اپنی جیسا کہ بنی اسرائیل نے کیا تھا اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ یا نکل جاؤ گھروں اپنے سے جسطرح بنی اسرائیل نکل گئے تھے تو نہ کرتے جو کہ فرض کیا ہوتا ہم نے اوپر اُنکے اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ مگر تھوڑے اُنہیں سے جیسے ثابت بن قیس اور عمار اور ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہم وَلَوْ اَنَّهُمْ اور اگر وہ لوگ کہ منافق ہیں فَعَلُوْا کرتے مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ وہ چیز کہ نصیحت کرتے ہیں اور تکلیف دیتے ہیں جیسی تو لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ البتہ بہتر ہوتا واسطے اُن کے دنیا اور عقبےٰ میں وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا اور بہت نزدیک ہوتا اُنکے ایمان کی تصدیق اور تحقیق کی جہت سے وَّاِذًا اور جبکہ اُنھیں اپنے دین میں تحقیق اور تصدیق حاصل ہو جاتی تو لَّاٰتَيْنٰهُمْ البتہ دیتے ہم اُنھیں مِّنْ لَّدُنَّآ پاس سے اپنے اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اجر بڑا اور ثواب بہت کہ نعیم جنت ہے وَّلَهَدَيْنٰهُمْ اور البتہ دکھاتے ہم اُنھیں صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا راہ سیدھی کہ اُس سے منزل مقصود کو پہونچیں یا جنت میں چلے جائیں لکھا ہے کہ ثوبان رضی اللہ عنہ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے ایک دن اپنے آقائے نعمت کی خدمت سراپا رحمت میں حاضر ہوئے یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مستطاب میں شرف حضوری سے مشرف ہوئے نہایت زار و نحیف ہو گئے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال شفقت سے فرمایا کہ اے ثوبان ما غیر لونک یعنی کس چیز نے تیرا رنگ بدل دیا اور تیرا چہرہ جو سُرخ تھا کس رنج و محنت سے زرد ہو گیا عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جتنی دیر آپ کا جمال باکمال نہیں دیکھتا ہوں اُتنے زمانہ کو زندگی کے حساب میں نہیں شمار کرتا ہوں بیت

بے تو اے آرام جانم زندگانی مشکل ست ۔ بے تماشائے جمالت کامرانی مشکل ست

اب اس سوچ میں ہوں کہ جب موت آئیگی اور ضرور مفارقت ہو جائے گی تو میں کیا کرونگا اور کس حیلہ سے دل کو تسکین دونگا بیت

از مرگ غمے نیست ازاں می ترسم ۔ کز پرتو دیدار تو می مانم دور

اور بڑی فکر اور تردد یہ ہے کہ اگر اُس جہان میں دوزخیوں میں سے ہونگا تو آپ کو کیونکر دیکھوں گا اور اگر جنت میں جاؤں گا تو وہاں آپکا بہت بلند درجہ ہوگا آپ تک کیونکر پہونچونگا اور بعضوں نے ثوبان کی جگہ عبد اللہ انصاری کو لکھا ہے کہ وہ صاحب اذان اور مستجاب الدعوات تھے وہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت فیضدرجت میں روتے ہوئے آئے اور استفسار کے بعد رونے کا سبب بیان کیا کہ یا رسول اللہ میری جان مال اولاد سب سے زیادہ آپ مجھے پیارے ہیں آج تو آپ کے جمال باکمال کے مشاہدہ سے صبر نہیں کر سکتا ہوں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ جنت میں آپ اعلےٰ درجہ پر ہونگے اور میں صف نعال میں اپنے ہم رتبہ اور امثال کے پاس بیٹھا ہوا آپ کے دیدار پُرانوار سے محروم رہونگا حق تعالے نے شکستہ دلان فراق کو مژدہ وصال سے خوش فرما کر یہ آیت بھیجی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اور جو کوئی فرمانبرداری کریگا اللہ کی اوامر اور نواہی میں وَالرَّسُوْلَ اور اطاعت کریگا رسول کی دین کے حدود اور احکام میں فَاُولٰٓئِكَ پس مطیع اور فرمانبرداروں کا وہ گروہ ہوگا قیامت کے دن مَعَ الَّذِيْنَ ساتھ اُن لوگوں کے اَنْعَمَ اللّٰهُ انعام کیا ہے اللہ نے عَلَيْهِمْ اور وہ اُنکے مِّنَ النَّبِيّٖنَ انبیا میں سے اور اولوالعزم رسول بھی اُنہیں داخل ہیں وَالصِّدِّيْقِيْنَ اور سچوں میں سے جنھوں نے سب سے پہلے انبیا علیہم السلام کی تصدیق کی ہے وَالشُّهَدَآءِ اور شہیدوں میں سے اس سے جنگ اُحد کے شہدا مراد ہیں اور بہتوں کے نزدیک یہ عام ہے اور سب شہیدوں کو شامل ہے وَالصّٰلِحِيْنَ ج اور صالحوں میں سے یعنی جنکے اعمال اور احوال اچھے ہیں اور یہ بھی عام ہے وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ اور کیا اچھے ہیں یہ لوگ رفیق اور ہمنشین رفیق کا

لفظ واحد اور جمع سب پر بولتے ہیں یا یہ کہ اُنمیں سے ہر ایک اچھا رفیق ہو معالم میں ہو کہ نبیین سے ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مراد ہیں اور صدیقین
اشارہ ہو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف اور شہدا حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہیں اور صالحین سب
صحابہ ہیں رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین آیت کا خلاصہ یہ ہو کہ جو کوئی آج جسے دوست رکھتا ہو کل قیامت کے دن اُسی کے ساتھ ہوگا ابیات

ہمچو بلبل دوستی گل گزیں — تا شوی باخرمن گل ہمنشیں
زاغ چوں مردار را شد ہمنفس — یار او مردار خواہد بود و بس

ذٰلِكَ یہ گروہ مذکور کے ساتھ ہونا اَلْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ فضل ہو اللہ کی طرف سے وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہو اللہ عَلِيْمًا ۝ ع جاننے والا
مقصد اور نیتیں يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو ساتھ قتال دشمنوں کے خُذُوْا حِذْرَكُمْ لو ہتھیار اپنے یعنی لڑائی
پر آمادہ ہو جاؤ فَانْفِرُوْا پھر باہر جاؤ دشمنوں کے قتال پر ثُبَاتٍ گروہ گروہ اِدھر اُدھر اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝ یا جہاد کے واسطے
سیر کرو اُٹھا ہو کر ایک ہی طرف وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ج اور تحقیق کہ تم میں سے کوئی ہو کہ دیر کرتا ہو باہر جانے میں لڑائی پر اور تاخیر کرتا
ہو جہاد میں اس سے ابن اُبی اور اُسکے یار مراد ہیں کہ اُنھیں نے جنگ اُحد کے دن خلاف کیا فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ پھر اگر پہونچے تمھیں اے
مسلمانو مُّصِيْبَةٌ مصیبت جیسے قتل یا ہزیمت قَالَ کہتا ہو وہ دیر کرنے والا منافق قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ تحقیق کہ خدا نے
احسان کیا مجھ پر اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا اسواسطے کہ میں نہ تھا ساتھ مسلمانوں کے حاضر معرکۂ قتال میں وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ اور
اگر پہونچتا ہو تمھیں فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ فضل خدا کی طرف سے یعنی بہت بھلائی جیسے فتح اور غنیمت تو لَيَقُوْلَنَّ البتہ کہتا ہو لڑائی میں خلاف
کرنے والا اس طرح پر كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ کہ گویا نہ تھی بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ درمیان تمھارے اور درمیان اُسکے مَوَدَّةٌ دوستی یعنی اپنے
تئیں علیحدہ کرتا ہو اور بات اس طرح پر کہتا ہو کہ گویا اُس نے ہرگز تمھیں دیکھا ہی نہیں اور تمھاری صحبت میں وہ پہونچا ہی نہیں اور کلام اُسکا یہ ہو
کہ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ اے کاشکے میں ہوتا اس لڑائی میں ساتھ مسلمانوں کے فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ پس کامیاب ہوتا میں
کامیابی بڑی یعنی غنیمت میں سے بڑا حصہ پاتا فَلْيُقَاتِلْ پس چاہیے کہ قتال کریں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے دین کے دشمنوں سے
الَّذِيْنَ وہ لوگ جنھوں نے معاملہ کے بازار میں يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بیچا ہو زندگی دنیا کو جو فانی ہو بِالْاٰخِرَةِ ط ساتھ
آخرت کے جو باقی ہو اور نعمتوں کے جو لازوال ہیں وَمَنْ يُّقَاتِلْ اور جو کوئی قتال کرے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ دین میں فَيُقْتَلْ
پھر قتل ہو جائے اور شہادت کا درجہ پائے اَوْ يَغْلِبْ یا غالب آوے دشمن پر اور فتحمند ہو فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ پس قریب ہو کہ دینگے ہم اُسے
یعنی آخرت میں اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اجر بڑا جسکی صفت نہیں ہو سکتی وَمَا لَكُمْ اور کیا ہو واسطے تمھارے اے اہل اسلام کہ جد و جہد کامل سے
لَا تُقَاتِلُوْنَ جہاد نہیں کرتے ہو اور لڑائی میں مشغول نہیں ہوتے ہو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ اور واسطے
بیچاروں کے جو کفار کے ہاتھ میں گرفتار ہیں اور ان بیچاروں کی ایک جماعت تھی مکہ معظمہ میں کہ یہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے اور اُنکے لوگ اُنھیں ہجرت کرکے
مدینہ منورہ میں نہ جانے دیتے تھے مِنَ الرِّجَالِ مردوں میں سے جیسے سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید اور عباس بن ربیعہ اور ابوجندل بن سہیل اور مثل
ان کے وَالنِّسَآءِ اور عورتوں میں سے جیسے ام شریک وغیرہ وَالْوِلْدَانِ اور لڑکوں میں سے جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ فرماتے
ہیں کہ میں اور میری ماں بے بس اور ناچار تھے عورتوں اور لڑکوں میں الَّذِيْنَ اور یہ بیچارے وہ لوگ ہیں کہ عاجزی اور تضرع کی راہ سے
يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں یعنی دعا کرتے ہیں کہ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا اے رب ہمارے نکال ہمیں مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ اس دیہ یعنی مکہ سے

ع ۱۱

الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج ایسا دیہ کہ ظالم ہیں اُس دیہ والے شرک کے سبب سے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہو حق تعالے خود فرماتا ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ
وَّاجْعَلْ لَّنَا اور کر واسطے ہمارے مِنْ لَّدُنْكَ اپنے پاس سے وَلِيًّا ج کوئی دوستدار اور ہمارا متولی کار وَّاجْعَلْ لَّنَا اور کردے
واسطے ہمارے مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ؕ اپنے پاس سے کوئی یار اور مددگار کہ دشمنوں کا شر ہم پر سے دفع کرے حق تعالے نے
اُنکی دُعا قبول فرمائی بعضوں کو تو مکہ معظمہ سے نکلنا ممکن ہوگیا اور بعضے جو وہاں رہ گئے تھے اُنکے واسطے رسول مقبول سا دوست بھیجا کہ فتح
مکہ کے دن سبھوں کی دلنوازی کر کے اُنکے مہمات سر انجام فرما دیے اور اُنکے واسطے حامی اور مددگار مقرر کردیا یعنی عتاب بن اُسید کو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے مکہ کا حاکم کردیا اور وہ اُن ضعیفوں و بیچاروں کا یار و مددگار رہا اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول کا يُقَاتِلُوْنَ لڑتے
ہیں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ بیچ راہ خدا کے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہوئے بُت پرست اور یہودی اور نصارا ئے يُقَاتِلُوْنَ وہ
مقاتلہ کرتے ہیں فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ بیچ راہ شیطان کے جو طاغی باغی ہو یعنی شیطان کے حکم سے لڑتے ہیں فَقَاتِلُوْٓا ابس قتل کروا ے
خدا کے دوستو اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ج شیطان کے دوستوں اور فرمانبرداروں کو اور اُنکے مکر اور فریبوں سے ڈرو اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ
ع ۱۰ تحقیق کہ حیلہ اور وسوسہ شیطان کا كَانَ ضَعِيْفًا ۝ ع ہو سُست اور بے زور اسواسطے کہ فریب ہو بے دلیل اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے
اِلَى الَّذِيْنَ طرف اُن لوگوں کے جو مکہ میں اصرار اور مبالغہ کرتے تھے جیسے عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور مقداد بن اسود رضی اللہ
تعالے عنہم اور مثل اُنکے کہ یا رسول اللہ ہمیں اجازت دیجیے کہ مشرکوں سے ہم لڑیں اسواسطے کہ اُنکی ایذا رسانی اور تکلیف دہی حد سے گذر گئی اور حکم الٰہی
سے قِيْلَ لَهُمْ کہا گیا واسطے اُنکے کہ کفار کی لڑائی سے كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ باز رکھو ہاتھ اپنے جبتک کہ حکم الٰہی نہ آوے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
اور قائم کرو نماز وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ج اور دو مستحقوں کو زکوٰۃ فَلَمَّا كُتِبَ پھر جبکہ مدینہ میں آئے اور لکھا گیا یعنی واجب کردیا گیا عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ
اور اُنکے قتال کافروں کے ساتھ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ اُسوقت جب ایک گروہ اُنمیں سے يَخْشَوْنَ النَّاسَ ڈرتے تھے اُس گروہ کے
مشرکوں کی لڑائی سے كَخَشْيَةِ اللّٰهِ ایسا ڈرنا کہ خدا ہی سے ویسا ڈرنا چاہیے اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ج بلکہ ڈرو اُس سے بھی بہت زیادہ
اور اُس ڈر کو ضعف بشریت پر حمل کرنا چاہیے حکم خدا کو مکروہ جاننے پر نہیں یعنی فوت اور موت سے بالطبع ڈرتے تھے وَقَالُوْا رَبَّنَا اور کہا
اُنھوں نے اے رب ہمارے لِمَ كَتَبْتَ کس واسطے واجب کردیا تو نے عَلَيْنَا الْقِتَالَ ج اوپر ہمارے مقاتلہ کفار کا لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ
کیوں نہ چھوڑ دیا تو نے ہمیں ایمن اور فارغ نہ رکھا اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ط ایک وقت تک کہ نزدیک ہے سب کو اگر منافقوں سے یہ سوال صادر
ہوا تو کچھ عجب نہیں اور اگر مسلمانوں سے واقع ہوا ہو تو خوف اور بزدلی سے اُنھوں نے ایسی بات کہی اور پھر توبہ کر لی ایک قول یہ ہو کہ مسلمانوں کا ایک
گروہ آیت قتال نازل ہونے کے بعد منافق ہوگیا اور جہاد سے انکار کر گئے یہ اُنھی کا قول تھا اور صحیح تر یہ بات ہے کہ اس سوال کو تخفیف تکلیف
کی تمنا پر محمول رکھیں وجہ انکار پر نہیں قُلْ کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ڈرنے والوں سے جنھوں نے دنیا کے ساتھ دل
اٹکایا ہو کہ مَتَاعُ الدُّنْيَا جس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں دنیا میں وہ قَلِيْلٌ ج تھوڑی چیز ہو آخرت کے سامنے وَالْاٰخِرَةُ اور آخرت
خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى قف بہتر ہو دنیا سے اور افضل ہو واسطے اُس شخص کے جو پرہیز کرے شرک سے یا سب بُری باتوں سے وَلَا تُظْلَمُوْنَ
اور نہ ظلم کیے جاؤ گے اے مجاہدو یعنی ثواب جہاد کے درجوں میں سے خدا کم نہ کریگا فَتِيْلًا ۝ اُس ڈورے کے برابر بھی جو کھجور پر ہوتا ہے پس
پورا ثواب پانے کے وعدہ پر بھروسا کیے رہو اور موت جو ضرور آنیوالی ہو اُس سے نہ ڈرو اسواسطے کہ کسی گردن کو اس کمند سے رہائی میسر نہیں
اور کسی آڑ میں اس واقعہ سے چھٹکارا متصور نہیں اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا جہاں ہوگے تم مدینہ میں خواہ مکہ میں يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ

پا جائے گی تمھیں موت وَلَوْ كُنْتُمْ اگرچہ ہو تم فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ بیچ حصاروں مضبوط کے یا پنج گوشوں آراستہ کے یا بیچ بارہ برجوں آسمان کے یعنی کسی جگہ اور کسی حال میں آدمی کو موت سے چارہ نہیں رباعی

گر کاخ تو بر سپہر اعظم سازند | در کار تو چوں سلسلہ درہم سازند
هم عاقبت این حجرہ فانی ترا | ترکان اجل سہ اے ماتم سازند

حکیم سنائی کہتے ہیں بیت
چہ کنی خانۂ دل آباداں | دل من اینما تکونوا خواں

بیت
چوں در آید اجل چہ بندہ چہ شاہ | وقت چوں در رسد چہ بام چہ چاہ

وَإِنْ تُصِبْهُمْ اور اگر پہونچتی ہو منافقوں کو حَسَنَةٌ نعمت بہت اور ارزانی یا دشمنوں پر فتح جیسا کہ جنگ بدر میں ہوا تھا تو يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ کہتے ہیں کہ یہ بھلائی پاس سے ہو اللہ کے وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ اور اگر پہونچتی ہو انھیں تنگدستی اور قحط یا ہزیمت جیسا کہ جنگ اُحد میں ہوا تھا تو يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِكَ کہتے ہیں کہ یہ سختی تیرے پاس سے ہو اے محمد اور تیری تدبیر میں جو صائب نہ تھیں اُنکے سبب سے انوار میں لکھا ہو کہ جب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مدینہ میں ہجرت فرمائی اور اُس سال پچھلے برسوں کی طرح [illegible] ہوئے اور نرخ گراں ہونے لگی تو یہود اور منافقوں نے اس حال کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی جانب منسوب کیا حق تعالے اُنکا قول جھوٹا کرنے کو حکم فرماتا ہو قُلْ كُلٌّ کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنگی اور کشایش اور گرانی اور ارزانی اور ہزیمت اور غنیمت مِنْ عِنْدِ اللَّهِ نزدیک سے ہو خدا کے اور اُسی کے ارادہ کے ساتھ ہو فَمَالِ پس کیا ہو اور کیسا حال ہو هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ واسطے اُس گروہ یہود اور منافقوں کے لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ نزدیک نہیں ہیں کہ سمجھیں حَدِيثًا بات جسمیں اُنکے واسطے نصیحتیں ہیں یا یہ کہ نہیں ہیں کہ بات سمجھیں بلکہ بہائم کی طرح سنتے ہیں اور سمجھتے نہیں ہیں اور اُنکی نافہمی سے ہو جو کہتے ہیں مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ جو کچھ پہونچتی ہو تجھے غنیمت اور فتح فَمِنَ اللَّهِ پس فضل خدا سے ہو وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ اور جو کچھ پہونچتی ہو تجھے اصحاب کی ہزیمت اور قتل فَمِنْ نَفْسِكَ پس تیری ذات سے ہو اور بعضے مفسر اس آیت کے معنی اسطرح پر کہتے ہیں کہ اے انسان جو بھلائی تجھے پہونچتی ہو وہ خدا کے فضل وکرم سے ہو اور جو بلا تجھے پیش آتی ہو تیرے گناہوں کے باعث سے ہو وَأَرْسَلْنَاكَ اور بھیجا ہم نے تجھے لِلنَّاسِ واسطے سب آدمیوں کے رَسُولًا رسول کہ احکام پہونچا دے تو کچھ تقدیر کرنیوالا نہیں کہ بھلائی بُرائی کی نسبت تیری طرف کریں وَكَفَىٰ بِاللَّهِ اور بس ہو اللہ شَهِيدًا گواہ تیری رسالت پر مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ جو کوئی اطاعت کریگا رسول کی فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ پس تحقیق کہ اُس نے اطاعت کی اللہ کی اسواسطے کہ رسول خدا ہی کی طاعت اور عبادت کی طرف بلاتا ہو خدا ہی کے حکم سے تو رسول کی فرمانبرداری خدا کی فرمانبرداری ہو اور بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فانی اللہ اور بقا باللہ کے وصف سے موصوف تھے اور جو شخص قائم باللہ ہو بیشک وہ اللہ کا خلیفہ ہو تو حق تعالے کی خلافت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثابت تھی ہر معاملہ میں جو خلق کے ساتھ آپ کرتے جیسا کہ اللہ تعالے نے خود فرمایا ہو ومارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمیٰ اور بیشک جو معاملہ خلق آپ کے ساتھ کرتی اُسمیں بھی آپ اللہ کے خلیفہ تھے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ اور ایسے خلیفہ کی اطاعت بیشک اُسی کی اطاعت ہو جسکا یہ خلیفہ ہو مثنوی

چوں ہمی شد از خود و پُر شد ز دوست | بیشکے فرمان اُمر فرمان اوست
مارمیت خاصش گوید بر ملا | کہ نیفگندی تو افگندیم ما

نور افگندن نہ جز آسالتے فعل فاعل را بود بے علتے
عقل اینجا رہ ندارد وہم نیز چشم بکشا لب فرو بند اے عزیز

وَمَنْ تَوَلّٰى اور جو کوئی پھر جائے تیرے حکم سے فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ پس نہیں بھیجا ہم نے تجھے عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اور اُنکے نگاہبان کہ اُنھیں گناہ کرنے سے تو محافظت کرے بعضے علما اس حکم کو آیت سیف سے منسوخ جانتے ہیں وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں منافق تیرے حضور میں طَاعَةٌ ز کہ ہمارا کام فرمانبرداری اور تیرا کام حکم فرمانا ہو فَاِذَا بَرَزُوْا پھر جب باہر جاتے ہیں مِنْ عِنْدِكَ پاس سے تیرے بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ رات کو باہم کہتا ہو ایک گروہ اُنھیں سے غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ سوا اُسکے جو دن کو تجھ سے کہتے ہیں یا کہتے ہیں سوا اُسکے جو تو اُن سے کہتا ہو تَقُوْلُ مؤنث غائب کا صیغہ ہو اور اُسکا فاعل ضمیر ہو کہ طَآئِفَةٌ کی طرف پھرتی ہو یا مذکر مخاطب کا صیغہ ہو کہ وہ مذکر مخاطب حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں وَاللّٰهُ يَكْتُبُ اور اللہ لکھتا ہو لوح محفوظ میں یا نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے خدا کے حکم سے لکھتے ہیں مَا يُبَيِّتُوْنَ ج جو کچھ وہ کہتے ہیں اور تدبیر کرتے ہیں رات کو فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیر لے اُنپر عتاب کرنے سے اسواسطے کہ اسلام ظاہر کرنے کی وجہ سے اُنپر قتل کرنے کا حکم جاری نہیں ہو وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اور توکل کر خدا پر اور اپنا کام اُسی پر چھوڑ وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہو خدا وَكِيْلًا ۝ عب قائم ساتھ کام بندوں کے اور اُنکے احوال میں تصرف کرنے والا اور متوکلوں کی مہمات میں کفایت کرنیوالا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ آیا کیوں غور نہیں کرتے یہ منافق بیچ قرآن کے اور فکر نہیں کرتے بیچ اُسکے تاکہ اعجاز کے آثار سے اُنھیں ظاہر ہو جائے کہ یہ حق تعالےٰ ہی کا کلام ہو وَلَوْ كَانَ اور اگر ہوتا قرآن مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ پاس سے غیر خدا کے یعنی اگر مخلوق کا کلام ہوتا جیسا کہ کافروں اور منافقوں کو گمان ہو تو لَوَجَدُوْا البتہ پاتے عقل اور فہم والے فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ بیچ اُسکے اختلاف بہت معنی میں تناقض اور نظم میں تفاوت ہونے سے اسواسطے کہ آدمی کا کلام تفاوت اور خلل سے خالی نہیں خواہ بحسب لفظ خواہ بحسب معنی وَاِذَا جَآءَهُمْ اور جب آتا ہو منافقوں کو اَمْرٌ کوئی کام یعنی کوئی خبر یا کوئی مہم پیش آتی ہو مِّنَ الْاَمْنِ اُن کاموں میں سے جو ایمنی کے باعث ہوں جیسے کسی قوم سے مصالحہ کرنے پر حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قصد یا لشکر اسلام کی فتح و ظفر اَوِ الْخَوْفِ یا اُنھیں سے جو ڈر اور خوف کے سبب ہوں جیسے دشمنوں کا اجتماع یا مسلمانوں کے لشکروں میں سے کسی لشکر کی کمی اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ افشا کر دیتے ہیں وہ خبر تحقیق کرنے کے پہلے ہی اور اس افشا میں ضرر اور فساد ہو اسواسطے کہ مسلمانوں کی اچھی خبر سے دشمنوں میں فتنہ برپا ہوتا ہو اور بدخواہی کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے پر وہ آمادہ ہوتے ہیں اور مسلمانوں کی خبر بد مسلمان کو سُست اور پریشان کر دیتی ہو وَلَوْ رَدُّوْهُ اور اگر چھوڑ دیں اُس چیز کو اِلَى الرَّسُوْلِ رسول کی رائے صائب پر کہ اگر صلاح جانیگا تو وہ خود ہی آشکارا کر دیگا وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ یا مدبر یا صاحبوں حکم کے مسلمانوں میں سے جیسے شریف صحابہ یا لشکروں کے حاکم لَعَلِمَهُ تو الَّذِيْنَ البتہ جان لیں اُسے وہ لوگ جو يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ نکالتے ہیں خبر اور خوب تحقیق کر لیتے ہیں پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور اولوا الامر وہ لوگ ہیں جو جانتے ہیں کہ کس خبر کو افشا اور کسے اخفا کرنا چاہیے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور اگر نہوتا فضل خدا کا تم پر رسول بھیجنے کے سبب سے وَرَحْمَتُهٗ اور رحمت اُسکی قرآن نازل کرنے کے باعث سے اور بعضوں نے کہا ہو کہ فضل رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات ہو یا اسلام اور رحمت قرآن شریف ہو یا توفیق کہ اگر اُنکی برکت نہوتی تو لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ البتہ پیروی کرتے تم شیطان کی اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مگر تم میں سے کہ عصمت ربانی کی مدد کے بدولت وساوس شیطانی سے ایمن ہتے اور بعضوں نے کہا ہو کہ قلیل تھوڑی سی جماعت ہو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت کے قبل اور قرآن نازل ہونے سے پہلے محض عنایت الٰہی سے اُنھوں نے راہ راست پائی تھی جیسے ورقہ بن نوفل

اور قیس بن ساعدہ اور بجرا راہب اور زید بن عمر اور سیف بن ذی یزن اور مثل انکے فَقَاتِلْ پس لڑ تو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ج بیچ راہ اطاعت اور رضائے الٰہی کے بدر میں جب لڑائی کا وعدہ ہوا تھا تو یہ آیت نازل ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کا عزم فرمایا اور نعیم بن مسعود لوگوں کو ابوسفیان کے لشکر سے ڈراتا تھا اور بعضے صحابہ جانے سے کراہت کرتے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر کوئی نہیں جاتا تو میں تنہا جاتا ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر اور لوگ کفار کے ساتھ لڑنے سے انکار کریں تو تو ہی تنہا جا اور لڑ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ نہیں تکلیف دیا جاتا ہی جہاد پر مگر اپنی ذات میں پس اوروں کی مخالفت سے غمناک نہو وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج اور ترغیب دے مسلمانوں کو اوپر قتل مشرکوں کے اسواسطے کہ تیرے ذمہ ترغیب ہی تکلیف نہیں عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ شاید کہ خدا باز رکھے مسلمانوں سے بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا شدت جنگ کفار کو یعنی کفار قریش کو اس طور پر کہ خوف انکے دل میں ڈالدے اور بدر صغریٰ میں یہی حال ہوا تھا کہ ابوسفیان ڈرا اور جنگ کے میدان میں نہ آیا جیسا کہ سورہ آل عمران میں مذکور ہو چکا ہی وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا اور اللہ سخت تر ہی ہیبت اور صولت میں قریش سے وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا۝ اور سخت تر ہی اوپر عقوبت اور عذاب کرنے میں مَنْ يَّشْفَعْ جو کوئی درخواست کرے شَفَاعَةً حَسَنَةً درخواست اچھی کہ اُس سے کوئی حق ثابت ہو اور کسی کو نفع پہونچے اور کسی سے ضرر دفع ہو تو يَّكُنْ لَّهٗ ہوگا اُس درخواست کرنیوالے کو نَصِيْبٌ مِّنْهَا حصہ ثواب میں سے اُس درخواست کے وَمَنْ يَّشْفَعْ اور جو کوئی درخواست کرے شَفَاعَةً سَيِّئَةً درخواست بری کہ اُسکے سبب سے حقوق میں سے کوئی حق فوت ہو اور کسی کو ضرر پہونچے اور کسی کی بھلائی رُک رہے تو يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ط ہوگا واسطے اُس سفارش کرنے والے کے حصہ وبال اُسکے سے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا۝ اوپر ہر چیز کے توانا اور صاحب قدرت یا نگہبان سب چیزوں کا یا گواہ سب چیزوں پر وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ اور جب دعا دیے جاؤ تم ساتھ سلام کے فَحَيُّوْا تو تم بھی اپنے دعا کرنے والے کو دعا دو بِاَحْسَنَ مِنْهَآ ساتھ بہتر کے اُس دعا سے اگر وہ کہے السلام علیکم تو تم جواب دو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور اگر وہ رحمت کے ساتھ سلام کرے تو تم اُسکے جواب میں برکاتہ زیادہ کرو اَوْ رُدُّوْهَا ط یا وہی دعا پھیر دو یعنی السلام علیک کے جواب میں کہو وعلیک السلام اسقدر فرض ہی اور جو پہلے کہا گیا وہ سنت ہی شرائط سلام اور جواب کی فضیلت اور اُسکے آداب جواہر التفسیر میں مفصل مذکور ہیں اور بعضے علما اس بات پر ہیں کہ اگر اسلام کرنے والا مسلمان ہو تو اُسے بہتر جواب دینا چاہیے اور اگر مسلمان نہو تو وعلیک کے لفظ کے ساتھ اُسے پھیر دینا چاہیے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا۝ تحقیق کہ خدا ہی اوپر سب چیزوں کے حساب کرنے والا پس تم سے سلام اور اُسکے جواب کا حساب لے گا اَللّٰهُ اللہ ہی کہ بے شبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط نہیں کوئی معبود لائق عبادت کے مگر وہ لَيَجْمَعَنَّكُمْ قسم خدا کی کہ جمع کریگا تمھیں قبروں میں اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک کہ اُسدن اُٹھائے لَا رَيْبَ فِيْهِ ط کچھ شک نہیں اُسدن میں یا اُس جمع ہونے میں وَمَنْ اَصْدَقُ اور کون شخص ہی بہت سچا مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا۝ع اللہ تعالےٰ سے یعنی اُس سے زیادہ کوئی سچا نہیں بات اور وعدہ کی رو سے یعنی اللہ کی بات اور وعدہ میں جھوٹ کو راہ نہیں اسواسطے کہ جھوٹ نقص ہی اور حق تعالےٰ نقص سے پاک ہی لکھا ہی کہ ایک قوم نے مکہ سے ہجرت کی اور پشیمان ہو کر راہ سے پھر آئے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ میں اپنے اسلام کا پیام بھیجا مسلمانوں کو اُن کے باب میں اختلاف ہوا کچھ مسلمان تو اُنکے اسلام کے قائل تھے اور کچھ اُنکے نفاق کا حکم کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَمَا لَكُمْ پس کیا ہی واسطے تمھارے فِي الْمُنٰفِقِيْنَ بیچ شان منافقوں کے کہ متفرق ہو گئے ہیں فِئَتَيْنِ ساتھ دو فرقے کے اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ بعضے مسلمانوں نے مدینہ کی ہوا ناموافق ہونے کا بہانہ کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت چاہی کہ ہم لوگ جنگل میں رہیں اور مدینہ سے باہر نکلکر مکہ سے

النصف ۱۱ع

مشرکوں سے مل گئے صحابہ کو اُنکے اسلام میں تردد پیدا ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ تم لوگ دو گروہ کیوں ہو گئے اُن لوگوں کے نفاق پر
نفاق کیوں نہیں کر لیتے ہو وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ اور حال یہ ہو کہ اللہ نے رد کیا اُنھیں ساتھ حکم کفر کے طرف قتل اور قید ہونے کے
بِمَا كَسَبُوْا ط بسبب اُسکے جو عمل کیا اُنھوں نے اور مسلمانوں سے مُنھ پھیر کر کافروں کی طرف رجوع کر گئے اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا
کیا چاہتے ہو تم کو ہدایت کرو مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ط اُسکو جسے گمراہ کردیا خدا نے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے گمراہ کرتا ہے خدا
فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ پس نہیں پاتا ہو تو واسطے اُسکے راہ حق وَدُّوْا اور دوست رکھتے ہیں یہ لوگ جو پھر گئے ہیں دین سے
لَوْ تَكْفُرُوْنَ یہ کہ کافر ہو جاؤ تم كَمَا كَفَرُوْا جیسے کافر ہو گئے وہ فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً تاکہ ہو جاؤ برابر ایک دوسرے کے
گمراہی میں فَلَا تَتَّخِذُوْا پس نہ پکڑو تم مِنْهُمْ اُنمیں سے اَوْلِيَآءَ دوست حَتّٰى يُهَاجِرُوْا تا وقتیکہ ایمان لائیں اور اُنکا
ایمان اسطرح تحقیق ہو جائے کہ وہ ہجرت کریں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط بیچ راہ رضائے الٰہی کے ایسی ہجرت جو خالی ہو غرض اور ریا سے
فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر انکار کریں ایمان اور ہجرت سے فَخُذُوْهُمْ تو پکڑو اُنھیں اور قید کرو وَاقْتُلُوْهُمْ اور قتل کرو اُنھیں
حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ جہاں پاؤ حرم کے باہر خواہ حرم کے اندر وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اور نہ پکڑو اُنمیں سے کسی کو وَلِيًّا دوستدار
وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اور نہ یار اور مددگار بلکہ اُنھیں پکڑو اور قتل کر ڈالو اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مگر اُن لوگوں کو جو جا ملیں اور
پناہ لیں اِلٰى قَوْمٍ طرف اُس گروہ کے کہ واقع ہوا ہو بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ درمیان تمھارے اور اُنکے عہد پیمان اور
وہ قبیلۂ خزاعہ کے لوگ تھے یا بنی بکر کے یا بنی اسلم کے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن سے اقرار کر لیا تھا کہ جو شخص اُنکے جوار میں آجائے
وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جوار میں ہو اَوْ جَآءُوْكُمْ یا ملیں اُس قوم سے جنکے لوگ آئے تمھارے پاس حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ حالانکہ
تنگ تھے سینے اُنکے اور مکروہ جانتے ہیں اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اس بات کو کہ لڑیں تم سے اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ط یا قتال
کریں ساتھ قوم اپنی کے کفار میں سے اور یہ لوگ بنی مدلج تھے کہ اُنھوں نے عہد و پیمان کر لیا تھا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے مقاتلہ نہ کرینگے اور قریش سے بھی اسی طرح پر عہد کر لیا تھا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا اللہ تو لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ
البتہ مسلط کر دیتا اُنھیں اوپر تمھارے یا کہ اُنکے دلوں سے تمھارا خوف نکال دیتا فَلَقٰتَلُوْكُمْ ج تو البتہ وہ تمھارے ساتھ قتال کرتے
فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ پھر اگر کنارہ کریں تم سے یہ مرتد اور وہ لوگ بھی جنھوں نے تم سے عہد کر کے حلف کر لی ہو فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ
پھر قتال نہ کریں وہ مرتد ساتھ تمھارے وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ لا اور ڈالیں طرف تمھارے اطاعت اور اسلام قبول کرنا یعنی تم سے
امان مانگیں فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ پس نہیں کی اور نہیں دی اللہ نے تمھیں عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝ اوپر اُنکے راہ اُنکی جانیں مارنے اور
انکا مال لوٹنے میں اس آیت کا حکم آیۂ فاذا انسلخ الاشھر الحرم سے منسوخ ہے سَتَجِدُوْنَ قریب ہے کہ پاؤ تم اٰخَرِيْنَ دوسری قوم کو یعنی قبیلہ غطفان یا
بنی اسد کو کہ مدینہ میں آکر اسلام ظاہر کرینگے يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ چاہتے ہیں کہ امین رہیں تم سے اور جب مدینے سے پھر جائیں تو کافر ہو جائیں
وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ط اور چاہتے ہیں کہ امین ہو جائیں قوم اپنی سے كُلَّمَا رُدُّوْٓا جب بلاتے ہیں اُنھیں اِلَى الْفِتْنَةِ طرف کفر کے یا
ترک اسلام قتال کرنے کو تو اُرْكِسُوْا فِيْهَا ج پھر جاتے ہیں طرف اُس فتنہ کے فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ پس اگر تمھارے قتال سے کنارہ
نہ کریں وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ اور نہ ڈالیں طرف تمھارے صلح اور امان کی طلب وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ اور باز نہ رکھیں ہاتھ اپنے
تمھارے قتال سے فَخُذُوْهُمْ تو پکڑو اُنھیں وَاقْتُلُوْهُمْ اور قتل کر ڈالو اُنھیں حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ط جہاں کہیں اُنپر قابو پاؤ

ع ۱۲ وَاُولٰٓئِکُمْ اور وہ گروہ جَعَلْنَا لَکُمْ دی ہم نے تمہیں عَلَیْہِمْ اوپر اُنکے سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ع دلیل کھلی ہوئی اُن کے قتل
اور قید کرنے کو اور وہ دلیل اُنکے کفر کا ظاہر ہو جانا ہے اور غدر اور مکر کا واقع ہونا ہے وَمَا کَانَ اور نہیں سزاوار اور نہیں درست لِمُؤْمِنٍ
واسطے مومن کے اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا یہ کہ قتل کرے مومن کو ناحق اِلَّا خَطَـًٔا ج مگر قتل ساتھ خطا اور نادانی کے وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا
خَطَـًٔا اور جو کوئی مار ڈالے کسی مومن کو نادانی سے فَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ پس اُسپر ہے آزاد کرنا بندہ مُّؤْمِنَۃٍ مومن کا وَّدِیَۃٌ مُّسَلَّمَۃٌ
اور اوپر اُسکے ہے دیت پوری ادا کی ہوئی اِلٰٓی اَھْلِہٖٓ ورثہ مقتول کو بانٹ لیں آپس میں اور سب میراثوں کی طرح اِلَّآ اَنْ
یَّصَّدَّقُوْا ط مگر یہ کہ وارث تصدق کر دیں قاتل پر اور دیت اُسے معاف کر دیں اس آیت کا نزول عیاش بن ربیعہ کی شان میں ہے کہ ہجرت
کے قبل مسلمان ہوا تھا اور اپنے قرابت والوں سے اسلام چھپاتا تھا ایک رات بھاگا اور مدینہ کی راہ لی اسکی ماں نے اُسکے فراق میں نالہ و فریاد
شروع کی اور ابوجہل اور اُسکا بھائی حارث کہ عیاش کے مادری بھائی تھے اُنھوں نے ماں کی جزع فزع دیکھ کر عیاش کا پیچھا کیا اور مدینہ منورہ
کے پاس سے اُسے دم دلاسا دیکر پھیر لائے اور مکہ میں لاکر اُسکے ہاتھ پاؤں باندھ دھوپ میں ڈالدیا تاکہ اسلام سے پھر جائے حارث بن زید ایک
دن اُدھر نکلے اور پوچھا کہ اے عیاش یہ مصیبت تو کیوں کھینچتا ہے دین اسلام چھوڑ دے اور آرام سے رہ غرضکہ ایذا اور تکلیف کی شدت سے
عیاش نے وہ کلمہ کہدیا جو کافر جانتے تھے دوبارہ حارث نے اُسے ملامت کی کہ جس دین سے تو پھر گیا اگر حق تھا تو تو نے دین حق چھوڑ دیا اور
اگر باطل تھا تو تو نے دین باطل اختیار کیا تھا عیاش اسپر غصہ میں آیا اور قسم کھائی کہ اگر کسی دن تجھ پر قابو پاؤنگا تو میں جس حال میں ہوں تجھے
قتل ہی کر ڈالونگا پھر عیاش نے ہجرت کی اور اسلام کی تجدید کر لی اور حارث بھی مدینہ آئے اور مسلمان ہوئے عیاش اُنکے مسلمان ہوتے وقت
موجود نہ تھے ایک دن عیاش نے حارث کو محلہ قبا میں تنہا پایا اور قسم کے موافق اُنھیں قتل کر ڈالا اصحابہ رضی اللہ عنہم نے عیاش کو ملامت
کی کہ ایک مسلمان کو تو نے ناحق قتل کر ڈالا قیامت میں کیا جواب دیگا عیاش یہ سُنکر نادم ہوئے اور جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام قصہ عرض کیا اور کہا کہ حارث کے اسلام سے مجھے خبر نہ تھی نادانی سے یہ امر مجھ سے سرزد ہوا اس خطا کی جزا کا
اُمیدوار ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی اور جو قتل خطا اور نادانی سے ہو اُسکا حکم بیان ہو گیا فَاِنْ کَانَ پس اگر ہو مقتول مِنْ قَوْمٍ
عَدُوٍّ لَّکُمْ اُس گروہ سے جو دشمن تمھارے ہیں یعنی کافر وَھُوَ مُؤْمِنٌ اور قاتل مومن ہو فَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مُّؤْمِنَۃٍ ط
تو اُسکے قاتل پر ہے آزاد کرنا بندہ مومن کا اور مقتول کے وارثوں کو دیت دینا نہ چاہیئے اسواسطے کہ مسلمان اور کافر میں وراثت نہیں وَ
اِنْ کَانَ مِنْ قَوْمٍ اور اگر ہو مقتول اُس قوم میں سے کہ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ درمیان تمھارے اور درمیان اُس قوم کے
لوگوں کے عہد و پیمان ہے یا ذمی ہو تو اُسکا حکم دیت اور کفارہ میں مسلمانوں کا حکم ہے فَدِیَۃٌ مُّسَلَّمَۃٌ تو قاتل پر ہے دیت ادا کی ہوئی
اِلٰٓی اَھْلِہٖ اُسکے لوگوں کو وَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مُّؤْمِنَۃٍ ج اور آزاد کرنا بندہ مومن کا فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ پس جو کوئی نہ پائے
بندہ اور مول لینے کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو فَصِیَامُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ ز تو اُسپر ہیں روزے دو مہینے کے پے درپے تَوْبَۃً
مِّنَ اللّٰہِ ط اور یہ حکم کیا خدا نے تاکہ توبہ نصیب کرے تمھیں جلد اور یہ توبہ عطا کرنا خدا کی طرف سے ہے اور اُسی کی توفیق سے وَکَانَ اللّٰہُ
عَلِیْمًا اور ہے خدا جاننے والا قاتل اور مقتول کا حال حَکِیْمًا ○ حکم کرنے والا دیت اور کفارہ کے باب میں لکھا ہے کہ مقیس بن صبابہ
نے اپنے بھائی ہشام کو بنی النجار کے محلہ میں مقتول پایا جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کیفیت عرض کی حضرت نے
زبیر فہری کو اُسکے ساتھ کر کے بنی النجار کے سرداروں کے پاس بھیجا کہ اگر تم ہشام کے قاتل کو جانتے ہو تو اُسے مقیس کے حوالہ کر دو ورنہ

شریعت کے موافق اُسکی دیت ادا کرو بنی النجار کو یہ پیغام پہونچا سواونٹ مقیس کو دیے مقیس نے زہیر کے ساتھ مدینۂ منورہ کی راہ لی جب شہر کے قریب پہونچے تو مقیس کو یہ شیطانی وسوسہ آیا کہ زہیر فہری بے گناہ کو قتل کیا اور اپنے دل میں کہا کہ جان کے قصاص میں میں نے جان ماری اور مجھے دیت فائدہ حاصل ہوئی پھر مرتد ہوکر مکّہ کو پھرا اور یہ آیت نازل ہوئی وَمَنْ يَّقْتُلْ اور جو کوئی قتل کرے مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مومن کو قصداً اور عمداً اُسکے قتل کو حلال جانے فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ پس جزا اُسکی دوزخ ہی خَالِدًا فِيْهَا حال یہ ہو کہ ہمیشہ رہیگا بیچ اُسکے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اور غصّہ کیا خدا نے اوپر اُسکے وَلَعَنَهٗ اور ہنکا دیا اُسے اور دُور کردیا اپنی رحمت سے وَاَعَدَّ لَهٗ اور تیار کر رکھا واسطے اُسکے عَذَابًا عَظِيْمًا ۝ عذاب بڑا یہ بڑا گناہ کرنے کے سبب سے لکھا ہو کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قوم پر لشکر بھیجا اور مرداس نذکی اُس قوم میں مسلمان تھا اُسکی قوم بھاگ گئی اور وہ اپنا مال متاع بکریاں لیکر ایک پہاڑ پر اطمینان سے جارہا جیسے ہی لشکر اسلام تکبیر کہتا ہوا پہونچا اور مرداس نے تکبیر کی آواز سنی اُس نے بھی تکبیر کہی اور مومنوں پر سلام کہکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا ہوا پہاڑ سے اُترا اُسامہ بن زید فوراً اُسپر دوڑ پڑے اور تلوار سے اُسکا سر اُڑا دیا جو کچھ اُسکے پاس تھا سب لوٹ لیا اُسکی بکریاں ہانک لائے یہ خبر جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو آپ کو نہایت رنج اور صدمہ ہوا اور فرمایا کہ اُسامہ تو نے اُسے قتل کیا جو یگانگی شرک سے بری ہوکر یگانگی حق کا مُقر تھا اُسامہ اپنے اس فعل پر نادم ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ میری بخشش طلب فرمایئے حضرت نے تین بار فرمایا فَكَيْفَ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور ایک روایت یہ ہو کہ اُسامہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مرداس کا کلمہ کہنا میری تلوار کے خوف سے تھا حضرت نے فرمایا هَلَّا شَقَقْتَ قَلْبَهٗ کچھ دل اُسکا تو نے پھاڑا تھا کہ تجھے معلوم ہوا کہ وہ سچ کہتا ہو یا جھوٹ اور یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ ایمان والوں کے اِذَا ضَرَبْتُمْ جب سفر کرو تم فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے یعنی جہاد کو جاؤ فَتَبَيَّنُوْا پس اچھی طرح پوچھو اور آنگی سے دریافت کرو وَلَا تَقُوْلُوْا اور نہ کہو لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ واسطے اس شخص کے جو القا کرے طرف تمھارے سلام یعنی اہل اسلام کی تحیت اور دعا کہے یہ بات کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا ح نہیں ہو تو مومن بلکہ ہم سے امین ہونے کے واسطے تو نے یہ کلمہ کہا تَبْتَغُوْنَ چاہتے ہو تم اے مجاہدو عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ز عارضی اور فانی مال دنیا کا اس سے مرداس کی غنیمت اور بکریاں مراد ہیں اگر تم غنیمت کے طالب ہو فَعِنْدَ اللّٰهِ تو اللہ کے پاس مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ط غنیمتیں بہت ہیں کہ تمھارے قبضہ میں دیگا تاکہ مال کے واسطے مسلمانوں کو قتل کرنے کی تمھیں حاجت نہ رہے اور بالفرض مرداس نے تلوار کے خوف ہی سے کلمہ کہا اور سلام کیا تو كَذٰلِكَ كُنْتُمْ اسی طرح تھے تم بھی مِّنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی پہلے جب تم اسلام میں داخل ہوئے تو اپنی جان اور مال بچانے کیلئے کلمۂ شہادت کو وسیلہ پکڑتے تھے فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ پھر احسان کیا خدا نے تم پر اسطرح کہ دین میں تم کو مضبوطی دیدی فَتَبَيَّنُوْا ط پس خوب تحقیق اور مفصل دریافت کرلو اس بڑی بات کو اور لوگوں کو قتل کر ڈالنے میں جلدی نہ کرو اپنے گمان پر اسواسطے کہ ہزار کافروں کو زندہ چھوڑ دینے کا وبال بہت کم ہے ایک مسلمان کو مار ڈالنے کے وبال سے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ ساتھ اُس چیز کے جو کرتے ہو تم خبردار لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ نہیں برابر ہیں بیٹھ رہنے والے اپنے گھروں میں کہ وہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنوں میں سے ہیں غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ کہ نہوں بیماری اور عجز والے وَالْمُجٰهِدُوْنَ اور جہاد کرنے والے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے بِاَمْوَالِهِمْ ساتھ مالوں اپنے کے اسباب جنگ مُہیّا اور مقاتلہ کا سامان تیار کرتے ہیں وَاَنْفُسِهِمْ ط اور ساتھ جانوں اپنی کے کہ اپنے تئیں معرض قتل میں لاتے ہیں اور جو شخص مرتبہ راحت میں تن پروری کرے وہ اُس شخص سے کیونکر برابر ہوسکتا ہو جو معرکۂ مجاہدت میں جانبازی کرے

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت اُتری اور غَیۡرُ اُولِی الضَّرَرِ کا لفظ اسمیں نہ تھا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرا
کیا حال ہوگا کہ میں اندھا ہوں اور دشمنوں سے مقابلہ کرنے کی دولت سے محروم ہوں اُسی وقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی کے آثار ظاہر ہوئے
اور وہ حال مکشوف ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ لکھو مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ غَیۡرُ اُولِی الضَّرَرِ فَضَّلَ اللّٰهُ فضیلت دی خدا نے الۡمُجٰهِدِیۡنَ جہاد
کرنے والوں کو جو جہاد کرتے ہیں بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے عَلَى الۡقٰعِدِیۡنَ دَرَجَةً
اوپر بیٹھنے والوں کے عذر کے سبب سے درجہ عالی میں کہ وہ غنیمت اور فتح اور نیکنامی ہو وَكُلًّا اور سب کو جو عذر کے سبب گھر بیٹھے میں وجہاد
کی رغبت رکھتے ہیں اور جہاد کر نہیں سکتے اور مجاہدوں کو جو جہاد میں مشغول و مصروف ہیں وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰى وعدہ کیا ہی اللہ نے جزائے
خیر کا کہ وہ بہشت ہی مگر درجوں کا تفاضل اور مرتبوں کا تفاوت عمل کی زیادتی سے ہوگا وَفَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِیۡنَ اور فضیلت دی اللہ نے
مجاہدوں کو عَلَى الۡقٰعِدِیۡنَ اوپر بیٹھنے والوں بے عذر کے اَجۡرًا عَظِیۡمًا ۙ اجر بڑا کہ وہ دَرَجٰتٍ مِّنۡهُ درجے بلند ہیں خدا کی
جانب سے آخرت میں اور مفسروں نے کہا ہی کہ ستر درجے ہیں ہر دو درجوں میں تیز رو گھوڑے کی دوڑ سے ستر برس کی راہ ہی وَمَغۡفِرَةً وَّرَحۡمَةً ؕ
اور مغفرت اور رحمت ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا اور ہی خدا بخشنے والا گذرے ہوئے گناہ اُنکے رَّحِیۡمًا ۠ مہربان اُنپر اُنکا اجر زیادہ ع۵
کرنے میں لکھا ہی کہ مسلمانوں کی ایک جماعت جیسے قیس بن فاکہ اور قیس بن ولید اور اُنکے مثل اور مسلمانوں نے باوصف قدرت رکھنے کے مکہ
سے مدینہ کو ہجرت نہ کی اور جب رؤسا قریش بدر کی جانب جاتے تھے تو یہ مسلمان بھی کفار قریش کے ساتھ لڑائی کے مقام پر حاضر ہوئے اور
مسلمانوں کی تلوار سے قتل ہو گئے حق تعالے نے اُنکی شان میں یہ آیت نازل فرمائی کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ تحقیق وہ لوگ کہ تَوَفّٰهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ
جان نکالتے ہیں اُنکی فرشتے جو ملک الموت کے مددگار ہیں ظَالِمِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ درحالیکہ وہ لوگ ظلم کرنے والے تھے اپنی جانوں پر ہجرت
نہ کرنے کی وجہ سے اُسوقت ہجرت فرض تھی یا کافروں کی موافقت کرکے اور وہ ممنوع تھی قَالُوۡا کہا ملائکہ نے ملامت کرنے کی رُو سے اُنکو کہ
فِیۡمَ كُنۡتُمۡ ؕ کس کام میں تھے تم دین کے کاموں میں اور کس گروہ کے ساتھ تھے تم مشرکوں میں سے یا موحدوں میں سے قَالُوۡا كُنَّا کہا
اُن لوگوں نے کہ تھے ہم مُسۡتَضۡعَفِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ ضعیف اور عاجز مکہ کی زمین میں اور کفار ہم پر غالب تھے قَالُوۡۤا کہا ملائکہ نے انھیں
جھوٹا کرنے کو اَلَمۡ تَكُنۡ اَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً کیا نہ تھی زمین اللہ کی وسعت رکھنے والی اور بہت سی دنیا میں کہ فَتُهَاجِرُوۡا فِیۡهَا ؕ
پس تم ہجرت کرو دوسری طرف اُس سے جیسے حبشہ اور مدینہ کے مہاجروں نے ہجرت کی یعنی بعض لوگ جو ایمان لائے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تم لوگ کافروں میں نہ رہو بلکہ تم اور کسی جگہ جا رہو پھر جب مجھے ہجرت کا حکم ہو تو تم بھی آؤ اُن لوگوں میں سے بعضے تو
حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے اور بعضے مدینہ کی جانب چلے گئے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی تو حضرت کے پاس وہ لوگ آملے جو حبشہ
اور مدینہ میں تھے فَاُولٰٓئِكَ پس جس گروہ نے ہجرت نہ کی اُسکے لوگ ہیں مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ جگہ اُنکی دوزخ ہی وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا ۙ
اور بُری پھر جانے کی جگہ ہی انھیں دوزخ اور یہ عذاب اُن سب لوگوں کے واسطے مقرر ہی جنھوں نے ہجرت ترک کی اِلَّا الۡمُسۡتَضۡعَفِیۡنَ
مگر جو لوگ نفس الواقع ضعیف اور عاجز ہیں مِنَ الرِّجَالِ مردوں میں سے وَالنِّسَآءِ اور عورتوں میں سے وَالۡوِلۡدَانِ اور لڑکوں
میں سے کہ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ حِیۡلَةً نہیں استطاعت رکھتے حیلہ سازی کی وَّلَا یَهۡتَدُوۡنَ سَبِیۡلًا ۙ اور نہیں جانتے
راہ مدینہ کی یا نکلنے کا طریقہ نہیں جانتے فَاُولٰٓئِكَ پس وہ بیچارے عَسَى اللّٰهُ شاید خدا اَنۡ یَّعۡفُوَ عَنۡهُمۡ ؕ یہ کہ
بخشدے اُن سے عفو کا لفظ اس بات کا اشارہ کرتا ہی کہ ترک ہجرت خطرناک کام تھا حتی کہ مضطر امین نہیں ہو سکتا وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا

اور ہی خدا معاف کرنے والا معذوروں کو غَفُوْرًا ۝ بخشنے والا گناہ انکے وَمَنْ یُّھَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور جو کوئی ہجرت کرے
بیچ راہ طاعت خدا کے یَجِدْ فِی الْاَرْضِ پائیگا بیچ زمین کے مُرٰغَمًا کَثِیْرًا جگہ بہت یعنی آرام کی جگہیں وَّسَعَةً اور کشائش
بیچ روزی کے یا کشادگی اظہار دین میں اور کلمۂ توحید بلند کرنے میں عمرو بن دینار عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مکۂ معظمہ میں بہت لوگ
ایمان لائے تھے اور ہجرت کرنے کی قدرت نہ رکھتے تھے جب ہجرت نہ کرنے پر تہدید کی آیت نازل ہوئی اور لکھی ہوئی مکۂ معظمہ کے ضعیفوں
کو پہونچی تو جندع بن ضمرہ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ ہرچند میں بوڑھا اور بیمار ہوں مگر عاجز بیچارہ نہیں ہوں چلنے کی تدبیر کرسکتا ہوں اور مدینہ کی راہ جانتا
ہوں ڈرتا ہوں کہ ناگاہ موت آجائے اور مرجاؤں اور ہجرت نہ کرنے سے میرے ایمان میں خلل پڑے میں جس تخت پر پڑا ہوں اُسی پر مجھے باہر لے چلو
بیٹے باپ کے مطیع ہوئے اور لے چلے منزل تنعیم میں پہونچکر جندع پر موت کے آثار ظاہر ہوئے تو اُس نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھکر کہا کہ
اے اللہ یہ ہاتھ تیری ملک ہے اور دوسرا ہاتھ تیرے رسول کا ہے میں تیری بیعت کرتا ہوں اُس چیز کے ساتھ کہ بیعت کی اُسی چیز کے ساتھ تیری تیرے
رسول نے یہ کہا اور مرگیا اور اُسکی خبر مدینہ پہونچی بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر وہ مدینہ میں پہونچ جاتا تو تو اُسکا اسلام بہت کامل اور اسکا اجر بہت زیادہ ہوتا
حق تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ اور جو کوئی نکلا اپنے گھر سے مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
درحالیکہ ہجرت کرنے والا ہو طرف اللہ اور اُسکے رسول کے اللہ اور رسول کے واسطے نکلے یعنی اللہ اور رسول سے تقرب حاصل کرنے کے واسطے
نکلے ثُمَّ یُدْرِکْهُ الْمَوْتُ پھر پالیوے اُسے موت اثنائے راہ میں اور ہجرت کی جگہ تک نہ پہونچے فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ پس تحقیق ثابت
ہوگیا اجر اُسکا عَلَی اللّٰہِ اوپر اللہ کے وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا اور ہے اللہ بخشنے والا گناہ اُس شخص کے جس نے ہجرت میں تاخیر کی رَّحِیْمًا ع ۱۴
مہربان اُسے ثواب دینے کے وعدہ میں اُسکی نیک نیت پر وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ اور جب سفر کرو زمین میں فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ
جُنَاحٌ پس نہیں اوپر تمھارے کچھ گناہ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ بیچ اسکے کہ کوتاہ کرو نماز سے یعنی چار رکعتیں جنمیں ہیں اُسکی
دو ہی رکعتیں پڑھو اِنْ خِفْتُمْ اگر ڈرو اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یہ کہ تمھیں مار ڈالیں وہ لوگ جو کافر ہیں یہ شرط باعتبار
غالب کے ہے اسواسطے کہ اُس زمانہ میں مدینہ منورہ کے گرد مسلمانوں کے بہت دشمن تھے اور اب بے خوف بھی قصر کرنا چاہیے اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ
تحقیق کہ کافر کَانُوْا لَکُمْ ہیں واسطے تمھارے عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝ دشمن ظاہر وَاِذَا کُنْتَ فِیْهِمْ اور جب تو ہو ان میں دشمنوں
سے خوف کے وقت فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ پس چاہیے تو کہ قائم کرے واسطے اُنکے نماز تو اپنے لشکر کے دو گروہ کرے فَلْتَقُمْ
طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَکَ پس چاہیے کھڑا ہو ایک گروہ اُنمیں سے ساتھ تیرے اور نماز پڑھے اور دوسرا گروہ دشمن کے روبرو کھڑا رہے
وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ قف اور چاہیے کہ لیں ہتھیار اپنے احتیاطاً فَاِذَا سَجَدُوْا پھر جب سجدہ کریں نماز پڑھنے والے فَلْیَکُوْنُوْا
پس چاہیے کہ وہ لوگ جو نماز نہیں پڑھتے ہیں مِنْ وَّرَآئِکُمْ ص پیچھے تمھارے دشمن کے برابر اور یہ گروہ ایک رکعت پڑھ لے تو صف لشکر میں
پھر جائے وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰی اور چاہیے کہ آئے وہ دوسرا گروہ جس نے لَمْ یُصَلُّوْا نماز نہیں پڑھی اور لشکر کی نگہبانی
کرتا تھا فَلْیُصَلُّوْا مَعَکَ پس چاہیے کہ اس گروہ کے لوگ پڑھ لیں ساتھ تیرے ایک رکعت دوسری وَلْیَاْخُذُوْا اور چاہیے کہ
یہ بھی لیں اپنے ساتھ حِذْرَهُمْ وہ ہتھیار جسکے سبب سے دشمن سے بچ سکتے ہیں جیسے سپر خود زرہ وَاَسْلِحَتَهُمْ ج اور ہتھیار اپنے جن سے
لڑتے ہیں جیسے تلوار تیر کمان وَدَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا دوست رکھتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں لَوْ تَغْفُلُوْنَ یہ کہ غافل ہو جاؤ تم عَنْ
اَسْلِحَتِکُمْ ہتھیاروں اپنے سے وَاَمْتِعَتِکُمْ اور اسباب اپنے سے جیسے کپڑے وغیرہ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ پس حملہ کریں اوپر تمھارے

مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ط حملہ ایک اور جو کچھ پائیں لے جائیں روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی پر تشریف لے گئے تھے جیسے ہی عسفان میں پہونچے عرب کے مشرکوں کو دیکھا کہ صف باندھے ہوئے جدال و قتال پر مہیا ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حکم فرمایا لشکر اسلام نے بھی دشمن کے مقابلہ پر صف جمائی اور ظہر کی نماز کا وقت آیا اور کافروں کا لشکر قبلہ اور اہل اسلام کے لشکر کے بیچ میں تھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کی کفار ان حضرات کے رکوع اور سجود کو دیکھتے تھے جب مسلمان نماز سے فارغ ہوئے تو کافروں نے افسوس کیا کہ ہم نے ایسے میں انپر دھاوا کیوں نہ کیا کفار کے لشکر میں سے ایک کافر نے آواز دی کہ اس نماز کے بعد ان لوگوں میں دوسری نماز اور ہے کہ اس نماز کے اعزاز اور اکرام میں یہ لوگ بڑا اہتمام کرتے ہیں دیکھتے رہو اسوقت ناگہانی انکے سر پر ہم جا پڑینگے اور دل کھول کر ان سے بدلا لیں گے ابھی نماز عصر کا وقت نہ آیا تھا کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور خوف کی حالت میں نماز پڑھنے کا طریقہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرمایا اور فقہا کو اس نماز کی کیفیت میں بہت اختلاف ہے کتب فقہ میں وہ اختلاف لکھا ہے وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور کچھ گناہ نہیں تم پر اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى اگر ہو تمھیں رنج مِّنْ مَّطَرٍ مینھ سے کہ بھاری کردے تمھارے ہتھیاروں کو اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى یا ہو تم بیمار اور ناتوان ہتھیار اٹھانے میں اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ج یہ کہ رکھدو ہتھیار اپنے وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ط اور ہر حال میں لیے رہو آلات اپنی حفاظت کے تاکہ دشمن تم پر دھاوا نہ کردے اور بعضوں نے کہا ہے کہ خیال رکھو اور ڈرتے رہو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ نے اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ہ تیار کیا ہے واسطے کافروں کے عذاب ذلیل کرنے والا فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ پھر جب ادا کر چکے تم نماز خوف اور اس سے فارغ ہوے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ پس یاد کرو اللہ کو قِيٰمًا حالت قیام میں کہ تلوار مارتے ہو وَّقُعُوْدًا اور بیٹھنے کی حالت میں کہ تیر مارتے ہو وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج اور اوپر کروٹوں اپنی کے جب زخم کھا کر گر پڑے ہو اور مفسروں نے کہا ہے کہ اس سے ہر حال میں خدا کو یاد کرنا مراد ہے زاد المسیر میں لکھا ہے کہ ذکر خوف کے معنی پر ہے یعنی ڈرو خدا سے قیامًا یعنے کام کرتے وقت وقعودًا یعنی کھاتے پیتے وقت اور جب خلق کے ساتھ بیٹھو وعلے جنوبکم جب سونے کا ارادہ کرو اور ایسے ہی خوف کا نتیجہ اَلَّا تَخَافُوْا کا مژدہ ہے ابیات

هر که شد در خوف گم شد هوش او — بشنود اَلَّا تَخَافُوْا گوش او

خائفاں را لَا تَخَافُوْا گشت درس — هر که خوفش نیست چوں گوئی مترس

فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ پھر جب آرام پایا تم نے اور خوف سے امین ہو گئے تم فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج پس نماز پڑھو اچھی طرح ارکان ادا کر کے اور شرطوں کا لحاظ رکھ کر اِنَّ الصَّلٰوةَ تحقیق کہ نماز كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ہے اوپر مومنوں کے كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ہ فرض وقت مقرر کیگئی یعنی وقتوں کے ساتھ باندھی ہوئی کہ اسکے وقتوں سے اسے نکال دینا درست نہیں وَلَا تَهِنُوْا اور سستی نہ کرو اور کم ور نہ بن جاؤ فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ط بیچ ڈھونڈھنے کافروں کے اور انسے لڑنے میں یہ آیت حمراء الاسود کی لڑائی میں نازل ہوئی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ احد کے بعد چاہتے تھے کہ ابو سفیان کے پیچھے جائیں اور صحابہ زخموں کی وجہ سے تکلیف اور رنج میں تھے حق تعالی فرماتا ہے کہ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ اگر ہو تم اے مسلمانو کہ دردمند ہو گئے ہو زخموں سے فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ پس تحقیق کہ کافر بھی دردمند اور زخمی ہیں كَمَا تَاْلَمُوْنَ ط جیسے تم دردمند ہو وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ اور ہے اللہ علیمًا جاننے والا تمھارے دل کی باتیں وہ کہ جو کافر امید نہیں رکھتے ثواب آخرت اور دنیا میں فتح و نصرت کی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلِيْمًا جاننے والا تمھارے دل کی باتیں حَكِيْمًا ہ محکم کار امر و نہی میں لکھا ہے طعمۃ بن ابیرق جو بنی ظفر میں سے تھا اس نے ایک رات کو قتادہ بنی نعمان کے گھر میں نقب لگائی

لم یکرو رکوع دوم ۱۲

ع ۱۵

اور ایک زرہ جو آٹے کے تھیلے میں چھپا کر رکھی تھی چرائی اتفاقاً تھیلا پھٹا تھا راہ بھر آٹا گرتا گیا طعمہ کے گھر تک طعمہ اُسے اپنے گھر لے گیا مگر وہاں رکھا نہیں وہاں سے لاکر ایک یہودی کے گھر میں امانت رکھ دی اُس یہودی کو زید بن السمین کہتے تھے صبح ہوتے قتادہ آٹے کے نشان پر چلے اور طعمہ کے گھر پہونچے اور زرہ مانگی طعمہ نے قسم کھائی کہ زرہ میں نے نہیں چرائی ہے اور مجھے خبر بھی نہیں قتادہ آٹے کے نشان پر وہاں سے یہودی کے گھر پہونچے اور یہودی کو پکڑا زید یہودی نے کہا کہ کل طعمہ البتہ ایک زرہ آٹے کے تھیلے میں رکھی ہوئی لایا اور میرے پاس امانت رکھوا گیا ہے اور لوگوں نے اس بات پر گواہی دی قتادہ نے اس مقدمہ کی کیفیت محکمۂ علیہ نبوی میں عرض کی اور بنو ظفر جو طعمہ کی قوم تھے اُنکی رسوائی کے خوف سے نہ چاہتے تھے کہ طعمہ مجرم ہو اور یہودی پاک دامن نکلے یہودی سے جھگڑا کرنے لگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاہتے تھے کہ یہودی کا جرم ثابت ہو اور مسلمان اُس سے بری رہے جیسے ہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہودی کو سزا دینی چاہی اور قصد کیا اُسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایں جناب الٰہی سے یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّا اَنْزَلْنَآ تحقیق کہ ہم نے نازل کیا ہے اِلَيْكَ الْكِتٰبَ طرف تیرے قرآن بِالْحَقِّ ساتھ راستی اور درست حکم کے لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ تاکہ حکم کرے تو درمیان لوگوں کے بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ ساتھ اُس چیز کے جو خدا نے تجھے پہنچوائی اور وحی بھیجی وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ اور نہ ہو واسطے خیانت کرنے والوں کے خَصِيْمًا ۙ دشمن اُسکا جو بے گناہ ہے اور جو خائن ہے اُس سے خیانت کو دفع کرنے کا ارادہ نہ کر وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اور بخشش چاہ اللہ سے اُسکی کہ یہودی کو سزا دینے کا تو نے ارادہ کیا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے غَفُوْرًا بخشنے والا اُسے جو بخشش چاہے رَّحِيْمًا ۚ مہربان اُسپر وَلَا تُجَادِلْ اور نہ جھگڑ عَنِ الَّذِيْنَ اُن لوگوں کی طرف سے جو يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ خیانت کرتے ہیں ساتھ جانوں اپنی کے یعنی طعمہ کی قوم کہ اُنھوں نے اُنکی خیانت روکی ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ تحقیق کہ خدا دوست نہیں رکھتا اُس شخص کو مَنْ كَانَ خَوَّانًا جو ہے بڑا خائن یعنی خیانت کرنے پر مصر ہے اور اڑا ہوا ہے اَثِيْمًا ۚ ۙ گناہ گار ہے اپنے گناہ میں مستغرق يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ شرم کرتے ہیں لوگوں سے اور خیانت چھپاتے ہیں وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ اور نہیں شرم کرتے اللہ سے وَهُوَ مَعَهُمْ حالانکہ اللہ ساتھ اُنکے ہے اور اُنکے دلوں کی چھپی ہوئی باتیں اُس سے پوشیدہ نہیں ہیں پس بہت سزاوار ہے کہ اُس سے شرم رکھیں اور اُس سے شرم نہیں رکھتے اِذْ يُبَيِّتُوْنَ جس وقت کہ رات کو مکر اور تدویر کی تدبیر کرتے ہیں مَا لَا يَرْضٰى وہ چیز کہ نہیں پسند کرتا ہے اللہ مِنَ الْقَوْلِ ؕ کہنے جھوٹ سے بنو ظفر آپسمیں رات کو مشورہ کرتے تھے کہ طعمہ جھوٹی قسم کھائے اسواسطے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس قسم کو باور کر لیں گے کہ وہ مسلمان ہے اور یہودی جو کافر ہے اُسکی بات کی طرف التفات نہ فرمائینگے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے بِمَا يَعْمَلُوْنَ ساتھ اُس کام کے جو کرتے ہیں وہ تدبیر مُحِيْطًا گھیرنے والا ساتھ علم قدیم اپنے کے اور کوئی چیز اُسکے علم سے باہر نہیں هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تم ہو اے گروہ بنی ظفر کہ جاہلیت کی وجہ سے جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ دور کرتے ہو خائنوں کی خیانت لڑ جھگڑ کر فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قف بیچ زندگی دنیا کے فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ پس کون شخص ہے وہ جھگڑیگا ساتھ خدا کے اور خیانت دور کریگا عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اُن سے قیامت کے دن اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ آیا کون ہے جو ہوگا عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ اور اُنکے نگہبان اس طرح پر کہ اُنھیں نہ چھوڑے اُنپر عذاب کریں یا حمایتی عذاب اُنپر سے روک رکھے وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اور جو کوئی کرے بُرائی کہ اُس سے کسی کو ضرر پہونچے اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ یا ظلم کرے اپنی جان پر ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ پھر بخشش چاہے اللہ سے توبہ کرکے يَجِدِ اللّٰهَ پائیگا خدا کو غَفُوْرًا بخشنے والا گناہوں کا رَّحِيْمًا ۝ مہربان اُسپر اپنے فضل سے اس آیت میں حق تعالےٰ نے طعمہ اور اُسکی قوم کو توبہ اور استغفار کی ترغیب فرمائی وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا اور جو کوئی گناہ کرے اور چاہے کہ کسی بیگناہ کو اُسکی تہمت لگا دے

فَاِنَّمَا یَکْسِبُهٗ پس سوائے اسکے نہیں کہ کرتا ہی وہ کام عَلٰی نَفْسِهٖ ط اوپر جان اپنی کے اسواسطے کہ اُس گناہ کا ضرر اُسکی جان سے دوسرے کی
طرف تجاوز نہیں کرتا وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا اور ہی اللہ جاننے والا ازرہ کے چور کو حَکِیْمًا o حکم کرنے والا اُس کی جزا کا ہاتھ کاٹنے سے
وَمَنْ یَّکْسِبْ خَطِیْٓئَةً اور جو کوئی کرے گناہ صغیرہ یا وہ گناہ جو نادانستگی میں ہو جائے اَوْ اِثْمًا یا گناہ کبیرہ یا وہ گناہ جو عمداً اُس سے
سرزد ہو ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ پھر تہمت لگائے ساتھ اُس گناہ کے بَرِیْٓئًا کسی بے گناہ کو جیسے طعمہ نے اپنا گناہ زید یہودی کی طرف نسبت کر دیا
فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا پس تحقیق کہ اُٹھایا اُس نے بھوٹ کو کہ اُس سے متحیر اور مبہوت ہوتے ہیں بے گناہ وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ع اور دوسرے ع ۱۶
اُٹھانے والا ہوا گناہ ظاہر کا وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ اور اگر نہ ہوتا فضل خدا عَلَیْكَ اوپر تیرے کہ اُس نے وحی بھیجی اور تجھے حقیقت حال سے
اطلاع دیدی وَرَحْمَتُهٗ اور رحمت اُسکی کہ زید یہودی پر عذاب کرنے کا اور سزا دینے کا جو تو نے قصد کیا تھا اور طعمہ کو تو سچا کیا چاہتا تھا اس سے
خدا نے تجھے پھیر دیا لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ البتہ قصد کیا تھا ایک گروہ نے مِّنْهُمْ بنو ظفر میں سے اَنْ یُّضِلُّوْكَ ط یہ کہ پھیر دیں
تجھے صحیح اور راست حکم سے وَمَا یُضِلُّوْنَ اور خطا اور ضلالت مین نہیں ڈالتے اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ مگر جانون اپنی کے اس واسطے کہ
اس کام کا وبال اُنہی کے حال کی طرف پھرنے والا ہی وَمَا یَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍ ط اور تجھے نقصان نہیں پہونچا سکتے ہیں کسی چیز
اسواسطے کہ تو تو عصمت الٰہی کی پناہ میں ہی وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اور نازل کیا خدا نے عَلَیْكَ الْكِتٰبَ اوپر تیرے قرآن وَالْحِكْمَةَ اور
اُسکے احکام کا بیان وَعَلَّمَكَ اور تعلیم کر دیا تجھے مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط جو نہ تھا تو کہ آپ سے جان لیتا بھی ہوئی باتیں اور دلوں کے بھید
اور بہت علمانے کہا ہی کہ وہ علم ہی ربوبیت حق اور اُسکے جلال کا اور پہچاننا عبودیت نفس اور اُسکے حال کا اور بحر الحقائق میں لکھا ہی کہ جو کچھ
ہو چکا اور جو کچھ ہوگا یہ اُسکا علم ہی کہ وہ علم ہی ربوبیت شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عطا فرمایا جیسا کہ معراج کی حدیث میں وارد
ہوا ہی کہ میں عرش کے نیچے تھا ایک قطرہ میرے حلق میں ڈالدیا پس جان لیا میں نے جو کچھ ہو گیا ہی اور جو کچھ ہونے والا ہی وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ
اور ہی فضل اللہ کا عَلَیْكَ عَظِیْمًا o اوپر تیرے بڑا ہوا اسواسطے کہ جو نبوت کاملہ تجھے ہی اس سے بڑھ کر کوئی فضل نہیں لَا خَیْرَ نہیں ہے ثلثة ارباع
بھلائی فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ بیچ بہت کے بھید کہنے اُنکے سے یعنی طعمہ کی قوم نے جو رات کو مشورے کیے طعمہ کی رہائی کے باب میں اور
بعضوں نے کہا ہی کہ نجوی تناجیوں کا اسم ہی یعنی اُن بھید کہنے والوں میں کچھ بھلائی نہیں ہی اِلَّا مَنْ اَمَرَ مگر وہ شخص جو حکم کرے بِصَدَقَةٍ
ساتھ صدقہ دینے کے اَوْ مَعْرُوْفٍ یا حکم کرے ساتھ معروف کے اور معروف وہ چیز ہی جو شرع میں مستحسن اور بعضون نے کہا ہی کہ یہاں معروف سے
قرض دینا مراد ہی یا عاجز بیچاروں کی دستگیری اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِ ط یا حکم کرے صلح کر دینے کا لوگوں میں اور اُنکے دلوں سے کدورت رفع
کرنے وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کرے ان امور میں سے جو مذکور ہوئے ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ واسطے چاہنے خوشنودی خدا کے
فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ پس قریب ہی کہ دیں ہم اُسے اَجْرًا عَظِیْمًا o اجر بڑا وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ اور جو کوئی مخالفت کرے ساتھ
رسول کے مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ بعد اس سے کہ ظاہر ہو گئی لَهُ الْهُدٰى واسطے اُسکے راہ راست معجزات اور کھلی ہوئی دلیلوں پر واقف
ہونے سے وَیَتَّبِعْ اور پیروی کرے غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ سوا اُس راہ کے جس پر مومن ہیں اعتقاد اور عمل میں سے اور یہ آیت بھی طعمہ کی
شان میں ہی کہ ہاتھ کاٹنے کے خوف سے بھاگا مکہ کی طرف اور مرتد ہو گیا اور وہاں بھی کسی کے گھر میں نقب لگاتا تھا اُس پر دیوار پھٹ پڑی اُسکے نیچے
دب گیا دوسرے دن لوگوں نے اُسے دیوار کے نیچے سے نکالا اور چاہا کہ مار ڈالیں بعضے اہل مکہ نے سفارش کی کہ یہ مدینہ سے بھاگا اور یہاں پناہ
لی ہی اسکا مار ڈالنا مناسب نہیں پھر اُسے مکہ سے نکالدیا قضاعہ کے تاجروں کے ساتھ شام کی طرف جانے کا اُسنے قصد کیا اور ایک منزل میں

قافلہ کو غافل پاکر کچھ اُنکے اسباب میں سے چرالیا اور بھاگا آخر گرفتار ہوا اور لوگوں نے اُسے سنگسار کیا اور ایک قول یہ ہو کہ جدہ سے کشتی پر سوار ہوا اور کشتی میں
دینار کی ایک تھیلی چرائی یہ بات تحقیق ہونے کے بعد کشتی والوں نے اُسے دریا میں ڈالدیا یہ تو دنیا کا عذاب تھا اور عذاب آخرت کو حق تعالےٰ
فرماتا ہو کہ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى چھوڑ دینگے ہم اُسے اُس جہان میں اُس چیز کے ساتھ جسے دوست رکھتا ہو اس جہان میں کر وہ کفر اور مرتد ہو جانا
ہو یعنی اُسے کافروں اور مرتدوں میں ہم داخل کر دینگے وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ اور داخل کر دینگے اُسے ہم جہنم میں وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ع
اور بُری جگہ پھر جانے کی ہو جہنم اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ تحقیق کہ خدا نہیں بخشتا اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ اُسے کہ شرک کرے ساتھ خدا کے وَيَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِكَ اور بخشدیتا ہو وہ گناہ جو شرک کے سوا ہو لِمَنْ يَّشَآءُ واسطے جسکے چاہتا ہو یہ آیت ایک بوڑھے اعرابی کی شان
میں نازل ہوئی کہ جناب رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کی خدمت سراپا رحمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ بوڑھا ہوں گناہوں سے
میں ڈوبا ہوا مگر جب سے میں نے خدا کو پہچانا کسی کو اُسکا شریک میں نے نہیں کیا اور اُسکے سوا اور کسی کو میں نے دوست نہیں رکھا اور خدا کے ساتھ جرأت
اور بے ادبی کر کے مَیں نے گناہ نہیں کیے اور یہ قصور میں نے نہیں کیا ہو کہ پلک مارتے بھی مَیں بھاگ کر خدا کو عاجز کر دونگا اب گناہوں سے پشیمان
ہو کر اللہ جل شانہ کی درگاہ میں توبہ کرنے حاضر ہوا ہوں آپ میرا حال کیسا دیکھتے ہیں حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وعدہ کرلیا کہ شرک کے
سوا سب گناہ بخشدیے جانے کی اُمید ہو وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی شرک کرے ساتھ اللہ کے فَقَدْ ضَلَّ پس تحقیق کہ گمراہ ہوگیا
حق سے ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا گمراہی دور یعنی نہایت گمراہی میں پڑگیا پھر مشرکوں کے حال سے خبر دیتا ہو کہ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖٓ نہیں پوجتے سوا اللہ کے اِلَّآ اِنٰثًا ج مگر عورتوں کو بُتوں کو حق تعالےٰ عورت فرماتا ہو اُنکے ناموں میں تانیث ہونے کی وجہ سے
جیسے لات عُزّیٰ مناۃ اسیطرح ہر قبیلہ کا ایک بُت تھا کہ اُسے کہتے تھے کہ فلانے قبیلہ کی عورت اور تفسیر منیر میں لکھا ہو کہ بتوں کو عورت کی صورت
پر بناتے تھے اور بعضوں نے کہا ہو کہ اناث سے ملائکہ مراد ہیں اُنکے گمان کے بموجب کہ کہتے تھے فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں وَاِنْ يَّدْعُوْنَ
اور نہیں پوجتے اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۙ مگر شیطان سرکش کو اسواسطے کہ وہی مشرکوں کو بُت پرستی کا حکم کرتا ہو لَّعَنَهُ اللّٰهُ م　وقف لازم
لعنت کی اُسپر اللہ نے وَقَالَ اور کہا شیطان نے لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ البتہ لیتا ہوں میں بندوں تیرے میں سے نَصِيْبًا
مَّفْرُوْضًا حصہ مقرر کیا ہوا کہ اُسے بعث النّار کہتے ہیں اور ہزار آدمیوں میں سے نو سَو ننانوے بعث النّار ہونگے چنانچہ حدیث میں آیا ہو
کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ہزار آدمیوں میں سے کتنے آدمی بہشت میں جائینگے آپ نے
فرمایا کہ ہزار میں نو سَو ننانوے دوزخ میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا صحابہ رضی اللہ عنہم مضطرب ہوکر رونے لگے پھر حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سب اُمتوں میں سے اور باقی یاجوج ماجوج کی اُمت میں سے وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ اور انھیں گمراہ کرتا ہوں
راہِ حق سے وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ اور آرزو میں ڈالتا ہوں میں اُنھیں اور دکھاتا ہوں اُنھیں اماں باطل جیسے طول حیات یا تاخیر توبہ یا یہ کہ　امانی
بعث و نشر کچھ بھی نہیں یا دخول بہشت یا ارتکاب ذنوب وَلَاٰمُرَنَّهُمْ اور البتہ حکم کرتا ہوں میں اُنھیں فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ
پس چیرتے ہیں کان چارپایوں کے اور جو کچھ خدا نے حلال کیا ہو اُسے حرام کرلیتے ہیں یہ اشارہ اس طرف کہ عرب نے بحیرہ اور وصیلہ وغیرہ
جانوروں کو حرام کرلیا ہو جیسا کہ اسکا ذکر سورۂ مائدہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آیا چاہتا ہو وَلَاٰمُرَنَّهُمْ اور البتہ حکم کرتا ہوں میں اُنھیں فَلَيُغَيِّرُنَّ
پس تغیر دیتے ہیں خَلْقَ اللّٰهِ مخلوق خدا کو صورت میں یا صفت میں جیسے آدمی کا خصی کرنا اور دانت کالے کرلینا اور لواطت[1] اور سحق[2] اور چہرہ

[1] مرد کا مرد سے مجامعت کرنا ۱۲ [2] عورت کا عورت سے مجامعت کرنا ۱۲

اور ہاتھ پاؤں پر نیل گدوانا یا ہونٹوں پر مسی کی دھڑی جمانا یا فطرت یعنی اسلام کا تغیر دینا یا اعضا اور قوے کو امور باطلہ میں استعمال کرنا وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا اور جو کوئی پکڑے شیطان کو دوست مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ بدون خدا کے یعنی جو کچھ شیطان کہے وہی کرے فَقَدْ خَسِرَ پس تحقیق کہ اُس نے نقصان کیا خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ؁ نقصان ظاہر اسواسطے کہ زندگی اور قوت کی پونجی تو ہاتھ سے کھوتا ہے اور نفع کچھ نہ حاصل ہوگا یا بہشت کو ہاتھ سے کھو کر نقصان کرتا ہے اور نفع میں دوزخ ملے گی یَعِدُھُمْ وعدہ دیتا ہے انھیں شیطان اُس چیز کا جو وفا نہ کرے وَیُمَنِّیْھِمْ اور آرزو میں ڈالتا ہے انھیں اُس چیز کی جو وہ نہ پائیں وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ اور وعدہ نہیں دیتا انھیں شیطان اِلَّا غُرُوْرًا ؁ مگر فریب یعنی نفع اُس چیز میں ظاہر کرتا ہو جسمیں نقصان ہو اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو بت پرست اور شیطان کے تابع ہیں مَاْوٰىھُمْ جَھَنَّمُ جگہ اُنکی دوزخ ہو وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْھَا اور نہ پائینگے دوزخ سے مَحِیْصًا ؁ بھاگ جانے کی جگہ کہ وہاں چلے جائیں وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اچھے سَنُدْخِلُھُمْ قریب ہے کہ داخل کریں ہم انھیں جَنّٰتٍ تَجْرِیْ بہشتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ نیچے سے اُسکے درختوں کے نہریں خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ درحالیکہ یہ داخل ہونیوالے ہمیشہ رہینگے بیچ اُسکے اَبَدًا ہمیشہ یہ تاکید ہو یعنی ہمیشہ بے انقطاع وَعْدَ اللّٰہِ وعدہ کیا اللہ نے وعدہ کرنے کر اور سچ کی اپنی بات حَقًّا سچ کرنے کر وَمَنْ اَصْدَقُ اور کون ہو بڑا سچا مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ؁ اللہ سے اپنی بات میں ابوصالح روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں اور اہل کتاب کا ایک گروہ ایک مجلس میں اکٹھا ہوا یہود و نصاریٰ فخر کرنے لگے کہ ہمارا پیغمبر تمھارے پیغمبر سے پہلے مبعوث ہوا اور ہماری کتاب تمھاری کتاب سے پہلے نازل ہوئی اور یہود و نصاریٰ کے سوا کوئی بہشت میں نہ جائیگا مسلمانوں نے جواب دیا کہ ہمارا نبی خاتم الانبیا ہے اور ہماری کتاب تمھاری کتابوں کی ناسخ ہے تو ہم ہی بہشت کے سزاوار بہت ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ بِاَمَانِیِّكُمْ جو کچھ وعدہ کیا ہے خدا نے ثواب دینے کا وہ پایا نہ جائیگا تمھاری آرزوؤں سے اے مسلمانو وَلَآ اَمَانِیِّ اَھْلِ الْكِتٰبِ اور نہ آرزوؤں سے اہل کتاب کی کہ کہتے ہیں لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی یعنی کوئی کام آرزو سے بر نہیں آتا بلکہ جسے ریاض بہشت چاہیے ہوس سے ریاضت کرنا چاہیے بیت

آب دیدہ و خونِ جگر تو اند بود • بہ آرزو و ہوس بر نیاید ایں معنی

مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا جو کوئی کرے بُرا کام یُّجْزَ بِهٖ جزا دیا جائے گا ساتھ اُسکے جلدی اور دیر کو اور یہ حکم عام ہو جب کام کرنیوالوں کو لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کو رنج و الم ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد چھٹکارا کیونکر ملے گا اسواسطے کہ بُرے کام سے کوئی خالی نہیں پس اُسکی جزا کا کون متحمل ہوگا جناب رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ اجمعین نے فرمایا کہ کیا نہ تو بیمار ہوتا ہے نہ غمناک ہوتا ہے نہ تجھ پر بلا آتی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ یہ تو سب ہوتا ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ چیزیں اُس بُرے کام کی جزا ہیں اور تیسیر میں لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ تجھے اور تیرے یاروں کو اور سب مسلمانوں کو گناہ کی جزا دنیا ہی میں دینگے تاکہ جب خدا کے پاس پہنچو تو تمھارے واسطے کچھ گناہ نہو اور دوسروں کے واسطے اُنکی جزا جمع کرتے ہیں اور قیامت کے دن انھیں جزا دینگے اور حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ عمل بد شرک ہے اس دلیل سے کہ حقتعالےٰ فرماتا ہے کہ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ وَلَا یَجِدْ لَهٗ اور نہ پائے گا بُرا کام کرنے والا اپنی ذات کے واسطے مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوا اللہ کے وَلِیًّا کوئی دوستدار جو اُسکی مدد کرے وَّلَا نَصِیْرًا ؁

اور نہ کوئی یار مددگار کہ اُسکو عذاب سے چھوڑا ئے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ اور کوئی کرے بعضے کام نیک اسواسطے کہ کسی کو سب نیک کام کرنے کی قوت نہیں مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مرد یا عورت سے وَهُوَ مُؤْمِنٌ اُس حال میں کہ وہ مومن ہو اسواسطے کہ ایمان کے بغیر عمل کا اعتبار نہیں فَاُولٰٓئِكَ پس وہ نیک عمل کرنے والے يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بکرنے یُدْخَلُوْنَ پڑھا ہے یعنی داخل کیے جائیں گے جنت میں اور حفص نے یَدْخُلُوْنَ پڑھا ہے یعنی داخل ہونگے جنت میں وَلَا يُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کیے جائینگے اپنے عمل کے ثواب میں نَقِيْرًا ۝ لکیر کی قدر بھی جو خرمے کی پشت پر ہوتی ہے یعنی اُنکے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہو گا وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا اور کون ہے بہتر دین کی رو سے مِمَّنْ اَسْلَمَ اُس شخص سے جس نے خالص کردیا وَجْهَهٗ ذات اپنی کو لِلّٰهِ واسطے اللہ کے یا صرف کیا اپنا مُنھ خدا کے سجدوں میں وَهُوَ مُحْسِنٌ اور حال یہ ہو کہ وہ نیکی کرنے والا ہے اور برائیاں چھوڑنے والا وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا اور پیروی کی اُس نے دین ابراہیم کی اس حال میں کہ ابراہیمؑ یا یہ پیروی کرنے والا سب دینوں سے دین اسلام ہی کی طرف مائل ہے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اور کرلیا ہے اللہ نے اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ابراہیمؑ کو دوست یعنی اُنھیں برگزیدہ اور ایسی کرامت کے ساتھ خاص کرلیا جو مشابہ ہے اُس عنایت اور کرامت سے جو دوست کو دوست کے ساتھ ہوتی ہو لکھا ہو کہ حضرت ابراہیمؑ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کے زمانہ میں قحط پڑا چونکہ لوگ ہمیشہ حضرت ابراہیمؑ کے خوان نعمت سے حصہ پاتے تھے اُس سال بھوک کے مارے بہتوں نے رجوع کی جو کچھ حضرت ابراہیمؑ علیہ السّلام رکھتے تھے سب اُن پر خرچ کردیا جب غلہ ہو چکا چند قطار اونٹ مصر کو روانہ فرمائے اپنے ایک دوست کے پاس بھیجے کہ اُسکی دوستی پر اعتماد تھا کہ کچھ غلہ مصر اور شام سے بھیجدے جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا پیام [illegible] مصری کے پاس پہونچا تو اُس نے جواب دیا کہ ہمارے ملک میں قحط اور گرانی کے آثار پیدا ہیں اگر حضرت ابراہیم علیہ السّلام یہ غلہ اپنی ذات خاص کے واسطے طلب فرماتے تو جس طرح ہوتا میں تدبیر کردیتا مگر میں نے سُنا ہے کہ بہت فاقہ زدوں نے اُنکی طرف التجا کی ہو اور وہ اپنے کرم دلی اور ہمت جبلی سے چاہتے ہیں کہ یہ غلہ اُن پر صرف کریں القصہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ملازموں کو اُس نے گیہوں نہ دیے اور ان لوگوں نے قیمت دیکر بھی نہ پائے ناچار ہوئے پھر ان ملازموں کو شرم آئی کہ خالی اونٹ شہر میں لیجاییں اسواسطے کہ بہت سے فقیر اور محتاج راہ دیکھتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے اونٹ مصر سے بہت غلہ لائیں گے شتربانوں نے شہر کے قریب جوالوں میں ریت بھری اور مکان پر اونٹ لے آئے اور جو حال گذرا تھا حضرت ابراہیمؑ علیہ السّلام سے مفصل عرض کردیا حضرت ابراہیم علیہ السّلام یہ حال سُنکر تنگدل ہوے اور مسجد کی طرف گئے اُسوقت حضرت سارا حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی بی بی سوتی تھیں جب جاگیں تو جوالوں کو بھرا ہوا دیکھا خوش ہوئیں ایک جوال کا مُنھ کھولا اُسمیں سے نہایت سفید اور پاکیزہ آٹا نکلا کچھ آٹا گوندھ کر روٹیاں پکائیں اور فقیروں کے عیال و اطفال کو کھلائیں جب حضرت ابراہیمؑ علیہ السّلام مسجد سے پھر آئے اور روٹی کی بو آپ کو پہونچی پوچھا کہ یہ روٹیاں کہاں سے آئیں حضرت سارا بولیں کہ تمھارے دوست مصری کے یہاں سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بولے کہ یہ میرے دوست اللہ کے یہاں سے آئی ہیں حق تعالےٰ نے اُنھیں اسطرح دوست کرلیا تھا بزرگوں نے کہا ہے کہ خُلّت کی شرط یہ ہو کہ بندہ ہر حال میں ذوالجلال کا مطیع رہے اور یہ مقام ابراہیمی تھا لاجرم آپ لقب خلیل سے ملقب ہوے اور محبت کی شرط حبیب کا فنا ہوجانا ہو محبوب میں اور بقا حبیب کی ساتھ محبوب کے اور یہ مقام محمدی ہو لابد اس مقام کے موافق آپ کا اسم مبارک حبیب مقرر ہوا اور یہی وجہ ہو کہ حق تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی خلت کا ذکر تو ظاہر میں فرمایا کہ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا اور ہمارے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت اشارہ اور کنایہ سے بیان فرمائی کہ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور اسی مضمون میں کسی نے کہا ہے۔ بیت

عجب آں نیست کہ محبوب جہانی تو بلطف		عجب آنست محبان تو محبوبانند

حسن

خلیل سالک تھے اور حبیب مجذوب سلوک ہستی اور تفرقہ کی نشانی ہو اور جذب نیستی اور جمعیت کی علامت ہے حضرت خلیل کے سلوک سے اس عبارت کے
ساتھ حق تعالے نے خبر دی کہ اِنِّی ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ اور جناب حبیب کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کے جذب سے اس بشارت کے ساتھ آگاہی دی کہ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا یقینًا جس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظر پہونچی کہ نُرِیْ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ اُس جگہ جناب حبیب کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کا قدم پہونچا کہ دَنٰی فَتَدَلّٰی

بیت

خلیل از خیل تا شان سپاہش   مسیح از جاؤ شان بارگاہش

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہو وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین میں ہے بس اہل آسمان اور ع ۱۸ / ۱۱
اہل زمین سے جسے چاہتا ہے دوستی کے ساتھ برگزیدہ کرلیتا ہے كَانَ اللّٰهُ اور ہو اللہ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝ ساتھ سب چیزوں کے گھیرنے والا علم اور قدرت کی رو سے وَيَسْتَفْتُوْنَكَ اور فتوے پوچھتے ہیں تجھ سے فِي النِّسَآءِ عورتوں کی میراث کے باب میں یعنی ام کجہ کی لڑکیوں کے بارہ میں جیسا کہ مذکور ہوا اور عیینہ بن حصین کا اعتراض کہ بیٹی اور بہن کو تو آدھا دیتا ہو اور جواب کہ ہم نہیں دیتے مگر اُسے جو جنگ اور قتال کرکے غنیمت حاصل کرے قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ فتوے دیتا ہے یعنی بیان فرماتا ہے اپنا حکم فِيْهِنَّ لاءمُنکے باب میں وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ اور فتوے دیتا ہے یعنی بیان فرماتا ہو اور پر تمھارے جو کچھ پڑھا جاتا ہے تم پر فِي الْكِتٰبِ بیچ قرآن کے فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ بیچ شان تیمیم کے کہ عورتیں ہیں یعنی لڑکیاں الّٰتِيْ وہ عورتیں کہ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ نہیں دیتے [illegible] مَا كُتِبَ لَهُنَّ جو کچھ فرض کیا گیا ہے واسطے اُنکے میراث میں سے وَتَرْغَبُوْنَ اور رغبت کرتے ہو اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ یہ کہ نکاح میں لاؤ اُنھیں اگر خوبصورت ہوں اور اُنکا مال کھاؤ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ اور فتوے دیتا ہے قرآن ضعیف بیچاروں کے باب میں مِنَ الْوِلْدَانِ لا چھوٹے لڑکوں میں سے کہ لوگ اُنھیں میراث نہیں دیتے ہیں وَاَنْ تَقُوْمُوْا اور حکم کرتا ہے قرآن ساتھ اس بات کے کہ قائم رہو لِلْيَتٰمٰى واسطے یتیموں کے اُنکے مہر اور میراث میں بِالْقِسْطِ ساتھ عدل اور راستی کے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کرتے ہو تم بھلائی میں سے یتیموں اور لڑکوں وغیرہ کے باب میں فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق کہ خدا ہے بِهٖ عَلِيْمًا ۝ ساتھ اُسکے دانا اور اُسکی جزا دیگا یہ آیت نازل ہونے کا سبب لکھا ہو کہ ایک مرد اپنی زوجہ کو طلاق دینے کا بہانہ ڈھونڈھتا تھا اور زوجہ کو اپنے لڑکوں سے چونکہ محبت زیادہ تھی وہ اپنے شوہر سے جدا ہونے پر راضی نہ تھی اور کہتی تھی کہ تو مجھے طلاق نہ دے جہاں چاہے جا کہ میں نے تجھے بحل اور معاف کیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ محمد بن سلمہ کی بیٹی کو اُسکا شوہر رافع بن خدیج طلاق دینا چاہتا تھا وہ اپنے شوہر سے یہ بات کہتی تھی کہ تو مجھے نہ چھوڑ میں نے اپنی باری تیری دوسری زوجہ کو بخشدی حقتعالے نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ اور اگر کوئی عورت جانے اور دریافت کرے مِنْۢ بَعْلِهَا شوہر اپنے سے نُشُوْزًا انکار صحبت کا اَوْ اِعْرَاضًا یا انکار اُسکے پاس بیٹھنے اور اُس سے بات چیت کرنے سے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ تو کچھ گناہ نہیں اوپر اُنکے اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا یہ کہ مصالحہ کریں درمیان ایک دوسرے کے صُلْحًا ط ساتھ صلح کے یعنی میل کرلیں اسطرح کہ عورت اپنے مہر میں سے کچھ معاف کردے یا اپنی باری اُسکی دوسری بی بی کو دیدے اور شوہر قدیمی حقوق کو نگاہ رکھے اور اُسے اپنے سے جدا نہ کرے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ط اور صلح بہتر ہے خصومت اور مفارقت آرباب سیر اس بات پہ یہیں کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی سودہ بنت ربیعہ کو طلاق دی اور وہ اُس راہ پر جا بیٹھیں جدھر سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ہوتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وہاں پہونچے تو حضرت بی سودہ نے تضرع اور عاجزی سے کہا کہ یارسول اللہ میرے ساتھ

---

۵۱ راہ چلنا ۱۲ ۵۲ میں جانے والا ہوں طرف رب اپنے کے ۱۲ ۵۳ کھینچ لینا ۱۲ ۵۴ لے گیا بندہ اپنے کو ایک رات ۱۲

آپ رجعت کرلیں قسم خدا کی کہ مرد کی خواہش اور محبت میرے دل میں ہرگز نہیں رہی میں یہ چاہتی ہوں کہ کل قیامت کے دن آپ کے ازواج طاہرات کے زمرہ میں حشر کی جاؤں اور اپنی باری میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو بخشتی ہوں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی طرف رجعت کرلی اور اُنکی باری کے دن آپ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہنے لگے یہ آیت اُنکے قصہ میں نازل ہوئی وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ط اور حاضر کی گئی ہیں جانیں ساتھ بخل کے یعنی جانیں بخیلی کے ساتھ مخلوق ہیں اسی سبب سے ہے کہ شوہر اور زوجہ دونوں میں سے ہر ایک ساتھ مجامعت اور مروت میں بخل کرتا ہو وَاِنْ تُحْسِنُوْا اور اگر بھلائی کرنا اختیار کرو تم زندگی میں وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو تم انکار صحبت سے فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق کہ اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ ساتھ اُس چیز کے جو کرتے ہو تم احسان اور خصومت خبردار ہے وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اور نہیں استطاعت رکھتے ہو تم اے لوگو جو ایک عورت سے زیادہ رکھتے ہو اَنْ تَعْدِلُوْا یہ کہ عدل کرو اور راستی نگاہ رکھو بَيْنَ النِّسَآءِ درمیان عورتوں کے اسواسطے کہ البتہ عدل یہ ہو کہ کسی کی طرف زیادہ میلان نہو اور یہ متعذر ہے اور اسیواسطے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ازواج طاہرات میں تقسیم فرماتے تو عدل کا لحاظ رکھتے اور کہتے اے اللہ یہ تقسیم تو اُس چیز میں ہے جسکا میں مالک ہوں یعنی صحبت اور نفقہ میں اور جس چیز کا تو ہی مالک ہے میں نہیں ہوں اُسمیں مجھ سے مواخذہ نہ کر یعنی بعض کے ساتھ محبت میں جیسا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو سب بیبیوں سے زیادہ دوست رکھتے تھے وَلَوْ حَرَصْتُمْ اور اگر حرص کرو تم عدل کرنے میں اور اُسپر قادر ہو فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ پس نہ میلان کرو تم پورا میلان اُسکی طرف جو تمہیں محبوب اور مرغوب ہے یعنی [illegible] اپنی محبوبہ کی طرف زیادہ نہ جھک جاؤ اور میلان دل کو میلان فعل کے ساتھ اکٹھا نہ کرو کہ اگر ایسا ہو گا فَتَذَرُوْهَا تو چھوڑتے ہو تم اُس دوسری کو كَالْمُعَلَّقَةِ مانند اُس عورت کے جو محبوس ہو یعنی ایسی عورت نہ تو طلاق دی ہوئی ہوتی ہے اور نہ شوہر والی وَاِنْ تُصْلِحُوْا اور اگر درستی پر لے آؤ تم جو کچھ بگاڑے ہیں عورتوں کے امور تم نے زمانہ گذشتہ میں وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو زمانۂ آئندہ میں ویسے کام کرنے سے فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق کہ ہے اللہ غَفُوْرًا بخشنے والا پچھلے گناہ رَّحِيْمًا ۝ مہربان زمانہ آئندہ میں طاعت کی توفیق دینے کے ساتھ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا اور اگر جدا ہو جائیں ہر ایک اُن دونوں میں سے اپنے ساتھی سے طلاق کے سبب سے تو يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا بے پروا کر دیگا خدا ہر ایک کو مِّنْ سَعَتِهٖ ط اپنی بخشش سے جو وسیع ہے اور اپنی قدرت سے جو کامل ہو یعنی اللہ تسلی دیتا ہے ہر ایک کو یا اللہ ہر ایک کو بدلہ دیگا یعنی مرد کو دوسری زوجہ اور عورت کو دوسرا شوہر وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا اور ہے اللہ وسعت کے ساتھ بخشش کرنے والا اپنے بندوں پر حَكِيْمًا ۝ محکم کار افعال اور احکام میں وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہیں جواہر علوی وَمَا فِي الْاَرْضِ ط اور جو کچھ زمین میں ہیں کائنات سفلی وَلَقَدْ وَصَّيْنَا اور تحقیق کہ وصیت کی ہو ہم نے اور حکم دیا ہو ہم نے الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اُن لوگوں کو جنھیں دی ہے کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے یہود و نصاریٰ کو اور اُنھیں بھی جو اُنسے پہلے تھے وَاِيَّاكُمْ اور تمھیں بھی ہم وصیت کرتے ہیں اور حکم فرماتے ہیں اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ط یہ کہ پرہیز کرو خدا کے ساتھ شرک کرنے سے وَاِنْ تَكْفُرُوْا اور اگر کافر ہو جاؤ گے فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ پس تحقیق کہ واسطے اللہ کے ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمینوں میں ہے سب مخلوق اور مملوک اُسی کے ہیں پس تمہارے کفر اور گناہ سے خدا کا کچھ ضرر نہو گا جسطرح ایمان اور عبادت سے اُسے کچھ فائدہ نہیں ہوتا وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا اور ہے خدا بے نیاز اپنی سب خلق سے خلق اگر حکم مانے خواہ نہ مانے حَمِيْدًا ۝ تعریف کیا گیا بیچ ذات اپنی کے خلق اُسکی حمد اور تعریف کرے خواہ نہ کرے وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانوں میں ہے فرشتے اور ستارے وغیرہ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور

جو کچھ زمینوں میں ہے نباتات حیوانات جمادات وغیرہ وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہے اللہ وَكِيْلًا ○ کفایت کرنے والا بندوں کی مہمات کو
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اگر چاہے تو لے جائے خدا تمھیں اور فنا کرے اَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ اور لائے یعنی
پیدا کرے اوروں کو جو بڑے فرمانبردار ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک ایک مسلمان کی پیٹھ پر مارا
اور فرمایا کہ وہ لوگ یہ قوم ہے یعنی پارسا وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ○ اوپر فنا کرنے اور پیدا کرنے کے قادر مَنْ
كَانَ يُرِيْدُ جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے عمل سے ثَوَابَ الدُّنْيَا ثواب دنیا کا جیسے مجاہد مثلاً کہ جہاد غنیمت کے واسطے کریں فَعِنْدَ
اللّٰهِ پس پاس خدا کے ہے ثَوَابُ الدُّنْيَا ثواب دنیا کا اور یہ ثواب خسیس اور ناچیز ہے وَالْاٰخِرَةِ اور ثواب آخرت کا اور یہ ثواب
شریف اور عزیز ہے پس وہ چیز جو سب سے زیادہ خسیس اور ناچیز ہے اُسے کوئی کیوں طلب کرے اور جو چیز سب چیزوں سے زیادہ شریف اور
عزیز ہے اُس سے کیوں باز رہے اور اگر اشرف چیز کی طرف مائل ہوگا تو خسیس اور کمتر چیز اُسکے تابع ہوگی ہو واسطے کہ اگر مثلاً مجاہد خدا کے
واسطے جہاد کرے تو اُسکے واسطے آخرت میں اتنی نعمت ہے کہ دنیا کی غنیمت اُسکے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتی اور نہایت حقیر چیز ہے اور دنیا
کی غنیمت بھی اُسے ملے گی پس اصل کی طرف توجہ کرنا چاہیے کہ فرع تو خود اُسکے ساتھ لگی ہوئی ہے وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا اور ہے خدا سننے والا
19 ع 8 سب باتوں کا بَصِيْرًا ○ دیکھنے والا سب کاموں کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مومنوں کے كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ ہو جاؤ
قائم رہنے والے بِالْقِسْطِ ساتھ عدل کے یعنی عدالت کے مراسم قائم کرنے میں کوشش کرنے والے رہو شُهَدَآءَ لِلّٰهِ ہو جاؤ گواہ واسطے
خدا کے یعنی گواہی دو سچائی کے ساتھ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اگر چہ اوپر ذاتوں تمھاری کے وہ گواہی ہو اور اپنی ذات میں گواہی یہ ہے کہ
جو حق اُسکے ذمہ پر ہے اُسکا اقرار کرے تیسیر میں ابو العالیہ سے منقول ہے کہ انصار میں سے ایک مرد نے کہا کہ یارسول اللہ میرے باپ پر کسی کا حق ہے
اور میں اُسپر گواہ ہوں اور باپ کی مفلسی اور محتاجی فقط مجھے اُس گواہی سے باز رکھتی ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ گواہی سے باز رہو اگر چہ اپنی
ذاتوں پر گواہی دینا ہو اَوِ الْوَالِدَيْنِ یا ماں باپ پر وَالْاَقْرَبِيْنَ ج اور قرابت والوں پر اِنْ يَّكُنْ اگر ہو مشہود علیہ یعنی وہ شخص
جس پر گواہی دیگئی ہے یا مشہود علیہ اور مشہود لہ یعنی جسکے واسطے گواہی دیگئی ہے دونوں غَنِيًّا مالدار اَوْ فَقِيْرًا یا محتاج یعنی غنی کی حرمت
اور عزت اُسکی مالداری کی وجہ سے نہ کرو اور فقیر پر اُسکی محتاجی کی وجہ سے ترحم نہ کرو فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا قف پس اللہ بہت سزاوار اور بہت
مہربان ہے ساتھ اُن دونوں کے یعنی غنی اور فقیر کو اگر جانتا کہ اُنپر یا اُنکے واسطے گواہی دینا مصلحت نہیں ہے تو گواہی کا حکم ہی نہ فرماتا
فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى پس تم متابعت خواہش نفسانی کی نہ کرو اَنْ تَعْدِلُوْا ج یہ کہ جھک جاؤ جانب حق سے وَاِنْ تَلْوٗٓا اور اگر
پلٹوگے اپنی زبانوں کو سچی گواہی سے اَوْ تُعْرِضُوْا یا انکار کروگے گواہی دینے سے اور حق بات چھپاؤگے فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق
کہ خدا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اُسکے جو تم کرتے ہو عدل یا میل جانب حق سے خَبِيْرًا ○ خبردار اور تمھیں اُسکی جزا دے گا يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یہ خطاب مسلمانوں کی طرف ہے یا منافقوں سے یا اہل کتاب مومنوں کے ساتھ جو کہتے تھے
یارسول اللہ آپ کا اور قرآن اور موسیٰ اور عزیر اور زبور اور توریت کا فقط ہم ایمان رکھتے ہیں اور کسی رسول اور کتاب کا ایمان نہیں رکھتے
اور بعض مفسر کہتے ہیں کہ یہ خطاب کافروں سے بھی ہونا چاہیے مسلمانوں سے تو حق تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو دل اور
زبان سے اٰمِنُوْا ثابت رہو اپنے ایمان پر اور منافقوں سے فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو فقط زبان سے ایمان لاؤ دل سے
بھی اور اہل کتاب مومنوں سے فرماتا ہے کہ ایمان لائے ہو بعضی کتابوں اور رسولوں کا ایمان لاؤ سب کتابوں اور سب رسولوں کا اور کافروں سے

فرماتا ہو کہ ایمان لائے ہو لات و عُزّیٰ کا ایمان لاؤ بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَرَسُوْلِهٖ اور اسکے رسول کے کہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ اور ساتھ اُس کتاب کے جو نازل کی خدا نے عَلٰى رَسُوْلِهٖ اوپر رسول اپنے کے یعنی قرآن وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اور اُن کتابوں کا بھی اَنْزَلَ جو نازل کیں مِنْ قَبْلُ پہلے قرآن سے اور محققوں نے اس آیت کے یہ معنی کہے ہیں کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو دلیل کی روسے ایمان لاؤ کشف اور ظاہر ہو جانے کی وجہ سے یا ایمان لائے ہو تصدیق کی روسے ایمان لاؤ تحقیق کی راہ سے اور حضرت ولایت مآب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے منقول ہو کہ فرماتے تھے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا اس طرف اشارہ ہو کہ ہر بار پلک مارنے میں اس وجود بشری کی نفی کرنا چاہیئے اور حضرت واجب الوجود جل شانہٗ کا اثبات کرنا چاہیئے وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَّا یُقَاسُ بِهٖ ذَنْبٌ[1] اور حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہٗ سے منقول ہو کہ اُنھوں نے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا کے معنی میں فرمایا کہ پچاس برس ہوئے ایمان لانے میں اور ایمان تازہ کرنے میں اور ہنوز اُسی میں ہوں **مثنوی**

دمے بے حق زدن محض گناہ ہست — بخود مشغول گشتن کفر راہ است
تا ہر دم کشد پندار ہستی — سوِ ظلمت سرائے خود پرستی
خودی کفرست نفی خویش کن زود — کہ جز حق در حقیقت نیست موجود

وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی کافر ہوا ساتھ اللہ کے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور اُسکے فرشتوں کے وَكُتُبِهٖ اور اُس کی کتابوں کے وَرُسُلِهٖ اور اُسکے رسولوں کے وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخر کے فَقَدْ ضَلَّ پس تحقیق کہ وہ گمراہ ہوگیا ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا ○ گمراہ ہونا جو نہایت دور ہی مقصد سے اور بہت بعید ہو مقصود سے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے موسیٰ علیہ السلام کا یعنی یہود ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوگئے گوسالہ پوجنے کے سبب ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا پھر ایمان لائے اور توبہ کی پھر کافر ہو گئے عیسےٰ علیہ السلام کی شان میں اور اُنھیں قتل کرنے کا قصد کیا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا پھر زیادہ کیا اُنھوں نے کفر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکار کرکے اور اُن پر حسد کرنے کی وجہ سے لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ نہیں ہو اللہ کہ بخش دے اُنھیں اسواسطے کہ ہر کام کا اعتبار اُسکے خاتمہ پر ہو اور حق تعالیٰ نے جان لیا ہو کہ اُنکا خاتمہ کفر پر ہو وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا ؕ اور نہیں ہو کہ راہ دکھائے اُنھیں وہ حق کی طرف ہو بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بشارت دے منافقوں کو یہ بر سبیل تحکم ہو یا خبر دے بجائے بشارت بِاَنَّ لَهُمْ ساتھ اس بات کے کہ واسطے اُنکے ہو عَذَابًا اَلِیْمَاۙ ○ عذاب دکھ دینے والا نِ الَّذِیْنَ اور منافق وہ لوگ ہیں کہ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ پکڑتے ہیں کافروں کو اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ دوست بدون مسلمانوں کے اَیَبْتَغُوْنَ کیا چاہتے ہیں عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ نزدیک کافروں کی اُنکی دوستی سے عزت اور قوت فَاِنَّ الْعِزَّةَ پس تحقیق کہ عزت لِلّٰهِ جَمِیْعًا ؕ واسطے اللہ کے ہو سب اور جسے عزت ملتی ہو اُسی سے ملتی ہو اور اُس نے اپنے دوستوں کو عزت کا پروانہ دیا ہو وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ[2] وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ اور تحقیق کہ خدا نے بھیجا اوپر تمھارے اے مومنو فِی الْكِتٰبِ بیچ قرآن کے حق تعالیٰ نے مکہ معظمہ میں ایک آیت نازل فرمائی کہ قرآن میں جو لوگ بحث اور تکرار کریں اور اُن پر لوگ ٹھٹھا کریں اُنکے ساتھ نشست و برخاست نکرو اور وہ آیت یہ ہو وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ الآیہ یہاں مدینہ منورہ میں اُسکا ذکر فرماتا ہو اور ارشاد کرتا ہو کہ خدا نے قرآن میں یہ حکم بھیجا تھا کہ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ

[1] یعنی تیری ہستی گناہ ہو کہ نہیں قیاس کیا جاتا ہو ساتھ اسکے کوئی گناہ ۱۲
[2] اور واسطے اللہ کے عزت ہے اور اُسکے رسول کیواسطے اور مسلمانوں کے لیے ۱۲

بیشک جب سُنو تم اٰیٰتِ اللہِ آیتوں کو قرآن میں سے یُکفَرُ بِھَا کفر کیا جاتا ہی ساتھ اُنکے وَیُستَھزَ اُبِھَا اور ٹھٹھا کیا جاتا ہی ساتھ
اُنکے فَلَا تَقعُدُوا مَعَھُم پس نہ بیٹھو تم ساتھ کفر کرنے والوں کے اور ٹھٹھا کرنے والوں کے حَتّٰی یَخُوضُوا تا وقتیکہ بحث کریں
اور شروع کر دیں فِی حَدِیثٍ غَیرِہٖ زصلے بیچ بات کے سوا ٹھٹھے کے اِنَّکُم اِذًا تحقیق تم ہو جاؤ گے اُس وقت جب نشست برخاست
کرو گے ساتھ اُنکے مِّثلُھُم ط مانند اُنکے بیچ گناہ کے اسواسطے کہ تم اُن سے اعراض اور انکار کرنے پر قادر ہو اور باوجود اسکے اُنکی صحبت سے
راضی ہو اِنَّ اللہَ جَامِعُ المُنٰفِقِینَ تحقیق کہ اللہ جمع کرنے والا منافقوں کا ہی وَالکٰفِرِینَ اور کافروں کا فِی جَھَنَّمَ جَمِیعًا لا
بیچ دوزخ کے ان سب کو ۔ اِلَّذِینَ یَتَرَبَّصُونَ بِکُم ج وہ لوگ کہ انتظار کرتے ہیں ساتھ تمھارے خرابی واقع ہونے کی فَاِن
کَانَ لَکُم پس اگر ہو واسطے تمھارے فَتحٌ مِّنَ اللہِ فتح اور نصرت خدا کی طرف سے تو قَالُوا کہا منافقوں نے تمھیں اَلَم نَکُن
مَّعَکُم زصلے کیا نہ تھے ہم ساتھ تمھارے اور ہم نے مدد نہیں کی پس غنیمت میں سے ہمارا حصہ دیدو وَاِن کَانَ لِلکٰفِرِینَ نَصِیبٌ
اور اگر ہو واسطے کافروں کے حصہ لڑائی سے یعنی غلبہ مومنوں پر تو قَالُوا کہا اُنھوں نے کافروں کو اَلَم نَستَحوِذ عَلَیکُم کیا نہیں
غالب تھے ہم تم پر اور ہم قدرت رکھتے تھے کہ تمھیں قتل کر ڈالیں مگر ہم نے ہاتھ کھینچا وَنَمنَعکُم مِّنَ المُؤمِنِینَ اور رکھا ہم نے تم کو
یعنی ممنوع اور محفوظ کر دیا تمھیں مومنوں سے اس طرح پر کہ مومنوں کی مدد کرنے میں ہم نے سُستی کی اور اُنسے ایسی باتیں کہیں کہ وہ شکستہ دل
ہو گئے یہانتک کہ تم اُنپر غالب آئے پس ہمیں اپنی غنیمتوں میں شریک کر لو فَاللہُ یَحکُمُ بَینَکُم پس اللہ حکم کیا چاہتا ہی اے
مومنو تم میں اور منافقوں میں یَومَ القِیٰمَۃِ ط دن قیامت کے کہ خدا کے سوا اور کسی کو حکومت کا دعویٰ نہ ہو گا وَلَن یَّجعَلَ اللہُ اور ہرگز
نہ کرینگا اللہ اور ہرگز نہ دیگا لِلکٰفِرِینَ واسطے کافروں کے عَلَی المُؤمِنِینَ اوپر مومنوں کے قیامت کے دن سَبِیلًا ع کوئی حجت ع ۲۰
اور دلیل کہ اُس سے مسلمانوں کو ملزم کریں یا نہ دیگا دنیا میں منافقوں کو مسلمانوں پر غلبہ اِنَّ المُنٰفِقِینَ تحقیق کہ منافق لوگ یُخٰدِعُونَ
اللہَ مکر اور فریب کرتے ہیں اللہ کے دوستوں کے ساتھ اسلام ظاہر کر کے اور کفر چھپا کر وَھُوَ خَادِعُھُم ج اور اللہ جزا دینے والا ہی انھیں
اُنکے مکر اور فریب کی اور وہ جزا یہ ہی کہ قیامت کے دن منافقوں کو بھی نور دینگے جیسا مومنوں کو دیا ہو گا جب صراط پر قدم رکھیں گے تو مومنوں کا
نور باقی رہ جائے گا اور اُس نور میں مومن صراط پر سے گذر جائیں گے اور منافقوں کا نور صراط پہ غائب ہو جائیگا اندھیرے میں رہ جائینگے اُنکے
پانوں لغزش کھائینگے اور وہ دوزخ میں گر پڑینگے وَاِذَا قَامُوا اور جب اُٹھتے ہیں منافق اِلَی الصَّلٰوۃِ طرف نماز کے قَامُوا
کُسَالٰی لا اُٹھتے ہیں کاہل اور سُست جیسے کسی کام سے کراہت رکھتے ہیں اگر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے
کسی نے اُنھیں دیکھ لیا تو نماز پڑھ لیتے ہیں نہیں تو نہیں پڑھتے یُرَآءُونَ النَّاسَ دکھاتے ہیں اپنے تئیں لوگوں کو اور ریا کرتے ہیں تا کہ لوگ
جانیں کہ یہ مومن ہیں وَلَا یَذکُرُونَ اللہَ اور یاد نہیں کرتے اللہ کو اِلَّا قَلِیلًا لا مگر تھوڑا سا اور وہ بھی لوگوں کے سامنے تنہائی میں نہیں
یا زبان ہی سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور زبان کا ذکر دل کے ذکر کے بہ نسبت تھوڑا سا ہی اور قوت القلوب میں لکھا ہی کہ منافقوں کے ذکر کو
حق تعالےٰ نے تھوڑا اس اعتبار سے فرمایا کہ غیر خالص ہی بلکہ اُنھوں نے اُس ذکر کو طمع دنیا کے ساتھ ملا رکھا ہی اور دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہی
نہایت تھوڑا اور مختصر ہی اور خدا کا ذکر سب چیزوں سے بڑا ہی وَلَذِکرُ اللہِ اَکبَرُ اور منافق لوگ نقصان کرتے ہیں مُّذَبذَبِینَ اُس حال میں کہ
متحیر اور متردد ہیں بَینَ ذٰلِکَ صلے درمیان کفر اور ایمان کے لَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ نہ ساتھ مسلمانوں کے کہ انکے واسطے بھی ہو وہی جو کچھ
اُنکے لیے ہی وَلَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ ط اور نہ کافروں کے ساتھ ہیں کہ انپر ہو وہی جو اُنپر ہی وَمَن یُّضلِلِ اللہُ اور جسے گمراہ کرے اللہ

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ پس نہ تو پائیگا واسطے اُسکے راہ حق اور صواب کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مومنوں کے لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ نہ پکڑو کافروں کو اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ دوست بدون مومنوں کے اسواسطے کہ یہ منافقوں کا کام ہے کہ خدا کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہیں اَتُرِيْدُوْنَ کیا چاہتے ہو اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ یہ کہ دو تم اللہ کو عَلَيْكُمْ اوپر عذاب اپنے کے سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ دلیل کھلی ہوئی اور وہ کافروں کی دوستی ہے کہ عقوبت اور عذاب کا سبب ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ تحقیق کہ منافق فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ بیچ اخیر درجے نیچے کے ہیں دوزخ سے پس اُنپر کفار سے بہت زیادہ عذاب ہوگا اسواسطے کہ منافق دل کے کافر ہیں اور کفر کو مسلمانوں سے مکر و فریب اور ٹھٹھا کرنے کے ساتھ اکٹھا کیا ہے کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ منافقوں کو جب دوزخ میں جانے کا حکم ہوگا اور پہلے درجے میں پہونچیں گے تو مالک داروغۂ دوزخ کہے گا کہ اے دوزخ انھیں لے لے دوزخ کہے گی کہ مجھے زبان پر حکم ہے اور انکی زبان پر کلمہ جاری تھا ہر چند انھوں نے دل سے کلمہ نہیں کہا مگر میں انکے جلانے میں دخل نہیں کرتی اسیطرح ہر طبقہ میں منافقوں کو لائینگے اور آگ اُنھیں جلانے سے انکار ہی کریگی یہانتک کہ ساتویں طبقہ میں پہونچیں گے اُس طبقہ کی آگ کہے گی کہ میرا حکم دل پر ہے زبان پر نہیں لاؤ دیکھوں میں دل میں کیا نشان رکھتے ہیں چونکہ اُنکے دل میں نشان شرک کے سوا اور کچھ نہ ہوگا آگ اُنکے دل میں لپٹ جائیگی اور ابد الآباد عذاب ہی میں رہیں گے وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اور تو نہ پائیگا واسطے اُنکے نَصِيْرًا ۝ کوئی یار و مددگار کہ حمایت کرکے اُنھیں اس طبقہ سے نکالے اور سب منافق اسی عذاب میں ہیں گے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ جو توبہ کریں نفاق سے وَاَصْلَحُوْا اور درستی پر لائیں اُسے جو بگڑ گیا ہے اُنکا حال وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ اور مضبوط پکڑیں دین الٰہی کو اور سنت نبوی کو وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ اور خالص اور پاکیزہ کرلیں دین اپنا واسطے اللہ کے یعنی محض رضائے الٰہی کے واسطے عبادت کریں فَاُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ جو توبہ اور اصلاح اور اعتصام اور خلاص کی صفتوں سے موصوف ہیں مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ساتھ مومنوں کے ہونگے اور انھیں کے شمار میں رہینگے دو جہان میں وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور قریب ہے کہ دے اللہ مومنوں کو اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اجر بڑا اور یہ لوگ بھی انھیں شریک ہوں مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ کیا کرتا ہے اللہ ساتھ عذاب تمھارے کے یعنی کیوں عذاب کرے تمھیں اِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر کرو اُسکا ساتھ فرمانبرداری کے وَاٰمَنْتُمْ اور تصدیق کرو اُسکی وحدانیت کی تحقیق کی روسے یا ایمان لاؤ اس بات کا کہ تمھاری نجات اُسکے فضل پر ہے تمھارے شکر پر نہیں وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا اور ہے خدا ثواب دینے والا شاکروں کو عَلِيْمًا ۝ جاننے والا شکر اور ایمان کے حقوق لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ دوست نہیں رکھتا اللہ آشکارا کو بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ بُری بات کو اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ مگر آشکارا کرنا اُسکا جسپر ظلم کیا ہے اسواسطے کہ اُسے درست ہے کہ ظالم کی بُرائی آشکارا کرے یا اُسکی فریاد کرے اور لکھا ہے کہ ایک مرد مسافر نے ایک قوم سے ضیافت چاہی اُسے کسی نے کھانا نہ دیا اُس نے شکایت کرنا شروع کی جہاں جاتا اُس قوم کی بے مروتی کا حال زبان پر لاتا صحابہ نے اُسپر اس شکایت کے سبب سے غصہ کیا اُسکے عذر میں یہ آیت نازل ہوئی کہ مظلوم کو ظلم کی شکایت درست ہے وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا اور ہے خدا سننے والا مظلوم کی بات عَلِيْمًا ۝ جاننے والا ظالم کے ظلم کو اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اگر ظاہر کرو تم بھلائی اور طاعت کو اَوْ تُخْفُوْهُ یا پوشیدہ بجالاؤ اُسے اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ یا معاف کردو وہ بُرائی کہ تمھیں اُس بُرائی پر مواخذہ کرنا پہونچتا ہے فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق کہ خدا ہے عَفُوًّا معاف کرنے والا عاصیوں سے باوصف اُسکے کہ اُن سے انتقام لینے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے قَدِيْرًا قادر ظالموں کو عذاب کرنے پر اور معاف کرنے والوں کو ثواب دینے پر اس آیت میں مظلوموں کو معاف کرنے کی ترغیب اور تحریص ہے تاکہ اُنمیں اخلاق ربانی پیدا ہو جائیں یا یہ کہ فریاد کرنے کی اجازت رکھتے ہیں اور

الجزو السادس ۶

اُس سے درگذریں اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ تحقیق کہ جو لوگ کفر کرتے ہیں ساتھ خدا کے وَرُسُلِہٖ اور اُسکے رسولوں کے ساتھ
وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا اور چاہتے ہیں یہ کہ جدائی ڈالیں بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ درمیان خدا کے اور اُسکے رسولونکے اور کفر کریں ساتھ پیغمبرونکے وَیَقُوْلُوْنَ
نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ اور کہتے ہیں کہ ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ بعضے پیغمبروں کے وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ لا اور کفر کرتے ہیں ہم ساتھ بعضے اور وں کے اس سے یہود مراد ہیں کہ کہتے تھے ہم ایمان رکھتے
ہیں موسیٰ اور عزیر علیہما السّلام پر اور کفر کرتے ہیں ہم عیسیٰ علیہ السّلام اور محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا اور
چاہتے ہیں کہ پکڑیں بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۝ درمیان ایمان اور کفر کے ایک راہ اور حال یہ ہے کہ خدا کے ساتھ ایمان پورا نہیں ہوتا مگر اُسکے
رسولوں کی تصدیق کے سبب سے اُولٰٓئِکَ وہ لوگ جو کفر اور ایمان کے درمیان میں ایک راہ ڈھونڈھتے ہیں ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ وہ کافر ہیں حَقًّا ج
انکا کفر محقق ہوگیا ہے یعنی اپنے کفر میں کامل ہیں اور اُنھیں کسی طرح مومن نہیں کہہ سکتے اسواسطے کہ جو ایمان اُنھیں حاصل ہے وہ معتبر نہیں وَاَعْتَدْنَا
لِلْکٰفِرِیْنَ اور تیار کیا ہے ہم نے واسطے کافروں کے عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝ عذاب رسوا اور ذلیل کرنے والا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو
لوگ کہ ایمان لائے ہیں بِاللّٰہِ ساتھ خدا کے وَرُسُلِہٖ اور اُسکے رسولوں کے ساتھ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا اور نہیں جدائی کی اُنھوں نے
بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ درمیان کسی کے اُنمیں سے ایمان میں بلکہ سب کا ایمان لائے اُولٰٓئِکَ وہ لوگ حقیقی مسلمان ہیں سَوْفَ
یُؤْتِیْھِمْ بکرنے نُؤتیھم پڑھا ہے یعنی قریب ہے کہ دیں ہم اور حفص نے یُؤْتِیْھِمْ پڑھا ہے یعنی خدا دے اُجُوْرَھُمْ اجر اُنکے اپنے وعدہ کے موافق
ع ۲۱ ۱۱ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا اور ہے اللہ بخشنے والا اُنکے گناہ رَّحِیْمًا ۝ مہربان کہ اُنکی نیکیاں دونی کردے اکثر تفسیروں میں لکھا ہے کہ علماء یہود جیسے
کعب بن اشرف اور فخاص بن عازوراء اور انکے مثل جناب رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے کہ اگر تو سچ کہتا ہے کہ پیغمبر
ہے تو ایک ہی بار آسمانی خط میں لکھی ہوئی کتاب لا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السّلام توریت لائے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی یَسْئَلُکَ اَھْلُ
الْکِتٰبِ سوال کرتے ہیں تجھ سے اہل کتاب یعنی درخواست کرتے ہیں اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْھِمْ یہ کہ تو تارے تو اوپر اُنکے کِتٰبًا مِّنَ
السَّمَآءِ کتاب آسمان سے ایکہی بار جیسے توریت یا کتاب لکھی ہوئی آسمانی خط میں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی لوحیں یا ایسی کتاب جسے
ہم اُترتے دیکھیں یا ہم میں سے ہر ایک کے نام پر کتاب لا کہ اُسمیں یہ لکھا ہو کہ تو رسول خدا ہے چونکہ یہ درخواست عیب جوئی کی راہ سے تھی قبول نہوئی اور حقتعالےٰ
حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تسلّی فرماتا ہے کہ انکے سوال سے تم رنجیدہ نہو فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓی پس تحقیق کہ اُنھوں نے یعنی بنی اسرائیل
نے کہ یہ لوگ بھی اُنھی میں سے ہیں درخواست کی ہے موسیٰ سے اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ بہت بڑی اس سے وہ درخواست اُسوقت کی تھی جب حقتعالےٰ
کا کلام سُنا فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰہَ جَھْرَۃً پس کہا اُنھوں نے کہ دکھا دے ہمیں خدا کو ظاہر میں فَاَخَذَتْھُمُ الصّٰعِقَۃُ پس پکڑا اُنھیں
بجلی نے یعنی آسمان سے ایک آگ آئی اور اُس نے اُنھیں جلا دیا بِظُلْمِھِمْ بسبب اُنکے ظلم کے یعنی اُنکے سوال محال کے سبب سے کہ دنیا میں خدا
کو دیکھنے کی درخواست کی ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ پھر پکڑا اُنھوں نے گوسالہ کو خدائی کے ساتھ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْھُمُ الْبَیِّنٰتُ
بعد اس سے کہ آئے تھے اُنکے سامنے معجزے موسیٰ علیہ السّلام کے فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِکَ ج پھر معاف کردیا ہم نے اُن سے یہ گناہ اس سبب سے
کہ اُنھوں نے توبہ کی وَاٰتَیْنَا مُوْسٰی اور دیا ہم نے موسیٰ کو سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا تسلط ظاہر اُن پر کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے
کہا کہ جو گوسالہ کو پوجتے ہیں اُنھیں قتل کرڈالو اُنھوں نے فرمانبرداری کی وَرَفَعْنَا فَوْقَھُمُ الطُّوْرَ اور اُٹھایا ہم نے اوپر اُنکے طور کو
بِمِیْثَاقِھِمْ واسطے اسکے کہ عہد و پیمان قبول کریں اور اُنھوں نے وہ عہد و پیمان قبول کیا اور قبول کرنے کے بعد توڑ ڈالا وَقُلْنَا لَھُمُ
ادْخُلُوا الْبَابَ اور کہا ہم نے اُنھیں یوشع علیہ السّلام کی زبان سے کہ آئیں شہر اریحا کے دروازہ میں سُجَّدًا ایسے حال میں کہ

سجدہ کرنے والے ہوں اور اُنھوں نے اس حکم سے انکار کیا وَقُلْنَا لَهُمْ اور کہا ہم نے اُن سے حضرت داؤد علیہ السّلام کی زبان سے کہ لَا تَعْدُوْا ظلم نہ کرو اور حد سے نہ گذرو فِي السَّبْتِ بیچ ہفتہ کے دن کے یعنی اس دن کسب اور کمائی نہ کرو اور مچھلی نہ پکڑو اُنھوں نے اس امر سے بھی تجاوز کیا وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ اور لیا ہم نے اُن سے اس ہر ایک حکم میں مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ عہد و پیمان مضبوط فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ پس بسبب توڑنے اُنکے کے عہد اپنے کو کیا ہم نے اُنکے ساتھ جو کچھ کیا لعنت اور مسخ اور اقسام کے عذاب وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اور بجہت کفر اُنکے کے ساتھ توریت یا ساتھ قرآن کے وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ اور بسبب قتل کرنے اُنکے کے پیغمبروں کو بِغَيْرِ حَقٍّ ناحق وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ اور بسبب کہنے اُنکے کے دل ہمارے ظرف ہیں علوم کے یعنی علم سے بھرے ہوئے ہیں اور کسی کے علم کی ہمیں احتیاج نہیں یا دل ہمارے غلاف میں ہیں اور محمدؐ کی بات نہیں سمجھتے جو یہ کہتے ہیں ایسا نہیں بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بلکہ مُہر کردی ہے اللہ نے اُنکے دلوں پر بِكُفْرِهِمْ بسبب کفر اور انکار اُنکے کے اور علم سے آڑ میں کر دیا ہے اور آیات میں غور اور نصیحتوں میں فکر کرنے کی توفیق کی امداد اُن سے منقطع کرلی ہے فَلَا يُؤْمِنُوْنَ پس ایمان نہیں لاتے ہیں اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مگر تھوڑے لوگ جیسے عبد اللہ بن سلام اور اُنکے یار رضی اللہ عنہم یا تھوڑے آدمیوں کا ایمان غیر معتبر ہے وَّبِكُفْرِهِمْ اور اُنکی عقوبت بسبب کفر اُنکے کے ہے جو اُنھوں نے عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ کیا وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ اور بسبب کہنے اُنکے کے اوپر مریم کے بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ البتان بڑا کہ زنا کا اتہام تھا وَّقَوْلِهِمْ اور بسبب کہنے اُنکے کے کہ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ ہم نے قتل کر ڈالا مسیح عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عیسیٰ بیٹے مریم کے رَسُوْلَ اللّٰهِ ج کہ رسول اللہ کا ہے یہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ کا وصف کرتا ہے یہود کا قول نہیں وَمَا قَتَلُوْهُ اور نہیں قتل کیا اُنھوں نے اُسے وَمَا صَلَبُوْهُ اور نہ سولی دی اُنھوں نے اُسے وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ اور لیکن مشتبہ ہوا اُنپر اور شبہہ ڈالا گیا واسطے اُنکے اُسوقت جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی شبیہ اُنکے سردار یہودا نام پر پڑی اور یہ قصہ سورۂ آل عمران میں ذکر ہو چکا ہے وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ اور تحقیق کہ جن لوگوں نے اختلاف کیا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی شان میں لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ البتہ شک اور تردد میں تھے اُس قتل سے اسواسطے کہ جب اُنھوں نے اپنے سردار کو دار پر چڑھا دیا یہ جانکر کہ یہی عیسیٰ ہے اور پھر اپنے سردار کو ڈھونڈھنے لگے جب کچھ پتا نہ پایا تو مضطرب اور متردد ہوئے کہ اگر جسے ہم نے سولی دی یہ عیسیٰ ہے تو ہمارا سردار کہاں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی شبیہ یہودا کے چہرے ہی پر پڑی تھی اور بدن پر نہیں دوسرے دن وہ لوگ آئے اور مقتول کو لائے اور دیکھا تو بولے کہ منھ تو عیسیٰ کا ہے اور بدن ہمارے سردار کا ہے مَا لَهُمْ بِهٖ نہیں یہود کو ساتھ عیسیٰ اور اُسکے قتل مِنْ عِلْمٍ علم میں سے کچھ بھی اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ج مگر یہ کہ پیروی گمان کی کرتے ہیں وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ اور نہیں قتل کیا اُنھوں نے عیسیٰ کو یقینًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ بلکہ اُٹھا لیا اُسے خدا نے اور محل کرامت پر لے گیا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا اور ہے اللہ غالب بیچ اُس چیز کے جو وہ چاہتا ہے حضرت عیسیٰ کو اُٹھا لیا اور یہود سے انتقام لینا حَكِيْمًا ۝ حکم کرنے والا ساتھ لعنت یہود کے یا تدبیر کرنیوالا حکمت کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی مہم میں وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور نہیں ہے اہل کتاب میں سے کوئی اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ مگر یہ کہ ایمان لائیگا ساتھ عیسیٰ علیہ السّلام کے قَبْلَ مَوْتِهٖ ج پہلے موت اپنی سے وہ ایمان موت معائنہ کرنے کے وقت ہوتا ہے کہ اُسے ایمان یاس کہتے ہیں اور وہ ایمان کچھ فائدہ نہیں رکھتا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اہل کتاب حضرت عیسیٰ کا ایمان حضرت عیسیٰ کی موت کے قبل لائینگے اور وہ اسوقت ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان سے اُتریں گے اور دجال کو قتل کر ڈالیں گے تو سب اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا ایمان لائیں گے اور یقین جانیں گے کہ وہ پیغمبر تھے اور حضرت عیسیٰ اہل کتاب کو دین اسلام کی طرف بلائیں گے اور مختلف ملتیں لوگوں میں سے اُٹھ جائینگی

اور ملت اسلام کے سوا اور کوئی ملت نہ رہیگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے حضرت سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب اور سنت کے
موافق عمل کرینگے اور چالیس برس زمین پر رہیں گے پھر انتقال کریں گے اور مسلمان اُنپر نماز پڑھیں گے وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ اور دن قیامت کے يَكُونُ
ہوگا عیسےٰ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝ ج اوپر اُنکے یعنی اہل کتاب کے گواہ یعنی یہود پر تکذیب کی گواہی دینگے اور نصارے پر اس بات کی گواہی دینگے
کہ انھوں نے انھیں خدا کا بیٹا کہا ہو فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا پس بسبب ظلم کے جو واقع ہوا اُن سے جو دین یہودیت پر متدین رہے
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ حرام کردیے ہم نے اوپر اُنکے طَيِّبَاتٍ کھانے پاکیزہ یعنی پرندا در سب جانور أُحِلَّتْ لَهُمْ جو اُنپر حلال تھے حرام
ہوگئے اور اسکی تفصیل انشاء اللہ تعالے سورہ انعام میں آئیگی وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ اور بسبب باز رکھنے اور منع کرنے اُنکے کے ساتھ راہ خدا سے
كَثِيرًا ۝ لا بہتوں کو لوگوں میں سے یعنی اُنھوں نے توریت کے حکم اور ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت میں تحریف کر دی اور لوگوں سے
کہنے لگے کہ اس شخص کا ایمان نہ لاؤ اسواسطے کہ یہ وہ پیغمبر نہیں جسکا وعدہ کیا گیا ہے وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا اور بسبب لینے اُنکے کے سود کو
وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ حال آنکہ تقیینی منع کیے گئے ہیں سود لینے سے توریت میں وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ اور بسبب کھانے اُنکے کے
مال لوگوں کا بِالْبَاطِلِ ط ساتھ رشوت اور غصب اور سب حرام طور وغیرہ وَأَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہے ہم نے لِلْكَافِرِينَ واسطے کافروں کے
مِنْهُمْ بنی اسرائیل میں سے عَذَابًا أَلِيمًا ۝ عبہ عذاب جسمیں بہت درد دکھ ہو لَّٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ لیکن راسخ لوگ بیچ علم کے
یعنی وہ لوگ جو علم شریعت سیکھتے ہیں اور اخلاص کے ساتھ عمل میں لاتے ہیں مِنْهُمْ بنی اسرائیل میں سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اُسکے یار
وَالْمُؤْمِنُونَ اور مومن لوگ مہاجر اور انصار میں سے يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ایمان لاتے ہیں ساتھ اُس چیز کے جو نازل کیگئی
ہے طرف تیرے یعنی قرآن وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ اور ساتھ اُس چیز کے جو نازل کیگئی پہلے تجھ سے یعنی سب کتب ربانی وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ
اور ایمان لاتے ہیں ساتھ ادا کرنے والوں اور قائم کرنے والوں نماز کے یعنی انبیا علیہم السّلام کے کہ سب کی شریعتوں میں نماز مقرر تھی وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
اور دیبے والے زکوٰۃ کے وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ اور ایمان لانے والے ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور ساتھ روز آخر کے کہ
قیامت کا دن ہے أُولَٰئِكَ جو لوگ تصدق اور تصدیق کرنے والے ہیں سَنُؤْتِيهِمْ قریب ہے کہ دیں ہم اُنھیں أَجْرًا عَظِيمًا ۝ ع اجر ع ۲۲
بڑا کہ رضائے الٰہی کی دولت اور بقائے الٰہی کی سعادت ہے إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ تحقیق کہ وحی بھیجی ہم نے طرف تیرے اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ جیسے وحی بھیجی ہم نے طرف نوح کے کہ آدم ثانی اور شیخ المرسلین ہے پہلے جس نے کافروں کو خوف دلایا
اور جسکی دعا سے اُسکی اُمت ہلاک ہوئی وہ حضرت نوح علیہ السّلام ہیں، اور بعضوں نے کہاہے کہ یہ بات اہل کتاب کا جواب ہے کہ کہتے تھے ایک ہی بار
کتاب لاؤ حقتعالیٰ فرماتا ہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی میں تمہارا کام حضرت نوحؑ کا سا ہو وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ج اور پیغمبروں کے
پیچھے اُسکے جیسے حضرت ہود حضرت صالح حضرت شعیب علیہم السلام وَأَوْحَيْنَا اور وحی بھیجی ہم نے إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ
وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ طرف ابراہیم اور اُنکے دونوں بیٹوں اور پوتوں کے اور یعقوب علیہ السّلام کے فرزندوں کی طرف وَعِيسَىٰ وَ
أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ یہ سب پیغمبر النَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ میں داخل ہیں مگر ذکر کرنا اُنکی تخصیص انکی تفضیل اور تعظیم کی وجہ سے ہے
اسواسطے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام انبیاء اولوالعزم میں پہلے ہی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام صاحب شریعت ہیں اور اُنکی شریعت ناسخ ہو اور
باقی انبیا صاحب شرافت اور مشاہیر میں سے ہیں وَآتَيْنَا دَاوُودَ اور عطا کی ہم نے داؤد کو زَبُورًا ۝ ج ایک کتاب کہ اُسکا نام زبور تھا اور
اسمیں حق تعالےٰ کی حمد و ثنا تھی فقط اور امر و نواہی کچھ نہ تھے بلکہ حضرت داؤدؑ کی شریعت وہی توریت کی شریعت تھی وَرُسُلًا اور بھیجا ہم نے

رسولوں کو کہ قرآن میں قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ تحقیق کہ نام لیے ہیں ہم نے اُنکے اور اُنکے قصے تجھ پر ظاہر کیے ہیں مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے
جیسے حضرت یوسفؑ حضرت زکریاؑ حضرت یحییٰؑ حضرت الیاسؑ حضرت الیسعؑ حضرت عزیر علیہم السلام وغیرہ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ
اور رسول کہ اُنکی خبر ہم نے تیرے پاس نہیں بھیجی اور اُنکے نام تم پر ہم نے نہیں ظاہر کیے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى اور کلام کیا اللہ نے ساتھ موسیٰ
کے تَكْلِيْمًا ج کلام کرنا بے واسطہ اور مراتب وحی میں یہ نہایت کا مرتبہ ہے اور اگر حضرت موسیٰ کے ساتھ یہ کلام کرنا کوہ طور پر تھا تو حضرت
سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خلوت خانۂ نور میں ہوا فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ حضرت موسےٰ کے اس کلام سے تمام بنی اسرائیل
کو خبر ہوئی اور ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس وحی سے کسی عارف اور کامل نے بے تعلیم محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اطلاع نہیں پائی ہے

موسیٰ بطور اگرچہ سخن گفت باخدا
بالائے عرش پایۂ طور محمدؐ ست

اور بھیجا ہم نے رُسُلًا رسولوں کو مُبَشِّرِيْنَ خوشخبری دینے والے اہل ایمان کو وَمُنْذِرِيْنَ اور ڈرانے والے کافروں اور منافقوں کو
لِئَلَّا يَكُوْنَ تاکہ نہو لِلنَّاسِ واسطے لوگوں کے عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ اوپر اللہ کے کوئی حجت بَعْدَ الرُّسُلِ بعد بھیجنے رسولوں کے
یعنی لوگ یہ نہ کہیں کہ ہمارے پاس پیغمبر نہیں آئے جو ایمان کی طرف ہمیں بلاتے اور شرک سے باز رکھتے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا اور ہے اللہ غالب
بیچ اُس چیز کے جو چاہی اُس نے رسولوں کے بھیجنے سے حَكِيْمًا ۝ محکم کار بیچ اُس چیز کے جو اُس نے تدبیر کی امر نبوت میں اور حکمت کی
رعایت فرمائی ہر پیغمبر کو ایک نوع وحی اور اعجاز کے ساتھ خاص کرنے میں لکھا کہ روسا کفار کی ایک جماعت حضرت سید مختار صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی اور اُن کفار نے عرض کی کہ یا محمدؐ ہم نے علما یہود سے تیرے دین اور آئین کا حال پوچھا اور تیری نبوت اور کتاب کا
استفسار کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم اُسے نہیں پہچانتے اور اُس کا ذکر ہماری کتاب میں نہیں ہے اس گفتگو کے ساتھ ہی کچھ یہود حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
مجلس میں آئے حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم خدا کی تم جانتے ہو کہ میں رسول خدا ہوں وہ بولے ہم نہیں جانتے اور کچھ گواہی نہیں
رکھتے آیت نازل ہوئی کہ یہ عداوت کے سبب سے گواہی نہیں دیتے لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ مگر خدا گواہی دیتا ہے اور تیری نبوت بیان کرتا ہو بِمَا
اَنْزَلَ اِلَيْكَ ساتھ اُس چیز کے جو نازل کی ہے طرف تیرے کہ وہ قرآن ہے کھلا ہوا معجزہ اور دلالت کرنے والا نبوت پر اَنْزَلَهٗ نازل کیا
قرآن بِعِلْمِهٖ ج خاص ساتھ علم خاص کے اور مخصوص ہے ساتھ علم خاص کے اور وہ علم ہے قرآن نازل کرنے کا ایسے نظم پر جسکے مثل لانے
میں ارباب بلاغت عاجز آجائیں وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں تیری نبوت پر وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ حب
اور بس ہے خدا گواہ اُس پر اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہو گئے تیری نبوت سے یعنی یہود وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور باز رکھا اُنھوں نے لوگوں کو راہ خدا سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت چھپا کر اور بدل کے قَدْ ضَلُّوْا تحقیق کہ گمراہ ہو گئے وہ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝
گمراہی نہایت درجہ کو پہونچی ہوئی اسواسطے کہ گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کو اُنھوں نے اکٹھا کر لیا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جن لوگوں
نے چھپایا حق بات کو کہ وہ نبوت ہے وَظَلَمُوْا اور ظلم کیا اُنھوں نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُنکی نبوت سے انکار کر کے یا لوگوں پر ظلم کیا
راہ حق سے اُنھیں باز رکھ کر لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ نہیں ہے خدا کہ بخش دے اُنھیں وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ اور نہ راہ دکھائیگا اُنھیں
طَرِيْقًا ۝ کوئی راہ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ مگر راہ دوزخ کی کہ وہ دوزخ میں چلے جائیں خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط
ہمیشہ رہنے والے ہونگے اُسمیں ہمیشہ وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے یہ حکم اُنکے دوزخ میں داخل ہونے اور ہمیشہ رہنے کا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

لہ یس وحی پہونچائی طرف بندے اپنے کے جو پہونچائی ۱۲۔

اور خدا کے آسمان یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ تحقیق کہ آیا ہے اور تمہارے رسول بِالْحَقِّ ساتھ حق بات کے
کہ وہ کلمۂ شہادت ہے یا قرآن مِنْ رَّبِّكُمْ پاس سے رب تمہارے کے فَاٰمِنُوْا پس ایمان لاؤ اُسکا خَیْرًا لَّكُمْ ط ایمان کہ وہ
خیر اور بہتر ہوگا واسطے تمہارے وَاِنْ تَكْفُرُوْا اور اگر کافر ہو گے فَاِنَّ لِلّٰهِ پس تحقیق کہ واسطے اللہ کے ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ط جو کچھ ہے بیچ آسمانوں اور زمینوں کے تو تمہارے کفر سے وہ کچھ نقصان نہ اُٹھائیگا جیسے تمہارے ایمان سے کچھ فائدہ نہ پائے گا
وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلِیْمًا جاننے والا تمہارا احوال حَكِیْمًا ۝ حکم کرنے والا تمہارے باب میں یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ یہ خطاب یہود و نصاریٰ
کی طرف ہے حقتعالےٰ اُن سے فرماتا ہے لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ نہ غلو کرو تم اپنے دین میں یہود کو تو فرماتا ہے کہ عزیز کی مدح میں تم غلو نہ کرو اس
طور پر کہ عزیز کو ابن اللہ کہتے ہو اور عیسیٰ کی برائی اور مذمت میں غلو کرتے ہو یہاں تک کہ اُسے بدکار عورت کا بیٹا کہتے ہو اور نصاریٰ سے
فرماتا ہو کہ تم عیسےٰ کی تعریف میں غلو نہ کرو اس درجہ کہ اُسے خدا کا بیٹا کہو وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اور تم میں سے کوئی نہ کہے خدا پر
اِلَّا الْحَقَّ ط مگر جو حق بات ہو اور حق یہ ہو کہ عزیز اور عیسیٰ خدا کے بیٹے نہیں ہیں بلکہ اُسکے بندے ہیں اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ
سوا اسکے نہیں کہ عیسیٰ مسیح بیٹا مریم کا رَسُوْلُ اللّٰهِ رسول اللہ کا ہو وَكَلِمَتُهٗ ج اور کلمہ اُسکا ہو مفسروں نے کہا ہو کہ کلمہ سے وہ خوشخبری مراد
ہے جو حضرت مریم کو ہوئی تھی کہ تیرے لڑکا پیدا ہوگا بے کسی مرد کے ہاتھ لگائے ہوئے اَلْقٰىهَآ پہونچا دیا اُس کلمہ کو اللہ نے اِلٰى مَرْیَمَ
طرف مریم کے یعنی بشارت دی اُنھیں وَرُوْحٌ مِّنْهُ ز اور عیسیٰ صاحب روح ہو وہ روح جو حقتعالےٰ سے بے واسطہ اسباب صادر ہوئی
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ نف پس ایمان لاؤ ساتھ خدا کے اور اُسکے رسولوں کے یہ خطاب خاص نصاریٰ سے ہو کہ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ط اور
نہ کہو کہ ہمارے خدا تین ہیں اور بعضے نصاریٰ کا اعتقاد یہ تھا کہ تین خدا ہیں اللہ عیسیٰ مریم اور بعضے نصاریٰ اس بات پر تھے کہ اللہ تین چیزوں سے
عبارت ہو اقنوم الاب یعنی باپ کی ذات اور اقنوم الابن یعنی علم اور اقنوم الحیوٰۃ یعنی روح القدس اور انھیں قدیم ثلثہ کہتے تھے حق تعالےٰ نے فرمایا
اِنْتَهُوْا باز رہو تثلیث سے خَیْرًا لَّكُمْ ط باز رہنا کہ بہتر ہو واسطے تمہارے اِنَّمَا اللّٰهُ سوا اسکے نہیں کہ اللہ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط اکیلا معبود ہو
یعنی یگانہ ہو اپنی ذات میں کہ تعدد کسی وجہ سے اُسمیں ممکن ہی نہیں ہو سُبْحٰنَهٗۤ یاد کرتے ہیں ہم اُسے پاکی کے ساتھ یاد کرنا اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ م وقف لازم
اس بات سے کہ اُسکے بیٹا ہو لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط واسطے اُسکے ہو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب اُسی کے مخلوق
ہیں اور مخلوق خالق کے مانند نہیں ہوتا اور بیٹے کو باپ کے مثل ہونا چاہیے پس اہل آسمان اور اہل زمین اُسکی اولاد نہیں ہیں وَكَفٰى بِاللّٰهِ
وَكِیْلًا ۝ اور بس ہو اللہ کفایت کرنے والا بندوں کی مہمات کو یعنی بندوں کی حفاظت کرنے والا اور بندوں کے کام بنانے والا یہ تنبیہ اور ۲۳ ع ۹
آگاہ کرنا ہو اس بات پر کہ حق تعالےٰ صاحب اولاد ہونے سے مستغنی ہو اسواسطے کہ بیٹا باپ کے مہمات کو کفایت کرنے کے واسطے چاہیے اور
حق تعالےٰ تو حفاظت اشیا کے ساتھ خود قائم ہو اور کافی امور ہو اور مستغنی ہو یار اور مددگار سے حدیث میں ہو کہ نجران کے نصاریٰ نے کہا کہ محمدؐ
کیوں عیسیٰ کو عیب لگاتا ہو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں کیا کہتا ہوں عیسیٰ کو جسے تم اُنکی شان میں عیب جانتے ہو وہ بولے کہ تم
کہتے ہو کہ عیسیٰ خدا کا بندہ ہو اور بندگی عیب ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی بندگی عیب اور عار نہیں اور کسی نے اُسے عیب
نہیں گنا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے موافق یہ آیت نازل ہوئی کہ لَنْ یَّسْتَنْكِفَ الْمَسِیْحُ ننگ و عار نہ رکھے گا عیسےٰ
اَنْ یَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ اس بات سے کہ وہ بندہ ہو اللہ کا اور چونکہ ملائکہ کی پرستش کرنے والے بھی ملائکہ کو خدا کے فرزند جانتے تھے تو
حق تعالےٰ فرشتوں کا بندہ ہونا بھی ثابت کرتا ہے اور کہتا ہو کہ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ط اور نہ اُسکی بندگی سے عار رکھینگے یعنی ملائکہ جو بارگاہ

ربوبیت کے مقرب ہیں معالم میں ہو کہ یہ ملائکہ حاملان عرش ہیں انھی کو ملائکہ پرست خدا کا فرزند جانتے تھے اور انوار میں ہو کہ یہ ملائکہ کرّ دبی ہیں عرش
کے گرد وَمَنْ یَّسْتَنْکِفْ اور جو کوئی عار رکھتا ہو عَنْ عِبَادَتِهٖ عبادت سے خدا کی وَیَسْتَکْبِرْ اور سرکشی کرتا ہے اُس سے فَسَیَحْشُرُهُمْ
پس قریب ہے کہ حشر کریں ہم اُنھیں یعنی ننگ عار رکھنے والوں کو اِلَیْهِ اپنی طرف جَمِیْعًا ۝ اُن سب کو تاکہ جزا اور مکافات اُنھیں پہونچائیں
فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پس لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے عمل نیک کیے فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ
پس پورے دیگا اللہ اجر اُنکے جو وعدے کیے ہیں وَیَزِیْدُهُمْ اور زیادہ بھی کریگا اُنکی جزا پر مِّنْ فَضْلِهٖ فضل اپنے سے وَاَمَّا الَّذِیْنَ
اسْتَنْکَفُوْا وَاسْتَکْبَرُوْا اور لیکن وہ لوگ جنھوں نے اللہ کی عبادت سے ننگ و عار اور سرکشی کی ہو فَیُعَذِّبُهُمْ پس عذاب کریگا اُنھیں
عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ عذاب دردناک وَّلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ اور نہ پائیں گے واسطے اُنکے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے وَلِیًّا
کوئی دوستدار وَّلَا نَصِیْرًا ۝ اور نہ کوئی یار مددگار یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اے آدمیو قَدْ جَآءَکُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس بُرْهَانٌ
مِّنْ رَّبِّکُمْ دلیل پاس سے رب تمھارے کے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یا اُنکے معجزات یا دین اسلام وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْکُمْ اور نازل
کیا ہم نے طرف تمھارے نُوْرًا مُّبِیْنًا ۝ نور ظاہر کہ قرآن ہو فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ پس وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھ خدا کے
وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ اور مضبوط پکڑا اُسکی کتاب کو یا اُسکے ساتھ پناہ لی اُنھوں نے وسوسۂ شیطان سے فَسَیُدْخِلُهُمْ اُس قریب ہے کہ داخل
کرے انھیں فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ بیچ ثواب کے جو اُنکے ایمان کے مقابلہ میں مقرر ہوا وَفَضْلٍ اور زیادتی کے اُس ثواب پر محض اپنے
فضل اور احسان سے وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ اور دکھائیگا اُنھیں اپنی طرف یا اُس چیز کی طرف جو وعدہ کی ہو صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝
راہ سیدھی کہ اسلام اور طاعت ہے دنیا میں اور راہ جنت کی عقبےٰ میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا اور حضرت
سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے واسطے تشریف لائے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس مال ہو اور میں کلالہ ہوں یعنی
نہ میرے والدین ہیں نہ اولاد کوئی بہنیں ہیں پس میں اپنا مال بہنوں کو کیونکر تقسیم کروں تو یہ آیت نازل ہوئی یَسْتَفْتُوْنَکَ فتوے
پوچھتے ہیں تجھ سے کلالہ کی میراث میں قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ کہہ کہ خدا حکم کرتا ہے فِی الْکَلٰلَةِ بیچ میراث کلالہ کے کہ اِنِ امْرُؤٌا
هَلَکَ اگر کوئی مرد مرے ایسا مرد کہ لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ نہ ہو واسطے اُسکے کوئی فرزند یعنی بیٹا اسواسطے کہ اگر بیٹی ہو گی تو بہن کو درجہ
وراثت سے ساقط نہیں کرتی وَّلَهٗۤ اُخْتٌ اور ہو واسطے اُسکے ہو ایک بہن فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَکَ پس واسطے بہن کے نصف اُس
مال کا ہو جو چھوڑا وَهُوَ یَرِثُهَاۤ اور وہ مرد میراث لیتا ہے بہنوں کی اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهَا وَلَدٌ اگر نہ ہو اُسکی بہن کے
کوئی فرزند اگر میراث سے کل مال مُراد ہو تو فرزند سے بیٹا مُراد ہو خواہ بیٹی یعنی کچھ نہ ہو اور اگر کل مال مراد نہیں تو فرزند سے بیٹا ہی
مُراد ہو گا کہ بیٹا نہ ہو اسواسطے کہ بیٹی اپنی ماں کے بھائی کو محجوب نہیں کرتی فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ پس اگر ہوں بہنیں اُس مرد کی دو
فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ پس واسطے اُنکے دو تہائیاں ہیں مِمَّا تَرَکَ اُسمیں سے جو چھوڑا ہو مرد نے وَاِنْ کَانُوْۤا اِخْوَةً
اور اگر ہوں وارث اُسکے بھائی اور بہنیں رِّجَالًا وَّنِسَآءً مرد اور عورتیں فَلِلذَّکَرِ پس واسطے مرد کے ہو میراث میں سے
مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ مانند حصے دو عورتوں کے یُبَیِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہو اللہ احکام میراث کے لَکُمْ واسطے تمھارے
اَنْ تَضِلُّوْا تاکہ گمراہ نہ ہو جاؤ تم یا یہ کہ بیان کرتا ہے جو بات راست اور درست ہے اس امر کو مکروہ جانکر کہ تم گمراہ ہو جاؤ وَاللّٰهُ اور
اللہ بِکُلِّ شَیْءٍ ساتھ سب چیزوں کے زندگی اور موت میں جو بندوں کی مصلحتیں ہیں عَلِیْمٌ ۝ جاننے والا ہے ۲۴ ع ۶

سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ مِائَةٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ مائدہ مدینۂ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہو	اور اُس میں ایک سو بیس آیتیں ہیں

ایاتہا ۱۲۰ رکوعاتہا ۱۶ کلماتہا ۲۸۴۲ حروفہا ۱۳۴۶۴

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۵ؕ وفا کرو عہد جو باہم کرتے ہو یا عقود شرعیہ جیسے عقد شرکت عقد نکاح عقد بیع اور مثل اسکے اُحِلَّتْ لَكُمْ حلال کیے گئے واسطے تمھارے بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ چارپائے کہ وہ ازواج ثمانیہ ہیں اونٹ گائے بھیڑ بکری یا وحشی جانور جیسے ہرن نیل گاؤ گورخر یا بچے جو چارپایوں کے پیٹ سے زندہ نکل پڑیں اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ مگر وہ جو پڑھا جائے گا اوپر تمھارے بیچ اسی سورت کے اور وہ آیہ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ ہے آخر تک غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ نہ ایسا کہ حلال رکھنے والے ہو شکار وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ حال آنکہ تم احرام باندھے ہو حج یا عمرہ کا یعنی سب چارپائے تم پر حلال ہیں مگر جو وحشی ہوں اور تم اُنھیں شکار کرو حالت احرام ہیں وہ تم پر حرام ہیں اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ تحقیق اللہ حکم کرتا ہو حلال اور حرام میں مَا یُرِیْدُ ○ جو چاہتا ہو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مسلمانوں کے لَا تُحِلُّوْا نہ حلال رکھو اور حرمت نہ توڑو شَعَآئِرَ اللّٰهِ مناسک حج کی یا دین حق کے نشانوں کی لکھا ہو کہ حطیم کندی کہ اُسکا نام شریح بن ضبیعہ تھا وہ سفاہت اور بیباکی اور جہالت اور ناپاکی کے ساتھ عرب میں بڑی شہرت رکھتا تھا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت فیضدرجت میں حاضر ہوا اور بولا کہ اے محمدؐ اُمت کو کس چیز کی طرف دعوت کرتے ہو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس بات کی طرف کہ خدا کو ایک جانیں اور مجھے خدا کا رسول مانیں اور ہمیشہ نماز پڑھا کریں زکوٰۃ دیا کریں حطیم بولا کہ یہ جو تم نے فرمایا اچھی بات ہے مگر میرے امین اور حاکم لوگ ہیں کہ اُنکے مشورہ سے میں کام انجام دیتا ہوں میں جاؤں اور اُن سے یہ بات کہوں اگر اُنکا دل بھی اسے قبول کرے تو میں تمھارا دین اختیار کرونگا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے آنے کے قبل فرمایا تھا کہ آج وہ شخص آئے گا جو شیطان کی زبان سے بات کرے گا کافر آئے گا اور غدار جائے گا پس حطیم آپ کی خدمت سے باہر آیا اور صدقہ کے اونٹ اور جو کچھ پایا مدینہ کے چارپایوں میں سے لوٹ لے گیا اور عام القضیہ میں جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ عمرہ قضا کرنے تشریف لیے جاتے تھے جب موضع تنعیم میں پہونچے تو یمامہ کے حاجیوں کے تلبیہ کی آواز سُنی اور حطیم کندی کو دیکھا کہ لوٹے ہوئے اونٹوں کو قلادوں سے آراستہ کیے ہوے قربانی کی رسم سے کعبہ شریف میں لیے جاتا ہو صحابہ نے چاہا کہ اُس سے وہ اونٹ چھین لیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُس نے قربانی کی نقل کی ہے یہ امر تمھیں لائق نہیں اور آیت نازل ہوئی کہ شعائر الٰہی کی حرمت نہ توڑو وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ اور ماہ حرام میں قتال کرکے اُسے حلال نہ کرلو وَ لَا الْهَدْیَ اور نہ ہدی کو جو کعبہ کے نام ذبح ہو وَ لَا الْقَلَآئِدَ اور نہ قلادہ والی ہدی کو اور قلادہ ایک چیز ہوتی ہو کہ چارپایوں کی گردن میں ڈالدیتے ہیں درخت خرما وغیرہ کی چھال سے بنا کرتا کہ معلوم ہوجائے کہ یہ جانور ہدی ہو اور کوئی اُس جانور سے تعرض نہ کرے وَ لَاۤ اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ اور نہ اُن لوگوں کو جو عازم ہیں حرمت والے گھر کے کہ اُس گھر کی زیارت کا قصد رکھتے ہیں یَبْتَغُوْنَ چاہتے ہیں بیت الحرام کا قصد کرنے والے فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ اگر مومن ہیں تو زیادتی ثواب کی خدا سے اور روزی تجارت کے سبب سے اور اگر کافر ہیں تو روزی ہی چاہتے ہیں وَ رِضْوَانًا ؕ اور چاہتے ہیں مومن رضامندی اللہ کی اور کافر معیشت دنیا کی اصلاح تبیان میں لکھا ہو کہ رضوان حج ہو وَ اِذَا حَلَلْتُمْ اور جب احرام سے باہر آؤ اور حلال ہوجاؤ فَاصْطَادُوْا ؕ تو شکار کرو اگر چاہو وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ اور اُسپر نہ آمادہ کرے تمھیں شَنَاٰنُ قَوْمٍ دشمنی کسی گروہ کی کفار قریش میں سے اَنْ صَدُّوْكُمْ واسطے اسکے کہ باز رکھا اُنھوں نے تمھیں سال حدیبیہ میں عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام کے

طواف سے اَنْ تَعْتَدُوْا اور یہ کہ حد سے گذر جاؤ اور اُسکا انتقام چاہو کہ جو لوگ حرم کے عازم ہیں اُنکے مال کے لینے کا ارادہ کرو اور اس
آیت کا حکم اس مقام تک منسوخ ہی مگر جب احرام سے نکل آئیں تو شکار کرنے کا حکم منسوخ نہیں اور کافروں کو ہدی اور قلادہ کی وجہ سے امان
نہیں ہی وَتَعَاوَنُوْا اور یاری اور مددگاری کرو ایک دوسرے کی عَلَی الْبِرِّ اوپر بھلائی کے کہ اتباع حکم ہی اور امتناع بدعت یا بھلائی
سنت کی پیروی ہی وَالتَّقْوٰی اور پرہیزگاری اور خواہش نفسانی کی مخالفت میں وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ اور یاری اور مددگاری
نہ کرو اوپر بدی کے کہ ترک فرمان ہی یا حب دنیا یا کفر وَالْعُدْوَانِ اور اوپر ظلم و تعدی کے یا اتباع بدعت پر وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو
خدا کی نافرمانی سے اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۝ تحقیق اللہ سخت عقوبت کرنیوالا ہی نافرمانوں پر حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ
حرام کیا گیا تم پر مردار اور مردار وہ جانور ہی کہ بے ذبح کیے جسکی روح نکل گئی وَالدَّمُ اور خون جاری وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ اور گوشت
سؤر کا اپنے سب اجزا سمیت یعنی ہڈی چربی وغیرہ سب وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اور جو پکارا گیا ہو یعنی نام لیا ہو غیر خدا کا اُسے
ذبح کرتے وقت اس سے کفار کا ذبیحہ مراد ہی کہ لات و عزیٰ وغیرہ کے نام پر ذبح کرتے تھے وَالْمُنْخَنِقَةُ اور حرام کیا گیا ہے تم پر وہ
جانور جو گردن مروڑنے سے مر جائے کفار بکریوں کا گلا گھونٹ کر مار ڈالتے تھے اور کھاتے تھے وَالْمَوْقُوْذَةُ اور وہ جانور جسے لاٹھی یا
پتھر مارا ہو اور وہ مر گیا ہو وَالْمُتَرَدِّيَةُ اور جو جانور اونچے پر سے گر کر مر گیا یا کنوئیں میں گر کر مر گیا ہو وَالنَّطِيْحَةُ اور وہ جانور
جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا اور وہ مر گیا وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اور درندہ کے کھانے کے بعد جو بچ رہا ہو اور مردہ ہو اِلَّا مَا
ذَكَّيْتُمْ قف مگر وہ جانور جسے تم ذبح کر پاؤ انمیں سے اور اُسمیں جان باقی ہو اسقدر بھی کہ اپنی آنکھ پھیرے یا اپنی دُم ہلائے وَمَا
ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ اور حرام ہی جو جانور ذبح کیا گیا ہو اوپر اُن پتھروں کے جو بیت الحرام کے گرد گڑے تھے اور وہ تین سو ساٹھ پتھر
تھے بیت الحرام کے گرد کہ اہل جاہلیت اُن پتھروں کی تعظیم کرتے تھے اور اُنپر قربانی کیا کرتے تھے اور مفسروں نے یہ بھی کہا ہی کہ نُصُب سے بُت
مُراد ہیں اس تقدیر پر علیٰ لام کے معنی پر ہوگا یعنی وہ جانور حرام ہی جو بُت کے واسطے قتل کریں وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا اور یہ بھی حرام ہی کہ قسمت
دریافت کرو بِالْاَزْلَامِ ساتھ تیروں کے جاننا چاہیئے کہ اہل عرب کے واسطے تیر تھے بے پر اور بے پیکان کے کہ اُن تیروں کو ازلام اور
اقداح کہتے تھے جب اہل عرب کو کوئی مہم پیش آتی تو اُن تیروں کی طرف رجوع کرتے اور یہ تین تیر ایک تھیلی میں ڈالکر اُسے دیتے جو ہُبل کا
مجاور ہوتا ایک تیر پر لکھا ہوتا تھا کہ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ یعنی حکم کیا مجھے میرے ربنے اور دوسرے پر لکھا ہوتا تھا نَهَانِیْ رَبِّیْ یعنی منع کیا مجھے میرے
ربنے اور تیسرے پر کچھ نہ لکھا ہوتا تھا اُس تیر کو منیح کہتے تھے پھر جب کوئی شخص کسی کام کا قصد کرتا تو ہُبل کے مجاور پاس جاتا اور اُسکے واسطے
تحفہ اور ہدیہ لاتا اور تیروں کی اُس تھیلی میں ہاتھ ڈالتا اور ایک تیر نکالتا اگر اُس تیر پر لکھا ہوتا کہ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ تو فوراً اُس کام میں وہ تیر نکالنے والا
مشغول ہوتا اور اگر تیر پر نَهَانِیْ رَبِّیْ لکھا ہوتا تو سال بھر تک اُس کام کو ترک کرتا اگر منیح یعنی بے لکھا تیر نکلتا تو وہ شخص پھر تھیلی کی طرف
رجوع کرتا اور بعضوں نے کہا ہی کہ استقسام سے انصباء معلومہ پر اونٹ قتل کرنا مراد ہی یعنی اونٹوں کو قتل کرتے اور ازلام کو بانٹتے اور
اُن لوگوں کے ازلام بہت تھے ہر ہر کام کے واسطے نکاح کے واسطے ختنہ کے لیے نسب میں جو اختلاف ہو اُسکے واسطے اور اُنکے سوا اور کاموں کیلیے
بھی ذٰلِكُمْ یہ استقسام فِسْقٌ ط باہر نکل جانا ہی دائرۂ اسلام سے اسواسطے کہ حقتعالےٰ پر افترا ہی اگر رب کی طرف اُسے منسوب اور
مشہور کرتے ہیں اور شرک ہی اگر غیر خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں اَلْيَوْمَ آج کہ جمعہ کا دن یا عرفہ کا روز ہے يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
نا اُمید ہوگئے کافر مِنْ دِيْنِكُمْ تمہارے دین کے بُطلان سے یا اُنکے دین کی طرف تمہارے رجوع کر جانے سے فَلَا تَخْشَوْهُمْ

وقف لازم

ربع

پس نہ ڈرو تم اُنکے فتنہ سے وَاخْشَوْنِ ط اور ڈرو تم مجھ سے یہ آیت حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن عصر کی نماز کے وقت نازل ہوئی حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ناقہ عضبا پر سوار تھے اور یہ آیت نازل ہونے کے بعد اکاسی دن آپ زندہ رہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ آج
کامل کر دیا میں نے واسطے تمہارے دِيْنَكُمْ دین تمہارا کہ اب اُسکے احکام منسوخ نہونگے وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ اور تمام کر دی میں نے
اوپر تمہارے نِعْمَتِيْ نعمت اپنی کہ حج ادا کرو بے خوف ہو کر اور مطمئن رہو اور کوئی مشرک تمہارے ساتھ حج نہ کریگا وَرَضِيْتُ اور اختیار
کیا میں نے لَكُمُ الْاِسْلَامَ واسطے تمہارے اسلام کو دِيْنًا ط دین کہ سب دینوں سے پاکیزہ تر ہی فَمَنِ اضْطُرَّ پس جو کوئی بے بس
اور بیچارہ رہگیا فِيْ مَخْمَصَةٍ بیچ بھوک کے اور نہ پایا کھانے کو اور یہ حرام چیزیں جو مذکور ہوئیں اُسمیں سے کچھ اُس نے کھالیا غَيْرَ مُتَجَانِفٍ
لِّاِثْمٍ لا اُس حال میں مائل نہو طرف کسی گناہ کے یعنی لذّت حاصل کرنے کے واسطے نہ کھائے یا سد رمق سے زیادہ نہ کھا جائے فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ پس تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہو اُسے اس گناہ میں رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہو اُسپر کہ اسقدر کھانے کی اجازت دی لکھا ہے کہ عدی بن حاتم
اور زید الخیل طائی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکا نام زید الخیر رکھا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت میں
حاضر ہوے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم ایسی جگہ رہتے ہیں کہ کتّوں اور شکاری پرندوں کے ذریعہ سے مہمانداری کرتے ہیں آل ذریحہ اور
آل جریرہ کے کُتّے جنگلی جانور پکڑتے ہیں اُنمیں سے بعض جانور تو قبل اسکے کہ کُتّے اُسے ہلاک کر ڈالیں ہمارے ہاتھ آتے ہیں اُس جانور کو ہم
ذبح کر لیتے ہیں اور بعضے جانور کو ہمارے پہونچنے تک کُتّا تلف کر ڈالتا ہے اور حقتعالےٰ نے فرمایا کہ مردار حرام ہو تو اُس جانور کا کیا حکم ہوگا تو یہ
آیت نازل ہوئی کہ يَسْــَٔلُوْنَكَ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کھانے کی چیزوں میں سے مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ط کیا چیز حلال کی گئی ہے واسطے
اُنکے قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ لا کہدے کہ حلال کیے گئے واسطے تمہارے قتل کیے ہوے جانور پاکیزہ جنھیں خدا کے نام کے ساتھ ذبح
کیا ہو وَمَا عَلَّمْتُمْ اور حلال ہو شکار اُسکا جسے تعلیم دی ہو تم نے مِّنَ الْجَوَارِحِ شکار کرنے والے جانوروں میں سے وہ خواہ درندے
ہوں جیسے کُتّا اور چیتا اور خواہ طیور میں سے ہوں جیسے باز چرغ وغیرہ مُكَلِّبِيْنَ اُس حال میں کہ ادب اور تعلیم دینے والے تُعَلِّمُوْنَهُنَّ
سکھاتے ہو تم اُن شکاری جانوروں کو مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ اُس چیز میں جو خدا نے تمھیں سکھائی ہے ادب دینے کی راہ سے اور وہ
اسطرح پر کہ جانور شکاری کو جو اُسکا صاحب چھوڑے تو وہ شکار کے پیچھے جائے اور جب وہ بلائے تو چلا آئے اور شکار کو کھائے نہیں پکڑ رکھے
فَكُلُوْا پس کھاؤ تم پاک اور حلال مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ اُس شکار میں سے جو شکاری جانوروں نے پکڑ رکھا واسطے تمہارے
اور کھایا نہیں اور بعضے فقہا نے شکاری پرند میں یہ شرط نہیں کی ہو اسواسطے کہ پرند کو اسقدر ادب سکھانا متعذر ہو وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ص
اور یاد کرو تم نام اللہ کا اوپر اُس جانور کے جسے تم نے تعلیم کیا ہو شکار پر چھوڑتے وقت اور بعضوں نے کہا کہ بسم اللّٰہم اہد صدہ کہنا چاہیے
اور فقط بسم اللہ کہہ لینا بھی کافی ہو وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اور ڈرو خدا سے وہ چیز کھانے میں جو اُس نے حرام کی ہے اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ۝ تحقیق اللہ جلدی حساب کرنے والا ہو اور حلال حرام سے سوال کریگا اَلْيَوْمَ آج یعنی یہ آیت نازل ہونے کے دن اُحِلَّ
لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ط حلال کیے گئے واسطے تمہارے ذبح کیے ہوئے جانور ساتھ نام خدا کے وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اور کھانا اُن لوگوں کا جنھیں کتاب دی ہو یعنی یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ حِلٌّ لَّكُمْ ص حلال ہو واسطے تمہارے وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ز
اور تمہارا کھانا بھی حلال ہو اُنھیں اُنکے دین میں اسواسطے کہ تم خدا کے نام کے ساتھ ذبح کرتے ہو وَالْمُحْصَنٰتُ اور حلال ہیں واسطے تمہارے
عورتیں آزاد اور پارسا مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ اُن عورتوں میں سے جو ایمان لائی ہیں اور یہ بر سبیل اولویت ہے ورنہ مسلمان لونڈی بھی حلال ہے

وَالْمُحْصَنٰتُ اور حلال ہیں پاکدامن عورتیں مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اُن لوگوں میں سے جنھیں دی ہو کتاب مِنْ قَبْلِکُمْ پہلے تم سے
اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک محصنات آزاد عورتیں ہیں پس وہ لونڈی جو اہل کتاب ہو اُنکے مذہب میں حرام ہو اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ
کے نزدیک محصنات پاکدامن اور عفیفہ عورتیں ہیں تو اُنکے نزدیک اہل کتاب عورت آزاد ہو خواہ لونڈی سب برابر ہیں اور سے نکاح کر سکتے ہیں
اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ جب دو اُنھیں اُجُوْرَھُنَّ مہر اُنکے مُحْصِنِیْنَ اُس حال میں کہ تم اُس نکاح سے عفت اور صلاحیت ڈھونڈھو غَیْرَ
مُسٰفِحِیْنَ نہ بدکاری کرنے والے وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ اور نہ پکڑنے والے آشنا پوشیدہ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ اور
جو شخص کافر ہو ساتھ اُس چیز کے جسکا ایمان لانا واجب ہو یا شرائع اسلام کی انکار کرے حلال حرام میں سے فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ
پس تحقیق کہ باطل ہو گئے عمل اُسکے وَھُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اور وہی بیچ آخرت کے ہے مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۠ نقصان اُٹھانے والوں میں سے ع ۱ ٥
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ ایمان والوں کے اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ جب چاہو کہ کھڑے ہو تم طرف نماز کے اور تم
بے وضو ہو فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ تو دھو تم مُنھ اپنے جہاں سے سر کے بال جمتے ہیں ٹھوڑی کی انتہا تک طول میں اور دونوں کانوں کی
دونوں لَویوں کے درمیان عرض میں وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ اور دھو دونوں ہاتھ اپنے کہنیوں تک وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ
اور مسح کرو سروں اپنے کو امام مالک رحمہ اللہ تعالےٰ ظاہر آیت پر نظر کر کے کہتے ہیں کہ تمام سر کا مسح کرنا چاہیے اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ کے
نزدیک چوتھائی سر کا مسح فرض ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ جسقدر پر مسح کا نام بولا جائے کافی ہے وَاَرْجُلَکُمْ اور دھو پانوں
اپنے کو اِلَی الْکَعْبَیْنِ ٹخنوں تک اور قرأت بکر پر اَرْجُلِکُمْ کے لام کے زیر جوار کے زیر کے طریقہ پر ہے جیسا کہ وعذاب مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٍ
اور حفص نے زبر کے ساتھ پڑھا ہے اور وُجُوْھَکُمْ پر عطف کیا ہے وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا اور اگر ہو تم ناپاک فَاطَّھَّرُوْا تو غسل
کرو تم وَاِنْ کُنْتُمْ اور اگر ہو تم مَّرْضٰٓی بیمار اور پانی کا استعمال تمھیں مضر ہو اَوْ عَلٰی سَفَرٍ یا سفر میں اَوْ جَآءَ
اَحَدٌ مِّنْکُمْ یا آئے کوئی تم میں سے مِّنَ الْغَآئِطِ جائے ضرور سے یعنی بے وضو ہوا اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ یا رگڑا ہو
تم نے عورتوں کو ساتھ مباشرت فاحشہ کے فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً پھر نہ پاؤ تم پانی ڈھونڈھنے کے بعد یا پانی میں اور تم میں کوئی حائل
ہو دشمن یا درندہ کہ اُس سے جان جانے کا یقین ہو یا پانی کنوئیں میں ہو اور پانی بھرنے کا سامان مثلاً ڈول رسّی وغیرہ نہ پائی جائے یا پانی بکتا
ہے اور تمھارے پاس قیمت نہ ہو فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا تو قصد کرو تم مٹی پاک کا یا زمین کی جنس سے جو چیز پاک ہو مگر راکھ
فَامْسَحُوْا پھر مسح کرو تم بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ مونھوں اپنے کو اور ہاتھوں اپنے کو مِّنْهُ ط اُس خاک سے دوبار ہاتھ مار کر
ایک بار مُنھ پر مسح کرنے کے لیے ایک بار ہاتھوں پر مسح کرنے کو مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ نہیں چاہتا ہے اللہ بیچ اُس چیز کے جو تم پر فرض ہے غسل وضو
تیمم لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ کہ تم پر تنگی پکڑے وَّلٰکِنْ یُّرِیْدُ اور لیکن چاہتا ہے اللہ لِیُطَھِّرَکُمْ تاکہ تمھیں پاک
کر دے بے وضو ہونے سے یا گناہ سے اسواسطے کہ وضو گناہوں کا کفارہ ہے وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ اور تاکہ پوری کرے نعمت اپنی عَلَیْکُمْ
اوپر تمھارے بسبب اسکے کہ تمھیں تیمم کی اجازت دیتا ہے لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۝ شاید کہ تم شکر کرو اسکی نعمتوں پر اور صاحب بحر الحقائق نے
لکھا ہے کہ اہل اشارت کی زبانی اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ جب اُٹھو تم خواب غفلت سے اور متوجہ ہو اُس نماز کی طرف جو تمھاری معراج ہے مقام قرب کی
طرف رجوع کرنے میں پس اپنے اُن مونھوں کو جن سے دنیا کی طرف تم نے توجہ کی ہے توبہ اور استغفار کے پانی سے دُھو ڈالو اور دونوں جہان کے
علاقے اور جو کچھ دونوں جہان میں ہے اُس سے تعلق پکڑنے سے ہاتھ دھو ڈالو اور اپنے سر کو مسح کرو یعنی خدا کی راہ میں اپنی جان دیدو اور بری طینت

اور انانیت پر قیام کرنے سے پاؤں کو غسل دو اور اگر تمھیں غیر خدا کی طرف التفات کرنے سے نجاست پہونچی ہو تو پاک کرو تم اپنے نفس گناہوں سے اور اپنے دل طاعات کی طرف دیکھنے سے اور اپنی روحیں غیر خدا کے باعث آرام پانے سے اور اپنے اسرار ملوث وجود سے اسواسطے کہ کوئی آلائش اور آلودگی اُس سے زیادہ کثیف نہیں **بیت**

اے بہ پندار وجود آلودہ خود را پاک ساز کیں طہارت سالکان راہ نمازی میکند

وَاذْكُرُوْا اور یاد کرو نِعْمَةَ اللّٰهِ نعمتیں اللہ کی جو اُس نے انعام کیں عَلَيْكُمْ اوپر تمھارے اسلام اور اُسکے شرائع احکام وَمِيْثَاقَهُ اور یاد کرو اُسکے عہد و پیمان کو الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖ لا ایسا عہد و پیمان کہ قول لیا قسم سے ساتھ اُسکے یعنی روز الست میں خدا نے جو تم سے عہد لیا یا لیلۃ العقبہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو تم نے عہد کیا کہ سُننے اور اطاعت کرنے پر تم نے بیعت کی اِذْ قُلْتُمْ جب کہا تم نے سَمِعْنَا سُنا ہم نے قول آپ کا وَاَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہم نے آپ کے حکم کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ بیعت رضوان مراد ہے جو تحت شجرہ واقع ہوئی حدیبیہ کے سال اور ان دونوں بیعتوں کا ذکر اپنے محل پر آئے گا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اور ڈرو خدا سے نعمت بھول جانے اور عہد توڑنے میں اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہ جاننے والا ہے وہ چیز جو سینوں میں چھپی ہے

ن العقبہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ رہو قیام کرنے والے حق پر لِلّٰهِ واسطے خدا کے شُهَدَاۤءَ بِالْقِسْطِ ز گواہ ساتھ راستی کے وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ اور نہ رکھے تمھیں یعنے نہ لائے تمھیں شَنَاٰنُ قَوْمٍ دشمنی کسی گروہ کی مشرکوں میں سے عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ط اوپر اس بات کے کہ عدل نہ کرو تم اُنکے باب میں اور نقض عہد کرو اِعْدِلُوْا تف عدل کرو هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز کہ عدل بہت قریب ہے واسطے پرہیزگاری کے اور جب کافروں کے ساتھ عدل کرنا مرتبۂ تقوے سے بہت قریب ہے تو قیاس کرنا چاہیئے کہ مسلمان کے ساتھ عدل کرنے کا کیا درجہ ہوگا **مثنوی**

عدل کن زانکہ در ولایت دل در پیغمبری زند عادل

عدل مشاطہ ایست ملک آراے دین و دولت ز عدل ماند بجاے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اور ڈرو خدا سے ظلم وستم کرنے میں اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ تحقیق کہ اللہ خبردار ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ہ ساتھ اُس چیز کے جو کرتے ہو تم ظلم اور عدل وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وعدہ کیا ہے خدا نے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا اور عمل کیے ہیں اُنھوں نے نیک اور وعدہ یہ ہے کہ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ واسطے اُنکے مغفرت ہے گناہ سے وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ہ اور اجر بڑا ہے فضل الٰہی سے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہوے وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اور تکذیب کی اُنھوں نے ہماری آیتوں کی یعنی قرآن کی اُولٰۤئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ہ وہ گروہ صاحب ہیں دوزخ کے یعنی اُسمیں رہنے والے لکھا ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ غطفان میں محارب بنی ثعلبہ کے ایک گروہ سے لڑنے کو متوجہ ہوے اور اُنھوں نے خبر پائی تو اپنے سردار دعثور یا غورث نام کے ساتھ پہاڑوں میں جگہ پکڑی اور لشکر اسلام کو دیکھتے تھے اُسوقت جب پانی برسا تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے لشکر سے بہت دور ایک درخت کا تکیہ لگائے ہوئے تھے اور اپنے بھیگے کپڑے درخت پر پھیلا دیے تھے کفار نے دیکھا اور اپنے سردار سے بولے کہ دیکھو محمد تنہا اُس درخت کا تکیہ لگائے ہیں اور اُسکے یار اُس سے بہت دور ہیں ایسے موقع پر بے تکلف اُس پر قابو پاسکتے ہیں غورث تلوار کھینچے ہوے آیا اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بولا مَنْ يَّمْنَعُكَ الْيَوْمَ مِنِّيْ یعنی کون ہے کہ تیری حمایت کرے اور میرے شر سے

تجھے بچائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یَمْنَعُکَ رَبِّیْ یعنی میرا رب تجھے باز رکھے گا کہ مانع اور کافی وہی ہے فوراً حضرت جبرئیل امین کو حکم پہونچا کہ بچالے میرے حبیب کو حضرت جبرئیلؑ نے غورث کے سینے پر ہاتھ مارا چنانچہ اُسکے ہاتھ سے تلوار چھوٹ پڑی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی تلوار اُٹھالی اور اُس کافر کے سر پر پہونچے اور فرمایا مَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ کہ اب تو بتا کہ کون بچائے گا تجھے مجھ سے وہ بولا لَا اَحَدٌ یَمْنَعُکَ مِنِّیْ کوئی نہیں روک سکتا تجھے مجھ سے پھر اُس نے کلمۂ شہادت پڑھا اور اپنی قوم میں پھر گیا اور اُنھیں اسلام کی دعوت کی اور یہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اے گروہ مسلمانوں کے اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ یاد کرو وہ نعمتیں جو اللہ نے تمھیں عنایت فرمائیں اِذْ هَمَّ قَوْمٌ جب قصد کیا ایک قوم نے یعنی غورث اور اُسکے تابعوں نے اَنْ یَّبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ یہ کہ بڑھائیں طرف تمھارے اَیْدِیَهُمْ ہاتھ اپنے فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ پس خدا نے باز رکھا اُنکے ہاتھوں کو عَنْكُمْ ج تم سے اور اُنکا ضرر تمھاری طرف سے پھیر دیا اور بعضے اس بات پر ہیں کہ قصۂ بنو نضیر میں یہ آیت نازل ہوئی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اُنکے محاصرے میں آگئے تو اُنھوں نے آپکے قتل کرنے کا قصد کیا عامریوں کی دیت کی جہت سے اور یہ قصہ انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ حشر ع ۲ میں ذکر ہوگا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اور ڈرو خدا سے کفران نعمت کرنے میں وَعَلَى اللّٰهِ اور اوپر خدا کے فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۵ اور چاہیے کہ توکل کریں مومن لوگ اسواسطے کہ خیر پہونچانے والا اور شر سے بچانے والا اللہ ہی ہے وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ اور تحقیق کر لیا اللہ نے مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عہد و پیمان بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی موافقت اور جبّاروں سے جنگ کرنے کے باب میں وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اور اُٹھا کھڑے کیے اُنمیں سے اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ط بارہ سردار ہر ایک ایک ایک سبط سے کہ اپنی قوم کے احوال کی تفتیش کریں یا اُس عہد و پیمان پر اپنی قوم کی وفا کے پابند رہیں اور یہ قصہ مختصر طور پر اس طرح ہے کہ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے وعدہ کیا تھا کہ ارض مقدسہ یعنی ایلیا اور اریحا یا تمام ولایت شام بنی اسرائیل کو عطا فرمائے گا اور ان مواضع میں اُسوقت جبّار لوگ رہتے تھے اور اُنھیں عمالقہ کہتے تھے وہ لوگ لمبے قد کے بہت قوی تھے بقیۂ قوم عاد میں سے جب فرعون کا لشکر غرق ہوگیا اور مصر بنی اسرائیل کے قبضہ میں آیا تو حکم الٰہی ہوا کہ ارض مقدسہ میں جاؤ کہ اُسمیں ہزار گانوں ہیں اور ہر گانوں میں ہزار باغ اور جبّاروں کے ساتھ جہاد کرو پس حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے لشکر میں سے بارہ نقیب یعنی سردار چُنے کہ ہر ایک ایک ایک سبط کی مہمات کا متکفّل ہو اور وہ بارہوں سردار اپنی قوم کے ساتھ اریحا کے قریب تک گئے اور نقیبوں کو عمالقہ کے حالات دریافت کرنے کو بھیجا سرداروں نے اُن جبّاروں میں سے ایک سے ملاقات کی کہ اُسے عوج یا عاج بن عناق کہتے تھے تین ہزار تین سو تیس گز لمبا اُسکا قد تھا اور تین ہزار برس کی عمر تھی اور باقی عادی لوگ بھی دراز قد تھے اور تیسیر میں لکھا ہے کہ آٹھ گز سے اسّی گز تک تھا پھر اُنکے باغوں کو دیکھا انگور کا ایک خوشہ اتنا بڑا تھا کہ پانچ آدمی نہ اُٹھا سکتے اور ایک انار کے آدھے چھلکے میں پانچ آدمی سما جاتے تھے نقیبوں نے یہ حال دیکھا اور پھر آئے اور آپس میں کہا کہ بنی اسرائیل کو اس قوم کے حالات سے خبر نہ کرنا چاہیے کہ مبادا اُنپر خوف غالب ہو اور نافرمانی کرکے مصر کو بھاگ جائیں غرض کہ نقیبوں نے باہم عہد کر لیا کہ اُنکے حالات پوشیدہ رکھیں اور بنی اسرائیل کو اس قوم سے لڑنے پر آمادہ کریں پھر اپنے لشکر میں آکر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کو حقیقت حال سے اطلاع دی اور دس نقیبوں نے بد دلی کرکے جباروں کے جو حالات دیکھے تھے اپنی قوم سے کہدیے اور دو نقیب کہ اُنمیں سے ایک یوشع بن نون تھے سبط یوسف میں سے اور دوسرے کالب بن یوقنا سبط یہودا میں سے یہ دونوں اپنے عہد اور اقرار پر قائم رہے بنی اسرائیل میں دغدغہ پڑگیا اور اضطراب پیدا ہوا کہ ہم ان جباروں سے کیونکر لڑینگے وَقَالَ اللّٰهُ اور کہا خدا نے اِنِّیْ مَعَكُمْ ط بیشک میں ساتھ

تمھارے ہوں دشمنوں پر تمھیں فتح دونگا اور فرمایا کہ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ اور بخدا کہ اگر قائم رکھو گے تم نماز اُسکی شرطوں کے ساتھ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ اور دوگے زکوٰۃ مستحقوں کو وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ اور تصدیق کر دگے میرے رسولوں کی وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ اور تقویت دوگے اُنھیں اور تعظیم کرکے ان کے حکم بجالاؤگے اسواسطے کہ اُنکا حکم خدا کا حکم ہے اور خدا کے حکم کی تعظیم واجب ہے وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ اور قرض دوگے خدا کو یعنی اُسکی راہ میں خرچ کر دگے قَرْضًا حَسَنًا خرچ کرنا اچھا تو لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ البتہ دور کر دینگے ہم تم سے سَيِّاٰتِكُمْ گناہ تمھارے وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ اور داخل کرینگے ہم تمھیں جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج نیچے سے اُسکے درختوں کے نہریں فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ پھر جو کوئی کافر ہو جائے گا اس شرط تاکید کے بعد مِنْكُمْ تم میں سے فَقَدْ ضَلَّ پس بیشک وہ بھول گیا ہے سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○ سیدھی راہ بنی اسرائیل نے یہ عہد وفا نہ کیا اور حق تعالےٰ نے فرمایا کہ فَبِمَا نَقْضِهِمْ پھر بسبب توڑ ڈالنے اُنکے مِّيْثَاقَهُمْ عہد و پیمان اپنا لَعَنّٰهُمْ دور کر دیا ہم نے اُنھیں اپنی رحمت سے یا مسخ کر دیا ہم نے اُنکو یا جزیہ دینے کی ذلت اُنکے اوپر ہم نے ڈالدی وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ اور کر دیے ہم نے دل اُنکے قٰسِيَةً ج سخت اسقدر کہ نشانیاں دیکھنے اور خوف کی باتیں سُننے سے اُنکے دل میں کچھ اثر نہیں ہوتا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ لا پھیرتے ہیں کلمات توریت کو یا حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والثنا کی نعت کو اُسکی جگہ سے یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت کی جگہ پر دوسری صفت رکھدیتے ہیں یا توریت کے کلمات میں تاویلات فاسدہ کرتے ہیں وَنَسُوْا حَظًّا اور چھوڑ دیا پورا حصہ مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ج اُس چیز سے کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ اُسکے توریت میں کہ نبی آخر الزماں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تم متابعت کرنا وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ اور ہمیشہ مطلع ہوگا تو عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اوپر خیانت کے جو یہود سے ہوئی اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ مگر تھوڑے اُنمیں خیانت نہیں کرتے جیسے ابن سلام اور اُسکے یار فَاعْفُ عَنْهُمْ پس معاف کر اور درگذر اُن سے اگر توبہ کریں اور ایمان لائیں وَاصْفَحْ ط اور مُنھ پھیرلے اُنھیں ایذا دینے سے اگر جزیہ دینے کا التزام کریں اور بعضوں نے کہا کہ مطلق معاف کرنا اور مُنھ پھیر لینا آیت سیف سے منسوخ ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہے نیک کام کرنے والوں کو وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اور اُن لوگوں میں سے جنھوں نے کہا ہے کہ اِنَّا نَصٰرٰٓى ہم نصارے ہیں اپنے تئیں خود اُنھوں نے نصرانی کہا یا دیہ نصران یا ناصر کی طرف اُنھوں نے اپنے تئیں منسوب کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اُسوقت اُس دیہ میں رہتے تھے یا یہ کہ کہتے تھے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اور بہر تقدیر اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ لیا ہم نے عہد و پیمان اُن سے جس طرح یہود سے ہم نے لیا تھا فَنَسُوْا حَظًّا پھر اُنھوں نے بھی چھوڑ دیا پورا حصہ مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ص اُس چیز سے جو نصیحت کیے گئے تھے بیچ انجیل کے ساتھ اُس چیز کے کہ وہ فارقلیط یعنی احمد مرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہے فَاَغْرَيْنَا پس اُٹھا کھڑی کی ہم نے عہد شکنی کی نحوست کے سبب سے بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ درمیان نصارے کے دشمنی کُھلی ہوئی وَالْبَغْضَآءَ اور بغض چھپا ہوا دل میں اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط روز قیامت تک اور وہ اسطرح پر ہے کہ نصارے کے تین فرقے ہو گئے ہر ایک دوسرے کا دشمن اور بعضے مفسّرین یہ تفسیر کرتے ہیں کہ عداوت پیدا کر دی ہم نے یہود و نصارے میں وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ اور قریب ہے کہ خبر دے اور آگاہ کر دے اُنھیں اللہ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○ ساتھ اُس چیز کے جو وہ کرتے ہیں اور وہ خبر دینا جزا اور مکافات کے ساتھ ہوگی يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ اے یہود و نصارے قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا تحقیق کہ آیا تمھارے پاس رسول ہمارا يُبَيِّنُ لَكُمْ ظاہر کرتا ہے واسطے تمھارے كَثِيْرًا بہت

مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ اُس چیز میں سے کہ ہو تم کہ چھپاتے ہو اُسے مِنَ الْكِتٰبِ توریت میں سے جیسے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور آیت رجم اور انجیل میں سے جیسے احمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے دی تھی وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۥ اور معاف کرتا ہو بہتیری تمھاری چھپی باتوں میں سے اور اُسکی خبر نہیں دیتا جس سے دنیا کا کوئی کام متعلق نہیں نقل ہو کہ ایک یہودی نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ بہتیری باتیں کونسی ہیں جس سے تم نے درگذر کی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکی طرف التفات نہ کیا دوسری تیسری بار اُس نے اصرار اور مبالغہ کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکی طرف سے مُنھ پھیر لیا اور یہودی کا قصد یہ تھا کہ آپ سے مناقضہ پیدا ہو جائے ساتھ ترک عفو کے جب اپنے سوال کے جواب میں تین بار بے التفاتی کے سوا اور کچھ اُس نے نہ دیکھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدق اُسے متیقن ہو گیا فوراً وہ ایمان لایا قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ تحقیق کہ آیا تمھارے پاس خدا کے نزدیک سے نُوْرٌ نور جو گمراہی کے اندھیرے کو دور کرنے والا ہو وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور کتاب روشن کرنے والی اور جو خود روشن ہو مفسروں نے کہا ہے کہ نور تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کتاب مبین قرآن شریف ہو اور بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک نور جو ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ پہلے جو چیز حقتعالی بسبب نور قدم کے ظلمتکدۂ عدم سے وجود میں لایا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ بعد اُسکے عالم کو اُسکے نور کے ظہور اور اُسکے ظہور کے نور کے واسطے موجود کیا اور نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص میں مذکور ہو کہ جب خلائق کے نشا اور معاد کی اصل حضرت حقیقۃ الحقائق ہو اور وہ حقیقت محمدی اور نور احمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو کہ صورت احدی احدی ہے جامع سب کمالات الٰہی و کماہی کے اور واضع میزان سب اعتدالوں ملکی اور حیوانی اور انسانی کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں عالم اور اہل عالم صورتیں اور اجزا ہیں اُسکی تفصیل کے آدم اور آدمی مسخر ہیں واسطے اُسکی تکمیل کے اور اسی کی طرف اشارہ ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مقولہ کہ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ اور آدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِیْ نظم

آنکہ اوّل شد پدید از جیب غیب بود نور جان او بے ہیچ ریب
بعد ازاں آں نور مطلق زد علم گشت عرش و کرسی و لوح و قلم
یک علم از نور پاکش عالم ست یک علم ذرّیت آدم ست
نور او چوں اصل موجودات بود ذات او چوں معطی بر ذات بود
واجب آمد دعوت ہر دو جہانش دعوت ذرات پیدا و نہانش

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ ہدایت کرتا ہو اللہ بسبب اُس نور یا کتاب کے مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ اُسے جو پیروی کرتا ہے اُس کی رضامندی اور خوشنودی کی سُبُلَ السَّلٰمِ ساتھ ڈھونڈھنے راہوں سلامتی کے عذاب کے کہ وہ راہ حق ہے یا سُبُل دار السّلام کہ بہشت کی راہ ہو وَيُخْرِجُهُمْ اور نکالتا ہو اُنھیں مِّنَ الظُّلُمٰتِ تاریکی کفر یا شک یا جہل سے اِلَى النُّوْرِ طرف روشنی ایمان یا یقین یا علم کے بِاِذْنِهٖ ساتھ ارادے اور توفیق الٰہی کے وَيَهْدِيْهِمْ اور ہدایت کرتا ہو اُنھیں اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ طرف راہ کے جو سب راہوں کی بہ نسبت حق سے نزدیک ہو لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ تحقیق کہ کافر ہو گئے وہ لوگ جنھوں نے قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ کہا کہ بیشک اللہ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وہی مسیح بیٹا مریم کا ہو نصارائے یعقوبیہ کے فرقوں میں سے ایک فرقہ اس قول کا قائل ہو اور اُنکا قول خود ہی باطل ہو اسواسطے کہ وہ کہتے ہیں کہ مریم کا بیٹا خدا ہو تو ماں بہت مقدم ہو بیٹے سے اور بیٹا حادث ہو اور

حادث خدا نہیں ہوسکتا اور دوسری صورت ابطال یہ ہو کہ ماں بڑی ہو اور بیٹا چھوٹا اور یہ بات بہت بعید ہو کہ چھوٹا بڑے کا خدا ہو قُلْ فَمَنْ
يَّمْلِكُ کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر کون ہو جو مالک ہو اور منع کرے مِنَ اللّٰهِ ارادۂ الٰہی سے شَيْـًٔا کسی چیز کو یعنے
کوئی مانع نہیں ہوسکتا اِنْ اَرَادَ اگر خدا چاہے اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ یہ کہ ہلاک کردے عیسے بیٹے مریم کو وَاُمَّهٗ
اور اُسکی ماں کو وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا اور اُنھیں جو روے زمین پر ہیں سب کو یعنی مسیح اور اُنکی ماں مخلوق مقہور قابل فنا ہیں
سب ممکنات کی طرح اور ایسے کو خدا نہ جاننا چاہیے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہو بادشاہی آسمانوں
اور زمینوں کی وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ درمیان اُنکے ہے يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہو جو چاہتا ہو قادر مطلق وہی ہو بے اصل اور مادے
کے پیدا کرتا ہے جیسے آسمان زمین اور مادے اور اصل سے بھی پیدا کرتا ہو جیسے وہ چیزیں جو زمین آسمان میں ہیں اور ایسی اصل سے بھی پیدا کرتا ہے
جو غیر جنس ہو جیسے حضرت آدم علیہ السّلام کو خاک سے پیدا کیا اور ایسی اصل سے بھی پیدا کرتا ہو جو ہمجنس ہو جیسے اولاد کو والدین سے یا فقط مرد سے
بغیر عورت کے جیسے حضرت حوا کو حضرت آدم علیہما السّلام سے پیدا کیا یا فقط عورت سے بے مرد کے جیسے حضرت عیسیٰ کو حضرت مریم علیہما السّلام
سے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ سب چیزوں پر قادر ہے وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى اور کہا یہود و نصارے
نے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ ہم بیٹے اللہ کے ہیں اور وہ ہمارے واسطے باپ کے مثل ہو شفقت اور مہربانی میں اور ہم لوگ قرب و منزلت
میں اُسکی اولاد کے مثل ہیں ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ توریت میں خدا نے یہود کی طرف خطاب کیا تھا کہ یا ابناء احباری یعنے
اے میرے احبار کے بیٹوں یہود نے اُسے یوں پڑھا کہ یا ابناء ابکاری یعنی اے میری کنواری عورتوں کے بیٹو اور انجیل میں حضرت عیسیٰ کا قول ہو
کہ میں جاتا ہوں اِلٰی رَبِّی وَرَبِّکُمْ اپنے رب اور تمھارے رب کی طرف اُسے نصارے نے پڑھا اِلٰی اَبِی وَاَبِیْکُمْ یعنے اپنے باپ اور تمھارے
باپ کی طرف وَاَحِبَّآؤُهٗ اور کہا اُنھوں نے کہ ہم دوست ہیں خدا کے قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ کہدے تو کہ پھر کیوں عذاب کرتا ہو
تمھیں بِذُنُوْبِكُمْ بسبب گناہوں تمھارے کے اور وہ عذاب دنیا میں تو قتل اور قید کے سبب سے ہو اور آخرت میں سبب قید ہونے کے
دوزخ میں گنے ہوے روزوں تک پس اگر تم حق تعالےٰ کے بیٹے ہوتے تو تم پر وہ عذاب نہ کرتا اسواسطے کہ باپ بیٹے کا رنج نہیں چاہتا اور دوست
بھی دوست پر عذاب گوارا نہیں کرتا پس تم نہ خدا کی اولاد ہو نہ دوست ہو بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ بلکہ تم مخلوق ہو مِّمَّنْ خَلَقَ اُنھیں
سے جنھیں خدا نے پیدا کیا ہو سب آدمیوں کی طرح نیکی بدی پر تم بھی بدلا پاؤگے يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ بخشتا ہو خدا جسے چاہتا ہے اور
وہ اہل ایمان ہیں وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ اور عذاب کرتا ہو جسے چاہتا ہے اور وہ مشرک ہیں وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور واسطے خدا کے بادشاہی ہو آسمانوں اور زمینوں کی اور حکومت اُسمیں اور اسمیں وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ درمیان اُنکے ہو
وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ اور طرف اُسکے ہو پھرنا سب کو يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ اے یہود و نصارے قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا تحقیق کہ
آیا تمھارے پاس رسول ہمارا يُبَيِّنُ لَكُمْ ظاہر کرتا ہے واسطے تمھارے راہ حق عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اوپر منقطع ہوجانے
وحی کے اور فتور کے ارسال رسل میں اَنْ تَقُوْلُوْا تاکہ نہ کہو تم کہ مَا جَآءَنَا نہیں آیا ہمارے پاس مِنْ بَشِيْرٍ خوشخبری دینے والا
وَّلَا نَذِيْرٍ اور نہ ڈرانے والا فَقَدْ جَآءَكُمْ پس تحقیق آیا تمھارے پاس بَشِيْرٌ خوشخبری دینے والا مؤمنوں کو ساتھ بزرگی کے ۳۴۸
وَّنَذِيْرٌ اور ڈرانے والا کافروں کو عذاب قیامت سے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر سب چیزوں کے
قادر ہے اگر چاہتا ہے تو رسولوں کو پے در پے بھیجتا ہے جیسا کہ ایک ہزار سات سو برس کہ حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ علیہما السّلام کے زمانہ کے

مابین گذرے اتنے دنوں میں حق تعالے نے ہزار پیغمبر بھیجے اور اگر چاہتا ہو تو وحی منقطع کر دیتا ہو اور رسول بھیجنے میں فتور ڈالدیتا ہے جیسے کہ چھ سو برس جو عہد حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور زمانۂ حضرت خاتم الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کے درمیان میں گذرے ان چھ سو برس میں چار ہی پیغمبر بھیجے تین بنی اسرائیل میں سے اور ایک خالد بن سنان عرب اور اس آیت میں حقتعالے احسان رکھتا ہو اپنے بندوں پر کہ جب وحی کے آثار مندرس اور رسالت کے اخبار منقطع تھے اُسوقت میں ہم نے تمھارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا رسول بھیجا **بیت**

تاریک بد ز ظلمت باطل ہمہ جہاں عالم ز رائے روشن او نور حق گرفت

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی اور یاد کرو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا موسے نے **لِقَوْمِہٖ** واسطے قوم اپنی کے کہ بنی اسرائیل تھے **یٰقَوْمِ اذْکُرُوْا** اے گروہ میرے یاد کرو **نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ** نعمت الٰہی کو جو تمھارے اوپر ہے **اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْۢبِیَآءَ** جب کیے بیچ تمھارے بعضے پیغمبر تاکہ تمھیں راہ حق دکھائیں اور کسی اُمت میں اسقدر نبی مبعوث نہیں ہوئے جتنے بنی اسرائیل میں ہوے **وَجَعَلَکُمْ مُّلُوْکًا** اور کیا تمھیں بادشاہ یعنی پہلے فرعون والوں کی ملک اور حکومت میں تم تھے اور اب اپنی ذات کے مالک اور اپنے گھر کے بادشاہ ہو یا تمھارے مکان بادشاہوں کے مکانوں کی طرح وسیع ہیں اور اُسمیں پانی جاری ہو **وَّاٰتٰکُمْ** اور دیا تمھیں من وسلوے اور ابر کا سایہ اور دریا کا پھٹ جانا **مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا** جو کچھ نہیں دیا کسی کو **مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ** ۝ اہل عالم میں سے تمھارے زمانہ میں **یٰقَوْمِ** اے گروہ میرے **ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَۃَ** داخل ہو زمین پر جو پاک کی گئی ہے کہ وہ ولایت شام ہے یا طور اور اُسکے گرداگرد یا فلسطین اور بعض اردن میں سے ہے اور بہت صحیح بات یہ ہو کہ اریحا اور ایلیا کی زمین کہ اب زمین بیت المقدس ہے **الَّتِیْ کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ** وہ زمین کہ حقتعالے نے لوح میں لکھ رکھا ہو کہ وہاں تمھارے مکان اور مسکن ہونگے بشرطیکہ وہاں کے جباروں کے ساتھ تم جہاد کروگے اور چونکہ یہ لوگ عمالقہ سے ڈر گئے تھے اپنے نقیبوں کی بات کے جواب میں کہتے تھے کہ اگر ہمیں حکم کیا ہو تو ہم مصر کو پھرے جاتے ہیں حضرت موسے علیہ السّلام نے اُنکے جواب میں فرمایا **وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِکُمْ** اور پھر نہ جاؤ تم اُس راہ جدھر سے یہاں آئے ہو **فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ** ۝ پس اگر ایسا کروگے اور اُدھر ہی پھر جاؤگے تو پھر جاؤگے تم نقصان اُٹھانے والے دنیا میں تو ثواب جہاد سے اور آخرت میں لقاء رب العباد سے **قَالُوْا یٰمُوْسٰۤی** کہا اُنھوں نے کہ اے موسیٰ **اِنَّ فِیْهَا** تحقیق کہ ارض مقدسہ میں **قَوْمًا جَبَّارِیْنَ** ق صلے گروہ ہیں متغلب اور سرکش بڑے قوی کہ اُن کے مقابلہ کرنا آسان نہیں **وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا** اور ہم نہ داخل ہونگے اُس زمین پر لڑنے کے واسطے **حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْهَا** جبتک کہ باہر نکلیں وہ لوگ اُس جگہ سے **فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا** پس اگر نکل آئیں وہ لوگ اس جگہ سے بے لڑے بھڑے اور اپنی ولایت ہمیں دیدیں **فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ** ۝ تو ہم داخل ہوں اُسمیں **قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ** کہا دو مردوں نے اُن لوگوں میں سے جو ڈرے خدا سے **اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْهِمَا** انعام کیا اللہ نے اوپر اُنکے ایمان اور اچھے عہد پر ثبات اور وہ یوشع اور کالب تھے کہ ان دونوں نے بنی اسرائیل سے کہا کہ **ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ** ج داخل ہو جباروں اور سرکشوں پر اُنکے قریہ کے دروازہ سے ناگہاں اور اُنھیں راہ میں تنگ پکڑو اور صحرا میں نہ جانے دو **فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ** پھر جب داخل ہو جاؤگے تم اُس دروازہ سے اس طریقہ پر جو میں نے کہا **فَاِنَّکُمْ غٰلِبُوْنَ** ۵ ج لا تو بیشک تم غالب ہوگے اسواسطے کہ انکے چند جسم ہی جسم ہیں بیدل اور یہ لوگ موٹے تازے ہیں بے فائدہ اور بے حاصل یہ بات الہام الٰہی سے اُنھوں نے جانی تھی یا حضرت موسے علیہ السّلام کے خبر دینے سے **وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْۤا** اور اوپر خدا کے توکل کرو اس لڑائی میں **اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ** ۝ اگر ہو تم

یاد کرنے والے خدا کے وعدہ کو قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى بولے وہ کہ اے موسےٰ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا تحقیق کہ ہم ہرگز نہ داخل ہونگے
کبھی اس ولایت میں مَّا دَامُوْا فِيْهَا جب تک کہ وہ لوگ اس موضع میں رہینگے اور اے موسیٰ تم فقط دو آدمیوں کی بات سنتے ہو
دس آدمیوں کا کہا نہیں مانتے فَاذْهَبْ اَنْتَ پس جاتو اے موسےٰ وَرَبُّكَ اور رب تیرا فَقَاتِلَآ اور لڑو تم دونوں اِنَّا
هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ یقینی ہم تو یہیں بیٹھے ہیں اس بات میں انھوں نے خدا اور رسول سے بے ادبی کی اور انکی عظمت نہ رکھی اور
بعضوں نے کہا ہو کہ رب سے ہارون علیہ السّلام مُراد تھے اسواسطے کہ رب بزرگ کے معنے میں ہو پس ہارون علیہ السّلام حضرت موسےٰ سے
بہت بڑے تھے انھیں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا بزرگ کہا اور فَقَاتِلَآ یعنے قتال کرو تم دونوں یہ اس کلام کی تائید کرتا ہو قَالَ رَبِّ کہا
موسےٰ نے کہ اے رب میرے اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ میں نہیں مالک ہوں مگر اپنی جان کا وَاَخِيْ اور بھائی اپنے کا
فَافْرُقْ بَيْنَنَا پس جدائی کرنے درمیان ہمارے وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ اور درمیان اس گروہ کے جو حکم سے باہر
ہوگئے قَالَ فرمایا حق تعالےٰ نے کہ فَاِنَّهَا پس تحقیق کہ ارض مقدس مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ حرام کی گئی اوپر انکے یعنی نہ داخل ہونگے
اُسمیں اور نہ مالک ہونگے اُنکے نافرمانی کی شامت سے اَرْبَعِيْنَ سَنَةً چالیس برس يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ حیران اور سرگردان
پھرینگے زمین تیہ میں کہ چھ کوس ہو مصر سے پھر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی قوم چالیس برس تک اُتنی ہی زمین میں سرگرداں رہی ہر صبح کو سفر کا
قصد کرتے اور شام تک چلتے اور شب کو پھر وہیں ہوتے جہاں سے صبح کو چلے تھے اور ایک قول یہ ہو کہ چالیس برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السّلام
نے اُن بنی اسرائیل کو ساتھ لیا جو باقی رہگئے تھے اور جاکر اریحا کو فتح کیا اور ایک مدت وہاں رہے اور بہت صحیح یہ بات ہو کہ حضرت موسےٰ اور
حضرت ہارون علیہما السّلام نے تیہ میں وفات پائی اور اہل تیہ بھی مرگئے اور اُنکی اولاد میں جو ان قوی ہوئے اور حق تعالےٰ نے حضرت
یوشع علیہ السّلام کو پیغمبری عطا کی اور ان جوانوں نے انکی بیعت کرلی اور یوشع علیہ السّلام گئے اور اریحا اور ایلیا کی ولایت لی اور جباروں
کی جڑ اُکھاڑ ڈالی لکھا ہو کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم کے حق میں دعا کی اور حکم ہوا کہ چالیس برس تک یہ لوگ سرگرداں
اور حیران پھرا کرینگے تو حضرت موسےٰ پشیمان ہوئے اور حق تعالےٰ نے انکی طرف خطاب کیا کہ جب ہم نے اُنکی حیرانی اور پریشانی کا حکم
کرہی دیا فَلَا تَاْسَ پس نہ رنجیدہ ہو تو عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ اوپر گروہ فاسقوں کے اور تبیان میں کہا ہے کہ یہ خطاب ع ۷
ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہو حق تعالےٰ فرماتا ہو کہ موسےٰ کی قوم ایک مدت تک سرگرداں اور حیران رہی تھی تو اُنپر
غم نہ کھا کہ فسق اور نافرمانی کی وجہ سے حضرت موسیٰ کی بد دعا کے لائق ہوگئے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ اور پڑھ اہل کتاب پر نَبَاَ
ابْنَيْ اٰدَمَ خبر دو بیٹوں آدم کی جو اُنکے صلب سے تھے ہابیل اور قابیل بِالْحَقِّ پڑھنا ساتھ راستی اور درستی کے اور اُنکا قصہ مجمل طور وقف لازم
پر یہ ہے کہ حضرت حوا علیہا السّلام ہر حمل میں ایک لڑکا ایک لڑکی جنتی تھی جب وہ بڑے ہوتے تو حضرت آدم ایک حمل کی لڑکی دوسرے
حمل کے لڑکے کے نکاح میں دیتے جو لڑکی قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی اُس کا نام اقلیما تھا اور وہ نہایت حسینہ جمیلہ تھی اور ہابیل کے ساتھ جو
لڑکی پیدا ہوئی تھی اُسکا نام لیوذا تھا اور وہ ایسی خوبصورت نہ تھی جب یہ چاروں جوان ہوئے تو حضرت آدم علیہ السّلام نے لیوذا کو قابیل کے
نام سے کردیا اور اقلیما کو ہابیل سے منسوب کیا قابیل نے حضرت آدم علیہ السّلام کی اس تجویز سے انکار کیا اور کہا کہ میری بہن بہت خوبصورت ہے
اور میرے ساتھ رحم مادر میں رہی ہے اولیٰ یہ ہو کہ وہ میرے نکاح میں آئے حضرت آدم علیہ السّلام نے فرمایا کہ حکم خدا یوں ہی صادر ہوا ہو
مجھے اسمیں کیا اختیار قابیل نے نہ مانا اور کہا کہ تم ہابیل کو مجھ سے زیادہ چاہتے ہو اسوجہ سے جو لڑکی بہت خوبصورت ہے وہ اُسکے عقد میں

دیا چاہتے ہو حضرت آدم علیہ السّلام نے فرمایا کہ میری بات باور نہیں کرتے ہو تو تم دونوں قربانی کرو جو کچھ ممکن ہو جسکی قربانی مقبول ہو جائے
اقلیما اُسی کی ہو حق تعالےٰ اسی قصّہ سے خبر دیتا ہو کہ اِذْ قَرَّبَا جب قربانی کی یعنی تقرب ڈھونڈھا اُن دونوں میں سے ہر ایک نے قُرْبَانًا
تقرب ڈھونڈھنا بسبب اپنی قربانی کے ہابیل کے پاس بکریاں تھیں وہ ایک خصّی بہت فربہ جسے وہ نہایت دوست رکھتا تھا لایا اور پہاڑ پر
رکھا اور نیت کی کہ اگر میری یہ قربانی قبول نہ ہو جائے گی تو میں اقلیما کو چھوڑ دوں گا اور قابیل کے کھیتی تھی وہ ایک مُٹھا گیہوں کا لایا کہ
اُسمیں دانے کم اور پتلے پتلے تھے اور لاکر وہیں پہاڑ پر رکھا اور اپنے جی میں کہا کہ اگر میری یہ قربانی قبول ہو جائے تو فبہا اور اگر نہ قبول
ہوئی تو میں اپنی بہن سے دست بردار نہ ہونگا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا پس قبول کی گئی قربانی ایک کی اُنمیں سے کہ وہ ہابیل تھا اسطرح
پر کہ سفید آگ بے دھوئیں کی آسمان سے اُتری اور خصّی کو جلا گئی وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ اور نہ مقبول ہوئی دوسرے سے کہ قابیل
تھا اور آگ اُسکی قربانی پر سے گذر گئی اور اُسکے جلانے کی طرف ملتفت بھی نہ ہوئی جب تو غصّہ کی آگ قابیل کے دل میں بھڑکی اور حسد کے
دھوئیں نے اُسکے دیدۂ بصیرت پر اندھیرا چھا دیا قَالَ کہا اُس نے ہابیل کو لَاَقْتُلَنَّكَ کہ قسم خدا کی تجھے میں مار ڈالوں گا اسواسطے کہ
تیری قربانی مقبول ہوئی اور میری قربانی مردود ہوئی قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ کہا ہابیل نے کہ نہیں قبول کرتا ہے خدا مگر مِنَ
الْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگاروں سے جنھوں نے قربانی میں اپنی نیت خالص کر لی ہے لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اگر کھولے گا تو اور دراز کرے گا النصف
اِلَيَّ يَدَكَ طرف میرے ہاتھ اپنا لِتَقْتُلَنِيْ تا کہ قتل کرے تو مجھے مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ نہیں ہوں دراز کرنے والا يَّدِيَ
اِلَيْكَ ہاتھ طرف تیرے لِاَقْتُلَكَ تا کہ قتل کروں میں تجھے اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ تحقیق کہ ڈرتا ہوں میں اللہ سے کہ
رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رب ہے سب اہل عالم کا باوصف اسکے کہ ہابیل قابیل سے بہت قوی اور صاحب شوکت تھا مگر خوف خدا کی وجہ سے
قابیل کو قتل کرنے کا ارادہ نہ کیا اور کہا کہ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ میں چاہتا ہوں کہ پھر جا تو میرے قتل میں جو گناہ ہے
اُس سے وَاِثْمِكَ اور اپنے گناہ کے عذاب سے کہ قربانی مردود ہونے کا سبب وہی تھا اور ہابیل کی یہ خواہش اور ارادہ حکم آلہی کے
موافق تھا فَتَكُوْنَ پس ہو جائے گا تو بسبب اِن دو گناہوں کے مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ دوزخیوں میں سے وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا
الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور یہ ہے جزا ظالموں کی جو ناحق کسی کو قتل کرتے ہیں فَطَوَّعَتْ لَهٗ پھر آسان کر دیا واسطے قابیل کے اور مدد
دی اُسے نَفْسُهٗ اُسکے نفس نے قَتْلَ اَخِيْهِ قتل میں اُسکے بھائی کے اور وہ یہ نہ جانتا تھا کہ اسے کیونکر قتل کروں پس ابلیس
شیر کی صورت پکڑ کر اُسکے سامنے آیا اور ایک چڑیا ہاتھ میں لایا اُس چڑیا کا سر پتھر پر رکھ کر دوسرا پتھر اُسپر مارا اُس چڑیا کا سر پچکی ہو گیا
اور وہ مر گئی قابیل یہ ترکیب دیکھکر چپ ہو رہا یہانتک کہ ایک دن ہابیل کو اُس نے دیکھا کہ پتھر پر سر رکھے سو رہا ہے فَقَتَلَهٗ پس قتل کر ڈالا
اُسے ایک پتھر اُسکے سر پر مارا اُسکا بھیجا بکھر گیا فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ پس ہو گیا نقصان پانے والوں میں سے دنیا میں اسطرح
کہ پھر عمر بھر مردود رہا اور آخرت میں خود ظاہر ہو کہ سب دوزخیوں کا آدھا عذاب اکیلے اُسی پر ہو گا چنانچہ امام ثعلبی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے
پھر قابیل یہ جانتا تھا کہ اب ہابیل کی لاش کو کیا کرنا چاہیے اُسے کپڑے میں لپیٹ کر چالیس دن تک پیٹھ پر لادے ہر طرف پھرتا تھا
ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا ہو کہ سال بھر یوں ہی بسر ہوا اور وہ لاش سڑ گئی اور بدبو کرنے لگی اور درندا اور پرندنے قابیل
پر غلبہ کیا کہ کہیں یہ اسے پھینکے تو ہم کھالیں قابیل نہایت تنگ اور پریشان ہوا فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا پھر بھیجا اللہ نے ایک کوّا
يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ کھودتا تھا زمین اپنی ٹونٹ اور دونوں پنجوں سے اور اسی طرح کھود کر اُس نے گڑھا بنا لیا لِيُرِيَهٗ اور

یہ کام اسواسطے کیا کہ دکھاوے قابیل کو کہ كَيْفَ يُوَارِي کیونکر چھپائے سَوْءَةَ أَخِيهِ لاش اپنے بھائی کی لکھا ہو کہ کوے نے خاک
میں گڑھا کھودا اور دوسرے مرے ہوے کوے کو لایا اور اُس گڑھے میں رکھکر خاک ڈالتا تھا یہاں تک کہ وہ مواہوا کوا چھپ گیا قَالَ
يَا وَيْلَتَىٰ کہا قابیل نے کہ ارے وائے مجھکو أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ کیا عاجز ہوا میں یہ کہ ہوں میں مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ مانند
اس کوے کے اس کام میں فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي ج پس چھپاؤں میں لاش بھائی اپنے کی پھر اُسی طرح پر قابیل نے ہابیل کو بھی
(وقف النبی صلعم) خاک میں دبادیا فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ﴿٣١﴾ پھر ہو گیا پشیانوں میں سے اس بات پر کہ سال بھر تک اُس سڑی گلی لاش کو لادے
لادے پھرنا پڑا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اُسکی ندامت اسوجہ سے تھی کہ اُسکے ماں باپ اُس سے بیزار ہو گئے اور اُسکا تمام بدن سیاہ ہو گیا اور ایک
آواز سُنی کہ کوئی کہتا ہو کُنْ خَائِفًا أَبَدًا یعنی خائف رہ ہمیشہ پھر یہ حال ہو گیا کہ قابیل جسے دیکھتا تھا تو ڈرتا تھا کہ یہ کہیں مجھے قتل نہ کر ڈالے
(معانقہ عند المتاخرین) اور آخر اپنے اندھے بیٹے کے ہاتھ سے قتل ہوا مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ ج سبب اس قتل کے كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ لکھ دیا
اور حکم کیا ہم نے اوپر بنی اسرائیل کے أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ یہ کہ جو کوئی قتل کرے نَفْسًا کسی کو بِغَيْرِ نَفْسٍ بے اسکے کہ اُس نے
کسی کو قتل کیا ہو اور اُسپر قصاص لازم ہوا ہو أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ اور بے اسکے کہ اُس نے فساد کیا ہو زمین میں یعنے رہزنی کی ہو
یا مرتد ہو گیا یا باوجود اس بات کے کہ محصن ہو زنا کی ہو فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ط پس گویا کہ قتل کر ڈالا اُس نے سب لوگوں کو
اس نظر سے کہ اُس نے خون کی ہتک حُرمت کی اور لوگوں کو دلیر کر: یا یا یہ کہ غضب الٰہی کو اپنی طرف کھینچنے میں جیسا کہ ایک آدمی کا قتل ویسا
ہی سب لوگوں کا وَمَنْ أَحْيَاهَا اور جو شخص کسی کی زندگی باقی رہ جانے کا سبب ہو قصاص معاف کرکے یا قتل سے منع کرکے یا ہلاکت کی
جگہوں سے نکال کر فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ط پس گویا کہ وہ سب لوگوں کی زندگی کا سبب ہوا قتل کے ساتھ پیش آنے سے ڈرانا
اور جانوروں کی حمایت اور اعانت کی ترغیب اس کلام سے مقصود ہے وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ اور البتہ آئے طرف بنی اسرائیل کے
رُسُلُنَا رسول ہمارے بِالْبَيِّنَاتِ ز ساتھ معجزوں ظاہر اور آیتوں واضح کے ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ پھر تحقیق کہ بہتیرے
اُنمیں سے بَعْدَ ذَٰلِكَ بعد بھیجنے رسولوں اور نازل کرنے آیتوں کے فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿٣٢﴾ بیچ زمین کے البتہ اسراف
کرنے والے تھے یعنی حد اعتدال سے متجاوز تھے یا قتل میں مسرف یا اوامر اور نواہی کی حدوں سے گذرے ہوے لکھا ہو کہ ہجرت کے چھٹے برس
قبیلۂ بنی عرینیہ سے ایک گروہ حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شرف اسلام سے مشرف ہو کر جناب رسالتماب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر باشی اختیار کی مدینہ منورہ کی ہوا اُنکے مزاج سے خوب موافق نہ آئی وہ لوگ بیمار ہو گئے اور اُنکا حال
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا حضرت نے اُنھیں اُن اونٹوں کے قریب روانہ فرمایا جو جبل العیر کے قریب تھے چند روز
وہ وہاں رہے اور اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب[1] پیا کیے یہاں تک کہ اُنکا مرض جاتا رہا اور صحیح اور تندرست ہو گئے ایک دن صبح کے وقت
متفق ہو کر پندرہ اونٹ خاص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہانک لے چلے اور اپنے قبیلہ کی طرف متوجہ ہوے یسار جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا غلام تھا چند آدمی ساتھ لے کر اُنکے پیچھے چلا اور اُنپر پہونچکر مقابلہ اور مقاتلہ کیا اُن ظالموں نے یسار کو پکڑ لیا اور ہاتھ پاؤں کاٹکر آنکھوں

---

[1] اونٹنی کا پیشاب جو اُن لوگوں نے پیا اسے یوں سمجھنا چاہیے کہ یا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کی طرف سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کی صحت اسی کے پینے میں ہو اور
آپ نے خاص اُنھیں لوگوں کے واسطے بحکم الٰہی پیشاب کو حلال اور پاک کہدیا یا یوں کہنا چاہیے کہ ابتدائے اسلام میں پاک اور حلال تھا دوسری حدیث سے جسکا مضمون یہ ہو کہ بچو تم پیشاب سے
کہ عذاب قبر کا سبب ہے یہ حکم ہو گیا اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ کے مذہب میں اور سب حیوانات کے پیشاب کی طرح اونٹنی کا پیشاب بھی ناپاک اور حرام ہے ۱۲

اور زبان میں کانٹے چبھوتے تھے حتّٰے کہ یسار شہید ہوگئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال سے واقف ہوئے اور کرز بن جابر کو بیس سواروں
کے ساتھ اُنکے پیچھے بھیجا اُنھوں نے جاکر سبھوں کو گرفتار کرلیا اور یہ اُنکے ہاتھ گردنوں میں باندھ کر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے
حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ کہ سوا اسکے نہیں کہ ہے جزا اُن
لوگوں کی جو لڑتے ہیں ساتھ دوستوں خدا اور رسول کے وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ اور دوڑتے ہیں زمین پر فَسَادًا فساد کے واسطے
کہ راہزنی اور لوٹ مار ہے اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا یہ کہ قتل کریں اُنھیں اگر کسی کو اُنھوں نے قتل کیا ہو اور مال نہ لیا ہو اَوْ يُصَلَّبُوْٓا یا یہ کہ
قتل کریں اور سُولی پر چڑھا دیں اگر اُنھوں نے قتل بھی کیا ہو اور مال بھی لیا ہو اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ یا کاٹ ڈالیں
ہاتھ اور پاؤں اُنکے مِّنْ خِلَافٍ برخلاف یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں اگر مال لیا ہو اور کسی کو قتل نہ کیا ہو اَوْ يُنْفَوْا یا نکالدیں
اُنھیں مِنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی ایک شہر سے دوسرے شہر میں نکالدیں اسطرح پر کہ کسی جگہ ٹھہر نہ سکیں اگر اُنھوں نے لوٹ مار
نہ کی ہو مگر ڈرایا اور دھمکایا ہو امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ نے شہر بدر کرنے کو قید کرنے پر ڈھالا ہو تاکہ اُن ظالموں کا ضرر دوسرے شہر میں
مسلمانوں کو نہ پہونچے جب یہ حکم نازل ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اُن لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور
سلائی اُنکی آنکھوں میں پھیری گئی پھر اُنھیں سُولی پر چڑھا دیا ذٰلِكَ یہ حدود جو مذکور ہوے لَهُمْ واسطے اُنکے خِزْيٌ فِي
الدُّنْيَا ذلّت اور رسوائی ہو دنیا میں وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور واسطے اُنکے ہو بیچ آخرت کے عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝
عذاب بڑا اُنکے گناہ بڑے ہونے کی وجہ سے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ جو توبہ کریں اُس سے جو حق اللہ ہو مِنْ قَبْلِ اَنْ
تَقْدِرُوْا قبل اس سے کہ تم قادر ہو جاؤ عَلَيْهِمْ ج اوپر اُنکے پس اگر حربہ کرنے والا مشرک ہو اور اس نے توبہ کی یعنے ایمان لایا
خواہ اُسپر قدرت حاصل ہونے کے قبل خواہ بعد تو جو حدود مذکور ہوے سب اُس سے ساقط ہوگئے اور اُسکے جان و مال سے مطالبہ نہیں ہوسکتا
اور اگر مسلمان ہو کر اُسپر قادر ہونے کے قبل اُس نے توبہ کی تو مالک بن انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ حدود اُس سے ساقط ہوجاتے
ہیں اور اُسے کسی چیز پر نہیں پکڑ سکتے مگر جس کسی کا مال بعینہٖ اُسکے پاس پائیں تو مالک مال کو پھیر دیں اور مقتول کا وارث بھی خون کا مطالبہ
نہیں کرسکتا اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کا قول یہ ہو کہ قدرت پانے سے قبل اگر توبہ کرے تو حدود آلہی اُس سے ساقط ہوجائیں گے
حقوق عبادت نہ ساقط ہونگے فَاعْلَمُوْٓا پس جان لو تم کہ اَنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا غَفُوْرٌ بخشنے والا گناہوں کا ہو توبہ کے سبب سے
رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہو توبہ کرنے والوں پر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے گروہ مومنوں کے ڈرو خدا سے ع ۵
وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ اور ڈھونڈھو طرف اُسکے وسیلہ یعنی وہ چیز جسے اُسکی درگاہ میں قرب حاصل کرنے کے واسطے
وسیلہ کرسکیں اور جامع بات اس باب میں یہ ہو کہ جناب آلہی میں تقرب حاصل کرنے کو اوامر اور نواہی کا لحاظ رکھنا وسیلۂ کُلّی ہے اور
لطائف قشیریہ میں لکھا ہو کہ ریا سے اعمال کی تجرید اور عجب سے احوال کی تفرید اور انفاس کو خالص کرنا طلب حظوظ سے یہ وسیلہ ہے اور
کشف الاسرار میں لکھاہے کہ عابدوں کا وسیلہ فضائل ہیں اور عالموں کا وسیلہ دلائل ہیں اور عارفوں کا وسیلہ ترک وسائل ہو عابد تو معاملہ سے
توسل ڈھونڈھتا ہے اور عالم مکاشفہ سے راہ چلتاہے اور عارف معائنہ سے راہ دیکھ لیتا ہو عابد تو اس آیت میں فکر کرتا ہو کہ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
قِيَامًا وَّقُعُوْدًا اور عالم اس آیت پر نظر کرتا ہو اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ اور عارف اس بات سے درگذر نہیں کرتا کہ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ
پیر طریقت شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری قدس سرہ العزیز نے کہا ہو کہ آلہی تیری طرف وسیلہ بھی تو ہی ہو اگر کسی نے طلب سے تجھے پایا تو

میں نے خود طلب تجھی سے پائی نظم

این طلب ما بے طلب تو دادۂ　　　گنج احساں برہمہ بکشادۂ
این طلب در ما ہم از ایجاد تست　　　رستن از بیداد یارب داد تست
این قدر ارشاد تو بخشیدۂ　　　تابدیں بس عیب ما پوشیدۂ
قطرۂ دانش کہ بخشیدی ز پیش　　　متصل گرداں بہ دریاہائے خویش

وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ اور جہاد کرو اُسکی راہ میں اعدائے ظاہری اور اعدائے باطنی کے ساتھ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو ان اعمال کے سبب سے اور بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ اس آیت میں حق تعالےٰ نے فلاح کو چار چیزوں سے متعلق کیا کہ بے اُن چار چیزوں کے اصلی چھٹکارا حاصل نہیں ہوتا پہلے تو ایمان کہ ابتداء خلقت میں نور پہونچا تا ہو اور بندہ کو شرک کی تاریکیوں کے پردوں سے خلاصی دیتا ہو دوسرے تقویٰ کہ اعمال شرعیہ کا منبع اور اخلاق مرضیہ کا منشا ہو سالک اسکے سبب سے گناہ کی ظلمت سے نجات پاتا ہے تیسرے وسیلہ ڈھونڈھنا اور وہ فنائے ناسوت ہو بقائے لاہوت میں اور عارف اسکے باعث تاریکی ہستی سے باہر آتا ہو چوتھے جہاد اور وہ انانیت کو مضمحل اور ہویت کو ثابت کرتا ہو اور موحد اس مرتبہ پر پہونچکر وجود کی تیرگی سے چھوٹتا ہو اور شہود کے نور میں پہونچ جاتا ہو رباعی

چوں جلوہ کند نور شہود از تتق غیب　　　از ظلمت ہستی تو آثار نماند
از چہرۂ وحدت فگنن پردۂ کثرت　　　تا در نظرت اندک و بسیار نماند

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوے بت اور ملائکہ اور بچھڑا وغیرہ پوجنے سے لَوْ أَنَّ لَهُمْ اگر ہو واسطے اُنکے مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا جو کچھ ہو بیچ زمین کے مال اور اسباب کی قسم سے وَمِثْلَهُ مَعَهُ اور مانند اُن سب چیزوں کے ساتھ اُن سب چیزوں کے یعنی جو کچھ نقد و جنس زمین پر ہو اگر اُسکا دونا بھی کافروں کی ملک میں ہو لِيَفْتَدُوا بِهِ تاکہ اُسے بدلا اپنی ذات کا کریں مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عذاب روز قیامت کے مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ نہ قبول کیا جائیگا اُن سے اور وہی عذاب اُنھیں لازم رہے گا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ اور واسطے اُنکے ہو اُس دن عذاب دردناک يُرِيدُونَ چاہتے ہیں یعنی آرزو رکھتے ہیں یا قصد کرتے ہیں أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ یہ کہ نکلیں آتش دوزخ سے وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا اور نہیں ہیں وہ باہر آنیوالے آتش دوزخ سے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝ اور واسطے اُنکے ہو عذاب دائمی کہ نہ زائل ہوگا نہ منقطع وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ اور چوٹا اور چوٹی فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا پس کاٹ ڈالو داہنے ہاتھ اُنکے جب بقدر نصاب چوری کریں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ نے نزدیک چوتھائی دینار ہو اور امام اعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ کے نزدیک دس درہم اور امام مالک رحمۃ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تین درم اور اس سے زیادہ جتنا چرائے حرز سے یعنی ایسی جگہ سے جہاں حفاظت سے رکھا ہو جیسے گھر صندوق یا ایسے آدمی کے پاس سے جو نگہبان ہو مثلاً راہ یا مسجد میں اور چھپا کر اُٹھالیں جَزَاءً بِمَا كَسَبَا خدا جزا دیتا ہے اُنھیں جزا بسبب اُس کام کے جو اُنھوں نے کیا اور وہ کام ترک حرمت ہو مال مومن میں نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ط اور عقوبت کرتا ہو اُنھیں وہ عقوبت جو صادر ہوئی ہو حق تعالےٰ کی جناب سے تاکہ وہ عقوبت اُسکے واسطے نصیحت ہو اور پھر ایسا کام کرنے سے اُسے باز رکھے وَاللَّهُ عَزِيزٌ اور اللہ غالب ہے اپنے حکم میں حَكِيمٌ ۝ جاننے والا اُسکی حکمت جو وہ حکم کرتا ہو فَمَن تَابَ پھر جو کوئی توبہ کرے مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ بعد ظلم اپنے کے یعنی اپنی چوری کے بعد وَأَصْلَحَ

اور درستی پر لائے اپنا کام اس طور پر کہ مدعی کو راضی کر دے اور قصد مصمم کرے اس بات کا کہ پھر چوری نہ کریگا فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ پس تحقیق کہ اللہ توبہ قبول کرتا ہے اُسکی مگر ہاتھ کاٹنا ساقط نہو گا اُس توبہ کرنے والے پر سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے گناہ اُسکے رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے اُسپر کہ محشر میں اُسے رُسوا نہ کریگا اَلَمْ تَعْلَمْ کیا نہیں جانا تونے یہ خطاب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہے اور مُراد اُمت ہے یعنی کیا نہیں جانا تم لوگوں نے اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ واسطے اُسکے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے جیسے کہ چور کو ہاتھ کٹنے کے سبب سے وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ اور بخشدیتا ہے جسے چاہتا ہے یعنی جس چور کو چاہتا ہے توبہ کے بعد وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ اوپر سب چیزوں کے بخشدینے اور عذاب کرنے سے قَدِيْرٌ ۝ قادر ہے يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ اے رسول یہ خطاب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے کہ آنحضرت کو لقب کے ساتھ یاد فرمایا اور انبیا کو نام سے مخاطب کیا جیسے یا آدم اَنْبِئْهُمْ یا نوح اهْبِطْ یا ابراہیم اَعْرِضْ یا موسیٰ اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ یا عیسیٰ ابن مریم اَنْتَ قُلْتَ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطاب کرنے کی نوبت آئی تو حق تعالےٰ نے آپ کو کمال کی صفتوں کے ساتھ یاد فرما کر مخاطب کیا جیسے یا اَیُّہَا النَّبِیُّ یا اَیُّہَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ نہ غمگین کریں تجھے وہ لوگ جو عناد کی رو سے يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ جلدی کرتے ہیں اور اپنے تئیں ڈالدیتے ہیں بیچ کفر کے مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اُن لوگوں میں سے جنھوں نے کہا کہ اٰمَنَّا ایمان لائے ہم اور یوں ہی کہتے ہیں بِاَفْوَاهِهِمْ زبانوں اپنی سے وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۚ ۛ اور ایمان نہیں لائے دل اُنکے ان لوگوں سے منافق مُراد ہیں اور اُنکے کردار یہ تھے کہ کافروں سے دوستی کرتے تھے وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۚ ۛ اور بعضے اُن لوگوں میں سے جو یہودی بن رکھتے ہیں سَمّٰعُوْنَ سُننے والے ہیں قول تیرا لِلْكَذِبِ واسطے اسکے کہ جھوٹ لگائیں یہود لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سُنکر باہر جاتے اور کہتے کہ محمدؐ سے ہم نے یہ سنا اور وہ نہ سُنا ہوتا تھا اور وہ مدینہ منورہ کے یہود تھے سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ سُننے والے واسطے گروہ دوسرے کے جنکے لوگ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ نہیں آئے تیری مجلس میں اس سے خیبر کے یہود مُراد ہیں اسواسطے کہ مدینہ کے یہود جاسوسی کرتے تھے اور خیبر میں خبریں بھیجتے تھے اس آیت نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ اہل خیبر کے شُرفا میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو زنا میں گرفتار کیا اور دونوں محصن تھے اور اُن کی حد توریت کے حکم سے سنگساری تھی یہود نے اُن دونوں کی شرافت اور بزرگی کا لحاظ کرکے نہ چاہا کہ وہ حد اُنپر جاری کریں باہم کہا کہ یہ مرد جو یثرب میں ہے اسکی کتاب میں سنگسار کرنے کا حکم نہیں اور بنی قریظہ اُسکے ہمسایہ اور اُس سے حلف کیے ہوئے ہیں کسی کو اُنکے پاس بھیجو کہ زانی محصن کی حد اُس سے پوچھیں اگر کہے کہ کوڑے مارو تو اُسکی بات مان لو اور اگر سنگسار کرنے کا حکم کرے تو اُسکی بات نہ سُنو پس اُنمیں سے کچھ لوگ دونوں زانیوں سمیت مدینہ میں آئے اور مدینہ کے یہود سے کیفیت واقعی بیان کردی اور اشراف یہود جیسے کعب کنانہ مالک حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں آئے اور زنا کرنے والوں محصن کی حد پوچھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حکم پر تم راضی ہو وہ بولے ہاں فوراً حضرت جبرئیل امین سنگساری کا حکم لیکر نازل ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سنگسار کرنا چاہیے یہود نے انکار کیا اور بولے توریت میں خدا نے حکم کیا ہے کہ چالیس کوڑے فیر میں کہ وہ ایک سیاہ روغن ہوتا ہے تر کرکے مارنا چاہیے تاکہ اُنکی پیٹھ سیاہ ہو جائے اور مُنھ کالا کرکے گدھے پر اُلٹا بٹھا کر مکانوں کے گرد پھرانا چاہیے جبرئیل علیہ السّلام نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں اور ابن صوریا جو یہود میں بڑا عالم ہے جانتا ہے کہ توریت میں سنگساری کا حکم ہے کوڑے مارنے کا نہیں حضرت صلے اللہ علیہ

۳ معانقہ عند المتقدمین ۱۲

وآلہ وسلم نے یہود سے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے فدک میں کوئی جوان رہتا ہو سادہ رو سفید پوست کا ناکہ اُسے ابن صوریا کہتے ہیں وہ بولے کہ ہاں علم توریت میں تمام جہان کے عالموں سے زیادہ وہ دانا ہو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حکم توریت کے باب میں ہمارے تمہارے درمیان میں وہ حکم ہو وہ بولے کہ اچھا ہم اُسکے حکم پر راضی رہتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے حاضر کرنے کا حکم فرمایا کئی دن کے بعد اُسے لائے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے پوچھا کہ تو ہی ابن صوریا ہو اُس نے کہا کہ ہاں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور ان لوگوں کے درمیان میں تو حکم ہو اسواسطے کہ یہود میں تو بڑا عالم ہو ابن صوریا نے قبول کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے قسم ہو اُس خدا کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر توریت نازل فرمائی اور تم لوگوں کے واسطے دریا پھاڑ دیا اور تمھیں فرعون کے لوگوں سے نجات دی اور تمھارے واسطے من وسلویٰ بھیجا سچ بتا کہ تمھاری کتاب میں زانی محصن کی حد سنگساری ہو یا نہیں ابن صوریا بولا کہ اگر جھوٹ بولوں گا یا بدلکر بات کہونگا تو توریت مجھے جلادے گی اگر میں یہ ڈرتا تو اقرار نہ کرتا تو بتا کہ تیرے خدا نے کیا حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خدا نے تو یہ حکم کیا کہ جب چار آدمی محصن اور محصنہ کی زنا پر گواہی دیں تو ان دونوں کو سنگسار کرنا واجب ہے ابن صوریا بولا کہ قسم ہو موسیٰ کے خدا کی کہ توریت میں بھی یہی حکم فرمایا ہے مگر ہمارے عالموں نے بنی اسرائیل کے اشرافوں کی طرف لحاظ کرکے اُنھیں کوڑے مارنا اور مُنھ کالا کرنا قرار دیا ہو پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے دونوں کو سنگسار کیا مسجد کے دروازہ کے پاس حق تعالےٰ نے یہود کے حال سے خبر دی کہ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ بدل دیتے ہیں کلموں کو یعنی آیت رجم کو مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ بعد اسکے کہ خدا نے وضع کیا اُسے اُسکے موضع پر اور اُسکے عوض کوڑے مارنا اور مُنھ کالا کرنا لکھتے ہیں يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں خیبر کے یہود اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا اگر دیں تمھیں یہ حکم بدلا ہوا یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کوڑے مارنے کا حکم کریں فَخُذُوْهُ پس تم اُسے اور قبول کرو وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ اور اگر یہ حکم تمھیں نہ دیں اور سنگساری کرنے کا حکم کریں فَاحْذَرُوْا ط پس حذر کرو اُسکے قبول کرنے سے وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ اور جسے چاہے اللہ ضلالت یا فضیحت یا ہلاکت اُسکی فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ پس اپنے ہاتھ میں تو نہیں لاسکتا اور مالک نہیں ہوسکتا واسطے اُسکے مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ط اللہ سے کسی چیز کا وہ فتنہ دفع کرنے میں اُولٰٓئِكَ وہ گروہ الَّذِيْنَ وہ لوگ ہیں کہ ازل میں لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ نہیں چاہا خدا نے اَنْ يُّطَهِّرَ یہ کہ پاک کرے کفر اور انکار حق کے لوث سے قُلُوْبَهُمْ ط دل اُنکے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ج صلے واسطے اُنکے ہو دنیا میں رسوائی بسبب اسکے کہ جزیہ دیں اور مومنوں سے ڈریں وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور واسطے اُنکے ہو بیچ آخرت کے عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ عذاب بڑا کہ دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہو سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ وہ سننے والے ہیں باتوں کے جھوٹ لگانے کے واسطے اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ط کھانے والے حرام کے یعنے رشوت کا حکم دینے اور کلام تحریف کرنے میں فَاِنْ جَآءُوْكَ پس اگر آئیں محاکمہ کے واسطے تیرے پاس فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ پس حکم کر درمیان اُنکے اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ج یا مُنھ پھیرلے اُن سے حق تعالےٰ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار دیا اس آیت میں حکم دینے اور انکار کرنے کا وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ اور اگر مُنھ پھیرے تو اور حکم نہ کرے فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ط پس نہ زیاں پہونچا سکیں گے تجھے کچھ وَاِنْ حَكَمْتَ اور اگر حکم کرے تو فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ط پس حکم کر درمیان اُنکے ساتھ راستی اور عدل کے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ دوست رکھتا ہو عدل کرنے والوں کو جو حکم میں عدل کرتے ہیں وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ اور کیونکر حکم کریں تجھے وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ حال آنکہ پاس اُنکے ہے توریت فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ

بیچ اُسکے حکم خدا کا ہو ساتھ سنگسار کرنے کے ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ پھر وہ پھر جاتے ہیں اور انکار کرتے ہیں مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ط بعد اس سے ع۹
کہ تو نے حکم کیا ہے اُنکی کتاب کے موافق وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ع اور نہیں ہیں یہ لوگ باور کرنے والے اپنی کتاب با تیرا حکم اِنَّآ
اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ تحقیق اُتاری ہم نے توریت فِيْهَا هُدًى بیچ اُسکے ہدایت ہو حق کی طرف وَّنُوْرٌ ج اور نور ہو کہ شبہوں کی
تاریکیاں دفع کردے يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ حکم کیا ہو ساتھ توریت کے انبیا بنی اسرائیل نے الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا وہ جو مطیع ہوئے حکم الٰہی کے
لِلَّذِيْنَ هَادُوْا واسطے اُنکے جو ستہ دین ہیں ساتھ دین یہودیہ کے وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ اور حکم کیا ہو علما ربانی نے وَالْاَحْبَارُ اور زاہدوں
اُنکے نے بھی اُنھیں بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ بسبب اُسکے کہ مامور ہوئے تھے اُسپر محافظت توریت سے یعنی اُسے بدلنے
اور ضائع کرنے سے محفوظ رکھنے پر مامور تھے وَكَانُوْا عَلَيْهِ اور تھے اوپر اُس کتاب کے شُهَدَآءَ ج گواہ کہ اُسے سچ سچ بیان کریں جیسے
ابن صوریا نے بیان کردیا فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ پس تم ڈرو لوگوں سے لوگوں پر احکام حق جاری کرنے میں وَاخْشَوْنِ اور
ڈرو مجھ سے اور حکم میں اخفا اور خیانت نہ کرو وَلَا تَشْتَرُوْا اور نہ مول لو یعنی نہ بدلا کرو بِاٰيٰتِيْ ساتھ احکام میرے کے
ثَمَنًا قَلِيْلًا ط دام تھوڑے کہ مال بے اعتبار اور جاہ ناپائدار کو رشوت میں حاصل کرنا ہو وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ اور جو لوگ حکم نہیں کرتے
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اُس چیز کے جو نازل کی خدا نے یعنی یہود لوگ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ پس وہ گروہ وہی
کافر ہیں وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اور لکھا ہم نے بنی اسرائیل پر فِيْهَآ بیچ توریت کے اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ لا یہ کہ مار ڈالیں ایک جان
بدلے ایک جان کے اور بنی نضیر ایک جان کے بدلے بنی قریظہ کی دو جانیں مارتے ہیں وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ اور حکم کیا ہم نے کہ آنکھ
بدلے میں آنکھ کے اندھی کردینے میں ڈھیلا نکال لینے میں نہیں وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ اور ناک بدلے میں ناک کے وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ
اور کان بدلے میں کان کے وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ لا اور دانت بدلے میں دانت کے وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط اور زخم جو قابل قصاص
ہوں یعنی ایسی چیز میں قصاص لینگے جسمیں برابری کا حفظ ممکن ہو جیسے ہونٹھ ہاتھ پاؤں اور جس چیز میں کہ برابری کا لحاظ رکھنا ممکن نہ ہو دیت کا
حکم دینا چاہیے فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ پس جو کوئی تصدق کرے ساتھ قصاص کے یعنی معاف کرے فَهُوَ پس وہ تصدق كَفَّارَةٌ لَّهٗ ط
کفارہ ہو جائے گا صدقہ دینے والے کے گناہ کا یا جسے معاف کردیا اُس سے قصاص ساقط ہونے کے سبب اُسکا کفارہ ہو جائے گا اور
معاف کرنے والے کا اجر خدا پر ہے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ اور جن لوگوں نے حکم نہ کیا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اُس چیز کے جو نازل کی
اللہ نے اور وہ لوگ یہودی ہیں کہ ایک آدمی کے بدلے دو آدمی کو قتل کرتے ہیں فَاُولٰٓئِكَ پس وہ گروہ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وہی ہیں
کہ حق کو بے محل وضع کرتے ہیں وَقَفَّيْنَا اور لائے ہم عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ پیچھے اگلے پیغمبروں کے عیسیٰ بیٹے مریم کو
مُصَدِّقًا اُس حال میں کہ تصدیق کرنے والا تھا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ واسطے اُس چیز کے جو پہلے اُس سے بھیجی تھی ہم نے مِنَ التَّوْرٰىةِ
کتاب توریت وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ اور دی ہم نے اُسے انجیل فِيْهِ هُدًى بیچ اُسکے ہدایت ہے توحید کی وَّنُوْرٌ لا اور روشنی ہے
راہ حق میں وَّمُصَدِّقًا اور کیا ہم نے انجیل کو موافق اصول دین میں لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ واسطے اُس چیز کے جو پہلے
اُس سے تھی توریت وَهُدًى اور کیا ہم نے اُسے رہنما وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور نصیحت کرنے والا واسطے پرہیزگاروں کے
وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ اور چاہیے کہ حکم کریں اہل انجیل یعنی اُسکے عالم بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ط ساتھ اُس چیز کے جو نازل کی خدا
نے بیچ اُسکے اُس سے مراد حکم ہو اُسوقت جب منسوخ نہوا تھا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ اور جس نے حکم نہ کیا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اُس چیز کے

جو خدا نے نازل کی چونکہ نصاریٰ نے احکام انجیل سے عدول کیا فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ پس وہ لوگ نکل جانے والے ہیں حکم خدا سے
یا ایمان سے اگر انکار حکم کریں وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ اور بھیجا ہم نے طرف تیرے قرآن بِالْحَقِّ ساتھ درستی اور راستی کے
مُصَدِّقًا اُس حال پر کہ وہ مطابق ہے لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ واسطے اُسکے جو پہلے اُس سے تھیں کتابیں نازل کی ہوئیں
وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نگاہبان ہو کتابوں پر کہ تغییر و تبدیل سے اُسکی محافظت کرتا ہو یعنی اُن میں جو کچھ تغییر کرتے ہیں وہ قرآن سے
درست ہو جاتا ہے یا گویا پہلی کتابوں کی صحت پر گواہ ہو فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ پس حکم کر درمیان اہل کتاب کے بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
ساتھ اُس چیز کے جو نازل کی خدا نے اوپر تیرے یعنی سنگساری کا حکم اور قصاص میں برابری آور یہ آیت اُس حکم کی ناسخ ہے جس میں رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا کہ تمھیں اختیار ہو چاہو حکم کر دو چاہے حکم سے انکار کرو اور وہ آیت اس سے پہلے گذر چکی
ہے وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ اور نہ پیروی کر اُنکی خواہشوں اور آرزوؤں کی اُس حال میں جب بھٹکنے والا ہو تو عَمَّا جَآءَكَ
مِنَ الْحَقِّ ؕ اُس سے جو تیرے پاس آیا ہو حکم راست اور درست لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ واسطے ہر گروہ کے بنائی ہم نے شِرْعَةً
ایک شریعت وَّمِنْهَاجًا ؕ اور ایک راہ کھلی ہوئی شریعت وہ ہو جس پر کتاب الٰہی میں نص وارد ہوئی ہو اور منہاج وہ ہو حدیث نبوی سے
ثابت ہو وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا تو لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً البتہ کر دیتا تمھیں ایک اُمت متفق ایک ملت پر وَّلٰكِنْ
لِّيَبْلُوَكُمْ اور لیکن آزماتا ہو تمھیں فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ بیچ اُس چیز کے جو دی ہو تمھیں یعنی مختلف شریعتیں ہر زمانہ کے موافق تاکہ
فرمانبردار گناہگار سے تمیز کر لیا جائے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ پس دوڑو اور پیشی کرو طرف خیرات کے کہ اتباع شریعت ہے
اِلَى اللّٰهِ طرف اللہ کے مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا پھر جانا ہو تم سب کا فَيُنَبِّئُكُمْ پس خبر دیگا تمھیں جزا دینے کے وقت
بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ۙ ساتھ اُس چیز کے کہ ہو تم بیچ اُسکے اختلاف کرتے کہ وہ امور دین اور شریعت ہو وَاَنِ احْكُمْ
بَيْنَهُمْ اور بھیجا ہم نے تیری طرف یہ امر کہ حکم کر اہل کتاب میں بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اس چیز کے جو خدا نے نازل کی طرف تیرے
یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ بعضے علماء یہود نے مکر اور فریب کی راہ سے باہم یہ تدبیر کی کہ آؤ محمدؐ کے پاس چلیں شاید کہ اُسے
راہ سے بے راہ کر دیں اور دم دہاگے سے اُسے فریب دیں یہ صلاح کر کے آئے اور بولے کہ اے محمدؐ تم جانتے ہو کہ ہم اپنی قوم کے اشراف
اور علما ہیں جب ہم تمھاری پیروی کرینگے تو کیا ارذال کیا اشراف سب یہود ہماری تصدیق کے سبب سے تمھاری پیروی کرینگے بالفعل ہم میں
اور ہماری قوم میں خونوں اور مالوں کی بابت جھگڑے ہیں ہم تمھیں حکم کرتے ہیں بشرطیکہ قصاص میں ہماری مرضی کے موافق حکم دو تو ہم
تمھارا دین قبول کرتے ہیں حق تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی اور اُنکی التماس قبول کرنے سے ڈرایا اور
فرمایا کہ جو خدا نے بھیجا ہے اُسکے موافق حکم کرو وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ اور نہ پیروی کر اُنکی آرزوؤں کی وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ
اور ڈر اُن سے اس بات سے کہ تجھے پھیر دیں عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ بعضی اُس چیز سے جو خدا نے نازل کی ہو طرف تیرے
فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر پھر جائیں اور انکار کریں اُس حکم سے جو نازل کیا گیا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ پس جان لے تو کہ انکار اُنکا
اس باعث سے ہو کہ چاہتا ہے اللہ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ یہ کہ پہونچائے اُنھیں عقوبت بسبب اُنکے بعضے گناہوں کے
دنیا میں اور باقی کی عقبیٰ میں وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اور تحقیق کہ بہت لوگ یہود میں سے فاسق ہیں یہ آیت
نازل ہونے کے بعد یہود بولے کہ ہم نہیں راضی تیرے حکم سے تو یہ آیت نازل ہوئی اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ کیا پھر حکم جاہلیت

یَبۡغُوۡنَ ط چاہتے ہیں زنا کی حد اور قصاص میں جو توریت اور قرآن کے حکم پر راضی نہیں ہوتے وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰہِ اور ع ۷
کون ہو بہتر خدا سے حُکۡمًا حکم کی جہت سے لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ۝ واسطے اُس قوم کے جسکے لوگ فکر کرتے ہیں یقین کی رُو سے
اور جانتے ہیں کہ سب حکموں سے بہتر خدا ہی کا حکم ہے لکھا ہو کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ابن اُبی کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں جھگڑا کیا عبادہ رضی اللہ عنہ بُولے کہ یہود کے گروہوں میں سے میرے بہت دوست ہیں کہ سختیوں میں اُن کے
ہر ہر مرد اور ہر ہر عورت پر میں بھروسا کر سکتا تھا آج خدا اور رسولؐ کی دوستی کے باعث سب سے میں بیزار ہو گیا مجھے خدا اور رسولؐ ہی کی دوستی
بس ہو عبد اللہ بن اُبی نے جواب دیا کہ میں زمانہ کی گردش اور لیل و نہار کے حوادث سے ڈرتا ہوں اور یہود جو مجھ سے قسمیہ ہیں اُن پر باہم اعتماد
کرنے اور اُن سے باہم اعانت چاہنے میں مجھے کچھ چارہ نہیں تو یہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اے گروہ ایمان والوں کے
لَا تَتَّخِذُوا الۡیَهُوۡدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوۡلِیَآءَ ۘ مت پکڑو یہود و نصارے کو دوست بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ بعض اُنکے دوست وقف منزل
ہیں بعض اپنے کے اس جہت سے کہ تمہاری مخالفت میں باہم موافقت رکھتے ہیں وَمَنۡ یَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ اور جو کوئی تم میں سے اُنھیں دوست وقف لازم
رکھے اور اُنکی معاونت اور موافقت کی طرف جُھکے فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ ؕ پس تحقیق کہ وہ بھی اُنھیں میں سے ہو یہ بات نہایت تہدید ہے وقف غفران
یہود و نصارے سے باہمی دوستی رکھنے میں اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں
کو کہ دشمنوں سے دوستی کر کے اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں فَتَرَی الَّذِیۡنَ پس دیکھتا ہے تو اُن لوگوں کو کہ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ
دلوں میں اُنکے نفاق کی بیماری ہو یعنی ابن اُبی اور اُسکے تابع لوگ یُّسَارِعُوۡنَ فِیۡهِمۡ دوڑتے ہیں محبت اور یاری میں
یہود کی یَقُوۡلُوۡنَ کہتے ہیں کہ نَخۡشٰۤی ڈرتے ہیں ہم اَنۡ تُصِیۡبَنَا اس سے کہ پہونچے ہمیں گردش روزگار سے دَآئِرَةٌ ؕ کچھ
یعنی زمانہ پلٹ جائے اور اہل اسلام مغلوب اور کفار غالب ہو جائیں حق تعالے نے اُنکا یہ اندیشہ باطل کر دیا اور فرمایا فَعَسَی اللّٰهُ
اَنۡ یَّاۡتِیَ پس جلدی ہو کہ اللہ لائے بِالۡفَتۡحِ فتح واسطے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے یاروں کے اس سے فتح مکہ مراد ہے
یا یہود کے منازل اور مواضع کی تسخیر جیسے خیبر اور تیما اور فدک اَوۡ اَمۡرٍ مِّنۡ عِنۡدِهٖ یا بھیجے حکم اپنے پاس سے یہود کو قتل اور جلاوطن کر دینے
کا فَیُصۡبِحُوۡا پس ہو جائیں گے منافق عَلٰی مَاۤ اَسَرُّوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ اوپر اُسکے جو چھپایا اُنھوں نے بیچ جیوں اپنے کے یعنے دوستی
یہود کی یا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کام میں شک نٰدِمِیۡنَ ۝ پشیمان ہونے والے وَیَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اور کہیں گے
ایمان والے دوسروں کو اَهٰۤؤُلَآءِ کیا یہی گروہ الَّذِیۡنَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ وہ لوگ ہیں جو قسم کھاتے تھے ساتھ خدا کے جَهۡدَ اَیۡمَانِهِمۡ ۙ
سخت قسمیں اپنی اِنَّهُمۡ لَمَعَكُمۡ ؕ تحقیق کہ وہ ساتھ تمہارے ہیں اور آج اُنکا پردہ کُھل گیا اور معلوم ہو گیا کہ یہ جھوٹ کہتے تھے حَبِطَتۡ
اَعۡمَالُهُمۡ باطل ہو گئے سب عمل اُنکے فَاَصۡبَحُوۡا خٰسِرِیۡنَ ۝ پس ہو گئے نقصان اُٹھانے والے بسبب نضیحت ہونے کے ثلث
دنیا میں اور ثواب فوت ہو جانے کے آخرت میں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اے گروہ مومنوں کے مَنۡ یَّرۡتَدَّ مِنۡكُمۡ جو کوئی
پھر جائے گا تم میں سے یعنی مرتد ہو جائے گا عَنۡ دِیۡنِهٖ دین اپنے سے یہ آیت اُس صورت سے خبر دیتی ہو جو غیب میں تھی قبل اُسکے
واقع ہونے کے اور وہ اسطرح پر تھی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد تمام عرب مرتد ہو گئے مگر اہل مکہ اور اہل مدینہ اور عبد القیس
بحرانی بعضے تو زکوٰۃ دینے سے پھر کھڑے ہوئے اور بعض نے مسیلمۂ کذاب اور طلیحہ اسدی اور سجاح کاہنہ کی طرف رجوع کی اور اُنکی نبوت کے
مقر ہو گئے تو حق تعالے نے پہلے ہی اسکی خبر دیدی کہ اگر کوئی مرتد ہو جائے گا تو دین حق بے یار و مددگار نہ رہے گا بلکہ فَسَوۡفَ

يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ پس قریب ہو کہ لائے خدا ایک قوم یُحِبُّهُمْ کہ دوست رکھتا ہو اللہ اُن لوگوں کو وَیُحِبُّوْنَهٗ اور وہ لوگ دوست رکھتے ہیں اللہ کو اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فروتن اور خاکسار اور مہربان ہونگے اوپر مومنوں کے اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ زبردست دل اور پھر پڑنے والے اور بے رحم ہونگے اوپر کافروں کے اور یہ قوم اہل یمن تھے یا پارسا یا اشعری اسواسطے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابو موسیٰ اشعری کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ وہ قوم یہ ہو یا روز قادسیہ کے مجاہدوں کی طرف اشارہ ہے کہ دو ہزار آدمی نخع کے تھے اور پانچ ہزار بجیلہ اور کندہ کے اور تین ہزار سب قبائل عرب یمن کے اور تیسیر میں لکھا ہو کہ ابن عباس اور حسن بصری رضی اللہ عنہما اس بات پر ہیں کہ یہ قوم امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیقؓ اور اُنکے یار مہاجر اور انصار رضی اللہ عنہم ہیں کہ انھیں نے مرتدوں سے جنگ کی یُجَاهِدُوْنَ حق تعالےٰ اُس قوم کی تعریف اور صفت کرتا ہو اور فرماتا ہے کہ جہاد کرینگے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے وَلَا يَخَافُوْنَ اور نہ ڈرینگے لَوْمَةَ لَائِمٍ ملامت سے کسی ملامت کرنے والے کی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یہ صفتیں جو مذکور ہوئیں فضل ہے اللہ کا اور اُسکے کرم کی زیادتی ہو يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عطا کرتا ہے جسے چاہتا ہو وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور اللہ بڑا فضل کرنیوالا ہو اپنی مخلوقات پر عَلِيْمٌ۝ جاننے والا ہو اُسے جو فضل کا مستحق ہو یُحِبُّهُمْ اور یُحِبُّوْنَهٗ کے باب میں علماء کے کلام بہت ہیں اہل شریعت تو کہتے ہیں کہ بندہ کے ساتھ خدا کی محبت تو یہ ہو کہ دنیا میں بندہ کی توفیق اور ہدایت کا ارادہ فرمایا اور آخرت میں حسن ثواب اور کرامت بے حساب عطا کرنا اور خدا کے ساتھ بندہ کی محبت یہ ہو کہ خدا کی طاعت کا ارادہ اور اُسکی معصیت سے بچنا اور اہل طریقت کے نزدیک بندہ کیساتھ خدا کی محبت یہ ہو کہ بندہ کو اپنی درگاہ سے قریب اور نزدیک کر لے اور خدا کیساتھ بندے کی محبت یہ ہو کہ خدا کیواسطے غیر خدا سے اپنے دل کو خالص کر لے اور ارباب حقیقت اس بات پر ہیں کہ محبت الٰہی تو قدیم ہو اور بندہ کی محبت حادث

بیت

چوں تجلی کرد اوصاف قدیم   پس بسوزد وصف محادث را کلیم

جب حضرت ذو الجلال کی محبت کی کڑی پکڑ کے صدمے یُحِبُّهُمْ کے پردۂ احتشام سے محب کے وجود فانی کو مضمحل کر دیتے ہیں تو دوبارہ یُحِبُّوْنَهٗ کے چمن عنایت کی خوشبوئیں پہونچکر اُس فانی کو بقا کے وصف سے متصف کر دیتی ہیں پس بیشک محبت بندہ کی ساتھ اللہ کے فنا کر دینا ناسوتیت کا بقاء لاہوتیت میں ہو اور محبت اللہ کی بندہ کے ساتھ باقی رکھنا لاہوتیت کا فناء ناسوتیت میں اور پیر ہرات خواجہ عبد اللہ انصاری قدس سرہٗ نے منازل السائرین میں فرمایا کہ عبادت سے لذت پانا اور پراگندگی کے اسباب جاتے رہنے سے فراغت پانا ابتدا میں محبت ہے اور انتہا میں ذات کی محبت ذات ہی کے واسطے ہو حضرت احدیت میں ساتھ فناء رسم حدث کے عین ازلیت میں سمنون محب رحمہ اللہ تعالےٰ سے لوگوں نے پوچھا کہ محبت کیا چیز ہے وہ بولے کہ بندوں کے ساتھ حق تعالےٰ کی محبت پوچھتے ہو یا حق تعالےٰ کے ساتھ بندوں کی محبت لوگوں نے کہا کہ بندوں کے ساتھ حق تعالےٰ کی محبت ہم پوچھتے ہیں فرمایا کہ اسوقت میں خضر علیہ السلام کے ساتھ تھا اور بندہ کے ساتھ خدا کی محبت کا نکتہ بیان کرتا ملائکہ ملکوت کو اُسکے سُننے کی طاقت نہوئی اور بھی سمنون رحمہ اللہ تعالےٰ کی کیفیت لکھی ہو کہ محبت کا حال کچھ بیان فرماتے تھے اور اُنکا طائر روح کہ مِنْهُ بَدَأَ وَاِلَيْهِ يَعُوْدُ جسکا آشیانہ تھا وہ ہویت کی ہوا میں اُڑ رہا تھا پس ایک پرندہ ہوا سے نیچے اُتر آیا اور چونچ زمین پر مارنے لگا یہاں تک کہ اُسکی چونچ سے خون جاری ہوا اور وہ خاک اور خون میں لوٹنے لگا یہاں تک کہ آتش محبت جو نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ کی سُلگائی تھی اُسکے شعلے سے اُس جانور کے بال و پر جل گئے اور اُسکی جان نکل گئی بیت

بسکہ مرغ سحری در غم گلزار بسوخت   جگر لالہ براں دل شدۂ زار بسوخت

حضرت شیخ طریقت قطب المحققین قدس اللہ سرہٗ نے فتوحات مکی میں لکھا ہے کہ حق تعالےٰ نے اُس پرندہ کو شیخ سمنون کی باتوں کی سمجھ دی یہانتک

کہ محبت کا حال دریافت کرکے سلطانِ محبت کا محکوم ہوگیا اور جو لوگ حاضر تھے اُنکی نصیحت اور مدعیون کی تنبیہ کے واسطے وہ صورت اور کیفیت ظاہر ہوگئی صاحب لوامع أَنَارَ اللّٰهُ قُلُوبَنَا بِلَمَعَاتِ دَرَايَتِهِ نے فرمایا کہ محبت جمیل حقیقی کا مَیل ہو اپنے ہی جمال کی طرف جمعًا اور تفصیلًا اور وہ مَیل یا مقام جمع سے جمع کے ساتھ ہوتا ہو اور وہ جمال ذات کی دید ہو آئینۂ ذات میں بے توسط کائنات رباعی

معشوق کہ کس سر جمالش نشناخت | در ملک ازل لوائے خوبی افراخت
نے طاس سپہر بود نے مہرۂ مہر | ہم خود بخود این نرد محبت می باخت

اور یا وہ مَیل جمع سے تفصیل کے ساتھ ہوتا ہو جیسے کہ وہ ذات واحد مظاہر بے حد میں اپنے جمال کی چمک مشاہدہ کرتی ہو اور اپنے صفات کمال کو مطالعہ کرتی ہو رباعی

جانان کہ دم عشق زند با ہمہ کس | کس را نرسد بہ دامنش دست ہوس
مرآتِ شہود او ست ذرات وجود | با صورت خود عشق ہمی بازد و بس

یا وہ میل تفصیل سے تفصیل کے ساتھ ہو جیسے اکثر آدمی جمال مطلق کا عکس تفصیلوں کے آئینوں میں دیکھتے ہیں اور جمال مقید زائل کو مقصود کُل جانتے ہیں اور وصال کی لذت سے خرسند اور فراق کے رنج و کلفت سے دردمند ہوتے ہیں نظم

اے حسن تو کردہ جلوہا در پردہ | صد عاشق و معشوق پدید آوردہ
بر بوے تو لیلی دل مجنون بردہ | وز شوقِ تو وامق غمِ عذرا خوردہ

اور یا وہ میل تفصیل جمع کے ساتھ ہوتا ہو جیسے کہ بعضے خاص لوگ افعال و آثار کے کارخانہ سے اپنی فکر کا رخت باہر نکال لے گئے اور شانوں کے پردے اور صفتوں کی اوڑیں کہ افعال و آثار کی مبادی ہیں توڑ پھاڑ کر اُنکی ہمتوں کا متعلق اور اُنکی توجہات کا قبلہ ذات متعالی صفات رفیع الدرجات کے سوا اور کوئی امر نہیں ہو نظم

بیرون ز حد و دکائنات ست دلم | برتر ز احاطۂ جہات ست دلم
فارغ ز تفاصیل صفات ست دلم | مرآت تجلیات ذات ست دلم

اس کلام حقائق اعلام سے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یُحِبُّهُم جمع سے تفصیل کے ساتھ میل کا مرتبہ ہو اور یُحِبُّونَهُ تفصیل سے جمع کے ساتھ میل کا مقام ہو اور حضرت عبید اللہ قدس سرہٗ نے جو رسالہ اپنے والدین بزرگوار کے نام پر لکھا اُسمیں تحریر فرمایا ہو کہ اگر خوب دیکھو تو حق جل و علا نے ہر مرتبہ میں اپنے مراتب سے اپنی ذات کے سوا کسی کو دوست نہیں رکھا ہو بیت

یُحِبُّهُم و یُحِبُّونَهُ چہ اقرار ست | بزیر پردہ مگر خویش را خریدار ست

اس واسطے کہ جو صاحب جمال ہو اُسکے آئینہ کو دوست رکھنا آئینہ کی ذات کے واسطے نہیں بلکہ آئینہ میں اپنا جمال دیکھنے کے واسطے آئینہ کو دوست رکھتا ہو تو درحقیقت اُس نے آئینہ کو دوست نہیں رکھا بلکہ اپنے ہی تئیں دوست رکھا اور اس آیت میں محب اور محبوب ہونے کا رتبہ آدمی کے واسطے ثابت ہے اس سے وہ شخص جو صاحب فہم کامل ہو قرب فرائض و نوافل کی حقیقت تامل دانی کے دریافت کر سکتا ہے اور اللہ توفیق دینے والا اور کافی ہو لکھا ہو کہ عبد اللہ بن سلام اپنے تابعوں کے ساتھ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ قریظہ اور نضیر کہ ہمارے قرابتدار ہیں اُنکا دین چھوڑ دینے اور مسلمانوں سے موافقت کر لینے کی وجہ سے اُنھوں نے قسم کھائی ہو کہ ہمارے ساتھ ایک جگہ پر اکٹھا نہوں اور جب تک ہم دین اسلام پر رہیں اپنی رشتہ داری ہم سے منقطع رکھیں

اور بُعد منازل کی وجہ سے ہم لوگ آپ کے اصحاب کی صحبت اور اُنکے پاس بیٹھنے سے محروم رہتے ہیں ہمارا کیا حال ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ اگر وہ دشمنی کرتے ہیں تو اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ سوا اسکے نہیں کہ دوست تمہارا حقیقت میں خدا ہے وَرَسُوْلُهٗ اور رسول اُس کا
یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یعنی رسول صلے اللہ وآلہ وسلم کے اصحاب ابن سلام
نے جب یہ آیت سُنی تو کہا واضی ہیں ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اُسکے رسول کے اور ساتھ مسلمانوں کے کہ دوست ہیں پھر حق تعالے
مسلمانوں کی صفت اور تعریف کرتا ہے الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وہ لوگ جو قائم رکھتے ہیں نماز وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
اور دیتے ہیں زکوٰۃ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ اور حال یہ ہے کہ وہ خشوع اور فروتنی کرتے ہیں نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے میں اور بعضوں
نے کہا ہے کہ یہ حال مخصوص ہے يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ کے ساتھ یعنی زکوٰۃ دیتے ہیں اپنے رکوع کے حال میں نماز کے اندر اُس بے نہایت حرص کی
وجہ سے جو احسان کرنے کے ساتھ رکھتے ہیں اور اُس جلدی کے باعث جو اُسے ادا کرنے میں کرتے ہیں اکثر تفسیروں میں مذکور ہے کہ یہ
آیت حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں نازل ہوئی اور اسکا سبب نزول یہ لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم حجرۂ مبارک سے مسجد میں تشریف لائے اور لوگ بعضے رکوع میں تھے بعضے قیام میں آپ کی نظر مبارک ایک سائل پر پڑی استفسار
فرمایا کہ کسی نے تجھے کچھ دیا اُس نے ایک انگوٹھی سونے یا چاندی کی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائی اور بولا کہ یہ انگوٹھی مجھے
دی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کس نے عطا کی اُس فقیر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف اشارہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کس حال میں تجھے دی فقیر بولا کہ عطا کی مجھے اُس حال میں کہ وہ رکوع کرنے والے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے تکبیر کہی اور یہ آیت پڑھی جو ابھی مذکور ہوئی وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ اور جو کوئی دوست رکھے خدا کو وَرَسُوْلَهٗ اور اُسکے رسول
کو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں یعنی مہاجر اور انصار کو فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ پس تحقیق کہ لشکر خدا کا
ع ۸ ۶ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ وہی لوگ غالب ہیں لکھا ہے کہ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث یہودی کہ اظہار اسلام کرتے تھے اور آخر کو منافق
ہو گئے اور بعضے اصحاب کو اُنکے ساتھ محبت اور مصاحبت کی راہ تھی تو حق تعالے نے یہ آیت بھیجی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے گروہ
ایمان والوں کے لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا نہ پکڑو اُن لوگوں کو جنھوں نے پکڑا ہے دِيْنَكُمْ دین تمہارے کو هُزُوًا
وَّلَعِبًا ٹھٹھا اور کھیل یعنی اسلام ظاہر کرتے ہیں اور کفر چھپاتے ہیں مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اُن لوگوں میں سے جنھیں کتاب
دی ہے مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے یعنی یہود کو وَالْكُفَّارَ اور نہ پکڑو تم کافروں کو بھی اَوْلِيَآءَ ج دوست وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور
ڈرو خدا سے بسبب ترک منہیات کے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اگر ہو تم لوگ مومن اسواسطے کہ ایمان حقیقی یہی چاہتا ہے کہ دشمنان حق کے
ساتھ دوستی نہ کرو وَاِذَا نَادَيْتُمْ اور جب ندا کرتے ہو تم اور لوگوں کو بلاتے ہو اِلَى الصَّلٰوةِ طرف نماز کے تو اتَّخَذُوْهَا
هُزُوًا وَّلَعِبًا ط پکڑتے ہیں ندا کو یا نماز کو مسخراپن اور کھیل جب مسلمان لوگ اذان سُنکر نماز کو اُٹھتے تو یہود لوگ آپس میں کہتے
ہنسی ٹھٹھے کے طور پر کہ قَامُوا لَا قَامُوا صَلُّوا لَا صَلُّوا اور ہنستے معالم میں لکھا ہے کہ مدینہ میں ایک نصرانی تھا جب مؤذن کہتا کہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو وہ نصرانی کہتا کہ جل جائے یہ جھوٹا ایک رات اُس نصرانی کا خدمتگار اُسکے گھر میں آگ لایا اور وہ نصرانی اپنے اہل و عیال
سمیت خواب غفلت میں پڑا تھا اُس آگ میں سے ایک چنگاری اُڑی اور اُسکے گھر کو اُن لوگوں سمیت جو اُسمیں تھے جلا دیا ذٰلِكَ یہ
ٹھٹھا اُنکا اذان کے ساتھ بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ وہ لوگ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ ایک گروہ ہیں کہ نہیں سمجھتے کہ اس

ٹھٹھے کے سبب سے کیا عقوبت اُنھیں پہونچے گی لکھا ہو کہ ابو یاسر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع نے چند یہود کے ساتھ آ کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ پیغمبروں میں سے تم کس کا ایمان رکھتے ہو آپ نے فرمایا کہ میں خدا کے ساتھ ایمان رکھتا ہوں اور اُس چیز کے ساتھ جو مجھ پر نازل فرمائی ہے اور اُس چیز کے ساتھ جو نازل کیگئی اوپر ابراہیم اور اسمٰعیل کے آخر تک جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مذکور ہوا تو اُن لوگوں نے اُنکی نبوت کا انکار کیا اور بولے قسم خدا کی کہ تمھارے دین سے بدتر کوئی دین ہم نہیں جانتے اور کسی دین والے کو تم لوگوں سے زیادہ دنیا اور آخرت میں کم نصیب ہم نہیں جانتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے اہل کتاب اس سے یہود مراد ہیں هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ کیا عیب پکڑتے ہو تم ہم سے اور انکار کرتے ہو تم یعنے عیب اور انکار نہیں کرتے ہو اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا مگر اس بات کا کہ ایمان لائے ہم بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا اور ساتھ اُس چیز کے جو ہم پر نازل فرمائی یعنی قرآن وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ اور ساتھ اُس چیز کے جو نازل فرمائی ہم سے پہلے جیسے توریت انجیل اور سب کتابیں وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اور دوسرے اس واسطے کہ اکثر تم لوگوں میں فاسق ہیں قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا خبر دوں میں تمھیں بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ ساتھ بدتر چیز کے اُس سے جو تم نے مجھ سے کہی کہ تمھارا دین سب دینوں سے بدتر اور اس دین والے سب دین والوں سے کم نصیب ہیں یعنی تمھیں میں آگاہ کروں اور خبر دوں اُس قوم کے دین جو بدتر ہی مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اُس جزا کی جہت سے جو ثابت ہی اُنکے واسطے نزدیک خدا کے پھر بیان فرماتا ہو کہ وہ بدتر قوم کون ہو مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وہ ہو کہ لعنت کی اللہ نے اُسے وَغَضِبَ عَلَیْهِ اور غصہ کیا خدا نے اُسپر اور وہ یہود ہیں کہ حق تعالے نے اُنھیں اپنی رحمت سے دور کر دیا اور اپنے غضب میں ڈالدیا وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ اور کر دیے اُنمیں سے بندر یعنی مسخ کرکے اُنھیں بندروں کی صورت پر کر دیا جیسے ہفتہ کے دن والوں کو وَالْخَنَازِیْرَ اور سُور جیسے اُن لوگوں کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مائدہ سے منکر ہوے وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اور وہ لوگ جنھوں نے پوجا طاغوت کو اس سے بچھڑا مراد ہو یا کعب ابن الاشراف یا وہ لوگ جنھوں نے معصیت میں اُسکی فرمانبرداری کی اُولٰٓىِٕكَ وہ گروہ ملعونوں کا شَرٌّ مَّكَانًا بدتر ہو اپنے پھرنے کی جگہ کی جہت سے قیامت کے دن یعنی اُنکی بازگشت اُس مکان میں ہوگی جو سب مکانوں سے بدتر ہو وَّاَضَلُّ اور بہت گمراہ ہیں عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۝ سیدھی راہ سے وَاِذَا جَآءُوْكُمْ اور جب آتے ہیں تمھارے پاس یہودی منافق یا جو اہل نفاق ہیں تو قَالُوْۤا اٰمَنَّا کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہیں ہم تمھاری طرح وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ اور حال یہ ہو کہ داخل ہوتے ہیں ساتھ کفر کے وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ اور وہ باہر جاتے ہیں ساتھ کفر کے یعنی کفر اُنکے ساتھ ہی رہتا ہو آتے وقت بھی اور جاتے وقت بھی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اللہ بڑا جاننے والا ہے بِمَا كَانُوْا یَكْتُمُوْنَ ۝ اُس چیز کو جو ہیں وہ چھپاتے وہ کفر و نفاق اور مسلمانوں کے ساتھ کینہ اور عداوت ہو وَتَرٰی كَثِیْرًا مِّنْهُمْ اور دیکھتے ہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتوں کو یہود یا منافقوں میں سے کہ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ جلدی کرتے ہیں حرام حاصل کرنے میں یا جھوٹ بولنے میں وَالْعُدْوَانِ اور ظلم کرنے میں یا حد سے گذر جانے میں وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ اور کھانے اُنکے میں رشوت یا سود لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ البتہ بُری ہو وہ چیز جو وہ ہیں کرتے لَوْلَا یَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ کیوں نہیں منع کرتے اُنھیں علماء ربانی وَالْاَحْبَارُ اور زاہد لوگ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ بولنے اُنکے سے جھوٹ کو وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ اور کھانے سے اُنکے رشوت یا سود کو لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ۝ البتہ بُری ہو وہ چیز جو وہ بناتے ہیں اور اُنھیں منع کرنے میں نہیں مشغول ہوتے لکھا ہو کہ مدینہ منورہ میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی ہجرت سے پہلے یہود کے پاس بہت مال تھا اور بہت عیش و آرام سے گزران کرتے تھے جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
یثرب میں ہجرت فرمائی تو یہود لوگ عداوت اور انکار کے ساتھ پیش آئے حق تعالےٰ نے اُنکے مال میں سے برکت اُٹھالی اور اُنکے عیش و آرام
کے اسباب میں نقصان پڑا تو اُنھوں نے بیہودہ باتیں کرنا شروع کیں چنانچہ حق تعالےٰ خبر دیتا ہی وَقَالَتِ الْيَهُودُ اور کہا یہود نے
کہ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ط ہاتھ اللہ کا بند ہی یہ فقرہ بُخل کی طرف اشارہ ہی یعنی حق تعالےٰ ہمیں کچھ نہیں دیتا اور ہم پر روزی تنگ کرتا ہے
غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ بند ہوں ہاتھ اُنکے خیر سے وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا م اور دور کر دیے گئے بسبب اُس واہیات بات کے جو
اُنھوں نے کہی بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ لا بلکہ دونوں ہاتھ اللہ کے کھلے ہیں یعنی اُسکا جود بہت اور اُسکا کرم بڑا ہے اور ہاتھ خدا کی
ذاتی صفتوں سے ایک صفت ہی جیسے سمع بصر وجہ اور ہمیں اس صفت میں ایمان اور تسلیم کے سوا کچھ چارہ نہیں ہی اور اُسکی کیفیت میں دخل دینا
درست نہیں ینابیع میں لکھا ہی کہ یہ متشابہات سے ہی اور متشابہات کی تفسیر ظاہر میں نہ کرنا چاہیے بلکہ اُسکے معنے اُسی کے حکم کے موافق ادا
کرنا چاہیے چنانچہ اس محل پر یہ تمام کلام جود و بخشش پر دلالت کرتا ہی اسواسطے کہ عطا کرنا ایک ہاتھ سے ہوتا ہی یہاں پر عطا کو جو
دونوں ہاتھوں کی طرف نسبت فرماتا ہے یہ دلیل ہی اس بات پر کہ اُسکی عطا بیحد اور بیشمار ہے يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ط روزی دیتا ہی
جسطرح چاہتا ہی اپنی مشیت اور حکمت کے موافق وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ اور البتہ زیادہ کرتا ہی بہتوں کو یہود و نصاریٰ میں سے
مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ جو نازل ہوتا ہی تیری طرف تیرے رب کے پاس سے یعنی قرآن طُغْيَانًا وَكُفْرًا ط نافرمانی اور
کفر یعنی وہ لوگ نافرمانی کرنے والے اور کافر ہیں باوصف اس بات کے کہ قرآن شریف کفر اور نافرمانی دفع ہونے کا سبب ہی مگر اُسے مُنکر
اُن لوگوں میں یہ دونوں باتیں زیادہ ہوتی ہیں جیسے صحیح اور تندرست لوگوں کو جو غذا مفید ہی اُس سے بیماروں کی بیماری بڑھ جاتی ہے
وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ اور ڈالدی ہم نے درمیان گروہوں یہود کے جیسے قریظہ اور نضیر ہیں الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ عداوت اور
خصومت إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ط روز قیامت تک کہ اُنکے دلوں میں موافقت اور باتوں میں مطابقت نہ رہیگی كُلَّمَا أَوْقَدُوا
جب بھڑکائی اُنھوں نے نَارًا لِلْحَرْبِ آگ واسطے لڑائی کرنے کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ أَطْفَأَهَا اللَّهُ
بُجھا دی اللہ نے وہ آگ اسطرح کہ اُنھیں میں منازعت ڈالدی کہ دوسرے کی طرف مشغول ہی نہ ہو سکیں وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ اور
دوڑتے ہیں زمین میں فَسَادًا ط واسطے تباہ کرنے کے کہ فتنہ و فساد اُٹھائیں وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝ اور اللہ
نہیں دوست رکھتا مفسدوں کو وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَاتَّقَوْا
اور پرہیز کرتے گناہوں سے یا یہودی اور نصرانی ہونے سے لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ البتہ دور کر دیتے ہم اُن سے سَيِّئَاتِهِمْ گناہ اُنکے
وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ اور البتہ داخل کرتے ہم اُنھیں یعنی ہم اُنھیں داخل کرنے کا حکم کرتے جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ جنتوں میں ناز اور نعمتوں کے
ساتھ وَلَوْ أَنَّهُمْ اور اگر وہ لوگ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ قائم رکھتے توریت اور انجیل کے احکام یعنی اُنپر عمل کرتے وَمَا
أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ اور قائم رہتے اُسپر جو اُترتا ہی اُنکی طرف مِنْ رَبِّهِمْ پاس سے اُنکے رب کے کہ وہ قرآن ہی لَأَكَلُوا مِنْ
فَوْقِهِمْ البتہ کھاتے روزی اپنے سر پر سے وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ ط اور نیچے سے اپنے پانوں کے یعنی روزی اُنپر کشادہ ہو جاتی
مینھ برسنے اور کھیتی اُگنے کے سبب یا اُنکے میوے اسقدر ہوتے کہ سروں پر سے اُتارتے اور پانوں کے نیچے سے اُٹھاتے اس کثرت
کی وجہ سے کہ زمین پر میوے ٹپک پڑے ہوتے مِنْهُمْ یہود لوگوں میں سے أُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ ط ایک گروہ ہی سیدھا چلنے والا

اور سیدھے کام کرنے والا یعنی وہ یہود جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائے وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ اور بہتیرے اُنمیں سے سَاءَ
۹ع مَا يَعْمَلُونَ ۝ بُرا ہے وہ کام جو وہ کرتے ہیں يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ اے رسول برحق بَلِّغْ پہونچا دے سب مخلوقات کو مَا أُنزِلَ
إِلَيْكَ سب وہ جو نازل ہوتا ہے طرف تیرے مِن رَّبِّكَ رب تیرے سے جیسے سنگسار کرنے اور قصاص لینے کا حکم اور زینب
بنت جحش کے نکاح میں جو حکم ہوا اور جہاد وغیرہ کا حکم وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ اور اگر ایسا نہ کیا تو نے اور تمام وکمال وہ نہ پہونچا دیا تو نے
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ تو نہ پہونچائے ہونگے تو نے احکام بھیجے ہوے اُسکے اسواسطے کہ بعض احکام کا چھپا رکھنا ضائع کر دیتا ہے
اُنھیں بھی جو تو نے پہونچا دیے جیسے نماز کے بعض ارکان ترک کر دینے سے تمام نماز باطل ہوجاتی ہے وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ اور اللہ نگہبانی کرتا
ہے تیری مِنَ النَّاسِ لوگوں کی بُرائی سے تجھے قتل کرنے کی قدرت کسی کو نہ ہوگی إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْكَافِرِينَ ۝ راہ نہیں دیتا کافروں کے گروہ کو کہ تجھ پر مسلط ہوجائیں انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ مسلمان لوگ راتوں
کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت اور نگہبانی کیا کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
قبہ سے سر مبارک نکالا اور فرمایا کہ لوگو تم چلے جاؤ کہ اللہ میرا نگہبان ہے قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ اے
اہل کتاب لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ نہیں ہو تم اوپر کسی چیز کے دین اور دیانت میں سے حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ
یہانتک کہ قائم رکھو توریت اور انجیل کے احکام یعنی اسمیں جو اصول دین ہیں اُنھیں یا قائم رکھو اُس امر کو جو اُن دونوں کتابوں میں خدا نے
فرمایا اور وہ امر محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لانا ہے وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم اور جبتک قائم رکھو اُسکے اوامر اور نواہی جو نازل کیا
جاتا ہے طرف تمھارے مِّن رَّبِّكُمْ رب تمھارے سے یعنی قرآن شریف وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم اور زیادہ کرتا ہے
بہتوں کو یہود و نصارٰے میں سے مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وہ جو نازل کیا جاتا ہے طرف تیرے رب تیرے سے یعنی قرآن شریف
سُننے سے زیادہ ہوتی ہے یہود و نصارٰے کو طُغْيَانًا وَكُفْرًا سرکشی اور کفر فَلَا تَأْسَ پس غمگین نہ ہو عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝
کافروں کی سرکشی اور کفر زیادہ ہونے پر إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے زبانی وَالَّذِينَ هَادُوا
اور وہ لوگ جو یہودی ہو گئے وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ اور بے دین اور نصارٰے بھی اسی طرح مَنْ آمَنَ جو کوئی ایمان لائے
انمیں سے صاف دل اور خالص نیت سے بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ساتھ خدا کے اور روز آخرت کے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کام کرے
اچھے فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ تو نہیں کچھ خوف اوپر اُنکے ہجوم عذاب کا وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ اور نہیں ہیں وہ کہ غمگین ہوں
فوت ثواب سے وَلَقَدْ أَخَذْنَا تحقیق کر لیا ہم نے انبیا کی زبانی مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ عہد و پیمان بنی اسرائیل کا توحید اور محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لانے کے باب میں وَأَرْسَلْنَا اور بھیجا ہم نے إِلَيْهِمْ رُسُلًا طرف اُنکے پیغمبروں کو پہلے موسے
کو آخیر میں عیسیٰ علیہما السلام کو كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ جب آیا اُنکے پاس رسول بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ لا ساتھ
اُس چیز کے کہ نہ چاہا اور دوست نہ رکھا دلوں اُنکے نے کہ وہ تکالیف شرعیہ ہیں تو فَرِيقًا كَذَّبُوا ایک گروہ کی تکذیب کی اُنھوں نے
جیسے عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۝ اور ایک گروہ کو تھے قتل کرتے جیسے حضرت
زکریا اور یحیی اور شعیب علیہم السلام کو وَحَسِبُوا اور گمان کرتے ہیں بنی اسرائیل أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ کہ یہ کہ نہوگی بلا اور مصیبت اُن پر
انبیا علیہم السلام کو قتل کرنے کی وجہ سے اور جھٹلانے کے باعث سے فَعَمُوا پھر اندھے ہوگئے وہ راہ حق دیکھنے میں وَصَمُّوا اور

بہرے ہوگئے سچی بات سُننے کو مُوسیٰ علیہ السّلام کے بعد ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ پھر توبہ پیش کی اللہ نے اُنپر عیسےٰ علیہ السّلام کو بھیجکر
ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا پھر دوبارہ اندھے اور بہرے ہوگئے كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ بہتیرے اُنمیں سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
منکر ہوکر وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ اور اللہ دیکھنے والا ہی بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ ساتھ اُسکے جو وہ عمل کرتے ہیں اور اُسکی جزا اُنھیں پہونچائے گا
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ تحقیق کہ کافر ہوگئے وہ لوگ جنھوں نے جہالت اور بے بصیرتی کی وجہ سے قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ کہا کہ بیشک
اللہ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وہی مسیح ہو بیٹا مریم علیہا السّلام کا وَقَالَ الْمَسِيْحُ اور کہا مسیح علیہ السّلام نے کہ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اعْبُدُوا اللّٰهَ اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ جو پالنے والا اور پیدا کرنے والا میرا اور تمھارا ہے یعنے
میں تمھاری طرح مخلوق اور مربوب ہوں یعنی پیدا کیا گیا اور پالا گیا تو عبادت خالق اور رب کی چاہیے مخلوق اور مربوب کی نہیں اِنَّهٗ مَنْ
يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ تحقیق کہ جو کوئی شرک کرے ساتھ خدا کے فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ پس تحقیق کہ حرام کردی ہے
اللہ نے اوپر اُسکے جنّت وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ اور جگہ اُسکی دوزخ ہو وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ اور نہیں ہو واسطے ظالموں کے کہ اُنھوں نے
بے محل عبادت کی ہو مِنْ اَنْصَارٍ ۝ کوئی یار اور مددگار کہ اُنپر سے عذاب دفع کرے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ تحقیق کہ کافر ہوگئے
وہ لوگ نصاریٰ میں سے جنھوں نے بڑی نادانی کی وجہ سے قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ کہا کہ اللہ ایک تین آلھوں سے ہو
نصاریٰ میں سے مرقوسیہ کا اعتقاد یہ تھا کہ الوہیت مشترک ہو خدا اور عیسیٰ اور مریمؑ کے درمیان اور ان تینوں میں سے ہر ایک آلہ ہو اور خدا ایک
ان تینوں آلہ سے ہے وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اور حال یہ ہو کہ نہیں کوئی خدا ہیچ وجود ذاتی واجب کے مستحق عبادت اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ
مگر خدائے یگانہ کہ موصوف ہو وحدانیت سے اور برتر ہو توہم شرکت سے وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا اور اگر نہ باز رہیں یہ لوگ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ
اُس بات سے جو کہتے ہیں اور توحید کے قائل نہ ہوجائینگے تو لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا البتہ پہونچے گا اُنھیں جو کافر ہوگئے مِنْهُمْ اُن
لوگوں میں سے عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ عذاب دُکھ دینے والا کہ اُسکا صدمہ ہمیشہ ہوگا اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ کیا پھر رجوع نہیں کرتے اِلَى
اللّٰهِ طرف اللہ کے تثلیث سے منکر ہوکر وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ اور مغفرت نہیں چاہتے اُس سے توحید کے معتقد ہوکر یہ استفہام حکم کے معنے میں
ہے یعنی چاہیے کہ توبہ اور استغفار کریں وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہو تائبوں کو رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہو مغفرت چاہنے والوں پر
مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ نہیں ہو مسیح بیٹا مریم کا جسے یہ خدا کہتے ہیں اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ مگر رسول خدا کا قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ
تحقیق کہ گذرے ہیں پہلے اُس سے رسول اللہ کے اور اُسے خدا نے معجزات دیے ہیں جیسے اُسکے پہلے رسولوں کو دیے تھے تو اگر عیسیٰ علیہ السلام
کے دَم سے مُردہ زندہ ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ہاتھ میں عصا اژدہا ہوگیا تھا اور عصا کا اژدہا ہوجانا بڑے تعجب کی بات ہے اور اگر عیسےٰ
علیہ السّلام بے باپ کے پیدا ہوے تو حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السّلام بے ماں باپ کے پیدا ہوے اور یہ بہت عجیب بات ہے پس انبیا علیہم السّلام کے
معجزات انبیا کو بندہ سے خدا نہیں کردیتے وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ اور ماں عیسیٰ علیہ السّلام کی یعنی حضرت مریم علیہا السّلام بڑی سچی تھیں یعنی
آیات ربانی کی بہت تصدیق کرتی تھیں جیسا کہ حقتعالےٰ نے اُنکی شان میں فرمایا ہو وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ كَانَا
يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ تھے ماں بیٹے دونوں کہ کھاتے تھے کھانا اور سب حیوانوں کی طرح غذا کے محتاج تھے تو باوصف احتیاج کے اُنھیں
رب نہیں کہہ سکتے اُنْظُرْ كَيْفَ دیکھ کہ کیونکر نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ بیان کرتے ہیں ہم واسطے اُنکے دلیلیں توحید کی ثُمَّ انْظُرْ

وقف غفران

ؔلہ اور مانتی تھی باتوں رب اپنے کو اور کتابوں اُسکی کو اور تھی فرمانبرداروں میں سے ۱۲

پھر دیکھ اُنکا حال کہ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ۝ کیونکر پھیر دیتے ہیں اُنھیں حق بات سمجھنے اور قبول کر لینے سے قُلْ کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نصاریٰ کو کہ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کیا عبادت کرتے ہو تم غیر خدا اسے مَا لَا یَمْلِکُ لَکُمْ اُسکی جو اپنی ذات سے مالک نہیں ہو واسطے تمہارے ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ نقصان کا اور نہ فائدہ کا یعنی عیسے علیہ السلام کو ایسا تصرف حاصل نہ تھا کہ خدا کے مانند نقصان پہونچائیں بلا اور مفلسی کے سبب یا نفع دیں صحت اور توانگری کے باعث سے وَاللّٰهُ اور خدا جو معبود برحق ہو هُوَ السَّمِیْعُ وہ سُننے والا ہو باطل اور واہیات باتیں تمھاری الْعَلِیْمُ ۝ جاننے والا ہو تمھارے فاسد عقیدے قُلْ یٰۤاَهْلَ الْکِتٰبِ کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے اہل کتاب یہود و نصاریٰ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غلو نہ کرو اپنے دین میں غَیْرَ الْحَقِّ ناحق غلو کے سبب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مذمت میں یہود کا مبالغہ اور اُنکی تعریف میں نصاریٰ کی زیادتی مراد ہو وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اور پیروی نہ کرو اَهْوَآءَ قَوْمٍ خواہشوں قوم کی جو تمھاری قوم میں پہلے گذری کہ جہالت کی وجہ سے اُس قوم کے لوگ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ گمراہ ہوگئے پہلے اس سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے قبل وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا اور عداوت کی وجہ سے گمراہ کر دیا بہتوں کو وَّضَلُّوْا اور ثابت تھے اپنی ضلالت اور گمراہی پر عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۝ سیدھی راہ سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لعنت کیے گئے کافر لوگ اولاد یعقوب علیہ السلام میں سے یعنی یہود عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ اوپر زبان داؤد علیہ السلام کے داؤد علیہ السلام نے ایلہ والوں کو نفرین کی اور کہا اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ[1] وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ؕ اور زبان عیسے علیہ السلام پر بھی کہ اُنھوں نے اصحاب مائدہ کو بھی یہی کہا ذٰلِکَ یہ لعنت اُنکے واسطے بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝ بسبب اُسکے تھی کہ نافرمانی کی اُنھوں نے اور تھے کہ حدوں سے گذرتے تھے کَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ تھے کہ منع نہ کرتے تھے بعضے اُنکے بعضوں کو عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ بُرے کام سے جو وہ کرتے تھے لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ قسم خدا کی کہ بُری چیز ہو جو وہ کرتے ہیں اس آیت میں بڑی تہدید ہو اُن لوگوں کے واسطے جو منع کر سکتے ہیں اور پھر بُری بات سے منع نہیں کرتے تَرٰی کَثِیْرًا مِّنْهُمْ دیکھتا ہو تو بہتوں کو اہل کتاب میں سے کہ مسلمانوں کے ساتھ کمال حسد کی وجہ سے یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ دوستی کرتے ہیں کافروں کے ساتھ جیسے کعب بن اشرف کہ بدر کبریٰ کی لڑائی کے بعد مکہ کو گیا اور مشرکوں کو مسلمانوں سے لڑنے کی ترغیب دی لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ البتہ بُری ہو وہ چیز جو پہلے بھیجی ہو لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ واسطے اُنکے جانوں اُنکی نے اور وہ کیا چیز ہو اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ یہ کہ غصہ کیا اللہ نے اوپر اُنکے وَفِی الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ اور بیچ عذاب کے وہ ہمیشہ رہینگے وَلَوْ کَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ اور اگر ہوں یہود کہ ایمان لائے ہیں بِاللّٰهِ وَالنَّبِیِّ ساتھ خدا کے اور اپنے پیغمبر کے وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ اور ساتھ اُس چیز کے جو اُتاری گئی ہو اوپر اُس پیغمبر کے یعنی توریت تو مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ البتہ نہ پکڑتے مشرکوں کو دوست اسواسطے کہ حضرت موسے علیہ السلام کا فرمان اور توریت کا حکم یہ ہو کہ کافروں سے دوستی نہ کرو اور شاید کہ اس سے منافق لوگ مُراد ہیں یعنی اگر حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور قرآن مجید کا ایمان منافق لوگ رکھتے تو کافروں کے ساتھ دوستی نہ کرتے وَلٰکِنَّ کَثِیْرًا اور لیکن بہتیرے مِّنْهُمْ یہود یا منافقوں میں سے فٰسِقُوْنَ ۝ خارج ہیں دائرۂ ایمان سے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ ضرور پاتا ہو تو بہت سخت لوگ عَدَاوَةً عداوت کی رو سے لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا ساتھ اُن لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں الْیَهُوْدَ یہود کو وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ج اور اُن لوگوں کو جنھوں نے شرک کیا ہو یعنی یہود اور مشرک سب سے زیادہ مسلمانوں کے دشمن ہیں اور اسی سبب سے تمھاری

ع ۱۰

[1] اے اللہ لعنت کر حسینی ۱۲

مخالفت میں موافقت رکھتے ہیں وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ اور ضرور پاتا ہو تو بہت نزدیک آدمیوں کا مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا
دوستی کی رو سے ساتھ مومنوں کے الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ط اُن لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ ہم نصارے ہیں اسواسطے کہ اُنکے دل
یہود کے دلوں سے بہت نرم ہیں اور مشرکوں کی دوستی پر بھروسا نہیں ڈھونڈھتے ذٰلِكَ یہ قرب محبّت بِاَنَّ مِنْهُمْ بسبب اُسکے ہو کہ
بعضے انمیں سے قِسِّيْسِيْنَ عالم اور سچے ہیں وَرُهْبَانًا اور عابد صومعہ نشین ہیں وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور سبب اُسکے
کہ یہ تکبر نہیں کرتے حق بات ماننے میں علمانے کہا ہو کہ جن لوگوں نے مسلمانوں سے قرب محبت رکھی ہو اُن سے نجاشی اور اُسکے دوست مُراد
ہیں اسواسطے کہ نصارے میں سے ایک گروہ مسلمانوں کے قتل اور اُنکے شہر خراب کرنے اور مسجدیں ڈھانے میں یہود سے کم نہیں مگر حبشہ کے نصارے
کہ اُنھوں نے جب جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی زبان سے قرآن شریف سُنا تو اُنکے دل مسلمان ہونے کی طرف مائل ہوے اور نجاشی
اُنمیں سے بہت آدمیوں سمیت ایمان لایا اور بعض مفسر اس بات پر ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ نے ملک حبشہ سے رجوع کی تو نجاشی نے اپنے
ملک کے ستّر عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت سراپا ہدایت میں بھیجے جب وہ علما آستانہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم پر حاضر ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُنکے سامنے سورہ یٰسٓ پڑھی وہ سُنکر بہت روئے اور اسلام و ایمان کے احکام
الجزء السابع ۷
قبول کرکے باہم کہنے لگے کہ قرآن شریف کیا پوری مشابہت رکھتا ہو اُسکے ساتھ جو کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی تھی اور اِنَّا نَصَارے
کہنے والوں سے یہی علما مراد ہیں وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اور جب سُنتے ہیں یہ عالم اور عابد لوگ جعفر طیار رضی اللہ عنہ
یا حضرت سید مختار صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے وہ چیز جو نازل کیگئی ہو اِلَى الرَّسُوْلِ طرف رسول کے صلے اللہ علیہ وسلم تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ
دیکھتا ہو تو آنکھیں اُنکی کہ اُنکے دلوں کی رقت کے سبب سے تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ بہتے ہیں آنسو مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ج
اُس چیز سے کہ پہچانا ہو اُنھوں نے سچ بات میں سے يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں رَبَّنَآ اٰمَنَّا اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں اس
کلام کا اور اُس پیغمبر علیہ السّلام کا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ پس لکھ لے تو ہمیں گواہوں میں کہ اُنھوں نے قرآن اور محمد صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی حقیقت پر گواہی دی ہو یا ہمیں اُمت محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں داخل کرلے کہ قیامت کے روز اس اُمت کے لوگ
انبیا علیہم السّلام کے گواہ ہونگے حدیث میں ہو کہ مدینہ کے یہود نے جعفر رضی اللہ عنہ کے رفیقوں کو ملامت کی کہ تم کیا جھٹ پٹ ایمان لائے
مدت گذری کہ ہمیں دعوت اسلام کرتے ہیں اور ہم نہیں مانتے یا اہل حبشہ نے نجاشی سے کہا کہ تو اُس شخص کا ایمان لایا جسے تو نے دیکھا تک
نہیں حق تعالے خبر دیتا ہو کہ اُنھوں نے جواب میں کہا وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ اور کیا ہو واسطے ہمارے کہ ایمان نہ لائیں ہم
ساتھ خدا کے وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ لا اور اُسکے جو ہمارے پاس آیا حق تعالے کے پاس سے یعنی قرآن مجید اور رسول مقبول
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا اور حال یہ ہو کہ ہم آرزو رکھتے ہیں یہ کہ داخل کرے ہمیں رب ہمارا جنت میں
مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ساتھ گروہ صالحوں کے کہ اُمت محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لوگ ہیں فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ پھر جزا دی
اُنھیں اللہ نے بِمَا قَالُوْا بسبب اس بات کے جو کہی اُنھوں نے اخلاص اور اعتقاد کی راہ سے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتیں کہ جاری ہیں
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اُسکے درختوں یا مکانوں کے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط حال یہ ہو کہ وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اُسمیں
وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور یہ ہو جزا نیک کام کرنے والوں کی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہوئے
ع ۹ ۱۱
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور جھٹلائیں اُنھوں نے آیتیں ہماری اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہیں

اکثر تفسیروں میں مذکور ہے کہ ایک دن حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم صحابہ کے سامنے قیامت کا حال بیان فرماتے تھے آپ نے اُس روز کی سختیوں کا ایک شمہ بیان فرمایا کچھ صحابی کہ اُنمیں حضرت صدیق اکبر اور مرتضیٰ علی اور ابن مسعود اور مقداد اور سلمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین بھی تھے عثمان بن مظعون کے گھر میں جمع ہوئے اور اس بات پر متفق ہوگئے کہ جتنی عمر باقی ہے اسمیں دن کو روزہ رکھیں اور رات عبادت میں بسر کریں اور بچھونے پر نہ سوئیں اور گوشت اور چربی نہ کھائیں اور عورتوں کے پاس نہ جائیں اور دنیا کو چھوڑ کملی اُوڑھ سیاحی کریں اور متفق ہو کر اس بات پر سبنے قسم کھائی یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے اُن صحابہ سے فرمایا کہ تم لوگوں نے جو فکر کی ہے میں اس بات پر مامور نہیں ہوں بیشک تم پر تمھارے نفس کا حق ہے تم روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو رات کو عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی کہ میں عبادت کیواسطے اُٹھتا بھی ہوں اور سُوتا بھی ہوں اور روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور گوشت اور چربی بھی کھاتا ہوں اور عورتوں کے پاس بھی جاتا ہوں پھر جو کوئی میری سنت سے باز رہیگا وہ مجھ سے نہیں ہے اور یہ آیت نازل ہوئی یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مومنوں کے لَا تُحَرِّمُوْا نہ حرام کرو طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ چیزیں پاکیزہ اور لذیذ جو خدا نے تم پر حلال کردی ہیں وَلَا تَعْتَدُوْا اور تجاوز نہ کرو خدا کی باندھی ہوئی حدوں سے یعنے جو کچھ اُس نے تم پر حلال کردیا ہے وہ تم اپنے اوپر حرام نہ کرلو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ دوست نہیں رکھتا اُن لوگوں کو جو حد سے گذر جاتے ہیں وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ اور کھاؤ اُسمیں سے جو کچھ روزی دی ہے تمھیں خدا نے حَلٰلًا طَیِّبًا جبکہ وہ حلال اور پاکیزہ ہو وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اور ڈرو اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کر لینے میں اُس خدا سے کہ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ تم ساتھ اُسکے ایمان لائے ہو یہ آیت نازل ہونے کے بعد صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم نے قسم جو کھائی ہے اُسے کیا کریں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ نہ پکڑیگا تمھیں اللہ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِكُمْ ساتھ لغو کے تمھاری قسموں میں آور لغو امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کے مذہب میں وہ قسم ہے جو بے قصد کے زبان سے نکل جائے جیسے نہیں واللہ اور ہاں واللہ اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک لغو وہ قسم ہے کہ آدمی ایک چیز پر یہ سمجھ کر قسم کھائے کہ یوں ہی ہے اور نہو اور اس قسم پر شرع میں مواخذہ نہیں ہے وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ اور مگر پکڑیگا تمھیں بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ساتھ اُسکے کہ باندھو تم قسمیں آور باندھی ہوئی قسم وہ ہے کہ زبان سے کہے اور دل سے قصد کرے پھر اگر آدمی ایسی قسم کھائے اور توڑ ڈالے فَكَفَّارَتُهٗٓ تو کفارہ اُسے توڑنے کا اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ کھانا دینا ہے دس مسکینوں کو ہر ایک کو ایک مُد امام شافعی کے قول کے بموجب اور آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو اور خرما امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ کے قول کے موافق آور ایک صاع وزن عراقی سے چار من ہے کہ آٹھ رطل ہوتے ہیں اور وزن حجازی سے پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کی آور ایک مُد اہل حجاز کے قول کے موافق ایک رطل اور ایک تہائی رطل کی ہوتا ہے اور عراقیوں کے قول کے موافق دو رطل اور ایک رطل آدھے من کا ہوتا ہے اور بہر تقدیر کھانا دینا چاہیے مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اوسط اُس چیز سے جو کھِلاتے ہو اپنے اہل کو یعنی نہ اعلےٰ درجہ کا نہ بہت کم درجہ کا اَوْ كِسْوَتُهُمْ یا کفارہ کپڑا ہے دس آدمیوں کا قول حنفی پر کپڑے کی مقدار پورا جوڑا ہے کہ اُس سے نماز پڑھ سکیں جیسے کُرتا اور پاجامہ یا چادر اور ازار اور اگر عورت کو دے تو مقنعہ بھی زیادہ کرنا چاہیے اور ایک گروہ فقہا کے نزدیک اتنا کپڑا دینا چاہیے جس سے ستر عورت ہو جائے اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ط یا کفارہ آزاد کرنا بندہ کا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ بندہ میں ایمان شرط کرتے ہیں کہ مومن ہو اور مذہب حنفیہ میں یہ ہے کہ سالم اور بے عیب ہونا چاہیے خواہ مسلمان ہو یا کافر فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ پھر جو کوئی نہ پائے ان تینوں کفارہ میں سے ایک بھی فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ط تو کفارہ اُسکا روزے

تین دن کے ہیں برابر آور امام شافعی رحمہ اللہ تعالے کے نزدیک برابر رکھنا شرط نہیں ذٰلِكَ یہ جو مذکور ہوا كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ کفارہ قسموں تمہاری کا ہے اِذَا حَلَفْتُمْ جب قسم کھاؤ اور توڑ ڈالو وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ اور حفاظت کرو قسموں اپنی کی توڑنے سے یا بچاؤ اپنی زبان اور قسم نہ کھاؤ كَذٰلِكَ جسطرح کہ قسم کا کفارہ بیان کر دیا اسی طرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ بیان کرتا ہے اور ظاہر کر دیتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں شرع کی لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ شاید کہ شکر گرو تم اس بیان کر دینے اور تعلیم فرما دینے کی نعمت کا مفسر اس بات پر ہیں کہ حق تعالے نے شراب کے باب میں چار آیتیں نازل فرمائیں پہلی تو مکہ معظمہ میں وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا اور اس زمانہ میں شراب حلال تھی دوسری اسوقت جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے شراب اور جوے کے باب میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو جواب نازل ہوا کہ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ تو کچھ لوگوں نے بڑا گناہ ہونے کے خیال سے شراب خواری ترک کر دی اور بعضے منفعت کے لحاظ سے شراب پینے میں مشغول رہے تیسری عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالے عنہ کے یہاں جب ضیافت ہوئی اور بعض مسلمانوں نے شراب پی کر مغرب کی نماز شروع کی تو امام نے نشے کی حالت میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی اور تمام سورت میں لفظ لا نہ پڑھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى اکثر صحابہ بولے کہ جس چیز کا پینا نماز اور ہمارے درمیان میں حائل ہو اُسے پینا مناسب نہیں اور دفعۃً بالکل ترک کر دی چوتھی اُس زمانہ میں جب عتبان بن مالک نے ضیافت کی اور بعضے مسلمانوں کو کہ سعد بن وقاص بھی انہیں میں تھے مہمان بلایا کھانے کے بعد شراب کا دور ہوا اور مستی کی حالت میں سعد بن وقاص رضی اللہ تعالے عنہ نے ایک شعر جس میں انصار کی ہجو تھی پڑھا اہل مجلس میں سے ایک نے سعد رضی اللہ عنہ کا سر توڑ کر مجلس منغص کر دی اور سعد رضی اللہ تعالے عنہ نے اس بات کی شکایت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس عالی میں بیان کی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ نے دعا کی کہ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا تو یہ آیت تحریم نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ مسلمانوں کے اِنَّمَا الْخَمْرُ سوا اس کے نہیں کہ شراب اور نشا کرنے والی سب چیزیں اس میں داخل ہیں وَالْمَيْسِرُ اور جوا یہ بھی عام ہے گوٹیں کھیلنا پانسے پھینکنا انڈے لڑانا اور جس میں ہار جیت ہو وَالْاَنْصَابُ اور بت جو نصب کیے ہیں عبادت کے واسطے اور پتھر جن پر ذبح کرتے ہیں وَالْاَزْلَامُ اور تیر اقداح رِجْسٌ پلید ہیں مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ وسوسہ اور زینت شیطان سے ہیں فَاجْتَنِبُوْهُ پس پرہیز کرو ان پلید چیزوں سے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ شاید کہ چھٹکارا پا جاؤ اس پرہیز کے سبب اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ سوا اس کے نہیں کہ چاہتا ہے شیطان اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ یہ کہ ڈالدے درمیان تمہارے الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ دشمنی اور خصومت فِي الْخَمْرِ بیچ شراب پینے کے وَالْمَيْسِرِ اور جوا کھیلنے کے وَيَصُدَّكُمْ اور باز رکھے تمہیں عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الٰہی سے وَعَنِ الصَّلٰوةِ اور نماز پڑھنے سے فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○ پھر کیا ہو تم باز رہنے والے اور یہ استفہام حکم کے معنی میں ہے یعنی جب ان بری باتوں کے عیبوں سے تم مطلع ہو گئے تو ان باتوں سے باز رہو حدیث میں ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ اِنْتَهَيْنَا یا رب اور تیسیری میں لکھا ہے کہ اس آیت میں شراب حرام ہونے پر دس دلیلیں ہیں پہلی یہ کہ اللہ جل شانہ نے شراب کو جوے کے ساتھ ملا کر ذکر کیا اور جوا حرام ہے تو اُس کے ساتھ جو چیز مذکور ہے یعنی شراب وہ بھی حرام ہوئی دوسری یہ کہ اُسے بت پرستی کے ساتھ بیان فرمایا اور شرک سب حرام چیزوں کا سردار ہے تو شراب بھی حرام ہوئی تیسری اُسے پلید فرمایا

۱؎ اور میووں سے کھجوروں کے انگوروں کے لیتے ہو تم اس سے نشہ کرنے والی چیزیں اور رزق اچھا ۱۲ ۲؎ کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ شراب اور جوے میں گناہ بڑا ہے اور منفعتیں ہیں واسطے لوگوں کے ۱۲ ۳؎ نہ قریب جاؤ نماز کے اُس حال میں کہ تم نشے میں ہو ۱۲ ۴؎ اے اللہ بیان کر دے واسطے ہمارے شراب کے باب میں بیان شافی ۱۲ ۵؎ باز رکے تو نے ہمیں اے رب ۱۲

اور جو چیز پلید ہو وہ حرام ہے چوتھی فرمایا کہ شیطان کے کاموں میں سے ہو اور جو شیطان کا کام ہو وہ حرام ہو پانچویں یہ کہ حق تعالے نے حکم فرمایا کہ اُس سے یعنی شراب سے کنارہ رہو اور جس چیز سے کنارہ کرنا اور دور رہنا فرض ہو وہ حرام ہو چھٹی یہ کہ اُس سے پرہیز کرنے پر چھٹکارے کو موقوف اور متعلق رکھا اور جس چیز سے پرہیز کرنے میں چھٹکارا ہو وہ چیز حرام ہے ساتویں یہ کہ فرمایا کہ سبب ہو دشمنی اور خصومت کا اور جو بات مسلمانوں میں عداوت پڑنے کا سبب ہو وہ حرام ہے آٹھویں یہ کہ باز رکھنے والی ہے یاد الٰہی سے اور جو چیز بندہ کو یاد الٰہی سے باز رکھے وہ حرام ہے نویں نماز سے مانع ہو تو بیشک حرام ہو دسویں فرمایا کہ باز رہو اُس سے یعنی شراب پینا چھوڑ دو اور جس کا ترک فرض ہو وہ چیز حرام ہو اور شراب پینے پر جو تہدید حدیث میں آئی اُسمیں سے عقلمندوں کو اسی قدر کافی ہو کہ مُدْمِنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ یعنی ہمیشہ پینے والا شراب کا مانند بت پرست کے ہو نظم

می نسکی داں جگر آمیختہ ۔ بر جگر بے نمکاں ریختہ

بے خبر آں مرد کہ چیزے چشید ۔ کش قلم بے خردی در کشید

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ اور فرمانبرداری کرو خدا کی شراب سے پرہیز کرنے میں وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو رسولؐ کی جس چیز میں وہ امر و نہی کرتے ہیں وَاحْذَرُوْا ۚ اور ڈرو خدا اور رسولؐ کے حکم کی مخالفت میں فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ پھر اگر پھر جاؤ تم اوامر اور نواہی سے فَاعْلَمُوْٓا تو جان لو کہ اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا نہیں اوپر ہمارے رسولؐ کے الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ مگر پہونچا دینا ظاہر پس جب ہمارا حکم تمھیں پہونچا دیا تو نہ ماننا تمھارا ہمارے رسولؐ کو کچھ ضرر نہ پہونچاوے گا بلکہ ضرر تمھی کو پہونچے گا لکھا ہو کہ جب شراب حرام ہونے کی یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمارے بھائی لوگ جو شراب پیتے تھے اور مر گئے اُنکا کیا حال ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نہیں ہے اوپر ان لوگوں کے جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کئے انھوں نے اچھے جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا کچھ گناہ بیچ اُس چیز کے جو انھوں نے کھائی پی اور وہ اُن پر حرام نہ تھی اور زندوں پر بھی کچھ گناہ نہیں جنھوں نے حرام ہونے کے قبل شراب پی اِذَا مَا اتَّقَوْا جب پرہیز کریں شرک سے وَّاٰمَنُوْا اور ثابت رہیں ایمان پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کریں اچھے ثُمَّ اتَّقَوْا پھر پرہیز کریں حرام چیزوں سے وَّاٰمَنُوْا اور ایمان لائیں اُن چیزوں کے حرام ہونے کا ثُمَّ اتَّقَوْا پھر ثابت رہیں ہمیشہ اپنی پرہیزگاری پر وَّاَحْسَنُوْا اور کام نیک کریں یا احسان کریں وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ۧ اور اللہ دوست رکھتا ہو نیک کام کرنے والوں کو لکھا ہو کہ سال حدیبیہ میں ع ۱۲
شکاری جانوروں نے مسلمانوں کے لشکر میں غلبہ کیا مسلمانوں کے مال اور اسباب کے بیچ میں چلے آتے تھے اور چونکہ مسلمان عمرہ کا احرام باندھے تھے تو اُن جانوروں کو شکار نہ کرنے سے غمگین ہوتے تھے تو حق تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ اے گروہ مسلمانوں کے تحقیق کہ آزماتا ہو تمھیں اللہ یعنی تمھارے ساتھ آزمائش کرنے والوں کا معاملہ کرتا ہو بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ ساتھ ایک چیز کے شکار سے اسوقت کہ تم احرام باندھے ہو اور ایسا شکار کہ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ پہونچتے ہیں اسے ہاتھ تمھارے جیسے چھوٹے شکار وَرِمَاحُكُمْ اور نیزے تمھارے جیسے بڑے شکار اور یہ آزمائش اسواسطے کہ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ تاکہ دیکھے خدا یا جان لیں دوست اُسکے مَنْ يَّخَافُهٗ اُس شخص کو جو ڈرتا ہے اُس سے بِالْغَيْبِ ۚ بیچ غیب کے یعنی بے دیکھے کہ ابھی خدا کو دیکھا نہیں فَمَنِ اعْتَدٰى پھر جو کوئی حد سے گذرے اور شکار کرے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اس آزمائش کے فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تو واسطے اسکے ہو عذاب دردناک يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ نہ مارڈالو شکار کو اور وہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالے کے مذہب میں وہ جانور ہے جو خلقی وحشی ہو خواہ اس کا گوشت کھایا جاتا ہو خواہ نہیں اور امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالے کے مذہب میں شکار سے خشکی کا وہ جانور

مراد ہو جسکا گوشت کھایا جاتا ہو اور سب مذہبوں میں کاٹنے والا کتا اور بھیڑیا اور مردارخوار اور کلاغ اور سانپ بچھو شکار میں داخل نہیں ہیں تو حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان مستثنےٰ کئے ہوئے جانوروں کے سوا اور کوئی وحشی جانور نہ قتل کرو وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط اس حال میں کہ تم احرام باندھے ہو حج یا عمرہ کا وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ اور جو کوئی قتل کریگا تم میں سے کسی شکار کو مُتَعَمِّدًا قصداً یعنی یہ جان کر کہ وہ احرام باندھے ہو اور شکار مارنا اُس پر حرام ہو اُس سے ابو الیسیر رضی اللہ عنہ مراد ہیں کہ سال حدیبیہ میں ایک گورخر اُنھوں نے نیزہ سے مارا اور مُتَعَمِّدًا اشارہ اُنھی کی طرف ہے ورنہ جو شخص حالت احرام میں قصداً یا دھوکے سے شکار مارے فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ تو اُسپر واجب ہے جزا مانند اُس کے جو اُس نے قتل کیا ہو یعنی فدیہ دے اپنے شکار کے مانند اور وہ فدیہ مِنَ النَّعَمِ چارپایوں میں سے ہو یعنی اونٹ گاؤ بکری یَحْكُمُ بِهٖ کہ حکم کریں ساتھ اُس جزا کے ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ دو عدل اور عقل والے تمھارے ہم ملت یعنی دو مرد دانا کہدیں کہ جو شکار مارا ہے چارپایوں میں کون اُس کے مثل ہوسکتا ہو هَدْيًا حال یہ ہو کہ وہ جزا قربانی ہوگی بٰلِغَ الْكَعْبَةِ پہونچنے والی کعبہ کو یعنی حرم میں لے جائیں اور وہاں ذبح کریں اور مساکین کو صدقہ دیں اَوْ كَفَّارَةٌ یا اس شکار کرنے والے پر ہو کفارہ اُس قتل کا طَعَامُ مَسٰكِيْنَ کھانا دینا فقیروں کو اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا یا برابر اُس کھانے کے جو دینا ہو روزہ رکھنا لِّيَذُوْقَ تاکہ چکھے وہ شخص جس نے احرام کی حالت میں شکار مارا ہو وَبَالَ اَمْرِهٖ ط وبال کام اپنے کا کفارہ لازم کرنے سے جاننا چاہیئے کہ احرام کی حالت میں جو شخص شکار مارے تو جو اُس نے شکار مارا ہو اُسکے مثل قربانی کرنا چاہیئے امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ تعالےٰ کے نزدیک مثل ہونے سے ہیئت اور خلقت میں برابری مراد ہو مثلاً ایک شترمرغ کو شکار کرنے میں ایک قربانی کرنا چاہیئے اور ایک گورخر میں ایک گائے اور ایک ہرن میں ایک بکرا اور علی ہذا القیاس اور امام اعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اُس جانور کو جہاں شکار کیا ہو وہیں اُسکی قیمت کرنا چاہیئے اگر قربانی کی قیمت رکھتا ہے تو وہ شخص قربانی مول لے کر حرم میں بھیجدے یا غلہ لیکر فقیروں کو دیدے ہر مسکین کو آدھا صاع گیہوں اور گیہوں کے سوا ایک صاع یا ہر مسکین کو کھانا دینے کے عوض ایک روزہ رکھے اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہر مسکین کو ایک مُد دینا چاہیئے عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ط بخشدیا اور درگذرا اُس چیز سے جو گذر گئی ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں احرام باندھے ہوے نے شکار کیا یا شکار حرام ہونے کے قبل کسی محرم نے شکار کیا وَمَنْ عَادَ اور جو کوئی پھر کریگا ایسا کام فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ط تو بدلا لیگا اللہ اُس سے وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ اور اللہ غالب ہو اپنے حکم میں ذُو انْتِقَامٍ ○ بدلا لینے والا ہے اُس سے جو اصرار کرتا ہو گناہ کرنے میں اُحِلَّ لَكُمْ حلال کیا گیا واسطے تمھارے صَيْدُ الْبَحْرِ شکار دریا کا تم احرام باندھے ہو یا نہ باندھے ہو اور سب پانی چشمہ کے ہوں یا کنویں کے اس حکم میں داخل ہیں وَطَعَامُهٗ اور کھانا دریا کا بھی حلال کردیا گیا یعنی وہ چیز جسے پانی کنارے پر پھینک دے حلال ہو مَتَاعًا لَّكُمْ واسطے فائدہ تمھارے کے وَلِلسَّيَّارَةِ ج اور واسطے مسافروں تمھارے کے کہ خشک کرکے زادراہ کریں وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ اور حرام کیا گیا اوپر تمھارے صَيْدُ الْبَرِّ شکار بیابان کا مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ط جبتک ہو تم احرام باندھے ہوے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ وہ خدا کہ طرف اُس کے اکٹھا کئے جاؤگے جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ کیا خدا نے کعبہ کو الْبَيْتَ الْحَرَامَ کہ گھر حرمت والا ہے قِيٰمًا لِّلنَّاسِ امور دینی کے قیام کا سبب واسطے لوگوں کے اسواسطے کہ حج اور مناسک کا قیام اُسی کے سبب سے ہو اور امور دنیوی کے قیام کا سبب بھی اس جہت سے کہ لوٹ مار سے ایمنی اُس گھر میں ہو وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اور کیا حرمت والے مہینے کو بھی لوگوں کے امور قائم رہنے کا سبب یعنی اُس مہینے میں حج کے کام بنائیں یا سب ماہ حرام مراد ہیں کہ لوگ اُسمیں لوٹ مار سے بیخوف رہتے ہیں وَالْهَدْيَ

دین سے پھیر کر بُت پرستی کی رغبت دلائی اور اوثان نصب کرنا بحائر اور سوائب معین کرنا اُسی سے جاری ہوا تھا اور اس باب میں سب سے زیادہ صحیح روایت یہ ہے کہ اونٹنی جب پانچ بار جنتی اور پانچویں بار نر پیدا ہوتا تو اُس اونٹنی کا کان چیر دیتے اور اُس پر سوار ہونے اُسکا دودھ دوھنے اُس پر بوجھ لادنے اُس کے بال کاٹنے کو منع کرتے اور کسی پانی اور گھاس کو اُس سے نہ بچاتے اور اُس اُونٹنی کو بحیرہ کہتے اور اگر کسی کو بیماری ہوتی یا کوئی شخص مسافرت کو گیا ہوتا تو بیمار کی شفا اور مسافروں کے آنے کے واسطے اونٹنی کو کہتے کہ میری یہ اونٹنی سائبہ ہے پھر اُس اونٹنی کو چھوڑ دیتے یہ ہر چیز میں بحیرہ کا حکم رکھتی اور اس اونٹنی کو سائبہ کہتے اور بکری جب سات بار جنتی تو ساتویں بار کے بچہ کو دیکھتے اگر بچھیا ہوتی تو کہتے کہ یہ ہماری ہے اور اُسے گلہ میں چھوڑ دیتے اور اگر بکرا ہوتا تو کہتے کہ یہ ہمارے خداؤں کا ہے اُسے ذبح کرتے اور اگر نر مادہ دو پیدا ہوتے تو نر کو نہ ذبح کرتے اور کہتے کہ وَصَلَتْ اَخَاہَا یعنی مادہ اپنے بھائی سے مل گئی اور اُس کے بھائی نے اُسکا حکم حاصل کر لیا تو اس مادہ کو وصیلہ کہتے اور جو اونٹ دس برس کی اونٹنی کو گابھن کرتا تو کہتے کہ حَمٰی ظَہْرَہٗ یعنی اسنے اپنی پشت کی حمایت کی پھر اُس پر سواری نہ کرتے اور اُس سے کوئی پانی اور گھاس نہ بچاتے اور اُس اونٹ کو حام کہتے اور عمر بن لُحّی کے زمانہ سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد تک اُن ساتوں قبیلوں کے لوگ اسی آئین پر تھے اور انھیں یہ دعوے تھا کہ خدا نے اُنھوں کو اسطرح پر حکم فرمایا ہے تو حق تعالے نے اُنکا کلام رد کیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ مَا جَعَلَ اللّٰہُ معین نہیں کیا اللہ نے اور حکم نہیں فرمایا اور مقرر نہیں کی کوئی چیز مِنْ بَحِیْرَۃٍ کان پھاڑی اونٹنی سے وَّلَا سَآئِبَۃٍ اور نہ اونٹنی چرائی کو چھوڑی ہوئی وَّلَا وَصِیْلَۃٍ اور نہ بکری جو اپنے بھائی سے ملی ہو وَّلَا حَامٍ ۙ اور نہ اونٹ حمایت کرنے والا اپنی پشت کا وَّلٰکِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور مگر وہ لوگ جو کافر ہو گئے جیسے عمر بن لُحّی اور اُسکی پیروی کرنے والے یَفْتَرُوْنَ افترا کرتے ہیں اور باندھتے ہیں عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ ؕ اوپر اللہ کے جھوٹ کہ ان جانوروں کی حرمت کو اُس کی طرف منسوب کرتے ہیں وَاَکْثَرُھُمْ اور بہت کافر لَا یَعْقِلُوْنَ ○ نہیں جانتے حلال حرام کو اُن جانوروں کو حلال کرنے میں عقل کو دخل نہیں دیتے بلکہ اگلوں کی تقلید پر راہ چلتے ہیں وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اور جب کہیں اُنھیں کہ اے سرگشتہ لوگو تَعَالَوْا آؤ اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ طرف اُس چیز کے جو خدا نے بھیجی ہے یعنی حلال اور حرام کا حکم وَاِلَی الرَّسُوْلِ اور آؤ طرف رسول کے جو اُسکا بیان کرنے والا ہے قَالُوْا حَسْبُنَا تو کہتے ہیں کہ بس ہے ہمیں مَا وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا ؕ وہ چیز کہ پایا ہے ہم نے باپوں اپنے کو اوپر اُس کے اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ کیا تقلید کرتے ہیں وہ اگرچہ ہوں باپ اُنکے لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا کہ نہیں جانتے ہیں کچھ وَّلَا یَھْتَدُوْنَ ○ اور نہیں پاتے ہیں راہ یعنی اُنکے باپ دادا جاہل اور گمراہ تھے اُنکی پیروی کرنے سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ عالم اور راہ بتانے والے کی پیروی کرنا چاہیے تاکہ پیروی کرنے والے کا کام تحقیق سے ملجائے اسی کے مطابق یہ نظم ہے

نظم

از مقلد تا محقق فرقہا است	ایں یکے کوہ ست آں دیگر صدا ست
منبع گفتار ایں سوزے بود	واں مقلد کہنہ آموزے بود
دست در بینا زنی آئی براہ	دست در کورے زنی افتی بچاہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مسلمانوں کے عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ ۚ اوپر تمھارے ہے حفاظت جانوں اپنی کی اور اُنکی اصلاح لازم ہے لَا یَضُرُّکُمْ نہیں نقصان پہونچاتی تمہیں مَّنْ ضَلَّ بے راہی اُسکی جو گمراہ ہو گیا اِذَا اھْتَدَیْتُمْ جب تم راہ پائے ہوئے ہو اور راہ پانے میں سے ایک بات یہ بھی ہو کہ بُری بات سے آدمی دوسرے کو اپنے حتی المقدور منع کرے اور یہ نہ کہے کہ دوسرے کی گمراہی سے میرا

کچھ نقصان نہیں **بیت** اگر بینی کہ نابینا وچاہ است ۔ وگر خاموش بنشینی گناہ است

یہ آیت اُسوقت نازل ہوئی کہ مسلمان لوگ حسرت کرتے تھے کافروں پر اُنکے ایمان کی تمنا رکھتے تھے لکھا ہو کہ حق تعالےٰ نے فرمایا کہ تم خود اپنے ایمان کی نگہبانی کرو اس واسطے کہ کافروں کی گمراہی سے ہدایت پائے ہوئے مسلمانوں کا کچھ نقصان نہیں **اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا** طرف اللہ کے ہو پھر جانا تم سب کا **فَيُنَبِّئُكُمْ** پھر خبر کرے گا تمھیں **بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝** ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے لکھا ہو کہ تمیم داری اور عدی بن مالک جو نصارےٰ تھے تجارت کے واسطے ملک شام چلے اور ایک مسلمان بدیل نام کہ عمرو بن عاص کا غلام تھا اُن دونوں کے ساتھ ہوا جب ملک شام میں پہونچے تو بدیل بیمار ہوا جو کچھ نقد جنس اُس کے پاس تھا ایک کاغذ پر لکھکر اسباب میں پوشیدہ رکھدیا اور اُس کا مرض بڑھا تو اُس نے تمیم اور عدی کو وصیت کی کہ اُس کا ترکہ اُسکے وارثوں کو پہونچا دیں وہ دونوں اُسکے مرنے کے بعد اُس کا اسباب اپنے قبض و تصرف میں لاے اور ایک چاندی کا برتن کہ سونے سے نقش کیا ہوا تھا اور وہاں کی تول سے تین سو مثقال چاندی کا تھا اُس کے مال میں سے نکال لیا اور باقی مال مدینہ میں لائے اور اُسکے وارثوں کو سپرد کر دیا وارثوں نے اُس اسباب میں بدیل کی لکھی ہوئی فہرست پائی اسباب کو اُس سے مطابق کیا تو چاندی کا وہ ایک برتن کم تھا جب برتن اُس اسباب میں نہ پایا تو تمیم اور عدی کے پاس آئے ان دونوں نے انکار کیا اور محکمۂ نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو وہ حکم جو تمھیں کیے ہیں اُن میں سے **شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ** گواہی وصیت کی ہو تم میں **اِذَا حَضَرَ** جب حاضر ہو **اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ** کسی کو تم میں سے موت کے آثار پس چاہیے کہ گواہ ہوں **حِيْنَ الْوَصِيَّةِ** وقت وصیت کرنے کے **اثْنٰنِ** دو آدمی **ذَوَا عَدْلٍ** صاحب عدل و انصاف **مِّنْكُمْ** تمھارے قرابتداروں میں سے یا مسلمانوں میں سے **اَوْ اٰخَرٰنِ** یا دو آدمی اور **مِنْ غَيْرِكُمْ** غیر تم سے یعنی ذمی اور اب یہ حکم منسوخ ہے اور مسلمان کے حق میں ذمی کی گواہی مسموع نہیں ہو بالاجماع **اِنْ اَنْتُمْ** جب تم **ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ** سفر کرو زمین میں **فَاَصَابَتْكُمْ** پھر پہونچے تمھیں **مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ** موت پہونچنے والی یعنی تم موت کے قریب ہو جاؤ حاصل کلام یہ ہو کہ جب سفر میں تمھیں معلوم ہو کہ تمھاری موت قریب ہے، تو اپنی وصیت پر دو آدمیوں کو گواہ کر لو مسلمانوں میں یا اُن کے سوا اگر تم سفر میں ہو اور گواہ کی ضرورت ہو **تَحْبِسُوْنَهُمَا** روک رکھو تم اُن دونوں آدمیوں کو جو تمھارے غیر ہیں **مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ** نماز عصر کے بعد کہ وہ اچھا اور لوگوں کے جمع ہونے کا وقت ہو **فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ** پھر قسم کھائیں وہ خدا کی **اِنِ ارْتَبْتُمْ** اگر شک کرو تم اُنمیں اور قسم کا مضمون یہ ہو کہ **لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ** ہم بدلا نہیں کرتے ہیں اس قسم کے ساتھ **ثَمَنًا** قیمت تھوڑی کو کہ وہ دنیا کا مال ہو یعنی مُردہ کے مال کی طمع کے واسطے ہم جھوٹی قسم نہیں کھاتے ہیں **وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى** اور اگر وہ شخص جس کے واسطے ہم گواہی دیتے ہیں وہ ہمارا قرابتی ہو تو بھی ہم جھوٹی قسم نہیں کھاتے ہیں **وَلَا نَكْتُمُ** اور نہیں چھپاتے ہیں ہم **شَهَادَةَ اللّٰهِ** خدا کی گواہی یعنی وہ گواہی جسے ادا کرنے کا حکم خدا نے نہیں فرمایا **اِنَّآ اِذًا** تحقیق کہ ہم جب چھپائیں گواہی **لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝** تو البتہ گنہگاروں میں سے ہیں پس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد منبر کے قریب تمیم اور عدی سے قسم لی اور انھوں نے یہ قسم کھائی کہ ہم نے بدیل کا مال لینے کا ارادہ نہیں کیا اور ہم یہ قسم سچی کھاتے ہیں پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے موافق اُنھیں چھوڑ دیا پھر وہ برتن جو گم ہو گیا تھا اُنھی کے پاس ملا پھر اُنیں اور بدیل کے وارثوں میں حد سے زیادہ جھگڑا پڑا وہ کہتے تھے کہ ہم نے یہ برتن بدیل سے مول لیا تھا چونکہ ہمارے پاس جو ثبوت نہ تھی اس واسطے ہم نے اقرار نہ کیا اور انکار کیا تھا دوبارہ محکمۂ عالیہ نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مرافعہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **فَاِنْ عُثِرَ** پھر اگر اطلاع پائی جائے **عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ**

اِثْمًا اور اس بات کے کہ اُن دونوں نے حاصل کیا گناہ خیانت کے سبب سے فَاٰخَرٰنِ تو دو گواہ اور یَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا کھڑے
ہوں اُن دو خیانت کرنے والوں کی جگہ پر مِنَ الَّذِیْنَ اسْتُحِقَّ عَلَیْهِمُ اُن لوگوں میں سے جنکے سبب سے خیانت گواہوں پر واقع ہوئی
یعنی وارث الْاَوْلَیٰنِ وہ کہ اول تھے ذکر میں اس سے میت کے سب ولی مراد ہیں یہ تفسیر بکر کی قرأت کے موافق ہوئی کہ انھوں نے اُسْتُحِقَّ
عَلَیْهِمُ الْاَوَّلَانِ پڑھا ہے اور حفص اسْتَحَقَّ کو معروف کا صیغہ پڑھتے ہیں اور اَوْلَیٰانِ بھی انھی کی قرات ہے یعنی دو گواہ جو گواہی دینے میں اولے اور
بڑے حقدار ہیں ان دونوں غیروں کی بہ نسبت اس واسطے کہ یہ قرابتدار اور حقیقت پہچاننے والے ہیں یہ گواہی دینے کھڑے ہوں
فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ پھر قسم کھائیں خدا کی اس مضمون سے کہ لَشَهَادَتُنَا البتہ گواہی ہماری اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا بہت حق
اور بہت سچی ہے اُن دونوں آدمیوں کی گواہی سے جنھوں نے اس سے پہلے گواہی دی ہے وَمَا اعْتَدَیْنَآ ؗ اور ہم ظلم نہیں کرتے اور حد سے
نہیں گذرتے اس گواہی میں اِنَّآ اِذًا تحقیق کہ ہم جب ایسا کریں لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ تو ظالموں سے ہوں کہ انھوں نے باطل کو
حق کے قائم مقام کیا ہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا اور عمرو بن عاص اور مطلب بن وداعہ کھڑے ہوئے اور نماز عصر کے
بعد انھوں نے خدا کی قسم کھائی کہ یہ برتن بدیل کا حق تھا اور ان دونوں نے خیانت کی ہے بعد اس کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حکم کے موافق وہ برتن بدیل کے وارثوں کو دیدیا ذٰلِكَ یہ حکم جو ہم نے کیا گواہ سے قسم رد کرنے کا اَدْنٰٓی بہت قریب ہے اَنْ
یَّاْتُوْا ساتھ بات کے کہ آئیں گواہ لوگ بِالشَّهَادَةِ ساتھ گواہی کے عَلٰی وَجْهِهَآ اوپر ایسی وجہ کے کہ گواہی کا حق ہے اَوْ یَخَافُوْٓا
اور نزدیک ہے ساتھ اس بات کے کہ ڈریں اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌ اس امر سے کہ رد کی جائے قسم مدعیوں پر بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ ؕ بعد
ان قسموں کے جو انھوں نے کھائی ہیں اور مدعی قسم کھائے اور یہ لوگ خیانت ظاہر ہو جانے اور جھوٹی قسم کھانے سے رسوا ہوں وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے جھوٹی قسم کھانے میں وَاسْمَعُوْا اور سنو خدا کا حکم قبول کرنے کو وَاللّٰهُ اور اللہ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ
الْفٰسِقِیْنَ ۝ ہدایت نہیں کرتا فاسقوں کو جو خیانت کرنے والے اور جھوٹے گواہ ہیں یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ یاد کرو وہ ع ۱۴ ۸
دن کہ جمع کرے گا اللہ رسولوں کو فَیَقُوْلُ پھر کہے گا اُن سے مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ ساتھ کس چیز کے قبول کئے گئے تم یعنی تمھاری قوم نے تمھیں کس
چیز میں قبول کیا جبکہ اُنھیں توحید کی طرف تم نے بلایا یہ سوال منکروں کو ذلیل کرنے کے واسطے ہے یا اس واسطے کہ انبیا علیہم السلام اپنی
اپنی امت کے مسلمانوں کے اسلام پر گواہی دیں قَالُوْا کہیں گے پیغمبر لَا عِلْمَ لَنَا کچھ علم نہیں ہمیں تیرے علم کے سامنے اِنَّكَ
اَنْتَ تحقیق کہ توہی تو عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ جاننے والا چھپی باتوں کا ہے پس توہی جانتا ہے کہ ہماری امت کے لوگوں نے کیا ہم سے ظاہر
کیا اور کیا دل میں رکھا اور کیا بات قبول کی اور کس امر سے انکار کیا اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ یاد کرو تم اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم جب کہا اللہ نے عیسیٰ بیٹے مریم کو کہ اذْكُرْ نِعْمَتِیْ یاد کر نعمت میری جو پہونچائی ہے عَلَیْكَ وَعَلٰی وَالِدَتِكَ ۘ اوپر وقف لازم
اوپر تیرے اور تیری ماں کے اِذْ اَیَّدْتُّكَ یاد کر جب تقویت کی ہے تیری بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۟ ساتھ جبریل یا ساتھ اُس کلام کے
جس سے تو نے دین زندہ کیا یا مُردے زندہ کر دیے اور بعضوں نے کہا کہ روح القدس انجیل ہے تُكَلِّمُ النَّاسَ باتیں کرتا تھا تو لوگوں سے
فِی الْمَهْدِ بیچ جھولے کے اور وہ تیرا معجزہ تھا وَكَهْلًا ۚ اور باتیں کریگا تو اس وقت جب ادھیڑ ہو گا یعنی تیرا کلام بچپنے میں اور اُس وقت
جب تو ادھیڑ ہو گا فصاحت اور بلاغت کے لحاظ سے یکساں ہے اس آیت سے بالاتفاق سب علما اس بات پر دلیل پکڑتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ
علیہ السلام ادھیڑ ہونے سے قبل آسمان پر گئے اور اُسی سن میں پھر اتریں گے اور زمین پر پہونچیں گے وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ

اور یاد کر اے عیسیٰ جب سکھائی ہم نے تجھے کتاب یعنی خط و کتابت وَالْحِكْمَةَ اور سمجھ چیزوں کی وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ اور توریت و
انجیل کے معنی اور حقائق وَإِذْ تَخْلُقُ اور یاد کر اس وقت کو کہ بناتا تھا تو مِنَ الطِّينِ مٹی سے كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ مانند صورت
جانور کے بِإِذْنِي ساتھ میرے حکم کے فَتَنْفُخُ فِيهَا پھر پھونکتا تو اس صورت میں جو مٹی سے بناتا تھا فَتَكُونُ طَيْرًا پھر ہو جاتی
تھی وہ مٹی کی صورت جانور زندہ بِإِذْنِي ساتھ میرے حکم کے وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ اور اچھا کر دیتا تھا تو اندھے مادر زاد کو اور اس کی
آنکھیں روشن کر دیتا تھا وَالْأَبْرَصَ اور اچھا کر دیتا تھا سفید داغ والے کو بِإِذْنِي میرے حکم سے وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ اور جب
نکالتا تھا تو مردوں کو اُنکی قبروں سے زندہ بِإِذْنِي میرے حکم سے وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ اور یاد کر جب باز رکھا میں نے
بنی اسرائیل یعنی یہود کے شر کو عَنْكَ تجھ سے کہ وہ تجھے مار ڈالنے کا قصد رکھتے تھے إِذْ جِئْتَهُمْ جب آیا تھا تو ان کے پاس
بِالْبَيِّنَاتِ ساتھ معجزات ظاہر کے کہ اُنمیں سے کچھ ذکر ہوئے فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا پھر کہا اُن لوگوں نے جو کافر ہوئے مِنْهُمْ اُن
بنی اسرائیل میں سے إِنْ هَٰذَا نہیں ہو یہ اچھا کر دینا اور زندہ کرنا اور سب معجزے جو عیسےٰ دکھاتا ہو إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝
مگر جادو کھلا ہوا یعنی سب پر ظاہر ہو گیا کہ یہ سحر ہو وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ اور یاد کر وتم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات
کو کہ حکم کیا میں نے حواریوں کو اپنے پیغمبر کی زبانی أَنْ آمِنُوا بِي یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ میرے وَبِرَسُولِي اور ساتھ میرے رسول کے
کہ عیسیٰ علیہ السلام ہو قَالُوا آمَنَّا کہا انھوں نے کہ ایمان لائے ہم وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۝ اور گواہ رہ تو ساتھ اس بات کے
کہ ہم ماننے والے ہیں حکم تیرا إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ اور یاد کر وتم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کہا تھا حواریوں نے جو حضرت
عیسےٰ علیہ السلام کے مصاحب خاص تھے يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ کیا مانتا ہو تیری
بات یعنی کیا تیری دعا قبول کرتا ہو رب تیرا تا کہ دعا کرے تو أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا یہ کہ اُتارے اوپر ہمارے مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ ۖ
خوان بنا چنا آسمان سے مائدہ اُس خوان کو کہتے ہیں جسمیں کھانا رکھا ہو اُنھوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے خوان مانگا قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ کہا
عیسیٰ علیہ السلام نے کہ ڈرو خدا سے اور ایسے سوال نہ کرو إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ اگر ہو تم باور کرنے والے خدا کی قدرت کاملہ اور
میری نبوت کو قَالُوا کہا انھوں نے معذرت کے طور پر کہ ہم خدا کی قدرت کاملہ میں کچھ شک نہیں رکھتے مگر نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا چاہتے
ہیں ہم کہ کھائیں کھانا اس مائدہ میں سے وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا اور مطمئن ہو جائے دل ہمارا یعنی خدا کی قدرت کاملہ جو دلیل سے ثابت ہو
اُسے ہم دیکھ لیں وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا اور جان لیں ہم کہ تو نے سچ کہا یہ ہو کہ جو کچھ خدا سے مانگو عطا کریگا وَنَكُونَ عَلَيْهَا
اور رہیں ہم اُس مائدہ پر مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ گواہوں میں سے جب ہم سے گواہی طلب کی جائے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
منقول ہو کہ جب حواریوں نے مائدہ مانگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تیس دن روزہ رکھو پھر خدا سے مانگو جو چاہتے ہو حواریوں نے
تیس دن روزہ رکھا پھر بولے کہ اے عیسےٰ علیہ السلام ہم جسکے واسطے یہ کام کرتے وہ ہمیں کھانا دیتا اب اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہمیں
کھانا دے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حواریوں نے جب مائدہ کا سوال کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پشمینہ پہنا اور دعا کی
جیسا کہ خود حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ کہا عیسیٰ فرزند مریم نے اللَّهُمَّ اے اللہ ہمارے اللّٰھم بزرگ کلمہ ہے
ابو رجا عطاردی نے کہا ہو کہ اللہ جل شانہ کے ناموں میں سے ستر نام اللّٰھم کی میم میں داخل ہیں اور نضر بن شمیل سے نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی
اللّٰھم کہے اُس نے خدا کے سب ناموں سے پکارا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مائدہ مانگنے میں حق تعالیٰ کو اس کلمہ سے پکارا پھر کہا رَبَّنَا اے رب میرے

اَنۡزِلۡ عَلَيۡنَا اُتار ہم پر مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ایک خوان آسمان سے تَكُوۡنُ لَنَا عِيۡدًا کہ ہو وہ خوان واسطے ہمارے عید یعنی اُسکے اُترنے کے وقت ایک عید ہو لِّاَوَّلِنَا ہمارے زمانہ والوں کے واسطے وَاٰخِرِنَا اور اُن لوگوں کے واسطے جو ہمارے بعد آئیں یا ہمارے اوّل اور آخر اُس خوان سے حصہ پائیں وَاٰيَةً مِّنۡكَ‌ۚ اور وہ خوان ایک آیت یعنی علامت صدور کرنے والی تیری درگاہ سے تیرے کمال قدرت اور میری رسالت کی صحت پر وَارۡزُقۡنَا اور روزی دے ہمیں اس خوان سے یا اُسکے شکر کی توفیق نصیب کر وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ۝ اور تو بہتر روزی دینے والوں کا ہے قَالَ اللّٰهُ کہا اللہ نے کہ اِنِّىۡ مُنَزِّلُهَا بیشک میں اُتارنے والا ہوں یہ خوان عَلَيۡكُمۡ‌ ۚ اوپر تمہارے تمھارا سوال قبول کرنے کی جہت سے فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ پھر جو کوئی کافر ہوا بَعۡدُ مِنۡكُمۡ مائدہ نازل ہونے کے بعد تم میں سے فَاِنِّىۡۤ اُعَذِّبُهٗ پس تحقیق کہ میں عذاب کرونگا اُسے عَذَابًا وہ عذاب کہ لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ نہ عذاب کروں گا میں اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ کسی کو تمام عالموں میں سے پھر حق تعالی نے ابر کے دو ٹکڑے بھیجے اور لال دسترخوان اُنمیں تھا وہ زمین تک آئے اور دسترخوان اُنمیں سے حواریوں کے سامنے گرا حضرت عیسے علیہ السّلام روئے اور کہنے لگے اللّٰھُمَّ اجعلنی من الشاکرین اور بولے کہ اے اللہ اس خوان کو رحمت کر عذاب نہ کر پھر وضو کر کے نماز پڑھی اور روئے اور بولے بسم اللہ خیر الرازقین اور سرپوش دسترخوان پر سے اُٹھایا تو ایک خوان نکلا آراستہ اُسپر بُھنی مچھلی کہ نہ اسپر کھال تھی نہ اُسمیں کانٹا روغن اُس سے ٹپکتا تھا اُسکے سر کے پاس سرکہ اور دُم کے پاس نمک اور گرد انواع و اقسام کی ترکاریاں تھیں مگر گندنا نہ تھا اور پانچ روٹیاں اُس خوان پر رکھی تھیں ایک پر زیتون دوسری پر شہد تیسری پر روغن چوتھی پر پنیر پانچویں پر خشک گوشت شمعون کھڑا ہوا اور بولا کہ اے روح اللہ یہ دنیا کے کھانوں میں سے ہے یا آخرت کے کھانوں میں سے عیسٰی علیہ السّلام نے فرمایا کہ کسی میں سے نہیں بلکہ ایسا کھانا ہے کہ حق تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے ایجاد کیا ہے کھاؤ جو کچھ مانگا ہے اور شکر کرو تاکہ نعمت زیادہ ہو وہ بولے کہ اے روح اللہ اگر اس نشانی میں دوسری نشانی ہمیں دکھایئے تو یقین زیادہ ہو حضرت عیسٰی علیہ السّلام نے اُس بُھنی ہوئی مچھلی سے فرمایا کہ زندہ ہو خدا کے حکم سے پس فوراً وہ مچھلی جنبش میں آئی حضرت عیسٰی علیہ السّلام نے فرمایا کہ پہلے ہی حال پر ہو جا پھر وہ بُھنی ہوئی مچھلی ہوگئی پھر حواری لوگ تہدید ربانی سے ڈرے اور اُس مائدہ میں سے نہ کھایا اور عیسٰی علیہ السّلام کے حکم سے فقیروں بیماروں کو بُلایا اور کہا کہ کھاؤ تمہارے واسطے عطا ہے اور دل کے لئے بلا ہے ایک ہزار تین سو آدمی نے اُسمیں سے کھایا اور جو کچھ اُس خوان میں تھا اُس میں سے کوئی چیز کم نہ ہوئی جس فقیر نے اُسمیں سے کھایا امیر ہوگیا اور جس بیمار نے کھایا اچھا ہوگیا پھر خوان آسمان پر اُٹھ گیا اور دوسری صبح پھر آیا اور امیر و فقیر سب نے اُس میں سے کھایا چالیس دن بعد غائب ہوگیا ایک دن آتا ایک دن نہیں حضرت صالح علیہ السّلام کے ناقہ کی طرح پھر وحی آئی کہ اے عیسٰی ہمارا مائدہ فقیروں ہی کو دے امیروں کو نہیں امیر لوگ اس حکم کے سبب سے مضطرب ہو کر مائدہ میں شک لائے اور اُسپر جادو کا گمان کیا اور تراسی آدمی اور صاحب معالم کے قول پر تین سو تیس آدمی مسخ ہوگئے سُور کی صورت پر اور تین دن کے بعد مر گئے وَاِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب کہا خدا نے عیسٰی فرزند مریم کو آسمان پر اُٹھانے کے بعد کہے گا اللہ جل شانہ قیامت کے دن نصارے کی تہدید اور تذلیل کے واسطے ءَاَنۡتَ قُلۡتَ کیا تو نے کہا تھا تو نے لِلنَّاسِ اتَّخِذُوۡنِىۡ وَاُمِّىَ لوگوں کو کہ پکڑو تم مجھے اور ماں میری کو اِلٰهَيۡنِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ؕ دو خدا سوا خدا کے قَالَ سُبۡحٰنَكَ کہا عیسٰی نے پاکی ہے تجھ کو تنزیہ کرتا ہوں میں تیری شرک سے تنزیہ کر کے مَا يَكُوۡنُ لِىۡۤ نہیں لائق اور نہیں چاہیے مجھے اَنۡ اَقُوۡلَ یہ کہ کہوں میں مَا لَـيۡسَ لِىۡ بِحَقٍّ‌ ؕ

ربع ع ۱۵

جو چیز کہ مجھے لائق اور سزاوار نہ ہو اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ اگر تھا میں کہ کہا میں نے فَقَدْ عَلِمْتَهٗ پس بیشک کہ جانا تو نے اُسے
تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ جانتا ہے تو جو بیچ ذات میری کے ہے وَلَآ اَعْلَمُ اور میں نہیں جانتا ہوں مَا فِيْ نَفْسِكَ جو کچھ تیری ذات
میں ہے یعنی جو کچھ میں نے چھپایا ہے وہ تو جانتا ہے اور جو کچھ تو نے پوشیدہ رکھا اُسے میں نہیں جانتا ہوں اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ ۝ تحقیق کہ تو ہی تو جاننے والا ہے چھپی ہوئی چیزوں کا مَا قُلْتُ لَهُمْ نہیں کہی میں نے اُنھیں یعنی اپنی امت کو
اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖ مگر وہ بات جو حکم کیا تو نے مجھے ساتھ اُس کے کہ اُن سے کہوں توحید اور عبادت کرنا اور میں نے نہیں کہا
اُن سے مگر اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ کہ عبادت کرو خدا کو رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ کہ رب میرا اور تمھارا ہے تو میں نے اپنے تئیں مخلوق اور
مربوب کہا رب اور خالق نہیں وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ اور تھا میں اُنکے اقوال و افعال پر شَهِيْدًا گواہ یا نگاہبان مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ
جب تک تھا میں بیچ اُنکے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ پھر جب پھیر لیا تو نے یعنی آسمان پر اُٹھا لیا یا مار ڈالا تو نے تو كُنْتَ اَنْتَ
الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ تو تھا نگاہبان اُنپر اور دیکھنے والا اُنکے احوال اور اعمال کو وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور تو اوپر
سب چیزوں کے شَهِيْدٌ ۝ گواہ اور مطلع اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ اگر عذاب کرے تو انھیں کفر پر
فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ تو بیشک وہ بندے تیرے ہیں اور بندہ کو مالک پر مطلق اعتراض نہیں پہونچتا کسی امر میں جو وہ کرے وَاِنْ
تَغْفِرْ لَهُمْ اور اگر بخشدے تو اُنھیں اس سبب سے کہ کفر سے توبہ کر کے وہ ایمان لائے ہوں تو فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
پس تحقیق کہ تو غالب اور قادر ہے ثواب اور عذاب پر الْحَكِيْمُ ۝ دانا ہر چیز میں جو کچھ تو کرے عفو اور عذاب قَالَ اللّٰهُ کہا اللہ تعالیٰ
نے مراد یہ ہے کہ کہے گا اللہ تعالیٰ اور ماضی کا صیغہ لانا تحقیق وقوع کے واسطے ہے کہ گویا قیامت ہو گئی اور حق تعالیٰ کہہ چکا هٰذَا يَوْمُ
یہ دن ہے کہ اس دن يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ فائدہ پہونچاتا ہے سچوں کو صِدْقُهُمْ سچ اُنکا جو اُن سے دنیا میں واقع ہوا ہو لَهُمْ
جَنّٰتٌ تَجْرِيْ واسطے ان سچوں کے جنتیں ہیں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے اُس کے درختوں کے نہریں خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ حال آنکہ ہمیشہ رہیں گے وہ اُن جنتوں میں اَبَدًا ہمیشہ یہ تاکید ہے ہمیشہ رہنے کے واسطے یعنی اُنکے رہنے کا زمانہ بے انتہا ہے
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہوا اللہ اُن سے طاعت اور عبادت کے سبب وَرَضُوْا عَنْهُ اور راضی ہوئے وہ اللہ سے
حصول کرامت کے باعث ذٰلِكَ یہ جنتوں میں داخل ہونا اور خوشنودی اور رضامندی کا حاصل ہونا الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ چھٹکارا
بڑا ہے لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی وَمَا فِيْهِنَّ اور جو کچھ آسمانوں
اور زمینوں میں ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور وہ اوپر سب چیزوں کے قادر ہے ایسی قدرت کے ساتھ کہ عجز اور ضعف سے منزہ اور مقدس ہے ع ۱۶ ۵

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً
سورۂ انعام مکے میں نازل ہوئی اور اُس میں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	ایک سو پینسٹھ آیتیں ہیں

آیاتہا ۱۶۵ کلماتہا ۳۱۰۰ حروفہا ۱۲۹۳۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریفیں واسطے اللہ کے ہیں اور سب بڑائیاں حضرت کبریا کی طرف پھرتی ہیں الَّذِيْ وہ خدا جس نے اپنی
قدرت کاملہ سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانوں کو بے ستون اور بے سہارے کے اور زمین کو بے اصل اور بے مادے
کے وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ اور پیدا کیا اندھیروں اور اُجالے کو یہ رد ہے قول مجوس کا کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نور کا خالق ہے اور شیطان
تاریکیوں کا پیدا کرنے والا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نور اور تاریکی دونوں میری ہی مخلوق ہیں بعضے مفسرین اس بات پر ہیں کہ ظلمت اور

نور سے رات دن مُراد ہو اور بعضوں نے کہا کہ جہل اور علم مقصود ہو یا گناہ اور طاعت یا دوزخ اور جنت اور انوار میں لکھا ہو کہ ہدایت و ضلالت مراد ہو اور اسی وجہ سے ظلمت کو لفظ جمع کے ساتھ بیان فرمایا اسواسطے کہ ضلالت متعدد ہیں اور نور کو لفظ واحد کے ساتھ لایا کہ ہدایت ایک ہی ہو اور بحر الحقائق میں فرمایا ہو کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ پیدا کیا اللہ نے دل کا آسمان اور نفس کی زمین اور صفات بہیمی حیوانی اور اخلاق سبعی شیطانی سے نفسوں کی تاریکیاں پیدا کیں اور اوصاف ملکی روحانی اور اخلاق ملکی ربانی سے دلوں کا نور ظاہر کیا ثُمَّ پھر ساتھ ان سب دلیلوں اور نشانیوں کے الَّذِينَ كَفَرُوا وہ لوگ جو کافر ہوگئے بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ○ ساتھ رب اپنے کے برابر کرتے ہیں بتوں کو یا عدول کرتے ہیں اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت سے اُسکے غیر کی پرستش کی طرف هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ وہی ہو جس نے پیدا کیا تمھارے باپ کو مِّن طِينٍ مٹی سے یا ابتدائی تمھاری خلقت مٹی سے یعنی حضرت ابوالبشر آدم علیہ السّلام کو اُسی سے پیدا کیا ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا پھر حکم کیا ایک مدت کو کہ جب وہ مدت تمام ہو تو اجل آپہونچے وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ اور مدت نام رکھی گئی اور معین کی گئی نزدیک اُس کے ہے کہ کوئی نہیں جانتا اور وہ مدت گذرنے کے بعد قیامت قائم ہوگی ثُمَّ أَنتُمْ تَمْتَرُونَ ○ پھر تم شک لاتے ہوئے حشر کو باوجود اس نشانی کے توحید میں اور بعث میں یعنی جب یہ ثابت ہوگیا کہ ابتداے خلقت اُسی سے ہو اس میں شک نہ لانا چاہیے کہ پھر جانا خلق کا بھی اُسی کی طرف ہو وَهُوَ اللَّهُ اور وہ ہو خدا اور معبود مطلق فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ بیچ آسمانوں اور زمینوں کے اور سب کا خدا وہی ہے اُس کے سوا اور کوئی نہیں يَعْلَمُ سِرَّكُمْ جانتا ہو جو امر پوشیدہ تمھارا ہو یعنی جو کچھ دل میں تم پوشیدہ رکھتے ہو وَجَهْرَكُمْ اور جو ظاہر تمھارا ہو یعنی جو زبان پر لاتے ہو وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ○ اور جانتا ہو جو کچھ تم کرتے ہو اچھائی بُرائی تمھیں اس کی جزا دیگا اور فتوحات میں لکھا ہو کہ سِرَّكُمْ آدمی کی نسبت باطنی کی طرف اشارہ ہو اور جَهْرَكُمْ آدمی کی نسبت ظاہری سے عبارت ہے صاحب بحر الحقائق نے لکھا ہو کہ سِرّ سے سرّ خلافت مُراد ہے کہ انسان میں امانت رکھا ہو اور جَہْر اُسکے صفات حیوانی اور احوال نفسانی ہیں اور حقیقت یہ ہو کہ آدمی کی صورت جسمانی ہو اور معنی روحانی جسم کے سبب سے عالم خلق سے ہو اور روح کے باعث سے عالم امر سے سرّ اُسکا مرتبہ امر سے ہو اور جہر اُسکا مرتبہ خلق سے اور نقد النصوص میں فرمایا ہو کہ انسان آئینہ ہو دو رُخا اُسکے ایک رُخ میں خصائص ربوبیت ہویدا ہیں اور دوسرے رُخ میں نقصائص عبودیت پیدا ہیں جب خصائص ربوبیت کے ساتھ اُسے تو دیکھے تو سب موجودات سے زیادہ بزرگ ہو اور جب نقصائص عبودیت کا تو شمار کرے تو سب کائنات سے خوار اور بے مقدار ہو نظم

چوں در خود از اوصاف تو یابم اثرے — حاشا کہ بود نیک تر از من دگرے
دانم کہ فتد بحال خویشم نظرے — در ہر دو جہاں نباشد از من بترے

تو حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ میں تمھارے خصائص کے اسرار مرتبۂ غیب میں جانتا ہوں اور تمھارے نقائص کے آثار عالم شہادت میں پہچانتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو عمل تم ایسا کرتے ہو کہ درجات انسانیت پر ترقی کا سبب ہو یا درکات حیوانیت کی طرف تنزل کا باعث ہو اور جب اننا اس کا سالک دانا کو اس بات پر رکھتا ہے کہ وہ اعمال کی اصلاح اور پاکی میں مشغول ہو کر حظوظ حیوانی پوئے حاصل کرنے کی پستی سے روحانی نعمتیں حاصل کرنے کی بلندی پر اوج اور ترقی حاصل کرے قطعہ

حیف باشد کہ عمر انسانی — چوں بہائم بخواب و خور گذرد
آدمی میتواند از کوشش — کز فرشتہ بفضل در گذرد

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اور نہیں آتی کافروں کے پاس کوئی آیت مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ آیتوں رب اُنکے سے یعنی قرآن ظاہر نہیں ہوتا اُنپر معجزہ جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا اور درخت کا اُکھڑ آنا وغیرہ اِلَّا كَانُوْا مگر ہیں عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ○ اُس آیت اور معجزہ سے انکار کرنے والے فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ پس تحقیق کہ جھٹلایا اُنھوں نے قرآن کو لَمَّا جَآءَهُمْ جبوقت کہ آیا اُن کے پاس فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ پس قریب ہے کہ آئیں اُن کے پاس یعنی انپر ظاہر ہو جائیں اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ خبریں اُس چیز کی کہ تھے ساتھ اُسکے يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ٹھٹھا کرتے اور اُن کا ظہور دنیا میں اُنپر عذاب نازل ہونے کے وقت ہوگا یا جس وقت اسلام کے نشان بلند ہونگے اور حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے آستان ہدایت نشان کے ملازموں کی شوکت اور قدرت زیادہ ہوگی اور آخرت میں کافروں پر اُن چیزوں کا ظاہر ہونا خود ظاہر ہی اَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا اُنھوں نے کہ ہم نے اپنی قہاریت کی قوت سے كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کر دیے ہم نے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اُن سے مِّنْ قَرْنٍ گروہ گذرے ہوؤں میں سے یعنی اُس زمانہ والوں میں سے جس زمانہ میں پیغمبر تھا اور قرن ستر یا اسی برس کا ہوتا ہے کہ آدمیوں کی اکثر عمریں یہی ہوتی ہیں اور اسکے سوا اور مدت کو بھی قرن کہا ہے پھر اہل قرن کی صفت کرتا ہے کہ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ ایسے گروہ کو ہلاک کیا ہم نے کہ اُنھیں زمین میں مکان اور آرام کی جگہ ہم نے دی تھی یا اُس زمین میں زمین والوں کو ہم نے تصرف کرنے والا کیا تھا یا انھیں ہم نے ایسی قدرت اور مکنت دی تھی مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ جو کچھ تمھیں نہیں دی ہے جیسے بڑی عمر اور قوت اور مال کی کثرت اور نوکر چاکروں پر اعتماد اور بھروسا وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ اور بھیجا تھا ہم نے مینھ کو عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا اوپر اُنکے پیہم جبکہ اُنھیں اُس کی حاجت تھی وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ اور کر دی تھیں ہم نے نہریں کہ برابر تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمْ بہتی تھیں نیچے اُن کے درختوں کے یا مکانوں کے کہ وہ اُن نہروں کی سیر کیا کرتے تھے یا وہ نہریں اُنکے تحت تصرف میں تھیں کہ اپنے کھیتوں اور باغوں میں اُنکا پانی لے جاتے تھے حاصل کلام یہ ہے کہ وہ زمین پر صاحب مکان تھے اور رفاہ اور ہر طرح کی جمعیت اور فراغت سے عیش کے ساتھ گذران کرتے تھے فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ پھر ہلاک کر دیا ہم نے اُنھیں اُنکے گناہوں کے سبب سے اور اُنکی قوت اور نعمت سے اُنھیں کچھ فائدہ نہوا وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور پیدا کیے ہم نے اُنھیں ہلاک کرنے کے بعد قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ○ گروہ دوسرے اس آیت میں حق تعالےٰ نے کفار قریش کو ہلاکت سے ڈرایا لکھا ہے کہ نضر بن حارث اور نوفل بن خویلد اور ابن امیہ مخزومی جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ بات کہی کہ اے محمد ہم تمھارا ایمان نہ لائیں گے جبتک چار فرشتے آسمان سے لکھا ہوا نامہ نہ لائیں اور گواہی دیں کہ یہ کتاب خدا کے پاس سے تمھارے واسطے ہم لائے ہیں اور اُسمیں یہ بھی لکھا ہو کہ تم اُس کے رسول ہو تو یہ آیت نازل ہوئی وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ اور اگر اُتاریں ہم اوپر تیرے كِتٰبًا فِىْ قِرْطَاسٍ لکھا ہوا ورق میں فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ پھر دیکھیں اور چھوویں اُسے اپنے ہاتھوں سے اور آسمان سے وہ کتاب اُترنے میں اُنھیں شبہہ باقی نہ رہے لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا تو بھی کہیں گے وہ لوگ جو کافر ہیں کہ اِنْ هٰذَآ نہیں ہے یہ جو لائے تم ہمارے پاس اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ مگر جادو کھلا ہوا سب لوگوں پر وَقَالُوْا اور کہا کافروں نے لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ کیوں نہ اُتارا اوپر محمدؐ کے فرشتہ جو ہم سے کہدیتا کہ یہ پیغمبر ہیں وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا اور اگر اُتاریں فرشتہ تو لَّقُضِىَ الْاَمْرُ البتہ حکم کیا جائے اُن کافروں کے ہلاک ہونے کا اسواسطے کہ عادت الٰہی یوں ہی جاری ہوئی ہے کہ اگر ظاہر میں فرشتہ کو دیکھ لیں جیسا کہ اُنھوں نے طلب کیا ہے پھر ایمان نہ لائیں تو اُنھیں ہلاک کر دینا لازم ہو جائے ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ○ پھر نہ مہلت دیے جائیں فرشتے اُترنے کے بعد پلک مارنے کے بھی

اور چونکہ مشرک کہتے تھے کہ فرشتہ رسول ہوکر ہمارے پاس کیوں نہیں آتا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا اور اگر ہم کریں
رسول فرشتے کو تو لَجَعَلْنٰهُ رَجُلًا البتہ کریں ہم اُسے مرد کی صورت پر جس طرح جبرئیلؑ کو دحیہ کلبی کی صورت پر ہم کر دیتے ہیں یہ صورت
اس واسطے ہو کہ ملائکہ کو اُن کی اصلی صورت پر دیکھنے کی قوت آدمی نہیں رکھتا مگر انبیا علیہم السّلام کی ایک جماعت قوت قدسی سے ملائکہ کو اُنکی
اصلی صورت پر دیکھ سکتی ہو تو ہم جو فرشتہ بھیجیں تو آدمی ہی کی صورت پر بھیجیں وَلَلَبَسْنَا اور البتہ پوشیدہ کریں ہم عَلَيْهِمْ اُن پر
مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝ وہ چیز جو اُنھوں نے خود اپنے اوپر پوشیدہ کی ہو آج یعنی جیسے آدمی کی رسالت نہیں مانتے ہیں اسوقت بھی طعنہ کر کے
کہیں گے کہ نہیں ہو یہ مگر بشر مثل ہمارے پھر حق تعالیٰ نے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ و آلہ وسلم کو تسکین دیتا ہو تا کہ کافروں کے کلام سے
آپ کے دل کو رنج نہو اور حق تعالیٰ فرماتا ہو وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ اور بیشک جھٹلا کر افسوس کیا ہو کافروں نے ساتھ پیغمبروں
کے جو تھے مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تم سے فَحَاقَ پھر اُتری ہو بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ اُن لوگوں پر جنھوں نے مسخراپن کیا رسولوں
۱۰ع سے یعنی رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کیا ہو مَّا كَانُوْا بِهٖ جزا اُس چیز کی جو اُنھوں نے کی تھی کہ ساتھ اُس کے يَسْتَهْزِءُوْنَ ؏ ٹھٹھا کرتے
تھے اور وہ جزا عذاب الٰہی تھا کہ نازل ہوا اور اُن کافروں کو گھیر لیا قُلْ کہو تم اے محمدؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور پوچھو اُن سے کہ اگر منکروں
پر عذاب ہونے کو تم نہیں مانتے ہو تو سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ سیر کرو بیچ زمین کے کبھی یمن کی کبھی شام کی اور عاد اور ثمود کے مقاموں
پر گذر کرو ثُمَّ انْظُرُوْا پھر دیکھو نظر عبرت سے کہ كَيْفَ كَانَ کیونکر ہوا ہو عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ انجام کار جھٹلانے والوں کا
قُلْ کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور پوچھو اُن سے کہ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے کس کے ہو جو کچھ بیچ آسمانوں
اور زمینوں کے ہو خالقیت اور مالکیت کی رو سے اگر وہ جواب دیں یا نہ دیں قُلْ لِّلّٰهِ کہدو تم کہ واسطے اللہ کے ہو كَتَبَ لکھ لی ہے
اللہ نے عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اوپر ذات اپنی کے یعنی لازم کر لی ہو فضل اور جود کی راہ سے رحمت کہ وہ قبول توبہ اور عفو معصیت ہے
اور حدیثوں میں آیا ہو کہ حق تعالیٰ نے ایک کتاب لکھی ہے اور وہ اُس کے پاس ہو عرش پر مضمون اُس کا یہ ہو کہ بیشک رحمت غالب ہو گئی ہے
میرے غضب پر اور چاہیے کہ اُس سے رحمت ذاتیہ مُراد ہو کہ اُسی کو رحمت مطلقہ اور امتنانیہ بھی کہتے ہیں اور وہ ایسی رحمت ہو کہ سب چیزوں
کو پہونچی ہو اور نتیجہ اُسکا عطا کرنا ہو بے سوال کیے اور مانگے ہوئے اور بغیر حاجت اور استحقاق کے کہ مثنوی مولانا معنوی میں وارد ہو نظم

در عدم ما مستحقاں کے بدیم — کہ بریں جان و بریں دانش شدیم
ما نبودیم و تقاضا ما نہ بود — لطف تو ناگفتۂ ما می شنود

لَيَجْمَعَنَّكُمْ قسم خدا کی کہ جمع کریگا خدا تمھیں اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ طرف دن قیامت کے یا جمع کریگا تمھیں قبروں میں روز قیامت تک لَا رَيْبَ
فِيْهِ ایسا دن کہ اُس کے وقوع میں کچھ شک نہیں ہو اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ جن لوگوں نے کہ نقصان کیا اپنی جانوں میں یعنی
فطرت اصلی اور عقل سلیم جو اُنھیں پہونچی تھی اُسے ضایع کیا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ پس وہ ایمان نہ لائیں وَلَهٗ اور واسطے
خدا کے ہو مَا سَكَنَ جو کچھ آرام لیتا ہو فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ بیچ دن رات کے یعنی وہ زمان و مکان کا مالک اور اُن چیزوں کا بھی مالک ہے
جنکو زمان و مکان گھیرے ہوے ہیں وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ ہو سننے والا جو کچھ کافر کہتے ہیں الْعَلِيْمُ ۝ جاننے والا اُس بات کو جو وہ قصد
کرتے ہیں یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ لکھا ہو کہ کفار قریش میں سے ایک جماعت نے کہا کہ اے محمدؐ ہمیں معلوم ہوا ہو کہ احتیاج اور غریبی
تجھے اس کام میں رکھتی ہو جو تو نے اختیار کیا ہو ہم چندے کے طور پر قبیلوں کے شرفا سے تیرے واسطے اتنا مال حاصل کر دیں کہ اپنے سب

عزیزوں سے زیادہ تو مالدار ہو جائے بشرطیکہ اس دین سے تو رجوع کرے حق تعالے نے فرمایا کہ دن رات جن چیزوں پر شامل ہے وہ سب خدا کی مِلک ہے اگر چاہے تو اپنے پیغمبر کو اتنا مال دیدے کہ تمام خلق سے زیادہ وہ مالدار ہو جائے قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا غیر خدا کو اَتَّخِذُ وَلِيًّا پکڑوں میں دوست یعنی غیر خدا کو میں دوست نہیں بناتا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ایسا خدا کہ پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا ہے وَهُوَ يُطْعِمُ اور وہ کھلاتا ہے خلق کو یعنی روزی دیتا ہے وَلَا يُطْعَمُ اور نہیں روزی دیا جاتا ہے یعنی خلق سے وہ بے نیاز ہے اور خلق اُس کی محتاج ہے جیسا کہ خود اُس نے فرمایا ہے مَاۤ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک میں مامور ہوا ہوں اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ یہ کہ ہوں میں اوّل وہ شخص جس نے مانا حکم خدا کا اس واسطے کہ نبی دین میں امت سے سابق اور پہلے ہوتا ہے وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اور مجھے حکم ہے کہ نہو تو مشرکوں میں سے یعنی شرک نہ کر قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک میں ڈرتا ہوں اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ اگر گناہگار ہو جاؤں میں اپنے رب کے حکم میں یعنی اگر اُس کے سوا اور کسی کی عبادت کروں عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ عذاب سے دن بزرگ کے کہ وہ قیامت کا دن ہے مَنْ يُّصْرَفْ جو شخص کہ پھیرے خدا عذاب عَنْهُ اُس سے بکر نے یَصْرِفْ معروف کا صیغہ پڑھا ہے اُسکا یہ ترجمہ ہوا اور حفص نے مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی جو شخص کہ پھیرا جائے عذاب اُس سے يَوْمَئِذٍ اُس دن فَقَدْ رَحِمَهٗ پس تحقیق کہ رحم کیا ہے اُس پر اللہ نے وَذٰلِكَ اور یہ رحم الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ چھٹکارا پانا ہے کھلا ہوا وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ اور اگر پہونچائے تجھے خدا بِضُرٍّ سختی جیسے مرض اور غریبی فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ تو کوئی باز رکھنے والا اور لے جانے والا اُس سے نہیں اِلَّا هُوَ مگر وہی وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ اور اگر پہونچائے تجھے بھلائی جیسے مالداری اور صحت فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تو وہ اوپر سب چیزوں کے اُنہیں سے قادر ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ اور وہ ہے قہر کرنے والا فَوْقَ عِبَادِهٖ غالب اوپر بندوں اپنے کے یہ فوقیت مکان کے سبب سے نہیں ہے بلکہ قدرت اور قہر کے سبب سے تمام مخلوقات پر حق تعالے کے غالب اور قادر ہونے کی تصویر ہے وَهُوَ الْحَكِيْمُ اور وہ ہے محکم کار اپنی تدبیر میں الْخَبِيْرُ جاننے والا چھپے حال بندوں کے کہتا ہے کہ قریش کے احمقوں نے کہا کہ اے محمد ہم کسی کو بھی نہیں دیکھتے کہ تیری تصدیق کرے اور احبار یہود اور علماء نصارے سے ہم نے پوچھا کہ اس مرد کی صفت اپنی کتابوں میں تم نے کہیں دیکھی اُن سبھوں نے انکار کیا اب ہمیں کوئی شخص ایسا دکھا جو تیری رسالت اور تیری کتاب کی حقیقت پر گواہی دے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے جواب میں کہ اَيُّ شَيْءٍ کیا چیز اَكْبَرُ شَهَادَةً بہت بڑی ہے گواہی کو یعنی کس کی گواہی سب گواہیوں سے بڑھکر ہے قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌ کہدے کہ خدا بہت بڑا ہے گواہی کیواسطے بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وہ گواہ ہے درمیان میرے اور تمھارے یعنی میری حقیقت اور تمھارے بطلان پر وہ گواہ ہے وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اور وحی کی ہے میری طرف اس قرآن کو لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ تاکہ ڈراؤں میں تمھیں ساتھ قرآن کے اور اگرچہ اُسمیں خوشخبری بھی ہے مگر اکتفا کی دو ضدوں میں سے ایک ہی کے بیان پر وَمَنْۢ بَلَغَ اور میں ڈراتا ہوں جس کسی کو قرآن پہونچا ہے عربی ہو خواہ عجمی جن انس کوئی ہو امام مقاتل رحمہ اللہ تعالے نے کہا ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف پہونچا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے نذیر یعنی ڈرانیوالے ہیں اور اسی سبب سے ہے جو محمد بن قرظی رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ جس شخص کو قرآن شریف پہونچا اُس نے گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

ؔ نہیں چاہتا میں اُن سے رزق اور نہیں چاہتا میں یہ کہ کھلائیں مجھے بیشک اللہ وہی رزق دینے والا زور آور پائدار ہے ۱۲

دیکھ لیا اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ کیا تمھی ہو کہ گواہی دیتے ہو اَنَّ مَعَ اللّٰهِ یہ کہ ساتھ اللہ کے ہیں اٰلِهَةً اُخْرٰى خدا اور بہتسے یعنی
بُت قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ج کہدے کہ مین گواہی نہیں دیتا اس بات پر قُلْ اِنَّمَا هُوَ کہدے کہ سوا اسکے نہیں کہ وہ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
خدا ہو اکیلا اور میں اس طور پر گواہی دیتا ہوں وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ اور بیشک میں بیزار ہوں مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اُس چیز سے کہ
ساتھ اُس کے تم شریک رکھتے ہو بتوں وغیرہ میں سے اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ کہ دی ہم نے اُنھیں کتاب يَعْرِفُوْنَهٗ
پہچانتے ہیں رسولُ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ صورت اور صفت کے جو مذکور ہو توریت میں كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ جسطرح
پہچانتے ہیں بیٹوں اپنے کو صورت اور صفت سے اس سے کُھلی ہوئی پہچان مراد ہو لکھا ہو کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عبداللہ
بن سلام سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو تم پہچانتے ہو اور حق تعالیٰ اُس سے خبر دیتا ہو کہ وہ پہچان اپنے بیٹوں کو
پہچاننے کے مثل ہو یہ کس طور پر ہو سکتی ہو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ اپنے بیٹے کی صحت نسب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
رسالت پر میں یقین رکھتا ہوں اس واسطے کہ حضرتؐ کی رسالت توریت سے مجھے معلوم ہوئی اور اپنے بیٹے کے نسب کی صحت میں کیا جانوں کہ
عورتوں نے کیا کیا ہو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خدا توفیق کو تیری رفیق کرے اے عبداللہ تو پکی سمجھ والا اور سچا ہے اَلَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جن لوگوں نے نقصان کیا اپنی جانوں میں کہ مشرک اور اہل کتاب ہیں فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ پس وہ
ایمان نہیں لاتے وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہو بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰى اُس شخص سے جو افترا کرے اور باندھے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
خدا پر جھوٹ بایں طور کہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں اور ہمارے بُت خدا کے پاس شفیع ہونگے اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ یا یہ کہ جھٹلائے اُسکی
آیتوں کو کہ قرآن ہو اور جادو اور شعر اور کہانت اُسکا نام رکھے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ تحقیق کہ نہ چھٹکارا پائیں گے ظالم
لوگ یعنی کافر وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد کر وہ دن کہ حشر کریں گے اُنھیں سب کو عابدوں اور معبودوں کو ثُمَّ نَقُوْلُ
پھر کہیں گے ہم ملامت کرنے کے طور پر لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا واسطے اُن لوگوں کے جنھوں نے شرک کیا کہ اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ
کہاں ہیں خدا تمھارے جنھیں تم خدا ئے برحق کا شریک کرتے تھے الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ جنھیں تم گمان کرتے تھے کہ تمھاری
شفاعت کرینگے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ پھر نہ ہوگی معذرت اُنکی اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہ کہ کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا
قسم ہو خدا کی کہ رب ہمارا ہو مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝ نہ تھے ہم شرک کرنے والے جھوٹ بولیں گے اور اُس پر قسم کھائیں گے مشرک
قیامت کے دن موحدوں کی بزرگیاں اور بلند مراتب دیکھیں گے تو آپس میں کہیں گے کہ آؤ شرک سے انکار کریں تو ہم بھی نجات پائیں پس
خدا کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم لوگ مشرک نہ تھے حق تعالےٰ اُنکے مونھوں پر مُہر کر دے گا اور اُن کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے جیسا حق تعالےٰ
فرماتا ہے اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ الآیہ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا دیکھ تو کہ کیونکر جھوٹ کہتے ہیں عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ
اوپر جانوں اپنی کے شرک سے منکر ہو کر وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہو گیا اُن سے مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ جو کچھ کہ تھے افترا
کرتے یعنی خدا کا شریک منقول ہو کہ ابوسفیان اور ولید اور عتبہ اور شیبہ اور اُبی بن خلف اور اُس کا بھائی ایک جماعت کے ساتھ مسجد الحرام میں
ایک جگہ جمع ہو کر جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن پڑھنا سُنتے تھے نضر بن حارث سلاطین عجم کی تاریخیں پڑھتا تھا اور
اگلوں کی خبریں اُسے یاد تھیں اُسکے ساتھیوں نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا ہو جو محمدؐ پڑھتا ہو وہ لعین بولا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا کہتا
ہو مگر یہ جانتا ہوں کہ ہونٹ ہلاتا ہو اور اگلے لوگوں کا فسانہ پڑھتا ہو جس طرح کبھی میں بھی پڑھ کر تمھیں سُناتا ہوں تو یہ آیت

وقف لازم باختلاف

وقف لازم

ع ۲

لہ آج کے دن مہر کر دیں گے ہم اُن کے مونہوں پر ۱۲

نازل ہوئی کہ وَمِنْهُم اور بعضے کافروں میں سے مَنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ کچھ لوگ ہیں کہ کان لگائے رہتے ہیں طرف تیرے جبوقت تو
قرآن پڑھتا ہو وَجَعَلْنَا اور ڈالدیے ہیں ہم نے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اوپر اُنکے دلوں کے اَكِنَّةً پردے اَنْ يَّفْقَهُوْهُ تاکہ نہ سمجھیں
اُسے وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ اور رکھدیا ہو ہم نے اُنکے کانوں میں وَقْرًا بوجھ تاکہ حق بات نہ سنیں وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ اور
اگر دیکھیں ہر معجزہ جو تجھ سے طلب کرتے ہیں تو لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا نہ ایمان لائیں ساتھ اُسکے کمال عداوت سے اور اُنہیں تقلید کی مضبوطی اور
تکذیب نہایت کو پہونچ گئی ہو حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ یہانتک کہ جب آتے ہیں تیرے پاس يُجَادِلُوْنَكَ تو جھگڑا اور عداوت
کرتے ہیں تجھ سے يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ اِنْ هٰذَآ نہیں ہو یہ کتاب اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝
مگر افسانہ اگلے لوگوں کا وَهُمْ اور وہ یعنی کافر يَنْهَوْنَ عَنْهُ باز رکھتے ہیں لوگوں کو رسولؐ کا ایمان لانے سے وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ
اور دور ہوتے ہیں اپنی ذات سے رسولؐ کے پاس سے یعنی نہ خود ایمان لاتے ہیں نہ اوروں کو ایمان قبول کرنے دیتے ہیں اور بعضوں نے کہا
ہو کہ یہ آیت ابوطالب کی شان میں نازل ہوئی اور معنی اُسکے یہ ہیں کہ منع کرتا ہو دشمنوں کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تعرض
کرنے سے اور آپ حمایت کرتا ہو اور خود آنحضرت کے دین سے دوری ڈھونڈھتا ہو وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اور ہلاک نہیں کرتے ہیں
اس کام سے اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ مگر جانوں اپنی کو وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور نہیں جانتے کہ اُنکا ضرر اُنکے سوا اور کسی کی طرف تجاوز نہیں کرتا
وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھے تو اُنھیں اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ جب روک رکھے گئے ہوں بیچ آگ کے تو البتہ دیکھے تو کام نہایت برائی اور
خرابی میں اور انھیں تو دیکھے کہ عذاب کی سختی کی وجہ سے فریاد کرتے اور چلاتے ہیں فَقَالُوْا پھر کہتے ہیں کہ يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ کاش کہ
ہم پھیرے جائیں دنیا میں وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا اور تکذیب نہ کریں آیتوں رب اپنے کی وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور ہوں
ہم ایمان والوں میں سے بَلْ ایسا نہیں ہو جو یہ کہیں گے کہ دنیا میں جائیں تو ایمان لائیں بلکہ اسی کفر پر رہیں گے اور یہ توحید کا اقرار اُس وقت
اسواسطے ہوگا کہ بَدَا لَهُمْ ظاہر ہوئی ہو واسطے اُنکے مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ وہ چیز جو چھپاتے تھے یعنی کفر اور گناہ مِنْ قَبْلُ ؕ
پہلے اس سے دنیا میں چونکہ آج ہاتھ پاؤں کی گواہی سے وہ چیز ان پر ثابت ہوگئی تو عذر کرتے ہیں اور دنیا میں جانے کی آرزو رکھتے ہیں
وَلَوْ رُدُّوْا اور اگر اُنھیں پھر بھیجیں دنیا میں تو لَعَادُوْا البتہ پھر جائیں لِمَا نُهُوْا عَنْهُ طرف اُس چیز کے کہ منع کیے گئے ہیں اُس سے
یعنی شرک اور عصیان وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور بیشک وہ جھوٹے ہیں ایمان لانے کے وعدہ میں اور جب آیتیں قیامت کی وعید میں
کافروں پر پڑھی گئیں تو بعث ونشر کے منکر ہوے وَقَالُوْٓا اور بولے اِنْ هِيَ نہیں ہو یہ زندگی اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا مگر زندگی
ہماری دنیا میں وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ اور نہیں ہیں ہم اُٹھائے گئے قبروں سے وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھے تو اِذْ وُقِفُوْا
عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ جب ٹھہرا رکھیں گے کافروں کو خدا کے حکم پر یا محل عرض میں قَالَ کہیگا خدا اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ کیا نہیں ہو یہ بعث و
نشر سچ اور درست قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ کہیں گے البتہ ہو قسم رب ہمارے کی یعنی اُسوقت اقرار کرینگے قسم کھا کر قَالَ کہیگا اللہ کہ فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ پھر چکھو عذاب بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ بدلے اُسکے کہ تھے تم کفر کرتے یعنی کفر کے سبب سے عذاب چکھو قَدْ خَسِرَ
الَّذِيْنَ تحقیق کہ نقصان کیا اُن لوگوں نے کہ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ تکذیب کی دیدار خدا کی یا مرنے کے بعد ثواب اور عذاب کا ملنا
باور نہ کیا حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ یہانتک کہ جب آجائے گی اُن پر قیامت بَغْتَةً ناگہاں قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا کہیں گے
اے حسرت اور پشیمانی ہماری عَلٰى مَا فَرَّطْنَا اوپر اُس کے کہ تقصیر کی ہم نے فِيْهَا ۙ بیچ زندگی دنیا کے وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اور وہ

ع ۳

اُٹھائیں گے اَوْزَارَهُمْ گناہ اپنے عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ ؕ اور پیٹھوں اپنی کے مراد یہ ہے کہ اُنکے گناہ اُنپر لازم رہیں گے اور ان سے
جُدا نہو نگے اور معالم میں لکھا ہے کہ مومن آدمی جب قبر سے اُٹھے گا تو ایک چیز نہایت خوبصورت خوشبو اُسکا استقبال کرے گی اور کہے گی کہ تو
مجھے پہچانتا ہے مومن کہے گا کہ نہیں میں تجھے نہیں جانتا ہوں وہ چیز کہے گی کہ میں تیرے نیک کام ہوں آ مجھ پر سوار ہو کہ میں دنیا میں بہت تجھ پر
سوار رہا ہوں اور آیۂ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا اسی طرف اشارہ ہے اور کافر جب خاک سے سر اُٹھائیگا تو اُسکے سامنے ایک چیز نہایت
بُری اور بدبو سامنے آکے کہے گی کہ تو مجھے جانتا ہے کافر کہے گا کہ نہیں میں تجھے نہیں جانتا ہوں وہ چیز کہے گی کہ میں تیرا بُرا اور ناپاک کام ہوں تو دنیا
میں مجھ پر بہت سوار ہوا اب آج میں تجھ پر سوار ہوتا ہوں اور آیۂ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ اسی سے عبارت ہے۔ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝
آگاہ ہو بُرا بوجھ ہے گناہ کا بوجھ جو وہ کھینچیں گے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اور نہیں ہے زندگی دنیا کی جس پر یہ مغرور ہیں اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ
مگر لڑکوں کا کھیل اور دیوانوں کا شغل وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ اور البتہ گھر آخرت کا خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ بہتر ہے واسطے اُن
لوگوں کے جو پرہیزگاری کرتے ہیں اسواسطے کہ آخرت کا گھر باقی ہے اور اُسکی لذتیں خالص ہیں آفتوں کے شائبوں سے اور اُسکی نعمتیں زائل
ہونیکا ہرگز خوف نہیں اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ بکر نے یَعْقِلُوْنَ پڑھا ہے یعنی کیا وہ نہیں سمجھتے اور حفص نے تَعْقِلُوْنَ پڑھا ہے یعنی کیا تم نہیں سمجھتے کہ ان
دونوں گھروں یعنی دنیا اور آخرت میں سے کون بہتر ہے لکھا ہے کہ اخنس بن شریف اور ابو جہل نے باہم ملاقات کی اخنس بولا کہ اے ابوالحکم محمد بن
عبداللہ کی شان میں تم کیا حکم کرتے ہو وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے یا سچا اسوقت میں اور تم دو ہی آدمی ہیں اور کوئی نہیں کہ اگر سچ کہو گے تو
گرفت کرے گا ابو جہل بولا کہ محمد سچا ہے جو کچھ کہیں پہونچاتا ہے آسمانی ہے شیطانی نہیں لیکن اگر ہم اُسکی نبوت کا اقرار کرتے ہیں تو ڈر کی بات یہ ہے کہ
تمام عزو شرف جنسے اہل حرم ممتاز اور سرفراز ہیں جیسے علم برداری اور مشورہ دینا اور پانی پلانا مسجد کی عمارت یہ سب آل قصی سے علاقہ رکھتا ہے
اگر نبوت بھی اُنھی کی طرف رجوع کرے تو شرفائے قریش اور بقیۂ آل لوی دفعتہً محروم رہ جائیں اور ابو میسرہ کا قول یہ ہے کہ ابو جہل نے بالمشافہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اے محمد ہم نے ہرگز جھوٹ تجھ سے نہیں سُنا اور ہم تجھے سچا جانتے ہیں مگر دعوے نبوت میں ہم تیری تکذیب
کرتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ نَعْلَمُ بیشک ہم جانتے ہیں اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ تحقیق کہ تجھے غمگین کرتی ہے
وہ بات جو تیری تکذیب میں کہتے ہیں فَاِنَّهُمْ پس تحقیق کہ وہ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ نہیں تکذیب کرتے تیری حقیقت میں اور تیرے سچے ہونکے
مقر ہیں وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور مگر وہ ظالم ہیں بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ انکار کرتے ہیں خدا کی آیتوں سے عناد کے باعث
پھر حق تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسکین کے واسطے فرماتا ہے وَلَقَدْ كُذِّبَتْ اور تحقیق کہ جھٹلائے گئے ہیں رُسُلٌ مِّنْ
قَبْلِكَ پیغمبر پہلے تجھ سے فَصَبَرُوْا پھر صبر کیا اُنھوں نے عَلٰی مَا كُذِّبُوْا اوپر اُس چیز کے جھٹلائے گئے وَاُوْذُوْا اور ایذا
دیے گئے حَتّٰۤی اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ یہانتک کہ آئی اُنکے پاس نصرت ہماری اور ہم نے صابروں سے نصرت کا وعدہ کیا ہے اور کافروں پر
مومنوں کے غالب ہونے کا حکم کر دیا ہے وَلَا مُبَدِّلَ اور نہیں کوئی بدلنے والا لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ اللہ کے وعدوں کو اور حکم کو جو اُس نے
مسلمانوں کی فتح و نصرت کے باب میں فرمایا ہے کہ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ وَلَقَدْ
جَآءَكَ اور تحقیق کہ آئیں تیرے پاس مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ۝ بعضی چیزیں رسولوں کی کہ اُنکی اُمتوں نے کیا کیا تکلیفیں اُنھیں نصف

لے اُسدن کہ جمع کر دینگے ہم پرہیزگاروں کو طرف رحمٰن کے مہمان ۱۲ سے ۲ اور وہ اُٹھائیں گے بوجھ اپنے اپنی پیٹھوں پر ۱۲ سے ۳ اور تحقیق کہ پہلے گذری ہے بات ہماری
واسطے بندوں ہمارے پیغمبروں کے بیشک وہی ہیں مدد دیے گئے اور تحقیق کہ لشکر ہمارے وہی ہیں غالب

پہونچائیں اور اُنھوں نے صبر کیا اور آخر غالب ہوئے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی[1] وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اور اگر ایسا ہو کہ گراں ہوا اوپر
تیرے اِعْرَاضُهُمْ منھ پھیرنا اُنکا یعنی انکار کرنا دین حق سے فَاِنِ اسْتَطَعْتَ پس اگر سکے تو اَنْ تَبْتَغِيَ یہ کہ ڈھونڈھے تو نَفَقًا فِي
الْاَرْضِ کوئی سوراخ زمین لکھا ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں کے ایمان لانے کی جو بڑی حرص تھی اس وجہ سے آپ چاہتے
تھے کہ جو معجزہ کفار مانگتے ہیں حق تعالیٰ ظاہر کرے تاکہ شاید یہ لوگ مسلمان ہوجائیں تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر ان کے انکار
سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم رنجیدہ ہوئے اور انکا انکار تمھیں ناگوار اور شاق گذرتا ہو پس اگر زمین میں تم کوئی نقب پا سکتے ہو کہ اسمیں
چلے جاؤ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ یا سیڑھی پیدا کرو اور آسمان پر چڑھ جاؤ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ پھر لے آؤ آیت اور معجزہ جیسا
کہ وہ چاہیں وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا ہو اللہ تو لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى البتہ جمع کر دیتا اُنھیں اوپر ہدایت کے اور ایمان کی توفیق دیتا
فَلَا تَكُوْنَنَّ پس نہو ظاہر میں تو یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہو اور حقیقت میں امت کو حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ نہو تم مِنَ
الْجٰهِلِيْنَ ۝ نادانوں میں سے اور اس مسئلہ سے جاہل نہو جاؤ کہ کفر اور ایمان میرے خذلان اور توفیق سے متعلق ہو اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ
سوا اسکے نہیں کہ قبول کرتے ہیں تیری دعوت یعنی تو دین حق کی طرف بلاتا ہے الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ط وہ لوگ جو سنتے ہیں سمع قبول
سے سمجھ کر اور غور و تامل کرکے مگر کافر لوگ مُردوں کے مثل ہیں قبول کرنا اُن سے نہ ظاہر ہوگا جیسے مُردوں سے وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ
اور مُردوں کو اُٹھائے گا اللہ اُسوقت وہ جانیں گے اور اُسوقت کا جاننا کچھ فائدہ نہ دیگا ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ پھر طرف اُسکے سب
پھیرے جائیں گے جزا اور مکافات کے واسطے وَقَالُوْا اور کہا رؤسائے قریش نے لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ کیوں نہیں اُتاری جاتی محمد پر
اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ط نشانی اُسکے رب سے یعنی جو معجزہ ہم اُس سے مانگتے ہیں قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ بیشک اللہ قادر ہے عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً اوپر اس بات کے کہ بھیجے نشانی اُن نشانیوں میں سے جو وہ مانگتے ہیں وَّلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور مگر اکثر اُنمیں سے نہیں جانتے کہ اُس کا نازل ہونا بلا آنے کا سبب ہے اسواسطے کہ حکم الٰہی اسطرح نافذ ہے کہ
جب لوگ کوئی معجزہ مانگیں اور حق تعالیٰ وہ معجزہ ظاہر کرے اور مانگنے والے ایمان نہ لائیں تو ہلاک کرنے کا عذاب اُن پر نازل ہو جیسے
قوم ثمود اور اصحاب مائدہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اور نہیں کوئی چلنے والا زمین پر وَلَا طٰٓئِرٍ اور نہ کوئی اُڑنے والا کہ
ہو ایں يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اُڑتا ہو دونوں بازوؤں اپنے سے یہ کلمہ تاکید کے واسطے ہے جیسے کہتے ہیں کہ فلانی چیز میں نے اپنی آنکھ
سے دیکھی اور فلانی بات میں نے کان سے سُنی یا یہ کہ طیران سُرعت سے کنایہ ہو تو جناحیہ کا لفظ قطع مجاز کرتا ہے اور حاصل کلام یہ ہے کہ نہیں ہے
کوئی چلنے والا اور اُڑنے والا اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ط مگر وہ امتیں ہیں مثل تمہارے پیدا ہونے اور مرنے جینے میں یا ثنائے الٰہی کرنے
میں اسواسطے کہ کوئی چیز اللہ جل شانہ کی تسبیح سے غافل نہیں وان من شیء الا یسبح بحمدہ[3] مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ نہیں چھوڑی ہم نے
بیچ لوح محفوظ کے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز بلکہ وہ مشتمل ہے دلائل و دقائق امور علوی و سفلی پر ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝ پھر طرف
رب اپنے کے حشر کی جائیں گی یہ امتیں تاکہ بعضوں سے بدلا لیں وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور جن لوگوں نے جھٹلایا میری آیتوں
کو صُمٌّ بہرے ہیں دلائل ربوبیت سننے سے وَّبُكْمٌ اور گونگے ہیں وحدانیت کے باب میں بات کرنے سے اور وہ فِي الظُّلُمٰتِ ط
تاریکیوں میں کفر اور جہل اور عناد اور تقلید کی ہیں مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ط جسے چاہتا ہو اللہ گمراہ کر دیتا ہے یعنی ہدایت کی توفیق

[1] لکھ لیا اللہ نے کہ البتہ ضرور غالب ہوں میں اور رسول میرے ۱۲ [2] بے نصیب کر دینا ۱۲ [3] اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہو ساتھ حمد الٰہی کے ۱۲

نصف
وقف غفران

اُس سے منقطع کرلیتا ہے وَمَنْ يَّشَاْ اور جسے چاہتا ہے يَجْعَلْهُ ثابت کرتا ہے اور قائم رکھتا ہے عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ اوپر
راہ سیدھی کے قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنھیں کہ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ
اگر آئے تمھارے پاس عذاب الٰہی جیسا کہ اگلے کافروں پر دنیا میں آیا اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ یا آئے تم پر قیامت اور ہول اور عذاب آخرت تو
اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ کیا غیر خدا کو پکاروگے کہ وہ عذاب تم پر سے اُٹھائے یعنی پکاروگے غیر خدا کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم
اس بات میں سچے کہ بت خدا ہیں بَلْ ایسا نہیں کہ تم بتوں کو پکارو بلکہ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ اُسی کو پکاروگے اور اُسکی درگاہ کے سوا اور
کہیں زاری اور فریاد نہ کروگے فَيَكْشِفُ پھر دور کرتا ہے اور دفع کردیتا ہے تم پر سے دنیا میں مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ وہ چیز جسے دور کرنے
کے واسطے تم اُسے پکارتے ہو اِنْ شَآءَ اگر چاہتا ہے وَتَنْسَوْنَ اور بھول جاتے ہو دعا کے وقت یعنی اعراض کرتے ہو مَا تُشْرِكُوْنَ ○ ع
اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم ساتھ اُسکے یعنی اپنے باطل خداؤں کو وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اور تحقیق کہ بھیجا ہم نے رسولوں کو اِلٰٓى اُمَمٍ
اُمَمٍ طرف اُنکی اُمتوں کے مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تجھ سے اور وہ اُمتیں کافر ہوگئیں اور اپنے پیغمبروں کی تکذیب کی فَاَخَذْنٰهُمْ
پھر پکڑا ہم نے اُنھیں بِالْبَاْسَآءِ ساتھ سختی اور تنگی کے وَالضَّرَّآءِ اور ساتھ آفتوں اور بیماریوں کے لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ○
تاکہ شاید نالہ وزاری کویں اور شرک سے مُنھ پھیر کر توبہ اور استغفار کریں فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا پھر جسوقت آیا اُنپر
عذاب ہمارا کیوں نالہ وزاری نہ کی اُنھوں نے اور تضرع اور عاجزی کے ساتھ ہماری درگاہ کی طرف کیوں نہ متوجہ ہوئے اگر میری درگاہ کی
طرف متوجہ ہو کر نالہ وزاری کرتے تو بلا دفع ہوجاتی وَلٰكِنْ قَسَتْ اور مگر سخت ہوگئے قُلُوْبُهُمْ دل اُنکے اور تضرع اور زاری
نہ کرنا سخت دلی سے ہے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اور آراستہ کردیے واسطے اُنکے شیطان نے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ جو کچھ تھے
وہ کام کرتے یعنی اپنے اعمال پسند کرکے معجب اور خوش تھے اور عُجب ہلاک کرنے والی صفتوں میں سے ایک صفت ہے چنانچہ حدیث شریف
میں آیا کہ تین چیزیں مہلک ہیں حرص اطاعت کی گئی اور خواہش اتباع کی گئی اور عجب کرنا آدمی کا ساتھ ذات اپنی کے شیطان نے جب جانا
کہ عجب اور خود بینی کی وجہ سے میں شقاوت ابدی میں پڑا اور جو دعوے اور ڈینگ اُس سے سرزد ہوئی اسی عجب کے سبب سے تھی تو ضرور غافل
لوگوں کو عجب کی راہ سے خرابی کے کنوئیں میں ڈبوتا ہے اور عجب اور خود بینی کو غافلوں کی نظر میں آراستہ کرتا ہے تاکہ اپنے تئیں دیکھنے کی وجہ
سے حق تعالےٰ کی عبادت سے باز رہیں

نظم

مرد معجب ز اہل دیں نہ بود ‌ ‌ ‌ ہیچ معجب خدائے بین نہ بود
بے خبر زاں جہاں و ست یکی ست ‌ ‌ ‌ خویشتن بیں و بت پرست یکی ست

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ پھر جب بھول گئے کفر اور تکذیب کرنے والے وہ چیز کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ اُسکے محتاجی اور
بیماری کی رو سے فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ کھول دیے ہم نے اوپر اُنکے اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ دروازے سب چیزوں کے یعنی سب راحتوں
اور نعمتوں کے جب بلا اور محنت کے سبب سے اُنھوں نے نصیحت نہ مانی تو وسعت معیشت آسان کرکے بھی ہم نے اُنکا امتحان لیا حَتّٰٓى اِذَا
فَرِحُوْا یہانتک کہ خوش ہوئے بِمَآ اُوْتُوْٓا ساتھ اُس چیز کے جو اُنھیں دی تھی نعمت اور اُسمیں اٹکا یا اور اُس کے سبب سے
لذات جسمانی خوب حاصل کرکے نعمت کے باعث منعم سے باز رہے اور اُسکی شکر گذاری نہ کی تو اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً پکڑ لیا ہم نے اُنھیں
ناگہاں فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ○ پھر وہ عذاب دیکھنے کے بعد پشیمان اور نا اُمید تھے فَقُطِعَ پس کاٹی گئی دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

ظَلَمُوْا ؕ جڑ اُس قوم کی جو ظالم تھی یعنی ہیں نے نصرت کی اپنے دوستوں کی اور اپنے دشمنوں کو بالکل ہلاک کر دیا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۞ اور حمد واسطے اللہ کے ہی جو رب ہے سب عالموں کا اوپر ہلاک کرنے ظالموں کے اور چونکہ ظالموں کی ہلاکت سے اور لوگ اُنکے
ظلم و ستم سے چھوٹتے ہیں لہذا اُنکی ہلاکت بڑی نعمت اور غنیمت ہی تو اُنھیں ہلاک کرنے والا ضرور حمد و ثنا کے لائق ہی قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ کہ کیا
دیکھتے ہو تم اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ اگر لے اللہ سَمْعَكُمْ شنوائی تمھاری کہ تم بہرے ہو جاؤ وَاَبْصَارَكُمْ اور بینائیاں تمھاری
کہ تم اندھے ہو جاؤ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ اور مُہر کر دے تمھارے دلوں پر کہ اُسمیں سمجھ اور ہوش نہ رہے مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ
اللّٰهِ کون سا ہی خدا سوا اللہ کے جو اپنی قدرت اور اپنے کرم سے يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ لا دیوے تمھیں وہ جو کچھ لے لیا ہے اُنْظُرْ كَيْفَ
نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ دیکھ اور نگاہ کر کہ کیونکر پھیرتے ہیں ہم آیتیں ایک اسلوب سے دوسرے اسلوب کی طرف یعنی کبھی تو میں ترغیب
کی بات کرتا ہوں کبھی تنبیہ کی ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۞ پھر کافر باز رہتے ہیں اُس سے اور حق کی اطاعت نہیں کرتے قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ
کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ کیا دیکھتے ہو اور کیا کرتے ہو تم اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اگر آجائے تم پر عذاب الٰہی
بَغْتَةً ناگہان بے آثار پیدا ہوئے جو اُسپر آگاہ کر دیں اَوْ جَهْرَةً یا آشکارا کہ اُسکے نزول کی علامت پہلے ظاہر ہو اور بعضوں نے کہا
کہ بَغْتَةً وہ عذاب ہی جو رات کو آئے اور جَهْرَةً وہ عذاب ہی جو دن کو نازل ہو اور بہر تقدیر هَلْ يُهْلَكُ تو کیا ہلاک ہونگے یعنی ہلاک ہونگے
اُس عذاب سے اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۞ مگر گروہ ظالموں کے یعنی مشرک لوگ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اور نہیں بھیجا ہم نے
رسولوں کو اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ مگر خوشخبری دینے والے مسلمانوں کو بہشت کی اور ڈرانے والے کافروں کو دوزخ سے فَمَنْ
اٰمَنَ پھر جو کوئی ایمان لائے وَاَصْلَحَ اور پرہیزگاری اور عبادت سے اپنے کام بنائے فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ پس نہیں خوف اُن پر
عذاب جاودانی سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ اور نہ غمگین ہونگے ثواب آخرت فوت ہونے سے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
اور جن لوگوں نے تکذیب کی ہی میری آیتوں کی يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ پہونچے گا اُنھیں عذاب بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۞ بسبب اسکے
کہ تھے تصدیق کی حد سے باہر ہو جاتے قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ کہہ کہ نہیں کہتا ہوں میں تمھیں عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ کہ پاس میرے
خزانے ہیں روزی الٰہی کے کہ جو کچھ تم چاہتے ہو وہ میں لے آؤں وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ اور میں نہیں جانتا غیب کی بات جب تک
مجھ پر وحی نہ آئے کہ جو کچھ تم پوچھتے ہو اُسکا جواب دوں وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اور نہیں کہتا ہوں میں تم سے کہ میں فرشتہ
ہوں کہ جو کچھ میں چاہتا ہوں قوت ملکی سے کروں بلکہ میں تمھاری ہی طرح بشر ہوں اِنْ اَتَّبِعُ متابعت نہیں کرتا ہوں میں اِلَّا مَا يُوْحٰۤى
اِلَيَّ ؕ مگر اُس چیز کی جو وحی بھیجی جاتی ہی طرف میرے قُلْ کہہ مثال دینے کی طرح هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى کہ کیا یکساں ہوتا ہی اندھا
وَالْبَصِيْرُ اور آنکھوں والا یعنی برابر نہیں ہوتا گمراہ اور وہ شخص جو راہ پائے ہوئے ہی اور عاقل اور جاہل اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۞ کیا کچھ فکر ع ۵ ۹
نہیں کرتے تاکہ حق اور باطل میں تمیز کرلو وَاَنْذِرْ بِهِ اور ڈرا ساتھ اُس چیز کے جو تجھ پر وحی آئی ہے الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اُن لوگوں کو
جو ڈرتے ہیں لغزشوں کی کثرت اور عمل میں کمی کی وجہ سے اَنْ يُّحْشَرُوْۤا یہ کہ حشر کئے جائینگے وہ لوگ اِلٰى رَبِّهِمْ طرف اپنے
رب کے جزا کے دن اگرچہ قرآن کی نصیحت سب کو عام ہی مگر یہاں حق تعالیٰ نے خاص کی ڈرنے والوں کیساتھ اسواسطے کہ نصیحت قبول کرنیوالا
دل اور نصیحت سُننے والے کان انھیں کے ہیں لَيْسَ لَهُمْ نہیں ہی واسطے اُنکے مِّنْ دُوْنِهٖ سوا خدا کے وَلِيٌّ کوئی دوست کہ دنیا میں اُنکے
کاموں کا متولی ہو وَّلَا شَفِيْعٌ اور نہ کوئی شفیع کہ اُنھیں عقبےٰ میں عذاب سے چھڑائے پس اُنھیں ڈرا لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۞ تاکہ شاید

پرہیز کریں گناہ سے لکھا ہو کہ قریش سرداروں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تیری مجلس میں ہمیشہ فقیر اور غلام رہتے ہیں جیسے ابن مسعود اور بلال اور مقداد اور عمار اور صہیب اور مثل اُنکے اگر ان فقیروں اور غلاموں کو اپنی مجلس سے دور کر تو ہم تیرے پاس نشست و برخاست کریں اور دین اور قرآن کے باب میں باتیں کہیں اور سنیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کو اپنی صحبت سے نہیں نکال سکتا وہ بولے کہ پھر اُنکے پاس بیٹھنا تو ہمیں عیب اور عار ہو جس وقت ہم آئیں اُسوقت اُنھیں اُٹھا دیا کر اور یہ چلے جایا کریں تو شاید ہم تیرے حکم کے مطیع اور منقاد ہو جائیں نقل ہو کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا تو آپ کر سکتے ہیں ہم دیکھیں تو کہ روساء عرب کے اس معاملہ کا کیا انجام ہوتا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرفا کی درخواست قبول فرمائی اور ان لوگوں نے اس وعدہ پر دستاویز چاہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے لکھنے کا سامان لوگوں نے حاضر کیا اور حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو آپ نے حکم فرمایا کہ اس گفتگو کو قلمبند کر دو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اور نہ نکال اپنی مجلس سے اُن لوگوں کو جو پکارتے ہیں رَبَّهُمْ رب اپنے کو اور اُس کا ذکر کرتے ہیں بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ صبح اور شام کو یا پڑھتے ہیں فجر کی نماز اور عصر کی يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ چاہتے ہیں اُس دعا اور ذکر سے رضائے الٰہی اور بعضوں نے کہا ہو کہ وجہ صلہ ہو یعنی خدا ہی کو چاہتے ہیں پس شیخ ابو یعقوب نہرجوری قدس سرہٗ سے لوگوں نے پوچھا کہ مرید کی صفت کیا ہو اُنھوں نے یہ آیت پڑھی کہ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ اور کشف الاسرار میں لکھا ہو کہ ارادت تین صورت پر ہو ایک یہ کہ محض دنیا ہی کا ارادہ جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا ہو تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا[1] اور اسکی دو علامتیں ہیں دین کے نقصان کے ساتھ دنیا کی زیادتی پر راضی ہونا اور فقیر مسلمانوں سے مُنھ پھیرنا دوسرے محض آخرت کا ارادہ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہو وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا[2] اور اسکی بھی دو علامتیں ہیں دین کی سلامتی میں نقصان دنیا پر راضی ہونا اور فقیروں کے ساتھ الفت اور محبت کرنا تیسرے محض حق تعالیٰ کا ارادہ جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ اور اُس کی علامت یہ ہو کہ دونوں جہاں کے سر پر لات مارنا اور اپنی ذات اور خلائق سے آزاد ہو جانا **بیت**

گر یار اخواہی خطے بعالم درکش   در بحر فنا غرق شو و دم درکش

مَا عَلَيْكَ نہیں ہو تجھ پر مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حساب میں سے اُنکے اعمال کے کچھ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ اور نہیں حساب میں سے تیرے عمل کے عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ اوپر اُنکے کچھ فَتَطْرُدَهُمْ تا کہ تو نکالدے اُنھیں پس کسی طرح اُنھیں نہ نکال فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ پس ہو جائے گا تو ظالموں میں سے اگر اُنھیں نکال دیگا وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا اور جس طرح تجھ سے پہلے آزمایا ہو ہم نے فقیروں کو مالداروں کے ساتھ اسی طرح آزمایا ہم نے بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعضے شریفوں کو ساتھ بعضے ضعیفوں کے ہم دین میں اور مقدم رکھا ہم نے ان ضعیفوں کو عرب کے قومی لوگوں پر سبقت ایمان میں لِّيَقُوْلُوْٓا تا کہیں بڑے آدمی۔ کہ اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ کیا یہ گروہ ہیں کہ ایمان اور احسان کی نعمت یا توفیق اور ہدایت کی وجہ سے احسان رکھا اللہ نے انپر مِّنْۢ بَيْنِنَا ہم میں سے اَلَيْسَ اللّٰهُ کیا نہیں ہو اللہ بِاَعْلَمَ بڑا جاننے والا یعنی خوب جانتا ہو بِالشّٰكِرِيْنَ ○ شکر کرنیوالوں کو جو نعمت اسلام پر شکر کرتے ہیں وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ اور جب آئیں تیرے پاس وہ لوگ جو يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا ایمان رکھتے ہیں ساتھ آیتوں ہماری کے فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ پس کہہ سلام ہو تم پر اُن لوگوں سے وہی فقیر مراد ہیں جنھیں مجلس سے نکالنے کو

---

[1] ارادہ کرتے ہو تم اسباب دنیا کا ارادہ کرتا ہو آخرت کا ۱۲ [2] اور جو شخص ارادہ کرتا ہو آخرت کا اور کوشش کرتا ہو واسطے اسکے ہر کوشش اُسکی ۱۲

حق تعالیٰ نے منع فرمایا اس کے بعد پھر جو مسلمان حضرت محمد مصطفےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کی خدمت میں آتا حضرت اُسپر سلام کرنے میں پیشی کرتے اور بعضی تفسیروں میں لکھا ہو کہ ایک گروہ حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے بڑے گناہ کئے اور بہت جرم ہم سے ہوئے ہم کیوں کر توبہ استغفار کریں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنھیں جواب دینے کی طرف ملتفت نہوئے اور وہ آستان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ناامید پھرے فوراً یہ آیت نازل ہوئی کہ جب گناہگار مسلمان جو میری وحدانیت اور تیری رسالت اور قرآن کی حقیقت کا ایمان لائے ہیں تیرے پاس آئیں تو اُنپر سلام کہہ کہ بشارت ہے دنیا میں سلامتی کی اور عقبیٰ میں رحمت کی اور اسلام کے بعد کہہ کہ کَتَبَ رَبُّكُمْ لکھی ہو رب تمھارے نے عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اوپر ذات اپنی کے بخشش یعنی رحمت کا وعدہ کر لیا ایسا وعدہ کہ خلاف ہونیکا شائبہ بھی اُسمیں نہیں اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ تحقیق کہ جو کوئی کرے تم میں سے سُوْٓءًۢ بُرا کام بِجَهَالَةٍ نادانی کے ساتھ یعنی بُرائی کرے ایسے حال میں کہ ناواقف ہو اُسکے انجام سے اور اُسکے سبب سے جو عذاب ہوگا وہ اُسے نہ معلوم ہو ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ پھر توبہ کرے بعد اُس کام کے وَاَصْلَحَ اور بنائے اپنا کام اسطرح پر کہ قصد کرے کہ پھر گناہ میں نہ کروں گا فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ پس تحقیق کہ خدا بخشنے والا ہے توبہ کرنے والوں کو رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہو اُنپر امام قشیری رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا ہو کہ اگر فرشتہ تجھ پر گناہ لکھتا ہو تو خدا تیرے واسطے اپنے اوپر رحمت لکھتا ہو تیرے واسطے دو نوشتے ہیں ایک ازلی ایک وقتی اور یہ امر مُسلّم اور مقرر ہو کہ وقتی نوشتہ ازلی نوشتہ کو باطل نہیں کر سکتا یہ شربت شفا ہو گناہ کے بیماروں کیواسطے اور شفا بشرط پرہیز ہے رباعی

در دمند این گنہ را روز و شب شربتے بہتر ز استغفار نیست

آرزومند ان وصل یار را چارہ غیر از نالہائے زار نیست

وَكَذٰلِكَ اور جس طرح اس صورت میں توحید اور نبوت کی دلیلیں مفصل ہم نے بیان کیں اسی طرح نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل کرتے ہیں ہم آیات قرآن کو مطیعوں اور عاصیوں کی کیفیت میں تاکہ حق ظاہر ہو جائے وَلِتَسْتَبِيْنَ اور تاکہ ظاہر ہو جائے سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ع ۶ ۵
راہ گناہگاروں کی یعنی حق کو باطل سے تمیز ہو جائے لکھا ہو کہ قریش نے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلایا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق کہ منع کیا ہو مجھے اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ اس بات سے کہ عبادت کروں اُنکی جنکی تم تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ عبادت کرتے ہو سوا اللہ کے یعنی بتوں کی کہ تمھاری آرزو یہ ہو کہ میں اُنکی پرستش کروں قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ کہہ کہ میں پیروی نہیں کرتا اَهْوَآءَكُمْ ۙ تمھاری خواہشوں کی قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا تحقیق کہ گمراہ ہو جاؤں میں جو تمھاری خواہش کی پیروی کروں وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ اور نہوں میں راہ پانے والوں میں سے لکھا ہی کہ نضر بن حارث اور رؤسائے قریش نے کہا کہ اے محمدؐ کہانتک ہمیں عذاب الٰہی سے ڈراؤ اور دھمکاؤ گے جو عذاب کر سکتے ہو ہم پر کرو اور اب ہمیں زیادہ نہ ڈراؤ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ کہہ کہ تحقیق میں اوپر دلیل ظاہر کے ہوں مِّنْ رَّبِّيْ رب اپنے کی طرف سے کہ وہ دلیل قرآن یا وحی یا عقلی دلیلیں ہیں یا وہ چیز حق و باطل میں فرق کردے وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ اور تکذیب کرتے ہو تم اُس دلیل کی مَا عِنْدِيْ نہیں پاس میرے مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ وہ چیز کہ جلدی مانگتے ہو تم اُسے یعنی عذاب اِنِ الْحُكْمُ نہیں ہو حکم عذاب کی دیر اور جلدی میں اِلَّا لِلّٰهِ ؕ مگر واسطے خدا کے يَقُصُّ الْحَقَّ بیان کرتا ہو اللہ خبر سچ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝ اور وہ اچھا فیصلہ کرنے والا یا بیان کرنے والا ہو قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ کہہ اگر میرے پاس ہوتی مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ وہ چیز

جو جلدی مانگتے ہو تم یعنی عذاب تو لَقُضِیَ الْاَمْرُ البتہ فیصل کیا جاتا کام بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ درمیان میرے اور تمھارے یعنی تمھیں میں نے
جلدی ہلاک کر دیا ہوتا اور میرے اور تمھارے درمیان فیصلہ قطعی ہو گیا ہوتا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور اللہ خوب جانتا ہے بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ ظالموں
کو اُنپر عذاب کرنے کے وقت کو وَعِنْدَہٗ اور اُس کے پاس ہیں مَفَاتِحُ الْغَیْبِ خزانے غیب کے یعنی جو کچھ پوشیدہ ہے خلق سے
جیسے ثواب عذاب اور وقتوں کا انقضا اور اتمام اور کاموں کا خاتمہ اور انجام لَا یَعْلَمُھَا نہیں جانتا اُسے کوئی اِلَّا ھُوَ ط مگر وہی پھر
عذاب میں جلدی اور دیر اُسی کی حکمت سے وابستہ اور اُسی کی مشیت سے متعلق ہے اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے
کہ مفاتح غیب پانچ چیزیں ہیں کہ اُنھیں خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا بعد اسکے آپنے یہ آیت پڑھی کہ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ آخر تک
اور انشاء اللہ تعالے اس آیت کے معنی سورۂ لقمان میں مذکور ہونگے وَیَعْلَمُ اور جانتا ہے اللہ مَا فِی الْبَرِّ جو کچھ بیابان میں ہے نبات
اور حیوانات وَالْبَحْرِ ط اور جو کچھ دریا میں ہے جواہر اور پانی کے جانور یا جو کچھ عالم شہادت کے بیابان میں اور عالم غیب کے دریا میں ہے وَمَا
تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَۃٍ اور نہیں گرتا ہے کوئی پتا درخت سے اِلَّا یَعْلَمُھَا مگر جانتا ہے خدا اُسے کہ کتنے پتے درخت سے گرے اور کتنے پتے اسمیں باقی رہے
اگر وہ گرا ہوا پتا درخت سے زمین تک کتنی بار اُلٹا پلٹا جزئیات کو حق تعالی کا علم محیط ہونے میں یہ مبالغہ ہے وَلَا حَبَّۃٍ اور نہیں گرتا کوئی دانہ
فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ بیچ تاریکی زمین کے اس سے وہ بیج مراد ہے جو زمین میں گرتا ہے وَّلَا رَطْبٍ اور نہ کوئی تر ہے وَّلَا یَابِسٍ
اور نہ خشک اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ مگر بیچ کتاب روشن کے لکھا گیا ہے یعنی لوح محفوظ میں تفسیروں نے کہا ہے کہ رطب و یابس سے
سب جسمانی چیزیں مُراد ہیں اسواسطے کہ جسم رطوبت یا یبوست سے خالی نہیں اور بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ رطب اشارہ ہے عالم روحانیات
کی طرف اور یابس عالم جسمانیات سے عبارت ہے اور لوح محفوظ میں سب لکھا ہوا ہے وَھُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ اور وہ ایسا خدا ہے کہ سُلا دیتا ہے
تمھیں اور متوفی کر دیتا ہے بِالَّیْلِ رات کو توفی کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کو بالکل لے لینا تو یہاں حق تعالی نے توفی کو موت سے استعارہ کیا ہے
خواب کے واسطے اسواسطے کہ حس اور تمیز جاتی رہنے اور کام سے بدن کے باز رہنے میں موت اور خواب باہم شریک ہیں اور اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ اسی
طرف اشارہ ہے وَیَعْلَمُ اور جانتا ہے خدا مَا جَرَحْتُمْ جو کچھ کمائی کرتے ہو تم بِالنَّھَارِ دن کو ثُمَّ یَبْعَثُکُمْ پھر اُٹھاتا ہے
تمھیں خواب سے فِیْهِ بیچ دن کے جاگنے کو بعث فرمانا توفی میں تو شیح کے واسطے ہے لِیُقْضٰٓی اَجَلٌ مُّسَمًّی ج تا ٹھیک تمام کی جائے اجل
نام رکھی ہوئی یعنی موت آپہونچے ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُکُمْ پھر اُسکی طرف ہے بازگشت تمھاری موت کے بعد ثُمَّ یُنَبِّئُکُمْ پھر
خبر کرے گا تمھیں قیامت کے دن بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے اور خبر کرنا اسواسطے ہوگا کہ تمھیں
تمھارے کردار کی جزا دیگا وَھُوَ الْقَاھِرُ اور وہ غالب ہے فَوْقَ عِبَادِہٖ اوپر بندوں اپنے کے وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ اور بھیجتا ہے اوپر
تمھارے حَفَظَۃً ط فرشتے جو تمھارے اعمال کے نگاہبان ہیں یعنی وہ فرشتے تمھارے اعمال لکھتے ہیں تاکہ قیامت کے دن سبھوں کے سامنے پڑھیں
تو حفظہ کے بھیجنے میں حکمت یہ ہے کہ بندہ روز قیامت کی فضیحتی کا اندیشہ کر کے گناہ کرنے پر جراٗت اور دلیری نہ کرے نظم

بیندیشی ازاں روز یکه در وے ۔۔۔ جگرہا خون و دلہا ریش بینی
دہندت نامۂ اعمال و گویند ۔۔۔ بخواں تا کردہ ہائے خویش بینی

ع ۵

لہ اور تتمۂ آیت یہ ہے وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ترجمہ بیشک اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا
اور برساتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ بچہ دانوں میں ہے اور نہیں جانتا ہے کوئی کہ کیا کمائی کریگا کل اور نہیں جانتا کوئی کہ کس زمین پر مریگا بتحقیق کہ اللہ جاننے والا خبردار ہے ۱۲

مکن بدو رکسی بارے دراں کوشش
کہ اندر نامہ نیکی بیش بینی

اور کرامًا کاتبین بندوں کے حال سے واقف رہیں گے حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اسوقت تک کہ آئے اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ کسی کو تم میں موت تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا تو جان اُسکی نکال لیتے ہیں فرشتے ہمارے یعنی ملک الموت اور اُنکے مددگار کہ چودہ فرشتے ہیں اُنمیں سات رحمت کے فرشتے ہیں اور سات عذاب کے پھر جب ملک الموت مومنوں کی روح قبض کرتے ہیں تو رحمت کے فرشتوں کو سپرد کر دیتے ہیں اور جب کافر کی جان نکالتے ہیں تو عذاب کے فرشتوں کو حوالے کر دیتے ہیں وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝ اور یہ فرشتے تقصیر نہیں کرتے اور جب وقت آپہونچتا ہے تو روح نکالنے میں تاخیر نہیں کرتے ثُمَّ رُدُّوْٓا پھر پھیرے جائیں گے لوگ موت کے بعد اِلَى اللّٰهِ طرف حکم اور جزاے الٰہی کے مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۚ جو کہ خداوند اُنکا ہے اور حق ہے یعنی درست کام والا اور سچ کہنے والا اَلَا لَهُ الْحُكْمُ جان لو تم کہ اسی کے واسطے ہے حکم اس دن کہ کسی حاکم کو حکم کرنے کی مجال نہ ہوگی وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝ اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے لکھا ہے کہ جتنی جلدی ایک بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے اتنی ہی جلدی حق تعالیٰ سب کا حساب کریگا باوجود اسکے کہ جن اور آدمی کثرت سے ہونگے اور اُنکے اعمال بھی بہت ہوں گے پھر اتنی جلد اُن کا حساب کر لینا حق سبحانہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر دلیل ہے قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ کہہ کہ کون شخص ہے جو رہائی دیتا ہے تمھیں مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ بیابان کے اندھیروں سے یعنی رات اور بخار اور غبار کی تاریکی سے وَالْبَحْرِ اور دریا کے اندھیروں سے کہ رات اور بدلی اور بخار کی تیرگی ہے جنگلوں اور کشتیوں میں جو عاجزی اور سختی ہوتی ہے وہ اس سے مراد ہے تَدْعُوْنَهٗ پکارتے ہو تم اپنے نجات دینے والے کو تَضَرُّعًا رو کر ظاہر میں وَّخُفْيَةً ۚ اور پوشیدہ لَئِنْ اَنْجٰىنَا اور رکھتے ہو کہ اگر نجات دیگا ہمیں اللہ مِنْ هٰذِهٖ اس شدت اور مصیبت سے لَنَكُوْنَنَّ البتہ ہونگے ہم مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ شکر کرنیوالوں میں سے نعمت نجات پر قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ نجات دیتا ہے مِّنْهَا بر و بحر کے اندھیروں سے وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ اور ہر رنج و غم سے جو ہوتا ہے ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ پھر اُسکے بعد تم شرک کرتے ہو اور جو عہد کہ تم نے کیا تھا وفا نہیں کرتے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ کہہ کہ وہ قادر ہے عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ اوپر اس بات کے کہ بھیجے تم پر عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ عذاب تمھارے سر پر سے جیسے نوح علیہ السلام کی قوم پر طوفان آیا تھا یا لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسے تھے اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ یا عذاب بھیجے تمھارے قدموں کے نیچے سے جیسے اہل فرعون دریا میں غرق ہو گئے یا قارون کہ زمین میں دھنس گیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ عذاب اوپر کا حکام ظالم ہیں اور نیچے کا عذاب غلام اور خدمتگار بدمعاش ہیں یا اوپری عذاب قوم کے بزرگ لوگ ہیں اور نیچے والا عذاب قوم کے چھوٹے لوگ ہیں اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا یا ملائے تمھیں باہم گروہ گروہ اور ہر گروہ کی آرزو اور غرض اور مدعا دوسرے گروہ کے خلاف ہو کہ اس مخالفت کی وجہ سے باہم مقاتلہ ہو وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ اور چکھائے اللہ تم میں سے بعض کو بَاْسَ بَعْضٍ ؕ رنج اور سختی بعض کی اس سے مختلف تلواریں مراد ہیں کہ ایک دوسرے کو قتل کریں اُنْظُرْ كَيْفَ دیکھ کیونکر نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ پھیرتے ہیں ہم آیتوں کو وعدہ اور وعید کی طرف لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ تاکہ شاید وہ سمجھیں وَكَذَّبَ بِهٖ اور جھٹلاتی ہے عذاب یا قرآن کو قَوْمُكَ قوم تیری کہ کفار قریش ہیں وَهُوَ الْحَقُّ ؕ اور وہ عذاب یا کتاب حق اور سچ ہے قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ کہدے کہ نہیں ہوں میں تم پر بِوَكِيْلٍ ۝ نگاہبان کہ تمھارے کام مجھ پر چھوڑے ہوں تاکہ میں تکذیب سے تمھیں منع کروں یا عذاب کر کے جزا دوں لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ز واسطے ہر چیز کے وہ وعدہ ہو یا وعید ایک وقت ہے کہ اسوقت وہ چیز قرار پاتی ہے یعنی واقع ہوتی ہے

یا ہر ایک عمل کی جزا ہو وَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ اور قریب ہے کہ جانو گے تم اُسے وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ اور جب تو دیکھے اُن
لوگوں کو جو تکذیب اور ٹھٹھے کے ساتھ یَخُوْضُوْنَ خوض اور گفتگو کرتے ہیں فِیْٓ اٰیٰتِنَا ہماری آیتوں میں کہ وہ قرآن ہے اور
اُس پر طعن کرتے ہیں فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ تو منہ پھیر لے اُن سے اور اُنکے پاس نہ بیٹھ حَتّٰی یَخُوْضُوْا اُسوقت تک کہ بحث کریں
فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ بیچ اور بات کے قرآن کے سوا وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ اور اگر بھلاوے تجھے شیطان اُن سے منھ
پھیرنا یہ خطاب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد آپ کی اُمت ہے فَلَا تَقْعُدْ پھر نہ بیٹھ بَعْدَ الذِّكْرٰی
بعد اُسکے کہ یاد کرے تو کلام الٰہی کو مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ ساتھ قوم ظالموں کے تصدیق اور تعظیم کی جگہ تکذیب اور ٹھٹھا اُنھوں
نے مقرر کیا ہے یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ جب مسلمان لوگ مشرکوں کے ساتھ بیٹھتے تو وہ فوراً تکذیب قرآن میں بحث کرتے
اور قرآن کے بعض کلمات پر ٹھٹھا کرتے تو حق تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ مشرکوں نے قرآن کی تکذیب شروع کی تو اُن کے
پاس سے اُٹھ کھڑے ہو اُن سے دُور ہٹ جاؤ مسلمانوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں کعبہ کا طواف اور مسجد حرام میں نشست کرنا ضرور
ہے اور مشرک بھی وہاں ہوتے ہیں اور برابر قرآن اور اہل ایمان کے ساتھ مسخرا پن کرتے ہیں اور ہم اُنکی مجلس نہیں چھوڑ سکتے اور اُنھیں بحث
کرنے کو بھی ہم منع نہیں کر سکتے اس حال میں ہم گناہگار ہونگے یا نہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا عَلَى الَّذِیْنَ اور نہیں ہے اوپر اُن
لوگوں کے یَتَّقُوْنَ جو پرہیز کرتے ہیں بحث کرنے سے مِنْ حِسَابِهِمْ بحث کرنے والوں کے حساب میں سے یعنی اُن کے
گناہوں میں سے مِّنْ شَیْءٍ کچھ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰی اور مگر اُن پر ہے نصیحت کرنا اور بحث سے اور سب بُری باتوں سے منع کرنا یا یہ
کہ اُنکے افعال اور اقوال سے اپنی کراہت ظاہر کریں لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ○ تاکہ شاید پرہیز کریں اس کام سے اور شرمائیں وَذَرِ
الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا اور چھوڑ دے یعنی اعراض اور انکار اُن لوگوں سے جنھوں نے ٹھہرا لیا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا دین اپنے
کو کھیل اور تماشا یعنی جنھوں نے کھیل اور تماشے پر اپنے دین کی بنا رکھی ہے جیسے بتوں کی عبادت بحائر اور سوائب کی حرمت یا جس دین کی طرف
اُنھیں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بُلاتے ہیں وہ اُس دین کے ساتھ مسخرا پن اور ٹھٹھا کرتے ہیں یا میقات عبادت جو اُن کی عید ہے اُسے
لہو و لعب میں گذارتے ہیں وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اور فریب دیا ہے اُنھیں دنیا کی زندگی نے کہ اس سبب سے بعث اور حشر کا
انکار کرتے ہیں وَذَكِّرْ بِهٖٓ اور نصیحت کر اُنھیں ساتھ قرآن کے اَنْ تُبْسَلَ تاکہ ہلاک میں نہ سپرد کیا جائے یا رسوا نہ ہو یا پکڑا نہ جائے
نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ جی ہر کافر کا بسبب اُس چیز کے جو اُنھوں نے کی ہے بُرائیوں میں سے لَیْسَ لَهَا نہیں ہے اُس نفس گرفتار
کے واسطے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے وَلِیٌّ کوئی دوست جو اُسکی مدد کر سکے وَّلَا شَفِیْعٌ اور شفاعت کرنے والا کہ
عذاب سے اُسے خلاصی دے سکے وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ اور اگر بدلا دے وہ نفس ہر بدلا جو ہو تاکہ اپنے تئیں عذاب سے چھوڑائے
لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا تو نہ لیا جائے گا وہ بدلا اُس سے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہیں جو اُبْسِلُوْا سپرد کئے گئے
ملائکہ عذاب کو بِمَا كَسَبُوْا بسبب اُس چیز کے جو کی ہے اُنھوں نے بُرے کاموں میں سے لَهُمْ واسطے اُن کے ہے دوزخ میں
شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ پینا کھولتے ہوئے پانی سے جو اُن کے اندر کو جلاوے وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌ اور عذاب دردناک جو اُنکے
باہر کو جلادے بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ○ بسبب اسکے کہ تھے وہ کفر کرتے قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہو تم ع ۱۰
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا عبادت کروں میں غیر خدا کی یعنی میں عبادت نہ کرونگا مَا لَا یَنْفَعُنَا اُس چیز کی جو فائدہ نہ دے

ہیں اگر ہم اُسکی عبادت کریں وَلَا یَضُرُّنَا اور نقصان نہ پہونچائے ہمیں اگر ہم اُسے چھوڑ دیں یعنی نفع اور نقصان پر قادر
نہیں وَنُرَدُّ اور کیا پھر جائیں ہم عَلٰٓی اَعْقَابِنَا اوپر اپنی ایڑیوں کے یعنی ہم کیا مرتد ہوجائیں اور شرک کی طرف رجوع
کریں بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ بعد اسکے کہ ہدایت کی ہمیں اللہ نے اسلام کی طرف اور کفر وضلالت کے قیدخانہ سے نجات
دی اور اگر دین حق سے ہم پھر جائیں تو ہوجائے ہماری مثل كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ مثل اُس شخص کے جسے لیگئے ہوں
شیطان فِی الْاَرْضِ زمین میں یعنی ایسے بیابان میں جو سیدھی راہ سے دور ہو اور وہ شخص پڑا ہو حَيْرَانَ ق حیران کہ راہ
نہ جانتا ہو نہ کچھ تدبیر کرسکتا ہے لَهٗٓ اَصْحٰبٌ • واسطے اُس شخص کے دوست اور مصاحب ہیں کہ شفقت کی راہ سے يَّدْعُوْنَهٗٓ
پکارتے ہیں اُسے اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا طرف سیدھی راہ کے اور کہتے ہیں کہ آ ہمارے پاس اور شیطان اُسے اپنی طرف بلاتے
ہیں اور وہ اس امر میں متردد ہے کہ میں شیطانوں کے ساتھ جاؤں یا یاروں کی طرف پھر اگر وہ شیطان کا کہا مانتا ہے تو ہلاکت میں
پڑتا ہو اور اگر یاروں کی پکار سنتا ہو تو نجات پاتا ہے تمثیل کی وجہ یہ ہو کہ جو شخص مرتد ہوگیا وہ اُس شخص کے مثل ہے جسے شیطان
لشکر میں سے کہ وہ مومن لوگ ہیں بھگا لے گئے ہوں اور بیابان خطرناک میں ڈال دیا ہو لشکری رفیق جو مومن لوگ ہیں اُسے سیدھے
ڈھرے پر کہ وہ شرع کا ڈھرا ہو پکارتے ہیں اور شیطان فریب دینے والے اور ضلالت کے میدان کی طرف کھینچتے ہیں وہ شخص پھر
آکے تو اپنے تئیں لشکر میں پہونچائے اور اگر شیطانوں کے ساتھ رہے تو کفر اور بیدینی میں مرے قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ کہہ کہ
بیشک دین اللہ کا یعنی اسلام هُوَ الْهُدٰى ط وہی ہو دین صحیح اور راہ سیدھی ہے وَاُمِرْنَا اور حکم کئے گئے ہیں ہم لِنُسْلِمَ
تاکہ مطیع ہوں ہم لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ واسطے پروردگار عالموں کے وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور ہمیں حکم کیا یہ کہ قائم رکھو
نماز وَاتَّقُوْهُ ط اور ڈرو خدا سے نماز میں سستی کرنے میں وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ اور وہ ہو وہ خدا کہ اُسکی طرف تُحْشَرُوْنَ ۝
جمع کئے جاؤگے قیامت کے دن وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور وہ وہ ہو جس نے پیدا کئے آسمان اور
زمین بِالْحَقِّ ط حق ظاہر کرنے کو اسواسطے کہ اُسکے مصنوعات اور مخلوقات اُسکی قدرت اور وحدانیت پر دلیل ہیں وَيَوْمَ يَقُوْلُ
اور یاد کرو وہ دن کہ کہیگا خدا یعنی ہر ایک چیز کو جس کا ہونا چاہے گا اُسکو حکم فرمائے گا کہ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ تب ہو پس وہ چیز
ہوجائے گی اس سے قیامت کا دن مراد ہو اور ہونا مُردوں کو زندہ کرنا اور اُن کا حشر ہو قَوْلُهُ الْحَقُّ ط بات اُس کی سچ ہو
وَلَهُ الْمُلْكُ اور واسطے اُس کے بادشاہی ہو يَوْمَ يُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ ط اُس دن کہ پھونکا جائیگا بیچ صور کے اور وہ ایک
شاخ ہو کہ اُسمیں پھونکیں گے تین بار اور اُسکا ذکر انشاء اللہ تعالےٰ آگے آئیگا عٰلِمُ الْغَيْبِ وہ خدا ہو غیب جاننے والا
کہ عالم ملکوت ہو وَالشَّهَادَةِ ط اور جاننے والا شہادت کا کہ عالم ملک ہو وَهُوَ الْحَكِيْمُ اور وہ حکمت والا ہو خلائق کے بعث وحشر
میں الْخَبِيْرُ ۝ جاننے والا یہ بات کہ کب اُٹھائے گا اور کس طرح حشر فرمائیگا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ ثلثة
علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ کے واسطے ابراہیم علیہ السلام کا قصہ کہ یہ لوگ اُنکی اولاد میں ہونے کا دعوے کرتے ہیں پس اولیٰ اور انسب
یہ ہو کہ اُنکی پیروی کریں توحید میں اور حضرت واجب الوجود کی عبادت میں اور اُنکا قصہ یہ ہو کہ کہا ابراہیم نے لِاَبِيْهِ اٰزَرَ
اپنے باپ آزر سے اور کتب تواریخ میں لکھا ہو کہ اُس کا نام تارخ ہو اور لقب آزر ہو بہر تقدیر ابراہیم علیہ السلام نے اُس سے
کہا کہ اے باپ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ج کیا پکڑتا ہو تو بتوں کو کہ خود تو نے بنائے ہیں خدا اِنِّيْٓ اَرٰىكَ تحقیق کہ

دیکھتا ہوں میں تجھے وَقَوْمَكَ اور تیرے گروہ کو کہ تیرا تابع ہو فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ بیچ گمراہی ظاہر کے وَكَذٰلِكَ اور جس طرح اُسکی قوم کی گمراہی ہم نے دکھادی تھی اُسی طرح نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ دکھائے ابراہیم کو مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عجائب غرائب آسمانوں اور زمینوں کے مفسرین نے کہا ہو کہ ملکوت آسمان آفتاب اور ماہتاب ہیں اور ملکوت زمین شجر حجر حق تعالےٰ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو صخرہ پر لایا اور سب آسمان اور زمین عرش سے تحت الثریٰ تک اُنپر کھول دئے تاکہ اُنکے سبب سے خدا کی قدرت کاملہ پر دلیل پکڑیں وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ اور تاکہ ہوجائے ابراہیم بے گمانوں میں سے یا علم استدلال میں یقین کرنے والا ہو معالم میں لکھا ہو کہ نمرود بن کنعان جو تمام روئے زمین کا بادشاہ تھا شہر بابل میں ایک شب اُس نے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ اُس شہر میں طلوع ہوا کہ اُسکے نور کے سامنے آفتاب اور ماہتاب کی روشنی نابود ہوگئی کمال کرب اور بیچینی سے بیدار ہوا اُسکے ملک کے کاہنوں اور حکیموں نے خواب کی تعبیر اس طرح پر کہی کہ اس سال ولایت بابل میں ایک لڑکا نجستہ طالع پیدا ہوگا کہ تو اور تیرے ملک والے اُسکے ہاتھ سے ہلاک ہونگے اور ابتک یہ لڑکا ماں کے پیٹ میں نہیں آیا نمرود نے حکم کردیا کہ جوروؤں اور خاوندوں میں جدائی کردو کوئی مرد اپنی عورت کے پاس نہ جانے پائے اور ہر گاؤں میں ایک آدمی متعین کرو اور آزر نمرود کا مصاحب اور مقرب تھا ایک شب اُسے اپنی جورو ادنیٰ نام تمر کی بیٹی کے ساتھ اُن متعین لوگوں سے پوشیدہ خلوت ہاتھ آئی اور وہ حاملہ ہوگئی صبح کاہنوں نے نمرود سے کہا کہ آج کی رات وہ لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں آگیا نمرود غصہ میں آیا اور حکم دیا کہ ہر حاملہ پر ایک آدمی متعین کرو کہ اگر حاملہ لڑکا جنے تو وہ لوگ فوراً لڑکے کو قتل کریں دائیاں حاملہ عورتوں کو تلاش کرکے اُن پر لوگ مقرر کرانے لگیں جب ابراہیم علیہ السّلام کی ماں کے پاس آئیں تو یہاں حمل کا اثر نہ پایا اُنکی طرف متوجہ بھی نہ ہوئیں یہانتک کہ وضع حمل کا زمانہ قریب پہونچا ادنیٰ ڈری کہ اگر میرے لڑکا پیدا ہوگا اور نمرود کے لوگوں کو خبر پہونچے گی تو فوراً اُسے قتل کرڈالینگے کچھ بہانہ کرکے شہر سے باہر گئی اور دو پہاڑوں کے بیچ میں ایک غار تھا اُس غار میں ابراہیم علیہ السّلام کو جنی اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر وہاں چھوڑ غار کا مُنھ ایک پتھر سے بند کرکے اپنے گھر کی راہ لی آزر حمل سے واقف تھا اُس سے یوں بیان کیا کہ اے آزر نمرود کے لوگوں کے خوف سے میں صحرا میں گئی اور میرے لڑکا پیدا ہوا اور فوراً مر گیا خاک میں دفن کرکے میں چلی آئی آزر نے یہ بات مان لی ادنیٰ دوسرے دن پھر غار میں گئی دیکھا کہ ابراہیم علیہ السّلام اپنے دونوں انگوٹھے چوس رہے ہیں ایک سے دودھ نکلتا ہو ایک سے شہد خوش ہوکر شہر کو پھر آئی غرضکہ ابراہیم علیہ السّلام عنایت الٰہی سے پرورش پاتے تھے ایک دن میں اتنا بڑھتے جتنا اور لڑکے مہینا بھر میں اور مہینے میں اسقدر بڑھتے جتنا اور لڑکے سال بھر میں بیت

چو ماہ نو کہ بار دے دل افروز   بود زائندہ نورش روز تا روز

جب پندرہ مہینے گذرے تو پندرہ برس کے جوانوں سے مقابل اور مشابہ ہوگئے اور غار سے باہر نکلے اور بعضوں نے کہا ہو کہ سات یا تیرہ یا سترہ برس غار میں رہے بہر تقدیر جب ابراہیم علیہ السّلام بڑے ہوئے تو ادنیٰ نے آزر سے کہا کہ تیرا بیٹا جس کے مرنے کی جھوٹی خبر میں نے تجھے دی تھی جوان ہوا ہی اور نہایت خوبصورت نیک سیرت ہے، پھر آزر کو غار میں لائی اور ابراہیم علیہ السّلام کو دکھایا آزر اپنے بیٹے کا حسن وجمال دیکھکر نہایت خوش ہوا اور اپنی جورو سے بولا کہ اس بیٹے کو غار سے گھر میں لا کہ اسے نمرود کی ملازمت میں لے جاؤنگا یہ کہکر آزر تو چلا گیا اور ادنیٰ ابراہیم علیہ السّلام کو غار سے باہر لائی نماز مغرب کا وقت تھا غار کے سامنے جو

میدان تھا اُسمیں گھوڑے اور اونٹ اور بکریاں جمع تھیں ابراہیم علیہ السّلام نے اپنی ماں سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہو اور انکا نام کیا ہو ماں نے بتایا ابراہیم علیہ السّلام نے پوچھا کہ ان کا پروردگار ضرور ہوگا جس نے انھیں پیدا کیا ہو اور اب انھیں روزی دیتا ہو لیکر اپنی ماں سے فرمایا کہ ہر مخلوق کیواسطے خالق ضرور ہو کہ اُسکا پیدا کرنیوالا ہو اور اُس کی تربیت کی مدد سے یہ پرورش پائے پھر اپنی ماں سے پوچھا کہ میرا پروردگار کون ہو ماں بولی کہ میں تیری پروردگار ہوں پوچھا کہ تیرا پروردگار کون ہو وہ بولی کہ تیرا باپ پوچھا کہ اُسکا خدا کون ہو وہ بولی کہ نمرود ابراہیم علیہ السّلام نے پوچھا کہ نمرود کا خدا کون ہو پس اُنکی ماں نے چیخ ماری اور بولی کہ ایسی باتیں نہ کر کہ بڑے ڈر کی بات ہو اور نمرود کے زمانہ میں بعضے لوگ ستارہ اور آفتاب ماہتاب کی پرستش کرتے تھے اور بعضے بتوں کو پوجتے تھے اور بعضے نمرود کی پرستش کرتے تھے ابراہیم علیہ السّلام اپنی ماں کے ساتھ شہر کو چلے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ پس جب کہ رات اُنپر آئی اور اندھیرا ہوا رَاٰ كَوْكَبًا ج تو دیکھا ستارہ روشن یعنی زہرا اور بعضوں نے کہا ہو کہ مشتری نے مغرب کی طرف طلوع کیا تو بعضے لوگ جو ستارہ کی پرستش کرتے تھے اُنھوں نے اُس ستارہ کی طرف سجدہ کیا قَالَ کہا ابراہیم علیہ السّلام نے هٰذَا رَبِّيْ کیا یہ رب میرا ہو پوچھنے کے طور پر یہ کہا یا اُن لوگوں کے گمان پر فَلَمَّآ اَفَلَ پھر جب کہ ستارہ نیچے گیا قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ کہا ابراہیم علیہ السّلام نے کہ دوست نہیں رکھتا ہوں میں نیچے جانیوالوں کو اسواسطے کہ جو پروردگار عالم ہو اُس کے واسطے زوال اور انتقال درست نہیں پھر تھوڑی سی راہ چلے اور چودھویں رات تھی چاند نکلا فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ پھر جبکہ دیکھا چاند کو بَازِغًا نکلنے والا اور روشن اور کچھ ماہتاب پرست اُسکے سجدہ میں گر پڑے قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ج کہا ابراہیم علیہ السّلام نے کہ کیا یہ رب میرا ہو فَلَمَّآ اَفَلَ پھر جب وہ غروب ہونے لگا یعنی خط نصف النہار سے مغرب کی طرف جب چاند جھکا تو قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ کہا ابراہیم علیہ السّلام نے کہ اگر نہ ہدایت کریگا مجھے رب میرا اپنی معرفت کی طرف تو لَاَكُوْنَنَّ البتہ ہو جاؤنگا میں مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ قوم گمراہوں میں سے پھر وہاں سے چلے اور شہر کے قریب پہونچے تو آفتاب طلوع ہوا اور بہت لوگ اُسکی طرف متوجہ ہو کر سجدہ کرنے لگے فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ پھر جب دیکھا ابراہیم علیہ السّلام نے آفتاب کو بَازِغَةً نکلنے والا اور جہان کو اپنے نور سے روشن کرنے والا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ کہا ابراہیم علیہ السّلام نے یہ ہو جسے آفتاب پرست کہتے ہیں کہ رب میرا ہو هٰذَآ اَكْبَرُ ج یہ بہت بڑا تارہ ہو قرص میں اور بہت بڑھ کر ہو روشنی میں فَلَمَّآ اَفَلَتْ پھر جب زوال اور انتقال کے آثار اُسپر بھی ظاہر ہوئے قَالَ يٰقَوْمِ کہا ابراہیم علیہ السّلام نے کہ اے میری قوم اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ بیشک میں بیزار ہوں مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اُس چیز سے جسے شریک کرتے ہو تم خدا کے ساتھ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ تحقیق کہ میں نے خالص کیا دین اپنا یا اپنے دل کو متوجہ کیا میں نے لِلَّذِيْ واسطے اُسکے جس نے محض اپنی قدرت سے فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں کو حَنِيْفًا اور حال یہ ہو کہ میں سب باطل دینوں کی طرف سے مائل ہوں دین توحید کی طرف وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ج اور نہیں ہوں میں مشرکوں میں سے تفسیر منیر میں لکھا ہو کہ ابراہیم علیہ السّلام جب شہر گئیں اور اُنھیں نمرود کو دکھانے لے گئے اور نمرود ایک بدصورت آدمی تھا ابراہیم علیہ السّلام نے اُسے دیکھا تخت پر بیٹھا ہو اور غلام اور لونڈیاں نہایت خوبصورت اُس کے تخت کے گرد صف باندھے ہیں ابراہیم علیہ السّلام نے اپنی ماں سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہو کہ مجھے اُسے دکھانے لائی ہو وہ بولی کہ سب کا خدا ابراہیم علیہ السّلام نے پوچھا کہ اُسکے تخت کے گرد یہ کون لوگ ہیں وہ بولی کہ اسکے مخلوق و پیدا کیے ہوئے

لوگ ہیں ابراہیم علیہ السلام مسکرائے اور بولے کہ اے ماں یہ کیسی بات ہو کہ تمھارے اس خدا نے اوروں کو اپنے سے بہتر پیدا کیا ہو چاہیے
تھا کہ وہ خود ان سے بہتر ہوتا غرضکہ ابراہیم علیہ السلام برابر بتوں کی مذمت کیا کرتے اور بت پرستوں کو گالیاں دیا کرتے اور اُنکی قوم
اُن سے جھگڑتی چنانچہ حق تعالے نے خبر دی ہو کہ وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ اور حجت کی اور دلیل مانگی اُس سے اُسکی قوم نے اور جھگڑا کیا
توحید میں قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ کیا مجھ سے تم جھوٹی حجت اور دلیل باطل کرتے ہو فِي اللّٰهِ بیچ وحدانیت
خدا کے اور چاہتے ہو کہ مجھ پر غالب ہو جاؤ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ اور حال یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی ہو اپنی توحید کی طرف
قوم کے لوگوں نے ابراہیم علیہ السلام کو ڈرایا کہ ہمارے معبودوں کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہو یہ تم پر بلائیں نازل کریں گے تو ابراہیم علیہ السلام نے
فرمایا کہ وَلَآ اَخَافُ اور نہیں ڈرتا ہوں میں مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم اُسے یعنی تمھارے بتوں سے میں باک
نہیں رکھتا ہوں اسواسطے کہ یہ کسی کو ضرر نہیں پہونچا سکتے اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ مگر یہ کہ چاہے رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ رب میرا کوئی چیز مکروہات
میں سے کہ اُنکی جہت سے پہونچے وَسِعَ رَبِّيْ اور پہونچا ہوا ہو رب میرا اور گھیرے ہوئے ہو كُلَّ شَيْءٍ سب چیزوں کو عِلْمًا ؕ
علم کی جہت سے اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ کیا یاد نہیں کرتے تم اور نصیحت نہیں پکڑتے اور عاجز اور قادر اور عالم اور جاہل میں تمیز نہیں
کرتے ہو وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ اور کیونکر ڈروں اُس سے جس کو تم نے شریک پکڑا ہو وَلَا تَخَافُوْنَ اور نہیں ڈرتے ہو
تم اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ اس بات سے کہ شریک کرتے ہو تم ساتھ خدا کے اور شریک رکھتے ہو تم مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ اُس چیز کو کہ نہیں
نازل کی ہو خدا نے اُسے شریک کرنے کو عَلَيْكُمْ تم پر سُلْطٰنًا ؕ کوئی کتاب اور دلیل فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ پھر کون ان دونوں
گروہوں موحدوں اور مشرکوں میں سے اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ بہت لائق ہو عذاب الٰہی سے بے خوف رہنے کا پس مجھے جواب دو اِنْ كُنْتُمْ
وقف لازم تَعْلَمُوْنَ ۝ م اگر ہو تم جانتے یہ بات کہ اُس سے ڈرنا چاہیے جو نفع نقصان پہونچانے پر قادر ہو پھر حق تعالے ابراہیم علیہ السلام کے
سوال کا جواب دیتا ہو کہ بے خوف رہنے کے بہت لائق اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اور نہیں ملایا
اُنھوں نے اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ایمان اپنا ساتھ شرک کے یعنی شرک جلی سے اپنا ایمان خالص کر کے شرک خفی سے بھی نہیں ملایا
ع ۱۳ ۹ اُولٰٓئِكَ وہ گروہ لَهُمُ الْاَمْنُ اُسی کے واسطے ہو امینی ہمیشہ دوزخ میں رہنے سے وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور وہ ہیں ہدایت
پائے ہوئے وَتِلْكَ اور یہ جو گذرا ستاروں کے غروب ہونے پر ابراہیم علیہ السلام کے دلیل پکڑنے سے یہانتک حُجَّتُنَآ دلیل ہماری تھی کہ دوستی کی راہ سے اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ
دی ہم نے وہ ابراہیم کو یہانتک کہ دلیل پکڑی اُسنے عَلٰي قَوْمِهٖ ؕ اپنی قوم پر نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ بلند کرتے ہیں ہم درجوں میں مَّنْ نَّشَآءُ ؕ جسے چاہتے ہیں علم حکمت
میں اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا حَكِيْمٌ حکمت والا ہو بندوں کے درجے بلند اور پست کرنے میں عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہے
کہ کون سا بندہ درجے بلند کرنے کا مستحق ہو اور کون سا نہیں وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اور عطا کیا ہم نے ابراہیم کو اِسْحٰقَ بیٹا اُس کا اسحٰق جو انبیاء
بنی اسرائیل کا باپ ہے وَيَعْقُوْبَ ؕ اور پوتا اُسکا جو اسرائیل ہو كُلًّا هَدَيْنَا ۚ ہر ایک کو ان دونوں میں سے ہدایت کی ہم
نے وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ اور ہدایت کی تھی ہم نے نوحؑ کو ابراہیمؑ سے پہلے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اور ہدایت کی ہم نے
ذریت نوح علیہ السلام میں سے اور بعضوں نے کہا ہو کہ ذریت ابراہیم علیہ السلام میں سے اور پہلا قول اصح ہو اس واسطے کہ یونسؑ اور
لوطؑ جو ان آیتوں میں مذکور ہیں ذریت ابراہیمؑ میں سے نہ تھے اور باقی جو ذریت ابراہیم علیہ السلام میں سے ہیں وہ ذریت نوح علیہ السلام
میں سے بھی ہیں اس واسطے کہ ابراہیم علیہ السلام خود نوح علیہ السلام کی ذریت میں سے ہیں بالاتفاق تو حق تعالے فرماتا ہو کہ

ذریت نوح علیہ السلام میں سے ہدایت کی ہم نے دَاوٗدَ داؤد کو جو ایشیا کا بیٹا ہو اولاد یہودا سے وَسُلَیْمٰنَ اور اُس کے بیٹے سلیمان کو وَاَیُّوْبَ اور ایوب کو جو امرض کا بیٹا ہو عیص بن اسحاق کے اسباط سے وَیُوْسُفَ اور یوسف فرزند یعقوب کو وَمُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ط اور موسیٰ کو اور اُسکے بھائی ہارون کو جو عمران کے بیٹے ہیں لاوی بن یعقوب کی اولاد سے وَکَذٰلِکَ اور جس طرح ابراہیم کو اجر اور جزا دی ہم نے اُنکے درجے بلند کرکے اسی طرح نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ جزا دیتے ہیں ہم نیک کام کرنے والوں کو اُن کے استحقاق کے موافق وَزَکَرِیَّا اور ہدایت کی ہم نے زکریا کو اور وہ آزر بن مسلم کا بیٹا ہو رحیم بن سلیمان کی اولاد میں سے وَیَحْیٰی اور اُسکے بیٹے یحییٰ کو وَعِیْسٰی اور عیسےٰ کو جو مریم کا بیٹا ہو اور مریم عمران کی بیٹی بنی ماثم میں سے ہو کہ بنی اسرائیل کے بادشاہ تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عمران اشہم بن امون کا بیٹا ہو سلیمان علیہ السلام کی اولاد میں سے اور اس جگہ سے معلوم ہوتا ہو کہ ماں کی طرف سے نسب صحیح ہو اس واسطے کہ عیسےٰ علیہ السلام کو نوح یا ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہم السلام کی ذریت میں اللہ نے ذکر کیا حالانکہ اُن کا نسب ماں سے ہو باپ سے نہیں تو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کو حضرت سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کی اولاد میں جاننا چاہیئے اور بنی اُمیہ اس باب میں کلام کرتے ہیں وَاِلْیَاسَ ط اور الیاس کو کہ قول اصح کے بموجب بیٹا بشیر بن فنحاص بن عیزار بن ہارون کا ہے اور بعضوں نے جو کہا کہ ادریس علیہ السلام مراد ہیں یہ بعید معلوم ہوتا ہو اس واسطے کہ ادریس علیہ السلام نوح علیہ السلام کے آبا میں سے ہیں اولاد میں سے نہیں کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ یہ سب پیغمبر صالحوں میں سے ہیں وَاِسْمٰعِیْلَ اور ہدایت کی ہم نے اسمٰعیل کو کہ فرزند ابراہیم علیہما السلام ہیں وَالْیَسَعَ اور یسع کو کہ فرزند اخطوب اور ابن العجوز مشہور ہے وَیُوْنُسَ اور یونس بن متی کو وَلُوْطًا ط اور لوط کو کہ ہاران کا بیٹا تھا اور ہاران بھائی تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام وعلیٰ نبینا وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین کا وَکُلًّا فَضَّلْنَا اور سبھوں کو فضیلت دی ہم نے بسبب نبوت کے عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ اوپر فرشتوں اور جنوں اور آدمیوں کے وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ اور ہدایت کی ہم نے بعضوں کو ان پیغمبروں کے باپ دادا میں سے وَذُرِّیّٰتِهِمْ اور بعضوں کو اُنکی اولاد میں سے وَاِخْوَانِهِمْ ج اور بعضوں کو اُنکے بھائیوں میں سے وَاجْتَبَیْنٰهُمْ اور برگزیدہ کرلیا ہم نے ان پیغمبروں کو وَهَدَیْنٰهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور ہدایت کی ہم نے اُنھیں یعنی ثابت رکھا ہم نے اُنھیں راہ راست پر ذٰلِکَ وہ دین کہ یہ انبیا جس پر ثابت تھے هُدَی اللّٰهِ دین اللہ کا ہو یَهْدِیْ بِهٖ راہ دکھاتا ہو اُس دین کی اپنے فضل سے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہو مِنْ عِبَادِهٖ ط اپنے بندوں میں سے وَلَوْ اَشْرَکُوْا اور اگر یہ پیغمبر شرک کرتے ساتھ خدا کے تو باوجود اس فضل و کمال کے لَحَبِطَ عَنْهُمْ البتہ باطل و نیست و نابود ہو جاتے اُن سے مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ اُنھوں نے عمل کئے ہوتے اسواسطے کہ کفر عملوں کو نیست و نابود کر دیتا ہو اس آیت میں مشرکوں کو بڑی تہدید ہو اُولٰٓئِکَ وہ گروہ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ وہ لوگ ہیں جنھیں دی ہم نے کتاب وَالْحُکْمَ اور دی ہم نے حکمت کام فیصلہ کرنے میں وَالنُّبُوَّةَ ج اور نبوت فَاِنْ یَّکْفُرْ بِهَا پس اگر کافر ہوں ساتھ کتاب اور حکمت اور نبوت کے هٰٓؤُلَآءِ یہ گروہ معاند قریش فَقَدْ وَکَّلْنَا بِهَا پس تحقیق کہ مقرر اور مہیا کیا اُنپر ایمان لانے کو قَوْمًا ایک گروہ کہ صدق کی رو سے لَّیْسُوْا بِهَا بِکٰفِرِیْنَ ۝ نہیں ہیں ساتھ ان چیزوں کے کافر اس سے پیغمبر اور اُن کی اتباع کرنے والے مراد ہیں اور بعضے مفسروں نے کہا ہو کہ یہ قوم انصار اور اہل مدینہ کی طرف اشارہ ہو اور چونکہ یہ سورت نازل ہونے کے وقت تک یہ لوگ ایمان نہ لائے تھے تو یہ سورت اُنکے ایمان لانے کی بشارت ہے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ وہ گروہ انبیا وہ لوگ ہیں کہ هَدَی اللّٰهُ ہدایت کی اللہ نے اُنھیں

اپنے دین کی کہ اسلام ہے فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ پس اُنکے طریقہ کی اقتدا کر اس سے وہ چیز مُراد ہے جس پر انبیا متفق تھے جیسے توحید اور اصول دین اور فروع جنمیں اختلاف ہے وہ مُراد نہیں مفاتیح الغیب میں لکھا ہے کہ یہ جو حق تعالےٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ یعنی انبیا کی سیرتوں کی اقتدا اور اُنکے احوال کی پیروی کر یہ اس طرف اشارہ ہے کہ ہر ایک کے وصف اور سیرت سے مطلع ہو اُن میں سے بہتر اختیار فرمائیں اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کی اقتدا اصول دین میں تو اسواسطے نہ چاہیے کہ آپ کو تقلید روا نہیں اور فروع دین میں بھی اس لئے نہ چاہیے کہ آپ کی شریعت ناسخ ہے اور سب انبیا کی شریعتوں کی تو اس سے محاسن اخلاق اور مکارم اوصاف مُراد ہونگے اور جتنے صفات سنیہ اور خصائل مرضیہ جدا جدا سب انبیا میں تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تنہا جمع ہیں تو آپ سب انبیا سے اکمل اور افضل ہیں **نظم**

هرچه بخوبان جهان داده اند — قسم تو نسیکو تر ازان داده اند

هرچه بنازند ازان دلبران — جمله ترا هست وزیادت بران

قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں سے لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ نہیں چاہتا ہوں میں تم سے عَلَيْهِ پیغام الٰہی پہونچانے پر اَجْرًا بدلا جس طرح مجھ سے پہلے کسی پیغمبر نے دعوت اور ہدایت کا بدلہ اپنی امت سے نہیں مانگا اِنْ هُوَ نہیں ہے یہ تبلیغ میری اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ؏ مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ اور تعظیم نہ کی یہود نے خدا کی حَقَّ قَدْرِهٖ حق اُسکی تعظیم کا یعنی جس قدر اُس کی تعظیم کرنی چاہیے تھی اور کشف الاسرار میں یہ تفسیر کی ہے کہ خدا کو نہ پہچانا جو اُسکے پہچاننے کا حق ہے ہیچ ہے حدوث کو قدم سے کیا نسبت خاک وآب کو رب الارباب سے کیا مناسبت ایک بزرگ سے خدا کو پہچاننے کا سوال کیا فرمایا کہ جو تیرے دل میں گذرے وہ اُسکے خلاف ہے **بیت**

هرچه آن بر هم نهاده دست عقل و حس و فهم — کبریایش سنگ بطلان اندر ان انداخته

اور حضرت حقائق پناہی خَلَّدَتْ ظلال کمالہ بفیض الالٰہی نے رباعیات کی شرح میں فرمایا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی معرفت اور ادراک باعتبار کنہ ذات کے اور تجرد کے تعینات اسماء وصفات سے غیر کو ممتنع ہے یعنی ایسی معرفت حق تعالےٰ کی حق تعالےٰ ہی کو ہے اس واسطے کہ اس حیثیت سے وہ حجاب عزت میں پوشیدہ ہے اور چادر کبریائی میں چھپا ہوا ہے کہ اسمیں اور اُسکے ماسوا میں کچھ نسبت نہیں پس اُسکی راہ معرفت میں اس طرح پہ چلنا اوقات ضائع کرنا ہے **مصرع** بخیال درنہ گنجد تو خیال خود مرنجاں ؛ اور امام علامہ قدس اللہ روحہ نے اسرار التنزیل میں فرمایا ہے اے وہ کہ اشارہ تیری طرف محال ہے اور تعبیر کرنا تجھے وبال ہے **رباعی**

کنه خردم در خور اثبات تو نیست — مفهوم دلم از تو جز آیات تو نیست

من ذات ترا بواجبی کے دانم — دانندهٔ ذات تو بجز ذات تو نیست

اور بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ نہیں وصف کیا اللہ کا جو وصف کرنے کا حق ہے لکھا ہے کہ مالک بن الصیف کہ احبار یہود کا سردار تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا حضرت نے اُس سے فرمایا کہ میں تجھے اُس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پہ توریت نازل فرمائی سچ بتا کہ تو نے توریت میں دیکھا ہے کہ حق تعالیٰ دانشمند فربہ کو دشمن رکھتا ہے وہ بولا کہ ہاں یہ خبر توریت میں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حبر تن پرور خود پرست تو ہی ہے وہ غصہ میں آیا اور

ع ۷

تو لا کہ خدا نے کوئی کتاب کسی پر نازل نہیں کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ان لوگوں نے جیسا چاہیئے خدا کا وصف نہیں کیا إِذْ قَالُوا
جب کہا کہ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ نہیں بھیجی ہو اللہ تعالےٰ نے عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ کسی بشر پر کوئی چیز وحی اور احکام شرع میں سے
ایسی صفت کو کہ کتابیں نازل کرنا اور رسولوں کو بھیجنا ہو حق تعالیٰ سے سلب کردی قُلْ کہہ کہ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ
کس نے بھیجی تھی وہ کتاب کہ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى آیا تھا ساتھ اسکے موسیٰ یعنی توریت نُوْرًا درحالیکہ تھی روشنی دینے والی
وَّهُدًى لِّلنَّاسِ اور ہدایت کرنے والی واسطے آدمیوں کے تَجْعَلُوْنَهٗ کردیا ہو تم نے اُسے قَرَاطِيْسَ صحیفے اور طومار اور اوراق
پراگندہ تُبْدُوْنَهَا ظاہر کرتے ہو اُسے جو چاہتے ہو وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا اور چھپاتے ہو بہت اُسمیں سے جیسے محمد صلعم کی نعت اور آیت رجم وغیرہ
وَعُلِّمْتُمْ اور تعلیم کئے گئے ہو اے مسلمانو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا جو نہ جانتا تھا اَنْتُمْ
وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ تم نے اور نہ تمہارے باپ دادا نے امر نہی حلال حرام میں سے قُلِ اللّٰهُ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ خدا نے بھیجا اور یہ جواب اُس سوال کا ہو کہ کس نے بھیجی تھی توریت ثُمَّ ذَرْهُمْ پھر ہو دے ہاتھ کھینچ لے اور اُنھیں چھوڑ دے
تاکہ برابر فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ○ بیچ باطل اور خرافات اپنے کے کھیلتے رہیں شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس اللہ روحہ نے فرمایا کلمہ
قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ کے معنی میں کہا ہو کہ اللہ بس اور ماسوا ہوس اور قطع کر نفس یعنی دم نہ مار حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ روحہ نے فرمایا
کہ قُلِ اللّٰهُ یعنی دل اللہ کی طرف رکھ ثُمَّ ذَرْهُمْ یعنی غیر خدا کو چھوڑ دے اور شیخ شبلی قدس سرہٗ اپنے بعضے یاروں سے کہتے تھے کہ اللہ
ہی کے ساتھ رہو اور ماسوا کو چھوڑ دو شعر

چون تفرقۂ دل ست حاصل زہمہ دل را بہ یکے سپار و بگسل زہمہ

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اور یہ قرآن ایک کتاب ہو کہ نازل کیا ہم نے اُسے مُبٰرَكٌ بڑے فائدہ کی کتاب اور برکت والی
مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ تصدیق کرنے والی اُسکی جو پہلے اُس کے تھیں کتابیں وَلِتُنْذِرَ اور تاکہ ڈرائے وَلِيُنْذِرَ پڑھا ہو یعنی
اور تاکہ ڈرائے یہ کتاب اور حفص کی قرأت وَلِتُنْذِرَ ہی یعنی اور تاکہ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراؤ اُمَّ الْقُرٰى اہل مکہ کو وَ
مَنْ حَوْلَهَا اور اُسے جو گرداگرد مکہ کے ہیں یعنی تمام مشرق اور مغرب والوں کو قری قریہ کی جمع ہو اُسے قری سے نکالا ہو جو جمع
کے معنی میں ہو پھر جہاں لوگ مجتمع ہوں وہ شہر ہو خواہ دیہ اُسے قریہ کہہ سکتے ہیں مکہ کو اُم القریٰ اسواسطے کہا کہ تمام زمین کو
اُسی کے نیچے سے پھیلایا ہو یا اسواسطے کہ سب قریوں والوں کا قبلہ ہو اور حج کے وقت سب وہاں جمع ہوتے ہیں وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ساتھ آخرت کے يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ایمان لاتے ہیں ساتھ کتاب یا پیغمبر کے واسطے کہ عاقبت
کی تصدیق سبب خوف عاقبت ہو اور خوف اس بات میں غور و فکر کرنے کا سبب ہو کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن شریف کی
متابعت سے نجات حاصل ہوگی وَهُمْ اور وہ لوگ جو نبی اور کتاب کا ایمان لاتے ہیں عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ اوپر
نمازوں اپنی کے محافظت کرتے ہیں اسواسطے کہ ایمان کی علامت اور دین کا ستون نماز ہو لکھا ہو کہ مسیلمہ کذاب اور اسود بن عنسی نے
نبوت کا دعویٰ کیا اور اُن کے اس جھوٹے دعوے کے سبب سے حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج ہوا
تو حق تعالیٰ نے اُن دونوں کا ظلم بیان فرمادیا کہ وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون شخص ہو بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰى اُس شخص سے
جس نے افترا کیا اور باندھا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اوپر اللہ کے جھوٹ اور یہ بات کہی کہ میں اُسکا پیغمبر ہوں اَوْ قَالَ یا کہا

اُوۡحِيَ اِلَيَّ وحی کی گئی ہو میری طرف وَلَمۡ يُوۡحَ اِلَيۡهِ شَيۡءٌ حال آنکہ وحی نہیں بھیجی گئی اُس کی طرف کچھ مسیلمہ کذاب جھوٹ اور افترا باندھتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھ پر وحی آئی اور اسود بن عنسی بھی کہتا تھا کہ ایک شخص مجھ پر ظاہر ہوتا ہو گدھے پر سوار اور باتیں میرے دل میں ڈالتا ہو وَمَنۡ قَالَ اور کون شخص ہو بڑا ظالم اُس آدمی سے جس نے کہا کہ سَاُنۡزِلُ قریب ہو کہ نازل کروں میں مِثۡلَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مانند اُس کے جو خدا نے نازل فرمائی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن سعد جو دیوان نبوت کا کاتب تھا یہ کلام اُسکا ہو جسدن آیۂ وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ طِيۡنٍ لکھتا تھا اور آدمی کے طور تھکّے اور لوتھڑے اور ہڈی اور گوشت سے بدلتے رہنا اُس آیت میں ملاحظ کئے اور اُنکے بعد جب یہ کلمات سُنے کہ ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰهُ خَلۡقًا اٰخَرَ تو تعجب کی راہ سے[1] اُس کی زبان پر جاری ہوا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ اسی طرح نازل ہوا ہو عبد اللہ شک میں پڑا اور مرتد ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد سچے ہیں تو مجھ پر بھی وحی آتی ہو جس طرح اُنپر آتی ہو اور اگر جھوٹے ہیں تو میں نے بھی تو وہی کہا جو اُنھوں نے کہا وَلَوۡ تَرٰۤى اور اگر دیکھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ جب ہوں ظالم یعنی کافر فِيۡ غَمَرٰتِ الۡمَوۡتِ بیچ سکرات اور شدائد موت کے وَالۡمَلٰٓئِكَةُ اور فرشتے عذاب کے بَاسِطُوۡۤا اَيۡدِيۡهِمۡ پھیلانے والے ہوں ہاتھ اپنے اُنکی روح نکالنے کو اور بینا بیچ میں لکھا ہو کہ ہاتھ کھولے ہوں اُنپر عذاب کرنے کو اور آگ کا گرز اُنپر مارتے اور کہتے ہوں اَخۡرِجُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ نکالو اپنی روحیں اپنے بدنوں سے جیسے کوئی سزاول تقاضا کرنے والا سختی اور زبردستی کے ساتھ کوئی چیز مانگتا ہو یا کہتے ہیں ملائکہ کہ نکالو اپنی روحوں کو عذاب سے اگر قدرت رکھتے ہو اَلۡيَوۡمَ آج سے کہ تمھارے مرنے کا دن ہو ابد تک تُجۡزَوۡنَ جزا دیے جاؤگے عَذَابَ الۡهُوۡنِ عذاب ذلیل کرنے والے کے ساتھ بِمَا كُنۡتُمۡ تَقُوۡلُوۡنَ بسبب اسکے کہ تھے تم کہتے عَلَى اللّٰهِ غَيۡرَ الۡحَقِّ اوپر اللہ کے جو چیز کہ ناحق تھی وَكُنۡتُمۡ عَنۡ اٰيٰتِهٖ اور تھے تم کہ اُسکی آیتوں سے تَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ○ تکبر کرتے اور تعظیم نہ کرتے تھے اور اُن میں غور و فکر نہ رکھتے تھے وَلَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا اور تحقیق کہ آئے تم ہمارے پاس حساب اور جزا کے واسطے فُرَادٰى تنہا نہ مال تمھارے ساتھ ہو نہ اولاد نہ خدم نہ حشم نہ یار نہ مددگار كَمَا خَلَقۡنٰكُمۡ اور اُس طرح آئے جس طرح پیدا کیا تھا ہم نے تمھیں اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار ماں کے پیٹ میں سے ننگے سر برہنہ پا وَتَرَكۡتُمۡ اور چھوڑا تم نے مَّا خَوَّلۡنٰكُمۡ جو کچھ عطا کیا تھا ہم نے تمھیں دنیا میں یعنے جسکے سبب سے تم ناز کرتے تھے اور اوروں پر فخر کرتے تھے وہ چھوڑ آئے وَرَآءَ ظُهُوۡرِكُمۡ اپنی پیٹھوں کے پیچھے نہ پہلے تم نے بھیج رکھا نہ اپنے ساتھ اُٹھا لائے وَمَا نَرٰى مَعَكُمۡ اور نہیں دیکھتے ہیں ہم تمھارے ساتھ شُفَعَآءَكُمُ تمھارے شفیعوں کو الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ وہ شفیع کہ گمان کرتے تھے تم نادانی کی وجہ سے کہ اَنَّهُمۡ فِيۡكُمۡ شُرَكٰٓؤُا بیشک وہ تمھاری تربیت اور پرورش میں خدا کے شریک ہیں لَقَدۡ تَّقَطَّعَ بَيۡنَكُمۡ بکرنے نون کو پیش پڑھا یعنی کاٹا گیا پیوند تمھارا اور حفص نے زبر پڑھا ہو یعنی منقطع ہو گئی جو درمیان تمھارے وصلت اور محبت تھی وَضَلَّ عَنۡكُمۡ اور گم ہو گئی تم سے مَّا كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ○ وہ چیز کہ تھے تم

ع ۱۱

[1] اور یہ تینوں آیتیں مسلسل پوری یہ ہیں وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ طِيۡنٍ ثُمَّ جَعَلۡنٰهُ نُطۡفَةً فِيۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَةَ مُضۡغَةً فَخَلَقۡنَا الۡمُضۡغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰهُ خَلۡقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ ترجمہ اور تحقیق کہ پیدا کیا ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے پھر پیدا کیا ہم نے اُسے ایک قطرۂ منی کا بیچ جگہ مضبوط کے پھر پیدا کیا ہم نے منی کو خون کا تھکا پھر پیدا کیا اُسکے تھکّے کو گوشت کا لوتھڑا پھر پیدا کیا ہم نے گوشت کے لوتھڑے کو ہڈیاں پھر پہنا دیا ہم نے ہڈیوں کو گوشت پھر پیدا کیا ہم نے اُسے پیدائش پس بہت برکت والا ہو اللہ بہتر پیدا کرنے والوں کا ۱۲

گمان کرتے کہ بُت تمہارے شفیع ہیں اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ فَالِقُ الْحَبِّ پھاڑنے والا ہو بیج کا کہ اُس سے پتّی اُگے وَالنَّوٰی اور پھاڑنے والا گٹھلی کا ہو تاکہ اُس سے درخت جمے یُخْرِجُ الْحَیَّ نکالتا ہو زندہ یعنی نبات کو کہ نشو و نما سے حیات رکھتی ہو مِنَ الْمَیِّتِ مُردہ سے کہ بیج اور گٹھلی ہو یا پیدا کرتا ہو لڑکے کو نطفہ سے اور چڑیا کو انڈے سے اور مومن کو کافر سے اور عاقل کو جاہل سے وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ اور نکالنے والا مُردہ کا ہو جیسے بیج یا نطفہ یا بیضہ کا مِنَ الْحَیِّ زندہ سے نبات اور آدمی اور مُرغ ہو ذٰلِکُمُ اللّٰهُ یہ زندہ کرنیوالا اور مار ڈالنے والا اللہ ہو فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۝ پھر کہاں پھیرے جاؤ گے اُس سے فَالِقُ الْاِصْبَاحِ پھاڑنے والا صبح کا ہو رات کی تاریکی سے یعنی اندھیرا دور کر کے روشنی کر دیتا ہو وَجَعَلَ الَّیْلَ اور کیا رات کو سَکَنًا آرام خلق تاکہ دن کی حرکتوں کی تھکن سے آرام لیں وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور کیا آفتاب اور ماہتاب کو حُسْبَانًا ط نشان شمار یعنی اُنھیں گردشیں اور سیریں مختلف دیں تاکہ اُن سے سال اور مہینے معین ہو جائیں ذٰلِکَ یہ کام کہ سیر اور دورہ شمس و قمر کا ہو حساب کے واسطے تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ تقدیر ہو خدائے غالب کی کہ اُسکا حکم سب پر جاری ہو الْعَلِیْمِ جاننے والا ہو جو اپنی مملکت کی تدبیر وَهُوَ الَّذِیْ اور وہ ہو وہ خدا جس کے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ پیدا کئے واسطے تمہارے ستارے لِتَهْتَدُوْا بِهَا تاکہ راہ پاؤ تم بسبب اُنکے فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ بیچ تاریکیوں شب کے بیابان میں وَالْبَحْرِ ط اور دریا کی تاریکیوں میں اور اس فائدے کے سوا تاروں سے اور بھی فائدے ہیں جیسے آسمان کی زینت شیطان کو بھگانا وغیرہ اور تیسیر میں لکھا ہو کہ یہ منفعت خدا نے ذکر کی اس واسطے کہ یہاں قدرت کی دلیل کھلی ہوئی ہو اسواسطے کہ باوصف اس کے زمین اور آسمان میں جدمسافت ہو مگر تاروں کو آسمان زمین کی راہیں پہچاننے کے واسطے حق تعالیٰ نے پیدا کیا قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ تحقیق کہ مفصل بیان کیں ہم نے نشانیاں قدرت کی لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ واسطے اُس گروہ کے جو جانیں اور اُس سے دلیل پکڑیں وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَکُمْ اور وہ وہی ہو جس نے پیدا کیا تمھیں مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک جان سے کہ آدم علیہ السلام ہیں فَمُسْتَقَرٌّ پس تمہارے واسطے جگہ ٹھہرنے کی ہو صلب پدر میں یا روے زمین پر وَّمُسْتَوْدَعٌ ط اور امانت رہنے کی جگہ قرار کی جگہ رحم ہو اور امانت رہنے کی جگہ صلب ہو اور اُسکا اُلٹا بھی کہا ہو یا قرار کی جگہ قبر ہے اور امانت رہنے کی جگہ دنیا اور حقیقت یہ ہو کہ جہاں آدمی کو قرار نہوا امانت رہنے کی جگہ وہی ہو جیسے صلب اور رحم اور قبر اور اُس کے قرار کی جگہ کہ بہشت یا دوزخ ہو وہی اُسکا مستقر ہو اور اسی جہت سے آخرت کو دار القرار کہا ہو اور محققوں کے واسطے اس آیت میں ایک اشارہ ہے کہ تقریر اور تحریر میں نہیں آسکتا رباعی

قومے کہ حقائق و معانی گویند — باخلق کجا سِترِ نہانی گویند

اسرارِ غمِ عشق تو دلہا باہم — ہر دم بزبانِ بے زبانی گویند

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ تحقیق کہ ہم نے بیان کر دیں نشانیاں اپنی وحدانیت کی لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ ۝ واسطے اُس گروہ کے جو سمجھیں وَهُوَ الَّذِیْٓ اور وہ وہی ہو جس نے اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ نازل کیا ابر سے یا آسمان کی طرف سے مَآءً ج پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا ہم نے اُس پانی کے سبب سے نَبَاتَ کُلِّ شَیْءٍ پتیاں ہر چیز کی مجمل ذکر کر کے مفصل فرمایا ہو فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا پھر نکالی ہم نے اُس سے ایک سبز چیز یعنی گھانس کہ بیج سے اُگی ہو اور اُس نے جڑ اور شاخ پیدا کی نُخْرِجُ مِنْهُ نکالا ہم نے اُس سبز گھاس سے حَبًّا مُّتَرَاکِبًا ج دانہ ایک پر ایک ملا ہوا یعنی خوشہ وَمِنَ النَّخْلِ اور نکالا ہم نے کھجوریں سے

مِنْ طَلْعِهَا اُسکے شگوفے اور غنچہ سے قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ شاخیں پاس یعنی لپٹی ہوئی یا بوجھ کے مارے زمین کے قریب وَّجَنّٰتٍ
مِّنْ اَعْنَابٍ اور نکالے ہم نے باغ انگور کے وَّالزَّيْتُوْنَ اور نکالا ہم نے پانی سے زیتون کا درخت وَالرُّمَّانَ اور انار کا
درخت مُشْتَبِهًا ایسے حال میں کہ وہ درخت بعضے بعضوں سے پتی میں مشابہ ہیں وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور نہیں متشابہ ہیں میوے
کے مزے میں اسواسطے کہ کوئی میوہ نہایت ترش ہوتا ہے اور بعض خوب شیریں اور بعض گھٹ مِٹھا اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ دیکھو ہر درخت
کے میوہ کی طرف اِذَآ اَثْمَرَ جب نکالے پھل اور بہت چھوٹا اور بے مزہ ہو کچے پن کے سبب سے وَيَنْعِهٖ اور دیکھو پکنے اور ٹپکنے
کے وقت کہ کیسا رنگ کیسی بُو کیسا مزہ اور فائدہ اُس میں ظاہر ہوتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ تحقیق کہ ان باتوں میں جو ہم نے
بیان کیں لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں قادر حکیم کے موجود ہونے پر لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ واسطے اُس گروہ کے جو ایمان لائیں
وَجَعَلُوْا اور کیا کافروں نے اور صحیح بات یہ ہے کہ زنادقہ یعنی مجوس مراد ہیں کہ انھوں نے بنالیا اپنے زعم میں لِلّٰهِ واسطے خدا کے
شُرَكَآءَ الْجِنَّ شریک جنوں کو یعنی شیطانوں کو کہنے لگے کہ خدا کے شریک ہیں جو چیز نیک ہے اُسے خدا پیدا کرتا ہے اور اُسے یزداں
کہتے ہیں اور جو چیز بد ہے اُسے شیطان پیدا کرتا ہے اور اُسے اہرمن کہتے ہیں وَخَلَقَهُمْ اور حال یہ ہے کہ اُسی نے پیدا کیا ہے ان مجوس کو
شیطان نے نہیں پیدا کیا بلکہ شیطان بھی اُسی کا مخلوق ہے اور یہ مخلوق کو خالق کا شریک کہتے ہیں وَخَرَقُوْا لَهٗ اور باندھتے ہیں بعضے
کافر واسطے اُسکے بَنِيْنَ بیٹے جیسے عُزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کو کہتے ہیں وَبَنٰتٍ اور بیٹیاں جیسے فرشتے بِغَيْرِ عِلْمٍ بغیر
اسکے کہ علم ہو انھیں اُس چیز کی حقیقت کا جو وہ کہتے ہیں سُبْحٰنَهٗ پاک ہے خدا وَتَعٰلٰى اور برتر ہے عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ اُس چیز سے ع ١٢
جو صفت کرتے ہیں وہ اُسکے شریک اور بیٹے اور بیٹیاں ہیں اور حاشا ایسا نہیں ان باتوں سے وہ پاک اور برتر ہے بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وہ ہے پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا اَنّٰى يَكُوْنُ کہاں سے ہوا اور کیوں کر ہوا لَهٗ وَلَدٌ واسطے اُسکے
فرزند وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ اور حال یہ ہے کہ نہیں ہے واسطے اُسکے کوئی عورت اور اولاد عورت اور مرد سے پیدا ہوتی
ہے اور کیونکر اُسکے عورت ہو اس واسطے کہ میاں بی بی میں کفو اور ہمجنس ہونا شرط ہے اور اُسکا کوئی کفو نہیں اور اس میں اور ماسوا میں مجانست
نہیں وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور پیدا کیں اُس نے سب چیزیں اور کوئی چیز خالق کے مثل نہیں ہے وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○
اور وہ ساتھ سب چیزوں کے دانا ہے اُسکے سوا اور کسی کو یہ دانائی نہیں ہے تو کوئی اُسکے مثل نہیں ہے اور نہ تھا اور جو کوئی کہ اپنا مثل اور
مانند نہ رکھتا ہو اُسکی طرف جورو لڑکوں کی نسبت کرنا محال ہے ذٰلِكُمُ یہ جو ان صفتوں سے موصوف ہے اللّٰهُ خدا مستحق عبادت
وہی ہے رَبُّكُمْ رب تمہارا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کوئی معبود پرستش کے لائق نہیں مگر وہ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ پیدا کرنیوالا
سب چیزوں کا فَاعْبُدُوْهُ پس عبادت کرو اُسکی وَهُوَ اور وہ ہے باوجود ان سب صفتوں کے عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اوپر سب
چیزوں کے وَّكِيْلٌ ○ نگہبان اور بندوں کے کاموں کا متولی لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ نہیں پاتیں اُسے نظریں وَهُوَ يُدْرِكُ
الْاَبْصَارَ اور وہ پاتا ہے سب نظر والوں کو یہ آیت نفی ادراک پر دلالت کرتی ہے کہ وہ کنہ شے پر واقف ہونا اور اُس شے کا احاطہ
کرلینا ہے نفی رویت پر دلالت نہیں کرتی اس واسطے کہ رویت بے ادراک کے ممکن ہے اور اگر ادراک کو رویت کے معنوں پر لیں تو مقدر
کرنا چاہیئے کہ نہیں دیکھتیں نظریں اُسے دنیا میں اس واسطے کہ عقبیٰ میں خدا کو دیکھنا قرآن اور حدیث سے صاف ثابت ہے وَهُوَ اللَّطِيْفُ
اور وہ ہے اچھا خبر کرنے والا الْخَبِيْرُ ○ جاننے والا بھید کا اور تبیان میں یہ معنے لکھے ہیں کہ وہ ہے باریک بیں پوشیدہ بات کا جاننے والا

کوئی نہیں دیکھتا جو کچھ وہ دیکھتا ہو اور کوئی نہیں جانتا جو کچھ وہ جانتا ہو قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ تحقیق کہ آئیں تمھارے پاس نشانیاں کھلی
ہوئیں مِنْ رَّبِّكُمْ ج تمھارے رب کے پاس سے فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ج پھر جو کوئی دیکھے وہ نشانیاں تو اُسکا فائدہ اُسی کو ہے وَمَنْ
عَمِیَ فَعَلَيْهَا ط اور جو کوئی اندھا ہو جائے یعنی نہ دیکھے اُن کھلی ہوئی دلیلوں کو تو اُس کا نقصان اُسی پر ہے وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ اور نہیں
ہوں میں تم پر بِحَفِيْظٍ ○ نگاہبان کہ تمھارے اعمال کی محافظت کروں اور اُنپر تمھیں جزا دوں مجھ پر یہی تبلیغ ہو اور بس وَكَذٰلِكَ اور
یہ پھیرنا جو گذری ہوئی آیتوں میں ہم نے کیا اسی طرح نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ پھیرتے ہیں ہم آیتیں قرآن کی خوف سے امید کی طرف
اور وعدہ سے وعید کی جانب تاکہ سننے والے متنبہ ہوں وَلِيَقُوْلُوْا اور تاکہ نہ کہیں اہل مکہ کہ تو نے دَرَسْتَ پڑھا ہو اور تعلیم لی ہو
دوسرے سے کفار قریش کو یہ زعم تھا کہ جبیر اور یسار جو دونوں غلام روم کے قیدی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے تعلیم لیتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ مجھ پر خدا وحی بھیجتا ہو تو حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ ہم آیتیں پھیرتے ہیں تاکہ کفار یہ نہ کہیں کہ تو نے کسی بشر سے تعلیم لی ہے اس واسطے
کہ ایسا کلام کرنا کسی بشر کا مقدور نہیں وَلِنُبَيِّنَهٗ اور پھیرنا اسواسطے ہو کہ بیان کرتا ہوں میں قرآن لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ واسطے
اُس گروہ کے جو جانتے ہیں کہ یہ کلام آلٰہی ہو نقل ہو کہ کسی جگہ کفار عرب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کیطرف
بلاتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ پیروی کر اُس چیز کی جو وحی بھیجی گئی تیری طرف مِنْ رَّبِّكَ ج تیرے
رب کی طرف سے یعنی طریقۂ توحید اور جان لے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج کوئی معبود لائق عبادت نہیں مگر وہ وَاَعْرِضْ اور منھ پھیر لے
عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○ مشرکوں سے اور اُن کی بات کی طرف التفات نہ کر وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا ہو خدا کہ یہ موحد ہوتے
مَآ اَشْرَكُوْا ط تو ہرگز شرک نہ کرتے وَمَا جَعَلْنٰكَ اور نہیں کیا ہم نے تجھے عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ج اوپر ان کافروں کے نگاہبان وَمَآ
اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○ اور نہیں ہو تو اُنپر وکیل یعنی اُنکا کام تجھ پر نہیں چھوڑ دیا گیا ہو لکھا ہو کہ جب آیۂ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
حَصَبُ جَهَنَّمَ نازل ہوئی تو قریش کے مشرکوں نے کہا کہ اے محمدؐ ہمارے بتوں کو گالی دینے سے زبان بند کرو ورنہ ہم بھی تیرے خدا کی جسے
تو صفات کمال سے یاد کرتا ہو ہجو کریں گے تو یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اور گالی نہ دو اُنکو جنھیں پوجتے ہیں
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے اور اُنکی بُرائیاں ذکر نہ کرو فَيَسُبُّوا اللّٰهَ پس وہ بھی اسکے عوض میں بُرا کہیں گے خدا کو عَدْوًا
ظلم کی رو سے اور حق سے درگذر کے بِغَيْرِ عِلْمٍ ط ساتھ نادانی کے یعنی ایسا کام کریں گے نادانی کی وجہ سے حق تعالیٰ نے اُسے
گالی دینے کو منع فرمایا جو گالی دینے کے لائق ہو تاکہ اُسکے بدلے ایسے پر گالی نہ پڑے جو گالی کا مستحق نہیں ہو كَذٰلِكَ جسطرح کافروں کے
اعمال اُنکی نظر میں ہم نے آراستہ کر دیے اسی طرح زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ آراستہ کیا ہم نے واسطے ہر ایک گروہ کے عَمَلَهُمْ
عمل اُنکا نیک اور بد اُنکی نظر میں كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ پھر طرف اُنکے رب کے مَّرْجِعُهُمْ پھرنا اُن کا ہو
فَيُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اُنھیں مکافات کے وقت بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اُس چیز کے کہ تھے عمل کرتے لکھا ہو کہ قریش
کے بزرگوں نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اے محمدؐ تو ہمیں خبر دیتا ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر عصا مارا
اُس سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہوئے اور عیسیٰ علیہ السلام نے مُردہ کو زندہ کیا اس قسم کا کوئی معجزہ تو بھی دکھا تو ہم تیرا ایمان لائیں
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تم کیا معجزہ چاہتے ہو وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ صفا نام جو پہاڑ ہو یہ تیری دعا سے سونے
کا ہو جائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ معجزہ ظاہر ہو جائے تو میرا ایمان لاؤ گے سب نے ایمان لانے کا عہد کیا اور

سخت قسمیں کھا کر عہد پکا کیا کہ اگر یہ معجزہ ہمیں دکھا تو موحدوں کی طرح ہم بھی تیری متابعت کریں معالم میں لکھا ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کرنے میں مشغول ہوئے اور ساتھ ہی جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور پیغام الٰہی لائے کہ ہم تیری دعا سے یہ پہاڑ سونیکا کئے دیتے ہیں مگر ہماری عادت اور مشیت اس بات پر جاری ہوئی ہو کہ امتیں جب انبیا سے اُنکی نبوت پر کوئی علامت اور معجزہ چاہیں اور وہ معجزہ ظاہر ہو جائے اور اپنا عہد پورا نہ کریں تو ہلاک کر یعنی الاعذاب ہم اُنپر بھیجتے ہیں اگر تمھیں یہ خواہش ہو تو یہ معجزہ ہم ظاہر کر دیں مگر اُس معجزہ کے پیچھے عذاب لگا ہوا ہی اور اگر چاہو چھوڑ دو تاکہ وہ توبہ کریں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری بات اختیار فرمائی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ اور قسم کھائی اُنھوں نے ساتھ خدا کے جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ جو اُنکی سب قسموں سے زیادہ سخت قسم ہو کہ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ اگر آئے اُنکے پاس نشانی اور معجزہ جو وہ طلب کرتے ہیں تو لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ضرور ضرور ایمان لائیں ساتھ اُسکے قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ کہہ سوا اسکے نہیں کہ آیتیں یعنی نبوت کی نشانیاں کہ معجزات ہیں عِنْدَ اللّٰهِ پاس اللہ کے ہیں اور وہ جو معجزہ ظاہر کرنا چاہے اُسپر قادر ہو وَمَا يُشْعِرُكُمْ اور کس چیز نے جاننے والا کیا تمھیں اے مومنو اُس چیز کا جو کافروں سے صادر ہوگی اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ تحقیق کہ اگر معجزے آئیں اُنکے پاس اور وہ اُنھیں مشاہدہ کریں تو لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ نہ ایمان لائینگے وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ اور پھیرتے ہیں ہم اُنکے دلوں کو تصدیق سے وَاَبْصَارَهُمْ اور اُنکی نظروں کو راہ حق دیکھنے سے تو وہ ایمان نہیں لاتے ہیں آخر میں كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ جیسا کہ ایمان نہ لائے وہ ساتھ اُس چیز کے جو معجزات میں سے ظاہر ہوئی اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار جیسے شق قمر وغیرہ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ع اور چھوڑتے ہیں ہم اُنھیں تاکہ اپنی بے راہی میں سرگشتہ اور حیران رہیں

ع ۱۳ الجزء الثامن

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اور اگر ہم اُتارتے اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ طرف اُن کافروں کے فرشتوں کو جیسا کہ وہ کہتے ہیں لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ[1] وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى اور اگر بات کرتے ساتھ اُنکے مردے جیسا کہ وہ درخواست کرتے ہیں کہ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَا[2] وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ اور اگر جمع کرتے ہم اوپر اُنکے كُلَّ شَيْءٍ سب چیزیں جو دنیا میں ہیں قُبُلًا گروہ گروہ تاکہ وحدت الٰہی اور نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گواہی دیں مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا تو نہ تھے اور نہ ہیں وہ کہ ایمان لائیں اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ چاہے اللہ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہت کافر يَجْهَلُوْنَ ○ نہیں جانتے ہیں کہ اگر سب معجزے اُنھیں دکھائے جائیں تو بھی وہ ایمان نہ لائینگے وَكَذٰلِكَ اور جس طرح اے محمد لوگ تمھارے دشمن ہیں اُسی طرح جَعَلْنَا کیا ہم نے لِكُلِّ نَبِيٍّ واسطے ہر پیغمبر کے عَدُوًّا ایک دشمن شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ شیطان آدمی اور جن سے شیطان آدمی کے کافر ہیں کہ شیطان کی طرح رحمت الٰہی سے دور ہیں يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ وسوسہ ڈالتے ہیں بعضے اُنکے یعنی شیاطین جن اِلٰى بَعْضٍ واسطے بعض کے اُنہیں سے یعنی شیطان آدمی کو وسوسہ دلاتے ہیں اور خبر دیتے ہیں بعضے جن جن کو اور بعضے آدمی آدمی کو زُخْرُفَ الْقَوْلِ جھوٹ بات بنائی ہوئی کی غُرُوْرًا واسطے فریب کے وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ اور اگر چاہتا رب تیرا اُنکا ایمان تو مَا فَعَلُوْهُ نہ کرتے دشمنی پیغمبروں کے ساتھ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○ پس چھوڑ دے اُنھیں اور اُس جھوٹ کو جو وہ افترا کرتے ہیں اور یہاں سے معلوم ہوا کہ بے اصل رنگین باتوں میں شیطان کا وسوسہ خلق کے فریب دینے کو ہو وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اور اس واسطے کہ میل کریں اُسکی طرف اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ دل اُن لوگوں کے جو لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے وَلِيَرْضَوْهُ اور واسطے اسکے کہ پسند کریں اُسے وَلِيَقْتَرِفُوْا اور

---

[1] کیوں نہ اُتارے گئے ہم پر فرشتے ۱۲ [2] پھیر لاؤ ہمارے پاس باپ دادا ہمارے کو ۱۲

اسواسطے کہ حاصل کریں مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ جو کچھ حاصل کرنیوالے ہیں گناہوں سے اَفَغَيْرَ اللّٰهِ کہو تم اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ کیا پھر سوا خدا کے اَبْتَغِيْ حَكَمًا چاہوں میں کسی کو کہ حکم کرے درمیان میرے اور تمہارے وَّهُوَ الَّذِيْٓ اور
وہ ہو وہ کہ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ اُتارا اُسنے تمہاری طرف قرآن کو مُفَصَّلًا ؕ تفصیل کیا گیا حق اور باطل ہیں وَالَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ اور وہ لوگ دی ہی ہم نے جنھیں کتاب جیسے یہود و نصاریٰ کے علما يَعْلَمُوْنَ جانتے ہیں اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ
یہ کہ قرآن اُتارا گیا ہی مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے بِالْحَقِّ ساتھ راستی اور درستی کے فَلَا تَكُوْنَنَّ پس نہو تو یہ
خطاب جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی اور مُراد اُمت ہی یا ہر ایک یعنی جب قرآن کی حقیت پر دلیلیں ظاہر ہوئیں
تو نہو تم مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ شک کرنے والوں میں سے وَتَمَّتْ اور تمام ہوئی كَلِمَتُ رَبِّكَ دلیل تیرے رب کی توحید
اور نبوت کے بیان میں صِدْقًا سچائی کی راہ سے خبروں اور وعدوں میں وَّعَدْلًا ؕ اور عدالت کی رو سے فیصلوں اور حکموں
میں لَا مُبَدِّلَ نہیں ہی کوئی بدلنے والا لِكَلِمٰتِهٖ ۚ اُسکی خبروں اور حکموں کو جیسے کہ توریت کی آیتیں بدل ڈالیں اس واسطے
کہ حق تعالیٰ تبدیل سے قرآن کی حفاظت کا وعدہ فرماتا ہی کہ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ[1] وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ ہی سننے والا سب کی باتیں الْعَلِيْمُ ۝
جاننے والا سب کے بھید وَاِنْ تُطِعْ اور اگر کہا مانے گا تو اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اکثر اُن لوگوں کا جو روے زمین پر ہیں
یعنی کافر اور جاہل لوگ اور بعضوں نے کہا کہ زمین سے مکہ کی زمین مُراد ہی یعنی اگر اہل مکہ میں سے اکثر کا تو مطیع ہو تو يُضِلُّوْكَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ گمراہ کردیں گے تجھے اُس راہ سے جو خدا کی طرف پہونچتی ہی اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ پیروی نہیں کرتے یہ
گروہ اِلَّا الظَّنَّ مگر اپنے گمان کی اور اُنکا گمان یہ تھا کہ اُنکے باپ حق پر ہیں وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اور نہیں ہیں وہ مگر
جھوٹ لگاتے ہیں خدا کو مُردار کی حلت اور بحائر کی تحریم اور خدا کی طرف فرزند کو منسوب کرنے اور خدا کی عبادت میں شریک پکڑنے
کے باب میں اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بیشک رب تیرا بڑا جاننے والا ہی مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ اُس شخص کو جو بھٹک جاتا ہی
اُسکی راہ سے وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ بڑا جاننے والا ہی بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ ساتھ راہ پانے والوں کے فَكُلُوْا پس کھاؤ مِمَّا ذُكِرَ
اسْمُ اللّٰهِ اُس چیز میں سے کہ لیا گیا ہی نام اللہ کا عَلَيْهِ اُسپر ذبح کرتے وقت اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝
ساتھ اُسکی آیتوں کے اور اُن باتوں کے جو حلال اور حرام کے باب میں اُسنے کہی ہیں ایمان لائے وَمَا لَكُمْ اور کیا ہی تمھیں اَلَّا تَاْكُلُوْا
یہ کہ نہ کھاؤ مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اُس چیز میں سے کہ لیا گیا ہو نام اللہ کا اُسپر ذبح کرتے وقت وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ اور تحقیق
کہ تفصیل کر دی اُسمیں اللہ نے اور بیان کر دیا واسطے تمہارے مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ وہ چیز جو حرام کر دیگئی ہی تم پر بکر نے مجہول کا صیغہ پڑھا
ہے اُسکا ترجمہ یہ ہوا اور حفص نے معروف پڑھا ہی یعنی بیان کی اللہ نے وہ چیز جو حرام کی تم پر اور اُسکی تفصیل اس آیت میں مذکور ہی حُرِّمَتْ
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ آخر تک اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ مگر وہ چیز کہ بے بس ہو گئے ہو اور محتاج ہوئے ہو اِلَيْهِ ؕ طرف اُس کے حرام
چیزوں میں سے کہ وہ بھی ضرورت کے وقت حلال ہی وَاِنَّ كَثِيْرًا اور تحقیق کہ بہت لوگ لَّيُضِلُّوْنَ البتہ گمراہ کرتے ہیں
خلق کو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے میں بِاَهْوَآئِهِمْ بسبب اپنی خواہشوں کے بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ بسبب بے علمی کے یعنے
اُسپر کوئی دلیل نہیں رکھتے اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا هُوَ اَعْلَمُ وہ ہی بڑا جاننے والا بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝ اُن

[1] تحقیق کہ ہم واسطے قرآن کے نگاہبان ہیں ۱۲

لوگوں کے جو حد سے گذر نے والے ہیں وَذَرُوْا اور چھوڑ دو ظَاهِرَ الْاِثْمِ ظاہر گناہ وَبَاطِنَهٗ اور باطن اسکا یعنی سب گناہ چھوڑ دو اسواسطے کہ گناہ یا ظاہر ہوتے ہیں باطن اور بعضوں نے یہ تفسیر کی ہو کہ محرم عورتوں سے نکاح نہ کرو اور زنا کی طرف مائل نہو اور بعضے مفسرین اس بات پر ہیں کہ ظاہر گناہ وہ ہیں جو ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاے ظاہری سے کرتے ہیں اور باطن گناہ وہ ہیں جو دل میں خیال کرتے ہیں اور حقائق سلمی میں لکھا ہو کہ ظاہر اثم دنیا کی نعمتیں طلب کرنا ہے اور باطن اثم عقبیٰ کی نعمتوں کی رغبت کرنا اسواسطے کہ یہ دونوں حضرت مولیٰ سے باز رہنے کا سبب ہوتی ہیں یا گناہ ظاہر نفس کے حظ ہیں اور باطن قلب کے حظ یا ظاہر ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاے ظاہری سے اُن چیزوں کی طرف میل کرنا جنکی خواہش نفس کو ہو اور گناہ باطن نفس کی خواہشوں کی آرزو دل میں کرنا یا ظاہر وہ ہو جس کی اطلاع خلق کو ہو جائے اور باطن وہ ہو جو بندہ اور خدا ہی کے درمیان رہے اور حقیقت امر یہ ہے کہ گناہ ظاہر وہ بُرے کام اور بُری باتیں ہیں جو اعضائے ظاہری سے ہوتی ہیں اور گناہ باطن فاسد عقیدے اور بُرے ارادے ہیں اور بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ جس طرح آدمی کا ایک ظاہر ہو یعنی بدن جسمانی اور ایک باطن ہو یعنی دل روحانی اسی طرح گناہ کا بھی ایک ظاہر ہو اور وہ قول اور فعل خلاف شرع موافق طبع ہو اور ایک باطن ہو کہ صفات حیوانی ہیں اور اوصاف سبعی و شیطانی تو حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ اعمال شرع کر کے افعال طبع چھوڑ دو اور اخلاق ملکی اور ربانی اختیار کر کے اخلاق ذمیمہ نفسانی سے باز رہو اور امام قشیری قدس سرہ کہتے ہیں کہ جب حق تعالےٰ نے ظاہری اور باطنی نعمتیں تجھے عطا فرمائیں کہ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً[1] تو یہاں فرماتا ہو وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ یعنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کا شکر ظاہری اور باطنی گناہ چھوڑ دینا ہو اور عذاب دوزخ سے نفوس کا نجات پانا گناہ ظاہری چھوڑ دینے کا نتیجہ ہو اور محرومی کی عقوبت اور مصیبت سے قلوب کا چھوٹ جانا گناہ باطنی ترک کرنے کا ثمرہ ہو **بیت**

ظاہر و باطن خود پاک کن از لوثِ گناہ تا از ان صورت و معنیِ تو پاکیزہ شود

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ بیشک وہ لوگ جو کماتے ہیں گناہ ظاہر و باطن سَيُجْزَوْنَ قریب ہو کہ جزا دیے جائیں بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ؁ بسبب اُس چیز کے کہ ہیں کماتے لکھا ہو کہ عرب کے مشرک جو مُردار کو حلال جانتے تھے اُنھوں نے پوچھا کہ اے محمد جو بکری مرجاتی ہو اُسے مار ڈالنے والا کون شخص ہو آپ نے فرمایا کہ اُس کا پیدا کرنے والا کون ہو یعنی جو اُسکا پیدا کرنے والا ہے وہی مار ڈالنے والا ہے مشرک بولے کہ بڑے تعجب کی بات ہو کہ جس بکری کو تو اور تیرے یار مار ڈالتے ہیں اور شکاری جانور ہلاک کرتے ہیں وہ تو حلال اور پاک ہو اور جس بکری کو خدا مار ڈالتا ہو وہ حرام اور ناپاک ہو اس بات سے مسلمانوں کے دلوں میں وسوسہ اور خطرہ پیدا ہوا جنکا ایمان ضعیف تھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَاْكُلُوْا اور نہ کھاؤ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اُس جانوروں میں سے جس پر نہیں لیا گیا نام اللہ کا اُسے ذبح کرنے کے ساتھ امام احمد حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ اُس جانور کو حرام جانتے ہیں جس پر ذبح کرنے کے وقت خدا کا نام لینا ترک ہوا ہو عمداً خواہ سہواً اور امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اُس کے خلاف یہ بات کہتے ہیں کہ مسلمان کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہو اگرچہ ذبح کرتے وقت اُس نے اللہ کا نام نہ لیا ہو اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالےٰ سہواً اور قصداً نام الٰہی نہ لینے میں فرق کرتے ہیں اُنکے نزدیک اگر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام قصداً نہ لیا تو ذبیحہ حرام ہو اور اگر سہواً نہ لیا تو حلال ہو وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ اور بیشک اُسکا کھانا گناہ ہو یعنی وہ جانور جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام عمداً نہ لیا گیا وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ

[1] اور پوری کیں تم پر اپنی نعمتیں ظاہر اور باطن وہ نعمتیں ۱۲

اور تحقیق کہ شیاطین لَيُوحُونَ البتہ وسوسہ ڈالتے ہیں اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ اپنے دوستوں کو دلوں میں کہ وہ دوست کافر ہیں لِيُجَادِلُوكُمْ
تاکہ تمھارے ساتھ جھگڑا کریں کہ جو بکری تم خود مار ڈالتے ہو اُسے کھاتے ہو اور جو خدا مار ڈالتا ہے اُسے نہیں کھاتے ہو وَاِنْ
اَطَعْتُمُوْهُمْ اور اگر تم اے مسلمانو اُنکی اطاعت کروگے حرام کو حلال ٹھہرا لینے میں تو اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ۝ بیشک تم مشرک ع ۱۴ ۱۱
ہو جاؤ گے اسواسطے کہ دوسرے کی اطاعت کے واسطے حکم خدا چھوڑ دینا شرک ہے اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا کیا وہ شخص جو تھا مردہ
کفر یا جہالت یا ضلالت کے سبب سے فَاَحْيَيْنٰهُ پھر زندہ کر دیا ہم نے اُسے اسلام یا علم یا ہدایت کی وجہ سے وَجَعَلْنَا لَهٗ
نُوْرًا اور دیا ہم نے اُسے نور دلیلوں کے سبب سے تاکہ حق اور باطل میں تمیز کرلے يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ چلتا ہے اس نور
کے سبب سے لوگوں میں سیدھی راہ پس ایسا آدمی ہوگا یعنی نہوگا كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ مثل اُس شخص کے جس کی کیفیت یہ ہے
کہ وہ تاریکی میں پڑا ہے لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا نہیں ہے نکلنے والا اُس سے كَذٰلِكَ جس طرح مسلمان کے دل میں ایمان آراستہ کیا
اسی طرح زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ زینت دیگئی ہے واسطے کافروں کے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝ جو کچھ کرتے ہیں وہ عبادت بتوں کی
یہ آیت حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوجہل لعنۃ اللہ تعالیٰ کی شان میں نازل ہوئی اُسوقت جب ابوجہل نے جہالت اور جرأت کی وجہ
سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بے ادبی کی تھی کہ اُسکا ذکر لائق شان نبوت اور قابل استماع مخلصان امت نہیں ہے
اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اُس دن شکار کو گئے تھے جب پھر کر آئے اور ابوجہل کی جہالت اور جرأت کا حال اُن سے بیان
کیا گیا تو غصہ میں اُس ناپاک بیباک کے سر پر گئے اور اُس کے سر پر کمان ماری اور زبان سے کلمۂ شہادت کہا تو نور اسلام سے
زندہ تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں اور کفر کی تاریکیوں میں گرفتار ابوجہل ہے اور بعضے مفسروں نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوجہل لعین کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ یہ دونوں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا رسانی میں مصروف
تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ ان دونوں میں ایک کا اسلام عزیز کر آپ کی دعا حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے حق میں قبول ہوئی اس صورت میں صاحب نور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ ہیں اور ظلمت کا مقید ابوجہل اور محققوں نے
کہا ہے کہ موت خواہش نفس کے سبب سے ہے اور حیات محبت الٰہی کے باعث سے یا موت محرومی کے سبب سے ہے اور حیات معرفت کے
باعث سے اور کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ معرفت کے سبب سے جو حیات ہوتی ہے وہ اور ہے اور حیات بشریت اور ہے اور اہل عالم حیات بشریت
سے زندہ ہیں اور اولیا حیات معرفت سے ایک دن ہوگا کہ حیات بشریت تمام ہو جائیگی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ اور حیات معرفت ہرگز
ختم نہوگی فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً اور یہی مضمون ہے کہ اَلْمُؤْمِنُ حَیٌّ فِی الدَّارَیْنِ بیت

نمیرد ہر کرا جانش تو باشی | خوشا جانے کہ جانانش تو باشی

شاہ کرمانی قدس سرہٗ نے یہ آیت پڑھی کہ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ اور کہا کہ اس حیات کی تین علامتیں ہیں خلق عزلت حق تعالیٰ
کے ساتھ خلوت اور ہمیشہ زبان اور دل سے ذکر کرنا اور اس مضمون کو نظم فرمایا رباعی

در روئے خلائق در صحبت مکشائے | بیباش بخلی متوجہ بخدائے

غافل مشو از ذوق دل و ذکر زبان | تا زندۂ جاوید شوی در دو سرائے

لہ ہر جان چکھنے والی موت کی ہے ۱۲ سے پھر البتہ ضرور زندہ کرتے ہیں ہم اُسے زندگی پاکیزہ کر کے ۱۲ سے مومن زندہ ہے دو جہان میں ۱۲

وَكَذٰلِكَ اور جسطرح مکہ میں بڑے بڑے گناہگار ہیں اسی طرح جَعَلْنَا پیدا کئے ہیں ہمنے فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ ہر بستی میں
اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا بڑے کہ گناہگار اُس بستی کے ہیں یا کیا ہم نے ہر بستی اور ہر شہر کے بڑوں کو وہاں کا گناہگار لِيَمْكُرُوْا
فِيْهَا ؕ تاکہ مکر کریں اُس موضع میں اور وہاں کے لوگوں کو ایمان سے باز رکھیں جسطرح رؤساء مکہ نے چار راہوں پر لوگ مقرر رکھے
ہیں کہ حج کے موسم میں جو کوئی آتا ہو اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال پوچھتا ہو تو کہدیتے ہیں کہ ساحر اور شاعر اور کاہن ہو
اور ایسی باتیں جو چاہتے ہیں کہدیتے ہیں وَمَا يَمْكُرُوْنَ اور مکر نہیں کرتے یہ کافر اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ مگر اپنی ذاتوں کے
ساتھ اسواسطے کہ اُنکے مکر کا وبال اُنھیں پر پڑنیوالا ہو وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور نہیں جانتے ہیں کہ مکر کا وبال مکر کرنے والے ہی پر پڑتا ہو
وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ لکھا ہو کہ ابوجہل اور اُسکے مطیع لوگ کہتے تھے کہ عبد مناف کی اولاد جو شرف رکھتی ہو اُس میں ہم بھی شریک ہیں
اب جو وہ بات کہتے ہیں کہ ہم میں ایک پیغمبر ہو کہ اُس پر وحی آتی ہو تو جب تک ہم پر بھی وحی نہ آئے ہم راضی نہ ہونگے تو حق تعالے نے
یہ آیت نازل فرمائی وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ اور جب آتی ہو کفار قریش کے پاس کوئی آیت قرآن میں سے یا کوئی معجزہ نبی
آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے اثبات میں قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ تو کہتے ہیں کہ ایمان نہیں لاتے ہم اس آیت پر
یا معجزہ پر حَتّٰى نُؤْتٰى تاوقتیکہ دئیے ہیں مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ مانند اُس چیز کے کہ دئیے گئے ہیں رُسُلُ اللّٰهِ ؔ رسول اللہ کے یعنی وقف لازم
وحی اور کتاب ہم پر بھی نازل ہو جیسے کہ رسولوں پر نازل ہوتی ہو امام ثعلبی کہتے ہیں کہ رُسُلُ اللّٰهِ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مراد ہیں جیسے کہ یٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ میں لفظ جمع کے ساتھ اُنھی کی طرف خطاب ہو اور یہ تعظیم کی راہ سے ہو شرح معارف میں لکھا ہو کہ جب تک
حق تعالیٰ نے سب انبیا علیہم السّلام کے خصائل اور شمائل حضرت سید الانبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا میں جمع نہیں کئے حضرت کو آیت
یٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ کے ساتھ خطاب نہیں فرمایا مصرع ہرچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؎ تبیان میں لکھا ہو کہ ولید بن مغیرہ نے حضرت رسالت
پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اگر نبوت حق ہو تو میں تجھ سے زیادہ نبوت کا سزاوار ہوں اسواسطے کہ سن میں تجھ سے بڑا اور مال میں
زیادہ ہوں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نبوت سن اور مال سے نہیں بلکہ فضل اور کمال سے ہو اَللّٰهُ اَعْلَمُ اللہ خوب جانتا ہو حَيْثُ يَجْعَلُ
رِسَالَتَهٗ ؕ وہ جگہ جہاں رکھتا ہو رسالت اپنی سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا قریب ہو کہ پہونچے اُن لوگوں کو جو مجرم ہوئے کفر کے سبب سے وقف منزل
صَغَارٌ ذلت اور رسوائی عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک اللہ کے وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ اور عذاب سخت بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝
بسبب اسکے کہ تھے مکر کرتے ساتھ مسلمانوں کے اور بُرا کہتے تھے اُنکے حق میں فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ پھر جسے چاہتا ہو اللہ اَنْ
يَّهْدِيَهٗ یہ کہ اُسے راہ دکھائے اور راہ حق پہنچائے يَشْرَحْ صَدْرَهٗ کھول دیتا ہو دل اُسکا لِلْاِسْلَامِ ۚ واسطے قبول کرنے اسلام
کے وَمَنْ يُّرِدْ اور جسے چاہتا ہو اَنْ يُّضِلَّهٗ یہ کہ گمراہ کردے اُسے اور ایمان کی راہ سے پھیر دے يَجْعَلْ صَدْرَهٗ
کر دیتا ہے دل اُسکا ضَيِّقًا تنگ حَرَجًا سخت ایسا کہ وہ نہیں مانتا اور حق بات سے انکار کرتا ہو كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ گویا کہ چڑھا جاتا
ہو فِي السَّمَآءِ ؕ آسمان میں یعنی حق بات ماننے سے بھاگتا ہو اور چاہتا ہو کہ آسمان پر چڑھ جاؤں اور یہ بہت دور بھاگنا ہو كَذٰلِكَ
جس طرح اللہ کافروں کا دل تنگ کرتا ہو اسی طرح يَجْعَلُ اللّٰهُ کرتا ہو اللہ الرِّجْسَ عذاب یا لعنت عَلَى الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ دلوں پر اُن لوگوں کے جو ایمان نہیں لاتے اور توحید کی تصدیق نہیں کرتے وَهٰذَا اور یہ اسلام صِرَاطُ رَبِّكَ

سلہ اور نہیں گھیرتا مکر بُرا مگر کرنے والوں کو ۱۲

راہ ہر پسند کی ہوئی تیرے رب کی مُسْتَقِيمًا سیدھی ہر اور اُسمیں کچھ کجی نہیں قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ تحقیق کہ بیان کیں ہم نے
آیتیں قرآن کی لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○ واسطے اُس گروہ کے جو نصیحت مانتے ہیں لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ واسطے ان نصیحت ماننے والوں
کے ہو بہشت عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک اُنکے رب کے وَهُوَ وَلِيُّهُمْ اور وہ اُنکی مدد کرنے والا ہو دنیا میں اور متولی ہو اُنکے ثواب کا
عقبےٰ میں بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ بسبب اُسکے کہ تھے کرتے کتاب اور رسول کی تصدیق وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ بکر نے نحشرہم پڑھا ہو یعنی
اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کرینگے ہم اُنھیں اور حفص نے یَحْشُرُهُمْ پڑھا ہو یعنی خدا جمع کریگا جن و انس کو جَمِيْعًا سب کو پھر کہیگا يٰمَعْشَرَ
الْجِنِّ اے گروہ جنوں کے قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ تحقیق کہ بہت پائے تم نے مِّنَ الْاِنْسِ ج آدمیوں میں سے کہ اغوا کرکے
تم نے اپنا طابع کرلیا وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ اور کہیں گے دوست شیطانوں کے مِّنَ الْاِنْسِ آدمیوں میں سے یعنی وہ لوگ جو شیطانوں
کے فرمانبردار ہوگئے کہ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ اے رب ہمارے فائدہ اُٹھایا بَعْضُنَا بِبَعْضٍ بعضوں نے ہم میں سے بعضے اوروں سے
جن سے آدمی کا فائدہ یہ ہو کہ آدمیوں کو نفس کی خواہشوں کی راہ بتائی اور آدمی سے جن کو یہ فائدہ ہو کہ آدمی اُنکے مطیع اور منقاد ہوگئے
امام ابو منصور ماتریدی نے کہا ہو کہ اُنکا فائدہ مند ہوتا یہ ہو کہ گناہ میں ایک دوسرے کے مددگار رہیں شیطان آدمیوں کو گناہ کی طرف
بلاتے ہیں اور آدمی شیطانوں کا بُلانا مان لیتے ہیں وَبَلَغْنَآ اور کہتے ہیں کہ اے اللہ فائدہ کو پہونچے ہم اَجَلَنَا الَّذِيْٓ
اَجَّلْتَ لَنَا ط اُس وقت کہ جو ہمارے واسطے تو نے مقرر کیا تھا مراد قبروں سے اُٹھنا ہو یعنی ہم مبعوث ہوئے اب ہمارا کیا حال ہوگا
قَالَ کہیگا اللہ کہ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ آگ ہے ٹھکانا تمھارا خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ حال یہ ہو کہ ہمیشہ رہوگے آگ میں اِلَّا مَا شَآءَ
اللّٰهُ مگر جو چاہی خدا کہ تمھیں آگ سے زمہریر میں بدل دے اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا حَكِيْمٌ حکمت والا ہو اُس بات
میں جو کچھ جن اور آدمیوں کے ساتھ وہ کریگا عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہو اُنکے اعمال اور احوال وَكَذٰلِكَ اور جس طرح چھوڑ دیتے
ہیں ہم کفار جن و انس کو اسیطرح نُوَلِّيْ مُسلط کرتے ہیں ہم بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بعضے ظالموں کو بعض پر دنیا میں یا چھوڑتے
ہیں ہم بعض کو بعض پر مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کتب آلہی میں سے ایک کتاب میں میں نے پڑھا ہو کہ نیست کرتا ہوں میں اپنے
دشمنوں کو اپنے دشمنوں سے اور پھر اُنھیں اپنے دوستوں سے اور مشہور یہ بات ہو کہ تولیت آخرت میں ہوگی یعنی ظالم جن و انس کو ہم
باہم چھوڑ دیں گے تاکہ اُنھیں معلوم ہوجائے کہ کوئی دوسرے کو نفع نہیں پہونچا سکتے اور یہ صورت واقع ہوگی بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ○ ع بسبب اُسکے جو وہ کمائی کرتے ہیں بُری گناہوں میں سے پھر حق تعالیٰ دوبارہ خطاب کرتا ہو ملامت کرنے کی راہ ع ۱۵ ۸
سے يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ کہ اے گروہ جنوں اور آدمیوں کے اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا تمھارے پاس نہیں آئے یعنی آئے رُسُلٌ
مِّنْكُمْ رسول تم میں سے اگرچہ پیغمبر آدمیوں کے سوا اور کسی جنس میں سے نہیں ہوئے مگر چونکہ آدمیوں کو جنوں کے ساتھ حق تعالےٰ
نے اس جگہ جمع کیا ہو تو خطاب درست اور صحیح ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ جن کی جنس میں سے بھی جنوں پر رسول مبعوث ہوئے ہیں
اور اکثر مفسر اس بات پر ہیں کہ جن کے رسولوں کو نُذُر کہتے ہیں اور وہ رسولوں کے رسول ہیں جنوں کی طرف جسطرح سات جنوں نے
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام اپنی قوم کو پہونچایا اور حق تعالیٰ اُنھیں کہتا ہو کہ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ بہر تقدیر حق تعالےٰ
فرماتا ہو کہ کیا نہیں آئے تمھارے پاس رسول کہ بُلاتے کیواسطے يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ بیان کرتے تھے تم پر اٰيٰتِيْ آیتیں ہماری

لہ پھر گئے وہ طرف اپنی قوم کے ڈراتے والے ۱۲

کتاب کی وَیُنذِرُونَکُمْ اور ڈراتے تھے تمھیں لِقَاءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا اُس دن کے دیکھنے سے کہ روز قیامت ہے قَالُوا
کہیں گے وہ جواب میں کہ شَھِدْنَا عَلٰٓی اَنْفُسِنَا گواہی دیتے ہیں ہم اپنے نفسوں پر یعنی ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم کافر تھے اور عذاب
کے لائق ہیں وَغَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اور حال یہ ہے کہ فریب دیا تھا اُنھیں زندگی دنیا نے یہاں تک کہ بعث و نشر سب وہ
بھول گئے اور جب میدان حشر میں آئے تو اپنے گناہوں کے مقر ہوئے وَشَھِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اور گواہی دی اُنھوں نے
اپنے نفسوں پر کہ اَنَّھُمْ کَانُوْا کٰفِرِیْنَ ۝ بیشک وہ تھے کافر ذٰلِکَ یہ رسولوں کا بھیجنا اَنْ لَّمْ یَکُنْ رَّبُّکَ واسطے
اسکے ہے کہ نہیں ہے پیدا کرنے والا تیرا مُھْلِکَ الْقُرٰی ہلاک کرنے والا دیہات اور شہروں کے رہنے والوں کو بِظُلْمٍ بسبب
اُس ظلم کے جو کرتے ہیں وَّاَھْلُھَا غٰفِلُوْنَ ۝ اور حال یہ ہے کہ دیہات اور شہر والے غافل ہوں یعنی کوئی پیغمبر اُنکے پاس نہ آیا ہو
اور اُنھیں خدا اور قیامت کی خبر نہ دی ہو بزرگوں نے کہا ہے کہ کسی قوم کا استیصال نہیں ہوتا مگر پہلے وعید بھیجکر اور اگر ایسا نہ ہو تو
اُنھیں حق تعالیٰ سے حجت پہونچے کہ لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِکَ یعنی کیوں نہ رسول بھیجا تو نے ہماری طرف کہ ہم پیروی کرتے
تیری آیتوں کی وَلِکُلٍّ دَرَجٰتٌ اور واسطے ہر ایک عمل کرنے والے کے درجے ہیں ثواب اور عذاب میں مِّمَّا عَمِلُوْا اُن عملوں
کے سبب سے جو کئے اُنھوں نے وَمَا رَبُّکَ اور نہیں ہے رب تیرا بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝ بے خبر اُس چیز سے جو لوگ کرتے
ہیں خیر اور شر وَرَبُّکَ الْغَنِیُّ اور رب تیرا بے نیاز ہے بندوں کی عبادت سے ذُو الرَّحْمَۃِ مہربان ہے اُنپر اور عبادت کی تکلیف اُنھی
کی تکمیل کے واسطے ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ بے نیاز ہے مطیعوں کی اطاعت سے اور مہربان ہے مجرموں اور عاصیوں پر اِنْ یَّشَاْ
یُذْھِبْکُمْ اگر چاہے تو لیجائے تمھیں یہ اہل مکہ کو وعید ہے وَیَسْتَخْلِفْ اور خلیفہ اور جانشین تمھارا کر دے مِنْۢ بَعْدِکُمْ پیچھے
تمھارے مَّا یَشَآءُ جسے چاہے اپنی مخلوق میں سے کَمَآ اَنْشَاَکُمْ جیسے پیدا کیا تمھیں مِّنْ ذُرِّیَّۃِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ۝ ذریت
سے قوم دوسری کے کہ تمھارے باپ تھے اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ تحقیق کہ جو کچھ وعدہ دیا ہے تمھیں قیامت اور اُس کے متعلقات کا لَاٰتٍ لا
البتہ ہونے والا ہے اور آنے والا ہے بیشک وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ اور نہیں ہو تم عاجز کرنے والے اپنے بعث اور حشر میں قُلْ
یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے قوم میری اس سے کفار قریش مراد ہیں عمل کرو عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اوپر حال اپنے
کے جو نہایت مرتبہ تمھارے تمکن اور استطاعت میں ہو یعنی اپنے کفر اور عداوت پر ہمیشہ رہو یہ امر تہدید ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے حال
پر رہو کہ اِنِّیْ عَامِلٌ تحقیق کہ میں بھی عمل کرنے والا ہوں تحمل اور بردباری کے ساتھ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانو تم مَنْ
تَکُوْنُ اُس شخص کو کہ ہوگی لَہٗ عَاقِبَۃُ الدَّارِ واسطے اُسکے عاقبت اچھی سرائے آخرت میں اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
تحقیق کہ نہ چھٹکارا پائیں گے ظالم یعنی کافر صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ اسی جلدی میں جان لو کہ دنیا کا حال کہاں پہونچتا ہے اور دولت
فلاح سے پہونچتی ہے اور دیکھو کہ شکستہ دل فقیروں کو بزرگی اور رحمت کے گھر میں کیونکر بلائیں گے اور اقبال مند سرداروں کو ندامت کے
قید خانہ میں کس طرح ہنکاتے ہیں قطعہ

باش تا گل یابی آنہارا کہ امروز اند جزو ۔۔۔ باش تا گل بینی آنہارا کہ امروز اند خار
تا کے از دار الغروری ساختن دار السرور ۔۔۔ تا کے از دار الفراری ساختن دار القرار

لکھا ہے کہ عرب کے مشرک اپنی کھیتیوں میں ایک خط کھینچتے اور آدھے میں خدا کے واسطے اور آدھے میں بتوں کیلئے نشان کر دیتے اور اسیطرح

چارپایوں کو بھی تقسیم کرتے بعضے اللہ کے واسطے اور بعضے بتوں کے لئے جو خدا کا حصّہ مقرر کرتے وہ مہمانوں اور فقیروں کو دیتے اور جو بتوں کے نام کا مقرر کرتے وہ بتخانوں کے خادموں کو بانٹ دیتے پھر اگر خدا کا حصہ بہتر ہوتا تو اُسے اپنے معبودوں کے حصّہ سے بدل لیتے اور اگر اُنکے معبودوں کا حصّہ اچھا ہوتا تو اُسے اپنے حال پر چھوڑتے اور اگر خدا کے حصّہ میں سے کچھ بتوں کے حصّہ میں پڑجاتا تو اُسے نہ نکالتے اور کہتے کہ خدا غنی ہو اسکی احتیاج نہیں رکھتا اور بتوں کے حصّہ میں سے کچھ خدا کے حصّہ میں اگر ملجاتا تو نکالکر پھر بتوں کے حصّہ میں ملادیتے اور کہتے کہ بُت تو فقیر اور محتاج ہیں اس حال سے خبر دیتا ہو اور فرماتا ہو کہ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اور مقرر کیا اُنھوں نے خدا کے واسطے مِمَّا ذَرَاَ اُس چیز میں سے جو خدا نے پیدا کی مِنَ الْحَرْثِ کھیتیوں وَالْاَنْعَامِ اور چارپایوں میں سے نَصِيْبًا ایک حصّہ اور بتوں کے واسطے ایک حصّہ فَقَالُوْا پھر کہا اُنھوں نے هٰذَا لِلّٰهِ یہ حصّہ خدا کے واسطے ہو بِزَعْمِهِمْ ساتھ دعوے باطل اور جھوٹ بات اپنی کے وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا اور یہ دوسرا حصّہ واسطے شریکوں ہمارے کے ہی یعنی اُنکے واسطے ہو جنھیں ہم نے خدا کا شریک بنایا ہو فَمَا كَانَ پھر وہ حصّہ جو ہو لِشُرَكَآئِهِمْ اُنکے بتوں کے واسطے اُنکے زعم میں فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ تو نہیں پہونچتا وہ طرف اللہ کے اور اُسمیں کچھ تصرف نہیں کرتے وَمَا كَانَ لِلّٰهِ اور جو حصّہ اللہ کے واسطے ہو فَهُوَ يَصِلُ تو وہ پہونچتا ہے اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ اُنکے بتوں کو یعنی بہتر چیز کو خدا کے حصّہ سے نکالکر بتوں کے نامزد کر دیتے ہیں سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ بُرا حکم ہو جو وہ کرتے ہیں وَكَذٰلِكَ اور جیسی یہ آرایش شیطان نے اس تقسیم میں کی ہو اسی طرح زَيَّنَ آراستہ کرتے ہیں لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ واسطے بہتوں کے مشرکوں میں سے قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ مار ڈالنا اُنکی اولاد کا شُرَكَآؤُهُمْ شریک اُنکے یعنی شیطان یا بتخانوں کے خادم آراستہ اور خوشنما کر دیتے ہیں مشرکوں کی اولاد کا قتل مشرکوں کی نظر میں لِيُرْدُوْهُمْ تاکہ ہلاک کریں اُنھیں یعنی گمراہ کر دیں وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ اور تاکہ پوشیدہ کریں اُنپر دِيْنَهُمْ اُنکے دین کو یعنی جس دین اسمٰعیل علیہ السّلام پر تھے اُسے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا اللہ تو مَا فَعَلُوْهُ نہ کرتے مشرک وہ جو اُنکے واسطے آراستہ اور خوشنما کرتے ہیں فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○ پس چھوڑ دے اُنھیں اُس جھوٹ اور افترا کے ساتھ جو وہ کرتے ہیں وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اور کہتے ہیں وہ کہ ہمارے معبودوں کا یہ حصّہ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ چارپائے اور کھیت حرام ہیں لَّا يَطْعَمُهَآ نہ کھائے اور نہ چکھے اُسے اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ مگر وہ شخص جسے ہم چاہیں یعنی بُت خانوں کے خادم اور ہر مرد اور عورت کو اُسمیں دخل نہ دیتے تھے بِزَعْمِهِمْ اپنے گمان میں بے دلیل کے وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا اور کہتے تھے کہ یہ چارپائے ہیں کہ حرام کی گئی ہو پیٹھ اُنکی بوجھ اور سواری کے واسطے یعنی بحائر اور سوائب اور حوامی وَاَنْعَامٌ اور دوسرے چارپائے ہیں کہ بتوں پر قربانی کے واسطے لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ نہیں یاد کرتے نام اللہ کا عَلَيْهَا اُنپر ذبح کرتے وقت بلکہ بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں افْتِرَآءً عَلَيْهِ اس بات میں افترا کرتے ہیں افترا خدا پر کہ کہتے ہیں یہ خدا نے فرمایا ہو سَيَجْزِيْهِمْ قریب ہو کہ جزا دے اُنھیں خدا بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ بسبب اُس چیز کے جو افترا کرتے ہیں وَقَالُوْا اور کہا اُنھوں نے مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ جو کچھ پیٹ میں ہو ان چارپایوں کے یعنی بحیرہ اور سائبہ کے پیٹ میں جو بچہ ہو خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا پاک اور حلال ہو واسطے ہمارے مردوں کے وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا اور حرام کیا گیا ہو اوپر ہماری عورتوں کے اگر زندہ پیدا ہو وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً اور اگر ہو مردار یعنی مردہ پیدا ہو فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ تو وہ سب یعنی مرد اور عورتیں اُسکے کھانے میں شریک رہیں سَيَجْزِيْهِمْ قریب ہو کہ جزا دے خدا وَصْفَهُمْ اُنکے وصف کو کہ خدا پر جھوٹ

باندھتے ہیں حلال اور حرام کرلینے میں اِنَّہٗ حَکِیْمٌ بیشک خدا حکمت والا ہو حلال اور حرام کردینے میں عَلِیْمٌ ۝ جاننے والا ہو
بندوں کی مصلحتیں حلال اور حرام ہونے میں قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ تحقیق کہ نقصان کیا اُن لوگوں نے کہ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَھُمْ
قتل کیا اپنی اولاد کو سَفَھًا بیوقوفی سے بِغَیْرِ عِلْمٍ ساتھ نادانی کے معالم میں لکھا ہے کہ ربیعہ اور مضر اور بعضے عرب
اپنی لڑکیوں کو قبر میں زندہ دفن کردیتے کہ ایسا نہو کہ چھٹپنے میں قید ہوجائیں اسواسطے کہ لوٹ مار عرب کے قبیلوں میں عام تھی اور
اگر بڑی ہوں تو بہت سا جہیز اور شادی کا ضروری اسباب چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُنھوں نے اولاد کو قتل کیا نادانی سے
وَحَرَّمُوْا اور حرام کرلی مَا رَزَقَھُمُ اللّٰہُ وہ چیز جو روزی دی اُنھیں اللہ نے یعنی بحائر اور سوائب وغیرہ افْتِرَآءً
عَلَی اللّٰہِ ط افترا کرکے اللہ پر قَدْ ضَلُّوْا تحقیق کہ کھو گئے راہ ضلالت میں وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ ۝ ع اور نہیں ہیں وہ راہ پانیوالے ربع ۱۱ ع
راہ حق وَھُوَ الَّذِیْٓ اور وہ ہو وہ جس نے تمھارے واسطے اَنْشَاَ پیدا کیے جَنّٰتٍ باغ انگور کے مَّعْرُوْشٰتٍ ٹٹیوں پر
چڑھائے ہوئے وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ اور بغیر چڑھائے ہوئے یعنی زمین پر پڑے ہوئے اور بعضوں نے کہا ہو کہ مَعْرُوْشَات
وہ ہیں جو لوگوں نے اپنے ہاتھ سے بٹھلائے ہوں اور غیر معروشات وہ ہیں جو پہاڑ اور جنگل میں خود اُگے ہوں وَّالنَّخْلَ
اور پیدا کیا خرمے کا درخت وَالزَّرْعَ اور کھیت جس سے دانے پیدا ہوں مُخْتَلِفًا اُکُلُہٗ حال یہ ہو کہ مختلف ہیں پھل ہر ایک کے
انمیں سے ہیئت اور کیفیت میں وَالزَّیْتُوْنَ اور زیتون کا درخت وَالرُّمَّانَ اور انار کا مُتَشَابِھًا حال یہ ہو کہ ایک دوسرے
کے مثل ہیں پتیاں اُس کی وَّغَیْرَ مُتَشَابِہٍ ط اور مشابہ نہیں ہیں اُسکے میووں کے مزے یعنی بعضے کھٹے ہیں بعضے میٹھے بعضے چاشنی دار
کُلُوْا مِنْ ثَمَرِہٖٓ کھاؤ میوے ہر ایک کے اِذَآ اَثْمَرَ جب پھل لائے اگرچہ کچا ہو وَاٰتُوْا حَقَّہٗ اور دو حق اُس میوے کا
یعنی تصدق کرو یَوْمَ حَصَادِہٖ ز جس دن کھیت کاٹو اور درخت گراؤ اور میوے چنو یہ اہتمام ہے صدقہ دینے اور دیر نہ کرنے میں
صحیح اور مشہور قول تو یہی ہو کہ اس سے صدقہ مراد ہے زکوٰۃ مفروضہ نہیں اسواسطے کہ زکوٰۃ مدینہ میں جاکر فرض ہوئی اور یہ آیت مکہ
میں نازل ہوئی اور بعضے کہتے ہیں اس سے زکوٰۃ مراد ہو اور یہ آیت مدینہ میں نازل ہوئی لکھا ہو کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کی ملک میں پانسو کے قریب خرمے کے درخت تھے اُنھوں نے اُسکے خرمے توڑے اور تصدق کردیے کچھ باقی نہ رکھے تو یہ آیت نازل
ہوئی وَلَا تُسْرِفُوْا ط اور حد سے نہ بڑھو صدقہ دینے میں یعنی جو کچھ ہو اُسے ایک ہی بار تصدق نہ کرو اور معالم میں یہ معنی لکھے ہیں کہ صدقہ
دینے سے منع نہ کرو یعنی حد سے نہ بڑھو بخل میں امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ اپنے نفس کو حظ حاصل ہونے کے واسطے جو کچھ تو خرچ
کرے سو اسراف اگرچہ تل کا ایک دانہ ہو اور جو کچھ خدا کے واسطے تو دے وہ اسراف نہیں ہو اگرچہ ہزار خزانے ہوں اِنَّہٗ تحقیق کہ خدا
لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ دوست نہیں رکھتا اسراف کرنے والوں کو یعنی اُنکے عمل کو پسند نہیں فرماتا وَمِنَ الْاَنْعَامِ اور وہ ہے
جس نے پیدا کیے چارپایوں میں سے حَمُوْلَۃً وہ جو بوجھ اُٹھائیں جیسے اونٹ بیل وغیرہ وَّفَرْشًا ط اور وہ جنھیں زمین پر پچھاڑیں
ذبح کرنے کو جیسے بکرا وغیرہ اور بعضوں نے کہا ہو کہ حمولہ بڑے چارپائے ہیں اور فرش چھوٹے کہ چھوٹے ہونے کی وجہ سے زمین کے
قریب ہیں فرش کی طرح کُلُوْا کھاؤ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ اُس چیز میں سے جو روزی دی تمھیں اللہ نے اور حلال کی تمیز وَلَا تَتَّبِعُوْا
اور نہ پیروی کرو خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط شیطان کے قدموں کی یعنی اُسکی راہ پر نہ چلو اور اُسکے کہنے سے حلال کو حرام نہ کرلو اِنَّہٗ لَکُمْ
بیشک واسطے تمھارے عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ دشمن ہو ظاہر ثَمٰنِیَۃَ اَزْوَاجٍ ج اور چارپایوں میں سے پیدا کیے آٹھ جوڑے جوڑا

اُسے کہتے ہیں جو اپنی جنس سے جفتی کرے تو نر مادہ کا جوڑا اور مادہ نر کا جوڑا اور دونوں کو بھی جوڑا کہتے ہیں مگر مراد وہ ہے جو ہم نے بیان کیا اور یہ آٹھ جوڑے آٹھ چار پائے ہیں ہر ایک دوسرے کا جوڑا مِنَ الضَّاْنِ اُسمیں سے جو روئیں رکھتے ہیں اور اُنھیں میش یعنی بھیڑ کہتے ہیں اثْنَيْنِ دو جوڑے ایک نر دوسری مادہ وَمِنَ الْمَعْزِ اور اُنمیں سے جو بال رکھتے ہیں اور اُنھیں بکرا کہتے ہیں اثْنَيْنِ ؕ دو جوڑے ایک نر دوسری مادہ قُلْ کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ کیا دو نر حرام کیے اللہ نے اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ یا دو مادائیں اُسمیں سے اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ یا اُسے حرام کیا کہ شامل ہیں اُسپر اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ بچّہ دان دو مادہ کے جو پیٹ میں ہو وہ مادہ ہو یا نر نَبِّئُوْنِيْ خبر دو مجھے بِعِلْمٍ ساتھ امر معلوم کے جو اس بات پر دلالت کرے کہ خدا نے کسے حرام کیا ہو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ۙ اگر ہو تم سچے کہ حرام کرنے کا حکم اُسکے پاس سے ہو وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ اور اونٹ سے دو جوڑے نر اور مادہ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ اور گائے سے بھی اسی طرح دو جوڑے قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ کیا دونوں نر اونٹ اور گائے میں سے حرام کیے اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ یا دونوں مادائیں اُنمیں سے اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ یا اُسے حرام کیا کہ لیا ہو جسے اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ بچہ دانوں دونوں ماداؤں کے اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ یا تھے تم حاضر اور مشاہدہ کرنے والے اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ اُسوقت جب حکم کیا خدا نے تمھیں اُسے حرام کرنے کا یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ عوف بن مالک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بولا کہ اے محمدؐ جو کچھ ہمارے باپ دادا نے حرام کیا تھا وہ تو نے حلال کر لیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ تمھارے باپ دادے نے حرام کیا تھا وہ حرام نہیں ہوتا عوف بولا کہ وہ خدا نے حرام کیا ہو تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے آٹھ جوڑے کھانے اور نفع اُٹھانے کو پیدا کیے ہیں پھر انمیں سے بعض یعنے سائبہ اور بحیرہ اور وصیلہ اور حام کو تم حرام کہتے ہو یہ حرام ہونا نر ہونے کے سبب سے ہو یا مادہ ہونے کی وجہ سے عوف چپ ہوا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کہتے ہو کہ نر ہونے کے سببسے تحریم ہو تو سب نر حرام ہونا چاہیے اور اگر مادہ ہونے کی وجہ سے تحریم ہو تو سب ماداؤں کو چاہیے کہ حرام ہوں اور اگر تحریم اسوجہ سے ہو کہ رحم میں دونوں نر اور مادہ رہے ہیں تو چاہیے کہ سب حرام ہو جائیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عوف تو کیوں نہیں بولتا وہ بولا کہ تو بات کہہ تو میں سنوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے سامنے یہ آیت پڑھی فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون شخص ہے بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰى اُس آدمی سے جو افترا کرے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ پر جھوٹ اور اسکی طرف چیزوں کی تحریم اور تحلیل کو منسوب کرے لِيُضِلَّ النَّاسَ تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ بسبب بے علمی کے اس سے اُنکے بڑے مراد ہیں اسواسطے کہ اس کام کا مقرر کرنا انھیں سے متعلق ہے یا عمر بن یحییٰ مراد ہے کہ اس نے اس قاعدہ کی بنا ڈالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اُسے دوزخ میں دیکھا اور دوزخی اسکی آنتوں کی بدبو سے تکلیف میں تھے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ؑ ہدایت نہیں کرتا قوم ظالموں کو جو دین جاہلیت پر ع ۱۶
مضبوط ہیں مشرکوں نے جب یہ آیت سنی تو بولے کہ سب چار پائے حلال ہو گئے پھر حرام کون جانور ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّاۤ اَجِدُ نہیں پاتا ہوں میں فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ اُس چیز میں جو وحی بھیجی گئی میری طرف مُحَرَّمًا وہ چیز جو حرام کی گئی ہو عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ کھانے والے پر کہ کھاتا ہو اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً مگر وہ کہ ہو مردار اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا یا خون ڈالا ہوا اس سے وہ خون مراد ہے جو ذبح کے وقت مذبوح کی رگوں سے بہے یا زندگی میں نکلے اور کلیجی اور تلی اسمیں داخل

نہیں اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ یا گوشت سور کا اور جو کچھ اُسمیں سے آدمی کھا سکے فَاِنَّهٗ رِجْسٌ پس تحقیق کہ وہ نجس ہی اَوْ فِسْقًا یا مارا ہوا فسق کے ساتھ اور یہ وہ چارپایہ ہی کہ اُهِلَّ پکارا گیا لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج واسطے غیر خدا کے اُسکی گردن مارتے وقت یعنی جس جانور کو غیر خدا کے نام پر قتل کیا ہو اور اُسے حق تعالیٰ نے فسق فرمایا اسواسطے کہ اس عمل کے سبب سے فاسق ہو جاتے ہیں فَمَنِ اضْطُرَّ پھر جو شخص بے بسی میں پڑا ہو غَيْرَ بَاغٍ جبر کرنے والا ہو اپنے ایسے بے بس پر وَّلَا عَادٍ اور نہ حد سے گذرنے والا کھانے میں ضرورت سے زیادہ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ پس بیشک رب تیرا بخشنے والا ہی اُس سے مواخذہ نہ کریگا جو بقدر ضرورت حرام چیزوں میں سے کھائے رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی کہ بے بس لوگوں کو اسکی اجازت دیتا ہی وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا اور اُن لوگوں پر جو یہود ہیں حَرَّمْنَا حرام کیا ہم نے كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ج ہر جانور جو ناخن والا ہو جیسے شیر اور درندے اور پرند اور بعضوں نے کہا ہے کہ جسکے چونچ اور سُم ہوں وہ سب اسمیں داخل ہیں اور معالم میں لکھا ہے کہ اونٹ اور شتر مرغ اور بط مراد ہی کہ یہود پر حرام تھے وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ اور گائے بکری میں سے حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ حرام کیں ہم نے اُنپر شُحُوْمَهُمَآ چربیاں اُنکی جو اُنکے اندر ہوں جیسے گردہ وغیرہ کی چربی اِلَّا مَا حَمَلَتْ مگر وہ جو اُٹھائے ہوں ظُهُوْرُهُمَآ پیٹھیں اُنکی یعنی جو چربی اُنکی پیٹھ اور پسلیوں کے بھیتر یا باہر لپٹی ہو اَوِ الْحَوَايَآ یا جو چربی کہ لگی ہو اُنکی آنتوں میں اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ط یا جو چیز لپٹ رہی ہو ساتھ ہڈی کے جیسے دُم اور کان کی چربی اور ہڈی کا گودا ذٰلِكَ یہ چیزیں حرام کر دینا جَزَيْنٰهُمْ بدلا دیا تھا ہم نے یہود کو بِبَغْيِهِمْ ز بسبب اُنکے ظلم کے وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور تحقیق کہ ہم سچے ہیں سب چیزونکی خبر دینے میں فَاِنْ كَذَّبُوْكَ پھر اگر یہ تکذیب کریں تیری اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس چیز میں جو میں نے تجھے وحی بھیجی ہی فَقُلْ تو کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَّبُّكُمْ رب تمہارا ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ج صاحب بخشش بہت کا ہی کہ باوجود اس تکذیب کے تمھیں مہلت دیتا ہی اور عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ اور نہ پھیرا جائیگا عذاب اُسکا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ گروہ گناہگاروں سے جو تکذیب کرنے والے ہیں حاصل کلام یہ ہی کہ اگرچہ اب مہلت ہی مگر پھر سہولت نہوگی سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا قریب ہی کہ کہیں وہ لوگ جنھوں نے شرک کیا ہی اور اس آیت میں قرآن کا اعجاز ظاہر ہی کہ جو بات وقوع میں نہ آئی تھی اُسکی پیشین گوئی کی اور یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرکوں نے کہا کہ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہتا خدا تو مَآ اَشْرَكْنَا نہ شرک کرتے ہم وَلَآ اٰبَآؤُنَا اور نہ باپ دادا ہمارے وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ اور نہ حرام کرتے ہم کوئی چیز یعنی اُس نے ان چیزوں کے حرام کرنے کا حکم کیا كَذٰلِكَ جیسے یہ تکذیب جو تیری قوم کرتی ہی اسی طرح كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ تکذیب کی اُن لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ط یہاں تک کہ چکھا اُنھوں نے یعنی پایا اُنھوں نے عذاب ہمارا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ کہہ کہ کیا ہی تمھارے پاس مِّنْ عِلْمٍ کوئی امر معلوم کہ اُسے اپنی بات پر دلیل لاؤ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ط پھر نکالو اُسے اور ظاہر کرو اُسکو ہمارے واسطے اِنْ تَتَّبِعُوْنَ نہیں پیروی کرتے ہو تم اپنی باتوں میں اِلَّا الظَّنَّ مگر گمان اور سمجھ اپنی کی وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝ اور نہیں ہو تم مگر ایسے لوگ کہ جھوٹ بولتے ہو قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر تمھارے پاس اپنی بات پر کچھ دلیل نہیں فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ط تو اللہ کے پاس ہی دلیل پہونچی ہوئی کمال صحت کو فَلَوْ شَآءَ پھر اگر چاہتا خدا تو لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ البتہ ہدایت کر دیتا تم سب کو قُلْ هَلُمَّ کہہ کہ لاؤ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ گواہ اپنے وہ لوگ کہ گواہی دیں کہ

اَنَّ اللّٰہَ بیشک خدا نے حَرَّمَ ھٰذَا حرام کیا ہو یہ جنھیں تم حرام ٹھہراتے ہو چارپاے اور کھیت وغیرہ فَاِنْ شَھِدُوْا پھر اگر گواہی
دیں وہ آپ اپنے واسطے فَلَا تَشْھَدْ مَعَھُمْ تو نہ گواہی دے تو اُنکے ساتھ یعنی اُس گواہی میں تو اُنکی تصدیق نہ کرو وَلَا تَتَّبِعْ
اور پیروی نہ کر اَھْوَآءَ الَّذِیْنَ اُن لوگوں کی خواہشوں کی جنھوں نے عناد کی راہ سے کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا تکذیب کی ہو ہماری
آیتوں کی حلال اور حرام میں وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ اور پیروی نہ کر اُن لوگوں کی جو نہیں ایمان لاتے بِالْاٰخِرَۃِ ساتھ آخرت
کے یعنی بت پرست لوگ وَھُمْ بِرَبِّھِمْ اور وہ ساتھ اپنے رب کے یَعْدِلُوْنَ ۝ برابر کرتے ہیں بتوں کو قُلْ تَعَالَوْا کہہ ع ۱۸ ۶
کہ آؤ لوگو اور سنو کہ اَتْلُ پڑھوں میں مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ وہ چیز جو حرام کی ہو تمھارے رب نے تم پر یہ آیت اور اُسکے بعد
والی دو آیتیں محکمات کتاب میں سے ہیں کہ انکے احکام کسی شریعت میں منسوخ نہ تھے اور یہ دس حکم ہیں اوامر اور نواہی اُن میں سے پہلا
اَلَّا تُشْرِکُوْا یہ ہو کہ نہ شریک کرو بِہٖ شَیْئًا ساتھ خدا کے کسی چیز کو وَّبِالْوَالِدَیْنِ اور نیکی کرو ماں باپ سے اِحْسَانًا ج نیکی
کرکے تاویلات میں فرمایا ہو کہ توحید اور احسان والدین کو حق تعالیٰ نے ملا ہوا بیان فرمایا اسواسطے کہ ماں باپ وجود اور تربیت میں سبب
قریب ہیں اور دو واسطے ہیں کہ حق تعالیٰ نے اُنھیں اپنی صفت ایجاد و ربوبیت کے آثار اور انوار کا مظہر بنایا ہے وَلَا تَقْتُلُوْٓا
اَوْلَادَکُمْ اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو مِّنْ اِمْلَاقٍ ط فقیری اور محتاجی کے خوف سے نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ ہم روزی دیتے ہیں
تمھیں وَاِیَّاھُمْ ج اور اُنھیں چونکہ تمھاری اولاد کا رزق ہمارے ذمّہ ہے تمھارے نہیں کہ تم کیوں اُنکے قتل ناحق کے مرتکب ہوتے ہو
وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ اور نہ قریب جاؤ یعنی مرتکب نہ ہو بُرے کاموں کے اور بعضوں نے کہا ہو کہ فواحش زنا ہو اور اس سے پہلے
جو باتیں ہوتی ہیں عرب کے بڑے لوگ آدمیوں سے چھپاکر زنا کرتے تھے اور اوباش اور بیباک لوگ کھلم کھلا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ زنا کے
قریب نہ جاؤ مَا ظَھَرَ مِنْھَا جو ظاہر ہو اُس سے وَمَا بَطَنَ ج اور جو پوشیدہ ہو اور بعضے مفسروں نے کہا ہو کہ مَا ظَھَرَ مِنْھَا شراب
ہو اور مَا بَطَنَ زنا ہو اور محققوں نے کہا ہو کہ مَا ظَھَرَ فعل ہو اور مَا بطن نیت ہو وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ اور نہ مار ڈالو اس جی کو
کہ حَرَّمَ اللّٰہُ حرام کیا خدا نے اُسے مار ڈالنا اِلَّا بِالْحَقِّ ط مگر حق پر کہ وہ قصاص ہو یا مرتد کو قتل کرنا یا زانی محصن کو سنگسار کرنا
ذٰلِکُمْ یہ چار نہی اور ایک امر وَصّٰکُمْ بِہٖ حکم کیا خدا نے تمھیں ساتھ اُسکے لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ تاکہ مگر دریافت کرلو اور
جان لو تم کہ یہ سیدھی راہ ہو وَلَا تَقْرَبُوْا اور نہ قریب جاؤ مَالَ الْیَتِیْمِ مال یتیم کے اور اُس میں تصرف نہ کرو اِلَّا بِالَّتِیْ
ھِیَ اَحْسَنُ مگر ساتھ ایسے کام کے کہ وہ بہتر ہو یعنی تلف ہونے سے بچاؤ اور اُسمیں تجارت کرو کہ وہ مال بڑھے اور اُسمیں سے
کھاؤ نہیں اور کسی کو نہ دو حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ ج یہانتک کہ پہونچے یتیم اپنی قوت کو یعنی بالغ ہو جائے وَاَوْفُوا الْکَیْلَ
اور پورا کرو ناپ کو ناپی جانے والی چیزوں میں وَالْمِیْزَانَ اور ترازو کو تولی جانے والی چیزوں میں بِالْقِسْطِ ج ساتھ عدل
اور مساوات کے یعنی کم نہ دو اور زیادہ نہ لو ینابیع میں لکھا ہو کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم اس بات
پر قادر نہیں ہیں کہ تول میں ترازو کی ڈنڈی دونوں طرف ایسی برابر ہو کہ بال برابر بھی نہ جھکے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ لَا نُکَلِّفُ
نَفْسًا نہیں تکلیف دیتے ہم کسی کو اِلَّا وُسْعَھَا ج مگر اُس چیز کی جو اُسکی وسعت اور قدرت ہو یعنی اگر ناپ اور تول میں بے تمھارے
قصد کے کمی واقع ہو اور تمھارا قصد پورا رکھنے کا ہو تو اس کمی کو ہم معاف کرینگے وَاِذَا قُلْتُمْ اور ایک حکم یہ ہے کہ جب بات
کہو تم حکم کرنے میں یا گواہی دو فَاعْدِلُوْا تو عدل اور انصاف کرو اُسمیں وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی ج اگرچہ ہو وہ شخص جسکے

واسطے حکم کردیا جس پر حکم کردیا جسکے واسطے گواہی دو یا جس پر گواہی دو قرابت والا وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا اور ساتھ عہد الٰہی کے
کہ احکام شرع کا ادا کرنا ہو یا جو نذر مانو وفا کرو ذٰلِكُمْ یہ تین امر اور ایک نہی وَصّٰىكُمْ بِهٖ حکم کیا تم کو خدا نے اُسکا لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ۝ شاید کہ تم نصیحت مانو وَاَنَّ هٰذَا اور تم پر میں پڑھتا ہوں دسواں حکم اور وہ یہ ہو کہ یہ جو کچھ مذکور ہوا ہو اس سورت
میں توحید کی دلیلیں اور نبوت کا اثبات اور شریعت کا بیان صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا راہ میری سیدھی راہ جنت تک فَاتَّبِعُوْهُ ج پس
متابعت اور پیروی کرو اس راہ کی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ اور پیروی نہ کرو راہوں پراگندہ اور مختلف دینوں کی فَتَفَرَّقَ بِكُمْ
پھر وہ راہیں جدا کردینگی اور دور ڈالدینگی عَنْ سَبِيْلِهٖ ط راہ حق سے ذٰلِكُمْ یہ پیروی تمھاری وَصّٰىكُمْ بِهٖ حکم کیا ہو خدا نے
اُسکی حفاظت کا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ شاید کہ بچو تم گمراہی سے اور دوری حق سے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے
ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے واسطے ایک خط کھینچا پھر فرمایا کہ ہٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ یہ سیدھا خط خدا کی راہ ہو پھر اُسکے
داہنے بائیں آپ نے بہت سے خط کھینچے کہ یہ راہیں ہیں ان راہوں میں سے ہر راہ پر ایک شیطان متعین ہو کہ لوگوں کو اُس راہ کی طرف بُلاتا ہو
پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ وَاَنَّ ہٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ راہ معین نہیں ہوتی مگر کسی شروع اور نہایت کے بیچ میں اور عارف
جانتا ہو کہ سب کی ابتدا کس سے ہو اور سبھوں کی ابتدا کس کی طرف ہو اور شیخ صدرالدین قونوی قدس سرہ نے اعجاز البیان میں فرمایا ہے
کہ سب چیزوں کو حق تعالیٰ کا گھیرے ہونا ثابت ہو وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اور وہ احاطۂ حق یا وجودی ہو یا علمی ساتھ اختلاف افعال و اقوال کے
منتہا ہر راہ کا اور غایت ہر سالک کا وہی ہوگا جیسا کہ اُس نے خود فرمایا صِرَاطِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اَلَا اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ

رباعی
هر جا قدمے زدیم در کوے تو بود — هر گوشه که رفتیم هیاهوے تو بود
گفتیم مگر سوے دگر راہے هست — هر راه که دیدیم همه سوے تو بود

ثُمَّ پھر پڑھا اُنپر وہ کہ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو توریت تَمَامًا واسطے پورا کرنے کرامت اور
نعمت کے عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ اوپر اُس شخص کے جو خوب قیام کرے اُسکے احکام پر وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ اور واسطے بیان ہر
چیز کے جو کام آئے دین میں تفصیل کے طور پر وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اور صاحب ہدایت اور بخشش کی ہو لَعَلَّهُمْ شاید کہ بنی اسرائیل ع ۱۹
بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ واسطے ملاقات رب اپنے کے یا اُس سے جزا ملنے کا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان لائیں وَهٰذَا كِتٰبٌ اور یہ قرآن کتاب
ہو اَنْزَلْنٰهُ کہ نازل کی ہم نے وہ کتاب مُبٰرَكٌ بڑے نفع کی فَاتَّبِعُوْهُ پس پیروی کرو اُسکی وَاتَّقُوْا اور ڈرو اُسکی مخالفت سے
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ شاید کہ تم پر رحمت کریں اُسکی متابعت کے سبب سے اَنْ تَقُوْلُوْٓا اور اُتاری ہم نے یہ کتاب تاکہ نہ کہو تم
اے گروہ عرب کہ اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ سوا اسکے نہیں کہ نازل کی گئی کتاب عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ اوپر دو گروہ کے مِنْ قَبْلِنَا ص
پہلے ہم سے یعنی یہود اور نصاریٰ پر وَاِنْ كُنَّا اور تحقیق کہ ہیں ہم عَنْ دِرَاسَتِهِمْ پڑھنے اُنکے سے اپنی کتاب لَغٰفِلِيْنَ ۝ بیخبر
یعنی ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا پڑھتے ہیں اسواسطے کہ وہ کتاب ہماری زبان میں نہیں ہو اَوْ تَقُوْلُوْا اور اسواسطے کہ نہ کہو لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ
اگر بھیجی ہوتی عَلَيْنَا الْكِتٰبُ ہم پر کتاب جیسے یہود و نصاریٰ پر لَكُنَّآ اَهْدٰى البتہ ہوتے ہم بہت راہ پانے والے
مِنْهُمْ ج اُن سے فَقَدْ جَآءَكُمْ پھر تحقیق کہ آئی تمھارے پاس بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ دلیل بہت کھلی ہوئی تمھارے رب کے

لہ اور اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہی ۱۲ ۵ۓ راہ اللہ کی ایسا اللہ کہ واسطے اُس کے ہو وہ چیز کہ بیچ آسمانوں کے اور وہ چیز کہ بیچ زمین کے ہو آگاہ ہو جا کہ طرف اللہ کے پھرتے ہیں سب کام ۱۲

پاس سے یعنی قرآن کہ تمھاری زبان میں اُترا وَهُدًى اور ہدایت کرنے والا کہ جو کوئی اس کی پیروی کریگا اپنے مقصد اور مقصود کو پہونچے گا وَّرَحْمَةٌ ۚ اور رحمت مسلمانوں کے واسطے اور یہ تینوں صفتیں قرآن میں ہیں اور بَيِّنَةٌ کو گواہ کے معنی پر بھی کہتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ اسواسطے کہا کہ آپ اُمت کے گواہ ہیں اور ہدایت اور رحمت بھی آپ ہی ہیں یعنی صاحب ہدایت ورحمت ہیں مسلمانوں کے واسطے فَمَنْ أَظْلَمُ پھر کون شخص ہے بڑا ظالم مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ اُس شخص سے جو جھوٹ جانے خدا کی آیتوں کو وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ اور پھر رہے اُس سے سَنَجْزِي الَّذِينَ قریب ہے کہ جزا دیں ہم اُن لوگوں کو جو يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا پھر رہتے ہیں ہماری آیتوں سے سُوءَ الْعَذَابِ ساتھ شدت عذاب کے یا اُس عذاب کے جو سب عذابوں سے بدتر ہو بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ ۝ بسبب اسکے کہ تھے پھر رہتے تھے قرآن اور اُسکے احکام سے هَلْ يَنْظُرُونَ کیا انتظار کرتے ہیں اہل مکہ یعنی منتظر نہیں ہیں پیغمبر اور قرآن کی تکذیب کے بعد إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ مگر یہ کہ آئیں فرشتے اُنکی روح قبض کرنے یا نازل ہوں اُن پر عذاب کے فرشتے أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ یا آئے حکم رب تیرے کا اُنکے عذاب کے واسطے یا اُسکی آیتوں کی تمامی کے لیے ان آیتوں سے علامات قیامت مراد ہیں اور وہ بہت ہیں اُن بڑے واقعوں میں سے دجّال اور دابۃ الارض کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اُترنا اور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اور یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا ہے أَوْ يَأْتِيَ یا یہ کہ آئیں بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ بعضی نشانیاں تیرے رب کی جو قیامت قائم کرنے کو اُس نے مقرر کی ہیں يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ جس دن آئیں گی بعضی نشانیاں تیرے رب کی کہ اکثر مفسروں کے قول پر مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا ہے اور جس رات کی فجر کو آفتاب مغرب سے نکلے گا وہ رات بڑی ہوگی اور اُسکی درازی تہجد اور ورد وظائف پڑھنے والوں کو معلوم ہوگی جب اوراد سے فارغ ہونگے تو صبح کے منتظر رہیں گے اور صبح نہ ہوگی تو وہ گمان اور شک میں پڑینگے اور پھر ورد و وظائف نئے سرے سے شروع کرینگے جب پھر تمام ہوگا اور صبح کے آثار ظاہر نہ ہوں گے تو وہ لوگ جانیں گے کہ غیب سے کوئی بڑا کام ظاہر ہوا چاہتا ہے وہ لوگ تضرع اور زاری اور استغفار میں مشغول ہوں گے یہاں تک کہ صبح کے آثار مغرب کی طرف نمایاں ہونگے اور آفتاب مغرب سے نکلے گا اُسمیں کچھ روشنی نہوگی اور تمام خلق اُسے دیکھے گی اور جب بڑی نشانی ظاہر ہوجائے گی تو غیب عین ہوجائے گا اور اُسوقت کا ایمان اضطراری ہوگا تو اسی سبب سے لَا يَنْفَعُ نہ فائدہ کریگا نَفْسًا کسی کو إِيمَانُهَا ایمان اُسکا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ نہ تھا کہ ایمان لایا ہو مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے اور آج ایمان لاتا ہے أَوْ كَسَبَتْ یا نہ تھا کہ اُس نے کمائی کی ہوتی فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ اپنے ایمان میں بھلائی یعنی نیک کام جو لوگ ایمان بے عمل کو معتبر نہیں کرتے یہی آیت اُنکی دلیل ہے اور جو لوگ ایمان کو بے عمل کے معتبر جانتے ہیں وہ اس حکم کو اُسی روز کے ساتھ خاص کرتے ہیں بعض مفسر کہتے ہیں کہ خیر سے اخلاص مراد ہے یعنی جس طرح کافر کا ایمان اُس دن فائدہ نہ کریگا اُسی طرح بے اخلاص آدمی یعنی منافق کا ایمان بھی اُس روز سود مند نہ ہوگا امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مغرب سے آفتاب نکلنے کے قبل جو شخص ایمان رکھتا ہوگا اور اُس نے خیر نہ کی ہوگی جب یہ نشانی دیکھ لیگا اور پھر خیر کریگا تو وہ خیر قبول نہ ہوگی معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ اُس دن نہ کافر کا ایمان مقبول ہے نہ فاسق کی توبہ اور اس قول کی تائید کرتا ہے وہ مضمون جو حدیث میں آیا ہے کہ توبہ منقطع نہوگی جبتک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے قُلِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ انْتَظِرُوا انتظار کرو ان نشانیوں کا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۝ تحقیق کہ ہم بھی ان نشانیوں کے منتظر ہیں اور جب یہ نشانیاں ظاہر ہوں تو افسوس ہے تم اور خوشی ہے ہم کو إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا بیشک جن لوگوں نے

پراگندہ کیا دِيْنَهُمْ دین اپنا کہ بعضے نبیوں اور بعضی کتابوں کا تو ایمان لائے اور بعضوں کے ساتھ کافر ہو گئے وَكَانُوْا شِيَعًا اور ہو گئے گروہ گروہ جیسے یہود کہ اکہتر فرقے تھے اور نصاریٰ کہ بہتر فرقے ہو گئے لَّسْتَ مِنْهُمْ نہیں ہے تو اُن کے قتال میں فِيْ شَيْءٍ ؕ کسی چیز میں یعنی جس وقت اُنکے ساتھ محاربہ نہیں ہو یہ آیت سیف سے منسوخ ہو اور بعضوں نے کہا کہ اس قوم سے اہل بدعت مراد ہیں اور اس صورت میں لست منھم فی شیٔ کے معنی یہ ہیں کہ تو ان سے بیزار ہے اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ نہیں ہو کام انکا مگر اِلَى اللّٰهِ خدا کے ساتھ ہو اگر چاہے اُنپر عذاب کرے اگر چاہے اس جہان میں مہلت دے اور آخرت میں عذاب کرے اور اگر چاہے تو توبہ کی توفیق دے ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دے اُنھیں قیامت کے دن بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے تھے دنیا میں مَنْ جَآءَ جو کوئی آئے بِالْحَسَنَةِ ساتھ نیکی کے یعنی نیکی کرے فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ تو واسطے اُسکے دس حصے ہیں مانند اُسکے یعنی دس نیکیاں امام ماتریدی کہتے ہیں کہ اس سے عدد کا تعین مراد نہیں ہو بلکہ دونے پر زیادتی ظاہر کرنا ہو اور بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ جو کوئی ایک نیکی کریگا اُسکے واسطے دس نیکیاں ہیں اُس ایک نیکی کے پہلے کہ وہ اُس ایک نیکی تک پہونچ سکا ایک نیکی عدم سے موجود کرنا دوسری اچھی ترکیب پر پیدا کرنا تیسری تربیت چوتھی رزق پانچویں رسولوں کو بھیجنا چھٹی کتابیں نازل کرنا ساتویں نیکیاں اور برائیاں بیان کر دینا آٹھویں توفیق نویں اخلاص دسویں نیکی قبول کرنا جب یہ دسوں نیکیاں نہ پیدا ہوں اُسوقت تک بندہ کوئی نیکی کرہی نہیں سکتا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو کوئی آئے ساتھ سیئہ کے یعنی بُرا کام کرے فَلَا يُجْزٰٓى پس جزا نہ دیا جائے گا اِلَّا مِثْلَهَا مگر مانند اُسکے یعنی ایک کے بدلے ایک وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ جو نیکی یا بدی والے ہیں ظلم نہ کیے جائیں گے ثواب کی کمی اور عذاب کی زیادتی کے سبب قُلْ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس قوم کو جنھوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا ہو کہ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ تحقیق کہ ہدایت کی مجھے میرے رب نے اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ طرف راہ راست کے دِيْنًا قِيَمًا یعنی دین مضبوط درست مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ کہ وہ ملت ابراہیم علیہ السلام کی ہو حَنِيْفًا ۚ حال یہ ہو کہ ابراہیم علیہ السلام سب دینوں سے اس دین کی طرف مائل تھے کہ وہ توحید خدا ہو وَمَا كَانَ اور نہ تھا ابراہیم مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مشرکوں میں سے یعنی بُت پرستوں اور یہود و نصاریٰ میں سے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ کہہ کہ بیشک نماز میری وَنُسُكِيْ اور قربانی میری یا میرا حج وَمَحْيَايَ اور زندگی میری یعنی میں جس کام پر ہوں زندگی میں وَمَمَاتِيْ اور وہ چیز جس پر میں مروں اور ایمان اور طاعت میں سے لِلّٰهِ سب واسطے خدا کے ہو جو رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رب ہو سب عالموں کا لَا شَرِيْكَ لَهٗ کوئی شریک نہیں واسطے اُسکے یعنی میں اپنی عبادت میں کسی کو اُسکا شریک نہیں کرتا ہوں بُت پرستوں کی طرح اور قربانی اُسی کے نام پر کرتا ہوں اُس کے غیر کے نام پر نہیں اور حج میں لبیک کہنے کے وقت اُسکے ساتھ اور کسی کو میں یاد نہیں کرتا اہل جاہلیت کے کہ کہتے تھے لبیک[1] لاشریک لک الا شریکا ہو لک اور کہا ہو کہ ان کلموں سے اپنے کو اور اپنے کاموں کو خدا کے سپرد کرتا ہو یعنی جو کچھ کرتا ہوں اور کہتا ہوں اور رکھتا ہوں خدا کے واسطے ہو وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ اور ساتھ اسکے حکم کیا گیا ہوں وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اور میں پہلا مسلمانوں کا ہوں اسواسطے کہ امت کے اسلام پر نبی کا اسلام مقدم ہوتا ہو لکھا ہو کہ جب کافروں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس امر میں مبالغہ کیا کہ ہمارے دین کی طرف رجوع کرو تو یہ آیت نازل ہوئی قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا سوا خدا کے اَبْغِيْ رَبًّا

[1] حاضر ہوں میں نہیں شریک ہو کوئی واسطے تیرے مگر ایک شریک کہ ہے وہ واسطے تیرے ۱۲

ڈھونڈھوں میں کوئی رب اور عبادت میں اُسے شریک کروں وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ط اور حال یہ ہو کہ خدا ہی پیدا کرنے والا سب چیزوں کا ہو تو ماسوا اُسکے مخلوق اور مربوب ہیں اور مربوب ربوبیت کے واسطے سزاوار نہیں ہوتا ہو وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اور نہیں کماتا کوئی نفس برائیوں میں سے اِلَّا عَلَيْهَا ج مگر وبال اُسکا اُسی پر ہوتا ہو ولید بن مغیرہ کہتا تھا اے عرب کے سردارو تم میری متابعت کرو اور تمہارے گناہ میری گردن پر ہیں تو حقتعالیٰ نے فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہ اُٹھائے گا کوئی اُٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى ج بوجھ اوروں کے گناہ کا یعنی ہر ایک اپنے ہی گناہ کا عذاب کھینچے گا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر تمہارے رب کی طرف ہو مَّرْجِعُكُمْ پھر جانا تمہارا فَيُنَبِّئُكُمْ پھر خبر دے گا تمھیں آخرت میں بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم اُسمیں تَخْتَلِفُوْنَ ○ اختلاف کرتے تھے دنیا میں اور وہ چیز امور دینیہ میں سے ہو اور اُسکا حق اور باطل ہونا تم پر ظاہر کر دیگا وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ اور وہ ہو وہ جس نے کہ کیا تمھیں اے آدمیو خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ جانشین زمین کا قوم بنی الجان کے بعد یا تمھیں اے امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگلی اُمتوں کا خلیفہ کیا وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ اور بلند کیا بعضے کو تم میں سے فَوْقَ بَعْضٍ اوپر بعض کے دَرَجٰتٍ درجوں میں بزرگی اور مالداری وغیرہ کے لِّيَبْلُوَكُمْ تاکہ آزمائے تمھیں فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ط بیچ اُس چیز کے جو دی ہو تمھیں یعنی جاہ و مال تاکہ مالداروں کا شکر اور فقیروں کا صبر کھل جائے اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا سَرِيْعُ الْعِقَابِ ز صلے جلدی عذاب کرنے والا ہو ناشکروں اور بے صبروں پر وَاِنَّهٗ اور بیشک وہ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ع البتہ بخشنے والا مہربان ہو شکر گزاروں او صابروں پر

نصف ۲۰ ع ۱۱

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ مِائَتَانِ وَّسِتُّ اٰيَاتٍ
سورۂ اعراف مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہو	اور یہ دو سو چھ آیتیں ہیں

اٰيَاتُهَا ۲۰۶ — رُكُوْعَاتُهَا ۲۴ — كَلِمَاتُهَا ۳۳۲۵ — حُرُوْفُهَا ۱۴۶۳۵

الٓمّٓصٓ ○ قرآن کا یا اس سورت کا نام ہو یا انمیں سے ہر ایک حرف اشارہ ہو خدا کے ناموں میں سے ایک نام کی طرف جیسے اِلٰہ اور لَطِیف اور مَلِک اور صَبُور یا ہر حرف کنایہ ہو ایک صفت سے جیسے اکرام لطف مجد صدق یا المص ایما ہو اَلْمُصَوِّر کی طرف یا بعضے حروف ناموں پر دلالت کرتے ہیں اور بعضے افعال پر تو اصل میں یوں ہو گا کہ اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَفْصِلُ یعنی میں خدا ہوں کہ جانتا ہوں اور بیان کرتا ہوں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں کہ حق کو باطل سے جدا کرتا ہوں اور تاویلات کاشی میں مذکور ہو کہ الف اشارہ ہو ذات احدیت کی طرف اور لام عبارت ہو ذات سے صفت علم کے ساتھ اور میم کنایہ ہو جامعیت سے کہ اُسے معنی محمدی کہتے ہیں اور صاد صورت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول یہ ہو کہ صاد جَبَلٌ بِمَكَّةَ عَلَيْهِ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ اس معنی کی طرف اشارہ کرتا ہو اور حقائق سلمی میں کہا ہو کہ الف ازل ہو اور لام ابد اور میم ازل اور ابد کا مابین اور صاد اشارہ ہو ہر متصل کے اتصال اور منفصل کے انفصال کی طرف اور حقیقت میں نہ اتصال کو مجال گنجایش ہو نہ انفصال کو محل نمائش ہو نظم

این چہ راہست این بروں از فصل و وصل — کاندروں نے فرع می گنجد نہ اصل
نے معانی نے عبارت نے عیان — نے اشارت نے حقائق نے بیاں
برترست اندرکات عقل و وہم — لاجرم گم گشت در وے فکر و فہم
چوں بکلی روے گفت وگوے نیست — ہیچکس را جز خموشی روے نیست

كِتٰبٌ اُنْزِلَ یہ کتاب ہو نازل کیگئی اِلَيْكَ طرف تیرے فَلَا يَكُنْ پس چاہیے کہ نہو فِيْ صَدْرِكَ تیرے سینہ میں

حَرَجٌ مِّنْهُ تنگی اُسکی تبلیغ سے یعنی چاہیئے کہ دل تنگ نہو پیغام الٰہی پہونچانے سے اور قوم کی تکذیب سے غمناک نہو کہ یہ کتاب تیرے اوپر نازل ہوئی ہو لِتُنْذِرَ بِهٖ تاکہ ڈرا تو ساتھ اُسکے کافروں کو وَذِكْرٰى اور تاکہ نصیحت کر تو نصیحت لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ مومنوں کو اِتَّبِعُوْا پیروی کرو تم اے مکلف لوگو مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ اُس چیز کی جو نازل کی گئی طرف تمھارے مِّنْ رَّبِّكُمْ رب تمھارے سے یعنی اوامر اور نواہی یاد رکھ کر قرآن کی متابعت کرو وَلَا تَتَّبِعُوْا اور پیروی نہ کرو مِنْ دُوْنِهٖٓ سوا کتاب الٰہی کے اَوْلِيَآءَ ۭ دوستوں کی متابعت کی اُس سے بُت مراد ہیں کہ کافر لوگ اُنھیں دوست رکھتے تھے یا شَیَاطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ مقصود ہیں کہ خلق کو گمراہی میں ڈالتے ہیں قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ تھوڑی سی نصیحت پکڑتے ہو جبکہ غیر حق کی متابعت کرتے ہو وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور بہت دیہات اور شہر والے کافر اور فاجر اَهْلَكْنٰهَا حکم کر دیا ہم نے اُنھیں ہلاک کرنے کا فَجَآءَهَا پھر آیا اُن دیہات اور شہر والوں پر بَاْسُنَا عذاب ہمارا بَيَاتًا رات کو جو غفلت اور سونے کا وقت ہے جیسے قوم لوط علیہ السلام پر اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ○ یا نازل ہوا اُنپر عذاب اور تھے وہ سوتے دوپہر کو جیسے قوم شعیب علیہ السّلام پر ان دو وقتوں کی تخصیص اس جہت سے ہو کہ یہ وقت آسائش اور استراحت کے ہیں انمیں عذاب کا نہ تصور ہوتا ہو نہ توقع ہوتی ہو جو بلا ناگہانی دفعۃً آجائے وہ بہت سخت ہوتی ہو جیسے نعمت غیر مترقب بہت خوب اور نہایت لذیذ اور مرغوب ہوتی ہو فَمَا كَانَ پھر نہ تھی دَعْوٰىهُمْ درخواست انکی اِذْ جَآءَهُمْ جبوقت کہ آیا اُنپر بَاْسُنَآ عذاب اور بلا ہماری اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہ کہ کہا اُنھوں نے اِنَّا كُنَّا بیشک تھے ہم ظٰلِمِيْنَ ○ ظالم اپنی جان پر کہ رسولوں کی تکذیب کی اُسوقت اپنے گناہ کا اقرار کر لینگے اور گمان اُنھیں یہ ہوگا کہ اپنے گناہوں کا اقرار عذاب سے نجات کا باعث ہوگا اور حال یہ ہو کہ عذاب کا نازل ہونا اور تکلیف طاعت کا اُٹھ جانا ساتھی ہیں تو نزول عذاب کے وقت توبہ استغفار کچھ مفید نہیں ہوتی اور حضرت یونس علیہ السلام کی قوم اس حکم سے مستثنیٰ ہو جیسا کہ آگے ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ فَلَنَسْئَلَنَّ پھر البتہ پوچھیں گے ہم قیامت کے دن الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ اُن لوگوں سے کہ بھیجے گئے ہیں جنکی طرف پیغمبر رسالت قبول کرنے اور رسولوں کو ماننے کا اُن سے سوال کیا جائیگا اور یہ سوال بھی ملامت اور عذاب ہے وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اور البتہ پوچھیں گے ہم بھیجے گیوں کو یعنی رسولوں سے کہ تم نے رسالت ادا کی اور حکم پہونچا دیے اور یہ سوال سرفرازی اور تکریم ہو اور بعض مفسروں نے کہا ہو کہ امتوں سے یہ سوال ہوگا کہ تم نے انبیا کی فرمانبرداری کی تھی اور انبیا سے استفسار ہوگا کہ تم نے امت پر مہربانی کی تھی فَلَنَقُصَّنَّ پھر البتہ بیان کرینگے ہم عَلَيْهِمْ رسولوں اور اُنکی اُمتوں پر اُنکی باتیں اور افعال بِعِلْمٍ اپنے علم کے ساتھ کہ ہم جان چکے تھے کہ ہر ایک نے کیا کیا ہو اور اُنکا کہا سنا کیا تھا وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ○ اور نہ تھے ہم غائب اور دور اور بیخبر اُنکے اقوال اور افعال سے وَالْوَزْنُ اور تولنا ہر ایک کے اعمال کا يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ ۚ اُسدن یعنی قیامت کے روز درست اور حق ہوتا ہو اور بعضوں نے کہا کہ نامۂ اعمال کو تولیں گے اُس ترازو میں کہ اُسکی ایک ڈنڈی اور دو پلے ہونگے اور سب خلائق اُسے دیکھیں گے اور یہ صورت فقط عدل و انصاف ظاہر کرنے کے واسطے ہو اور تبیان میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ترازو کی ڈنڈی کی درازی پچاس ہزار برس کی راہ ہو اور اسکے دونوں پلے میں سے ایک تو نور کا ہو اور ایک ظلمت کا نیکیوں کو نور کے پلے میں رکھیں گے اور گناہوں کو ظلمت کے پلے میں اور اُسکے دونوں پلے جیسے آسمان اور زمین فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ پھر جو کوئی بھاری ہوے اعمال تلے ہوے اُس کے اس تقدیر پر موازین جمع ہی موزون کی اور اگر میزان کی جمع کہیں تو وزن متعدد ہوسکتے اور

موزوں مختلف ہونے پر نظر ہوگی اور بہر حال ترازو کا بھاری ہونا طاعت کے سبب سے ہو اور جن لوگوں کی ترازو بھاری ہوگی فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہی فلاح اور نجات پانے والے ہیں وَمَنْ خَفَّتْ اور جو کوئی کہ ہلکے ہونگے مَوَازِيْنُهٗ اعمال تُلے ہوے اُنکے اور وہ ہلکا ہونا گناہ کے سبب سے ہوگا فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وہی لوگ ہیں کہ نقصان کیا اُنھوں نے اپنی جانوں کے حصّہ کا یعنی فطرت سلیم کہ اُنھوں نے ضایع کیا بِمَا كَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے بِاٰيٰتِنَا ساتھ کرنے ہماری آیتوں کے يَظْلِمُوْنَ ○ ظلم کرتے تھے یعنی تصدیق کی جگہ تکذیب کرتے تھے وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ اور تحقیق کہ قدرت دی ہم نے تمھیں اے آدمیو فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے مکانات سکونت اور کھیتوں کی جہت سے اور مفسروں نے کہا ہو کہ یہ خطاب قریش کے ساتھ ہو حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ تمھیں قدرت دی ہم نے زمین میں یہاں تک کہ سیر کرتے ہو شام اور یمن کی گرمی جاڑوں میں وَجَعَلْنَا لَكُمْ اور پیدا کیے ہم نے واسطے تمھارے فِيْهَا زمین میں مَعَايِشَ زندگی کے سبب کسب اور تجارتوں سے اور جو کچھ سبب وسعت معیشت ہو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ع تھوڑا شکر کرتے ہو باوجود تخصیص ایسی نعمت کے یا تم میں سے تھوڑے لوگ ہیں جو شکر گزاری کے مراسم پر قائم رہتے ہیں بیت

نعمت بسے و شکر گزارندہ اندکیست　　گویندۂ سپاس الٰہی زصد یکی ست

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ اور البتہ تحقیق کہ پیدا کیا ہم نے تمھیں تمھارے باپوں کے اصلاب میں ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ پھر صورتیں بنائیں ہم نے تمھاری تمھاری ماؤں کے ارحام میں یا پیدا کیں ہم نے تمھاری روحیں پھر تمھارے بدنوں کی تصویر بنائی یا پیدا کیا ہم نے تمھارے باپ آدم کو پھر تصویر بنائی تمھاری اُنکی پشت میں ثُمَّ قُلْنَا پھر کہا ہم نے لِلْمَلٰٓئِكَةِ واسطے فرشتوں کے کہ اسْجُدُوْا سجدہ کرو تم اور تحیت کا سجدہ لِاٰدَمَ ۖ واسطے آدم کے فَسَجَدُوْٓا پھر سجدہ کیا ملائکہ نے آدم کو فرمانبرداری کی راہ سے اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر ابلیس نے کہ وہ عجب اور حسد کی راہ سے لَمْ يَكُنْ نہ تھا مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ○ع سجدہ کرنے والوں میں سے آدم کو قَالَ کہا اللہ نے ابلیس کو مَا مَنَعَكَ کس چیز نے منع کیا تجھے اَلَّا تَسْجُدَ کہ نہ سجدہ کیا تو نے آدم کو اِذْ اَمَرْتُكَ جب حکم کیا میں نے تجھ کو اُسے سجدہ کرنے کا قَالَ کہا ابلیس نے کہ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ میں بہتر ہوں آدم سے یہ جواب معنی کی حیثیت سے ہو یعنی شیطان استعجاب کرتا ہو اس بات سے کہ مجھ ایسے کو وبسے کے سجدہ کا حکم کرتا ہو بس مانع یہ بات ہو کہ میں اُس سے بہتر ہوں خَلَقْتَنِيْ پیدا کیا تو نے مجھے مِنْ نَّارٍ آگ سے اور آگ جوہر لطیف علوی نورانی ہو وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ○ اور پیدا کیا تو نے آدم کو مٹی سے کہ جسم کثیف سفلی ظلمانی ہو ابلیس نے اس صورت میں مغالطہ کھایا کہ عنصر کے اعتبار سے فضیلت کا لحاظ کیا اور اگر فاعل کے اعتبار سے کہ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ[1] اُس سے عبارت ہے اور حقیقت کی نسبت سے کہ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ[2] اُس کی طرف اشارہ ہو دیکھتا تو اُسے معلوم ہو جاتا کہ بہتری اور بزرگی آدم ہی کو ہے اُسے نہیں نظم

زادمی ابلیس صورت دید و بس　　غافل از معنی شد آن مردود و خس
کہ چرا من خدمت این طین کنم　　صورتے را من لقب چون دین کنم
نیست صورت چشم را نیکو بمال　　تا ببینی شعشعہ نورِ جلال

اور آگ کے مٹی پر افضل ہونے میں بھی اُسکا قیاس نہ تھا اسواسطے کہ آگ خائن ہو جو کچھ اُسے دیجیے نیست کر دیتی ہو اور خاک

[1] واسطے اُس کے جسے پیدا کیا میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ۱۲　[2] پھونکی میں نے اُس میں اپنی روح میں سے ۱۲

امین ہے جو کچھ اُسے سپرد کریں اُسکی حفاظت کرتی ہے اور امین خائن سے بہتر ہے اور آگ متکبر اور سرکش ہے اور خاک متواضع اور بفروتن اور تواضع
تکبّر سے بہتر ہے خاک نقش کو قبول کرلیتی ہے جیسے آدم علیہ السلام نے نقش معرفت قبول کرلیا کَتَبَ فِی قُلُوبِہِمُ الایمان اور آگ نقش کو جلادیتی ہے
جیساکہ ابلیس نے نقش معرفت جلادیا فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ اور آگ پر خاک کی فضیلت کی وجہیں جواہر التفسیر میں مفصل مذکور ہیں قطعہ

صورت خاک ارچہ دارد تیرگی در ذات خود — نیک بنگر کز رہ معنی صفا اندر صفاست
ایں ہمہ خاک ست کاندر وصف او صاحبدلے — نکتۂ گفتست کز وے دیدۂ جاں را جلاست
جستن گوگرد احمر عمر ضائع کردن ست — روے بر خاک سیہ آور کہ یکسر کیمیاست

قَالَ کہا اللہ نے ابلیس کو کہ فَاهْبِطْ مِنْهَا پھر اُتر جا آسمان سے یا بہشت سے اور یہ حکم عذاب تھا اُسکے گناہ پر اور بعض مفسّروں نے یہ
معنی لکھے ہیں کہ مرتبہ بلند جو تجھے اس عبادت کی وجہ سے حاصل ہے جو تو نے کی تھی اُس مرتبہ سے تنزل کر ادنیٰ مرتبہ کی طرف اس معصیت کے سبب سے
جسکا تو مرتکب ہوا ہے فَمَا يَكُونُ لَكَ پس نہیں پہونچتا ہے اور نہیں روا ہے تجھے اَنْ تَتَكَبَّرَ یہ کہ تکبر کرے فِيهَا بیچ آسمان کے
اور تعظیم کرے تو ساتھ فرشتوں کے کہ سب خاشع اور مطیع ہیں یا یہ معنی ہیں کہ نہ چاہیے یہ بات کہ گناہ کرے تو بہشت میں کہ وہ طاعت اور عبادت
کرنے والوں کی جگہ ہے فَاخْرُجْ پھر تو نکل بہشت سے یا آسمان سے اِنَّكَ بیشک تو مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ○ ذلیلوں میں سے ہے اور ینابیع
میں لکھا ہے کہ اسکے یہ معنی ہیں کہ باہر ہو جا فرشتہ کی صورت سے اور فرشتوں میں نہ رہ پھر حق تعالیٰ نے شیطان کی صورت ایسی صورت سے بدل دی
جو سب صورتوں سے بدتر ہے قَالَ کہا ابلیس نے جب مسخ کردیا گیا اور رحمت الٰہی سے ناامید ہوا کہ اَنْظِرْنِيْٓ مہلت دے مجھے اِلٰى يَوْمِ
يُبْعَثُوْنَ ○ اُس دن تک کہ اُٹھائے جائیں آدمی قبروں سے یعنی روز قیامت تک قَالَ کہا اللہ نے اِنَّكَ تحقیق کہ تو مِنَ
الْمُنْظَرِيْنَ ○ مہلت دیے ہوؤں میں سے ہے ابلیس نے قیامت تک مہلت کا داعیہ رکھا یعنی اُس نے یہ چاہا کہ مرے حق تعالیٰ نے اُسکی
درخواست قبول فرمائی اور نفخۂ صعقہ تک اُسے امان دی جیساکہ دوسری جگہ فرماتا ہے اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ یعنی تو مہلت دیے
ہوؤں میں سے ہے روز وقت معلوم تک کہ نفخۂ صاعقہ پھونکنے کا وقت ہے یعنی تو گمراہ کرنے کا داعیہ رکھتا ہے جب تک اولاد آدم زندہ ہے میں نے
تجھے مہلت دی قَالَ کہا ابلیس نے کہ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ پس بسبب اسکے کہ بے نصیب کردیا تو نے مجھے اپنی رحمت سے لَاَقْعُدَنَّ
لَهُمْ ضرور بیٹھوں گا میں اولاد آدم کو باز رکھنے کے واسطے صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ تیری راہ پر کہ وہ سیدھی ہے یعنی دین اسلام اور اس بات کے
درپے رہونگا کہ اُنکی رہزنی کروں اور صراط مستقیم پر نہ چلنے دوں ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ پھر البتہ آؤنگا میں اُنکے پاس مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
اُنکے سامنے سے یعنی امر آخرت میں اور کہونگا کہ بعث و حشر اور بہشت و دوزخ کچھ بھی نہیں ہے وَمِنْ خَلْفِهِمْ اور اُنکے پیچھے سے یعنی قبل دنیا
سے اور دنیا کو اُنکی نظروں کے سامنے آراستہ کرونگا وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ اور آؤنگا میں اُنکے داہنے ہاتھ کی طرف سے یعنی حسنات کی جہت سے اور
اُنھیں عجب اور ریا میں ڈالوں گا وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ط اور اُنکے بائیں سے یعنی سیئات کی جہت سے اور سیئات کو اُنکے دلوں میں مزہ دار
کردونگا وَلَا تَجِدُ اور نہ پائے گا تو کہ خداوند ہے اَكْثَرَهُمْ اکثر اولاد آدم کو شٰكِرِيْنَ ○ شکر کرنے والا یعنی اکثر کافر ہوں گے کہ
نعمت دینے والے کو نہ پہچانیں گے قَالَ کہا اللہ نے ابلیس کو کہ اخْرُجْ مِنْهَا باہر نکل بہشت سے یا آسمان سے مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ط
ایسے حال میں کہ بُرا رہ اور عیب ناک راندہ ہوا دور کیا ہوا رحمت سے لَمَنْ تَبِعَكَ قسم خدا کی جو شخص پیروی کریگا تیری مِنْهُمْ اولاد آدم

سے لکھا اُن کے دلوں میں ایمان ۱۲ سے پس نافرمانی کی اپنے خدا کے حکم سے ۱۲

میں سے تو لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ضرور بھروں گا میں دوزخ کو مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ تم سب سے یعنی تجھ سے اور تیری پیروی کرنے والوں سے
وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اور کہا میں نے ابلیس کو بہشت سے نکالدینے کے بعد کہ اے آدم ساکن ہو اَنْتَ وَزَوْجُكَ تو اور جورو تیری کہ حوا
ہو الْجَنَّةَ جنت میں فَكُلَا پھر کھاؤ جنت کے میووں اور نعمتوں میں سے مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا جہاں سے چاہو یا جو چاہو
وَلَا تَقْرَبَا اور نہ نزدیک جاؤ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ اس قسم کے درخت کے کہ گیہوں ہو یا انگور اور نہ کھاؤ اُسمیں سے اور اگر کھالوگے
فَتَكُوْنَا تو ہو جاؤ گے مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظلم کرنے والوں میں سے اپنے نفس پر فَوَسْوَسَ پھر وسوسہ دیا لَهُمَا الشَّيْطٰنُ
واسطے آدم اور حوا کے شیطان نے لِيُبْدِيَ لَهُمَا تاکہ آخر کو ظاہر کردے واسطے اُنکے مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا جو کچھ چھپایا گیا تھا
اُن دونوں سے مِنْ سَوْاٰتِهِمَا شرمگاہوں اُنکی سے اور اہل بہشت میں اُنکی شرمگاہوں کو کوئی نہ دیکھتا تھا اور آدم اور حوا
علیہما السلام بھی باہم ایک دوسرے کی شرمگاہ نہ دیکھتے تھے اور مفسروں نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے ستر عورت کے واسطے ان دونوں کو
کپڑے پہنائے تھے ابلیس سمجھا کہ نافرمانی کے سبب سے وہ لباس اُن سے دور ہو جائیگا تو چاہا کہ اُنھیں پھنسائے تاکہ لباس اُن سے
اُتر جائے اور شرمگاہ کھُل جانے کی وجہ سے ملائکہ میں رسوا ہوں تو وسوسہ ڈالنا شروع کیا بعد اسکے کہ سانپ اور مور کی مدد سے چھپکر
بہشت میں آیا تھا اور کسی صورت سے وہاں آیا جیسا کہ قصص اور بڑی کتابوں میں مذکور ہے وَقَالَ اور کہا شیطان نے آدم اور حوا علیہما السلام
سے کہ مَا نَهٰكُمَا نہیں باز رکھا اور نہیں منع کیا تمھیں رَبُّكُمَا رب تمھارے نے عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ یہ درخت کھانے سے
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مگر یہ کہ ہو جاؤ تم مَلَكَيْنِ دو فرشتے علو منزلت یا حسن صورت یا غذا سے مستغنی ہونے میں اَوْ تَكُوْنَا یا
ہو جاؤ تم مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ بہشت میں ہمیشہ رہنے والوں میں سے یا زندوں میں سے کہ موت اُنکو نہ آئے جیسے کہ ملائکہ بہشت ہیں
اور یہ بات شیطان نے اسوجہ سے کہی کہ آدم علیہ السلام کے دل میں یہ گذرا تھا کہ بہشت کیا خوب آرام سے رہنے کی جگہ ہے کہ اسمیں ہمیشہ
رہنا چاہیئے اُسی خطرہ کے ساتھ شیطان نے وسوسہ بھی اُنکے دل میں ڈالا اور اسی جگہ سے محققوں نے کہا ہے کہ جو آرزو بے ذات
خداوند ہے وہ شیطان کے وسوسہ سے خالی نہیں ہوتی چونکہ باوجود اس وسوسہ کے آدم علیہ السلام وہ درخت کھانے میں تامل کرتے
تھے تو ابلیس نے اور تدبیر کی وَقَاسَمَهُمَآ اور قسم کھائی ابلیس نے آدم اور حوا علیہما السلام کے واسطے اور بولا کہ اِنِّيْ لَكُمَا
تحقیق کہ میں واسطے تم لوگوں کے لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ نصیحت کرنے والوں میں سے ہوں اور شفقت کی راہ سے کہتا ہوں
کہ اس درخت میں سے کھالو تاکہ مرو ہی نہیں آدم علیہ السلام نے خیال کیا کہ خدا کی جھوٹی قسم کوئی نہیں کھاتا اور اس قسم کے سبب سے
فریب میں آگئے فَدَلّٰىهُمَا پھر ابلیس نے کھینچ لیا اس قسم کے سبب سے اُنھیں اور بلند درجہ سے نیچے رتبہ پر ڈال دیا بِغُرُوْرٍ بسبب
فریب اور وسوسہ کے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ پھر جسوقت چکھا اُن دونوں نے اُس درخت کا میوہ جس کی ممانعت تھی تو فوراً اُس کی
عقوبت میں بَدَتْ لَهُمَا ظاہر ہو گئیں واسطے اُن دونوں کے سَوْاٰتُهُمَا شرمگاہیں اُنکی یعنی اُن کے بدن پر سے لباس
جاتا رہا کہ ہر ایک نے دوسرے کی شرمگاہ دیکھی لکھا ہے کہ اُن دونوں کے سوا اور کسی نے اُن کی شرمگاہ نہیں دیکھی اور وہ دونوں اُس
صورت سے شرمندہ اور منفعل ہوئے وَطَفِقَا اور ٹھہرے اور قصد کیا اُن دونوں نے درختوں کے پتوں کا يَخْصِفٰنِ چپکاتے تھے
ایک پتا دوسرے پتے پر اور رکھتے تھے عَلَيْهِمَا اپنی شرمگاہوں پر مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ بہشت کے درختوں کے پتوں میں سے
اور مشہور یہ ہے کہ انجیر کے پتے نلے اوپر باندھے کہ ازار کی صورت ہو گئی اور اپنی شرمگاہوں کو اُس سے چھپایا اور ادھر سے اُدھر بھاگنے لگے

وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اور پکارا اُنھیں اُنکے رب نے اَلَمْ اَنْهَكُمَا کیا نہیں منع کیا میں نے عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ یہ درخت کھانے
سے وَاَقُلْ لَّكُمَآ اور نہیں کہا تھا میں نے تم سے اور نہیں ڈرایا تھا میں نے کہ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا بیشک شیطان ہو واسطے تمھارے
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ دشمن ظاہر اور آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے جب اُس نے انکار کیا تو اُس کی عداوت سب ملائکہ پر ظاہر ہو گئی
تھی لکھا ہو کہ جب آدم علیہ السلام بھاگے تو حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا اَفِرَارٌ مِّنِّيْ یا آدم اے آدم مجھ سے بھاگتا ہے آدم علیہ السلام نے
عرض کی لَا یَا رَبِّ بَلْ حَيَاءً مِّنْكَ کہ نہیں یا رب بلکہ یہ بھاگنا تجھ سے حیا کے سبب سے ہو پھر آدم علیہ السلام نے اپنے گناہ کا اقرار کیا اور حق سبحانہ تعالےٰ
سے آرزو کے طور پر عرض کی قَالَا رَبَّنَا کہا اُن دونوں نے یعنی آدم اور حوا علیہما السلام نے کہ اے رب ہمارے ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ظلم
کیا ہم نے اپنی جانوں پر اس نا فرمانی کی وجہ سے وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا اور اگر نہ بخشے گا تو ہمارا گناہ وَتَرْحَمْنَا اور نہ رحم کریگا تو ہم پر
تو لَنَكُوْنَنَّ البتہ ہو جائیں گے ہم مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ نقصان پانے والوں میں سے قَالَ کہا اللہ نے آدم اور حوا اور سانپ
اور مور اور ابلیس کو کہ اهْبِطُوْا اُترجاؤ زمین پر بَعْضُكُمْ بعضے تم میں سے لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج واسطے بعض کے دشمن ہیں چنانچہ
آدمی اور سانپ اور مور اور شیطان سب ایک دوسرے کے دشمن ہیں وَلَكُمْ اور واسطے تمھارے فِي الْاَرْضِ زمین میں مُسْتَقَرٌّ قرارگاہ اور
آرام کی جگہ ہو وَّمَتَاعٌ اور فائدہ ہو اِلٰى حِيْنٍ ○ موت آنے کے وقت تک آدم علیہ السلام غمناک ہوئے اور سمجھے کہ دوبارہ جنت میں
نہ جائیں گے قَالَ کہا اللہ نے کہ فِيْهَا تَحْيَوْنَ زمین میں جیوگے تم وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ اور زمین میں مروگے تم وَمِنْهَا
تُخْرَجُوْنَ ○ع اور زمین سے نکالے جاؤگے تم حساب اور جزا کے واسطے آدم علیہ السلام نے اس خطاب کے مضمون سے جانا کہ ع ۲ ۱۵
پھر بہشت میں آئینگے يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ یہ خطاب عام ہو حقتعالیٰ آدم کی تمام اولاد سے کہتا ہو کہ قَدْ اَنْزَلْنَا تحقیق کہ بھیجا ہم نے عَلَيْكُمْ
تم پر لِبَاسًا لباس یعنی تمھارے واسطے لباس آسمانی تدبیروں اور آسمان سے نازل ہونے والے سببوں سے ہم نے پیدا کیا اور اسی قبیل
سے ہو یہ جو حقتعالیٰ نے فرمایا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ[1] پھر لباس کا فائدہ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ يُّوَارِيْ چھپاتا ہے وہ لباس سَوْاٰتِكُمْ
شرمگاہیں تمھاری وَرِيْشًا اور بھیجا ہم نے وہ لباس کہ اُس سے آرائش کرو اپنی کہا ہو کہ لباس وہ ہے جو شرمگاہ کو چھپائے اُس سے زیادہ
جو کپڑا ہو اُسے ریش کہتے ہیں اور تفسیر امام زاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لباس وہ ہو جو روئی کا ہو اور ریش ریشم اور اُون اور کتاں کا ہوتا
ہو اور بعضے مفسروں نے کہا کہ ریش گھر کا اسباب ہو وَلِبَاسُ التَّقْوٰى اور لباس تقویٰ یعنی جو لباس فروتنی کے واسطے پہنتے ہیں جیسے
کملی وغیرہ اور اُسے اور سخت اور موٹے کپڑے ذٰلِكَ خَيْرٌ یہ بہتر ہو نرم اور تکلفی لباس سے کہ جبر کرنے والے پہنتے ہیں اور بعضے مفسروں نے
کہا ہو کہ لباس تقویٰ یعنی لباس پرہیز لڑائی کے کپڑے ہیں جیسے زرہ وغیرہ کہ لڑنے والے تلوار نیزہ تیر کے اثر سے اُسکے سبب سے بچتے ہیں اور
محققوں کے نزدیک لباس تقویٰ طاعت ہے کہ آدمی کا عیب اس سے چھپتا ہے جیسے شرمگاہ کپڑے سے پوشیدہ ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا
کہ لباس التقویٰ عفت یا حیا یا خوف الٰہی یا راہ نیک لازم پکڑنا اور بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ لباس دو قسموں پر ہے ایک لباس فتوے اور
وہ حکم شریعت پر مفوض ہو اور دوسرا لباس تقویٰ اور وہ حکم حقیقت سے متعلق ہے لباس فتویٰ سے بھی بدن بہرہ ہے کہ اُس کا ستر عورت ہوتا
ہو اور لباس تقویٰ سے دل اور روح اور سر خفی سب بہرہ مند ہوتے ہیں اور ہر ایک کی ایک چیز اس سے پوشیدہ ہوتی ہے لباس فتوے
سے دل کا حصہ صدق ہو طلب مولیٰ میں اور اُس سے دنیا و ما فیہا کی طمع جو شرمگاہ ہے وہ چھپتی ہے اور لباس تقویٰ سے روح کا حظ حق سبحانہ

[1] اور نازل کیا واسطے تمھارے چارپایوں میں سے ۱۲

تعالیٰ کی محبت ہے اور اُس سے غیر مولیٰ کے ساتھ تعلق پوشیدہ ہوتا ہے اور سر کا نصیبہ اس لباس تقویٰ سے انوار لقا کا مشاہدہ ہے اور اُس سے ماسوی اللہ کو دیکھنے کی شرمگاہ چھپتی ہے اور خفی کا حصہ لباس تقویٰ سے ہویت حق کے ساتھ اُسکی بقا ہو اور اُس سے ہویت خلق پوشیدہ ہو جاتی ہے یعنی سب تعینات مضمحل اور پراگندہ ہو جاتے ہیں اور سر وجودات متکثرہ سے حجاب بیچ سے اٹھ جاتا ہے اور لمن الملک الیوم کا سر غرفہ وحدت قہاری پر جلوہ نما ہوتا ہے

نظم

ملک ملک اوست او خود مالک ست — غیر ذاتش کل شیٔ ہالک است
کل شیٔ ما خلا اللہ باطل[1] — انّ فضل اللہ غیم ہاطل[2]
ہالک آید پیش وجہش ہست نیست — ہستی اندر نیستی خود طرفہ ایست

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وہ فضل و رحمت الٰہی ہو کہ اُس سے آدمیوں کی شرمگاہیں چھپتی ہیں اور انہیں درخت کے پتے چپکانے سے مستغنی کر دیتا ہے لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور اس نعمت کی قدر جانیں يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اے بیٹو آدم کے لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ڈرتے رہو کہ نہ فتنہ میں ڈالدے تمھیں شیطان اور تمھارے ساتھ مکر نہ کرے اور تمھیں راہ حق سے بھٹکانہ دے كَمَآ اَخْرَجَ جیسے کہ نکالدیا اَبَوَيْكُمْ ماں باپ تمھارے کو مِّنَ الْجَنَّةِ جنت سے يَنْزِعُ عَنْهُمَا اُتار لیے اُن سے لِبَاسَهُمَا کپڑے اُنکے لِيُرِيَهُمَا تاکہ دکھاوے اُن دونوں میں سے ہر ایک کو سَوْاٰتِهِمَا شرمگاہیں اُنکی یعنی شیطان ہی کے سبب سے تمھارے ماں باپ برہنہ ہوگئے اور بہشت سے گر پڑے پھر تم بھی اُسکے مکر سے ڈرتے رہو اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ تحقیق کہ ابلیس دیکھتا ہو تمھیں هُوَ وَقَبِيْلُهٗ وہ اور لشکر اُسکا مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ایسی جگہ سے کہ تم اُسے نہیں دیکھتے ہو یعنی کمال رقت اور لطافت کی وجہ سے اُن کے اجسام تمھاری نظر میں نہیں آتے اور وہ غلظت اور کثافت کی وجہ سے تمھارے جسم دیکھتے ہیں تو ایسے دشمن سے ڈرنا بہت لازم ہو اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ تحقیق کہ کیا ہو ہم نے شیطانوں کو اَوْلِيَآءَ دوست لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ واسطے اُن لوگوں کے جو ایمان نہیں لاتے ہیں یعنی جنسیت اور مناسبت کی وجہ سے شیطانوں کو کافروں کا دوست ہم نے کر دیا ہے وَاِذَا فَعَلُوْا اور جب کرتے ہیں کافر اور مرتکب ہوتے ہیں فَاحِشَةً بُرے کام کے جیسے بت پرستی اور بحیرہ و سائبہ کی تحریم اور مثل اُن کے اور جب کوئی اُنھیں اس بُرے کام سے منع کرتا ہو تو قَالُوْا کہتے ہیں تقلید کی رو سے کہ وَجَدْنَا عَلَيْهَآ پایا ہے ہم نے اُس بُرے کام پر اٰبَآءَنَا اپنے باپوں کو وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا اور اللہ نے حکم کیا ہے ہمیں ساتھ اُس بُری بات کے قُلْ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ نہیں حکم کرتا ہو ساتھ بُری بات اور بُرے کام کے اسواسطے کہ سنت الٰہی یوں جاری ہوئی ہے کہ وہ حکم فرماتا ہو اچھی خصلتوں اور نیک اخلاق کا اَتَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہو تم عَلَى اللّٰهِ خدا پر افترا کی راہ سے مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ جو نہیں جانتے ہو تم کہ اُس نے فرمایا قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ کہہ کہ حکم کیا ہے میرے رب نے بِالْقِسْطِ ساتھ عدل اور راستی کے یا ساتھ توحید کے کہ سب راستیوں کی سردار ہو وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ اور سیدھے کرو منھ اپنے قبلہ کی طرف عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ نزدیک ہر وقت سجدہ کے باہر جگہ سجدہ کے سجدہ سے نماز مراد ہو یا یہ مراد ہو کہ توجہ کرو خدا کی عبادت کی طرف جب نماز کا وقت آئے نزدیک جس مسجد کے کہ ہو اور تاخیر نہ کرو اس جہت سے کہ اپنی مسجدوں میں پڑھ لو وَّادْعُوْهُ اور عبادت کرو خدا کی مُخْلِصِيْنَ

[1] واسطے کس کے ہو ملک آج کے دن ۱۲ [2] سب چیزیں سوا اللہ کے باطل ہیں تحقیق کہ فضل اللہ کا ابر ہو بہت پانی برسانے والا ۱۲

اُس حال میں کہ پاک کرنے والے رہو لَهُ الدِّيْنَ ؕ واسطے اللہ کے طاعت کو كَمَا بَدَاَكُمْ جس طرح کہ پیدا کیا تمھیں ابتداءِ خلقت
میں اُسی طرح تَعُوْدُوْنَ ؕ پھرو گے اُسی کی طرف دوبارہ تاکہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے یا جس طرح تمھیں پہلے خاک سے پیدا کیا
اُسی طرح خاک ہی کی طرف پھر جاؤ گے فَرِيْقًا هَدٰى ایک گروہ کو ہدایت کی اسطرح پر کہ ایمان کی توفیق دیدی وَفَرِيْقًا اور
گمراہ کردیا ایک گروہ کو مدد نہ کرنے کے سبب سے اور ایسا کردیا کہ حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ سزاوار ہو گئی اُنپر گمراہی بمقتضاے
قضاے سابق کے يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ اِنَّهُمُ تحقیق کہ ان گمراہوں نے اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ پکڑا ہو شیطانوں کو اَوْلِيَاۗءَ
دوست اپنا کہ اُنکے فرمانبردار ہیں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے وَيَحْسَبُوْنَ اور گمان کیا اُنھوں نے اور سمجھے وہ اَنَّهُمْ
مُّهْتَدُوْنَ ؁ وہ راہ پانے والے ہیں اور حقیقت میں ایسے نہیں ہیں يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ یہ خطاب
عام ہو اور اکثر مفسر کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ خاص ہو اسواسطے کہ بنو ثقیف اور دوسری ایک جماعت عرب کے مشرکوں کی تھی کہ اُن کے
مرد اور عورتیں برہنہ طواف کرتی تھیں اور کپڑے اُتار ڈالنے سے یہ فال لیتے تھے کہ گناہوں سے ہم بری ہو گئے اور بنو عامر احرام کے
دنوں میں حیوان کھانے سے پرہیز کرتے تھے اور تھوڑے سے کھانے پر قناعت کرکے اس فعل کو طاعت جانتے تھے اور کعبے کی
تعظیم کا خیال باندھتے تھے مسلمانوں نے کہا کہ یہ تعظیم و تکریم کرنا ہم کو بہت سزاوار اور لائق ہو حق تعالیٰ نے اُنھیں منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ
خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ اپنے کپڑے کہ اُن کے سبب سے تمھاری زینت ہو عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ نزدیک ہر مسجد کے جسکا تم طواف
کرتے ہو یا جسمیں نماز پڑھتے ہو اور ان کپڑوں سے بہتر اور پاکیزہ لباس مراد ہو کہ نماز کے وقت پہنیں اور بعضوں نے کہا ہو کہ زینت
سے داڑھی میں کنگھی کرنا مراد ہو اور امام قشیری قدس سرہ کہتے ہیں کہ باطنی چیزوں کی زینت مراد ہے ظاہری چیزوں کی آرائش نہیں
یعنی خشوع اور اخلاص ایک جگہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر مکان اور ہر مسجد میں چاہیے اور کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ زینت زبان
علم سے ستر عورت ہے نماز کے واسطے اور زبان کشف سے حضور دل ہے عرض راز و نیاز کے واسطے بیت

ذوق طاعت بے حضور دل نیاید ہیچکس　　طالبِ حق رادلِ حاضر دریں درگاہ بس

وَّكُلُوْا اور کھاؤ یعنی احرام کے دنوں میں گوشت چربی وغیرہ کھانے کی چیزیں وَاشْرَبُوْا اور پیو دودھ اور سب پینے کی پاکیزہ چیزیں
وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اور نہ حد سے گذرو حلال کو حرام ٹھہرا کر اور افراط سے کھانے پینے کی چیزیں کھا پی کر کھاتے پینے میں اِنَّهٗ تحقیق کہ اللہ
لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ؁ع دوست نہیں رکھتا اسراف کرنے والوں کو یعنی اُن لوگوں کو جو پیٹ بھرنے سے زیادہ کھا جاتے ہیں
اور کتاب قوت القلوب میں لکھا ہے کہ دو بار کھانا روزی میں اسراف ہو اور بعضے اگلے بزرگوں سے منقول ہو کہ اسراف یہ ہو کہ جو چیز
آدمی آرزو کرکے کھائے اور سب آدمیوں میں بہت ذلیل اور بڑا آدمی وہ ہو کہ اُسکی تمام ہمت کھانے پینے میں مصروف ہے اور سلسلۃ الذہب
کی ابیات حقائق سمات میں مذکور ہے نظم

خواجہ رابیں کہ از سحر تا شام　　دارد اندیشۂ شراب وطعام
شکم از خوش دلی و خوش حالی　　گاہ پُر می کند گہے خالی
فارغ از خلد و ایمن از دوزخ　　جاے او مزبلہ ست یا مطبخ

شیخ الاسلام عبداللہ انصاری قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر تمام دنیا کو لقمہ کرکے کسی درویش کے منھ میں دیدے تو یہ اسراف نہیں اسراف

ع ۳

یہ ہو کہ حق تعالیٰ کی بے رضا تو صرف کرے قطعہ

یک جوانے کہ خیر دائم داشت — پندمی داد راہبے در دیر
کاے پسر خیر نیست در اسراف — گفت اسراف نیست اندر خیر

قُلْ کہہ کہ مَنْ حَرَّمَ کس نے حرام کی ہو زِيْنَةَ اللّٰهِ زینت جو اللہ نے مقرر کی ہے یعنی طرح طرح کے کپڑے الَّتِيْٓ وہ زینت جو محض قدرت سے اَخْرَجَ نکالی لِعِبَادِهٖ اپنے بندوں کے واسطے نباتات سے جیسے روئی اور کتان اور حیوانات سے جیسے اون اور حریر اور معدنوں سے جیسے زرہ اور خود وَالطَّيِّبٰتِ اور کسنے حرام کی ہیں پاکیزہ چیزیں مِنَ الرِّزْقِ روزی میں سے یعنی مزہ دار کھانے پینے کی چیزیں گوشت دودھ یا اُنہیں سے جو حلال ہیں جیسے بحیرہ اور سائبہ وغیرہ قُلْ هِيَ کہہ کہ یہ زینت اور پاکیزہ چیزیں لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا واسطے اُن لوگوں کے ہیں جو ایمان لائے ہیں یعنی یہ چیزیں اصل میں مسلمانوں کے واسطے ہیں فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ زندگی دنیا کے لیکن کفار اور فجار بہ تبعیت اُسمیں مسلمانوں کے شریک ہیں مگر جاودانی نعمتیں مسلمانوں ہی کے واسطے ہونگی خَالِصَةً خالص اور بے شرکت کے يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن كَذٰلِكَ جسطرح ہم نے ان حکموں کی تفصیل کی اسیطرح نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل کرتے ہیں ہم نشانیوں اور احکام کی یا توحید کی دلیلیں ظاہر کرتے ہیں ہم لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ واسطے اُس گروہ کے جو سمجھ رکھتے ہیں اور جانتے ہیں قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اِنَّمَا حَرَّمَ سوا اسکے نہیں کہ حرام کیے رَبِّيَ رب میرے نے الْفَوَاحِشَ گناہ کبیرہ کہ بڑے عذاب کے سبب ہیں مَا ظَهَرَ مِنْهَا جو ظاہر ہو اُنہیں سے جیسے کفر وَمَا بَطَنَ اور جو پوشیدہ ہو جیسے نفاق وَالْاِثْمَ اور حرام کیا وہ گناہ جس پر حد مقرر نہیں ہو جیسے گناہ صغیرہ وَالْبَغْيَ اور حرام کیا ظلم یا تکبر بِغَيْرِ الْحَقِّ ساتھ ناحق کے اور یہ تاکید ہو اسواسطے کہ ظلم اور کبر حق ہوتا ہی نہیں وَاَنْ تُشْرِكُوْا اور حرام کیا یہ کہ شریک لاؤ تم بِاللّٰهِ ساتھ اللہ کے اور شریک پکڑو اُس کی عبادت میں مَا لَمْ يُنَزِّلْ اُس چیز کو کہ خدا نے نہیں بھیجی بِهٖ واسطے اُسکی پرستش کے سُلْطٰنًا کوئی دلیل وَاَنْ تَقُوْلُوْا اور یہ بھی حرام کیا ہو کہ کہو تم جھوٹ اور افترا کرو عَلَى اللّٰهِ خدا پر مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ جو کچھ تم نہیں جانتے ہو کھیتوں اور چارپایوں کی تحریم اور بیت الحرام کے طواف میں برہنہ ہونا وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اور واسطے ہر گروہ کے اَجَلٌ ایک مدت ہو جو خدا نے مقرر کردی اُنکی زندگی کے واسطے اور بعضوں نے کہا ہو کہ مسلمانوں کے سوا ہر ایک اُمت کے واسطے ایک مدت مقرر ہو کہ اُسمیں عذاب ہلاک اُنپر نازل ہو فَاِذَا جَآءَ پھر جب آتا ہو اَجَلُهُمْ وقت اُنکے عذاب اور ہلاکت کا یا جب وہ مدت مقررہ تمام ہوجاتی ہو تو لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً نہیں پیچھے رہتے اُس مدت سے ایک ساعت اور ساعت عرف میں بہت تھوڑے وقت کو کہتے ہیں اور نجومیوں کی ساعت مراد نہیں وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ اور نہ آگے بڑھ جاتے ہیں اُس مدت سے بیت

اجل چوں فرود آید از پیش و پس — پس و پیش نگذاردت یک نفس

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ یہ خطاب عرب کے مشرکوں کی طرف ہو اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ جو آئیں تمھارے پاس رُسُلٌ مِّنْكُمْ رسول تم میں سے تمھاری زبان والے اور صحیح بات یہ ہو کہ خطاب عام ہو یعنی اے آدم کے بیٹو جب آئیں رسول تمھارے پاس تمھاری ہی نوع سے يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ پڑھیں تم پر اٰيٰتِيْ آیتیں میری کتاب کی یا خبریں تم کو احکام شریعت سے فَمَنِ اتَّقٰى پھر جو کوئی پرہیز رکھے گا شرک اور تکذیب سے وَاَصْلَحَ اور اصلاح کرے گا اپنے کاموں کی فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ پس کچھ خوف نہیں اُنپر یعنی جس سے ڈرتے ہیں

اُس سے بیخوف ہو جائینگے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہوں گے بلکہ جس چیز کی امید رکھتے ہیں وہ پائینگے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
اور جن لوگوں نے جھوٹ جانا بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتوں کو یعنی ہماری آیتیں رد کر کے رسولوں کی تکذیب کی وَاسْتَكْبَرُوْا اور تکبر کیا
یعنی سرکشی کی عَنْهَآ ایمان سے ہماری وحدت کی دلیلوں کے ساتھ اُولٰٓئِكَ وہ گروہ اَصْحٰبُ النَّارِ ج رہنے والے ہیں آگ کے
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ دوزخ میں باقی رہیں گے ہمیشہ فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون شخص ہو بڑا ظالم یعنی بڑا کافر مِمَّنِ افْتَرٰی
اُس شخص سے جو افترا کرے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ پر جھوٹ ساتھ اس بات کے کہ اللہ جورو لڑکے اور شریک رکھتا ہو اَوْ كَذَّبَ
بِاٰيٰتِهٖ ط یا جھوٹا جانے اُس کی نازل کی ہوئی آیتوں کو اور یہ بھی نبوت کا انکار ہو اُولٰٓئِكَ وہ گروہ افترا اور تکذیب کرنے والوں
کا يَنَالُهُمْ پہونچے گا اُنھیں نَصِيْبُهُمْ حصہ اُنکا مِّنَ الْكِتٰبِ ط لوح محفوظ سے یعنی جو کچھ اُن کی تقدیر میں عذاب لکھا ہو وہ
اُنھیں پہونچے گا یا یہ کہ جو کچھ نامۂ اعمال میں لکھا گیا ہو اُسکی جزا پائینگے یا جو کچھ روزی اُن کے واسطے لکھی ہوئی ہے اُس سے
بہرہ مند ہونگے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ یہاں تک کہ جب آئیں گے اُنکے پاس رُسُلُنَا بھیجے ہوئے ہمارے کہ ملک الموت اور اُسکے
مددگار ہیں يَتَوَفَّوْنَهُمْ لا لے لیں گے اُنھیں یعنی اُنکی روحیں قبض کرلیں گے قَالُوْٓا کہیں گے فرشتے اُنھیں ملامت کرنے کی راہ سے
اَيْنَ مَا کہاں ہیں وہ بُت کہ برابر كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ تھے تم پکارتے تھے اور پوجتے تھے اُنھیں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط سوا خدا کے کہ
آج خدا کے عذاب سے تمھیں بچالیں قَالُوْا کہیں گے کافر کہ وہ ضَلُّوْا عَنَّا گم ہو گئے ہم سے یعنی غائب ہو گئے اور اُن سے ہمیں
کچھ مدد نہ پہونچی وَشَهِدُوْا اور گواہی دیں گے عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اوپر اپنے نفسوں کے کہ اَنَّهُمْ كَانُوْا بیشک تھے وہ
كٰفِرِيْنَ ۝ کافر قَالَ کہے گا اللہ یا کوئی فرشتہ قیامت کے دن اُنھیں کہ ادْخُلُوْا داخل ہو فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ اُمتوں میں کہ
گذر گئی ہیں مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے تمہارے ہی دین اور آئین پر مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ جن اور آدمی سے اس سے ان دو گروہ کے
اگلے کافر مراد ہیں کہ حق تعالیٰ فرمائیگا کہ داخل ہو تم باہم فِي النَّارِ ط آتش دوزخ میں اُن میں سے جنھیں عناد اور تکبر زیادہ ہوگا اُنھیں
پہلے دوزخ میں داخل کرینگے كُلَّمَا دَخَلَتْ جسوقت داخل ہوگا اُمَّةٌ ایک گروہ دوزخ میں تو لَّعَنَتْ اُخْتَهَا لعنت کریگا
دوسرے گروہ کو جو اُنکے ہم آئین اور مذہب ہوں گے اور ایک ہی طریقہ اور ملت پر مرے ہوں گے چنانچہ یہود یہود کو لعنت کرینگے اور
نصارے نصارے کو اور آتش پرست آتش پرست کو اور علیٰ ہذا القیاس حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا یہاں تک کہ مل جائیں گے فِيْهَا
جَمِيْعًا لا وہ سب دوزخ میں قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ کہیں گے وہ جو پیچھے چلنے والے اور بعد داخل ہوئے ہیں لِاُوْلٰىهُمْ
واسطے اُنکے جو پیشوا ہیں یعنی اُنکے باب میں کہیں گے رَبَّنَا اے رب ہمارے هٰٓؤُلَآءِ اس گروہ نے اَضَلُّوْنَا گمراہ کردیا ہمیں
فَاٰتِهِمْ پس دے اُنھیں عَذَابًا ضِعْفًا عذاب دونا ہمارے عذاب کا مِّنَ النَّارِ ط دوزخ سے ایک قسم کا عذاب تو اسواسطے
کہ یہ خود گمراہ ہوئے اور دوسرا عذاب اسلیے کہ اُنھوں نے اوروں کو گمراہ کیا قَالَ کہے گا اللہ کہ لِكُلٍّ ضِعْفٌ واسطے سب کے عذاب دونا
ہو پیشواؤں پر تو گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کی وجہ سے اور پیروی کرنے والوں پر کفر اور تقلید کے سبب سے وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝
بکر نے يَعْلَمُوْنَ پڑھا ہے یعنی اور لیکن وہ نہیں جانتے اور حفص نے تَعْلَمُوْنَ پڑھا ہے یعنی تم نہیں جانتے اور ایک دوسرے کے عذاب کی خبر نہیں رکھتے
ہو وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ اور کہیں گے آگے چلنے والے لِاُخْرٰىهُمْ واسطے پیروی کرنے والوں کے فَمَا كَانَ لَكُمْ پھر
نہیں ہے تمہیں عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ ہم پر کچھ زیادتی کہ اس استحقاق پر تمہارے واسطے تخفیف عذاب رہے بلکہ کفر میں ہم تم دونوں

برابر ہیں فَذُوْقُوا الْعَذَابَ اب چکھو عذاب بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ بسبب اُس چیز کے کہ تم کمائی کرتے کفر سے اب عذاب ع ۴
کو دوسرے پر حوالہ کرتے ہو اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بیشک اور بے شبہہ جن لوگوں نے جھٹلایا بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتوں کو قرآن میں
سے اور ہماری قدرت کی دلیلوں کو وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا اور سرکشی کی اُسپر ایمان لانے اور اُسکی فرمانبرداری سے لَا تُفَتَّحُ نکھولے
جائیں گے لَهُمْ واسطے اُنکی دعا کے یا اُنپر رحمت نازل ہونے کو اَبْوَابُ السَّمَآءِ دروازے آسمان کے یا اُنکے اعمال اور اُنکی
روحوں کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولیں گے بلکہ اُنھیں سجین میں لیجائیں گے جو ساتویں زمین کے نیچے ہے اور مسلمان کی روح اور
کے واسطے کھولیں گے اور اُسے علیین میں لے جائیں گے جو آسمان کے اوپر ہے وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اور نہ داخل ہوں گے وہ
تکذیب اور تکبر کرنے والے جنت میں حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ یہاں تک کہ داخل ہو جائے اونٹ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ناکے میں
سوئی کے اور یہ صورت ہرگز ہو ہی نہیں سکتی تو ہرگز جنت میں جا ہی نہیں سکتے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح بری سزا کے مثل نَجْزِي
الْمُجْرِمِيْنَ ۝ جزا دینگے ہم مجرموں کو یعنی کافروں کو لَهُمْ واسطے اُنکے ہے مِّنْ جَهَنَّمَ آتش دوزخ سے مِهَادٌ
بچھونا ہوگا کہ اُسپر بیٹھیں گے وَّمِنْ فَوْقِهِمْ اور اوپر سے اُنکے غَوَاشٍ بالاپوش ہوگا اُسی آتش دوزخ سے یعنی اُنکے نیچے
اور پر آگ ہی آگ ہوگی وَكَذٰلِكَ اور اُس گروہ کی جزا کے مثل نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ جزا دیں گے ہم سب کافروں کو
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے خدا پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے اچھے جیسے رسولوں کی تصدیق اور کتاب کی فرمانبرداری
اور چونکہ نیک کام بہت ہیں اور وہ سب کرنا طاقت بشری سے باہر ہے اسواسطے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَا نُكَلِّفُ نہیں تکلیف دیتے ہیں اور
نہیں حکم کرتے ہیں ہم نَفْسًا کسی جی کو اِلَّا وُسْعَهَآ مگر اسکی جسپر وہ قادر ہو اور جسے بجا لا سکے اور مبتدا خبر کے درمیان میں یہ
جملہ معترضہ تھا مبتدا تو یہ تھا کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اور خبر یہ ہے کہ اُولٰٓئِكَ وہ گروہ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ
رہنے والے ہیں جنت کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ بہشت میں ہمیشہ رہنے والے ہیں وَنَزَعْنَا اور نکالیں گے ہم مَا فِيْ
صُدُوْرِهِمْ وہ چیز جو جنتیوں کے سینوں میں ہوگی مِّنْ غِلٍّ کینہ اور حسد سے اور جو کچھ عداوت کا سبب ہو تَجْرِيْ جاری ہیں مِنْ
تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ نیچے سے اُنکے مکانوں کے نہریں اُنھیں سرور اور لذت زیادہ حاصل ہونے کے واسطے وَقَالُوا اور کہیں گے
اہل بہشت جب اپنے منازل اور مقام دیکھیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حمد و ثنا اُس خدا کے واسطے ہے جس نے اپنے فضل سے
هَدٰىنَا راہ دکھائی ہمیں لِهٰذَا اُس طرف اُس مقام کے یا اُس عمل کے یہ مقام اُسکی جزا اور بدلا ہے وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ اور
نہ تھے ہم کہ اپنی قوت سے راہ پا سکتے ہم لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اگر نہ راہ دکھاتا ہمیں اللہ اور یہ شکر ہے کہ جنتی لوگ خدا کی نعمت
ہدایت کا کریں گے اسواسطے کہ توفیق الٰہی جبتک رفیق نہ ہو یہ راہ چلنا میسر نہیں آتا اور عنایت بے غایت الٰہی کے بدرقہ کے بغیر کوئی راہ چلنے والا
مقصد اور مراد کو نہیں پہونچتا رباعی

گر بدرقۂ لطف تو نماید راہ ۔۔۔ از راہ تو ہیچکس نہ گردد آگاہ
وانانکہ براہ رسند و باید رفتن ۔۔۔ توفیق رفیق ار نہ شود وا ویلاہ

لَقَدْ جَآءَتْ اور کہیں گے جنتی لوگ کہ بیشک آئے رُسُلُ رَبِّنَا رسول ہمارے رب کے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے اور بتائی اُنکی مدد سے
راہ توحید الٰہی وَنُوْدُوْٓا اور پکارے جائیں گے جنتی لوگ کہ اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ یہ وہ جنت ہے کہ وعدے کیے گئے تھے تم

أُورِثْتُمُوْهَا وارث کیے گئے تم اُسکے بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے طریق شریعت پر اور سنت کے
موافق بہشت کو حق تعالیٰ نے میراث اسواسطے فرمایا کہ عطائے بے رنج ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ مسلمان میراث لینے والے ہیں
کافروں سے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اُسکی ایک جگہ بہشت میں اور ایک جگہ دوزخ میں نہو پھر کافر دوزخ میں
مسلمانوں کی جگہیں میراث لیں گے اور جنت میں کافروں کی جگہیں مسلمانوں کو میراث ملیں گی وَنَادٰىٓ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اور پکاریں گے
اہل جنت اَصْحٰبَ النَّارِ اہل دوزخ کو اور ملامت کے طور پر کہیں گے کہ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا بیشک پائی ہم نے مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا وہ چیز
کہ وعدہ کی تھی ہم سے ہمارے رب نے ثوابوں میں سے حَقًّا سچ اور بے شبہہ فَهَلْ وَجَدْتُّمْ پھر کیا پایا تم نے بھی مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ
جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا تم سے تمھارے رب نے عذابوں کا حَقًّا صحیح اور درست اور بے شبہہ قَالُوْا نَعَمْ ج دوزخی لوگ کہیں گے کہ
ہاں ہم نے بھی وہ پایا جو کچھ حق تعالیٰ نے فرمایا تھا فَاَذَّنَ پھر آواز دیگا مُؤَذِّنٌۢ آواز دینے والا کہتے ہیں کہ وہ ندا کرنے والے اسرافیل
علیہ السلام ہونگے بَيْنَهُمْ درمیان جنتیوں اور دوزخیوں کے اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ تحقیق کہ لعنت اللہ کی عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○
اوپر کافروں کے ہے کہ اُنھوں نے بے محل عبادت کی الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ جو لوگ باز رکھتے تھے لوگوں کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا
سے وَيَبْغُوْنَهَا اور ڈھونڈھتے تھے راہ حق کے واسطے عِوَجًا ج کجی اور ناراستی یعنی دین خدا میں عیب ڈھونڈھتے تھے وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ اور ساتھ آخرت کے كٰفِرُوْنَ ○ کافر تھے وَبَيْنَهُمَا اور درمیان بہشت اور دوزخ کے حِجَابٌ ج پردہ ہے یا
دوزخیوں اور جنتیوں کے بیچ میں آڑ ہوگی جیسے دیوار اور شہرپناہ کہ دوزخی جنت میں نہ جائیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فضرب بینھم
بسور اور اُس آڑ کو اعراف کہتے ہیں امام زاہد نے کہا کہ اعراف ایک ٹیکرا ہو مشک سفید کا وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ اور اعراف پر
مرد ہوں گے بہشت اور دوزخ پر آگاہی رکھنے والے يَّعْرِفُوْنَ پہچانیں گے وہ كُلًّاۢ سب جنتیوں اور دوزخیوں کو بِسِيْمٰهُمْ بسبب
اُنکی علامتوں کے واسطے کہ جنتی لوگوں کے چہرے سفید اور نورانی ہوں گے اور دوزخیوں کے منھ کالے ہوں گے اور اس مقام کو اعراف
اسواسطے کہتے ہیں کہ وہاں کے رہنے والے دونوں فریق کے حال کے عارف اور پہچاننے والے ہیں اور یہ لوگ انبیا علیہم السلام ہونگے
یا شہید لوگ یا بزرگ مسلمان یا ملائکہ مردوں کی صورت پر اور اعراف پر اُنکا ہونا اُنکی بزرگی کی دلیل ہے اسواسطے کہ وہاں سے بہشت میں
اپنے مقام دیکھیں گے اور فرحت اور لذت حاصل کرینگے اور عذاب دوزخ کو بھی دیکھیں گے اور اُس سے نجات اور خلاصی پانے پر
خوش اور مسرور ہونگے اور تفسیر ثعلبی میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ اعراف موضع بلند ہے صراط سے کہ حضرت
عباس اور حمزہ اور علی اور جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُسپر ہوں گے اور خدا کے دوستوں کو پہچانیں گے تروتازہ اور سفید نورانی چہرہ ہونے کی وجہ سے
اور خدا کے دشمنوں کو پہچانیں گے تیرگی اور روسیاہ ہونے کے باعث سے اور بعض مفسروں نے کہا ہے کہ عرفات پر وہ لوگ ہوں گے جنکے نیک
اور بد اعمال برابر ہوں گے یا جن کے ماں باپ میں سے ایک راضی ہو اور ایک نہیں یا موحد لوگ ہونگے جنھوں نے عمل میں تقصیر اور کمی کی ہو اور
اس قول پر اعراف پر لوگوں کا ہونا اُنکے ثواب کی کمی کی جہت سے ہوگا کہ وہ بہشت میں داخل ہونے کے مستحق نہیں ہیں وَنَادَوْا اور
پکارینگے اعراف والے اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اہل جنت کو یعنی جب جنت میں دیکھیں تو اہل جنت سے تہنیت کے طور پر کہیں گے
اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ قف سلام اور تحیت خدا کی تم پر ہو یا خوشحال تمھارا کہ دار السلام میں سلامتی کے ساتھ پہونچے لَمْ يَدْخُلُوْهَا
ابھی اہل اعراف جنت میں نہ داخل ہوئے ہونگے وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ○ اور وہ طمع رکھتے ہونگے کہ جنت میں داخل ہوں اور ایک

وقف لازم باختلاف ۱۲

نا امران

روایت یہ ہو کہ سب کے بعد جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ یہی اہل اعراف ہونگے اور فتوحات مکیہ کے سفر رابع میں لکھا ہے کہ اہل عرفات
کی نیکیوں اور برائیوں کا پلہ برابر ہو گا وہ بہشت میں بھی دیکھیں گے اور دوزخ میں بھی اور کسی میں داخل ہونے کے واسطے کوئی عمل اُنکو ترجیح
دینے والا نہ ہوگا پھر جب خلق کو سجدہ کا حکم کرینگے اور وہ اخیر تکلیف قیامت کے دن تو اہل عرفات سجدہ کریں گے اور اُنکی نیکی کا پلہ بھاری ہو کر
اُنھیں دخول جنت کے واسطے ترجیح دیدیگا اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ اور جب پھیری جائیں گی اُنکی
آنکھیں تفسیر زاہدی میں لکھا ہو کہ حق تعالیٰ کے حکم سے ایک فرشتہ اُنکے منھ پھیر دیگا تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ طرف دوزخیوں کے تو
قَالُوْا وہ خدا سے پناہ مانگیں گے اور کہیں گے کہ رَبَّنَا اے رب ہمارے لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ع نہ کر ہمیں ساتھ ع ۵ ۸
قوم ظالموں کے یعنی ہمیں اور اُنھیں دوزخ میں اکٹھا نہ کر وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ اور آواز دینگے اہل اعراف رِجَالًا
يَّعْرِفُوْنَهُمْ اُن مردوں کو جنھیں پہچانیں گے بِسِيْمٰهُمْ ساتھ اُنکی نشانیوں کے کہ وہ سیاہ چہرے اور نیلی آنکھیں ہیں اور وہ پہچانے ہوئے
لوگ کافروں کے سردار ہونگے جیسے ولید مغیرہ اور ابوجہل اور عاص بن وائل اور مثل انکے مشرکوں میں سے جو دنیا میں کہتے تھے کہ بلال اور
عمار اور صہیب ایسے فقیر صحابہ کو خدا جنت میں داخل کرے اور ہمیں دوزخ میں ہرگز ایسا نہ ہوگا اور قسم کھاتے تھے کہ ہمارے غلاموں اور چرواہوں
کو خدا ہم پر تفضیل نہ دیگا قَالُوْا کہیں گے اُنھیں اہل اعراف کہ تم عذاب میں ہو مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ دفع نہ کر دیا تم سے عذاب جَمْعُكُمْ
اُس مال نے جسے تم جمع کرتے تھے یا تمھارے یار اور مددگار جو کثرت سے تھے اُنھوں نے وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○ اور وہ جو تھے کہ
تکبر کرتے تھے تم حق تعالیٰ کے کلام سے یعنی تمھارے تکبر نے بھی تمھارا عذاب نہ روکا پھر اہل اعراف حضرت بلالؓ اور عمارؓ اور سلمانؓ اور
خباب اور صہیب اور اُنکے مثل صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف اشارہ کرینگے اور کافروں سے کہیں گے کہ اَهٰۤؤُلَآءِ کیا نہیں ہیں یہ گروہ الَّذِيْنَ
وہ لوگ کہ دنیا میں اَقْسَمْتُمْ قسم کھاتے تھے تم کہ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ہرگز نہ پہونچائے گا اللہ اُنھیں رحمت اب دیکھو خدا کی
رحمت سے یہی لوگ بہشت میں ہیں اور جب اہل اعراف اس کلام سے فارغ ہونگے تو حق تعالیٰ اپنے کرم سے اُنھیں کہے گا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ
داخل ہو تم جنت میں لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ کچھ خوف نہیں تم پر خوف کی چیزوں اور شدتوں سے وَلَاۤ اَنْتُمْ اور نہ تم تَحْزَنُوْنَ ○
غمگین ہو گے مطلبوں اور مقصدوں کے فوت ہونے سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جب اہل اعراف بہشت میں داخل ہوں گے
دوزخیوں کو یاس کے بعد امید اور فرحت پیدا ہو گی عرض کرینگے کہ اے اللہ ہمارے قرابتی جنت میں ہیں ہمیں اجازت دے کہ ہم اُن سے باتیں کریں
حق تعالیٰ حکم دیگا کہ جنتی لوگ دوزخیوں کو دیکھیں گے اور اپنے قرابت داروں کو نہ پہچانیں گے اسواسطے کہ اُن کی خلقت اور صورت بدل گئی
ہو گی مگر دوزخی لوگ اُنھیں پہچان لیں گے اور اُنکے نام اور کنیت سے پکاریں گے اور اُن سے جنت کا کھانا پینا مانگیں گے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہو
کہ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اور آواز دینگے دوزخی اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اہل جنت کو اور آرزو کریں گے کہ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا ڈالو
اوپر ہمارے مِنَ الْمَآءِ جنت کے پانی میں سے اسقدر کہ اُس سے ہماری پیاس بجھے اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ یا وہ ہمیں اُسمیں سے
جو روزی دی ہو اللہ نے تم کو انواع و اقسام کے کھانے پینے میں سے تاکہ کھائیں ہم قَالُوْا کہیں گے جنتی لوگ ان دوزخیوں کے جواب
میں کہ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ نے حَرَّمَهُمَا حرام کر دیا کھانا پینا جنت کا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ اوپر کافروں کے الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
جنھوں نے پکڑا دِيْنَهُمْ دین اپنا لَهْوًا وَّلَعِبًا تماشا اور کھیل اسواسطے کہ اپنی عید کے دن وہ کعبہ کے گرد آتے تھے اور تالیاں بجاتے
تھے اور کھیل کود مچاتے تھے وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ج اور فریب دیا انھیں زندگی دنیا اور طول مہلت نے یہاں تک کہ خدا کو

بھول گئے اور نہ سمجھے کہ دنیا غدار مکار فریب دینے والی ہے مثنوی

در دیدۂ اعتبار خوا بیست — در رہ گذر اجل سرا بیست
مشغول مشو بہ سرخ و زردش — اندیشہ کمن ز گرم و سردش
سرمایۂ آفت است زنہار — خود را ز فریب او نگہدار

فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ پس آج چھوڑ دیں گے ہم انھیں آگ میں كَمَا نَسُوْا جیسے اُنھوں نے چھوڑ دیا تھا اور دل پر خیال نہ لاتے تھے لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ دیکھنے اس دن کا وَمَا كَانُوْا ۔ اور ایسے تھے وہ عناد کی راہ سے بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ع انکار کرتے تھے ہماری ربوبیت کی علامتوں یا ہماری کتاب کی آیتوں کا وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ اور البتہ لائے ہم اس گروہ کفار کے واسطے بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ کتاب کہ بیان کر دیے ہم نے اُسکے معنی اور اُسمیں مفصل کہدیا ہم نے جو کچھ کام آئے عَلٰى عِلْمٍ اور یہ بیان علم پر کیا ہم نے یعنی ہم جانتے تھے مفصل طور ھُدًى اور لائے ہم اس کتاب کو راہ دکھانے والی وَّرَحْمَةً اور رحمت والی لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ واسطے قوم مومنوں کے هَلْ يَنْظُرُوْنَ کیا انتظار کرتے ہیں کافر یعنی انتظار نہیں کرتے ہیں اور منتظر نہیں ہیں اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ مگر کتاب کے انجام اور عاقبت اور اُسکی حقیقت کے کہ وعدے اور وعیدیں ہیں یعنی اس بات کے منتظر ہیں کہ اس کتاب میں جو ثواب اور عذاب کا وعدہ خدا نے کیا ہے کہ دیکھیں کہ وہ سچ ہوتا ہے یا نہیں يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ جس دن کہ آئیگا انجام کار یعنے اُسکے وعدے اور وعید کے آثار ظاہر ہو جائیں گے اور یہ قیامت کے دن ہوگا يَقُوْلُ الَّذِيْنَ کہیں گے وہ لوگ جنھوں نے نَسُوْهُ ترک کیا کتاب مفصل کو مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے دنیا میں یعنی چونکہ کافر قرآن کا ایمان نہ لائے تو اُس دن کلام الٰہی کا صدق اُن پر ظاہر ہو جائے گا اور وہ کہیں گے یہ قَدْ جَآءَتْ تحقیق کہ آئے تھے رُسُلُ رَبِّنَا رسول ہمارے رب کے بِالْحَقِّ ۚ ساتھ حق کے اور ہم نے اُن کی تکذیب کی اور یہ ہماری بڑی خطا تھی فَهَلْ لَّنَا پھر کیا ہیں واسطے ہمارے مِنْ شُفَعَآءَ شفاعت کرنیوالے فَيَشْفَعُوْا لَنَآ تاکہ شفاعت کریں ہماری آج اَوْ نُرَدُّ یا پھر بھیجے جائیں ہم دنیا میں فَنَعْمَلَ پھر عمل کریں ہم غَيْرَ الَّذِيْ سوا اُسکے کہ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ تھے ہم عمل کرتے یعنی اب تصدیق کریں ہم تکذیب نہ کریں اور وحدت کے قائل ہوں شرک کے نہیں پھر نہ کوئی اُنکی شفاعت کریگا اور نہ دنیا میں وہ پھیرے جائیں گے قَدْ خَسِرُوْٓا بیشک نقصان کیا اُنھوں نے اَنْفُسَهُمْ اپنی جانوں میں کہ اپنی عمر کا سرمایہ بتوں کی پرستش میں رائگاں کردیا وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہو گیا اُن سے مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ع جو کچھ تھے کہ وہ افترا کرتے تھے اور جھوٹ بولتے تھے کہ بُت ہمارے شفیع ہیں خدا کے پاس بیت

ع ۶

ہر آنکہ بد و دلم امیدی میداشت — امروز برفت و نا امیدم بگذاشت

اِنَّ رَبَّكُمُ بیشک رب تمھارا بتحقیق اللّٰهُ اللہ ہے جامع جمیع صفات کمال الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وہ جس نے پیدا کیے آسمان وَالْاَرْضَ اور زمین فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ دن رات کی مقدار میں اسواسطے کہ آسمان اور زمین پیدا ہونے کے قبل وہ دن جو آفتاب نکلنے سے غروب ہونے تک ایک مدت معین سے عبارت ہے وہ نہ تھا تبیان میں لکھا ہو کہ ان چھ دن سے آخرت کے دن مراد ہیں کہ ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر ہے وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ اور پہلا قول بہت صحیح اور مشہور ہے اور اشیا کو کلمہ کن سے پیدا

ك اور تحقیق کہ ایک دن نزدیک رب تیرے کے مثل ہزار برس کے ہے اُن دنوں سے جنھیں گنتے ہو تم ۱۲

کرنے کی قدرت ہوتے ہوئے اُنھیں بتدریج پیدا کرنا دلیل ہے قادرِ مختار کی قدرت کاملہ پر اور اشارہ ہے کاموں میں دیر کرنے کی رعایت کی جانب اور عجلت اور اضطراب نہ کرنے کی طرف اور العجلۃ[1] من الشیطانِ و التانّی مِنَ الرحمٰنِ کا نکتہ اس کلام کی تائید کرتا ہے اور مولانائے رومی علیہ الرحمۃ کی مثنوی میں یہ ہے **نظم**

مکر شیطان است تعجیل و شتاب　　خوے رحمٰن است صبر و احتساب

با تانّی گشت موجود از خدا　　تا بہ شش روز ایں زمین و چرخہا

ورنہ قادر بود کز کُن فیکون　　صد زمین و چرخ آوردی برون

ایں تانّی از پے تعلیم تست　　صبر کن در کار دیر آی و درست

ثُمَّ اسْتَوٰى پھر قصد کیا **عَلَى الْعَرْشِ** تعد اور پیدا کرنے عرش کے یا غالب ہوا اُسکا حکم عرش پر یا خود قرار پکڑا اس نے عرش پر اور عرش پر حق تعالیٰ کے قرار پکڑنے کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ عرش سب مخلوقات میں بڑا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ عرش پر قرار پکڑنا ایک صفت ہے خدا کی بے کیف اور بے وصف اور یہ متشابہات قرآن میں سے ہے ہم اسکا ایمان رکھتے اور اُسکی تاویل حق تعالیٰ ہی پر چھوڑتے ہیں **يُغْشِي الَّيْلَ** کھینچ لیتا ہے اللہ شب تاریک کو **النَّهَارَ** روز روشن میں یعنی دن کی روشنی کو شب کی تاریکی سے چھپا دیتا ہے اور اُسکا عکس نہیں کہا دو ضدوں میں سے ایک کے بیان پر اکتفا کرنے کو **يَطْلُبُهٗ** ڈھونڈھتی ہے رات دن کو یعنی اُسکے پیچھے لگی ہوئی آتی ہے **حَثِيْثًا** جلدی کرنے والی اور دن بھی جلدی کے ساتھ رات کا طالب ہے **وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ** اور پیدا کیا آفتاب اور ماہتاب **وَالنُّجُوْمَ** اور ستاروں کو **مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ** مسخر کیے گئے ساتھ اُسکے حکم کے **اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ** خبردار ہو کہ خدا کے واسطے ہے پیدا کرنا عجائب مخلوقات کا اور حکم نافذ یا اُسکے واسطے ہے جو کچھ پیدا کیا گیا ہے اور تصرف اُسمیں **تَبٰرَكَ اللّٰهُ** بزرگ ہے خدا وحدانیت کے ساتھ الوہیت میں اور فردانیت کے ساتھ ربوبیت میں **رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ** ۝ پیدا کرنے والا اہلِ عالم کو **اُدْعُوْا رَبَّكُمْ** پکارو اپنے رب کو **تَضَرُّعًا** عاجزی اور زاری کے ساتھ **وَّخُفْيَةً** اور پوشیدگی کے ساتھ یعنی ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی اُسے پہچانو اور اُسکی عبادت کرو تضرع تو آدمی کے محتاج ہونے کی نشانی ہے اور پوشیدہ رکھنا اخلاص کی دلیل ہے اور محتاج مخلص کو نا اُمیدی ہی نہیں **مصرع** نومید نیم کہ نا امیدی کفر ست: **اِنَّهٗ** تحقیق کہ اللہ **لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ** ۝ دوست نہیں رکھتا حد سے گذرنے والوں کو یعنی اُن لوگوں کو جو ایسے شخص کے واسطے بددعا کرتے ہیں جو بددعا کا مستحق نہیں یا دعا میں نالہ و فریاد یہاں تک کرتے ہیں کہ ریا سے ملجائے یا ایسی چیز خدا سے مانگتے ہیں جو اُنکے لائق نہیں جیسے انبیا کا مرتبہ اور آسمان پر چڑھ جانا **وَلَا تُفْسِدُوْا** اور فساد نہ کرو **فِي الْاَرْضِ** زمین میں کفر یا ظلم کے سبب سے **بَعْدَ اِصْلَاحِهَا** بعد اُسکی اصلاح کے کہ ایمان یا عدل کے سبب سے ہوئی ہے **وَادْعُوْهُ** اور پکارو اللہ کو **خَوْفًا** اُسکے عذاب کے خوف سے **وَّطَمَعًا** اور اُسکے ثواب کی امید پر **اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ** تحقیق کہ رحمت اللہ کی **قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ** ۝ نزدیک ہے نیک کام کرنے والوں سے اور یہ لوگ یا نیک کام والے ہیں جیسے عبادت کرنیوالے یا نیک امید رکھنے والے ہیں جیسے گناہگار اور سب کو اُسکی رحمت بے غایت اور فضل بے نہایت کی امید ہے شیخ الاسلام کی مناجات میں ہے کہ اے خدا اگر وفادار لوگ تجھ سے امید رکھتے ہیں جفاکار بھی تیرے سوا اور کوئی پناہ نہیں رکھتے **بیت**

من اگر جفاست کارم تو بس امیدوارم　　بجز از تو کس ندارم کہ تو منبع وفائی

وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ ہے وہ **يُرْسِلُ الرِّيٰحَ** کہ بھیجتا ہے ہوائیں چاروں طرف کی **بُشْرًا** خوشخبری دینے والی **بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ**

---

[1] جلدی شیطان سے ہے اور دیری رحمٰن سے ۱۲

پہلے آنے سے مینھ کے حَتّٰیٓ اِذَآ اَقَلَّتْ یہانتک کہ جب اُٹھاتی ہیں ہوائیں سَحَابًا ثِقَالًا ابر بھاری کو کہا ہے باد صبا ابر کو زمین سے
اُٹھاتی ہے اور باد شمال جمع کرتی ہے اور باد جنوب مینھ برساتی ہے اور باد دبور برسنے کے بعد تمام ابر کو متفرق کر دیتی ہو اور پھر تقدیر جب ہوائیں
ابر کو اُٹھاتی ہیں تو سُقْنٰهُ ہانکے جاتے ہیں ہم اُس ابر کو لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ واسطے زندہ کرنے زمین مُردہ کے فَاَنْزَلْنَا پھر نازل
کرتے ہیں ہم بِهِ الْمَآءَ بسبب اس ابر کے پانی کو زمین پر فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالتے ہیں ہم اس پانی کے سبب سے مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ
ہر قسم کے میوے كَذٰلِكَ جس طرح مُردہ زمین کو نباتات سے ہم زندہ کرتے ہیں اسی طرح نُخْرِجُ الْمَوْتٰى زندہ کرینگے ہم اور نکالینگے
مُردوں کو اُنکی قبروں سے اور زمین کو زندہ کرنا جو مُردوں کو زندہ کرنے کا نمونہ ہو اُسکا حال ہم نے بیان کیا لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ تاکہ
شاید تم نصیحت پکڑو اور قیامت کا ایمان لاؤ اور اس صورت سے اس معنی پر دلیل پکڑو وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ اور زمین پاک پتھر اور ریگ سے
جو قابل زراعت ہے يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ نکلتی ہو کھیتی اُسکی بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ ساتھ حکم الٰہی اور اُسکی مشیت کے خوبی اور آسانی کیساتھ
وہ نکالتا ہے وَالَّذِيْ خَبُثَ اور جو زمین کہ ناپاک اور شور ہوتی ہے لَا يَخْرُجُ نہیں نکلتی اُس سے گھاس اِلَّا نَكِدًا ؕ مگر تھوڑی سی
اُسمیں کچھ فائدہ نہیں ہوتا یہ مثل ہو کہ حق تعالےٰ مومن اور کافر کی شان میں لایا مومن کے دل کو زمین پاکیزہ کے ساتھ تشبیہ دی اور کافر کے دل کو زمین
شور کے ساتھ پھر جب نصیحتوں کا مینھ کلام الٰہی کے ابر سے مومن کے دل پر برستا ہے تو طاعت اور عبادت کے انوار اُسکے جسم ظاہری پر ظاہر ہوتے ہیں
اور جب کافر کلام الٰہی سُنتا ہے تو اُسکے دل کی زمین نصیحت کا بیج قبول نہیں کرتی اور جو صفتیں کار آمد ہیں اُنمیں سے کوئی صفت اُسمیں پیدا
ہوتی بیت

زمین شور سنبل بر نیارد ۔ درو تخم عمل ضائع مگردان

كَذٰلِكَ جیسے یہ مثل ہم نے بیان کی اسی طرح نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ پھیرتے ہیں ہم آیتیں اور احوال کے موافق ہم مثالیں دیتے ہیں
لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ○ ع واسطے اُس گروہ کے جو فہم اور اک کی نعمت کا شکر ادا کرتے ہیں اور ان مثالوں میں غور اور فکر کرکے اعتبار کرتے ٤٥
ہیں لَقَدْ اَرْسَلْنَا تحقیق بھیجا ہم نے نُوْحًا نوح بن ملک بن متوشلخ بن ادریس علیہم السّلام کو جب اُنکا سن پچاس برس کا تھا
اِلٰى قَوْمِهٖ طرف اُسکی قوم کے کہ وہ لوگ اکثر قابیل کی اولاد او بُت پرست تھے فَقَالَ يٰقَوْمِ پھر کہا نوح نے کہ اے قوم میری
اعْبُدُوا اللّٰهَ عبادت کرو اللہ کی کہ وہ یگانہ ہو مَا لَكُمْ نہیں ہے واسطے تمھارے مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ کوئی معبود سوا
اُسکے تو اُسی کا حکم مانو اور اُسکی عبادت میں دوسرے کو شریک نہ کرو اِنِّيْٓ اَخَافُ بیشک میں ڈرتا ہوں عَلَيْكُمْ اوپر
تمھارے اگر ایمان نہ لاؤ گے عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ عذاب سے بڑے روز کے کہ وہ طوفان کا دن ہے یا قیامت کا روز قَالَ
الْمَلَاُ کہا بزرگوں نے مِنْ قَوْمِهٖٓ اُسکی قوم میں سے اِنَّا لَنَرٰىكَ تحقیق ہم دیکھتے ہیں تجھے اے نوح فِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ○ بیچ گمراہی کھلی ہوئی ہیں کہ ہمیں اپنے خداؤں کی عبادت سے منع کرکے ایک خدا کی راہ بتاتا ہو قَالَ کہا نوح علیہ السّلام نے اُنکے
جواب میں يٰقَوْمِ اے میری قوم لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ نہیں ہے میرے ساتھ کچھ گمراہی اور راہ حق اور طریق صواب سے کچھ دوری
وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ اور مگر میں رسول ہوں مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے رب کی طرف سے اُبَلِّغُكُمْ پہونچاتا ہوں میں تمھیں
رِسٰلٰتِ رَبِّيْ پیغام رب اپنے کے وَاَنْصَحُ لَكُمْ اور نصیحت کرتا ہوں میں تمھیں تمھاری بہتری کے واسطے وَاَعْلَمُ اور
جانتا ہوں میں مِنَ اللّٰهِ وحی الٰہی سے جو مجھ پر آئی ہو مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ جو کہ تم نہیں جانتے ہو نوح علیہ السّلام کی قوم نے
اُس قوم پر عذاب آنے کا حال نہیں سُنا تھا جو اپنے نبی کی تکذیب کرتی ہو اور نہ جانتے تھے جب پیغام اور وحی کا حال سُنا تو متعجب ہوئے

حضرت نوح علیہ السّلام نے کہا کہ اَوَعَجِبْتُمْ کیا تعجب کرتے ہو تم اَنْ جَآءَكُمْ اس بات سے کہ آئے تمھارے پاس ذِكْرٌ پیغام
اور وحی مِّنْ رَّبِّكُمْ تمھارے رب کی طرف سے عَلٰى رَجُلٍ اوپر ایک مرد کی زبان کے مِّنْكُمْ کہ وہ تمھاری جنس سے ہے یعنی
آدمی تمھارا ہم زبان ہو لِيُنْذِرَكُمْ تاکہ ڈرائے تمھیں کفر اور گناہ کی عقوبت اور عذاب سے وَلِتَتَّقُوْا اور تاکہ بچو تم غضب الٰہی سے
وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ اور تاکہ شاید رحم کیے جاؤ اور بخشے جاؤ تم شرک سے پرہیز کرنے کے سبب سے فَكَذَّبُوْهُ پھر جھٹلایا قوم نے
نوح علیہ السّلام کو اور نوح علیہ السّلام نے قوم کے ہلاک ہو جانے کی دعا کی اور خدا کے حکم سے ایک کشتی بنائی اور مومنوں کے ساتھ کشتی
میں آئے حق تعالیٰ نے طوفان بھیجا اور سب کافروں کو ہلاک کر دیا اور حضرت نوح علیہ السّلام کو اُن لوگوں سمیت سلامت رکھا جو کشتی میں سوار تھے
چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہم نے نوح کو ڈوبنے سے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اور اُن لوگوں کو بھی جو اُس کے
ساتھ تھے فِي الْفُلْكِ کشتی میں اور وہ سب اسی آدمی تھے چالیس مرد اور چالیس عورتیں وَاَغْرَقْنَا اور ڈبو دیا ہم نے طوفان
سے الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اُن لوگوں کو جنھوں نے جھٹلایا تھا ہماری وحدانیت کی دلیلوں کو یا نوح علیہ السّلام کی نبوت پر
جو معجزات دلیل تھے اُنھیں اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق کہ تھے قوم نوح علیہ السّلام کے لوگ قَوْمًا عَمِيْنَ ○ع ایک گروہ اندھوں کا کہ وحدانیت
کی نشانیوں سے اندھے ہو گئے اور حضرت نوح علیہ السّلام کا باقی قصہ بعضی آیتوں اور سورتوں میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا وَاِلٰى عَادٍ
اور بھیجا ہم نے طرف عاد کے اَخَاهُمْ هُوْدًا اُنکے بھائی کو کہ نسب میں بھائی تھا یعنی اُنکے قرابتدار ہود کو عاد کہ قبیلہ کو اُنکی طرف
منسوب کرتے ہیں چوتھی پشت میں حضرت ہود کے دادا تھے اور عاد بیٹا عوص کا وہ بیٹا ارم کا وہ بیٹا سام کا وہ بیٹا نوح علیہ السّلام کا ہے اور
اہل سیر کے نزدیک ہود کا نام عابر ہے اور وہ بیٹا صالح کا اور وہ بیٹا ارفخشد کا وہ بیٹا سام کا وہ بیٹا نوح علیہ السّلام کا ہے اور اس قوم پر
حضرت ہود عاد کے چچا کی اولاد میں ہوتے ہیں اور قبیلہ عاد کے لوگ دراز قد اور فربہ تھے اور اُس زمانہ میں تمام روے زمین پر اُن سے
بڑا کوئی قبیلہ نہ تھا اور بہت لوگ تھے مال جمع رکھتے تھے اور بت پرستی میں عمر بسر کرتے تھے تو حق تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السّلام کو پیغمبر
رسول کیا یہاں تک کہ حضرت ہود اُس قبیلہ میں آئے اور اُنھیں حق کی طرف بلایا قَالَ يٰقَوْمِ کہا اے قوم میری اعْبُدُوا اللّٰهَ
عبادت کرو خدا کی اور اُسکی وحدانیت کے قائل ہو مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ نہیں ہے واسطے تمھارے کوئی معبود غَيْرُهٗ سوا اُس کے اور
بت عبادت کے مستحق نہیں ہیں اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کیا نہیں ڈرتے ہو عذاب الٰہی سے قَالَ الْمَلَاُ کہا ایک گروہ نے اُن
بزرگوں اور پیشواؤں میں سے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر تھے مِنْ قَوْمِهٖ قوم ہود میں سے اس واسطے کہ اُنکی قوم میں بعضے
اشراف مسلمان تھے جیسے مرثد بن سعد اور اُسکے تبع لوگ مگر کافروں نے کہا کہ اے ہود اِنَّا لَنَرٰىكَ تحقیق دیکھتے ہیں ہم تجھے
فِيْ سَفَاهَةٍ بیوقوفی میں کہ اپنے قدیم دین کو چھوڑ کے نئے دین کی طرف بلاتا ہے وَاِنَّا لَنَظُنُّكَ اور بیشک ہم گمان کرتے ہیں تجھے
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ جھوٹ کہنے والوں میں سے اُس بات میں جو تو کہتا ہے قَالَ يٰقَوْمِ کہا ہود علیہ السّلام نے کہ اے میری
قوم لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ نہیں ہے مجھے عقل کی کمی اور حماقت وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ اور مگر میں رسول ہوں مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○
اہل عالم کے رب کی طرف سے اُبَلِّغُكُمْ پہونچاتا ہوں میں تمھیں رِسٰلٰتِ رَبِّيْ پیغام اپنے رب کے وَاَنَا لَكُمْ اور میں واسطے تمھارے
نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ○ نصیحت کرنے والا سچا امانتدار ہوں اَوَعَجِبْتُمْ کیا تعجب ہوا تمھیں اَنْ جَآءَكُمْ یہ کہ آئی تمھارے پاس
ذِكْرٌ نصیحت یا بیان مِّنْ رَّبِّكُمْ تمھارے رب کی طرف سے عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ اوپر ایک مرد کی زبان کے کہ وہ تم میں سے ہے

یعنی تمھارے نسب میں شریک ہے کہ تم اُسے جانتے ہو وہ تمھیں جانتا ہے اور اُس نصیحت یا بیان اُترنے کا سبب یہ ہو لِيُنْذِرَكُمْ تاکہ ڈرائے تمھیں عقوبت الٰہی سے وَاذْكُرُوْٓا اور یاد کرو تم خدا کی نعمت اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ جب کہ کیا اُس نے تمھیں جانشین اور زمین احقاف پر حضرموت سے عمان تک کا ساکن مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ بعد ہلاک ہونے قوم نوح کے وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ اور زیادہ کیا تمھیں بیچ خلق کے بَصْۜطَةً بیچ قوت میں یا زیادہ دیا تمھیں مخلوق پر غلبہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ بَصْطَۃً سے قد کی درازی مراد ہے اسواسطے کہ اُنمیں سب سے زیادہ پست قد ساٹھ گز کا تھا اور دراز قد سو گز۔ فَاذْكُرُوْٓا پھر یاد کرو اٰلَآءَ اللّٰهِ خدا کی نعمتیں لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ تاکہ شاید تم چھٹکارا پاؤ قَالُوْٓا کہا قوم کے لوگوں نے حضرت ہود علیہ السّلام سے اَجِئْتَنَا کیا آیا ہے تو ہمارے پاس لِنَعْبُدَ اللّٰهَ تاکہ حکم کرے کہ عبادت کریں ہم اللہ وَحْدَهٗ اکیلے اور یکتا کی وَنَذَرَ اور ہاتھ کھینچیں ہم اور پرستش چھوڑ دیں مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ج اُس چیز کی کہ تھے پوجتے باپ ہمارے بتوں سے اور ہم کسی طرح اُنکی پرستش نہ چھوڑینگے اور تو ہمیں عذاب سے ڈراتا ہے فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ تو لا وہ چیز جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہے تو سچوں میں سے عذاب نازل ہونے کی خبر دینے میں قَالَ کہا ہود علیہ السّلام نے قَدْ وَقَعَ تحقیق کہ واجب ہوگیا عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ط تم پر یا اُترے گا تم پر تمھارے رب سے عذاب اور غضب اَتُجَادِلُوْنَنِيْ کیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے فِيْٓ اَسْمَآءٍ ان ناموں کے کام میں یعنی ان بتوں کے باب میں کہ اُنمیں سے ہر ایک کا نام تم نے رکھا ہے بعضوں کو ساقیہ کہتے تھے اور اُنھیں یہ گمان تھا کہ مینھ اُنکے حکم سے برستا ہے اور بعضوں کو حافظہ کہتے تھے اور اُنھیں جانتے تھے کہ سفر میں یہی ہماری حفاظت کرتے ہیں اور اسی طرح بعضوں کو رازقہ بعضوں کو سالمہ کہتے تھے اس گمان پر کہ ہمارا رزق اور سلامتی اُنھی کے سبب سے ہے اور یہ الفاظ بے اصل نام تھے اسواسطے کہ بُت جو کہ پتھر تھے اُنھیں ان کاموں کی قدرت نہ تھی پھر ہود علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم جھگڑا کرتے ہو ان چیزوں میں کہ جہالت کی رو سے سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ نام رکھا ہے اُنکا تم نے وَاٰبَآؤُكُمْ اور تمھارے باپوں نے مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا نہیں بھیجی ہے خدا نے اُنکی پرستش جائز ہونے پر مِنْ سُلْطٰنٍ کوئی دلیل اور جب حق بات ظاہر ہوگئی اور تم ناحق جھگڑے پر اڑے ہو فَانْتَظِرُوْٓا تو امید وار رہو اور انتظار کرو عذاب نازل ہونے کا اِنِّيْ مَعَكُمْ تحقیق کہ میں بھی تمھارے ساتھ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ منتظروں میں سے ہوں نزول عذاب کا لکھا ہو کہ حق تعالیٰ نے ابر تین برس تک مینھ نہیں برسایا یہانتک کہ قحط میں مبتلا ہوئے اُس زمانہ میں جب کوئی بلا نازل ہوتی تو اُس جگہ کی طرف لوگ متوجہ ہوتے جہاں اب خانہ کعبہ ہے اور وہاں سُرخ ریت کا ایک ٹیکرا تھا کہ مسلم اور مشرک اُس جگہ کی طرف رجوع کرتے اپنی حاجتیں عرض کرتے اور آفتیں دفع ہونے کی دعا کرنے کے بعد اپنے مطالب کو پہونچتے اور خوف سے نجات پاتے پھر قوم عاد نے اُس سفر کا سامان کیا قیل بن عنز اور مرثد بن سعد ستر آدمیوں کے ساتھ کہ وہ قبیلہ کے سردار تھے مکہ معظمہ میں گئے اور معاویہ بن بکر جو عملیق بن لاوذ کی اولاد میں تھا اور اُس زمانہ میں مکہ کا حاکم تھا اُسکے یہاں یہ لوگ اُترے اور رسم ضیافت کے بعد ان لوگوں نے اجازت لیکر چاہا کہ دعا اور پانی مانگنے کو اُس مقام معین پر جائیں مرثد جو قوم میں ایک رئیس تھا اور حضرت ہود علیہ السّلام کا ایمان رکھتا تھا بولا کہ تمھاری دعا سے مینھ نہ برسے گا مگر ہود علیہ السّلام کی تم اطاعت کرو اور توبہ اور استغفار کے دروازہ میں آؤ تاکہ خدا اپنی عنایت کے ابر سے تم پر باران رحمت برسائے یہ سنکر قیل اور اُسکے یاروں نے معاویہ سے درخواست کی اور اُس نے مرثد کو قید اور نظربند کیا اور نہ چھوڑا کہ دعا کے مقام پر وہ جائے اور قیل اپنی قوم کے ساتھ اُس مقام پر گیا اور دعا مانگی کہ اے خدا قوم عاد مینھ چاہتی ہے اُسے دفعۃً ابر کے تین ٹکڑے اُٹھے ایک سفید ایک سیاہ ایک سُرخ اور منادی غیب نے ندا کی اے قیل انمیں سے جسکو تیرا جی چاہے اپنی قوم کے واسطے

اختیار کر قبیل نے ابر سیاہ اختیار کیا اسواسطے کہ ابر سیاہ سے بہت مینھ برستا ہو اور مکہ سے اپنی قوم سمیت باہر آیا اور اپنی قوم کے شہروں کی طرف
چلا جب وادی مغیث میں پہونچا کہ وہاں بھی اُسکی قوم کے لوگ رہتے تھے اور ابر کی خوشخبری اپنے قبیلہ کے لوگوں کو سُنائی تو قوم بہت
خوش ہوکر ابر کی خوشی میں اپنے گھروں سے باہر نکلے پس اُنپر عذاب الٰہی نازل ہوا اسواسطے کہ اُس ابر میں ریح عاصف تھی جسے آندھی کہتے
ہیں اُس آندھی نے سات آٹھ دن میں تمام قوم عاد کو ہلاک کر دیا اور ہود علیہ السّلام اپنی قوم سمیت صحیح سلامت رہے اور اس قصہ کی تفصیل
انشاء اللہ تعالیٰ اور آیتوں میں مذکور ہوگی حق تعالیٰ مومنوں کی نجات اور کافروں کے ہلاک ہونے کی خبر دیتا ہے فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی
ہمنے ہود علیہ السّلام کو وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اور اُن لوگوں کو جو اُسکے ساتھ تھے یعنی دین میں اُسکی متابعت کرتے تھے بِرَحْمَةٍ
مِّنَّا وہ بہائی ہماری رحمت تھی اُنپر وَقَطَعْنَا اور کاٹ دی ہمنے دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا جڑ اُن لوگوں کی جنھوں نے
تکذیب کی اور ایمان نہ لائے بِاٰيٰتِنَا ساتھ نشانیوں میری قدرت کے یعنی ہمنے اُنکا استیصال کیا اور بیخ و بنیاد سے اُنھیں کھاڑ
دیا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ع اور نہ تھے قوم عاد کے لوگ ایمان رکھنے والے ساتھ وحدت معبود اور رسالت ہود کے وَاِلٰى ثَمُوْدَ ع ۹
اور بھیجا ہمنے طرف قبیلۂ ثمود کے اور یہ عرب میں سے اور ایک قبیلہ تھا کہ اُسکا نسب ثمود بن جابر بن ارم بن نوح علیہ السّلام سے ملتا
تھا اور اُنکے مکان اُس زمین میں تھے جسے حجر کہتے تھے ملک حجاز اور ملک شام کے بیچ میں اور یہ لوگ بھی بُت پرست تھے حق تعالیٰ نے اُنکی طرف
بھیجا اَخَاهُمْ صٰلِحًا اُنکے بھائی صالح کو کہ اُنکے ہم نسب تھے اور صالح علیہ السّلام کی پانچویں پشت ثمود تھے قَالَ کہا صالح علیہ وقف لازم
السّلام نے جب اُنپر رسول ہوکر آئے يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میرے گروہ عبادت کرو خدائے وحدہٗ لاشریک کی مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی معبود جو مستحق الوہیت ہو سوا اللہ کے قوم ثمود چونکہ بہت کثرت سے تھی اور اُنہیں زور
زر بہت کچھ حاصل تھا اسوجہ سے صالح علیہ السّلام کی تکذیب کی اور اُس قوم کے لوگ بولے کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھا کہ تیری نبوت پر ہمارے واسطے
دلیل ہو صالح علیہ السّلام نے فرمایا کہ کیا معجزہ چاہتے ہو وہ بولے کہ ہمارے ساتھ میدان میں چل کہ کل ہماری عید ہے ہم بتوں کی آرائش
کرکے نکالیں گے تو بھی اپنے خدا سے کچھ مانگ ہم بھی اپنے خداؤں سے کچھ مانگیں پھر جسکی دعا قبول ہو جائے دوسرے کو اُسی کی اطاعت
کرنا چاہیئے یہ صورت قرار دیکر دوسرے دن باہر نکلے اُن لوگوں کو جو جو حاجت اور مراد تھی بتوں سے مانگی کسی کے پورے ہونے کا
اثر بھی نظاہر ہوا پس ذلیل اور شرمندہ ہوکر سبھوں نے سر جھکا لیے جندع بن عمر کہ شرفائے قبیلہ میں سے ایک شخص تھا اُس نے ایک
پتھر کی طرف اشارہ کیا اور وہ ایک ہی پتھر اُس میدان میں پڑا تھا اور اُسے کاثبہ کہتے تھے اور بولا کہ اے صالح اس پتھر میں سے ایک اونٹنی
اونٹ سے مشابہ جس پر بال بہت ہوں اور گابھن ہو ہمارے واسطے نکال صالح علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر میرا خدا اپنی قدرت کاملہ سے
کہ اُسمیں عجز کو کچھ دخل نہیں ایسی اونٹنی پیدا کرے تو تم کیا کروگے وہ بولے کہ ہم ایمان لائیں گے اور تیرے خدا کی عبادت کرینگے اور
اس بات پر قسم کھائی حضرت صالح علیہ السّلام نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا میں حق سبحانہ تعالیٰ سے وہ معجزہ ظاہر ہونے کی درخواست
کی فوراً پتھر کو حرکت ہوئی اور جیسے اونٹنی جنتے وقت چلّاتی ہو اُسی طرح کی آواز اُس پتھر میں سے نکلی اور وہ پتھر پھٹ گیا اور جیسی اونٹنی
اُس قوم کے لوگ چاہتے تھے اُس پتھر میں سے باہر نکل آئی بہت بڑی اونٹنی تھی چنانچہ ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک ایک سو بیس
گز کا فرق تھا اور قد اتنا بڑا کہ ایک پہاڑ معلوم ہوتا تھا اور پیدا ہوتے ہی اپنے برابر بچہ جنی لوگوں نے اُسے دیکھا جندع کو مدد توفیق
رفیق ہوئی فوراً ایمان لایا اور قبیلۂ ثمود کے باقی شرفا گمراہ رہے اور منکر ہوئے قطعہ۔

یکے بنورِ عنایت رہِ ہدایت یافت | یکے بوادیِ خذلاں بماند سرگرداں
یکے بوسوسۂ دیو رفت سوے سقر | یکے زِ رہبریِ حق گرفت ملکِ جناں

غرضکہ وہ اونٹنی قوم میں رہی اور اُنکی چراگاہوں میں چرتی اور اُنکے کنوؤں کا پانی دوسرے دن باری سے اُس سے ملتا حضرت صالح علیہ السلام نے یہ معجزہ ظاہر ہونے کے بعد کہا کہ اے قوم قَدْ جَآءَتْكُمْ تحقیق کہ آیا تمھارے پاس بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ معجزہ ظاہر تمھارے رب کی طرف سے کہ اُسکی کمال قدرت اور میری صحت رسالت پر دلیل ہو هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہ اونٹنی خدا کی ہے یہ اضافت تخصیص کے سبب سے ہوگی یعنی خدا نے سنگ کا تبہ سے یہ اونٹنی پیدا کی تاکہ ہو لَكُمْ اٰيَةً واسطے تمھارے دلیل میری پیغمبری پر فَذَرُوْهَا پس چھوڑ دو اِس اونٹنی کو تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ کہ کھائے گھاس خدا کی زمین میں اور تم کو اُسکے کھانے میں کچھ رنج اور تکلیف نہو وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ اور نہ پہونچاؤ اُسے کچھ بُرائی فَيَاْخُذَكُمْ کو پھر لے لیگا تمھیں عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝ عذاب دردناک عذاب کا مستحق ہوجانا اونٹنی کو تکلیف پہونچانے کے سبب سے نہیں بلکہ معجزہ دیکھ کر پھر کفر پر اُنکے قائم رہنے کے سبب سے تھا اور اُس اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالنا کفر میں اُنکے تکبّر کی دلیل ہے وَاذْكُرُوْٓا اور یاد کرو خدا کی نعمت کو اِذْ جَعَلَكُمْ جب کیا اُس نے تمھیں خُلَفَآءَ جانشین زمین میں مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ قوم عاد کو ہلاک کرنے کے بعد وَّبَوَّاَكُمْ اور جگہ دی تمھیں فِي الْاَرْضِ زمین حجر میں تَتَّخِذُوْنَ بنا لیتے ہو مِنْ سُهُوْلِهَا اُسکی نرم زمینوں میں قُصُوْرًا محل جاڑے میں رہنے کے واسطے وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ اور کھود لیتے ہو پہاڑوں میں یعنی بنا لیتے ہو پتھر میں بُيُوْتًا گھر گرمی میں رہنے کے لیے فَاذْكُرُوْٓا پھر یاد کرو اٰلَآءَ اللّٰهِ نعمتیں اللہ کی کہ زمین میں رہنا اور پہاڑ کھودنے کی توفیق وَلَا تَعْثَوْا اور نہ تباہ ہو فِي الْاَرْضِ زمین حجر میں مُفْسِدِيْنَ۝ فساد کرتے ہوے اُنھوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو تو جواب نہ دیا اور مومنوں سے متعرض ہوئے چنانچہ حق تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ قَالَ الْمَلَاُ کہا گروہ کے بڑے لوگوں نے الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا وہ لوگ جو تکبر اور سرکشی کرتے تھے مِنْ قَوْمِهٖ قوم صالح علیہ السلام میں سے لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا واسطے اُن لوگوں کے جنھیں ضعیف اور کمزور سمجھے تھے یعنی عاجز بیچاروں سے لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ واسطے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے تھے عاجز محتاج کہ اَتَعْلَمُوْنَ کیا تم جانتے ہو اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ بیشک صالح رسول ہے مِّنْ رَّبِّهٖ اپنے رب کی طرف سے اور یہ بات ہنسی کے طور پر تھی قَالُوْٓا بولے وہ بیچارے کہ اِنَّا بیشک ہم بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ ساتھ اُس چیز کے کہ صالح علیہ السلام کو اُسپر بھیجا ہے یعنی توحید اور عبادت پر مُؤْمِنُوْنَ۝ ایمان لائے ہیں قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا کہا اُن لوگوں نے جو سرکشی کرتے تھے خدا اور رسول پر ایمان لانے سے اِنَّا بیشک ہم بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ساتھ اُس چیز کے جسکا تم ایمان لائے ہو ساتھ اُسکے كٰفِرُوْنَ۝ کافر اور منکر ہیں لکھا ہے کہ قوم ثمود اُس اونٹنی سے تنگ آگئی اسواسطے کہ جس دن اُسکی باری ہوتی تھی اُنکے کنوؤں کا سب پانی پی جاتی تھی اور جس دن قوم کی باری ہوتی تھی تو کنوؤں کا پانی اُنکے جانوروں کو کافی نہوتا تھا اور دوسرے یہ کہ گرمی کے دنوں میں پہاڑ کی آڑ میں چلی جاتی کہ وہاں خنکی ہوتی ہے اور قوم کے چارپائے اُسکے ڈر کے پہاڑ کے میدان میں بھاگ آتے اور جاڑے کے دنوں میں پہاڑ کے میدان میں آتی کہ وہاں بہت گرمی ہوتی تھی اور سب چارپائے پہاڑ کی آڑ میں اُسکے خوف سے بھاگ جاتے اس سبب سے اُنھیں نقصان پہونچتا تھا اور دو عورتیں کہ اُنھیں عنیزہ اور صدوقہ کہتے تھے اور اُنکے چارپائے بہت تھے یہ صورت اُنھیں بہت بُری ہوئی قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو

اُنھوں نے آمادہ کیا اور ان دونوں نے اونٹنی کے پانوں کاٹ کر اُسے ہلاک کر ڈالا چنانچہ اُسکی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوگی اور اونٹنی کا مار ڈالنا اُنپر عذاب نازل ہونے کا سبب ہوا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ پھر پانوں کاٹ ڈالے اور مار ڈالا اونٹنی کو وَعَتَوْا اور سرکشی کی اُنھوں نے عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ اپنے رب کا حکم ماننے سے وَقَالُوا اور کہا اُنھوں نے ہنسی کے طور پر کہ يَا صَالِحُ ائْتِنَا اے صالح لا وہ چیز جو بِمَا تَعِدُنَا وعدہ کرتا ہے ہم سے عذاب کا إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ○ اگر تو ہے برحق رسولوں میں سے فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پھر لیا اُنھیں اونٹنی کو مار ڈالنے کے سبب سے زلزلہ نے بڑی سخت آواز کے بعد فَأَصْبَحُوا پھر صبح کی اُنھوں نے یعنی ہو گئے وہ فِي دَارِهِمْ اپنے گھروں میں جَاثِمِينَ ○ اوندھے بے جان مردہ اپنی جگہ پر فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ پھر مُنھ پھیرا صالح علیہ السّلام نے اُن سے جب اُنھوں نے اونٹنی کو مار ڈالا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں قوم ثمود کو جبریل کی آواز سے اور زلزلہ سے ہلاک کرونگا وَقَالَ اور کہا صالح علیہ السّلام نے حسرت کی راہ سے کہ يَا قَوْمِ اے گروہ میرے لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ قسم خدا کی کہ پہونچا دیا میں نے تمھیں رِسَالَةَ رَبِّي پیغام اپنے رب کا جسکے پہونچا دینے پر میں مامور تھا وَنَصَحْتُ لَكُمْ اور نصیحت کی میں نے تمھیں بلانے کے وقت وَلَٰكِنْ لَا تُحِبُّونَ اور مگر دوست نہیں رکھتے ہو اور پیروی نہیں کرتے ہو تم النَّاصِحِينَ ○ نصیحت کرنے والوں کی کہ مہربانی کی راہ سے تمھیں ایمان کی طرف بلاتے ہیں اور نفس اور شیطان کی اتباع سے منع کرتے ہیں وَلُوطًا اور یاد کر تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوط بیٹے ہاران بیٹے آزر بیٹے ناخور کو کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بھتیجے تھے لکھا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام بابل سے ملک شام کی طرف متوجہ ہوئے تو اُنکے بھتیجے یعنی لوط علیہ السّلام اُنکے ساتھ تھے حق تعالیٰ نے اُنھیں پیغمبری دی اور اہل مؤتفکات کی طرف بھیجا اور وہ پانچ شہر تھے سدوما یہ سب شہروں میں بڑا تھا اور عامورا اور دادوما اور صعلوبورا اور صعوداا اور بعضے کہتے ہیں کہ صعوداا اور ہر شہر میں چار چار ہزار آدمی تھے حضرت لوط علیہ السّلام سدوما میں آئے اور خلق کو خدا کی طرف بلایا اور انتیس برس اُن لوگوں میں رہے اور نیک کاموں کا حکم کرتے تھے اور بُری باتوں سے منع کرتے تھے اُنکے بُرے کاموں میں سے ایک لواطت تھی حق تعالیٰ نے امت مرحومہ کو اُنکے انجام کار سے خبر دی اور فرمایا کہ یاد کر تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوط علیہ السّلام کا قصہ إِذْ قَالَ جب کہا اُس نے لِقَوْمِهِ سدوما کے رہنے والوں کو جنمیں وہ خود رہتے تھے أَتَأْتُونَ کیا کرتے ہو تم الْفَاحِشَةَ یہ بُرا کام یعنی لواطت مَا سَبَقَكُمْ بِهَا کسی نے پیشی نہیں کی تم پر ساتھ اس بُرے کام کے یعنی تم سے پہلے یہ کام نہیں کیا مِنْ أَحَدٍ کسی نے مِنَ الْعَالَمِينَ ○ اہل عالم میں سے إِنَّكُمْ بکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے یعنی کیا تم اور حفص نے انکم خبر کے طریق پر پڑھا ہے یعنی تحقیق کہ تم اے قوم لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ آتے ہو مردوں پر شَهْوَةً بباعث شہوت کی رو سے مِنْ دُونِ النِّسَاءِ سوا عورتوں کے جو تم پر مباح کی گئیں ہیں تو تم راہ حق پر نہیں ہو بَلْ أَنْتُمْ بلکہ ہو تم قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ○ گروہ اسراف کرنے والے اور حد سے گذرنے والے وَمَا كَانَ اور نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهِ جواب قوم لوط علیہ السّلام کا اس کلام کے مقابلہ میں إِلَّا أَنْ قَالُوا مگر یہ کہ کہا سدوما کے بعضے لوگوں نے بعض سے کہ أَخْرِجُوهُمْ نکال دو لوط کو اور اُسکی لڑکیوں کو اور اُنکو جو اُسکا ایمان لائے ہیں مِنْ قَرْيَتِكُمْ اپنے دیہ سے کہ وہ سدوما ہے إِنَّهُمْ تحقیق کہ لوط اور اُسکے تبع أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ○ لوگ ہیں کہ بُرے کاموں سے پاکی چاہتے ہیں یعنی اس کام میں ہم سے متفق نہیں ہیں حق تعالیٰ نے اُنکا یہ جواب ناپسند فرمایا اور اُنپر عذاب نازل ہوا چنانچہ اُسکی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ آگے آتی ہے اور جب عذاب نازل ہوا تو فَأَنْجَيْنَاهُ پھر نجات دی ہم نے لوط علیہ السّلام کو وَأَهْلَهُ

اور اُسکے لوگوں کو اور اُسکے گھر والوں کو اور اُنکو جو ایمان لائے تھے اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اُسکی عورت کو کہ اُسکا نام واعلہ تھا اور وہ دنیا
کفر چھپاتی تھی اور کافروں کو لوط علیہ السّلام سے انکار کرنے پر اغوا کرتی تھی كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ تھی وہ عورت اپنے شہر میں
رہجانے والوں میں سے یعنی وہاں سے جانے میں اُس نے حضرت لوط علیہ السّلام کا ساتھ نہ دیا اور قوم لوط میں ہلاک ہوئی وَاَمْطَرْنَا
اور برسایا ہم نے عَلَيْهِمْ قوم لوط کے کافروں پر مَّطَرًا مینہ اور کیا عجیب مینہ تھا کہ قوم لوط کے سر پر پتھر برسے فَانْظُرْ پھر
دیکھ اے دیکھنے والے کہ كَيْفَ كَانَ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ انجام کار گناہگاروں کا وَاِلٰى مَدْيَنَ ع ۱۰
اور بھیجا ہم نے طرف اولاد مدین کے کہ ابراہیم علیہ السّلام کا بیٹا تھا اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اُنکے بھائی شعیب بن میکیل بن یسجر بن مدین کو قَالَ کہا
شعیب نے يٰقَوْمِ اے گروہ میرے اعْبُدُوا اللّٰهَ عبادت کرو خدا کی مَا لَكُمْ نہیں ہے واسطے تمھارے مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کوئی
معبود اُسکے سوا قَدْ جَآءَتْكُمْ تحقیق کہ آیا تمھارے پاس بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ معجزہ ظاہر تمھارے رب کی طرف سے قرآن شریف
میں حضرت شعیب علیہ السّلام کا معجزہ مذکور نہیں ہے اور حدیثوں میں بھی فقیر کی نظر سے نہیں گذرا مگر آیات باہرات میں کہ انبیا علیہم السّلام
کے معجزات کا ذکر ہے لکھا ہے حضرت شعیب علیہ السّلام کا معجزہ یہ تھا کہ جب اونچے پہاڑ پر چڑھا چاہتے تو پہاڑ اپنا سر جھکا دیتا شعیب
علیہ السّلام آسانی سے اُسپر چڑھ جاتے اور اُنکی قوم میں ہر ایک کے پاس دو پیمانے اور تولنے کے دو بٹے تھے ایک دوسرے سے بڑا بڑے
سے تول ناپ کر مول لیتے تھے اور چھوٹے سے تول ناپ کر بیچتے تھے کفر کے علاوہ تول ناپ میں بھی خیانت کرتے تھے حضرت شعیب علیہ
السّلام نے اُن سے کہا کہ میں تمھیں خدا کی طرف بلاتا ہوں اور دکھلا ہوا معجزہ تمھیں دکھلاتا ہوں فَاَوْفُوا الْكَيْلَ پورا کرو اور درست
کرو پیمانہ وَالْمِيْزَانَ اور ترازو بٹے یا ناپ تول میں راستی کرو وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اور نہ کم دو لوگوں کو اَشْيَآءَهُمْ
چیزیں اُنکی یعنی خرید و فروخت میں خیانت نہ کرو وَلَا تُفْسِدُوْا اور فساد نہ کرو کفر اور خیانت کے سبب سے فِى الْاَرْضِ زمین
میں بَعْدَ اِصْلَاحِهَا بعد اُسکی درستی اور اصلاح کے کہ انبیا علیہم السّلام کے مبعوث ہونے اور کتابیں نازل ہونے کے سبب سے ہوئی ہے
ذٰلِكُمْ یہ کام جسکا ہم حکم کرتے ہیں خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمھارے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اگر ہو تم ایمان لانے
چونکہ حضرت شعیب علیہ السّلام کی قوم کے لوگ شہر میں رہکر ناپ تول میں خیانت کرتے تھے اور میدانوں میں راہزنی کرتے تھے تو اُنھیں جس
طرح حق تعالیٰ نے ناپ تول میں کم دینے کی ممانعت کی اُسی طرح راہزنی کرنے کی بھی ممانعت فرمائی اور ارشاد کیا وَلَا تَقْعُدُوْا
اور نہ بیٹھو بِكُلِّ صِرَاطٍ ہر راہ میں کہ مال چھین لینے کو تُوْعِدُوْنَ دھمکاتے ہو لوگوں کو اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ لوگ
ہر راہ کے سرے پر بیٹھتے تھے جو کوئی حضرت شعیب علیہ السّلام کی ملاقات کو جایا چاہتا اُسے ڈراتے دھمکاتے تو شعیب علیہ السّلام نے
حکم کیا کہ تم راہوں کے سرے پر نہ بیٹھا کرو کہ وہاں بیٹھ کر راہ حق ڈھونڈھنے والوں کو دھمکاتے ہو وَتَصُدُّوْنَ اور باز رکھتے ہو عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے مَنْ اٰمَنَ اُس شخص کو جو ایمان لایا ہو بِهٖ ساتھ خدا کے وَتَبْغُوْنَهَا اور ڈھونڈھتے ہو خدا
کے واسطے عِوَجًا کجی یعنی اُسکا بطلان چاہتے ہو وَاذْكُرُوْٓا اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر اِذْ كُنْتُمْ جب تھے تم قَلِيْلًا
تھوڑے گنتی اور مالداری میں فَكَثَّرَكُمْ پھر زیادہ کر دیا تمھیں خدا نے تمھارے مال اور اولاد میں برکت عطا فرما کر لکھا ہے کہ
مدین فرزند ابراہیم علیہ السّلام نے حضرت لوط علیہ السّلام کی بیٹی سے عقد کیا اور خدا نے اُنھیں بہت اولاد عنایت کی اور مالدار کر دیا تو شعیب علیہ
السّلام نے یہ نعمت اُنھیں یاد دلائی اور کہا کہ وَانْظُرُوْا اور دیکھو کہ كَيْفَ كَانَ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ○ حب

انجام کار تباہ کاروں کا اگلی امتوں میں سے کہ قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم لوط تھی پھر شعیب علیہ السلام مومنوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ اور اگر ہو ایک گروہ مِّنْكُمْ تم میں سے کہ اٰمَنُوْا ایمان لائے اسکے لوگ بِالَّذِيْٓ ساتھ اس چیز کے کہ سچائی کے ساتھ اُرْسِلْتُ بِهٖ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اسکے وَطَآئِفَةٌ اور دوسرا گروہ معاندوں میں سے کہ لَّمْ يُؤْمِنُوْا نہ ایمان لائے اسکے لوگ مدین میں سے ایک قوم تو شعیب علیہ السلام کا ایمان لائی اور ایک دوسری جماعت نے انکار کیا اور یہ بات کہی کہ قوت اور ثروت ہمیں حاصل ہے مومنوں کو نہیں تو حق ہمارے ہی ساتھ ہے اور اگر مومنوں کے ساتھ ہوتا تو چاہیے تھا کہ مالداری اور وسعت معاش انھیں ہوتی تو شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ اگرچہ تم دو گروہ ہو گئے ہو فَاصْبِرُوْا پس صبر کرو حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ یہاں تک کہ حکم کرے اللہ بَيْنَنَا درمیان ہم دونوں گروہوں کے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ○ اور وہ بہتر حکم کرنے والا ہے کہ اسکے حکم میں جانبداری اور سستی نہیں ہے

الجزء التاسع ۹

قَالَ الْمَلَاُ کہا سرداروں نے الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا جو تکبر کرتے تھے خدا کی عبادت سے مِنْ قَوْمِهٖ قوم شعیب علیہ السلام سے انکار دعوت کے بعد کہ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ ضرور نکال دینگے ہم تجھے اے شعیب وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور انھیں بھی جو تیرا ایمان لائے ہیں ہم نکال دینگے مَعَكَ تیرے ساتھ مِنْ قَرْيَتِنَآ اپنی بستی سے اَوْ لَتَعُوْدُنَّ یا پھر آؤ گے تم فِيْ مِلَّتِنَا ط ہماری ملت میں کہ کفر ہے صاحب کشاف نے فرمایا ہے کہ جب کافروں نے کہا کہ تجھے ان لوگوں کے ساتھ ہم نکال دینگے جو ایمان لائے ہیں تو جمع کیا سب کو باہم اور شعیب علیہ السلام ہرگز کافر نہ تھے اور وہ لوگ مومن تھے پھر زبردستی کے طور سے کہا کہ یا پھر آؤ ہماری ملت کی طرف اور اسی واسطے شعیب علیہ السلام نے اس انداز سے جواب دیا قَالَ کہا شعیب علیہ السلام نے جبر کرتے ہو ہم پر اپنی ملت کی طرف پھر آنے میں اَوَلَوْ كُنَّا اگرچہ ہوں ہم كٰرِهِيْنَ ○ قف نہ چاہتے والے یعنی کیونکر ہم تمھارے دین میں آئیں ہم تو اس سے کراہت رکھتے ہیں پس اگر ہم پھر آئیں تمھارے دین کی طرف اور یہ کہیں کہ خدا کا شریک ہے اور فی الواقع اسکا کوئی شریک نہیں تو قَدِ افْتَرَيْنَا تحقیق کہ افترا کیا اور باندھ لیا ہو ہم نے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ وسیط میں لکھا ہے کہ شعیب علیہ السلام کی قوم کا ادعا یہ تھا کہ حق تعالےٰ نے انھیں حکم کیا ہے کہ اس طریقہ پر رہو اور اسی جہت سے اسے ملت کہتے تھے پس شعیب علیہ السلام نے کہا کہ تمھاری ملت کی طرف پھر آنا اور اعتقاد کر لینا کہ اس ملت پر رہنے کا حکم خدا نے کیا ہے یہ افترا ہو جائے گا خدا پر اِنْ عُدْنَا اگر آئیں ہم یعنی میری قوم جو مومن ہے اور وہ پھر آئے اور داخل ہو جائے فِيْ مِلَّتِكُمْ تمھاری ملت میں بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا بعد اسکے کہ نجات دی خدا نے ہمیں تمھاری ملت سے تو پھر ہم افترا کرنے والے ہو جائیں گے وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اور نہیں چاہیے اور درست نہیں ہمیں اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ یہ کہ پھر آئیں ہم تمھاری ملت کفر میں اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ چاہے خدا رَبُّنَا ط رب ہمارا ہمارا مرتد ہو جانا اور اس ملت کفر کی طرف پھرنا اور حکم ازلی اور مشیت لم یزلی اسی سے متعلق ہوئی ہو وَسِعَ رَبُّنَا اور پہنچنے والا ہے رب ہمارا كُلَّ شَيْءٍ سب چیزوں کو عِلْمًا ط علم قدیمی کی رو سے یعنی اسکے علم نے سب چیزیں گھیری ہیں اور سب کا انجام کار وہ جانتا ہے کہ ایمان ہے یا کفر اور مرتد ہو جانا یا نفاق یا اسکے سوا جو کچھ ہو اور تم جو مومنوں کو نکال دینے کی دھمکی دیتے ہو اس سے میں گھبراتا اور مضطرب نہیں ہوتا ہوں بلکہ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ط اللہ پر توکل کیا ہم نے اور اپنا کام اسی پر چھوڑ دیا پھر حضرت شعیب علیہ السلام نے معاندوں کی طرف سے منھ پھیر لیا اور حضرت مجیب الدعوات سے مناجات کرنے میں متوجہ ہوئے اور یہ کہا کہ رَبَّنَا افْتَحْ اے رب ہمارے حکم کر بَيْنَنَا درمیان ہمارے وَبَيْنَ قَوْمِنَا اور درمیان ہماری قوم کے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ○ اور تو بہتر سب

حکم کرنے والوں کا ہے وَقَالَ الْمَلَاُ اور کہا اشراف قبیلہ میں سے ایک گروہ نے الَّذِیْنَ کَفَرُوْا جو کہ کافر تھے مِنْ قَوْمِهٖ قوم
شعیب میں سے یا ایک اور گروہ نے اپنے لوگوں سے جو ایمان لائے تھے لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اگر تم پیروی کرو گے شعیب کی
انکے طریقے پر چلنے میں اور اپنا دین چھوڑ دو گے تو اِنَّكُمْ بیشک ہو جاؤ گے اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ○ اسوقت نقصان پانے والوں میں سے
کہ اپنا قدیم طریقہ چھوڑ کر نئے دین میں آؤ گے اور اپنے باپ دادا کی چال سے گزر جاؤ گے یا بڑے کافروں نے بھی اپنے چھوٹے کافروں
سے کہا کہ اگر اپنا دین ترک کرو گے تو نقصان میں پڑو گے اسواسطے کہ تمھارے نفع کا مدار کم بیچنے پر ہے اور یہ لوگ اس سے تمھیں منع کرتے
ہیں پھر شعیب علیہ السلام کی نصیحت نہ سنی اور کفر و خیانت سے باز نہ آئے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس پکڑ لیا انھیں زلزلے نے اور
سورۂ ہود میں مذکور ہے کہ اہل مدین کڑک سے ہلاک ہوئے علما نے کہا ہے کہ سخت کڑک ہوئی اور اس نے زمین کو ہلا دیا یا یہ کہ کڑک زلزلہ
کے پہلے ہوتی ہے اسواسطے کہ یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ زلزلے کڑک اور ہوا کے ہوتا ہی نہیں اور حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے ایک سخت آواز کی اور انکے شہر میں زلزلہ پڑ گیا اور سب تھرا گئے فَاَصْبَحُوْا پھر ہو گئے فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ○ اپنے
شہر اور مکانوں میں اوندھے یعنی زمین پر جسم بے جان اوندھے گر پڑے الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا جن لوگوں نے تکذیب کی شعیب کی
ہلاک ہو گئے كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ج گویا کہ ہرگز تھے ہی نہیں اس شہر میں الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا جن لوگوں نے
جھٹلایا شعیب کو كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ تھے وہ نقصان پانے والے دنیا اور عقبیٰ میں ثواب فوت اور عذاب لازم ہو جانے
کی وجہ سے لکھا ہے کہ جب شعیب علیہ السلام نے عذاب کے آثار دیکھے تو اس شہر سے نکل جانے کا ارادہ کیا فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ پھر منہ پھیرا
کافروں سے وَقَالَ یٰقَوْمِ اور کہا حسرت کرنے کی راہ سے کہ اے میری قوم لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ تحقیق کہ پہونچا دیے میں نے تمھیں
رِسٰلٰتِ رَبِّیْ پیغام اپنے رب کے وَنَصَحْتُ لَكُمْ ج اور نصیحت کی میں نے تمھیں مہربانی کی راہ سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب
وہ لوگ ہلاک ہو چکے تو ان سے خطاب کر کے حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ کہا تھا جیسے ہمارے حضرت سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ
والثنا نے کفار قریش سے خطاب فرمایا تھا جنگ بدر میں ان کفار کے قتل ہو جانے کے بعد اور شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم پر افسوس اور
حسرت کرنے کے بعد اپنے تئیں تسلی دی اور یہ بات کہی کہ فَكَیْفَ اٰسٰى پھر کیونکر تاسف اور غم کروں عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ○ ع ہلاک
ہونے پر ایک قوم کفار کے جس نے کہ میری تصدیق نہ کی پھر حق تعالےٰ بعضی اگلی امتوں کے قصے اور انبیا کی تکذیب کی وجہ سے انکے ہلاک
ہونے کا حال بیان فرما کر کفار قریش کو دھمکاتا ہے اور خوف دلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا اور نہیں بھیجا ہم نے فِیْ قَرْیَةٍ
کسی شہر اور دیہ میں مِّنْ نَّبِیٍّ کوئی ایسا پیغمبر کہ اسکی تکذیب لوگوں نے نہیں کی اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ مگر یہ کہ پکڑ لیا ہم نے اَهْلَهَا اس شہر اور
دیہ کے لوگوں کو بِالْبَاْسَآءِ ساتھ تنگی اور سختی کے وَالضَّرَّآءِ اور ساتھ رنج اور بیماری کے لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ○ کہ شاید وہ
عاجزی کریں اور نصیحت مان کر اپنے نبی کی تصدیق کریں تاکہ ان پر سے بلا دفع کر دیجاوے اور جب وہ بلا اور زحمت کے سبب سے متنبہ نہ ہوئے
تو انھیں مالداری اور راحت میں ہم نے مبتلا کیا ثُمَّ بَدَّلْنَا پھر بدل دیا ہم نے مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ بلا اور بیماری اور شدت
کی جگہ سلامتی اور صحت اور راحت حَتّٰى عَفَوْا یہانتک کہ بہت ہو گئے مال میں بھی اور آدمیوں میں بھی اسوقت بھی انھوں نے کفران نعمت
شروع کیا وَّقَالُوْا اور کہا انھوں نے زحمت اور مضرت کی جگہ پر یہ آئی اور نعمت زمانہ کی عادت اور طبیعت سے ہے قَدْ مَسَّ تحقیق کہ
پہونچی ہو اٰبَآءَنَا ہمارے باپوں کو بھی الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ سختی اور خوشی یعنی اگلے زمانہ میں بھی کبھی قحط ہوتا تھا کبھی ارزانی کبھی صحت

مع

ع ۱۱ ۹

ہوتی تھی کبھی بیماری کبھی غم ہوتا تھا کبھی خوشی یہ کفر اور ایمان کے سبب سے نہیں ہے تو ہم جس طریق پر تھے اُسی پر رہتے ہیں جب اُس قوم نے
ناشکری اور کفر پر مضبوطی اور پائداری اختیار کرلی فَاَخَذْنٰهُمْ تو ہم نے پکڑا اُنھیں بَغْتَةً ناگہاں یعنی اُس حالت میں جب وہ بیخوف
تھے وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور وہ نہ جانتے تھے کہ اُن پر عذاب نازل ہوگا اور یہ حسرت اُنکی بہ نسبت بہت بڑی ہو کہ پہلے سے عذاب کے
آثار دیکھ لیے ہوتے اور سمجھ گئے ہوتے کہ ہم پر عذاب نازل ہوا چاہتا ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اور اگر اُن بستیوں کے لوگ جو اُس
عذاب میں مبتلا ہوئے یا مکہ معظمہ اور اُسکے گرد و پیش کے لوگ اٰمَنُوْا ایمان لاتے خدا کا وَاتَّقَوْا اور پرہیز کرتے شرک سے اور پیغمبر
علیہ السلام کی مخالفت سے تو لَفَتَحْنَا البتہ کھول دیتے ہم عَلَيْهِمْ اُنپر اور دیتے ہم اُنھیں بَرَكٰتٍ برکتیں اور زیادتیاں مِّنَ
السَّمَآءِ آسمان سے مثلاً اُنکی دعائیں قبول کرکے یا مینھ برساکر وَالْاَرْضِ اور زمین سے اُنکی حاجتیں روا ہوتے یا کھیتی پیدا ہونے کے
سبب سے وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا اور مگر اُنھوں نے تکذیب کی ہمارے رسولوں کی فَاَخَذْنٰهُمْ پھر پکڑ لیا ہم نے اُنھیں بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ۝ بسبب اُس چیز کے جو کماتے تھے وہ کفر اور معاصی حقائق سلمی میں اسکے معنی یہ لکھے ہیں کہ اگر بندے باور کرتے میرے
وعدے اور بچتے میرے حکم کی مخالفت سے اور ڈرتے میری دھمکی سے تو اُنکے دلوں کو اپنے مشاہدے کے نور سے ہم روشنی دیتے آسمان
کی برکت اُنکی طرف اشارہ ہے اور اُنکے جوارح اور اعضا کو اپنی خدمت سے ہم آراستہ کردیتے زمین کی برکت اس سے عبارت ہے نظم

در زمین و آسماں درہاے جود ۔۔۔ می کشایند از پے اہل سجود
از زمیں بہر عبادت باز کن ۔۔۔ بر سماے معرفت پرواز کن

اَفَاَمِنَ کیا بے خوف ہو گئے اَهْلُ الْقُرٰٓى مکہ معظمہ اور اُسکے گرد کے لوگ کافروں پر عذاب نازل کرنے کا حال جو ہم نے بیان کیا
اُسکے بعد اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا اس سے کہ آئے اُنپر عذاب ہمارا بَيَاتًا رات کو وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اور وہ سوتے ہوں یعنی
اُنکی غفلت کے وقت عذاب کا شبخون اُنپر آئے اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى کیا بے خوف ہو گئے اُن شہروں کے لوگ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ
بَاْسُنَا اس سے کہ آئے اُنپر عذاب ہمارا ضُحًى دن چڑھے وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اور وہ کھیلتے ہوں یعنی دنیا جو غافلوں کے کھیلنے
کی جگہ ہے اُسکے کاموں میں مشغول ہوں حاصل یہ ہے کہ رسولوں کی تکذیب کرنے کے بعد عذاب سے بے خوف نہ رہنا چاہیے نہ رات کو نہ دن کو اَفَاَمِنُوْا
کیا بے خوف ہو گئے تکذیب کرنے والے مَكْرَ اللّٰهِ ج اللہ کی ناگہانی پکڑ سے مکر بندے کو عذاب سے تھوڑا تھوڑا نزدیک کرنے اور
لاعلمی کی حالت میں اُسے پکڑ لینے سے استعارہ ہو فَلَا يَاْمَنُ پس بے خوف نہیں ہوتے مَكْرَ اللّٰهِ مکر الٰہی سے اِلَّا الْقَوْمُ
الْخٰسِرُوْنَ ۝ ع مگر گروہ نقصان پانے والے کہ کفر اور نفاق کی وجہ سے دو جہان میں نقصان کے مارے ہوئے ہیں اَوَلَمْ يَهْدِ ع ۱۲
کیا بیان نہیں کیا اور ہدایت نہیں کردی اللہ نے لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ واسطے اُن لوگوں کے جنھوں نے میراث لی ہے زمین یعنی
قیام کیا ہے زمین میں مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ بعد ہلاک ہو جانے اُس زمین کے لوگوں کے اس سے حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا
کے زمانہ کے کفار مراد ہیں کہ اُنھوں نے اگلی امتوں کے مکانات لیے ہیں اور خدا نے اوپر بیان کردیا اَنْ لَّوْ نَشَآءُ یہ کہ اگر چاہیں ہم تو
اَصَبْنٰهُمْ پکڑیں ہم اُنھیں بِذُنُوْبِهِمْ ج اُنکے گناہوں کی جزا میں یعنی اُنپر ہم عذاب کریں جیسا کہ اگلوں پر کیا تھا وَنَطْبَعُ اور
مہر کردیں ہم عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اُنکے دلوں پر فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ پس وہ نہ سنیں فہم اور عبرت کی رو سے دل پر مہر ہونے کے
سبب سے اسواسطے کہ اگر دل کھلا ہوا ہے تو جو کچھ آدمی سنتا ہے اُسے سمجھ لیتا ہے تو کلام حق سننے سے دل کا کان فائدہ رکھتا ہے یہ آب رگ کا

کان سنیں نظم

این سخن از گوش دل باید شنود گوش گل این جاندار د ہیچ سود
گوش سر جملہ حیواں ہمدم است گوش سر مخصوص نسل آدم است
گوش سر چوں جانب گوینده است گوش سر سہل است گر آگنده است

پھر جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے واسطے حق تعالےٰ فرماتا ہو تِلْكَ الْقُرٰى اے یہ شہر جو اگلی امتوں کی طرف منسوب تھے جیسے احقاف اور حجر اور موتفکات وغیرہ نَقُصُّ عَلَيْكَ پڑھے ہم نے تجھ پر مِنْ اَنْۢبَآئِهَا بعضی خبریں اُنکی وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ اور تحقیق کہ آئے اُن شہروں کے لوگوں پر رُسُلُهُمْ رسول اُنکے جیسے ہود وصالح لوط شعیب علیہم السلام بِالْبَيِّنٰتِ ج ساتھ معجزوں روشن اور کھلی ہوئی دلیلوں کے فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا پھر نہ تھے وہ کہ ایمان لائے رسولوں کے آنے کے بعد بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ط بسبب اسکے کہ تکذیب کرتے تھے اُنکے آنے کے قبل سے یعنی تکذیب کرتے رہے اور ایمان قبول کرنے کی صلاحیت اُنھیں کبھی نہ تھی کفر پر مضبوط ہونے اور اُن کے دلوں پر مُہر لگی ہونے کے سبب كَذٰلِكَ مانند اُن سخت مُہروں کے جو اگلے کافروں کے دلوں پر تھیں يَطْبَعُ اللّٰهُ مُہر کرتا ہے اللہ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ دل پر کافروں کے اس سے وہ کفار قریش مراد ہیں جنھیں اللہ نے جان لیا کہ نہ ایمان لائیں گے وَمَا وَجَدْنَا اور نہ پایا ہم نے لِاَكْثَرِهِمْ واسطے اکثر اگلی امتوں کے مِّنْ عَهْدٍ ج عہد پورا کرنا جو میثاق کے دن اُنھوں نے باندھا تھا یا وہ عہد جو خوف اور مضرت کے وقت کرتے تھے کہ اگر ہم نجات پائیں تو ایمان لائیں وَاِنْ وَّجَدْنَآ اور تحقیق کہ پایا ہم نے اَكْثَرَهُمْ اکثر کو ان میں سے لَفٰسِقِيْنَ ۝ عہد وپیمان توڑ ڈالنے والے ثُمَّ بَعَثْنَا پھر مبعوث کیا اور بھیجا ہم نے مِنْۢ بَعْدِهِمْ بعد ان پیغمبروں کے جنکا ذکر ہوا مُوْسٰى موسےٰ بن عمران کو بِاٰيٰتِنَآ ساتھ اُن معجزوں کے جو ہم نے اُسے عطا کیے تھے اِلٰى فِرْعَوْنَ طرف فرعون کے کہ اُسکا نام قابوس تھا یا ولید بیٹا تھا مصعب کا اور وہ بیٹا ریان کا اور فرعون مصر کے بادشاہوں کا لقب تھا جیسے قیصر اور کسرےٰ اور خاقان اور تُبّع کہ روم فارس چین یمن کے بادشاہوں کے لقب ہیں وَمَلَا۟ئِهٖ اور اُسکی قوم کے بڑے لوگوں کی طرف فَظَلَمُوْا بِهَا ج پس ظلم کیا یعنی کافر ہوگیا فرعون اور اسکی قوم اُن معجزوں کے ساتھ اور کفر کو ایمان کی جگہ قائم کیا اسواسطے کہ نہایت صاف اور واضح ہونے کے سبب سے اُن معجزات کا حق یہ تھا کہ اُنپر ایمان لائے فَانْظُرْ پھر دیکھ تو دیدۂ بصیرت سے کہ حق سے انکار کرنے کے بعد كَيْفَ كَانَ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ انجام کار تباہ کاروں کا کہ غرق ہو گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مصر سے چلے تو مدین میں حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہونچے اور اُنکی بیٹی صفورا کو اپنے عقد نکاح میں لائے پھر مصر جانے کا قصد کیا اور اثنائے راہ میں وادی ایمن میں پہونچکر خلعت پیغمبری پایا اور عصا اور ید بیضا کے معجزے کے ساتھ مخصوص ہوئے چنانچہ اس قصہ کی تفصیل اسی سورت میں آگے مذکور ہو اور حق تعالےٰ نے اُنھیں حکم فرمایا کہ مصر میں جائیں اور فرعون کو راہ خدا کی طرف بُلائیں اور تکبر اور دعویٰ خدائی سے منع کریں حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے اور مدت کے بعد جب فرعون سے ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے راہ خدا کی طرف اُسے بُلانا شروع کیا وَقَالَ مُوْسٰى اور کہا موسےٰ نے کہ يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ اے فرعون تحقیق کہ میں رسول ہوں مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے رب کے پاس سے تیری طرف اور تیری قوم کی جانب حَقِيْقٌ لائق ہوں میں رسالت کے یا اس بات کے کہ تو میری تصدیق کر اور مقر اور مضبوط ہوں میں عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ اس بات پر کہ نہ کہوں میں عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اِلَّا الْحَقَّ ط مگر سچی بات قَدْ جِئْتُكُمْ تحقیق کہ میں آیا ہوں تمھارے پاس بِبَيِّنَةٍ ساتھ دلیل ظاہر کے مِّنْ رَّبِّكُمْ پاس سے تمھارے

رب کے یالایا ہوں ہیں کھلا ہوا اور ظاہر معجزہ کہ میری رسالت کی صحت پر گواہ ہو فَاَرْسِلْ پس بھیج تو مَعِیَ میرے ساتھ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۝
اولاد یعقوب کو اور اُن سے کام لینے سے باز آتا کہ ارض مقدسہ جو اُنکے آباؤ اجداد کا وطن ہو وہاں کو پھر جائیں لکھا ہو کہ فرعون نے بنی اسرائیل
کو غلام بنایا تھا اور اسکا یہ سبب تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام اپنے بیٹوں پوتوں کے ساتھ مصر میں آئے تو وہیں رہے اور اُنکی اولاد بہت
ہوئی اور یعقوب اور یوسف علیہما السّلام اور اُنکے بھائی سب نے انتقال فرمایا اور ملک ریان جو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون تھا وہ
مرگیا تو اُسکا بیٹا مصعب نام بنی اسرائیل کی عزت اور توقیر کرتا اور اُن سے متعرض نہوتا تھا جب وہ بھی مرگیا تو ولید جو حضرت موسیٰ علیہ السّلام
کے زمانہ کا فرعون تھا تخت سلطنت پر بیٹھا اور اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی کی ڈینگ زبان پر لایا اور بنی اسرائیل نے اُسکا یہ دعوے نہ قبول کیا تو فرعون بولا
کہ تمھارے باپ ہمارے بزرگوں کے مول لیے ہوئے غلام تھے تم میرے بندہ زادے ہو اور انھیں غلام بنایا یہانتک کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام
مبعوث ہوئے اور یہ بات کہی کہ اے فرعون بنی اسرائیل سے ہاتھ کھینچ تاکہ اپنے باپ دادا کے وطنوں میں چلے جائیں قَالَ کہا فرعون نے
کہ اِنْ كُنْتَ اگر ہو تو کہ اپنے دعوے میں جِئْتَ بِاٰيَةٍ لا یا ہو تو کوئی معجزہ اور دلیل فَاْتِ بِهَآ تو لا اُسے اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اگر ہو تو سچوں میں سے تو اپنا معجزہ دکھا فَاَلْقٰى عَصَاهُ پس ڈال دیا موسیٰ علیہ السّلام نے عصا اپنا ہاتھ
سے فَاِذَا هِيَ پس وہیں عصا ڈالتے ہی ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ اژدہا ہوگیا ظاہر میں کہ کسی کو اُسکے اژدہا ہونے میں شک نہ رہا
روایت ہو کہ وہ عصا اژدہا ہوگیا مُنھ کھولے ہوئے اُسکے دونوں کلّوں میں اسّی گز کا فاصلہ تھا نیچے کا لب زمین پر رکھا اور اوپر کا لب فرعون کے
محل کے کنگرہ پر اور اُسکے تخت کی طرف رُخ کیا اُسکے نوکر سب بھاگ گئے اور فرعون بھی بھاگا اور اژدحام خلائق میں بھاگتے وقت پچیس ہزار
آدمی ہلاک ہوئے اور فرعون چلّایا کہ اے موسیٰ میں تجھے اُسی خدا کی قسم دیتا ہوں جسکا تو رسول ہو کہ اپنا عصا اُٹھا میں تیرا ایمان لاتا ہوں اور
بنی اسرائیل کو تجھے دیے دیتا ہوں حضرت موسے علیہ السّلام نے اژدہے کی گردن پکڑی تو وہی عصا ہوگیا فرعون آکر پھر اپنے تخت پر بیٹھا اور
حضرت موسے سے بولا کہ اور کوئی معجزہ بھی تو رکھتا ہو انھوں نے کہا کہ ہاں پھر اپنا داہنا ہاتھ گریبان میں بائیں بغل کے نیچے لگیے وَنَزَعَ
يَدَهٗ اور نکالا اپنا ہاتھ فَاِذَا هِيَ پس وہیں تھا اُسکا ہاتھ بَيْضَآءُ ایسا سفید کہ اُسکی سفیدی کمال مرتبہ پر تھی اور نہایت نورانیت کے ع ۱۳ ۹
ساتھ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ع واسطے دیکھنے والوں کے لکھا ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام مرد گندم رنگ تھے اور اپنا ہاتھ جب گریبان میں ڈال کر
نکالتے تو اُسمیں اسقدر نورانیت ہوتی کہ اُسکی شعاع نور آفتاب پر غالب ہوجاتی اور مدارک میں لکھا ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنا داہنا
ہاتھ فرعون کو دکھایا پھر گریبان میں ڈالکر نکالا تو اسقدر سفید نورانی تھا کہ زمین سے آسمان تک اُس سے روشن ہوگیا پھر گریبان میں ڈال کر نکالا
تو جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا غرضکہ فرعون نے یہ دونوں معجزے دیکھ کر اپنی قوم کے شریف لوگوں کو بلایا اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے باب میں
مشورہ کیا تو قَالَ الْمَلَاُ کہا شریفوں نے مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ قوم فرعون میں سے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک یہ موسے لَسٰحِرٌ
البتہ جادوگر ہو عَلِيْمٌ جاننے والا فن سحر اور اسمیں ماہر کہ لکڑی کو اژدہا کردیتا اور گندم گوں ہاتھ کو ید بیضا کرکے نکالتا ہو يُّرِيْدُ چاہتا ہو
جادوگر اَنْ يُّخْرِجَكُمْ یہ کہ نکالدے تمیں اے قبطیو مِّنْ اَرْضِكُمْ تمھاری زمین سے کہ ولایت مصر ہو اور بنی اسرائیل کو حکومت دیدے
فرعون نے جب یہ بات سُنی تو کہا کہ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ پھر کیا حکم کرتے ہو تم مجھے اور اُسکی تدبیر کیا ہو قَالُوْٓا کہا انھوں نے اَرْجِهْ
قید کر اُسے وَاَخَاهُ اور اُسکے بھائی ہارون کو یا تاخیر کر اُسکی اہم میں اور جلدی نہ کر وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ اور بھیج شہروں میں جو صعید مصر سے

ل۱ میں رب تمھارا بہت بلند ہوں ۱۲ ل۲ صعید ملک مصر میں ایک شہر تھا طول میں پندرہ دن کی راہ ۱۲

تعلق رکھتے ہیں حٰشِرِیْنَ ۝ گروہ اکٹھا کرنے والوں کو کہ وہ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ لائیں تیرے پاس ہر ساحر کو جو کہ ہو عَلِیْمٍ
جاننے والا اور اپنے فن میں کامل لکھا ہی کہ جتنے ساحر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے زمانے میں تھے اتنے کسی زمانے میں نہیں ہوئے اور ساحروں
کے سردار صعید کے شہروں کے کنارے رہتے تھے اور تفسیر دمیاطی میں ہی کہ مدائن صعید میں دو بھائی تھے کہ اُنھیں فن سحر میں بڑی مہارت تھی
جب فرعون کے بھیجے ہوئے لوگ اُنکے پاس پہونچے تو اُنھوں نے اپنی ماں سے کہا کہ ہمیں ہمارے باپ کی قبر پر لے چل اُن کی ماں لے گئی اُنھوں نے
اپنے باپ کو آواز دی اُس نے جواب دیا یہ بولے کہ اے باپ بادشاہ مصر نے ہمیں طلب کیا ہی اسواسطے کہ دو آدمی وہاں آئے ہیں اُنکے ساتھ
لشکر ہی نہ سپاہ نہ سلاح اور انھوں نے بادشاہ کو تنگ کر دیا ہی اُنکے پاس ایک عصا ہی کہ جب اُسے ڈال دیتے ہیں تو اژدہا ہو جاتا ہی اور جو کچھ
اُسکے سامنے آتا ہے اُسے وہ کھا جاتا ہے فرعون نے داعیہ باندھا ہی کہ اُن سے ہمارا مقابلہ کرائے قبر میں سے اُنکے باپ نے جواب دیا کہ تم جب
مصر میں پہونچنا تو پوچھنا کہ وہ دونوں آدمی جب سوتے ہیں تو وہ عصا اژدہا ہوتا ہی یا نہیں اگر اژدہا ہو جاتا ہو تو جان لینا کہ وہ جادو نہیں اسواسطے
کہ جادوگر جب سوتا ہی تو اُسکا جادو کچھ اثر نہیں کرتا اور اگر ایسا حال ہو تو تم کیا جہان بھر میں کسی کو یہ قدرت نہیں کہ اُن سے مقابلہ کرسکے غرضکہ
وہ دونوں بھائی اپنے شاگردوں اور مصاحبوں سمیت کہ بارہ ہزار آدمی تھے اور زاد المسیر میں لکھا ہی کہ ستر ہزار مصر میں آئے اور فرعون
کی ڈیوڑھی پر جمع ہوئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَجَآءَ السَّحَرَةُ اور آئے جادوگر فِرْعَوْنَ فرعون کے پاس اُسکے بلانے کے
بعد جب فرعون سے اور اُن سے چار آنکھیں ہوئیں تو قَالُوْٓا کہا جادوگروں نے کہ اِنَّ لَنَا کیا ہوگا ہمارے واسطے لَاَجْرًا کچھ بدلا
اِنْ كُنَّا اگر ہوں نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ۝ ہم غالب موسیٰ پر قَالَ نَعَمْ بولا فرعون کہ ہاں بدلا ہوگا وَاِنَّكُمْ اور تم ہوگے
لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ میرے مقربوں میں سے جب چاہنا بلا قید میرے پاس چلے آنا لکھا ہی کہ اُن جادوگروں کے گروہ میں چار آدمی
سردار تھے وہ دونوں بھائی جنھیں سابور اور عاذور کہتے تھے اور حطحط اور مصفی اور شرح لباب میں لکھا ہی کہ ان چاروں آدمیوں پر ایک ساحر اور
سردار تھا شمعون نام جب مصر میں آئے اور سابور اور عاذور نے وہ اپنے باپ سے سوال وجواب کی کیفیت اپنے لوگوں سے کہی تو انھوں نے
حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے سونے جاگنے اور عصا کے اژدہا ہونے کا حال خوب دریافت کیا معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السّلام جب سوتے ہیں تو
عصا اژدہا ہو کر اُنکی پاسبانی کرتا ہی اس بات سے اُن جادوگروں کو بڑا تردد پیدا ہوا اور اُنکے دلوں میں دغدغہ ہوا مگر اس حال کو پوشیدہ رکھا
یہانتک کہ فرعون لعین نے موسیٰ علیہ السلام کو بُلایا اور یہ بات قرار پاگئی کہ ساحروں سے مقابلہ کریں اور مقابلہ کی مجلس کا انتظام ہوا ساحر چند
عصے اور رسیاں میدان میں لائے اور فرعون اپنے تخت پر بخوشی بیٹھا اور مصر کے لوگ تماشا دیکھنے جمع ہوئے ستر ہزار ساحروں نے ایک
طرف صف باندھی اور حضرت موسےٰ اور ہارون علیہما السلام ایک جانب کھڑے ہوئے جادوگر ادب کے ساتھ پیش آئے قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی
کہا ساحروں نے کہ اے موسےٰ اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ یا یہ کہ تو ڈال اپنا عصا وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اور یا یہ کہ ہوں ہم نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ ۝
ہم ہی ڈالنے والے اپنی رسیاں اور عصے قَالَ کہا موسےٰ علیہ السّلام نے کرم اور خلق کی راہ سے جو انبیا کو ہوتا ہی کہ اَلْقُوْا تم ہی ڈالو
فَلَمَّآ اَلْقَوْا پھر جب ڈالا ساحروں نے جو بنایا تھا تو سَحَرُوْٓا اَعْیُنَ النَّاسِ جادو کر دیا آنکھوں پر لوگوں کی یعنی دکھائی دی
انھیں خیالی چیز کہ اُسکی کچھ حقیقت اور اصلیت نہ تھی وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ اور ڈرایا لوگوں کو وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ۝ اور لائے جادو
بڑا لکھا ہی کہ موٹی موٹی رسیوں کو بیچ سے خالی بٹا تھا اور روغن اُسپر چڑھایا تھا اور لمبی لمبی لکڑیاں اندر سے خالی کرکے سب میں پارہ بھر دیا تھا
جب آفتاب کی گرمی اُنمیں پہونچی تو پارہ ہلا اور وہ رسیاں اور لکڑیاں باہم لپٹنے لگیں اور تفسیر عین المعانی میں لکھا ہے کہ زمین کے نیچے

ساحروں نے کھود کر آگ جلادی تھی جب زمین کے نیچے سے آگ کی گرمی اور اوپر سے آفتاب کی حرارت نے اثر کیا تو وہ نکلیں حرکت میں آکر ایسی دکھائی دیں کہ تمام میدان سانپوں سے بھرا ہوا ہے وَاَوْحَيْنَآ اور وحی بھیجی ہم نے اِلٰى مُوْسٰى طرف موسٰے کے اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ یہ کہ ڈالدے اپنا عصا تو موسٰے علیہ السّلام نے عصا ڈالدیا وہ اژدہا ہو گیا مُنھ کھولے ہوئے فَاِذَا هِيَ پس جہاں کہ عصا اژدہا ہوتا تھا تَلْقَفُ نگل جاتا تھا مَا يَاْفِكُوْنَ ۚ جو کچھ فریب کرتے تھے اور خلق کو جھوٹ دکھاتے تھے اور وہ چالیس گدھوں کے بوجھ کے برابر رسیاں اور لکڑیاں تھیں لکھا ہے کہ جب رسیوں اور لکڑیوں کو نگل چکا تو تماشائیوں کی طرف متوجہ ہوا اور لوگ بھاگے اور اس بھیڑ میں بہت خلق تباہ اور ہلاک ہو گئی تو موسٰے علیہ السّلام نے اُس اژدہے کو پکڑ لیا وہی عصا ہو گیا اور حق تعالیٰ نے اُن رسیوں اور لکڑیوں کو معدوم کر دیا فَوَقَعَ الْحَقُّ پس ثابت اور ظاہر ہو گئی سچائی موسٰے علیہ السّلام کی وَبَطَلَ اور زائل ہو گیا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ جو کچھ تھے وہ کہ عمل کرتے تھے جادو سے اور ساحروں نے باہم کہا کہ اگر یہ سحر ہوتا تو چاہیئے تھا کہ ہمارے جادو کو زائل نہ کر دیتا فَغُلِبُوْا پھر مغلوب ہو گئے جادوگر هُنَالِكَ وہاں جہاں کہ موسٰے علیہ السّلام غالب ہوئے یا فرعون اور اُسکی قوم مغلوب اور منکوب ہو گئی وَانْقَلَبُوْا اور پھرے اُس جگہ سے صٰغِرِيْنَ ۚ ذلیل اور مایوس اور نامراد وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ اور ڈالدیے گئے جادوگر اپنے مونہوں کے بل سٰجِدِيْنَ ۚ سجدہ کرنے والے خدا کو قَالُوْٓا اٰمَنَّا بولے ساحر کہ ایمان لائے ہم بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ سب اہل عالم کے رب کا فرعون بولا کہ اس رب سے مجھی میں مقصود ہوں ساحروں نے کہا کہ تو رب العالمین کب ہے رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۚ رب موسٰے اور ہارون کا رب العالمین ہے قَالَ فِرْعَوْنُ فرعون نے کہا ساحروں سے کہ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ایمان لائے تم ساتھ موسٰے کے اور اسکی تصدیق تم نے کر لی قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ قبل اسکے کہ اذن دوں میں تمھیں اسکا اِنَّ هٰذَا بیشک یہ کام لَمَكْرٌ تدبیر پوشیدہ ہے کہ مَّكَرْتُمُوْهُ کی تم نے وہ فِي الْمَدِيْنَةِ شہر مصر میں جہاں آنے کا وعدہ تھا وہاں آنے کے قبل یعنی تم نے موسٰے سے سازش کر کے یہ حیلہ کیا لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ تاکہ نکالو تم اس شہر سے اَهْلَهَا ۚ اسکے لوگوں کو کہ قبطی ہیں اور یہ ملک تمھارے اور بنی اسرائیل کے واسطے خاص ہو جائے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ پس قریب ہے کہ جانو گے تم نتیجہ اس مقدمہ کا جو تم نے ترتیب دیا ہے یہ دھمکی دی تو مجمل تھی پھر اسکی تفصیل کر کے فرعون بولا کہ لَاُقَطِّعَنَّ البتہ کاٹوں گا میں اَيْدِيَكُمْ داہنے ہاتھ تمھارے وَاَرْجُلَكُمْ اور بائیں پاؤں تمھارے مِّنْ خِلَافٍ ایک دوسرے کے خلاف یعنی ہر طرف سے ایک عضو ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ پھر سولی دونگا میں تم اَجْمَعِيْنَ ۚ سب کو تمھیں فضیحت کرنے کے لئے اور دوسروں کو عبرت دینے کے واسطے قَالُوْٓا بولے ساحر کہ ہمیں موت سے تو کیا ڈراتا ہے اور قتل کی کیا دھمکی دیتا ہے اسواسطے کہ ہم تو موت کے مشتاق اُس سے بھی زیادہ ہیں جتنا پیاسا آدمی آب زلال کا مشتاق ہوتا ہے اسواسطے کہ موت کے سبب سے اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۚ بیشک ہم اپنے رب کی طرف پھر جانے والے ہیں پھر کیونکر ہم موت کے خواہاں نہوں مولانا روم علیہ الرحمہ مثنوی میں فرماتے ہیں نظم

جانہائے بستہ اندر آب و گل چوں رہند از آب و گلہا شاد دل
در ہوائے عشق حق رقصاں شوند ہمچوں قرص بدر بے نقصاں شوند
چوں نقاب تن برفت از روئے روح از لقائے دوست یابد صد فتوح
میزند جاں در جہان آبجول نعرہ یا لیت قومی یعلمون

وَمَا تَنْقِمُ اور تو کہ فرعون ہے منکر نہیں ہوتا ہے تو مِنَّآ ہم سے اور عیب نہیں کرتا ہے تو ہمارا اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا مگر یہ کہ ایمان

لائے ہم بِاٰیٰتِ رَبِّنَا ساتھ اپنے رب کی قدرت کی نشانیوں کے لَمَّا جَآءَتْنَا ط جبکہ آئیں وہ نشانیاں ہمارے پاس اور دیکھ لیں ہم نے
موسےٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر پھر فرعون کی طرف سے منھ پھیر کر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر اُنھوں نے کہا کہ رَبَّنَآ اے رب ہمارے اَفْرِغْ
عَلَیْنَا ڈال ہم پر اور افاضہ کر صَبْرًا صبر استقلال میں تاکہ ہم بے صبری نہ کریں وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ۝ع اور مار ہم کو مسلمان اور ثابت قدم رکھ ۱۴ ع
ایمان پر وَقَالَ الْمَلَاُ اور کہا سرداروں نے مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ فرعون کے گروہ ملازم میں سے اَتَذَرُ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ کیا
چھوڑے دیتا ہو تو اور نکالے دیتا ہو موسےٰ کو اور اُسکی قوم کو لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ تاکہ فساد کریں زمین مصر میں اور لوگوں کو تجھ سے
پھیر دیں وَیَذَرَكَ اور تیری پرستش چھوڑ دیں وَاٰلِهَتَكَ ط اور تیرے معبودوں کی عبادت سے منھ موڑ لیں لکھا ہو کہ فرعون خلق کو اپنی
پرستش کا حکم کرتا تھا اور خود ستاروں کو پوجتا تھا اور صحیح بات یہ ہو کہ اُس نے اپنی صورت کے بُت بنوائے تھے اور اپنی قوم میں سے ہر ایک کو ایک
بُت دیا تھا کہ اسکی پرستش کیا کرتا کہ وہ تمھیں مجھ سے قریب کر دے اور اسی سبب سے کہتا تھا کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی یعنی یہ بُت تمھارے چھوٹے خدا ہیں
اور میں تمھارا بڑا خدا ہوں غرضکہ فرعون کے ارکان سلطنت نے فرعون کو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے اور اُنکی قوم کے قتل کی ترغیب دی اور فرعون
نے جانا کہ میں اُنکے قتل کی قدرت نہیں رکھتا ہوں قَالَ کہا فرعون نے کہ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ قریب ہے کہ قتل کریں ہم اُن کے بیٹوں کو
جیسا کہ اس کے قبل کرتے تھے تاکہ اُنکی نسل منقطع ہو جائے وَنَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ ج اور زندہ چھوڑیں ہم اُنکی عورتوں کو تاکہ وہ ہماری خدمت
کریں وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ اور ہم اُنپر غالب ہیں اور وہ مغلوب اور ہمارے زیر حکم ہیں جب یہ دھمکی بنی اسرائیل نے سُنی تو مضطرب ہوکر
حضرت موسےٰ علیہ السلام کی خدمت میں نالشیوں کے طور پر آئے انکے مضطرب ہونے کے بعد قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ کہا موسےٰ نے اپنے گروہ کو
اسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰهِ یاری اور مددگاری چاہو خدا سے وَاصْبِرُوْا ج اور صبر کرو اُسپر جو کچھ وہ تمھارے ساتھ کرے اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ قف تحقیق کہ
زمین خدا ہی کے واسطے ہو یُوْرِثُهَا میراث دیتا ہو اُسے مَنْ یَّشَآءُ جسکو چاہتا ہو مِنْ عِبَادِهٖ ط اپنے بندوں میں سے اس کلام میں قبطیوں
کے ہلاک کرنے کا وعدہ ہو اور اُنکی ولایت بنی اسرائیل کے تصرف میں آنے کا وَالْعَاقِبَةُ اور عاقبت بہتر یا فتح و نصرت یا بہشت
لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ واسطے پرہیزگاروں کے ہو یہ کنایہ ہو جسمیں بنی اسرائیل کے واسطے خوشخبری ہو بنی اسرائیل نہ سمجھے اور پھر شکایت شروع کر کے
قَالُوْٓا بولے کہ اُوْذِیْنَا ہم ایذا دیے گئے ہیں یعنی قبطی ہمیں ایذا دیتے تھے مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا پہلے اس سے کہ آئے تو مدین سے
تو آدھا دن ہم سے اپنی خدمت لیتے اور آدھا دن ہمیں چھوڑ دیتے وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ط اور ایذا دیتے ہیں ہمیں بعد اسکے کہ آیا ہی تو اور
اب تمام دن ہم سے کام لیتے ہیں یا پہلے اس سے ہمارے لڑکوں کو مار ڈالتے تھے اور اب بھی چاہتے ہیں کہ اُسی طرح قتل میں مشغول ہوں تو قَالَ
حضرت موسےٰ علیہ السلام نے صاف کہدیا کہ عَسٰی رَبُّكُمْ چاہیے کہ رب تمھارا عسٰی طمع کرنے کے واسطے ہو یعنی آرزو رکھتا ہوں میں خدا
سے اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ یہ کہ ہلاک کرے تمھارے دشمن کو کہ فرعون ہو اُسکی قوم سمیت وَیَسْتَخْلِفَكُمْ اور خلیفہ کر دے تمھیں انھیں ہلاک
کرنے کے بعد فِی الْاَرْضِ زمین مصر میں یا ارض مقدسہ میں فَیَنْظُرَ پھر دیکھے خدا کہ رحمت اور دولت اور راحت کے وقت كَیْفَ ۱۵ ع
تَعْمَلُوْنَ ۝ع کیسے عمل کرتے ہو اور کیا کام کرتے ہو کفر یا شکر عبادت یا معصیت تاکہ تمھیں اُسکی جزا دے پھر حق تعالےٰ دشمنوں کو ہلاک کرنے
کا وعدہ کر کے اُسکے پہلے جو امور پیش آنیوالے تھے اُنھیں بیان فرماتا ہو وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اور تحقیق کہ پکڑا ہم نے اٰلَ فِرْعَوْنَ فرعون کے
تابعوں اور خادموں کو بِالسِّنِیْنَ ساتھ قحط اور تنگی اور خشک سالی کے وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ اور ساتھ نقصان بعض کے اُنکے میووں میں سے
لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ۝ تاکہ ایسا ہو کہ وہ نصیحت پکڑیں اور کفر سے باز آئیں مگر وہ متنبہ نہوئے فَاِذَا جَآءَتْهُمُ پھر جب آئی اُن پر

الْحَسَنَةُ بھلائی یعنی فراغت اور ارزانی تو قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ج کہنے لگے کہ ہمارے واسطے ہے یہ بھلائی اور ہم اسکے مستحق ہیں وَ اِنْ تُصِبْهُمْ اور اگر پہونچتی اُنھیں سَیِّئَةٌ برائی جیسے قحط اور بلا تو یَّطَّیَّرُوْا بُری فال لیتے بِمُوْسٰى موسے سے وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ ساتھ موسے کے اور اُنکے جو اُسکے ساتھ تھے مومن لوگ آور کہتے کہ یہ رنج و مصیبت اُنکی شامت سے ہمیں پہونچتی ہے اَلَاۤ جانو تم اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ سوا اسکے نہیں کہ اُنکی خیر اور شر کا سبب عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس ہے اور وہ اُنکے بُرے اعمال ہیں کہ کرام الکاتبین لکھ کر خدا کی درگاہ میں لے گئے ہیں اور اُن بُرے کاموں کی شامت انھیں پہونچی وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہتیرے اُنمیں سے یعنی قبطی لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ع نہیں جانتے کہ انھیں جو کچھ مکروہات اور تکلیفیں پہونچتی ہیں اُنھی کے اعمال کی شامت ہے وَ قَالُوْا اور کہا فرعون والوں نے موسیٰ علیہ السلام کو مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ جو وقت کہ لاتا ہے تو یا جو چیز کہ لاتا ہے تو ہم پر مِنْ اٰیَةٍ نشانی میں سے کہ تجھے یہ گمان ہے کہ وہ تیرا معجزہ ہے جیسے قحط اور بیماری وغیرہ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ تاکہ سحر کرے تو ہم پر اُسکے سبب سے فَمَا نَحْنُ لَكَ بس نہیں ہیں ہم واسطے تیرے بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ ایمان لانے والے اور باور کرنے والے جب قبطی نہایت انکار سے پیش آئے فَاَرْسَلْنَا تو بھیجا ہم نے عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ اُنپر طوفان اور وہ ایک چیز ہوتی ہے کہ طواف کرے مکانوں کا اور لپیٹ لے اُن سب کو جیسے مینھ اور بہا وَ الْجَرَادَ اور بھیجی ہم نے ٹڈی وَ الْقُمَّلَ اور ملخ پیادہ یا کلیان یا گھن وَ الضَّفَادِعَ اور مینڈک وَ الدَّمَ اور خون اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ قف اُس حال میں کہ یہ ہماری قدرت کی نشانیاں تھیں ایک دوسرے سے جدا یعنی ہر دو آیتوں میں ایک مہینے کی مدت تھی اور ہر نشانی ہفتہ بھر رہتی تھی فَاسْتَكْبَرُوْا پھر اُنھوں نے تکبر کیا فرمانبرداری میں وَ كَانُوْا اور تھے قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ۝ گروہ مجرم یعنی کفر میں معاند تھے کہ باوجود اس بات کے کہ نشانیاں ایک کے بعد ایک برابر ظاہر ہوئیں اور پھر ایمان نہ لائے وَ لَمَّا وَقَعَ اور جب واقع اور نازل ہوا عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ فرعون والوں پر کوئی عذاب انمیں سے جنکا ذکر ہوا تو قَالُوْا کہا اُنھوں نے عاجزی کی راہ سے کہ یٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا اے موسیٰ دعا کر ہمارے واسطے رَبَّكَ اپنے رب سے بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ج بسبب اُس چیز کے کہ عہد کیا ہے اُس نے اور وہ تیرے پاس ہے یعنی خدا نے تجھ سے وعدہ کر لیا ہے کہ جب تو اُس سے دعا کریگا تو وہ قبول فرمائے گا لَئِنْ كَشَفْتَ اگر پھیر لے جا تو اور زائل کر دے عَنَّا الرِّجْزَ ہم سے یہ عذاب لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ البتہ ایمان لائیں ہم اور تیری تصدیق کریں وَ لَنُرْسِلَنَّ اور البتہ بھیجدیں ہم مَعَكَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۝ع تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو تاکہ جہاں تیرا جی چاہے اُنھیں لے جا فَلَمَّا كَشَفْنَا پھر جو وقت کہ پھیر لیا ہم نے موسے کی دعا سے اور دفع کر دیا ہم نے عَنْهُمُ الرِّجْزَ اُن سے وہ عذاب اور تاخیر کی ہم نے اِلٰۤى اَجَلٍ ایک مدت اُس زمانہ تک کہ بے شبہ هُمْ بٰلِغُوْهُ وہ پہونچنے والے ہیں اُسے تاکہ اُس زمانہ میں عذاب کیے جائیں اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ۝ پھر وہ عہد توڑ ڈالتے ہیں تفسیروں میں لکھا ہے کہ مصر میں سات دن رات مینھ برسا اور بادلوں کی تاریکی میں لوگ عاجز رہ گئے اور قبطیوں کے گھروں میں پانی آگیا عورتیں اور مرد سب کھڑے رہے اور لڑکوں کو اونچے پر بٹھا دیا اور جو قبطی اپنے گھر میں بیٹھتا ڈوب جاتا اور باوصف اسکے کہ بنی اسرائیل کے مکانات قبطیوں کے مکانوں سے ملے ہوئے تھے مگر بنی اسرائیل کے مکانوں میں ایک قطرہ پانی بھی نہ آیا غرضکہ قبطیوں نے بہ تنگ ہو ہو کر فرعون کی طرف رجوع کی اور اُس سے نا اُمید ہو کر حضرت موسے علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے کہ اپنے خدا سے درخواست کر کہ ہم پر سے یہ عذاب دفع کر دے اور ہم ایمان لائیں گے جب وہ طوفان حضرت موسے علیہ السلام کی دعا سے دفع ہو گیا اور زمین پر سے پانی ہٹ گیا تو اُنکی کھیتیاں کھلیں ایسی خوب تھیں کہ اُنھوں نے کبھی ویسی دیکھی نہیں پھر اُنھوں نے کفران نعمت کیا اور ایمان نہ لائے اور بولے کہ یہ کھیتیاں خود ایسی ہی ہو جانا چاہیے تھیں حق تعالیٰ نے

ٹڈی بھیجی کہ اُنکے بہت مزروعات کھا گئی پھر حضرت موسےٰ علیہ السّلام سے پناہ مانگی اور قسم کھائی کہ اگر یہ بلا ہم پر سے دفع ہو جائے تو ہم
ضرور تیرے خدا کا ایمان لائیں گے حضرت موسےٰ میدان میں نکلے اور اپنے عصا سے مشرق اور مغرب کی طرف اشارہ کیا سب ٹڈیاں اِدھر
اُدھر چلی گئیں قبطیوں نے دیکھا کہ اُنکے مزروعات میں کچھ باقی رہ گیا تھا بولے کہ اسی قدر ہمارے محصول کے واسطے بہت ہے اور پھر تصدیق
نہ کی حق تعالیٰ نے ملخ پیادہ کو بھیجا کہ جو کچھ زراعت باقی تھی وہ کھا گئی پھر قبطیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے التجا کی اور عاجزی کرنے
لگے اور ایمان لانے کی شرط پر یہ عذاب بھی دفع ہوا تو بولے کہ اے موسیٰ ہمیں خوب متحقق ہو گیا کہ فن سحر میں تو بڑا ماہر اور کامل ہے پھر
حق تعالےٰ نے مینڈک کا لشکر بھیجا کہ اُنکے اوڑھنے بچھونے میں گھستے اور اُنکی دیگوں میں گرتے اور جب کوئی بات کرتا تو اُسکے مُنھ میں چلے جاتے
پھر قبطیوں نے عاجزی کر کے ایمان لانے کی شرط کی یہ بلا بھی دفع ہو گئی پھر تمرد اور عناد کیا تو حق تعالیٰ نے آب نیل کو خون کر دیا جب بنی اسرائیل
پیتے تو صاف پانی تھا اور جب قبطی پینے کا ارادہ کرتے تو پانی خون ہو جاتا اور ایک طرف سے پیتے تو ہر ایک کی نسبت یہی حال ہوتا اُسوقت بھی عہد کیا اور بلا
دفع ہو جانے کے بعد ثابت نہ کی فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ پھر انصاف کیا ہم نے اور اُن سے بدلا لینے کا ارادہ ہم نے کیا فَاَغْرَقْنٰهُمْ پھر
ڈبو دیا ہم نے اُنھیں فِي الْيَمِّ دریائے قلزم میں مصر کے قریب بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے کہ اُنھوں نے كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا جھٹلائیں ہماری
قدرت کی نشانیاں وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ اور تھے اُنکے غور اور تامل کرنے سے غافل اور بے خبر وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ اور میراث
دی ہم نے قوم کو الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ وہ لوگ جو تھے ناتواں اور حقیر پکڑے گئے فرعون والوں کے ہاتھ میں یعنی بنی اسرائیل
کو کہ قبطیوں کے ہاتھ پڑے تھے فرعون اور اُسکے اتباع کو ہلاک کرنے کے بعد وارث کر دیا ہم نے مَشَارِقَ الْاَرْضِ جہات شرقی زمین شام
کا وَمَغَارِبَهَا اور جہات غربی اُس زمین کا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وہ زمین کہ برکت پیدا کی ہم نے اُسمیں ارزانی اور کثرت محاصل کے
سبب سے یا وہاں انبیاء عظام علےٰ نبینا و علیہم السّلام کے آنے کے باعث سے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ اور تمام ہو گیا اور وفا ہو چکا وعدہ
تیرے رب کا الْحُسْنٰى نیک وعدہ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اوپر بنی اسرائیل کے کہ وہ دشمنوں پر فتح اور اُنکے دیار و امصار پر غلبہ اور
قبضہ تھا بِمَا صَبَرُوْا ؕ اور یہ وعدہ وفا ہونا اس سبب سے تھا کہ انھوں نے شدتوں اور مصیبتوں پر صبر کیا وَدَمَّرْنَا اور خراب کی ہم نے ربع
مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وہ چیز جو بنائی اور درست کی تھی فرعون نے وَقَوْمُهٗ اور اُسکے گروہ نے محل اور دیواریں اور مکانات
عمدہ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝ اور وہ چیز کہ تھے وہ بلند کرتے جیسے ہامان کا محل وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور پار اُتار دیا ہم نے
بنی اسرائیل کو الْبَحْرَ دریا سے صحیح سلامت فَاَتَوْا پس آئے اور گذرے عَلٰى قَوْمٍ اوپر ایک گروہ کے قبیلہ لخم میں سے ولایت
رقہ میں يَّعْكُفُوْنَ قائم رہتے تھے عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ بتوں کی پرستش پر کہ بُت اُنکے پاس تھے بنی اسرائیل نے ایک قوم کو بتکدہ کا
مجاور دیکھا تو قَالُوْا بولے کہ يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اے موسےٰ بنا ہمارے واسطے اِلٰهًا خدا یعنی ایک مورت بنا دے کہ ہم اُسکی
پرستش کریں كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ جسطرح اس قوم کے لوگوں کے واسطے خدا ہیں کہ انھیں یہ لوگ پوجتے ہیں قَالَ اِنَّكُمْ کہا
موسےٰ علیہ السّلام نے کہ بیشک ہو تم قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ گروہ کہ نادانی کرتے ہو اور جہل رکھتے ہو دین میں کہ خدا کے سوا اور کی عبادت
کا خیال رکھتے ہو اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ تحقیق کہ یہ گروہ بت پرستوں کا مُتَبَّرٌ ہلاک کیے گئے ہیں مَّا هُمْ فِيْهِ ساتھ اُس چیز کے جسمیں یہ
پھنسے ہوئے ہیں یعنی حق تعالےٰ اُن کے دین اور آئین کو توڑ دیگا اور اُنکے بتوں کو ہمارے ہاتھوں سے تڑوائے گا وَبٰطِلٌ اور زائل
اور مضمحل ہے مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ کرتے ہیں وہ بتوں کی عبادت قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ کہا موسےٰ علیہ السّلام نے کہ کیا سوا خدا کے

اَبۡغِیۡکُمۡ اِلٰـهًا چاہوں میں تمھارے واسطے کوئی معبود وَّهُوَ فَضَّلَکُمۡ اور حال یہ ہو کہ بزرگی دی ہو اُس نے تمھیں عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ سے
اہل عالم پر جو تمھارے زمانہ میں ہیں اور انواع واقسام کی نعمتوں کے ساتھ تمھیں خاص کیا ہو وَاِذۡ اَنۡجَیۡنٰکُمۡ اور یاد کرو جب چھڑایا ہم نے
تمھیں مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ فرعون کے لوگوں سے یَسُوۡمُوۡنَکُمۡ چکھاتے تھے تمھیں سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ سختی عذاب کی یُقَتِّلُوۡنَ
اَبۡنَآءَکُمۡ قتل کرتے تھے تمھارے بیٹوں کو کہ تمھاری نسل قطع ہو جائے وَیَسۡتَحۡیُوۡنَ نِسَآءَکُمۡ اور زندہ چھوڑتے تھے تمھاری عورتوں
کو اپنی خدمت کے واسطے اور لونڈیاں بنانے کو وَفِیۡ ذٰلِکُمۡ اور اس چھڑانے میں بَلَآءٌ نعمت تھی یا اُس عذاب میں محنت تھی تمھیں
مِّنۡ رَّبِّکُمۡ عَظِیۡمٌ ۝ ع تمھارے رب کی طرف محنت بڑی لکھا ہو کہ موسیٰ علیہ السّلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ فرعون کے ع ۱۶ ۱۲
ہلاک ہو جانے کے بعد اپنے رب کے پاس سے تمھارے واسطے میں ایک کتاب لاؤنگا کہ جو بات تمھیں چاہیے وہ اُسمیں لکھی ہو گی پھر جب
بنی اسرائیل نے دریا سے نجات پائی اور فرعون غرق ہو گیا تو بنی اسرائیل نے وہ کتاب مانگی اور حضرت موسےٰ علیہ السّلام نے خدا سے اُس
کتاب کی درخواست کی کہ وہ کتاب اُنپر بھیجے موسےٰ علیہ السّلام کو حکم ہوا کہ تیس دن روزہ رہ پھر طور پر آکہ میں تجھ سے بات کروں موسیٰ علیہ السلام
نے تیس دن روزہ رکھا اکتیسویں دن طور کی طرف چلے اور اس بات کو بُرا جانا کہ حق تعالےٰ سے کلام کریں اور اُن کے مُنھ سے روزہ کی بُو آتی ہو
وہ بو دفع کرنے کو مسواک کی ملائکہ بولے کہ اے موسےٰ ہم تیرے مُنھ سے مشک کی خوشبو سونگھتے تھے اُسے مسواک کر کے تو نے دفع کر دیا حق تعالےٰ
نے فرمایا کہ اس بات کے جرمانہ میں دس دن اور روزہ رکھے جیسا کہ فرماتا ہو وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰی اور وعدہ کیا تھا ہم نے موسےٰ سے کتاب دینے
کے واسطے ثَلٰثِیۡنَ لَیۡلَةً تیس دن رات کا ماہ ذوالقعدہ سے چونکہ عرب کے مہینوں کے حساب کا مدار چاند دیکھنے پر ہو اور وہ رات کو دکھائی
دیتا ہو تو حق تعالیٰ نے تاریخ کو رات کے ساتھ مقید کیا وَّاَتۡمَمۡنٰهَا اور تمام کیا ہم نے اُن تیس کو بِعَشۡرٍ ساتھ دس اور کے ماہ ذوالحجہ میں سے
فَتَمَّ پھر تمام ہو گیا مِیۡقَاتُ رَبِّهٖۤ وہ وقت جو اُسکے رب نے مقرر کیا تھا اَرۡبَعِیۡنَ لَیۡلَةً چالیس دن رات وَقَالَ مُوۡسٰی اور کہا
موسےٰ نے لِاَخِیۡهِ هٰرُوۡنَ اپنے بھائی ہارون کو کہ میں کتاب مانگنے طور سینا کی طرف جاتا ہوں اخۡلُفۡنِیۡ تو خلیفہ رہ میرا فِیۡ قَوۡمِیۡ میری
قوم میں وَاَصۡلِحۡ اور بنا جو کام کہ بنانے کے لائق ہو اُنکے کاموں میں سے وَلَا تَتَّبِعۡ اور نہ پیروی کرنا سَبِیۡلَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ۝ راہ
مفسدوں کی وَلَمَّا جَآءَ مُوۡسٰی اور جبوقت کہ آیا موسےٰ لِمِیۡقَاتِنَا اُسوقت جو ہم نے مقرر اور معین کر دیا تھا وَکَلَّمَهٗ رَبُّهٗ اور
کلام کیا اُسکے ساتھ اُسکے رب نے یعنی اُسے اپنا کلام بے واسطہ سُنا دیا تبیان میں لکھا ہو کہ حق تعالےٰ نے جب چاہا کہ موسےٰ علیہ السّلام سے
کلام کرے تو سات کوس طور کے گرد تاریکی نے گھیر لیا اور جب موسےٰ علیہ السّلام نے تاریکی میں قدم رکھا تو اُنکے شیطان کو اُنکے پاس سے
ہنکا دیا اور نامۂ اعمال لکھنے والے دونوں فرشتوں کو بھی اُنکے پاس سے دور کر دیا اور آسمان کو اُنکی نظر میں لائے اُنھوں نے فرشتوں کو ہوا میں
کھڑے دیکھا اور عرش عظیم اُنپر ظاہر ہوا پھر حق تعالےٰ نے اُن سے کلام کیا ینابیع میں لکھا ہو کہ موسےٰ کو چوبیس ہزار کلمے سُنائے اور ایک روایت
میں سات لاکھ اور صحیح چورانوے ہزار ہیں اور کشاف میں ہو کہ حق تعالیٰ نے موسےٰ علیہ السّلام سے چالیس دن رات کلام کیا جب موسیٰ علیہ السلام
نے حقتعالیٰ کا کلام سُنا اور اُنھیں ذوق محبت پیدا ہوا تو اُس سرور میں بھول گئے کہ میں دنیا میں ہوں بلکہ یہ خیال بندھا کہ فردوس اعلےٰ میں ہیں اور
چونکہ جنت دیدار اور بقا کی جگہ ہو تو قَالَ کہا موسےٰ علیہ السّلام نے کہ رَبِّ اَرِنِیۡۤ اے رب میرے دکھا دے مجھے اپنی ذات یعنی مجھے قائم
کر دے اپنی دید سے تاکہ دیدہ سر سے اَنۡظُرۡ اِلَیۡكَ ؕ نظر کروں میں طرف تیرے قَالَ کہا اللہ نے کہ لَنۡ تَرٰىنِیۡ نہ دیکھ سکے گا تو مجھے
دنیا میں اسواسطے کہ حکم ازلی اسطرح نافذ ہوا ہو کہ جو آدمی دنیا میں مجھے دیکھے گا مر جائے گا اور مدارک میں لکھا ہو کہ فنا ہو جانے والی آنکھ سے

تو مجھے نہ دیکھ سکے گا بلکہ جمال باقی دیدۂ باقی سے دیکھنا چاہیئے اور دیدۂ باقی بہشت میں ہوگا جاننا چاہیئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی دید جو مانگی یہ دلیل ہو دید جائز ہونے پر اسواسطے کہ اگر دید محال ہوتی تو موسےٰ علیہ السلام یہ سوال نہ کرتے اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام سے محال چیز کا طلب کرنا روا نہیں بیت اے بسا بلبل کہ پیش از نو بہار می سراید بہر گل بر شاخسار

صاحب کشف الاسرار کہتے ہیں کہ جوقت لن ترانی کا خطاب سُنا اُسوقت موسےٰ علیہ السلام کا مقام بہت بلند تھا اُسوقت کی بہ نسبت جب اَرِنِیْ کہا تھا اسواسطے کہ اسوقت عین مراد حق میں تھے اور اُسوقت اپنی مراد کی قید میں تھے اور مراد حق پر قائم رہنا اپنی مراد پر قائم ہونے کی بہ نسبت بہت کامل ہو بیت لن ترانی میرسد از طور موسیٰ را جواب ہرچہ آں از دوست آید سر بہ گردن متاب

اگرچہ حضرت موسیٰ کو لن ترانی کا زخم پہونچا مگر فوراً راحت کا مرہم بھی حق تعالیٰ نے بھیجا کہ اے موسیٰ ضعف بشریت کی وجہ سے تو میرے دیدار کی طاقت نہیں رکھتا ہو اسواسطے میں نے کہا کہ لن ترانی وَلٰکِنِ انْظُرْ اور لیکن نگاہ کر تو اِلَی الْجَبَلِ طرف کوہ زبیر کے کہ ولایت مدین کے سب پہاڑوں سے زیادہ بلند ہو اور اُسے تحمل کی قوت تجھ سے زیادہ ہو فَاِنِ اسْتَقَرَّ پس اگر پہاڑ برقرار اور ثابت رہے مَکَانَہٗ اپنی جگہ پر جبکہ میں اُسپر تجلی کروں فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ تو قریب ہو کہ تو بھی دیکھے مجھے اور تجھے میرے دیدار کی طاقت ہوگی اور اگر پہاڑ کو دیدار کی طاقت نہو تو تو بھی دنیا میں اس کام کی تمنا سے درگذر فَلَمَّا تَجَلّٰی پھر جوقت کہ تجلی کی رَبُّہٗ موسیٰ علیہ السلام کے رب نے یعنی اپنا نور ظاہر کیا اپنے عرش کا نور سُوئی کے ناکے کے برابر لِلْجَبَلِ واسطے اُس پہاڑ کے حیات اور علم اور بینائی اسمیں پیدا کرنے کے بعد یہانتک کہ اُس نے حقتعالیٰ کا نور دیکھا عین المعانی میں سہل ساعدی سے منقول ہو کہ حق تعالیٰ نے ستر ہزار پردوں کی آڑ سے ایک درہم کی قدر اپنا نور ظاہر فرمایا اُسوقت روئے زمین پر جو دیوانہ تھا ہوش میں آگیا جو بیمار پڑا تھا شفا پا گیا تمام زمین سرسبز ہوگئی کھاری پانی میٹھے ہوگئے بت منھ کے بل گر پڑے مجوس کی آگیں بجھ گئیں اور اس تجلی کے سبب سے جَعَلَہٗ کر دیا اللہ نے اُس پہاڑ کو دَکًّا ریزہ ریزہ تبیان میں ہو کہ پہاڑ اس عظمت اور بڑائی کے ساتھ پارہ پارہ ہوگیا اور چھ پہاڑ اور اس سے جُدا ہوگئے تین پہاڑ کہ اُحد ہو اور ورقان اور رضوی یہ تو مدینہ منورہ میں جا پڑے اور دوسرے تین پہاڑ کہ ثور ثبیر حرا ہیں مکہ معظمہ میں جا رہے وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا اور گر پڑا موسےٰ بیہوش پہاڑ کو ٹکڑے ٹکڑے ہوتے دیکھ کر ہول کے مارے اور عرفہ کے دن جمعرات کی شام تک بیہوش رہے فَلَمَّا اَفَاقَ پھر جس وقت کہ ہوش میں آیا تو قَالَ سُبْحٰنَکَ کہا کہ تنزیہ کرتا ہوں میں تیری ہر ایک چیز سے جو تیرے لائق نہیں ہو یا پاک جانتا ہوں میں تجھے اس بات سے کہ دنیا میں تو نظر آئے تُبْتُ اِلَیْکَ توبہ کی میں نے طرف تیرے وہ سوال کرنے سے جو تیرے اذن کے بغیر ہوا وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور پہلا ہوں اُن لوگوں کا جو ایمان رکھنے والے ہیں تیری عظمت اور جلال کا یا اس بات کا کہ دنیا میں کسی بشر کو تجھے دیکھنے کی قدرت نہیں بیت اے بیک لمعہ تو کوہ بصد پارہ شود چہ عجب مست تگے عاجز و بیچارہ شود

عجب بھید ہو کہ پہاڑ اس عظمت اور بڑائی کے ساتھ دیدار کا متحمل نہ ہوا اور انسان کے دل کو وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ کے حکم سے اس نظر کی طاقت ہو اسمیں یہ نکتہ ہو کہ کوہ پر نظر ہیبت سے تجلی ہوئی تھی اور دل پر نظر رحمت سے تجلی ہوتی ہو اُس نظر ہیبت نے پہاڑوں کو ویران کردیا اور یہ نظر رحمت دل کو آباد کر دیتی ہو بیت دل بدالست انچہ عرش اندر نیافت دل بذیرفت انچہ گردوں بر نتافت

پھر حضرت موسےٰ علیہ السلام کے دل کی تسلی کے واسطے اور مقصود سے محروم رہنے میں جو رنج انھیں ہوا تھا اُسے دفع کرنے کے واسطے قَالَ کہا اللہ نے کہ یٰمُوْسٰی اے موسےٰ اگرچہ تیرے حال کی درستی اور تیری ذات کی بقا کے واسطے دیدار سے میں نے تجھے باز رکھا تو تو غمگین نہ ہو

إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ تحقیق کہ برگزیدہ کر لیا میں نے تجھے عَلَى النَّاسِ بنی اسرائیل پر یا اُن آدمیوں پر جو تیرے زمانہ میں موجود ہیں بِرِسٰلٰتِي ساتھ اپنے پیغاموں کے جو خلق کو تو پہونچاتا ہے وَبِكَلَامِي اور تجھے خصوصیت دی میں نے تجھ سے خود کلام کر کے فَخُذْ پس پکڑ مَا آتَيْتُكَ جو کچھ عطا کیا میں نے تجھے امر نہی اور اسپر عمل کر وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ اور ہو اسی عطا پر شکر کرنے والوں میں سے وَكَتَبْنَا لَهٗ اور لکھا ہم نے یعنی قلم نے ہمارے حکم سے لکھ دیا یا جبریل علیہ السلام سے میں نے کہا اُس نے قلم ذکر اور نہر النور کی روشنائی سے لکھ دیا موسیٰ کے واسطے فِي الْأَلْوَاحِ لوحوں میں کہ سات یا نو یا دس تختیاں تھیں اور زاد المسیر میں لکھا ہے کہ دس تختیاں تھیں اور یہ اہل کتاب کے موافق ہے اور ہر تختی کا طول دس یا بارہ گز تھا اور تختیاں یاقوت سُرخ کی تھیں یا سدرۃ بہشت کی لکڑی کی یا ایک سخت پتھر کی اور حروف اُنمیں کھُدے تھے جیسے نگینہ میں نقش ہوتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ زمرد سبز کی تختیاں تھیں اور اُسپر لکھا تھا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز سے یعنی دین کے باب میں جن چیزوں کی احتیاج پڑتی ہے مَّوْعِظَةً نصیحت وَّتَفْصِيْلًا اور تفصیل لِّكُلِّ شَيْءٍ ج واسطے ہر چیز کے اوامر اور نواہی میں سے فَخُذْهَا پھر کہا ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہ پکڑ تختیاں بِقُوَّةٍ ساتھ قوت کے اور درست قصد سے وَّأْمُرْ اور حکم کر قَوْمَكَ اپنی قوم کو تاکہ صدق اور عزیمت کے ساتھ يَأْخُذُوْا بِأَحْسَنِهَا ط پکڑیں بہتر اُن چیزوں کا جو تختیوں میں ہے اور کہا ہے کہ احسن یعنی بہت اچھا حسن یعنی اچھے معنی میں ہے اور لوحوں میں جو کچھ لکھا تھا سب حسن یعنی اچھا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ احسن تو عزائم تھے اور حسن رخصتیں یعنی تو حکم کر دے کہ عزیمت پر عمل کریں رخصت پر عمل نہ کریں اور زاد المسیر میں لکھا ہے کہ حسن جمع ہے درمیان فرائض اور نوافل کے سَأُورِيْكُمْ قریب ہے کہ دکھاؤں میں ہم تمھیں اے بنی اسرائیل دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ○ گھر فاسقوں کا یعنی اُنکے رہنے کی جگہ کہ دوزخ ہے یا تمھیں ولایت شام میں ہم داخل کرینگے اور جن اگلے لوگوں نے ہماری فرمانبرداری نہیں کی اُنکے مکانات تمھیں دکھائیں گے یا دکھائیں گے ہم تمھیں فرعون اور قبطیوں کے مکان کہ مصر میں سب خراب اور ویران ہو گئے اور انمیں کوئی رہنے والا نہیں رہا تاکہ اُن سے عبرت پکڑو قطعہ

چشم عبرت بین چرا در قصر شاہاں ننگرد ۔۔۔ تا چہ ساں از حادثات دور گردوں شد خراب
پردہ داری میکند بر طاق کسریٰ عنکبوت ۔۔۔ چند نوبت میزند بر قلعۂ افراسیاب

سَأَصْرِفُ قریب ہے کہ پھیر دوں میں عَنْ آيٰتِيَ اپنی آیتیں قبول کرنے سے کہ قرآن ہے یا اپنی قدرت کی دلیلیں جو ملکوں اور ذاتوں میں ہم نے امانت رکھی ہیں اُسے سمجھنے سے الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ اُن لوگوں کو جو تکبر کرتے ہیں فِي الْأَرْضِ زمین میں بِغَيْرِ الْحَقِّ ط بے استحقاق کے یعنی متکبروں کے دلوں پر ہم مہر کر دیتے ہیں تاکہ ہماری بات نہ سمجھیں ذوالنون مصری قدس سرہ سے منقول ہے کہ دعوے باطل کرنے والوں کے دلوں کو خدا نہیں چاہتا کہ اُن حکمتوں سے سرفراز کرے جو قرآن میں ہیں تو ضرور اُنکے دلوں سے وہ حکمتیں قبول کرنے کی قابلیت سلب کر دی بیت

حیف ست چنیں گنج دراں ویرانہ ۔۔۔ حکمت نہ کند فہم یقیں دیوانہ

وَإِنْ يَّرَوْا اور اگر دیکھیں یہ متکبر كُلَّ آيَةٍ ہر نشانی جو دکھائیں ہم نبوت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدق پر یعنی آنحضرت کے معجزات یا جو پیغام ہم بھیجتے ہیں اُسے جان لیں تو لَا يُؤْمِنُوْا بِهَا ج نہ ایمان لائیں ساتھ اُنکے عناد کی وجہ سے وَإِنْ يَّرَوْا اور اگر دیکھیں یہ متکبر سَبِيْلَ الرُّشْدِ راہ راست اور طریق ہدایت تو لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ج نہ پکڑیں وہ راہ یعنی اُسکی متابعت نہ کریں وَإِنْ يَّرَوْا اور اگر دیکھیں یہ متکبر سَبِيْلَ الْغَيِّ راہ بے راہی اور گمراہی کی تو يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ط وہ راہ پکڑیں اور اُسکی پیروی کریں ذٰلِكَ یہ اُنکے دلوں کو آیتوں کے سمجھنے سے پھیر دینا بِأَنَّهُمْ سبب اسکے ہے کہ وہ كَذَّبُوْا بِآيٰتِنَا جھوٹ سمجھے ہمارے کلام کو وَكَانُوْا

اور تھے وہ عَنۡهَا اُسمیں نظر اور فکر کرنے سے اور اُسپر اعتبار کرنے سے غٰفِلِیۡنَ ۝ ناواقف اور بےخبر مفسروں نے کہا ہو کہ غفلت سے
انکار اور عناد مراد ہے دھوکے اور نادانی سے غفلت مراد نہیں یعنی جان بوجھ کر تکذیب کرتے تھے وَالَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا اور جن لوگوں نے
تکذیب کی بِاٰیٰتِنَا ہماری آیتوں کی کہ قرآن ہو یا قدرت کی دلیلیں وَلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ اور جھوٹ گنا آخرت کے دیکھنے کو حَبِطَتۡ
اَعۡمَالُهُمۡ ؕ باطل اور تباہ ہو گئے عمل اُنکے جو اس جہان میں کیے تھے هَلۡ یُجۡزَوۡنَ کیا جزا دیے جائیں گے یعنی نہ دیے جائیں گے
اِلَّا مَا كَانُوۡا مگر جزا اسکی کہ تھے دنیا میں یَعۡمَلُوۡنَ ۝ عمل کرتے وَاتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰی اور پکڑا قوم موسےٰ نے یعنی سامری اور ۱۷ع ۶
اُسکی اتباع کرنے والوں نے بنایا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بعد جانے موسےٰ علیہ السّلام کے طور پر مِنۡ حُلِیِّهِمۡ اپنے زیوروں سے جو قبطیوں
سے اُنھوں نے عاریت لیے تھے عِجۡلًا بچھڑا یعنی بچھڑے کی ہیئت پر جَسَدًا بدن بے روح لَّهٗ خُوَارٌ ؕ واسطے اُسکے آواز گائے
کی آواز کے مانند اور لکھا ہو کہ بنی اسرائیل جس شب کو مصر سے باہر آتے تھے تو اس جہت سے کہ قوم فرعون اُنکے حال سے خبر نہ پائے اُنھوں نے
یہ بہانہ کیا کہ ہمارے یہاں شادیاں ہیں ہم انمیں مشغول ہوتے ہیں اور فرعون والوں میں جو لوگ بنی اسرائیل کے دوست تھے ہر ایک نے ان اپنے
دوستوں سے زیور عاریت لیکر باندھا اور جب دریا سے پار اُترے اور قبطی ڈوب گئے تو وہ زیور انکے پاس رہ گیا تھا جب موسیٰ علیہ السّلام نے
طور پر جانے کا قصد کیا تو سامری ہارون علیہ السّلام کی خدمت میں آیا اور بولا کہ یہ زیور عاریت جو بنی اسرائیل کے پاس رہ گیا وہ اسے
بیچتے اور مول لیتے ہیں اور اسمیں تصرف کرنا اُنپر حرام ہو ہارون علیہ السّلام کے حکم سے وہ زیور سب لوگوں نے اکٹھا کر دیا ہارون علیہ السّلام
نے سامری سے کہا کہ تو اپنے پاس اسے امانت رکھ سامری سونے چاندی کا سب زیور اپنے قبضہ میں لایا اور چونکہ سُنار کا کام جاننے میں ماہر تھا
سب زیور گلا کر قالب میں ڈال کر ایک صورت بچھڑے کی بنائی مگر وہ جسم بے روح تھا پھر اُس نے کوئی ایسا عمل کیا کہ اُس بچھڑے میں سے
ایک آواز گائے کی آواز کے مثل نکلی لکھا ہو کہ جب فرعون غرق ہونے لگا تو سامری نے حضرت جبریل علیہ السّلام کو گھوڑے پر سوار دیکھا تھا اور
اُس گھوڑے کی ٹاپ کے نیچے سے مُٹھی بھر خاک اُٹھا کر اپنے پاس رکھ چھوڑی تھی جب قالب سے ڈھل کر بچھڑے کی صورت نکلی تو سامری نے اس
خاک میں سے تھوڑی سی اُسکے مُنھ میں ڈالدی حق تعالیٰ نے اُس بچھڑے کو زندہ کر دیا اور اُس نے آواز کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں
کہ جب اُس بچھڑے کی آواز بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے کان میں پہونچی تو وہ سجدے میں گر پڑے اَلَمۡ یَرَوۡا کیا نہ دیکھا اُنھوں نے اور نہ
سمجھے وہ کہ اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمۡ تحقیق وہ بچھڑا اُن سے کلام نہیں کرتا وَلَا یَهۡدِیۡهِمۡ سَبِیۡلًا ۘ اور نہیں دکھاتا ہو اُنھیں کوئی وقف لازم
راہ کہ جگہ پر پہونچیں اِتَّخَذُوۡهُ پکڑ لیا اُنھوں نے اُس بچھڑے کو خدائی کے ساتھ وَكَانُوۡا ظٰلِمِیۡنَ ۝ اور تھے وہ ظالم کہ اُنھوں نے
عبادت بے محل مقرر کی اور لطائف قشیری رحمۃ اللہ علیہ میں مذکور ہو کہ کس قدر فرق ہو اُس اُمت میں جس نے اپنے مصنوع کی پرستش کی اور
اس امت میں جو اپنے صانع کی عبادت کرتی ہو بیت

آنرا کہ تو ساختی نہ سازد کارت … سازندۂ تست در دو عالم یارت

وَلَمَّا سُقِطَ اور جو وقت کہ ڈالی گئی ندامت اور پشیمانی فِیۡۤ اَیۡدِیۡهِمۡ اُنکے ہاتھوں میں یعنی اُنھیں پشیمانی اسطرح حاصل ہوئی
جیسے کوئی شخص اپنے ہاتھ میں کوئی چیز پاتا ہو اور یہ لفظ کلام عرب میں پشیمان ہونے سے کنایہ ہو حاصل یہ کہ بچھڑے کی پرستش کرنے والے اُس کی
پرستش سے پشیمان ہوئے وَرَاَوۡا اَنَّهُمۡ اور دیکھا اُنھوں نے یہ کہ وہ قَدۡ ضَلُّوۡا ۙ تحقیق کہ گمراہ ہو گئے تو قَالُوۡا کہا اُنھوں نے ندامت
کے مارے لَئِنۡ لَّمۡ یَرۡحَمۡنَا اگر نہ رحم کرے گا ہم پر رَبُّنَا رب ہمارا ہماری توبہ قبول کر کے وَیَغۡفِرۡ لَنَا اور نہ بخشے گا ہمارے

واسطے لَنَكُونَنَّ قسم خدا کی کہ ہوجائیں گے ہم مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ زیاں کاروں اور ہلاک ہونے والوں میں سے وَلَمَّا رَجَعَ
مُوْسٰٓى اور جب وقت کہ پھرا موسیٰ طور پر سے اِلٰى قَوْمِهٖ اپنی قوم کی طرف غَضْبَانَ بڑے غصہ میں اَسِفًا لا غمگین لکھا ہے کہ
موسٰے علیہ السّلام نے پھرتے وقت یہ قصّہ سُنا اور صحیح یہ ہو کہ حق تعالیٰ نے طور پر اُنھیں اُنکی خبر کردی تھی اور وہ نہایت غصہ اور رنج کے ساتھ
اپنی قوم میں آئے اور بڑے غصّہ سے قَالَ کہا کہ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ بُری خلافت کی تم نے میری مِنْۢ بَعْدِيْ ج میری مفارقت کے
بعد اَعَجِلْتُمْ کیا جلدی کی اور پیشی کی تم نے بچھڑا پوجنے میں اَمْرَ رَبِّكُمْ ج اپنے رب کے حکم پر اور تم نے اتنا صبر نہ کیا کہ میں آؤں اور
خدا کا حکم تمھیں پہونچاؤں وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ اور ڈالدیں موسٰے نے تختیاں جنمیں احکام الٰہی لکھے تھے اور وہ غصّہ بھی خدا کے واسطے تھا ینابیع
میں لکھا ہو کہ تختیاں پھینکی نہیں بلکہ ہاتھ سے جلدی رکھ دیں اسطرح جیسے کوئی کسی چیز کو ڈالدیتا ہو اور اکثر اس بات پر ہیں کہ تختیاں پھینکدیں اور
وہ ٹوٹ گئیں تجھ ساتویں حصّے اُنکے اور جو کچھ اُنمیں لکھا تھا آسمان پر اُٹھ گئے اور اُنمیں چیزوں کی تفصیلیں لکھی تھیں اور ایک ساتواں حصّہ
رہ گیا کہ اُسمیں ہدایت اور رحمت تھی پس موسٰے علیہ السّلام نے قوم پر غصّہ کرنے کے بعد تختیاں ڈالدیں وَاَخَذَ اور پکڑے
بِرَاْسِ اَخِيْهِ بال اپنے بھائی کے سر کے یعنی ہارون علیہ السّلام کے يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ط کھینچتا تھا اپنی طرف غصّہ کی راہ سے اہانت
کے طور پر نہیں موسٰے علیہ السّلام کو یہ گمان تھا کہ ہارون علیہ السّلام نے اُنھیں ممانعت کرنے میں کمی کی قَالَ ابْنَ اُمَّ کہا ہارون نے اے
بیٹے میری ماں کے اگرچہ موسٰے اور ہارون علیہما السّلام ایک ہی ماں باپ سے دو بھائی تھے مگر موسیٰ علیہ السّلام کا دل نرم کرنے کو حضرت
ہارون علیہ السّلام نے ماں کو یاد کیا پھر کہا اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ میں نے کمی نہیں کی مگر تحقیق کہ تیری قوم نے مجھے ضعیف و بیچارہ
دیکھا اور تنہا پاکر حقیر سمجھے وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ نصلے اور قریب تھا کہ قتل کریں مجھے اسواسطے کہ اُنھیں منع کرنے میں میں بہت مبالغہ اور
اصرار کرتا تھا فَلَا تُشْمِتْ پس نہ خوش کر بِيَ الْاَعْدَآءَ میرے سبب دشمنوں کو اور ایسا نہ کر کہ اُنکی آرزو حاصل ہو میری اہانت کے
سبب سے وَلَا تَجْعَلْنِيْ اور نہ کر مجھے مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ ساتھ قوم ظالموں کے یعنی مجھے بچھڑا پوجنے والوں میں نہ شمار کر
قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات سُنکر رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اے رب میرے بخشدے مجھے اس کام میں جو میں نے اپنے بڑے بھائی کے ساتھ کیا
یا یہ کہ تختیاں جو پھینکدی تھیں وَلِاَخِيْ اور بخشدے میرے بھائی کو اگر اس نے منع کرنے میں کچھ کمی کی ہو وَاَدْخِلْنَا اور داخل کر ہمیں
فِيْ رَحْمَتِكَ صلے اپنی رحمت میں اور بعضوں نے کہا ہو دنیا میں اپنی عصمت کی پناہ میں ہمیں داخل کر اور عقبےٰ میں ریاض جنت میں وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ○ اور تو بڑا رحم کرنے والا ہو سب رحم کرنے والوں میں اسواسطے کہ سب کا رحم تیرے ہی رحم کے اثر کے سبب سے ہے اور تیرے ع ۱۸
ہی نظر رحمت کے باعث سے قطعہ

تو بر اہل سخا انعام کردی کہ بر بیچارگاں اکرام کردند
بہر جا جوے از رحمت روانست ز دریا ہاے جودت وام کردند

اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق کہ جن لوگوں نے جہالت کی وجہ سے اتَّخَذُوا الْعِجْلَ پکڑا بچھڑے کو خدائی کے ساتھ سَيَنَالُهُمْ قریب ہے
کہ پہونچے اُنھیں غَضَبٌ غصہ مِّنْ رَّبِّهِمْ اُنکے رب سے اور وہ غصّہ وہی تھا جو حق تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ایک دوسرے کو قتل
کر ڈالو وَذِلَّةٌ اور دوسرے پہونچے اُنھیں ذلت فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ط زندگی دنیا میں کہ وہ جزیہ ہو یا جلاوطن کردینا وَكَذٰلِكَ
اور جس طرح کہ سزا دی ہم نے بچھڑا پوجنے والوں کو اسی طرح نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ○ جزا دیتے ہیں ہم جھوٹ کہنے والوں اور بدعت کرنیوالوں
کو وَالَّذِيْنَ اور جن لوگوں نے عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ کیں بُرائیاں گناہ صغیرہ اور کبیرہ میں سے یا شرک کیا ثُمَّ تَابُوْا پھر توبہ کی

انھوں نے مِنْ بَعْدِهَا وہ بُرے کام کرنے کے بعد وَاٰمَنُوْٓا اور ایمان لائے یعنی وحدانیت کے ساتھ خدا کی تصدیق کی اور رسالت کے
ساتھ رسول کی تصدیق کی اور اگر بُرائیوں سے شرک کے سوا اور گناہ مراد ہوں تو اٰمَنُوْٓا کے معنی یہ ہیں کہ تصدیق کی اُنھوں نے اس بات کی کہ حق تعالےٰ
توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہو اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب مِنْ بَعْدِهَا توبہ کے بعد لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا ہے تائبوں
کے گناہ رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہو اُنپر اُنکی توبہ قبول کرنے میں وَلَمَّا سَكَتَ اور جب خاموش ہوا یعنی جاتا رہا عَنْ مُّوْسَى موسےٰ سے الْغَضَبُ
موسےٰ سے غصہ اُسکا اور جب غصہ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اُس کام پر اُٹھایا اُس غصہ کو حق تعالیٰ نے اُس آدمی کے ساتھ تشبیہ دی جو حکم
کرنے والا ہو کسی کام کا اور اُس کام پر آمادہ کردے اور اُس غصہ کے سکون کو چپ رہنے کے ساتھ تعبیر فرمایا یا یہ کہ غصہ دلالت کرتا ہو اُس بات
پر جو غصہ کرنے والے کے جی میں ہو اُس شخص کے واسطے جس پر غصہ آیا ہو تو گویا غصہ بمنزلہ گویائی ہو اور اسکا سکون بمنزلہ خاموشی القصہ جب حضرت
موسےٰ علیہ السلام کا غصہ جاتا رہا تو اَخَذَ الْاَلْوَاحَ تو لے اٹھا لیں تختیاں جو ڈالدی تھیں وَفِيْ نُسْخَتِهَا اور اسمیں جو اُنپر لکھا تھا هُدًى گ
ہدایت تھی گمراہی سے وَّرَحْمَةٌ اور رحمت یعنی گناہ سے پاک ہو جانا لِّلَّذِيْنَ هُمْ واسطے اُن لوگوں کے جو لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے
عذاب سے يَرْهَبُوْنَ ۝ ڈرتے ہیں لکھا ہو کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ سے موسےٰ علیہ السّلام کو حکم پہونچا کہ بنی اسرائیل میں سے نیک لوگوں
کی ایک جماعت اپنے ساتھ طور پر لے جائیں اور وہ لوگ وہاں بچھڑے کی پرستش سے عذر کریں موسےٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم کے لوگوں سے یہ
بات کہی اُنھوں نے مان لی وَاخْتَارَ مُوْسٰى اور چن لیے موسیٰ علیہ السّلام نے قَوْمَهٗ اپنی قوم میں سے سَبْعِيْنَ رَجُلًا ستر مرد لِّمِيْقَاتِنَا
واسطے ہماری میعاد کے یعنی جس وقت کا ہم نے وعدہ کیا تھا اُس وقت کے واسطے اور ایک قول یہ ہو کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ نے کہا کہ خدا نے
موسےٰ سے کلام نہیں کیا اور جو کچھ تختیوں پر ہو یہ موسیٰ کا کلام ہو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسےٰ اولاد یعقوب میں سے بزرگوں کا ایک گروہ اپنے ساتھ لا
کہ وہ میرا کلام سن لیں اور اُسپر گواہ رہیں موسےٰ علیہ السّلام ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گئے اور جب طور پر پہونچے تو ابر پیدا ہوا اور موسےٰ علیہ السّلام
اور اُن لوگوں کے درمیان میں حائل ہو گیا اور موسےٰ علیہ السّلام ابر کے پردے میں آگئے اور اُنکی قوم کے نیک لوگ سجدے میں گر پڑے حق تعالےٰ
نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے کلام کیا اور امر و نہی وعدہ وعید فرمائے پھر جب ابر کھلا تو موسےٰ علیہ السّلام باہر آئے اور اُن لوگوں سے پوچھا کہ
تم نے میرے پروردگار کا کلام سُنا وہ بولے کہ ہاں کلام تو سُنا مگر کلام کرنے والا معلوم نہ ہوا ہم تو جب ایمان لائیں گے کہ خدا کو ظاہر میں دیکھیں یہ کہتے
ہی بجلی پیدا ہوئی اور سبھوں کو جلا دیا موسےٰ علیہ السّلام مضطرب ہو کر دُعا مانگنے لگے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ اُسکی خبر دیتا ہو کہ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ
پھر جبکہ پکڑا اُن ستر آدمیوں کو الرَّجْفَةُ بجلی نے اور وہ جل گئے اور ایک قول یہ ہو کہ پکڑا اُنھیں ایک آواز مہیب نے اور اُسکے ہول کے مارے مر گئے
اور بعضوں نے کہا ہو کہ اُنکے بدن پر ایسا لرزہ چڑھا کہ اُنکے جوڑ بند ٹوٹنے کے قریب ہو گئے موسےٰ علیہ السّلام ڈرے کہ یہ مر جائیں اور بنی اسرائیل مجھ پر
مار ڈالنے کی تہمت لگائیں قَالَ رَبِّ کہا اے رب میرے لَوْ شِئْتَ اگر چاہتا تو تو اَهْلَكْتَهُمْ ہلاک کر دیتا تو اُنھیں مِّنْ قَبْلُ قبل اُسکے
کہ میں قوم سے باہر نکلا تھا وَاِيَّايَ ط اور مجھے بھی ہلاک کر دیتا تو عین المعانی میں لکھا ہو کہ اسکا مطلب یہ ہو کہ اُنھیں تو تو اسواسطے ہلاک کر دیتا کہ اُنھوں
نے بچھڑے کی پرستش کی اور مجھے قبطی کو مار ڈالنے کے سبب سے اَتُهْلِكُنَا کیا ہلاک کرتا ہو تو ہمیں بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ بسبب اُس چیز کے جو کی
بیوقوفوں نے مِنَّا ج ہماری قوم میں سے یعنی بچھڑا پوجنے کے سبب سے یا اس قوم نے دیدار طلب کرنے میں جرأت کی اس باعث سے اِنْ هِيَ نہیں
ہو یہ کام اِلَّا فِتْنَتُكَ ط مگر تیری آزمایش اور مبتلا کرنا اپنے بندوں کو یعنی اُنھیں اپنا کلام تو نے سُنایا تو اُنھوں نے دیدار کی طمع کی اور
بچھڑے میں سے تو نے آواز پیدا کی تو وہ اُسکی طرف متوجہ ہو گئے اور کتاب فصل الخطاب میں خواجہ محمد پارسا نے ذکر کیا ہے کہ حق تعالےٰ نے

موسےٰ علیہ السّلام کو مقام بسط میں رکھا یہاں تک کہ کمال حال اُس پر پہونچکر اُنھوں نے ناز کی راہ سے یہ جرأت کی اور ناز مرتبہ محبوبیت میں ہر اور حضرت مولوی قدس سرہ نے فرمایا کہ عاشق کی گستاخی ترک ادب نہیں عین ادب ہو مثنوی

گفتگوے عاشقاں در کار رب — جوشش عشق ست نے ترکِ ادب
ہرکہ کرد از جام حق یک جرعہ نوش — نے ادب ماند درو نے عقل و ہوش

اور مقام بسط ہی سے ہو موسیٰ علیہ السّلام کا یہ کلام کہ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۤءُ گمراہ کرتا ہو تو اُس فتنہ اور ابتلا کے سبب سے جسے تو چاہتا ہو کہ گمراہ ہو جائے وَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَاۤءُ اور ہدایت کرتا ہو اُسی کے سبب سے جسے چاہتا ہو کہ راہ پائے اَنْتَ وَلِیُّنَا تو ہی ہمارا یار اور ہمارا متولی کار فَاغْفِرْ لَنَا پس بخشدے ہمیں وَارْحَمْنَا اور رحم کر ہم پر وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ اور تو بہتر بخشنے والا ہو وَاكْتُبْ لَنَا اور لکھ واسطے ہمارے یعنی ثابت کر یا عطا کے حلال دے ہمیں فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا اس دنیا میں حَسَنَةً نیکی کہ توبہ قبول ہونا ہو یا طاعت کی توفیق یا روزی حلال یا صدق مقال وَّ فِی الْاٰخِرَةِ اور آخرت میں بھی نیکی دے ہمیں کہ مغفرت ہو یا جنت یا دیدار کی سعادت اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ تحقیق کہ ہم پھرے طرف تیرے[لہ] قَالَ کہا اللہ نے کہ عَذَابِیْۤ عذاب میرا اُسکی صفت یہ ہو کہ اُصِیْبُ بِهٖ پہونچاتا ہوں میں وہ مَنْ اَشَاۤءُ جسے چاہتا ہوں یعنی کفار کو وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ اور رحمت میری اُسکی صفت یہ ہو کہ پہونچی ہے كُلَّ شَیْءٍ سب چیزوں کو یعنی دنیا میں مومن کافر سب کو شامل ہو جان بخشنے اور روزی پہونچانے کے سبب سے اور بعضوں نے کہا کہ رحمت مہربانی ہو کہ حق تعالےٰ نے خلق کو عطا فرمائی کہ اُسکے سبب سے ایک دوسرے پر مہربانی کرتا ہو یا رحمت توبہ ہو کہ علے العموم سب پر اس رحمت کا دروازہ کھلا ہوا ہو اور جس کو اس رحمت سے متصف ہونے کی دعوت فرمائی ہو کہ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اور محققوں کے نزدیک رحمتیں دو ہیں ایک رحمت ذاتیہ کہ اُسے مطلقہ اور امتنانیہ کہتے ہیں اور وہ ایک رحمت ہو سب چیزوں کو پہونچی ہوئی جیسا حق تعالےٰ نے خود فرمایا کہ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اور اسکا نتیجہ عطا کرنا ہو بے سوال سائل و حاجت محتاج یا جسے عطا کی ہر طرح پر اُسکا استحقاق بغیر ثابت ہوئے عطا کرنا جیسا کہ مثنوی شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہو مثنوی

اے بدادہ رائگاں صد چشم و گوش — نے ز رشوت بخش کردہ عقل و ہوش
در عدم ما مستحقاں کے بدیم — کہ بدیں جان و بدیں دانش شدیم
ما نبودیم و تقاضا ما نہ بود — لطف تو ناگفتۂ ما می شنود

دوسری رحمت وجوبیہ کہ اُسے مقیدہ بھی کہتے ہیں اور یہ خود بھی رحمت ذاتیہ سے فائض ہوئی اور بندہ کو اس رحمت کا استحقاق بھی رحمت امتنانیہ کا نتیجہ ہو جسطرح سابقہ خدمت اور رابطۂ دعوت کے قبل یعنی خدمت اور دُعا کے پہلے وجود کا استحقاق عطا فرمایا اور فیض وجود کے بعد استفادہ کی لیاقت اور استفاضہ کی قابلیت دی اور رحمت وجوبیہ کو مقیدہ اسواسطے کہتے ہیں کہ وہ چند شرطوں کے ساتھ مقید ہو اور شرطیں اقوال اور افعال ہیں جیسا حق تعالےٰ نے خود ارشاد فرمایا کہ فَسَاَكْتُبُهَا پس قریب ہے کہ ثابت کروں میں رحمت لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ اُن لوگوں کے واسطے جو پرہیز کریں شرک سے وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیں زکوٰۃ فرض کی ہوئی وَالَّذِیْنَ هُمْ اور واسطے اُن لوگوں کے جو بِاٰیٰتِنَا ہماری نازل کی ہوئی آیتوں پر یُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہیں قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ نے اس رحمت کی تمنا کر کے کہا کہ ہم آیتوں کا ایمان رکھتے ہیں اور مال کی زکوٰۃ بھی ہم ادا کرتے ہیں تو ہمارے واسطے یہ رحمت ثابت ہوگی حقتعالیٰ نے اُنکی امید منقطع کر کے وہ رحمت اس امت مرحومہ محمدی کے ساتھ خاص کر دی اور فرمایا کہ جن متقیوں اور مومنوں کے واسطے میں رحمت لکھتا ہوں وہ اَلَّذِیْنَ وہ لوگ ہیں کہ

[لہ] توبہ کرو طرف اللہ کے تم سب ۱۲

صدق کی روسے یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ پیروی کرتے ہیں پیرے رسول کی کہ اُسکی صفت ہے النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ پیغمبر نہ لکھنے والا نہ پڑھنے والا اور یہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت ہے اور اس صفت سے تنبیہ ہو اس بات پر کہ باوجود بے لکھے اور بے پڑھے ہونے کے کمال علم آپ کا ایک معجزہ ہو سکتا ہو شعر

نگارمن کہ بہ مکتب نرفت وخط نہ نوشت
بغمزہ مسئلہ آموز صد معلم شد

اور بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ عرب اصل اور منشا کو اُم کہتے ہیں جیسے کہ مکہ کو ام القریٰ کہتے ہیں اسواسطے کہ مکہ معظمہ سب شہروں اور بستیوں کا مبدا اور منشا اور اصل ہو اور لوح محفوظ کو ام الکتاب کہتے ہیں اسواسطے کہ سب کتابوں کی اصل وہی ہو تو جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اصل یعنی اُم کی طرف منسوب کیا اور اُمی کہا تاکہ سب جان لیں کہ سب موجودات کی اصل اور سب مکونات سے پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں اور نکتہ لولاک لما خلقت الافلاک اس معنی کا مؤید ہو بیت

تو اصل ہمہ آمدی از نخست
دگر ہر چہ موجود شد فرع تست

الَّذِیْ وہ پیغمبر کہ یَجِدُوْنَهٗ پاتے ہیں یہود ونصاریٰ نام اور صفت اُسکی مَکْتُوْبًا لکھی ہوئی عِنْدَهُمْ پاس اپنے فِی التَّوْرٰىةِ توریت میں وہاں پر جہاں حقتعالیٰ کہتا ہو کہ[1] احمد الضحوک القتال یرکب البعیر ویلبس الشملۃ آخر تک وَالْاِنْجِیْلِ اور انجیل میں وہاں پر جہاں عیسیٰ علیہ السلام کا قول حقتعالیٰ بیان فرماتا ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ[2] انی ذاہب الی ربی وربکم والفارقلیطا جاء آخر تک یَاْمُرُهُمْ حکم کرتا ہو یہ نبی اُمی اُن لوگوں کو جو اُسکی پیروی کرتے ہیں بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ نیکی کے توحید ہو وَیَنْهٰىهُمْ اور باز رکھتا ہو اُنھیں عَنِ الْمُنْكَرِ منکر سے کہ شرک ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ معروف مکارم اخلاق ہیں یہ صلہ رحم یا انصاف اور منکر بُرے اخلاق ہیں یا قطع رحم یا بے انصافی وَیُحِلُّ لَهُمُ اور حلال کرتا ہو اُنکے واسطے الطَّیِّبٰتِ کھانے کی چیزیں پاکیزہ جو اہل جاہلیت نے حرام کرلی تھیں جیسے بحیرہ سائبہ وغیرہ یا جو مزہ کی چیزیں یہود پر حرام تھیں وہ حلال کرتا ہو جیسے چربیاں وَیُحَرِّمُ اور حرام کرتا ہو عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ اُنپر کھانے کی ناپاک چیزیں مُردار اور خون اور سور کا گوشت یا مال بے وجہ جیسے رشوت وسود وَیَضَعُ اور اُتارتا ہو یعنی ہلکا کرتا ہو عَنْهُمْ اُن سے اِصْرَهُمْ اُنکے بھاری بوجھ یعنی امت پر احکام شرع ہلکے کرتا ہو اور کہتے ہیں کہ اس سے وہ چیزیں مراد ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں بنی اسرائیل پر خدا نے لازم کردی تھیں جیسے اُس عضو کا کاٹ ڈالنا جس سے گناہ صادر ہوا اور اُسقدر کپڑا کاٹ ڈالنا جو ناپاک ہو جائے اور اُسکے سوا وَالْاَغْلٰلَ اور سبک کرتا ہو اور اٹھاتا ہو اُن سے یعنی امت سے طوق اور قید الَّتِیْ وہ جو موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں كَانَتْ عَلَیْهِمْ تھے اُنپر یعنی یہود پر اور وہ توبہ میں جان مارنا تھا اور قصاص بے عفو اور دیے کے اور مال غنیمت جلادینا اور سوا اسکے فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ پھر جو لوگ نبی اسرائیل میں سے نبی اُمی کے دین میں آئے وَعَزَّرُوْهُ اور تعظیم کی اُنھوں نے اُسکی وَنَصَرُوْهُ اور یاری اور مددگاری کی اُسکی دشمنوں کے مقابلہ میں وَاتَّبَعُوا اور پیروی کی النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُس نور کی جو اُنْزِلَ مَعَهٗۤ نازل کیا گیا اُسکی نبوت کے ساتھ اُس سے قرآن شریف مراد ہو اور مفسروں نے کہا ہو کہ معہ کا لفظ بقائے قرآن پر دلالت کرتا ہو یعنی نازل کیا گیا ہو اور اُسکے ساتھ باقی رہیگا بخلاف لوحوں کے کہ موسےٰ علیہ السلام پر نازل ہوئیں اور اُنمیں سے اکثر آسمان پر اُٹھ گئیں سب باقی نہ رہیں اور قرآن کو نور کہنے میں نکتہ نہایت روشن اور ظاہر ہو اسواسطے کہ دین دنیا کے اُمور قرآن سے مفصل اور ظاہر ہیں اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو ایمان لائے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور نصرت اور متابعت کی هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ وہ فلاح اور نجات پانے والے ہیں عذاب سے اور پہونچنے والے ہیں رحمت اور ثواب کو قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے علی العموم کہ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اے سب لوگو اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ تحقیق کہ میں رسول ہوں اللہ کا

19
ع ٦

[1] احمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہنسنے والا اور بہت قتل کرنیوالا سوار ہوگا اونٹ پر اور پہنے گا شملہ ۱۲ [2] میں جانیوالا ہوں اپنے رب اور تمھارے رب کی طرف اور فارقلیطا آیا ۱۲

اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا طرف تم سب کے یہ نہیں کہ بعض کی طرف ہوں اور بعض کی طرف نہیں جسطرح اور رسول تھے اِلَّذِیْ وہ خدا کہ یقینی لَہٗ واسطے
اُسکے مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی ہے آسمانوں اور زمینوں کی اور اُنمیں تدبیر اور تصرف کرنا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کوئی معبود مستحق عبادت
نہیں مگر وہ یُحْیٖ زندہ کرتا ہے وَیُمِیْتُ اور مار ڈالتا ہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ پس ایمان لاؤ اُس خدا کا جس کی صفت تم نے سن لی وَرَسُوْلِہٖ اور
ایمان لاؤ اُسکے رسول النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ نبی امی کا الَّذِیْ یُؤْمِنُ وہ نبی کہ ایمان لاتا ہے بِاللّٰہِ ساتھ وحدانیت خدا کے وَکَلِمٰتِہٖ اور اسکے
کلمات کے جو اُس نے انبیا علیہم السلام پر بھیجے ہیں وَاتَّبِعُوْہُ اور پیروی کرو اُس نبی کی اور فرمانبرداری کرو لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ
شاید کہ تم ہدایت پاؤ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓی اور قوم موسےٰ میں سے اُمَّۃٌ ایک گروہ ہے کہ اُسکے لوگ یَّھْدُوْنَ ہدایت کرتے ہیں خلق کو
بِالْحَقِّ بسبب حق کے جو اُنپر ہے وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ ○ اور حق اور راستی کے ساتھ عدل کرتے ہیں خلق میں اور مفسروں نے کہا ہے کہ اس گروہ سے
عبداللہ بن سلام اور اُنکے دوست مراد ہیں اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی وفات اور انکے خلیفہ یوشع علیہ السلام کے انتقال کے
بعد بنی اسرائیل کے لوگوں میں ہرج مرج ظاہر ہوا اور کفر اور قتل انبیا اور انواع واقسام کے گناہوں میں مشغول ہوئے انمیں سے ایک گروہ نے
کمال آرزو کے ساتھ حقتعالیٰ سے درخواست کی کہ ہم میں اور سب قوم میں جُدائی ہو جائے حق تعالیٰ نے زمین میں ایک راہ کھولدی اور وہ لوگ اُس
راہ سے داخل ہوئے اور ملک چین کے اُسطرف نکلے اور وہاں گھر بنا کر رہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں انھیں دیکھا اور قرآن کی
دس سورتیں اُنپر پڑھیں اور وہ لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائے اب وہ لوگ مسلمان ہیں اور ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور مال کی زکوٰۃ
دیتے ہیں جمعہ کی نماز قائم رکھتے ہیں یہ آیت اُنکی صفت میں ہے پھر موسےٰ علیہ السلام کی قوم کے اچھے لوگوں کی خبر حق تعالیٰ دیتا ہے اور فرماتا ہے وَقَطَّعْنٰھُمُ
اور جدا کیا ہم نے قوم موسےٰ کو اور کر دیا ہم نے اثْنَتَیْ عَشْرَۃَ بارہ اَسْبَاطًا یہ بدل ہے اثنتی عشرۃ سے یعنی کر دیا ہم نے انھیں سبط سبط اور سبط
اولاد کی اولاد کو کہتے ہیں یہاں حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد مراد ہے اُمَمًا گروہ گروہ یہ بدل ہے اسباط سے یعنی بنی اسرائیل کو ہم نے کر دیا
گروہ گروہ ہر سبط ایک گروہ ہے وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اور وحی بھیجی ہم نے طرف موسےٰ کے اِذِ اسْتَسْقٰہُ جب پانی مانگا اُس سے قَوْمُہٗٓ
اُسکی قوم نے یعنی بنی اسرائیل جب جباروں اور متکبروں کے میدان میں حیران اور سرگردان ہوئے اور آفتاب کی گرمی اور تشنگی سے ایذا پایا پیاس انپر
غالب ہوئی اور موسےٰ علیہ السلام سے پانی مانگا تو حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی اَنِ اضْرِبْ یہ کہ مار بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ
اپنے عصا سے اس پتھر کو جب تیہ میں تو داخل ہوا تھا تو اُس پتھر نے تجھ سے بات کی تھی اور کہا تھا کہ مجھے اُٹھا رکھ کہ میں تیرے کام آؤنگا اور تو نے
وہ پتھر اُٹھا رکھا اور اب تیرے توبرہ میں ہے پس حضرت موسےٰ علیہ السلام نے عصا اُٹھا کر اُس پتھر پر مارا فَانْبَجَسَتْ پس پھوٹ نکلے اور کھل گئے
مِنْہُ اُس پتھر میں سے اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا بارہ چشمے اسباط کے عدد کے موافق قَدْ عَلِمَ تحقیق کہ جان لیا کُلُّ اُنَاسٍ سب
آدمیوں نے ہر سبط میں سے مَّشْرَبَھُمْ اپنی اپنی جگہ پانی پینے کی اور دوسرے کی جگہ کی طرف میل نہیں کیا وَظَلَّلْنَا اور سایبان کر دیا ہم نے
عَلَیْھِمُ الْغَمَامَ اُنپر ابر کو کہ آفتاب کی گرمی سے ایذا نہ پائیں وَاَنْزَلْنَا اور اُتاری ہم نے عَلَیْھِمُ الْمَنَّ اُنپر ترنجبین کے مثل ایک
میٹھی چیز وَالسَّلْوٰی اور مُرغ طیار کے مشابہ اور کہا ہم نے کہ کُلُوْا کھاؤ مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ پاکیزہ چیزوں میں سے کہ وہ جو ہم نے
اپنی عنایت سے روزی دی ہم نے تمھیں اور ذخیرہ نہ کر رکھنا اُسے اُنھوں نے ہمارے حکم کے خلاف کیا اور من وسلوےٰ میں سے ذخیرہ کر رکھا اور وہ
خراب ہو گیا وَمَا ظَلَمُوْنَا اور نہیں ظلم کیا اُنھوں نے ہم پر اُسے ذخیرہ کر رکھنے میں وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اور مگر تھے کہ نافرمانی کے سبب اَنْفُسَھُمْ
اپنی جانوں پر یَظْلِمُوْنَ ○ ظلم کرتے تھے وَاِذْ قِیْلَ لَھُمُ اور یاد کر جب کہا گیا بنی اسرائیل کو جباروں سے لڑکر انپر غالب ہونیکے بعد

اسۡکُنُوۡا رہو تم هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ اس دیہ اریحا یا ایلیا میں وَكُلُوۡا اور کھاؤ مِنۡهَا اُسکے میوول اور غلّوں میں سے حَيۡثُ شِئۡتُمۡ جو
جہاں سے چاہو وَقُوۡلُوۡا حِطَّةٌ اور کہو کہ درخواست ہماری حطہ ہو یعنی وضع کر گناہ ہمارے ہم سے وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ اور داخل ہو ایک
دروازہ میں اس دیہ کے دروازوں میں سے سُجَّدًا ایسے حال میں کہ سجدہ کرنے والے ہو یا تواضع کے سبب سے جھکے ہوئے نَّغۡفِرۡ لَـكُمۡ
تاکہ بخشدیں ہم تمھیں خَطِيۡٓـئٰتِكُمۡ گناہ تمھارے سَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ قریب ہو کہ زیادہ کردیں نیک کام کرنے والوں کی جزا یعنی ثواب
اور درجے ہم اُنھیں زیادہ دیں فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا پھر بدل دیا اُن لوگوں نے جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر مِنۡهُمۡ بنی اسرائیل
میں سے قَوۡلًا بات کو جسکا حکم کیا گیا تھا غَيۡرَ الَّذِىۡ ساتھ غیر اس بات کے جو قِيۡلَ لَهُمۡ کہی تھی اُن سے یعنی حطہ کے بدلے اُنھوں
نے حنطہ یعنی گیہوں کہا اور کہنا ہنسی اور مسخراپن کی راہ سے تھا فَاَرۡسَلۡنَا پھر بھیجا ہم نے عَلَيۡهِمۡ بات بدلنے والوں پر رِجۡزًا عذاب
مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے کہ بجلی تھی یا طاعون بِمَا كَانُوۡا يَظۡلِمُوۡنَ بسبب اُسکے کہ تھے ظلم کرتے یعنی بے محل لفظ بولے
تھے وَسۡـئَلۡهُمۡ اور پوچھ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود سے عَنِ الۡقَرۡيَةِ دیہ کی خبر اور اُسکا واقعہ الَّتِىۡ كَانَتۡ وہ دیہ کہ
تھا حَاضِرَةَ الۡبَحۡرِ م نزدیک دریا کے اور وہ دیہ ایلیا تھا مدین اور طور کے درمیان دریائے طبریہ کے کنارے اور بعضوں نے کہا ہو کہ اس
دیہ کا نام مقنا تھا مدین اور عینونا کے بیچ میں ہر تقدیر اُس بستی کے لوگ شریعت توریت پر عمل کرتے تھے اور اُنپر جو باتیں فرض تھیں اُنمیں سے
ہفتہ کے دن کی تعظیم بھی تھی کہ اُس دن مچھلی کا شکار نہ کریں اور دنیا کے کاموں میں مشغول نہ ہوں اُن لوگوں نے حکم الٰہی کے خلاف کیا اور
حضرت داؤد علیہ السّلام کی زبان سے ملعون اور مسخ ہو گئے اور حق تعالےٰ یہود کے بُرے کام ظاہر کرنے کو حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا
سے خطاب فرماتا ہو کہ اہل کتاب سے اُس دیہ کا حال تم پوچھو اِذۡ يَعۡدُوۡنَ جبکہ گزر گئے خدا کی حدوں اور حکموں سے اور تجاوز کر گئے اُس تعظیم
سے جسکا حکم اُنھیں تھا فِى السَّبۡتِ ہفتہ کے دن کہ وہ مچھلی کا شکار نہ کرنا تھا اور اُنھوں نے اُسکے خلاف کیا اِذۡ تَاۡتِيۡهِمۡ جب آئیں
اُنکے پاس حِيۡتَانُهُمۡ مچھلیاں اُنکی يَوۡمَ سَبۡتِهِمۡ اُنکے ہفتہ کے دن یعنی جس دن اُنھیں مچھلی کا شکار منع تھا اُسی دن مچھلیاں آتیں
شُرَّعًا ظاہر ہو کر پانی پر اپنے سر اٹھائے ہوئے وَّيَوۡمَ لَا يَسۡبِتُوۡنَ اور جس دن ہفتہ کا عمل نہ کرتے تھے یعنی جس دن کی تعظیم کا حکم
اُنھیں نہ تھا جیسے اتوار اور باقی دن لَا تَاۡتِيۡهِمۡ نہ آئیں اُنکے پاس مچھلیاں اور یہ خدا کی طرف سے اُن لوگوں کی آزمایش تھی کہ جب
ہفتہ کا دن آتا تو بہت مچھلیاں ظاہر ہوتیں اور پانی پر اُچھلیں اور جب ہفتہ کا دن گذر جاتا تو مچھلیاں بھی بھاگ جاتیں اور دوسرے ہفتہ تک کوئی
مچھلی نہ دکھائی دیتی كَذٰلِكَ نَبۡلُوۡهُمۡ اسی طرح آزماتے ہیں ہم اُنھیں یعنی آزمانے والوں کا معاملہ کرتے ہیں ہم بِمَا كَانُوۡا بسبب
اُسکے کہ ہیں نادانی کی وجہ سے يَفۡسُقُوۡنَ نکل جاتے ہیں دائرۂ فرمان سے جب ایلیا والوں نے ہفتہ کے دن بہت مچھلیاں دیکھیں اور
شکار کرنا مشکل تھا اور صبر کرنا دشوار ہوا تو متردد ہوئے اور انواع واقسام کی تدبیریں اور حیلے پکڑ کر شکار کی راہ ڈھونڈھنے لگے آخر اُن کی
رائے میں یہ بات ٹھہری کہ اُنھوں نے حوض بنائے اور دریا سے اُن حوضوں میں نہریں کاٹیں اور ہفتہ کے دن جب کہ مچھلیاں ظاہر ہوتی تھیں
تو اُن مچھلیوں کو حوضوں میں ہنکالاتے اور نہروں میں جال گاڑ دیتے کہ مچھلیاں حوضوں ہی میں رہتیں اور اتوار کے دن مچھلیوں کو پکڑ لیتے کئی بار
اُنھوں نے اسی ترکیب سے شکار کیا اور عذاب کے آثار کچھ نہ ظاہر ہوئے تو ڈھیٹ ہو کر ہفتہ کے دن کی تعظیم ہی سے در گذرے اور اس بستی والے
تین گروہ ہو گئے ایک گروہ تو یہ کام کرتا اور ایک گروہ اُسے منع کرتا اور ایک گروہ نہ شکار کرتا نہ شکاریوں کو ممانعت کرتا اور اُس گروہ کو
ملامت کرتا جو مانع ہوتا تھا چنانچہ حق تعالیٰ خبر دیتا ہو وَاِذۡ قَالَتۡ اور پوچھ اہل کتاب سے خبر اُسکی جب کہا اُمَّةٌ مِّنۡهُمۡ ایک گروہ نے

ع ۵ ۲۰ نصف

وقف لازم

معانقة عند المتاخرین

نصف

ایلیا والوں میں جو نہ خود شکار کرتا تھا نہ شکاریوں کو منع کرتا تھا اُس نے کہا اُس گروہ کو جو شکاریوں کو منع کرتا تھا کہ لِمَ تَعِظُوْنَ کیوں نصیحت کرتے ہو تم قَوْمًا ۙ اُس گروہ کو کہ بے شبہ اِۨللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اللہ ہلاک کرنے والا ہے اُنھیں دنیا میں نافرمانی کرنے اور ہفتہ کے دن کی تعظیم ترک کرنے کی وجہ سے اَوْ مُعَذِّبُهُمْ یا عذاب کرنے والا ہے اُنہیں عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ عذاب سخت آخرت میں کہ وہ آتش دوزخ ہے قَالُوْا کہا منع کرنے والے گروہ نے کہ مَعْذِرَةً بکر نے بضم تا پڑھا ہے یعنی ہماری یہ نصیحت عذر خواہی ہے ہماری طرف سے اور حفص نے نصب کے ساتھ پڑھا ہے یعنی ہمارا نصیحت کرنا معذرت کے واسطے ہے ہم لوگوں کی طرف سے اِلٰى رَبِّكُمْ طرف تمھارے رب کے یعنی ہم پر امر معروف اور نہی منکر واجب ہے اور ہم اُنھیں اسواسطے نصیحت کرتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک ہم معذور ہیں وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ اور تاکہ ایسا بھی ہو کہ وہ ڈریں اور گناہ چھوڑ دیں فَلَمَّا نَسُوْا پھر جب چھوڑ دی شکار کرنے والوں نے مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ وہ چیز کہ نصیحت کیے جاتے تھے ساتھ اُسکے یعنی اُنھوں نے جب نصیحت قبول نہ کی تو اَنْجَيْنَا نجات دی ہم نے الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ اُن لوگوں کو جو منع کرتے تھے عَنِ السُّوْۗءِ برائی اور نافرمانی سے وَاَخَذْنَا اور پکڑا ہم نے الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اُن لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا شکار ممنوع کر کے بِعَذَابٍۢ بَىِٕيْسٍۢ ساتھ عذاب سخت کے بِمَا كَانُوْا بسبب اُس چیز کے کہ تھے عناد کی وجہ سے يَفْسُقُوْنَ ۝ نکل جاتے تھے فرمانبرداری کی راہ سے اور جو گروہ نہ شکار کرتا تھا نہ شکاریوں کو منع کرتا تھا اُسکے بارہ میں اختلاف ہے کہ اُس نے نجات پائی یا ہلاک ہوا اور اُنکے باب میں توقف کرنا اولیٰ ہے پھر حقتعالیٰ اس گروہ کے عذاب کی خبر دیتا ہے کہ فَلَمَّا عَتَوْا پھر جب سرکشی کی اُن لوگوں نے عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ اُس چیز سے جس سے منع کیے گئے تھے یعنی مچھلی کے شکار سے قُلْنَا لَهُمْ کہا ہم نے واسطے اُنکے کہ كُوْنُوْا قِرَدَةً ہو جاؤ تم بندر خٰسِـِٕيْنَ ۝ دور ہونے والے اور نا امید رحمت سے لکھا ہے کہ منع کرنے والے جب مایوس ہوئے اور سمجھے کہ شکاری لوگ ہماری نصیحت نہ مانیں گے تو اُنکے ساتھ ایک جگہ رہنا چھوڑ دیا اور اپنے اور اُنکے مکانوں کے بیچ میں ایک دیوار کھینچ لی اور اپنے محلہ میں ایک دروازہ قائم کر کے اُنکے گھروں میں آنے جانے کی راہ بند کر دی ایک دن وہ منع کرنے والے اپنے محلہ سے باہر آئے اور شکاریوں کے محلہ سے کوئی نہ نکلا تو اُنھوں نے کھوج کیا سب فاسقوں کو بندر پایا اور ہر بندر اپنے لوگوں کے گرد روتا پھرتا اور اُنکے کپڑوں سے اپنا منھ رگڑتا تین روز وہ بندر جیے پھر مر گئے وَاِذْ تَاَذَّنَ اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آگاہی دی رَبُّكَ تیرے رب نے یا قسم کھائی کہ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ بھیجے گا یہود پر اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن تک مَنْ يَّسُوْمُهُمْ اُسے جو چکھائے اُنھیں سُوْۗءَ الْعَذَابِ سخت عذاب جیسے قتل اور شہر بدر کرنا اور مارنا اور جزیہ لینا لکھا ہے کہ بخت نصر بابلی نے اُنھیں قتل اور قید کرنے پر پیش قدمی کی اور اُسکے بعد فارس کے بادشاہ اُنھیں رنج دیتے تھے اور اُن سے خراج لیتے تھے یہانتک کہ جناب خاتم الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا مبعوث ہوئے اور اُنھیں قتل کرنے کا حکم فرمایا کہ ایمان لائیں یا جزیہ قبول کریں اور یہ حکم قیامت تک باقی ہے اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ښ جلد عذاب کرنے والا ہے کافروں کو وَاِنَّهٗ اور بیشک وہ لَغَفُوْرٌ بخشنے والا ہے اُسے جو توبہ کرے اور مغفرت چاہے رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے کہ توبہ کے بعد گناہ پر نہ پکڑے گا وَقَطَّعْنٰهُمْ اور پراگندہ کیا ہم نے بنی اسرائیل کو فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ زمین میں جماعتیں یعنی کوئی ولایت نہیں جہاں یہودی نہو مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ بعضے اُنہیں سے شائستہ ہیں دین موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ متدین ہوکر اور اُن کے حالات میں تغیر اور تبدل نے دخل نہیں پایا اُن صالحوں سے وہ یہود مراد ہیں جو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائے یا وہ یہود مراد ہیں جو شب معراج میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائے تھے وَمِنْهُمْ اور بعضے اُنہیں سے ہیں دُوْنَ ذٰلِكَ ۡ ادنے صالحوں سے یعنی کافر اور فاسق لوگ وَبَلَوْنٰهُمْ اور آزمایا ہم نے اُنھیں بِالْحَسَنٰتِ ساتھ بھلائیوں کے جیسے عیش اور ارزانی اور صحت

وَالسَّیِّاٰتِ اور ساتھ برائیوں کے جیسی سختی اور محتاجی اور جان اور مال کی مصیبتیں لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ ○ چاہیئے کہ پھریں خدا کی طرف اور معصیت سے طاعت کی جانب انھیں نعمت کا شکر کرنا چاہیئے تھا اُسکے عوض اترانا اور بے پروائی ظاہر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ[1] اور تکلیف میں صبر کرنا چاہیئے تھا اُسکے بدلے نالائق باتیں کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یَدُ اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ[2] تو امتحان میں پورے نہ اُترے بیت

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیاں   تاسیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِھِمْ پھر پیچھے آئے صالحوں کے خَلْفٌ پیچھے آنے والے وَّرِثُوا الْکِتٰبَ میراث لی اُنھوں نے توریت یعنی اُنھوں نے حب اپنے باپوں سے توریت کا علم حاصل کیا تو یَاْخُذُوْنَ لیتے ہیں عَرَضَ ھٰذَا الْاَدْنٰی اسباب اس ادنی چیز کا کہ دنیا ہے اُن لوگوں سے زمانہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احبار یعنی علمائے یہود مراد ہیں حق تعالی فرماتا ہے کہ حکم میں وہ رشوت لیتے ہیں وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں سَیُغْفَرُ لَنَا قریب ہے کہ بخشدیا جائے واسطے ہمارے اُنکا ادعا یہ تھا کہ ہمارے دن کے گناہ رات کو اور رات کے گناہ دن کو بخشدیے جاتے ہیں اور وہ رشوت لینے کو گناہ جانتے تھے وَاِنْ یَّاْتِھِمْ اور حال یہ ہے کہ اگر آتا ہے اُنکے پاس عَرَضٌ مِّثْلُہٗ اسباب دنیا حرام ہونے میں مثل اُسکے تو یَاْخُذُوْہُ لے لیتے ہیں اُسے اور اُس سے توبہ نہیں کرتے یعنی باوصف اسکے کہ رشوت لینے اور حرام کھانے پر اڑے ہوئے ہیں پھر بھی مغفرت کی امید رکھتے ہیں اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْھِمْ کیا نہیں لیا گیا ہے اُنپر مِّیْثَاقُ الْکِتٰبِ عہد جو توریت میں مذکور ہے اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا یہ کہ نہ کہیں وہ عَلَی اللّٰہِ اللہ پر اِلَّا الْحَقَّ مگر سچ بات اور انھوں نے یہ جھوٹ کہا کہ دن رات میں اپنی بخشش خدا کی طرف منسوب کی اور جانتے ہیں کہ یہ بات جھوٹ کہتے ہیں اسواسطے کہ توریت اُنکے پاس موجود ہے وَدَرَسُوْا اور پڑھا ہے اُنھوں نے مَا فِیْہِ جو کچھ اُسمیں ہے اور یہ حکم کیا اُنھوں نے اُسمیں نہیں دیکھا وَالدَّارُ الْاٰخِرَۃُ اور نجات آخرت کی خَیْرٌ بہتر ہے اسباب دنیا سے لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ واسطے اُن لوگوں کے جو پرہیز کرتے ہیں حرام کو حلال ٹھہرا لینے اور خدا پر جھوٹ لگا دینے سے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ بعضے غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی کیا پھر وہ نہیں سمجھتے اور حفص نے مخاطب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی کیا پھر تم نہیں سمجھے کہ عقبی کی نعمت بہتر ہے مال دنیا سے وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُوْنَ بِالْکِتٰبِ اور جو لوگ نگاہ رکھتے ہیں کتاب اور مضبوط پکڑتے ہیں اُسے اس سے اہل کتاب مومن مراد ہیں اور کتاب سے اس آیت میں قرآن شریف مقصود ہے وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ اور قائم رکھتے ہیں نماز باوصف اس بات کے کتاب کو مضبوط پکڑنا سب عبادتوں کو شامل ہے پھر نماز کی تخصیص اس جہت سے ہوسکتی ہے کہ نماز دین کا ستون ہے اور دین کا قائم رکھنا نماز کو قائم رکھنے پر موقوف ہے نظم

خانۂ دین خویش راچو خدائے   بر ستون نماز کرد بپائے

بیشکے تا ستوں بجائے بود   خانۂ دین حق بپائے بود

اِنَّا تحقیق کہ لَا نُضِیْعُ ضائع نہیں کرتے ہیں ہم اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ ○ اجر اپنے کام درست کرنے والوں کا بلکہ ہم انکا اجر پورا پورا اُنھیں دینگے وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے زمانے کے یہود کے واسطے اُسوقت کو جب کہ اُکھاڑا اور اُٹھایا ہم نے کوہ طور کو فَوْقَھُمْ اوپر اُنکے کَاَنَّہٗ ظُلَّۃٌ گویا کہ وہ پہاڑ سائبان تھا اُنکے سر پر وَّظَنُّوْٓا اور جانا اُنھوں نے اَنَّہٗ کہ وہ وَاقِعٌۢ بِھِمْ گرنے والا ہے اُنپر اگر توریت کا حکم وہ نہ مانیں گے اسواسطے کہ حق تعالی نے اس بات سے اُنھیں مطلع کر دیا تھا خُذُوْا کہا ہم نے کہ لو تم مَآ اٰتَیْنٰکُمْ وہ چیز جو دی ہے ہم نے تمھیں احکام میں سے بِقُوَّۃٍ زور سے وَّاذْکُرُوْا اور برابر یاد کرتے رہو مَا فِیْہِ جو کچھ اُسمیں ہے

[1] تحقیق کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں ۱۲ [2] ہاتھ اللہ کا بندھا ہے ۱۲

ع ۹ ۲۱

امر و نہی لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ چاہیئے کہ پرہیزگاری کرو اور متقیوں میں سے ہو جاؤ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لی تیرے رب نے مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ اولاد آدم سے مِنْ ظُهُوْرِهِمْ اُنکی پیٹھوں سے ذُرِّيَّتَهُمْ اُنکی اولاد وَاَشْهَدَهُمْ اور گواہ کر دیا اُنھیں عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اُنکی ذاتوں پر اُس اقرار کا جو اُنھوں نے کہا یا بعض کا گواہ کر دیا اور فرمایا کہ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا نہیں ہوں میں رب تمھارا قَالُوْا بَلٰى کہا اُن سب نے کہ ہاں تو ہمارا رب ہو حقتعالیٰ نے اولاد آدم کو نکالا بعض کو بعض کی پیٹھوں سے جیسے بیٹے باپوں سے پیدا ہوتے ہیں اور آدم علیہ السلام کا ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ سب کو معلوم ہو کہ آدمیوں کے باپ آدم ہی ہیں اور سب اُنھی کی پیٹھ سے نکلتے ہیں حاکم ابو عبد اللہ اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حقتعالیٰ نے اولاد آدم سے عہد لیا نعمان میں اور وہ ایک میدان ہو عرفات کے نزدیک اور اُسے نعمان صحاب کہتے ہیں اور ایک قول یہ ہو کہ بطن نعمان کہتے ہیں اور لباب میں لکھا ہو کہ عہد دہنا میں لیا گیا اور وہ زمین ہو ولایت ہند میں اور جنت سے حضرت آدم کے نکلنے کے بعد یہ عہد ہوا ہو اور مدارک میں لکھا ہو کہ اکثر مفسر اس بات پر ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے کے بعد اور جنت میں داخل ہونے کے قبل یہ عہد ہوا اُس میدان میں جو بہشت کے دروازے پر ہو اور اُسکی چوڑائی تیس ہزار برس کی راہ کے برابر ہو حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی ذریت اُنکی پشت سے نکالی جیسے چھوٹی چھوٹی زرد چیٹیاں ہوتی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ سفید یا سُرخ اور بعضے کہتے ہیں کہ داہنے پر سفید چیٹیاں تھیں اور بائیں پر سیاہ اور بعضے کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کی پشت سے توالد اور تناسل ایک ہی بار ہوا اس طرح پر نہیں جیسے بدفعات توالد و تناسل ہوتا ہے اور حیات اور عقل اور گویائی ذریت آدم میں پیدا کر دی اور اپنی ربوبیت اُنپر پیش کی اُنھوں نے قبول کر کے کہا شَهِدْنَا گواہ ہوئے ہم اپنے اقرار پر اور بعضوں نے کہا ہو کہ آدم علیہ السلام کی ذریت نے جب بلیٰ کہا تو حق تعالیٰ نے ملائکہ سے فرمایا کہ تم گواہ ہو ملائکہ بولے شَهِدْنَا یعنی گواہ ہوئے ہم اور سُدی کہتے ہیں کہ ایک خبر ہو کہ حق تعالیٰ اپنی طرف اور ملائکہ کی جانب سے گواہی دیتا ہے کہ آدم کی ذریت کے اقرار پر ہم گواہ ہو گئے اَنْ تَقُوْلُوْا تاکہ نہ کہیں يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن کہ اِنَّا كُنَّا تحقیق ہم تھے عَنْ هٰذَا اس اقرار سے غٰفِلِيْنَ بیخبر اَوْ تَقُوْلُوْٓا یا یہ نہ کہیں اِنَّمَآ اَشْرَكَ سوا اسکے نہیں کہ شرک کیا اٰبَآؤُنَا ہمارے باپوں نے مِنْ قَبْلُ پہلے ہم سے وَكُنَّا ذُرِّيَّةً اور تھے ہم اولاد مِّنْۢ بَعْدِهِمْ پیچھے سے اُنکے اور ہم نے اُنکی پیروی کی اَفَتُهْلِكُنَا کیا پھر ہلاک کرتا ہو تو ہمیں اور عذاب کرتا ہے ہم پر بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ بسبب اسکے جو کیا اُن ٹیڑھے چلنے والوں اور بے راہوں نے یعنی ہمارے باپوں نے اور مشرک لوگ جب تقلید اور پیروی کو اپنی سند کریں گے تو یہ بات اُن سے مسموع نہ ہوگی اسواسطے کہ خدا کی توحید پر ذریت آدم میں ہر ایک سے عہد لیا گیا ہو تو شرک کرنے میں دوسرے کی تقلید عذر نہو گی آے درویش یہ آیت عہد الست یاد دلانے والی ہو تاکہ کوچہ غفلت کے بے خبروں کو آگاہ کر دے اور ہوشمندان بیدار دل تو اُس سوال وجواب سے خود غافل نہیں ہیں بیت

الست از ازل ہمچنانش بگوش　　بہ فریاد قَالُوْا بَلٰى در خروش

نفحات میں مذکور ہو کہ علی سہل اصفہانی قدس سرہ سے لوگوں نے پوچھا کہ روز بلی یاد ہو جواب پایا کہ کیوں نہیں یاد ہو گویا کہ کل تھا شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری نے فرمایا کہ اس جواب میں نقصان ہو کل جو گذر گئی اور کل جو آے گی اُس سے صوفی کو کیا اُس روز کی ابھی شام ہی نہیں ہوئی اور صوفی پر وہی دن ہو نظم

روز نام و زست اے صوفی وشال　　کے بود از دی واز فردا نشال

آنکہ از حق نیست غافل یک نفس　　ماضی و مستقبلش حال ست بس

معانقہ عند المتأخرین ۱۲

حسین منصور سے منقول ہو کہ فرمایا غائب حقائق سوال الست سے کیونکر جواب دے پس سوال کرنے والے اور جواب دینے والے کا بھید نہایت نازک ہی بیت

تو در میان ہیچ نہ ہر چہ ہست اوست
ہم خود الست گوید و ہم خود بلی کند

وَكَذٰلِكَ اور جس طرح ہم نے بیان کیا عہد کا حال اسی طرح نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل کرتے ہیں ہم اور ظاہر کرتے ہیں ہم اپنی قدرت کی نشانیاں تاکہ اُسمیں غور کریں وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ اور چاہیئے کہ وہ پھریں تقلید سے تحقیق کی طرف وَاتْلُ اور پڑھ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَيْهِمْ اپنی قوم پر یا یہود پر نَبَاَ الَّذِيْٓ خبر اُس شخص کی کہ اٰتَيْنٰهُ دیا ہم نے اُسے اٰيٰتِنَا علم اپنی آیتوں کا یعنی جو کتابیں ہم نے نازل کیں اُنکا علم اور وہ شخص امیہ بن صلت تھا کہ آسمانی کتابوں کا مطالعہ کیا کرتا تھا اور جانتا تھا کہ اُس زمانہ میں ایک رسول مبعوث ہوگا اور وہ چاہتا تھا کہ وہ رسول میں ہی ہوں جب جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو امیہ حسد کی راہ سے کافر ہو گیا اور وہ آیتیں جو اس نے پڑھی تھیں کنارے رکھ دیں جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہو کہ فَانْسَلَخَ مِنْهَا پھر نکل آیا اُن آیتوں سے کفر اور عناد کے واسطے جسطرح سانپ کینچل سے نکل آتا ہو فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ پھر پیچھے پڑا اُسکے شیطان یا اُسے اپنے پیچھے لگا لیا فَكَانَ پھر ہو گیا وہ آیتیں جاننے والا مِنَ الْغٰوِيْنَ ○ گمراہوں میں سے اور بعضوں نے کہا ہو کہ وہ شخص ابو عامر راہب تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکا لقب فاسق رکھا تھا اور وہ مسجد ضرار بننے میں ساعی تھا حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی صفت کتب الٰہی میں دیکھی اور آپ کو پہچان کر ایمان لایا پھر آخر کو انکار کر کے کافر ہو گیا اور بہت مشہور یہ بات ہو کہ وہ شخص بلعم باعور تھا کنعانیوں اور جبکروں میں سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے صحیفے اُس نے پڑھے تھے اور اسم اعظم جانتا تھا جس مقام پر کہ موسٰے علیہ السّلام بنی اسرائیل کے لشکر کے ساتھ کنعانیوں اور جبکروں کی ولایت کی طرف پھرے تو اُن لوگوں نے بلعم باعور کی طرف رجوع کی اسواسطے کہ وہ مستجاب الدعوات تھا اور درخواست کی کہ موسٰے علیہ السّلام اور اُنکی قوم کے حق میں بددعا کر بیٹھے تو اس نے انکار کیا اور آخر کو اپنی جورو کے آمادہ کرنے سے فریب میں آگیا اور اُس قوم سے رشوت لیکر حضرت موسٰے علیہ السّلام اور اُنکی قوم کے واسطے بددعا کی حق تعالی نے اُسے اسم اعظم بھلا دیا اور وہ بے ایمان ہو گیا وَلَوْ شِئْنَا اور اگر چاہتے ہم تو لَرَفَعْنٰهُ البتہ بلند کرتے ہم اُسے بِهَا بسبب اُن صحیفوں کی آیتوں کے یا جو کلمات اسم اعظم پر شامل تھے اُنکے سبب سے ہم اُسے بلند کرتے مراتب عالی پر کہ ابرار اور نیک لوگوں کے مقامات ہیں وَلٰكِنَّهٗٓ اور مگر وہ پست ہمتی کے سبب اَخْلَدَ جھک گیا اِلَى الْاَرْضِ طرف زمین کے یعنی رذالت کی پستی کی طرف وَاتَّبَعَ اور پیروی کی اُس نے هَوٰىهُ ج اپنی خواہش کی رشوت لیکر اور اپنی جورو کی بات مان کر فَمَثَلُهٗ پس کیفیت اُسکی ذلت اور خرابی میں كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ مانند کتے کے ہو اُسکے ذلیل اور خراب حال میں اِنْ تَحْمِلْ اگر حملہ کرتا ہو تو عَلَيْهِ اُس پر اور اُسے دُتکارتا ہو تو يَلْهَثْ وہ زبان نکال دیتا ہے اَوْ تَتْرُكْهُ یا اگر چھوڑ دے تو اُسے اور نہ دُتکارے تو بھی يَلْهَثْ ط وہی زبان نکال دیتا ہو اُسکے معنی یہ ہیں کہ کتے کو ہنکانا اور نہ ہنکانا یکساں ہو کسی حال میں وہ اپنی عادت نہیں چھوڑتا بلعم کتے کی ایسی خاصیت والے کا بھی ایسا ہی حال تھا کہ کسی طرح اپنی برائی سے نہ پھرا اُس نے خواب میں بھی دیکھا کہ کوئی کہتا ہو کہ بنی اسرائیل کے واسطے بددعا نہ کر تا مگر متنبہ نہوا جب حضرت موسٰی علیہ السّلام کے لشکر کی طرف بددعا کرنے کو چلا تو جس دراز گوش پر سوار تھا وہ دراز گوش اُس سے بولا کہ اس راہ سے پھر اور اس کام سے باز آ جب بھی اُس نے کچھ خیال نہ کیا شیخ الاسلام قدس سرہ نے کہا ہو کہ ہوائے تقدیر کدھر سے آتی ہو اور کیا تماشا دکھاتی ہو اگر فضل کی طرف سے وہ ہوا چلتی ہو تو بہرام گبر کے زنار کو عشق بازی کا دین کا کمر بند کر دیتی ہو اور اگر عدل کی طرف سے آتی ہو تو بلعم کی رسم توحید کو اُڑا کر اُسے کتے کے برابر بناتی ہو کیا خوب کسی نے کہا ہو رباعی۔

آنرا ہری از صومعہ در دگبراں افگنی — دیں را کشی از بتکدہ سر حلقہ مرداں کنی
چون و چرا در کار تو عقل زبوں را کے رسد — فرمان دہ مطلق توئی حکمے کہ خواہی آں کنی

ذٰلِکَ یہ مثل جو کہی گئی مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ مثل اس گروہ کی ہے جنکے لوگ تکبر اور انکار کی وجہ سے کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا جھوٹ جانتے
ہیں ہماری آیتیں کہ قرآن ہے اور یہ گروہ مکہ کے کافر ہیں فَاقْصُصِ الْقَصَصَ پھر پڑھ تو اُنپر یہ خبر اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس قوم سے یہود مراد
ہیں کہ اُنھوں نے توریت کی آیتوں کی تکذیب کی اور حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی نعت چھپانے میں مشغول رہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بلعم
کا قصہ انھیں سُنا کہ میری آیتوں سے اسکا نکل جانا میری آیتوں کو اُنکے جھٹلانے سے مناسبت رکھتا ہے لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝ تاکہ وہ فکر کریں
اور فکر کرنے کے سبب سے نصیحت پائیں سَآءَ مَثَلًا ۨالْقَوْمُ بُری مثل ہے اُس قوم کی الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا جن لوگوں نے تکذیب
کی ہماری آیتوں کی اُن آیتوں کی جان بوجھ کر اور اُنپر دلیل قائم ہو چکنے کے بعد وَاَنْفُسَهُمْ اور اپنی جانوں پر کَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ تھے ظلم
کرتے مفعول کو مقدم کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اُنکے ظلم کا وبال اُنکے سوا اور کسی پر نہ پڑے گا مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ جسے راہ دکھاتا ہے خدا اپنے
فضل سے فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ج پس وہی راہ پانے والا ہے وَمَنْ یُّضْلِلْ اور جسے گمراہ کرتا ہے اپنے عدل کی رو سے فَاُولٰٓئِکَ تو وہ گمراہوں
کا گروہ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ لوگ نقصان پانے والے ہیں دو جہاں میں وَلَقَدْ ذَرَاْنَا اور تحقیق کہ پیدا کیا ہم نے لِجَهَنَّمَ
واسطے دوزخ کے کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ بہت کو جنوں اور آدمیوں میں سے کہ حکم ازلی اُنکی شقاوت پر صادر ہو چکا ہے اور ہمارے
علم قدیم میں یہ بات ظاہر ہے کہ وہ زندگی بھر کفر پر اڑے رہیں گے اور جب موت آئے گی تو شرک ہی پر مرینگے لَهُمْ قُلُوْبٌ واسطے اُنکے دل ہیں کہ مطلقًا
لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ز کوئی حقیقت سمجھتے ہی نہیں ساتھ اُنکے اسواسطے کہ وہ اپنے دلوں کو حق پہچاننے کی طرف متوجہ نہیں کرتے اور اُن آیتوں کو
انکار اور غفلت کے زنگار سے صاف کر کے تصدیق اور اقبال کی جلا نہیں دیتے وَلَهُمْ اَعْیُنٌ اور واسطے اُنکے آنکھیں ہیں کہ کسی صورت سے لَّا یُبْصِرُوْنَ
بِهَا ز حق چیز دیکھتے ہی نہیں ساتھ اُنکے اسواسطے کہ نظر عبرت سے مخلوقات کو نہیں دیکھتے وَلَهُمْ اٰذَانٌ اور واسطے اُنکے کان ہیں کہ کسی طرح
لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ط حق بات سُنتے ہی نہیں ساتھ اُنکے اسواسطے کہ ہوش کے ساتھ قرآن کی آیتیں اور نصیحتیں نہیں سُنتے اُولٰٓئِکَ وہ گروہ
جو اپنے حواس اسباب تعیش کی طرف متوجہ رکھتے ہیں اور لذت فانی کا اُنھیں تصور اور قصد رہتا ہے کَالْاَنْعَامِ مانند چارپایوں کے ہیں کہ کھانے
اور سونے ہی کی طرف اُنکی ہمت مصروف ہے اور نعمت باقی اور لذت دائمی کی طرف اُنھیں کچھ التفات نہیں بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ بلکہ یہ گروہ زیادہ
گمراہ ہیں چارپایوں سے اسواسطے کہ چارپایوں کو کچھ حکم اور تکلیف نہیں ہے اگر شرع کی موافقت نہیں رکھتے ہیں تو مخالفت حکم کے ساتھ بھی متصف
نہیں ہیں اُولٰٓئِکَ وہ گروہ جو مذکور ہوا هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وہ غافل ہیں اور اپنی غفلت میں کامل ہیں صاحب عین المعانی نے لکھا ہے کہ
مکلف مامور اُسکے برابر نہیں جو تکلیف شرع سے چھوٹا ہوا ہے اسواسطے کہ آدمی روحانی بھی ہے جسمانی بھی عقلانی بھی شہوانی بھی پس اگر اسکی عقل اُسکی
شہوت یعنی خواہش پر غالب ہو گئی تو وہ آدمی فرشتہ سے افضل ہے اور اگر اسکی عقل نفس و ہوا سے مغلوب ہے تو چارپایوں سے بھی بدتر ہے اور یہی مضمون
کہا ہے بیت — بہرہ از ملکت ہست نصیبے از دیو — ترک دیوی کن و بگذر بہ فضیلت ز ملک
وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى اور واسطے اللہ کے ہیں نام اچھے فَادْعُوْهُ بِهَا ص پس پکارو اُسے اُن ناموں کے ساتھ اس سے ننانوے ۹۹ نام
مراد ہیں کہ اُنکی فضیلت میں حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی اُنھیں یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا زاد المسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ ہے
کہ ایک مرد نے خدا کو نماز میں اسم اللہ سے بھی یاد کیا اور اسم رحمٰن سے بھی ابو جہل بولا کہ محمد اور اُسکے اصحاب تو کہتے ہیں کہ ہم ایک ہی خدا کی

عبادت کرتے ہیں پھر یہ مرد کیوں دو خدا کو یاد کرتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ کے نام بہت ہیں اور سب اچھے ہیں اللہ کو اُن ناموں سے پکارو
صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ خدا کی صفتیں اچھی ہیں جیسے عدل احسان خیر رحمت بے مثلی وغیرہ تو اُن صفتوں سے اُسکی تعریف کرو اور بعضوں نے کہا
ہے کہ اخلاق ربانی سے متخلق اور صفات حقانی سے متصف ہو جاؤ وَذَرُوا الَّذِينَ اور چھوڑ دو اُن لوگوں کی متابعت جو نادانی کی وجہ سے
يُلْحِدُونَ جھکتے ہیں کجی کی طرف فِي أَسْمَائِهِ اُسکے ناموں میں یعنی اُسکے نام کے ساتھ اللہ کو نام رکھتے ہیں جسکی اجازت شرع میں نہیں چنانچہ
عرب حقتعالیٰ کو یا ابا المکارم اور یا ابیض الوجہ کہکر پکارتے تھے اور نصاریٰ یا ابا المسیح کہتے اور حکما علت اولیٰ اور بعضوں نے کہا ہے کہ خدا کے
نام سے بتوں کے نام نکالنے کا نام الحاد ہے جیسے لات اللہ سے اور عزیٰ عزیز سے اور منات منان سے سَيُجْزَوْنَ قریب ہے کہ جزا دیے جائیں ملحد
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ہے جزا اُسکی جو ہیں کہ عمل کرتے ہیں جن لوگوں کو آتش دوزخ کے واسطے پیدا کیا ہے انکا ذکر جب ہو چکا تو اب حقتعالیٰ
اہل جنت کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اور اُن لوگوں میں سے جنھیں جنت کے واسطے ہم نے پیدا کیا ہے أُمَّةٌ ایک گروہ ہے کہ
ع ۲۲ اُسکے لوگ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ راہ دکھاتے ہیں ساتھ حق کے وَبِهِ يَعْدِلُونَ اور ساتھ حق کے عدل کرتے ہیں اپنے حکموں میں اور
وہ لوگ مہاجر اور انصار اور اُنکی متابعت کرنے والے ہیں وَالَّذِينَ كَذَّبُوا اور جن لوگوں نے تکذیب کی بِآيَاتِنَا ہماری آیتوں کی یعنی کفار مکہ یا
ہنسی کرنے والے سَنَسْتَدْرِجُهُمْ قریب ہے کہ کھینچ لیں ہم اُنھیں درجہ بدرجہ یعنی اُنھیں ہلاکت سے تھوڑا تھوڑا ہم قریب کر دیں مِنْ حَيْثُ
لَا يَعْلَمُونَ جہاں سے کہ وہ نہیں جانتے یعنی جب وہ گناہ کرتے ہیں تو اُنکے واسطے نعمت ہم اور زیادہ کر دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اور زیادہ گناہ
کرتے ہیں امام قشیری قدس سرہٗ نے فرمایا کہ نعمت عطا فرمانا اور شکر بھلا دینا استدراج ہے یعنی حقتعالیٰ اُنھیں نعمت دیتا ہے اور شکر گذاری اُنکے دل سے
بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ عذاب کے مستحق ہو جائیں وَأُمْلِي لَهُمْ اور مہلت دیتے ہیں ہم اُنھیں ایک مدت پھر لے لیں گے ہم اُنھیں إِنَّ
كَيْدِي تحقیق کہ بڑا میری مَتِينٌ سخت ہے کید اُس علم کو کہتے ہیں جو پوشیدہ ہو تو استدراج کو اس جہت سے کید فرمایا کہ ظاہر میں احسان ہے اور
باطن میں خذلان لکھا ہے کہ ایک رات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھ کر گروہ قریش میں سے ایک ایک کو خدائے جلیل و جبار کے عذاب
سے ڈراتے تھے قریش کے سرداروں میں سے ایک نے حضرت صدیق اور حضرت فاروق اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھ کر کہا کہ
کیا یہ تمھارا یار دیوانہ ہو گیا ہے کہ تمام رات چلایا کرتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا کیا فکر اور غور نہ کیا ان معاندوں نے اس بات میں
کہ مَا بِصَاحِبِهِمْ نہیں ہے اُنکے یار یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مِنْ جِنَّةٍ کسی طرح سے جنون بلکہ وہی مرد عاقل ہے جسے اظہار دعوت کے
پہلے ہی معاند محمد امین کہتے تھے جب اُس مرد عاقل نے راہ حق کی طرف باعلان دعوت کرنا شروع کی تو اُسے دیوانہ کیوں کہتے ہیں إِنْ هُوَ نہیں ہے
وہ إِلَّا نَذِيرٌ مگر ڈرانے والا عذاب آلہی سے مُبِينٌ ظاہر اور آشکارا أَوَلَمْ يَنْظُرُوا کیا نہیں دیکھا اُنھوں نے دیدہ استدلال سے
فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ آسمانوں کے ملک عظیم میں وَالْأَرْضِ اور ملکوت زمین میں مفسروں نے کہا ہے کہ ملکوت آسمان ستارے اور آفتاب
ماہتاب ہیں اور ملکوت زمین دریا پہاڑ درخت ہیں وَمَا خَلَقَ اللَّهُ اور نہ دیکھا اُنھوں نے اُسکو جو پیدا کی خدا نے مِنْ شَيْءٍ ہر چیز سے
تاکہ اُس دیکھنے سے صانع کی کمال قدرت اور مبدع کا جمال وحدت اُنھیں ظاہر ہو جاتا وَأَنْ عَسَىٰ اور نظر نہ کی اُنھوں نے اس پر کہ
شاید أَنْ يَكُونَ یہ ہو کہ قَدِ اقْتَرَبَ یقینی نزدیک آ گئی ہو أَجَلُهُمْ مدت اُنکے فنا ہو جانے کی یعنی کیوں نہیں نظر کرتے اس بات پر
کہ شاید اُنکی اجل قریب آ گئی ہو کہ موت آنے سے پہلے ایسے کام کی طرف پیشقدمی کریں کہ نجاح دو جہانی کا موجب اور فلاح جاودانی کا سبب ہو

نظم
زاں پیش کاجل فرا رسد تنگ
دایام عناں ستاند از جنگ

برمرکب فکر خویش نہ زین مردانہ در آ سئے در رہ دیں

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ پھر ساتھ کس بات کے بَعْدَهٗ بعد قرآن کے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لائیں گے یہ مشرک اگر قرآن کا ایمان نہیں لاتے کہ اسمیں دینی دنیوی حقیقتیں اور ظاہری باطنی برکتیں جمع ہیں مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ جسے چاہے خدا گمراہ کردے اور وہ قرآن کا ایمان نہ لائے فَلَا هَادِيَ لَهٗ تو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں کہ اُسے راہ پر لگائے وَيَذَرُهُمْ اور چھوڑ دیتا ہے خدا گمراہوں کو فِيْ طُغْيَانِهِمْ اُنکی گمراہی میں کہ برابر يَعْمَهُوْنَ سرگرداں اور متردد اور حیراں پھرتے ہیں بیت

تانہ گردد مدد ہادی توفیق رفیق مطلقا راہ نیابند و بمنزل نہ رسند

قریش کے ایک گروہ نے اور بہت صحیح یہ ہے کہ یہود نے کہا کہ محمدؐ اگر تم پیغمبر ہو تو ہمیں قیامت کی خبر دو اسواسطے کہ ہمیں نہیں معلوم کہ قیامت کب آئے گی اور یہ سوال امتحانی تھا اسواسطے کہ وہ لوگ جانتے تھے کہ خدا کے سوا اور کوئی قیامت کا حال نہیں جانتا تو یہ آیت نازل ہوئی يَسْــَٔلُوْنَكَ اور پوچھتے ہیں تجھ سے عَنِ السَّاعَةِ قیامت یعنی قیامت کا حال ساعت اسمائے غالبہ سے ہے جیسے نجم اور قیامت پر اسکا اطلاق اس جہت سے ہے کہ قیامت ساعت بساعت قائم ہوگی یا قیامت کے دن تمام خلائق کا حساب ایک ساعت سے بھی کم میں ہوجائے گا یا اتنا بڑا ایک دن خدا کے نزدیک ایک ساعت ہوگا اور بہر تقدیر وہ پوچھتے ہیں کہ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا کب ہے قائم ہونا اور ظاہر کرنا اُسکا قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّمَا عِلْمُهَا سوا اسکے نہیں کہ علم قیامت ظاہر ہونے کا عِنْدَ رَبِّيْ ہے نزدیک میرے رب کے ہے اسواسطے کہ کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کو اُس سے اطلاع نہیں دی ہے لَا يُجَلِّيْهَا ظاہر نہ کریگا قیامت کو لِوَقْتِهَآ اُسکے وقت پر اِلَّا هُوَ مگر وہی جو اُسے جانتا ہے ثَقُلَتْ پوشیدہ ہے علم قیامت یا گراں اور بہت بڑا امر ہے اُسکا جاننا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانوں اور زمینوں کے یعنی قیامت کا علم اہل آسمان اور اہل زمین یعنی ملائکہ اور جن و انس سب پر بھاری ہے اُسکی ہول اور ہیبت کی جہت سے گویا کہ اُسکے اخفا میں یہی حکمت ہے لَا تَاْتِيْكُمْ نہ آئے گی تم پر قیامت اِلَّا بَغْتَةً مگر ناگہاں يَسْــَٔلُوْنَكَ پوچھتے ہیں تجھ سے اُسکے ہونے اور وقت کو اسطرح پر كَاَنَّكَ گویا تو حَفِيٌّ عَنْهَا خواہاں ہے اور چاہتا ہے کہ اُسکا حال تجھ سے پوچھیں اور حال آنکہ تو کراہت رکھنے والا ہے اُس سوال سے اسواسطے کہ تجھے یقین ہے کہ خدا کے سوا اور کوئی اُسکا حال نہیں جانتا قُلْ کہدے دوبارہ تاکید سے اور اصرار کے ساتھ کہ اِنَّمَا عِلْمُهَا نہیں ہے علم قیامت کا مگر عِنْدَ اللّٰهِ اللہ ہی کے پاس وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہیں کہ خدا کے سوا اور کوئی قیامت کا حال نہیں جانتا وسیط میں ہے کہ اہل مکہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اے محمد خدا تجھے نرخ کی خبر کیوں نہیں کردیتا کہ کب ارزاں ہوگا کب گراں کہ ارزانی میں تو کچھ مول لے رکھا کرا اور گرانی میں بیچ ڈالا کر اور فائدہ اُٹھایا کر تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ کہدے کہ نہیں قدرت رکھتا ہوں میں لِنَفْسِيْ واسطے اپنی ذات کے نَفْعًا کچھ منفعت حاصل کرنے کی وَّلَا ضَرًّا اور نہ کچھ مضرت دفع کرنے کی اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو کچھ چاہے اللہ اور مجھے تعلیم کرے وَلَوْ كُنْتُ اور اگر ہوتا میں کہ بے خدا کے بتائے ہوئے اَعْلَمُ الْغَيْبَ جانتا میں غیب کو تو لَاسْتَكْثَرْتُ البتہ بہت چاہتا میں مِنَ الْخَيْرِ مال منفعت فتح غنیمت وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اور نہ چھو جاتی مجھے برائی یعنی محتاجی بیماری رنج ہزیمت اِنْ اَنَا نہیں ہوں میں اِلَّا نَذِيْرٌ مگر ڈرانے والا منکروں اور معاندوں کو وَّبَشِيْرٌ اور خوشخبری دینے والا لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ واسطے اُس گروہ کے جنکے لوگ ایمان لائے میرا اور اُس چیز کا جو میرے ساتھ ہے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وہ ہے یعنی اللہ جس نے پیدا کیا تمہیں مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک ذات سے کہ آدم علیہ السلام ہیں وَجَعَلَ مِنْهَا اور پیدا کیا اُسکے جسم سے یعنی اُسکی پسلی کی کسی ہڈی سے زَوْجَهَا جوڑا اسکا کہ حوا علیہا السلام

نصف منزل

ع ۲۳ ۷

ہیں اور سو واسطے پیدا کیا لِیَسْکُنَ اِلَیْهَا ج تاکہ آرام کرے آدم ساتھ اُسکے اور الفت کرے اُس سے فَلَمَّا تَغَشّٰهَا پھر جب چھپا لیا آدم نے حوا علیہما السّلام کو یعنی اُنکے ساتھ خلوت اور صحبت کی حَمَلَتْ تو بوجھ اُٹھایا حوا نے حَمْلًا خَفِیْفًا بوجھ ہلکا کہ وہ حضرت آدم کا نطفہ تھا حضرت حوا علیہما السلام کے رحم میں ٹھہر گیا فَمَرَّتْ بِهٖ ج پھر چلی ساتھ اُس حمل کے یعنی چلا پھرا کیں فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ پھر جب بھاری ہوئی حوا اس بار کے سبب جو اُنکے پیٹ میں تھا یعنی لڑکا بڑھا اور حوا علیہما السّلام بوجھل ہوئیں تو دَّعَوَا اللّٰهَ پکارا آدم اور حوا نے خدا کو رَبَّهُمَا جو رب اُن دونوں کا ہے اور کہا دونوں نے کہ لَئِنْ اٰتَیْتَنَا اگر دیگا تو ہمیں صَالِحًا فرزند خوبصورت کہ ہمارے مشابہ ہو صورت میں لَّنَكُوْنَنَّ البتہ ہونگے ہم مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ○ شکرگزاروں میں سے اس نئی نعمت پر ایک قول یہ ہے کہ جب حوا علیہما السّلام حاملہ ہوئیں تو ابلیس ایک نامعلوم صورت پر حوا علیہما السّلام کے سامنے ظاہر ہوا اور بولا کہ تیرے پیٹ میں کیا چیز ہے حوا علیہما السّلام نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتی ابلیس بولا کہ شاید کوئی درندہ یا چارپایہ ہو پھر ابلیس نے پوچھا کہ یہ کدھر سے نکلے گا حوا علیہما السّلام بولیں کہ مجھے نہیں معلوم ابلیس نے کہا شاید منہ یا کان یا نتھنے سے نکلے یا تیرا پیٹ پھاڑ کر نکالیں حضرت حوا علیہما السّلام ڈریں اور یہ ماجرا حضرت آدم علیہ السّلام سے بیان کیا حضرت آدم علیہ السّلام بھی خوفناک ہوئے پھر ابلیس دوسری صورت پر اُنکے سامنے ظاہر ہوا اور اُنکے رنج کا سبب پوچھا اُن دونوں نے حال بیان کیا ابلیس بولا کہ رنج کرو میں اسم اعظم جانتا ہوں اور مستجاب الدعوات ہوں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اس حمل کو تمھارے شکل خوبصورت اور درست خلقت کرے اور آسانی کے ساتھ یہ تیرے پیٹ سے نکلے بشرطیکہ اُسکا نام عبدالحارث رکھو اور ابلیس کا نام ملائکہ میں حارث تھا حوا علیہما السلام نے اُسکا یہ فریب مان لیا فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا پھر جب عطا کیا خدا نے اُن دونوں کو صَالِحًا فرزند صالح جسم اور تندرست جَعَلَا لَهٗ کیا آدم اور حوا نے واسطے خدا کے شُرَكَآءَ بکرنے شرکیگا پڑھا ہے یعنی ایک شرکت والا اور نام میں شریک کیا عبادت میں نہیں یعنی عبداللہ کے بدلے عبدالحارث نام رکھا اور بعضے مفسر یہاں پر مضاف کو مقدار اور محذوف مانتے ہیں یعنی فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا اَوْلَادَهُمَا صَالِحًا یعنی جب حقتعالیٰ نے اولاد آدم کو فرزند صالح عطا کیا تو اُس اولاد نے غیر خدا کو عبادت میں شریک کر لیا اور حفص نے شرکاء پڑھا ہے جمع کا صیغہ یعنی اولاد آدم نے خدا کے شریک کر لئے فِیْمَآ اٰتٰىهُمَا ج بیچ اس چیز کے کہ دی آدم اور حوا کی اولاد کو صاحب کشاف اور قاضی بیضاوی اس بہت پر ہیں کہ نفس واحدہ سے قصی مراد ہیں جو ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد میں ہیں خدا نے اُنھیں اُنھی کی جنس سے بی بی دی تھی یعنی قریشی اور عربی اور اُن میاں بی بی دونوں نے شرط کی تھی کہ اگر حق تعالیٰ اُنھیں فرزند عطا فرمائے گا تو اُسکی شکرگزاری میں ثابت قدم رہیں گے حق تعالیٰ نے اُنھیں چار بیٹے عنایت کیے اُنھوں نے اُن بیٹوں کے نام رکھنے میں خدا کے شریک پیدا کیے اور اُن چاروں بیٹوں کے یہ نام رکھے عبد عزٰی عبد قصی عبد مناف عبد الدار فَتَعٰلَى اللّٰهُ پس بزرگ ہے خدا اور پاک ہے عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں واسطے اُسکے قصی اور اُنکی اولاد اور پہلے قول پر یشرکون کی ضمیر سب کو شامل ہے اَیُشْرِكُوْنَ کیا شریک کرتے ہیں میری عبادت میں مَا لَا یَخْلُقُ شَیْئًا اُس چیز کو جس نے نہیں پیدا کیا کچھ اور نہ کوئی چیز پیدا کرنے کی قدرت رکھتی ہے وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ اور حال آنکہ جنھیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں وہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور اسمیں کچھ شک نہیں کہ مخلوق خالق ہو ہی نہیں سکتا وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اور نہیں سکتے ہیں بُت لَهُمْ واسطے اپنی پرستش کرنے والوں کے نَصْرًا کچھ مدد دینا اُنھیں منفعت حاصل کرنے میں اور نہ فریاد کو پہونچنا اُن سے مضرت دفع کرنے میں وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ اور نہ اپنی ذاتوں کو یَنْصُرُوْنَ ○ مدد دیتے ہیں جبکہ کوئی اُنھیں توڑتا ہے یا میل اور گندگی لتھیڑتا ہے وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اور اگر پکارو تم اے مسلمانو مشرکوں کو اِلَى الْهُدٰى یعنی دین اسلام کی طرف تو لَا یَتَّبِعُوْكُمْ نہ پیروی کریں تمھاری سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ برابر ہے تم پر اَدَعَوْتُمُوْهُمْ یہ کہ بلاؤ اُنھیں اور دعوت کرو دین حق کی طرف اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ○ یا یہ کہ چپ رہو تم

یہ آیت کافروں میں سے ایک گروہ کے ساتھ خاص ہو جیسے ابوجہل اور اُسکے متابع کہ دعوت حق قبول کرنے سے محروم رہے اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ بیشک جنھیں پوجتے ہو تم اے مشرکو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے اور اُنکا نام تم نے اللہ رکھا ہو وہ عِبَادٌ بندے ہیں یعنی مملوک اور تابع فرمان اَمْثَالُكُمْ مثل تمھارے یعنی وہ بھی تمھاری طرح تصرف اور تقدیر حق کے تحت اور قبضہ میں ہیں فَادْعُوْهُمْ پس پکارو اُنھیں اور جب پکارو فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ تو چاہیئے کہ جواب دیں وہ تمھیں اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے اس بات میں کہ وہ تمھارے خدا ہیں اسواسطے کہ خدائے برحق تو وہی ہو جو اپنے بندوں کی دعا قبول کرے اور اپنی عبادت کرنے والے کی ندا کا جواب دے اَلَهُمْ اَرْجُلٌ کیا واسطے ان بتوں کے پاؤں ہیں کہ اپنی ضرورتوں میں يَّمْشُوْنَ بِهَآ جلتے ہیں اُن پاؤں سے جیسے تم چلتے ہو اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ یا اُنکے واسطے ہاتھ ہیں کہ چیزیں يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ پکڑتے ہیں اُن ہاتھوں سے جیسے تم پکڑتے ہو اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ یا واسطے اُنکے آنکھیں ہیں کہ جو چیزیں نظر آتی ہیں اُنھیں يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ دیکھتے ہیں اُن آنکھوں سے جیسے تم دیکھتے ہو اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ یا واسطے اُنکے کان ہیں کہ آوازیں يَّسْمَعُوْنَ بِهَا سُنتے ہیں اُن کانوں سے جسطرح تم سنتے ہو اور تم خود قائل ہو کہ اُنکے نہ پاؤں ہیں چلنے والے نہ ہاتھ ہیں پکڑنے والے نہ آنکھیں ہیں بینا نہ کان ہیں شنوا اور تمھیں یہ سب چیزیں حاصل ہیں تو تم اُنپر افضل ہو اور بڑی نادانی ہو کہ آدمی جس سے افضل ہو اسکی پرستش کرے تو یہ آیت کافروں کی نادانی ثابت کرنے میں ہو اور کافر جب اس دلیل کے سبب سے لاجواب اور ساکت ہوئے تو حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اپنے خداؤں سے ڈرانے لگے اور بولے کہ اے محمد ہمارے خداؤں کی مذمت نہ کر کہ مبادا کوئی آفت اور مصیبت تجھے پہونچائیں تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلِ ادْعُوْا کہدے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پکارو تم شُرَكَآءَكُمْ اپنے شریکوں کو جنھیں خدائی کے واسطے تم نے بنایا ہو اور باہم تم اور تمھارے بنائے ہوئے خدا میری عداوت میں یار اور مددگار ہو جاؤ ثُمَّ كِيْدُوْنِ پھر کوشش کرو جہانتک ہو سکے مجھے بُرائیاں پہونچانے میں فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ پھر مجھے نہ ڈراؤ اور جو کچھ کیا چاہتے ہو کرو کہ خدا کی حفاظت اور حمایت پر میں یقین رکھتا ہوں اور تمھارے قصد اور مکر سے ہرگز نہیں ڈرتا بیت

اگر ہر دو جہانم خصم گردند ترسم چوں نگہبانم تو باشی

اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ بیشک یار اور متولی کار میرا اللہ ہو الَّذِيْ وہ اللہ جس نے نَزَّلَ الْكِتٰبَ نازل کیا قرآن جو بندگان حق کا حامی ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور خدا دوست رکھتا ہو نیک بندوں کو اور اُنکے کام بناتا ہو وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اور جنھیں تم پکارتے اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ سوا خدا کے لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ وہ نہیں سکتے ہیں نَصْرَكُمْ مدد دینا تمھیں وَلَآ اَنْفُسَهُمْ اور نہ اپنی ذاتوں کو يَنْصُرُوْنَ ۝ مدد دیتے ہیں جب اُنھیں کوئی توڑنے اور خراب کرنے کا قصد کرتا ہو وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اور اگر پکارو تم اے مومنو کافروں کو اِلَى الْهُدٰى سے طرف دین صحیح کے جو انبیا اولیا کی راہ ہو تو لَا يَسْمَعُوْا نہ سنیں گے قبول کرنے کی راہ سے وَتَرٰىهُمْ اور دیکھتا ہو تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنھیں کہ ظاہری آنکھوں سے يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ دیکھتے ہیں تیری طرف وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور حال یہ ہو کہ نہیں دیکھتے ہیں وہ تجھے دیدۂ بصیرت سے اور تیری حقیقت کے دیکھنے والے وہ نہیں ہیں پس اگر تجھے دیکھتے ہیں تو ظاہر اور صورت دیکھتے ہیں باطن اور حقیقت نہیں دیکھتے سلطان محمود غازی نے شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ سے پوچھا کہ اس بات میں کیا بھید ہے کہ سلطان العارفین قدس سرہ نے فرمایا کہ جس شخص نے بایزید کو دیکھا اُسپر آتش دوزخ حرام ہو گئی اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات نہ کہی اور آپ کو کفار اور یہود اور منافق سب دیکھتے تھے حضرت شیخ نے فرمایا کہ اس دیکھنے کو ظاہری دیکھنے پر قیاس نہ کر معلوم ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے زمانے میں کئے آدمیوں نے دیکھا ہو اور بایزید کے وقت میں اُنھیں کے شخصوں نے دیکھا ہو اور

اُنکے جمال سے بینا ہوئے ہوں بیت
که ایں چشمے کہ من دارم جمالت را نمی شاید　　برائے دیدن روئے تو چشمے دیگرم باید

خُذِ الْعَفْوَ یہ آیت مکارم اخلاق کو جامع ہے حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ پکڑ آسانی لوگوں کے کام میں اور جو کام اُنپر شاق ہو وہ اُن سے نہ لے یا عفو کی صفت اختیار کر اور گنہگاروں سے درگذر یا مالداروں سے بڑھتی کا مال لے اور جو صدقہ دینا اُنپر سہل ہو اور اس معنی پر اس آیت کا نزول زکوٰۃ فرض ہونے سے قبل ہوا ہو گا وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ اور حکم کر اوروں کو بھلائی کا اقوال اور افعال میں اور بعضوں نے کہا ہو کہ عرف وہ خصلت ہے جسے عقل پسند کرے اور شرع قبول فرمائے وَأَعْرِضْ اور منہ پھیر عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ○ جاہلوں اور احمقوں سے اور اُن سے نہ جھگڑ ابو حمزہ بغدادی قدس سرہٗ نے کہا ہو کہ نفس سب جاہلوں سے زیادہ جاہل ہو اُس سے منہ پھیرنا بہت لائق اور ضرور ہے کشاف میں لکھا ہو کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اس کلام کی حقیقت کیا ہو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کا پروردگار فرماتا ہو کہ جو شخص تم سے قطع کرے اُس سے ملو اور جو تمھیں محروم رکھے اُسے دو اور جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کرو اور درحقیقت مکارم اخلاق کے اُصول یہی ہیں حکیم سنائی کہتے ہیں بیت

ہر کہ زہرت دہد بدو دہ قند　　وانکہ از تو بُرُد بدو پیوند

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ اور جب اُبھارے اور اٹھائے تجھے یہ خطاب تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور اس سے مراد اُمّت ہو امت میں ہر ایک کو حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ جب اُبھارے اور اُٹھائے تجھے مِنَ الشَّيْطٰنِ شیطان کی طرف سے نَزْغٌ اُٹھانا اور یہ غصہ کی حالت میں ہوگا یا اگر شیطان کی طرف سے تجھے وسوسہ پہونچے فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ تو پناہ مانگ خدا سے اُسکے شر سے اِنَّهٗ سَمِيْعٌ بیشک خدا سننے والا ہو وہ بات جو تو زبان سے کہتا ہو عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہو وہ بات جو تیرے دل میں ہو اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا تحقیق کہ جن لوگوں نے پرہیز کیا شرک اور گناہوں سے یا خوف کیا خدا سے اِذَا مَسَّهُمْ جب چھو جاتا ہو اُنھیں طٰٓئِفٌ کوئی وسوسہ مِّنَ الشَّيْطٰنِ شیطان سے تَذَكَّرُوْا یاد کرتے ہیں خدا کو اور اس کی وعید سے ڈرتے ہیں فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ○ تو وہ دیکھنے والے ہوتے ہیں صواب کی راہ اور اُس بینائی کے سبب سے وسوسہ شیطانی اپنے دل سے دور کرتے ہیں اور راہ حق پر آجاتے ہیں وَاِخْوَانُهُمْ اور بھائی کافروں کے کہ شیطان ہیں يَمُدُّوْنَهُمْ کھینچتے ہیں کافروں کو فِي الْغَيِّ گمراہی میں اور گمراہی کو اُنکی نظر میں آراستہ کر دیتے ہیں ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ○ پھر نہیں باز رہتے ہیں اُنھیں گمراہ کرنے سے اور دست تصرف اُن سے کوتاہ نہیں کرتے وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ اور جب نہیں لاتا ہو تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کے پاس بِاٰيَةٍ کوئی آیت قرآن کی اُن کی طلب کے ساتھ ہی تو قَالُوْا کہتے ہیں کہ لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا کیوں نہ بنائی اور چھانٹ لی آیت اپنے جی سے تبیان میں لکھا ہو کہ اہل مکہ عیب جوئی اور بدگوئی کی راہ سے قرآن کی آیتیں مانگتے تھے جب اُنکے نزول میں تاخیر ہوتی تو اُسی کی راہ سے کہتے کہ تونے اور آیتوں کی طرح یہ آیت بھی کیوں نہ بنالی تو یہ آیت نازل ہوئی اور حکم آیا کہ قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ سوا اُسکے نہیں کہ پیروی کرتا ہوں میں مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اُس چیز کی جو وحی کی جاتی ہو میری طرف مِنْ رَّبِّيْ میرے رب کی طرف سے اور میں اپنی طرف سے قرآن نہیں بناتا ہوں هٰذَا یہ قرآن بَصَآئِرُ دلیلیں ہیں کہ اُس سے راہ حق نظر آتی ہے اور راہ صواب دریافت ہو جاتی ہو مِنْ رَّبِّكُمْ اُترا ہوا تمھارے رب کے پاس سے وَهُدًى اور راہ دکھانے والا ہو وَرَحْمَةٌ اور بخشانے والا ہو یا ہدایت اور رحمت ہو لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ واسطے اُس گروہ کے جو ایمان لاتے ہیں خدا اور رسول کا لکھا ہو کہ انصار میں سے ایک جوان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتا تھا اور جو کچھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاوت فرماتے وہ جوان بھی وہی پڑھتا تو یہ

آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ اور جب پڑھا جائے قرآن نماز میں فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ تو سنو تم اُسے وَاَنْصِتُوْا اور چپ رہو امام کے ساتھ تلاوت نہ کرو لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ چاہیے کہ رحم کیے جاؤ ظاہر لفظ چاہتا ہے کہ قرآن جہاں کہیں پڑھا جائے اُسکا سُننا واجب ہے مگر علما علی العموم اس بات پر ہیں کہ نماز کے باہر قرآن سُننا مستحب ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھے تو سُننے والوں کا چپ رہنا مراد ہے اور خطبہ میں قرآن کی آیت ہوتی ہے وَاذْكُرْ اور یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رَّبَّكَ اپنے رب کو فِيْ نَفْسِكَ اپنے دل میں تَضَرُّعًا زاری اور عاجزی سے وَّخِيْفَةً اور ڈر سے زاری اُسکے فضل کی اُمید پر اور خوف اُسکے عدل کے ڈر سے وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ اور لگار اُسے پکار نا کم بلند آواز اور ظاہری پکار نے سے یعنی آہستہ اور بلند آواز کے درمیان میں بِالْغُدُوِّ صبح کو وَالْاٰصَالِ اور شام کو اس سے دوام ذکر مراد ہے یا یہ دونوں وقت دن رات کے سب وقتوں میں اشرف ہیں وَلَا تَكُنْ اور بتوجہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت ہے یعنی نہو تم سب مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ○ غافلوں میں سے جو خدا کے ذکر سے غافل رہتے ہیں اور اس امت میں سے بعضے لوگوں نے اس حکم اور خطاب کی تعمیل کر کے آدھی راتوں میں اس ذکر کے ذریعے سے خدا کو ڈھونڈھا ہے اور شعور اور حضور مع اللہ کی سعادت کے طالب ہوئے اور دائمی آگاہی سے مشرف ہو گئے ہیں اور انکا ذکر اور اطاعت ہمیشہ دل ہی میں ہے اور ظاہر نہیں جیسے خواجگان نقشبند قدس اسرارہم کا طریقہ سینہ ہے لکھا ہے کہ مکہ کے کافر خدا کو سجدہ کرنے میں تکبر کرتے تھے اور تنفر کر کے یہ کہتے کہ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کافر میرے سجدے سے سرکشی کرتے ہیں تو اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک جو فرشتے کہ ملاء اعلیٰ کے ملائکہ میں سے ہیں عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے پاس یعنی بارگاہ عزت کے مقرب ہیں لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ وہ تکبر نہیں کرتے عَنْ عِبَادَتِهٖ عبادت حق سے وَيُسَبِّحُوْنَهٗ اور تنزیہ کرتے ہیں اُسکی ذات کی اُس چیز سے جو اُسکے لائق نہیں وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ○ اور خاص اُسی کے واسطے سجدہ کرتے ہیں اس آیت میں مشرکوں پر تعریض ہے اور مومنوں کو تنبیہ ہے اسی واسطے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کرنا چاہیئے اور سجدۂ تلاوت چودہ جگہ قرآن میں ہے اور دو جگہ اختلاف ہے ایک سورۂ حج کے آخر میں امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک سجدہ ہے اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں ہے اور دوسرے سورۂ ص میں امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سجدہ ہے اور باقی اماموں رضی اللہ عنہم کے نزدیک نہیں ہے اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سجدۂ تلاوت پڑھنے والے اور سننے والے پر نماز اور غیر نماز میں واجب ہے اُسی وقت اور اگر فوت ہو جائے تو قضا لازم ہے اور حضرت شیخ نے فتوحات میں اس سجدہ کو سجدۂ ملائکہ کہا ہے اور فرمایا ہے چاہیئے کہ سجدہ کرنے والے کو اس سجدہ میں خصائص ملکی سے فیض خاص حاصل ہو تاکہ اس سجدہ کی حقیقت دریافت ہو جائے یہاں پر اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد کا نکتہ کھل جاتا ہے اور فاعنی على نفسك بكثرة السجود کا بھید ظاہر اور مشاہدہ ہو جاتا ہے سجدہ ایک خاص طاعت ہے بلکہ اس سجدہ کے تاج سے اہل اخلاص کے سروں کو زیب و زینت ہے نظم

زینتِ تو بس کمر بندگی　　　تاج تو در سجدہ سر افگندگی
سرم تو باد اکہ بہ بالا و پست　　　سجدۂ طاعت بر دش ہر چہ ہست

ع ۲۴ ۱۸

فائدہ اس آیت میں ذکر قلبی اور دوام ذکر کا حکم ہے اور دوام ذکر بے ذکر قلبی کے ہو ہی نہیں سکتا جو اہل ایمان ظاہری ذکر قلبی کے قائل اور معتقد نہیں اور باطنی ذکر کرنے والوں کو بدعتی کہتے ہیں اُنھیں چاہیے کہ یہ آیہ کریمہ پڑھ کر اپنے عقیدے سے توبہ کریں وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۱۲ فخر الدین احمد

۱؎ طریقہ سبہ خواجگان نقشبند قدس اسرارہم کو حضرت مفسر قدس سرہ نے تمثیلاً ذکر فرمایا ہے ورنہ آگاہی دائمی اور ذکر اطاعت دلی طریقۂ موصوفہ میں کچھ منحصر نہیں ہر سلسلہ عالیہ اور طریقۂ مرضیہ میں یہ فیض ابتک جاری ہے اور یقیناً قیامت تک جاری رہیگا مرشد کامل اور مرید کامل چاہیئے ۱۲ مولانا فخر الدین احمد عم فیضہ

۱۳۵۳ ۵۵۲۳

تو کنی از سجدۂ او سر کشی به که ازیں شیوہ قدم در کشی

اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ جس سر میں سجود نہیں اُس سے سنجہ بہتر اور جس ہاتھ میں جود نہیں اُس سے کفچہ بہتر اور کسی نے کیا خوب کہا ہی بیت

شرف نفس بجود ست و کرامت به سجود هر که این هر دو ندارد عدمش به ز وجود

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ انفال مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پچھتر آیتیں ہیں

يَسْئَلُوْنَكَ پوچھتے ہیں تجھ سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْاَنْفَالِ غنیمتوں کا حکم کہ کافروں کی لوٹ کا مال اس امت پر حلال ہی یا نہیں وسیط میں لکھا ہی کہ بدر کے لوگوں نے غنیمتوں میں اختلاف کیا جوانوں کا مدعا یہ تھا کہ ہم لڑتے ہیں غنیمت ہمارا مال ہی اور بوڑھے لوگ کہتے تھے کہ ہم بھی مددگار رہے ہیں ہمیں بھی اسمیں حصہ چاہیے یا مہاجر اور انصار میں سے ہر ایک گروہ سب غنیمت لے لینے کا داعیہ رکھتا تھا آخر کو جناب نبوت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار کیا تو یہ جواب نازل ہوا کہ قُلِ الْاَنْفَالُ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ غنیمتوں کا حکم لِلّٰهِ واسطے اللہ کے ہی وَالرَّسُوْلِ ۚ اور اُسکے رسول کے کہ جسے چاہتا ہی خدا کے حکم سے تقسیم کر دیتا ہی فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے اور باہم جھگڑا اور نزاع نہ کرو وَاَصْلِحُوْا اور درست کرو ذَاتَ بَيْنِكُمْ ص جو کچھ تمھارے درمیان ہی باہمی یاری اور غمخواری کے سبب عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے اور اہل بدر کے باب میں نازل ہوئی اسواسطے کہ ہم غنیمت کے باب میں اختلاف کرتے تھے اور ہمارا اختلاف درجۂ اعتدال سے بڑھ گیا تھا حق تعالیٰ نے اُسکا فیصلہ اپنے رسول کو سپرد فرمایا اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں پر صحیح اور درست طور سے تقسیم فرما دیا اور ہم نے اپنے اختلاف کی اصلاح کر لی وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ اور اطاعت کرو خدا کی وَرَسُوْلَهٗۤ اور اُسکے رسول کی غنیمتوں وغیرہ کے باب میں جو وہ حکم فرمائیں اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان والے اسواسطے کہ ایمان طاعت اور تقوی کا مقتضی ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ سوا اسکے نہیں کہ مومن کامل الَّذِيْنَ وہ لوگ ہیں کہ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ جب یاد کیا جائے اللہ اُنکے سامنے تو وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ڈریں اُن کے دل اُس کے جلال کی ہیبت اور اُسکی عظمت لایزال کے تصور سے یا اُسکے انعام اور افضال کے مقابلہ میں اپنے اعمال کی کمی سے وَاِذَا تُلِيَتْ اور جب پڑھی جائیں عَلَيْهِمْ اُن پر اٰيٰتُهٗ آیتیں اُسکی یعنی قرآن تو زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا زیادہ کریں وہ آیتیں ایمان اُنکا یعنی جب کوئی آیت نازل ہوتی ہی اور اُنکے سامنے پڑھی جاتی ہی تو وہ اس آیت کا بھی ایمان لاتے ہیں اور پہلے کی نازل ہوئی آیتوں کا جو ایمان اُنھیں ہی وہ اس آیت کے ایمان سے ملکر زیادہ ہو جاتا ہی اُنکا تصدیق اور یقین بڑھ جاتا ہی حقایق سلمے میں لکھا ہی کہ تلاوت کی برکت سو اُنکے باطن میں نور یقین زیادہ ہوتا ہے اور اُنکے ظاہر میں طاعت کی زیادتی اور ظاہر ہو جاتی ہی اور بحر الحقایق میں لکھا ہی کہ ایمان حقیقی ایک نور ہی کہ روزن دل جسقدر وسیع ہو اُسی قدر وہ نور دل میں چمکتا ہی پس جو لوگ اہل دل ہیں اُنکے سامنے جب قرآن شریف پڑھا جاتا ہی تو اسکی برکت سے اُن کے دل کا روزن زیادہ کھل جاتا ہے اور نور ایمان اُنکے دل میں بہت پڑتا ہی اور نور جمال میں وہ لوگ مستغرق ہو جاتے ہیں وَّعَلٰى رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ توکل کرتے ہیں دنیا اور اہل دنیا پر نہیں اسواسطے کہ جو کوئی غلبۂ نورانیت حق کے حملوں کے تحت میں مضمحل اور مقہور ہوا اُسے ماسوی اللہ کی پروا نہیں رہتی بلکہ اُسکے دیدۂ شہود میں غیر حق آتا ہی نہیں نظم

هر که او در بحر مستغرق شود فارغ از کشتی واز زورق شود
غرقۂ دریا بجز دریا ندید غیر دریا هست بر وے ناپدید

اَلَّذِیْنَ اور مومن کامل الایمان وہ لوگ ہیں جو اخلاص کی رو سے یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ قائم رکھتے ہیں نماز شرائط اور آداب کے ساتھ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ اور جو روزی ہم نے انھیں اسمیں سے یُنْفِقُوْنَ ؁ خرچ کرتے ہیں اُولٰٓئِکَ وہ لوگ جنھوں نے اعمال قلب یعنی خوف توکل یقین کو اعمال جوارح کے ساتھ کہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہو اکٹھا کیا ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وہ ہیں مسلمان حَقًّا ؕ راست اور درست ایمان کے ساتھ لَھُمْ واسطے اُن مومنوں کے دَرَجٰتٌ درجے ہیں عِنْدَ رَبِّھِمْ اُنکے رب کے پاس کہ کرامت اور منزلت ہو یا درجات بہشت ہیں وَمَغْفِرَۃٌ اور بخشش ہو ان کی تقصیروں کی وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ؁ اور روزی پاک کہ صاف ہو حاصل کرنے کی محنت سے اور خالی ہو زوال اور حساب کے خوف سے امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ رزق کریم وہ ہو جو مرزوق کو مشاہدۂ رزاق سے باز نہ رکھے مثنوی

تو ز روزی دہ بروزی وا ثمال	از سبب بگذر مسبب بیں عیاں
از مسبب میرسد ہر خیر و شر	نیست ز اسباب و سائط اے پسر
اصل بیند دیدہ چوں اکمل بود	فرع بیند دیدہ چوں احول بود

لکھا ہو کہ قریش کا قافلہ بہت اسباب لیے ہوئے شام سے پھرا اور ابوسفیان اور بعضے رؤساے عرب اُس قافلے کے سردار تھے جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی اور آپنے مسلمانوں سے یہ حال بیان کیا قافلہ میں بہت مال اور تھوڑے آدمی ہونے کے سبب سے مسلمان مائل ہوئے کہ راہ پر چلکر قافلہ مار لیں پھر اسی قصد پر مسلمان مدینہ منورہ سے نکلے اور ابوسفیان نے یہ خبر پاکر ضمضم غفاری کو مکہ معظمہ میں قریش سے مدد مانگنے بھیجا اور خود راہ چھوڑکر مکہ کو قافلہ لے چلا ضمضم جب مکہ میں پہونچا تو ابوجہل قافلہ کی مدد کرنے کو بہت لوگوں کے ساتھ مکہ سے نکلکر بدر کی طرف چلا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی زفران میں تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کافروں کا لشکر آنے کی خبر دی مدارک میں لکھا ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ حال یہ ہو ادھر سے تو قافلہ آتا ہو اُدھر سے لشکر تم قافلہ کی ملاقات بہت دوست رکھتے ہو یا کافروں سے مقاتلہ ان میں سے بعض مسلمانوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ہم تو لڑائی پر آمادہ نہیں ہیں اگر قافلہ ہاتھ آجائے تو بہت مناسب ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے متغیر ہوئے اور بڑے بڑے مہاجر اور انصار نے لڑائی اختیار کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گویا قوم کے قتل ہونے کی جگہیں دیکھتا ہوں اور آپ نے بتا بتایا کہ ابوجہل کو مسلمانوں نے فلانی جگہ قتل کیا اور امیہ بن خلف کو فلانی جگہ اور سب سرداروں کا حال اسی طرح آپ نے بیان فرمایا اور جو مقام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے تھے اُن سے قدم بھر کا بھی فرق نہیں پڑا تو حق تعالے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہو کہ خدا موضع بدر پر جو کافروں کے زمین پر گرنے کی جگہ ہو تجھے لے جائے گا کَمَآ اَخْرَجَکَ رَبُّکَ جسطرح کہ باہر لایا تجھے رب تیرا مِنْۢ بَیْتِکَ تیرے گھر سے کہ مدینہ ہے کافروں سے لڑائی کے واسطے بِالْحَقِّ ۠ ساتھ راستی اور صواب کے وَاِنَّ فَرِیْقًا اور تحقیق کہ ایک گروہ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنوں میں سے لَکٰرِھُوْنَ ؁ البتہ کراہت رکھنے والے ہیں بدر جانے سے اور سفر اور بے سامانی کے سبب سے وہ طبیعت کی کراہت تھی مخالفت کے طور پر حکم سے کراہت نہ تھی یُجَادِلُوْنَکَ جھگڑتے ہیں تجھ سے فِی الْحَقِّ بیچ اختیار کرنے حق بات کے کہ جہاد ہو بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ بعد اُسکے کہ ظاہر ہوگیا اُنپر یہ امر کہ جہاد واجب ہو یا تیرے بیان کرنے سے اُنھوں نے یہ بات جان لی ہو کہ دشمن پر فتح پائیں گے اور باوجود اسکے اسطرح جاتے ہیں کہ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ گویا ہنکائے جاتے ہیں اِلَی الْمَوْتِ طرف موت کے وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ ؁ ؕ اور گویا وہ دیکھتے ہیں موت کی علامتیں اور سبب اور یہ صورت اُنکی مدد اور عدد اور استعداد کم ہونے کی وجہ سے تھی اسواسطے کہ تمام لشکر میں تین سو پچاس آدمی تھے اور نشر اونٹ اور

دو گھوڑے اور چھ زرہیں اور آٹھ تلواریں وَاِذۡ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اور یاد کرو اُسے جب وعدہ دیا تمھیں خدا نے اِحۡدَی الطَّآئِفَتَیۡنِ
ایک کا دو گروہوں میں سے یا کافروں کے قافلہ کا یا لشکر کا کہ اَنَّہَا لَکُمۡ وہ گروہ تمھارے واسطے ہے وَتَوَدُّوۡنَ اور تم دوست رکھتے ہو
اَنَّ غَیۡرَ ذَاتِ الشَّوۡکَۃِ یہ کہ بے شوکت اور بے ہتھیار والا یعنی قافلہ تَکُوۡنُ لَکُمۡ ہو واسطے تمھارے اس واسطے کہ تم نے سُن لیا ہے کہ
قافلہ میں چالیس ہی سوار ہیں اور کافروں کے لشکر میں نو سو پچاس مرد ہیں تو تم اُسے چاہتے ہو جو بہت آسان ہے وَیُرِیۡدُ اللّٰہُ اور چاہتا ہے اللہ
اَنۡ یُّحِقَّ الۡحَقَّ یہ کہ ثابت کرے حق کو بِکَلِمٰتِہٖ بسبب آیتوں کے جو شوکت والی لڑائی کے باب میں نازل فرمائیں یا اپنے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے جو فتح و ظفر کے وعدے کیے اُنکے سبب سے یا کافروں کے قتل اور قید ہونے کے باب میں جو کلمات ازلی لوح محفوظ میں لکھے ہوئے
ہیں اُنکے سبب سے وَیَقۡطَعَ اور کاٹ ڈالے اور اکھاڑ دے دَابِرَ الۡکٰفِرِیۡنَ ۝ جڑ کافروں کی اور سانڈوں کو نیست و نابود کر دے لِیُحِقَّ
الۡحَقَّ تاکہ ظاہر کر دے دین اسلام کو اُنکے قتل کے سبب سے یا فتح دے اپنے پیغمبر کو وَیُبۡطِلَ الۡبَاطِلَ اور ظاہر کر دے کفر کو یا ضعیف کر دے
مشرکوں کا حکم اور کام وَلَوۡ کَرِہَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۝ اگرچہ نہ چاہیں اور مکروہ جانیں اُسے کافر اِذۡ تَسۡتَغِیۡثُوۡنَ رَبَّکُمۡ اور یاد کرو اُسے
جب فریاد رسی چاہتے تھے تم اپنے رب سے اور کہتے تھے کہ ہماری فریاد کو پہونچ اے فریادیوں کی فریاد کو پہونچنے والے اے رب ہمارے فتح دے ہمیں اپنے
دشمن پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے خدا اگر مومنوں کے اس گروہ کو تو ہلاک کرے گا تو
کوئی نہوگا جو تیری عبادت کرے فَاسۡتَجَابَ لَکُمۡ پس قبول کر لی خدا نے تمھاری دعا اور وعدہ فرمایا کہ اَنِّیۡ مُمِدُّکُمۡ میں مدد دینے والا
ہوں تمھیں بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ ساتھ ہزار کے ملائکہ میں سے مُرۡدِفِیۡنَ ۝ ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے ان ہزار سے وہ فرشتے
مراد ہیں جو لشکر ملائکہ کے آگے تھے یا اُنکے افسر اور سردار اور تفسیر ثعلبی میں مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ انھیں ہزار فرشتوں نے بدر کے دن
قتل کیا انکے سوا اور فرشتوں نے نہیں اور وہ تین ہزار اور پانچ ہزار جو سورۂ آل عمران میں مذکور ہوئے وہ خوشخبری کے واسطے تھے اور دمیاطی
رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایک ہزار تھے ایک ہزار کے بعد یہانتک کہ پانچ ہزار ہو گئے وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اور نہیں کی خدا نے یہ امداد اِلَّا بُشۡرٰی
مگر خوشخبری فتح کی تمھارے واسطے وَلِتَطۡمَئِنَّ بِہٖ اور تاکہ مطمئن ہوں اُسکے سبب سے قُلُوۡبُکُمۡ دل تمھارے اور قلت اور ذلت کا خوف تمھارے
دلوں سے دور ہو جائے وَمَا النَّصۡرُ اور نہیں ہے فتح و ظفر پانا اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ مگر پاس سے خدا کے ملائکہ وغیرہ کے سبب نہیں اِنَّ
اللّٰہَ عَزِیۡزٌ بیشک اللہ غالب ہے اور اپنے دوستوں کو فتح دیتا ہے حَکِیۡمٌ ۝ درست کام کرنے والا کہ دشمنوں کو مغلوب اور مقہور کرتا ہے ع ۱۲
اِذۡ یُغَشِّیۡکُمُ النُّعَاسَ اور یاد کرو وہ بات کہ کھینچی تمھارے سروں میں ہلکی سی نیند جب فجر کو فریقین سے مقابلہ ٹھہرا تھا اُس شب کو صحابہ کرام رضی اللہ
عنہم کے دلوں میں بڑا دغدغہ پڑا اس جہت سے کہ اُنکا پڑاؤ ریگستان میں تھا کہ چلنے والے کے پانوں وہاں دھنستے تھے اور پانی بھی لشکر اسلام میں نہ تھا
تو حق تعالیٰ نے صحابہ پر اونگھ غالب کر دی اَمَنَۃً مِّنۡہُ امنی کے واسطے کہ حاصل تھی اُسکے پاس سے اور اُس نیند میں اکثر صحابہ کو احتلام ہو گیا
صبح ہی شیطان ملعون نے وسوسہ دینا شروع کیا کہ تم لوگوں کو نماز پڑھنا چاہیے اور بعضے بے وضو ہو بعضے نجس اور پانی تمھارے پاس ہے نہیں اور ریت
میں زانو تک پانوں دھنسے جاتے ہیں اور کافر لوگ سخت زمین پر ہیں اور پانی بھی اُنکے قبضۂ قدرت میں ہے اور تم کہتے ہو کہ ہم خدا کے دوست ہیں
اور ہم میں خدا کا رسول ہے یہ کیونکر ہوگا حق تعالیٰ نے برمحل پانی برسا دیا چنانچہ فرماتا ہے وَیُنَزِّلُ عَلَیۡکُمۡ اور نازل کیا تم پر مِّنَ السَّمَآءِ
سے یا آسمان کی طرف سے مَآءً پانی لِّیُطَہِّرَکُمۡ بِہٖ تاکہ پاک کر دے تمھیں بسبب اُس پانی کے حدث اور جنابت سے وَیُذۡہِبَ عَنۡکُمۡ
اور لے جائے تم سے رِجۡزَ الشَّیۡطٰنِ وسوسۂ شیطان کو کہ وہ کہتا تھا کہ نجاست اور نصرت باہم جمع نہیں ہوتی لکھا ہے کہ اسقدر پانی برسا کہ نہریں

جاری ہوگئیں پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے غسل اور وضو کر لیے اور اپنے چارپایوں کو پانی پلایا اور ریت جو اُنکے اور کافروں کے بیچ میں تھی بیٹھ گئی اور وسوسہ جاتا رہا وَلِيَرْبِطَ اور تاکہ باندھ دے عَلٰى قُلُوْبِكُمْ دلوں پر تمھارے امیدواری عنایت حضرت باری سے وَيُثَبِّتَ بِهِ اور تاکہ ثابت کردے اُس مینھ کے سبب سے الْاَقْدَامَ ؕ قدم تمھارے یعنی جب ریت کی زمین پر مینھ برسا تو ریت کو جما کر مضبوط کر دیا تو مسلمانوں کے قدم رکھنے کی جگہ مضبوط ہوگئی اور سخت زمین پر کافروں کا پڑاؤ تھا وہاں کیچڑ ہوگئی اور بعضوں نے کہا ہو کہ معرکۂ حرب میں ثبات قدم مراد ہو اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وحی کی تیرے رب نے اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فرشتوں کی طرف کہ مسلمانوں کے لشکر میں صبح کو آئے اور وحی کا مضمون یہ تھا کہ اَنِّيْ مَعَكُمْ بیشک میں تمھارے ساتھ ہوں امداد اور اعانت میں یا دشمنوں کے شر سے میں تمھاری یاری اور نگہبانی کرنے والا ہوں فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ پس مضبوط کرو یعنی دلداری کرو مسلمانوں کی کہ ان کا سیاہ زیادہ کرکے یا انکی طرف سے کافروں سے لڑکر اور بہت صحیح یہ بات ہو کہ خوشخبری کے سبب سے اسواسطے کہ مدارک میں لکھا ہو کہ فرشتے آدمیوں کی صورت پر مسلمانوں کی صف کے آگے چلتے تھے اور کہتے تھے کہ بشارت ہو تمھیں کہ تمھی غالب ہوئے اور اللہ تمھارا یار ہو اور مردانہ رہو کہ تمھارے دشمن تھوڑے ہی سے ہیں اور تمھی کو فتح نصیب ہو گی تو اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے فرشتو تم بشارت دو کہ میں سَاُلْقِيْ قریب ہے کہ ڈال دوں فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا دلوں میں اُن لوگوں کے جنھوں نے حق چھپایا الرُّعْبَ خوف اور ڈر فَاضْرِبُوْا پھر مارو اے فرشتو کافروں کو تلواریں فَوْقَ الْاَعْنَاقِ گردنوں پر اُنکی یعنی ذبح کے مقاموں پر یا اُنکے سروں پر امام واحدی امام ابن الانباری رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ ملائکہ جب لڑنے پر مامور ہوئے تو نہ جانتے تھے کہ ضرب میں کس عضو کا قصد کرنا چاہیے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اُنکے سروں پر مارو وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ اور مارو اُنھیں سے یعنی کاٹ ڈالو کافروں کی كُلَّ بَنَانٍ ؕ سب اُنگلیاں اور بعضوں نے کہا ہو کہ تمام ہاتھ پاؤں مراد ہیں ذٰلِكَ یہ ضرب اُنھیں پہونچانا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہو کہ اُنھوں نے شَآقُّوا اللّٰهَ مخالفت کی خدا کی وَرَسُوْلَهٗ ج اور اُس کے رسول کی وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی خلاف کرے خدا کے اور اُسکے رسول کے فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ خدا شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؕ سخت عذاب کرنے والا ہو مخالفت کرنے والوں پر دنیا میں گرفتاری اور آخرت میں ذلت و خواری کے ساتھ ذٰلِكُمْ یہ ہو عذاب تم پر اے کافرو فَذُوْقُوْهُ پس چکھو اُسے جلدی وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ اور تحقیق کہ واسطے کافروں کے ہو دیر کے بعد عَذَابَ النَّارِ ؕ عذاب آتش دوزخ کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اِذَا لَقِيْتُمُ جب دیکھو تم الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اُنھیں جو کافر ہیں زَحْفًا غول باندھے ہوئے اور باہم ملے ہوئے تم سے لڑنے کو فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۚ تو نہ پھیرو اُنکی طرف پیٹھیں یعنی بھاگو نہیں یہ حکم ابتداے اسلام میں تھا کہ ایک مسلمان کو دس کافروں اور زیادہ سے نہ بھاگنا چاہیے اور آیۃ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ سے منسوخ ہوگیا چنانچہ یہ حال انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب مذکور ہوگا وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ اور جو کوئی پھیرے گا اُن کی طرف يَوْمَئِذٍ اُس دن دُبُرَهٗٓ پیٹھ اپنی اِلَّا مُتَحَرِّفًا مگر پھرا ہو واسطے جھپٹنے یا رعب اور دبدبے کے لِّقِتَالٍ لڑنے کے لیے یعنی اپنے تئیں ایسا دکھائے کہ گویا بھاگتا ہو اور حقیقت میں دشمن کو دھوکا دیتا ہو تاکہ وہ غافل ہو جائے اور یہ اُسکی طرف پھر پڑے اَوْ مُتَحَيِّزًا یا پناہ لینے والا ہو اِلٰى فِئَةٍ طرف گروہ کے مسلمانوں ہی میں سے یعنی میمنہ سے میسرہ کی طرف چلا جائے یا میسرہ سے میمنہ کی جانب اور جو مسلمان کہ ان دو وجہوں کے بغیر کافر کی طرف پیٹھ کریگا فَقَدْ بَآءَ پس تحقیق کہ وہ پھرا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ساتھ بڑے غصہ کے خدا کی جانب سے وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ اور اُسکے پھرنے کی جگہ دوزخ ہوگی وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؕ اور بُری جگہ پھرنے کی ہو دوزخ لکھا ہو کہ جب لڑائی شروع ہوئی

اور کافروں کے لشکر نے ایک ہی بار دھاوا کیا تو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گھر میں تھے کہ وہ لکڑی اور گھاس بھوس سے بنایا تھا وہاں آپ نے دعا شروع کی کہ اے اللہ فتح و نصرت کے باب میں جو تو نے وعدہ کیا تھا وہ وفا کر پس جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ ایک ہتھیلی بھر خاک اُٹھا کر دشمن کی طرف پھینکد یجئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہتھیلی بھر خاک اور کنکریاں اُٹھا کر فرمایا شَاہَتِ الْوُجُوْہُ اور کافروں کے لشکر کی طرف پھینکدی حقتعالیٰ نے وہ خاک اور سنگریزے سب مشرکوں کی آنکھوں میں ڈال دیے وہ اپنی آنکھیں ملنے لگے اور ملائکہ نے لڑنا شروع کیا اور مومن بھی کام میں لگے ستر سردار عرب قتل ہوئے اور ستر ہی کو قید کر لیا پھر اہل بدر تفاخر کرنے لگے یہ کہتا کہ میں نے مارا اور وہ بولتا کہ میں نے قید کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْھُمْ پس تم نے نہیں قتل کیا دشمنوں کو اپنی قوت سے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَھُمْ ص اور مگر خدا نے قتل کیا انھیں اسطرح کہ تمھیں نصرت دی اور ملائکہ کی مدد سے تم کو اُنپر غالب کر دیا وَمَا رَمَیْتَ اور نہیں پھینکی تو نے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ مٹھی بھر خاک اُنکے منھ پر اِذْ رَمَیْتَ جبکہ پھینکی تو نے اور تیرا پھینکنا ایسا نہ تھا کہ وہ تمام لشکر کی آنکھوں میں پڑ جائے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ج اور مگر خدا نے پھینکی وہ خاک یعنی سب کافروں کی آنکھوں میں پہونچا دی اور فعل کی اضافت بندہ کی طرف کرنیکی راہ سے ہو اور حق تعالیٰ کی جانب پیدا کر دینے کی وجہ سے صاحب تاویلات نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے صحابہ کو راہ دکھائی ساتھ فناے افعال کے اُن سے فعل کرنے اور اُس فعل کو اپنے واسطے ثابت کرنے میں کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْھُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ مگر چونکہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فنا فی الحق کے مقام میں تھے تو حق تعالیٰ نے آپ سے فعل کو سلب کیا کہ وَمَا رَمَیْتَ یعنی اور نہیں پھینکی تو نے اور منسوب کیا اُس فعل کو آپ کی طرف کہ اِذْ رَمَیْتَ یعنی جب پھینکی تو نے اور ثابت کیا وہ فعل اپنے واسطے کہ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یعنی اور اللہ نے پھینکی تاکہ عین جمع میں تفصیل کے معنی کا افادہ کرے فَیَکُوْنُ الرَّامِیْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِاللّٰہِ لَا بِنَفْسِہٖ یعنی پس ہوگا پھینکنے والا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ اللہ کے نہ ذات آپ کی اور فتوحات مکی میں لکھا ہو کہ خاک پھینکنے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبب تھے کُنْتُ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ وَیَدَہٗ کے حکم سے تو وَمَا رَمَیْتَ میں سبب کا ازالہ حکم کے موافق ہوگا عین کے سبب سے نہیں اور یہ کلام قرب نفلی کے مرتبہ میں ہو اور نفحات الانس مرت روائح انفاس جامعہ میں مذکور ہو کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال حال کے موافق آپکا استغراق حالت فنا میں سب انبیا علیہم السلام اور سب اولیا قدس اسرارہم پر بہت قوی تھا اور چونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام فنا فی اللہ میں مستغرق تھے اسواسطے حقتعالےٰ نے اپنے کلام قدیم میں فعل کی نسبت آپ کی طرف سے دفع کی ہر چند کہ فعل کا ظہور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھا اس طرح پر کہ فرمایا وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ یعنی وہ مٹھی بھر خاک دشمن پر تو نے نہیں ڈالی خدا نے ڈالی اور ایسا ہی فعل حضرت داؤد علیہ السلام سے صادر ہوا اُسے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ یعنی داؤد نے جالوت کو قتل کیا تاکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ میں اور اور انبیا علیہم السلام کے رتبہ میں فرق ہو جائے حق تعالیٰ بندہ کے فعل کو اُس بندہ کی طرف اضافت فرمائے اور بندہ آفات و حوادث کا محل ہو اسمیں اور اسمیں بڑا فرق ہو کہ حق تعالےٰ بندہ کا فعل اپنی طرف اضافت فرمائے اور حقتعالیٰ قدیم ہو اور آفات و حوادث سے منزہ ہو نظم

مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ گفت حق — کار حق بر کار ہا دارد سبق
گر بپرانیم تیراں نے زماست — ما کمان و تیر اندازش خداست
تا نشد مغلوب کس ایں سر نیافت — گر تو خواہی اک طرف باید شتافت

اور مولانا روم علیہ الرحمہ کی مثنوی سے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ کی حقیقت قرب فرضی کے مقام میں تھی اور یہ بات جواہر التفسیر میں

سلہ خراب ہوئے منھ ۱۲ سلہ تھا میں کان اُسکا اور آنکھ اُسکی اور ہاتھ اُسکا ۱۲

خوب تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہیں وَلِیُبۡلِیَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اور خدانے جو کچھ کیا اسواسطے کیا کہ دین کو ظاہر کرے اور عطا فرمائے مومنوں کو مِنۡہُ اپنے پاس سے بَلَآءً حَسَنًا عطا اچھی کہ وہ نصرت اور غنیمت ہے حقائق سلمی میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل ہے کہ بلائے حسن وہ ہے کہ نفوس سے انھیں خالی کردے اور فنا کے بعد خود انکی ہویت کے ساتھ باقی کردے امام قشیری رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا کہ بلا حسن وہ ہے کہ جس پر پڑے عین بلا میں اُسے مشاہدہ کا مبتلا کردے نظم

چو دانستی کہ ایں درد تو از کیست زرنج خویشتن می باش خرم
گراو زہرت دہد بہتر ز شکر دہما وز خست زند خوشتر ز مرہم

اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ تحقیق کہ اللہ سُننے والا ہے تمھارا استغاثہ اور تمھاری دُعا سُنتا ہے عَلِیۡمٌ ○ جاننے والا ہے تمھاری نیتیں لاجرم اُسنے دعا قبول ہی فرمائی ذٰلِکُمۡ یہ ہے کام جو تم نے دیکھا وَاَنَّ اللّٰہَ اور یہ بھی ہے کہ خدا مُوۡہِنُ سُست اور باطل کرنے والا ہے کَیۡدِ الۡکٰفِرِیۡنَ ○ کافروں کے مکر اور حیلہ کو لکھا ہے کہ کافر جب مکہ سے نکلنے لگے تو حرم کے پردے پکڑ کر بولے کہ اے اللہ محمد کی قوم کی طرف ہم جاتے ہیں ان دو توں قوموں میں سے جو بہت راہ پائے ہو اور جس کا دین افضل ہو اور جو تیرا دوست ہو اُسے فتح دے اور لڑائی کے دن بھی ابوجہل نے یہی دُعا کی کہ اَللّٰھُمَّ انۡصُرۡ اَحَبَّ الۡفِئَتَیۡنِ اِلَیۡکَ[1] تو حق تعالی اہل مکہ کی طرف خطاب فرماتا ہے تحکم کی راہ سے اور ارشاد کرتا ہے اِنۡ تَسۡتَفۡتِحُوۡا اگر تم نے فتح اور نصرت طلب کی فَقَدۡ جَآءَکُمُ الۡفَتۡحُ ج تو آئی تمھارے سامنے فتح یعنی اُسی دین کی فتح ہوئی جو مجھے بہت پیارا ہے وَاِنۡ تَنۡتَھُوۡا اور اگر باز رہو اے وہ کافرو جو باقی بچے ہو جنگ بدر میں کفر اور عداوت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَھُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ تو وہ بہتر ہے واسطے تمھارے اس جہان کے قتل اور اُس جہان کے عذاب سے وَاِنۡ تَعُوۡدُوۡا اور اگر پھروگے مسلمانوں سے لڑنے کو نَعُدۡ ج پھریں گے ہم بھی اُنکی فتح و نصرت کی طرف وَلَنۡ تُغۡنِیَ اور دفع نہ کریگی عَنۡکُمۡ تم سے فِئَتُکُمۡ جماعت تمھاری شَیۡئًا کچھ بلا میں سے وَّلَوۡ کَثُرَتۡ لا اگرچہ بہت ہو یہ جماعت وَاَنَّ اللّٰہَ اور بیشک اللہ مَعَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ع ○ ساتھ مومنوں کے ہے نصرت اور مدد میں یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ ع ٢ ٩
اٰمَنُوۡۤا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اَطِیۡعُوا اللّٰہَ اطاعت کرو اللہ کی وَرَسُوۡلَہٗ اور اُسکے رسول کی وَلَا تَوَلَّوۡا اور نہ پھرو اور انکار نہ کرو عَنۡہُ اطاعت کا جو حکم ہے اُس سے یا جہاد سے یا حکم خدا سے یا منھ نہ پھیرو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسواسطے کہ اس آیت سے طاعت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امر اور آپ کی مخالفت سے نہی مُراد ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا حکم خدا کی طاعت کے بعد اس بات پر تنبیہ ہے کہ اے مسلمانو تم سن لو کہ خدا کی اطاعت اُسکے رسول کی اطاعت میں ہے تو رسول کی اطاعت کا حکم جو تمھیں ہو اُس سے منھ نہ پھیرو وَاَنۡتُمۡ تَسۡمَعُوۡنَ ○ ج یے ملے اور حال آنکہ تم سنتے ہو کہ میں کہتا ہوں کہ وہ میرا رسول ہے یا تم سنتے ہو قرآن کی نصیحتیں وَلَا تَکُوۡنُوۡا اور نہ ہو تم کَالَّذِیۡنَ قَالُوۡا سَمِعۡنَا مثل اُن لوگوں کے جنھوں نے کہا کہ سُنا ہم نے جیسے اہل کتاب یا کفار یا منافق وَھُمۡ لَا یَسۡمَعُوۡنَ ○ ع حال آنکہ وہ نہیں سنتے ایسا سننا جس سے نفع اُٹھائیں تو گویا وہ سُنتے ہی نہیں بیت

گمگر کہ می شنوم ہرچہ گفتہ سعدی چہ شد کہ می شنوی چوں سخن نمی شنوی

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ تحقیق کہ بدتر اُن سب میں جو زمین پر چلتے ہیں عِنۡدَ اللّٰہِ اللہ کے نزدیک الصُّمُّ بہرے لوگ ہیں حق سُننے سے الۡبُکۡمُ گونگے لوگ ہیں حق بات کہنے سے الَّذِیۡنَ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ○ وہ لوگ جو نہیں دریافت کر لیتے حق کو اور وہ بہائم سے بدتر اس

[1] اے اللہ مدد کر دونوں گروہوں میں سے اُس ایک گروہ کی جو بہت دوست ہو تجھے ۱۲

جنت ہے ہیں کہ عقل جسکے سبب سے انسان سب حیوانوں سے افضل ہو اُس سے اُنھوں نے منھ پھیر لیا ہو اور نفس اور طبیعت کی متابعت کی طرف دوڑتے ہیں تبیان میں لکھا ہو کہ اس قوم سے بنی عبدالدار کے لوگ مراد ہیں کہ اُنمیں سے دو آدمیوں کے سوا کوئی ایمان ہی نہیں لایا ایک مصعب بن عمر دوسرے حرملہ رضی اللہ عنہما وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ اور اگر جانتا اللہ کہ فِيهِمْ خَيْرًا اُنمیں بھلائی ہو کہ وہ آیات قرآن سے فائدہ حاصل کرتا ہے تو لَّأَسْمَعَهُمْ البتہ سُناتا اُنھیں یعنی اُس سننے کی توفیق دیتا جو اُنھیں فائدہ دیتی وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ اور اگر سُناتا خدا اُنھیں اور وہ تصدیق کرتے تو لَتَوَلَّوا بیشک پھر جاتے وہ ایمان سے وَّهُم مُّعْرِضُونَ ○ اور وہ انکار کرنے والے ہیں حق ماننے سے ایک قول یہ ہو کہ مکہ معظمہ کے کافر کہتے تھے کہ اے محمد قصی بن کلاب کو ہمارے واسطے زندہ کردہ مرد متبرک تھا کہ تیرے صدق پر وہ گواہی دے اور تیرا ایمان لائے اور ہم بھی ایمان لائیں تو حق تعالے فرماتا ہو کہ اگر خدا اُنھیں قصی کا کلام سُنادے تو بھی وہ ایمان نہ لائیں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے گروہ ایمان والوں کے اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ قبول کرو واسطے اللہ کے وَلِلرَّسُولِ اور واسطے رسول کے إِذَا دَعَاكُمْ جب پکارے تمھیں رسول لِمَا يُحْيِيكُمْ واسطے اُس چیز کے جو زندہ کردے تمھیں یعنی علوم دینیہ کہ دل کی زندگی اُسی سے ہو یا عقائد صحیح اور اعمال فاضلہ کو انکے سبب سے جنت میں حیات ابدی حاصل ہوگی یا جہاد کہ تمھارے بقا کا سبب ہے اسواسطے کہ اگر جہاد نہ کروگے تو دشمن غلبہ کرکے تمھیں ہلاک کرینگے یا شہادت کہ خدا کے نزدیک زندگی ہو یا قرآن شریف کہ مسلمانوں کے دلوں کو زندہ کرنے والا ہو وَاعْلَمُوا اور جان لو تم أَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ يَحُولُ حائل ہوتا ہو بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ درمیان مرد کے اور اُسکے دل کے صاحب انوار نے فرمایا کہ بندہ کے ساتھ کمال قرب الٰہی کی یہ تمثیل ہو اور تنبیہ ہو اس بات پر کہ حق تعالیٰ دلوں کی باتوں اور ارادوں پر مطلع ہو اور بعضوں نے کہا کہ یہ اس بات کی تمثیل اور تصویر ہو کہ عزیمتیں فسخ کرنے اور ہمتیں توڑنے میں بندہ کے دل کا خدا ہی مالک ہو یا آمادہ کرتا ہو دل کو صاف اور خالص کرنے کے لیے مبادرت کرنے پر قبل اس بات کے کہ حق تعالے مرد اور اُس کے دل میں موت کے سبب سے جدائی ڈال دے اور عمل کی فرصت فوت ہو جائے اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ حق تعالیٰ جدائی ڈالتا ہو بندہ میں اور اُسکی مراد میں یا یہ کہ حقتعالی مقلب القلوب ہو جس طرح چاہتا ہو دل کو پھیر دیتا ہو کشف الاسرار میں لکھا ہو کہ علما دل کو طوبی پاتے ہیں اور لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ اُسی کی طرف اشارہ ہو اور عارف لوگ دل کو گم کردیتے ہیں يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ اُسی سے عبارت ہو ابتدا میں سالک دل سے ناچار ہو اور انتہا میں دل حجاب دیدار ہے بیت

زیں پیش ہمیں دیدمش اندر دل خویش دل تیر حجاب بود برداشت ز پیش

وَأَنَّهُ اور یہ بھی جان لو کہ تم إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ○ اُسکی طرف حشر کیے جاؤگے اور وہ تمھیں تمھاری عمل کی جزا دیگا وَاتَّقُوا اور پرہیز کرو فِتْنَةً اُس گناہ سے کہ اگر پہونچے اُسکا عذاب تو لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا نہ پہونچے اُن لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا مِنكُمْ خَاصَّةً ج تم میں سے خاص کر یعنی وہ اُنھی کے ساتھ خاص نہ ہو بلکہ عام ہو ظالم اور غیر ظالم سب کو اُس فتنہ کا اثر پہونچے اور وہ کلمہ جدا ہو جانے اور بدعتیں ظاہر ہونے اور امر معروف اور نہی منکر میں خیانت اور اخفا کرنے اور جہاد میں کسل اور کاہلی کرنے کے وقت ہو وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ اور جان لو تم یہ کہ خدا جو عذاب کرے تو شَدِيدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنیوالا ہو اُسپر جسکے ظلم اور گناہ کا اثر غیر کو پہونچنے والا ہو وَاذْكُرُوا اور یاد کرو اے مہاجرو إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ اُسے کہ تم تھوڑے سے تھے مُّسْتَضْعَفُونَ بیچارے فِي الْأَرْضِ مکہ میں ہجرت سے پہلے تَخَافُونَ ڈرتے تھے أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ اس سے کہ ہنکادیں تمھیں کفار قریش یا تم یہ ڈرتے تھے کہ مکہ سے نکلوگے تو عرب کے

لہ واسطے ہر شخص کے کہ ہو واسطے اُسکے دل ۱۲

شرک تمہیں دوڑ آئیں گے فَاٰوٰىكُمْ پھر جگہ دی تمھیں خدا نے مدینہ میں وَاَيَّدَكُمْ اور تائید کی اور قوت دی تمھیں بِنَصْرِهٖ اپنی یاری اور مددگاری سے
یا انصار کی معاونت یا بدر کے دن ملائکہ کی امداد سے وَرَزَقَكُمْ اور روزی دی تمھیں مِّنَ الطَّيِّبٰتِ پاکیزہ غنیمتوں سے جو اگلی اُمتوں پر
حلال نہ تھیں لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ چاہیے تو کہ تم شکر کرو ان نعمتوں کا امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں سنتے اور اُنھیں افشا کر دینے میں کوشش کرتے اور منافق اُن باتوں سے مطلع ہو کر مشرکوں کو خبر پہونچا دیتے تو
حق تعالےٰ نے یہ آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ خیانت نہ کرو خدا اور
رسول کی افشائے راز میں اور ایک قول یہ ہو کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حبب ابولبابہ کو بنی قریظہ کے حصار پر بھیجا اور حصار سے
اُتر آنے کے باب میں یہود نے اُن سے مشورہ کر کے کہا کہ محمدؐ ہمارے ساتھ کیا کرے گا اگر ہم اُتر آئیں ابولبابہ نے انگلی سے حلق کی طرف اشارہ
کیا یعنی سب کو قتل کر ڈالیں گے اور یہ کہتے ہی سمجھے کہ میں نے خیانت کی پس حصار سے اُتر کر مسجد نبوی میں آئے اور اپنے تئیں ستون میں باندھ دیا
یہانتک کہ اُنکی توبہ قبول ہو گئی اور یہ آیت نازل ہوئی اور بعضوں نے یہ تفسیر کی ہو کہ خیانت نہ کرو خدا کے ساتھ فرض چھوڑ کر اور رسول کے ساتھ
سنت میں تقصیر کر کے وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ اور خیانت نہ کرو امانتوں میں جو ایک دوسرے کے پاس پاس رکھتے ہو وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور
تم جانتے ہو کہ خیانت کرنے کا بڑا وبال ہو اور یا جانتے ہو کہ امانت کی حفاظت تم پر واجب ہو وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ اور جانو تم یہ کہ مال تمھارے
وَاَوْلَادُكُمْ اور اولاد تمھاری فِتْنَةٌ لامحنت ہیں خدا کی طرف سے کہ اُنکے سبب سے خدا تمھیں آزماتا ہو تو چاہیے کہ مال اور اولاد کی محبت تمھیں
گناہ واقع ہونے میں نہ رکھے احمد انطاکی قدس سرہٗ نے فرمایا ہو کہ حق تعالیٰ نے مال اور اولاد کو فتنہ فرمایا ہے تاکہ ہم فتنے سے الگ ہو جائیں اور
ہم خلاف حکم الٰہی اس فتنہ کا ہمیشہ زیادہ ہونا چاہتے ہیں بیت

جوان و پیر کہ در بند مال و فرزندند   نہ عاقل اند کہ طفلان نا خردمند اند

وَاَنَّ اللّٰهَ اور جان لو تم کہ اللہ عِنْدَهٗٓ پاس اُس اللہ کے اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ع اجر بڑا تو چاہیے کہ تم اجر طلب کرنے میں کوشش کرو ع۹
اور مال کی جمعیت اور اولاد کی محبت چھوڑ دو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ ایمان والوں کے اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ اگر ڈرو اللہ سے
اور تقوےٰ کو اپنا شعار کرو تو يَجْعَلْ لَّكُمْ کر دے گا واسطے تمھارے یعنی دیگا تمھیں فُرْقَانًا نفرت کہ اُسکے سبب سے جدا ہو جائے مبطل
محق سے یا تمھارے دلوں کو ہدایت کر دے گا کہ اُسکے سبب سے فرق کر لو گے حق اور باطل میں یا تم میں یا تمھارے غیر دین والوں میں جدائی کر دیگا
یا نجات دیگا خطرہ والی چیزوں سے یا شبہوں سے نکلنے کی راہ دیگا یا ایسا ظہور عطا فرمائے گا کہ اُسکے سبب سے تم مشہور ہو جاؤ گے اور سب طرف
تمھارا شہرہ پھیل جائے گا اور بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ تقوےٰ کے سبب سے افاضہ فرماتا ہو تم پر اپنے جلال کے اسرار اور اپنے جمال کے
انوار کہ تم فرق کر لو حدوث اور قدم میں اور بھید پہچان لو وجود اور عدم کے اور حضرت شیخ محی الدین اور اُنکے متبع لوگوں کے کلام سے ایسا معلوم ہوتا
ہو کہ متقی وہ ہو جس نے حق سبحانہ تعالےٰ کو اپنا بچاؤ کر لیا ہو ذات اور صفات اور افعال میں اسکا حل شدہ اُسکے افعال میں فانی ہو گیا ہو اور اسکی صفت
خدا کی صفات میں نیست ہو گئی بیت

گم شدہ چوں سایہ اندر آفتاب   یا چو بوئے گل در اجزائے گلاب

وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ اور چھپائے گا اور دور کر دے گا تم سے سَيِّاٰتِكُمْ برائیاں تمھاری وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدے گا تمھیں یعنی تمھارے
گناہ کبیرہ توبہ کے سبب سے یا اپنی غفاریت کی وجہ سے تمھارے گناہوں سے در گذر کرے گا وَاللّٰهُ اور اللہ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ بڑا فضل والا ہے

لکھا ہو کہ جب ہجرت کی اجازت ہوئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے مدینہ منورہ کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا اور کوئی حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نہ رہا تو قریش اس حال سے متردد ہو کر دار الندوہ میں جمع ہوئے اور ابلیس شیخ نجدی کی صورت پر اُس مجمع میں داخل ہوا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں مشورہ پوچھا ایک کافر بولا کہ محمدؐ کو ایک گھر میں قید کرنا چاہیئے اور دروازہ مضبوط بند کر کے پیالے سے کھانا پانی دینا چاہیئے کہ وہ مرجائے ابلیس نے یہ صلاح پسند نہ کی اور بولا کہ مدینہ کے بہت لوگ ایمان لائے ہیں اور اُسکے یار وہاں بہت جا چکے ہیں اور بنی ہاشم بھی اس شہر میں بہت ہیں سب متفق ہو کر تم سے لڑینگے اور اُسے چھڑا لینگے دوسرا بولا کہ اُسے اس ملک سے نکال دینا چاہیئے کہ جہاں اُسکا جی چاہے چلا جائے ابلیس بولا کہ جہاں وہ جاتا ہو لوگ اُسکے گرویدہ اور فریفتہ ہو جاتے ہیں بہت لوگوں کو فریب دیگا اور پھر آکر تم سے مقابلہ کریگا ابوجہل لعنۃ اللہ تعالیٰ بولا کہ میری رائے یہ ہو کہ قریش اور اُنکے خلفا کے ہر قبیلہ میں سے ایک ایک آدمی کو بلاؤں کہ سب ملکر اُسے قتل کریں اور اُسکا خون سب قبیلوں میں پھیل جائے اور بنی ہاشم سب قبیلوں سے نہیں لڑ سکتے ضرور بالضرور دیت پر راضی ہو جائینگے ابلیس بولا کہ یہی رائے ہو ابوجہل لعنۃ اللہ علیہ نے ہر قبیلہ سے ایک آدمی بلایا اور یہ بات ٹھہر گئی کہ اُسی شب میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کریں حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کر دی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بچھونے پر لٹا دیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ غار میں تشریف لے گئے تو حق تعالیٰ اپنے رسول کو کافروں کا وہ کینہ یاد دلاتا ہو اور فرماتا ہو وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ اور یاد کرو اُسے کہ مکر کیا تیرے ساتھ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کافروں نے لِيُثْبِتُوْكَ تاکہ قید کریں تجھے اَوْ يَقْتُلُوْكَ یا قتل کریں تجھے مختلف تلواروں سے اَوْ يُخْرِجُوْكَ یا نکال دیں تجھے مکہ سے وَيَمْكُرُوْنَ اور وہ برا چیتے تھے وَيَمْكُرُ اللّٰهُ اور خدا اُنھیں اُنکے مکر کی جزا دیتا ہو وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝ اور اللہ بہتر جزا دینے والوں کا ہو مکاروں کو اور جزا یہ ہو کہ اُنکا مکر اُنھی پر پھیرتا ہو اور یہ جو کنواں اوروں کے واسطے کھودتے ہیں اُسمیں اُنھی کو ڈالتا ہو بیت

ہر کہ در راہِ کسے چاہے کند　　خویش را آخر دراں چہ افگند

لکھا ہو کہ نضر بن حارث لعنۃ اللہ علیہ فارس کے شہروں میں تجارت کے واسطے آیا تھا یہاں رستم اور اسفندیار کے قصے مول لیے اور عربی میں ترجمہ کر کے مکہ شریف میں لے گیا اور کہنے لگا کہ یہ قصے جو میں لایا ہوں اُن قصوں سے بہتر ہیں جو محمدؐ پڑھ کر ہمیں سُنایا کرتا ہو تو حق تعالیٰ نضر کے عناد سے خبر دیتا ہو کہ وَاِذَا تُتْلٰى اور جب پڑھی جاتی ہیں عَلَيْهِمْ نضر اور اُسکی متابعت کرنے والوں پر اٰيٰتُنَا آیتیں ہماری تو قَالُوْا کہتے ہیں قَدْ سَمِعْنَا تحقیق کہ سُنا ہم نے یہ کلام لَوْ نَشَآءُ اگر چاہیں ہم تو لَقُلْنَا البتہ کہیں ہم مِثْلَ هٰذَآ لا مثل اُسکے اور یہ اُنکی ڈینگ تھی اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے کفار عرب سے فرمایا کہ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ یعنی لاؤ تم اسکے مثل اور وہ عاجز ہوئے تو اس بات کے اظہار سے عناد اور غلبہ چاہنا مقصود تھا کہ ایک کہتا تھا کہ میں اسکے مثل کہتا ہوں اور دوسرا کہتا تھا کہ اِنْ هٰذَآ نہیں ہو یہ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ مگر قصے کہ اگلے لوگوں نے لکھے ہیں اور ہمیں بھی یہ قصے یاد ہیں یہ باتیں سُنکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وائے تجھ پر ارے یہ خدا کا کلام ہو اور اللہ کے پاس سے نازل ہوا ہو نضر نے اس بات کے جواب میں یہ دعا کی جسکی خبر حق تعالیٰ دیتا ہو کہ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اور یاد کر اُسے جب نضر نے اور اُسکی متابعت کرنے والوں نے جو اُس سے متفق تھے کہا کہ اے اللہ اِنْ كَانَ هٰذَا اگر ہو یہ قرآن هُوَ الْحَقَّ صحیح اور درست اور اُتارا گیا مِنْ عِنْدِكَ تیرے پاس سے فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا تو برسا ہم پر حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ پتھر آسمان سے جسطرح اصحاب فیل پر تو نے برسائے تھے اَوِ ائْتِنَا یا لا ہم پر بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ عذاب دُکھ دینے والا ہلاک کرنے والا اس دُعا سے غرض قرآن کے باطل

ہونے پر انکی یقین ظاہر کرنا ہو وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ اور نہیں ہو خدا کہ عذاب کرے اُنھیں اگرچہ دُعا کرکے وہ عذاب مانگتے ہیں اور جلدی کرتے ہیں وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط حال آنکہ تو اُنہیں ہو اور سنت الٰہی یوں جاری ہو کہ جب تک پیغمبر اپنی قوم میں رہے اُسوقت تک اُس قوم کو ہلاک نہیں کرنا خصوصًا تو کہ رحمۃ للعالمین ہو وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ اور نہیں ہو عذاب خدا کرنے والا اُنھیں وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ اور حال آنکہ وہ استغفار کرتے ہیں یعنی اُن میں استغفار کرنے والے مومن ہیں پس اُنکی برکت سے اُنھیں بلا نہیں پہونچتی ہو یا بالفرض اگر کافر استغفار کریں اور اُنکا استغفار کرنا یہ ہو کہ ایمان لائیں حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہو کہ زمین پر دو امانیں تھیں ایک جاتی رہی ایک باقی ہو جو امان تشریف لے گئی وہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تھی اور جو امان باقی ہو وہ استغفار ہو اے عزیز استغفار تو اثر اور ثبات سے گناہ کا مانع ہو بلکہ گناہ زائل اور محو ہو جانے کا سبب ہو تو استغفار غضب الٰہی کا سبب نہیں ہوتا بلکہ عفو اور مغفرت کا وسیلہ ہو جیسا کہ حدیث قدسی ہو کہ حقتعالیٰ نے فرمایا مجھ سے مغفرت طلب کرو میں بخشدوں گا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَكُمْ مثنوی

گفت حق کامرزش از من می طلب — کاں طلب مر عفو را باشد سبب

از پے زہر گناہ ار بشنوی — ہست استغفار تریاق قوی

وَمَا لَهُمْ اور کیا ہو اُنھیں اور کیا محل ہو اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ یہ کہ نہ عذاب کرے اُنھیں اللہ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ حال آنکہ وہ باز رکھتے ہیں رسول اور مومنوں کو عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام کے طواف اور باہر سے نکالے دیتے ہیں وَمَا كَانُوْٓا اور نہیں ہیں وہ اَوْلِيَآءَهٗ ط متولی مسجد حرام کے امور کے یہ کافروں کے قول کی رد ہو کہ وہ کہتے تھے نَحْنُ وُلَاةُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ہم مسجد حرام کے سر براہ کار اور صاحب اختیار ہیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ شرک پائے جانے کے سبب اُنھیں مسجد حرام کی ولایت نہ چاہیے اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ نہیں ہیں مسجد حرام کی تولیت کے لائق اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ مگر پرہیز کرنے والے شرک سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ مگر اکثر اُنکے لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے کہ ولایت اُنکا حق نہیں اور بعضے جانتے ہیں اور عناد کرتے ہیں وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ اور نہیں ہو دعا مشرکوں کی عِنْدَ الْبَيْتِ نزدیک خانہ خدا کے اِلَّا مُكَآءً مگر سیٹی وَّتَصْدِيَةً ط اور تالی بجانا بعضے کافروں کی یہ عادت تھی کہ مرد اور عورتیں ننگے طواف کرتے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے اور ایک قول یہ ہو کہ جب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تو وہ بھلا دینے کے واسطے سیٹیاں اور تالیاں بجاتے اور اس تقدیر پر صلوٰۃ سے وہ نماز مراد ہو جسکا حکم کیا گیا ہو فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس چکھو اے کافرو عذاب کہ قتل اور قید ہونا ہو بدر کے دن اور جلنا اور عذاب ہو حشر کے دن بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۞ بسبب اُسکے ہو تم کہ کفر کرتے ہو اعتقاد کی راہ سے بھی اور عمل کے رو سے بھی لکھا ہو کہ بدر کے قصد پر مکہ معظمہ سے کافر جب نکلے تو بارہ اشراف عرب مقرر کیے کہ اُنمیں سے ہر ایک ایک دن لشکر کو کھانا دے تو ہر ایک اشراف نو دس اونٹ روز مرہ کاٹتا حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ کافر یعنی لشکر بدر کو کھانا دینے والے يُنْفِقُوْنَ خرچ کرتے ہیں اَمْوَالَهُمْ مال اپنے اور اونٹ مول لیکر قتل کرتے ہیں اور کفار کو کھلاتے ہیں لِيَصُدُّوْا تاکہ باز رکھیں لوگوں کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط راہ خدا سے کہ رسول کی متابعت ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ جنگ بدر کے بعد دو ہزار عرب کو ابو سفیان نے جنگ اُحد کے واسطے مزدوری پر مقرر کیا یہ لوگ اُس لشکر کے علاوہ تھے جو خود آیا تھا یا جس قافلہ کو ابو سفیان بھگا لایا تھا اُسکے لوگوں نے اپنے مال کا نفع پچاس ہزار مثقال سونا تھا لشکر پر خرچ کیا اور جنگ اُحد میں گئے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں فَسَيُنْفِقُوْنَهَا پس قریب ہے کہ اپنا تمام مال خرچ کردیں ثُمَّ تَكُوْنُ پھر ہو وہ خرچ کرڈالنا عَلَيْهِمْ اُن پر حَسْرَةً حسرت اور غم اسواسطے کہ مال تو سب خرچ

ہو گیا ہوگا اور مقصود نہ حاصل ہوا ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ پھر مغلوب ہو گئے آخر کو یعنی فتح مکہ کے دن اور اعجاز قرآن کے دلائل سے ہے کہ قبل وقوع
ایک چیز کی خبر دی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جو لوگ کہ ثابت رہے کفر پر اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ طرف دوزخ کے ہنکا دیے جائیں گے
لِيَمِيْزَ اللّٰهُ اور یہ کافروں کا مغلوب ہونا اس واسطے ہے کہ جدا کرے اللہ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ناپاک کو کہ کافر ہے پاک سے کہ مومن ہے
وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ اور اکٹھا کرے اور ساتھ گرا دے کافروں کو بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ بعض کو بعض پر فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا پھر ڈھیر
کر دے سب کو فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ پھر داخل کر دے سب کو دوزخ میں اُولٰٓئِكَ وہ گروہ ناپاکوں کا یا لشکر بدر پر خرچ کرنے والوں کا هُمُ ع ۵
الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ ہیں نقصان پانے والے اپنی جانوں میں یا اپنے مالوں میں قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا کہہ واسطے اُنکے جو کافر ہیں
ابوسفیان اور اُسکے یار اِنْ يَّنْتَهُوْا اگر باز رہیں کفر سے اور رسول کی عداوت سے يُغْفَرْ لَهُمْ تو بخشا جائے گا واسطے اُنکے مَّا قَدْ
سَلَفَ جو کچھ گذرا اُنکے گناہوں میں سے وَاِنْ يَّعُوْدُوْا اور اگر پھرینگے رسول کے ساتھ عداوت اور محاربہ کرنے کی طرف فَقَدْ
مَضَتْ پس تحقیق کہ گذری ہے سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ○ سنت الٰہی اگلے لوگوں کے ساتھ جنھوں نے پیغمبروں پر لشکرکشی کی اور آخر تباہ اور
ہلاک ہو گئے گویا کہ یہ کافر بھی یہی امید رکھتے ہیں وَقَاتِلُوْهُمْ اور قتل کرو اے مومنو کافروں کو حَتّٰى لَا تَكُوْنَ تا وقتیکہ نہ ہو فِتْنَةٌ
شرک یعنی بُت پرست اور اہل کتاب میں سے کوئی شرک باقی نہ رہے وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ اور ہو جائے دین خالص کہ توحید ہے یا عبادت
عبادت خدا ہی کے واسطے پس فَاِنِ انْتَهَوْا پس اگر باز رہیں کفر سے یا مسلمانوں کے ساتھ لڑنے سے یا جزیہ قبول کر کے فَاِنَّ اللّٰهَ
تو بیشک اللہ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ساتھ اُس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيْرٌ ○ دیکھنے والا ہے اور اُس کام کے موافق جزا دیگا وَاِنْ تَوَلَّوْا
اور اگر انکار کریں قبول حق سے اور لڑائی سے باز آئیں تو اے مسلمانو تم کچھ باک نہ رکھو فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ پس جان لو یہ کہ اللہ
مَوْلٰىكُمْ یار اور مددگار تمھارا ہے نِعْمَ الْمَوْلٰى اچھا یار ہے اللہ کہ اپنے دوستوں کو ضائع نہیں چھوڑتا وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○ اور خوب
مددگار ہے کہ مسلمانوں کو مشرکوں پر غالب کرتا ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ اور جانو تم اے مومنو کہ جو غنیمت لی ہے تم نے
کافروں سے غالب ہو کر مِّنْ شَيْءٍ جس کسی چیز سے کہ چیز کا نام اُس پر لے سکیں فَاَنَّ لِلّٰهِ پس تحقیق کہ اللہ کے واسطے ہے خُمُسَهٗ
پانچواں حصہ اُسکا وَلِلرَّسُوْلِ اور واسطے رسول کے ہے وَلِذِي الْقُرْبٰى اور رسول کے قرابت والوں کے لیے کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ہیں
وَالْيَتٰمٰى اور مسلمانوں کے یتیموں کے واسطے جو فقیر ہوں وَالْمَسٰكِيْنِ اور فقیر محتاجوں کے لیے جو مسلمان ہوں وَابْنِ السَّبِيْلِ اور مسافر
مسلمانوں کے واسطے یا اُن لوگوں کے لئے جو مسلمانوں کے یہاں اُتریں سب علماء اس بات پر متفق ہیں کہ اس آیت میں خدا کا ذکر برکت اور تعظیم کے
واسطے ہے اور غنیمت میں سے چار حصے قتال کرنے والوں کے واسطے اور پانچواں حصہ پانچ حصوں پر تقسیم ہو کر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور چار گروہوں کے واسطے ہے جنکا ذکر آیت میں ہے اور اب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ مسلمانوں کے نیک کاموں میں صرف کرنا چاہیئے
یا امام وقت کو دینا چاہیئے یا باقی چاروں حصوں میں ملا دینا چاہیئے اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالے کے نزدیک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی وفات سے آپ کا اور ذوی القربیٰ کا حصہ ساقط ہو گیا اور تمام غنیمت باقی تین گروہ پر صرف کریں اور امام مالک رحمۃ اللہ تعالی کے نزدیک غنیمت کی
تقسیم امام کی رائے پر ہے جہاں ضرورت جانے صرف کرے ابوالعالیہ اور ربیع رحمہما اللہ تعالی تنہا اس بات پر ہیں کہ غنیمت کا پانچواں حصہ چھ جگہ تقسیم
کرنا چاہیئے ایک چھٹا حصہ خدا کے واسطے ہے اور ایک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اور چار حصے چاروں گروہ کے لیئے جن کا ذکر ہوا اور
جو حصہ خدا کے نام زد ہے اُسے خانہ کعبہ کی عمارت اور زینت میں صرف کرنا چاہیئے اور مجاہدوں وغیرہ غنیمتیں تقسیم کرنے کی بحث فقہ کی کتابوں میں ہے

الجزء العاشر ١٠

اور جان لو تم اے قتال کرنے والو کہ غنیمتوں کا پانچواں حصہ خدا اور رسولؐ اور چار گروہ مذکور کے واسطے ہے تو اُنھیں حوالہ کر دو اور باقی چار حصے لے کر تم قناعت کرو اِنۡ کُنۡتُمۡ اگر ہو تم کہ تحقیق کی رو سے اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰہِ ایمان لائے ہو ساتھ خدا کے وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا اور ساتھ اُس چیز کے جو اُتاری ہم نے آیتیں یا ملائکہ یا فتح و نصرت کی مدد عَلٰی عَبۡدِنَا اپنے بندہ پر کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ جنگ بدر کے دن کہ حق کا باطل سے جدا ہونا اُس دن تھا یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ ط جس دن کہ ملے تھے دو گروہ مسلمانوں اور کافروں کے اور وہ جمعہ کا دن اور رمضان کی سترھویں تاریخ ہجرت کا دوسرا سال تھا وَاللّٰہُ اور خدا عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ اور سب چیزوں کے قَدِیۡرٌ ۝ قادر ہے ضرور تھوڑے آدمیوں کو بڑے لشکر پر غالب کرتا ہے اِذۡ اَنۡتُمۡ اور یاد کرو وہ کہ تھے تم بِالۡعُدۡوَۃِ الدُّنۡیَا کنارے میدان کے مدینہ سے بہت نزدیک اور وہ ایک ریگستان تھا کہ اُسمیں تمھارے پانوں دھنستے تھے اور تمھارے پاس وہاں پانی نہ تھا وَھُمۡ اور وہ یعنی تمھارے دشمن تھے بِالۡعُدۡوَۃِ الۡقُصۡوٰی میدان کے کنارے مدینہ سے بہت دور اور اُسکی زمین مضبوط تھی اور وہ لوگ پانی پر بھی قادر تھے وَالرَّکۡبُ اور سوار قافلہ کے یعنی ابوسفیان اور اُسکے یار تھے اَسۡفَلَ مِنۡکُمۡ ط بہت نیچے تمھارے مکان سے تین کوس اسواسطے کہ وہ لوگ بدر میں راہ سے مڑ کر جدا جدا ساحل کے عازم ہوئے تھے وَلَوۡ تَوَاعَدۡتُّمۡ اور اگر قتال کا وعدہ ہوتا تم میں اور قریشیوں میں جو عدوہ قصوے میں تھے اور تم اُنکے لوگوں اور ہتھیاروں کی کثرت سے خبر پاتے لَاخۡتَلَفۡتُمۡ البتہ خلاف کرتے تم فِی الۡمِیۡعٰدِ ۙ اپنے وعدے میں اُنکے خوف سے اسواسطے کہ تم تھوڑے تھے اور ننگے تھے اور وہ بہت تھے اور ہتھیار باندھے ہوئے وَلٰکِنۡ اور مگر خدا نے جمع کر دیا تمھیں اور اُنھیں بے وعدہ کے لِّیَقۡضِیَ اللّٰہُ تاکہ حکم کرے خدا یا پورا کر دے اَمۡرًا اس کام کو کہ کَانَ مَفۡعُوۡلًا ۬ۙ تھا ہونے والا اُس کے علم میں اور اس لائق تھا وہ کام کہ کیا جائے اور وہ دوستوں کی نصرت ہے اور دشمنوں پر قہر لِّیَهۡلِكَ اسواسطے کہ ہلاک ہو جائے مَنۡ هَلَكَ جو ہلاک ہوتا ہے عَنۡۢ بَیِّنَۃٍ دلیل ظاہر سے جو قائم ہے ساتھ حق کے وَّیَحۡیٰی مَنۡ حَیَّ اور جیتا رہے جو کوئی کہ جیتا ہے عَنۡۢ بَیِّنَۃٍ ط دلیل ظاہر اور مشہور سے یعنی روز بدر کا واقعہ بڑی دلیلوں میں سے ہے جس نے دیکھا وہ اگر مرتا ہے یا جیتا ہے تو اُسے کوئی دلیل اور عذر نہیں ہے اور یا مَنۡ ہَلَکَ سے کافر اور مَنۡ حَیَّ سے مسلمان مُراد ہیں یعنی اُن سے کفر اور اسلام کا صادر ہونا کھلی ہوئی دلیل پر ہے جو کافر ہوا اُس کا بطلان کھلا ہوا ہے اور جو شخص اسلام پر ثابت رہا اُسکی حقیقت صاف یقینی ہے وَاِنَّ اللّٰہَ اور بیشک اللہ لَسَمِیۡعٌ سننے والا ہے مومن اور کافر کی باتیں عَلِیۡمٌ ۝ جاننے والا ہے اُنکے احوال ترجمہ رشف میں مذکور ہے کہ گوہر شب افروز عقل کو جس طرح دوستوں کے سینہ میں بسر کرتے ہیں نزد ان دشمنوں کی آستین میں سو پتے ہیں لِّیَهۡلِكَ مَنۡ ہَلَکَ عَنۡۢ بَیِّنَۃٍ وَّیَحۡیٰی مَنۡ حَیَّ عَنۡۢ بَیِّنَۃٍ کہ ہلاک ہو جائے جو ہلاک ہوتا ہے دلیل سے اور جیتا رہے جو جیتا ہے دلیل سے یعنی نور عقل کی بجلی اگر عنایت اور توفیق کی طرف سے چمکتی ہے تو دوست اُس سے راہ پاتے ہیں اور اگر قہر اور خذلان کی جانب سے چمکتی ہے تو دشمنوں کی آنکھوں سے روشنی جاتے رہنے کا سبب ہوتی ہے یُضِلُّ بِهٖ كَثِيۡرًا وَّيَهۡدِىۡ بِهٖ كَثِيۡرًا نظم

خنک آنکس کہ عقل رہبر اوست ہر دو عالم بطوع چاکر اوست
عقل کاں رہنماے حیلہ تست آں نہ عقلست کاں عقیلہ تست

نقل ہے کہ جس رات کی فجر کو جنگ بدر واقع ہوئی اُس رات کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں لشکر قریش کو بہت تھوڑا سا اور خراب حال ذلیل دیکھا اور اُسکی تاویل فرمائی کہ دوست غالب اور دشمن مغلوب ہونگے مسلمانوں نے جب یہ خواب اور تعبیر سُنی تو نہایت خوش ہوئے

سلہ گمراہ کرتا ہے بسبب اُسکے بہت کو اور ہدایت کرتا ہے بسبب اُسکے بہت کو ۱۲

حق تعالے وہ نعمت یاد دلاتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ یاد کرو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذْ یُرِیْکَهُمُ اللّٰهُ اُسے کہ جب دکھایا تجھے اُن کا لشکر خدانے فِیْ مَنَامِكَ تیرے خواب میں قَلِیْلًا ط تھوڑا کہ تونے جب اصحاب کو خبردی تو وہ دلیر ہوئے اور نصرت کے وعدے سے اُنھیں قوت ہوئی وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا اور اگر خدا تجھے دکھاتا اُن لوگوں کو بہت اور اصحاب کو یہ خبر دیتا تو لَّفَشِلْتُمْ البتہ بددل ہو جاتے تم اے اصحاب وَلَتَنَازَعْتُمْ اور البتہ جھگڑتے تم فِی الْاَمْرِ امر قتال میں کہ آیا ہم لڑیں یا بھاگ جائیں وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور مگر خدا نے سَلَّمَ ط سلامت رکھا تمھیں بددلی اور تنازع سے یا دشمنوں کے ضرر سے اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بیشک وہ جاننے والا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ساتھ اُس چیز کے جو سینوں میں ہے جرأت اور ڈرنا رضامندی اور امان لینا وَاِذْ یُرِیْكُمُوْهُمْ اور اُسے یاد کرو اے صحابہ کہ دکھائے خدا نے تمھیں دشمن اِذِ الْتَقَیْتُمْ جب ملاقات کی تم نے فِیْۤ اَعْیُنِكُمْ تمہاری آنکھوں میں قَلِیْلًا تھوڑے کہ تمھارا دل قوی ہوا انکی لڑائی پر حق تعالیٰ نے قریش کا لشکر مسلمانوں کی نظروں میں تھوڑا کر دیا اُنھیں ثابت رکھنے اور اپنے رسول کا خواب سچ کرنے کو لکھا ہے کہ جب دونوں صفوں سے سامنا ہوا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس شخص سے فرمایا جو اُنکے پہلو میں تھا کہ دشمن ستر ہونگے وہ شخص بولا کہ سو کے قریب ہونگے حالانکہ وہ نوسو پچاس تھے وَّیُقَلِّلُكُمْ اور تھوڑا کر دیا تمھیں بھی فِیْۤ اَعْیُنِهِمْ دشمنوں کی آنکھوں میں یہاں تک کہ تم سے لڑنے پر وہ دلیر ہوئے اور کچھ حساب نہ کیا اور لڑائی کا اسباب جسقدر چاہیے تھا مہیا نہ کر لیا نقل ہے کہ ابوجہل بولا کہ ان لوگوں کے ساتھ ہتھیار سے نہ لڑو بلکہ یوں ہی پکڑ کے مشکیں باندھ لو اور جب لڑائی میں مشغول ہوئے تو حق تعالے نے مسلمانوں کو مشرکوں کی نظر میں اُن کو دونا کر دیا یَرَوْنَهُمْ مِّثْلَیْهِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ اس سبب سے مشرک دل شکستہ اور مبہوت ہو گئے اور اُنھیں شکست نصیب ہوئی اور یہ صورت عجیب نشانیوں میں سے ہے اسواسطے کہ اگرچہ کسی سبب سے تھوڑے آدمی نگاہ میں بہت معلوم ہوتے ہیں یا بہت آدمی تھوڑے نظر آتے ہیں مگر اسقدر فرق نہیں ہو سکتا کہ نوسو پچاس آدمی سو کے قریب معلوم ہوں یا تین سو آدمی ایک ہزار یا نوسو نظر آئیں بیشک اللہ جل شانہ کی قدرت کاملہ نے بعض کی نگاہوں کو بعض سے باز رکھا باوصف اسکے کہ دیکھنے کی شرطیں سب موجود تھیں لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا تاکہ جاری کرے اللہ وہ حکم جو كَانَ مَفْعُوْلًا ط ہے ہونے والا اُسکے علم میں وَاِلَى اللّٰهِ اور طرف اللہ کے تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۠ پھر جاتے ہیں کام یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے گروہ مسلمانوں کے اِذَا لَقِیْتُمْ جب دیکھو تم فِئَةً کوئی گروہ اُن کافروں کا جو تم سے لڑنے کا قصد رکھتے ہوں فَاثْبُتُوْا تو کھڑے رہو تم اور اُن کے مقابلہ سے مُنھ نہ موڑو وَاذْكُرُوا اللّٰهَ اور یاد کرو اللہ کو كَثِیْرًا بہت یاد کرنا دل اور زبان سے لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۠ مگر چاہیے کہ تم فتح یاؤ دشمنوں پر مفسروں نے کہا ہے کہ ذکر سے یہاں تکبیر مراد ہے تلوار مارنے کے وقت یا کافروں پر بددعا کرنا اس طور پر کہ اَللّٰهُمَّ اخْذُلْهُمْ اَللّٰهُمَّ اقْطَعْ دَابِرَهُمْ اس آیت میں تنبیہ ہے اس بات پر کہ یہ بات چاہیے کہ کوئی شغل یاد الٰہی سے بندہ کو باز نہ رکھے نظم

یک نفس غافل مباش از ذکر رب — تو بہر حالے کہ باشی روز و شب
در بلاہا التجا با حضرت است — در خوشی ذکر تو شکر نعمت است

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ اور اطاعت کرو خدا کی وَرَسُوْلَهٗ اور اُسکے رسول کی امر جہاد میں اور معرکہ قتال کے اندر ثابت قدم رہنے میں وَلَا تَنَازَعُوْا اور نہ خلاف کرو فَتَفْشَلُوْا کہ مخالفت کے سبب سے بددل ہو جاؤ وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ اور جاتی رہے ہوا تمھاری یعنی دولت اور قوت تمھاری ہوا استعارہ ہے دولت سے اسواسطے کہ کام چلانے اور جاری کرنے میں دولت ہوا چلنے کے مشابہ ہے مصرع اِذَا هَبَّتْ رِیَاحُكَ فَاغْتَنِمْهَا،

۱؎ دیکھتے تھے وہ کافر مسلمانوں کو دونے اپنے دیکھنا آنکھ کا ۱۲ ۲؎ اے اللہ بے نصیب کر انھیں اے اللہ کاٹ دے جڑ انکی ۱۲ ۳؎ جب چلیں ہوائیں تیری تو غنیمت جان انھیں ۱۲

بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ حقیقی ہُوا مُراد ہی اسواسطے کہ نصرت نہیں ہوتی مگر اُس ہُوا کے سبب جو خدا اُدھر کو بھیجتا ہی جدھر سے فتح کی ہوا چلتی ہی اور
اُسے ریح النصرت کہتے ہیں اور حدیث شریف میں ہی کہ نُصِرۡتُ بِالصَّبَاۃِ وَاُهۡلِكَتۡ عَادٌ بِالدَّبُوۡرِ وَاصۡبِرُوۡا اور صبر کرو مقاتلہ میں اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ
مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ساتھ صبر کرنے والوں کے ہی حفاظت اور نصرت کرکے وَلَا تَكُوۡنُوۡا اور نہو تم كَالَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مانند اُن لوگوں
کے جو نکلے مِنۡ دِيَارِهِمۡ اپنے گھروں سے بَطَرًا اتراتے اکڑتے فخر کرتے ہوئے وَّرِئَآءَ النَّاسِ اور لوگوں کے دکھانے کو
اس سے اہل مکہ مراد ہیں جو قافلہ کی حمایت کو نکلے تھے اور راہ میں اُنھیں خبر پہونچی کہ قافلہ صحیح سلامت بدر سے گذر گیا اور لوگوں نے پھر آنے کا قصد کیا
ابوجہل بولا ضرور ہی کہ ہم بدر کو جائیں اور شرابیں پییں تاکہ ہماری عظمت اور بڑائی کا شہرہ عرب میں پھیلے اور لوگ ہماری شجاعت اور شوکت لکھ رکھیں
تو حق تعالیٰ مسلمانوں کو فرماتا ہی کہ تم اپنے گھروں سے کافروں کی طرح نہ نکلو کہ وہ خودبینی اور ریاکاری کرتے ہوئے نکلتے ہیں وَيَصُدُّوۡنَ
اور باز رکھتے ہیں لوگوں کو عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ دین آلٰہی سے وَاللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ اور اللہ ساتھ اُس چیز کے جو وہ کرتے ہیں
مُحِيۡطٌ جاننے والا ہی اور اُن کاموں کی جزا دیگا لکھا ہی کہ قریش جب مکہ سے باہر نکلے اور بنی کنانہ کی بستی کے گرد پہونچے تو اُن میں اور
بنی کنانہ میں جو قدیمی دشمنی تھی اُسکے سبب سے خوفناک ہوئے اور چاہا کہ وہاں سے پھر آئیں سراقہ بن مالک جو بنی کنانہ کا سردار تھا اُسکی صورت
بنکر ابلیس نکلا اور قریش سے ملاقات کی اور بولا کہ تم خوب حمایت کرتے ہو جاؤ میں ضامن ہوں کہ بنی کنانہ میں سے تمھیں کچھ ضرر نہ پہونچے گا اور میں
بھی رفاقت کا طریقہ مرعی رکھتا ہوں پھر ابلیس شیطانوں کی ایک جماعت ساتھ لے کر اُنکے ہمراہ بدر کی طرف متوجہ ہوا اور حق تعالیٰ اس قصہ کی خبر دیتا
ہی کہ وَاِذۡ زَيَّنَ اور یاد کرو اُسے کہ جب آراستہ کر دیے لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ واسطے کافروں کے شیطان نے اَعۡمَالَهُمۡ عمل اُنکے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی میں حقائق سلمی میں لکھا ہی کہ اُنکی قوت اُنھیں دکھادی یہانتک کہ اُنھوں نے اُسپر اعتماد کیا وَقَالَ اور کہا شیطان نے کہ
لَا غَالِبَ لَكُمُ الۡيَوۡمَ نہیں ہی کوئی غالب تم پر آج کے دن مِنَ النَّاسِ لوگوں میں سے تمھارا لشکر بہت اور آراستہ ہونے کی وجہ
وَاِنِّيۡ جَارٌ لَّكُمۡ اور میں فریادرس اور بچانے والا ہوں تمھیں قوم کنانہ سے فَلَمَّا تَرَآءَتِ الۡفِئَتٰنِ پھر جب دیکھا دونوں
گروہوں نے ایک دوسرے کا لشکر نَكَصَ پھر اشیطان عَلٰى عَقِبَيۡهِ اپنی دونوں ایڑیوں پر اور یہ عبارت ہی مکر اور حیلہ کرکے بھاگنے
سے لکھا ہی کہ جنگ بدر کے دن ملائکہ جب اُترے تو شیطان اُنھیں دیکھ کر بھاگا اُس جگہ اُسکا ہاتھ حارث بن ہشام کے ہاتھ میں تھا حارث بولا کہ
اے سراقہ ایسے حال میں ہمیں چھوڑے بھاگتا ہی ابلیس نے اُسکے سینہ پر ہاتھ مارا وَقَالَ اور بولا اِنِّيۡ بَرِيۡٓءٌ مِّنۡكُمۡ تحقیق کہ میں
بیزار ہوں تمھیں بچانے سے اِنِّيۡۤ اَرٰى بیشک میں دیکھتا ہوں مَا لَا تَرَوۡنَ جو کچھ تم نہیں دیکھتے یعنی دیکھتا ہوں کہ
فرشتے مسلمانوں کی مدد کو آتے ہیں اِنِّيۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ تحقیق کہ میں ڈرتا ہوں اللہ سے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا ہی کہ اس
دشمن خدا نے یہ جھوٹ کہا اگر وہ خدا سے ڈرتا تو اُسکا یہ حال نہ ہوتا وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی ہرگز ع ۶
اُس سے نہ ڈرے لکھا ہی کہ بدر کے بھگوڑے جب مکہ کو پھرے تو سراقہ کے پاس کہلا بھیجا کہ ہمارا لشکر تو نے بھگا دیا سراقہ نے قسم کھائی کہ جبتک
تمھاری شکست کی خبر میں نے نہیں سنی تمھارے قصد ہی سے مجھے واقفیت نہ تھی تو سب کو معلوم ہوگیا کہ وہ شیطان تھا کہ سراقہ کی صورت پر
ظاہر ہوا اِذۡ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ اُسے بھی یاد کرو جب مدینہ کے منافقوں نے کہا وَالَّذِيۡنَ فِيۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ اور اُن
لوگوں نے جنکے دلوں میں شک اور نفاق ہی یعنی مکہ کے منافقوں یا مشرکوں نے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ قریش میں سے ایک گروہ نے اسلام

۱ کہ مدد کیا گیا میں ساتھ باد صبا کے اور ہلاک ہوئی قوم عاد سبب پچھیاؤ ہوا کے ۱۲

ظاہر کیا تھا اور باوصف اسکے کہ وہ لوگ قدرت رکھتے تھے مگر دولت ہجرت سے سرفراز نہ ہوئے اور جب کفار قریش کا لشکر نکلا تو اُسکے ساتھ وہ بھی بدر
میں آئے اور اُنکی نیت یہ تھی کہ جو لشکر بہت ہوگا اُسکی طرف ہو جائیں گے چونکہ ہجرت نہ کرکے نافرمانی کی تھی تو بدر کے دن اُس نافرمانی کی شامت اور
وبال اُنھیں پہونچا اور مومنوں کی قلت دیکھکر بولے کہ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ فریب دیا ان مومنوں کے گروہ کو دِيْنُهُمْ ط اُن کے دین نے کہ
باوجود کمی کے اور وعدہ نہ ہونے پر ایسے آراستہ لشکر کے مقابلہ میں آئے ہیں تو حق تعالیٰ اُنکے جواب میں فرماتا ہو وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ اور جو کوئی
توکل کرے عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اور اپنا کام اُسی پر چھوڑ دے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ عَزِيْزٌ غالب ہے متوکل کو چھوڑ نہیں دیتا حَكِيْمٌ ○
حکم کرنے والا ہو متوکل کی یاری اور مددگاری کرتا ہو وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھتا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا
جب قبض کرتے تھے روحیں اُن لوگوں کی جو کافر ہو گئے الْمَلٰٓئِكَةُ فرشتے جو ملک الموت کے مددگار ہیں جنگ بدر میں مکہ کے منافقوں
میں سے ایک گروہ جیسے علی بن امیہ اور نبیہ اور منبہ حجاج سہمی کے بیٹے قتل ہوئے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
اگر تم دیکھتے کہ ملائکہ اُنکی روح قبض کرتے وقت يَضْرِبُوْنَ مارتے تھے لوہے کے گرز وُجُوْهَهُمْ اُنکے موہنوں پر وَاَدْبَارَهُمْ اور اُنکی
پیٹھوں پر وَذُوْقُوْا اور کہتے تھے کہ چکھو عَذَابَ الْحَرِيْقِ عذاب جلانے والا کہ عذاب دوزخ کا مقدمہ ہے تو البتہ دیکھتے تم اے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کام بُرا اور حال ہول بھرا اور ملائکہ کہتے تھے ذٰلِكَ یہ مار یا عذاب بِمَا قَدَّمَتْ بسبب اُن کاموں کے ہے جو پہلے
بھیجے ہیں اَيْدِيْكُمْ تمھارے ہاتھوں نے کہ وہ گناہ ہیں اور ہجرت نہ کرنا وَاَنَّ اللّٰهَ اور بسبب اسکے ہو کہ اللہ لَيْسَ بِظَلَّامٍ نہیں ہے
ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ ○ اپنے بندوں پر کہ اُنھیں بے جرم پکڑے اور کافروں پر عذاب کرنا عین عدل ہو پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تسلی کے واسطے حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ تمھارے ساتھ قریش کے مشرکوں کی عادت ایسی ہو كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ لا جیسے عادت فرعون کے
تابعوں کی تھی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط اور جیسے عادت اُن لوگوں کی جو فرعون کے پہلے تھے جیسے عاد اور ثمود
کی عادت اپنے پیغمبروں کے ساتھ اور وہ عادت یہ تھی کہ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ کافر ہو گئے وہ خدا کی نشانیوں کے ساتھ یعنی وہ دلیلیں جو حق
تعالیٰ نے اپنی توحید پر قائم کی تھیں یا انبیا کے معجزات فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ پھر پکڑ لیا اُنھیں اللہ نے اور عذاب کیا اُنپر بِذُنُوْبِهِمْ ط
بسبب اُنکے گناہوں کے کہ کفر تھا اور تکذیب اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ قَوِيٌّ قوت اور قدرت والا ہو شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ سخت
عذاب کرنے والا ہو انکار اور تکذیب کرنے والوں پر ذٰلِكَ یہ پکڑ اور اگلوں پر عذاب بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہو کہ خدا لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا
نہ تھا پھیرنے والا اور بدلنے والا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا نعمت کو جو انعام کی ہو عَلٰى قَوْمٍ کسی گروہ پر حَتّٰى يُغَيِّرُوْا اُس وقت تک کہ
اُس گروہ کے لوگ تغیر اور تبدیل دیں مَا بِاَنْفُسِهِمْ لا اُس حال کو جو اُنکے جیوں میں ہو اُس سے بدتر حال کے ساتھ اور یہ قریش کو دھمکی ہے کہ
بُت پرستی اور مُردار خوری جو اُنکا حال تھا اُسے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور قرآن کی تکذیب اور مومنوں کو ایذا اور تکلیف
رسانی سے ملا کر بدتر کر دیا وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ اور تحقیق کہ اللہ سُننے والا ہو مشرکوں کی نالائق باتیں عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہے اُنکے باطل
عقیدے پھر دوبارہ تاکیداً فرماتا ہو کہ تیری تکذیب میں قریش کا ایسا حال ہو كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ لا جیسے عادت قوم فرعون کی وَالَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ط اور اُن لوگوں کی جو اُنکے پہلے تھے کہ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ تکذیب کی اُنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کی
فَاَهْلَكْنٰهُمْ پس ہلاک کر دیا ہم نے اُنھیں بِذُنُوْبِهِمْ بسبب اُنکے گناہوں کے یا قریش نے قرآن کی تکذیب کی اور بدر میں ہم نے اُنکو
قتل کیا وَاَغْرَقْنَآ اور ڈبو دیا ہم نے دریائے قلزم میں اٰلَ فِرْعَوْنَ ج فرعون کے تابعوں کو وَكُلٌّ اور ہر ایک گروہ قبطی جو غرق ہوئے

اور قریشی جو قتل ہوئے کَانُوْا تھے ظٰلِمِیْنَ ○ ظلم کرنے والے اپنی جانوں پر کفر اور عصیان کے سبب سے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ تحقیق کہ
بدتر چلنے والوں کے زمین پر عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وہ ہیں جو مضبوط ہوگئے کفر میں اس سے معاندین قریش مراد ہیں جیسے
ابوجہل اور عتبہ اور نضر اور اُنکے مثل یا مکابران یہود مقصود ہیں جیسے کعب بن اشرف اور حیی بن اخطب اور اعدی اور اُسکے گروہ کے لوگ فَهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ پھر وہ ایمان نہیں لاتے ہیں اور بدترین دواب اَلَّذِیْنَ عٰهَدْتَّ وہ لوگ ہیں کہ باہم عہد کیا تو نے مِنْهُمْ
اُن کافروں سے اور وہ بنی قریظہ تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے عہد باندھا تھا ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ پھر توڑتے ہیں وہ عَهْدَهُمْ
عہد اپنے فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ ہر بار جب عہد کرتے ہیں اور تبیان میں لکھا ہے کہ بنو قریظہ نے عہد کیا تھا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں
کی یاری اور مدد نہ کرینگے اور بدر کے دن مشرکوں کو ہتھیاروں سے مدد دی اور پھر کہنے لگے کہ ہم بھول گئے اور دوبارہ عہد کیا اور جنگ خندق کے دن
ابوسفیان سے ملکر عہد توڑ ڈالا وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ○ اور وہ پرہیز نہیں کرتے عہد توڑنے سے یا نہیں ڈرتے بیوفائی کے عذاب سے فَاِمَّا
تَثْقَفَنَّهُمْ پھر اگر پاوے تو اُنھیں فِی الْحَرْبِ لڑائی میں فَشَرِّدْ بِهِمْ تو بھگا دے اُنھیں اور متفرق کر دے اُنھیں قتل کے سبب سے
مَّنْ خَلْفَهُمْ اُسے جو اُنکے پیچھے ہیں یعنی تمھارے دشمنوں میں سے یعنی جب اُنپر فتح پاوے تو اُنمیں سے اتنے قتل کر کہ تیری ہیبت اُن کافروں کو تیرے
ساتھ مقابلہ کرنے سے بھگا دے لَعَلَّهُمْ چاہیے کہ وہ بھاگنے والے يَذَّكَّرُوْنَ ○ نصیحت اور عبرت پکڑیں وَاِمَّا تَخَافَنَّ اور اگر جانے
اور دریافت کرے تو مِنْ قَوْمٍ اُس گروہ سے جو تیرے ساتھ عہد رکھتا ہے خِيَانَةً عہد توڑ ڈالنا کہ علامتوں سے تجھ پر ظاہر ہو جائے فَانْۢبِذْ
اِلَيْهِمْ تو پھینکدے اُنکی طرف اُنکا عہد یعنی قتال کے قبل یہ ظاہر کر کہ میں نے تمھارا عہد توڑ دیا تاکہ تو اور وہ ہو جائیں عَلٰى سَوَآءٍ برابر عہد شکنی
جاننے میں اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ ○ نہیں دوست رکھتا خیانت کرنے والوں کو اور اُنکے عمل نہیں پسند کرتا وَلَا ع ۱۰
يَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بکرنے لاتحسبن پڑھا ہے یعنی اور نہ گمان کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو جو کافر ہوئے کہ وہ سَبَقُوْا
آگے نکل گئے میرے عذاب سے اس سے بدر کے بھاگے ہوئے مراد ہیں یا عہد توڑنے والے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم یہ نہ سمجھو کہ
اُنپر عذاب کرنے سے ہم عاجز ہو گئے ہیں بلکہ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ○ تحقیق کہ وہ عاجز نہیں کرتے ہمیں اپنے عذاب سے اور حفص نے لایحسبن غائب کا
صیغہ پڑھا ہے یعنی چاہیے کہ کافر یہ گمان نہ کریں کہ ہم اُنپر عذاب کرنے سے عاجز ہیں وَاَعِدُّوْا لَهُمْ اور تیار کر رکھو اے مومنو عہد توڑنے والوں یا بدر
کے بھاگے ہوؤں کے واسطے مَّا اسْتَطَعْتُمْ جو کچھ سکو تم مِّنْ قُوَّةٍ لڑائی کے ساز و سامان سے کہ لشکر اُسکے سبب سے قوت پاتا ہے اور
عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپ منبر پر فرماتے تھے کہ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ یعنی آگاہ
ہو جاؤ کہ قوت سے تیر مارنا مراد ہے بعضے علما نے کہا ہے کہ تیر لگانے کو خاصکر بیان کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ تیر کمان سب ہتھیاروں سے زیادہ قوت والا ہتھیار ہے
شیخ الاسلام ابوالقاسم نصیر آبادی قدس سرہٗ نے کہا کہ اس آیت میں کہا ہے کہ قوت سے تیر لگانا مراد ہے صحیح ہے ایسا ہی ہوگا مگر تیر لگانا تین طرح پر ہے ظاہر میں
تیر لگانا کمان سے اور باطن میں تیر اندازی صبح کو آہ کا تیر مارنا خضوع کی کمان سے اور حظوں کے تیر دل پھینکنا خدا کی طرف متوجہ اور ماسویٰ سے
فارغ ہو کر اور ابو علی رودباری قدس سرہٗ نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ کی حمایت پر اعتماد کرنے اور اُسکی عنایت پر یقین واثق رکھنے کا نام قوت ہے بیت

گر اعتماد تو بر اسپ و لشکرست و سلاح ۔۔۔ مرا ست بر کرم دوست اعتماد تمام

اور بعضوں نے کہا ہے کہ قوت سے حصار مراد ہیں حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ کافروں کو دفع کرنے کے لئے قلعے بناؤ وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ اور تیاری کرو
بندھے ہوئے گھوڑوں سے تُرْهِبُوْنَ بِهٖ تاکہ ڈراؤ اس تیاری اور مستعدی سے عَدُوَّ اللّٰهِ دشمن خدا کو وَعَدُوَّكُمْ اور اپنے دشمن کو کہ

کفار مکہ ہیں وَاٰخَرِیْنَ اور ڈراؤ گھوڑوں اور ہتھیاروں سے اور کافروں کو مِنْ دُوْنِهِمْ کفار مکہ کے سوا لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ تم نہیں جانتے ہو
اُنھیں اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ اللہ جانتا ہے اُنھیں اور یہ کافر مفسروں کے قول پر یہود ہیں یا منافق یا مجوس اور مدارک میں لکھا ہے کہ جنوں میں جو کافر ہیں وہ
مراد ہیں اسواسطے کہ گھوڑے کی آواز سے جن ڈرتے ہیں وَمَا تُنْفِقُوْا اور جو کچھ خرچ کرتے ہو مِنْ شَيْءٍ اُس چیز میں سے جو رکھتے ہو تم
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا میں یعنی ہتھیار درست کرنے اور گھوڑوں کے دانے گھاس میں يُوَفَّ اِلَيْكُمْ پوری کر دی جائے گی تمھیں اُسکی
جزا وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور تم ظلم نہ کیے جاؤ گے ثواب گھٹا کر وَاِنْ جَنَحُوْا اور اگر جھکیں مشرک لِلسَّلْمِ واسطے صلح اور اسلام
چاہنے کے فَاجْنَحْ لَهَا تو تو بھی جھک مصالحہ کی طرف وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر خدا پر یعنی اس بات سے نہ ڈر کہ مکر اور حیلہ سے اُنھوں نے
صلح کا ڈول ڈالا ہوگا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ تحقیق کہ خدا سُننے والا ہے اُنکے کلام اَلْعَلِيْمُ ۝ جاننے والا اُنکا جھوٹ سچ اگر وہ مکر کرینگے تو تجھے
محفوظ رکھے گا اور اُنکے مکر کا وبال اُنھی پر ڈالے گا جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے کہ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اور اگر چاہیں گے وہ اَنْ يَّخْدَعُوْكَ یہ کہ
فریب دیں تجھے اور صلح کر کے لڑائی سے باز رکھیں فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ تو بیشک کافی ہے تجھے اللہ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ وہ ہے وہ جس نے
قوت دی تجھے بِنَصْرِهٖ ساتھ اپنی مدد کے اور فرشتوں کو بھیجکر وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ اور ساتھ سب مومنوں کے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ
انصار کے سبب سے وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ اور الفت ڈالدی درمیان اُنکے دلوں کے یعنی اوس اور خزرج میں کہ ایک سو بیس برس سے ان دونوں
قبیلوں میں تعصب اور خصومت تھی اور برابر لوٹ مار کیا کرتے تھے حق تعالی نے تیری برکت سے اُنکے دلوں میں باہم الفت ڈالدی لَوْ اَنْفَقْتَ
اگر خرچ کرتے اپنے احوال کی اصلاح کے واسطے مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا جو کچھ زمین میں ہے سب مال و متاع تو بھی مَّآ اَلَّفْتَ تالیف نہ کرتا
اور الفت نہ ڈال سکتا تھا بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ درمیان اُنکے دلوں کے اسواسطے کہ اُنمیں عداوت اور خصومت نہایت درجہ تھی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
اور مگر خدا نے اپنی حکمت بالغہ سے اَلَّفَ بَيْنَهُمْ الفت ڈالدی اُنمیں اِنَّهٗ عَزِيْزٌ تحقیق کہ وہ قادر اور غالب ہے جو چاہے کرے حَكِيْمٌ ۝
جاننے والا ہے اُسکی حکمت جو کچھ کرتا ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر حَسْبُكَ اللّٰهُ بس ہے تجھے اللہ وَمَنِ اتَّبَعَكَ اور جنھوں نے تیری پیروی ع ۸
کی ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مومنوں میں سے یہ آیت غزوہ بدر میں قتال کے قبل حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقویت اور صحابہ رضی اللہ عنہم
کی تسلی کے واسطے نازل ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ تینتیس ۳۳ مرد اور چھ عورتیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائی تھیں جب
امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اسلام سے مشرف ہوئے اور چالیس کی گنتی پوری ہوگئی تو یہ آیت نازل ہوئی اور ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اسلام یہ آیت نازل ہونے کا سبب ہے اور اس تقدیر پر یہ آیت مکی ہوگی يٰٓاَيُّهَا
النَّبِيُّ اے نبی رفیع قدر یا خبر دینے والے حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ تحریض کر مومنوں کو یعنی اُبھار اور تیز کر اُنھیں عَلَى الْقِتَالِ قتال پر
کافروں کے ساتھ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اگر ہوں تم میں سے عِشْرُوْنَ بیس آدمی صٰبِرُوْنَ صبر کرنے والے معرکہ قتال میں تو يَغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ غالب ہونگے دو سو مشرکوں پر یہ شرط حکم کے معنی پر ہے یعنی چاہیئے کہ تم میں سے ایک مسلمان دس مشرکوں کے مقابلہ میں صبر کرے اور
بھاگے نہیں وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اور اگر ہوں تم میں سے مِّائَةٌ سو آدمی تو يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا غالب ہوں گے تائید الٰہی سے ہزار
آدمیوں پر مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اُنمیں سے جو کافر ہوئے اور یہ اُنپر تمھارا غالب ہونا بِاَنَّهُمْ بسبب اس کے ہے کہ وہ قَوْمٌ لَّا
يَفْقَهُوْنَ ۝ گروہ ہیں نادان کہ خدا کو اور روز قیامت کو نہیں پہچانتے تو ضرور نجات اور درجات سے غافل رہ کر گمراہی کے وقت مومنوں کے
سامنے ثابت قدم اور مستقل رہنے کی قوت نہیں رکھتے یہ آیت نازل ہونے کے بعد ایک ایک مسلمان دس دس کافروں کے ساتھ قتال کرنے سے

خوفناک ہوئے اور یہ حکم اُنھیں گراں گذرا تو حق تعالیٰ نے اس آیت کو منسوخ کر کے فرمایا اَلْـٰٔنَ اب کہ یہ حکم تمھیں گراں گذرا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ تخفیف کر دی اللہ نے تم سے وَعَلِمَ اور دیکھا اور جانا اُس نے اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ یہ کہ تم میں سستی ہے یعنی ضعف بدن فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ پس اگر ہوں تم میں سے مِّائَةٌ صَابِرَةٌ سو آدمی صبر کرنے والے تو يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ غالب ہونگے دوسو پر شرط بھی حکم کے معنی میں ہے یعنی چاہیئے کہ تم میں سے ایک مسلمان دو کافروں کے مقابلہ میں مستقل رہے اور نہ بھاگے وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اور اگر ہوں تم میں سے اَلْفٌ ہزار آدمی تو يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ غالب ہونگے دو ہزار پر بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ خدا کے حکم اور اُسکی مدد سے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اور خدا ساتھ صبر کرنے والوں کے ہے اعانت اور مددگاری کے سبب پھر جو کوئی صبر کریگا فتح پائیگا اَلصَّبْرُ مَطِيَّةُ الظَّفَرِ قطعہ

صبر کن اے دل کہ بعد ازاں ظفر آید — صبر و ظفر ہر دو دوستان قدیم اند
باغ شود سبز و شاخ گل ببر آید — از چمن صبر رخ متاب کہ روزے

لکھا ہے کہ جنگ بدر کے دن نشر کافر قید ہوآئے اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کبار رضی اللہ عنہم سے اُنکے باب میں مشورہ کیا مہاجروں میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اس قوم کے چھوٹے بڑے آپکے کنبے کے لوگ اور قرابت دار ہیں اگر انمیں سے ہر ایک اپنی طاقت اور استطاعت کے موافق فدیہ دے تو ہوسکتا ہے کہ ایک دن ہدایت کی دولت پائیں اور اب مسلمانوں کی عدد اور مدد زیادہ ہوجائے یعنی فدیہ لیکر ان کی جان بخشی کر دیجئے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کافروں کے پیشوا اور سردار ہیں سب کو حکم فرما دیجیے کہ گردن ماریں اور الحمد للہ کہ حق تعالیٰ نے آپ کو فدیہ سے مستغنی کر دیا ہے اور انصار میں سے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اور بہت صحیح یہ ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اشارہ کر دیں کہ اشرار کو ہم قتل کر ڈالیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی طرف میل فرمایا اور فدیہ مقرر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ مَا كَانَ نہیں چاہیے اور نہیں لائق ہے لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ کسی پیغمبر کو کہ ہوں لَهٗٓ اَسْرٰى واسطے اُسکے قیدی لوگ کہ اُن سے فدیہ لے لے حَتّٰي يُثْخِنَ یہانتک کہ بہتوں کو قتل کر ڈالیں اُنمیں سے فِي الْاَرْضِ ۭ بیچ زمین کے اسواسطے کہ یہ صورت کفار کی ذلت اور قلت کا سبب اور اسلام کی عزت اور ابرار کی شوکت ظاہر ہونے کا باعث ہے تُرِيْدُوْنَ چاہتے ہو تم عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ مال دنیا کا کہ یہ بہت جلد زائل ہوجانے والا ہے وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ اور خدا چاہتا ہے تمھارے واسطے ثواب آخرت کا کہ وہ بہشت اور نعمت دائمی ہے وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ اور اللہ غالب ہے دوستوں کو دشمنوں پر غلبہ دیتا ہے حَكِيْمٌ ۝ دانا ہے اُس بات میں جو بندوں کے ساتھ کرتا ہے لَوْلَا كِتٰبٌ اگر نہ ہوتا حکم اور فرمان مِّنَ اللّٰهِ خدا کی طرف سے سَبَقَ پہلے ہوچکا ہے اور لوح محفوظ میں لکھ گیا ہے کہ بے مخالفت صریح کے عذاب نہ کریگا یا نادانی پر مواخذہ نہ فرمائے گا یا اہل بدر پر عذاب نہ کریگا یا غنیمتیں تم پر حلال فرمائے گا تو لَمَسَّكُمْ البتہ پہونچتا تمھیں فِيْمَآ اَخَذْتُمْ بیچ اُس چیز کے کہ لیا تھا تم نے فدیہ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ عذاب بڑا روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو عمر اور سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا اور کوئی نجات نہ پاتا اسواسطے کہ یہی دونوں صحابی کافروں کے قتل کا مشورہ دیتے تھے فدیہ لینے کا نہیں یہ آیت نازل ہونے کے بعد سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے بدر کی غنیمتوں سے ہاتھ کھینچا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَكُلُوْا پس کھاؤ مِمَّا غَنِمْتُمْ اُس چیز میں سے جو غنیمت لی ہے تم نے اور فدیہ بھی اُسی میں سے ہے حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ صلے کھانا حلال اور پاک وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اور ڈرو خدا سے اُسکے حکم کی مخالفت میں اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ غَفُوْرٌ بخشنے والا ہے اُس نے تمھارا گناہ بخشدیا رَّحِيْمٌ ۝ ع

مہربان ہو کہ غنیمت تم پر حلال کر دی اور اگلی امتوں پر حرام تھی لکھا ہو کہ عباس رضی اللہ عنہ بھی قیدیوں میں تھے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو حکم فرمایا کہ اپنی ذات کا فدیہ دو اور اپنے دونوں بھتیجے عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث اور عتبہ بن جحدم کی طرف سے فدیہ ادا کرو عباس رضی اللہ عنہ بولے کہ اے محمد کیا تم چاہتے ہو کہ تمھارا چچا فقیر کی طرح اپنے پرائے کے سامنے مانگنے کو ہاتھ پھیلائے میں اتنا مال کہاں سے لاؤں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ روپے کی تھیلیاں جو مکہ سے نکلتے وقت ام فضل کو دیکر یہ باتیں تم نے اُس سے کہی تھیں کہاں ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بولے کہ اے محمدؐ میں نے تو یہ باتیں چھپا کر کی تھیں تجھ سے کس نے کہدیں آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے میرے پاس کہلا بھیجیں پس حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ رہو کہ میں حق تعالیٰ کی وحدانیت اور تمھاری رسالت کی گواہی دیتا ہوں پھر اپنا فدیہ اور اُن تینوں آدمیوں کا فدیہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادا کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يَآيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ کہو اُن لوگوں سے جو تمھارے ہاتھوں میں ہیں مِّنَ الْاَسْرٰٓى قیدیوں میں سے کہ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ اگر جانے گا اللہ اور دیکھے گا فِيْ قُلُوْبِكُمْ تمھارے دلوں میں خَيْرًا بھلائی ایمان اور اخلاص تو يُؤْتِكُمْ خَيْرًا دیگا تمھیں بہتر مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ اُس چیز سے جو لی گئی ہو تم سے یعنی اُس روپیہ سے بہتر جو تم نے فدیہ دیا ہے وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخش دیگا تمھیں وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہو وہ گناہ جو زمانۂ شرک میں تم سے واقع ہوئے ہیں رَّحِيْمٌ مہربان ہو کہ تمھیں اسلام کی توفیق دی لکھا ہو کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے دو وعدے کیے ایک تو یہ کہ جو کچھ مجھ سے لیا ہو اُس سے بہتر مجھے دے یہ وعدہ تو اُس نے وفا کیا اب میں بیس غلام رکھتا ہوں کہ اُنمیں سے ہر ایک بیس ہزار دینار کی تجارت میرے واسطے کرتا ہو اور آب زمزم پلانے کی خدمت بھی اُس نے مجھے عطا فرمائی کہ عرب کے سب مالوں سے زیادہ میں اُسے دوست رکھتا ہوں اور دوسرا وعدہ مغفرت کا ہو میں امید رکھتا ہوں کہ یہ وعدہ بھی وفا فرمائے گا اور مجھے بخشدے گا کہ کریم کے وعدہ میں خلاف نہیں ہوتا بیت

خلاف وعدہ محال ست کز کریم آید کریم اگر نہ کند وعدہ را وفا شاید

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اور اگر چاہیں وہ قیدی جو مسلمان ہو گئے ہیں خِيَانَتَكَ خیانت کرنا تیرے ساتھ عہد شکنی کر کے یا دین سے برگشتہ ہو کر فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ پس تحقیق کہ خیانت کر چکے خدا کے ساتھ مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے کفر کے سبب سے فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ پس خدا نے قدرت دی تجھے اُنپر یہانتک کہ جنگ بدر کے دن تیرے ہاتھ میں وہ گرفتار ہوئے اور اُسکے بعد ممکن ہو کہ تجھے اُنپر غالب اور قادر کر دے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہو بندوں کا مآل کار حَكِيْمٌ حکم کرنے والا اُنکے احوال کے موافق اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے وَهَاجَرُوْا اور ہجرت کی خدا اور رسول کی محبت میں اپنے وطنوں سے وَجٰهَدُوْا اور جہاد کیا بِاَمْوَالِهِمْ اپنے مالوں کے ساتھ کہ ہتھیار اور محتاجوں کے مصارف میں صرف کیا وَاَنْفُسِهِمْ اور اپنی جانوں کے ساتھ کہ قتال میں مصروف ہوئے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا میں اور یہ مہاجر لوگ ہیں وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا اور جن لوگوں نے جگہ دی مہاجروں کو وَّنَصَرُوْٓا اور مدد کی حضرت رسول خدا علیہ الصلاۃ والثنا کی اس سے گروہ انصار مراد ہو اُولٰٓئِكَ وہ گروہ بَعْضُهُمْ بعضے اُنکے اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ دوست ہیں بعض کے اور متولی ہیں میراث میں ابتدا میں یہ حکم تھا کہ مہاجر اور انصار ہجرت اور نصرت کی وجہ سے ایک دوسرے کی میراث لیں وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے وَلَمْ يُهَاجِرُوْا اور ہجرت نہ کی اُنھوں نے تمھارے ساتھ مَا لَكُمْ نہیں ہو واسطے تمھارے مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ اُنکی میراث میں متولی ہونے سے مِّنْ شَيْءٍ کوئی چیز حَتّٰى يُهَاجِرُوْا یہانتک کہ ہجرت کریں وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ اور وہ مسلمان جنھوں نے ہجرت نہیں کی اگر مدد چاہیں تم سے فِي الدِّيْنِ

دین کے کام میں یعنی اگر اُنمیں اور کافروں میں تقابلہ واقع ہو اور وہ تم سے مدد مانگیں فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ تو تم پر واجب ہے اُنکی مدد کرنا اِلَّا عَلٰى
قَوْمٍ مگر اوپر اُس گروہ شرک کے ہو بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ درمیان تمھارے اور اُنکے مِّيْثَاقٌ ۭ عہد و پیمان یعنی جنسے عہد ہو اُن سے عہد
نہ توڑو وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو ایفائے عہد یا عہد شکنی بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہو وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ
کافر ہوئے بَعْضُهُمْ بعضے اُنکے اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ دوست ہیں بعض کے باہم مدد کرنے میں اِلَّا تَفْعَلُوْهُ اگر نہ کرو گے تم وہ جو حکم کیا ہو
ہم نے باہم ملنے اور مدد اور محبت کرنے کا تو تَكُنْ حاصل ہوگی فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وجہ فتنہ کی زمین میں وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝ اور بڑے
فساد کی دین میں مسلمان ایک دوسرے کے دوست نہونگے اور باہم مدد نہ کرینگے تو اُنکے کام خراب ہو جائیں گے اور کافر ظہور کریں گے اور اُس سے بڑا فتنہ
اور فساد ہو سکتا ہو اور حق تعالیٰ جب مہاجر اور انصار کی مدد اور وراثت باہمی کی خبر دے چکا اور اُسکے ترک پر تہدید کر چکا تو دوبارہ اُن کی ہجرت اور
مددگاری کی جزا کی خبر دیتا ہو اور فرماتا ہو کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدا اور رسول کا وَهَاجَرُوْا اور ہجرت کی وَجٰهَدُوْا
اور جہاد کیا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رضائے آلہی کی راہ میں وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا اور وہ لوگ جنھوں نے تصدیق اور تسلیم کے بعد جگہ دی مہاجرین کو
وَّنَصَرُوْٓا اور مدد کی اُنھوں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی شرکوں سے قتال کرنے میں اُولٰۗىِٕكَ وہ گروہ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ
وہ ہیں مومن سچے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ واسطے اُنکے بخشش ہو خدا کی طرف سے وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ اور روزی اچھی بے محنت اور منت
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے مِنْۢ بَعْدُ بعد صلح حدیبیہ کے وَهَاجَرُوْا اور ہجرت کی اُنھوں نے جیسے ابونضر اور
ابوجندل وغیرہ وَجٰهَدُوْا اور جہاد کیا مَعَكُمْ ساتھ تمھارے یعنی مددگار ہوئے فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ ۭ تو وہ گروہ تم میں سے ہیں یعنی
پچھلے اور اگلے ایمان اور ہجرت اور جہاد میں یکساں ہیں وَاُولُوا الْاَرْحَامِ اور قرابت والے بَعْضُهُمْ بعضے اُنکے اَوْلٰى بِبَعْضٍ
اولیٰ اور انسب ہیں ساتھ بعضوں کے میراث لینے میں فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ بیچ حکم آلہی کے یا لوح محفوظ میں یہ آیت اس گروہ کے باہم وارث ہونے
کی ناسخ ہو جو ہجرت اور نصرت کے سبب سے ایک دوسرے کی میراث لیتے تھے اِنَّ اللّٰهَ بیشک خدا بِكُلِّ شَيْءٍ ساتھ سب چیزوں کے میراثوں
میں سے یا پہلے ہجرت اور نصرت کے سبب سے نسبت معتبر ہونے کی حکمت اور پھر رحم اور قرابت کے معتبر ہونے کی حکمت کا عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہو
کسی کو اُسپر چون وچرا نہیں پہونچتی بیت

نہ در احکام اوست چون و چرا نہ در افعال او چگونہ و چند

ع ۱۰ ۶

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ توبہ مدینۂ منورہ میں نازل ہوئی اور اسمیں ایک سَو اُنتیس آیتیں ہیں

ایاتها ۱۲۹ کلماتها ۲۵۳ حروفها ۱۱۳۵

اس سورت کو سورۂ برارت اور فاضحہ اور مخزیہ اور مقشقشہ اور سورۂ عذاب بھی کہتے ہیں اور اسپر بسم اللہ چھوڑ دینا اسواسطے ہو کہ بسم اللہ امان کا سبب ہے
اور یہ سورت امان جاتے رہنے کے واسطے نازل ہوئی اور کہا ہو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات میں اختلاف کیا ہو کہ انفال اور توبہ ایک ہی سورت
ہو کہ ساتویں بڑی سورت ہو یا دو سورتیں ہیں تو دونوں سورتوں کے بیچ میں جگہ چھوڑ دی اور بسم اللہ نہ لکھی اور دونوں سورتوں کو قرینتین کہا اور ترجمہ
اسباب نزول میں بستان فقیہ ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل ہو کہ ثقہ مشائخ نے عن عن کر کے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت
کی ہو کہ خاتمہ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ اور شروع بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ کا لکھنے والا میں ہی تھا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بسم اللہ لکھنے کو نہیں فرمایا
لکھا ہو کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیس یا چالیس آیتیں سورت کے اول کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ

عنہ کو دیکر آپ کو حاجیوں کا امیر کیا اور فرمایا کہ اہل موسم پر پڑھو اور حضرت صدیقؓ کے جانے سے چند روز کے بعد حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلاکر
ناقہ عضباء پر سوار کر کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بھیجا اور حکم فرمایا کہ اُن سے آیتیں لے کر تم خود پڑھنا اور لوگوں نے جب یہ حال
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ پیغام نہ پہونچائے کوئی مگر آپ یا وہ شخص جو آپ
سے ہو پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملے اور ترویہ کے دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ
پڑھا اور لوگوں کو مناسک تعلیم فرمائے اور بقرعید کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جمرۂ عقبہ کے قریب اہل موسم پر آیتیں پڑھیں بَرَآءَةٌ
مِّنَ اللّٰهِ یہ بیزاری ہے خدا کی طرف سے وَرَسُوْلِهٖٓ اور اُسکے رسول کی جانب سے اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ طرف اُن لوگوں کے
کہ عہد و پیمان باندھا ہے تم نے جنکے ساتھ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مشرکوں میں سے لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرب کے بعضے
مشرکوں کے ساتھ عہد باندھا تھا ہر ایک قوم سے ایک مدت معین تک بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے سوا اور اُن سب نے عہد توڑ ڈالا حق تعالیٰ نے یہ آیت
بھیجی کہ اُسکا مضمون بیزاری ہے مشرکوں کی عہد شکنی کے سبب سے یعنی جس طرح اُنھوں نے خدا اور رسول سے عہد شکنی کی رسول نے بھی حکم خدا سے اُنپر
عہد چھوڑ دیا اور حکم ہوا کہ اے سید المرسلین کہدے اُن سے کہ فَسِيْحُوْا پس سیر کرو فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی آجاؤ مسلمانوں کے تعرض سے بےخوف
ہو کر اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ چار مہینے بقرعید کے دن سے کہ یہ حکم پہونچنے کا روز ہے ربیع الآخر کی دسویں تاریخ تک اور بعض کا قول یہ ہے کہ یہ آیت شوال
کے شروع مہینے میں نازل ہوئی تو چار مہینے کی مدت آخر محرم تک ہے امام ثعلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ جن لوگوں نے عہد شکنی کی تھی اُنمیں سے
بعضوں کی مدت چار مہینے سے بہت کم باقی تھی اور بعضوں کی مدت زیادہ باقی تھی جنکی مہلت کم تھی اُنھیں چار مہینے کی مہلت دی کہ اپنے کام میں
کچھ فکر کریں اور جن کی مدت چار مہینے سے زیادہ باقی تھی اُنکی مدت گھٹا کر چار مہینے کردی کہ اپنے کام میں تدبیر کرلیں اور جنھوں نے عہد شکنی نہیں کی
اُنھیں اُنکی مدت گزرنے تک امان دی اور عہد توڑنے والوں کو کہا وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اور جان لو تم یہ کہ تم غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ لانہ وہ
لوگ ہو کہ عاجز کرنے والے خدا کے ہوا پنے اوپر عذاب کرنے سے ہرچند کہ اُس نے تمھیں مہلت دی مگر تم پر عذاب کرنے میں وہ عاجز نہیں ہے وَاَنَّ
اللّٰهَ اور یہ بھی جان لو کہ اللہ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝ رسوا کرنے والا کافروں کا ہے دنیا میں قتل کر کے اور آخرت میں جلا کر وَاَذَانٌ اور
اعلام ہے اور آگاہ کردینا مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ خدا اور اُسکے رسولؐ سے اِلَى النَّاسِ طرف لوگوں کے يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ بڑے حج کے دن
یعنی بقرعید کے روز کہ اُس دن حج تمام ہوتا ہے اور طواف قربانی بال مونڈانا یا کترانا کنکریاں پھینکنا بڑے اعمال اُس دن ہوتے ہیں یا اکبر اس وجہ سے
کہ اہل کتاب کی عیدیں اُسدن کے موافق پڑی تھیں یا اسوجہ سے کہ اُسدن مسلمانوں کی عزت اور کافروں کی ذلت ظاہر ہوئی اور بہر حال اعلام کا مضمون
ہے اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ یہ کہ اللہ بیزار ہے مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ مشرکوں سے اور اُنکے عہدوں سے وَرَسُوْلُهٗ ۭ اور اسکا رسول بھی بیزار ہے
فَاِنْ تُبْتُمْ پھر اگر باز آؤ گے تم کفر اور بیوفائی سے فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ تو وہ باز آنا بہتر ہے واسطے تمھارے اُسپر قائم رہنے سے وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
اور اگر پھرو گے توبہ سے اور کفر نہ چھوڑو گے فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ تو جان لو یہ کہ تم غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ نہیں عاجز کرنے والے ہو خدا کو یعنی نہ
اُس سے بھاگ سکتے ہو نہ اُس سے مقابلہ کرسکتے ہو وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور خوشخبری کے بدلے ڈرا کافروں کو بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ ساتھ عذاب
دردناک کے کہ آخرت میں ہوگا اور جب عہد توڑنے والوں کا حکم حق تعالیٰ بیان فرما چکا تو بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے باب میں فرماتا ہے کہ اُنھوں نے حدیبیہ
میں عہد کیا تھا اور عہد شکنی نہیں کی تھی اِلَّا الَّذِيْنَ مگر وہ لوگ کہ عٰهَدْتُّمْ عہد کیا تم نے اُنکے ساتھ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مشرکوں میں سے

سلہ بجائے بسم اللہ بجوائز اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْكُفَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ وَالْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ کذا فی السجاوندی ۱۲

م ۱۰ ع ۲

ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ پھر انھوں نے کم نہیں کی شَيْئًا کوئی چیز تمھارے عہدوں میں سے یعنی انھوں نے تمھارے عہد نہیں توڑے وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا اور نہ باہم مدد اور پشت پناہی کی عَلَيْكُمْ تمھارے قتال پر اَحَدًا کسی کی تمھارے دشمنوں میں سے فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ پس تمام کرو انکی طرف عَهْدَهُمْ عہد انکا اِلٰى مُدَّتِهِمْ ط اُس مدت تک جو مقرر ہو چکی اور اُن عہد شکنوں کو فقط چار ہی مہینے کی مہلت نہ دو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ دوست رکھتا ہے متقیوں کو اور تقوے میں عہد وفا کرنا اور اُسکی شرطیں پوری کرنا بھی شیخ ابو القاسم نصیر آبادی قدس سرہ نے فرمایا کہ متقی کے چار نشان ہیں حدوں کی حفاظت کمائی خرچ کرنا عہد وفا کرنا جو کچھ موجود ہو اُسپر قناعت کرنا مثنوی

متقی را بود چہار نشاں — حفظ احکام شرع اول آں
ثانیاً آنچہ دسترس باشد — بر فقیراں و بے کساں باشد
عہد را باوفا کند پیوند — ہر چہ باشد بداں شود خرسند

اور جب اُن مشرکوں کا حال حق تعالےٰ بیان فرما چکا جن سے عہد تھا تو اب اُن مشرکوں کا حال بیان فرماتا ہے جن سے عہد نہیں ہے فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ پھر جب گذر جائیں ماہ حرام یعنی ذی الحجہ کے بیس دن اور پورا محرم اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت معاہدوں کی شان میں نازل ہوئی اور ماہ حرام چار ہیں جو مذکور ہو چکے اور حُرُم تغلیب کے اختیار سے فرمایا اسواسطے کہ ذی الحجہ اور محرم اُنمیں داخل ہیں یا یہ کہ ان چار مہینوں میں عہد والے کافروں سے تعرض کرنا حرام تھا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت نازل ہونے کے وقت سے ابتدائے مدت میں حکم پہونچانے کے وقت سے نہیں تو ماہ حرام یعنی ذو القعدہ ذو الحجہ محرم گذرنے کے بعد مدت بھی گذر جائے گی اور بہر تقدیر جب یہ مہینے گذر جائیں فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ تو قتل کرو مشرکوں کو جن سے تم نے عہد نہیں کیا ہے یعنی جنھوں نے تمھارا عہد توڑ ڈالا حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ جہاں پاؤ حرم کے اندر یا باہر وَخُذُوْهُمْ اور پکڑو انھیں قیدی وَاحْصُرُوْهُمْ اور باز رکھو انھیں مسجد حرام کے طواف سے وَاقْعُدُوْا لَهُمْ اور بیٹھو واسطے اُنکے كُلَّ مَرْصَدٍ ج ہر راہ پر یعنی اُن کے واسطے راہیں بند کر دو تاکہ وہ شہر اور بستیوں میں نہ پھیلیں فَاِنْ تَابُوْا پھر اگر پھریں شرک سے ایمان کی طرف وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھیں نماز وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دیں زکوٰۃ اپنے مالوں کی اور ان دونوں کاموں سے اُنکی تصدیق کی دلیل ظاہر ہو جائے فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ تو خالی کر دو اُنکی راہ یعنی اُن سے ہاتھ کھینچو اور اُنھیں راہ دیدو کہ جہاں چاہیں چلے جائیں اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے اُن کے گذرے ہوئے گناہ رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے اُنھیں ثواب جزا دینے میں وَاِنْ اَحَدٌ اور اگر کوئی مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مشرکوں میں سے جن سے تعرض کرنا چاہیے ماہ حرام گذرنے کے بعد اسْتَجَارَكَ پناہ چاہے تجھ سے فَاَجِرْهُ تو بے خوف کر دے اور پناہ دے حَتّٰى يَسْمَعَ یہانتک کہ وہ سُنے كَلٰمَ اللّٰهِ کلام الٰہی کہ قرآن ہے ثُمَّ اَبْلِغْهُ پھر اگر ایمان نہ لائے تو پہونچادے اُسے مَاْمَنَهٗ ط اُسکے گھر کہ وہ اُسکے امن کی جگہ ہے اور پھر اُسکے ساتھ مقابلہ نہ کر ذٰلِكَ یہ امان دینا بِاَنَّهُمْ بسبب اُسکے ہے کہ یہ لوگ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ گروہ ہیں نہیں ع
جانتے ہیں خدا کو اور اس کا کلام اُنھوں نے نہیں سُنا ہے تو اُنھیں امان دینا چاہیے کہ کلام الٰہی سُنکر اسمیں غور و فکر کریں كَيْفَ يَكُوْنُ کیونکر ہوئے استفہام انکار اور استبعاد کے معنی میں ہے یعنی نہیں ہے اور کیونکر ہو سکتا ہے لِلْمُشْرِكِيْنَ واسطے مشرکوں کے عَهْدٌ کوئی عہد عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖ اور اُسکے رسول کے نزدیک اسلام ظاہر ہونے اور حق و باطل میں امتیاز ہو جانے کے بعد اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مگر وہ لوگ جن سے عہد کیا تم نے یعنی بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے ساتھ عہد کیا تھا عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ج قریب مسجد حرام کے یعنی حدیبیہ میں جو مکہ معظمہ کے قریب ہے فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ پس جبتک استقامت کریں اپنے عہد پر

تمھارے واسطے فَاسْتَقِيمُوا تو تم بھی مستقیم رہو اپنے عہد پر لَهُمْ واسطے اُنکے إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ○ دوست رکھتا ہو
پرہیزگاروں کو جو اپنے عہد و پیمان پر قائم رہتے ہیں كَيْفَ کیونکر اعتبار ہو مشرکوں کے عہد پر وَإِن يَظْهَرُوا حال یہ ہو کہ اگر وہ فتح پائیں عَلَيْكُمْ
تم پر تو لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ نہ لحاظ رکھیں تمھارے باب میں إِلًّا وَلَا ذِمَّةً حق قرابت کو نہ وفائے عہد کو يُرْضُونَكُم راضی کردیتے
ہیں ہم تمھیں بِأَفْوَاهِهِمْ ساتھ اپنی زبانوں کے یعنی ایمان اور طاعت کا وعدہ کرتے ہیں یا میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں وَتَأْبَىٰ اور انکار کرتے
ہیں قُلُوبُهُمْ دل اُنکے اُس بات سے جو زبان سے کہتے ہیں یعنی دل اُنکا زبان سے یکساں نہیں بیت

دل در خیال عذر و زباں در ادای شکر ای من غلام آنکہ دلش با زباں یکی ست

وَأَكْثَرُهُمْ اور بہتیرے اُنمیں سے فَاسِقُونَ ○ فاسق ہیں یعنی دائرۂ فرمان سے باہر ہیں یا ایمان قبول کرنے سے منکر ہیں اور تھوڑے اُنمیں سے
بدنامی کے ڈر کے مارے عہد شکنی سے احتراز کرتے ہیں اشْتَرَوْا بدلا اور اختیار کیا اُنھوں نے بِآيَاتِ اللَّهِ ساتھ قرآن کے ثَمَنًا قَلِيلًا
ایسی چیز کو جو تھوڑی قیمت رکھتی ہو متاع دنیا میں سے ابو سفیان نے بعضے مشرکوں کو مال دنیا کی طمع دیکر مسلمانوں کے ساتھ قتال کرنے کے واسطے جمع
کیا تھا وہ لوگ قرآن کی تکذیب کرکے طمع میں گرفتار ہوکر مسلمانوں کو قتل کرنے کے درپے ہوئے فَصَدُّوا پس انکار کیا اُنھوں نے
عَن سَبِيلِهِ طاعت خدا سے یا باز رکھا اُنھوں نے لوگوں کو خانۂ خدا کے حج کی راہ سے إِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ سَاءَ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ○ بُرا کام ہو جو کرتے ہیں ایک قول یہ ہو کہ اس قوم سے یہود مراد ہیں کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد اُنھوں نے توڑ ڈالا اور توریت
کی آیتیں تھوڑی قیمت پر بیچکر دین اسلام کی متابعت سے لوگوں کو منع کرتے تھے لَا يَرْقُبُونَ لحاظ نہیں رکھتے یہود یا عہد شکن لوگ فِي مُؤْمِنٍ
کسی مومن کے باب میں إِلًّا وَلَا ذِمَّةً قرابت یا قسم کو اور نہ عہد کو وَأُولَٰئِكَ اور وہ گروہ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ○ وہی لوگ ہیں حد سے
گذرنے والے شرارت اور زیادتی میں فَإِن تَابُوا پس اگر پھریں کفر سے وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ اور قائم رکھیں نماز وَآتَوُا الزَّكَاةَ اور
دیں زکوٰۃ فَإِخْوَانُكُمْ تو وہ بھائی ہیں تمھارے فِي الدِّينِ دین اسلام میں اُنھیں بھی وہی ہو جو تمھیں تھا اور اُنپر بھی وہی ہو جو تم پر ہوگا وَنُفَصِّلُ
الْآيَاتِ اور بیان کرتے ہیں ہم آیتیں لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○ واسطے اُس گروہ کے جو سمجھتے ہیں اور اُنمیں غور و فکر کرتے ہیں وَإِن نَّكَثُوا
اور اگر توڑ ڈالیں مشرک أَيْمَانَهُم قسمیں اور عہد اپنے مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ پیچھے اس سے کہ عہد کریں تم سے وَطَعَنُوا اور طعن کریں فِي
دِينِكُمْ دین میں تمھارے اور احکام اسلام میں عیب جوئی کریں فَقَاتِلُوا تو قتل کرو أَئِمَّةَ الْكُفْرِ کفر کے پیشواؤں اور مشرکوں کے سرداروں
کو إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ تحقیق کہ نہیں ہو عہد و پیمان واسطے اُنکے حقیقت میں اسواسطے کہ اگر اُنکا عہد و پیمان درست ہوتا تو ٹوٹتا نہیں پس مقابلہ کرو
اُنکے ساتھ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ ○ شاید کہ وہ باز رہیں شرک سے یا دین پر طعن کرنے أَلَا تُقَاتِلُونَ کیا نہیں قتال کرتے ہو تم قَوْمًا نَّكَثُوا ساتھ گروہ کے
جنھوں نے توڑ ڈالے أَيْمَانَهُمْ عہد و پیمان اپنے جو تمھارے ساتھ کیے تھے حدیبیہ میں اور قریش اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
جو عہد و پیمان ہوئے تھے اُنمیں سے ایک عہد یہ تھا کہ ایک دوسرے سے جو لوگ قسم کیے ہوئے ہیں اُنھیں نہ ستائیں اور اُنکے قتال میں ایکدوسرے کی مدد نہ
کریں قریش نے بنی بکر کو جو اُن سے قسم کھائے ہوئے تھے ہتھیار اور آدمیوں سے مدد دی یہانتک کہ بنی خزاعہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قسم کیے ہوئے تھے
اُنکے ساتھ وہ لڑے یا عہد توڑنے والوں سے یہود اور بنی قریظہ مراد ہیں کہ احزاب کے دن ابوسفیان کی اور اُسکے گروہ کی الغرض مددگاری کی وَهَمُّوا اور قصد کیا
مشرکوں نے بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ ساتھ باہر کردینے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ معظمہ سے اور دار الندوہ میں جمع ہو کر باہم مشورہ کیا چنانچہ حال اوپر مذکور ہو چکا ہے اور لباب میں لکھا ہے کہ
قریش نے حدیبیہ میں یہ قصد کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عمرہ ادا کرنے کے واسطے مکہ کی راہ دیدیں اور اسکے ارکان تمام کرنے کے پہلے تنگی کے واسطے مکہ سے اُنھیں باہر کردیں

اور دوسرے قول کے موافق کہ یہود مراد ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ سے باہر کر دینے کا ارادہ کیا وَهُمْ بَدَءُوكُمْ حال یہ ہو کہ انھوں نے ابتدا کی عہد توڑنے میں اَوَّلَ مَرَّةٍ ط پہلی بار اَتَخْشَوْنَهُمْ ج کیا تم ڈرتے ہو اُنکے محاربہ اور لڑائی سے فَاللّٰهُ اَحَقُّ پس اللہ بہت سزاوار ہے اَنْ تَخْشَوْهُ ساتھ اسکے کہ ڈرو تم اُسکے عذاب سے قتال کفار ترک کرنے میں تو لڑائی میں مشغول ہو اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اگر ہو تم یقین رکھنے والے کہ جس کام کا حکم ہو اُسکے ترک میں عذاب الٰہی ہوگا قَاتِلُوْهُمْ لڑو مشرکوں سے يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ تاکہ عذاب کرے خدا اُنھیں بِاَيْدِيْكُمْ تمھارے ہاتھوں سے یعنی تمھاری تلواروں سے وہ مقتول ہوں وَيُخْزِهِمْ اور رسوا کرے اُنھیں مقہور اور مغلوب ہونے کی وجہ سے وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ اور نصرت دے تمھیں اُنپر وَيَشْفِ اور شفا بخشے صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○ سینوں کو اُس گروہ کے جو ایمان والے ہیں یعنی بنو خزاعہ کو یا یمن کی ایک جماعت کو کہ یہ لوگ مکہ میں آکر اسلام لائے تھے اور مشرکوں سے انھوں نے بڑی ایذا پائی تھی اور جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ الْفَرَجَ لَقَرِيْبٌ وَيُذْهِبْ اور لے جائے خدا کافروں پر تمھاری فتح کرکے غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ رنج اُن لوگوں کے دلوں کا جو کافروں کی ایذا رسانی کے سبب رنجیدہ ہیں وَيَتُوْبُ اللّٰهُ اور توبہ عطا کرتا ہو اللہ اور پھر آتا ہو اپنے فضل کے ساتھ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ط اوپر جسکے کہ چاہتا ہو حق سبحانہ تعالیٰ نے اس آیت میں بعضے کافروں کے توبہ کرنے کی خبر دی اور یہ بات ظہور میں بھی آئی چنانچہ ابو سفیان اور عکرمہ بن ابو جہل اور سہیل بن عمرو وغیرہ ایمان لائے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہو بعض کی توبہ حَكِيْمٌ ○ حکم کرنے والا ہو توبہ قبول ہونے کا اَمْ حَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو تم اے وہ مسلمانوں جو کافروں کے ساتھ لڑائی سے کراہت رکھتے ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ حکایت منافقوں کے ساتھ ہو حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ کیا گمان کرتے ہو تم اَنْ تُتْرَكُوْا یہ کہ تم چھوڑ دیے جاؤ گے اسی طرح پر جیسے ہو وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ اور نہیں دیکھتا ہو اللہ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا اُن لوگوں کو جو جہاد کرتے ہیں مِنْكُمْ تم میں سے اُسکی راہ میں وَلَمْ يَتَّخِذُوْا اور نہیں اختیار کر لیتے ہیں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے وَلَا رَسُوْلِهٖ اور سوا اُسکے رسول کے وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ اور سوا مومنوں کے وَلِيْجَةً ط دوست ولی کہ اُس سے بھید کی باتیں ظاہر کریں یعنی ایمان کا فقط دعوے کرنے سے تم چھوٹ نہ جاؤ گے خدا نے نہ تم سے جہاد دیکھا نہ مشرکوں کے ساتھ دوستی نہ رکھنا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ اور اللہ جاننے والا ہو بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو اور کاموں میں جو تمھاری غرض ہوتی ہو وہ اُسے معلوم ہو لکھا ہو کہ عباس رضی اللہ عنہ جب قید ہوئے تو مسلمانوں نے اُنھیں شرک اور قرابتداری چھوڑنے کی ملامت کی تو عباس رضی اللہ عنہ بولے کہ تم لوگ ہماری برائیاں کہتے ہو اور ہماری بھلائیوں کا کچھ ذکر ہی نہیں کرتے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بولے کہ تم میں کیا بات ہے جسے ہم بھلائیوں میں شمار کر سکیں وہ بولے کہ ہم مسجد حرام کی آبادی پر مستعد اور قائم رہتے ہیں اور خانہ کعبہ کی تعظیم کرتے ہیں اور حاجیوں کو زمزم پلاتے ہیں اور قیدیوں کو رہا کرتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ مَا كَانَ نہیں لائق ہو اور درست نہیں لِلْمُشْرِكِيْنَ واسطے مشرکوں کے اَنْ يَّعْمُرُوْا یہ کہ آباد کریں مَسٰجِدَ اللّٰهِ مسجدیں اللہ کی اور بعضوں نے کہا کہ مسجد حرام کو لفظ جمع کے ساتھ ذکر کیا اسواسطے کہ وہ سب مسجدوں کی قبلہ ہو پس گویا اُسے آباد کرنے والا سب مسجدیں آباد کرنے والا ہوگا اور مشرکوں کو مسجدیں آباد کرنا درست نہیں شٰهِدِيْنَ اُس حال میں کہ وہ گواہ ہوں عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اپنی ذاتوں پر بِالْكُفْرِ ط ساتھ کفر کے وہ بتوں کو سجدہ کرنا یا حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہو یعنی دو مخالف کام اکٹھا کرنا نہ چاہیے کہ خانۂ خدا کی آبادی اور غیر خدا کی پرستش اُولٰٓئِكَ وہ گروہ مشرکوں کا حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ صلے ج تباہ اور باطل ہو گئے ہیں شرک کے سبب سے عمل اُنکے جن پر فخر کرتے ہیں کہ ہم مسجد آباد رکھتے ہیں اور زمزم پلاتے ہیں وَفِي النَّارِ اور آتش دوزخ میں هُمْ خٰلِدُوْنَ ○ وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں کفر کے سبب اِنَّمَا يَعْمُرُ سوا اسکے نہیں کہ آباد کرتا ہو

[illegible]

مَسٰجِدَ اللّٰهِ مساجد الٰہی کو مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وہی شخص جو ایمان لایا ہو ساتھ اللہ کے اور اللہ کے ساتھ ایمان کامل اور پورا نہیں ہو مگر اُسکے
رسولؐ کے ساتھ ایمان لاکر وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخرت کے وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی ہو نماز وَاٰتَى الزَّكٰوةَ اور دی ہو زکوٰۃ وَلَمْ
يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ اور نہ ڈرا ہو امور دین میں مگر اللہ سے فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ چاہیے اَنْ يَّكُوْنُوْا یہ کہ ہوں مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ
راہ پانے والوں میں سے نجات کی راہ صیغۂ توقع کے ساتھ یہ کلمہ لانا مشرکوں کی طمع قطع ہونے کی جہت سے ہے جن لوگوں میں کمالات علمیہ اور کمالات
عملیہ جمع ہیں اُنکا راہ پانا دائرہ لعل اور عسیٰ میں تو جو لوگ ہر طرح سے ناقص ہیں ظاہر ہے کہ اُنکا کیا حال ہوگا بیت

جائیکہ شیر مرداں در معرض عتاب اند روباہ سیرتاں را آنجا چہ تاب باشد

اور اپنے اعمال پر مغرور ہوئے اور اُنپر بھروسا کرنے سے مومنوں کو اس آیت میں ممانعت ہے اسواسطے کہ جو شخص اپنے اعمال پر مغرور ہے فیض ازل سے
دور ہے بیت مباش غرّہ بعلم و عمل کہ شد ابلیس بدیں سبب ز درِ بارگاہ عزت دور
لکھا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بعضے اہل حرم حاجیوں کو شراب یا ستو اور شہد دیتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہ منصب حضرت
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق تھا اور مسجد حرام کی عمارت شیبہ بن طلحہ حجی کے اختیار میں تھی ایک دن یہ دونوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ فخر
کرنے لگے عباس رضی اللہ عنہ نے کھلانے پلانے کے سبب سے اور شیبہ رضی اللہ عنہ نے عمارت مسجد کی وجہ سے فخر کیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ تلوار اور اسلام کے
سبب فخر کرتے تھے حق تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کو یہ آیت نازل فرمائی کہ اَجَعَلْتُمْ کیا رکھے ہو تم سِقَايَةَ الْحَآجِّ
حاجیوں کے پانی پلانے والے کو وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور مسجد حرام کی عمارت والے کو كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ مثل اُس شخص کے جو ایمان لایا ہو
ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخرت کے وَجٰهَدَ اور جہاد کیا ہو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا میں لَا يَسْتَوٗنَ برابر نہیں ہیں
یہ لوگ عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ راہ نہیں دکھاتا ہے منزل مقصود کی مشرکوں کے گروہ کو
جو ظلم کے سبب سے اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ ایمان لائے خدا اور اُس چیز کا جو خدا کے پاس سے نازل ہوئی وَهَاجَرُوْا
اور ہجرت کی اپنے گھروں سے وَجٰهَدُوْا اور جہاد کیا مشرکوں پر فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا میں بِاَمْوَالِهِمْ اپنے مال مجاہدوں پر خرچ
کرنے کے ساتھ اور اُنکے واسطے لڑائی کا اسباب مہیا کرکے وَاَنْفُسِهِمْ اور معرکہ جنگ میں اپنی جانوں پر کھیل کے اَعْظَمُ دَرَجَةً بہت
بڑے ہیں درجہ کی رو سے یعنی اُنکا مرتبہ بہت بلند ہے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے اُن لوگوں سے جو حاجیوں کو پانی پلائیں اور مسجد حرام کی
آبادی کریں اور یہ صفتیں یعنی ایمان ہجرت وغیرہ اُنمیں نہوں وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ جنمیں یہ کمالات سب پائے جاتے ہیں هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝
وہ ہیں دو جہاں کی مراد پانے والے يُبَشِّرُهُمْ خوشخبری دیتا ہے اُنھیں رَبُّهُمْ رب اُنکا بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ ساتھ رحمت کے جو پہونچنے والی
ہے رب کی طرف سے اُنھیں وَرِضْوَانٍ اور اُنکی خوشی کامل کے وَجَنّٰتٍ اور ساتھ جنتوں کے کہ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ واسطے اُنکے ہوگی
اُن جنتوں میں نعمت ہمیشہ کہ کبھی منقطع نہو اور جس جس کی خوشخبری دی ہے اُسے نکرہ لانے میں اشارہ ہے اسطرف کہ اُنکی توصیف میں زبان تعریف کافی اور
وافی نہیں ہے خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ حال ہے کہ یہ گروہ ہمیشہ رہنے والے ہیں جنتوں میں اَبَدًا ہمیشہ یہ خلود کی تاکید ہے تاکہ خلود سے بہت رہنا
خیال نہ کریں اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا عِنْدَهٗۤ پاس ہے اُسکے اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اجر بڑا کہ دنیا کی نعمت اُسکے سامنے حقیر ہوگی اور جنت
میں جو نعمت اور رحمت رضامندی ہوگی اُس سے بہتر کونسی نعمت ہوگی کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ رحمت گناہگاروں کے واسطے ہے اور رضوان یعنی
رضامندی مطیعوں کے لئے اور جنت سب مسلمانوں کے واسطے رحمت کو خدا نے اسواسطے پہلے ذکر فرمایا کہ گنہگار اپنے دل میں مایوس اور ناامید نہوں

وقف لازم

اسواسطے کہ گناہ کتنا ہی بڑا ہو رحمت اُس سے بڑھ کر ہے قطعہ

گنہ ما فزوں بود ز شمار — عفوت افزوں تر از گناہ ہمہ
قطرۂ ابر رحمت تو بس ست — شستن نامۂ سیاہ ہمہ

لکھا ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو بعضے صحابہ بڑی خوشی سے مدینہ کی طرف جلدی چلے اور خانماں چھوڑ دینے کو زن و فرزند کی محبت اعزا اقربا کی مصاحبت پر ترجیح دیتے تھے اور دوسرے گروہ کو اُنکے ماں باپ عزیز قریب عیال اطفال نے قسم دے کر رو پیٹ کر اپنی جگہ اور گھر میں آرام سے رکھنا چاہا اور اُنھیں اپنوں کی جمعیت اور زن و فرزند کی محبت ہجرت سے مانع ہوتی تھی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوْٓا نہ پکڑو اٰبَآءَکُمْ اپنے باپوں کو وَاِخْوَانَکُمْ اور اپنے بھائیوں کو اَوْلِیَآءَ دوست یعنی اُن لوگوں سے محبت نہ اختیار کرو اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ اگر پسند کریں وہ کفر کو عَلَی الْاِیْمَانِ ط ایمان پر اور تمھیں ہجرت سے باز رکھیں وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ اور جو کوئی دوست رکھے اُنھیں تم میں سے یعنی اُنکا کام پسند کرے فَاُولٰٓئِکَ تو وہ گروہ دوست رکھنے والا ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وہ لوگ ظالم ہیں کہ بے محل دوستی کرتے ہیں اسواسطے کہ دوستی مسلمانوں سے کرنا چاہیے مشرکوں سے نہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو جو لوگ ہجرت سے منھ پھیرے ہوئے تھے وہ بولے کہ اب تو ہم اپنے کنبے قبیلے میں ہیں اور تجارت کے معاملات میں مشغول ہو کر گذران کرتے ہیں اگر ہجرت کا قصد ہم کریں تو ضرور ماں باپ جورو لڑکے چھوڑنا چاہیئے اور تجارت بھی ہاتھ سے جاتی ہے اور ہم بے مادر و پدر بے عزیز و اقارب بے عیال و اطفال بے تجارت بے مال رہ جائیں گے تو یہ دوسری آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت چھوڑ بیٹھنے والوں کو کہ اِنْ کَانَ اگر ہیں اٰبَآؤُکُمْ باپ تمھارے وَاَبْنَآؤُکُمْ اور بیٹے تمھارے وَاِخْوَانُکُمْ اور بھائی تمھارے وَاَزْوَاجُکُمْ اور جوروئیں تمھاری وَعَشِیْرَتُکُمْ اور قرابتدار تمھارے وَاَمْوَالُ اِۨقْتَرَفْتُمُوْھَا اور مال جو کمائے ہیں تم نے وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ اور تجارت کہ ڈرتے ہو کَسَادَھَا بند ہو جانا اُسکا وَمَسٰکِنُ اور گھر کہ پاکیزگی کے سبب سے تَرْضَوْنَھَآ پسند کرتے ہو اُنھیں اَحَبَّ اِلَیْکُمْ بہت دوست ہیں تمھیں یعنی اگر یہ چیزیں جو مذکور ہوئیں اُنھیں طبیعی محبت سے نہیں بلکہ اختیاری محبت کے سبب سے زیادہ دوست رکھتے ہو مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ خدا سے اور اُسکے رسول سے وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ اور جہاد کرنے سے اُسکی راہ میں فَتَرَبَّصُوْا تو انتظار کرو اور اُمید رکھو حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ یہاں تک کہ لائے اللہ بِاَمْرِہٖ ط عذاب اپنا جلدی اور دیر کو وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی اور اللہ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ فاسقوں کے گروہ کو اس آیت میں بڑی تہدید ہے اور اکثر مفسروں کا قول اس طرف رجوع کرتا ہے کہ اس آیت سے نا اُمیدی کی بو آسکتی ہے اسواسطے کہ اکثر لوگ اپنے دین کو مال جورو قرابتی اور گھر سے زیادہ دوست نہیں رکھتے اور دنیا کی لذتیں دین پر اختیار کرتے ہیں اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ مگر جسے خدا چاہے اے عزیز مرد ہونا چاہیئے کہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرح ان چیزوں سے منھ پھیرے فَاِنَّھُمْ عَدُوٌّ لِّیْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ مال مہمانوں پر خرچ کر ڈالے اولاد کو قربان کرنے کا ارادہ کرے اپنی ذات کو جلتی ہوئی آگ پر فدا کر دے تاکہ محبت اور دوستی کے دعوے میں سچا ہو جائے رباعی ع ۳

آنکس کہ ترا شناخت جاں راچہ کند — فرزند و عیال و خان و ماں راچہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی — دیوانۂ تو ہر دو جہاں راچہ کند

حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰٓی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اور حضرت

---

[1] پس تحقیق کہ وہ دشمن ہیں اسطے میرے مگر رب العالمین دوست ہے ۱۲ [2] نہ مومن ہو گا کوئی تم میں یہانتک کہ ہو جاؤں میں دوست اُسکے نزدیک اُسکے باپ سے اور اُسکے بیٹے سے اور سب لوگوں سے ۱۲

شیخ الاسلام قدس سرہٗ سے منقول ہو کہ احمد بن یحییٰ دمشقی قدس سرہٗ ایک دن اپنے ماں باپ کے سامنے بیٹھے ہوئے قرآن شریف سے حضرت اسمٰعیلؑ کے قربان ہونے کا قصہ پڑھتے تھے اُنکے ماں باپ بولے کہ اے احمد ہمارے سامنے سے اُٹھ جا کہ ہم نے تجھے خدا کے کام میں فدا کیا احمد اُٹھ کھڑے ہوئے اور بولے کہ الٰہی اب سوا تیرے اور کوئی میرا نہیں اور کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے اور بعد اُسکے کہ چوبیس حج کر چکے اپنے ماں باپ کی زیارت کا قصد کیا جب دمشق میں پہونچے اور اپنے گھر کے دروازہ پر آئے زنجیر ہلائی ماں بولی کہ کون شخص ہو دروازہ پر احمد بولے کہ میں ہوں احمد تیرا بیٹا اُنکی ماں نے جواب دیا کہ آگے میرا ایک بیٹا تھا اُسے میں خدا کے کام میں فدا کر چکی اب احمد محمود کو مجھ سے کیا کام رُباعی

ماہر چہ داشتیم فدائے تو کردہ ایم	جاں را اسیر بند ہوائے تو کردہ ایم
ما کردہ ایم ترک خود و ہر دو کون نیز	دینہا کہ کردہ ایم برائے تو کردہ ایم

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ تحقیق کہ مدد دی تمھیں اے مومنو اللہ نے فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ بہت مقاموں میں یعنی لڑائی کے موقعوں اور قتال کے معرکوں میں جیسے جنگ بدر کے دن اور بنی نضیر کی لڑائی میں اور بنی قریظہ کی جنگ میں اور احزاب کے روز اور صلح حدیبیہ کے دن اور جنگ خیبر میں اور جس دن مکہ معظمہ فتح ہوا اور سوا اسکے وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اور حنین کے روز اور حنین ایک میدان ہو مکہ اور طائف کے مابین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس مقام پر ہوازن اور ثقیف کے لشکر سے لڑتے ہیں اور یہ حال اسطرح پر ہو کہ مکہ معظمہ فتح ہو چکنے کے بعد ان دونوں قبیلوں نے متفق ہو کر مسلمانوں کے قتل کا قصد کیا یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ بارہ یا سولہ ہزار آدمیوں سے اُدھر متوجہ ہوئے اور وہ چار ہزار آدمی تھے ایک صحابی بولے لَنْ نُّغْلَبَ الْيَوْمَ مِنْ قِلَّةٍ یعنی ہم آج مغلوب نہو نگے قلت لشکر کفار کے سبب سے اپنے لشکر کی زیادتی اور کثرت پر گھمنڈ کیا یہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُنی اور ناپسند کی اور اس گھمنڈ کے سبب سے لشکر اسلام کو پہلے شکست ہو گئی حق تعالےٰ یہ قصہ مسلمانوں کو یاد دلاتا ہو کہ خدا نے جنگ حنین کے دن تمھیں مدد دی اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ جب خوشی میں لائی تمھیں كَثْرَتُكُمْ زیادتی تمھارے لشکر کی فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ پھر دفع نہ کیا تم سے تمھاری کثرت نے شَيْئًا کچھ حملہ دشمن میں سے وَّضَاقَتْ اور تنگ ہو گئی عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ تم پر زمین اس میدان کی بِمَا رَحُبَتْ ساتھ فراخی اور کشادگی کے جو وہ زمین رکھتی تھی ثُمَّ وَلَّيْتُمْ پھر پشت کر دی تم نے دشمن کی طرف اور پھرے تم لڑائی سے مُّدْبِرِيْنَ حال یہ ہو کہ تم شکست کھانے والے تھے لکھا ہو کہ تمام لشکر پسپا ہو گیا اور فقط چار آدمی حضرت سلطان الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے ساتھ رہ گئے حضرت علی اور عباس اور ابوسفیان بن الحارث اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس روز خچر پر سوار تھے جب دوستوں کو ہزیمت ہوئی تو سب دشمن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے آپ خچر کو تیز کرتے اور دشمن کی طرف رُخ کیے ہوئے حملہ کرتے اور فرماتے تھے کہ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اور عباس اور ابوسفیان رضی اللہ عنہما خچر کی رکاب اور لگام پکڑے تھے اور نہ چھوڑتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمنوں میں گھس جائیں اور اس صورت سے حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال شجاعت پر دلیل پکڑ سکتے ہیں کہ ایسے دن میں خچر پر سوار ہوئے جو معرکہ جنگ میں کچھ کروفر نہیں رکھتا اور بے فوج و لشکر بے یار و مددگار کافروں سے لڑنے کو مستعد ہو کر اپنا نسب بطور رجز بیان فرماتے تھے غرضکہ جب عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ چھوڑا کہ آپ تنہا کفار کے لشکر میں جا کر لڑیں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اصحاب کو پکار چونکہ عباس رضی اللہ عنہ مرد بلند آواز تھے ندا کی یَا عِبَادَ اللّٰهِ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا اَصْحَابَ الشَّجَرَةِ یَا اَصْحَابَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ عباس رضی اللہ عنہ کی آواز پر مسلمان پھرے

لہ میں ہوں نبی برحق میں ہوں فرزند عبد المطلب کا ۱۲ لے اے بندگان خدا یہ رسول اللہ کا ہو اے اصحاب (ان لوگوں نے اس مقام پر بیعت کی تھی) بیعۃ الشجرہ کے اے اصحاب (ان لوگوں کی شان میں یہ سورۃ اُتری تھی) سورۃ بقرہ کے ۱۲

اور ایک گروہ کہ سو آدمی بھی نہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آملے اور برابر کافروں کے حملے اٹھانے لگے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ [1] اَلْاٰنَ حَمِیَ الْوَطِیْسُ اور موسیٰ علیہ السّلام نے جو دعا دریا پھٹنے کے دن پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ دعا پڑھنے کا الہام ہوا وہ دعا یہ ہو [2] اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَ اِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ اور خچر برسے اُتر پڑے یا اسی طرح سوار ایک مٹھی بھر خاک اور سنگریزے زمین سے اُٹھا لیے یا اصحاب سے مانگے اور فرمایا شَاھَتِ [4] الْوُجُوْہُ اور کافروں کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ [3] اِنْھَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ خدا کی قدرت سے کوئی ایسا نہ رہا کہ اُسکی آنکھ اور منھ میں خاک اور سنگریزے بھر نہ گئے ہوں اور دشمنوں کو شکست ہوگئی اور مومنوں کے دل کو تسکین ہوئی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ پھر نازل کی اللہ نے سَکِیْنَتَہٗ رحمت اپنی کہ دلوں کے آرام اور تسکین کی سبب ہو عَلٰی رَسُوْلِہٖ اپنے رسول پر کہ اُنھوں نے تنہا لڑنے کا واعیہ باندھا اور دشمنوں کی کثرت سے اندیشہ نہ کیا وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اور مومنوں پر کہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پکارنے سے پھر آئے وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا اور بھیجے لشکر کہ اپنی آنکھ سے لَّمْ تَرَوْھَا نہیں دیکھا تم نے اُن لشکروں کو مگر کافر دیکھتے تھے اور وہ فرشتے تھے سفید کپڑے پہنے سُرخ عمامہ باندھے عماموں کے سرے دونوں شانوں کے بیچ میں لٹکائے ہوئے ابلق گھوڑوں پر سوار اور وہ پانچ یا آٹھ یا سولہ ہزار تھے وَعَذَّبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور عذاب کیا اللہ نے اُن لوگوں کو جو کافر تھے اسطرح پر کہ اُنمیں سے اکثر قتل ہوئے اور اُنکے اہل و عیال میں سے چھ ہزار کو لونڈی غلام بنایا اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی اور چالیس ہزار سے زیادہ بکریاں لوٹ میں ہاتھ آئیں وَ ذٰلِکَ اور یہ جو ہوا جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ ○ جزا ہو کافروں کی ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ پھر توبہ دیگا اللہ اور فضل کریگا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ پیچھے سے اس لڑائی کے ساتھ توفیق اسلام کے عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ جس پر کہ چاہے گا اُنمیں سے یعنی حنین کے بھاگے ہوؤں میں سے اور یہ اسطرح پر ہوا کہ بعضے ہوازن اور ثقیف جنگ حنین کے بعد حضرت سید الثقلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہو توبہ کرنے والوں کے گناہ رَّحِیْمٌ ○ مہربان ہو کہ توبہ کے بعد مواخذہ نہ کریگا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ ایمان والوں کے اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ سوا اسکے نہیں کہ مشرک لوگ نَجَسٌ ناپاک ہیں خبث باطنی اور عقیدہ کی ناپاکی کے سبب یا اسوجہ سے کہ نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتے یا جنابت سے غسل نہیں کرتے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہو کہ مشرک لوگ نجس العین ہیں کتوں کی طرح فَلَا یَقْرَبُوا بس چاہیے کہ قریب نہوں الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مسجد حرام کے جو بیت الحرام کو گھیرے ہوئے ہو بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا بعد اس سال کے کہ سن برات ہو اور وہ ہجرت سے نواں برس تھا یا حجۃ الوداع کا سال کہ دسواں برس تھا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہو اس آیت سے مراد کافروں کو حج اور عمرہ سے منع کرنا ہو مسجد حرام سے اور اور مسجدوں کے اندر آنے کی ممانعت مقصود نہیں ہو اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سب مسجدوں میں مشرکوں کے داخل ہونے کو منع کرتے ہیں مسجد حرام پر قیاس کرکے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فقط مسجد حرام ہی میں داخل ہونے کو منع کرتے ہیں وَاِنْ خِفْتُمْ اور اگر ڈرتے ہو تم اے اہل مکہ عَیْلَۃً فقیری کو اُنھیں منع کرنے کے سبب سے مراد یہ ہو کہ کافروں کا ایک گروہ موسم حج میں خرید و فروخت کے واسطے کھانے پہننے کی چیزیں لاتا تھا حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ حرم میں داخل ہونے سے منع کرو اور اگر اس بات سے ڈرتے ہو کہ اُن کی تجارت بند ہونے سے تم تنگدست اور فقیر ہو جاؤ گے فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ تو قریب ہو کہ غنی کردیگا تمھیں اللہ مِنْ فَضْلِہٖٓ اپنے فضل و رحمت سے اِنْ شَآءَ اگر چاہے اور یہ وعدہ اُس نے وفا فرمایا اسطرح کہ تبالہ اور جرش جو دو شہر تھے ملک یمن میں وہاں کے لوگ مسلمان ہوگئے اور ہر سال جو کچھ کھانے کی

[1] اب سخت گرم ہوا تنور یعنی اب سخت کارزار ہوئی ۱۲ [2] اے اللہ واسطے تیرے حمد ہو اور تیری طرف شکوے ہو اور تجھی سے مدد کی خواہش ہو ۱۲ [3] شکست پائی انھوں نے قسم محمدؐ کے رب کی ۱۲ [4] خراب ہوئے منھ ۱۲

چیزیں چاہیے ہوتیں مکہ میں لے جاتے یا یہ کہ قسم قسم کے لوگوں کو جابجا کی زمینوں سے حرم کی طرف متوجہ کردیا کہ وہ انواع واقسام کا مال تجارت وہاں لے جاتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہو اپنے بندوں کا حال حَکِیۡمٌ ۝ حکمت کرنے والا ہو اُنکی اُمیدیں برلانے میں اگر ایک دروازہ بند کرتا ہو تو دوسرا دروازہ کھول دیتا ہو قطعہ

گماں مدار اگر صانعم تو بگذاری — کہ صانعم بگذارد مسبب الاسباب
بروئے من در احسان اگر تو بربندی — در دیگر بکشاید مفتح الابواب

بُت پرستوں کی لڑائی بیان فرماکر حق تعالیٰ اہل کتاب سے محاربہ کرنے کا حکم فرماتا ہو کہ قَاتِلُوا الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ قتل کرو اے مومنو اور لڑو اُن لوگوں سے جو ایمان نہیں رکھتے خدا کا یعنی یہود کہ دو خدا کے قائل ہیں اور نصاریٰ جو تین خدا ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں وَلَا بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ اور نہ ایمان رکھتے ہیں ساتھ روز قیامت کے یہود تو کہتے ہیں کہ بہشت میں کھانا پینا نہ ہوگا اور نصاریٰ معاد روحانی کا اثبات کرتے ہیں تو روز قیامت کا ایمان جیسا چاہیے یہود و نصاریٰ کو ویسا نہیں وَلَا یُحَرِّمُوۡنَ اور حرام نہ جانتے نہ برتتے ہیں مَا حَرَّمَ اللّٰہُ اُس چیز کو جو حرام کردی ہو اللہ نے جیسے شراب اور سور وَرَسُوۡلُہٗ اور نہ اُسے جو حرام کردی اُسکے رسول نے یعنی جس چیز کی حرمت کتاب و سنت سے ثابت ہوئی اُسے حرام نہیں جانتے ہیں وَلَا یَدِیۡنُوۡنَ دِیۡنَ الۡحَقِّ اور نہیں قبول کرتے ہیں دین حق کو کہ وہ دین اسلام ہو مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اُن لوگوں میں سے جو دیے گئے ہیں کتاب یعنی جنھیں ہم نے توریت اور انجیل عطا کی ہو یہ اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ کا بیان ہو حق تعالیٰ حکم فرماتا ہو کہ اہل کتاب سے مقاتلہ کرو حَتّٰی یُعۡطُوا الۡجِزۡیَۃَ یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ یعنی اُنمیں سے جس کسی کی نسبت جو خراج مقرر ہو جائے وہ دیا کریں عَنۡ یَّدٍ اپنے ہاتھ سے وَّہُمۡ صٰغِرُوۡنَ ۝ اور حال یہ ہو کہ وہ ذلیل ہونگے یعنی جزیہ اپنے ہاتھ سے لائیں اور بیٹھیں نہ جبتک جزیہ سپرد نہ کردیں یا مسلمان اُن سے لے نہ لیں اور اُن کی گردن کو سیلی سے ٹھوکیں آیت کا مفہوم چاہتا ہو کہ جزیہ اہل کتاب کے ساتھ مخصوص ہو اور مجوس کہ آتش پرست ہیں چونکہ اُنپر کتاب کا شبہ ہو تو وہ بھی اہل کتاب کے ساتھ ملائے گئے ہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اہل کتاب کے سوا اور کسی سے جزیہ نہ لیں اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ سب مشرکوں سے جزیہ لینا چاہیے عرب کے مشرکوں کے سوا اسواسطے کہ اُنکا حکم یا تلوار ہو یا اسلام اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ سب کافروں سے جزیہ لینا ہو مگر مرتد سے نہیں اسواسطے کہ اُسے قتل ہی کرنے کا حکم ہو وَقَالَتِ الۡیَہُوۡدُ عُزَیۡرُ ابۡنُ اللّٰہِ اور کہا یہود نے کہ عزیز بیٹا اللہ کا ہو تعالیٰ اللہ عن ذٰلِکَ عُلُوًّا کَبِیۡرًا جاننا چاہیے کہ عزیز بن شرخیا حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہیں لاوی کے سبط سے اور چودہ پشتوں میں ہارون بن عمران علیہ السلام سے اُنکا نسب ملتا ہو اور اُنکا مجمل قصہ یہ ہو کہ حق تعالیٰ نے جب بخت نصر کو بنی اسرائیل پر بادشاہ کیا تو اسکا ظلم حد سے بڑھ گیا یہانتک کہ توریت جن جن اجزا میں لکھی تھی وہ سب جلا دیے اور بیت المقدس کو منہدم کر ڈالا اور جنھیں توریت یاد تھی اُن سب کو قتل کر ڈالا اور باقی بنی اسرائیل کو لونڈی غلام بنایا اور عزیز علیہ السلام بھی قیدیوں میں تھے اور توریت پڑھتے تھے مگر چونکہ کم عمر تھے تو اُنکا پڑھنا کچھ شمار میں نہ تھا ورنہ وہ بھی قتل ہو جاتے بڑی مدت کے بعد جب بخت نصر کی قید سے حضرت عزیز علیہ السلام چھوٹے تو بیت المقدس کو چلے حق تعالیٰ نے اثنائے راہ میں قریہ سایر آباد میں اُنھیں مار ڈالا اور پھر سو برس کے بعد زندہ کیا چنانچہ یہ حال سورۂ بقر میں مذکور ہو چکا ہو جب عزیز علیہ السلام قوم میں آئے تو قوم کے لوگوں نے اُنکی تصدیق کی اور توریت پڑھنے لکھنے میں اُنکا امتحان لیا امام ثعلبی کی تفسیر میں لکھا ہو کہ اُنکے داہنے ہاتھ کی پانچوں اُنگلیوں میں پانچ قلم باندھے اور وہ پانچوں اُنگلیوں سے توریت لکھتے تھے دل سے یاد یہانتک کہ توریت تمام ہوئی اور پھر اُن لوگوں نے شبہ کیا کہ ہم میں کوئی شخص توریت جاننے والا اور پڑھنے والا تو رہا ہی نہیں ہم کیونکر جانیں کہ یہ جو عزیز نے لکھی توریت ہو یا نہیں اُنمیں سے ایک شخص بولا کہ میں نے اپنے دادا سے سُنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے

دادا سے سُنا ہو اُنھوں نے بیان کیا تھا کہ بخت نصر کے زمانے میں ہم تورَیت ایک مضبوط ظرف کے اندر احتیاط سے رکھکر فلانے پہاڑ کی ڈار میں کھوآیا ہوں کچھ لوگ اُس مرد کے ساتھ گئے اور توریت وہاں سے اُٹھالائے اور مجمع میں پیش کی وہ جو عزیر علیہ السّلام نے لکھی تھی اُس سے مقابلہ جو کیا تو ایک حرف کا بھی فرق نہ تھا متعجب ہوکر کہنے لگے کہ سو برس کے بعد حق تعالیٰ نے عزیر کے دل میں توریت ڈال دی مگر اسکا سبب یہ ہو کہ عزیر خدا کا بیٹا ہو تو اگلے یہود اسی بات کے قائل تھے اور کہتے ہیں کہ مدینہ کے بعضے یہود نے حضرت سید الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کے عہد میں یہ بات کہی وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ اور کہا نصاریٰ نے کہ عیسٰی مسیح بیٹا اللہ کا ہو اور یہ بھی نصاریٰ کے ایک گروہ کا قول ہو کہ بے باپ کے بیٹا پیدا ہونا محال جانتے ہیں یا اس سبب سے عیسٰی مسیح علیہ السّلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں کہ اندھے مادرزاد اور کوڑھیوں کا اچھا اور تندرست کردینا اور مُردوں کو جِلانا اُن سے دیکھا اور یہ جرأت کر بیٹھے کہ اُنھیں خدا کا بیٹا کہنے لگے ذٰلِكَ یہ جو مذکور ہوئی قَوْلُهُمْ اُنکی بات ہو بِاَفْوَاهِهِمْ ج اُنکی زبانوں سے نہ یہ کہ اُنپر افترا کرتے ہیں یا یہ کہ اُنکی یہ بات مہمل ہو کہ زبان سے کہتے ہیں اور کچھ حقیقت اور اصلیت نہیں رکھتی يُضَاهِـُٔوْنَ مشابہ کرتے ہیں اپنی بات کو قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اُن لوگوں کی بات سے جو کافر ہو گئے مِنْ قَبْلُ ط پہلے اُن سے یعنی ہنود کہ وہ کہتے ہیں کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں یا عرب کے بعضے کافروں کی بات سے کہ وہ حق تعالیٰ کو لات اور عزیٰ کا باپ کہتے ہیں قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ج لعنت کرے اُنپر اللہ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ کیونکر پھرے جاتے ہیں راہ حق سے باطل کی طرف یہ استفہام تعجب کے طریق پر ہو اِتَّخَذُوْٓا بنا لیا یہود و نصاریٰ نے اَحْبَارَهُمْ اپنے عالموں کو وَرُهْبَانَهُمْ اور اپنے عابد لوگوں کو اَرْبَابًا بہت سے خدا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے یعنی حرام اور حلال کر لینے میں اُنکی فرمانبرداری کرتے ہیں جیسے کہ خدا کا حکم ماننا چاہیے یا سجدہ کرتے ہیں اُنھیں وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ج اور عیسٰی ابن مریم کو خدا ٹھہراتے ہیں وَمَآ اُمِرُوْٓا اور حال یہ ہو کہ عیسٰی اور احبار و رہبان حکم نہیں کیے گئے یا جو لوگ ان سبھوں کو خدا ٹھہراتے ہیں وہ کسی کتاب میں حکم نہیں کیے گئے ہیں اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا مگر یہ کہ فرمانبرداری اور عبادت کریں اِلٰهًا وَّاحِدًا ج ایک خدا کی وحدانیت میں لَآ اِلٰهَ کوئی معبود نہیں ہو اِلَّا هُوَ مگر وہ سُبْحٰنَهٗ پاک ہو وہ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اُس چیز سے کہ اُسکے ساتھ شریک کرتے ہیں يُرِيْدُوْنَ چاہتے ہیں یہود و نصاریٰ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا یہ کہ بجھادیں نُوْرَ اللّٰهِ نور الٰہی کو کہ قرآن ہو یا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو یا اذن و فرزند سے اُسکے منزہ اور پاک ہونے پر جو دلیل روشن ہو اُسے بِاَفْوَاهِهِمْ اپنے مونھوں کی ہوا سے یا تکذیب کے سبب سے جو اپنی زبان پر لاتے ہیں وَيَاْبَى اللّٰهُ اور نہیں چاہتا ہو خدا اور نہیں پسند کرتا ہو اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ مگر یہ کہ پورا کرے کر سبھ نُوْرَهٗ دین روشن اپنا توحید کے نشان بلند کرکے وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اگرچہ کراہت کرنے والے ہوں اُس سے کافر اور اسی مضمون کو کسی نے نظم میں کہا ہو بیت نصف

يُرِيْدُ الْجَاحِدُوْنَ لِيُطْفِؤُوْهُ — وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يُّتِمَّهٗ

چراغے را کہ ایزد برفروزد — کسے کو تف کند سبلش بسوزد

پھر اپنا نور تمام اور پورا کرنے کا بیان کرتا ہو اور فرماتا ہو هُوَ الَّذِيْٓ وہ ہو خداوند جس نے اپنے فضل شامل سے اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بھیجا اپنے رسول کو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں بِالْهُدٰى ساتھ قرآن کے کہ محض ہدایت ہو وَدِيْنِ الْحَقِّ اور ساتھ دین حق کے کہ اسلام ہے اور بھیجا اسواسطے تھا لِيُظْهِرَهٗ تاکہ ظاہر اور غالب کردے وہ اپنا دین عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط سب دینوں پر اور سب دینوں کے احکام منسوخ کردے اور آسمان سے حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے اُترنے کے بعد یہ ہوگا کہ تمام روئے زمین پر دین اسلام کے سوا اور کوئی دین نہ رہے گا وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ اگرچہ کراہت رکھیں مشرک اس صورت سے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اِنَّ كَثِيْرًا نصف

تحقیق کہ بہترے مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ یہود و نصاریٰ کے عالموں اور زاہدوں سے لَيَاْكُلُوْنَ البتہ کھاتے ہیں اَمْوَالَ النَّاسِ مال لوگوں کے بِالْبَاطِلِ ساتھ رشوت لینے کے حکم دینے میں وَيَصُدُّوْنَ اور باز رکھتے ہیں خلق کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط دین الٰہی سے یعنی منع کرتے ہیں اسلام میں داخل ہونے سے وَالَّذِيْنَ اور جو لوگ اہل کتاب وغیرہ میں سے کہ حرص اور بخل کی راہ سے يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ خزانہ کر رکھتے ہیں سونے کو وَالْفِضَّةَ اور چاندی کو وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا اور خرچ نہیں کرتے اُن خزانوں کو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لا راہ خدا میں یعنی زکوٰۃ نہیں دیتے اسواسطے کہ حدیث میں ہو کہ مَا اُدِّیَ زَکوٰتُهٗ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ یعنی جس مال کی زکوٰۃ دیگئی وہ خزانہ نہیں ہو یعنی وہ خزانہ نہیں ہو جس پر وعید مترتب ہو اور وعید یہ ہو جو فرمایا کہ فَبَشِّرْهُمْ پس بشارت دے خزانہ رکھنے والوں زکوٰۃ نہ دینے والوں کو بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ ساتھ عذاب دردناک کے يَّوْمَ يُحْمٰى جس دن گرم کی جائے گی آگ یعنی سلگائی جائے گی عَلَيْهَا اُن خزانوں پر فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ آتش دوزخ میں فَتُكْوٰى پھر داغ دیجائیں گی بِهَا ان جلتے ہوئے دیناروں اور درہموں سے جِبَاهُهُمْ پیشانیاں اُنکی جن پر فقیروں کو دیکھکر بل ڈالے ہیں وَجُنُوْبُهُمْ اور پسلیاں اُنکی کہ فقیروں سے پہلوتہی کی ہو وَظُهُوْرُهُمْ اور پیٹھیں اُنکی جو محتاجوں کی طرف پھیری ہیں اور بعضوں نے کہا ہو کہ ظاہری اعضا میں پیشانی اور پہلو اور پیٹھ شریف عضو ہیں اسواسطے کہ اعضائے رئیسہ یعنی دماغ دل جگر انھی کے اندر ہیں انھی کو اُس دن داغ کر عذاب کرینگے اور کہیں گے کہ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ یہ ہو جو تم نے خزانہ کر رکھا تھا لِاَنْفُسِكُمْ اپنی جانوں کے فائدہ کو اور آج تمھارے ضرر کا باعث ہوا فَذُوْقُوْا پس چکھو مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ وبال اُسکا جو تھے تم کہ ذخیرہ کر رکھتے تھے اور جس ذخیرہ کے سبب وبال نہو گا وہ نیک عمل ہیں امالی امام ظہیر الدین ولواجی میں مذکور ہو کہ اگر اور لوگ مال کا خزانہ کریں تو تو اعمال کا خزانہ کر اور اگر لوگ کنوز اسباب فانی ڈھونڈھیں تو رموز اسرار باقی ڈھونڈھ قطعہ

یک درم کال وہی بدرویشی ‌‌ بہتر از گنجہائے مدخر ست
زانچہ داری نصیبے بردار ‌‌ کاں دگر روزیِ کسے دگر ست

چونکہ اہل کتاب کے عابدوں کی عیدیں ماہ قمری اور سال شمسی میں دائر ہیں اور سال شمسی تین سو پینسٹھ دن اور چوتھائی دن کا ہوتا ہو تقریبًا اور سال قمری تین سو چون دن کچھ زیادہ کا ہوتا ہو تو ہر تین برس میں اُن کا ایک سال تیرہ مہینے کا ہوتا ہو اور سال کی گنتی حکم الٰہی میں بارہ مہینے ہیں تو حق تعالے نے مسلمانوں کے اکثر اعمال کی بنا قمری مہینوں پر رکھی اور روزے حج زکوٰۃ عدت وغیرہ کے احکام اُسی کے ساتھ مرتب کیے اور اُس کے عدد کے بیان میں فرمایا کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ بیشک شمار مہینوں کا جو پسندیدہ ہو عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا بارہ مہینے ہیں فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ کتاب الٰہی میں یا لوح محفوظ میں یا اُسکے حکم میں اور خدا نے یہ حکم لکھا ہو يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اُس دن کہ پیدا کیے آسمان اور زمین مِنْهَآ ان بارہ مہینوں میں اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ط چار مہینے حرام ہیں تین مہینے ملے ہوئے ذوالقعدہ ذوالحجہ محرم اور ایک اکیلا ماہ رجب ہو ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڒ یہ ہو حساب درست مہینوں کی گنتی میں فَلَا تَظْلِمُوْا پس ظلم نہ کرو فِيْهِنَّ ان چار مہینوں میں اَنْفُسَكُمْ اپنی جانوں پر حرام کاموں کے مرتکب ہو کر اور ان وقتوں کی ہتک حرمت کرکے سب علما اس بات پر ہیں کہ ان مہینوں میں مقاتلہ کی حرمت منسوخ ہو اور ظلم سے گناہ کرنا مراد ہو یا مشرک مقاتلوں سے قتال ترک کرنا اگرچہ گناہ ترک کرنا سب مہینوں میں لازم ہو مگر ان چار مہینوں کو شرف اور بزرگی کی وجہ سے خدا نے خاص کیا اسواسطے کہ ان مہینوں میں گناہ کرنا ایسا ہے جیسے حد حرام میں یا حالت احرام میں گناہ کرنا وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ اور قتال کرو مشرکوں سے كَآفَّةً سب مشرکوں سے حرمت والے مہینوں میں اور انکے سوا اور مہینوں میں كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ط جیسے کہ وہ سب تم سے قتال کرتے ہیں وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو تم کہ اللہ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ساتھ پرہیزگاروں کے ہو

نصرت اور حفاظت میں لکھا ہو کہ اہل جاہلیت کی طبیعتیں لوٹ مار پر بہت راغب اور عادی ہو گئی تھیں اور حرمت والے مہینوں میں قتال نہ کرتے تھے اور چونکہ برابر تین مہینے حرام تھے تنگ آکر بولے کہ ہم تین مہینے متواتر بے لوٹ مار کیے تحمل نہیں کر سکتے تو قلمس کنانی نے ایک صورت نکالی اور موسم حج میں منادی کی اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا کہ اے گروہ عرب تمھارے خدا نے اب کے سال محرم کو حلال کر دیا اور اُس کی حرمت صفر میں بڑھا دی لوگوں نے اُسکی بات مان لی پھر دوسرے سال منادی کی کہ اب کے سال خدا نے محرم کو حرام اور صفر کو حلال کر دیا اور کبھی ایسا ہوتا کہ عین اُنکی لڑائیوں میں حرام مہینے نئے ہو جاتے اُنکی حرمت آگے کسی مہینے میں بڑھا دیتے اور اُسے حلال کر لیتے اور سال بھر میں چار مہینے حرام جانتے تھے اور اس کا کونسی کہتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ سوا اسکے نہیں کہ ایک مہینے کی حرمت دوسرے مہینے پر ہٹا دینا زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ زیادتی ہو کفر میں اس واسطے کہ جو اللہ نے حرام کر دیا اُسے حلال کر لینا اور جو اللہ نے حلال کر دیا اُسے حرام ٹھہرا لینا دوسرا کفر ہو کہ اُنکے کفر سے ملتا ہو یُضَلُّ بکر نے معروف کا صیغہ پڑھا ہو یعنی گمراہ کرتا ہو اور حفص نے مجہول پڑھا ہو یعنی گمراہ کیے جاتے ہیں بِہٖ اس کام سے الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ لوگ جو کافر ہوئے گمراہی پر گمراہی یُحِلُّوْنَہٗ حلال کر لیتے ہیں نسی کو حرمت والے مہینوں سے عَامًا ایک سال اور اُسکی جگہ دوسرے مہینے کو حرام کر دیتے ہیں وَّیُحَرِّمُوْنَہٗ اور حرام رکھتے ہیں نسی کو عَامًا دوسرے سال اور جس مہینے کو حلال کر لیا تھا اُسے اُسکی حرمت پر چھوڑتے ہیں اور جس سال کہ حرام مہینے کو اُنھوں نے حلال کر لیا ہو اُس سال حلال مہینے کو حرام کر دیتے ہیں لِّیُوَاطِــُٔوْا تاکہ برابر کریں اور پورا کر لیں عِدَّۃَ مَا حَرَّمَ اللہُ گنتی اُسکی جو خدا نے حرام کیا ہے اسواسطے کہ بیان کیا گیا کہ حرمت والے مہینوں کو وہ چار مہینے جانتے تھے فَیُحِلُّوْا پھر حلال کر لیتے عدد کے موافق مَا حَرَّمَ اللہُ جو خدا نے حرام کر دیا بے رعایت وقت کے زُیِّنَ لَہُمْ زینت دیگئی ہو اُنکے واسطے یعنی شیطان نے اُنکے دلوں میں آراستہ کر دی سُوْٓءُ اَعْمَالِہِمْ برائی اُنکے کاموں کی وَاللہُ اور اللہ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا کافروں کو تیاسیع میں لکھا ہو کہ کافر ہر سال ع ۵ میں چار مہینوں کو حرام رکھتے تھے خلق کو اپنے ہاتھ اور زبان سے امن میں کر دیتے تھے تو ادب والے مومنوں کو یہ بات بہت لائق اور سزاوار ہو کہ ہر مہینے میں مسلمانوں کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھیں اور ہاتھ اور زبان سے خلق کو ایذا اور رنج نہ دیں اسواسطے کہ آزار کا بدلہ آزار ہو اور ضرر رسانی کی مکافات وہی ضرر رسانی ہو رباعی

آزار دل خلق مجو بے سببے　　تا بر نہ کشد یار بے نیم شبے
برمال و جمال خویش تو تکیہ مکن　　کانرا بہ شبے برند ویں را بہ تبے

نقل ہو کہ ہجرت کے نویں برس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کا قصد کیا تو ہوا نہایت گرم تھی اور مدینۂ منورہ کے لوگ خشک سالی کی وجہ سے تنگ حالی میں گزران کرتے تھے جب حکم پہونچا کہ اصحاب جہاد پر کمر باندھیں اور اُدھر کا قصد کریں تو بُعد مسافت اور دشمنوں کی کثرت زاد راہ کی قلت ہوا کی حرارت کے سبب کراہت طبعی کے باعث جانے میں وہ کاہلی کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مَا لَکُمْ کیا ہو تمھیں کہ کلمۂ دین بلند کرنے کو اِذَا قِیْلَ لَکُمُ جب کہا جاتا ہو تم سے کہ کوشش کے ساتھ انْفِرُوْا نکلو فِیْ سَبِیْلِ اللہِ راہ خدا میں اور دین کے دشمنوں پر جہاد کرو تو اثَّاقَلْتُمْ بوجھل ہو جاتے ہو اور دیر کرتے ہو یعنی گرے پڑتے ہو اِلَی الْاَرْضِ طرف زمین کے کاہلی کی وجہ سے پایں کرتے ہو اپنی کھیتوں اور پھلوں پر اَرَضِیْتُمْ کیا راضی ہوئے اور خوش ہو گئے تم بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ساتھ زندگی دنیا کے مِنَ الْاٰخِرَۃِ ج ثواب آخرت سے ایسا نہ کرو اور دنیا کو آخرت پر نہ اختیار کر لو فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بس نہیں ہے فائدہ زندگی دنیا کا فِی الْاٰخِرَۃِ آخرت کے مقابلہ میں اِلَّا قَلِیْلٌ ۝ مگر تھوڑا سا حقیر اور کوئی بڑی چیز کو چھوٹی چیز کے واسطے نہیں کھوتا نظم

متاع ایں جہاں فانی و معیوب　　نعیم آں جہاں باقی و مرغوب

چراکسں دولت باقی گذارد بتمنہائے فانی سر درآرد

اِلَّا تَنْفِرُوْا اگر نہیں نکلتے ہو اُس لڑائی کے واسطے جسکا تمہیں حکم ہوا ہو يُعَذِّبْكُمْ عذاب کریگا تمہیں اللہ عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب دردناک اسطرح کہ دشمن کو تم پر فتح دیگا یا اسباب شاقہ میں سے کسی سبب سے تمہیں ہلاک کریگا وَّيَسْتَبْدِلْ اور بدل دیگا تمہیں قَوْمًا غَيْرَكُمْ ساتھ قوم کے کہ تمھاری غیر ہو اور حکم مانے جیسے یمن اور فارس کے لوگ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا اور نقصان نہ پہونچا سکو گے خدا کو کچھ کہ وہ سب سے بے نیاز ہو یا اُسکے رسول کو کہ وہ عصمت الٰہی کی پناہ میں ہو وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیز پر تغیر تبدیل میں سے قَدِيْرٌ ۝ قادر ہو اِلَّا تَنْصُرُوْهُ اگر مدد نہ دو گے اُسکے پیغمبر کو تو قریب ہے کہ اللہ اُسکی مدد کرے اور آیندہ اُسے چھوڑ نہ دے جیسے سابق میں اُسے نہیں چھوڑا فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ پس تحقیق کہ مدد دی اُسے خدا نے اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جبکہ اُسے مکے سے نکالنے کا قصد کیا کافروں نے اور حق تعالیٰ نے اُسے نکلنے کی اجازت دی ثَانِيَ اثْنَيْنِ اس حال میں کہ رسول دوسرا تھا دو آدمیوں کا یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مدد دی اللہ نے اِذْ هُمَا جب تھے وہ دونوں فِي الْغَارِ غار ثور میں اور وہ غار ہو جبل ثور کی چوٹی پر مکہ معظمہ کی داہنی طرف تھوڑی دیر کی راہ اور اُسوقت کوئی وہاں نہ پہونچتا تھا اور رعایا اور صحرائی آدمی وہاں جانے سے فارغ تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پنجشنبہ کی شب غرہ ربیع الاول کو مکہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان سے اُنکے ساتھ نکلے اور غار کے منھ پر پہونچے اور حق تعالیٰ نے اُسی شب ببول کا درخت غار کے منھ پر اُگا دیا اور یہ بھی کہا ہو کہ جنگلی کبوتر کے جوڑے کو حکم فرما دیا اور اُس نے وہاں گھونسلا بنالیا اور انڈے دیے اور مکڑی کو حکم کر دیا کہ اُس نے غار کے منھ پر جالا لگایا جیسا کہ کہا ہو شعر

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

شد گماں کفار را کا ینجا کبوتر عنکبوت پردہ ننہد بر پیمبر مرغ ننہد آشیاں

غرضکہ کفار غار کے منھ پر پہونچے اور چونکہ ان حالات سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام یہاں نہیں ہیں لہٰذا وہ کفار ضلالت شعار اُس غار سے کچھ متعرض نہوئے اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ اگر ان مشرکوں میں سے ایک بھی اپنے قدم کے نیچے نگاہ کرے تو ضرور ہمیں دیکھ لیگا حضرت خواجہ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک یہ حدیث اور یہ صحبت اور یہ مدد دلیل ہو اور حق تعالیٰ اس حال سے خبر دیتا ہو کہ اِذْ يَقُوْلُ جب کہا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لِصَاحِبِهٖ واسطے اپنے یار کے یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ لَا تَحْزَنْ نہ غم کھا اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ مَعَنَا ج ہمارے ساتھ ہے دشمنوں پر مدد دینے اور بچانے میں فَاَنْزَلَ اللّٰهُ پس نازل کی اللہ نے سَكِيْنَتَهٗ رحمت اپنی کہ تسکین کی وجہ ہو عَلَيْهِ رسول پر اور بہت مشہور یہ ہو کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس جہت سے کہ کمال شفقت کی وجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال پر بہت مضطرب تھے شیخ فریدالدین عطار قدس سرہٗ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ پر سکینہ نازل ہونے کے باب میں فرمایا کہ نظم

خواجۂ اول کہ اول یار اوست ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اوست

چوں سکینہ شد زحق مُنزل برو گشت مشکلہائے عالم حل برو

وَاَيَّدَهٗ اور قوت دی خدا نے اپنے پیغمبر کو بِجُنُوْدٍ بسبب لشکر ملائکہ کے کہ تم نے لَّمْ تَرَوْهَا نہیں دیکھا اُنھیں یعنی فرشتوں کو

ل کیا گمان ہے تیرا ساتھ دو کے اللہ تیسرا ہو اُن دونوں کا ۱۲

بھیجا کہ اُنھوں نے غار میں آپ کی حفاظت اور حراست کی یا بدر اور حنین اور احزاب کی لڑائی میں جو ملائکہ اُترے تھے وہ مُراد ہیں وَجَعَلَ اور کر دی كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا بات اُن لوگوں کی جو کافر ہوئے السُّفْلَىٰ ط بہت نیچی یعنی دعوت کفر جو کافروں سے صادر ہوتی تھی اُسے خوار اور بے مقدار کر دیا وَكَلِمَةُ اللَّهِ اور بات اللہ کی یعنی کلمۂ شہادت یا دعوت اسلام یا توحید هِيَ الْعُلْيَا ط وہ بہت بالا اور اونچی اور عالی قدر ہے وَاللَّهُ عَزِيزٌ اور اللہ غالب ہے موحدوں کو عزیز کرتا ہے حَكِيمٌ ○ دانا ہے مشرکوں کو ذلیل اور خوار کرتا ہے اور غزوۂ تبوک کے حکم کے درمیان میں غار کا قصہ بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اے جہاد سے کراہت کرنے والو اگر تم ہمارے پیغمبر کو مدد نہ دو گے تو ہم اُنکی مدد کرینگے اُسطرح جیسے ہاں پر اُنکی مدد ہم نے کی اور دشمنوں میں سے صحیح سلامت نکال لائے جہاں اُنکے ساتھ ایک ہی آدمی تھا اور وہ قریش کے تمام سردار اُسے قتل کرنے کے قصد پر اُٹھ کھڑے ہوئے تھے تو مدد کی کنجی ہمارے ہی قبضۂ قدرت میں ہے وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ نظم

یاری از من جو نہ از خیل و سپاہ راز با من گوے نہ با میر و شاہ
ہر کرا یاری کنم برتر شود ہر کرا در افگنم ابتر شود

اِنْفِرُوا نکلو غزوۂ تبوک کے واسطے خِفَافًا ہلکے وَّثِقَالًا اور بھاری خفاف اور ثقال کی تفسیر میں مفسروں کے بہت قول ہیں حاصل اُنکا یہ ہے کہ خفاف اور ثقال سے سوار اور پیادے یا تندرست اور بیمار یا جوان اور بوڑھے یا محتاج اور مالدار یا نہتھے اور ہتھیار والے یا بے جورو اور جورو والے یا دُبلے اور موٹے یا تنہا اور خدمتگار والے مراد ہیں اور سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ خفاف سے وہ لوگ مراد ہیں جو طاعت کرتے کرتے شکر وح ہو گئے اور ثقال سے وہ لوگ مقصود ہیں جو مخالفت کرتے کرتے گرانبار ہیں امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ خفاف وہ لوگ ہیں جو شہود ماسوا کی قید سے آزاد ہیں اور ثقال وہ لوگ ہیں جو قید تعلقات میں قید ہیں بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ خفاف مجذوب لوگ ہیں کہ کشش عنایت سے راہ سلوک پر آ گئے اور ثقال سالک لوگ ہیں کہ پرورش ہدایت سے جذبۂ حقانی کی طرف متوجہ ہوئے یہ دونوں گروہ راہ پر ہیں مگر ایک تو کشش کے شہپر سے اُڑتا ہے اور ایک پائے کوشش سے راہ چلتا ہے جو بانوک سے چلتا ہے ہر قدم پر ایک عالم کو پامال کرتا ہے اور جو اقبال کے بازو سے اُڑتا ہے ایک دم میں شاہرہ ماسوا کی بساط طے کر جاتا ہے نظم

مرد عارف چوں بداں پر می پرد در دمے از نہ فلک می بگذرد
سیر زاہد ہر دمے یک روزہ راہ سیر عارف ہر زماں تا تخت شاہ

اسکا سبب نزول لکھا ہے کہ ایک گروہ جورو لڑکوں کی پریشانی اور دنیا کے کاموں کی خرابی کے بہانہ سے یہ ارادہ رکھتا تھا کہ غزوۂ تبوک سے منھ موڑے حق تعالیٰ نے اُسکا عذر نہ قبول کیا اور حکم فرمایا کہ اس لڑائی کے واسطے نکلو اے وہ لوگو جو ہلکے ہو مال و منال کے بار سے اور اے وہ لوگو جو بھاری ہو بوجھ اُٹھانے کے سبب وَّجَاهِدُوا اور جہاد کرو بِأَمْوَالِكُمْ ساتھ اپنے مالوں کے کہ خرچ راہ اور ہتھیار مہیا کرو وَأَنْفُسِكُمْ اور اپنی جانوں سے کہ لڑائی میں شریک ہو فِي سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا میں ذَٰلِكُمْ یہ نکلنا اور لڑنا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے تمھارے واسطے خلاف کرنے اور جہاد نہ کرنے سے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ اگر ہو تم کہ جانتے ہو جہاد کرنے کا ثواب اور نہ کرنے کا عذاب لکھا ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو غزوۂ تبوک کا حکم فرمایا تو وہ لوگ تین گروہ ہو گئے ایک گروہ نے تو جلدی کی اور حکم سُنتے ہی قبول کر لیا اور وہ بڑے بڑے مہاجر اور انصار تھے اور بعضے ضعیف مومنوں کو گراں گذرا مگر خدا اور رسولؐ کے حکم کو خواہش نفس پر مقدم رکھا اور اختیار کیا اور بعضوں نے مکان پر رہنے اور خلاف کرنے کی اجازت چاہی اور وہ منافق لوگ تھے اور ان کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی لَوْ كَانَ اگر ہوتی

وہ چیز جنکی طرف تو اُنھیں بلاتا ہو عَرَضًا مال دنیا کا قَرِيبًا نزدیک لے لینے کے وَّسَفَرًا قَاصِدًا اور سفر میانہ اور آسان تو لَّاتَّبَعُوكَ
ضرور پیروی کرتے تیرے مال کی طمع پر وَلٰكِنۢ بَعُدَتْ اور مگر دور ہوئی عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ انپر مسافت کے مشقت سے اُسے طے کرنا چاہیئے
وَسَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ اور قریب ہو کہ قسم کھائیں خدا کی یہ خبر قرآن کے معجزوں سے ہو کہ قبل وقوع بیان کرتا ہو کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
تم جب تبوک سے پھر آؤ گے تو یہ خلاف کرنے والے عذر کے طور پر تمھارے سامنے قسم کھائیں گے کہ لَوِاسْتَطَعْنَا اگر سکتے ہم سفر کرنا اور استطاعت
رکھتے لَخَرَجْنَا البتہ نکلتے ہم مَعَكُمْ ۚ تمھارے ساتھ اور رفاقت کرنے میں موافقت کرتے يُهْلِكُونَ اَنْفُسَهُمْ ۚ ہلاک کرتے ہیں اپنی جانیں
یا جھوٹی قسم کھاکر یعنی اپنی ذاتوں کو عذاب کا مستحق کرتے ہیں وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہو اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ تحقیق کہ وہ لوگ ع ۵
البتہ جھوٹے ہیں عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ دعا واسطے اُسکے ہو حق تعالےٰ اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتا ہو کہ عفو کرے خدا تجھ سے
اور لوگوں کی عادت ہو کہ اُس شخص کے واسطے عفو اور رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں جس سے کچھ خطا سرزد نہوئی ہو جیسے کوئی پیاسے کو پانی پلاتا ہو
اور پیاسا کہتا ہو کہ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ یا جسے چھینک آتی ہو اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتا ہو تو اُسکے جواب میں يَرْحَمُكَ اللّٰه کہتے ہیں اور بعضے مفسرین اس بات پر ہیں
کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضے اجازت مانگنے والوں کو غزوۂ تبوک سے باز رہنے کی اجازت دیدی تھی حق سبحانہ تعالیٰ نے یہ اجازت دینا
معاف کر دیا اور اس تقدیر پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب ہو گا یعنی درگزر کرے خدا تجھ سے لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ کیوں اجازت دی تو نے
باز رہنے کی اُنھیں اور کس واسطے اُنکے عذر اور حیلے سُنے چاہیئے تھا کہ اجازت دینے میں تم مہلت اور جرأت نہ کرتے حَتّٰى يَتَبَيَّنَ یہانتک کہ ظاہر ہو جاتے
لَكَ تجھے الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وہ لوگ جو سچ بولے عذر کرنے میں وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اور تاکہ تو جان لیتا جھوٹ بولنے والوں کو
لَا يَسْتَاْذِنُكَ نہیں اجازت چاہتے تجھ سے الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ وہ لوگ جو تحقیق اور یقین کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے اَنْ يُّجَاهِدُوْا یہ کہ جہاد کریں بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ ساتھ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
اور اللہ جاننے والا ہو بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ ساتھ پرہیزگاروں کے جنھوں نے خلاف کرنے سے پرہیز کیا اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ سوا اسکے نہیں کہ اجازت
مانگتے ہیں تجھ سے نہ نکلنے کی الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ جو لوگ کہ ایمان نہیں رکھتے ہیں بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ساتھ خدا کے اور روز آخرت کے
وَارْتَابَتْ اور شک میں پڑے ہیں قُلُوْبُهُمْ دل اُنکے یعنی وہ حقیقت اسلام میں متردد ہیں فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ پس وہ لوگ اپنے
شک میں يَتَرَدَّدُوْنَ ۝ سرگرداں اور حیران پھرتے ہیں وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ اور اگر چاہتے یہ منافق لوگ نکلنا غزوۂ تبوک کے واسطے
لَاَعَدُّوْا لَهٗ تو البتہ تیار کرتے نکلنے کے واسطے عُدَّةً سامان جو سفر میں کام آئے یعنی نکلنے کی استطاعت رکھتے تھے وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ
انْۢبِعَاثَهُمْ اور مگر مکروہ رکھا اللہ نے اور پسند نہ کیا اُٹھانا اُنکو اس سفر میں فَثَبَّطَهُمْ پھر باز رکھا اُنھیں اور ڈر اور سستی اُنپر غالب کر دی
وَقِيْلَ اقْعُدُوْا اور کہا گیا اُنھیں کہ بیٹھو اپنے گھر مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ ساتھ بیٹھنے والوں کے یعنی عورتوں لڑکوں بیماروں اپاہجوں کے ساتھ
یہ بات کہنے والے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے یا اُنہیں سے بعض بعض سے کہتے تھے اور یہ روایت صحت کو پہونچی ہو کہ جب لشکر ظفر پیکر
ثنیۃ الوداع میں مقرر ہوا تو عبد اللہ بن اُبی بھی منافقوں کے ایک غول کے ساتھ نکلا اور ریاب کے سامنے ٹھہرا اور جونکہ لشکر اسلام نے اُس منزل سے
دوسری منزل تک جسے حرف کہتے ہیں کوچ کیا تو وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اُلٹا پھر آیا یہ خبر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے
فرمایا کہ اُسمیں کچھ بھلائی ہوتی تو ہمارا ساتھ دیتا شکر کرو کہ شریروں کے شر سے تم خلاص ہوئے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے قول کے موافق یہ آیت بھیجی کہ لَوْ خَرَجُوْا اگر باہر آتے فِيْكُمْ تم میں مَّا زَادُوْكُمْ تو نہ زیادہ کرتے اِلَّا خَبَالًا مگر تباہی

اور بُرائی اور بیوفائی وَّلَاۡاَوۡضَعُوۡا اور البتہ دوڑتے پھرتے خِلٰلَکُمۡ درمیان تمھارے سخن چینی اور غمازی اور فسادیَبۡغُوۡنَکُمُ الۡفِتۡنَۃَ ج
ڈھونڈھتے تمھارے واسطے فتنہ یعنی تم میں مخالفت اور پھوٹ ڈالدیتے یا تمھیں رومیوں کی لڑائی سے ڈراتے وَ فِیۡکُمۡ اور تم میں سَمّٰعُوۡنَ
لَھُمۡ ط جاسوس ہیں اُنکے کہ تمھاری خبریں اُنھیں پہونچاتے ہیں وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌۢ اور اللہ جاننے والا ہے بِالظّٰلِمِیۡنَ ○ ظالموں یعنی منافقوں کو
لَقَدِ ابۡتَغَوُا الۡفِتۡنَۃَ البتہ چاہا تھا اُنھوں نے فتنہ یعنی اصحاب کو متفرق کر دینا اور تیرے حکم کو سُست اور پریشان کردینا مِنۡ قَبۡلُ پہلے
اس سے جنگ اُحد میں کہ تجھ سے پھر گئے اور جنگ خندق میں کہ اُنھوں نے کہا یا اہل یثربﷺ لَامُقَامَ لَکُمۡ وَ قَلَّبُوۡا اور اُلٹ دیے لَکَ الۡاُمُوۡرَ
واسطے تیرے کام یعنی تیرے کام خراب کرنے میں مکر اور حیلے پیدا کیے حَتّٰی جَآءَ الۡحَقُّ یہاں تک کہ آئی مدد الٰہی وَظَھَرَ اور غالب ہوا
اَمۡرُ اللّٰہِ کام اللہ کا اُنکے کام پر یہاں تک کہ تیرا دین بلند ہوگیا وَھُمۡ کٰرِھُوۡنَ ○ اور وہ نہ چاہنے والے ہیں تیری نصرت اور دولت کو مگر
چونکہ خدا چاہتا ہی تو اُنکے نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہی بیت

چوں ترا اندر حریم قرب خوردہ داد شاہ　　　از نفیر پردہ دار و طعن درباں غم مخور

لکھا ہی کہ حضرت رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جند بن قیس سے فرمایا کہ ہَلۡ لَکَ فِیۡ جِہَادِ بَنِی الۡاَصۡفَرِ تَتَّخِذُ مِنۡھُمۡ سَرَارِیۡ وَوُصَفَاءَ یعنی کیا شاید اہل روم کے قتال پر
تو میل کرے اور اُن سے حرمیں خوب اور لونڈیاں مرغوب جند بن قیس بولا انصار جانتے ہیں کہ میں عورتوں پر لوٹ ہوں ڈرتا ہوں کہ رومیوں کی عورتوں کو
دیکھ کر بے تاب ہوجاؤں اور فتنہ میں مبتلا ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنۡھُمۡ اور اُنہیں سے مَّنۡ یَّقُوۡلُ وہ شخص ہی جو کہتا ہی کہ ائۡذَنۡ
لِّیۡ اجازت دے مجھے اس لڑائی سے باز رہنے کی وَلَا تَفۡتِنِّیۡ ط اور نہ فتنہ میں ڈال مجھے اَلَا فِی الۡفِتۡنَۃِ آگاہ ہو جا کہ وہ فتنہ میں سَقَطُوۡا
پڑے ہیں کہ وہ فتنہ اُنکے نفاق کا ظہور ہی وَاِنَّ جَھَنَّمَ اور بیشک دوزخ میں داخل ہونے کے سبب لَمُحِیۡطَۃٌۢ البتہ پکڑنے والے اور گھیرنے والے
ہیں بِالۡکٰفِرِیۡنَ ○ع کافروں کو وَاِنۡ تُصِبۡکَ اگر پہونچے تجھے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعضی لڑائیوں میں حَسَنَۃٌ بھلائی فتح اور
غنیمت جیسے کہ بدر میں ہوا تھا تَسُؤۡھُمۡ ج غمگین کرتی ہی اُنھیں کمال حسد کی وجہ سے وَاِنۡ تُصِبۡکَ اور اگر پہونچے تجھے بعضی لڑائیوں میں
مُصِیۡبَۃٌ زخم اور شدت جیسے جنگ اُحد میں ہوا تھا تو یَّقُوۡلُوۡا کہتے ہیں خود پرستی کی راہ سے قَدۡ اَخَذۡنَا تحقیق کہ پکڑی تھی ہم نے اَمۡرَنَا
احتیاطاً اپنے کام کی مِنۡ قَبۡلُ پہلے سے یعنی ہم نے پہلے ہی دور اندیشی کی اور اس لڑائی میں نہ گئے وَیَتَوَلَّوۡا اور پھرتے ہیں اپنی مجلسوں سے
وَّھُمۡ فَرِحُوۡنَ ○ اور وہ خوش ہوتے ہیں بُرا کہنے پر یا اپنے کام پر قُلۡ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّنۡ یُّصِیۡبَنَا ہرگز نہ پہونچے گا ہمیں
اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ج مگر وہ جو لکھا ہی خدا نے ہمارے واسطے لوح محفوظ میں غنیمت اور ہزیمت خوشی اور سختی دولت اور نکبت ھُوَ مَوۡلٰنَا ج
وہ یار ہمارا ہی اور کام بنانے والا ہمارا ہی وَعَلَی اللّٰہِ اور خدا پر اُسکے غیر پر نہیں فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ○ چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے
اسواسطے کہ خدا پر توکل کرنے کا نتیجہ مُرادوں کا حصول مہمات کی کفایت آفتوں سے ایمنی ہی قُلۡ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنھیں کہ ھَلۡ
تَرَبَّصُوۡنَ بِنَآ کیا امید رکھتے ہو واسطے ہمارے یعنی انتظار نہیں کرتے ہو کہ ہمیں پہونچے اِلَّآ اِحۡدَی الۡحُسۡنَیَیۡنِ ط مگر ایک کی دو
اچھی چیزوں میں سے کہ نصرت ہی اگر ہم قتل کریں اور شہادت ہی اگر ہم مقتول ہوں وَنَحۡنُ اور ہم نَتَرَبَّصُ بِکُمۡ امید رکھتے ہیں تمھارے واسطے
ایک کی دو چیزوں میں سے اَنۡ یُّصِیۡبَکُمُ اللّٰہُ یہ کہ پہونچائے تمھیں اللہ بِعَذَابٍ مِّنۡ عِنۡدِہٖۤ عذاب اپنے پاس سے جیسے کڑک زلزلہ
زمین میں دھنسا دینا تاکہ تم ہلاک ہوجاؤ اَوۡ بِاَیۡدِیۡنَا ز یا پہونچائے تمھیں عذاب ہمارے ہاتھوں سے کہ تمھیں تمھارے کفر کے سبب ہم قتل کریں
فَتَرَبَّصُوۡۤا پس تم انتظار کرو اُس چیز کا جو ہمارے واسطے چاہتے ہو اِنَّا مَعَکُمۡ مُّتَرَبِّصُوۡنَ ○ تحقیق کہ ہم تمھارے واسطے منتظر ہیں

ف اے اہل یثرب نہیں جگہ واسطے تمھارے ۱۲

اُسکے جو تمھارے واسطے چاہتے ہیں لکھا ہے کہ جد بن قیس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ میں جنگ تبوک میں نہ شریک ہونے کی اجازت چاہتا ہوں اسواسطے کہ رومیوں کی لڑائی میں جانے سے معذور رہوں مگر آپکے لشکر کو اپنے مال سے مدد دیتا ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے جواب میں کہ اَنْفِقُوْا خرچ کرو یہ حکم ہے خبر کے معنی میں یعنی کیوں خرچ کرتے طَوْعًا خواہ خوشی اور رغبت سے اَوْ كَرْهًا یا کراہت اور نفرت سے کسی طرح لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ قبول نہو گا تم سے اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تحقیق کہ تم تو ہو قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ ایک گروہ باہر نکلے ہوئے دائرۂ اسلام سے اور کافروں کا خرچ قبول نہیں وَمَا مَنَعَهُمْ اور نہیں باز رکھا اُنھیں اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ اس سے کہ قبول کیے جائیں اُن سے نَفَقٰتُهُمْ خرچ اُنکے اِلَّاۤ اَنَّهُمْ مگر اس نے کہ وہ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ کافر ہوئے ساتھ خدا کے وَبِرَسُوْلِهٖ اور ساتھ اُسکے رسول کے وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اور نہیں آتے ہیں ساتھ نماز اور جماعت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى مگر وہ کہ کاہل ہیں یعنی نماز کو آتے ہیں کاہلی اور کراہت کے ساتھ نہ صدق اور ارادت سے وَلَا يُنْفِقُوْنَ اور نہیں خرچ کرتے ہیں وہ راہ خدا میں اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ مگر وہ نہ چاہنے والے ہیں یعنی کراہت کے ساتھ خرچ کرتے ہیں اسواسطے کہ اُسے ادا کرنے میں ثواب کی امید نہیں رکھتے اور اُسکے ترک میں عذاب و رعتاب سے نہیں ڈرتے فَلَا تُعْجِبْكَ پس چاہیے کہ نہ خوشی میں لائے تجھے یہ خطاب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد آپ کی امت ہے حق تعالیٰ مسلمانوں سے فرماتا ہے کہ تمھیں متعجب نہ کردیں اَمْوَالُهُمْ مال منافقوں کے وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ ؕ اور نہ اولاد اُنکی اسواسطے کہ مال اور اولاد کی کثرت اُنکے واسطے وبال ہے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ سوا اُسکے نہیں کہ چاہتا ہے خدا لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا تاکہ عذاب کرے اللہ اُنھیں مال اور اولاد کے سبب سے فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا میں مال جمع کرنے کی تکلیف اور مشقت اور اُسکی حفاظت کے سبب سے اور اولاد سے جو مصیبتیں اُنھیں پہونچتی ہیں اُسکے باعث سے وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ اور نکلیں جانیں اُنکی اُنکے بدنوں سے بڑی سختی کے ساتھ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور وہ کافر ہوں یعنی کفر ہی پر مریں نہ اُنکا مال اُنکی دستگیری کرے اور نہ اُن کی اولاد اُنکی فریاد کو پہونچے رُباعی

چوں مرگ کشد گردن گرداں در بند — نتواں بہ ستیزہ جست ازاں خم کمند
واں لحظہ کہ دست اجل از پائے فگند — نے مال بغمر یا درسد نے فرزند

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اور قسم کھاتے ہیں ساتھ اللہ کے کہ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وہ تم میں سے ہیں یعنی مسلمان ہیں وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ اور نہیں ہیں وہ تم میں سے کفر پوشیدہ رکھنے کے سبب سے وَلٰكِنَّهُمْ اور لیکن وہ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝ ایک گروہ ہیں کہ ڈرتے ہیں تم سے کہ کہیں اُنکے ساتھ قتل اور قید سے اُسطرح پیش نہ آؤ جیسے مشرکوں سے پیش آتے ہو تو اسواسطے پیروی کے ساتھ اسلام ظاہر کرتے ہیں لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اگر پائیں کوئی جگہ کہ اُسکے سبب سے آڑ پکڑ سکیں جیسے قلعہ یا پہاڑ کی چوٹی یا ٹاپو اَوْ مَغٰرٰتٍ یا غار پہاڑوں میں یا تہ خانے اَوْ مُدَّخَلًا یا کوئی گڑھا کہ اُسمیں گھس جاسکیں لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ البتہ مُنھ پھیریں اُسکی طرف تمھارے ڈر سے وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝ اور بھاگیں اِسطرح کہ کسی کے روکے سے نہ رکیں جیسے مُنھ زور گھوڑا لکھا ہے کہ جب حضرت رسُول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم غنیمت تقسیم فرماتے تھے تو ابو الجواظ منافق نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ اپنے یار کو دیکھو کہ تمھارے صدقے بکریاں چرانے والے کو دیتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ میں عدل کرتا ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ اور منافقوں میں سے مَّنْ يَّلْمِزُكَ وہ شخص ہے جو عیب لگاتا ہے تجھے فِى الصَّدَقٰتِ ۚ صدقے بانٹنے میں اور بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ یہ آیت ابن خویصرہ کی شان میں نازل ہوئی جو حرقوس بن زہیر کی طرح ایمان سے خارج ہونے والوں کا سردار تھا جبکہ حُنین کی غنیمتیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تقسیم فرماتے تھے اور تالیف قلوب کے واسطے نئے مسلمانوں کو آپنے زیادہ حصّہ دیا تو اُس نے اُس بات پر طعن کی یا اُسوقت

جب کھوٹا سونا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہٗ نے یمن سے بھیجا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سب سونا شرفائے عرب میں سے چار ہی آدمیوں کو دیدیا تو اُس نے جرأت اور بیباکی کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ انصاف کیجئے اور آپنے اسکے جواب میں فرمایا کہ پھٹے تیرے مُنھ اگر میں نے انصاف نہیں کیا تو کون شخص انصاف کریگا اور آپنے اُسکا اور اُسکی قوم کا لقب مارقین رکھا یعنی ایمان سے خارج ہونے والے آور ینابیع میں لکھا ہے کہ آپنے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم اس قوم سے قتال کرو اور امام ثعلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نہروان میں حاضر تھا کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے اُنکے ساتھ قتال کیا اور اس حکایت کی تفصیل جواہر التفسیر میں دریافت ہو سکتی ہے آور بعضوں نے کہا ہے کہ غنیمت کی تقسیم پر عیب و طعن کرنے والا معتب بن قشیر تھا اور اس طعن سے اُسکا مقصود یہ تھا کہ اُسے نفع ہو جیسا کہ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے فَاِنْ اُعْطُوْا پس اگر دیے جائیں مِنْهَا صدقوں میں اسقدر جتنا اُن کا دل چاہتا ہو تو رَضُوْا پسند کریں اُس تقسیم کو وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا اور اگر نہ دیے جائیں اُسمیں سے اُنکی خواہش کے موافق تو اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ اُسوقت وہ ناخوش ہوتے ہیں اور غصہ کرتے ہیں وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا اور اگر وہ پسند کریں مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ جو کچھ دے اُنھیں خدا وَرَسُوْلُهٗ اور اُسکا رسول غنیمت اور صدقہ میں سے اور اُسپر خوش ہوں وَقَالُوْا اور کہیں کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ بس ہے ہمیں فضل اللہ کا سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ قریب ہے کہ دے ہمیں خدا مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے اور غنیمت وَرَسُوْلُهٗ اور اسکا رسول عطا کرے ہمیں اس سے زیادہ جو اب ہمیں عنایت کی ہے اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ بیشک ہم تو خدا کی طرف رٰغِبُوْنَ ع پھرنے والے اور اُمید رکھنے والے ہیں تو البتہ اُنکا یہ کہنا اُن کے واسطے بہتر ہوا سواسطے کہ قسمت پر راضی ہونا خوشی کا سبب ہوتا ہے اور اُسمیں ناراض ہونا رنج اور محنت کا سبب ہے علمی ابراہیم ادہم قدس سرہٗ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص مقدرات پر خوش ہوا وہ رنج و ملال سے چھوٹا بیت ع۷

رضا بدادہ بدہ وز جبیں گرہ بکشا   کہ بر من و تو در اختیار نکشا دست

اور اسی مضمون میں کہا ہی بیت   بشنو این نکتہ کہ خود را ز غم آزادہ کنی   خون خوری گر طلب روزی ننہادہ کنی

پھر حق تعالیٰ مصارف صدقات بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ جان لیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غنیمتیں تقسیم کرنے میں جو کچھ کیا وہ عین صواب تھا اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ سوا اسکے نہیں کہ صدقات یعنی زکوٰۃ لِلْفُقَرَآءِ واسطے فقیروں کے ہے وَالْمَسٰكِيْنِ اور بیچاروں کے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اس جہت سے کہ اُسوقت کا کفاف معیشت رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے جو سوال کرے اس سبب سے کہ اُسوقت کا کفاف نہیں رکھتا اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسکا اُلٹا ہے وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا اور اُسپر عمل کرنے والوں کے واسطے ہے یعنی جو اُسے تحصیل کرنے میں کوشش کرتے ہیں وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ اور اُن لوگوں کے واسطے جنکے دل ملائے گئے ہیں یعنی جن لوگوں نے اسلام قبول تو کیا مگر اُنکی نیتیں ابھی خالص نہیں تو اُنکی تالیف قلوب کے واسطے اُنھیں محظوظ کرنا چاہیے اور مؤلفۃ قلوب اشراف عرب تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات پر نظر کر کے کہ اُنکے دلوں میں دین حق کی طرف اور اسلام قبول کرنے کی جانب الفت ہے اُن ایسے لوگوں کو حنین کی غنیمتوں میں سے پورا حصہ عطا فرمایا جیسے ابو سفیان اور عقبہ بن حصن اور اقرع بن حابس وغیرہ کو اور چونکہ مولف قلوب لوگوں کا حصہ ان غرضوں سے تھا جو مذکور ہوئیں تو ظہور اسلام اور مسلمانوں کے غلبہ کے بعد صحابہ کے اجماع سے یہ حصہ ساقط ہو گیا وَفِي الرِّقَابِ اور زکوٰۃ صرف کرنے کے واسطے ہے بندوں کی گردن چھڑانے میں بندگی کے پھندے سے اس سے وہ لونڈی غلام مراد ہیں جو اپنے کو مالک سے مول لے لیتے ہیں تو انھوں نے اپنے آزاد ہونے کے واسطے جو رقم اپنے مالک کو لکھ دی اُسے ادا کرنے میں اُن لوگوں کو زکوٰۃ سے مدد دینا چاہیے اور امام مالک اور امام حنبل رحمہما اللہ

تعالیٰ اس بات پر ہیں کہ مال زکوٰۃ سے لونڈی غلام مول لے کر آزاد کرنا چاہیے **وَالْغَارِمِيْنَ** اور مفلس قرضدار کے واسطے جنھوں نے اپنے واسطے قرض لیا ہو اور گناہ میں نہ خرچ کیا ہو **وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ** اور واسطے صرف کرنے کے ہے راہ خدا میں اسطرح پر کہ غازی فقیروں پر خرچ کریں یا مجاہدوں کو ہتھیار مول لے دیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ پُل اور سرا بنانا بھی اسی قسم سے ہے **وَابْنِ السَّبِيْلِ** اور راہ چلتے کے واسطے جو اپنے مال سے دور ہو گیا ہو حق تعالیٰ نے اُن لوگوں کے واسطے زکوٰۃ فرض کی ہے **فَرِيْضَةً** فرض کرنا **مِّنَ اللّٰهِ** ثابت ہے اللہ کے پاس سے **وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ** اور اللہ جاننے والا ہے مستحقوں کو **حَكِيْمٌ** ۝ حکم کرنے والا ہے ایسے طور پر کہ شاید و باید نظم

حق تعالیٰ چوں در حکمت کشاد — ہر کسے را آنچہ می بایست داد
نیست واقع اندراں قسمت غلط — بندہ را خواہی رضا خواہی سخط

لکھا ہے کہ آپ کے پاس بیٹھنے والے اور اصحاب جیسے رفاعہ اور سماک اور دوسرے منافق لوگ جو ظاہر میں ایمان لائے تھے اور اُنکے سینے حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کینے سے خالی نہ تھے تخلیہ میں آپ کو ایسی چیزوں کے ساتھ منسوب کرتے کہ زبان کو اُنکے بیان کی مجال نہیں ایک بولا کہ چُپ ہو اگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کان تک یہ بات پہونچے گی تو تم سب رُسوا ہوگے وہ بولے محمد کان سننے والے رکھتے ہیں ہم جو چاہیں کہیں اور جب اُنکے سامنے جائیں اور قسم کھائیں کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی تو وہ باور کر لیتے ہیں یا نبتل بن حارث برابر سخن چینی کیا کرتا اور مسلمانوں کے بھید منافقوں میں ظاہر کر دیا کرتا اور جب آپ سے منع کرتے تو کہتا کہ محمد تو بات سُن لینے والے ہیں ہم ہاں نہیں جو کچھ کہتے ہیں وہ مان لیا کرتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی **وَمِنْهُمُ** اور منافقوں میں سے **الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ** وہ لوگ ہیں کہ ایذا دیتے ہیں نبی کو **وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ** اور کہتے ہیں کہ وہ تو ایک مرد بات سننے والا ہے کہ جو کچھ اُس سے کہتے ہیں سُن لیتا ہے **قُلْ** کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنھیں کہ **اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ** سننے والا بھلائی کا ہے واسطے تمھارے یعنی وہ سننے والا ہے نہ اسطرح کہ تم اُسکی مذمت کرو بلکہ سُننے والا اور ماننے والا نیک بات کا ہے **يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ** تصدیق کرتا ہے اللہ کی ہر بات میں جو اللہ نے کہی اور کہتا ہے **وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ** اور تصدیق کرتا ہے مومنوں کی اور اُنکی بات سُنکر قبول فرماتا ہے اُنکی نیتیں خالص ہونے کی وجہ سے **وَرَحْمَةٌ** اور وہ رحمت کا سبب ہے **لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** واسطے اُن لوگوں کے جنھوں نے ایمان کا اظہار کیا **مِنْكُمْ** تم میں سے یعنی یہ نہیں کہ تمھاری بات نہ جانتا ہو تمھارا صدق اور کذب سب جانتا ہے مگر تمھارا پردہ فاش نہیں کرتا اور رحمت کی رو سے تم پر مہربانی اور نرمی کرتا ہے **وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ** اور جو لوگ ایذا دیتے ہیں قول اور فعل سے **رَسُوْلَ اللّٰهِ** رسول اللہ کو **لَهُمْ** واسطے اُنکے ہے **عَذَابٌ اَلِيْمٌ** ۝ عذاب دردناک آخرت میں **يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ** قسم کھاتے ہیں اللہ کی **لَكُمْ** واسطے تمھارے اے مسلمانو اس بات پر کہ وہ منافق نہیں ہیں **لِيُرْضُوْكُمْ** تاکہ تمھیں خوش کریں اپنے سے **وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ** اور خدا اور رسول اُسکا **اَحَقُّ** بہت سزاوار ہے **اَنْ يُّرْضُوْهُ** اس کا کہ خوش کریں منافق اپنے سے اُسکو **اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ** ۝ اگر ہیں مومن جیسا کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم مومن ہیں **اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا** کیا نہیں جانتے وہ **اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ** یہ کہ جو کوئی خلاف کرے ساتھ خدا کے **وَرَسُوْلَهٗ** اور اُسکے رسول کے اور حد سے گذرے **فَاَنَّ لَهٗ** تو لائق ہے یہ کہ ہو اُسکے واسطے **نَارَ جَهَنَّمَ** آگ دوزخ کی **خَالِدًا فِيْهَا** دراں حالیکہ ہمیشہ رہنے والا ہے اُسمیں **ذٰلِكَ** یہ دوزخ میں ہمیشہ رہنا **الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ** ۝ رُسوائی بڑی ہے قول مجاہد سے لکھا ہے کہ منافق لوگ آپسمیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بات آزمانے والا اور متردد کہتے تھے اور مسخراپن اور ہنسی کے طور پر آپ کی باتوں کی نقل کرتے تھے اور انھیں سے بعضے تمنا کرتے تھے کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہمیں سو کوڑے مار لیا کرتے اور آسمان سے آیت نہ آتی کہ ہماری رُسوائی کا سبب ہو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ** ڈرتے ہیں منافق **اَنْ تُنَزَّلَ**

عَلَيْهِمْ اس سے کہ نازل کی جائے مسلمانوں پر سُوْرَةٌ ایک سورت قرآن میں سے کہ تُنَبِّئُهُمْ آگاہ کردے وہ سورت اور خبر دے
مسلمانوں کو بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ساتھ اُس چیز کے جو منافقوں کے دل میں کفر اور نفاق ہے قُلِ اسْتَهْزِءُوا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم انھیں کہ ٹھٹھا کرو یہ حکم دھمکی اور ڈرانے کے طور پر ہے یعنی ٹھٹھا کرو کہ اُسکی جزا پاؤ گے اور جزا یہ ہے کہ اسکے سبب سے فضیحت ہوگے اِنَّ اللّٰهَ
مُخْرِجٌ تحقیق کہ اللہ ظاہر کرنے والا ہے مَّا تَحْذَرُوْنَ اُس چیز کو جسے ظاہر کرنے میں تم ڈرتے ہو یعنی تمھاری بری صفتیں اور اخلاق ثلثة کذا فی السجاوندی
لکھا ہے کہ غزوۂ تبوک میں ودیعت بن ثابت منافقوں کے ایک گروہ کے ساتھ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے جاتا تھا اور وہ اور
اُسکے ساتھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کرکے کہتے تھے کہ دیکھو یہی مرد چاہتا ہے کہ شام کے مکانات لے اور وہاں کے بادشاہوں کے محلوں
میں مقام کرے یہ بات نور نبوت سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر ظاہر ہوگئی آپ نے عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس گروہ کے پاس جا
جو چلا گیا اور اُن سے استفسار کر کہ کیا کہتے ہیں اگر انکار کریں تو کہدینا کہ تم نے یہ یہ کہا عمار رضی اللہ عنہ نے اُنکے پاس جاکر کہدیا اور وہ لوگ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آئے اور عذر کرنے لگے کہ ہم ایک بات دل لگی کے طور پر کہتے تھے جیسے راہ چلتوں کی عادت ہوتی ہے تو یہ آیت نازل
ہوئی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور اگر پوچھے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقوں سے کہ کیا کہتے تھے تم تو لَيَقُولُنَّ البتہ کہیں کہ اِنَّمَا كُنَّا
سوا اسکے نہیں کہ تھے ہم مسافروں کی طرح نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ خوض کرتے تھے ہر طرح کی باتوں میں اور کھیلتے تھے اُس بات میں جو ہم کہتے تھے
قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انھیں تہدید کی راہ سے کہ اَبِاللّٰهِ کیا ساتھ خدا کے وَاٰيٰتِهٖ اور اُسکی باتوں کے وَرَسُوْلِهٖ اور اُسکے رسول کے
كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ہو تم کہ ٹھٹھا کرتے ہو اور اُن سے مسخراپن نہ چاہیے لَا تَعْتَذِرُوْا نہ عذر کرو اسواسطے کہ تمھارا عذر محض جھوٹ ہے قَدْ
كَفَرْتُمْ تحقیق کہ اظہار کفر کیا تم نے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن کرکے بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ بعد اسکے کہ ایمان ظاہر کیا تھا تم نے اِنْ نَّعْفُ
اگر معاف کریں ہم عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ ایک گروہ کو تم میں سے جو توبہ کریں اور مخشی بن حمیر تھا انھیں سے کہ اُس نے توبہ کی اور حق تعالےٰ سے
درخواست کی کہ شرف شہادت پائے اور جنگ یمامہ میں شربت شہادت پیا نُعَذِّبْ طَآئِفَةً عذاب کرینگے ہم گروہ دوسرے کو بِاَنَّهُمْ كَانُوْا ع ۹
بسبب اسکے کہ وہ ہیں مُجْرِمِيْنَ گناہگار نفاق پر اڑے رہنے کے سبب سے اَلْمُنٰفِقُوْنَ منافق مرد کہ تین سو تھے وَالْمُنٰفِقٰتُ اور منافق وقف لازم
عورتیں کہ ایک سو ستر تھیں بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ بعضے اُنکے بعض سے ہیں یعنی نفاق میں سب ایک دوسرے کے مشابہ ہیں يَاْمُرُوْنَ
حکم کرتے ہیں بِالْمُنْكَرِ ساتھ برے کام کے کہ کفر ہے یا گناہ یا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب وَيَنْهَوْنَ اور باز رکھتے ہیں عَنِ الْمَعْرُوْفِ
نیکی سے کہ ایمان ہے یا طاعت یا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق اور متابعت وَيَقْبِضُوْنَ اور روک رکھتے ہیں اَيْدِيَهُمْ ہاتھ اپنے
یعنی بند کرتے ہیں خیرات اور صدقات سے یا ہاتھ نہیں اُٹھاتے دعا اور مناجات کے واسطے سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ عاجز اور محتاجوں کی مدد سے
ہاتھ روکتے ہیں نَسُوا اللّٰهَ چھوڑ دی اُنھوں نے خدا کی فرمانبرداری فَنَسِيَهُمْ پس چھوڑ دیا خدا نے اُنھیں اور اپنے فضل کو اُن سے باز
رکھا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ تحقیق کہ منافق مرد اور عورتیں هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وہ فاسق ہیں یعنی دائرۂ ایمان سے باہر وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ
وعدہ کیا ہے خدا نے منافق مردوں وَالْمُنٰفِقٰتِ اور منافق عورتوں وَالْكُفَّارَ اور کافروں سے مرد ہوں یا عورتیں نَارَ جَهَنَّمَ آتش دوزخ کا
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہیں گے اُس آگ میں هِيَ حَسْبُهُمْ وہ آگ بس ہے انھیں عذاب کرنے کو وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ اور دور کردیا ہے
انھیں خدا نے اپنی رحمت سے وَلَهُمْ اور واسطے اُنکے ہے آخرت میں عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○ عذاب پائدار کہ کبھی منقطع نہ ہوگا یا دنیا میں برابر مبتلا ہے
عذاب میں کہ وہ نفاق ہے اور حسد کا رنج رُباعی

اے آنکہ زتیرہ حالی وبد روزی — در باطنت آتش نفاق افروزی
در ہر نفست شعلۂ غم بیشتر ست — میسوز دراں شعلہ کہ خوش میسوزی

کَالَّذِیْنَ اے منافقو تم ہو مانند اُن لوگوں کے جو تھے مِنْ قَبْلِکُمْ پہلے تم سے یعنی گذری ہوئی اُمتیں کَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْکُمْ تھے بہت سخت تم سے قُوَّۃً قوت کی رو سے یعنی بدن میں تم سے بہت قوی تھے وَّاَکْثَرَ اور بہت زیادہ تھے تم سے اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا مال اولاد کی رو سے یعنی اُنکا مال اور اولاد تم سے بہت زیادہ تھی فَاسْتَمْتَعُوْا پھر فائدہ اُٹھایا اُنھوں نے بِخَلَاقِھِمْ اپنے حصہ سے دنیا کی لذتوں میں سے اور مال و اولاد سے فائدہ اُٹھایا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِکُمْ پھر تم نے بھی فائدہ اُٹھایا اپنے حصہ سے فنا ہوجانے والی آرزوں میں سے کَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِیْنَ جسطرح کہ فائدہ حاصل کیا تھا اُن لوگوں نے جو تھے مِنْ قَبْلِکُمْ پہلے تم سے بِخَلَاقِھِمْ اپنے حصہ سے وَخُضْتُمْ اور خوض کیا تم نے اور شروع کردیا تم نے باطل کَالَّذِیْ خَاضُوْا مثل اُس خوض کے جو خوض کیا تھا اگلے لوگوں نے اور اُسی پر گذر گئے اُولٰٓئِکَ وہ گروہ حَبِطَتْ نیست و نابود ہوئے اور تباہ ہوگئے اَعْمَالُھُمْ عمل اُنکے فِی الدُّنْیَا دنیا میں کہ اُنکے مال اور اولاد نے انکے ساتھ وفا نہ کی وَالْاٰخِرَۃِ ج اور آخرت میں کہ اُن علموں پر کچھ ثواب نہ مترتب ہوا وَاُولٰٓئِکَ اور وہ گروہ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؏ وہ نقصان پانے والے ہیں دونوں جہان میں اَلَمْ یَاْتِھِمْ کیا نہیں آئی اُنکے پاس یعنی منافقوں کے پاس جو دنیا کی لذت پر مغرور اور لذاتِ باقیہ حاصل کرنے سے دُور ہیں نَبَاُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ خبر اُن لوگوں کے عذاب اور وبال کی جو اُن سے پہلے تھے قَوْمِ نُوْحٍ نوح علیہ السلام کی قوم کہ طوفان میں غرق ہوگئی وَّعَادٍ اور قوم عاد کہ تیز ہوا سے ہلاک ہوئی وَّثَمُوْدَ لا اور قوم ثمود کہ کڑک اور زلزلہ سے مرگئی وَقَوْمِ اِبْرٰھِیْمَ اور ابراہیم علیہ السلام کی قوم کہ طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہوئی اور نمرود مچھر کے ڈنک سے ہلاک ہوگیا وَاَصْحٰبِ مَدْیَنَ اور اہل مدین جو شعیب علیہ السلام کی قوم تھے کہ یَوْمُ الظُّلَّۃِ کے عذاب سے غارت ہوگئے وَالْمُؤْتَفِکٰتِ ط اور وہ دیہات والے جو اُلٹ پلٹ ہوگئے یعنی قوم لوط کہ کس طرح ہلاک ہوئی اَتَتْھُمْ رُسُلُھُمْ آئے ان سب کے پاس رسول ہمارے بِالْبَیِّنٰتِ ج ساتھ دلیلوں روشن اور نشانیوں درست کے فَمَا کَانَ اللّٰہُ پس نہ تھا خدا لِیَظْلِمَھُمْ کہ ظلم کرے اُنپر یعنی بے جرم اُنپر عذاب بھیجدے وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اور مگر تھے وہ اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے کفر اور تکذیب کے سبب سے یہانتک کہ عذاب کے مستحق ہوگئے وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور مومن مرد وَالْمُؤْمِنٰتُ اور مومن عورتیں بَعْضُھُمْ بعضے اُنکے اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ م دوست بعض کے ہیں یاری اور مددگاری کرنے میں یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرتے ہیں ساتھ نیکی کے کہ ایمان اور فرمانبرداری ہے وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ اور باز رکھتے ہیں بُرائی سے کہ کفر اور گناہگاری ہے وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ اور قائم رکھتے ہیں نماز اُس کی شرطوں کے ساتھ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ اور دیتے ہیں زکوٰۃ اُن آداب کے ساتھ جو زکوٰۃ سے متعلق ہیں وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰہَ اور اطاعت کرتے ہیں اللہ کی وَرَسُوْلَہٗ ط اور اُس کے رسول کی سب حکموں میں اُولٰٓئِکَ وہ گروہ سَیَرْحَمُھُمُ اللّٰہُ ط قریب ہے کہ رحم کرے اللہ اُنپر اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ تحقیق کہ اللہ غالب ہے جو چاہے کرے حَکِیْمٌ ۝ دانا ہے ہر چیز کو اُسکے محل پر رکھتا ہے وَعَدَ اللّٰہُ وعدہ کیا ہے اللہ نے الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ مومن مرد اور مومن عورتوں سے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جنتوں کا کہ میوہ دار ہیں بہتی ہیں مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ نیچے سے اُسکے درختوں کے نہریں خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ہمیشہ رہیں گے اُنمیں وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً اور وعدہ کیا ہے اُن سے پاکیزہ اور اچھے مکانوں کا فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط بیچ جنتوں عدن کے

سلہ سائبان کا کہ اُس دن ابر سیہ و تار نے اُن پر سایہ کیا تھا ۱۲

وقف لازم

جنات عدن بہشت میں ایک شہر کا نام ہے کہ چشمہ تسنیم اُسی میں ہے اور بہشت میں درجات اعلیٰ ہیں امام ثعلبی نے کہا ہے کہ وہ ایک نہر ہے جنت میں کہ اُسکے باغ اُسکے دونوں کناروں پر ہیں وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اور خوشی اللہ کے نزدیک سے مومنوں کو اَکْبَرُ ط بہت بڑی ہے بہشت اور بہشت کی نعمتوں سے اسواسطے کہ سب سعادتوں کا مبدا اور سب کرامتوں کا منشا حق تعالیٰ کی رضامندی ہی ہے اور وصال اور لقاے ذوالجلال اُسی رضامندی سے حاصل ہوتا ہے محققان اور عارفان آگاہ کو وقت بے وقت حضرت الٰہی کی رضامندی کے سوا اور کچھ مطلوب ہی نہیں مثنوی

یکے می خواہد از تو جنّت و حور | یکے خواہد کہ از دوزخ شود دُور
ولیکن مانخواہیم این و آں جست | مُرادِ ماہمہ خوشنودیِ تست
چو تو خوشنود گشتی در دو عالم | ہمیں مقصود بس واللہ اعلم

صحیح حدیثوں میں وارد ہے کہ حق تعالیٰ خطاب فرمائیگا کہ یَا اَہْلَ الْجَنَّةِ جنتی بولینگے کہ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ پھر حق تعالیٰ فرمایے گا کہ تم خوش ہوئے وہ لوگ عرض کرینگے کہ کیا ہے ہمیں جو ہم خوش نہوں حال یہ ہے کہ عطا کیا ہے تو نے ہمیں جو کہ اپنے کسی مخلوق کو تو نے عطا نہیں فرمایا حق تعالیٰ فرمائیگا کہ کیا دوں میں تم کو ان عطیوں سے بھی افضل جنتی لوگ عرض کرینگے کہ ان سے افضل اور کیا چیز ہو سکتی ہے خطاب آئیگا کہ نازل کرتا ہوں میں تم پر اپنی خوشی اور ہرگز تم پر خفا نہونگا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی رضامندی سے افضل کوئی نعمت ہے ہی نہیں ذٰلِكَ یہ خوشنودی هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ع وہ ہے کامیابی بڑی کہ دُنیا کی نعمت اُسکے سامنے حقیر بلکہ جنت کی نعمت اُسکے مقابلہ میں بہت کم ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جَاهِدِ الْكُفَّارَ جہاد کر کافروں پر تلوار سے وَالْمُنٰفِقِیْنَ اور منافقوں پر دلیل سے الزام دیکر انپر حدیں قائم کر کے وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ اور سخت رہ اُنپر جہاد میں اور محابا نہ کر وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور ان سب کے جانے کی جگہ دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور بُری پھر جانے کی جگہ دوزخ ہے نقل ہے کہ جنگ تبوک کا جب سامان تھا تو جلاس بن سوید ایک دراز گوش پر سوار قبا کی طرف سے مدینہ کو آتا تھا اور اُس نے لوگوں کو بھگا دینے کے واسطے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ لائے ہیں وہ اگر حق ہو تو جس دراز گوش پر میں سوار ہوں اس سے بدتر ہو جاؤں اُسکی جورو کے بیٹے مصعب نے یہ بات رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی آپنے جلاس کو طلب فرمایا اور مصعب کے سامنے پوچھا کہ تو نے یہ کیا کہا تھا جلاس نے قسم کھائی کہ میں نے ہرگز نہیں کہا تھا مصعب نے خدا سے دعا کی کہ یا اللہ اپنے رسول پر ایک آیت نازل فرما کہ میری بات کی سچائی اُس سے معلوم ہو جائے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ قسم کھاتے ہیں ساتھ اللہ کے کہ مطلق مَا قَالُوْا ط نہیں کہی ہے اُنھوں نے وہ بات وَلَقَدْ قَالُوْا اور البتہ کہا ہے اُنھوں نے كَلِمَةَ الْكُفْرِ کلمہ کفر کا کہ طعن کی دین میں اور جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی بات میں شک لائے ہیں وَكَفَرُوْا اور کفر ظاہر کیا اُنھوں نے بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ اپنا اسلام ظاہر کرنے کے بعد وَهَمُّوْا اور قصد کیا اُنھوں نے بِمَا لَمْ یَنَالُوْا ج ساتھ اُس چیز کے جو نہیں پائی اُنھوں نے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینۂ منورہ سے نکال دینا اور مہاجروں کو جلاوطن کر دینا اُنکو مقصود تھا یا ان کا ارادہ یہ تھا کہ ابن ابی کے سر پر سلطنت کا تاج رکھیں اور اُسے بادشاہ بنائیں وَمَا نَقَمُوْۤا اور کینہ نہیں رکھتے تھے رسول اور مومنوں کے ساتھ اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ مگر یہ کہ بے پروا کر دیا اُنھیں اللہ نے وَرَسُوْلُهٗ اور اُسکے رسول نے مِنْ فَضْلِهٖ ج اپنے فضل سے یعنی اہل مدینہ محتاج اور تنگ حال تھے جب حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدم مبارک وہاں پہونچا اور اُسکی برکت سے بہت غنیمتیں اُنکے ہاتھ آئیں اور وہ مالدار ہو گئے تو اُنھوں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت کا موجب اور کچھ نہ پایا مگر یہ کہ مستغنی ہو گئے اور بعضوں نے کہا کہ

جلاس کا مولا قتل ہوا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے بارہ ہزار درم اُسے دیت دیے وہ مالدار ہو گیا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل وکرم سے دو ہزار درم دیت سے زیادہ تھے یہاں تعریض کے ساتھ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کینہ اور دشمنی کا سبب اور کچھ نہیں مگر وہ تونگری فَاِنْ یَّتُوْبُوْا پس اگر منافق توبہ کریں نفاق سے یَكُ تو ہو وہ توبہ خَیْرًا لَّهُمْ بہتر واسطے اُن کے وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا اور اگر پھر جاینگے توبہ سے اور اڑے رہیں گے نفاق پر تو یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عذاب کریگا انہیں اللہ عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب دردناک فِی الدُّنْیَا دنیا میں قتل کے سبب وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت میں جلانے کے سبب وَمَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ اور نہیں ہے واسطے اُنکے زمین میں مِنْ وَّلِیٍّ کوئی دوست جو ہاتھ پکڑے وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہ کوئی مددگار کہ اُن سے عذاب روکے منقول ہے کہ جلاس نے یہ آیت نازل ہونے کے بعد توبہ کی اور اس امت کے مخلصوں میں شمار کیا گیا رضی اللہ عنہ لکھا ہے کہ ثعلبہ انصاری کہ زاہد صحابیوں میں سے تھا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت میں حاضر ہوا اور التماس کی کہ آپ خدا سے درخواست کریں کہ خدا مجھے غنی کردے ہر چند رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے نصیحت کی کہ اس مدعا سے درگذر کچھ مفید نہ پڑی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا سے دعا کی کہ اُسے اُسکے خاطر خواہ مال عطا فرمائے آپ کی دعا قبول ہوئی حق تعالیٰ نے اُسکی بکریوں میں برکت عطا فرمائی اور وہ بکریاں اسقدر ہو گئیں کہ مدینہ منورہ کے گرد اُنکے چرنے کی جگہ نہ رہی وہ جنگل میں اپنی بکریاں لے گیا اور جمعہ اور جماعت سے محروم ہو گیا پہلے تو فقط جمعہ کے دن مدینہ میں آتا آخر کو اُس سے بھی وہ محروم ہوا اور جب زکوٰۃ تحصیلنے والا حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے حضور سے اُسکے پاس گیا اور زکوٰۃ مانگی تو مال کی محبت کے سبب سے اُسکا یہ حال ہوا کہ حکم نبوی سے انکار کرکے بولا کہ یہ جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے طلب کرتے ہیں جزیہ ہے اور زکوٰۃ نہ دی اور یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہونچی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعجب ہوئے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ اور منافقوں سے مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ وہ شخص ہے جس نے عہد کیا خدا سے کہ لَئِنْ اٰتٰنَا اگر دے ہمیں مِنْ فَضْلِهٖ خدا اپنے فضل سے مال تو لَنَصَّدَّقَنَّ ضرور صدقہ دینگے ہم اور زکوٰۃ نکالیں گے وَلَنَكُوْنَنَّ اور ضرور ہونگے صدقہ دیکر مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ نیکوں میں سے فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ پھر جب دیا اُنھیں بہت مال مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل و کرم سے تو بَخِلُوْا بِهٖ بخل کیا اُنھوں نے ساتھ اُس مال کے اور خدا کا حق نہ دیا وَتَوَلَّوْا اور منھ پھیر لیا عہد و پیمان سے وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اور وہ منھ پھیرنے والے ہیں حکم سے فَاَعْقَبَهُمْ پھر پیچھے لایا انکے وہ بخل اور زکوٰۃ نہ دینا نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ نفاق کو جا ہوا اُنکے دلوں میں کہ باقی ہے اور زائل ہی نہوا اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ اُس دن تک کہ دیکھیں اپنا عمل یعنی اسکی جزا اور وہ قیامت کا دن ہوگا بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ بسبب اسکے خلاف کیا اُنھوں نے خدا کے ساتھ مَا وَعَدُوْهُ جو کہ وعدہ کیا تھا اُنھوں نے صدقہ دینے کا اور صلاحیت اختیار کرلینے کا وَبِمَا كَانُوْا اور بسبب اُسکے کہ تھے اپنے وعدہ میں یَكْذِبُوْنَ ۝ جھوٹ کہتے اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا کیا نہیں جانتے وعدہ خلاف لوگ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ یہ کہ اللہ جانتا ہے سِرَّهُمْ بھید اُنکا جو پوشیدہ ہے نفاق اور عہد کے خلاف کرنے کا ارادہ وَنَجْوٰىهُمْ اور جو بھید کہتے ہیں باہم کہ یہ زکوٰۃ جزیہ ہے وَاَنَّ اللّٰهَ اور نہیں جانتے وہ کہ اللہ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ جاننے والا بھیدوں اور پوشیدہ باتوں کا ہے اس آیت میں بڑی تہدید ہے بیت

مکن اندیشۂ عصیاں چو میدانی کہ میدانم　　مبیں در روئے وایں آں چو میدانی کہ میدانم

نقل ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحاب کو لشکر تبوک کے آراستہ کرنے میں خرچ کرنے اور مدد دینے پر رغبت دلائی اور

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جتنا مال دینار رکھتے تھے سب لے آئے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا نصف مال لائے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سو اونٹ مال اور اسباب سے لدے ہوئے دیے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہزار مثقال سونا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چالیس اوقیہ سونا یا چار ہزار درم صدقہ دیے اور عباس طلحہ سعد عبادہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بہت بہت سا مال لائے اور یہ سب مال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہوا آخر میں عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سو وسق خرما لائے کہ دو ہزار چار سو من ہوتا ہے اور اُس لشکر کے سامان میں دیے اور ابو عقیل انصاری رضی اللہ عنہ ایک صاع خرما لائے اور بولے کہ آج کی رات صبح تک لوگوں کے واسطے کنویں سے میں نے پانی کھینچا اُسکی مزدوری دو صاع خرمے اُنھوں نے مجھے دیے ایک صاع اپنے اہل وعیال کے واسطے چھوڑ آیا ہوں ایک صاع یہ لایا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صاع بھر خرمے سب صدقوں کے اوپر جو اور صحابہ لائے ہیں چُن دو منافقوں نے عیب گوئی اور غمازی کرکے کہنا شروع کیا کہ عبد الرحمٰن اور عاصم نے اپنا مال برباد کیا اور خدا اور رسول ابو عقیل کے صاع بھر خرمے سے بے نیاز ہیں مگر اُس نے چاہا کہ لوگوں کو اپنی یاد دلائے تاکہ صدقوں میں سے کچھ لے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَّذِيْنَ وہ لوگ جو يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ عیب کرتے ہیں زیادہ دینے والوں کا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنوں میں سے فِي الصَّدَقٰتِ صدقے ادا کرنے میں یعنی عبد الرحمٰن اور عاصم رضی اللہ عنہما کا عیب کرتے ہیں اور اُنکے صدقہ دینے کو ریا کی طرف منسوب کرتے ہیں وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اور ان لوگوں کا بھی عیب کرتے ہیں جو نہیں پاتے اِلَّا جُهْدَهُمْ مگر اپنی طاقت کی قدر یعنی ابو عقیل کو کہتے ہیں کہ خدا اور رسول اُسکے صاع بھر خرموں سے مستغنی ہیں فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ پھر مسخراپن کرتے ہیں اُن سے سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ جزا دے اللہ انھیں اُنکے مسخرے پن کی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اُنکے ہوگا عذاب دردناک اُس مسخرے پن اور ٹھٹھے کے سبب سے جو وہ کرتے ہیں انوار میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن اُبی کا بیٹا کہ اُسکا نام بھی عبد اللہ تھا اور وہ مخلص مسلمان اور خالص مطیع تھا اپنے باپ کی بیماری میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس نے یہ درخواست کی کہ آپ میرے باپ کے واسطے دعائے مغفرت کیجیے آپ نے ابن اُبی کے واسطے مغفرت مانگی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ مغفرت مانگ تو ان کے واسطے جو منافق ہیں اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ یا مغفرت نہ مانگ تو اُنکے لیے مراد یہ ہے کہ دونوں امر بے فائدہ ہونے میں برابر ہیں اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اگر مغفرت مانگے گا تو اُنکے واسطے سَبْعِيْنَ مَرَّةً ستر بار فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ تو بھی ہرگز نہ بخشے گا خدا انھیں لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ میں ستر بار سے بڑھاؤں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یہ آیت نازل ہونے کے بعد پھر حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین نے منافقوں کے واسطے دعائے مغفرت نہیں کی اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ ستر سے کثرت مراد ہے حد معین مراد نہیں ذٰلِكَ وہ دعائے مغفرت اُنکے حق میں نہ قبول ہونا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ وہ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ کافر ہوئے ساتھ اللہ کے وَرَسُوْلِهٖ اور اُسکے رسول کے وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ نہیں راہ دکھاتا مقصود کی فاسقوں کے گروہ کو یعنی انھیں جو اپنے کفر میں متمرد ہیں فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ خوش ہوئے لڑائی ع ۱۰
سے باز رہنے والے بِمَقْعَدِهِمْ بسبب اپنے بیٹھنے کے خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ برخلاف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَكَرِهُوْٓا اور کراہت رکھی اُنھوں نے عقیدہ سے اَنْ يُّجَاهِدُوْا یہ کہ جہاد کریں بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ساتھ مالوں اور جانوں اپنی کی فِيْ

سلہ برابر ہے اُنپر کہ بخشش چاہ تو واسطے اُنکے یا نہ بخشش چاہ تو واسطے اُنکے ہرگز نہ بخشے گا اللہ انھیں ۱۲

سَبِيْلِ اللّٰهِ راہِ خدا میں بلکہ فراغت اور راحت جسمانی ڈھونڈھی وَقَالُوْا اور کہا انھوں نے مومنوں سے کہ لَا تَنْفِرُوْا نہ نکلو اس
لڑائی کے واسطے فِي الْحَرِّ گرمی میں خود نہ گئے اور مسلمانوں کو بھی روکنا چاہا قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ کہہ اُن سے کہ آتش دوزخ
اَشَدُّ حَرًّا بہت سخت ہے گرمی میں اس موسم گرما کے بہ نسبت اور یہ مخالفت کے سبب جلنے کے مستحق ہوگئے اُس سخت حرارت میں
لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝ اگر جانتے ہوتے کہ اُس جہان میں اُنکا مآل آتش دوزخ ہے فَلْيَضْحَكُوْا پس چاہیے کہ ہنسیں قَلِيْلًا تھوڑا
وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا اور چاہیے کہ روئیں بہت یہ خبر ہے اور صیغہ امر کے ساتھ اسوجہ سے وارد ہوئی کہ اس بات پر دلالت کرے کہ قیامت کے
دن اُنھیں تھوڑا ہنسنا اور بہت رونا لازم ہے اور چاہیے کہ ہنسی اور رونا خوشی اور رنج سے کنایہ ہو اور قلت کو عدم پر حمل کریں کہ فردائے قیامت
کو اُنھیں غم ہوگا بے خوشی کے جَزَآءًۢ جزا دیگا اُنھیں خدا جزا دینے کو بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ بسبب اُس چیز کے جو کماتے تھے نفاق اور
بُرے اخلاق فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ پس اگر پھیر لائے گا خدا تجھے مدینہ میں اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ طرف کسی گروہ کے خلاف کرنے والے
منافقوں میں سے فَاسْتَاْذَنُوْكَ تو اجازت چاہیں گے لِلْخُرُوْجِ واسطے نکلنے کے اور لڑائی کے واسطے غزوہ تبوک کے بعد
فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا پس کہہ کہ نہ باہر آؤ گے تم یہ خبر ہے نہی کے معنی میں باہر نہ نکلو مَعِيَ میرے ساتھ اَبَدًا کبھی وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ
اور لڑائی نہ کرو میری معیت میں عَدُوًّا کسی دشمن سے اِنَّكُمْ بیشک تم رَضِيْتُمْ خوش ہوئے بِالْقُعُوْدِ ساتھ بیٹھ رہنے اور خلاف
کرنے کے اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار یعنی غزوہ تبوک میں فَاقْعُدُوْا پھر بیٹھو دوبارہ مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝ ساتھ پیچھے رہنے والوں کے جو
لڑائی کے قابل نہیں ہیں جیسے لڑکے اور عورتیں اسواسطے کہ جہاد مردان مرد اور مبارزان میدان نبرد کا کام ہے ہر ایک تردامن سے یہ کام نہیں ہوتا
اور جس نامرد کو درد مبارزت نہو وہ معرکہ مجاہدت میں آنے کے لائق نہیں بیت

یا برو ہمچوں زنان رنگے و بوئے پیشہ گیر یا چو مردان اندر آئی و گوئے در میدان فگن

لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ابن اُبی کی بیماری میں اُسکی عیادت کے واسطے تشریف لے گئے اور اُس نے حضرت سے التماس
کی کہ آپ اپنا پیراہن عطا فرمائیں کہ میرے مرنے کے بعد لوگ میرا کفن بنائیں اور میرے دفن کے وقت آپ تشریف لائیے اور میرے جنازہ کی
نماز پڑھائیے اور میری مغفرت خدا سے مانگئے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دو پیراہن پہنے ہوئے تھے اوپر والا پیراہن آپنے اُسے دیدیا اور
اُسکے جنازہ پر بھی آپ تشریف لیگئے اور چاہا کہ نماز پڑھائیں اور حضرت فاروق اعظم رض اس باب میں نہایت مضطرب تھے اور اُسکی بُرائیاں حضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یاد دلاتے تھے اور بہت منع کرتے تھے آخر کو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کمال لطف اور مہربانی جو رکھتے تھے اسوجہ سے
آپ نے قصد کیا کہ اُسپر نماز پڑھیں تو یہ آیت نازل ہوئی اور بعضے کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے کے بعد یہ آیت اُتری وَلَا تُصَلِّ اور نماز نہ پڑھ عَلٰٓى
اَحَدٍ کسی پر مِّنْهُمْ مَّاتَ منافقوں میں سے جو مرے اَبَدًا کبھی اَبَدًا تُصَلِّ کا ظرف ہے اور بعضوں نے کہا کہ مات کا ظرف ہے یعنی جب
کوئی کفر پر مرتا ہے تو اُسے زندہ کرنا عذاب کے واسطے ہے فائدہ دینے کو نہیں ہے پس گویا کہ وہ زندہ کرنے کے بعد بھی وہی مُردہ ہے اور ہمیشہ اُسی حال پر رہیگا
وَلَا تَقُمْ اور نہ کھڑا ہو عَلٰى قَبْرِهٖ اُسکی قبر پر دفن یا زیارت یا دعا یا استغفار کے واسطے اِنَّهُمْ تحقیق کہ منافق كَفَرُوْا بِاللّٰهِ
کافر ہوئے ساتھ خدا کے کہ اُنھوں نے شرک کیا وَرَسُوْلِهٖ اور اُسکے رسُول کے ساتھ کہ فرمانبرداری نہ کی وَمَاتُوْا اور مرے وہ وَهُمْ
فٰسِقُوْنَ ۝ جب حال آنکہ وہ باہر نکلے ہوئے ہیں راہ ایمان سے وَلَا تُعْجِبْكَ اور چاہیے کہ تجھے متعجب نہ کریں مراد اُمت ہے اور خطاب
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف ہے یعنی خوشی میں نہ ڈالدیں تمھیں اے اُمت محمدی کے لوگوں اَمْوَالُهُمْ مال منافقوں کے اگرچہ بہت ہیں

وَاَوْلَادُهُمْ اور اولاد انکی اگرچہ قوی اور صاحب اقتدار ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ سوا اسکے نہیں کہ چاہتا ہے اللہ اَنْ یُّعَذِّبَهُمْ یہ کہ عذاب کرے اُنپر بِهَا انکے مال اور اولاد کے سبب سے فِی الدُّنْیَا دنیا میں کہ مال جمع کرنے اور انکی حفاظت کے سبب سے برابر رنج و تعب میں رہتے ہیں اور اولاد کے احوال کی رونق اور انکی معاش کا اسباب جمع کرنے کے واسطے ہر وقت محنت اور مشقت کھینچتے ہیں وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ اور نکلیں روحیں انکی بڑی حسرت سے وَهُمْ كٰفِرُوْنَ۝ اور وہ کافر ہوں یعنی کفر ہی پر اس جہان سے جائیں ایک فقیر کہتا تھا کہ جو لوگ غنی ہیں وہ سب شقیوں سے زیادہ شقی ہیں دنیا کا مال جمع کرتے ہیں طرح طرح کی پریشانی اور زحمت سے اور انکی حفاظت کرتے ہیں انواع اقسام کی مشقت سے اور آخرت میں جاتے ہیں اور اُسے چھوڑتے ہیں لاکھ لاکھ حسرت اور ندامت سے قطعہ

در اول چو خواہی کنی مال جمع ۔۔۔ بسے رنج بر خویش باید گماشت
پس از بہر آن تا بماند بجاے ۔۔۔ شب و روز می بایدت پاس داشت
وزیں جملہ آں حال مشکل تر است ۔۔۔ کہ آخر بحسرت بباید گذاشت

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ اور جب نازل کی جاتی ہے سُوْرَةٌ کوئی سورت قرآن کی پوری یا تھوڑی اسواسطے کہ سورت دونوں کو کہتے ہیں اور بہر تقدیر جب سورت نازل ہوتی ہو اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ ساتھ اس حکم کے کہ ایمان لاؤ ساتھ خدا کے وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اور جہاد کرو اسکے رسول کی معیت میں تو اسْتَاْذَنَكَ اجازت چاہتے ہیں تجھ سے باز رہتے ہیں اُولُوا الطَّوْلِ مال اور قدرت والے مِنْهُمْ منافقوں میں سے وَقَالُوْا اور کہتے ہیں کہ ذَرْنَا چھوڑ دے ہمیں اور اپنے ساتھ لشکر میں نہ لے چل نَكُنْ تاکہ رہیں ہم مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ۝ گھر بیٹھنے والوں کے ساتھ رَضُوْا خوش اور راضی ہوئے بِاَنْ يَّكُوْنُوْا ساتھ اسکے کہ ہوں مَعَ الْخَوَالِفِ ساتھ عورتوں اور پیچھے رہنے والوں کے وَطُبِعَ اور مُہر کردیگئی ہے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ انکے دلوں پر نفاق سے فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ۝ پس وہ نہیں سمجھتے اُسے جو جہاد میں ہیں انوار سعادت اور اُسے جو خلاف کرنے میں ہیں آثار شقاوت لٰكِنِ الرَّسُوْلُ مگر رسول اللہ کا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں مَعَهٗ ساتھ اسکے یعنی انکی خدمت میں جٰهَدُوْا جہاد کیا انھوں نے بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ساتھ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ واسطے اُن لوگوں کے ہیں نیکیاں دونوں جہان کی یعنی دنیا میں غنیمت اور نصرت اور عقبیٰ میں بہشت و کرامت وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ وہ ہیں فلاح پانے والے اور مقصود کو پہونچنے والے اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ تیار کی ہیں اللہ نے واسطے اُنکے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتیں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے اسکے مکانوں کے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں اُسمیں ذٰلِكَ وہ ہے الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝ رستگاری بڑی اور کامیابی پوری وَجَآءَ ع ۱۱
الْمُعَذِّرُوْنَ اور آئے جنگ تبوک کی طرف توجہ کرنے کے وقت عذر کرنے والے مِنَ الْاَعْرَابِ گنواروں میں سے یعنی اسد اور غطفان کہ انھوں نے قلت مال اور کثرت عیال کا عذر کیا یا رہط عامر بن طفیل نے عذر کیا اس طرح پر کہ اگر ہم لڑائی پر جائیں تو بنی طے ہمارے لوگوں اور چار پایوں کو لوٹ مارتے ہیں اور وہ لوگ یہ عذر کرتے تھے لِيُؤْذَنَ لَهُمْ تاکہ اذن دیا جائے انھیں خلاف کرنے میں وَقَعَدَ الَّذِيْنَ اور بیٹھ رہے وہ لوگ جو كَذَبُوا اللّٰهَ جھوٹ بولے اللہ سے وَرَسُوْلَهٗ اور اُسکے رسول سے ایمان کا دعوے کرنے میں اس سے دیہاتی منافق مراد ہیں کہ وہ نہ آئے اور عذر بھی نہ کیا سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ قریب ہے کہ پہونچے انھیں كَفَرُوْا جو کافر ہوگئے مِنْهُمْ دیہاتیوں میں سے عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝ عذاب دکھ دینے والا دنیا میں قتل کے سبب سے اور آخرت میں جلنے کے باعث سے

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ نہیں ہے ناتوانوں اور عاجزوں پر وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى اور نہ بیماروں پر وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اور نہ اُن لوگوں پر جو نہیں پاتے مَا يُنْفِقُوْنَ وہ چیز جو خرچ کریں اپنے اوپر اور اسباب راہ بنائیں جیسے قوم جہینہ اور بنو عذرہ اور مزینہ یعنی ان تین گروہوں پر نہیں ہے حَرَجٌ کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائیں اِذَا نَصَحُوْا جب خیر خواہی کریں اور فرمانبردار رہیں لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ واسطے خدا کے اور اُسکے رسول کے اور نصح فعل کی اصلاح یا نیت خاص کرنا ہے مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ نہیں ہے اوپر نیک کام کرنے والوں کے جو خیر خواہ ہیں مِنْ سَبِيْلٍ کچھ عتاب اور ملامت وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہے اُسے جو عذر کے سبب سے لڑائی پر نہ جائے رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے کہ معذوروں کو گھر بیٹھنے کی رخصت دیتا ہے وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اور کچھ عتاب نہیں اُنپر بھی جو عاجزی کے سبب سے اِذَا مَا اَتَوْكَ جب آئے تیرے پاس اور درخواست کی لِتَحْمِلَهُمْ تاکہ سواری دے تو انھیں اور اپنے ساتھ لڑائی میں لے چلے قُلْتَ کہا تونے کہ اسوقت لَا اَجِدُ نہیں پاتا ہوں میں مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ص وہ چیز کہ سوار کروں تمھیں اُسپر تو تَوَلَّوْا پھرے وہ تیرے سامنے سے وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ اور آنکھیں اُنکی بہتی ہیں آنسوؤں سے یعنی اُنکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے حَزَنًا رنج کے مارے اَلَّا يَجِدُوْا اس جہت سے کہ نہیں پاتے مَا يُنْفِقُوْنَ ۝ وہ چیز جو خرچ کریں اُس سفر میں اور اس قوم کو بکائین کہتے ہیں یعنی بہت رونیوالے اور یہ سات آدمی تھے کہ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ ہمیں جہاد کا داعیہ ہے اور ہم پیادہ رہگئے ہیں سواریاں عنایت کیجئے تو اُنپر سوار ہوکر لڑائی پر چلیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم ڈھونڈھتے ہو وہ میں نہیں پاتا ہوں وہ روتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سے باہر آئے اور ابن عمر اور عباس اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم اُنھیں زاد راہ اور سواری دیکر ساتھ لے گئے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس قسم کے لوگ اگر لڑائی پر نہ جائیں تو کچھ گناہ اور عتاب اُنپر نہیں ہے اِنَّمَا السَّبِيْلُ سوا اسکے نہیں کہ عتاب اور ملامت عَلَى الَّذِيْنَ اُن لوگوں پر ہے يَسْتَاْذِنُوْنَكَ جو اذن چاہتے ہیں تجھ سے لڑائی پر نہ جانے کا وَهُمْ اَغْنِيَاءُ ج حال آنکہ وہ غنی لوگ ہیں اور زاد راہ اور سواری اُنکے پاس تیار ہے رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا راضی ہوئے ساتھ اس بات کے کہ ہوں وہ مَعَ الْخَوَالِفِ لا ساتھ عورتوں اور لڑکوں کے وَطَبَعَ اللّٰهُ اور مہر کردی ہے اللہ نے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اُنکے دلوں پر فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پس وہ نہیں جانتے ہیں اپنا انجام اور اپنی عاقبت اور وہ عقوبت جو اس نافرمانی کا نتیجہ ہے۔

الجزء الحادی عشر ۱۱

يَعْتَذِرُوْنَ عذر پیش کرینگے منافق اِلَيْكُمْ طرف تمھارے یعنی عذر خواہی کرینگے خلاف کرنے سے اِذَا رَجَعْتُمْ جب پھروگے تم تبوک سے اِلَيْهِمْ طرف اُنکے اور مدینہ میں تم پھر آؤگے قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّا تَعْتَذِرُوْا نہ عذر خواہی کرو جھوٹے بیجا عذروں کے سبب سے اسواسطے کہ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ ہاور نہ کرینگے ہم اور تمھیں سچا نہ جانیں گے اسلئے کہ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ یقینی خبر دیدی ہے ہم کو اللہ نے مِنْ اَخْبَارِكُمْ تمھاری خبروں اور تمھارے حالات سے کہ تم کس واسطے نہیں آئے اور تمھارا قصد کیا تھا وَسَيَرَى اللّٰهُ اور جلدی دیکھے گا اللہ عَمَلَكُمْ تمھارا کام وَرَسُوْلُهٗ اور اُسکا رسول بھی دیکھے گا کہ نفاق سے تم توبہ کرتے ہو یا اُسی کو اختیار کیے رہتے ہو ثُمَّ تُرَدُّوْنَ پھر پھیرے جاؤگے قیامت کے دن اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ طرف جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے کہ وہ مطلع ہے سب کی ظاہری اور دلی باتوں پر فَيُنَبِّئُكُمْ پس خبر دیگا وہ تمھیں بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے نفاق پوشیدہ اور موافقت ظاہری اور وہ خبر دینا عذاب کے ساتھ ہوگا سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ قریب ہے کہ قسم کھائیں ساتھ خدا کے لَكُمْ واسطے تمھارے اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ جب پھروتم سفر سے اُنکی طرف اور اعجاز قرآن میں سے ایک یہ بات بھی کہ بعضے

منافقوں کے قسم کھانے کی خبر پہلے سے دیدی جیسے جند بن قیس اور اسکے مثل اور منافق کہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراجعت کے بعد ان منافقوں نے مسجد میں آکر قسم کھائی کہ ہم لڑائی کے واسطے نکلنے پر قادر نہ تھے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ قسم کھائیں گے جھوٹی لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ تاکہ مُنھ پھیر و تم اُنپر غصّہ اور ملامت کرنے سے فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ط پس مُنھ پھیرو اُن سے اور چھوڑ دو اُنھیں اِنَّهُمْ رِجْسٌ ز تحقیق کہ وہ ناپاک ہیں اور بُرے اور تہدید اور ملامت جو توبہ کی طرف میل کا سبب ہوتی ہے اُنکے حق میں کچھ مفید نہیں پڑتی اسواسطے کہ اُنکا خبث پاکی قبول کرنے والا نہیں ہے وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ج اور جگہ اُنکی دوزخ ہے اور عقاب اور عتاب اُنکا وہی ہوگی جَزَآءً واسطے جزا اور بدلے کے بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ساتھ اُس چیز کے کہ تھے کماتے کفر اور نفاق يَحْلِفُوْنَ قسم کھاتے ہیں منافق لَكُمْ واسطے تمھارے لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ج تاکہ اُسکے سبب سے خوش ہو اُن سے اور وہ تمھارے تعرض سے بنجوف ہو جائیں حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مراجعت کے بعد ابن اُبی نے قسم کھائی کہ اب کبھی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت نہ کرونگا اور عبداللہ ابن ابی سرح نے بھی جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایسی ہی قسم کھائی تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُنکی قسم تمھاری خوشی جاہنے کے واسطے ہے خدا کی خوشنودی کے لئے نہیں فَاِنْ تَرْضَوْا پس اگر خوش ہو جاؤ گے اے مومنو تم عَنْهُمْ جھوٹ بولنے والے منافقوں سے فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ لَا يَرْضٰى خوش نہیں ہوتا عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ گروہ فاسقوں سے یعنی خدا کے غصّہ کے ساتھ اُن سے تمھارا راضی ہو جانا اُن کے حق میں کچھ مفید نہیں اور اس آیت سے مسلمانوں کو ممانعت مراد ہے کہ اُن سے راضی نہوں اور اُن کے باطل عذروں کے سبب سے فریب میں نہ آجائیں اَلْاَعْرَابُ گنوار لوگ آس سے بنو تمیم اور بنو اسد اور غطفان اور اطراف مدینہ کے دیہاتی مراد ہیں سب دیہاتی مراد نہیں بلکہ یہ جماعت مخصوص اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا بہت سخت ہیں کفر اور نفاق کی رو سے یعنی اُنکا کفر اور نفاق اہل شہر کے کفر و نفاق سے بہت بڑھا ہوا ہے اسواسطے کہ وہ لوگ وحشی اور سخت دل ہیں اُنھوں نے اہل علم کے پاس نشست برخاست نہیں کی وَّاَجْدَرُ اور بہت لائق ہیں اَلَّا يَعْلَمُوْا ساتھ اسکے کہ نہ جانیں حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ حدیں اُس چیز کی جو اُتاری ہیں اللہ نے عَلٰى رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر شرع کے فرائض اور سنتیں وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے اُنکے حال حَكِيْمٌ ۝ حکم کرنے والا ہے حکمت کی رو سے اُنھیں مہلت دینے میں وَمِنَ الْاَعْرَابِ اور دیہاتی منافقوں میں سے مَنْ يَّتَّخِذُ وہ لوگ ہیں جو پکڑتے ہیں یعنی شمار کرتے ہیں مَا يُنْفِقُ اُس چیز کو جو خرچ کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں مَغْرَمًا تاوان اور نقصان یعنی اپنے صدقوں کو ڈانڈ اور رائگاں جانتے ہیں اسواسطے کہ اُسپر ثواب کی اُمید نہیں رکھتے اور ریا اور تقیہ کے ساتھ خرچ کرتے ہیں وَّيَتَرَبَّصُ اور انتظار کرتے ہیں بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ساتھ تمھارے زمانہ کی گردشوں کا یعنی اس بات کے منتظر ہیں کہ دولت اسلام نکبت سے بدل جائے اور مسلمانوں کا زمانہ پلٹ جائے تاکہ نفاق سے چھٹکارا پا جائیں عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ط اُنپر ہو گردش بُری اور اُنھی کا زمانہ پلٹ جائے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور اللہ سُننے والا ہے وہ بات جو وہ زبان پر لاتے ہیں عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہے وہ بھید جو دل میں چھپاتے ہیں وَمِنَ الْاَعْرَابِ اور بدویوں میں سے مَنْ يُّؤْمِنُ وہ لوگ ہیں کہ ایمان لاتے ہیں بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز قیامت کے اُس سے بنو مقرن مراد ہیں جہینیہ میں سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عبداللہ ذی البخادین اور اُسکا گروہ مُراد ہے کہ خدا اور قیامت کا ایمان لاتے ہیں وَيَتَّخِذُ اور پکڑتے ہیں مَا يُنْفِقُ اُس چیز کو جو خرچ کرتے ہیں قُرُبٰتٍ قربت کے سبب عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے یعنی اپنے صدقوں کے سبب سے تقرب ڈھونڈھتے ہیں مراد یہ ہے کہ اُنھیں قرب الٰہی کا وسیلہ کرتے ہیں وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اور رسول کی دعاؤں کا

کہ آپ صدقہ دینے والوں کے واسطے ہمیشہ خیر و برکت کی دعا کرتے ہیں اور اُنکی مغفرت چاہتے ہیں اَلَآ اِنَّهَا آگاہ ہو جاؤ کہ اُنکے صدقے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعائیں قُرْبَةٌ لَّهُمْ سبب قربت کا ہے واسطے اُنکے بارگاہ عنایت ربانی میں سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ
قریب ہے کہ داخل کرے اللہ اُنھیں فِي رَحْمَتِهٖ ؕ اپنی بہشت میں کہ اُنکی رحمت نازل ہونے کی جگہ ہے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک
اللہ بخشنے والا ہے صدقہ دینے والوں کو رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے قربت ڈھونڈھنے والوں پر وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ اور پیشی
کرنے والے اگلے یعنی وہ لوگ جو عام مسلمانوں پر سبقت رکھتے ہیں مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ مہاجروں میں سے یعنی وہ لوگ جو مکۂ معظمہ سے ہجرت
کر کے مدینۂ منورہ کو آئے اس سے اہل بدر مراد ہیں یا وہ مسلمان جو ہجرت کے قبل ایمان لائے یا وہ جنھوں نے دو قبیلوں کی طرف نماز پڑھی
یا وہ جنھوں نے بیعت رضوان کی وَالْاَنْصَارِ اور انصار میں سے یعنی وہ مسلمان جو مدینۂ منورہ کے رہنے والے ہیں اور مکۂ معظمہ کے رہنے
والوں کی اُنھوں نے مدد کی اس سے عقبۂ اولی اور عقبۂ ثانیہ کی بیعت کرنے والے مراد ہیں اور وہ ستر آدمی تھے یا وہ لوگ مقصود ہیں جو
مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے عقبۂ ثانیہ کی بیعت کے قبل وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ اور جن لوگوں نے متابعت
کی اگلوں کی بِاِحْسَانٍ ۙ ساتھ ایمان اور طاعت کے اس سے سب صحابۂ مہاجر اور انصار رضی اللہ عنہم مراد ہیں کہ اُنھوں نے اگلوں کی
متابعت کی اور یہ بھی کہا ہے کہ جو کوئی قیامت تک اُنکی متابعت کرے وہ متابعوں میں سے ہے رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی اور خوش
ہوا اللہ اُن سے اُن کی طاعت قبول کر کے اس رضامندی میں اگلے اور پچھلے سب داخل ہیں وَرَضُوْا عَنْهُ اور خوش ہوئے وہ خدا سے دین
دنیا کی نعمتیں پا کر وَاَعَدَّ لَهُمْ اور تیار کی ہیں اللہ نے اُنکے واسطے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتیں کہ جاری ہیں تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ اس کے
درختوں کے نیچے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ ہمیشہ رہنے والے ہیں اُسمیں اَبَدًا ؕ ہمیشہ یہ تاکید ہے خلود کی ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝
یہ ہے کامیابی بڑی اور مقصد وری پوری وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ اور اُن لوگوں میں سے جو گرداگرد ہیں تمہارے شہر کے مِّنَ الْاَعْرَابِ
بدویوں میں سے مُنٰفِقُوْنَ ؕ منافق ہیں جیسے اسلم اور اشجع اور غفار اور جہینہ اور مزینہ میں سے ایک قوم کہ وہ لوگ کلمہ کہتے ہیں اور نماز
روزہ پر قائم ہیں وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ؔ اور تمہارے شہر والوں میں سے بھی مَرَدُوْا لوگ ہیں کہ اُنھوں نے عادت اور اقامت کی
ہے عَلَى النِّفَاقِ نفاق پر یا منافق ہونے میں وہ اس مرتبہ پر ہیں کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود کمال فطنت اور صدق فراست اپنی کے
لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نہیں جانتے ہو تم اُنھیں یعنی وہ اپنا کفر دل میں چھپائے رکھتے ہیں اور ایمان اور احسان کے آثار ظاہر کرتے ہیں تو تم اُنھیں
اُنکی حقیقتوں کے ساتھ نہیں پہچانتے ہو نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ ہم اُنھیں جانتے ہیں اس واسطے کہ اُنکے دل کے بھیدوں پر ہمیں آگاہی ہے
سَنُعَذِّبُهُمْ قریب ہے کہ عذاب کریں ہم اُنھیں مَّرَّتَيْنِ دو بار تو ایک بار دنیا میں فضیحت کر کے دوسری بار قبر میں عذاب کر کے
یا ایک بار زکوٰۃ لے کر دوبارہ تکلیف جہاد دیکر ثُمَّ يُرَدُّوْنَ پھر پھیرے جائیں گے قیامت میں اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝ طرف بڑے
عذاب کے کہ آتش دوزخ ہے اور حقیقت میں درگاہ عزت سے اُنکی دوری اور نور لقا اور روئیت سے اُنکی محجوبی اور مہجوری بڑا عذاب ہے اور نکبت
حرمان اور مصیبت ہجران سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں مثنوی

از فراق تلخ میگوئی سخن — ہر چہ خواہی کن ولیکن آن مکن
تلخ تر از ہجر ہجران ہیچ نیست — در فراقت غیر پیچا پیچ نیست
صد ہزاران مرگ تلخ از سوے تو — نیست مانند فراق روے تو

ع ۲
ثمن
معانقة عند المتقدمین
وقف منزل

جور دوران ہر آں رنجیکہ ہست　　سہل تر از بعد حق و غفلت ست
زانکہ اینہا بگذرد وین نگذرد　　اے خوشا آں دل کہ جاں آگہ بود
از فراق این خاکہا شورہ شود　　وز فراق ایں آبہا تیرہ بود
دوزخ از فرقت چناں سوزاں شدست　　بید از فرقت چناں لرزاں شدست
گر بگویم از فراقت یک شرار　　تا قیامت یک بود آں از ہزار

لکھا ہے کہ مخلص مسلمانوں میں سے دس آدمیوں نے بے عذر تخلف کیا تھا جب اُن ربانی تہدیدوں سے واقف ہوئے جو تخلف کرنے والوں کے حق میں نازل ہوئیں تو اُنہیں سے سات یا تین آدمیوں نے اپنے تئیں مسجد کے ستونوں میں باندھ کر قسم کھائی کہ جب تک خدا کے حکم سے نہ کھولے جائیں گے کسی کو نہ کھولنے دینگے جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تبوک سے پھر کر مدینۂ منورہ میں داخل ہوئے تو اپنی عادت کے موافق مسجد میں تشریف لیگئے اور اُن لوگوں کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں اُن کی کیفیت عرض کی گئی پس حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا کہ میں بھی قسم کھاتا ہوں کہ اِن لوگوں کو نہ کھولونگا تا وقتیکہ حکم الٰہی نہ آئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاٰخَرُوْنَ اور اور لوگوں نے منافقوں کے سوا رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ اقرار کیا اپنے گناہوں کے ساتھ اور مقر ہوئے اپنے گناہوں کے خَلَطُوْا ملا دیا اُنھوں نے عَمَلًا صَالِحًا نیک کام یعنی وہ لڑائیاں جو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑے تھے وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ساتھ دوسرے بُرے کام کے کہ جنگ تبوک سے تخلف کیا عَسَى اللّٰهُ چاہیے خدا اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ یہ کہ توبہ قبول کرے اُنکی اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالوں کو رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے اُنپر تاویلات کاشی میں مذکور ہے کہ گناہ کا اقرار کرنا نور استعداد باقی رہنے اور گناہوں کا ملکہ نہ راسخ ہوجانے کی جہت سے ہے اور اسکے سبب سے دلیل پکڑ سکتے ہیں کہ اقرار کرنے والے کے دیدۂ بصیرت کھل گئے کہ اُس نے گناہ کی قباحت دیکھ لی اسواسطے کہ اگر غفلت کی ظلمت جم جائے اور بُرائیاں طبیعت میں راسخ ہوجائیں تو گناہگار کسی گناہ کو بُرا نہیں جانتا بلکہ مناسبت کے سبب سے گناہ کو اچھا جانتا ہے اور عذاب خذلان میں رہتا ہے حکیم سنائی قدس سرہٗ نے کہا ہے نظم

چوں بدی گناہ روانی　　کشدت جانب پشیمانی
ور ندانی گناہ را کہ بدست　　آں نشان شقاوت ابدست

غرضکہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمانے سے وہ لوگ کھول دیے گئے وہ چھوٹے ہوئے لوگ اس نعمت الٰہی کے شکرانہ میں اپنے مال حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور میں لائے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم لوگ انھی مالوں کے سبب سے آپ کی دولت خدمت سے محروم رہے ہے یہ مال لیجئے اور راہ خدا میں تصدق کیجیے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمھارے مال لینے کا حکم نہیں ہوا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ لے اُنکے مالوں میں سے صَدَقَةً زکوٰۃ فرض تُطَهِّرُهُمْ تاکہ پاک کردے تو اُنھیں گناہوں سے یا مال کی محبت سے جو باعث معصیت ہوتی ہے یا نجاست بخل سے وَتُزَكِّيْهِمْ اور زیادہ کر اور بڑھا اُنکی نیکیاں بِهَا اُس صدقہ کے سبب سے وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اور دعا کر اُنپر اور اُنکی مغفرت چاہ اِنَّ صَلٰوتَكَ بیشک دعا تیری سَكَنٌ لَّهُمْ تسکین ہے اُنکے دلوں کو وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور اللہ سُننے والا ہے تیری دعا عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہے کہ وہ اسکے مستحق ہیں اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا کیا نہیں جانتے ہیں

توبہ کرنے والے یا وہ لوگ جو توبہ نہیں کرتے کیا نہیں جانتے ہیں اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ وہ ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ عَنْ عِبَادِهٖ اپنے بندوں سے وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ اور لیتا ہے یعنی قبول کر لیتا ہے اُنکے صدقے وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ بھی نہیں جانتے کہ اللہ هُوَ التَّوَّابُ وہ ہے توبہ قبول کرنے والا الرَّحِيْمُ مہربان ہے توبہ کرنے والوں پر وَقُلِ اعْمَلُوْا اور کہہ کہ عمل کرو اے توبہ کرنے والو یعنی توبہ قبول ہونے کے بعد قائم رہو توبہ پر یا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو توبہ نہیں کرتے ہو کرو جو تمھارا جی چاہے حکم تہدید ہے فَسَيَرَى اللّٰهُ پس قریب ہے کہ دیکھے گا اللہ عَمَلَكُمْ کام تمھارا نیک اور بد وَرَسُوْلُهٗ اور اُسکا رسول وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور ایمان والے بھی دیکھینگے وَسَتُرَدُّوْنَ اور قریب ہے کہ پھیرے جاؤ گے موت کے سبب سے اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ طرف جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے فَيُنَبِّئُكُمْ پس آگاہ کریگا وہ تمھیں بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے اور اُسکی جزا دینے کے واسطے یہ آگاہی ہوگی اسکے قبل مذکور ہوا ہے کہ مسلمان خلاف کرنے والے دس آدمی تھے انہیں سے سات آدمیوں کا قصہ تو مذکور ہوا اور تین آدمی جو باقی رہے کردہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع تھے ان تینوں آدمیوں نے اپنے تئیں مسجد کے ستونوں سے نہیں باندھا تھا مگر جناب رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ اجمعین کے حضور میں حاضر ہو کر اپنے گناہ کا اقرار کیا اور آپنے اُنکے حق میں فرمایا کہ ان سے نہ کوئی مسلمان بات کرے نہ انکے پاس بیٹھے اور اُنکی شان میں یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاٰخَرُوْنَ اور خلاف کرنے والوں میں سے مُرْجَوْنَ تاخیر کیے گئے اور باز رکھے گئے ہیں لِاَمْرِ اللّٰهِ واسطے حکم الٰہی کے اُنکے باب میں اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ یا عذاب کریگا اللہ اُنپر اگر وہ اُس گناہ پر اڑے رہیں گے وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ اور یا توبہ دیگا اُنھیں اگر نادم ہونگے اُس کام سے یہ تردید یعنی یہ یا یہ کہنا بندوں کے واسطے ہے ورنہ اللہ کے نزدیک تردید نہیں ہے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جانتا ہے اُنکا باز رہنا حَكِيْمٌ حکم کرنے والا ہے اُنھیں باز رکھنے کا لکھا ہے کہ بارہ منافقوں نے جیسے ثعلب بن خاطب اور نبتل بن حارث اور ودیعہ بن ثابت اور انکے مثل ابو عامر راہب کے کہنے سے مسجد قبا کے برابر ایک مسجد بنائی صورت اسکی یہ ہوئی کہ ابو عامر راہب قبیلہ بنی خزرج کے شرفا میں سے تھا توریت اور انجیل کے علم میں بڑی مہارت رکھتا تھا اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اہل مدینہ کو برابر سنایا کرتا تھا جب حضرتؐ ہجرت کر کے مدینۂ منورہ کو تشریف لیگئے تو وہاں کے لوگ آپکے جمال و کمال پر شیفتہ ہو کر ابو عامر کی صحبت سے چلے آئے اور کسی کو اُسکی پروا نہ رہی بیت

باوجود لب جان بخش تو اے آب حیات	حیفم آید سخن او چشمۂ حیواں گفتن

ابو عامر کو حسد ہوا اب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکار میں مشغول ہوا اور جنگ بدر کے بعد مدینۂ منورہ سے بھاگ کر کفار مکہ کے ساتھ جا ملا اور جنگ اُحد میں آیا پہلے جس نے لشکر اسلام پر تیر مارا وہ وہی تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکا لقب فاسق رکھا اور جنگ حنین میں بھی وہ آیا اور وہاں سے بھاگ کر ہرقل کے پاس گیا جو روم کا بادشاہ تھا اور چاہا کہ روم سے ایک لشکر آراستہ کر کے مسلمانوں سے لڑنے آئے اور وہاں سے منافقوں کے نام ایک نامہ لکھا کہ تم مسجد قبا کے سامنے اپنے محلہ میں میرے واسطے ایک مسجد بناؤ کہ میں جب مدینہ میں آؤں تو اُس مسجد میں بیٹھ کر درس دیا کروں منافقوں نے مسجد بنائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب جنگ تبوک کا قصد کیا تو مسجد بنانے والے آپ کی خدمت عالی درجت میں حاضر ہوکے اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ ہم نے ضعیفوں اور بیماروں کے واسطے جاڑے اور برسات کے لیے ایک مسجد بنائی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ چلکر اُس مسجد میں نماز پڑھیں اور اُنکی غرض یہ تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے سبب سے اپنی مہم کو مضبوط کرلیں چنانچہ مثنوی معنوی میں ہے مثنوی

مسجد و صحاب مسجد را نواز — اے مہ ما شب دمے با ما بساز
تا شود شب از جمالت ہمچو روز — اے جمالت آفتاب دلفروز
اے دریغا کان سخن از دل بُدے — تا مراد آں نفر حاصل شدے

غرضکہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ اب تو میں لڑائی کی طرف متوجہ ہوں جب تک پھر آؤں پھرتے وقت جب آپ منزل ذی آوان میں پہونچے جو مدینۂ منورہ کے قریب ہے تو مسجد والوں نے وہی استدعا کی اور جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا اور جن لوگوں نے پکڑی اور بنائی ہے ایک مسجد ضِرَارًا مومنوں کے ضرر اور مقابلہ کے واسطے وَّكُفْرًا اور کفر کی تقویت کے واسطے کہ اُسے چھپاتے ہیں وَّتَفْرِيْقًا اور تفرقہ ڈالنے کو بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ درمیان مومنوں کے جو مسجد قبا میں جمع ہوتے ہیں وَاِرْصَادًا اور انتظار کے لئے لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ واسطے اُس شخص کے جس نے لڑائی کی ساتھ اللہ کے وَرَسُوْلَهٗ اور اُسکے رسول کے مِنْ قَبْلُ پہلے اس مسجد کے بننے سے اس شخص سے ابو عامر راہب مراد ہے کہ اُحد اور حُنین کی لڑائی میں حاضر تھا وَلَيَحْلِفُنَّ اور البتہ قسم کھاتے ہیں وہ جب کوئی پوچھتا ہے کہ تم نے یہ مسجد کیوں بنائی ہے کہ اِنْ اَرَدْنَآ نہیں ارادہ کیا ہم نے یہ مسجد بنانے سے اِلَّا الْحُسْنٰى مگر نیک ارادہ کہ نماز ہے اور ذکر الٰہی اور ضعیفوں کی راحت وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ وہ جھوٹے ہیں اپنی قسم میں لَا تَقُمْ فِيْهِ نہ کھڑا ہو تو نماز کے واسطے اُسمیں اَبَدًا کبھی لَمَسْجِدٌ البتہ وہ مسجد کہ اُسِّسَ بنیاد رکھی گئی ہے عَلَى التَّقْوٰى پرہیزگاری پر مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اول دن سے اس سے مسجد نبوی مراد ہی اور اشہر و اظہر یہ بات ہے کہ مسجد قبا مراد ہی جو بنی عمرو بنی عوف کے محلہ میں ہے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پہلے جب مدینہ منورہ کے گرد پہونچے تو محلۂ قبا میں اُترے اور جودہ دن وہاں مقیم رہے اور اُنھیں دنوں میں آپ نے مسجد قبا کی نیو ڈالی اور وہ پہلی مسجد ہے مدینہ میں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُنمیں نماز پڑھی ہے اور تشویق الحرمین میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہر شنبہ کے روز سوار یا پیادہ مسجد قبا میں تشریف لیجاتے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھتے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ مسجد قبا میں دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے ثواب کے برابر ہے حق تعالی فرماتا ہے کہ جس مسجد کی بنیاد تقوی پر ہے وہ اَحَقُّ بہت لائق ہے اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ یہ کہ قیام کر تو اُس میں نماز کے واسطے فِيْهِ اُس مسجد میں جسکی بنیاد تقوے پر ہے رِجَالٌ مرد ہیں کہ پاک طینت ہونے کی وجہ سے يُّحِبُّوْنَ دوست رکھتے ہیں اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا یہ کہ پاکی اختیار کریں نجاستوں اور خیانتوں سے یعنی برابر طہارت ہی پر رہتے ہیں اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ ناپاک سوتے نہیں منقول ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسجد قبا کے لوگوں سے پوچھا کہ وہ کونسی طہارت ہے جسکے سبب سے حق تعالی نے تمھاری تعریف کی اُنھوں نے جواب دیا کہ تین ڈھیلے لینے کے بعد ہم پانی سے استنجا کرتے ہیں اور ایک گروہ کے نزدیک گناہوں اور بُری خصلتوں سے پاک ہونا مراد ہے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○ اور اللہ دوست رکھتا ہے پاکی کرنے والوں کو اَفَمَنْ اَسَّسَ کیا پھر جس کسی نے نیو ڈالی بُنْيَانَهٗ اپنے امور دین کی عمارت کی عَلٰى تَقْوٰى اوپر ڈرتے رہنے کے مِنَ اللّٰهِ خدا سے وَرِضْوَانٍ اور اُسکی خوشنودی چاہنے پر وہ خَيْرٌ بہتر ہے اَمْ مَّنْ اَسَّسَ یا وہ شخص جس نے نیو ڈالی بُنْيَانَهٗ اپنے امور دین کی عمارت کی عَلٰى شَفَا جُرُفٍ کرارے پر دریا کے کہ اُسکی جڑ پانی کے تھپیڑوں سے خالی ہو گئی اور دیکھنے میں وہ کرارہ کھڑا ہوا ہے هَارٍ پھٹا ہوا کہ گرا ہی چاہتا ہے اور ایسی زمین بالکل کمزور اور ناپائدار ہوتی ہی جب اُسپر عمارت بنائیں

فَانْهَارَ تو وہ زمین دھنستی ہو اور بیٹھ جاتی ہو بِہٖ عمارت سمیت یا عمارت بنانے والے کو لیکر فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ آتش دوزخ میں کہ وہ دریائے آتشیں ناپیدا کنار ہو اور یہ مثال ہو اُن لوگوں کے واسطے جو اپنے دین کی بنیاد امور باطلہ پر رکھتے ہیں اور اُن کے کاموں کا انجام دوزخ کی طرف رجوع کرتا ہے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور اللہ راہ نہیں بتاتا ہو قوم ظالموں کو اُن کی منزل مقصود کی لَا يَزَالُ ہمیشہ ہو بُنْيَانُهُمُ عمارت اُن کی الَّذِیْ بَنَوْا وہ عمارت کہ بنیاد رکھی ہو اُسکی فاسد غرضوں پر رِيْبَةً سبب شک اور نفاق کی فِيْ قُلُوْبِهِمْ اُن کے دلوں میں علاوہ اُس شک اور نفاق کے جو وہ رکھتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اس سے اُن کی عمارت کی خرابی مراد ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ تبوک سے پھر کر تشریف لائے تو مسجد ضرار بنانے والوں نے استدعا کی کہ آپ اُن کی مسجد میں جاکر نماز پڑھیں اور یہ آیت نازل ہوئی لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا تو حضرت کے حکم سے وہ مسجد کھود ڈالی گئی اور جلادی گئی اور حکم ہوا کہ وہاں مدینہ کے لوگوں کا پائخانہ اور گھورا ہوجائے بیت

پس نبی فرمودہ کانرا برکنید
مطرح خاشاک وخاکستر کنید

تو حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ ہمیشہ ان کی عمارت کی خرابی ان کا شک اور نفاق زیادہ ہونے کا سبب ہوتی ہو یعنی یہ لوگ ہمیشہ غم وحسرت اور نفاق اور شک ہی میں رہیں گے اس خرابی کے سبب سے کہ ہم نے کیوں یہ عمارت بنائی تھی کہ اُس سے کچھ فائدہ نہ ہوا اور اس حسرت سے اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے جیسا فرماتا ہو اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ مگر یہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں گے دل اُن کے اسطرح پر کہ سمجھنے کے قابل ہی نہ رہیں اور بعضوں نے کہا ہو کہ اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہونا قتل کے سبب سے واقع ہوگا یا موت سے یا قبر میں یا دوزخ میں اور ایک گروہ کا قول یہ ہو کہ ہمیشہ وہ ایسے امور کرینگے اور اُسپر نادم ہو ہو کر توبہ اور استغفار کر کر کے اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہو عمارت کی بنیاد کو کہ کس نیت سے تھی حَكِيْمٌ ۝ حکم کرنے والا ہو اُسکی خرابی کا حکمت کے ساتھ اور تفسیر وسیط میں محمد بن کعب قرظی سے ١٣ع
منقول ہو کہ لیلۃ العقبیٰ میں پچہتر آدمی اہل مدینہ میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتے تھے عبداللہ رواحہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ شرط کر لیجئے جو خدا اور رسول کے واسطے آپ چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ خدا کے واسطے تو میں یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اُسی کی عبادت کرو اور اُسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے واسطے یہ شرط کرتا ہوں کہ ان چیزوں سے میری حفاظت کرو جن سے اپنی جانوں اور مالوں کی حفاظت کرتے ہو اُن لوگوں نے عرض کی کہ ہم اس امر پر ثابت اور قائم رہیں تو ہمارا اخیر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تمہارا آخر بہشت ہو انصار بولے کہ یہ خرید وفروخت نہایت فائدہ والی ہو ہم نے اس بیع میں فائدہ پایا اور ہرگز نقصان نہ اٹھائیں گے تو حق تعالیٰ اس بیع وشرا سے خبر دیتا ہو کہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى بیشک اللہ نے مول لیلیں مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنوں سے اَنْفُسَهُمْ اُنکی جانیں کہ وہ جہاد کریں وَاَمْوَالَهُمْ اور اُن کے مال کہ راہِ خدا میں خرچ کریں بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ساتھ اسکے کہ واسطے اُن کے جنت ہو یہ تمثیل ہو مومنوں کو ثواب میں بہشت دینے اور اُن کی جان اور مال قبول کر لینے کی درحقیقت مول لینا نہیں ہو اسواسطے کہ بیع اور شرا اُس جگہ واقع ہوتی ہو جہاں مِلک مختلف ہو یعنی چیز ایک کی ملک اور قیمت دوسرے کی ملک ہو اور ہر چیز کی ہستی یا ہر آدمی کی ہستی حق تعالیٰ ہی کی ملک ہو بندہ اور اُسکا مال مولیٰ ہی کا ہو تو یہ رغبت دلانا ہو لڑائی اور جہاد پر یعنی اے بندے تیرا کام جان ومال خرچ کرنا ہے اور مجھے انعام جنت دینا ہو جان سرمایۂ شر وشور ہو اور مال سبب طغیان وغرور ہو وناقص اور معیوب چیزیں میری راہ میں فدا کر اور بہشت جو باقی اور مرغوب ہو وہ مجھ سے لے۔ نظم

سنگ بنید از وگہر می ستاں
خاک زمیں می دہ وزر می ستاں

درعوض فانی خوار و حقیر نعمت پاکیزۂ باقی بگیر

کشاف اور عین المعانی وغیرہ میں لکھا ہو کہ ایک اعرابی مسجد نبوی کے دروازہ پر سے جاتا تھا اور حضرت یہی آیت پڑھتے تھے کلام الٰہی کے انوار کی چمک نے اُس کے باطن کو فیوض ملکوتی کے اشراقات کا عکس قبول کرنے والا بنا دیا اُس نے پوچھا کہ یہ کس کا کلام ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ کا کلام ہو اُس نے پوچھا کہ یہ خرید و فروخت کب ہوئی ہو آپ نے فرمایا کہ روز میثاق میں جب تمام ذریات کو اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا خطاب سنایا تھا اعرابی بولا کہ واللہ کیا خوب بیع ہے کہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہو نقصان ہے ہی نہیں اللہ نے جب ہمارے نفس معیوب اور مال فانی مول لئے اور اُن کے بدلے بہشت دیتا ہو تو ہم ہرگز ایسی بکری نہیں چھوڑتے ہیں بلکہ اپنی جان اور اپنے مال بیچتے ہیں بیت

آں بیع را کہ روز ازل با تو کردہ ایم اصلا دریں حدیث اقالت نمی رود

ایک عزیز نے کہا ہو کہ جو شخص لونڈی غلام کا عیب جان بوجھ کر اُسے مُول لیتا ہو تو پھر اُسے پھیر نہیں سکتا حق تعالیٰ نے ہمیں مول لیا اور ہمارے عیب وہ جانتا تھا امید یہی ہو کہ اپنی درگاہ سے ہمیں نہ پھیریگا بیت

امید کہ از فضلت مردود نگردم من چوں شد ہمہ عیبے لطف تو خریدارم

اور نفحات الانس میں مذکور ہو ابو ذر بورجانی سے منقول ہو رباعی

تو بعلم ازل مرا دیدی دیدی انگہ بعیب بخریدی

تو بعلم آں و من بعیب ہماں رو مکن انچہ خود پسندیدی

حقیقت میں یہ بیع و شرا اور یہ بیان حق تعالیٰ نے اپنے تئیں مُول لینے والا فرمایا اور ہمیں بیچنے والا اور جان اور مال کو خاص کر کے بیان فرمایا اور دل کو اس معاملہ میں داخل نہ کیا نصیحت ماننے والوں کو اور محققوں کے واسطے عجیب و غریب اشارت ہو اس میں سے کچھ ہم نے جواہر التفسیر میں لکھا ہے بیت

ہر کہ خواہد کزیں برد بوئے گو تماشائے آں گلستاں مکن

اور مُول لینے کے بعد جس واسطے مول لیا اُسے بیان فرماتا ہو اور ارشاد کرتا ہو کہ يُقَاتِلُونَ قتال کرتے ہیں یہ مومن جن کی جان مول لی ہوئی ہو فِي سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا اور طلب رضا میں فَيَقْتُلُونَ پھر کبھی تو قتل کرتے ہیں دشمنوں کو وَيُقْتَلُونَ اور کبھی قتل ہوتے ہیں اُن کے ہاتھوں سے وَعْدًا عَلَيْهِ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان سے اس خرید و فروخت پر وعدہ حَقًّا ثابت اور باقی کہ اُس میں خلاف ہی نہیں فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ان کتابوں میں یہ دلیل ہو اس بات پر کہ اہل توریت اور اہل انجیل قتال پر مامور ہوتے رہے ہیں وَمَنْ أَوْفَىٰ اور کون شخص ہو بڑا وفا کرنے والا بِعَهْدِهِ عہد کو مِنَ اللَّهِ خدا سے کہ کریم ہے اور کریم وعدہ خلافی روا نہیں رکھتا فَاسْتَبْشِرُوا پس خوش رہو بِبَيْعِكُمُ ساتھ خرید و فروخت اپنی کے الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وہ کہ باہم لین دین کیا تم نے بسبب اُس کے وَذَٰلِكَ اور وہ بیع هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وہ کامیابی بڑی ہو اور مدارک میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ اے مومنو تمہاری قیمت نہیں ہے مگر بہشت تو نہ بیچو اپنے تئیں مگر اسی قیمت کے ساتھ یعنی اپنے کو دنیا کی پونجی جو فنا ہو جانیوالی ہو اُسکے ساتھ نہ بیچو اسواسطے کہ تمہاری قیمت تو نعمت جاودانی ہو جو ہمیشہ باقی رہے مثنوی معنوی میں ہے مثنوی

خویش را نشناخت مسکیں آدمی از فزونی آمد و شد در کمی

خویشتن را آدمی ارزاں فروخت بود اطلس خویش را بر دلق دوخت

اَلتَّآئِبُوْنَ یہ مسلمان توبہ کرنے والے ہیں گناہوں سے یا تمام رجوع کرنے والے ہیں حق تعالیٰ کی طرف اَلْعٰبِدُوْنَ عبادت کرنے والے ہیں حق تعالیٰ کی اخلاص کے ساتھ یا قائم ہیں شرائط خدمت پر اَلْحٰمِدُوْنَ تعریف کرنے والے ہیں اللہ کی ساتھ اُس چیز کے جو اُنپر پہونچتی ہے خوشی اور سختی یا ہر لحظہ اللہ کی نعمتیں پہچانتے ہیں اَلسَّآئِحُوْنَ روزہ رکھنے والے یا پھرنے والے طالب علمی کو یا نفس کے چنگل سے نکلنے والے اور منزل اُنس کو پہونچنے والے اَلرّٰکِعُوْنَ رکوع کرنے والے نماز میں یا خشوع کرنے والے درگاہ بے نیاز میں اَلسّٰجِدُوْنَ سجدہ کرنے والے خلوت میں یا قرب رفیع الدرجات کے طالب اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرنیوالے ایمان اور طاعت اور سنت حضرت خاتم الرسالۃ کا وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھنے والے کفر اور معصیت اور ارتکاب بدعت کے واؤ اسواسطے ہو کہ امر اور نہی میں تضاد ہو جیسے ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا میں یا امر معروف اور نہی منکر کے درمیان جمع کرنے کو کہ گویا یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسرے سے ملا ہو وَ الْحٰفِظُوْنَ اور حفاظت کرنے والے لِحُدُوْدِ اللّٰهِؕ واسطے احکام الٰہی کے اور سلمی یہ تفسیر کہتے ہیں کہ حفاظت کرنے والے احکام کے اعضائے ظاہری اور دلوں اور روحوں پر وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور بشارت دے مومنوں کو جو ان صفتوں کے ساتھ موصوف ہیں ضمیر کی جگہ پر اسم ظاہر لانا دلیل ہو اس بات پر کہ ایمان ہی لوگوں کو ان فضیلتوں کی طرف لاتا ہے اور جس چیز کی بشارت دی گئی اُس کا محذوف ہونا اشارہ اُسکی بڑائی اور بہت ہونے کی طرف ہو لکھا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدۂ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اور رو کر فرمایا کہ میں نے اُنکی زیارت کی اجازت چاہی خدا نے اجازت دی اور جب اُن کے واسطے دعائے مغفرت کرنے کی اجازت میں نے چاہی تو مجھے منع فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ نہیں صحیح اور درست نہیں لِلنَّبِیِّ واسطے نبی کے وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اور اُنھیں جو ایمان لائے ہیں اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا یہ کہ طلب مغفرت کریں لِلْمُشْرِكِیْنَ واسطے مشرکوں کے اور مفسروں نے اس آیت کا سبب نزول یہ بھی لکھا ہو کہ جناب رحمۃً للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین جب اپنے چچا ابوطالب کے مرض الموت میں اُن کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے تو آپ نے اُن سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تمھارے واسطے دعائے مغفرت کروں گا جب تک حق تعالیٰ مجھے منع کردے اور اُن کی وفات کے بعد آپ نے اُن کے واسطے مغفرت طلب کی صحابہ رضی اللہ عنہم کو جب یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ اپنے چچا ابوطالب کے واسطے دعائے مغفرت کرتے ہیں تو وہ بولے کہ ہم بھی اپنے آبا اور اقربا کے واسطے دعائے مغفرت کیوں کریں حالانکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے باپ کے واسطے دعائے مغفرت کی ہے اور اب ہمارے رسول حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مسلمانوں کو یہ بات درست نہیں کہ مشرکوں کے واسطے دعائے مغفرت کریں وَ لَوْ كَانُوْۤا اگرچہ ہوں وہ مشرک اُولِیْ قُرْبٰی قرابت والے مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر ہوگیا لَهُمْ واسطے ان کے اَنَّهُمْ یہ کہ مشرک اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝ دوزخ میں رہنے والے ہیں وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ اور نہ تھا مغفرت چاہنا ابراہیم کا لِاَبِیْهِ واسطے اپنے باپ کے اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ مگر واسطے وعدہ وفا کرنے کے کہ مناظرہ کے وقت وَّعَدَهَاۤ اِیَّاهُ ۚ وعدہ کیا تھا اُس نے اپنے باپ سے وہاں جہاں کہا ہے سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ[1] اور ینابیع میں لکھا ہے کہ وعدہ کیا تھا ابراہیم کے باپ نے ابراہیم علیہ السلام سے کہ میں تیرا ایمان لاؤں گا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا استغفار یہ تھا کہ انھوں نے فرمایا کہ اگر تو ایمان لائے گا تو میں تیرے واسطے دعائے مغفرت کرونگا فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗۤ پھر جب ظاہر ہوگیا ابراہیم علیہ السلام کو کہ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ اُنکا باپ دشمن ہو خدا کا یعنی کفر پر اصرار اور ایمان کی توفیق نہ پائی یا اُنھیں وحی سے معلوم ہوا کہ آزر ایمان نہ لائے گا تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ بیزار ہوا اُس سے

---

[1] قریب ہے کہ مغفرت چاہوں گا میں واسطے تیرے = ۱۲

اور دعائے مغفرت موقوف کی اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ تحقیق کہ ابراہیم بہت آہ کرنے والا تھا یہ اُن کے دل کی نرمی اور رحم بہت کرنے سے
کنایہ ہے حَلِیْمٌ تحمل والا اس قدر کہ اُس کے باپ نے کہا لَاَرْجُمَنَّكَ ضرور سنگسار کروں گا میں تجھے اور ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا
کہ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ قریب ہو کہ دعائے مغفرت کروں میں تیرے واسطے اپنے رب سے پھر اگلی آیت میں حق تعالیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
مسلمانوں کے عذر کی تمہید کرتا ہے کہ انھوں نے منع ہونے سے پہلے دعائے مغفرت کی تو اس کا کچھ مواخذہ نہوگا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِلَّ قَوْمًا
اور نہیں ہو خدا کہ ضائع اور تباہ کردے کسی قوم کو یا انھیں پکڑے جیسے گمراہوں کو پکڑتا ہے بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ بعد اس کے کہ ہدایت کی انھیں
اسلام کی حَتّٰى یُبَیِّنَ لَهُمْ یہانتک کہ ظاہر کردے واسطے اُن کے مَا یَتَّقُوْنَ ؕ وہ چیز کہ بعد اُس کے پرہیز کرنا واجب ہو اور
بعضوں نے کہا ہو کہ یہ آیت اُن مسلمانوں کی شان میں ہو جو کعبہ کی طرف قبلہ پھرنے سے پہلے مرگئے یا شراب حرام ہونے کے قبل انھوں نے ساغر جل
پیا حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ اُن مسلمانوں پر اُن کاموں کے سبب سے جو انھوں نے کئے تھے مواخذہ نہیں اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ بِكُلِّ شَیْءٍ ساتھ سب
چیزوں کے اُنکے پہلے اور پچھلے احوال میں سے عَلِیْمٌ جاننے والا ہو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَهٗ واسطے اُسکے ہو مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی تو جو اُسکا جی چاہتا ہو کرتا ہو نہ کوئی اُسکا مانع ہو نہ مزاحم یُحْیٖ زندہ کرتا ہو مردوں کو وَیُمِیْتُ ؕ اور مار ڈالتا ہو
زندوں کو وَمَا لَكُمْ اور نہیں ہو واسطے تمھارے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے مِنْ وَّلِیٍّ کوئی کارساز وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہ کوئی یار اور مددگار اور
ہوسکتا ہو کہ یہ خطاب کافروں سے ہو حق تعالیٰ اُنھیں حکم فرماتا ہو کہ خدا کی عبادت کرو کہ اُسکے سوا اور کوئی تمھارا کارساز نہیں کہ اُسکے عذاب کا حکم تم سے دفع کرے
اور اُسکے سوا کوئی تمھارا یار و مددگار نہیں کہ عذاب کو تم سے روکے لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ تحقیق کہ توبہ قبول کی تم سے اللہ نے اور توبہ قبول کرنے کیساتھ پھرا عَلَى
النَّبِیِّ اوپر اپنے پیغمبر کے اُس جہت سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافقوں کو لڑائی میں نہ شریک ہونے کی اجازت دیدی تھی یا حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو گناہ ہو سے بری الذمہ فرماتا ہو جیسا یہ ارشاد کیا کہ یَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ یا یہ توبہ پر ہوشیار کرتا ہو یعنی کوئی نہیں جو توبہ اور استغفار کا محتاج
نہ ہو حتی کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور صحابہ رضی اللہ عنہم اسواسطے کہ ہر شخص کا ایک مقام اور مرتبہ ہو کہ اس سے کم اُس شخص کی نسبت گھٹا دینے والا ہوگا تو اپنے مرتبہ سے کم
کی طرف توجہ کرنا گناہ ہو اور اُس سے توبہ کرنا لازم ہو یہ جو آپنے فرمایا ہو کہ میں ہر روز ستر بار خدا سے توبہ اور استغفار کرتا ہوں بعضوں کے نزدیک یہ بات اسی کی طرف اشارہ ہو
جو ہم نے بیان کیا ہو اور محققوں کے نزدیک یہ بات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ کے مناسب نہیں ہو اسواسطے کہ غیر حق طرف آپ کی توجہ منصور
ہی نہ تھی تو سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی توبہ کا ذکر اسواسطے ہو تاکہ اُمت کی توبہ بمقدمہ کے سبب سے صحت قبول
کرنے اور برتقدیر اللہ جل شانہ نے قبول فرمائی توبہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ اور مہاجروں
اور انصار سے یعنی ان میں سے اُن اصحاب سے توبہ قبول کی جو جنگ تبوک میں جانے سے طبعی کراہت رکھتے تھے عناد کی رو سے نہیں الَّذِیْنَ
اتَّبَعُوْهُ وہ لوگ جنھوں نے پیروی کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ تنگی اور عسرت
کے زمانہ میں لشکر تبوک کو جیش العسرہ کہتے تھے اس جہت سے کہ سواریوں میں بڑی عسرت اور تنگی تھی دس دس
آدمیوں میں ایک ایک اونٹ سواری کو تھا اور کھانے کی بھی بڑی تنگی تھی کہ دو دو آدمی ایک ایک خرما ایک دن میں
کھاکر بسر کرتے تھے اور پانی کی بھی بڑی تنگی اور قلت تھی کہ باوجود سواریوں کی قلت کے اونٹوں کو ذبح کرتے اور انکی پاک طوبت سے اپنے لب و زبان تر کرلیتے
تھے اور ہوا نہایت گرم چلتی تھی تو حق تعالیٰ اُن مسلمانوں کی تعریف کرتا ہو کہ اُس تنگی اور عسرت کے زمانے میں وہ لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

سلہ تاکہ بخشے واسطے تیرے اللہ جو کچھ پہلے ہوا تھا تیرے گناہوں سے اور جو کچھ ہوا پیچھے ۱۲

متابعت کرتے تھے مِنۡۢ بَعۡدِ مَا كَادَ بعد اس کے قریب تھا کہ نہایت عسرت کی وجہ سے یَزِیۡغُ کج ہو جاویں اور اپنے حال سے بدل جائیں قُلُوۡبُ فَرِیۡقٍ دل ایک گروہ کے مِّنۡهُمۡ اُن میں سے یعنی یہ حال پہنچا تھا کہ شدت اور مشقت کی جہت سے کچھ لوگ جہاد سے پھر آئیں یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے باز رہیں ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ‌ؕ پھر خدا نے درگزر کی اُن لوگوں سے جن کے دل ایمان پر ثابت رہنے سے پھرے جاتے تھے اِنَّهٗ بِهِمۡ بیشک خدا اُنپر رَءُوۡفٌ بڑی شفقت کرنے والا ہے جب انھوں نے توبہ کی رَّحِيۡمٌۙ مہربان اُنپر فضل کرے وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيۡنَ خُلِّفُوۡا اور توبہ عطا کی اور بخشش عطا کی اُن تین آدمیوں پر جو پیچھے رہ گئے یعنی انھوں نے تخلف کیا تھا لڑائی سے اور اُن کا کام حکم الٰہی پر موقوف تھا اس کے پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ہم بن کعب اور ہلال اور مرارہ تاخیر میں پڑے رہ گئے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کر دیا تھا کہ کوئی مسلمان نہ اُن سے ملے جلے نہ بات کرے اور چالیس دن کے بعد آپ نے حکم فرمایا کہ وہ اپنی عورتوں سے بھی دور ہوئے اور ہلال کی عورت اُس شخص کی خدمت میں آئی جو بوڑھا اور ضعیف تھا اور نہ مباشرت کرنے کی شرط پر اُس سے نامزد ہوئی اور اُن تینوں آدمیوں پر کام نہایت تنگ ہوا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتۡ اُسوقت تک کہ تنگ ہو گئی عَلَيۡهِمُ الۡاَرۡضُ اُنپر زمین بِمَا رَحُبَتۡ باوجود کشادگی اور وسعت کے یہ کنایہ ہے نہایت حیرانی اور کمال پریشانی سے وَضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ اور تنگ ہوئے اُنپر اَنۡفُسُهُمۡ دل اُن کے غم اور وحشت کی شدت سے اس طرح کہ فرحت اور اُنس کو اُن کے دلوں میں راہ ہی نہ تھی وَظَنُّوۡۤا اور جانا انھوں نے اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ یہ کہ نہیں ہے پناہ مِنَ اللّٰهِ اللہ کے غصہ سے اِلَّاۤ اِلَيۡهِ‌ؕ مگر اُسی کی طرف اور اُسی سے مغفرت چاہنے کی جانب ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ پھر جب وہ تینوں آدمی عاجز ہوئے اور اپنی عاجزی سے واقف ہوئے تو اللہ نے انھیں توبہ کی توفیق دی لِيَتُوۡبُوۡا‌ؕ تاکہ توبہ کریں وہ اور حق تعالیٰ کی طرف پھریں اور انھوں نے توبہ کی اور یہ بات مسلّم اور مقرر ہے کہ جب تک اللہ جل شانہ توبہ کی توفیق نہیں دیتا ہے اور قبولیت کی علامت نہیں کھینچتا ہے کسی توبہ کرنے والے کی توبہ درست نہیں ہوتی رُباعی

گر لطف تو یاری نہ نماید ز نخست ہم توبہ شکستہ است و ہم پیمان سست
چوں توبہ امید پذیرفتن تست تا تو نہ پذیری نہ بود توبہ درست

غرضکہ پچاس دن کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور اُن تینوں آدمیوں کی توبہ قبول ہو گئی اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ هُوَ التَّوَّابُ وہ توبہ قبول کرنے والا ہے توبہ کرنے والوں سے الرَّحِيۡمُ فضل کرنے والا ہے اُنپر رحمت کے ساتھ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے گروہ مسلمانوں کے ڈرو اللہ سے اور ایسا فعل جسمیں حکم کی مخالفت ہو پھر نہ کرنا وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ اور ہو سچوں کے ساتھ اپنے اقوال میں جیسے کعب بن مالک اور وہ دو آدمی اور کہ انھوں نے سچ کہہ دیا اور جھوٹا عذر نہیں کیا اور سچائی کے سبب سے کہ مَنۡ صَدَقَ نَجَا دولت نجات پائی نظم

از کجی اُفتی بہ کم و کاستی از ہمہ غم رستی اگر راستی
راستی خویشش نہاں کس نکرد بر سخن راست زیاں کس نکرد

اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ خطاب اہل توریت اور اہل انجیل کی طرف ہے کہ اے وہ لوگو جو موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پر ایمان لائے ہو ڈرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت سے اور ہو سچوں کے ساتھ کہ اُن کے اصحاب اخیار ہیں رضی اللہ عنہم اور امت بزرگوار ہے غفر اللہ لہا مَا كَانَ روا نہیں ہے اور نہ چاہیے لِاَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ اہل مدینہ کو وَمَنۡ حَوۡلَهُمۡ اور اُن لوگوں کو جو اُن کے گرداگرد ہیں مِّنَ الۡاَعۡرَابِ دیہاتیوں میں سے اَنۡ يَّتَخَلَّفُوۡا یہ کہ تخلف کریں اور پیچھے جائیں عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آس سے نہی مراد ہے

نفی کے صیغہ میں اور اہل مدینہ اور اُسکے حوالی کے لوگوں کی تخصیص قرب کی وجہ سے تھی اور اسوجہ سے کہ انھیں تبوک کی طرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانا معلوم تھا وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ اور نہیں پہنچتا ہو انھیں یہ امر کہ رغبت کریں اپنی جانوں پر عَنْ نَفْسِهٖ اُسکی جان سے یعنی یہ نہ چاہیئے کہ خود داری کریں اور جو رنج کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھینچتے ہیں یہ لوگ اپنے تئیں اُن رنجوں سے الگ رکھیں روایت ہو کہ ابوخیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں رہ گئے تھے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کی طرف تشریف لیگئے ہوئے چند روز گزرے تھے ایک دن ابوخیثمہ رض اپنے گھر میں آئے اور اُسدن نہایت گرمی تھی اور اُن کی دو عورتیں تھیں اور ہر ایک ایک چھپر میں بیٹھی تھی اُن دونوں نے اُٹھ کر ابوخیثمہ رض کے ہاتھ منھ دُھلا آبخوروں میں پانی ٹھنڈا کر عمدہ کھانے پکا کر چُنے اور ابوخیثمہ رض نے چھپر کے در پر کھڑے ہوکر دونوں عورتوں کو دیکھا اور کھانے پانی کا وہ اہتمام ملاحظہ کیا اور بولے کہ یہ بات روا نہ ہوگی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بیابان میں شدت اور حرارت اور لُوں میں ہوں اور ابوخیثمہ ٹھنڈی جگہ ٹھنڈا پانی پیے اور لذیذ کھانا کھائے اور اپنی خوبصورت عورتوں سے حظ اُٹھائے اور خدا کی قسم کھائی کہ تم دونوں میں سے میں کسی پاس نہ آؤں گا اور نہ یہ پانی پیوں گا اور نہ کھانا کھاؤں گا جب تک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ جا ملوں پھر تھوڑا کھانا زاد راہ کے واسطے اُٹھا لیا اور لشکر کی راہ لی اور مقام تبوک میں لشکر ظفر پیکر سے جا ملے ذٰلِكَ یہ وجوب متابعت اور ترک مخالفت بِأَنَّهُمْ بسبب اسکے ہو کہ یہ لوگ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے ہیں تو لَا يُصِيبُهُمْ نہیں پہنچتی انھیں ظَمَأٌ پیاس وَلَا نَصَبٌ اور نہ کوئی رنج وَلَا مَخْمَصَةٌ اور نہ بھوک فِي سَبِيلِ اللّٰهِ راہ خدا میں وَلَا يَطَئُونَ اور نہیں طے کرتے مَوْطِئًا کوئی مکان کافروں کے مکانات میں سے گھوڑے کے سم یا اونٹوں کے تلوے یا اپنے پاؤں سے ایسے طے کرنا يَغِيظُ الْكُفَّارَ غصہ میں لائے کافروں کو وَلَا يَنَالُونَ اور نہیں پاتے ہیں مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا دشمن سے کچھ پانا قتل قید لُٹنا جنکی ہزیمت زخم إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ مگر لکھا جاتا ہو اُن کے واسطے بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ بسبب اُسکے کام نیک یعنی ان میں سے جو کچھ انھیں پہنچتا ہے ہر ایک پر وہ ثواب کے مستحق ہوتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجاہدوں کے دل میں دشمن سے جو خوف اور اندیشہ آتا ہے ہر خوف اور اندیشہ پر ستر نیکیاں اُن کے نامۂ اعمال میں لکھتے ہیں إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ تحقیق کہ اللہ ضائع نہیں کرتا أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ اجر نیک کام کرنیوالوں کا یعنی مجاہدوں کا وَلَا يُنْفِقُونَ اور نہیں خرچ کرتے نَفَقَةً صَغِيرَةً خرچ تھوڑا اور چھوٹا سا جیسے کوڑے کا تسمہ یا گھوڑے کا نعل یا صاع بھر خرمے جو دیدیں جیسے ابوعقیل رضی اللہ عنہ نے دئے تھے وَلَا كَبِيرَةً اور نہ خرچ بہت اور بڑا جیسے کہ حضرت عثمان ذو النورین اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم نے دیا تھا وَلَا يَقْطَعُونَ اور قطع نہیں کرتے اپنے چلنے میں وَادِيًا کوئی پانی بہنے اور بہیا آنے کی جگہ اس سے زمین مراد ہو یعنی کوئی قطعۂ زمین طے نہیں کرتے إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ مگر لکھا جاتا ہو اُنکے واسطے اُسکا ثواب اور وہ لکھنا کسواسطے ہو لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ تاکہ جزا دے خدا انھیں أَحْسَنَ مَا كَانُوا بہتر اُسکی جو راہ حق میں تھے يَعْمَلُونَ ۝ عمل کرتے تھے اور جب احسن یعنی بہت اچھے عمل کی جزا دیگا تو حسن یعنی اچھے کام کی جزا بھی اُس سے ملائیگا اجر کی کثرت کے سبب سے کہ اجر کی کچھ کمی نہ ہوگی اور ینابیع میں لکھا ہو کہ اگر مثلاً غازی کی ہزار طاعتیں ہوں کہ اُن میں ایک طاعت سب طاعتوں سے بہتر ہو تو حق سبحانہ تعالیٰ اُس طاعت پر بڑا ثواب دیگا اور نوسو ننانوے طاعتیں جو باقی ہیں انھیں اُس ایک طاعت کے طفیل میں قبول فرمائیگا اور ہر ایک غازی کو اُس کے برابر ثواب عطا فرماتا ہو تاکہ اُسکی بزرگی مجاہدوں کی نسبت ہر ایک پر ظاہر ہو جائے بیت

مجاہدان شرف این چنیں ازاں دارند   کہ در غزا کمر جہد بر میاں دارند

لکھا ہو کہ جب انواع اور اقسام کی تہدید میں خلاف کرنیوالوں کے باب میں نازل ہوئیں تو مومنوں نے عزم بالجزم کر لیا کہ جب جہاد کی خبر سنیں گے

تو سب کے سب لڑائی پر چلیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ اور روا نہیں اور نہ چاہیے مومنوں کو لِيَنْفِرُوا یہ کہ نکل جائیں
لڑائی کے واسطے كَافَّةً سب اس واسطے کہ معیشت کے کام میں خلل پڑیگا فَلَوْلَا نَفَرَ تو کیوں نہ نکلیں ایک یا دو یا زیادہ آدمی
مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ ہر ایک بڑی جماعت سے کہ ان میں سے ہو اس سے قبیلہ اور شہر والے مراد ہیں طَائِفَةٌ ایک گروہ کہ جہاد کو جائے
اور باقی ٹھہریں لِيَتَفَقَّهُوا تاکہ طلب علم کریں فِي الدِّينِ دین میں اور فقہ سیکھیں اور عبد الرزاق بن ہمام سے روایت ہے کہ اس سے اصحاب
حدیث مراد ہیں وَلِيُنْذِرُوا اور تاکہ ڈرائیں فقہا قَوْمَهُمْ اپنے گروہ کو إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ جب پھریں اُن کے گروہ کے لوگ
لڑائی سے اُنکی طرف لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ تاکہ شاید حذر کریں اُس چیز سے جس سے ڈرائے جاتے ہیں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ع ۱۵
اے لوگو جو ایمان لائے ہو قَاتِلُوا الَّذِينَ قتال کرو اُن لوگوں کے ساتھ جو يَلُونَكُمْ پاس ہیں تمہارے مِنَ الْكُفَّارِ کافروں میں سے
جیسے وہ یہود جو مدینہ کے گرد رہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اہل روم مراد ہیں جو ولایت شام میں تھے اور شام مدینہ منورہ کے قریب ہے اور بہر
تقدیر قتال کرو پاس والے دشمنوں سے وَلْيَجِدُوا اور چاہیے کہ پائیں کافر اور سمجھیں کہ فِيكُمْ غِلْظَةً تم میں سختی ہے اُن کے ساتھ یعنی
بات میں سختی پائیں قتال کے قبل یا شدت اور صبر مقاتلہ یا شجاعت محاربہ کے وقت وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ اور جان لو تم کہ خدا مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ ربع
پرہیزگاروں کے ہے حفاظت اور اعانت اور نصرت کر کے فتوحات میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ مسلمانوں کو پاس کے کافروں سے قتال کرنے کا حکم فرماتا ہے
اور کوئی دشمن نفس امارہ کفران نعمت کرنے والے سے بدتر نہیں ہے اور سب دشمنوں سے زیادہ تیرے قریب ہی ہے کہ أَعْدَى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِي بَيْنَ
جَنْبَيْكَ تو اُسکے قتال میں مشغول ہونا کہ جہاد اکبر ہے اولیٰ اور انسب معلوم ہوتا ہے اور مثنوی مولانائے روم علیہ الرحمہ میں اسی کی طرف اشارہ ہے مثنوی

اے شہاں کشتیم ما خصم برون — ماند از وخصمی بتر در اندرون
قد رجعنا من جہاد الاصغریم — این زمان اندر جہاد اکبریم
سہل شیرے داں کہ صفہا بشکند — شیر آنرا داں کہ خود را بشکند

وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ اور جب نازل کیا جاتا ہے سُورَةٌ کوئی ٹکڑا قرآن کا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ تو منافقوں میں سے کوئی ہے کہ او منافقوں
سے کہتا ہے انکار اور ہنسی کی راہ سے یا کمزور مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ کون شخص ہے تم میں سے کہ زیادہ کر دیا اُسے هَٰذِهِ اس
سورت نے إِيمَانًا ایمان یعنی وہ شخص کون ہے جس کا ایمان اس سورت نے اور زیادہ کر دیا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں
راستی کے ساتھ فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا تو زیادہ کر دیا اس سورت نے انکا یقین اور دین پر ثابت قدمی یا جب انکا علم اس سورت میں غور اور فکر
کرنے کی جہت سے زیادہ ہوا تو اس سورت کا ایمان جو اُنھیں اب حاصل ہوا ہے یہ اُس ایمان کے ساتھ ملا جو انھیں اور سورتوں کے ساتھ پہلے سے تھا
وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ اور وہ خوش ہوتے ہیں وہ چیز نازل ہونے کے سبب سے جو انکا حال زیادہ اور کامل اور بلند ہونے کی وجہ ہے وَأَمَّا
الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ اور لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے شک اور نفاق اور حسد اور بغض اسلام کی فَزَادَتْهُمْ پس زیادہ کر دی
ہے وہ سورت انھیں رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ شک ملا یا گیا اُن کے شک میں یعنی اور سورتوں میں جو وہ شک رکھتے تھے اس صورت میں جو انھیں شک
پیدا ہوا تو یہ اُس شک سے ملا اور اُنکا شک زیادہ ہو گیا یا بڑھ گیا اُنکا کفر بالائے کفر وَمَاتُوا اور مرے وہ یعنی یہ صفت اُن میں مضبوط ہوتی گئی
یہاں تک کہ وہ مر گئے وَهُمْ كَافِرُونَ ۝ اور وہ کافر تھے أَوَلَا يَرَوْنَ کیا نہیں دیکھتے یہ منافق کہ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ یہ کہ وہ مبتلا ہوتے

---

۵ تیرے دشمن میں بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں میں ہے ۱۲

انواع و اقسام کی بلاؤں میں مرض اور قحط وغیرہ میں سے یا اُن کا نفاق اور جھوٹے مسلمانوں پر ظاہر ہوتا ہی فِیْ کُلِّ عَامٍ ہر سال میں مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ایک بار یا دو بار ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ پھر توبہ نہیں کرتے نفاق سے وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ اور جب نازل کی جاتی ہی سُوْرَةٌ کوئی سورت قرآن کی اُسمیں ان کے عیب مذکور ہوتے ہیں نَّظَرَ بَعْضُهُمْ نظر کرتے ہیں بعضے اُن کے اِلٰى بَعْضٍ طرف بعض کے یعنی آنکھ سے ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہیں انکار کی رو سے یا اُس سورت پر مسخراپن کرنے کی راہ سے یا اپنے عیب سُن کر غصہ کی وجہ سے یا اُس مجلس سے چل دینے کے واسطے باہم آنکھ مارتے ہیں اور آپس میں کہتے ہیں هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ کیا دیکھتا ہی مسلمانوں میں سے کوئی اگر مجلس کے باہر جاؤ پس اگر کوئی دیکھ لیگا تو ٹھہر جائیں گے اور اگر نہ دیکھے گا تو اُٹھ کھڑے ہوں گے ثُمَّ انْصَرَفُوْا پھر پھر جاتے ہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس سے صَرَفَ اللّٰهُ پھیر دئے اللہ نے قُلُوْبَهُمْ دل اُن کے قرآن سمجھنے سے یا ایمان قبول کرنے سے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ سب نیکیوں سے یہ کلام خبر ہی اور دعا کا احتمال بھی رکھتا ہی یعنی پھیر دے اللہ اُن کے دل نیکیوں کی طرف سے بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ گروہ ہیں کہ سمجھتے ہی نہیں اور حق کو دریافت نہیں کرتے لَقَدْ جَآءَكُمْ تحقیق کہ یقینی آیا تمھارے پاس اے آدمیو رَسُوْلٌ رسول ساتھ حکم الٰہی کے مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تم میں سے یعنی تمھاری جنس میں سے بشریت میں تاکہ جنسیت کی وجہ سے اُس سے لو اور فائدہ لو اور یا آیا تمھارے پاس اے عرب کے لوگو رسول تم میں سے تمھاری زبان میں بولنے والا تمھارے قبیلہ میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہی کہ عرب میں کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس سے حضرت محمد مصطفٰے علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کا رشتۂ قرابت نہ ملا ہو اور قراءت شاذہ میں اَنْفَسِكُمْ فے کو زبر کے ساتھ پڑھا ہی یعنی تم میں سب سے افضل اور اشرف حسب اور نسب میں عَزِيْزٌ عَلَيْهِ دشوار اور سخت ہی اُسپر مَا عَنِتُّمْ وہ چیز جس کے سبب سے تم رنج میں پڑتے ہو اور بعضوں نے لفظ عَزِیْزٌ پر وقف کیا ہی اور اُسے رسول کی صفت جانتے ہیں اور عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ کے یہ معنی کہتے ہیں کہ اُس پر ہی جو کچھ کرتے ہو تم گناہ یعنی اُسکی عذرخواہی اُسپر ہی قیامت کے دن کہ شفاعت سے اُس کا تدارک کریگا اور اس معنی میں سعدی نے کہا ہی **نظم**

نماند بعصیاں کسے در گرو — کہ دارد چنیں سید پیش رو
اگر دفترت از گنہ پاک نیست — چو او عذرخواہست بود باک نیست

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ یہ دوسری صفت رسول کی ہی کہ حریص ہی تمھارے اسلام پر بِالْمُؤْمِنِيْنَ ساتھ مسلمانوں کے رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی اور بخشنے والا حق تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو اپنے ناموں میں سے دو ناموں کے ساتھ ایک جگہ پر اختصاص نہیں دیا مگر ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حق تعالیٰ نے اپنے تئیں فرمایا اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور آپ کی شان میں ارشاد کیا بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور انبیاء علیہم السلام پر آپ کی تفضیل کی ایک وجہ یہ بھی ہی فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر جائیں منافق یاری اور ہواداری سے اور تخلف کریں فرمانبرداری سے فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ تو کہہ تو کہ بس ہی مجھے خدا جو تمھارے شر کو کفایت کرے اور مجھے تم پر غالب کرے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کوئی معبود نہیں مگر وہ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ اُسپر توکل کیا میں نے اور اپنا کام اُسی پر چھوڑ دیا میں نے وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ع اور وہ ہی رب عرش عظیم کا اس سے ملک عظیم مراد ہی یا عرش مقصود جو دعاؤں کا قبلہ اور فرشتوں کے طواف کرنے کی جگہ ہی عرش کی عظمت کا حال لکھا ہی کہ عرش کے آٹھ ہزار رکن ہیں اور ایک روایت میں تین لاکھ پائے ہیں اور ایک پائے سے دوسرے پائے تک تین لاکھ برس کی راہ ہی اور وہ سب راہیں بھری ہوئی ہیں گھیرے اور صف باندھے ہوئے فرشتوں سے اس آیت میں اشارہ ہی حق تعالیٰ کی کمال قدرت اور حفاظت کی طرف یعنی خدا کہ عرش کو اس عظمت اور بڑائی کے ساتھ اپنی قدرت کاملہ سے نگاہ رکھتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مجھے منافقوں سے پناہ میں لائے ہو اسطے

ع ١٦

کہ بندوں کا حافظ اور ناصر وہی ہے نظم

از و خواہ یاری کہ یاری دہ اوست بدو التجا کن کہ زینہار بہ اوست

کسے را کہ او آورد در پناہ چہ غم دارد از فتنۂ کینہ خواہ

ان دونوں آیتوں کے لطیفے اور اشارے جواہر التفسیر میں ہم نے لکھے ہیں اُس میں دیکھنا چاہیئے۔

سُوْرَۃُ یُوْنُسَ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَھِیَ مِائَۃٌ وَّتِسْعُ اٰیَاتٍ
سورۂ یونس مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ایک سو نو آیتیں ہیں

ایاتھا ۱۰۹ رکوعاتھا ۱۱ کلماتھا ۱۸۶۲ حروفھا ۷۷۳۳

منزل ۳

الٓرٰ حروف مقطعہ ابن زید رضی اللہ عنہ کے قول پر سورتوں کے نام ہیں اور علم الہدیٰ قدس سرہٗ نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ جو چاہتا ہے سورت کا وہ نام رکھتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ الٓرٰ کے معنی یہ ہیں کہ اَنَا اللّٰہُ الرَّحْمٰنُ یعنی میں اللہ ہوں رحمان اور بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ ہر حرف حق تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے اُسکے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم کھاتا ہوں اپنی نعمتوں کی جو تجھ پر تھیں ازل میں اور اپنے لطف کی جو تیرے ساتھ ہے وجود میں اور اپنی شفقت کی جو تجھ پر ہوگی ابد میں اور قسم کا جواب کیا ہے کہ تِلْکَ یہ سورت اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ۝ آیتیں ہیں قرآن کی مشتمل حکمت پر یا محکم کہ اُسمیں تناقض اور اختلاف نہیں یا وہ منسوخ نہ ہوگا یا کوئی شخص اُسے بدلنے پر قادر نہ ہوگا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ہے کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مضبوط ہوگئی اور حق سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت کے ساتھ خاص فرمایا تو قریش کے سرداروں نے انکار ظاہر کیا اور بولے کہ تعجب ہے کہ حق تعالیٰ اہل عالم پر آدمی کو رسول بھیجے اور آدمیوں میں سے بھی ابوطالب کے یتیم کو اختیار کرے تو حق تعالیٰ نے فرمایا اَکَانَ لِلنَّاسِ کیا ہے لوگوں کو عَجَبًا عجب اَنْ اَوْحَیْنَآ یہ کہ میں نے وحی کی اِلٰی رَجُلٍ مِّنْھُمْ طرف ایک مرد کے اُنکی جنس سے اور اُن کے قبیلہ سے اور ہماری وحی کا مضمون یہ ہے کہ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ یہ کہ ڈرا لوگوں کو خدا کی عقوبتوں سے اللہ جل شانہ نے ڈرانے کی تعمیم کی اسواسطے کہ کوئی شخص ایسی صفت سے خالی نہیں رہتا کہ اُس شخص کو اُس صفت سے ڈرنا چاہیئے اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ اور بشارت کو اہل ایمان کے ساتھ خاص کیا اسواسطے کہ کافروں میں ایسی صفت نہیں ہے جس کے سبب سے اُنھیں بشارت دی جائے تو فرمایا وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اور بشارت دے اُن لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں اَنَّ لَھُمْ واسطے اُن کے ہے قَدَمَ صِدْقٍ آگے چلنے والا نیک عِنْدَ رَبِّھِمْ نزدیک اُن کے رب کے یعنی ایمان اور طاعت اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ قَدَمَ صِدْقٍ سے سابقہ ازلی مراد ہے کہ حق تعالیٰ نے مومنوں کو نجات دینے کا وعدہ کرلیا ہے و میاطی کہتے ہیں کہ قَدَمَ صِدْقٍ مقام صدق ہے کہ اُسمیں نہ زوال ہے نہ ملال یا ایمان صادق مراد ہے یا اللہ کی رضامندی یا مومنوں کے حق میں فرشتوں کی دعا یا نیک کام جو پہلے سے بھیجیں یا اگلے بزرگ کہ اُن کی برکت اُن کے بعد والوں کو پہنچتی ہے یا اولاد صالح جو اُن سے پہلے مرجائے یا اللہ تعالیٰ کا اس امت کو طاعت کے ساتھ مقدم کرنا جیسا کہ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ کا مضمون اسکی خبر دیتا ہے یا شفیع سچے کہ حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ہیں عین المعانی میں لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگوں نے قَدَمَ صِدْقٍ کو پوچھا آپنے فرمایا کہ وہ میری شفاعت ہے وسیلہ کئے جاؤگے تم میرے ساتھ اپنے رب کی طرف اور یہ امر یقینی ہے کہ گناہگاروں کو حضرت رحمۃ للعٰلمین علیہ صلوات اللہ والملائکۃ والناس اجمعین کی شفاعت کے برابر کوئی وسیلہ نہیں شعر

وقف النبی علیہ السلام
تحفۃ القرآن ۳

گفتی کنم شفاعت عاصی عذر خواہ دل بر اُمید آں کرم افتادہ در گناہ

قَالَ الْكٰفِرُوْنَ کہا کافروں نے جبکہ اُنپر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اور معجزات دکھائے کہ اِنَّ هٰذَا لَحَقٌّ بیشک یہ مرد لَسٰحِرٌ
مُّبِيْنٌ ○ جادوگر ہی کھلا ہوا اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ بیشک رب تمھارا اللہ ہے الَّذِيْ وہ اللہ جس نے اپنی قدرت بے عجز اور حکمت
بے قصور کے ساتھ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کئے آسمان اور زمینیں کہ اس عالم کے اجسام میں سب سے بڑے ہیں فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
چھ دن کی مقدار میں دنیا کے دنوں کے اندازے سے ثُمَّ اسْتَوٰى پھر قرار پکڑا عَلَى الْعَرْشِ عرش پر کہ سب مخلوقات میں بڑا ہی يُدَبِّرُ
الْاَمْرَ بناتا ہی کام کائنات کے حکمت کے موافق یا مقدر کرتا ہی ہونے والی باتیں جس طرح پر کہ چاہتا ہی مَا مِنْ شَفِيْعٍ نہیں ہے کوئی
شفاعت کرنے والا قیامت کے دن اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ مگر بعد اذن دینے خدا کے اُس شفیع کو اذن شفاعت یہ کلام اُنکی شفاعت کرنے
میں ہی جنھیں کفار خدا جانتے ہیں اور اُن لوگوں کی شفاعت ثابت کرنے میں ہی جو اذن دئے گئے ہیں ذٰلِكُمُ اللّٰهُ وہ خداوند جو خلق اور تدبیر
اور استیلا کی صفتوں سے موصوف ہی رَبُّكُمْ رب تمھارا ہی اُس کا غیر نہیں اسواسطے کہ اُسکے غیر کو ان صفتوں میں شرکت نہیں ہی فَاعْبُدُوْهُ
۱ تو یگانگی کے ساتھ اُسکی عبادت کرو اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ کیا پھر نصیحت نہیں ملنتے ہو یا اپنے دل میں فکر نہیں کرتے ہو کہ عبادت کا مستحق وہی
ہی تمھارے معبود نہیں اِلَيْهِ اُسکی طرف ہی مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا پھر جانا تم سب کا مرنے اور پھر زندہ ہونے کے ساتھ اُسکے غیر کی طرف نہیں تو تم
سب اُسکے سوال وجواب پر آمادہ رہو وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا تم سے خدا نے وعدہ حَقًّا سچا اور درست اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ بیشک وہ خدا
جس نے پہلے پیدا کیا خلق کو ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر مرنے کے بعد بھی زندہ کریگا اُسے اور پہلے پیدا کرنے اور پھر زندہ کرنے سے مقصود ثواب وعقاب ہے
جیساکہ خود اُس نے فرمایا لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تاکہ جزا دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کئے ہیں انھوں نے
اچھے بِالْقِسْطِ اپنے عدل کے ساتھ یا بدلا دیگا اللہ جل شانہ انھیں عدل کے ساتھ یعنی اُس عدل کی رعایت کے ساتھ جو انھوں نے کاموں میں
کیا ہو یا اُنکے ایمان کے ساتھ اسواسطے کہ ایمان عدل قوی ہی اور اُسی کے مقابلہ میں شرک ظلم عظیم ہی اور یہ وجہ مقابلہ کے واسطے بہت وجیہہ ہے
اسواسطے کہ برابر ملاتا ہے اپنے اس کلام کو اپنے اُس قول سے کہ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ
اُن کے واسطے ہی پینا دوزخ کا گرم پانی کہ جب اُسے پیئیں گے تو اُنکی آنتیں جل کر ٹکڑے ہوجائیں گی وَعَذَابٌ اَلِيْمٌ اور اُن پر ہوگا عذاب
دردناک کہ کم ہی نہ ہوگا بِمَا كَانُوْا بسبب اُسکے کہ تھے خدا اور رسول کے ساتھ کہ يَكْفُرُوْنَ ○ کافر ہوتے تھے هُوَ الَّذِيْ وہ ہی وہ خداوند
جس نے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ الشَّمْسَ کیا سورج کو ضِيَآءً روشنی والا وَالْقَمَرَ نُوْرًا اور چاند کو اُجالے والا علما اس بات پر
ہیں کہ اگر روشنی بالذات ہو تو ضیا ہی اور اگر بالعرض ہو تو نور ہی اور انوار میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے اس آیت میں تنبیہہ فرمائی اس بات کی کہ
آفتاب اپنی ذات سے روشن ہی اور ماہتاب بالعرض روشن ہوتا ہے اور اُسکی روشنی اُسی قدر ہی کہ وہ آفتاب سے مقابل رہے جیساکہ علم ہیئت میں
بیان ہی وَّقَدَّرَهٗ اور مقرر کیں چاند سورج میں سے ہر ایک کے واسطے مَنَازِلَ منزلیں آسمان پر اُنکی سیر کرنے کی قدرت اور بہت مشہور
یہ ہی کہ مقرر کیں ماہتاب کے واسطے اٹھائیس منزلیں کہ معین اور مشہور ہیں اور ماہتاب شبانہ روز کے قریب ایک ایک منزل قطع کرتا ہی لِتَعْلَمُوْا
تاکہ جانو تم عَدَدَ السِّنِيْنَ گنتی برسوں کی چونکہ سال میں مہینے ہوتے ہیں اسواسطے حق تعالیٰ نے مہینوں کا ذکر نہیں کیا وَالْحِسَابَ
اور تاکہ جانو گنتی وقتوں کی مہینوں اور دنوں سے اپنے معاملات اور مہمات میں مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ نہیں پیدا کیا اللہ نے وہ جو مذکور ہوا
اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھ حق کے کھیل کے طور پر نہیں اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ بِالْحَقِّ میں بے لام کے معنی میں ہی یعنی بیان حق کے واسطے يُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ بکسرے نُفَصِّلُ نون سے پڑھا ہے یعنی ظاہر کرتے ہیں ہم اور حفص نے يُفَصِّلُ پڑھا ہے یعنی خدا بیان کرتا ہے اپنی قدرت کی دلیلیں

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ واسطے اُس گروہ کے جو جانتے ہیں یعنی اُن میں فکر اور غور کرتے ہیں اور اُن سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اِنَّ فِي اخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ تحقیق کہ آنے جانے میں دن رات کے ایک دوسرے کے پیچھے یا اندھیرے اُجالے کا جو اُن میں اختلاف ہو اُسمیں وَمَا
خَلَقَ اللّٰهُ اور اُسمیں جو پیدا کیا اللہ نے فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمینوں میں ہونے کی چیزوں کے اقسام میں سے لَاٰيٰتٍ
البتہ نشانیاں ہیں صانع کے موجود ہونے پر اور اُسکی وحدت اور کمال علم پر اور نفاذ قدرت پر لِقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ اس گروہ کے واسطے جو
ڈرتے ہیں عاقبت امور اور بد انجام کار سے یعنی مآل اور معاد کا حال اوّل سے سوچتے ہیں اور حشر کی رسوائی سے ڈرتے ہیں اسی واسطے کہ اسی اندیشہ
اور خوف کے سبب سے وہ غور اور فکر کرتے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق کہ جو لوگ لَا يَرْجُوْنَ نہیں امید رکھتے ہیں لِقَآءَنَا ہمارے دیدار
کی یعنی آخرت کے منکر ہیں جہاں دیدار ہوگا وَرَضُوْا اور خوش ہوتے ہیں بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ساتھ زندگی دنیا کے اور پسند کیا انھوں نے
اُسے وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا اور آرام لیا اُنھوں نے ساتھ اُسکے یعنی انھوں نے اپنی ہمت محسوس لذتوں اور واہیات فنا ہو جانیوالی چیزوں کے
ساتھ باندھ دی اور جنتوں کی نعمتوں اور ہمیشہ رہنے والی لذتوں سے غافل ہوگئے یا دنیا میں اسطرح رہ پڑے کہ گویا ہرگز یہاں سے
رحلت ہی نہ کریں گے اور نہیں جانتے کہ ہر لحظہ موت کوچ کا ڈنکا بجا رہی ہو رباعی

آں کیست کہ دل نہاد و فارغ بنشست ‌ ‌ پنداشت کہ مہلتے و تاخیرے ہست
گو خیمہ مزن کہ میخ می باید کند ‌ ‌ گو رخت منہ کہ باری باید بست

وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ لوگ کہ وہ عَنْ اٰيٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتوں یا ہماری صنعت کی نشانیوں سے غٰفِلُوْنَ ۝ غافل ہیں اور
آگاہ نہیں اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جن کا ذکر ہوا مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ان کے رہنے کی جگہ دوزخ ہو بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ بسبب اُسکے
کہ تھے کمائی کرتے گناہوں میں سے یعنی کفر اور شرک اور نفاق کرتے تھے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اور کام کئے انھوں نے اچھے يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ راہ دکھائے گا اُنھیں رب اُنکا آخرت میں بِاِيْمَانِهِمْ ۚ بسبب
اُن کے ایمان کے نور کے بہشت کی راہ یا اُن کے ایمان کے سبب سے اُنھیں راہ دکھاتا ہو ایسی راہ چلنے کی جو ادراک حقائق تک اُنھیں پہنچادے
تَجْرِيْ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ اُن کے مکانوں کے نیچے سے نہریں پانی کی فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ نعمت کے باغوں
میں دَعْوٰىهُمْ پکارنا جنتیوں کا خدا کو فِيْهَا بہشت میں اُسوقت جب کوئی آرزو اُنھیں ہوگی اور وہ مانگیں گے یہ ہو کہ کہیں گے
سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہیں ہم تجھے اے خدا اور اسطرح خدا کو یاد کرنا لذت کی ہمت سے ہوگا عبادت کے واسطے نہیں
اور جنتی لوگ یہ کلمہ کہیں گے تو جو کچھ اُن کی خواہش ہوگی وہ اُن کے پاس حاضر ہو جائیگی وَتَحِيَّتُهُمْ اور دعا اُنکی ایک دوسرے کو
فِيْهَا بہشت میں یا حق تعالیٰ کا درود یا ملائکہ کی دعا اُن کے حق میں سَلٰمٌ ۚ سلام ہو وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اور آخر پکارنا اُن کا اَنِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ یہ ہوگا کہ کہیں گے حمد اللہ کے واسطے ہے جو رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ع رب ہو تمام عالم کا اور لکھا ہے کہ مسلمان جب بہشت ع ۹
میں داخل ہوں گے تو حضرت رب العزت کی عظمت و کبریا کے انوار ملاحظہ کرینگے اور اسکے جلال کی نعت اور اُسکی تسبیح زبان پر لائینگے اور ملائکہ یا
خود سبحانہ تعالیٰ اُنپر سلام بھیجکر انواع و اقسام کی بزرگیوں اور بلند مقاموں کی اُنھیں بشارت دیگا اور وہ اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا کرکے صفات
اکرام پر ختم کریں گے اور تحمید اور تسبیح کی لذت سب لذتوں سے زیادہ اُن لوگوں کو اچھی معلوم ہوگی قطعہ

ذوق نامش عاشق مشتاق را ‌ ‌ از بہشت جاودانی خوشتر است

گرچہ در فردوس نعمتہا بسے است — وصل اواز ہرچہ دانی خوشتر ہست

عین المعانی میں لکھا ہو کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم محترم کے پردہ والوں میں سے کسی نے ایک قیدی کی بندش ڈھیلی کر دی
اور وہ قیدی بھاگ گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر پاکر اُس قیدی گم کر دینے والے کے واسطے بد دعا کی حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
کہ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ اور اگر جلدی کرے اللہ لِلنَّاسِ الشَّرَّ واسطے لوگوں کے بد دعا قبول کرنے کے ساتھ اسْتِعْجَالَهُمْ بِا
لْخَيْرِ جیسے اُن کی جلدی ہو جھٹ پٹ دعائے خیر قبول ہونے کے ساتھ تو لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ البتہ روکی جائیں اُن کی طرف أَجَلُهُمْ
اجل اُن کی اور وہ ہلاک ہو جائیں یعنی اگر ہم اُن کی بد دعائیں جلدی قبول کرلیں جس طرح اُنکی نیک دعائیں ہم قبول کر لیتے ہیں تو وہ جھٹ پٹ
ہلاک ہو جائیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے اللہ میں تجھ سے عہد لیتا ہوں کہ اُس میں مجھ سے تو خلاف نہ کریگا بیشک میں بشر
ہوں تو جس مسلمان کو میں رنج پہنچاؤں یا گالی دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اِن باتوں کو اُس مسلمان کے حق میں تو خیر کر دے اور گناہوں
سے اُس مسلمان کی پاکی کا سبب کر اور ذریعۂ قرب کر دے قیامت کے دن اُسکے سبب سے تیری جناب میں وہ قرب حاصل کرے اور بعضے مفسر اس
بات پر ہیں کہ کافر عذاب نازل ہونے میں جلدی کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ جو عذاب مانگتے ہیں اُسے نازل کرنے میں جلدی نہیں کرتا
فَنَذَرُ الَّذِينَ پس چھوڑتے ہیں ہم اُن لوگوں کو جو لَا يَرْجُونَ نہیں امید رکھتے ہیں لِقَاءَنَا ہمارے دیدار کی یعنی حشر کا ایمان
نہیں رکھتے ہیں اور رجا خوف کے معنی میں بھی آتی ہو تو یہ معنی ہوئے کہ نہیں ڈرتے ہیں ہم سے بعث و نشر کے دن کو فِي طُغْيَانِهِمْ اُن کی
بے راہی میں یعنی استدراج کے طور پر میں اُنھیں مہلت دیتا ہوں یہانتک کہ گمراہی میں يَعْمَهُونَ ○ سرگرداں ہوتے ہیں وَإِذَا مَسَّ
الْإِنْسَانَ الضُّرُّ اور جب پہنچتی ہو آدمی کو سختی اور رنج اس سے مطلق کا فر مراد ہیں یا ولید مغیرہ یا عتبہ بن ربیعہ اور بہر تقدیر جب اُسے ضرر پہنچتا
ہو تو دَعَانَا تو پکارتا ہو ہمیں اخلاص کے ساتھ لِجَنْبِهِ اس وقت جب پڑا ہو کروٹ کے بل یعنی اُس رنج کے سبب سے صاحب فراش ہو گیا أَوْ
قَاعِدًا یا بیٹھے ہوئے أَوْ قَائِمًا یا کھڑے کھڑے اور تردید کا فائدہ دعا کی تعمیم ہو سب حالوں میں یا ہر قسم کے دُکھ درد کے واسطے
دعا کی تعمیم فَلَمَّا كَشَفْنَا پھر جب کھول دیتے ہیں ہم اور اٹھا لیتے ہیں عَنْهُ اُس سے ضُرَّهُ دُکھ درد اُس کا دعا میں اُسکے اخلاص
کی جہت سے مَرَّ تو جاتا ہو اُسی راہ پر جیسا تھا کفر میں یا موقع دعا سے چل دیتا ہو اور پھر اس مقام کی طرف نہیں پھرتا كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا
گویا کہ اُس نے پکارا ہی نہ تھا ہمیں إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ طرف دفع کرنے اُس دُکھ کے جو اُسے پہنچا تھا كَذَٰلِكَ زُيِّنَ اُسی طرح آراستہ کیا
گیا ہو لِلْمُسْرِفِينَ واسطے اسراف کرنے والوں کے جنھوں نے حد سے تجاوز کی ہو مَا كَانُوا جو کچھ کہ ہیں وہ کہ لہو و لعب میں ڈوبے رہنے
اور امر و نہی نہ قبول کرنے سے يَعْمَلُونَ ○ عمل کرتے ہیں وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ اور تحقیق کہ ہلاک کر دیا ہم نے قرن والوں کو
مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے اے اہل مکہ لَمَّا ظَلَمُوا اُسوقت جبکہ ظلم کیا اُنھوں نے پیغمبروں کی تکذیب کے سبب سے وَجَاءَتْهُمْ حال آنکہ
آئے تھے اُنکے پاس رُسُلُهُمْ رسول اُن کے بِالْبَيِّنَاتِ ساتھ کھلی ہوئی دلیلوں اور ظاہر معجزوں کے وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا اور
نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے اگر ہلاک ہوتے اور زندہ رہتے اس سبب سے کہ اُن میں ایمان لانے کی استعداد نہ تھی اور اللہ جل شانہٗ نے اُنھیں اُس
دولت سے بے نصیب کر دیا تھا كَذَٰلِكَ جس طرح اُنھیں ہم نے جزا دی تکذیب رُسل کی وجہ سے اُنھیں ہلاک کرکے اسی طرح نَجْزِي
الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ○ جزا دینگے ہم مکہ کے مشرکوں کو کہ ہمارے حبیب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تکذیب کرتے ہیں ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ پھر
کیا ہم نے تمھیں اے لوگو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر مبعوث ہیں خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ خلیفہ اُن لوگوں کے جو زمین پر گزر گئے ہیں

مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ پیچھے سے ان کافروں کے جو ہلاک ہوئے ہیں لِنَنۡظُرَ تاکہ دیکھیں ہم ظاہر میں بعد اسکے کہ جان چکے ہیں غیب میں کہ تم لوگ کَيۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ۝ کیسے عمل کروگے خیر وشر میں تاکہ تمہارے ساتھ تمہارے اعمال کے موافق ہم معاملہ کریں اگر نیک عمل ہوں تو نیک جزا دیں اگر بُرے ہوں تو بُری قطعہ

جز آئینہ فعل است گوئی کہ در وے ہرچہ کردی می نماید

اگر کردی نکوئی نیک بینی وگر بد کردۂ بد پیشت آید

لکھا ہے کہ بعض کفار قریش نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ کوئی آیت ایسی لاکر عرب کے سرداروں کو لات اور عزیٰ کی عبادت سے باز نہ رکھے اور بُتوں کی اُس میں مذمت نہ ہو تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اور جب پڑھی جاتی ہیں اُن کے مشرکوں پر اٰيَاتُنَا آیتیں ہماری یعنی قرآن بَيِّنٰتٍ لا اُس حال میں کہ واضح اور صاف ہیں تو قَالَ الَّذِيۡنَ کہتے ہیں وہ لوگ جو لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا نہیں امید رکھتے ہیں ہمارے پاس آنے کی یا نہیں ڈرتے ہیں ہماری وعید سے یعنی مشرک لوگ قرآن سُن کر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ لا کوئی قرآن غَيۡرِ هٰذَآ سوا اسکے جو ہم پر پڑھتا ہو یعنی ایسی کتاب لا جسمیں بعث و نشر ثواب و عذاب کا ذکر اور ہمارے خداؤں کی مذمت نہ ہو اَوۡ بَدِّلۡهُ بدل دے قرآن کو یعنی عذاب کی آیت کے مقام پر رحمت کی آیت رکھ دے اور اُن کی غرض یہ تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کی خواہش کی پیروی کریں اور وہ لوگ آپ کو الزام دیں تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلۡ کہہ اُن سے مَا يَكُوۡنُ لِيۡۤ نہیں لائق اور روا نہیں مجھے اَنۡ اُبَدِّلَهٗ یہ کہ تبدیل کردوں میں قرآن میں مِنۡ تِلۡقَآئِ نَفۡسِيۡ اپنے جی کے آگے سے یعنی اپنی طرف سے قرآن کو میں نہیں بدل سکتا بے وحی آئے ہوئے اور اُسمیں گھٹا بڑھا کر میں تصرف نہیں کرسکتا اِنۡ اَتَّبِعُ نہیں پیروی کرتا ہوں میں اِلَّا مَا يُوۡحٰٓى مگر اس بات کی جو وحی کی جاتی ہو اِلَيَّ ۚ میری طرف حق تعالیٰ کی جانب سے بے کمی زیادتی کے اِنِّيۡۤ اَخَافُ تحقیق کہ میں ڈرتا ہوں اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّيۡ اگر گنہگار ہو جاؤں میں اپنے رب کے قرآن کو بدل کر عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ۝ عذاب سے بڑے دن کے وہ کہ قیامت کا دن ہو قُلۡ لَّوۡ شَآءَ اللّٰهُ کہہ کہ اگر چاہتا خدا تو مَا تَلَوۡتُهٗ نہ پڑھتا میں وہ جو مجھ پر نازل ہوا ہو عَلَيۡكُمۡ تم پر وَلَاۤ اَدۡرٰٮكُمۡ بِهٖ ز اور نہ جتاتا اللہ تم کو ساتھ قرآن کے تو اُسی کے فضل و رحم کا اثر ہو کہ مجھے تو قرآن پڑھنے کا حکم کیا اور تمہیں اُس کا سمجھنا بتا دیا فَقَدۡ لَبِثۡتُ پس تحقیق کہ میں نے دیر کی فِيۡكُمۡ تمہارے درمیان میں عُمُرًا بڑی عمر کہ چالیس برس کا زمانہ ہوا مِّنۡ قَبۡلِهٖ ط قرآن نازل ہونے سے پہلے یعنی جس زمانہ میں مبعوث نہ ہوا تھا تو نہ میں قرآن پڑھتا تھا نہ تم اُسے جانتے تھے اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ۝ آیا پھر کیوں نہیں دریافت کر لیتے ہو تم اور کیوں نہیں سمجھ لیتے کہ جو شخص چالیس برس تم میں رہا اور اُس نے علم کا شغل نہیں کیا اور کسی عالم کے پاس نہیں بیٹھا اور اب تم پر وہ ایسا کلام پڑھتا ہے کہ عرب کے بڑے بڑے فصیح اُس کی فصاحت سے حیران ہیں اور بڑے بڑے بلیغ اُسکی بلاغت سے متحیر ہو کر دانت کے نیچے اُنگلی دابتے ہیں تو بیشک اس بات سے تم دلیل پکڑ سکتے ہو کہ ایسا کلام ایسے مرد سے ظاہر ہونا خرق عادت ہو پس قرآن رسالت کا معجزہ اور سعادت کا وسیلہ ہے مثنوی

اُمّی دانا کہ بعلم فسون راند رقم بر ورق کاف و نون

بے قلم و کاغذ و آب سیاہ معجزہ آورد ز وحی اِلٰہ

بے خط و قرطاس ز علم ازل مشکل لوح و قلمش گشت حل

پہلی آیت کا مضمون یہ ہے کہ میں قرآن بدلنے میں خدا پر افترا نہیں کرتا ہوں اور تم افترا کرتے ہو کہ کلام اللہ کو میرا کلام جانتے ہو فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون شخص بڑا ظالم ہے مِمَّنِ افْتَرٰی اُس شخص سے جو افترا کرے اور باندھے عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اللہ پر جھوٹ اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ یا تکذیب کرے اُس کی آیتوں کی اور اس سبب سے کافر ہو جائے اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ تحقیق کہ نجات نہ پائیں گے جُرم کرنے والے یعنی کافر وَیَعْبُدُوْنَ اور پوجتے ہیں مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوا خدا کے مَا لَا یَضُرُّھُمْ اُس چیز کو جو ضرر نہ پہنچائے اُنھیں اگر وہ اُس کی پرستش چھوڑ دیں وَلَا یَنْفَعُھُمْ اور نہ فائدہ پہنچاتی ہو اُنھیں اگر وہ اُسکی پرستش میں اپنی تمام اوقات صرف کرتے ہیں اسواسطے کہ اُنکے معبود کنکر پتھر ہیں اور کنکر پتھر نفع اور ضرر پہنچانے پر قادر نہیں ہیں حال آنکہ معبود ایسا چاہیئے جس کی قدرت ثواب اور عذاب دینے سے متعلق ہو تاکہ بندے نفع حاصل کرنے اور ضرر دور کرنے کی امید پر اُسکی عبادت کریں وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں بت پرست کہ ھٰٓؤُلَآءِ یہ بُت شُفَعَآؤُنَا شفاعت کرنے والے ہمارے ہیں عِنْدَ اللّٰہِ خدا کے پاس یعنی دنیا کے کاموں میں ہماری شفاعت کرتے ہیں اور حق تعالی سے درخواست کرتے ہیں تاکہ ہمارے کاموں میں کافی ہو اور اگر بالفرض بعث و نشر ہو بھی جیسا کہ مومنوں کا اعتقاد تو یہ بُت خدا سے ہماری سفارش کرینگے اور عذاب سے ہمیں چھڑا لیں گے قُلْ کہہ کہ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰہَ کیا خبر کرتے ہو خدا کو استفہام تہدید ہے بِمَا لَا یَعْلَمُ ساتھ اُس چیز کے جو وہ نہیں جانتا فِی السَّمٰوٰتِ آسمانوں میں وَلَا فِی الْاَرْضِ اور نہ زمین میں یہ نفی کرنا علم کی ہے معلوم کی نفی کرنے کی جہت سے یعنی تم کہتے ہو کہ خدا کا شریک ہے اور بتوں کی شفاعت ثابت کرتے ہو اور خدا جو سب معلومات کا عالم ہے وہ نہیں جانتا تو معلوم ہوا کہ اُس کا شریک کوئی نہیں اور بُت شفاعت نہ کریں گے اور بعضے کہتے ہیں کہ یَعْلَمُ کا کلمہ صلہ ہے اور یہ معنی ہیں کہ کیا خبر کرتے ہو تم خدا کو اُس چیز کی جو زمین آسمان میں کہیں نہیں یعنی شریک باری سُبْحٰنَہٗ پاک ہے اللہ وَتَعٰلٰی اور برتر ہے عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ اُس چیز سے کہ یہ مشرک اُس کا شریک کرتے ہیں وَمَا کَانَ النَّاسُ اور نہ تھے آدمی اِلَّآ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً مگر امت ایک یعنی دین اسلام پر متفق تھے آدم علیہ السلام کے زمانہ میں یا طوفان آنے کے بعد کہ حضرت نوح علیہ السلام اور کشتی کے لوگوں کے سوا اور کوئی نہ تھا یا متفق تھے کفر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعثت کے زمانہ میں فَاخْتَلَفُوْا پھر اختلاف کیا اُنھوں نے رسولوں کے مبعوث ہونے کے سبب سے یعنی بعضے ایمان لائے اور بعضے کفر پر اڑے رہے یا اہل عرب حضرت اسمعیل علیہ السلام کے دین پر متفق اور متحد تھے پھر مختلف ہوئے عمر بن لحی کے سبب سے کہ اُس نے جاہلیت کے احکام اختراع کئے وَلَوْلَا کَلِمَۃٌ اور اگر نہیں تو ایک کلمہ ہے کہ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّکَ پہلے ہو چکا ہے تیرے رب کی طرف سے یعنی حکم ازلی جاری ہو چکا ہے عذاب کی تاخیر کا کہ وہ عذاب فرق کر دینے والا ہو محقق اور متخلف لوگوں میں ورنہ لَقُضِیَ بَیْنَھُمْ البتہ حکم کیا جاتا اُن میں فِیْمَا فِیْہِ بیچ اُس چیز کے کہ وہ لوگ اُس میں یَخْتَلِفُوْنَ ۝ اختلاف کرتے ہیں یعنی عذاب آتا اور جو لوگ باطل پر ہوتے وہ ہلاک ہو جاتے اور جو لوگ حق پر ہوتے وہ زندہ رہ جاتے وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں آیتیں مانگنے والے یعنی مکہ کے مشرک کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیوں نہ نازل کیا گیا عَلَیْہِ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اٰیَۃٌ کوئی معجزہ مِّنْ رَّبِّہٖ ج اُس کے رب کے پاس سے اُن معجزوں میں سے جو ہم مانگتے ہیں کہ وہ نہریں جاری کرنا ہے اور آسمان کا گرانا اور باقی معجزے سورۂ بنی اسرائیل میں بیان ہوں گے انشاء اللہ تعالی فَقُلْ پس کہہ اُنکے جواب میں کہ اُن معجزوں کا نازل ہونا عالم غیب سے ہے اور بیشک اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰہِ سوا اللہ کے نہیں کہ غیب اللہ ہی کے واسطے ہے شاید تمھارے مانگے ہوئے معجزوں میں کچھ مفسدہ ہوگا کہ وہ معجزے نازل ہونے کو روکتا ہے فَانْتَظِرُوْا ج پس تم انتظار کرو مانگے ہوئے معجزے نازل ہونے کا اِنِّیْ مَعَکُمْ بیشک میں بھی تمھارے ساتھ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝ منتظروں میں سے ہوں دیکھوں کہ تم پر عذاب آتا ہے یا جو معجزے تم مانگتے ہو وہ ظاہر ہوتے ہیں ع ۲

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ اور جب ہم چکھاتے ہیں لوگوں کو یعنی اہل مکہ کو رَحْمَةً صحت کا مزہ مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ بعد بیماری کے جو
مَسَّتْهُمْ پہنچی ہو انھیں یا تنگی اور قحط کے بعد فراخی اور ارزانی اِذَا لَهُمْ جب دیکھے تو اُن کو ہے مَّكْرٌ فِیْٓ اٰيَاتِنَا مکر ہماری
آیتوں میں یعنی اُن پر طعن کرتے ہیں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں مکر و فریب کرتے ہیں لکھا ہے کہ اہل مکہ سات برس
تک قحط میں مبتلا رہے جب رحمت الٰہی نے وہ بلا اُن پر سے دفع کی تو کلام الٰہی میں رد و قدح کرنے لگے اور حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے درپے ہوکر فریب اور حیلے ڈھونڈنے لگے حق تعالیٰ نے فرمایا قُلِ اللّٰهُ کہہ اللہ اَسْرَعُ مَكْرًا تم سے زیادہ جلدی کرنے
والا ہے تمھیں مکر کی جزا دینے میں یعنی تمھارا مکر ظاہر ہونے کے قبل تم پر عذاب نازل ہونے کا حکم فرمائے گا اِنَّ رُسُلَنَا تحقیق کہ رسول
ہمارے یعنی نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے يَكْتُبُوْنَ لکھتے ہیں مَا تَمْكُرُوْنَ ○ جو تم سوچتے ہو مکر اور جب تمھاری پوشیدہ
تدبیر میرے فرشتوں پر نہیں چھپتی ہے تو مجھ پر کب مخفی رہے گی اس کلام کا مضمون یہ ہے کہ انتقام محقق ہے هُوَ الَّذِیْ وہ ہے وہ جو يُسَيِّرُكُمْ
چلاتا ہے اور مسافت طے کرنے کی قدرت دیتا ہے تم کو فِی الْبَرِّ خشکی میں سواری کے سبب سے جیسے اونٹ گھوڑا وَالْبَحْرِ اور تری میں خشک
مرکب کے سبب سے جیسے جہاز اور کشتی حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ یہاں تک کہ جب ہوتے ہو فِی الْفُلْكِ کشتی میں وَجَرَيْنَ بِهِمْ اور کشتیاں چلتی ہیں لوگوں
سمیت جو اُن کشتیوں میں ہیں بِرِيْحٍ اچھی ہوا کے ساتھ کہ آہستہ چلتی ہے اور خطاب سے غیبت کی طرف پھر جانے کا فائدہ یعنی پہلے تو حق تعالیٰ نے خطاب
کر کے فرمایا کہ وہ چلاتا ہے تمھیں خشکی اور تری میں اور پھر غیبت کے ساتھ فرمایا کہ کشتیاں چلتی ہیں اُن لوگوں سمیت جو کشتیوں میں ہیں یہ نہ فرمایا کہ تم سمیت
اس کا فائدہ مبالغہ ہے یعنی یہ صورت ہے نصیحت کی غیر مخاطبوں کو بھی تاکہ اس قوم کے احوال سے متعجب ہوں جو کشتی میں بیٹھے ہیں اور کشتی
انھیں موافق ہوا کے ساتھ جو کشتی کی بہتری کے اندازہ پر چلتی ہے لئے جاتی ہے وَّفَرِحُوْا بِهَا اور خوش ہوئے ہیں وہ لوگ اُس ہوا کے سبب سے
جَآءَتْهَا ناگہاں آجائے اُس کشتی پر رِيْحٌ عَاصِفٌ ہوا سخت ناموافق کہ دریا کو جوش میں لائے وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ اور آئے اُن پر
موج دریا کی مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ہر مکان سے یعنی کشتی کے داہنے بائیں آگے پیچھے سے موج اندر آئے وَّظَنُّوْٓا اور وہ لوگ گمان کریں کہ
اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ یقینی گھیر لیا ہے انھیں بلاؤں نے سب طرف سے دَعَوُا اللّٰهَ پکارتے ہیں اللہ کو اپنے اوپر سے وہ بلا دفع کرنے کے
لئے مُخْلِصِيْنَ اُس حال میں کہ پاک کرنے والے ہوتے ہیں لَهُ الدِّيْنَ واسطے اللہ کے دین کو یعنی ڈر کے مارے اپنے دین کو خالص
کر لیتے ہیں اور فطرت اصلی ظہور کرتی ہے اور عوارض نفسانیہ شیطان سب زائل ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ لوگ کہ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا اگر نجات دے
تو ہمیں مِنْ هٰذِهٖ ان ہولوں اور بلاؤں سے تو لَنَكُوْنَنَّ ضرور ہوں گے مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ شکر کرنے والوں میں سے تیری نعمت
نجات پر فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ پھر جب نجات دیتا ہے اللہ انھیں اُس بلا سے جس سے وہ ڈرتے تھے یعنی جب حق تعالیٰ انھیں اُس درطہ سے نجات
دیتا ہے اور ڈوبنے سے بچا لیتا ہے اِذَا هُمْ اُسوقت دیکھ انھیں کہ يَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ ظلم کرتے ہیں زمین میں اور دوڑتے ہیں انھیں
کاموں کی طرف جو پہلے کرتے تھے شرک اور فساد بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق یہ تاکید ہے یعنی اُنکا فساد ناحق ہے اُن کے اعتقاد میں بھی اس واسطے کہ وہ
جانتے ہیں کہ ہم اس عمل میں باطل پر ہیں يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو اِنَّمَا بَغْيُكُمْ سوا اس کے نہیں کہ ظلم تمھارا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تمھاری
جانوں پر ہے یعنی اس کا وبال تمھی پر پڑیگا مصرع ہر کہ او بد میکند بے شبہہ با خود میکند ؎ اور بعضوں نے کہا ہے بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ مبتدا ہے اور اسکی
خبر مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ہے تو یہ معنے ہوئے کہ ظلم تمھارا اپنے اوپر فائدہ زندگی دنیا کا ہے یعنی یہ دو چار روز کا فائدہ ناپائدار ہے
اور اُس کا وبال باقی رہے گا یہ تفسیر تو قراءت بکر کے موافق ہے کہ انھوں نے مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا میں عین کو پیش پڑھا ہے اور حفص نے زبر پڑھا ہے

اور اس مصدر کے فعل کو محذوف جانا ہو یعنی چندروز فائدہ اُٹھاتے ہو فائدہ اٹھانا زندگی دنیا کا ثُمَّ اِلَيْنَا پھر ہماری طرف مَرْجِعُكُمْ پھر آنا ہو تمھیں قیامت کے دن فَنُنَبِّئُكُمْ پس خبر دیں گے ہم تمھیں بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اُسکے جو ہو تم کہ عمل کرتے ہو اور مناسب ہم تم کو جزا دیں گے اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سوا اسکے نہیں کہ مثل زندگی دنیا کے جلد گزر جانے اور آگے سے پیچھے ہو جانے میں كَمَآءٍ مثل پانی کے ہو یعنی مینھ کے مثل کہ اَنْزَلْنٰهُ نازل کیا ہم نے اُسے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے فَاخْتَلَطَ بِهٖ پھر ملی اُس پانی کے ساتھ نَبَاتُ الْاَرْضِ گھاس اُگی ہوئی زمین سے مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ اُس چیز سے کہ کھاتے ہیں آدمی جیسے غلہ پھل ساگ وَالْاَنْعَامُ اور اُس چیز سے کہ کھاتے ہیں چار پائے جیسے ہری سوکھی گھاس حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ یہانتک کہ جب حاصل کر لیا زمین نے زُخْرُفَهَا بناؤ اپنا وَازَّيَّنَتْ اور آراستہ ہو گئی طرح طرح کے پھولوں اور پھلوں سے وَظَنَّ اَهْلُهَآ اور گمان کرتے ہیں زمین والے اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ یہ کہ قادر ہیں وہ اُسکی کھیتی کاٹنے اور میوے چُننے پر اَتٰىهَا ناگہاں آ گیا اُس زمین پر اَمْرُنَا عذاب ہمارا یعنی ہمارا حکم اُسکی خرابی کی نسبت پہنچ گیا لَيْلًا رات کو اَوْ نَهَارًا یا دن کو فَجَعَلْنٰهَا پھر کر دی ہم نے وہ زراعت حَصِيْدًا جیسے کٹی ہوئی یا جڑ سے اُکھڑی ہوئی كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ گویا کہ کچھ تھی ہی نہیں بِالْاَمْسِ کل كَذٰلِكَ جیسے ہم نے اس مثال میں تفصیل کی اسیطرح نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ علیحدہ کرتے ہیں اور ظاہر کر دیتے ہیں ہم اپنی قدرت کی دلیل لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ واسطے اُس گروہ کے جو فکر کرتے ہیں ضرب المثل میں اور اُس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں یہ تمثیل دنیا کے حال سے مرکب ہو نعمت لُٹ جانے اور مال زائل ہونے اور وفودِ اقبال کے بعد ظہور ادبار میں حق تعالیٰ دنیا کو مشابہت دیتا ہے گھاس کے حال کے ساتھ کہ ترو تازہ ہو کر خشک اور بدرنگ اور بے رونق ہو جاتی ہو جس طرح گھاس میں پہلے تو سرسبزی ہو پھر بدرنگی اسی طرح دنیا کی دولت کے بھی پہلے مسرت ہو اور آخر حسرت میں کھپنا قطعہ

بنگر بآنکہ روے زمین فصل نوبہار — مانند نقش خانۂ مانی مزین ست
وقت خزاں بہ برگ ریاحیں چو بنگری — منصف شوی کہ لائق برباد دادن ست

اور مال جہاں کو آب باراں سے مشابہت دی ہو اور اس مشابہت میں بہت سے اقوال ہیں کشف الاسرار میں لکھا ہو کہ دنیا کے مال اور اُسکے خطوں کی تشبیہ مینھ کے پانی کے ساتھ اس وجہ سے ہو کہ مینھ آدمی کے حیلہ اور تدبیر سے نہیں برستا بلکہ تقدیر اور مشیت الٰہی سے برستا ہو اسی طرح دنیا کا مال بھی کوشش بناوٹ مکر حیل سے مجتمع نہیں ہوتا بلکہ حکم ازلی اور قسمت لم یزلی سے ملتا ہو قطعہ

رزق مقسوم ست و از اول مقرر کردہ اند — ہیچکس را بیش ازاں حاصل نمیگردد بجہد
ہر چہ می آید ز بیش و کم بداں خرسند باش — کانچہ خواہی ز آسماں نازل نمیگردد بجہد

دوسرے یہ کہ مینھ کا پانی جب تک جاری رہتا ہو پاک صاف کہلاتا ہو جب کسی جگہ مدت تک ٹھہرا رہتا ہو تو اُس کا رنگ بو مزہ سب بدل جاتا ہو اور فائدہ حاصل ہونا اُس سے جاتا رہتا ہو اسی طرح دنیا کا مال بھی اگر جوانمردوں کے خرچ کرنے سے ہاتھوں ہاتھ ادھر سے اُدھر پھرتا رہے تو اچھا اور مقبول ہوتا ہو اور اگر بخیلوں اور خسیسوں کے بخل اور امساک میں پھنسا تو بُرا اور نامقبول ہوتا ہو نظم

مال چوں آب ست تا باشد رواں — فیضہا یابد ازاں اہلِ جہاں
چند روزے چوں کند یک جا درنگ — گندہ و بے حاصل ست و تیرہ رنگ

اور عشرت حمیدی میں لکھا ہو کہ پانی سے مشابہت کی یہ وجہ ہو کہ جس طرح مینھ اندازے سے حاجت کی قدر پر برستا ہے تو آدمیوں کی آسائش اور

اہل عالم کی آرائش کا سبب ہوتا ہو اور حد سے زیادہ برستا ہو تو عالم کی خرابی اور بنی آدم کی حیرانی کا باعث ہوتا ہو اسی طرح مال دنیا بھی جب حاجت کی قدر ہاتھ آتا ہے تو دین دنیا کے مقاصد بر آتے ہیں اور دور و نزدیک اُسکا فائدہ پہونچتا ہو اور جب مال دنیا زیادہ ہو جاتا ہو اور خزانہ جمع ہوتا ہو تو خرابی آتی ہو آدمی گناہ کرنے لگتا ہو اونی اور غریب آدمیوں کو نظر حقارت سے دیکھتا ہو کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰىٓ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى بیت

توانگری کشدت سوئے عُجب نخوت وناز   خوش ست فقر کہ دارد ہزار سوز و نیاز

اور مینھ کے پانی سے مال کی شابہت اسوجہ سے رہی کہ پانی جب پھول کے درخت پر برستا ہو تو اسکی لطافت اور طراوت زیادہ کرتا ہو اور جب خاردار درخت پر برستا ہے تو اُسکی تیزی اور قوت بڑھا دیتا ہو دنیا کے مال کا بھی یہی حال ہے کہ جب صالح آدمی کو ملتا ہو تو اسکی صلاحیت زیادہ کرتا ہو نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ اور اگر مفسد اور بُرے آدمی کو ملتا ہے تو اُسکے فساد اور عناد کا مادّہ زیادہ ہو جاتا ہو مثنوی

زر محک امتحاں آمد گراں   نقد حال ہر کسے گرد عیاں

چوں کریمے را بدست افتد زرے   از زرش آسودہ گردد کشورے

عالم باشد کار ساز بہائے او   رنج بخشد دل نواز بہائے او

سفلۂ گر راہ یابد سوئے گنج   خلق را از وے نباشد غیر رنج

اور بعضوں نے کہا ہو کہ جس طرح مینھ کا پانی زمین پر نہیں ٹھہرتا بلکہ اطراف وجوانب میں بہہ جاتا ہو اسی طرح دنیا کا مال بھی ایک جگہ نہیں رہتا اور ایک شخص کے پاس نہیں تھمتا بلکہ ہر روز دوسرے ہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور دولت دنیا ہر شب ایک کے ساتھ عقد مواصلت باندھتی ہو نہ اُسکے عہد کو کچھ وفا ہو نہ اُس کی وفا کو کچھ بقا ہو نظم

گنج اماں نیست دریں خاکداں   مغز وفا نیست دریں اُستخواں

کہنہ سرائیست بصد جا گرو   کہنہ و اندر گرو نو بہ نو

اور تیسیر میں ہو کہ حق تعالیٰ اپنے بندوں کو دنیا کی طرف نہیں بُلاتا کہ وہ آفتوں کی جگہ ہو بلکہ آخرت کی طرف بُلاتا ہو کہ وہ خوفوں سے سلامتی کی جگہ ہو جیسا کہ اُس نے فرمایا ہو وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اور خدا پکارتا ہے اپنے بندوں کو اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ سلامتی کے گھر کی طرف اور وہ بہشت ہو یعنی ایسے کام کی طرف پکارتا ہو جو جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے اور جنت کو دار السلام اسواسطے کہا کہ جنتیوں سے ملائکہ کی تحیت یا جنتیوں سے جنتیوں کی صاحب سلامت سلام ہو یا اسواسطے کہ سلام حق تعالیٰ کا نام ہو تو اُس کی طرف جنت کی اضافت تعظیم کے واسطے ہو جیسے اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ میں بیت کی اضافت تکریم کیلئے ہو اور فصول میں لکھا ہو کہ حق تعالیٰ اُس گھر سے جس کا اول رونا اوسط عنا آخر فنا ہو اپنے بندے کو اُس گھر کی طرف بلاتا ہو کہ جس کا شروع عطا ہو بیچ رضا ہے آخر بقا ہے نظم

وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا آمدہ آزادی زندانیاں   زندانیاں غمگیں شدہ گوئے بزنداں میکشی

شاہاں سیہاں ہمہ در بند زنداں میکشد   تو از چہ وزنداں شاں سوئے گلستاں میکشی

حق تعالیٰ سب کو بہشت کی طرف بُلاتا ہو وَیَهْدِیْ اور راہ دکھاتا ہو مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہو اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ طرف سیدھی راہ کے جو دار السلام کی طرف تمام ہوتی ہو اور وہ راہ اسلام ہو یا حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت اے عزیز دعوت عام ہے حضرت

ف۱ ہرگز یوں بہ تحقیق کہ آدمی سرکشی دیکھتا ہے اس سے کہ دیکھتا ہے اپنے تئیں کہ غنی ہوا ۱۲ ف۲ خوب ہو مال اچھا مرد صالح کے واسطے ۱۲

رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلالت سے اور ہدایت خاص ہو متعلق توفیق الٰہی اور اُسی کی عنایت سے شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا کہ پکارنا تو سب کو ہی مگر دیکھیے کسے مسند قبول پر بٹھائے مصرع تا یار کرا خواہد و میلش بہ کہ باشد۔ لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا واسطے اُن لوگوں کے جنھوں نے نیکی کی یعنی جو ایمان لائے الۡحُسۡنٰی جزا بہت اچھی اور اجر خوب ہو یعنی بہشت وَزِیَادَۃٌ ؕ اور زیادتی اجر کی کہ انعام اور تفضل کے طور پر عطا فرمائے گا بعضے مفسر کہتے ہیں کہ حُسنیٰ جزائے حسنہ ہو ایک کے بدلے ایک اور زیادتی یہ ہو کہ ایک کے عوض دس عطا فرماتا ہو یا دس سے بھی زیادہ یا حُسنیٰ مغفرت ہو اور زیادتی خوشنودی ہو حضرت حق کی اور مدارک میں لکھا ہو کہ زیادتی محبت ہو بندوں کے دل میں یا وہ ہو جو کہ دنیا میں خدا عطا کرے اور عقبیٰ میں اُس کا حساب نہ لے اور بعضوں نے کہا کہ ابر ہو جو جنتیوں پر گزریگا اور وہ جو کچھ چاہیں گے اُن پر برسائے گا اور سب محقق لوگ رحمہم اللہ تعالیٰ اس بات پر ہیں کہ زیادتی حضرت حق کی لقا ہو کہ محض اپنے کرم سے جنتیوں کو عطا فرمائے گا وَلَا یَرۡهَقُ اور نہ چھپائیگی وُجُوۡهَهُمۡ جنتیوں کے مونہوں کو قَتَرٌ کوئی گرد اور غبار وَّلَا ذِلَّۃٌ ؕ اور نہ ذلت اور رسوائی یعنی اُن کے چہروں پر ذلت کا اثر نہ ہوگا اُولٰٓئِکَ وہ گروہ نیکی کرنے والوں کا اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ ۚ اہل جنت ہیں هُمۡ فِیۡهَا وہ اُس جنت میں خٰلِدُوۡنَ ۝ ہمیشہ رہنے والے ہیں نہ اُن سے نعمت زائل ہوگی نہ دولت اُن کے پاس سے منتقل ہوگی بخلاف دنیا کی مزخرفات کے اور اسمیں جو غرور کا سرمایہ ہو کہ فنا اور زوال کے معرض میں ہو وَالَّذِیۡنَ اور جزا اُن لوگوں کی جنھوں نے کَسَبُوا السَّیِّاٰتِ کمائیں بُرائیاں جیسے شرک کفر نفاق جَزَآءُ سَیِّئَۃٍۭ جزا بُرائی کی بِمِثۡلِهَا ۙ مثل بُرائی کے ہو جو اُنھوں نے کی اُسپر زیادتی نہیں ہو وَتَرۡهَقُهُمۡ اور چھپائے گی اُنھیں ذِلَّۃٌ ؕ ذلت اور رسوائی یعنی ذلیل ہونے کے آثار اُن بُرائیاں کرنے والوں پر ظاہر ہوں گے مَا لَهُمۡ نہیں ہو واسطے اُن کے مِّنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے مِنۡ عَاصِمٍ ۚ کوئی حفاظت کرنے والا یعنی اُن سے کوئی عذاب کو نہ روکے گا کَاَنَّمَاۤ اُغۡشِیَتۡ گویا کہ چھپائے گئے ہیں وُجُوۡهُهُمۡ منھ اُن کے قِطَعًا مِّنَ الَّیۡلِ ٹکڑوں میں رات کے مُظۡلِمًا ؕ درحالیکہ تاریک ہو یعنی رنج و غم کے مارے اُن کے منھ ایسے کالے ہو جائیں گے جیسے اندھیری رات ہوتی ہو اُولٰٓئِکَ وہ لوگ جو بُرائیاں کمانیوالے ہیں یعنی مشرک اور منافق اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ رہنے والے ہیں دوزخ کے هُمۡ فِیۡهَا وہ آتش دوزخ میں خٰلِدُوۡنَ ۝ ہمیشہ رہنے والے ہیں یعنی اُنھیں عذاب سے کبھی رہائی نہ ہوگی وَیَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ اور ڈرو اُس دن سے کہ حشر کرینگے ہم نیکوں اور بدوں جَمِیۡعًا سب کو ثُمَّ نَقُوۡلُ پھر کہیں گے ہم لِلَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا اُن لوگوں کو جنھوں نے شرک کیا کہ مَکَانَکُمۡ ٹھہرو اپنے مقاموں پر اَنۡتُمۡ وَشُرَکَآؤُکُمۡ ۚ تم اور تمھارے شریک جن کو ہمارے سوا تم نے پوجا ہو یعنی بُت تاکہ دیکھو تو تمھارے ساتھ ہم کیا کرتے ہیں فَزَیَّلۡنَا پھر جدا کرینگے ہم بَیۡنَهُمۡ درمیان کافروں اور اُن کے معبودوں کے اور ہم پوچھیں گے کافروں سے کہ تم نے بتوں کی پرستش کیوں کی کافر کہیں گے کہ ان بتوں نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم کیا تھا حق تعالیٰ بتوں کو گویائی عطا کریگا وَقَالَ شُرَکَآؤُهُمۡ اور کہیں گے اُن کے شریک یعنی بُت کہ مَّا کُنۡتُمۡ اِیَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ ۝ نہ تھے تم کہ تم نے ہمیں پوجا ہو بلکہ اپنی خواہش کی کہ تم پرستش کرتے تھے اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ[1] ینابیع میں لکھا ہو کہ کافر جھگڑا شروع کرکے کہیں گے کہ ایسا نہیں ہو بلکہ تم نے ہمیں اپنی پرستش کا حکم کیا تھا تو بُت کہیں گے فَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیۡدًۢا پس بس ہو اللہ گواہ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمۡ درمیان ہمارے اور تمھارے اِنۡ کُنَّا تحقیق کہ تھے ہم عَنۡ عِبَادَتِکُمۡ تمھاری پرستش سے لَغٰفِلِیۡنَ ۝ البتہ بے خبر اسواسطے کہ ہم نہ دیکھتے تھے نہ سنتے تھے اور نہ عقل رکھتے تھے نہ فہم هُنَالِکَ اس مقام پر تَبۡلُوۡا آزمائے گا یعنی چکھے گا اور پائے گا کُلُّ نَفۡسٍ ہر ایک نفس مَّاۤ اَسۡلَفَتۡ جزا اُسکی جو پہلے سے

---

[1] کیا پھر دیکھا تو نے اُس کو جس نے پکڑا معبود اپنا اپنی خواہش کو ۱۲

اُس نے بھیجے ہیں عمل یعنی اُن کا نفع اور ضرر دیکھ لیگا وَرُدُّوْٓا اور پھیرے جائینگے سب نفس اِلَى اللّٰهِ خدا کے ثواب اور عذاب کی طرف وہ
اللہ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ مالک ہو اُن کا برحق یا اُن کے کاموں کا متولی ہو راستی کے ساتھ وَضَلَّ عَنْهُمْ اور کھو جائے گا کافروں سے
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ جو کچھ ہیں کہ افترا کرتے تھے کہ بُت ہماری شفاعت کرنے والے ہیں حال آنکہ بُت اُن سے بیزار ہوں گے قُلْ
مَنْ يَّرْزُقُكُمْ کہہ کہ کون شخص رزق دیتا ہے تمھیں مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے کہ مینھ برساتا ہے وَالْاَرْضِ اور زمین سے کہ ساگ پات
اور غلہ اُگاتا ہے اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ آیا کون شخص مالک ہو کانوں کا وَالْاَبْصَارَ اور آنکھوں کا یعنی کون ہو جو سماعت اور بصارت پیدا
کرتا ہو اور آفتوں سے اُنھیں بچاتا ہے وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ اور کون نکالتا ہو زندہ کو کہ حیوان ہو یا نباتات مِنَ الْمَيِّتِ مردہ سے کہ نطفہ
ہو یا بیج وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ اور نکالتا ہو مردہ کو کہ نطفہ ہو یا بیج مِنَ الْحَيِّ زندہ سے کہ حیوان ہو یا نبات وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ اور کون تدبیر
کرتا ہو اہل عالم کے کاموں کی اور آسان کرتا ہو لوگوں کی مشکلیں یہ تعمیم ہو تخصیص کے بعد اور جب یہ سوال کروگے کافروں سے تو نہایت صاف اور ظاہر
ہونیکی وجہ سے عناد اور جھگڑا نہ کر سکیں گے فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ پس قریب ہو کہ ان سب باتوں کے جواب میں جو تو نے اُن سے پوچھیں کہیں کہ
اللہ ہو اور چونکہ یہ اقرار ہو بہت بڑی دلیل ہے اُن کے طریق کے باطل ہونے پر کہ وہ طریق بُت پرستی ہے فَقُلْ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُنھیں کہ یہ اقرار جب تم کر چکے کہ اللہ ہو اَفَلَا تَتَّقُوْنَ آیا پھر کیوں نہیں ڈرتے ہو تم ایسے خدا کے عذاب سے اور بتوں کو کیوں اُس کا
شریک کرتے ہو تم فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ پس جس میں یہ صفتیں ہوں جو ابھی بیان ہوئیں وہ اللہ رَبُّكُمُ الْحَقُّ رب تمھارا ہو کہ اُسکی ربوبیت
اسطرح پر ثابت ہو کہ اُسکے ثبوت میں شک کو ہرگز دخل ہی نہیں فَمَاذَا پھر کیا چیز ہے تمھیں بَعْدَ الْحَقِّ بعد سچ کہنے اور حق بیان کرنے
کے اِلَّا الضَّلٰلُ مگر گمراہی فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو حق سے باطل کی طرف اور توحید سے شرک کی جانب
كَذٰلِكَ جس طرح حق تعالیٰ کو ربوبیت سزاوار ہو اسیطرح حَقَّتْ سزاوار ہوا كَلِمَتُ رَبِّكَ حکم تیرے رب کا یعنی واجب ہو گیا عذاب الٰہی
عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اوپر ان لوگوں کے جو نکل گئے دائرۂ صلاح سے اور تمرد اختیار کر لیا اپنے کفر میں اَنَّهُمْ اسواسطے کہ وہ لَا يُؤْمِنُوْنَ
نہیں ایمان لاتے ہیں قُلْ کہہ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ کیا ہو تمھارے ان شریکوں میں یعنی بُت جنھیں خدا کا شریک کرکے تم پوجتے ہو انہیں مَّنْ
يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ کوئی شروع کرے یعنی پیدا کرے خلق کو ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر اعادہ کرے یعنی زندہ کرے اُسے موت کے بعد اور چونکہ کفار پہلی بار پیدا کرنے کے
مقر تھے اور دوبارہ پیدا کرنے کے منکر اور عناد کی وجہ سے اُسکا اقرار نہ کرتے تھے تو حق تعالیٰ نے خود فرمایا قُلِ اللّٰهُ کہہ دو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ يَبْدَؤُا
الْخَلْقَ پہلی بار پیدا کرتا ہو ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر زندہ کریگا اُسے فنا ہو جانے کے بعد فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو راہ راست سے قُلْ
کہہ کہ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ کیا ہو تمھارے بتوں میں جس کا نام تم نے شریک رکھا ہو مَّنْ يَّهْدِيْٓ کوئی کہ راہ دکھائے رسول بھیجکر اور کتابیں نازل
کرکے اور قدرت میں غور کرنیکی توفیق دیکر یعنی دلیلیں قائم کرے تاکہ راہ پائیں لوگ اِلَى الْحَقِّ طرف حق کے کہ دین اسلام ہو قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ يَهْدِيْ
لِلْحَقِّ راہ دکھاتا ہو خلق کو طرف حق کے اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ کیا جو کوئی راہ دکھائے اِلَى الْحَقِّ طرف حق کے وہ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ بہت لائق ہو
کہ متابعت کیا جائے اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ یا وہ جو خود ہی راہ نہیں پاتا اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى مگر یہ کہ ہدایت کیا جائے اور اُسے راہ دکھائیں تفسیر
زاہدی میں ہو کہ بُت پرست بتوں کو چارپایوں پر باندھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجاتے تھے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تمھیں راہ دکھائے وہ کیا اُسکے
برابر ہو جسے تم راہ دکھاتے ہو یعنی جانوروں پر لادے لئے پھرتے ہو فَمَا لَكُمْ پھر کیا ہو تمھیں اور کیا ہو گیا ہے كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝
کیا حکم کرتے ہو کہ جس کے تم محتاج ہو اُسکے ساتھ اُنھیں برابری دیتے ہو جو تمھارے محتاج ہیں عاجز اور قادر کو یکساں جانتے ہو حکیم نے کہا ہو نظم.

ع نصف

عجز و قدرت کہ ہر دو ضد انند　　عقل کے گویدت کہ یکسانند
عجز بر خلق می درانند پوست　　قادر بر کمال حضرت اوست

وَمَا يَتَّبِعُ اور نہیں پیروی کرتے ہیں اَكْثَرُهُمْ بہت کافر یعنی اُنکے رؤسا اپنے اعتقاد کی باتوں میں اِلَّا ظَنًّا ؕ مگر گمان کی کہ جما ہوا ہے اُن کے خیالات واہیات اور قیاسات مہملات کے سبب سے جیسے غائب کو حاضر پر قیاس کرتے ہیں اور خالق کو مخلوق پر اِنَّ الظَّنَّ تحقیق کہ گمان لَا يُغْنِي نہیں بے پروا کر دیتا ہو مِنَ الْحَقِّ علم اور اعتقاد حق سے یعنی گمان اور خیال حق اور یقین کے مقام پر قائم نہیں ہو سکتا اور لکھا ہے کہ کفار کو یہ گمان تھا کہ بُت اُن کی شفاعت کرینگے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اُن کا گمان کچھ مفید نہ ہوگا اور انھیں عذاب حق سے نہ بچائے گا شَيْئًا ؕ کچھ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ تحقیق کہ حق تعالیٰ جاننے والا ہے بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ ساتھ اُس چیز کے جو وہ کرتے ہیں بتوں کی متابعت اپنے گمان پر اور انکار دلیل اور برہان سے وَمَا كَانَ اور نہیں ہو اور نہ چاہیئے هٰذَا الْقُرْاٰنُ یہ قرآن باوجود دلیل اور اعجاز کے اَنْ يُّفْتَرٰى یہ کہ افترا کیا جائے اور کوئی نہیں کہہ سکتا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے یعنی لائق نہیں کہ یہ کلام افترا کیا ہوا کسی بشر کا ہو وَلٰكِنْ اور لیکن بھیجا ہو اللہ نے اُسے تَصْدِيْقَ الَّذِيْ واسطے تصدیق اُس چیز کے جو تھی بَيْنَ يَدَيْهِ پہلے اُسکے اگلی مقدس کتابوں میں سے یعنی اعجاز کے ساتھ اگلی کتابوں کا گواہ بھی ہے وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ اور واسطے بیان اُس چیز کے جو تم پر لکھی گئی اور امر اور نواہی میں سے لَا رَيْبَ فِيْهِ نہیں شک ہو اُسمیں اور نہ ہونا چاہیئے اس واسطے کہ وہ نازل کیا گیا ہے مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے رب کی طرف سے مگر کافر اس کا ایمان نہیں لاتے اَمْ يَقُوْلُوْنَ بلکہ کہتے ہیں کہ افْتَرٰىهُ ؕ افترا کیا ہو یہ کلام محمدؐ نے اپنی طرف سے قُلْ کہہ کہ فَاْتُوْا پھر لاؤ تم بھی اور افترا کرو بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ کوئی سورت مثل اُسکے بلاغت اور فصاحت میں اسواسطے کہ تم لوگ نظم بلیغ اور نثر فصیح میں مشہور زماں اور سرآمد دوراں ہو اور اگر خود تم مقابلہ نہیں کر سکتے ہو تو مدد چاہو وَادْعُوْا اور پکارو مدد کے واسطے بتوں کو قرآن کے مثل کوئی سورت بنا دینے میں مَنِ اسْتَطَعْتُمْ جس سے مدد مانگ سکو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے تاکہ وہ غیر تمھاری مددگاری کرے اور قرآن کے مثل بنا دے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے اس بات میں کہ محمدؐ اپنی طرف سے بنا لیتے ہیں کافر ایک سورت بھی نہ لائے بَلْ كَذَّبُوْا بلکہ تکذیب کی اُنھوں نے اور نہ ایمان لائے بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا ساتھ اُس چیز کے کہ نہیں پہنچے ہیں بِعِلْمِهٖ ساتھ علم اُس چیز کے یعنی جس چیز کو وہ سمجھے ہی نہیں اُسکی تکذیب میں جلدی کر بیٹھے اس سے مراد یہ ہو کہ قرآن سن کر اُس کی آیتوں میں غور و فکر کرنے کے قبل ہی تکذیب اور انکار کرنے لگے وَلَمَّا يَاْتِهِمْ اور ابھی نہیں آئی اُن کے پاس یعنی کھلے نہیں اُنپر تَاْوِيْلُهٗ ؕ معنی اور حقیقت قرآن کی اور اُن کا ذہن قرآن کے اسرار اور دقائق تک نہ پہنچا تھا یا تکذیب کی انھوں نے جو کچھ نہ سمجھے قرآن میں بعث و جزا کا ذکر اور وعید اور عذاب اور نہ آیا اُنپر وہ عذاب جس کا وعدہ تھا اور ضرور آئیگا وہ عذاب اور آجانے کے بعد ندامت کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوگا اور وہ ندامت بھی کچھ کام نہ آئے گی **بیت**

پس از دیدن پشیماں گردی اما　　پشیمانی ترا سودے ندارد

كَذٰلِكَ جیسے تکذیب تیرے زمانے کے کافر کرتے ہیں ایسی ہی كَذَّبَ الَّذِيْنَ تکذیب کی اپنے انبیا کی اُن لوگوں نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اُن سے فَانْظُرْ پھر نظر کر اور دیکھ كَيْفَ كَانَ کیا ہوتا ہو عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ انجام کار ظالموں اور تکذیب کرنیوالوں کا اور ان پر بھی ویسا ہی عذاب ہوگا جیسا ان کے پہلے ظالموں اور تکذیب کرنے والوں پر ہوا اس آیت میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تسلی اور کافروں کو تہدید ہو وَمِنْهُمْ اور تکذیب کرنیوالوں میں سے مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ کوئی تو وہ ہو جو ایمان لاتا ہے قرآن کا اور

تصدیق کرتا ہو اپنے جی میں اور جانتا ہے کہ قرآن حق ہو مگر عداوت کی وجہ سے تصدیق ظاہر نہیں کرتا وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ اور انہیں
سے کوئی ایسا ہو کہ نہیں ایمان لاتا ساتھ اُسکے کمال جہل اور نادانی کی وجہ سے وَرَبُّكَ اَعْلَمُ اور رب تیرا خوب جانتا ہے بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ ع ۱۰
تباہ کاروں کو یعنی اُن معاندوں کو جو تکذیب پر اڑے ہوئے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ تیری قوم میں سے بعضے تو ایمان
لاتے ہیں قرآن کا اور کفر سے توبہ کرتے ہیں اور بعضے وہ ہیں کہ اس سعادت سے محروم رہ کر شقاوت کفر پر مریں گے وَاِنْ كَذَّبُوْكَ اور اگر
تکذیب کریں تیری یعنی تکذیب پر اصرار کریں اور تو اُن کے قبول کرنے سے ناامید ہو فَقُلْ تو کہہ کہ لِّيْ عَمَلِيْ واسطے میرے ہو جزا میرے عمل کی وَلَكُمْ
اور واسطے تمہارے عَمَلُكُمْ سزا تمہارے کام کی اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ تم بیزار ہو یعنی بری الذمہ ہو مِمَّآ اَعْمَلُ اُس چیز سے کہ میں کرتا ہوں
میرے عمل پر تم سے مواخذہ نہ ہوگا وَاَنَا بَرِيْٓءٌ اور میں بری الذمہ ہوں مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُس چیز سے جو تم کرتے ہو یعنی میں تمہارے عمل پر ماخوذ نہ ہوں گا
بعضے علماء کے نزدیک آیت آیت سیف سے منسوخ ہو وَمِنْهُمْ اور اُنہیں سے یعنی کفار میں سے اور زاد المسیر میں لکھا ہو کہ یہود ہیں مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ لوگ ہیں کہ
کان لگائے رہتے ہیں اِلَيْكَ طرف تیرے جس وقت تو قرآن پڑھتا ہو اور اُمت کو احکام شرع تعلیم کرتا ہو اسواسطے سنا کرتے ہیں کہ ہنسی کریں اُس پر اَفَاَنْتَ
کیا تو تُسْمِعُ الصُّمَّ سناتا ہو بہروں کو یہ استفہام نفی کے معنی پر ہو یعنی اُنھیں سُنانے پر تو قادر نہیں وَلَوْ كَانُوْا اگرچہ ہیں وہ کہ باوجود بہرے ہونے
کے لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ نہیں سمجھتے یعنی بہرے ہونے کے ساتھ نہ سمجھنا بھی ملا ہوا ہے مراد یہ ہو کہ سمجھ والا بہرا اٹکل کے ساتھ اُس آواز سے جو کچھ بھی اُس کے
کان میں پہنچتی ہے کسی چیز پر دلیل پکڑ سکتا ہو جب سمجھ اور سماعت دونوں ندارد ہوں تو ظاہر ہو کہ اُس بے عقل بہرے کا کیا حال ہوگا وَمِنْهُمْ
اور اُن میں سے مَّنْ يَّنْظُرُ کوئی ہوتا ہو کہ نظر کرتا ہو اِلَيْكَ طرف تیرے اور تیری نبوت کی دلیلیں اور سچائی کی نشانیاں دیکھتا ہو اور کمال
عناد کی وجہ سے ایسا ظاہر کرتا ہو کہ رسالت کی دلیلوں میں سے کچھ بھی اُس نے نہیں دیکھا اَفَاَنْتَ کیا تو تَهْدِي الْعُمْيَ راہ دکھاتا ہو اندھوں کو
یعنی اُنھیں راہ دکھانے پر تو قادر نہیں ہو وَلَوْ كَانُوْا اور اگرچہ ہیں کہ باوجود نابینائی کے لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ نہیں دیکھتے ہیں چشم بصیرت سے یعنی سر
کی آنکھوں سے دیکھنے کا مقصود دل کی آنکھ سے دلائل اعتبار کو مشاہدہ کرنا ہو اور وہ اس سے محروم ہیں حاصل کلام یہ ہو کہ وہ دیکھتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہیں
اسواسطے کہ اندھاپن اور جہالت دونوں اُن میں اکٹھا ہیں یعنی آنکھوں کے بھی اندھے ہیں اور دل کے بھی اندھے ہیں اور یہ ممکن ہو کہ اندھا صاحب بصیرت
اُس چیز کو دریافت کرلے جس کے ادراک سے احمق اندھا محروم ہو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا نہیں ظلم کرتا ہو لوگوں کو
کچھ یعنی اُن کے حواس اور عقلیں سلب نہیں کرلیتا ہو وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اور مگر لوگ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ ظلم کرتے ہیں اپنی جانوں پر
اور حواس اور عقل جن کے ذریعہ سے قدرت کی نشانیاں سمجھتے ہیں انھیں لہو اور لعب میں استعمال کرتے ہیں اور اُن نشانیوں کے سمجھنے سے
جو فائدے ہوتے وہ اُن سے فوت ہو گئے نظم

چشم از برائے دیدن آیات قدرت ست — گوش از پئے شنیدن اخبار حکمت ست
ہر گہ کہ حق نہ بیند و حق نشنود کسے — کور و کر ست بلکہ از اں ہم بتر بسے

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ بعضوں نے نَحْشُرُهُمْ نون سے پڑھا ہو یعنی یاد کر وہ دن کہ جمع کریں گے ہم اور حفص نے یَحْشُرُهُمْ یے سے پڑھا ہو یعنی جمع کریگا اللہ
کافروں کو اور اُس دن کے ہول سے دنیا اور قبر میں رہنے کی مدت اُنھیں کم معلوم ہوگی كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا گویا کہ نہ ٹھہرے تھے اِلَّا سَاعَةً مگر
ایک ساعت مِّنَ النَّهَارِ دن سے امام زاہدی کی تفسیر میں لکھا ہو کہ معتزلہ عذاب قبر کی نفی میں اسی آیت سے دلیل پکڑ کے کہتے ہیں کہ اگر
قبر میں کافروں کو عذاب ہوتا تو اتنی مدت دراز انھیں ایک ساعت نہ معلوم ہوتی اور جواب دیتے ہیں کہ قیامت کے ہولوں کی سختی اور بلاؤں کی شدت
کے سبب سے یہ صورت ہوگی کہ اُسکے سامنے عذاب قبر ایک ساعت معلوم ہوگا اور جب قبر سے اُٹھائے جائینگے تو يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ شناسائی کریں گے

درمیان ایک دوسرے کے یعنی سب کو پہچانیں گے گویا کہ مفارقت کا زمانہ تھوڑا ہی سا تھا اور یہ اول بعث میں ہوگا اُسکے بعد قیامت کی ہولیں ہیم
ہونے کے سبب سے وہ جان پہچان جاتی رہے گی اور ایک دوسرے کو بھول جائے گا قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ تحقیق کہ نقصان کیا نیکوں کے خطوں
میں اُن لوگوں نے جنھوں نے كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ تکذیب کی ساتھ ملاقات آلہی کے یعنی بعث اور جزا کے منکر ہوگئے وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝
اور نہ تھے راہ پانے والے وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ اور اگر دکھائیں ہم تجھے بَعْضَ الَّذِيْ بعضی وہ چیز جو نَعِدُهُمْ وعدہ کی ہے ہم نے کافروں سے
یعنی عذاب اور وہ اُنکی ایک جماعت کی ہلاکت تھی جنگ بدر کے روز اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا متوفی کردیں ہم تجھے کافروں پر عذاب دکھانے
کے قبل تو تو جان لے کہ وہ حق ہے اور واقع ہوگا یعنی اگر ہم دنیا میں اُن سے انتقام نہ لیں اور تو نہ دیکھے فَاِلَيْنَا تو ہماری طرف ہے مَرْجِعُهُمْ
پھرنا اُن کا اور آخرت میں ہم تجھے اُن کا عذاب دکھادیں گے ثُمَّ اللّٰهُ پس اللہ وہ عذاب دکھانے کے یا تجھے متوفی کرنیکے بعد شَهِيْدٌ
گواہ ہے عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ۝ اوپر اس چیز کے جو وہ کرتے ہیں اور اُس کے لائق جزا پائیں گے وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اور واسطے ہر اُمت اگلی
امتوں میں سے رَّسُوْلٌ ایک رسول تھا کہ اُس امت کو راہ حق کی طرف بلاتا تھا فَاِذَا جَآءَ پھر جب آیا اُن کے پاس رَسُوْلُهُمْ رسول
جو مبعوث تھا اُن کی طرف اور اس امت کے لوگوں نے اس رسول کی تکذیب کی تو قُضِيَ بَيْنَهُمْ حکم کردیا گیا رسول اور تکذیب کرنے والوں
کے درمیان بِالْقِسْطِ ساتھ انصاف اور راستی کے یعنی رسول نے تو نجات پائی اور تکذیب کرنے والے ہلاک ہوگئے وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝
اور وہ یعنی رسول اور تکذیب کرنے والے ظلم نہ کئے جائینگے یعنی رسول کا ثواب ہم کم نہ کرینگے اور تکذیب کرنے والے جسقدر عذاب کے مستحق ہیں اُنپر
اُس سے زیادہ عذاب کرنے کا حکم نہ ہوگا لکھا ہے کہ آیہ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ آخر تک نازل ہونے کے بعد مکہ کے کافروں نے عذاب نازل ہونیکی جلدی کی
جس کا وعدہ کیا گیا تھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں کافر لوگ اُسے بعید سمجھ کر اور ہنسی کی راہ سے کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ
کب ہوگا یہ وعدہ کیا ہوا عذاب اور ہم پر کیوں نہیں نازل ہوتا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے وعید میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور مسلمان مخاطب ہیں جو مشرکوں کو ڈراتے تھے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ کہہ کہ مالک نہیں ہوں لِنَفْسِيْ اپنی ذات کے واسطے ضَرًّا نقصان کا
وَّلَا نَفْعًا اور نہ نفع کا یعنی اپنی ذات سے ضرر دفع کرنے اور نفع حاصل کرنے پر قادر نہیں ہوں اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو کچھ چاہے خدا تو تمہارے
واسطے ضرر طلب کرنے اور تم پر عذاب نازل ہونے میں کیونکر جلدی کروں لِكُلِّ اُمَّةٍ ہر گروہ کے واسطے اَجَلٌ ایک وقت ہے اُنکے ہلاک
ہونے کا اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ جب آتا ہے وقت اُن کا فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ تو نہ پیچھے ہٹتے ہیں اپنے وقت سے سَاعَةً ایک ساعت وَّلَا
يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ اور نہ آگے بڑھتے ہیں اُس سے یہ مشرکوں کو تہدید ہے کہ ساعت بساعت عذاب آلہی تم پر اُترتا آتا ہے اور تکذیب کی شامت
وقت پر تمھیں پہونچے گی اور جب عذاب آجائے گا تو حسرت اور ندامت ظاہر کرنا بےفائدہ ہوگی بیت

تدبیر خود امروز کن اے خواجہ کہ فردا — ہر چند کہ فریاد کنی سود ندارد

قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا اور جانا تم نے یعنی مجھے خبر دو کہ اِنْ اَتٰىكُمْ اگر آئے تم پر عَذَابُهٗ
عذاب آلہی جس کے نازل ہونے کے واسطے تم جلدی کرتے ہو بَيَاتًا جب تم سوتے ہو یعنی رات کو اَوْ نَهَارًا یا دن کو جب تم طلب معاش
میں مشغول ہوتے ہو تو جلدی کرنے سے پشیمان ہوگے پس جب یہ حال ہے تو مَّاذَا کیا چیز يَسْتَعْجِلُ جلدی مانگتے ہیں مِنْهُ عذاب میں سے
یعنی کس قسم کا عذاب مانگتے ہیں الْمُجْرِمُوْنَ ۝ گناہگار لوگ یعنی مشرک حال آنکہ سب قسم کے عذاب سخت ہیں تبیان میں لکھا ہے کہ جب یہ آیت
نازل ہوئی تو کافر بولے کہ ہم عذاب کو یاد نہیں کرتے اور جلدی کرتے ہیں پس اگر ہم پر عذاب نازل ہو تو ہم اُس کا ایمان لائیں تو یہ آیت نازل

ہوئی کہ آثُمَّ کیا جلدی کرنے کے بعد اِذَا مَا وَقَعَ جب واقع ہوگا عذاب اور تم دیکھ لوگے تو اٰمَنْتُمْ بِہٖ ایمان لاؤگے اُسکے ساتھ
پھر کہہ اُن سے کہ آٰلْئٰنَ کیا اب ایمان لاتے ہو وَقَدْ كُنْتُمْ اور تحقیق کہ تھے تم ہنسی کی راہ سے اور تکذیب کرکے بِہٖ ساتھ عذاب کے
یعنی اُس کے نزول کی تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ جلدی کرتے تھے ثُمَّ قِيْلَ پھر کہا جائے گا عذاب نازل ہونے کے بعد لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
اُن لوگوں کو جنھوں نے شرک کرکے اپنے اوپر ظلم کیا ہو کہ ذُوْقُوْا چکھو عَذَابَ الْخُلْدِ عذاب ہمیشہ کا کہ اُس کا دُکھ دائمی ہوگا هَلْ
تُجْزَوْنَ کیا جزا دئے جاؤگے یعنی جزا نہ دینگے تمھیں اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ مگر ساتھ اُسکے کہ تھے تم تمام عمر تَكْسِبُوْنَ ○ کماتے تھے کفر اور
عصیان لکھا ہے کہ حیی بن اخطب جو مدینے کے یہود میں سے تھا وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے قبل مکہ معظمہ میں تجارت کو گیا
تھا جب حرم میں پہنچا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت اسلام کا شہرہ سُنا تو آپ کی محفل شریف میں آیا اور قرآن شریف سُن کر پوچھنے لگا اے
محمدؐ یہ دعوت جو تم کرتے ہو درحقیقت ہے یا ہزلیات کے طور پر اور یہ کلام جو تم پڑھتے ہو راستی کے طور پر ہے یا کھیل اور بازی ہے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت
بھیجی کہ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اور خبر پوچھتے ہیں تجھ سے قرآن اور ادعائے نبوت کے باب میں کہ اَحَقٌّ هُوَ کیا حق اور راست ہے یہ اور بعضوں
نے کہا ہے کہ ہنسنے والے کافر وعید یا بعث یا قرآن کو پوچھتے تھے کہ حق ہے یا نہیں جواب آیا کہ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ ہاں قسم میرے رب کی اِنَّهٗ
لَحَقٌّ بیشک میرا دعویٰ یا قرآن یا بعث یا عذاب ہو وعدہ حق اور صحیح اور درست ہے وَمَآ اَنْتُمْ اور نہیں ہو تم بِمُعْجِزِيْنَ ○ عاجز کرنے والے خدا کو
عذاب کرنے سے یعنی اُسکی قدرت میں عاجزی کو دخل نہیں اور تم اپنے اوپر سے اُس کا عذاب روک نہ سکوگے وَلَوْ اَنَّ اگر ہو لِكُلِّ نَفْسٍ
ظَلَمَتْ واسطے ہر جی کے جس نے کفر کرکے اپنے اوپر ظلم کیا یعنی اگر کسی کافر کو حاصل ہو مَا فِی الْاَرْضِ جو کچھ زمین میں ہے مال و متاع
لَافْتَدَتْ بِهٖ البتہ بدلا دے جو کچھ رکھتا ہو تاکہ اپنے تئیں عذاب سے چھڑائے وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور چھپائیں ندامت اپنی اپنے
یاروں اور ہمواخواہوں سے کہ مبادا وہ لعنت ملامت کریں یا کہ عذاب کے ہول سے مبہوت ہوکر بولنے کی قدرت نہ رکھیں گے تاج التفاسیر میں لکھا
ہے کہ اپنے باطن میں حسرت کا الم پائیں گے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسرار اظہار کے معنی میں ہے اور لغات متضادہ میں سے ہے اور اس کا مضمون یہ ہے
کہ مشرک لوگ اپنے اعمال پر ندامت ظاہر کریں گے لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جب کہ دیکھیں گے عذاب وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ اور حکم کیا جائے گا
درمیان مومنوں اور کافروں کے یا سرداروں اور فرمانبرداروں یا ظالموں اور مظلوموں میں بِالْقِسْطِ انصاف اور راستی کیساتھ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○
اور نہ ظلم کئے جائینگے ثواب گھٹاکر اور عذاب بڑھاکر اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ جان تو یہ کہ بیشک خدا کے واسطے ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانوں میں ہے
وَالْاَرْضِ اور زمین میں ہے تو کافروں سے فدیہ اور بدلا لینے کا محتاج نہیں اور ثواب اور عذاب پہنچانے پر قادر ہے اَلَآ اِنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ جانے رہو کہ خدا کا وعدہ ثواب اور عذاب کے باب میں حَقٌّ سچ ہے اور اسمیں خلاف ممکن نہیں وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن بہتیرے
کافر اور ظالم لَا یَعْلَمُوْنَ ○ نہیں جانتے اس واسطے کہ دنیا پر مغرور ہیں اور عقبیٰ کو پہچاننے سے دور ہیں مثنوی

ماندہ در تنگنائے ایں محبس	غیر دنیا ندیدہ دیدۂ حس
چشم دل کو کہ پردہا بدرد	بجانب ملک آخرت نگرد
مرغ کو در قفس زبوں باشد	چہ شناسد کہ باغ چوں باشد

هُوَ یُحْیٖ وہ زندہ کرتا ہے وَیُمِیْتُ اور مار ڈالتا ہے وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اور اُسکی طرف پھیرے جاؤگے موت یا بعث کے سبب سے
یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ ندا عام ہے قَدْ جَآءَتْكُمْ تحقیق کہ آئی تمھارے پاس مَّوْعِظَةٌ نصیحت مِّنْ رَّبِّكُمْ تمھارے رب کے

وقف النبی علیہ السلام
تحفۃ القراء ۱۲
وقف النبی علیہ السلام
ع ۵
۱۳ تحفۃ القراء ۱۲

پاس سے وَشِفَآءٌ اور شفا اور دوا لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ اُس چیز کے واسطے جو دلوں میں ہو جہالت کی بیماری وَهُدًى اور ہدایت حق کی طرف وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور رحمت مومنوں کے واسطے یعنی قرآن جو نازل ہوا یہ لوگوں کے واسطے ایک کتاب جامع ہو اس واسطے کہ اُسکی نصیحتیں جو نیک کاموں کی ترغیب دیتی ہیں اور بُرائیوں سے نفرت دلاتی ہیں وہ حکمت عملی پر شامل ہیں اور اسکے معنی کہ شکوں اور شبہوں کی بیماریوں اور خراب عقیدوں کے مرضوں سے چھڑاتے ہیں حکمت نظری پر شامل ہیں اور ایسا کلام بیشک عین ہدایت اور محض رحمت ہوگا رباعی

زہے کلام تو محض ہدایت و حکمت　　　زہے پیام تو عین عنایت و رحمت
کشد کمند کلام تو اہل عرفاں را　　　زشور زار خساست بہ گلشن ہمت

اور بعضوں نے کہا ہو کہ قرآن شریف نفوس کو نصیحت ہو صدور کو صحت ہو ارواح کو ہدایت ہو اسرار کو رحمت ہو یا عوام کو نصیحت خواص کو صحت اخص الخواص کو ہدایت ہو اور سب کو رحمت ہو کہ اُسکی رحمت کی بدولت ہر ایک اپنے مرتبہ کو پہنچا ہو قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خوشی کرو بِفَضْلِ اللّٰهِ فضل خدا کے سبب سے کہ وہ قرآن ہو وَبِرَحْمَتِهٖ اور اُسکی رحمت کے باعث سے کہ وہ دین اسلام ہو اور بعضوں نے کہا کہ فضل قرآن ہو اور رحمت یہ ہو کہ حق تعالیٰ نے ہمیں اہل قرآن کیا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت ہیں یا فضل توفیق ہو اور رحمت عصمت ہو اور حقائق سلمی میں لکھا ہے کہ فضل معرفت ہو اور اُس معرفت کو دریافت کر لینے کی توفیق رحمت ہو اور عین المعانی میں لکھا ہو کہ ظاہری نعمتیں فضل ہیں اور باطنی نعمتیں رحمت ہیں یا جنت میں داخل ہونا فضل ہو اور دوزخ سے نجات پانا رحمت ہو پردہ اُٹھ جانا فضل ہو اور شہود لقا رحمت ہے صاحب کشف الاسرار نے کہا ہو کہ حق تعالیٰ اشارہ فرماتا ہو کہ اے میرے بندے میرے فضل اور میری رحمت پر اعتماد کر اپنی طاعت اور خدمت پر نہیں اسواسطے کہ میرے فضل کے سوا اور کسی پر بھروسہ نہیں اور میری رحمت کے سوا اور کسی سے راحت نہیں ہر ایک کا ایک سرمایہ ہو مگر مومنوں کا سرمایہ میرا فضل ہی ہے اور ہر ایک کا ایک خزانہ ہو لیکن مومنوں کا خزانہ میری رحمت ہی ہے بیت

گر شاہ را خزانہ نہادن بود ہوس　　　درویش را خزانہ ہمیں لطف دوست بس

بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ میرے فضل اور رحمت کے سبب سے یہ نصیحت اور صحت نازل ہوئی فَبِذٰلِكَ پس یہ کتاب جو اتری اُسکے سبب سے فَلْيَفْرَحُوْا چاہیے کہ خوش ہوں مسلمان اسواسطے کہ هُوَ خَيْرٌ وہ بہتر ہو مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ اُس چیز سے جو جمع کرتے ہیں کافر دنیا کا اسباب جو معرض فنا و زوال ہیں ہو قُلْ کہہ عرب کے مشرکوں سے کہ اَرَءَيْتُمْ بتاؤ مجھے مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ جو کچھ اُتاری اللہ نے لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنْ رِّزْقٍ روزی یعنی چارپائے جن کا کھانا حلال ہو فَجَعَلْتُمْ پھر کر لیا تم نے اور ٹھہرا لیا مِّنْهُ اُسمیں سے حَرَامًا وَّحَلٰلًا حرام اور حلال یعنی اُس میں سے بعضے کو تم نے کہا کہ حلال ہو اور بعضے کو تم نے حکم کر دیا کہ حرام ہو جیسے بحیرہ سائبہ اور اُسکے مثل اور بعضے کو تم نے کہہ دیا کہ کچھ لوگوں پر حلال ہو اور کچھ لوگوں پر حرام ہو اسواسطے کہ تم نے یہ کہا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا[1] قُلْ کہہ کہ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ کیا اللہ نے اذن دیا تمہیں حرام اور حلال کرنے میں اَمْ عَلَى اللّٰهِ یا اللہ پر تَفْتَرُوْنَ افترا کرتے ہو وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ اور کیا ہے گمان اُن لوگوں کا جو يَفْتَرُوْنَ افترا کرتے ہیں عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اللہ پر جھوٹ حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر لینے میں یعنی کیا گمان رکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ اُن کے ساتھ کیا کرے گا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ روز قیامت جو بدلا ملنے کا دن ہو اس پوشیدگی میں بڑی تہدید اور وعید ہو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَذُوْ فَضْلٍ ضرور صاحب فضل کا ہو عَلَى النَّاسِ

[1] جو چیز پیٹوں میں ہو ان چارپایوں کے خالص ہو ہمارے مردوں کے واسطے اور حرام کی گئی ہو ہماری جوروؤں پر ۱۲

لوگوں پر کتابیں نازل کرنے اور رسول بھیجنے کے ساتھ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہت لوگ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ شکر نہیں کرتے اس نعمت کا ع ٦
وَمَا تَكُوْنُ اور نہیں ہوتا ہو تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْ شَاْنٍ کسی کام میں اپنے کاموں میں سے وَمَا تَتْلُوْا مِنْهُ اور نہیں پڑھتا
ہو تو کوئی آیت اور کوئی سورت اُس سے جو بھیجا ہو اللہ نے مِنْ قُرْاٰنٍ قرآن سے وَلَا تَعْمَلُوْنَ اور نہیں کرتے ہو تم اے آدمیو مِنْ
عَمَلٍ کوئی کاموں سے اِلَّا مگر یہ کہ كُنَّا ہیں ہم عَلَيْكُمْ تم پر شُهُوْدًا گواہ یا نگہبان اِذْ تُفِيْضُوْنَ اُس وقت جب تم کرتے
اور داخل ہوتے ہو فِيْهِ ؕ اُس کام میں وَمَا يَعْزُبُ اور نہیں چھپتی کوئی چیز عَنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے علم سے مِنْ
مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ برابر چھوٹی چینٹی کے یا اُس کے برابر جو آفتاب کی شعاع سے روشندان کے سامنے چمکتا ہوا غبار نظر آتا ہے فِي
الْاَرْضِ زمین میں وَلَا فِي السَّمَآءِ اور نہ آسمان میں وَلَآ اَصْغَرَ اور نہ بہت چھوٹی مِنْ ذٰلِكَ اُس ذرہ سے وَلَآ اَكْبَرَ
اور نہ بہت بڑی اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ مگر لکھی ہوئی روشن کتاب میں یعنی لوح محفوظ میں آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بات اور کوئی
کام حق تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہو اور ہر بات اور کام کے مناسب اُسکی جزا کا حکم فرمائے گا تو اس کلام کے ضمن میں مسلمانوں کو تو کمال ثواب کا
وعدہ ہو اور مشرکوں کو نہایت عذاب کی وعید ہے پھر ایمان والوں کی جزا سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہو اَلَآ اِنَّ جان لو کہ بیشک اَوْلِيَآءَ
اللّٰهِ خدا کے دوست لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ کچھ نہیں خوف اُنپر مکائد اور شدائد پہنچنے سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ وہ
غمناک ہوں گے مطالب اور مقاصد فوت ہونے سے عین المعانی میں لکھا ہو کہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جن کی ملاقات کے سبب خدا یاد آئے اور
بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ اولیاء سے وہ لوگ مراد ہیں جو اپنے نفس کے دشمن ہوں یعنی خدا کی محبت میں اپنی نفس کشی کریں اور کشف الاسرار میں اولیا
کی صفت یہ لکھی ہو کہ وہ لوگ عنوان شریعت اور برہان حقیقت ہیں اُنکا ظاہر تو احکام شرع سے آراستہ ہو اور اُنکا باطن انوار فقر سے پیراستہ مثنوی

رخش زمیدان ازل تاختہ	گوئے ز چوگان ابد باختہ
معتکفان حرمِ کبریا	شستہ دل از صورتِ کبر و ریا
راہِ نوردانِ شکستہ قدم	راز کشایان فرو بستہ دم

اور بعضوں نے کہا ہو کہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو خدا کے واسطے باہم دوستی کریں اور اس بات کی تائید کو یہی کلام کافی ہو کہ وجبت محبتی للمتحابين فيّ
اور ان لوگوں کو سخت مقاموں میں کچھ خوف نہیں اور روز قیامت کے ہولوں سے غمگین نہ ہوں گے اور بعضوں کے نزدیک پرہیزگار مسلمان اولیاء ہیں اس دلیل سے
کہ حق تعالیٰ اُن کی صفت میں فرماتا ہو کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اولیا وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اُس چیز کا جو خدا کے پاس سے آئی وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ
اور ہیں کہ پرہیزگاری کرتے ہیں اُس چیز سے جو خدا نے حرام کی لَهُمُ الْبُشْرٰى اُن کے واسطے خوشخبری ہے فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی
دنیا میں یعنی وہ خوشخبری جو رسول علیہ السلام کی زبانی اُن کے باب میں گزری اور ایک گروہ کے قول پر اچھے خواب ہیں جو مسلمان اپنے حق میں دیکھیں
یا کسی مسلمان کے واسطے دیکھیں اور ایسے خوابوں کو مبشرات یعنی اچھی خبر دی ہوئی کہتے ہیں یا مرتے وقت اُن مسلمانوں کو ملائکہ جو خوشخبری دیتے
ہیں وہ مراد ہو اور تبیان میں لکھا ہو کہ خوشخبری یہ ہو کہ مسلمان بہشت میں اپنی جگہ مرنے کے قبل دیکھ لے اور مدارک میں لکھا ہے کہ خوشخبری سے مراد
اُن مسلمانوں کے ساتھ لوگوں کی محبت اور اُن کی نیک نامی ہے وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ اور انھیں خوشخبری ہے آخرت میں اور وہ اُنپر
ملائکہ کا سلام ہوگا سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ دیدار الٰہی کا وعدہ دنیا میں خوشخبری ہو اور وہ وعدہ وفا ہونا آخرت میں خوشخبری
ہو اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے کہا ہو کہ ولی کو دو بشارتیں ہیں دنیا میں معرفت عقبیٰ میں سرفرازی کا خلعت یہاں مجاہدہ کا سُرور وہاں

مشاہدہ کا نور یہاں صفا اور وہاں رضا اور لقا شعر

از نعمت ایں جہاں ثنائے تو بس ست وز دولت آنجہاں لقائے تو بس ست

لَا تَبْدِيْلَ نہیں ہے بدلنا لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ خدا کی باتوں کو یعنی اُسکے وعدہ میں فرق نہیں ذٰلِكَ وہ خوشخبری دینا جس کا وعدہ کیا
گیا هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وہ ہی چھٹکارا بڑا کہ کسی کے فہم میں نہیں آسکتا اور کسی عاقل کی عقل وہاں تک پہونچ نہیں سکتی کہ اُسکی کُنہ اور باریکی
کو دریافت کرے وَلَا يَحْزُنْكَ اور چاہیئے کہ غمگین نہ کرے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قَوْلُهُمْ کافروں کی بات ربوبیت میں شریک وقف لازم
کرنا تیری نبوت کو جھٹلانا تیرے قتل کا مشورہ یا جو باتیں تیری ہجو میں کہتے ہیں بیت

بانگ سگ دان حدیث بدگویاں قرص مہ را ز بانگ سگ چہ زیاں

اِنَّ الْعِزَّةَ بیشک غلبہ لِلّٰهِ جَمِيْعًا اللہ کے واسطے ہی سب وہ تیرا دین غالب کریگا اور تیری مدد فرمائیگا هُوَ السَّمِيْعُ وہ ہے سننے والا
اُن کی باتیں جو بیہودہ و مزخرفات کہتے ہیں الْعَلِيْمُ ۝ جاننے والا ہو ان کے حالات ہر ایک قصد اور نیت میں وہ جو رکھتے ہیں اور اُس کے
مناسب انھیں جزا دیگا اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ جان لو کہ بیشک خدا کے واسطے ہو مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانوں میں ہیں فرشتے وَمَنْ فِي
الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین میں ہو جن و انس یہ جو مخلوقات میں معزز ہیں جب یہ اسکی ملک ہیں تو اور سب بھی اسی کی ملک میں ہیں اور اسی کے
بندے ہیں تو ان میں سے کسی کو نہیں پہنچتا کہ اُسکے ساتھ ربوبیت میں شریک ہونے کا دعوے کرے اور جب وہ چیزیں شریک ہونیکی لیاقت
نہیں رکھتیں جنھیں عقل ہو تو کنکر پتھر کو خدا کا شریک ٹھہرانا نہایت نادانی اور گمراہی ہو وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اور کیا پیروی کرتے ہیں
وہ لوگ جو پکارتے ہیں اور پوجتے ہیں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ خدا کے سوا شریکوں کو یا وہ لوگ متابعت نہیں کرتے ہیں جو غیر خدا کو پوجتے
ہیں اور مخلوق کو حق تعالیٰ کا شریک کرتے ہیں کیونکہ ربوبیت میں شرکت محال ہو بلکہ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ نہیں پیروی کرتے ہیں شریکوں کی عبادت
میں اِلَّا الظَّنَّ مگر گمان کی کہ انھوں نے بتوں کی نسبت گمان کر لیا کہ خدا کے شریک ہیں وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اور نہیں ہیں وہ
مگر جھوٹ کہتے ہیں اُس شرکت کے باب میں اور شرکت کی نفی فرما کر کمال قدرت اور کمال حکمت پر آگاہ فرماتا ہو تاکہ اُسکے سبب سے اُسکی وحدانیت
اور فردانیت پر دلیل پکڑ کے جان لیں کہ عبادت کا مستحق وہی ہو بس جیسا کہ فرماتا ہے کہ هُوَ الَّذِيْ وہ ہو وہ جس نے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ
لَكُمُ الَّيْلَ کی تمھارے واسطے رات اندھیری لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ تاکہ آرام لو اُس میں اور دن کی محنت کی تھکن سے آسائش کرو وَ
النَّهَارَ مُبْصِرًا اور کیا دن کو روشن تاکہ اپنے کام بنانے میں مشغول ہو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق دن رات پیدا کرنے اور ان کے
اندھیرے اُجالے میں لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں صانع حکیم کی توحید پر لِقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ اس گروہ کے واسطے جو قرآن کو گوش
ہوش سے سنتے ہیں اور اُس میں غور و فکر کرتے ہیں قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ کہا کچھ لوگوں نے بنی مدلج میں سے کہ پکڑی خدا نے وَلَدًا اولاد یعنے
ملائکہ کو فرزندی میں لیا سُبْحٰنَهٗ پاک ہو اللہ اولاد لینے سے هُوَ الْغَنِيُّ وہ بے نیاز ہو اولاد لینے سے اسواسطے کہ اولاد یا کوئی ضعیف ڈھونڈھتا
ہو کہ اُسکے سبب سے قوت حاصل کرے یا کوئی فقیر کہ اولاد کی اعانت سے دن کاٹے یا کوئی ذلیل کہ اولاد کے سبب سے عزت اور شرف پائے یا کوئی حقیر
گمنام کہ اولاد کے سبب نام اور رواہ و رسم پیدا کرے اور اُسکے بعد اُسکے امور کی وارث اُسکی اولاد ہو اور یہ سب باتیں محتاجی کی علامتیں ہیں تو جو غنی
مطلق ہو وہ ہرگز اولاد نہیں لیتا یا ہم یہ کہیں کہ اولاد باپ کی جزو ہوتی ہو تو یہ ترکیب کی صورت ہوگی اور ہر ایک مرکب ممکن ہوتا ہو اور جو مرکب
ہو وہ غیر کا محتاج ہو اور واجب الوجود غنی مطلق ہو تو اُسمیں محتاج ہونے کا دخل ہی نہیں بیت

بود کمال غنا از صفات ذاتی او   کسیکه ہست غنی کے بود بکس محتاج

اور حق تعالیٰ کی بے پروائی کا اشارۂ یہ بیان ہو کہ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اُسکے واسطے ہو مالکیت کی رو سے جو کچھ آسمانوں میں ہو نفائس علویات سے وَمَا فِی الْاَرْضِ ط اور جو کچھ زمینوں میں ہو بدائع سلفیات سے اِنْ عِنْدَكُمْ نہیں ہو تمھارے پاس اے مشرکو مِّنْ سُلْطٰنٍ کوئی دلیل اور حجت بِهٰذَا ط اس بات پر کہ خدا اولاد لیتا ہے اَتَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہو عَلَى اللّٰهِ اللہ پر جھوٹ اور افترا مَا لَا تَعْلَمُوْنَ جو کچھ نہیں جانتے ہو قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ بیشک جو لوگ افترا کرتے ہیں اور باندھ لیتے ہیں عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ خدا پر جھوٹ کہ وہ اولاد لیتا ہے اور اُسکے شریک ہیں وہ لوگ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ نہ چھٹکارا پائیں گے یعنی دوزخ سے نہ چھوٹیں گے اور جنت میں نہ پہنچیں گے مَتَاعٌ اُن کے واسطے فائدہ تھوڑا ہو فِی الدُّنْيَا دنیا میں یعنی دو تین دن کی مہلت رکھتے ہیں اور بہت جلد یہ وقت اُن سے نکل جائیگا پھر بجز افسوس وحسرت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ پھر ہماری طرف پھرنا ہو انھیں ثُمَّ نُذِيْقُهُمْ پھر چکھائیں گے ہم اُنھیں الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ عذاب سخت یعنی ہمیشہ رہنے والا کہ کبھی کٹے ہی نہیں بِمَا كَانُوْا بسبب اُسکے کہ تھے وہ ہماری کتاب اور رسول کے ساتھ يَكْفُرُوْنَ ۝ کافر ہوتے تھے

ع ۷ وَاتْلُ اور پڑھ عَلَيْهِمْ اُنپر یعنی اپنی قوم پر جو اہل مکہ ہیں نَبَاَ نُوْحٍ م خبر نوح علیہ السلام کی اِذْ قَالَ یاد کر جب کہا اُس نے لِقَوْمِهٖ اپنی قوم سے یعنی اُن لوگوں سے جو مشرک تھے کہ يٰقَوْمِ اے میری قوم اِنْ كَانَ كَبُرَ اگر ہو بہت بڑی اور بہت گراں عَلَيْكُمْ تم پر مَّقَامِىْ اقامت میری یا قیام میرا دعوت کے ساتھ کلام الٰہی سے صاف ظاہر ہو کہ حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے نو سو پچاس برس اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت کی اور اُن سے رنج اور صدمے سہے جب قوم کا ظلم حد سے گزر گیا تو حضرت نوحؑ نے کہا کہ اے قوم اگر تم پر شاق ہو تم لوگوں میں میرا رہنا وَتَذْكِيْرِىْ اور میرا نصیحت کرنا تمھیں بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُن روشن علامتوں کے ساتھ جو خدا کی وحدانیت پر ہیں اور میری تصدیق نہ کر کے مجھے رنج دیتے ہو فَعَلَى اللّٰهِ تو اللہ پر تَوَكَّلْتُ توکل کیا میں نے تمھارے مکر اور کید دفع ہونے اور دشمنوں پر نصرت حاصل ہونے میں فَاَجْمِعُوْٓا پس اکٹھا کرو اور مضبوط کرلو اَمْرَكُمْ اپنا کام یعنی اُس کا عزم کرلو یا کام والوں کو جمع کرلو اس سے قوم کے امیر اور رئیس مراد ہیں وَشُرَكَآءَكُمْ اور پکارو اپنے شریکوں کو یعنی جنھیں اپنے زعم میں خدا کا شریک جانتے ہو خلاصۂ کلام یہ ہو کہ تم بھی میرے قصد اور درپے ہونے میں متفق ہو جاؤ ثُمَّ لَا يَكُنْ پھر چاہیے کہ نہو اَمْرُكُمْ تمھارا کام میرے درپے ہونے میں عَلَيْكُمْ غُمَّةً تم پر پوشیدہ یعنی ظاہر ہیں میری طرف متوجہ ہو ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَىَّ پھر گزرو میری طرف جو کچھ چاہتے ہو یعنی جو برائیاں کرنے کا تمھارا ارادہ ہو وہ کر لو وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اور مجھے مہلت نہ دو تاکہ میرے قیام اور کلام کی رنج وتکلیف سے نجات پاجاؤ یہ باتیں اس بات کی دلیل ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام مقام توکل میں ثابت قدم تھے اور اللہ جل شانہٗ کی مدد پر یقین اور اعتماد کامل رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ اُنکی امت یہ بات سمجھ کر اُنکی متابعت اختیار کرے اُن کو تو کمبختی اور بے نصیبی گھیرے ہوئے تھی اُن کی بات سے منھ پھیر کر اور وہ بولے فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ پس اگر تم نے پھیر لیا اور میری بات ماننے سے انکار کیا فَمَا سَاَلْتُكُمْ تو نہیں مانگی میں نے تم سے حکم پہنچانے میں مِّنْ اَجْرٍ اجرت کہ تمھارے انکار سے وہ جاتی رہی ہو اِنْ اَجْرِىَ نہیں ہے اُجرت میری دعوت کے سبب سے اِلَّا عَلَى اللّٰهِ لا مگر خدا پر اور وہ مجھے اُس کا ثواب دیگا ۝ تم خواہ ایمان لاؤ خواہ انکار کرو وَاُمِرْتُ اور میں حکم کیا گیا ہوں اَنْ اَكُوْنَ ساتھ اس بات کے کہ رہوں میں مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ خدا کا حکم ماننے والوں میں سے تو اُسکے حکم کے خلاف میں نہیں کرتا اور حکم پہنچانے کی اُجرت حق تعالیٰ کے سوا اور کسی سے میں نہیں مانگتا فَكَذَّبُوْهُ پھر جھٹلایا قوم نے نوحؑ کو یعنی جھٹلانے پر

وقف لازم

ہٹ کی اور اتمام حجت کے بعد اُنپر ہم نے طوفان بھیجا فَنَجَّيْنٰهُ پھر نجات دی ہم نے نوحؑ کو غرق ہونے سے وَمَنْ مَّعَهٗ اور اُن لوگوں
کو جو اُن کے ساتھ تھے فِي الْفُلْكِ کشتی میں قول اصح پر کشتی میں اسّی آدمی تھے عورت مرد ملاکر وَجَعَلْنٰهُمْ اور کردیا ہم نے کشتی والوں کو
خَلٰٓئِفَ رہنے والے زمین پر ہلاک ہوجانے والوں کے بعد وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا اور ڈبو دیا ہم نے طوفان کے سبب سے اُن لوگوں کو
جنھوں نے تکذیب کی بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتوں کی جو آیتیں نوح علیہ السلام کی تھیں یعنی اُن کے معجزے فَانْظُرْ پھر دیکھ اے دیکھنے
والے نظر عبرت سے کہ كَيْفَ كَانَ کیسی ہوئی عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ عاقبت کار ڈرائے گیوں کی یعنی قوم نوحؑ کے مشرکوں کی
اس آیت میں بھی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی ہے اور کافروں اور گمراہوں کو تہدید بھی ہے ثُمَّ بَعَثْنَا پھر بھیجے ہم نے
مِنْۢ بَعْدِهٖ بعد نوحؑ کے رُسُلًا رسول اِلٰى قَوْمِهِمْ اُنکی قوم کی طرف یعنی ہر رسول کو ایک قوم کی جانب حضرت ہود علیہ السلام کو
قوم عاد کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو قوم ثمود کی جانب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قوم بابل کی جانب حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب ایکہ
اور اہل مدین کی طرف فَجَآءُوْهُمْ پس آئے ہمارے رسول اپنی امتوں کی طرف بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ ظاہر معجزوں اور کھلی ہوئی دلیلوں کے
فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا پس نہ تھیں اِن رسولوں کی اُمتیں کہ ایمان لاتیں اُن رسولوں کا جو اُن کی طرف بھیجے گئے تھے بِمَا كَذَّبُوْا بسبب
اسکے کہ انھوں نے تکذیب کی تھی یعنی نہ ایمان لائے تھے بِهٖ ساتھ اُسکے مِنْ قَبْلُ رسول بھیجنے سے قبل یعنی حق کو جھٹلانے کی انھوں نے
عادت ڈال رکھی تھی رسول بھیجنے کے قبل سے اور رسولوں کو بھیجنے کے بعد اُس وتیرے پر چلے یا جو اس سے قبل یعنی روز میثاق میں انھوں نے جس
چیز کی تکذیب کی تھی رسولوں کی بعثت کے بعد اُس کا ایمان نہ لائے كَذٰلِكَ جس طرح اگلی امتوں کے دلوں پر یہ مہریں ہم نے کردی تھیں
اسی طرح نَطْبَعُ مہر کرتے ہیں ہم عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ حد سے گزرنے والوں کے دلوں پر یعنی قریش کے مکذبوں کے دلوں پر اور جو اُنکے مثل
ہیں ثُمَّ بَعَثْنَا پھر بھیجا ہم نے مِنْۢ بَعْدِهِمْ ان پیغمبروں کے بعد مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ موسیٰ بن عمران اور اُسکے بھائی ہارون کو
اِلٰى فِرْعَوْنَ طرف ولید بن مصعب کے یا قابوس کی جانب جو اُس زمانہ کا فرعون تھا وَمَلَا۟ئِهٖ اور اُسکی قوم کے شریفوں کی طرف
بِاٰيٰتِنَا ساتھ اپنی آیتوں کے یعنی کھلے ہوئے معجزوں کے ساتھ جیسے عصا اور ید بیضا فَاسْتَكْبَرُوْا پس تکبر کیا انھوں نے اُسے قبول
کرنے سے اور پیروی نہ کی وَكَانُوْا اور وہ تھے قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ گروہ گناہ کرنے والے یعنی انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی اور آیات
کبریا کے ساتھ اہانت کی عادت ڈالے ہوئے فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ پھر جب آئی اُن کے پاس بات حق اور درست مِنْ عِنْدِنَا ہمارے
پاس سے یعنی موسیٰ علیہ السلام اُن کے پاس آئے اور حق بات اُنپر ظاہر کی اور اُنھیں معجزے دکھائے تو قَالُوْٓا کہا انھوں نے کمال عناد اور تمرد کی وجہ
سے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک جو تو لایا ہے اور معجزہ اس کا نام رکھا ہے وہ لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ البتہ جادو کھلا ہوا قَالَ مُوْسٰٓى کہا موسیٰ
علیہ السلام نے یہ بات کہنے والوں سے کہ اَتَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہو تم لِلْحَقِّ سچ بات اور کھلے ہوئے معجزے کو لَمَّا جَآءَكُمْ جبکہ آیا تمہارے پاس
کہ یہ سحر ہے اَسِحْرٌ هٰذَا کیا سحر ہے یہ جو میں نے تمھیں دکھایا یہ استفہام ہے انکار کے طریق پر یعنی یہ جادو نہیں ہے وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝
اور فلاح نہیں پاتے ساحر اور مراد کو نہیں پہنچتے قَالُوْٓا کہا قوم فرعون کے سرداروں نے موسیٰ علیہ السلام کو اَجِئْتَنَا کیا آیا ہے تو ہمارے پاس
لِتَلْفِتَنَا تاکہ پھیر دے تو ہمیں عَمَّا وَجَدْنَا اُس چیز سے کہ پایا ہے ہمنے عَلَيْهِ اُس چیز پر اٰبَآءَنَا اپنے باپوں کو اُس چیز سے فرعون کی عبادت مراد ہے
یعنی کیا تو ہمارے پاس اسواسطے آیا ہے کہ ہمیں فرعون کی عبادت سے باز رکھے وَتَكُوْنَ اور ہو لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ تم دونوں بھائیوں کے واسطے بادشاہی
فِي الْاَرْضِ زمین مصر میں وَمَا نَحْنُ لَكُمَا اور نہیں ہیں ہم واسطے تم دونوں کے بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ تصدیق کرنیوالے وَقَالَ فِرْعَوْنُ

اور کہا فرعون نے اپنے نوکروں کی ایک جماعت سے کہ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ لاؤ تم میرے پاس ہر جادوگر عَلِيمٍ ○ دانا کو جو اپنے فن کو خوب جانتا ہو تاکہ موسیٰ سے مقابلہ کرے پھر جادوگروں کو جمع کیا جیسا کہ سورۂ اعراف میں مذکور ہوا اور وعدوں سے انھیں مطمئن اور آمادہ کر کے جو دن مقرر ہوا تھا اُس دن موضع معلوم میں لائے فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ پھر جب آئے گا جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں تو قَالَ لَهُمْ مُّوسَىٰ کہا اُن سے موسیٰ علیہ السلام نے کہ أَلْقُوا ڈالو مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ؏ جو کچھ تم ڈالنے والے ہو رسیاں اور عصے فَلَمَّا أَلْقَوْا پھر جب ڈالیں ساحروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں اور ہوا کی گرمی سے وہ ہلیں اور لوگوں کو سانپ کی صورت پر دکھائی دیں تو قَالَ مُوسَىٰ کہا موسیٰ نے کہ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ جو کچھ لائے ہو تم جادو ہے وہ نہیں ہے جو میں لایا ہوں اور فرعون والے اُسے سحر کہتے ہیں إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ تحقیق کہ اللہ جلدی باطل کرتا ہے تمھارے سحر کو اور ناچیز کئے دیتا ہے اُسے إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ تحقیق کہ اللہ نہیں بناتا اور زور نہیں دیتا عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ○ کام مفسدوں کا وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ اور ثابت کریگا اور آگے بڑھا دے گا اللہ حق کو یعنی اُن احکام الٰہی کو جو میں لایا ہوں بِكَلِمَاتِهِ اپنی باتوں کے ساتھ یعنی اپنے حکم سے یا مجھ سے جو غلبہ اور نصرت کا وعدہ کیا ہے اُسکے سبب سے وَلَوْ
كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ○ اگرچہ کراہت رکھیں کافر اور اُن پر سخت گزرے یعنی حق تعالیٰ اپنے دوستوں کی نصرت کا وعدہ وفا کریگا اور دشمنوں کے ع ۸
غصے اور کراہت سے باک نہیں رکھتا مثنوی معنوی میں اسی طرف اشارہ ہے مثنوی

حق تعالیٰ از غم وخشم خصام ۔۔۔ کے گزارد اولیا را در عزام

مہ فشاند نور وسگ وع وع کند ۔۔۔ سگ ز نور ماہ کے مرتع کند

خس خسانہ میرود بر روئے آب ۔۔۔ آب صافی میرود بے اضطراب

مصطفیٰ مہ می شگافد نیم شب ۔۔۔ ژاژ می خاید ز کینہ بولہب

آں مسیحا مردہ زندہ می کند ۔۔۔ واں جہود از خشم بلت می کند

فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ پھر نہ ایمان لائے موسیٰ علیہ السلام کے ابتدا میں إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّن قَوْمِهِ مگر اولاد قوم موسیٰ علیہ السلام کی اور یہ حال اس طرح پر ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام مدین سے جب مصر میں آئے اور بنی اسرائیل کو حق کی طرف دعوت کرنے لگے تو بڑے بوڑھوں نے ان کی بات نہ مانی اور بعضے جوان لوگ اُن کا ایمان لائے عَلَىٰ خَوْفٍ باوجود خوف کے مِّن فِرْعَوْنَ فرعون سے وَمَلَئِهِمْ اور باوصف ڈر کے اپنے گروہ سے یعنی اپنے باپوں اور اپنی قوم کے رئیسوں سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایمان لائے اور باوجود اس بات کے کہ فرعون سے بھی ڈرتے تھے اور اپنے لوگوں سے بھی ڈرتے تھے أَن يَفْتِنَهُمْ یہ کہ عذاب کرے فرعون اُن کو یا اُن کے باپ اُنھیں کفر کی طرف پھیر لانے کے واسطے فرعون کی طرف رجوع کریں وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ اور تحقیق کہ فرعون متکبر اور زیادتی کرنے والا تھا فِي الْأَرْضِ زمین مصر میں اور وہاں کے لوگوں پر غالب تھا وَإِنَّهُ تحقیق کہ تھا لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ○ البتہ حد سے گزرنے والوں میں سے تکبر اور سرکشی میں یہاں تک کہ اُس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور بنی اسرائیل کو اپنا بندہ بنایا وَقَالَ مُوسَىٰ اور کہا موسیٰ نے ان ایمان والوں سے جب خوف کے آثار اُن میں دیکھے کہ يَا قَوْمِ اے میرے گروہ إِن كُنتُمْ آمَنتُم اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو بِاللَّهِ خدا کے ساتھ اور تم نے یہ بات جان لی ہے کہ نفع پہنچانا اور ضرر سے بچانا اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا تو اُسپر توکل کرو اور اپنا کام اُسی پر چھوڑ دو إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ ○ اگر ہو تم ماننے والے اُسکے احکام قضا انوار میں لکھا ہے کہ یہ دو شرطوں کے

ساتھ تعلق حکم کے قبیل سے نہیں ہی اسواسطے کہ ایمان کے ساتھ وجوب توکل متعلق ہی اور اسلام کے ساتھ اُس کا ظہور متعلق ہی اور محققوں نے کہا ہے کہ ماسوائے خدا سے خوف ورجا کا ساقط کر دینا توکل کی حقیقت ہی بلکہ مسبب الاسباب کے شہود کے دریا میں استغراق اور ملاحظہ اسباب سے کہ انقطاع حقیقت توکل ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ قادر مطلق کی محبت سے دل کا تعلق اور اُسکے غیر کو بھول جانا یہ توکل ہے یعنی اپنے تئیں اور اپنے غیر کو کچھ قوت اور تاثیر ثابت نہ کرے بلکہ حکم ازلی کا اس طرح مطیع رہے جیسے غسل دینے والے کے سامنے مُردہ ہوتا ہی نظم

ہر کہ در بحر توکل غرق گشت ہمتش از ماسوائے اللہ درگذشت

ایں توکل گرچہ دارد رنجہا فتوحش بخشد ازوے گنجہا

اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انھیں توکل کا حکم کیا فَقَالُوْا تو کہا انھوں نے عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اُس کے غیر نہیں تَوَكَّلْنَا توکل کیا ہم نے اور اُس کی مہربانی پر ہم مضبوط ہوگئے اور چونکہ متوکل کی دعا قبولیت سے ملی ہوئی ہے تو زبان نیاز سے انھوں نے دعا شروع کی اور بولے کہ رَبَّنَا اے رب ہمارے لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً نہ کر ہمیں محل عذاب لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ واسطے گروہ ظالموں کے یعنی انھیں ہم پر مسلّط نہ کر کہ اُن کے ہاتھ سے مبتلائے عذاب ہوں وَنَجِّنَا اور نجات دے ہمیں بِرَحْمَتِكَ اپنی مہربانی اور بخشش کے سبب سے مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ قوم کافروں سے یعنی اُن کے مکر اور قصد سے یا اُن کے ساتھ ملاقات کرنے سے لکھا ہی کہ یہ لوگ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایمان لائے اور حق تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوئے تو انھوں نے جو مسجد اور عبادت گاہیں محلّوں اور بازاروں میں بنائی تھیں فرعون کے حکم سے وہ خراب اور تباہ کردی گئیں اور انھیں نماز پڑھنے کی ممانعت ہوئی حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ وہ مسلمان اپنے گھروں کے اندر عبادت خانے بنالیں تاکہ کافر اُنکی عبادت پر مطلع نہوں چنانچہ فرماتا ہی وَاَوْحَيْنَآ اور وحی کی ہم نے اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ موسیٰ اور اُسکے بھائی ہارون علیہما السلام کی طرف اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا یہ کہ ٹھہراؤ تم دونوں اپنی قوم کے واسطے ٹھکانے بِمِصْرَ بُيُوْتًا شہر مصر میں بہت گھر کہ رجوع کرو اُنکی طرف خدا کی عبادت کے واسطے تثنیہ کی ضمیر لانے میں اس طرف اشارہ ہی کہ عبادت خانوں کی تخصیص اور اُسکے قبلہ کی تعیین قوم کے اماموں سے تعلق ہی اسواسطے کہ اُس محل میں اُن کے امام حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہ السلام تھے وَّاجْعَلُوْا اور حکم کیا ہم نے کہ بناؤ دونوں بھائی اور تمہاری قوم بُيُوْتَكُمْ اپنے گھروں کو جو تم نے لئے ہیں قِبْلَةً مسجدیں قبلہ کے رُخ پر یعنی کعبہ کی طرف اور موسیٰ علیہ السلام کعبہ ہی کی طرف نماز پڑھتے تھے وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز اُس جگہ پر یہاں جمع کی ضمیر آنا اس جہت سے ہی کہ مسجدیں بنانا اور اُنمیں نماز قائم رکھنا سب لوگوں سے تعلق رکھتا ہی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور خوشخبری دے اے موسیٰ مومنوں کو دنیوی نجات کی اور اُخروی درجات کی یہاں ضمیر کا واحد لانا اس طرف اشارہ ہی کہ بشارت دینا صاحب شریعت کا حق ہی اور صاحب شریعت حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے وَقَالَ مُوْسٰى اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعا میں کہ رَبَّنَآ اے رب اِنَّكَ اٰتَيْتَ تحقیق کہ تو نے دی فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ فرعون کو اور اُسکے گروہ کو زِيْنَةً وہ چیز جس سے پوشاک زیور اور گھر کے اسباب کی آرائش کرتے ہیں وَّاَمْوَالًا اور تو نے دئے انھیں مال نقد اور چارپائے اور کھیتیاں فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہی کہ مصر سے حبشہ کی زمین تک جن پہاڑوں تک سونے چاندی زبرجد کی کھانیں تھیں وہ سب فرعون سے تعلق رکھتے تھے اور اُس کا حکم اُن مقاموں میں جاری تھا اس سبب سے بہت مال قبط کے تحت تصرف میں آیا تھا سب صاحب تجمل اور مالدار ہوگئے اور یہ مالداری اُن کے گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کی باعث ہوئی پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعا میں یہ کہنے کے بعد کہ اے رب ہمارے فرعون کو اور اُس کی قوم کو تو نے مال اور

زینت دی دوبارہ الحاح کے واسطے تضرع میں مکرر دعا کی کہ رَبَّنَا اے رب ہمارے ان لوگوں کو تونے یہ کچھ دیا لِيُضِلُّوا تاکہ گمراہ کریں تیرے بندوں کو عَنْ سَبِيلِكَ تیری عبادت کی راہ سے اور اس لئے کہ فرعون کی بندگی کی طرف بلائیں رَبَّنَا اطْمِسْ اے رب ہمارے مٹ جانے کا اثر بھیج عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ اُن کے مالوں پر یعنی اُن کے مالوں کی صورتیں مٹا ڈال اور دوسری چیزوں سے بدل دے تاکہ ان کا فروں کی شوکت ٹوٹے قتادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اُن لوگوں کا روپیہ اشرفی سب پتھر ہوگیا اُسی صورت اور نقش کے ساتھ جو اُن میں تھے اور سدی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ ان کے سب مال نقد اور کھانے کی چیزیں اور درخت اور پھل سب پتھر ہوگئے اور یہ بھی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ اور سختی ڈال اُن کے دلوں پر یعنی مہر کر دے تاکہ سخت دل ہو جائیں فَلَا يُؤْمِنُوا پھر وہ ایمان نہ لائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وحی الٰہی سے یہ بات جان لی تھی کہ وہ کافر ایمان نہ لائیں گے ناچار دعا کی کہ ان کے دل سخت کر دے تاکہ ایمان کے ساتھ نہ کھلیں اور وہ ایمان نہ لائیں حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ○ یہاں تک کہ دیکھیں عذاب درد ناک کہ وہ دریائے قلزم میں غرق ہونا ہے قَالَ فرمایا اللہ نے قَدْ أُجِيبَت تحقیق کہ قبول کی گئی دَّعْوَتُكُمَا دعا تم دونوں بھائیوں کی کہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے اور آمین کہنے والا دعا میں شریک ہے اس جہت سے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں بھائیوں کی دعا قبول کی گئی فَاسْتَقِيمَا پس ثابت رہو دعوت اور الزام حجت پر اور جلدی نہ کرو اسواسطے کہ تمہارا مطلب اپنے وقت پر ہوگا کہتے ہیں کہ چالیس برس کے بعد اس دعا کا اثر ظاہر ہوا وَلَا تَتَّبِعَانِّ اور پیروی نہ کرو جلدی کرنے میں سَبِيلَ الَّذِينَ اُن لوگوں کی راہ کی جو کمال جہالت کی وجہ سے لَا يَعْلَمُونَ ○ نہیں جانتے یہ بات کہ حق تعالیٰ کا وعدہ اپنے وقت پر انجام کو پہنچتا ہے مصرع کارہا موقوف وقت آمد نگہدار ید وقت ؛ اور جب اُس قوم پر عذاب آنے کا وقت آپہنچا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی کہ اپنی قوم سمیت مصر سے باہر جاؤ اسواسطے کہ قبطیوں پر عذاب نازل ہونے کا وقت آگیا حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے گروہ سمیت ملک شام کو چلے جب دریائے قلزم کے کنارے پہنچے تو فرعون اپنے لشکر سمیت اُن کے پیچھے پہنچا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے دریا پھٹ گیا اور اس قصہ کی تفصیل سورۂ شعرا میں انشاءاللہ تعالیٰ مذکور ہوگی غرضکہ بنی اسرائیل دریا سے صحیح سلامت پار اُتر گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ اور اُتار دیا ہم نے اولاد یعقوب کو الْبَحْرَ دریائے قلزم سے صحیح سلامت فَأَتْبَعَهُمْ پھر پیچھا کیا اُن کا فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ فرعون نے اور اس کے لشکریوں نے بَغْيًا ظلم کرنے کے واسطے بنی اسرائیل پر وَعَدْوًا اور انہر حد سے زیادہ ظلم کرنے کے لئے تو جب دریا کے کنارے پہنچے اور فرعون کا گھوڑا اُس گھوڑی کی بو سے جس پر جبرئیل علیہ السلام سوار تھے دریا میں جا پڑا اور اُسکے لشکر والوں نے اُسکی پیروی کرکے اپنے تئیں دریا میں ڈال دیا اور فرعون نہ چاہتا تھا کہ دریا میں آئے مگر اُس کا گھوڑا لے گیا حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ یہاں تک کہ جب پا لیا اُسے غرق ہونے نے اور وہ سمجھا کہ اب میں ہلاک ہی ہوں گا تو قَالَ آمَنتُ بولا کہ ایمان لایا میں اور گرویدہ ہوا میں أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ ساتھ اس بات کے کہ نہیں ہے کوئی معبود مستحق عبادت إِلَّا الَّذِي مگر وہ خدا کہ موسیٰ علیہ السلام کی دعوت سے آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ ایمان لائے ساتھ اُسکے بنی اسرائیل وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○ اور میں اُسکے فرمانبرداروں میں سے ہوں مدارک میں لکھا ہے کہ فرعون چونکہ نہایت درجہ طمع رکھتا تھا کہ میرا ایمان قبول ہو تو یہ مضمون تین بار تین عبارت سے اُس نے کہا چونکہ ایمان یاس تھا وقت نکل جانے کی وجہ سے مقبول نہ ہوا وقت پر ہوتا تو ایک ہی بار کہنا کافی تھا جب فرعون یہ کہہ چکا تو حق تعالیٰ نے یا جبرئیل علیہ السلام نے اُسکے جواب میں کہا کہ آلْآنَ کیا اب تو ایمان لاتا ہے جب کچھ اختیار باقی نہ رہا وَقَدْ عَصَيْتَ اور حال یہ ہے کہ تو نے نافرمانی کی قَبْلُ

پہلے اس سے اور میرے رسول کا حکم نہ سُنا وَکُنْتَ اور تو تھا مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ گمراہوں اور گمراہ کرنے والوں میں سے مدارک اور تبیان اور عرائس
تفسیر وسائر میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام فرعون کے دیوان خانے میں آئے اور سوال لکھ کر اُسکے سامنے پیش کیا کہ جس غلام کے مال
اور نعمت میں آقا کی بدولت زیادتی ہو اور آقا کی پرورش سے وہ غلام اور سب غلاموں میں ممتاز ہو جائے پھر ناشکری اور کفران نعمت کرکے اس
غلام نے دعویٰ کیا کہ میں آقا ہوں اور اپنے مالک کی فرمانبرداری نہ کرے تو ایسے غلام کا کیا حکم ہے فرعون نے اپنے ہاتھ سے جواب میں لکھ دیا کہ
ابوالعباس ولید بن مصعب کہتا ہے کہ جو غلام اپنے مالک سے بغاوت کرے اور اُسکی نعمت کا ناشکر گذار ہو اُس غلام کی سزا یہ ہو کہ اُسے دریا میں ڈبو دیں
جبرئیل علیہ السلام نے وہ کتبہ لے لیا اور فرعون جب ڈوبنے لگا اور ایمان ظاہر کرنے لگا تو جبرئیل علیہ السلام نے وہ اُس کا لکھا اُسے دکھایا اور کہا کہ
تیرے ہی حکم کے بموجب یہ کام تیرے ساتھ ہوا پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دریا سے ایک مٹھی کیچڑ اُٹھا کر اُس ملعون کے مُنہ میں ڈال دی کہ وہ ایمان
نہ لائے اسواسطے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جانتے تھے کہ یہ ایمان یاس ہو اور مقبول نہیں بلکہ اُسے زیادہ ذلیل اور خوار کرنے کو کہا کہ اب ایمان
لاتا ہے جب تجھے کچھ اختیار اور قدرت نہ باقی رہی اور ایمان لانے کا وقت گزر گیا بیت

وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نبود ۔۔۔ نوشدارو کہ پس از مرگ بہ بیمار دہند

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ پس آج نجات دیتے ہیں ہم تجھے بِبَدَنِكَ تیرے بدن کو پانی سے یعنی تیری سب قوم تو قعر دریا میں ہے ہم تیرا بدن
پانی پر تراتے ہیں لکھا ہے کہ جب فرعون اور اُس کی قوم غرق ہوئی تو بنی اسرائیل کو دغدغہ ہوا کہ فرعون ہلاک نہیں ہوا اور روم کے دم میں کشتیاں
تیار کرکے اپنا لشکر دریا کے پار اُتار لائے گا اور ہمارے پیچھے آئے گا تو حق تعالیٰ نے فرعون کی لاش اوپر تراتی اُس زرہ سمیت جو وہ پہنے تھا اور
اسکے سبب لوگوں نے فرعون کو پہچانا اور فرعون کا جسم بے روح دیکھ کر بنی اسرائیل کو تسلی ہوئی اور اسی سبب بعضے عالموں نے بدن کے معنے زرہ
کے ہیں اور باوصف اسکے کہ لوہا پانی میں ڈوب جاتا ہے پھر اسکا پانی پر ترانا قدرت خدا کا ایک نمونہ ہے زاد المسیر میں لکھا ہے کہ فرعون کی قوم جو مصر میں رہ گئی
رہ گئی تھی اُس نے فرعون کا ڈوب جانا نہ مانا اور وہ لوگ بولے کہ فرعون اپنی قوم سمیت جزیروں میں چڑیوں اور مچھلیوں کے شکار میں مشغول ہے تو حق تعالیٰ
نے دریا کو حکم کیا کہ فرعون کی لاش کنارے ڈال دے دریا نے اُسے اونچے ٹیکرے پر پھینک دیا اور سبھوں نے اُسے دیکھ لیا اور اسی سبب نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ کے
معنی بعضوں نے کہے ہیں کہ ڈال دیتے ہیں ہم تجھے اونچی زمین پر بہر تقدیر یہ معنی ہیں کہ تیرا بدن دریا سے ہم نکالتے ہیں تاکہ ہو لِتَكُوْنَ تاکہ ہو تو لِمَنْ
خَلْفَكَ واسطے اُس شخص کے جو تیرے پیچھے آئے اٰيَةً نشانی کہ تیرے سبب سے وہ عبرت لے اور سمجھے کہ ملوک مقہور اور قاہر ہونے کے دعوے
دور ہی جو اپنے تئیں بحر فنا میں غرق ہونے سے نہ چھڑا سکے وہ آنا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اہل جہاں کو کیوں سُنائے نظم

عاجزے کو اسیر خواب و خور ست ۔۔۔ لاف قدرت زند چہ بے خبر ست

آنکہ در نفس خود زبوں باشد ۔۔۔ صاحب اقتدار چوں باشد

۱۴ ع ۱۰ وَاِنَّ كَثِيْرًا اور تحقیق کہ بہتیرے مِّنَ النَّاسِ لوگوں میں سے عَنْ اٰيٰتِنَا ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے لَغٰفِلُوْنَ ○ غافل
ہیں نہ اُن میں کچھ فکر کرتے ہیں اور نہ اُن سے عبرت لیتے ہیں وَلَقَدْ بَوَّاْنَا اور تحقیق کہ جگہ دی ہم نے بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اولاد یعقوب
علیہ السلام کو فرعون اور اُسکی قوم کی ہلاکت کے بعد مُبَوَّاَ صِدْقٍ جگہ اچھی اور پاکیزہ جیسی کہ ہمارے سچے وعدہ کے لائق تھی اور وہ پہلے تو
ولایت شام تھی پھر مصر وَّرَزَقْنٰهُمْ اور روزی دی ہم نے انھیں مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ پاکیزہ اور لذیذ چیزوں میں سے اور ایک گروہ کے
قول پر اس جگہ بنی اسرائیل سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے یہود مراد ہیں کہ حق تعالیٰ نے یثرب میں انھیں جگہ دی اور خشک

اور ترخرمے اُنھیں روزی دیے فَمَا اخْتَلَفُوْا پس اختلاف نہیں کیا اُنھوں نے اپنے دین کے امر میں یا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ یہاں تک کہ آیا اُنھیں علم توریت کا اور اُسکے احکام کا اور اُسمیں تاویل کر کے انھوں نے اختلاف کیا اُس زمانہ تک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتیں اور صفتیں اُنھیں معلوم ہوئیں اور اُنکی تحریف اور تغییر میں مشغول ہوئے اور بعضوں نے کہا ہو کہ وہ قرآن کا علم ہو کہ نازل ہوا اور اختلاف یہود کا سبب ہوا اِنَّ رَبَّكَ بیشک رب تیرا يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ حکم کریگا اُن کے درمیان يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فِيْمَا كَانُوْا اُس چیز میں کہ تھے عناد یا جہل کی رو سے فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اُس چیز میں اختلاف کرتے کہ وہ حکم توریت تھا یا امر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَاِنْ كُنْتَ پھر اگر ہو تو فِىْ شَكٍّ گمان میں مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اُس چیز سے کہ نازل کی ہم نے تیری طرف قصے اور احکام سے فَسْئَلِ الَّذِيْنَ تو پوچھ ان لوگوں سے جو يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ پڑھتے ہیں کتاب اُس سے جنس کتب مراد ہو مِنْ قَبْلِكَ پہلے سے تیرے یعنی اہل کتاب سے اسواسطے کہ یہ نازل کی ہوئی کتاب محقق ہو اُن کے نزدیک اور ثابت کی گئی اُنکی کتابوں میں اس آیت میں مخاطب تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور مراد آپ کی امت ہو اور زاد المسیر میں کہا ہو کہ ان مائے نافیہ کے معنی میں ہو یعنی تو شک میں نہیں ہو مگر بصیرت زیادہ ہونے کو اہل کتاب سے سوال کر لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ تحقیق کہ آیا تیرے پاس بیان صحیح اور درست مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے فَلَا تَكُوْنَنَّ پس نہ ہو مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ شک لانے والوں میں سے اور بہت صحیح بات یہ ہو کہ ایسے خطاب ظاہر میں تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہیں مگر حقیقت میں مخاطب غیر ہیں اسواسطے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس چیز میں شک اور شبہوں سے معصوم اور محفوظ ہیں جو آپ پر نازل ہوئی اور ایسا ہی یہ خطاب بھی ہو وَلَا تَكُوْنَنَّ اور نہ ہو مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا اُن لوگوں میں سے جنھوں نے جھٹلائیں بِاٰيٰتِ اللّٰهِ خدا کی آیتیں کہ قرآن ہو فَتَكُوْنَ تو ہو جائے گا تو اگر تکذیب کریگا مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ نقصان پانیوالوں میں سے اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ تحقیق کہ وہ لوگ کہ واجب ہو گئی ہو عَلَيْهِمْ اُنپر كَلِمٰتُ رَبِّكَ بات تیرے رب کی یعنی وہ بات جو لوح محفوظ میں لکھی ہو کہ وہ کفر ہی پر مریں گے اور فرشتوں کو اُسکی خبر دی اور بعضوں نے کہا ہو کہ وہ کلمہ یہ ہو کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ بِاٰهُوْلَاۗءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ اور بہر تقدیر جب کلمہ اُن کے حق میں ثابت ہو گیا تو لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان نہ لائیں گے اسواسطے کہ حق تعالیٰ کی بات جھوٹ نہیں اور ان کے ایمان کا سبب اصلی ارادہ الٰہی کا متعلق ہونا ہو جب وہی مفقود ہو تو ہرگز وہ ایمان نہ لائیں گے وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ اور اگرچہ آئے اُن کے پاس ہر آیت جو وہ چاہتے ہیں حَتّٰى يَرَوُا یہاں تک کہ دیکھیں الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ عذاب دردناک کہ اُن کے نازل ہو اور عذاب نازل ہونے کے بعد ایمان اُنھیں کچھ نفع نہ پہنچائیگا جس طرح قوم فرعون اور اگلی سب امتوں کو فائدہ نہ کیا فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ تبیان میں لکھا ہو کہ اکثر نحوی اس بات پر ہیں کہ لولا یہاں پر مائے نافیہ کے معنی میں ہو یعنی نہ تھے کسی دیہہ کے لوگ گناہگار دیہات میں سے کہ عذاب نازل ہونے کے وقت اٰمَنَتْ ایمان لائے فَنَفَعَهَآ پھر نفع دیا اُس گاؤں والوں کو اِيْمَانُهَآ اُن کے ایمان نے اُسوقت اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ مگر قوم یونس علیہ السلام کو کہ وہ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ جب ایمان لائے تو اُٹھا لیا ہم نے اور لیگئے ہم اُن سے عَذَابَ الْخِزْيِ عذاب رسوائی کو فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا میں وَمَتَّعْنٰهُمْ اور فائدہ دیا ہم نے انھیں اِلٰى حِيْنٍ ۝ انکی اجل پہنچنے تک اور یہ معنی جو کیے گئے انکی تقدیر اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ میں استثنا متصل ہوتا ہو اور ایمان باس کا نفع اسی قوم کے ساتھ خاص ہیگا اور آیہ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ گنہگار اور باشناکے حکم سے مستثنیٰ ہوگا اور مفسروں کی ایک جماعت اس بات پر ہو کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ عذاب دیکھنے کے قبل دیہات والے کیوں نہ ایمان لائے اور کیوں نہ انھوں نے جلدی کی کہ اُن کا ایمان اُنھیں فائدہ دیتا مگر یونس علیہ السلام کی قوم نے جب عذاب کے

آثار دیکھے تو ایمان لانے میں انھوں نے دیر نہیں لگائی کہ جب عذاب آلیتا تو وہ ایمان لاتے اس تقدیر پر استثنا منقطع ہوگا اور حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ مختصر طور پر یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے انھیں گروہ نینویٰ کی طرف بھیجا زمین موصل میں اور انھوں نے مدت تک اُن لوگوں کو خدا کی طرف بلایا لوگ انکار کرکے انھیں رنج پہنچاتے تھے آخر تنگ آکر حضرت یونس علیہ السلام نے جنابِ الٰہی میں عرض کی کہ اے اللہ میرے میری قوم نے میری تکذیب کی اب تو ان پر عذاب نازل کر حق تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول فرمائی اور ارشاد کیا کہ اپنی قوم کو خبر کردے کہ تین دن یا چالیس دن کے بعد تم پر عذاب نازل ہوگا یونس علیہ السلام نے انھیں خبر کردی اور قوم میں سے نکل کر ایک پہاڑ کی دڑاڑ میں چھپ رہے جب وقت موعود قریب آیا تو حق تعالیٰ نے مالک علیہ السلام کو جو دوزخ پر متعین ہیں حکم دیا کہ ایک جَو کی قدر دوزخ کی گرم ہوا اُس قوم پر چلاؤ مالک حکم الٰہی بجالائے اور وہ گرم ہوا ابر سیاہ یا غلیظ دھویں اور آگ کی چنگاریوں کی صورت پر آئی اور شہر نینوا کو گھیر لیا شہر والے سمجھ گئے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے سچ کہا تھا سب اپنے بادشاہ پاس آئے وہ مرد عاقل تھا بولا کہ حضرت یونس علیہ السلام کو بلاؤ ہر چند ڈھونڈھا وہ نہ ملے بادشاہ بولا اگرچہ یونس علیہ السلام چلے گئے مگر جس خدا کی طرف ہمیں بلاتے تھے وہ تو موجود ہے اور جانتا سُنتا ہے اب اور کچھ چارہ نہیں مگر یہ کہ اُسی کی درگاہ میں ہم سب عاجزی اور زاری کریں پھر بادشاہ ننگے سر ننگے پاؤں موٹا کپڑا اوڑھے ہوئے اور رعایا بھی اسی ہیئت پر صحرا کی طرف چلے عورت مرد چھوٹے بڑے سب نے نالہ وزاری کی لڑکوں کو ماؤں سے چھوڑا لیا تھا اور ایک بار سب نے اپنی نیتیں خالص کرکے زور سے کہا کہ یا اللہ یونس علیہ السلام جو کچھ لیکر آئے ہم سب اُس پر ایمان لائے اور ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے محرم کی دسویں تاریخ تک سب اسی طرح نالہ وزاری کرتے رہے اور ان چالیس دن میں نالہ وزاری سے آسودہ نہ ہوئے ماندگی اور بیچارگی کی حالت میں دعا کئے ہی گئے مثنوی

چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم — گر تو برانی بکہ رو آوریم

بے طرفیم از ہمہ سازندۂ — جز تو نداریم نوازندۂ

پیش تو گر بے سرو پا آمدیم — ہم بامیدت خدایا آمدیم

کچھ لوگوں نے عرض کی کہ خداوندا یونس علیہ السلام نے ہم سے کہا تھا کہ میرے خدا نے کہا ہے کہ تم لونڈی غلام مول لیکر آزاد کرو اے اللہ ہم تیرے بندے ہیں تو اپنے فضل وکرم سے ہمیں عذاب سے آزاد کر کچھ لوگ رو کر کہتے تھے کہ اے اللہ ہمارے یونس علیہ السلام نے ہمیں خبر دی تھی کہ تو نے حکم فرمایا ہے کہ بیچاروں اور عاجزوں کی دستگیری کرو ہم بیچارے اور عاجز ہیں تو اپنے فضل سے ہماری دستگیری کر اور بعضے لوگ یوں عرض کرتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار یونس علیہ السلام تیرے فرمانے کے بموجب حکم کرتے تھے کہ جو کوئی تم پر ظلم کرے تو تم معاف کرو خداوندا ہم نے گناہ کے سبب اپنے اوپر ظلم کیا تو ہمیں معاف فرما اور ایک گروہ اس طرح التجا کرتا تھا کہ اے خدا یونس علیہ السلام ہم سے کہتے تھے کہ میرے پروردگار نے فرمایا ہے کہ سوال کرنے والوں کو رد نہ کرو ہم تیری درگاہ میں سوال کرتے ہیں ہمارا سوال رد نہ کر نظم

ما تہیدستاں برآوردیم دستے در دعا — نقد فیضے نہ بریں دست گنہگار ہمہ

قاضیِ حاجات درویشان و محتاجان توئی — بس روا کن از کرم حاجات بسیار ہمہ

غرضکہ چالیسویں روز کہ جمعہ اور عاشورے کا دن تھا اُنکی دعا کا اثر ظاہر ہوا دیوان رحمت سے پروانۂ نجات لکھا گیا اور ابر کی سیاہی دفع ہوئی ابر رحمت نے اُن کے سروں پر سایہ کیا یونس علیہ السلام چالیس دن کے بعد نینویٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور چاہا کہ قوم کی خبر لیں جب شہر کے قریب پہنچے اور یہ حال دیکھا تو انھیں نہایت رنج ہوا کہ میں نے تو انھیں عذاب سے ڈرایا تھا اور عذاب رحمت سے بدل گیا اب اگر میں اس شہر میں جاؤں گا تو ضرور

مجھے جھوٹا کہیں گے یہ خیال کر کے صحرا کی راہ لی اور اُن کا دریا میں جانا اور مچھلی کے پیٹ میں قید ہونا انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ انبیا اور سورۂ صافات
میں مذکور ہوگا وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ اور اگر چاہتا رب تیرا تو لَاٰمَنَ البتہ ایمان لاتا مَنْ فِی الْاَرْضِ جو کوئی زمین میں ہے كُلُّهُمْ
جَمِيْعًا کل اُن کے سب لکھا ہے کہ حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کے ایمان پر بہت حریص تھے جب وہ لوگ ایمان
نہ لائے تو آپ کے دل بے غل کو ملال ہوتا تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور خلق کے ایمان کو اپنی مشیت کے ساتھ وابستہ کیا اور فرمایا کہ
اَفَاَنْتَ کیا پھر تو تُكْرِهُ النَّاسَ زبردستی کرتا ہے لوگوں کو حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ تاکہ ہو جائیں وہ مومن بغیر میری مشیت کے
اور یہ آیت قتال سے منسوخ ہے وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اور نہیں چاہیے اور نہیں ہے کسی کو اَنْ تُؤْمِنَ یہ کہ ایمان لائے اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ
مگر اللہ کے ارادے اور توفیق اور حکم سے وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ بکر نے نَجْعَلُ نون سے متکلم کا صیغہ پڑھا ہے یعنی مقرر کرتے ہیں ہم عذاب یا غصہ
کرتے ہیں ہم یا مسلط کرتے ہیں ہم شیطان کو اور حفص نے یے سے غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی خدا غضب کرتا ہے عَلَى الَّذِيْنَ ان لوگوں پر جو لَا
يَعْقِلُوْنَ ۝ نہیں سمجھتے آیتیں اور دلیلیں قُلِ انْظُرُوْا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں سے جو نشانیاں مانگتے ہیں کہ دیکھو دیدۂ
دل سے یا ان آنکھوں سے کہ مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ کیا کچھ ہے آسمانوں میں عجائب فطرت سے وَالْاَرْضِ اور زمین میں بدائع قدرت سے تاکہ وہ تمہارے
واسطے کمال صنعت الٰہی اور منتہائے علم وحکمت بادشاہی پر دلیل ہو وَمَا تُغْنِی الْاٰيٰتُ اور دفع نہیں کرتیں آیتیں وَالنُّذُرُ اور ڈرانے والوں
یعنی رسولوں کی باتیں سُن لینا عذاب الٰہی کو عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اُس گروہ سے جو میرے علم اور حکمت میں ٹھہرے ہوئے ہیں کہ ایمان نہ
لائیں گے فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ پھر کیا امید نہیں رکھتے یہ مشرک اِلَّا مگر دنوں کی یعنی واقعات کی مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ مثل واقعات اُن
لوگوں کے جو خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ گزر گئے پہلے اُن سے جیسے عاد وثمود واصحاب ایکہ واہل موتفکہ اس سے عذاب نازل ہونا مراد ہے قُلْ
فَانْتَظِرُوْا کہہ کہ انتظار کرو عذاب کا کہ تم پر نازل ہوگا اِنِّیْ مَعَكُمْ تحقیق کہ میں تمہارے ساتھ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ منتظروں میں سے ہوں
تمہارے ہلاک ہونے کا ثُمَّ نُنَجِّیْ پھر نجات دی ہم نے رُسُلَنَا اپنے رسولوں کو جب اُن کے جھٹلانیوالوں پر عذاب نازل ہوا وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا اور نجات دی ہم نے اُن لوگوں کو بھی جو ایمان لائے تھے اُن رسولوں کا كَذٰلِكَ ج جس طرح رسولوں کو اور اُنکی پیروی کرنیوالوں کو ہم نے
نجات دی اسی طرح حَقًّا عَلَيْنَا وعدہ صحیح اور درست ہمارا ہے کہ مشرکوں کو ہلاک کرتے وقت نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ نجات دیں ہم ایمان والوں ع ۱۰
کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اصحاب اور ان کی پیروی کرنے والے ہیں قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو
یہ خطاب اہل مکہ کی طرف ہے اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ اگر ہو تم شک میں مِّنْ دِيْنِیْ میرے دین کی صحت سے تو میں اپنا دین تمہارے واسطے
بیان کرتا ہوں کہ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ پس نہیں عبادت کرتا میں اُن کی جنھیں تَعْبُدُوْنَ تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا
کہ بُت اور ملائکہ ہیں وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ اور مگر عبادت کرتا ہوں خدا کی الَّذِیْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚ وہ خدا جو مار ڈالتا ہے تمھیں اور مار ڈالنے
کی تخصیص تہدید کے واسطے اس لئے ہے کہ مشرکوں کا مرنا اُن کے عذاب کی میعاد ہے وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہوں اَنْ اَكُوْنَ یہ کہ ہوں میں
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان لانے والوں میں سے احکام الٰہی اور اخبار انبیا علیہم السلام پر وَاَنْ اَقِمْ اور یہ حکم مجھے کیا ہے یا وحی بھیجی ہے
مجھ پر یہ کہ قائم رکھ وَجْهَكَ اپنا عمل لِلدِّيْنِ دین کے واسطے یعنی اُسے خالص کر لے حَنِيْفًا درحالیکہ سب دینوں سے دین اسلام کی طرف قوی مائل
ہو وَلَا تَكُوْنَنَّ اور نہ ہو مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مشرکوں میں سے یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیر کی طرف ہے وَلَا تَدْعُ اور نہ پکار
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مَا لَا يَنْفَعُكَ اُس چیز کو کہ نہ فائدہ دے تجھے اُس کو پکارنا وَلَا يَضُرُّكَ ج اور نہ ضرر پہنچائے تجھے

اُس کو چھوڑ دینا فَاِنْ فَعَلْتَ پس اگر کریگا تو یعنی ایسی چیز کو پکاریگا فَاِنَّكَ تو بیشک تو اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اُسوقت ظالموں میں سے ہوگا کہ بے محل پکاریگا وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ اور اگر پہنچائے خدا تجھے مرض یا شدت یا محتاجی فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ تو کوئی دفع کرنے والا اور باز رکھنے والا نہیں اُسے اِلَّا هُوَ ج مگر وہی جو اللہ ہے وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ اور اگر چاہے تجھے صحت اور راحت اور غنی کر دینا فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ط تو کوئی دفع کرنے والا اور باز رکھنے والا نہیں اُسکے فضل کو اور ضمیر کی جگہ لفظ فضل لانا اس بات کی دلیل ہے کہ حق تعالیٰ بندوں کے بغیر استحقاق اُنپر فضل کرنے والا ہے خیر کے ارادے کے ساتھ بیت

درویش تو بر مصلحت خویش چہ دانی　　خوش باش گرت نیست کہ بے مصلحتے نیست

يُصِيْبُ بِهٖ پہنچاتا ہے اپنا فضل مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهٖ ط اپنے بندوں میں سے وَهُوَ الْغَفُوْرُ اور وہ ہے بخشنے والا تو گناہ کے ساتھ اُسکی مغفرت سے نااُمید نہ ہو الرَّحِيْمُ ۝ مہربان ہے تو عبادت کر کے اُسکی رحمت کی امید رکھو قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ کہہ اے لوگو قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ تحقیق کہ آیا تمھارے پاس کلام صحیح یا پیغمبر سچا مِنْ رَّبِّكُمْ ج تمھارے ربکے پاس سے اور تمھیں کچھ عذر نہ باقی رہا فَمَنِ اهْتَدٰى پس جس نے راہ پائی ایمان اور اطاعت کی فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ تو سوا اسکے نہیں کہ وہ راہ پاتا ہے لِنَفْسِهٖ ج اپنی ذات کے واسطے یعنی اس راہ پانے کا فائدہ اُسی کو ہے وَمَنْ ضَلَّ اور جو شخص گمراہ ہوا انکار اور تکذیب کے سبب سے فَاِنَّمَا يَضِلُّ تو یہی ہے کہ وہ گمراہ ہوتا ہے عَلَيْهَا ج اپنی ذات پر یعنی اُس گمراہی کا وبال اُسی پر ہے وَمَآ اَنَا اور نہیں ہوں میں عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ تم پر نگہبان کہ تمھارا کام میرے حوالے ہو گیا ہو وسیاطی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ آیت سیف اس آیت کی ناسخ ہے وَاتَّبِعْ اور پیروی کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ اُس چیز کی جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف خود اُسپر عمل کرکے اور دوسروں کو پہنچا کر وَاصْبِرْ اور صبر کر دعوت اسلام پر اور اُس ایذا پر جو تجھے پہنچتی ہے اور تحمل اختیار کر حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ج یہاں تک کہ حکم کرے اللہ تیری نصرت کا یا بت پرستوں کو قتل کرنیکا اور اہل کتاب سے جزیہ لینے کا حکم فرمائے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ ع اور وہ بہتر ہے حکم کرنے والوں کا اسواسطے کہ اُسکے حکم میں خطا اور طرفداری اور ظلم نہیں ہے یا چھپی ہوئی باتوں پر مطلع ہے اور گواہ کا محتاج نہیں بیت

از سپیدی تا سیاہی گیر تا لوح و قلم　　یک رقم از خط حکمش و ہو خیر الحاکمین

ع ۱۱

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مِائَةٌ وَّثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورہ ہود مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	ایک سو تیئیس آیتیں ہیں

آیاتها ۱۲۳　رکوعاتها ۱۰　کلماتها ۹۳۶　حروفها ۷۹۲۴

الٓرٰ تفسیر احقاف میں فرمایا ہے کہ اصطلاح وضعی اور عرفی کی نسبت حروف مقطعہ سے جو مراد ہے وہ فہم میں نہیں آتی تو حروف مقطعہ کے معنی پوشیدہ بھید ہیں اور اسی قول کی تائید یہ بات کرتی ہے کہ شعبی سے مقطعات کے معنی لوگوں نے پوچھے انھوں نے فرمایا کہ یہ اللہ کا بھید ہے اسے نہ پوچھو اور بعضے اس بات پر ہیں کہ الٓرٰ کے معنی یہ ہیں کہ اَنَا اللّٰهُ اَرٰى یعنی میں خدا ہوں کہ دیکھتا ہوں میں مطیعوں کی طاعت اور عاصیوں کی معصیت اور ہر ایک کو اُس کے عمل کے مناسب جزا دونگا تو اس کلمہ میں وعدہ اور وعید دونوں ہیں كِتٰبٌ یہ کتاب ہے اور اس کی صفت یہ ہے کہ اُحْكِمَتْ مضبوط کی گئی ہیں اٰيٰتُهٗ اُسکی آیتیں دلیلوں سے یا نظم محکم کے ساتھ منتظم کی گئی ہیں جیسے مستحکم عمارت کہ خلل اور اور نقصان کو اُسمیں دخل ہی نہیں ثُمَّ فُصِّلَتْ پھر جدا کی گئی سورت سورت اور آیت آیت یا مفصل کی گئی ہے اُس میں وہ چیز کہ بندے جس کے محتاج ہیں یعنی بیان کیگئی ہے مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ پاس سے حکم کرنیوالے یا حکمت دینے والے خَبِيْرٍ جاننے والے کے جو سب چیزیں جانتا ہے اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اسواسطے کہ نہ عبادت کرو اِلَّا اللّٰهَ ط مگر خدا کی اِنَّنِيْ لَكُمْ تحقیق کہ میں تمھارے واسطے مِّنْهُ اُس سے یعنی اُسکے حکم سے نَذِيْرٌ ڈرانے والا ہوں شرک اور زیادتی کے عذاب سے

وَّبَشِيْرٌ ۝ اور خوشخبری دینے والا ہوں توحید اور ایمان کے ثواب کی وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا اور آیات کا مضبوط کرنا اور مفصل کرنا اسواسطے ہو کہ تم بخشش چاہو رَبَّكُمْ اپنے رب سے گزرے ہوئے گناہوں کی ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ پھر توبہ کرو اُسکی درگاہ میں گناہوں سے زمانۂ آئندہ میں يُمَتِّعْكُمْ تاکہ فائدہ دے تمھیں مَّتَاعًا حَسَنًا فائدہ اچھا یعنی عمر دراز عطا فرمائے تاکہ لوگ تم سے فائدہ اُٹھائیں یا تمھیں زندگی عنایت کرے امینی اور تندرستی کی حالت میں اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اُسوقت تک جو نام رکھا گیا ہو کہ اُسپر عمر اخیر ہوتی ہو محققوں نے کہا ہو کہ جو کچھ نعمت ہاتھ آئے اُسپر راضی رہنا اور جو رنج ومحنت پہونچے اُسپر صبر کرنا متاع حسن ہو امام قشیری قدس سرہٗ کے لطائف میں مذکور ہو کہ متاع حسن یہ ہو کہ لوگوں کی حاجت اُسکے ہاتھ پر چھوڑی جائے وَّيُؤْتِ اور تاکہ دے حق تعالیٰ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ ہر بڑائی والے کو جو دین میں بڑا ہو فَضْلَهٗ ثواب اور جزا اُسکی بڑائی کی دنیا میں اور آخرت میں بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذُوْ فَضْلٍ یعنی بڑائی والا وہ شخص ہو جس کی نیکیاں بُرائیوں سے فاضل اور زیادہ ہوں جرجانی قدس سرہ نے کہا ہے کہ ذُوْ فضل وہ شخص ہو کہ دیوان ازل میں جس کے نام فضل کا نشان لکھا ہو تو پیدا ہونے کے بعد البتہ وہ اُس فضل سے مشرف ہوگا مصرع آنرا کہ بداد ندازو باز نگیرند ۔ وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر تم اے کافرو پھر جاؤ اسلام سے یا انکار کرو میری متابعت سے فَاِنِّيْٓ تو بیشک میں اَخَافُ عَلَيْكُمْ ڈرتا ہوں میں تم پر عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝ عذاب سے بڑے دن کے کہ وہ قیامت کا دن ہو اور تیسیر میں لکھا ہے کہ جنگ بدر کا دن ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ شدت اور شقت کا دن اس سے مراد ہو اور وہ قحط اور فاقہ کا ایسا سخت دن ہو کہ مُردہ اور مردار وہ کھالیں اِلَى اللّٰهِ خدا کی جزا کی طرف مَرْجِعُكُمْ پھرنا ہو تم کو وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزوں پر دوبارہ زندہ کرنے ثواب دینے عذاب کرنے پر قَدِيْرٌ ۝ قادر ہو لکھا ہو کہ سب مشرک بیباک جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عداوت رکھتے تھے اور مصلحت کی وجہ سے وہ عداوت کو چھپانے میں کوشش کرتے تھے انھوں نے ایک دن باہم ملاقات کی اور آپس میں یہ بات کہی کہ جب ہم پردے چھوڑ دیں اور اپنے تئیں کپڑوں میں چھپالیں اور اپنے سینے محمدؐ کی عداوت میں فراہم کرلیں تو کوئی اُس عداوت پر کیونکر اطلاع پائے گا تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اَلَآ اِنَّهُمْ جان لو تم کہ وہ یعنی کافر يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ فراہم کرلیتے ہیں اپنے سینے ہمارے حبیب کی عداوت پر یا دُہرے کرلیتے ہیں اپنے سینے سینے دُہرے کرلینا دل میں بھید چھپا رکھنے سے عبارت ہو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عداوت دل کے اندر رکھتے ہیں لِيَسْتَخْفُوْا تاکہ پوشیدہ رکھیں مِنْهُ خدا سے اَلَا حِيْنَ آگاہ ہو جاؤ کہ جس وقت يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ سر پر کھینچتے ہیں اپنے کپڑے اور اپنے بچھونے پر جگہ پکڑتے ہیں تو يَعْلَمُ جانتا ہے اللہ مَا يُسِرُّوْنَ جو کچھ چھپاتے ہیں سینے میں وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اور جانتا ہو جو کچھ ظاہر کرتے ہیں زبانوں سے اُن کی پوشیدہ اور ظاہر بات خدا کے علم میں یکساں ہو اِنَّهٗ عَلِيْمٌ تحقیق کہ وہ جاننے والا ہو بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ بھیدوں کو جو سینوں میں ہیں اور بعضوں نے کہا کہ ذات الصدور دل ہیں حق تعالیٰ وہ باتیں جانتا ہو جو دلوں میں چھپی ہوئی ہیں بیت

اے کہ در دل نہاں کنی سرّے ۔ آنکہ دل آفریدہ میداند

لکھا ہو کہ آیت اخنس بن شریق کی شان میں نازل ہوئی کہ وہ ایک مرد باتیں بنانے والا اور شیریں زبان تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ملازمت میں آتا اور خوش آیند باتیں کرتا اور اتحاد اور یکجہتی اور خیر خواہی کا دم بھرتا اور اُسکا باطن ظاہر کے خلاف تھا باطن اندھیرا تھا اور ظاہر روشن دکھاتا تو حق تعالیٰ نے اُس کا خبث عقیدت اس آیت سے ظاہر کردیا کہ کوئی شخص اُسکے ظاہر کی صفائی دیکھ کر اُسکے باطن کی تاریکی اور سیاہی سے غافل نہ ہو جائے شیخ طریقت قدس سرہٗ نے فرمایا ہو کہ منافق سانپ کے مشابہ ہو اُسکے اندر تو زہر بھرا ہو اور ظاہر میں نقش ونگار ہیں بیت

صورت ظاہر نہ دار د اعتبار ۔ باطنے باید مبرا از غبار

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اور نہیں ہو کوئی چلنے والا فِی الْاَرْضِ زمین میں اس سے سب حیوانات مراد ہیں اِلَّا عَلَى اللّٰهِ مگر اللہ پر ہو رِزْقُهَا
رزق اُسکا فضل کرنے اور رحمت کی راہ لفظ علیٰ کا لانا کہ شرع میں وجوب کی قید ہو مرزوق کو رزق پہونچنے کی تحقیق کی جہت سے ہو اور بعضوں نے کہا کہ علیٰ
مِنْ کے معنی میں ہو یعنی سب کی روزی اللہ سے ہو یا اِلیٰ کے معنی میں ہو یعنی سب کی روزی اللہ کی طرف مُفوّض ہو اگر چاہے اُسمیں وسعت دے اگر
چاہے قلت کرے وَيَعْلَمُ اور جانتا ہو حق تعالیٰ مُسْتَقَرَّهَا حیوان کے قرار کی جگہ اُس کی زندگی میں وَمُسْتَوْدَعَهَا اور اُس کے
سونپنے کی جگہ مرنے کے بعد صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ مستقر حیوان کے رہنے کی جگہ ہو زمین پانی ہوا میں اور مُستَودَع اُن کے قرار کی جگہ ہے
اپنی خواہش سے قرار پکڑنے کے قبل جیسے صُلب رحم بیضہ كُلٌّ سب جو بیان ہوئے حیوانات اور رزق اور اُن کے مستقر اور مستودع مذکور اور لکھے ہوئے
ہیں فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۝ کتاب روشن یعنی لوح محفوظ میں وَهُوَ الَّذِیْ اور وہ ہو جس نے کہ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کئے
آسمان اور زمینیں فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ روز میں دنیا کے دنوں میں سے کہ پہلا روز ہفتہ کا دن ہوتا ہو اور آخر روز جمعہ کا وَّكَانَ اور تھا
زمین آسمان پیدا کرنے کے قبل عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ عرش اُس کا پانی پر چند تفسیروں میں لکھا ہو کہ ابتدائے خلقت میں حق تعالیٰ نے ایک
یاقوت سبز پیدا کیا اور نظر ہیبت سے اُسے دیکھا اور وہ جوہر پانی ہو گیا پھر حق تعالیٰ نے ہوا پیدا کی اور پانی کو ہوا پر رکھا اور عرش کو پانی کے اوپر جگہ
دی اور پانی پر عرش کے ہونے اور ہوا پر پانی کے ٹھہرنے میں فکر کرنیوالے بندوں کو بڑی عبرت لینا ہو اور حق تعالیٰ نے آسمان زمین عرش پانی ہوا کو
اسواسطے پیدا کیا کہ لِيَبْلُوَكُمْ تا کہ آزمائے تمھیں یعنی آزمانے والوں کا معاملہ کرے تا کہ کھل جائے کہ اَيُّكُمْ کون تم میں سے اَحْسَنُ عَمَلًا
بہتر ہو عمل کی رو سے یعنی اس نعمت پر کس کا شکر بڑھا ہوا ہو یا عرش پانی پر ہونے اور پانی ہوا پر ٹھہرنے کی تصدیق کسے کامل ہو وَلَئِنْ قُلْتَ اور
اگر کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو کہ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ بیشک تم اُٹھائے جانیوالے ہو مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ موت کے بعد تو
لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ضرور کہیں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ اِنْ هٰذَآ نہیں ہو یہ بات جو اُٹھائے جانے کے باب میں کہتے
ہو اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۝ مگر جادو ظاہر کے مثل فریب یا باطل ہونے میں وَلَئِنْ اَخَّرْنَا اور اگر تاخیر کریں ہم عَنْهُمُ الْعَذَابَ
اُن سے عذاب جو ہم نے وعدہ کیا ہو اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ اُس وقت تک جو گنا گیا ہو یعنی وقت معلوم تک تو لَيَقُوْلُنَّ البتہ
کہیں گے ہنسی کی راہ سے کہ مَا يَحْبِسُهٗ کیا چیز روکتی ہو عذاب کو نازل اور واقع ہونے سے اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ خبردار ہو جاؤ کہ جس دن
آئیگا عذاب اُنپر کہ وہ بدر کا دن ہو تو لَيْسَ مَصْرُوْفًا نہ ہو گا وہ عذاب پھیرا گیا عَنْهُمْ اُن سے یعنی جب عذاب کا وقت آجائے گا
تو کسی طرح اُنپر سے عذاب دفع نہ کیا جائے گا دمیاطی نے فرمایا کہ یہ عذاب ہنسنے والوں کو جبرئیل علیہ السلام کا قتل کرنا ہو چنانچہ آیہ اِنَّا كَفَيْنٰكَ
الْمُسْتَهْزِءِيْنَ کا مضمون اسکی خبر دیتا ہو اور یہ مضمون انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ حجر میں مذکور ہو گا وَحَاقَ بِهِمْ اور احاطہ کریگا انھیں ماضی کو مستقبل کی
جگہ پر لانا تحقیق وقوع کی جہت سے ہو گویا کہ انھیں گھیر لیا مَّا كَانُوْا اُس چیز نے کہ تھے نادانی کی وجہ سے بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۝ ساتھ اُسکے ع ۱
ٹھٹھا کرتے اور اُسکے آنے کی جلدی کرتے تھے وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ اور اگر چکھائیں ہم یعنی ہم دیں آدمیوں کو مِنَّا رَحْمَةً اپنے پاس
سے رحمت اور نعمت اور وہ اس کا مزہ پائے ثُمَّ نَزَعْنٰهَا پھر پھیر لیں ہم وہ مِنْهُ اُس سے تو اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ بیشک وہ ناامید ہو
بے صبری کی جہت سے اور ہمارے کرم پر اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے كَفُوْرٌ۝ ناشکرا ہو پہلی نعمت میں وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ اور اگر چکھائیں ہم
اُسے نَعْمَآءَ بہتری جیسے تندرستی اور مالداری بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ بعد سختی کے جو اُسے پہنچی ہو جیسے بیماری اور محتاجی تو لَيَقُوْلَنَّ

۱؎ تحقیق کہ ہم نے کفایت کیا تجھ کو ٹھٹھا کرنے والوں سے ۱۲

البتہ کہے گا کہ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ گئیں برائیاں مجھ سے یعنی مصیبتیں اور سختیاں جو مجھے بری معلوم ہوتی تھیں وہ مجھ سے دور ہوگئیں اِنَّهٗ
تحقیق کہ انسان لَفَرِحٌ البتہ خوش ہے نعمت پر اور مغرور ہی اُسکے سبب سے فَخُوْرٌ ناز اور فخر کرنے والا لوگوں پر اور خوشی اور فخر نے نعمت کے
شکر اور اس کا حق ادا کرنے سے اُسے غافل کر دیا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا مگر وہ لوگ جنھوں نے صبر کیا سختی اور بلا میں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور انھوں نے کئے نیک کام یعنی لوازم شکر ادا کئے راحت اور مصیبت میں اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو صبر اور شکر کی صفت سے موصوف ہیں لَهُمْ اُنکے
واسطے مَّغْفِرَةٌ بخشش ہی گناہوں کی وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ اور اُجرت بڑی کہ اُسمیں سے تھوڑی سی جنت ہی شیخ العالم نے فرمایا کہ جنت
میں ایک نعمت ہی کہ جنت کی اور نعمتیں اُسکے سامنے حقیر اور ناچیز ہیں یہ یعنی انوار لقا کا مشاہدہ بیت

مارا بہشت بہر لقائے تو در خور ست بے پرتو جمال تو جنت محقر ست

لکھا ہی کہ عرب کے کافر تعصب اور عناد کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے معجزات بے دھڑک مانگ بیٹھتے اور کلام مجید سے اہانت اور ٹھٹھے بازی
کے ساتھ پیش آتے اُنکی بے دھڑک باتوں میں سے ایک یہ ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے وہ مردود کہہ بیٹھے کہ خدا نے تجھے خزانہ کیوں نہ دیا
فرشتہ کو تیری تصدیق کے لئے کیوں نہ بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُن کی دعوت نہ قبول کرتے اور ٹھٹھے بازی اور مسخرے پن سے تنگدل ہوتے
تھے حق تعالیٰ نے ادائے رسالت اور اُن کے رد و انکار میں عدم ولایت سے آپ کو خوش کرنے کے واسطے یہ آیت نازل کی کہ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ پس
شاید کہ تو ترک کرنے والا ہو امام ماتریدی کہتے ہیں کہ یہ استفہام نہی کے معنی میں ہی یعنی ترک نہ کر بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى کچھ اُس چیز میں سے جو وحی
کی گئی اِلَيْكَ تیری طرف یعنی وہ چیز جو مشرکوں کی رائے کے خلاف ہی جیسے اُن کے باطل معبودوں کو برا کہنا وَضَآئِقٌۢ بِهٖ اور تنگ ہی اُسے
ظاہر کرنے کے ساتھ صَدْرُكَ تیرا سینہ اَنْ يَّقُوْلُوْا اس خیال سے کہ کہیں وہ کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیوں نہ بھیجا گیا عَلَيْهِ كَنْزٌ اُس پر
خزانہ کہ لوگوں پر خرچ کرے اور اُس خزانے کے سبب سے لوگ اُس کے تابع ہو جائیں اَوْ جَآءَ مَعَهٗ یا کیوں نہ آیا اُسکے ساتھ مَلَكٌ فرشتہ اُسکی
نبوت پر گواہی دینے کو تو اے ہمارے حبیب تم ان باتوں کے سبب سے رسالت ادا کرنے اور احکام پہنچانے سے باز نہ رہو اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ سوا اسکے
نہیں کہ تو ڈرانیوالا ہی اور تیرے ذمے ڈرا دینا ہی پس تو اپنے اس کام میں تقصیر نہ کر اور اُن کے رد و انکار سے تنگ دل کیوں ہونا چاہیئے بیت

در شب مہتاب مہ را بر سماک از سگان دو ع وع ایشاں چہ باک

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزوں پر وَّكِيْلٌ گواہ ہی یا نگہبان یا اُس کا کام بنانے والا جو اپنا کام اُس پر چھوڑ دے اور اُسکی
حفاظت کرنے والا جو اپنے تئیں اُسکے سپرد کر دے تو اُسی پر توکل کر اور حسد اور عناد کرنے والے کے کہنے سننے سے باک نہ رکھ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
بلکہ کہتے ہیں کافر کہ افْتَرٰىهُ محمد افترا کر لیتا ہی جو کچھ کہتا ہی کہ مجھ پر وحی آتی ہی یعنی خود قرآن بنا لیتا ہی قُلْ فَاْتُوْا کہہ کہ پھر لاؤ بِعَشْرِ سُوَرٍ
دس سورتیں مِّثْلِهٖ قرآن کے مثل بیان اور خوبی نظم میں مُفْتَرَيٰتٍ افترا کی ہوئی اپنی طرف سے یعنی تمھیں یہ زعم ہی کہ قرآن اپنی طرف سے بنا سکتے
ہیں اور میری طرف بھی گمان کرتے ہو کہ میں خود قرآن بنا لیتا ہوں تم عرب کے فصیح لوگ ہو چاہیئے کہ تم بھی ایسا کلام بنا لینے پر قادر ہو بلکہ تمھیں اس
بات پر مجھ سے زیادہ قدرت ہی اسواسطے کہ قصص اور اخبار سے تمھیں واقفیت ہی اشعار کہنے کی تمھیں قدرت ہی وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ
اور پکار اپنی مدد کے واسطے جسے چاہتے ہو مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اس بات میں کہ یہ کلام
بنایا ہوا ہی اور جب وہ لوگ قرآن کے مثل دس سورتیں لانے سے عاجز ہوئے تو دوسری آیت نازل ہوئی کہ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ یعنی اُسکے مثل ایک ہی
سورت لاؤ اور ویسی ایک سورت لانے میں بھی اُن کی عاجزی سب پر ظاہر ہوگئی فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ پس اگر نہ قبول کیا

انھوں نے تم سے وہ جو تم نے کہا کہ ایک ہی سورت لاؤ مخاطب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور جمع کی ضمیر تعظیم کے واسطے ہو اور بعضوں نے کہا کہ ایمان والے مراد ہیں اس واسطے کہ یہ بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت کے واسطے کافروں سے سورت طلب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تم ہمارے رسول کو مفتری کہتے ہو جیسے اُن کا بنایا اور افترا کیا ہوا جانتے ہو ویسا ہی تم بھی بنا لاؤ اور مقابلہ کرو تو حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ اگر کافروں نے اس بات کا جواب نہ دیا فَاعْلَمُوْٓا تو جان لو کہ اَنَّمَآ اُنْزِلَ جو کچھ نازل کیا گیا بِعِلْمِ اللّٰهِ ساتھ علم الٰہی کے یعنی اُس علم سے ملا ہوا ہو جو خاص خدا ہی کو ہو اور وہ علم بندوں کی مصلحتوں کا ہو اور اس چیز کا جو بندوں کے کام آئے معاش اور معاد میں وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اور جان لو یہ کہ نہیں ہو کوئی معبود عبادت کے لائق اِلَّا هُوَ مگر وہ جو ایسا علم رکھتا ہو کہ اُس کا غیر نہیں رکھتا اور ایسی چیز پر قادر ہو جو اُسکے سوا کوئی نہیں کر سکتا فَهَلْ اَنْتُمْ پس کیا ہو تم مُّسْلِمُوْنَ ۝ ثابت اسلام پر یہ استفہام امر کے معنی پر بھی ہو سکتا ہے یعنی اسلام پر ثابت رہو کہ قرآن کا اعجاز تمھیں متحقق ہو گیا مَنْ كَانَ جو کوئی پست ہمتی کی وجہ سے يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا چاہے زندگی دنیا کی وَزِيْنَتَهَا اور اُس کی زینت اپنے نیک کاموں کے مقابلہ میں اس سے منافق یا ریاکار یہود و نصارےٰ مراد ہیں اور زاد المسیر میں لکھا ہے کہ یہ بات سب لوگوں کے واسطے عام ہے جو کوئی نیک کام کر کے دنیا کا فائدہ چاہے اور آخرت پر نظر نہ کرے نُوَفِّ اِلَيْهِمْ پورا کر دیں گے ہم انھیں اَعْمَالَهُمْ جزا اُن کے کاموں کی فِيْهَا دنیا میں صحت دولت رزق کی وسعت اولاد کی کثرت وَهُمْ فِيْهَا دنیا میں لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ نہ کمی کیے جائیں گے یعنی اُن کی اُجرت میں سے کچھ کمی نہ کریں گے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہیں کہ لَيْسَ لَهُمْ نہیں اُن کے واسطے فِي الْاٰخِرَةِ آخرت میں اِلَّا النَّارُ ۖ مگر آتش دوزخ اس واسطے کہ اُن کے اعمال کی اُجرت جو کہ تھی وہ تو انھیں دے چکے اور اُن کی فاسد نیتیں اور باطل ارادے جو باعث عذاب ہیں باقی رہ گئے وَحَبِطَ اور تباہ ہو گیا مَا صَنَعُوْا جو کچھ کیا اُنھوں نے فِيْهَا دنیا میں اس واسطے کہ آخرت کا ثواب تو اخلاص پر موقوف ہو اور وہ عمل میں اخلاص نہ رکھتے تھے وَبٰطِلٌ اور ناچیز ہو حقیقت میں مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ تھے کہ کرتے تھے دکھانے سُنانے کو اَفَمَنْ كَانَ کیا جو کوئی ہو عَلٰى بَيِّنَةٍ دلیل پر مِّنْ رَّبِّهٖ اپنے رب کی طرف سے کہ وہ اُسے راہ صواب بتائے وَيَتْلُوْهُ اور پیچھے آئے اُس کی دلیل کے کہ وہ دلیل عقلی ہے شَاهِدٌ مِّنْهُ گواہ خدا کی طرف سے کہ اس دلیل عقلی کی صحت پر گواہی دے اور وہ قرآن ہو تو ایسی دلیل والا آدمی کیا اُس کے برابر ہو جو پست ہمت دنیا کی زینت چاہے اور کام وجہ صواب پر نہ کرے اور کہا ہو کہ دلیل والے اہل کتاب مومن ہیں یا ہر ایک مومن مخلص اور شاہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور بعضوں نے کہا ہو کہ دلیل والے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آپ کا تابع شاہد ہو کہ وہ جبریل علیہ السلام ہیں یا وہ فرشتہ جو آپ کا حافظ تھا یا حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کہ جو کوئی چشم انصاف سے دیکھتا انوار حق اور آثار صدق آپ کے چہرۂ مبارک میں دیکھ لیتا شعر

اے صبح سعادت ز جبین تو ہویدا — آں حُسن چہ حُسن است تبارک تعالیٰ

بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ دلیل قرآن شریف ہو اور يَتْلُوْهُ کے معنی یہ ہیں کہ پڑھتا ہو اُسے اور شاہد جبریل علیہ السلام ہیں یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک یا قرآن کا اعجاز اور نظم اور اگر يَتْلُوْهُ کو يَتْبَعُهٗ کے معنی پر لیں یعنی تابع ہو اُسکے تو انجیل شاہد ہو اور زاد المسیر میں لکھا ہو کہ انجیل اگرچہ قبل نازل ہوئی مگر تصدیق اور بشارت میں قرآن شریف کی تابع ہو وَمِنْ قَبْلِهٖ اور پہلے انجیل سے یا قرآن سے اُسکی تابع تھی كِتٰبُ مُوْسٰٓى کتاب موسیٰ کی یعنی توریت اسواسطے کہ وہ بھی نبی امی کی تصدیق اور اُن کے پیدا ہونے کی خوشخبری میں قرآن کی تابع ہے

موافق ہو اِمَامًا حال یہ ہو کہ توریت پیشوا تھی اہل دین کی وَّرَحْمَةً اور سبب بخشش کی تھی اُن لوگوں کے واسطے جن پر نازل ہوئی وہ مومن
ہیں اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو دلیل والے ہیں یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ایمان لاتے ہیں قرآن کے ساتھ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ اور جو کوئی کافر ہو
قرآن کے ساتھ مِنَ الْاَحْزَابِ چند گروہوں میں سے کرکے والے ہیں اور ان میں سے جو گروہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت
میں ہو فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ تو دوزخ اُسکے وعدہ کی جگہ ہو اور لامحالہ وہ دوزخ میں جائے گا فَلَا تَكُ پس نہ ہو تو فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ
شک میں اس وعدہ کی جگہ سے اِنَّهُ الْحَقُّ تحقیق کہ یہ وعدہ صحیح اور درست ہو مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
اور مگر بہت لوگ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ نہیں ایمان لاتے اُس کا اور اُسکی تصدیق نہیں کرتے وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون شخص ہو بڑا ظالم مِمَّنِ
افْتَرٰی اُس سے جو افترا کرے عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ یعنی اُس کی وحی کی نفی کرے یا اُسکے واسطے اثبات شریک کرے اُولٰٓئِكَ
وہ گروہ افترا کرنے والوں کا یُعْرَضُوْنَ پیش کئے جائیں گے وہ لوگ ٹھہرنے کے مقام پر عَلٰی رَبِّهِمْ اپنے رب پر وَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ
اور کہیں گے گواہ یعنی وہ فرشتے جو اُنکی حفاظت کرتے ہیں اور کرامًا کاتبین یا پیغمبر لوگ ہر اُمت کے واسطے یا اُن کے ہاتھ پاؤں وغیرہ گواہی دینگے کہ
هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے عناد کی رو سے كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ جھوٹ کہا اپنے رب پر کہ وہ اولاد والا ہو اور
اُس کے شریک ہیں اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ آگاہ ہو کہ لعنت خدا کی ہے عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ○ ظالموں پر یعنی کافروں پر اور لعنت سے مراد قرب درگاہ سے
دوری ہو پھر ظالموں کا حال بیان کرتا ہو اور فرماتا ہو الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ وہ لوگ ہیں جو باز رکھتے ہیں لوگوں کو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
راہ خدا سے یعنی اُسکے دین سے وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور ڈھونڈھتے ہیں یعنی وصف کرتے ہیں راہ خدا کو کجی اور ناراستی کے ساتھ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ اور وہ ساتھ آخرت کے هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ وہ کافر ہیں ضمیر کا مکرر لانا اس واسطے کہ وہ آخرت کے ساتھ اُن کے کافر ہونے
کی تاکید ہو جائے اُولٰٓئِكَ وہ کافر لَمْ یَكُوْنُوْا نہ تھے مُعْجِزِیْنَ عاجز کرنے والے خدا کو اپنے عذاب سے فِی الْاَرْضِ زمین
وقف لازم میں یعنی دنیا میں وَمَا كَانَ لَهُمْ اور نہیں ہو واسطے اُن کے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مِنْ اَوْلِیَآءَ م کوئی دوستوں میں سے
کہ عذاب الٰہی کو اُن سے روکے بلکہ یُضٰعَفُ زیادہ کیا جائیگا لَهُمُ الْعَذَابُ اُن کے واسطے عذاب یعنی دوبارہ اُنپر عذاب ہوگا
ایک گمراہ ہونے دوسرے گمراہ کرنے کی وجہ سے مَا كَانُوْا نہ تھے کہ دنیا میں یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ سُن سکتے تھے یعنی حق
بات کو اسواسطے کہ اُسکے سننے میں وہ بہرے تھے وَمَا كَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ○ اور نہ تھے کہ دیکھتے قدرت کی نشانیاں اسواسطے کہ انھیں دیکھنے
میں اندھے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ وہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے معاملہ کے بازار میں خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ نقصان کیا اپنی ذاتوں کا یعنی
اُن کا نقصان اُنہی پر پڑیگا وَضَلَّ عَنْهُمْ اور کھو گیا اُن سے مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ○ جو کچھ تھے کہ افترا کرتے تھے بتوں کی شفاعت
اور ملائکہ کی درخواست لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ بیشک اور بے شبہہ وہ لوگ فِی الْاٰخِرَةِ آخرت میں هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ○ وہ ہیں بڑے
نقصان کرنے والے سب نقصان کرنے والوں میں اسواسطے کہ خدا کی عبادت ہاتھ سے دے کر بتوں کی پرستش انھوں نے مول لی اور عقبائے
باقی کی نعمتوں پر دنیائے فانی کی متاع انھوں نے اختیار کی اور اس سودے میں غبن فاحش ہو قطعہ

مایۂ دیں را بدنیا دادن از بے ہمتی ست — زانکہ دنیا جملگی رنج است و دیں آسائش است
نعمت فانی ستانی دولت باقی دہی — اندریں سودا خرد داند کہ غبن فاحش است

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ کہ اخلاص کی وجہ سے ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کئے انھوں نے اچھے فرائض ادا کرکے

اور نوافل زیادہ کرکے وَاَخْبَتُوْٓا اور آرام لیا اُنھوں نے اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اپنے رب کے ذکر سے یا عاجزی کی اُس سے یا اُسکے واسطے ماسوا سے منقطع ہوئے ہیں اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ وہ لوگ رہنے والے ہیں جنت کے هُمْ فِيْهَا وہ جنت کے باغوں میں خٰلِدُوْنَ ۝ ہمیشہ رہنے والے اور باقی ہیں مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ صفت ان دونوں گروہ کی جو مومن ہیں اور کافر كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ مانند اندھے اور بہرے کے ہو وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ اور مانند دیکھنے والے اور سننے والے کے ہو هَلْ يَسْتَوِيٰنِ کیا برابر ہیں یہ دونوں فریق مَثَلًا ؕ صفت اور مشابہت میں یعنی برابر نہیں ہیں اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ کیا نصیحت نہیں پکڑتے ہو ان مثالوں سے اور غور و تامل نہیں کرتے ع ۲ ۱۲
ان میں حق تعالیٰ نے کافروں کو اندھے سے مشابہت اس جہت سے دی کہ قدرت کی نشانیاں وہ نہیں دیکھتے اور بہرے کے ساتھ اسوجہ سے مثال دی کہ وہ کلام الٰہی نہیں سنتے اور مومنوں کو دیکھنے سننے والے کے ساتھ اس جہت سے مشابہت دی کہ دیکھنے سننے میں مومنوں کا حال کافروں کے حال کے خلاف ہے اور بحرالرائق میں لکھا ہے کہ اندھا وہ ہے جو باطل کو حق اور حق کو باطل دیکھے اور بہرہ وہ ہے جو باطل کو حق اور حق کو باطل سُنے اور دیکھنے والا وہ ہے کہ جو حق کو حق دیکھ کر اُسکی پیروی کرے اور باطل کو باطل دیکھ کر اُس سے بچے اور سُننے والا وہ ہے جو حق کو حق سُنے اور اُسپر عمل کرے اور باطل کو باطل دیکھے اور اُس سے پرہیز کرے اور حقیقت میں بصیر یعنی دیکھنے والا وہ ہے جسکی چشم بصیرت نے بی یُبصِر کے سُرمے سے روشنی پائی ہو اور سننے والا وہ ہے جسکا کان بی یَسمَعُ کے گوشوارے سے آراستہ ہو جو کوئی خدا کے ساتھ دیکھتا ہے وہ خدا کے سوا نہیں دیکھتا اور جو کوئی خدا کے ساتھ سنتا ہو وہ خدا کے سوا نہیں سنتا رُباعی

گوشے کہ بحق باز بود در ہمہ جائے — او ہیچ سخن نشنود الا از خدائے
واں دیدہ کز و نور پذیرد او را — ہر ذرہ بود آئینۂ دوست نمائے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اور تحقیق بھیجا ہم نے نوحؑ کو اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۚ طرف اُس کی قوم کے پھر کہا نوحؑ نے ان لوگوں سے کہ اِنِّیْ لَكُمْ بیشک میں واسطے تمھارے نَذِيْرٌ ڈرانے والا ہوں مُّبِيْنٌ ۝ ظاہر کرنے والا یعنی جو باتیں عذاب کی موجب ہیں اور خلاصی کی وجہیں ہیں وہ بیان کرتا ہوں یا میں ڈرانے والا ہوں اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا ساتھ اس بات کے کہ نہ عبادت کرو اِلَّا اللّٰهَ ؕ مگر خدا کی کہ اگر اُس کی عبادت نہ کروگے تو اِنِّیْٓ اَخَافُ تحقیق کہ ڈرتا ہوں میں عَلَيْكُمْ تم پر عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ ایک دن کے عذاب سے کہ وہ عذاب اُس دن دُکھ دینے والا ہے اور یوم کو الیم کے ساتھ وصف کرنا اسناد مجاز کے قبیل سے ہے اس واسطے کہ اس روز رنج و الم واقع ہوگا فَقَالَ الْمَلَاُ پس کہا اشراف اور رئیس لوگوں نے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ کہ کافر تھے مِنْ قَوْمِهٖ قوم نوح علیہ السلام میں سے کہ مَا نَرٰىكَ نہیں دیکھتے ہیں ہم تجھے اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا مگر بشر مثل اپنے یعنی تجھ میں وہ فضیلت ہم نہیں پاتے جس کے سبب سے نبوت کے ساتھ تیری تخصیص ہو اور ہم پر تیری اطاعت واجب ہو انھوں نے بشر کی صورت دیکھی اور حقائق انسانی کے ادراک سے غافل رہے مثنوی

ہمسری با انبیا برداشتند — اولیا را ہمچو خود پنداشتند
گفتہ اینک ما بشر ایشاں بشر — ما و ایشاں بستۂ خوابیم و خور
ایں ندانستند ایشاں از عمیٰ — درمیاں فرقے بود بے منتہیٰ
ہر دو گوں زنبور خوردند از یک محل — زیں یکے شد زہر وزاں دیگر عسل
ہر دو گوں آہو گیاہ خوردند و آب — زاں یکے شد خوں و زدیگر مشک ناب

آں دو نے خوردند از یک آبخور — آں یکے خالی و دیگر پر شکر

صد ہزاراں ہمچنیں اشباہ بیں — فرق شاں ہفتاد سالہ راہ بیں

وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اور نہیں دیکھتے ہیں ہم کہ متابعت کی ہو تیری اِلَّا الَّذِيْنَ مگر اُن لوگوں نے کہ هُمْ اَرَاذِلُنَا وہ کمینے اور رذالے ہمارے ہیں بَادِيَ الرَّاْيِ ج ظاہر رائے میں یعنی تیرا ایمان لائے بے سمجھے بوجھے یا تیری متابعت کرنے والے سب ارذال ہیں ظاہر دیکھنے میں یعنی جو کوئی اُن پر نظر کرتا ہے رذیل ہونے کی صفت اُن میں دیکھتا ہو وَمَا نَرٰى لَكُمْ اور نہیں دیکھتے ہیں ہم تم لوگوں کو یعنی تجھے اور تیری پیروی کرنے والوں کو عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ اپنے اوپر کچھ زیادتی اور فضیلت کہ اُسکے سبب سے ہمیں تمھاری متابعت کرنا چاہیے بَلْ نَظُنُّكُمْ بلکہ گمان کرتے ہیں ہم تمھیں كٰذِبِيْنَ ۝ جھوٹ بولنے والے یعنی تجھے دعوے نبوت میں ہم جھوٹا سمجھتے ہیں اور تیری پیروی کرنے والوں کو تجھے سچا جاننے میں ہم جھوٹا جانتے ہیں قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اے میری قوم کے لوگو بتاؤ مجھے اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ اگر ہوں میں کھلی ہوئی دلیل پر مِّنْ رَّبِّيْ اپنے رب کے پاس سے کہ میرا دعویٰ سچ ہونے پر وہ دلیل گواہی دے وَاٰتٰىنِيْ اور دے خدا مجھے رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ رحمت اپنے پاس سے کہ نبوت ہو فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ بکر نے فَعَمِيَتْ پڑھا ہو عین کو زبر میم کو زیر بے تشدید یعنی پھر پوشیدہ رہے تم پر اور حفص نے عین کو پیش میم کو تشدید اور زیر کے ساتھ فُعِّمِيَتْ پڑھا ہو یعنی پوشیدہ کر دی جائے وہ دلیل تم پر معرفت سلب کرکے اور تمھارا علم اُس سے منع کرکے تو اَنُلْزِمُكُمُوْهَا کیا باندھ دیں ہم تم پر وہ دلیل یا لازم کر دیں ہم تم پر اُس کا قبول کرنا اور بعضوں نے کہا کہ یہ استفہام نفی کے معنی پر ہو یعنی لازم نہ کر دینگے ہم تم پر اُس کی ہدایت وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝ اور حال یہ ہو کہ تم اُس دلیل سے کراہت کرنیوالے اور اُسے نہ چاہنے والے ہو قتادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ اگر نوح علیہ السلام چاہتے تو لازم کر دیتے مگر اختیار کی باگ حق تعالیٰ کی مشیت کے قبضہ میں ہو کہ اُسکا حاجب عدل کسی کو نکال دیتا ہو اور رحم اُسکا نائب فضل کسی کو بُلا لیتا ہے نظم

یکے را بخوانی کہ مقبول ماست — یکے را برانی کہ مخذول ماست

بد و نیک امر ترا بندہ اند — بہ تسلیم حکمت سر افگندہ اند

وَيٰقَوْمِ اور اے میرے گروہ لَآ اَسْئَلُكُمْ نہیں چاہتا ہوں میں تم سے عَلَيْهِ تبلیغ رسالت پر عَلَيْهِ کی ضمیر کنایہ غیر مذکور ہو مَالًا کچھ مال کہ وہ میری اُجرت ہو کہ تم پر وہ دینا شاق ہو یا نہ دینا مجھے ناگوار ہو اِنْ اَجْرِيَ نہیں ہو اجر میرا اِلَّا عَلَى اللّٰهِ مگر اللہ پر لکھا ہے کہ قوم نوح کے اشراف کہتے تھے کہ ارذال اور ادنیٰ آدمیوں کو اپنی مجلس سے نکال دے تو ہم تیرے پاس بیٹھیں نوح علیہ السلام اُن کے جواب میں فرماتے ہیں کہ وَمَآ اَنَا اور نہیں ہوں میں بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط ہنکا دینے والا اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ ملاقات کرنے والے ہیں اپنے رب کی جزا سے اور اُسکے قرب کو پہنچنے والے ہیں تو میں انھیں کیونکر اپنی مجلس سے ہنکا دوں وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ اور لیکن دیکھتا ہوں میں تمھیں قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ گروہ نادان کہ اُنکی قدر تم نہیں جانتے وَيٰقَوْمِ اور اے میرے گروہ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ کون شخص ہو جو مدد دیگا اور منع کرے گا مِنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ط اگر ہنکا دوں میں انھیں اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ کیا نہیں سمجھتے ہو جو اُن کے ہنکا دینے کی خواہش کرتے ہو قوم کے لوگ بولے کہ اے نوح تو تو اُنکی ایسی صفت کرتا ہو حال آنکہ یہ ظاہر میں تجھ سے موافقت رکھتے ہیں اور باطن میں تیرے مخالف ہیں نوح علیہ السلام نے فرمایا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اور نہیں کہتا ہوں میں تم سے کہ البتہ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ میرے پاس خزانے ہیں علم الٰہی کے وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ اور نہیں جانتا ہوں میں

غیب تاکہ لوگوں کے باطن کی خبر دوں وَلَآ اَقُوْلُ اور نہیں کہتا ہوں کہ اِنِّیْ مَلَكٌ بیشک میں فرشتہ ہوں کہ تم کہو کہ تو ہمارے مثل بشر ہو وَلَآ
اَقُوْلُ اور نہیں کہتا ہوں لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْٓ واسطے اُن لوگوں کے جنھیں ذلت کے ساتھ دیکھتی ہیں اَعْیُنُكُمْ آنکھیں تمھاری اور محتاجی
کے سبب انھیں اراذل میں سے کہتے ہو کہ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ نہ دیگا اللہ بھلائی اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے آخرت میں انھیں دینے کو
جو کچھ تیار کر رکھا ہو وہ اس سے بہتر ہے جو تمھیں دنیا میں دیا ہے اَللّٰهُ اَعْلَمُ اللہ خوب جانتا ہے بِمَا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ وہ بات جو اُن کے
جیوں میں ہے صدق اور اخلاص اور اگر میں ظاہر میں اُن کے اسلام کا حکم نہ کروں تو اِنِّیْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ بیشک میں اُسوقت ظالموں
میں سے ہوں اسواسطے کہ انبیاء علیہم السلام کو ظاہری ہی پر حکم ہو قَالُوْا بولے وہ کہ یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا اے نوح جھگڑا کیا تو نے ہمارے
ساتھ فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا پھر زیادہ کیا تو نے جھگڑا ہمارے ساتھ اور بہت بڑھایا اور طول دیا تو نے فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ پھر لا وہ ہمارے
پاس جو کچھ وعدہ دیا تو نے ہمیں عذاب کا اِنْ كُنْتَ اگر ہو تو مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ سچوں میں سے اپنے وعید میں قَالَ کہا نوح علیہ السلام
نے کہ اِنَّمَا سوا اسکے نہیں کہ یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ لائے تم پر اللہ عذاب اِنْ شَآءَ اگر چاہے جلدی یا دیر کو وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۝
اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے خدا کو اپنے اوپر عذاب کرنے سے اس طرح پر کہ خدا سے لڑو یا بھاگ بچو وَلَا یَنْفَعُكُمْ اور فائدہ نہیں رکھتا تمھارے
واسطے نُصْحِیْٓ میرا نصیحت کرنا اِنْ اَرَدْتُّ اگر چاہوں اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ یہ کہ نصیحت کروں تمھیں اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اگر ہے
اللہ کہ چاہتا ہو اَنْ یُّغْوِیَكُمْ ؕ یہ کہ تمھیں گمراہ کر دے اس کلام میں تقدیم تاخیر ہو یعنی اصل میں کلام یوں ہو کہ اگر اللہ تمھاری گمراہی چاہے
اور میں چاہوں کہ تمھیں نصیحت کروں تو وہ میری نصیحت کچھ نفع نہ پہنچائے گی هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وہ ہو رب تمھارا اور اپنے ارادے کے موافق تمھارے
کام میں تصرف کرنے والا ہو وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ؕ اور اُسکی طرف پھیرے جاؤ گے اور اپنے اعمال کی جزا پاؤ گے اَمْ یَقُوْلُوْنَ بلکہ کہا
اُس کی قوم کے لوگوں نے کہ افْتَرٰىهُ ؕ بنالیتا ہو نوح اپنی طرف سے وحی اور ہم نے نوح سے کہہ دیا قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ کہہ اگر بنالی
میں نے وحی فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ تو مجھ پر ہو وبال میرے کئے ہوئے گناہ کا وَاَنَا بَرِیْٓءٌ اور میں بیزار ہوں مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝ اُس سے ۳ ع ۱۱
جو تم گناہ کرتے ہو اور میری طرف افترا کی نسبت کرتے ہو وَاُوْحِیَ اور وحی کی گئی اِلٰی نُوْحٍ نوح کی طرف کہ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ یہ کہ
ایمان نہ لائے گا مِنْ قَوْمِكَ تیری قوم میں سے اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ مگر وہ جو ایمان لا چکے فَلَا تَبْتَىٕسْ پس غمناک نہ ہو بِمَا
كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ۚۖ ساتھ اُس چیز کے جو وہ کرتے ہیں تکذیب اور ایذا رسانی اور جب دعوت اسلام کا فائدہ اُن سے منقطع ہو گیا تو نزول
عذاب کا وقت آپہنچا اور حکم ہوا کہ اے نوح کوشش کی کمر باندھ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ اور بنا کشتی بِاَعْیُنِنَا ہماری نگہداشت کے ساتھ
یا ملائکہ کی نگہبانی سے کہ میرے مددگار اور موکل ہیں وَوَحْیِنَا اور ہماری وحی کرنے سے جو اُس کے بنانے میں ہم تیری طرف وحی کریں ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام نہ جانتے تھے کہ کشتی کیونکر بناتے ہیں اور اسکی کیا صورت ہوتی ہو تو اُنپر وحی آئی کہ ایسی صورت
بناؤ جیسے مرغ کا سینہ ہوتا ہو وَلَا تُخَاطِبْنِیْ اور خطاب نہ کر میرے ساتھ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اُن لوگوں کے باب میں جنھوں نے ظلم
کیا ہو یعنی مجھ سے کسی کافر کی نجات اور اُس پر سے عذاب دفع ہونے کی خواہش نہ کر اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ بیشک وہ ڈوبے جائینگے یعنی اُنپر ڈوبنے کا
حکم ہو چکا ہو لکھا ہو کہ حضرت نوح علیہ السلام کشتی کیواسطے لکڑی مانگتے تھے حکم آیا اور حضرت نوح علیہ السلام نے سال کا درخت بو دیا بیس برس میں درخت تیار ہوا اس مدت
میں کوئی فرزند نہیں پیدا ہوا یہاں تک کہ قوم کے لڑکے بالغ ہوئے اور انھوں نے بھی اپنے باپوں کی متابعت کر کے نوح علیہ السلام کی دعوت قبول کرنے سے
انکار کیا پس نوح علیہ السلام کشتی بنانے میں مشغول ہوئے وَیَصْنَعُ الْفُلْكَ ۫ اور بناتے تھے کشتی وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اور جب گزرتے اُن کے اوپر

مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهٖ گروہ اُنکی قوم کے سرداروں میں سے تو سَخِرُوْا مِنْهُ افسوس کرتے اسپر اِس واسطے کہ حضرت نوح علیہ السلام میدان میں کشتی بناتے
تھے پانی سے دور قوم کے سردار کہتے کہ کشتی بناتا ہو پانی کہاں ہے اور طعن کرتے کہ پہلے تو نبی تھا آخر بڑھئی ہوگیا قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا کہا
نوح علیہ السلام نے کہ اگر افسوس کرتے ہو تم میرے ساتھ فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ پھر ہم بھی افسوس کریں گے تم پر كَمَا تَسْخَرُوْنَ جیساکہ
افسوس کرتے ہو تم ہمارے ساتھ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس قریب ہو کہ جانوگے تم مَنْ يَّاْتِيْهِ اُس شخص کو کہ آئے گا اُسپر عَذَابٌ
يُّخْزِيْهِ ایسا عذاب کہ رسوا کرے گا اُسے دنیا میں کہ وہ غرق ہونا ہے وَيَحِلُّ عَلَيْهِ اور اُتر آئے گا اُسپر عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ عذاب
ہمیشہ رہنے والا آخرت میں کہ وہ جلنا ہے پھر حضرت نوح علیہ السلام نے دو برس میں کشتی بنائی اُس کا طول تین سو گز تھا اور بعضوں نے کہا ہے
کہ بارہ سو گز اور عرض پچاس گز اور بعضے کہتے ہیں کہ ساٹھ گز اور اُسکی بلندی تیس گز اور ایک قول پر تینتیس گز اور اسکے سوا بھی کہا ہے اور اُس کشتی میں
تین درجے بنائے اور اُس پر سیاہ روغن کر دیا اور حکم الٰہی سے ہر جانور کا ایک ایک جوڑا اُسمیں رکھ لیا نیچے کے درجے میں پرند اور بیچ کے درجے میں
چرند و رند اور اوپر کے درجے پر اسباب اور کھانے کی چیزوں سمیت آدمیوں کی جگہ مقرر کی اور یہ مہم پوری کرنے کا اسباب مہیا کرنے میں مشغول
رہتے تھے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا یہاں تک کہ آیا ہمارا عذاب یا عذاب کے ساتھ ہمارا حکم وَفَارَ التَّنُّوْرُ اور جوش میں آیا پانی تنور سے
اور وہ ایک تنور تھا پتھر کا کہ حضرت حوا علیہا السلام اُسمیں روٹی پکاتی تھیں اور میراث میں حضرت نوح علیہ السلام کو پہنچا تھا اور عذاب کا نشان یہ
تھا کہ اُس تنور سے پانی نے جوش کیا پس جب عذاب کی علامت ظاہر ہوئی تو قُلْنَا احْمِلْ کہا ہم نے نوح علیہ السلام کو کہ چڑھالے فِيْهَا
کشتی میں مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ ہر ایک جنس سے دونوں جوڑے حیوانات کے یعنی اُن میں سے جو جفتی کرتے ہیں اثْنَيْنِ دو نر و مادہ یہ ابوبکر
کی قرات کے موافق تفسیر ہے کہ اُنھوں نے كُلِّ کے لام کو ایک ہی زیر پڑھا ہے اور حفص نے كُلٍّ دو زیروں سے پڑھا ہے یعنی ہر قسم کے جانوروں میں
سے دو جوڑے کشتی پر چڑھا وَاَهْلَكَ اور اپنے لوگوں کو کہ مسلمان ہیں کشتی پر چڑھالے اِلَّا مَنْ سَبَقَ مگر اُسے کہ پیشی کی ہے عَلَيْهِ الْقَوْلُ
اُسپر ہماری بات نے یعنی اُسکے ہلاک ہونے کا حکم پہلے ہی ہوچکا ہے اس سے کنعان اور واعلہ نوح علیہ السلام کا بیٹا اور جورو مراد ہے وَمَنْ اٰمَنَ
اور چڑھالے کشتی پر ہر کسی کو بھی جو ایمان لایا ہے وَمَآ اٰمَنَ اور ایمان نہ لائے تھے اور موافقت نہ کی تھی مَعَهٗ نوح علیہ السلام کے ساتھ
اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ مگر تھوڑے آدمیوں نے کہ ایک تو اُنکی مسلمان بی بی تھیں اور تین بیٹے حام سام یافث اور ان کی بیبیاں اور ان کے سوا بہتر
آدمی مرد اور عورتیں کہ سب اُناسی آدمی تھے اور حضرت نوح علیہ السلام کو ملا کر اسّی ہوئے تو حضرت نوح علیہ السلام ان لوگوں کو کشتی کے پاس لائے
اور سرپوش جو بنایا تھا کشتی پر اُڑھا دیا اور زمین سے چالیس دن رات پانی جوش مارا کیا اور آسمان سے بلا کا مینھ برسنے لگا وَقَالَ اور کہا نوح
علیہ السلام نے ارْكَبُوْا فِيْهَا سوار ہو کشتی میں یہ کہتے ہوئے بِسْمِ اللّٰهِ یعنی خدا کا نام لیتے ہوئے مَجْرٖىهَا کشتی چلانے کے وقت وَ
مُرْسٰىهَا اور اُسے روکنے کے وقت اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ اللہ کے نام کے ساتھ ہے اُس کا چلنا اور ٹھہرنا اسواسطے کہ حدیث میں
آیا ہے کہ جب وہ چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو بسم اللہ کہتے تھے اور جب چاہتے تھے کہ اب کشتی ٹھہر جائے تو بھی بسم اللہ کہتے تھے وہ ٹھہر جاتی تھی
ربع تو حضرت نوح علیہ السلام نے اُن لوگوں کو اسطرح پر بسم اللہ کہنا تعلیم کیا اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ رب میرا لَغَفُوْرٌ بخشنے والا مومنوں کا ہے رَّحِيْمٌ
مہربان ہے اُنپر کہ طوفان کی بلا سے نجات دیتا ہے وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ اور کشتی لے جاتی تھی اُنھیں فِيْ مَوْجٍ موجوں میں جو بڑائی
میں تھیں كَالْجِبَالِ مثل پہاڑوں کے وَنَادٰى اور پکارا نُوْحُ ۨ ابْنَهٗ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو اور بعضے کہتے
ہیں کہ اُس کا نام یام تھا وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ حال آنکہ وہ اُس کشتی کے کنارے تھا اور حضرت نوح اُسے مسلمان جانتے تھے

و شفقت کی راہ سے کہا کہ یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا اے چھوٹے بیٹے میرے سوار ہو کشتی میں ساتھ میرے تاکہ بے خوف ہو جائے تو وَلَا تَکُنْ اور
نہ رہ مَّعَ الْکٰفِرِیْنَ ○ ساتھ کافروں کے کہ غرق ہو جاوے وہ بیٹا منافق تھا باپ سے تو اسلام ظاہر کرتا تھا اور کافروں کے ساتھ اُن کے طریقہ میں
متفق تھا قَالَ بولا باپ کے جواب میں کہ سَاٰوِیْٓ قریب ہو کہ میں پھروں اور پناہ لوں اِلٰی جَبَلٍ طرف پہاڑ کے کہ نہایت بلند ہونے کی وجہ سے
یَّعْصِمُنِیْ بچائے گا مجھے مِنَ الْمَآءِ پانی میں ڈوبنے سے قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ نہیں کوئی بچانے والا
آج کہ باز رکھے کسی چیز کو مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ عذاب الٰہی سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ مگر جس پر رحم کرے خدا اور بعضے کہتے ہیں کہ عاصم معصوم کے معنی
میں ہے جیسے مَاءٍ دَافِقٍ اور عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ یعنی کوئی منع کیا گیا نہیں ہے عذاب سے مگر وہ شخص جس پر خدا رحم کرے اور باپ بیٹے سے یہ گفتگو ہو رہی تھی
کہ طوفان نے شدت پکڑی وَحَالَ اور حائل ہو گئی بَیْنَہُمَا الْمَوْجُ درمیان باپ بیٹے کے موج طوفان کی فَکَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ○
پس ہو گیا ڈوبے ہوؤں میں سے القصہ نوح علیہ السلام کو فرمایا ہندوستان یا عین وردہ سے کہ جزیرہ میں ایک موضع ہے کشتی پر رجب کی دسویں
تاریخ بیٹھے کشتی تمام روئے زمین میں پھری اور جب طوفان تمام ہوا اور کافر غرق ہو گئے تو حکم الٰہی پہنچا وَقِیْلَ اور کہا گیا یعنی حق تعالیٰ نے فرمایا
کہ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ اے زمین پی لے مَآءَکِ پانی اپنا جو تو نے اُگل دیا ہے وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ اور اے آسمان پھیر لے اپنا پانی جو
تو نے چھوڑ دیا ہے وَغِیْضَ الْمَآءُ اور کم کیا گیا پانی زمین پر وَقُضِیَ الْاَمْرُ اور تمام کیا گیا وہ کام جس سے خدا کا حکم متعلق تھا اشرار کا
ہلاک ہو جانا اور ابرار کا نجات پانا وَاسْتَوَتْ اور ٹھہری کشتی عَلَی الْجُوْدِیِّ کوہ جودی پر کہ موصل میں ہے یا شام میں عاشورہ کے دن
محرم کی دسویں تاریخ اور طوفان کی مدت چھ مہینے کامل تھی وَقِیْلَ اور کہا گیا بُعْدًا دوری اور ہلاکت ہو لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ واسطے
گروہ ظالموں کے یعنی کافروں کو اور جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی کے باہر آئے تو اُس دن شکرانہ کا روزہ رکھا اور عاشورہ کا روزہ سنت
ہو گیا اور اس آیت میں نہایت فصاحت و بلاغت ہے مفتاح کشاف دلائل الاعجاز اسرار البلاغۃ وغیرہ کتابوں میں اسکی فصاحت اور
بلاغت میں باتیں لکھی ہیں اور نظم اور اسلوب عجیب و غریب کے بیان میں ہر کلمہ کے لانے اور اُسکے مواقع کی خوبی کی نسبت نکتے تحریر کیے ہیں
چونکہ اس ترجمہ میں اُنکی گنجائش نہیں تو اس حال کے دیکھنے اور باریک مضامین اسی محل پر جواہر التفسیر میں دیکھ لینا چاہیے خدا اُس کے مطالعہ کی
توفیق دے مصرع یَغُوْصُ الْبَحْرَ مَنْ طَلَبَ اللَّاٰلِیْ[۱] ؎ مصرع گوہر طلبی روے سوے دریا کن ؎ وَنَادٰی نُوْحٌ اور پکارا نوح نے رَّبَّہٗ
اپنے رب کو فَقَالَ پھر کہا کہ رَبِّ اے رب میرے اِنَّ ابْنِیْ بیشک میرا بیٹا کنعان مِنْ اَهْلِیْ میرے اہل میں سے تھا اور تو نے
ربع فرمایا تھا کہ تیرے اہل کو نجات دوں گا اور وہ ہلاک ہو گیا وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ اور بیشک وعدہ تیرا حق ہے وَاَنْتَ اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ ○
اور تو بڑا حاکم حکم کرنے والوں کا ہے اسمیں کیا حکمت ہے امام ماتریدی نے تاویلات میں لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو اپنے بیٹے کے کافر ہونے
کی خبر نہ تھی اسواسطے کہ اگر خبر رکھتے ہوتے تو یہ سوال نہ کرتے اس واسطے کہ حق تعالیٰ فرما چکا تھا کہ وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور جب یہ سوال
کیا تو اُس کا جواب یہ آیا قَالَ فرمایا اللہ جل شانہ نے کہ یٰنُوْحُ اِنَّہٗ اے نوح تحقیق تیرا بیٹا لَیْسَ مِنْ اَهْلِکَ نہیں ہے تیرے دین
میں سے اِنَّہٗ عَمَلٌ بیشک وہ ایسے عمل والا ہے جو غَیْرُ صَالِحٍ نہیں نیک اور شائستہ فَلَا تَسْـَٔلْنِ پس نہ سوال کر مجھ سے
مَا لَیْسَ لَکَ وہ چیز کہ نہیں ہے تجھے بِہٖ عِلْمٌ ساتھ اُس چیز کے علم یعنی جو بات پوچھنے سے تجھے نہ معلوم ہو گی وہ مجھ سے نہ پوچھ یا جو
بات تجھے معلوم ہی نہیں جیسے اپنے بیٹے کا کفر وہ مجھ سے نہ پوچھ اِنِّیْٓ اَعِظُکَ تحقیق کہ نصیحت کرتا ہوں تجھے اور منع کیے دیتا ہوں اَنْ تَکُوْنَ

[۱] غوطہ لگاتا ہے دریا میں جو شخص ڈھونڈھتا ہے موتی ۱۲

یہ کہ ہو تو مِنَ الْجٰہِلِیْنَ ○ نادانوں میں سے سوال ناجائز میں قَالَ رَبِّ کہا نوح علیہ السلام نے اے رب میرے اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ
تحقیق کہ پناہ لیتا ہوں میں ساتھ تیرے اس کے بعد اَنْ اَسْئَلَكَ اس بات سے کہ پوچھوں تجھ سے مَا لَیْسَ لِیْ وہ چیز کہ نہ ہو مجھے
بِہٖ عِلْمٌ ؕ ساتھ اُس کے علم یعنی اُس کا سوال جائز رکھنے سے وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ اور اگر نہ بخشے گا تو مجھے وَتَرْحَمْنِیْٓ اور نہ رحم کریگا تو
مجھ پر تو اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ ہونگا میں نقصان پانے والوں میں سے قِیْلَ یٰنُوْحُ کہا گیا اے نوح اہْبِطْ اُتر آ کشتی سے بِسَلٰمٍ
مِّنَّا سلامتی کے ساتھ جو حاصل ہے ہماری درگاہ سے یا ہماری طرف سے سلام اور تحیت کے ساتھ وَبَرَكٰتٍ اور برکتیں اور زیادتیاں عَلَیْكَ
تجھ پر یعنی تیری نسل میں یہاں تک کہ تیری طرف آدمیوں کو منسوب کرنے میں تو آدم ثانی ہوگا اور ایک قول یہ ہے کہ کشتی میں مردوں میں سے حضرت
نوح علیہ السلام اور اُن کے تین بیٹوں کے سوا کوئی نہ باقی رہا اور اہل عالم کا تمام نسب اُنھیں تین آدمیوں کی طرف تمام ہوتا ہے سام تو عرب اور
فرس کے باپ ہیں اور یافث ترک کے اور حام ہندوستان کے باپ ہیں وَعَلٰٓی اُمَمٍ اور سلام اور برکت چند گروہ پر مِّمَّنْ مَّعَكَ انہیں
سے جو تیرے ساتھ ہیں یعنی وہ لوگ جو پیدا ہونیوالے اور بڑھنے والے ہیں اُس جماعت سے جو تیرے ساتھ ہے یعنی مومن لوگ وَاُمَمٌ اور جو
لوگ تیرے ساتھ ہیں اُن میں سے چند گروہ ہیں یعنی چند گروہ پیدا ہونے والے اور بڑھنے والے ہوں گے سَنُمَتِّعُھُمْ قریب ہے کہ فائدہ
دیں ہم اُنھیں دنیا میں فراخی عیش اور وسعت کے سبب سے ثُمَّ یَمَسُّھُمْ پھر پہنچے گا اُنھیں مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ ہمارے پاس سے
عذاب دردناک آخرت میں اس سے کفار مراد ہیں وسیط میں قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے کہ اُس دن سے قیامت تک جتنے مومن مرد اور
عورتیں ہیں سب اُس سلام اور برکت میں داخل ہیں اور جتنے کافر مرد اور عورتیں ہیں اس فائدہ اور عذاب میں دخل رکھتی ہیں تِلْكَ یہ قصہ جو مذکور ہوا
مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ غیب کی خبروں میں سے کہ جبریل علیہ السلام کے ذریعہ سے نُوْحِیْھَآ اِلَیْكَ ۚ وحی کی ہم نے تیری طرف مَا كُنْتَ
معانقہ عند المتاخرین تَعْلَمُھَآ نہ تھا تو کہ جانتا اُسے اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ تو اور نہ تیری قوم کہ قریش ہیں مِنْ قَبْلِ ھٰذَا ۛ پہلے اس وقت سے فَاصْبِرْ ۛ
ع ۴ پس صبر کر قوم کے ایذا دینے اور تبلیغ رسالت پر جیسے نوح علیہ السلام نے صبر کیا تھا اِنَّ الْعَاقِبَةَ بخیر انجام ہے لِلْمُتَّقِیْنَ ○ واسطے پرہیزگاروں
کے ہے دنیا میں دشمنوں پر فتح و ظفر حاصل ہونے سے اور آخرت میں بلند درجوں کی وجہ سے پیر طریقت قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ صبر کنجی ہے
بستگیوں کی اور شکیبائی دوا ہے خستگیوں کی صبر کا نتیجہ فتح و ظفر ہے اور بے صبروں کا کام ہر روز بتر ہے نظم

صبر است کلید گنج مقصود | بے صبر درِ مراد نکشود
گر صبر کنی مراد یابی | وز پائے درافتی از شتابی
گر صبر کنی بہ صبر بیشک | دولت بتو آید اندک اندک

وَاِلٰی عَادٍ اور بھیجا ہم نے قوم عاد کی طرف اَخَاھُمْ ھُوْدًا ؕ اُن کے بھائی ہود کو بھائی ہونے کا ذکر نسب کی جہت سے ہے جیسا کہ سورۂ اعراف
میں ذکر ہوا قَالَ کہا ہود علیہ السلام نے یٰقَوْمِ اے میرے گروہ اعْبُدُوا اللّٰہَ عبادت کرو خدا کی یگانگی کے ساتھ مَا لَكُمْ مِّنْ
اِلٰہٍ نہیں تمہارے واسطے کوئی معبود غَیْرُہٗ ؕ اُسکے سوا اور تم اُس کے واسطے شریک ثابت کرتے ہو اِنْ اَنْتُمْ نہیں ہو تم اِلَّا
مُفْتَرُوْنَ ○ مگر افترا کرنے والے خدا پر اُسکے شریک ٹھہرا کر یٰقَوْمِ اے میرے گروہ لَآ اَسْئَلُكُمْ نہیں چاہتا ہوں میں تم سے عَلَیْہِ
اَجْرًا ؕ تبلیغ رسالت پر کچھ اُجرت اور یہ بات ثابت ہے کہ سب رسولوں نے اپنی قوم کو اپنی بے طمعی کی خبر دی تہمت زائل ہو جانے کے
واسطے اور دنیوی غرضوں سے نصیحت خالص ہونے کے لئے اسواسطے کہ دعوت اُسوقت فائدہ دیتی ہے جب طمع فاسد کیساتھ ملی ہوئی نہ ہو بیت

طمع بند و دفتر ز حکمت بشوئے طمع بگسل و ہر چہ خواہی بگوئے

تو پیغمبروں نے دعوت کی اُجرت اپنی قوم سے نہیں چاہی جیسا کہ ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ اِنْ اَجْرِیَ نہیں ہے اجر میرا اِلَّا عَلَى الَّذِیْ مگر
اُس پر جس نے محض اپنی قدرت سے فَطَرَنِیْ پیدا کیا مجھے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ کیا نہیں سمجھتے ہو اور اپنی عقل کو کام میں نہیں لاتے ہو کہ حق کہنے
والے کو باطل کہنے والے سے اور حق کو باطل سے تمیز کر لو اور جان لو کہ جو شخص مال کی طمع نہ کریگا جھوٹ کیوں کہے گا لکھا ہے کہ قوم عاد نے ہود علیہ السلام
کی دعوت قبول نہ کی اور حق تعالیٰ نے اُن کی شامت سے تین برس پانی نہ برسایا اور اُن کے مردوں اور عورتوں کو بانجھ کر دیا اور چونکہ وہ لوگ زراعت
والے تھے اور لوگ اُن کے دشمن بھی تھے تو زراعت کے واسطے مینھ کے اور دشمنوں کو دفع کرنے کیلئے اولاد کے محتاج ہوئے ہود علیہ السلام نے فرمایا
وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا اور اے میرے گروہ استغفار کرو اور بخشش چاہو رَبَّکُمْ اپنے رب سے ایمان کے ساتھ ثُمَّ تُوْبُوْا پھر توبہ کرو اِلَیْهِ
اُس کی طرف اُسکے غیر کی پرستش سے یُرْسِلِ السَّمَآءَ تاکہ بھیجے آسمان سے عَلَیْکُمْ تمہارے کھیتوں پر مِدْرَارًا مینھ برابر وَیَزِدْکُمْ
اور زیادہ کرے تمہیں قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِکُمْ زور تمہارے زور کے ساتھ یعنی تمہیں بیٹے عنایت فرمائے کہ اُنکی مدد سے دشمنوں کو دفع کرنے پر قادر ہو
پس میری بات سنو وَلَا تَتَوَلَّوْا اور نہ پھیرو مجھ سے اور منھ نہ پھیرو پیغام الٰہی سے مُجْرِمِیْنَ ○ اس حال میں کہ ہٹ کرنے والے ہو گنا ہونٹ
قَالُوْا وہ بولے کہ یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ اے ہود نہیں لایا تو ہمارے پاس کوئی دلیل جو دلالت کرے تیرے دعوے کی صحت پر
حال آنکہ حضرت ہود علیہ السلام نے اُنھیں معجزے دکھائے لیکن وہ لوگ ان معجزوں کو شمار میں نہ لائے اور انکار کر کے بولے کہ وَمَا نَحْنُ اور
نہیں ہیں ہم بِتَارِکِیْٓ اٰلِهَتِنَا چھوڑنے والے اپنے خداؤں کی عبادت عَنْ قَوْلِکَ تیرے کہنے سے کہ تو کہتا ہے کہ ایک ہی خدا کی عبادت
کرو وَمَا نَحْنُ لَکَ اور نہیں ہیں ہم تیرے واسطے بِمُؤْمِنِیْنَ ○ ایمان والوں میں سے اِنْ نَّقُوْلُ ہم نہیں کہتے ہیں تیری شان میں
اِلَّا اعْتَرٰىکَ مگر یہ کہ پہنچایا ہے تجھے بَعْضُ اٰلِهَتِنَا ہمارے بعض خداؤں نے بِسُوْٓءٍ رنج اور صدمہ اور بیماری اور بعضے کہتے ہیں
کہ جنون مراد ہے قوم عاد کے لوگ بولے کہ تو ہمارے خداؤں کو چونکہ گالیاں دیتا ہے اس سبب سے انھوں نے تجھے دیوانہ کر دیا ہے کہ خلاف عقل باتیں
تجھ سے سُنی جاتی ہیں قَالَ ہود علیہ السلام نے کہا کہ اِنِّیْٓ بیشک میں اُشْهِدُ اللّٰهَ گواہ کرتا ہوں خدا کو وَاشْهَدُوْٓا اور تم بھی گواہ رہو
اس بات پر کہ اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ میں بیزار ہوں مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ۙ اس چیز سے کہ تم شریک پکڑتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ سوا خدا کے یعنی اُسکی
عبادت میں اوروں کو شریک کرتے ہو فَکِیْدُوْنِیْ پھر اجماع کر و میرے ساتھ مکر کرنے کے واسطے جَمِیْعًا تم سب یعنی تم اور تمہارے
خدا مجھے ہلاک کرنے پر اتفاق کر لو ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ○ پھر مجھے مہلت نہ دو اور جو کچھ میرے ساتھ کرنے کا قصد رکھتے ہو کر گزرو کہ میں
کچھ باک نہیں رکھتا اور اللہ کے بچانے کی حمایت پر تمہارے ضرر پہنچانے سے مجھے کچھ اندیشہ نہیں اور یہ بھی حضرت ہود علیہ السلام کا ایک معجزہ
تھا کہ ظالموں اور شوکت قوت والوں کے مقابلہ میں جو اُن کے خون کے پیاسے تھے ایسا مبالغہ کیا کہ تم سب جمع ہو کر مجھے ہلاک کرنے میں کوشش
کرو اور وہ لوگ اُس شدت اور قہر اور اقتدار اور اختیار کے ساتھ اُنھیں ذرا سا بھی ضرر نہ پہنچا سکے اور عاجز رہے اور کسی نے کیا خوب کہا ہے بیت

تو خدا را شو اگر جملہ عالم دریاست بخدا اگر سر موئے قدمت تر گردد

اور چونکہ حضرت ہود علیہ السلام اللہ کے کرم پر اعتماد کامل رکھتے تھے بولے اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ بیشک میں نے توکل کیا عَلَى اللّٰهِ خدا پر کہ رَبِّیْ
وَرَبِّکُمْ رب میرا اور رب تمہارا ہے اور اپنا کام میں نے اُسی پر چھوڑا مَا مِنْ دَآبَّةٍ کوئی چلنے والا نہیں ہے اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا
مگر اللہ پکڑنے والا ہے اُس کی پیشانی کے بال یعنی اُس کا مالک ہے اور اُس پر قادر اور غالب ہے پیشانی کے بال پکڑنا کنایت از قدرت

اور تصرف کی تمثیل ہی اِنَّ رَبِّیْ تحقیق کہ میرا رب عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ راہ حق اور عدل پر ہی جو کوئی اُسپر توکل کرتا ہو وہ اُسے سیدھی راہ دکھا دیتا ہی اور خراب نہیں چھوڑتا۔ بحر الحقائق میں لکھا ہی کہ صراط مستقیم وہ ہی جو حق کی طرف تمام ہو اُس کے غیر کی طرف نہیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی اور نقد النصوص میں مذکور ہی احدیت افعال کے باب اور تاثیرات اور موثرات کے بیان میں کہ وہ ذات متعالیہ جس سے درحقیقت سب افعال صادر ہوتے ہیں اور جو تاثیر قبول کرنے والی سب چیزوں میں مؤثر ہے وہ ذات متعالیہ تربیت کے حکم سے ہر ایک کو قابلیتوں کے موافق اپنی طرف کھینچتی ہے اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ کا یہی بھید ہی بیت

کس کسانہ می کشد انا الیہ راجعون | چوں روی جائے دگر فکر غلط باشد جنوں

اور اسی مضمون میں ہی کسی قائل کا قول کہ نظم

چوں ہمہ راہ اوست از چپ و راست | تو بہر رہ کہ میروی او راست

چوں ازو بود ابتدائے ہمہ | ہم بدو باشد انتہائے ہمہ

فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر وگے مجھ سے اور روگردانی کروگے یعنی ہمیشہ انکار پر ثابت رہوگے فَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ تو تحقیق کہ پہنچا دیا ہی میں نے تمھیں مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖٓ وہ چیز کہ بھیجا گیا ہوں اُسکے ساتھ اِلَیْکُمْ تمھاری طرف یعنی خدا کی وحی تمھیں پہنچا دی اور تم پر دلیل پکڑی جو تم حق نہیں مانتے ہو تو حق تعالیٰ تمھیں ہلاک کرے گا وَیَسْتَخْلِفُ اور جانشین تمھارا کر دیگا رَبِّیْ میرا رب قَوْمًا غَیْرَکُمْ گروہ کو سوا تمھارے وَلَا تَضُرُّوْنَہٗ شَیْئًا اور ضرر نہ پہنچا سکوگے حق تعالیٰ کو کچھ مجھ سے منھ پھیرنے اور دعوت حق نہ قبول کرنے کے سبب سے اِنَّ رَبِّیْ بیشک رب میرا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝ سب چیزوں پر نگہبان ہی یعنی سب کے افعال اقوال احوال کو نگاہ رکھتا ہی اور اُن کی جزائیں دینا اُس سے فوت نہیں ہوتا جب قوم ہود کے کافروں نے اس بات سے نصیحت نہ مانی تو اُنپر عذاب نازل ہونے کو حکم الٰہی صادر ہوا وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا اور جب کہ آیا حکم ہمارا اُنپر عذاب کے واسطے تو نَجَّیْنَا ھُوْدًا نجات دی ہم نے ہود کو وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے تھے مَعَہٗ اُسکے ساتھ اور وہ چار ہزار آدمی تھے کہ اُن سب کو ہود علیہ السلام کے ساتھ ہم نے عذاب سے نجات دی بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے یعنی نجات ہمارے فضل کے سبب سے تھی اُن کے عمل کے باعث سے نہیں وَنَجَّیْنٰھُمْ اور رہائی دی ہم نے اُنھیں مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ۝ عذاب سخت سے اور وہ دوزخ کی گرم ہوا تھی کہ اُن کے نتھنوں میں چلی گئی اور پاخانے کے مقام سے نکلی اور اُن کے اعضا کو ٹکڑے کر دیا وَتِلْکَ عَادٌ اور وہ عاد ہی یعنی دیار احقاف میں جو اثر دیکھتے ہیں یہ قبیلہ عاد کے آثار میں سے ہے جَحَدُوْا انکار کیا انھوں نے اور کافر ہوگئے بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ اپنے رب کی آیتوں کے ساتھ وَعَصَوْا رُسُلَہٗ اور نافرمانی کی اُسکے رسولوں کی اور ایک پیغمبر کی نافرمانی سب پیغمبروں کی نافرمانی کو مستلزم ہی وَاتَّبَعُوْٓا اور پیروی کی انھوں نے اَمْرَ کُلِّ جَبَّارٍ حکم کی ہر سرکش عَنِیْدٍ ۝ عناد کرنے والے کی یعنی گنہگار ہوگئے اُس شخص کے باب میں جو انھیں حق کی طرف بلاتا تھا اور مطیع ہوگئے اُس کے جس نے اُنھیں کفر اور ضلالت کی جانب بلایا وَاُتْبِعُوْا اور پیچھے لگائی گئی فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا لَعْنَۃً اس جہان میں لعنت کہ ہلاک کرنے کے بعد ہی وَّیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور قیامت کے دن بھی اُن کے پیچھے لعنت لگی ہے اَلَآ اِنَّ عَادًا آگاہ ہو جاؤ کہ قوم عاد نے کَفَرُوْا رَبَّھُمْ کفر کیا اپنے رب کے ساتھ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ جان لو کہ دوری ہی عاد کو یعنی رحمت سے دور ہیں بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ دوری ہو عاد کو یعنی ہلاکت نصیب ہو اور اُن کے ہونے کے بعد پھر ہلاک ہونے کی دعا اس کی دلیل ہی کہ وہ عذاب کے مستحق ہیں قَوْمِ ھُوْدٍ ۝ یہ عاد کا ع ۵ ۱۱

عطف بیان ہی یعنی یہ عاد جو ہلاک ہوئے پہلے عاد تھے کہ اُنپر حضرت ہود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے عاد ارم نہیں اس واسطے کہ عاد ارم کو دوسرے
عاد کہتے ہیں اسواسطے کہ یہ قوم ثمود کے ساتھ ہلاک ہوئی وَاِلٰی ثَمُوْدَ اور قبیلۂ ثمود کی طرف ہم نے بھیجا اَخَاهُمْ صٰلِحًا اُن کے بھائی صالح کو وقف لازم
اس سے نسبی بھائی بنا مراد ہے قَالَ کہا صالح علیہ السلام نے کہ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی اور اُس کی
وحدانیت کا ایمان لاؤ مَا لَكُمْ نہیں تمھارے واسطے مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کوئی معبود اُس کے سوا هُوَ اَنْشَاَكُمْ اُس نے پیدا کیا
تمھیں مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی آدم علیہ السلام کو جو تمھارے باپ ہیں اور نطفوں کے مواد جس سے نسل آدم پیدا ہوتی ہو انھیں خاک سے
پیدا کیا وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا اور زندگی اور بقا دی تمھیں زمین میں مدارک میں مذکور ہی کہ قوم ثمود میں سے ہر ایک کی عمر تین سو برس سے ہزار برس
تک کی تھی یا تمھیں عمارت زمین کی قدرت عطا فرمائی کہ اُس میں راحت و آرام لینے کی جگھیں تم نے بنائیں اور نہریں کھودنے اور درخت سینچنے میں تم
مشغول ہوئے فَاسْتَغْفِرُوْهُ پس بخشش چاہو اُسکی درگاہ سے یعنی ایمان لاؤ تاکہ وہ تمھیں بخشدے ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ پھر رجوع کرو اُسکی
عبادت کی طرف غیر کی پرستش چھوڑ کر اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ میرا رب قَرِيْبٌ قریب امیدواروں کے ہی رحمت کے ساتھ مُّجِيْبٌ قبول کرنے
والا دعا مانگنے والوں کا ہی اپنے فضل و احسان سے قَالُوْا يٰصٰلِحُ کہا قوم نے کہ اے صالح قَدْ كُنْتَ تحقیق کہ تھا تو فِيْنَا درمیان ہمارے
مَرْجُوًّا امید رکھا گیا یعنی بزرگی اور متانت کے آثار تیری پیشانی میں ہم دیکھتے تھے قَبْلَ هٰذَآ قبل اس کے کہ تو نبوت کا دعویٰ کرے
اور ہم چاہتے تھے کہ تجھے اپنا بادشاہ بنائیں یا اپنے کاموں میں تجھ سے مشورہ لیا کریں یا ہم یہ امید رکھتے تھے کہ تو ہمارے دین پر متدین ہوگا
اب تو یہ بات جو کہتا ہے کہ تجھ سے ہم نے امید توڑ دی اَتَنْهٰىنَآ کیا منع کرتا ہی تو ہمیں اَنْ نَّعْبُدَ اس بات سے کہ پوجیں ہم مَا يَعْبُدُ
اٰبَآؤُنَا اُسے جسے پوجتے تھے باپ ہم لوگوں کے وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ اور تحقیق کہ ہم شک میں ہیں مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اُس چیز سے کہ بلاتا ہی تو
ہمیں اِلَيْهِ اسکی طرف کہ توحید ہی اور بتوں کی پوجا ترک کر دینا مُرِيْبٍ ۝ ایسے شک میں جو بدگمانی میں ڈالنے والا ہی یعنی ہمیں ایسا
شک ہی کہ اُس سے جی کو اضطراب دل کو بےچینی عقل کو پریشانی ہی قَالَ يٰقَوْمِ کہا صالح علیہ السلام نے اے میرے گروہ اَرَءَيْتُمْ بتاؤ مجھے
اور فرض کرو کہ میں اِنْ كُنْتُ اگر ہوں میں عَلٰى بَيِّنَةٍ کھلی ہوئی دلیل پر مِّنْ رَّبِّيْ اپنے رب کی طرف سے وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ اور
دی ہو اُس نے مجھے اپنے پاس سے رَحْمَةً پیغمبری فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ پھر کون شخص ہی جو مدد کرے اور باز رکھے مجھے مِنَ اللّٰهِ
عذاب الٰہی سے اِنْ عَصَيْتُهٗ اگر نافرمانی کروں اُس کی تبلیغ احکام میں پس میں تو تمھیں خدا کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے اپنے دین کی
طرف اور مجھ سے جھگڑا کرتے ہو فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ پس تم نہیں بڑھاتے ہو مجھے غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝ سوا زیانکاری کی طرف نسبت دینے
کے یعنی تم مجھے نقصان کی طرف منسوب کرتے ہو میں تمھیں نقصان کی جانب نسبت دیتا ہوں لکھا ہے کہ قوم ثمود نے بڑے جھگڑے کے بعد معجزہ
طلب کیا جیسا کہ سورہ اعراف میں ذکر ہو چکا ہی اور حضرت صالح علیہ السلام نے دعا کی خدا کے حکم سے پتھر میں سے اونٹنی پیدا ہوئی صالح علیہ السلام
نے دلیل پکڑی اور اونٹنی کے باب میں نصیحت شروع کی اور کہا کہ وَيٰقَوْمِ اے میرے گروہ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہ اونٹنی ہی خدا کی پیدا
کی ہوئی لَكُمْ تمھارے واسطے اٰيَةً اُس حال میں کہ یہ نشانی ہی قدرت خدا کی فَذَرُوْهَا پس چھوڑ دو اُسے تَاْكُلْ تاکہ کھائے اور
چرے فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ خدا کی زمین میں یعنی اُس کی روزی تم پر نہیں ہی اور اُس کا فائدہ تمھارے واسطے وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ اور نہ
پہنچاؤ اُسے بُرائی اور تکلیف اسواسطے کہ اگر اُسکے ساتھ بُرائی کا قصد کروگے فَيَاْخُذَكُمْ تو پکڑے گا تمھیں عَذَابٌ قَرِيْبٌ عذاب نزدیک یعنی
تکلیف دینے کے ساتھ ملا ہوا اور تم عذاب کیے جاؤگے اور مہلت نہ پاؤگے فَعَقَرُوْهَا پس پاؤں کاٹ ڈالے اُن کافروں نے اونٹنی کے اور اس کی تفسیر

سورۂ قمر میں انشاء اللہ تعالی بیان ہوگی اور اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالنے کے بعد اُس کا بچہ پہاڑ پر چڑھا اور تین بار چلاّیا اور صالح علیہ السلام اُس وقت
قوم میں نہ تھے جب آئے اور لوگوں نے یہ حال اُن سے بیان کیا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا تو کہا صالح علیہ السلام نے کہ تم جیو اور فائدہ لو اپنی زندگی سے
فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ ؕ اپنے گھروں میں تین دن کہ بدھ جمعرات جمعہ ہو اور ہفتہ کے دن تم پر عذاب آئیگا ذٰلِكَ وَعْدٌ یہ وعدہ
غَیْرُ مَكْذُوْبٍ ۝ نہیں جھوٹا ہے لکھا ہے کہ بدھ کے دن اُن لوگوں کے چہرے زرد ہوگئے اور جمعرات کو سُرخ اور جمعہ کو سیاہ اور ہفتہ کو
عذاب نازل ہوا فَلَمَّا جَآءَ پھر جب آیا اَمْرُنَا حکم ہمارا اُنپر عذاب کے واسطے تو نَجَّیْنَا صٰلِحًا نجات دی ہم نے صالح کو وَ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ تھے مومنوں میں سے بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ساتھ فضل اور بخشش کے اپنی طرف سے اُن کے
عمل کے سبب سے نہیں یعنی اپنے فضل اور رحم سے صالح علیہ السلام اور مومنوں کو اُس بلا سے ہم نے نجات دی وَمِنْ خِزْیِ یَوْمِئِذٍ ؕ اور اُس
دن کی رسوائی سے چاہیے کہ اُس روز سے روز قیامت مراد ہو اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا هُوَ الْقَوِیُّ وہ ہے قوت والا مومنوں کی نجات
پر الْعَزِیْزُ ۝ غالب دشمنوں پر اُنھیں ہلاک کرنے کے ساتھ وَاَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا اور پکڑ لیا اُن لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر
کفر کر کے الصَّیْحَةُ بڑی چیخ نے اُس سے جبریل علیہ السلام کی چیخ مراد ہو زاد المسیر میں لکھا ہے کہ وہ تین روز جن میں جیتے رہنے کا وعدہ تھا
اپنے گھروں میں وہ لوگ بیٹھے قبریں کھودا کئے اور عذاب کے منتظر تھے جب چوتھے دن آفتاب نکلا اور عذاب نہ آیا تو اپنے اپنے گھر سے نکل کر
ایک دوسرے کو بُلاتا اور ٹھٹھا کرتا کہ ناگاہ حضرت جبریل علیہ السلام اپنی صورت پر ظاہر ہوئے پاؤں زمین پر سر بالائے آسمان پر مشرق سے مغرب تک
پھیلائے پاؤں زرد پر سبز دانت سفید چمکتے ہوئے پیشانی صاف نورانی رخسارے سُرخ سر کے بال لال جیسے مونگے کا رنگ اس صورت سے
ظاہر ہو کر اُفق کو چھپالیا اور قوم ثمود نے یہ حال دیکھا اور اپنے گھروں میں جا کر قبروں میں گھس گئے جبریل علیہ السلام نے چیخ کر کہا کہ مرو تم پر
خدا کی لعنت ایک ہی بار سب مرگئے اور اُن کے گھروں میں زلزلہ پڑگیا اور چھتیں اُن پر پھٹ پڑیں فَاَصْبَحُوْا پس ہوگئے فِیْ دِیَارِهِمْ
جٰثِمِیْنَ ۝ؗ اپنے گھروں میں مُردے زمین میں چپکے ہوئے كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ گویا کہ ہرگز نہ تھے اُن کے گھروں میں اور وسیط میں لکھا
ہو کہ حق تعالی نے اُس چیخ سے اُن لوگوں کو ہلاک کیا جو قوم ثمود میں سے مشرقوں مغربوں نرم زمینوں پہاڑوں میں تھے مگر ایک شخص بچ رہا کہ اُسکا
نام ابو رغال تھا حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لوگوں نے پوچھا کہ ابو رغال کون شخص تھا آپ نے فرمایا کہ قبیلۂ ثقیف کا باپ اَلَآ
اِنَّ ثَمُوْدَا جان لو کہ بیشک قوم ثمود نے كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ انکار کیا اپنے رب کا اَلَا بُعْدًا جان لو کہ دوری ہے میری رحمت سے
لِّثَمُوْدَ ۝ؑ قوم ثمود کو وَلَقَدْ جَآءَتْ اور البتہ یقینی آئے رُسُلُنَآ ہمارے بھیجے ہوئے ملائکہ کہ گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹھ تھے
دمیاطی کہتے ہیں کہ تین فرشتے یعنی جبریل میکائیل اسرافیل علیہم السلام سادہ رو خوبصورت نوجوان کی صورت پر آئے اِبْرٰهِیْمَ ابراہیم علیٰ نبینا
وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بِالْبُشْرٰى ساتھ خوشخبری دینے کے فرزند پیدا ہونے کی یا ہلاکت قوم لوط کی تفسیر سلمی میں لکھا ہو کہ خُلّت ہمیشہ رہنے
کی وہ خوشخبری تھی صاحب کشف الاسرار نے فرمایا کہ جب پہلے سے خلیل کو سرفراز فرمایا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا تو آخر میں خُلّت ہمیشہ رہنے کی وہ
خوشخبری دی اور خلّت منقطع ہونے سے بے خوف کر دیا اور حقائق سلمی میں یہ بھی لکھا ہے کہ اُنکی صلب سے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
ظہور کی خوشخبری تھی اسطرح پر کہ وہ خاتم انبیا صاحب لوا ا حمد ہیں اور اس بشارت سے بڑھ کر اور کیا بشارت ہو سکتی ہو کہ باپ کا بیٹا ایسا ہو رباعی

خوشوقت آں پدر کہ چنیں باشدش پسر — شاباش آں صدف کہ چنیں پرور د گہر
آبا از و بکرم و ابنا از و عزیز — صَلُّوا عَلَیْهِ مَا طَلَعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

وسیاطی نے کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام قوم لوط کو ہلاک کرنے آئے تھے اور اسرافیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے گھر بیٹا ہونے کی خوشخبری لیکر اور میکائیل علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام اور اُن کے لوگوں کی محافظت کے واسطے اور انھیں موتفکات سے نکالنے کو آئے تھے القصہ یہ ملائکہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہما السلام کے پاس آئے تو قَالُوْا سَلٰمًا ؕ کہا اُنھوں نے سلام کرتے ہیں تم پر سلام کرنا قَالَ سَلٰمٌ ؕ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ میرا جواب بھی سلام ہو تم پر ابراہیم علیہ السلام نے یہ نہیں جانا کہ یہ فرشتے ہیں انھیں مہمان خانہ میں بٹھایا فَمَا لَبِثَ کچھ دیر نہیں کی اَنْ جَآءَ یہاں تک کہ لے آیا بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ۝ گائے کا بچھڑ بھون کر گرم پتھر پر اور دسترخوان بچھا کر اُنھیں کھانا کھانے کو بُلایا انھوں نے کھانے پر ہاتھ نہ بڑھایا فَلَمَّا رَآٰ پھر جب دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے اَیْدِیَهُمْ اُن کے ہاتھوں کو کہ ہرگز لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نہیں پہنچتے اُس بھُنے بچھے کی طرف یعنی وہ لوگ کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے نَكِرَهُمْ تو انکار کیا اُس نے اُن سے یعنی انھیں نہیں پہچانا وَاَوْجَسَ اور دل میں لایا مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ اُن سے ڈر اس واسطے کہ اس زمانہ میں جو کوئی کسی شخص کے ساتھ بُرائی کا قصد رکھتا تھا تو اُس شخص کا کھانا نہ کھاتا تھا جب انھوں نے کھانا نہ کھایا تو ابراہیم علیہ السلام ڈرے کہ یہ چور ہوں گے اور مجھے ضرر پہنچائینگے جب فرشتوں نے اُنکا خوف دریافت کرلیا تو قَالُوْا بولے کہ لَا تَخَفْ نہ ڈر اِنَّاۤ اُرْسِلْنَا تحقیق کہ ہم فرشتے بھیجے گئے ہیں اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝ طرف قوم لوط کے کہ اُنپر ہم عذاب کریں وَامْرَاَتُهٗ اور ابراہیم علیہ السلام کی بی بی سارہ بنت ہارون قَآئِمَةٌ کھڑی تھیں پردہ کی آڑ میں اور فرشتوں کی باتیں سنتی تھیں یا مہمانوں کی خدمت کے واسطے کھڑی ہوئی تھیں اسواسطے کہ بی بی سارہ بوڑھی تھیں کسی سے چھپتی نہ تھیں جیسے ہی انھوں نے فرشتوں کی باتیں سُنیں فَضَحِكَتْ تو ہنس پڑیں خوشی کے مارے اور اُنھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خوف زائل ہونے کی خوشی ہوئی یا مفسدوں کے ہلاک کرنے کی خبر سُن کر خوشی حاصل ہوئی بعضے کہتے ہیں کہ اُن کی خوشی تعجب سے تھی اور انھیں تعجب یہ ہوا کہ قوم لوط غافل ہے اور اُسپر عذاب آیا چاہتا ہے یا آدمی کی صورت پر فرشتوں کے آنے سے تعجب ہوا یا اسپر ہنسیں کہ اس قدر خدم حشم موجود ہوتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تین شخصوں سے خوف آیا جب حضرت سارہ ہنسیں فَبَشَّرْنٰهَا تو بشارت دی ہم نے ملائکہ کی زبانی بِاِسْحٰقَ بیٹا پیدا ہونیکی کہ اُسکا نام اسحٰق ہے وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ۝ اور پیچھے سے اسحٰق کے یعقوب کی بشارت دی حضرت سارہ کے ساتھ خوشخبری اس جہت سے خاص ہوئی کہ عورتوں کو لڑکا پیدا ہونیکی بڑی خوشی ہوتی ہے اور دوسرے یہ بات ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حضرت ہاجرہ سے ایک بیٹا تھا یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت سارہ کے کوئی فرزند نہ تھا پس جب فرزند کی بشارت سُنی تو قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤی بولیں ارے تعجب ءَاَلِدُ کیا جنوں گی میں وَاَنَا عَجُوْزٌ حال آنکہ بوڑھی ہوں اور اُس زمانے میں ننانوے (۹۹) برس کی اُن کی عمر تھی وَّهٰذَا بَعْلِیْ اور یہ شوہر میرا شَیْخًا بوڑھا ایکسو بیس برس کا یا ایکسو بیس (۱۲۰) برس کا اِنَّ هٰذَا بیشک یہ خبر جو کہتے ہو لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ۝ عجیب چیز ہے اور اُن کا استعجاب عادت کی راہ سے تھا قدرت کی وجہ سے نہیں قَالُوْۤا کہا فرشتوں نے حضرت سارہ سے کہ اَتَعْجَبِیْنَ کیا عجب کرتی ہو تو مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اللہ کے کام سے کچھ تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی صنعت بے آلت اور فضل بے علت سے دو بوڑھوں سے لڑکا پیدا کردے

قدرتے راکہ برکمال بود | کے چنینہا ازو محال بود

رَحْمَتُ اللّٰهِ رحمت اللہ کی وَبَرَكٰتُهٗ اور برکتیں یعنی اُسکی بھلائیوں کی زیادتی عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ تم پر اے اہل بیت محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ برکات الٰہی یہ تھیں کہ اسباط اور سب انبیاء بنی اسرائیل ابراہیم اور سارہ علیہم السلام سے پیدا ہوئے اِنَّهٗ بیشک خدا حَمِیْدٌ تعریف کیا گیا ہے نعمتیں عطا فرمانے پر مَّجِیْدٌ ۝ بزرگ ہے کرم ظاہر کرنے کے ساتھ فَلَمَّا ذَهَبَ پھر جبکہ گیا عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ

ابراہیم علیہ السلام سے خوف جو پیدا ہوا تھا وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى اور آئی اُس کے پاس خوشخبری اولاد پیدا ہونے کی يُجَادِلُنَا جھگڑا کیا ہمارے فرشتوں سے فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ قوم لوط کی شان میں لکھا ہے کہ ملائکہ سے حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہا کہ تم اُس بستی کے لوگوں کو ہلاک کیا چاہتے ہو جس میں سو مومن ہوں ملائکہ بولے کہ نہیں فرمایا کہ اگر نوّے مومن ہوں وہ بولے کہ تب بھی ہم ہلاک نہ کریں گے اسی طرح دس دس کم کرتے تو دس کی نوبت پہنچی پھر پانچ کی پھر ایک کی ملائکہ بولے کہ جس بستی میں ایک مومن ہوگا ہمیں اُسے ہلاک کرنے کا حکم نہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا یعنی اس مقام پر لوط اور ان کی بیٹیاں ہیں ملائکہ بولے کہ ہم لوط اور اُن کے لوگوں کو اُن میں سے باہر نکال لائیں گے اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ تحقیق کہ ابراہیم علیہ السلام تحمل والا تھا بدکاروں سے بدلا لینے میں جلدی نہ کی اَوَّاهٌ آہ کھینچنے والا اور آدمیوں پر تاسف کرنے والا مُّنِيْبٌ ۝ رجوع کرنے والا درگاہ رب العزت کی طرف ان صفتوں کا ذکر اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ ابراہیم علیہ السلام کو ملائکہ کے ساتھ جھگڑا کرنے کا باعث اُن کا فرط ترحم تھا اور اُن کی نرم دلی اور انھوں نے امید کی کہ اس قوم پر عذاب آنا رُک جائے شاید کہ وہ توبہ کریں اور برائیوں سے باز آئیں ملائکہ بولے کہ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ اے ابراہیم منہ پھیر لے اور درگزر عَنْ هٰذَا ۚ اس جھگڑے سے اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ تحقیق کہ آچکا ہو اَمْرُ رَبِّكَ ۚ حکم تیرے رب کا اُن پر عذاب کرنے اور انھیں ہلاک کر دینے کو وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ اور تحقیق آنیوالا ہو اُن پر عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝ عذاب نہ پھیرا گیا جھگڑے اور دعا سے پھر فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رخصت کر کے موتفکات کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ چار شہر تھے ہر ایک میں لاکھ لاکھ آدمی تلوار پکڑنے والے تھے جب فرشتے شہر سدوم کے قریب پہنچے کہ لوط علیہ السلام وہیں رہتے تھے تو نگاہ کی اُنھیں دیکھا کہ زمین میں کام کر رہے ہیں اُن کے سامنے گئے اور سلام کیا وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا اور جس وقت کہ آئے بھیجے ہوئے ہمارے لُوْطًا لوط کے پاس تو سِيْٓءَ بِهِمْ اندوہگین ہوا وہ اُن کے سبب وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور تنگدل ہوا اُن کی جہت سے مہمانداری کی کراہت سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ انھیں خوش رو اور خوبصورت دیکھ کر قوم کی برائی اور بیباکی سے اندیشہ کیا اور کہا کہ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝ یہ دن بہت سخت ہو مجھ پر لکھا ہو کہ حق تعالیٰ نے ملائکہ سے کہدیا تھا کہ جب تک لوط چار بار اپنی قوم کی بدی پر گواہی نہ دے قوم کو ہلاک نہ کرنا لوط علیہ السلام نے مہمانوں کو دیکھ کر یہ بات کہی کیا تھیں اس شہر کے لوگوں کی خبر نہیں پہنچی اور جو کام یہ کرتے ہیں تم نے نہیں سُنا وہ بولے کہ کیا حال ہو اور کیا کام کرتے ہیں لوط علیہ السلام کو شرم آئی کہ اُن کا کام زبان سے بیان کریں بولے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تمام دنیا کے لوگوں سے بدتر یہ قوم ہو یعنی لونڈے بازیاں کرتے ہیں جبریل علیہ السلام نے میکائیل علیہ السلام سے اشارہ کیا کہ یہ ایک بار گواہی ہوئی پھر لوط علیہ السلام نے اُن کے شہر کی راہ لی جب شہر کے دروازے پر پہنچے تو دوبارہ وہی بات کہی جب شہر میں پہنچے تو تیسری دفعہ وہی بات فرمائی جب اپنے گھر پہنچے تو چوتھی مرتبہ پھر وہی کلمہ کہا اور چاروں بار گواہی ہوگئی بعضے لوگوں نے لوط علیہ السلام کے ان مہمانوں کو دیکھا اور لوگوں کو خبر پہنچائی یا لوط علیہ السلام کی جورو کو کافرہ تھی اُس نے قوم کے بڑے آدمیوں سے خبر کر دی کہ خوبصورت جوان میرے گھر مہمان ہیں قوم کے لوگ لوط علیہ السلام کے دروازے کی طرف چلے وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ اور لوط علیہ السلام کے پاس اُن کی قوم کے لوگ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ جلدی دوڑتے ہوئے اُس کی طرف وَمِنْ قَبْلُ اور اس وقت کے قبل بھی كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ تھے کہ بُرے کام کرتے تھے لواطت اور کبوتر بازی اور محلوں میں سیٹی بجانا اور ٹھٹھے بازی کیواسطے سر راہ بیٹھنا جب قوم کے لوگ لوط علیہ السلام کے دروازے پر آئے اور مہمانوں کو طلب کیا تو قَالَ يٰقَوْمِ کہا لوط علیہ السلام نے کہ اے میری قوم هٰٓؤُلَاۤءِ بَنَاتِيْ یہ ہیں میری بیٹیاں ان کی خواہش کرو هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ یہ بہت پاکیزہ ہیں تمھارے واسطے اُن کے ساتھ نکاح ایمان کی شرط پر تھا یا اُن کی شریعت میں مومنوں کا نکاح کافروں سے ہو سکتا تھا حضرت لوط علیہ السلام نے کمال جوانمردی و کرم اور حمیت سے اپنی

بیٹیاں مہمانوں پر فدا کر دیں اور بعضوں نے کہا ہو کہ بیٹیوں سے قوم کی عورتیں مراد ہیں اسواسطے کہ نبیؑ اپنی امت کا باپ ہو تربیت اور رحمت کی حیثیت سے یعنی عورتوں کی خواہش کرو کہ تمھارے واسطے حلال ہیں فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے بُری باتیں ترک کرنے کے ساتھ وَلَا تُخْزُوْنِ اور مجھے رُسوا نہ کرو فِیْ ضَیْفِیْ ط میرے مہمانوں کی شان میں اَلَیْسَ مِنْكُمْ کیا نہیں ہو تم میں سے رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ۝ کوئی مرد راہ پایا ہوا کہ تمھیں نصیحت کرے اور بُرے کاموں سے تم کو باز رکھے قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ بولے کہ اے لوط تو جانتا ہو کہ مَا لَنَا نہیں ہو ہمیں فِیْ بَنٰتِكَ تیری بیٹیوں میں مِنْ حَقٍّ ج کچھ حاجت وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ اور تحقیق تو جانتا ہے مَا نُرِیْدُ ۝ وہ بات جو ہم چاہتے ہیں بُرا کام کرنا قَالَ کہا لوط علیہ السلام نے اُن کے جواب میں کہ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً کاشکہ ہو مجھے تمھیں دفع کرنے کی قوت یا اگر میری ذات میں قوت ہو تو البتہ میں تمھیں نکال دوں اَوْ اٰوِیْۤ یا پناہ لوں اور پھر جاؤں اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ۝ طرف رکن سخت کے یعنی قبیلہ کی طرف کہ اُسکی مدد سے تمھیں منع کر سکوں یہی صحیح حدیثوں میں وارد ہو کہ حضرت سرور انبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا نے فرمایا کہ خدا رحم کرے میرے بھائی لوط کو کہ اُس نے پناہ لی تھی رکن شدید کی طرف یعنی خدا کے ساتھ پناہ لی اور حق تعالیٰ نے اُسے مدد دی اسواسطے کہ عاجزوں کی التجا کرنیکی جگہ اُسکی درگاہ کے سوا نہیں ہو مثنوی

آستانش کہ قبلہ گاہ ہمہ ست — از ہمہ آفتے پناہ ہمہ ست
ہر کہ دل در حمایتش بست ست — از غم ہر دو کون اورست ست

لکھا ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام نے گھر کا دروازہ بند کر لیا تھا دروازہ کے اندر سے اُن لوگوں کے ساتھ گفتگو کرتے تھے اُن لوگوں نے دیوار توڑ ڈالی اور چاہا کہ گھر میں گھس آئیں لوط علیہ السلام نہایت مضطرب اور غمناک ہوئے جب ملائکہ نے اُنھیں اس اضطراب اور صدمہ میں دیکھا تو قَالُوْا یٰلُوْطُ بولے کہ اے لوط اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ ہم بھیجے ہوئے ہیں تیرے رب کے اور اُنپر عذاب کرنے کو نازل ہوئے ہیں اپنا دل قوی رکھ کہ وہ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ ہرگز نہ پہنچیں گے تجھے ایذا اور ضرر پہنچانے یعنی اُن کا ضرر تجھے نہ پہنچے گا تو درمیان سے اپنا قدم نکال اور ہمیں اُن لوگوں میں چھوڑ دے پھر جبریل علیہ السلام اُن لوگوں کے سامنے نکل آئے اور اپنے پر اُن کے منھ پر ملے سب اندھے ہو گئے اور لوط علیہ السلام کے گھر سے باہر بھاگے یہ کہتے ہوئے کہ حذر کرو لوط کے مہمان جادوگر ہیں پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ پس لے جا اپنے لوگوں کو بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ ساتھ ایک ٹکڑے کے رات گئے وَلَا یَلْتَفِتْ اور چاہیے کہ التفات نہ کرے اور پھر کر نہ دیکھے مِنْكُمْ اَحَدٌ تم میں سے کوئی تو اپنے سب لوگوں کو لے جا اِلَّا امْرَاَتَكَ مگر اپنی جورو کو کہ وہ کافرہ ہے اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا تحقیق کہ پہنچنے والا ہو اُسے مَاۤ اَصَابَهُمْ ط جو کچھ پہنچے گا اُنھیں یعنی وہ بھی اور کافروں کی طرح ہلاک ہوگی لوط علیہ السلام نے نہایت تنگ دلی کے ساتھ فرمایا کہ انکو انکی ہلاکت کب ہوگی جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ط تحقیق کہ اُنپر عذاب کا وقت صبح ہو لوط علیہ السلام نے کہا کہ ابھی تو صبح میں بہت دیر ہو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ۝ کیا نہیں ہو صبح نزدیک یعنی نزدیک تو ہو فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا پھر جس وقت کہ آیا حکم ہمارا اُن کے عذاب کے واسطے تو جبریلؑ سے حکم کیا وہ اپنے پر اُن کے شہروں کے نیچے لایا اور اُن شہروں کو اُٹھایا اور اتنا اونچا کیا کہ اہل آسمان اُن کے مرغوں کی بانگ اور کتوں کی آواز سنتے تھے پھر ہم نے حکم کیا اور جبریلؑ نے ڈال دیا اور ہم نے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلْنَا کر دیا ہم نے عَالِیَهَا سَافِلَهَا اُن شہروں کے اوپر کو تلے اُن کے یعنی وہ شہر اُلٹ دئے وَاَمْطَرْنَا اور برسائے ہم نے عَلَیْهَا اُن شہروں پر اُلٹ دینے کے بعد حِجَارَةً پتھر مِّنْ سِجِّیْلٍ ۵ سخت مٹی سے سجّیل سنگ گل کا معرب ہے اور وہ مٹی ہو آگ میں پکی ہوئی جیسے اینٹ یا سجیل ایک پہاڑ ہو آسمان میں یا آسمان دنیا کا نام ہو یا سجین ہو کہ اُس کا نام جہنم ہو یعنی وہ پتھر کا منھ اُنپر آسمان سے تھا

یا دوزخ سے اور وہ پتھر تھے مَّنضُودٍ ﴿۸۲﴾ تہہ بر تہہ یا پے در پے مُّسَوَّمَةً نشان کئے ہوئے سیاہ اور سفید لکیروں سے جیسے سلیمانی دانے ہوتے ہیں یا لال اور سفید زاد المسیر میں لکھا ہے کہ وہ پتھر مہر کئے ہوئے تھے بعضے اُن میں سے سفید اور اُنپر سیاہ نقطے تھے اور بعضے سیاہ اور اُنپر سفید نقطے تھے یا جس پر پتھر برسا تھا اُس کا نام اُس پتھر پر لکھا ہوا تھا یا مہیا کئے گئے تھے عِندَ رَبِّكَ تیرے رب کے خزانے میں اُنپر عذاب کرنیکو اور تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ اُن میں بڑے پتھر تو مٹھور کے برابر تھے اور چھوٹے گھڑے کے برابر اور ایک قول یہ ہو کہ پتھر اُس قوم کی ایک جماعت کے سروں پر برسے جو جماعت وہاں نہ تھی پھر جہاں کہیں اُن میں سے کوئی تھا اُسکے نام کا پتھر اُسکے سر پر آیا اور وہ ہلاک ہوگیا لکھا ہو کہ اُن میں سے ایک شخص مکہ معظمہ کے حرم میں آیا تھا تو جو پتھر اُسکے نام کا تھا چالیس دن ہوا میں اٹکا رہا اور جیسے ہی وہ شخص حرم کے باہر نکلا وہ پتھر ہوا سے اُسکے سر پر گرا اور وہ ہلاک ہوگیا وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ اور نہیں ہیں وہ عذاب کے پتھر ظالموں سے بِبَعِيدٍ ﴿۸۳﴾ دور اسواسطے کہ وہ اسکے مستحق ہیں کہ اُنپر پتھر برسیں نظم

چو عالم را ستمگر تنگ دارد — عجب نبود کہ بر وے سنگ بارد

سگاں را سنگ در خوردہ ست بیا — چو ظالم را بہ بینی سنگ بردار

اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہِیَ کی ضمیر قریٰ یعنی دیہات کی طرف پھرتی ہو کنایہ غیر مذکور ہو یعنی قوم لوط کے شہر مکہ کے ظالموں سے دور نہیں ہیں اثنائے سفر میں اُس دیار سے یہ گزرتے ہیں تو انھیں اولیٰ اور انسب ہے کہ عبرت پکڑنے کی نظر سے اُن شہروں کو دیکھیں اور عذاب اور عقوبت سے ڈر کر اپنا حال ایمان اور نیک کام کرنے سے بدلیں اور اپنے حال کی اصلاح کریں وَإِلَىٰ مَدْيَنَ اور بھیجا ہم نے اولاد مدین کی طرف یا شہر مدین کے رہنے والوں کی جانب ہم نے بھیجا أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ اُن کے بھائی شعیب علیہ السلام کو کہ نسبی برادری رکھتا تھا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ کہا شعیب نے کہ اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی وحدانیت کے ساتھ مَا لَكُم نہیں ہو واسطے تمھارے مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ کوئی خدا اُسکے سوا وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ اور کم نہ کرو اور نہ گھٹاؤ پیمانہ ناپنے کی چیزیں ناپنے میں وَالْمِيزَانَ اور ترازو کو تولنے کی چیزیں تولنے میں إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ تحقیق دیکھتا ہوں تم کو مالداری اور نعمت کے ساتھ یعنی تم مفلس اور محتاج نہیں ہو کہ اس کے سبب سے خیانت کرو بلکہ مالدار اور نعمت والے ہو حق گزاری کی رسم یہ ہے کہ لوگوں کو اپنے مال سے بہرہ مند کرو یہ نہیں کہ اُن کے حقوق میں سے لے لو وَإِنِّي اور تحقیق کہ میں أَخَافُ عَلَيْكُمْ ڈرتا ہوں تم پر اس خیانت کے سبب سے جو تم کرتے ہو عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ﴿۸۴﴾ اس دن کے عذاب کو جو گھیرنے والا ہو احاطہ یعنی گھیر لینا جو عذاب کی صفت ہو اُسے دن کی صفت کرنا اس جہت سے ہو کہ اُس دن عذاب واقع ہونا تھا یعنی اُس عذاب تمھارے گرد کو لے لیگا کہ کسی کو اس سے رہائی نہ ہوگی اس سے عذاب قیامت مراد ہو یا عذاب ہلاکت اور جب تول ناپ میں کمی کرنے کی ممانعت ہوئی تو اب اُسے پورا کرنے کا حکم اور یہ نہایت مبالغہ اور تاکید ہو وَيَا قَوْمِ اور اے میرے گروہ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ پوری پوری ناپ کی چیزیں پیمانہ سے وَالْمِيزَانَ اور پوری تولو تول کی چیزیں ترازو میں بِالْقِسْطِ عدل اور راستی کے ساتھ اور وہ لوگ جو باوجود اس بات کے ناپ تول میں خیانت کرتے تھے جو کچھ خرید کرتے اُسکی قیمت میں سے بھی کچھ واپس کر لیتے تھے اور درم و دینار کی کگر بھی کاٹ لیتے تھے اس باب میں حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اور کم نہ کرو لوگوں سے أَشْيَاءَهُمْ انکی چیزیں یعنی جو کچھ مول لیتے ہو اُسکی قیمت یا کاٹن جو درم دینار میں سے کاٹ لیتے ہو وَلَا تَعْثَوْا اور انتہا کی تباہی نہ ڈھونڈھو فِي الْأَرْضِ اپنے شہر کی زمین میں مُفْسِدِينَ ﴿۸۵﴾ اُس حالت میں کہ تم تباہکار ہو بَقِيَّتُ اللَّهِ جو کچھ باقی چھوڑے اللہ تمھارے واسطے حلال میں سے حرام ترک کرنیکے بعد وہ خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہو تمھارے واسطے اُس سے جو خیانت کر کے جمع کرتے ہو إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ اگر ہو تم میری بات

باور کرنے والے وَمَآ اَنَا عَلَیْكُمْ اور میں نہیں ہوں تم پر بِحَفِیْظٍ ۝ نگاہبان کہ تمھیں بُری باتوں سے باز رکھوں یا عذاب سے تمھاری محافظت کروں بلکہ میں رسول ہوں پیغام پہنچانے والا اور نصیحت کرنے والا میرے ذمے فقط پہنچا دینا ہی بس بیت

من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم — تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

لکھا ہی کہ انبیاء علیہم السلام دو قسم پر تھے بعضے وہ جنھیں لڑنے کا حکم تھا جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت سلیمان علیہم السلام اور بعضے وہ جنھیں لڑنے کا حکم نہ تھا پس حضرت شعیب علیہ السلام انہی میں سے تھے کہ جنگ کرنے کی اجازت نہ رکھتے تھے دن بھر قوم کو نصیحت کرتے اور رات بھر نماز پڑھتے قَالُوْا یٰشُعَیْبُ کہا اُن کی قوم نے کہ اے شعیبؑ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ کیا نماز حکم کرتی ہی تجھے اَنْ نَّتْرُكَ اس تکلیف کی کہ ہم چھوڑ دیں مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ وہ چیز کہ پوجتے تھے باپ ہمارے بتوں کو اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ یا ہاتھ روکیں ہم اُس چیز سے جو کرتے ہیں ہم فِیْٓ اَمْوَالِنَا اپنے مالوں میں مَا نَشٰٓؤُا جو چاہتے ہیں ہم ناپ تول میں کمی کرنا قیمت پھیر لینا درہم دینار کی گگریں کاٹ لینا اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ بیشک تو تحمل والا الرَّشِیْدُ خب راہ پائے ہوئے ہی اپنے زعم میں یہ بات ہنسی کی راہ سے کہتے تھے اور ان صفتوں اور باتوں کا خلاف انھیں مقصود تھا یا بعید جاننے کے طور پر کہتے تھے کہ باوصف اس بات کے کہ تو حلم اور رشد کے ساتھ موسوم اور موصوف ہی پھر ایسی باتیں کیوں کرتا ہی قَالَ یٰقَوْمِ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ اے میری قوم کے لوگو اَرَءَیْتُمْ کیا دیکھتے ہو اور کیا کہتے ہو اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ اگر ہوں میں بصیرت اور دلیل اور حجت پر مِّنْ رَّبِّیْ اپنے رب کے پاس سے وَرَزَقَنِیْ اور روزی دی ہو مجھے اُس نے مِنْهُ اپنے پاس سے رِزْقًا حَسَنًا روزی اچھی یعنی نبوت اور رسالت یا مال حلال بے خیانت اور بے کم تولے ناپے یا کمال اور تکمیل کی دولت مجھے عطا کی ہو اور روحانی اور جسمانی سعادت دی ہو تو روا ہوگا کہ میں اُس کی وحی میں خیانت کروں وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اور نہیں چاہتا ہوں کہ مخالفت ورزی میں تمھارے ساتھ اُس سے اور آؤں اِلٰی مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ اُس چیز کی طرف کہ تمھیں منع کرتا ہوں اُس سے یعنی تمھیں کوئی بات منع نہیں کرتا ہوں جبتک میں اُس کا مرتکب رہتا ہوں بلکہ جس بات سے تمھیں باز رکھتا ہوں خود بھی اُس سے باز رہتا ہوں اِنْ اُرِیْدُ نہیں چاہتا ہوں اِلَّا الْاِصْلَاحَ مگر درستی پر لانا تمھارے کاموں کو مَا اسْتَطَعْتُ جبتک کہ سکوں میں وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اور نہیں ہی توفیق میری تمھارے امور کی اصلاح میں یا صواب اور صلاح کی منزل پر پہنچ جانے میں اِلَّا بِاللّٰهِ مگر ساتھ ہدایت اور اعانت اللہ کے عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ اُس پر توکل کیا میں نے کہ وہ سب چیزوں پر قادر ہی اور اُس کے سوا سب عاجز ہیں وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ۝ اور اُسکی طرف پھرتا ہوں ہر چیز میں جب نیت کرتا ہوں وَیٰقَوْمِ اور اے میرے گروہ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ نہ اُس بات پر رکھے تمھیں شِقَاقِیْٓ میری دشمنی اور میرے ساتھ جھگڑنا اَنْ یُّصِیْبَكُمْ یہ کہ پہنچے تمھیں مِّثْلُ مَآ اَصَابَ مثل اُسکے جو پہنچا قَوْمَ نُوْحٍ قوم نوح کو طوفان سے اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ یا قوم ہود کو تیز ہوا سے اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ یا قوم صالح کو زلزلہ سے وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ اور نہیں ہی قوم لوطؑ مِّنْكُمْ بِبَعِیْدٍ ۝ تم سے دور یعنی زمانہ میں بھی تم سے قریب ہی اور مکان میں بھی اگر اگلی امتوں کے حال سے عبرت نہیں لیتے تو قوم لوطؑ سے تو عبرت پکڑو وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اور مغفرت چاہو اپنے رب سے ایمان لاکر ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ پھر رجوع کرو اُس کی عبادت کی طرف اُس کے غیر کی پرستش چھوڑ کر اِنَّ رَبِّیْ تحقیق کہ رب میرا رَحِیْمٌ رحم کرنے والا ہی مغفرت چاہنے والوں کے وَدُوْدٌ ۝ دوست رکھنے والا توبہ کرنے والوں کو وَدُوْدٌ فعول کے وزن پر فاعل کے معنی میں آتا ہی یعنی بندوں کو دوست رکھتا ہی اور مفعول کے معنی پر بھی آتا ہی یعنی بندے اُسے دوست رکھتے ہیں قطب الاقطاب مولانا یعقوب چرخی قدس سرہٗ نے اسمائے الٰہی کی شرح میں ودود کے یہ معنی لکھے ہیں کہ دوست رکھنے والا نیکی کا تمام خلق کے ساتھ اور دوست سب دلوں کا جو حق کے ساتھ ہیں یعنی وہ نیکیوں کو دوست رکھتا ہے اور نیک اُسے

رکھتے ہیں اور حقیقت میں اُن کی دوستی اُسی کی دوستی کی شاخ ہے اسواسطے کہ جب نظر تحقیق سے دیکھیں تو اصل حُسن اور احسان جو محبت کا سبب ہوتا ہے اسکے غیر کو ثابت نہیں تو وہ آپ اپنے تئیں دوست رکھتا ہے اور اس باب میں چند نکتے آیہ یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کی تفسیر میں بیان ہوئے ہیں اور فرزند عزیز کی یہ رباعی ہے رباعی

اے حُسن تو دادہ یوسفاں را خوبی ‏ ‏ وز عشق تو کردہ عاشقاں یعقوبی
گر نیک نظر کند کسے غیر تو نیست ‏ ‏ در مرتبۂ محبّی و محبوبی

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ کہا اُن لوگوں نے کہ اے شعیبؑ مَا نَفْقَهُ نہیں سمجھتے ہیں ہم كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ بہت باتیں اُن میں سے جو تو کہتا ہے توحید واجب ہونا تول ناپ میں کمی حرام ہونا اور یہ نہ سمجھنا اُن کے قصور عقل اور نہ فکر کرنے کے سبب سے تھا یا یہ بات عناد کی راہ سے وہ کہتے تھے ورنہ شعیب علیہ السلام کا کلام کیوں نہ سمجھتے وہ خطیب الانبیا تھے اور اُن کافروں نے یہ کہا کہ اے شعیب وَاِنَّا لَنَرٰىكَ اور بیشک ہم دیکھتے ہیں تجھے فِيْنَا ہم لوگوں میں ضَعِيْفًا ج بے زور ہمیں دفع کرنے میں یا ضعیف نگاہ وَلَوْلَا رَهْطُكَ اور اگر نہ ہوتی تیری قوم جو ہمارے دین پر ہے اور ہم اُسے عزیز رکھتے ہیں تو لَرَجَمْنٰكَ البتہ سنگسار کرتے ہم تجھے وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا اور نہیں تو ہم پر بِعَزِيْزٍ ۝ عزت والا اور بزرگ اسقدر کہ تیری عزت سنگساری کی مانع یا رحم کرنے کی باعث ہو قَالَ يٰقَوْمِ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ اے میری قوم اَرَهْطِيْٓ کیا میری برادری اور قوم اَعَزُّ عَلَيْكُمْ بہت عزیز ہے تمھارے نزدیک مِّنَ اللّٰهِ ط خدا سے وَاتَّخَذْتُمُوْهُ اور پکڑا تم نے خدا کا حکم وَرَآءَكُمْ اپنی پیٹھ کے پیچھے ظِهْرِيًّا ط جیسے چھوڑا اور بھولا ہوا یعنی میرے عزیز قریبوں کا حق لحاظ رکھتے ہو اور میرے پروردگار کا حکم پیٹھ کے پیچھے ڈالتے ہو اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ رب میرا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اُس چیز کے جو کرتے ہو تم مُحِيْطٌ ۝ ع آگاہ ہے اس طرح کہ کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں اور اسی حساب سے جزا دے گا وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا اور اے میرے گروہ عمل کرو عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اپنی جگہوں پر جو شرک اور تول ناپ میں کمی کرتے ہو اِنِّيْ عَامِلٌ ط تحقیق کہ میں بھی عمل کرنے والا ہوں اور اپنے کام پر متمکن ہوں سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لا قریب ہے کہ جانوگے تم مَنْ يَّاْتِيْهِ اس شخص کو کہ آئے اُس پر عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ عذاب جو رسوا کرے اُسے یا بڑی فضیحتی کے ساتھ ہلاک کرے وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ط اور اُسے جو جھوٹا ہے تمھارے زعم میں یعنی جلدی تمھیں معلوم ہوجائے گا کہ میں حق پر ہوں یا تم وَارْتَقِبُوْٓا اور انتظار کرو اسکا جو میں کہتا ہوں اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝ میں بھی تمھارے ساتھ منتظر ہوں وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا اور جب آگیا عذاب ہمارا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا نجات دی ہم نے شعیبؑ کو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اُس کے ساتھ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ج ساتھ رحمت کے اپنے فضل سے وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا اور پکڑ لیا اُنھیں جو کافر تھے الصَّيْحَةُ جبرئیل کی آواز نے کہ اُنھیں کہا کہ تم سب مرجاؤ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ پھر ہوگئے وہ اپنے گھروں میں جٰثِمِيْنَ ۝ مردے زمین پر پڑے ہوئے كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا گویا کہ ہرگز
نہ بسے تھے اُن شہروں میں اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ جان لو قوم مدین کی ہلاکت اور میری رحمت سے دوری كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝ جیسے کہ ہلاک ہوا ع ۸ ۱۲
اور ملعون ہوگیا قبیلۂ ثمود مدین کو ثمود کے ساتھ اسواسطے تشبیہہ دی کہ دونوں قوم کا عذاب سخت آواز تھی تیسیر میں لکھا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی دو امتیں ایک عذاب سے نہیں ہلاک ہوئیں مگر شعیب اور صالح علیہما السلام کی قوم مگر قوم ثمود کے واسطے سخت آواز اُن کے نیچے سے تھی اور اہل مدین کے واسطے اُن کے اوپر سے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور تحقیق کہ ہم نے بھیجا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا موسیٰ علیہ السلام کو اپنی آیتوں کے ساتھ کہ وہ اُس کی نبوت صحیح ہونے کی نشانیاں تھیں وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور غالب واضح معجزے کے ساتھ کہ وہ عصا تھا عصا کو خاص کر اکیلا ذکر کرنا اسواسطے ہے کہ وہ کھلا ہوا معجزہ تھا اِلٰى فِرْعَوْنَ طرف فرعون کے وَمَلَا۟ئِهٖ اور اُس کی قوم کے گروہ

اشراف کی طرف فَاتَّبَعُوْا پس پیروی کی اُس گروہ نے اَمْرَ فِرْعَوْنَ ج حکم فرعون کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کفر کرنے میں وَمَآ اَمْرُ
اور نہ تھا کام فرعون کا بِرَشِيْدٍ ○ درست اور جب دنیا میں اسکی متابعت کی تو قیامت کے دن بھی اُس کے لوگ اُسی کے تابع رہیں گے
يَقْدُمُ قَوْمَهٗ آگے چلے گا فرعون اپنی قوم کے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ط پس لیجائے گا انھیں آگ میں وَ
بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ○ اور بُرا مکان ہو لایا گیا جسمیں آتش دوزخ اسواسطے کہ مورود وہ جگہ ہو جہاں پانی پیتے ہیں کلیجے کو ٹھنڈک
پہنچنے کے واسطے اور پیاس بجھنے کے لئے اور دوزخ مورد ہو اُس کے خلاف کہ وہاں پانی پینے سے کلیجہ جلے گا پیاس زیادہ ہوگی وَاُتْبِعُوْا اور
پیچھے لائی گئی فرعون اور اسکے لوگوں کے فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً اس جہان میں لعنت وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن بھی لعنت اُن کے پیچھے
لگی ہوگی بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ○ بُری عطا ہو دی گئی اُنپر یعنی دونوں جہان کی لعنت ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى یہ خبر غارت
ہوئے گاؤں کی خبروں میں سے نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ قصہ بیان کرتے ہیں ہم اُس کا تجھ پر مِنْهَا قَآئِمٌ بعضے اُن کے باقی یا آباد ہیں جیسے
سوکھے کھیت کھڑے وَّحَصِيْدٌ ○ اور بعضے مفقود یا خراب جیسے کاٹے ہوئے کھیت اور بعضوں نے کہا کہ قائم وہ ہو جس کا اثر دکھائی
دیتا ہے جیسے عاد اور ثمود کے شہر اور حصید وہ ہو جس کا نشان نہ باقی ہو جیسے قوم نوح کے شہر وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ اور ہم نے ظلم نہیں کیا ان بستیوں
کے لوگوں پر اُنھیں ہلاک کرنے کے سبب وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور مگر انھوں نے خود ظلم کیا اپنی جانوں پر وہ کام کرکے جن کے سبب سے
اُن پر عذاب آیا فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ پھر کچھ نفع نہ کیا یا دفع کرنے کی قدرت نہ رکھی اُن سے اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ اُن باطل خداؤں نے
جنھیں ناوانی کی روسے يَدْعُوْنَ پکارتے تھے اور پوجتے تھے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے یعنی اُن کے خداؤں نے روک نہ رکھی
مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ جسوقت کہ آیا حکم تیرے رب کا اُنھیں عذاب کرنے کو وَمَا زَادُوْهُمْ اور نہ بڑھایا اُنکے
واسطے بتوں نے غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ○ سوا زیانکاری اور ہلاکت کے وَكَذٰلِكَ اور اُسی پکڑ کے مانند ہو اَخْذُ رَبِّكَ پکڑ تیرے رب کی
اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى جب پکڑتا ہو دیہات والوں کو وَهِيَ ظَالِمَةٌ ط اس حال میں کہ وہ ظالم ہوں اِنَّ اَخْذَهٗٓ بیشک پکڑ خدا کی
اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ○ دردناک اور سخت ہو اُس کی پکڑ سے کسی کو خلاصی کی صورت اور رہائی کی راہ نہیں ہو قطعہ

چراغ عیش مظلوماں بمیرد	کسے کز صرصر ظلمش وما دم
اگرچہ دیر گیرد سخت گیرد	نمی ترسد ازاں کایزد تعالیٰ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق ان قصوں میں جو ہم نے بیان کئے لَاٰيَةً البتہ عبرت ہو لِّمَنْ خَافَ اُس شخص کے واسطے جو ڈرے
عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ط عذاب آخرت سے ذٰلِكَ قیامت کا دن يَوْمٌ وہ دن ہو کہ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ جمع کئے گئے اُس کے
واسطے لوگ یعنی تمام خلق کو اُسدن جمع کریں گے وَذٰلِكَ اور وہ دن يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ○ دن ہو کہ حاضر کئے گئے اُس دن اہل زمین اور اہل آسمان
وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اور نہیں پیچھے ہٹاتے ہیں ہم اُس دن کو اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ○ مگر مدت شمار کی ہوئی گزرجانے کے واسطے یعنی
جبتک وہ مدت نہ ہو جائے قیامت قائم نہ ہوگی يَوْمَ يَاْتِ جس دن آئے گا وہ روز مشہود تو لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ نہ بات کریگا کوئی ایسی
بات جو اُسے فائدہ پہنچائے اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ یہ کہ مگر خدا کے حکم سے اور یہ حال موقف خاص میں ہوگا اور ایک موقف ایسا ہوگا کہ اُس میں بات کرنے
کی بھی اجازت نہ ہوگی يَوْمَ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ [1] فَمِنْهُمْ پس اہل موقف میں سے کوئی شَقِيٌّ بدبخت ہوگا کہ وعید کے موافق اُس کا ٹھکانا

[1] اُس دن کہ نہ بولیں گے اور نہ اذن دیا جائے گا پس وہ عذر لائیں گے ۱۲

دوزخ ہوگا وَّسَعِیۡدٌ ۞ اور نیکبخت بھی ہوگا کہ وعدہ کے موافق بہشت اُس کی جگہ ہوگی حقائق سلمی میں بلخی قدس سرہٗ سے نقل ہو کہ سعادت کی پانچ نشانیاں ہیں اول دل کی نرمی دوسرے رونا بہت تیسرے دنیا سے نفرت چوتھے آرزو تھوڑی پانچویں شرمناک ہونا اور شقاوت کی بھی پانچ نشانیاں ہیں دل کی سختی آنکھوں کی خشکی دنیا کی رغبت آرزو بڑی بیحیائی شیخ ابو سعید خراز قدس سرہٗ نے کہا ہو کہ حق تعالیٰ نے اس سورت میں دو بڑے کام بیان کئے ہیں ایک سیاست جباری اور سطوت قہاری جو زمانہ کفار کا زور شور لیگئی اور دوسرے حکم ازلی جو خلق کی سعادت اور شقاوت کے باب میں نافذ ہوا اور حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین نے اُس خبر کی ہیبت اور اس حکم کی سطوت سے یہ فرمایا کہ شَیَّبَتۡنِیۡ سُوۡرَۃُ ہُوۡدٍ[1] قطعہ

آں یکے را از ازل لوح سعادت در کنار
دیں یکے را تا ابد داغ شقاوت بر جبیں
عدل او میراند آں را سوئے اصحاب الشمال
فضل او میخواند ایں را سوئے اصحاب الیمیں

فَاَمَّا الَّذِیۡنَ شَقُوۡا پس جو لوگ کہ بدبخت ہو چکے فَفِی النَّارِ تو وہ آتش دوزخ میں ہیں لَہُمۡ فِیۡہَا اُن کے واسطے آتش دوزخ میں زَفِیۡرٌ زور کی چیخ وَّشَہِیۡقٌ ۞ اور چیکے کی ہائے ہائے ہو زفیر سخت آواز ہو اور گدھے کی شروع آواز کو کہتے ہیں اور شہیق کم آواز ہو اور گدھے کی پچھلی آواز کو کہتے ہیں حق تعالیٰ شقیوں کی آواز کو بہت بُری آواز سے تشبیہ دیتا ہے کہ وہ گدھے کی آواز ہو اور وہ بدبخت اس آواز سخت اور سست کے ساتھ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ہمیشہ رہیں گے اُس آگ میں مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ جبتک آسمان اور زمین قائم ہیں عرف عرب میں یہ کلمات عبارت ہیں ہمیشہ کی ہمیشگی سے تو اہل نار کا دوام آسمان اور زمین کے دوام کے ساتھ متعلق نہ ہوگا اسواسطے کہ اہل نار کے دوام کا ابد تک رہنے اور زمین آسمان کے دوام کا منقطع ہو جانے پر نصیں دلالت کرنے والی وارد ہیں تو یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ کفار اشقیا ہمیشہ آگ میں رہیں گے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ ؕ مگر جو کچھ چاہے تیرا رب کہ انھیں عذاب آتش سے نکال کر عذاب زمہریر میں مبتلا کرے یا اور کسی عذاب میں عذاب آتش کے سوا اسواسطے کہ ہر دوزخ میں طرح طرح کے عذاب اور عقوبتیں ہیں اُن میں سے ایک یہ ہو کہ آگ سے عذاب کریں تو ہمیشہ رہنے سے استثنا عذاب آتش میں ہو دوزخ میں ہمیشہ رہنے سے استثنا نہیں ہو اِنَّ رَبَّکَ تحقیق کہ رب تیرا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ۞ خبر کرنے والا ہو ہر چیز عذاب کرنے کے اقسام سے جو چاہے وَاَمَّا الَّذِیۡنَ سُعِدُوۡا اور مگر وہ لوگ جو نیکبخت ہوئے فَفِی الۡجَنَّۃِ تو وہ جنت میں ہیں خٰلِدِیۡنَ ہمیشہ رہنے والے اُسمیں مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ جبتک ہو آسمان آخرت کا اور زمین اُنکی اس واسطے کہ یَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ غَیۡرَ الۡاَرۡضِ وَالسَّمٰوٰتُ کے حکم سے زمین اور آسمان اس زمین اور آسمان کے بدلے ہوں گے حضرت شیخ قدس سرہٗ نے فتوحات میں فرمایا کہ آسمان اور زمین کا دوام اُن کے جواہر کی حیثیت سے مراد ہو اُنکی صورت کی حیثیت سے مراد نہیں اور بعضے مفسروں نے کہا ہو کہ آسمان اور زمین سے فوق اور تحت مراد ہو اسواسطے کہ عرب اُس چیز کو آسمان کہتے ہیں جو سر کے اوپر ہو اور جو چیز پانوں کے نیچے ہوئے زمین کہتے ہیں تو جبتک فوق اور تحت ہوگا سعید لوگ جنت میں رہیں گے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ ؕ مگر جو کچھ ہو تیرا رب کہ انھیں جنت کی نعمت سے اور کسی دولت پر پہنچائے جو اُس سے بھی زیادہ ہو کہ وہ دیدار کا رتبہ ہو یا حق تعالیٰ کی رضامندی کا مرتبہ کہ اُس کی کنہ کوئی نہیں جانتا مگر حضرت حق کو عالم ہو سب معلومات کا اور فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَہُمۡ مِّنۡ قُرَّۃِ اَعۡیُنٍ[2] اس قول کا مؤید اور اس باب کا شمہ سورہ توبہ میں وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ کی تفسیر میں تحریر ہوا ہو اور جاننا چاہیے کہ مفسروں نے اس استثنا میں بہت باتیں کہی ہیں زاد المسیر میں لکھا ہے کہ یہ استثنا ایسا ہو کہ کسی کی عقل میں نہیں آتا اور معالم میں فرمایا ہو کہ اس استثنا میں خدا ہی بڑا جاننے والا ہو اور اگر سب اقوال ذکر کئے جائیں تو شرط اختصار جو پہلے ٹھہر چکی ہو باقی نہ رہے وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ الۡبَاقِیۡ وَلَہُ الۡحُکۡمُ وَاِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ عَطَآءً عطا دی انھیں

---

[1] بوڑھا کر دیا مجھے سورۂ ہود نے ۱۲ [2] پس نہیں جانتا کوئی کہ کوئی کیا چھپایا گیا ہے واسطے اُن کے ٹھنڈک آنکھوں سے ۱۲

عطا دینا غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ۝ نہ منقطع کی گئی یعنی کھینچی گئی بے نہایت فَلَا تَكُ پس نہ ہو فِیْ مِرْیَةٍ گمان میں مخاطب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور حقیقت خطاب راجع ہو امت کی طرف حق تعالیٰ امت محمدی سے فرماتا ہی کہ شک میں نہ رہو مِّمَّا یَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ اُس چیز سے
جو پوجتے ہیں یہ مشرک لوگ اس بات میں کہ گمراہی ہلاکت کرنیوالی ہی یعنی اُس میں شک نہ کرو بلکہ یقینی سمجھو کہ یہ پرستش گمراہی ہی کہ آخر انھیں ہلاک کریگی
کی اُمتوں کا کفر اُن کے ہلاک اور اُنپر عذاب ہونے کا سبب ہوا مَا یَعْبُدُوْنَ نہیں پوجتے ہیں شرک بتوں کو اِلَّا كَمَا یَعْبُدُ مگر جس
طرح کہ پوجتے تھے اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ باپ اُن کے پہلے سے یعنی باطل طور پر وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ اور تحقیق کہ ہم نے پورا پہنچا
دیا ہی انھیں نَصِیْبَهُمْ حصہ اُن کا عذاب میں سے غَیْرَ مَنْقُوْصٍ ع حال یہ ہی کہ وہ حصہ نہیں گھٹایا گیا ہی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور ع ۹ ۱۴
البتہ ہم نے دی مُوْسَى الْكِتٰبَ موسیٰ کو توریت فَاخْتُلِفَ فِیْهِ پھر اختلاف کیا گیا اُسمیں یعنی اُنکی قوم نے اختلاف کیا
بعضے توریت کا ایمان لائے بعضے اُس سے کافر ہوگئے جیسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن میں تمھاری قوم نے اختلاف کیا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ اور اگر نہ ایک بات پہلے ہو چکی ہوتی مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف عذاب کرنے کی تاخیر میں لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ تو
ضرور حکم کیا جاتا موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں تاکہ باطل کرنے والے عذاب ہلاکت میں مبتلا ہوجاتے اور حق کرنے والے اُس سے نجات پاتے وَاِنَّهُمْ
اور تحقیق کہ تیری قوم کے کافر لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ البتہ شک میں ہیں قرآن سے مُرِیْبٍ ۝ ایسی شک میں ہیں جو قلق میں ڈالنے والی ہی
یعنی یہ لوگ اپنے جی کو مضطرب اور عقل کو پراگندہ کرتے ہیں وَاِنَّ كُلًّا اور تحقیق کہ ہر اختلاف کرنے والا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّهُمْ اُن
سب میں سے ہی کہ ضرور پورا دیگا رب تیرا اَعْمَالَهُمْ جزا اُن کے اعمال کی اور بعضے مفسر اِنَّ کو نافیہ اور لَمَّا کو اِلَّا کے معنی میں کہتے یعنی کوئی نہیں
ہی مگر حقتعالیٰ اُسکے اعمال کی جزا ایسی دیگا کہ باید و شاید صاحب ایجاز البیان نے فرمایا ہی کہ لَمَّا میں چونکہ ظرف کے معنی ہیں تو یہاں ایک محذوف
مقدر ماننا چاہیئے اسطرح پر کہ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا بُعِثُوْا لَیُوَفِّیَنَّهُمْ اور چونکہ اس کلام کے اعراب اشکال سے خالی نہیں لہذا اسقدر ربط مناسب معلوم ہوا اور
اور یہ وجہیں لَمَّا کو تشدید کے ساتھ پڑھنے کی صورت پر ہیں اور اگر بے تشدید کے پڑھیں تو صاحب کشاف نے فرمایا کہ لَمَا کا لام قسم کا توطیہ اور كُلًّا
کی تنوین مضاف الیہ کے عوض میں ہی اور مَا زائد ہی اور اصل میں یوں ہی کہ وَاِنَّ كُلَّهُمْ لَیُوَفِّیَنَّهُمْ اِنَّهٗ تحقیق کہ اللہ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ساتھ اُس چیز کے
کہ تم عمل کرتے ہو خَبِیْرٌ ۝ دانا ہی اور کوئی چیز اُس سے فوت نہیں ہوتی کہ اُس کی پوری جزا نہ دے سکے بیت

ہمہ کار بندہ دانا اوست بمکافات ہم توانا اوست

فَاسْتَقِمْ پس تو مستقیم رہ كَمَاۤ اُمِرْتَ جس طرح تو حکم کیا گیا ہی وَمَنْ تَابَ مَعَكَ اور چاہیئے کہ مستقیم رہیں یا تو حکم کردے
کہ مستقیم ہو جائیں وہ لوگ جو کفر سے باز آئے ہیں اور تیرا ایمان لائے ہیں استقامت یہ ہے کہ آدمی امر و نہی پر مستقیم رہے امام قشیری نے کہا ہی کہ مستقیم
وہ شخص ہی کہ راہ حق سے نہ پھرے تاکہ منزل وصال پر پہنچ جائے حقائق سلمی میں جوزجانی قدس سرہٗ سے منقول ہی کہ کرامت کا طالب نہ ہو استقامت
کا طالب رہ محمد بن فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ چیز جس کے ہونے سے سب نیکیاں نیک ہوتی ہیں اور جس کے نہ ہونے سے سب بُرائیاں
بُری ہوتی ہیں وہ استقامت ہی شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے یہ بات سُنی اور کہا کہ اُس نے بہت خوب بات کہی اُسکی دلیل فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ ہی ایک
بزرگ سے لوگوں نے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہی کہا استقامت ابو علی نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے واقعہ
میں دیکھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ سورۂ ہود کے سبب سے آپ کے بوڑھے ہو جانے کا کیا سبب ہے فرمایا فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ اے عزیز جس کا
قدم جمنے والا اور مضبوط نہیں اُس کی محبت ضائع ہے شیخ ابو علی دقاق قدس سرہٗ نے کہا کہ استقامت یہ ہی کہ اپنے جان کو ماسوا اللہ سے تو محفوظ رکھے

خواجہ عصمت اللہ بخاری نے استقامت کی صفت میں کیا خوب فرمایا ہے نظم

کسے را دانم کہ اہل استقامت — کہ باشد بر سر کوے ملامت

ز او صاف طبیعت پاک مُردہ — باطلاق ہویت جاں سپردہ

تمام از گرد تن دامن فشاندہ — برفتہ مایہ و خورشید ماندہ

وَلَا تَطْغَوْا اور حد سے نہ گذر کرو اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق کہ خدا ساتھ اُس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيْرٌ دیکھنے والا ہے وَلَا تَرْكَنُوْٓا اور نہ میل کرو اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اُن لوگوں کی طرف جنھوں نے ظلم کیا یعنی اُن کے ساتھ دوستی نہ کرو یا اُنکا حکم نہ مانو یا اُن کی معاونت نہ کرو اُنکی بید اور سفیان ثوری قدس سرہٗ نے کہا ہے کہ جو شخص ظالموں کیواسطے قلم بنائے یا اُن کی دوات میں سیاہی ڈال دے یا اُن کے ہاتھ میں کاغذ دے تاکہ وہ لکھیں تو وہ شخص اُن ظالموں کے ظلم میں شریک ہوگا اور اُنہی سے پوچھا کہ اگر کوئی ظالم بیابان میں پیاسا ہو اور پیاس کے مارے مرتا ہو تو اُسے پانی دینا چاہیئے فرمایا کہ نہیں کہا کہ اگر اُسے پانی نہ دیں تو مر ہی جائے گا فرمایا کہ مرجانے دے مصرع آنچناں بدزندگانی مردہ بہ تو حق تعالیٰ نے کمال رحمت سے فرمایا کہ ظلم کی طرف میل نہ کرو فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ پس لگے گی تمھیں آگ یعنی تمھیں دوزخ کی آگ پہنچے گی اگر ظلم کیطرف میل کروگے وَمَا لَكُمْ اور نہیں ہے تمھارے واسطے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے مِنْ اَوْلِيَآءَ دوستوں میں سے کہ عذاب کو تم سے باز رکھے ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ پھر تم نہ مدد دیئے جاؤ گے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھ نماز طَرَفَيِ النَّهَارِ دونوں طرف دن کے وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اور ساعتوں میں رات سے دن میں اعلیٰ طرف کی نماز فجر کی نماز ہے اور اسفل کی نماز ظہر اور عصر کی نماز ہے اور رات کی ساعتوں کی نماز مغرب اور عشا ہے لکھا ہے عمر بن عذبہ رضی اللہ عنہ خرمے بیچتے تھے ایک عورت خوبصورت خرمے مول لینے آئی تو اُس سے کہا کہ میرے گھر کے اندر بہت خوب خرمے ہیں جب وہ عورت گھر کے اندر آئی تو عمر بن عذبہ نے اُس کا بوسہ لے لیا اور فوراً نادم ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوئے اور رو کر گزرا ہوا حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ بیشک نیکیاں یعنی پانچوں وقت کی نماز لیجاتی ہیں اور مٹا دیتی ہیں برائیوں کو جو گناہ کبیرہ نہوں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر بن عذبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ تو نے ظہر کی نماز میرے ساتھ پڑھی کہا کہ ہاں آپنے فرمایا کہ یہی نماز اُس گناہ کا کفارہ ہے صحابہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ کیا یہ حال اُسی کے واسطے خاص ہے آپنے فرمایا کہ نہیں علی العموم سب لوگوں کے واسطے ہے اور اس قول کی تائید کرنے والا مضمون حدیث میں آیا ہے کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک جو گناہ ہوتے ہوں بشرطیکہ کبیرہ نہ ہوں تو نماز اُن گناہوں کا کفارہ ہے واسطی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ طاعت کے انوار گناہوں کی ظلمت کو مٹا دیتے ہیں اور بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ ذکر اور مراقبہ جو دن کے دونوں طرف اور رات کی ساعتوں میں ہوتا ہے اُسکے انوار ان وقتوں کی ظلمت کو دفع کر دیتے ہیں جو وقت حوائج نفسانی میں گزرے ہوں اور بعضے علما اس بات پر ہیں کہ حسنات یہ چار کلمے ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ذٰلِكَ یہ حکم اور وعدہ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ نصیحت ہے یاد کرنے والوں کو وَاصْبِرْ اور صبر کر اوامر بجالانے اور نواہی سے پرہیز کرنے پر فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ لَا يُضِيْعُ ضائع نہیں کرتا اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اجر نیک کام کرنے والوں کا اَجْرَ الصَّابِرِيْنَ نہ فرمایا اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ارشاد کیا اسمیں یہ اشارہ ہے کہ صبر حسنات میں سے ہے فَلَوْلَا كَانَ پھر کیوں نہ ہوں لَوْلَا نفی کے معنی میں ہے یعنی نہ تھے مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ قرن والوں میں سے جو تم سے پہلے تھے اُولُوْا بَقِيَّةٍ عقل اور رائے والے کہ احتیاط کی رو سے يَّنْهَوْنَ باز رکھتے تھے مفسدوں کو عَنِ الْفَسَادِ فِي

الْاَرْضِ فساد کرنے سے زمین میں تاکہ عذاب نہ آئے اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑے سے تھے مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ اُن لوگوں میں سے
کہ نجات دی ہم نے اُنھیں آگے گزرے ہوؤں کے عذاب سے کہ وہ تھوڑے سے لوگ اُنھیں منع کرتے تھے وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور
پیروی کی اُن لوگوں نے جو کافر تھے مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ اُس چیز کی جو نعمت دئے گئے تھے اُسمیں یعنی انھوں نے اپنے نفس کی خواہشوں کی متابعت
کی اور خواہشوں کا اسباب حاصل کرنے میں اپنی تمام ہمتیں مصروف کیں اور اُس کے سوا اور جو باتیں تھیں اُن کی طرف سے منھ پھیر لیا وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ
اور تھے کافر وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہیں چاہا تیرے رب نے لِيُهْلِكَ الْقُرٰى کہ ہلاک کرے دیہات والوں کو بِظُلْمٍ بسبب شرک کے
وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۞ حال آنکہ اُس موضع والے اصلاح کرنیوالے ہوں ایک دوسرے کے درمیان میں یعنی فقط شرک کرنے کے سبب سے
ہلاک نہیں کرتا ہے تاوقتیکہ شرک کے ساتھ ظلم اور فساد نہ شامل ہو اور اسی جگہ سے لوگوں نے کہا ہے کہ بادشاہ کفر کے ساتھ باقی رہتا ہے ظلم کے ساتھ
نہیں باقی رہتا وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ اور اگر چاہتا رب تیرا لَجَعَلَ النَّاسَ تو البتہ کر دیتا لوگوں کو اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک ہی گروہ ایک
ہی دین اور آئین پر وَّلَا يَزَالُوْنَ اور ہمیشہ رہیں گے مُخْتَلِفِيْنَ ۞ اختلاف کرنے والے حق و باطل میں جیسے یہود و نصاری مجوس
اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ مگر وہ شخص کہ رحم کرے تیرا رب اُسپر اور اُسے ایمان کی راہ دکھائے جیسے ملت حنیفہ کے لوگ کہ مسلمان ہیں یا یہ کہ روزی
میں مختلف ہیں کوئی مالدار ہے کوئی محتاج مگر یہ کہ حق تعالیٰ اُسے قناعت دیدے وَلِذٰلِكَ اور اسی اختلاف کے واسطے خَلَقَهُمْ پیدا کیا
ہے اللہ نے لوگوں کو یا راہ پانے والوں کو رحمت کے واسطے پیدا کیا ہے وَتَمَّتْ اور پوری ہوئی كَلِمَةُ رَبِّكَ بات تیرے رب کی یعنی
جو فرشتوں سے کہی ہے اور وہ یہ ہے لَاَمْلَئَنَّ ضرور بھر دوں گا جَهَنَّمَ دوزخ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ گناہگار جنوں اور آدمیوں سے
کہ اُن سے کفر ظاہر ہوا اَجْمَعِيْنَ ۞ اُن سب سے وَكُلًّا نَّقُصُّ اور ہر خبر بیان کرتے ہیں ہم عَلَيْكَ تجھ پر مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ
رسولوں کی خبروں میں سے اور وہ خبر کیا ہے مَا نُثَبِّتُ بِهٖ وہ چیز ہے کہ ثابت کرتے ہیں ہم اور برقرار رکھتے ہیں ہم اُس کے سبب سے فُؤَادَكَ
تیرا دل یعنی رسولوں کی خبروں سے فائدہ یہ ہے کہ تیرا دل آرام پائے اور تیرا یقین زیادہ ہو اور رسالت ادا کرنے پر تو ثابت رہے اور کفار کی ایذا پر صبر کرے
وَجَآءَكَ اور آیا ہے تیرے پاس فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ اس سورت میں جو کچھ حق ہے معالم میں فرمایا ہے کہ اس سورت کی تخصیص اسکی بزرگی کیواسطے
ہے ورنہ قرآن کی سب سورتوں میں حق ہی حق ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہذا اُن خبروں کی طرف اشارہ ہے جو اس سورت میں مذکور ہیں یعنی یہ خبریں صحیح اور درست
ہیں وَمَوْعِظَةٌ اور نصیحت ہیں وَّذِكْرٰى اور یاد کرنا ہیں لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۞ ایمان والوں کو وَقُلْ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اُن لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے اعْمَلُوْا عمل کرو عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اُس حالت پر جس پر ٹھہرے ہوئے ہو
اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۞ تحقیق کہ ہم بھی عمل کرنے والے ہیں اُسی حال پر جو ہم رکھتے ہیں وَانْتَظِرُوْا اور امید رکھو ہمارا زمانہ پلٹ جانے کی اِنَّا
مُنْتَظِرُوْنَ ۞ تحقیق کہ ہم بھی منتظر ہیں تم پر عذاب نازل ہونے کے وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے ہے غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ علم اُس چیز کا جو غائب ہے آسمان اور زمینوں سے وَاِلَيْهِ اور اُسکی طرف يُرْجَعُ الْاَمْرُ بکر نے معروف کا صیغہ پڑھا ہے یے کو زبر
جیم کو زیر یعنی اُسکی طرف پھرتا ہے کام اور حفص نے مجہول کا صیغہ یے کو پیش اور جیم کو زبر کے ساتھ پڑھا ہے یعنی اُس کی طرف پھیرا جاتا ہے کام كُلُّهٗ
سب کام فَاعْبُدْهُ پس عبادت کر اُسکی کہ سب کا پھرنا اُسی کی طرف ہے وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ اور توکل کر اُسپر عبادت کو توکل پر مقدم کرنے
میں یہ اشارہ ہے کہ توکل کا فائدہ عبادت کرنے والوں کو پہنچتا ہے اور فقط زبانی توکل معتبر نہیں وَمَا رَبُّكَ اور نہیں تیرا رب بِغَافِلٍ عَمَّا
ع ۱۰ ۱۴ تَعْمَلُوْنَ ۞ غافل اُس چیز سے جو بندے کرتے ہیں بکر نے غائب کا صیغہ پڑھا ہے اُسکے موافق یہ ترجمہ ہوا اور حفص نے مخاطب کا صیغہ پڑھا ہے اور

مخاطب سب لوگ ہیں یعنی جو تم سب لوگ کرتے ہو تیسیر میں کعب الاحبار رحمۃ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہو کہ توریت کی ابتدا سورۂ انعام کی پہلی آیت سے ہو
اور انتہا سورۂ ہود کی آخر آیت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَّ آخِراً

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مِائَةٌ وَّاحِدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ یوسف مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہو	ایک سو گیارہ آیتیں ہیں

آیاتہا ۱۱۱ رکوعاتہا ۱۲ کلماتہا ۱۸۰۶ حروفہا ۵۴۰۱۱

الٓرٰ قف کشف الاسرار میں لکھا ہو کہ یہ حروف متشابہات قرآن میں سے ہیں خدا کے سوا اُن کے معنی کوئی نہیں جانتا اور بعضوں نے کہا ہو کہ ان اسمارِ حسنیٰ کی ترکیب مُراد ہو اگر کوئی جانے چنانچہ الٓرٰ۔ حٰمٓ۔ نٓ سے الرحمٰن حاصل ہوتا ہو یا اسمارِ الٰہی میں سے مختصر کئے ہوئے ہیں چنانچہ الف اللہ سے لام لطیف سے رے رؤف سے یا اُسکی صفات سے چنانچہ الف انفراد سے لام لطف سے رے رحمت سے گویا کہ حق تعالیٰ اسطرح قسم کھاتا ہے کہ قسم میرے انفراد کی قسم میری ربوبیت کی قسم میرے لطف کی جو لطائف احدیت جاننے والوں پر ہو اور قسم میری رحمت کی جو کہ تمام مخلوقات پر ہے قسم کا جواب کیا ہو تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ قف یہ آیتیں آیتیں ہیں کتاب مبین کی یعنی ایسی سورت ہو کہ اُس کا اعجاز ظاہر ہو یا اُسکے معنی کُھلے ہوئے ہیں غور اور تامل کرنے والے پر یا یہ سورت بیان کرنے والی ہو ایک قصہ جو یہود نے پوچھا تھا اسواسطے کہ ایک روایت میں ہو کہ یہود کے عالموں نے اشرافِ عرب سے یہ بات کہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرو کہ شام سے مصر میں اولادِ یعقوب علیہ السلام کے آنے کا کیا سبب ہے اور یوسف علیہ السلام کا قصہ کیا تھا تو یہ سورت نازل ہوئی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ تحقیق کہ ہم نے بھیجی کتاب یعنی یہ سورت قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا قرآن عربی حق تعالیٰ نے قرآن کے ٹکڑے کو قرآن فرمایا یعنی ہم نے اس سورت کو عربی زبان میں بھیجا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ تاکہ ایسا ہو کہ تم سمجھو اور اسکے معنے کو پہنچ جاؤ اور دلیل تم پر لازم ہوجائے اسواسطے کہ اگر ہم اور کسی زبان میں بھیجتے تو اُس کے سمجھنے میں تم عذر کرتے نَحْنُ نَقُصُّ ہم بیان کرتے ہیں عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ تجھ پر سب قصوں سے بہتر قصہ معالم میں کہا ہو کہ بہتر ہو اس جہت سے کہ اُسمیں عجائب غرائب حکمتیں اور عبرتیں ہیں اور عین المعانی میں لکھا ہو کہ یہ قصہ اور قصوں سے اسواسطے احسن ہو کہ جس کا یہ قصہ ہو وہ آدمیوں میں احسن یعنی بہت حسین تھے اور تیسیر میں احسن القصص کے معنی اعجب القصص لکھے ہیں کہ بہت عجیب قصہ ہو اور بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ یہ قصہ احسن ہو اس جہت سے کہ آدمی کے احوال سے پوری مشابہت رکھتا ہو اگر یوسف علیہ السلام کو تاویل کریں دل کے ساتھ اور یعقوب علیہ السلام کو روح کے ساتھ اور راحیل کو نفس کے ساتھ اور یوسف کے بھائیوں کو حواس اور قوتوں کے ساتھ اور حضرت شیخ قدس سرہٗ نے اسی انداز پر تمام قصہ کو انسان کے احوال سے مطابق کیا ہو اور چونکہ اس ترجمہ میں اختصار کی رعایت ہو تو سب اخبار اور روایتیں اس قصہ کی اور اُس کی تاویلات نکات اور دقائق سمیت جو ہر آیت میں کہے ہیں جواہر التفسیر پر حوالہ کئے جاتے ہیں اور یہاں فقط قصہ بیان ہوتا ہو اور لفظوں کے ترجمے پر اکتفا کی جاتی ہو لکھا ہو کہ بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ ہم سے قصہ بیان کیجئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم بہتر کلام کہ اُس کا بعض بعض کے پیچھے ہو تجھ پر بیان کرتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ خبر دیتے ہیں تجھے خبروں سے بہتر بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ساتھ اپنی وحی بھیجنے کے تیری طرف هٰذَا الْقُرْاٰنَ ق یہ اس سورت پڑھی ہوئی کو وَاِنْ كُنْتَ اور تحقیق کہ تھا تو مِنْ قَبْلِهٖ یہ سورت نازل ہونے سے پہلے لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ ناواقفوں سے یعنی یہ قصہ جاننے سے تو غافل تھا اور یہ غفلت بُری نہیں ہو اِذْ قَالَ يُوْسُفُ یاد کر اُسوقت کو جب کہا یوسف علیہ السلام نے لِاَبِيْهِ اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام بارہ برس کی عمر میں جمعہ کی شب کو اپنے باپ کی گود میں سوتے تھے دفعۃً گھبرائے ہوئے نیند سے چونکے یعقوب علیہ السلام نے پوچھا کہ بیٹا تجھے کیا ہوا یوسف علیہ السلام نے

کہا کہ یٰاَبَتِ اے بابا میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہو اِنِّیْ رَاَیْتُ تحقیق کہ میں نے خواب میں دیکھا اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا گیارہ
ستاروں کو وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور سورج اور چاند کو اور میں پہاڑ کی چوٹی پر تھا کہ اُسکے گرد نہریں جاری تھیں ہرے درخت لگے ہوئے
تھے کہ یہ ستارے اور چاند سورج اُترے اور میں اُنھیں دیکھتا تھا رَاَیْتُهُمْ دیکھا میں نے اُنھیں لِیْ سٰجِدِیْنَ ○ کہ مجھے سجدہ
کر رہے تھے حضرت یعقوب علیہ السلام سمجھے کہ یوسف علیہ السلام بلند مرتبہ پائے گا گیارہ ستارے اُن کے گیارہ بھائیوں کی طرف اشارہ ہو اور چاند
سورج حضرت یعقوب علیہ السلام اور اُن کی بی بی سے عبارت ہو جو یوسف علیہ السلام کی خالہ تھیں یہ سب یوسف کی تعظیم او تکریم کریں گے اور حضرت
یعقوب علیہ السلام سوچے کہ اگر یوسف کے بھائی یہ خواب سنیں گے تو اسے ہلاک کرنے کا ارادہ کریں گے قَالَ یٰبُنَیَّ کہا اے میرے چھوٹے بیٹے
چھوٹا بیٹا شفقت کی راہ سے کہا لَا تَقْصُصْ نہ بیان کر اور نہ کہنا رُءْیَاکَ اپنا خواب عَلٰۤی اِخْوَتِکَ اپنے بھائیوں پر فَیَكِیْدُوْا
لَکَ کہ حیلہ کرینگے تجھے ہلاک کرنے کے واسطے کَیْدًا ؕ حیلہ وسوسۂ شیطان کے سبب اِنَّ الشَّیْطٰنَ تحقیق کہ شیطان لِلْاِنْسَانِ
آدمی کے واسطے عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ دشمن ہو ظاہر کہ اُسے حیلہ اور مکر میں لگاتا ہو وَکَذٰلِکَ اور جس طرح تجھے ایسے خواب کے ساتھ
برگزیدہ کیا کہ اپنے بھائیوں پر تیری بلندی بزرگی کی دلیل ہو اسیطرح یَجْتَبِیْکَ رَبُّکَ برگزیدہ کریگا تیرا رب تجھے حکومت اور سلطنت کے ساتھ
وَیُعَلِّمُکَ اور تعلیم کریگا تجھے مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ خواب کی تعبیروں سے یا نازل کی ہوئی کتابوں کی مشکل باتیں حل کرنے سے
وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ اور پوری کردیگا اپنی نعمت کہ نبوت ہو عَلَیْکَ تجھ پر وَعَلٰۤی اٰلِ یَعْقُوْبَ اور آل یعقوب پر یعنی تیرے
بھائیوں پر ایک قول کے بموجب اُنھیں پیغمبر کہتے ہیں یا یعقوب علیہ السلام کی نسل پر کہ اُسمیں انبیاء علیہم السلام پیدا کریگا کَمَاۤ اَتَمَّهَا جسطرح
پوری کی نعمت عَلٰۤی اَبَوَیْکَ تیرے دو باپوں پر مِنْ قَبْلُ پہلے اس زمانے سے یا تجھ سے پہلے دو باپوں سے دادا اور پردادا مراد ہیں
اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ ابراہیم اور اسحاق علیہما السلام پر یعنی حضرت ابراہیم پر تو خلت اور رسالت اور آتش نمرود سے نجات دیکر اور
حضرت اسحٰق پر اُنکے صلب سے یعقوب علیہ السلام اور اسباط کو پیدا کرکے اِنَّ رَبَّکَ تحقیق کہ تیرا رب عَلِیْمٌ جاننے والا ہو کہ کون شخص برگزیدہ
ہونیکا استحقاق رکھتا ہو حَکِیْمٌ ○ محکم کار اور درست کردار ہو کہ جو کچھ چاہیئے وہ کرتا ہو لَقَدْ کَانَ تحقیق کہ ہیں فِیْ یُوْسُفَ یوسف ع۱
علیہ السلام کے قصے میں وَاِخْوَتِهٖۤ اور ان کے بھائیوں کی حکایت اٰیٰتٌ قدرت کی نشانیاں اور حکمت کی دلیلیں لِّلسَّآئِلِیْنَ ○
پوچھنے والوں کو اور اُن کے سوا اور لوگوں کو بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی تھے ایک کا نام بنیامین تھا اور یہ حقیقی بھائی تھا اور چھ
سوتیلے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کی خالہ کے بیٹے تھے ان کے نام یہودا روبیل شمعون لاوی زبالون یشجر تھے چار اور سوتیلے بھائی تھے
اور یہ چاروں دو حرموں سے تھے دان نفتالی جاد اشر لکھا ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے وہ خواب اپنے والد سے بیان کیا اور اُن کے
والد یعقوب علیہ السلام نے وہ خواب چھپانے کی نصیحت کی اور برگزیدگی اور نعمت پوری ہونے کی خوشخبری اُنھیں دی تو حضرت یوسف علیہ السلام
کی بعضی بھاوجوں نے یہ سُن لیا اور مغرب کی نماز کے وقت جب اُن کے شوہر گھر میں آئے تو اُنکی جوروؤں نے اُن سے حال بیان کیا اُنھیں حسد
پیدا ہوا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا کام تمام کرنیکی تدبیر میں مشغول ہوئے اِذْ قَالُوْا یاد کر اُسے کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپسمیں کہا کہ
لَیُوْسُفُ وَاَخُوْهُ البتہ یوسف اور اُسکا بھائی بنیامین اَحَبُّ اِلٰۤی اَبِیْنَا بہت پیارا ہو ہمارے باپ کو مِنَّا ہم سے وَنَحْنُ عُصْبَةٌ حال
آنکہ ہم لوگ طاقتور اور کارگزار ہیں اور وہ دونوں کمسن اور بیکار ہیں تو چاہیئے کہ ہمارا باپ ہمیں زیادہ چاہتا چونکہ وہ عاجز ضعیفوں کو ہم دس
قویوں کے اوپر اُس نے ترجیح دی اور عزیز کرلیا تو اِنَّ اَبَانَا بیشک ہمارا باپ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ○ راہ صواب سے

دور جا پڑنے کھلے ہوئے میں دہو یعنی اُس سے اس کام میں خطا واقع ہوئی اور تیسیر میں لکھا ہو کہ جب شیطان نے ان سے یہ کلمے سنے تو ایک بوڑھے آدمی کی صورت پر ان کے سامنے ظاہر ہوا اور بولا کہ یوسف تمھیں غلام بنانا چاہتا ہو یہ بولے کہ بڑے میاں پھر کیا تدبیر ہو شیطان نے کہا کہ اِقْتُلُوْا یُوْسُفَ قتل کرو یوسف کو اور بعضے کہتے ہیں کہ دان نے یہ بات کہی تھی کہ یوسف کو مار ڈالو اَوِاطْرَحُوْهُ یا ڈال دو اسے اَرْضًا کسی زمین پر کسی بستی سے دور ایسی جگہ جہاں درندے ہوں یعنی اُسے غائب کر دو یَخْلُ لَكُمْ تاکہ خالی رہ جائے تمھارے واسطے وَجْهُ اَبِیْكُمْ توجہ تمھارے باپ کی یعنی جب وہ نہ ہوگا تو باپ تمھاری ہی طرف بالکل توجہ کریگا وَتَكُوْنُوْا اور ہو جاؤ مِنْۢ بَعْدِهٖ یوسف کے پیچھے یعنی اُس کا کام تمام کرنے کے بعد قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝ قوم صلاحیت والے یعنی توبہ کرنے والے اور یہ بھی شیطان کے مکروں میں ہو کہ بے صبر آرزو مندوں کے تاخیر کرنیکی راہ سے کہتا ہو مصرع امروز گنہ کنید و فردا توبہ، آخر تامل نہ کرو کہ کل کے عذر کو کل کی عمر چاہیے اور عمر پر کچھ اعتماد نہیں شعر

کار امروز بفردا نگزاری زنہار
کہ چو فردا برسد نوبت کار دگرست

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ کہا کہنے والے نے انمیں سے کہ وہ یہودا تھا یا روبیل کہ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ نہ قتل کرو یوسف کو اسواسطے کہ بیگنا ہوں کو قتل کرنا بڑا گناہ ہو وَاَلْقُوْهُ اور ڈال دو اُسے فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ کنوے کے گہراؤ میں یَلْتَقِطْهُ تاکہ اُٹھالے اُسے بَعْضُ السَّیَّارَةِ کوئی راہ چلتا ہوا جو وہاں پر پہنچے اور اُسے کسی اور زمین میں لیجائے اور تم اُس سے چھوٹ جاؤ یعنی جب تمھاری غرض اُس کا نہ ہونا ہو تو یہ کرنا چاہیے جو میں نے کہا اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۝ اگر ہو تم کام کرنے والے میرے مشورے سے بس سب اسی بات پر متفق ہو گئے اور اپنے والد کے پاس آکر بولے کہ جناب فصل بہار آئی ہو سبزے زمین پر اُگے ہیں نظم

سنبل سر نافہ باز کردہ
گل دست بہ رو دراز کردہ
سیرابی سبزہائے نوخیز
از لولوِ تر زمرد انگیز

کیا خوب بات ہو کہ آپ یوسف کو ہمارے ساتھ صحرا میں بھیجیں کہ ایک دن تفریح اور تماشے میں بسر کریں حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف کے رخساروں کی بہار کے بغیر میں بلبل خزاں دیدہ کے مثل ہو جاؤنگا یہ بات روا نہ رکھو کہ تم تو گلزار میں ہو اور میں ہجر یوسف کے کانٹوں میں گرفتار ہوں بیت

حریفاں در بہار عیش خنداں
من اندر کنج غم چوں دردمنداں

یعقوب علیہ السلام کے بیٹے مایوس ہو کر یوسف علیہ السلام کے پاس گئے اور صحرا اور سبزہ کی بہار اور تماشے کا کچھ حال بیان کیا بیت

موسم گل دوسہ روز ست غنیمت دانید
کہ دگر نوبت تاراج خزاں خواہد بود

یوسف علیہ السلام نے جب تماشے کا حال سُنا تو اُنکا دل صحرا کی طرف متوجہ ہوا اور اپنے بھائیوں کے ساتھ والد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہو کر سیر کو جانیکی اجازت چاہی اور یہ مضمون زبان حال سے عرض کیا بیت

زیں تنگنائے خلوتم خاطر بصحرا میکشد
کز بوستاں باد سحر خوش میدہد پیغام ما

یعقوب علیہ السلام کو بڑی فکر اور دور اندیشی پیدا ہوئی قَالُوْا کہا یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہ یٰۤاَبَانَا اے ہمارے باپ مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا کیا ہو تجھے امین نہیں جانتا ہی ہمیں عَلٰى یُوْسُفَ یوسف پر اور اُسے بھیجنے میں تامل کرتا ہو وَاِنَّا لَهٗ حالانکہ ہم اُس کے واسطے لَنٰصِحُوْنَ ۝ خیر خواہ ہیں اور نہایت درجہ اُسپر مہربان ہیں اَرْسِلْهُ مَعَنَا بھیجدے اُسے ہمارے ساتھ غَدًا کل صحرا کی طرف یَرْتَعْ کہ آسودہ ہو کر میوے اور نقل کھائے وَیَلْعَبْ اور کھیلے کودے تیر لگائے اونٹ دوڑائے وَاِنَّا لَهٗ بیشک ہم اُس کے واسطے

لَحٰفِظُوْنَ ۝ ضرور نگہبان ہیں کہ وہ باتوں سے یا درندوں اور سانپ بچھوؤں سے قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ یقینی غمگین کرتا ہی مجھے اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ یہ کہ لیجاؤ تم اُسے میرے سامنے سے اسواسطے کہ اُس کی جدائی مجھے سخت ناگوار ہی اور اُسے دیکھے بغیر صبر کرنا بہت دشوار ہی وَاَخَافُ اور ڈرتا ہوں اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ یہ کہ کھا جائے اُسے بھیڑیا اس واسطے کہ جس سرزمین پر تم جایا چاہتے ہو وہاں بھیڑیے بہت ہیں مبادا کوئی بھیڑیا اُسپر جھپٹے وَاَنْتُمْ اور تم عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝ اُس سے غافل ہو تماشے میں مشغول ہونیکی وجہ سے یا اُس کی محافظت میں اہتمام کی کمی کے سبب نظم

ازاں ترسم کزو غافل نشینید ز غفلت صورت حالش نہ بینید
درین دیر سر دشت محنت انگیز کہن گرگے برد دنداں کند تیز

قَالُوْا بولے یعقوب علیہ السلام کے بیٹے لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ خدا کی قسم اگر کھا جائے اسے بھیڑیا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ حال آنکہ ہم گروہ قوی زبردست ہیں کہ ہم میں ہر ایک دس شیروں کا مقابلہ کر سکتا ہی اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اسمیں کچھ شبہ نہیں کہ ہم جسوقت اُسے بھیڑیے کو لیجانے دیں تو البتہ زیانکاروں اور نقصان پانے والوں میں سے ہوں تو جب یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کا مبالغہ سُنا اور اصرار سُنا اور یوسف علیہ السلام کے دل کو بھی جنگل میں پھرنے پہاڑ اور صحرا کا تماشا دیکھنے کی طرف مائل پایا تو رنج مفارقت سہنے پر اپنے دل کو مضبوط کیا اور قضائے الٰہی پر راضی ہو کر حکم دیا اور اُن کے فرمانے کے بموجب بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کا سر ملا بدن دھویا بالوں میں کنگھی کی نئے کپڑے پہنائے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا وہ کرتا جو جبرئیل علیہ السلام نے اُسوقت بہشت سے لاکر اُنھیں پہنایا تھا جب نمرود اُنھیں آگ میں ڈالنے لگا تھا اور وہ کرتا میراث میں یعقوب علیہ السلام کو ملا تھا وہ کرتا تعویذ کی طرح یوسف علیہ السلام کے بازو پر باندھا اور آپ بیٹوں کے ساتھ ساتھ اُنھیں پہنچانے کو شجرۃ الوداع تک کہ کنعان کے دروازے پر تھا تشریف لائے اور یوسف علیہ السلام کو گود میں لیکر رونے کی حالتیں رخصت کیا بیت

روز وداع گریہ نہ درخورد دیدہ بود طوفان اشک تا بگریبان رسیدہ بود

یوسف علیہ السلام نے حب اپنے والد ماجد کو روتے دیکھا تو اُن کے رخسارے جو گلاب کی پنکھڑی کے مانند تھے اُنھیں بھی گلاب کے قطرے دھونے لگے اور آبدار موتیوں کے دانے پلک کی نوک میں پرونے لگے مصرع زاراز نرگس فرو بارید گل را آب داد اور بولے کہ باباجان رونے کا سبب کیا ہی یعقوب علیہ السلام نے زبان حال سے یہ مضمون اپنے نور بصر کو سُنایا بیت

میاں بعزم سفر بستہ و بر راہ ستا سرشک دیدۂ من می رود کہ رہ گیرد

اے یوسف تیرے اس جانے سے بڑے غم کی بو مشام دل میں پہنچتی ہے نہیں معلوم کہ انجام کار کیا ہونا ہی بیٹا مجھے بھولنا نہیں میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ تجھے نہ بھولوں گا مصرع فراموشی نہ شرط دوستان ست ۔ پھر اپنے بیٹوں سے یوسف علیہ السلام کی محافظت کے باب میں بہت تاکید فرمائی اور بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو کاندھے پر چڑھا کر سیرگاہ کی راہ لی بیت

بہ چشمان پدر تا مے نمودند زیک دیگر بہ مہرش مے ربودند

یعقوب علیہ السلام اُنھیں دیکھتے تھے اور فرزند ارجمند کی ملاقات کے شوق میں روتے تھے بیت

ہنوز سرو روانم ز چشم ناشدہ دور دل از تصور دوری چو بید لرزان است

جب بیٹے اُن کی نظر سے غائب ہوئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام کنعان کی طرف پھرے فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ پھر جب بھائی لے گئے یوسف

علیہ السلام کو تو اُن کے ساتھ کیا جو کیا اور والد بزرگوار کی نصیحتوں کو بالائے طاق رکھ کر یوسف علیہ السلام کو زمین پر دے مارا اور طعن شروع کرکے کہنے لگے کہ او جھوٹا خواب دیکھنے والے وہ ستارے کہاں ہیں جنھوں نے تجھے سجدہ کیا تھا اب آکر ہمارے ہاتھ سے تجھے چھوڑا لیں یوسف علیہ السلام بولے کہ بھائیو تمھیں کیا ہو گیا ہے ذرا پیر کنعاں کا حال یاد کرو اور میرے بچپنے اور کم طاقت ہونے پر رحم کرو بیت

یاری دہید کز دراد دور گشتہ ام — رحمے کنید کز غمِ او زار ماندہ ام

القصہ یوسف علیہ السلام کی باتوں پر بھائیوں نے کچھ التفات نہ کیا اور اُن کے منھ پر ایک طمانچہ مارا اور مٹی اور خرابی میں بھوکا پیاسا منھ کے بل کھینچتے تھے کہ یوسف علیہ السلام ہلاک ہونے کے قریب پہنچے یہودا نے یہ حال دیکھ کر یوسف علیہ السلام کو اپنے دامن حمایت کے نیچے لے لیا اور بھائیوں سے کہا کہ دست تعدی روکو کیا تم نے مجھ سے عہد نہیں کیا ہے کہ اُسے قتل کرنے کا قصد ہم نہ کریں گے تو ان بھائیوں کا غصہ تھما اور یوسف علیہ السلام کو گھسیٹ کر مار ڈالنے سے درگزرے وَاَجْمَعُوْا جمع ہوئے اور اپنی رائے مستحکم کر لی اَنْ یَّجْعَلُوْهُ ساتھ اس بات کے کہ ڈال دیں اُسے فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ج کنویں کے گہراؤ میں اور وہ ایک کنواں کنعاں سے تین کوس دور بیت المقدس کے قریب تھا یا زمین اردن میں تھا کنویں کا منھ چھوٹا سا تھا اور گول بہت پھیلا ہوا اور ستر گز گہرا تھا یا اس سے بھی زیادہ تو یوسف علیہ السلام کو کنویں کے منھ پر لائے انھوں نے جب سُنا کہ مجھے کنویں میں ڈالتے ہیں تو ہر ایک کو لپٹنے لگے اور ہر ایک کا دامن پکڑتے تھے بھائیوں نے ان کے ہاتھ بھی باندھ دیئے اور اُنکی کمر میں رسّی مضبوط باندھ کر کنویں میں لٹکا دیا یوسف علیہ السلام کے پیراہن کا دامن اُس پتھر سے اٹکا جو کنویں کے منھ پر تھا پیراہن بھی اُن کے بدن پر سے کھینچ لیا جب کنویں کے بیچ میں یوسف علیہ السلام پہنچے تو بھائیوں نے رسّی کاٹ دی اور جناب الٰہی سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم پہنچا کہ لے میرے بندے کو یوسف علیہ السلام کنویں کی تہہ کو نہ پہنچنے پائے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کنویں میں پہنچکر حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے پنجہ میں لے لیا اور کنویں کی تہہ پر ایک پتھر تھا اُس پر آرام سے بٹھا دیا اور بہشت کا کھانا پینا اُنھیں دیتے تھے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا کرتا جو تعویذ کی طرح اُن کے بازو پر بندھا تھا کھول کر اُنھیں پہنا دیا وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ اور وحی بھیجی ہم نے اُسکی طرف جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے یا ہم نے الہام کیا اُسے کہ غمگین نہ ہو عنقریب تجھے چاہ سے نکال کر مسند جاہ پر ہم پہنچاتے ہیں اور تیرے بھائیوں کو حاجتمند کرکے تیرے پاس لاتے ہیں لَتُنَبِّئَنَّهُمْ البتہ خبر دیگا تو انھیں بِاَمْرِهِمْ هٰذَا ساتھ اس کام کے جو انھوں نے کیا ہے اور یہ رنج جو تجھے دیا ہے وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ حال آنکہ وہ نہ جانیں گے کہ تو یوسف ہے تیرا مرتبہ عالی اور درجہ بلند ہونیکی وجہ سے اور تھوڑے زمانے کے بعد یہ صورت ظاہر ہوئی کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی آنکے پاس آئے اور انھیں نہ پہچانا وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ اور جب یوسف علیہ السلام کنویں میں گر گئے اُن کے بھائی پھرے اور گلے میں جا کر ایک خصی ذبح کیا اُس کے خون سے حضرت یوسف علیہ السلام کا پیراہن جو اُتار لیا تھا تر کیا وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ اور آئے اپنے باپ کے پاس عِشَآءً رات کو اور جھوٹ موٹ یَّبْكُوْنَ ۝ ط روتے تھے یعقوب علیہ السلام نے جب بیٹوں کے رونے کی آواز سُنی حیران و پریشان گھر کے باہر نکل آئے اور بولے اے بیٹو تمھیں کیا ہوا اور میرا یوسف کہاں ہے کہ اُسے میں نہیں دیکھتا ہوں قَالُوْا یٰٓاَبَانَآ بولے وہ کہ اے ہمارے باپ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ ہم صحرا میں گئے اور ایک دوسرے کے آگے بڑھے جاتے تھے دوڑنے اور تیر لگانے میں وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ اور چھوڑا تھا ہم نے یوسف کو تنہا عِنْدَ مَتَاعِنَا اپنے اسباب کے پاس فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ج پس کھا گیا اُسے بھیڑیا وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا اور نہیں ہے تو باور کرنے والا ہمیں یعنی ہماری بات باور نہیں کرتا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ ۝ اگرچہ ہیں ہم سچے ہر کام میں مگر اس موقع پر کہ ہماری نسبت جو آپ کو بدگمانی ہے تو ہمیں آپ جھوٹا جانتے اور اس بات پر کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہم ایک اور بھی دلیل رکھتے ہیں اور وہ اُنکا پیراہن ہے وَجَآءُوْ

اور آئے عَلٰی قَمِیْصِهٖ یوسف کے پیراہن پر بِدَمٍ کَذِبٍ ساتھ خون جھوٹے کے یعنی یوسف علیہ السلام کا پیراہن اپنے باپ کے پاس جھوٹے خون میں تر کرکے لائے یعقوب علیہ السلام نے پیراہن خون میں بھرا جو دیکھا تو اُن کے دل میں یوسف علیہ السلام کے ہلاک ہو جانے کا دغدغہ پیدا ہوا مگر چونکہ پیراہن کے کنارے ثابت تھے تو فرمایا کہ عجب بھیڑیا تھا کہ یوسف کو تو کھا گیا اور پیراہن سے کچھ تعرض نہ کیا پھر غصہ کی راہ سے قَالَ کہا اپنے بیٹوں سے کہ تم جو کہتے ہو ایسا نہیں ہے بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ بلکہ بنایا ہے تمہارے واسطے اَنْفُسُکُمْ تمہارے جیوں نے اور آسان کر دیا ہے اَمْرًا ایک بڑا کام یعنی ہلاکت یوسف علیہ السلام فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ پس صبر میرا کام ہے اچھا یعنی تحمل کہ اُسکے سبب سے شکایت نہیں مگر خدا سے وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ اور اللہ مدد چاہا گیا ہے یعنی اُس سے میں مدد چاہتا ہوں عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۝ اُس چیز پر جو تم بیان کرتے ہو یوسف کی ہلاکت لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام تین دن کنوئیں میں رہے چوتھے دن صبح کو نجات کی خوشخبری اُنھیں پہونچی وَجَآءَتْ سَیَّارَةٌ اور آیا قافلہ اُس کنوئیں کے پاس اور وہ لوگ مدین سے مصر کو جاتے تھے فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ پس بھیجا اُنھوں نے اپنے وارد کو اُس کنوئے کی طرف وارد اُسے کہتے ہیں جس سے قافلہ کے واسطے پانی کھینچنا متعلق ہوتا ہے اور اُس قافلہ کا وارد مالک بن دعر الخزاعی تھا اہل مدین میں سے جب کنوئے کی جگہ پر آیا فَاَدْلٰی دَلْوَهٗ تو کنوئیں میں ڈالا اُس نے اپنا ڈول اور حضرت یوسف علیہ السلام کو وحی پہنچی کہ ڈول میں بیٹھ جاؤ مصرع اے یوسف آخر بر آ ایں دلو در چاہ آمدہ ۔ یوسف علیہ السلام ڈول میں بیٹھ لئے معالم میں لکھا ہے کہ کنوئے کی دیواریں حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں روتی تھیں اور انیس الغریبین میں لکھا ہے کہ مالک ڈول کھینچنے میں حیران ہوا اس واسطے کہ ڈول بہت بھاری ہو گیا تھا کنوئے میں جھک کر اُس نے دیکھا اور یوسف علیہ السلام کو ڈول میں دیکھ کر قَالَ یٰبُشْرٰی بولا کہ اے خوشخبری اور خوشوقتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ بُشریٰ اُس کے دوست کا نام تھا اُسے مدد کے واسطے پکارا اور کہا کہ هٰذَا غُلٰمٌ یہ ایک فرزند ہے کہ اس نے ڈول کو بھاری کر دیا پھر اُسکی مدد سے یوسف علیہ السلام کو کنوئے سے نکالا نظم

چو آں ماہِ جہاں آرا بر آمد | زجانش بانگ یا بُشرٰے بر آمد
بشارت کز چنیں تاریک چاہے | بر آمد بس جہاں افروز ماہے

وَاَسَرُّوْهُ اور چھپا رکھا اُسے قافلہ والوں سے بِضَاعَةً اُس حال میں کہ وہ سرمایۂ تجارت تھا یا یوسف علیہ السلام کا حال قافلہ والوں سے چھپایا اور کہا کہ ان پانی والوں نے اسے ہمارے سپرد کیا ہے کہ اُن کے واسطے مصر میں لیجا کر بیچوں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اَسَرُّوْا کی ضمیر یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی طرف پھرتی ہے یعنی اُن کے بھائیوں نے اُن کا حال چھپایا اور کہا کہ یہ ہمارا غلام ہے اور یہ اسطرح ہے کہ جب بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کی خبر پائی تو قافلہ میں آئے اور بولے کہ یہ ہمارا غلام ہے اور ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے اسے تم مول لیلو وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۝ ساتھ اُس چیز کے جو وہ کرتے ہیں یعنی یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اپنے بھائی اور باپ کے ساتھ یا قافلے والے یوسف علیہ السلام کا حال چھپاتے ہیں لکھا ہے کہ جب بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو زبان عبری میں اُن سے کہا کہ جو کچھ ہم کہیں اگر تو اُسکے خلاف کہے گا تو ہم تجھے قتل ہی کر ڈالیں گے یوسف علیہ السلام چپ کھڑے رہے اور بھائیوں نے مالک سے یہ بات کہی کہ یہ ہمارا غلام بھگوڑا ہے اور نافرمان کام میں جی نہیں لگاتا ہم اسے بیچتے ہیں تم اسے مول لے لو اور اپنے ساتھ اور کسی شہر میں لیجاؤ کہ ہم سے یہ دور ہو جائے اور اسکی خبر ہم نہ سنیں مالک بولا کہ زر نقد جو میرے پاس تھا میں نے اُس کا مال مول لے لیا ہے ہاں کئی کھوٹے درم میرے پاس باقی ہیں بھائی بولے تو جانتا ہے کہ اس غلام کی قیمت تو بہت کچھ ہے مگر ہم تیرے ہاتھ اُسی قیمت پر بیچتے ہیں جو تیرے پاس ہے حضرت یوسف علیہ السلام کا ہاتھ مالک کے ہاتھ میں پکڑا دیا

وَشَرَوۡهُ اور بیچ ڈالا اُسے بِثَمَنٍۢ بَخۡسٍ ساتھ دام کم اور کھوٹے کے دَرَاهِمَ مَعۡدُوۡدَةٍ چند درم گنتی کے اُس زمانے کے لوگوں کی عادت یہ تھی کہ چالیس درم سے کم گنتے تھے اور زیادہ تولتے تھے مالک نے اپنے درہم گنے سترہ تھے یا بیس ہر بھائی نے دو دو اُٹھائے اور وسیط میں لکھا ہو کہ یہودا نے کچھ نہیں لیا القصہ مالک نے یوسف علیہ السلام کو مول لیا وَكَانُوۡا فِيۡهِ اور تھے بھائی یوسف علیہ السلام کی شان میں مِنَ الزّٰهِدِيۡنَ۠ بے رغبتوں میں سے یہ نہ چاہتے تھے کہ وہ اُن کے ساتھ رہے یا قافلہ والے اُنھیں مول لینے میں بے رغبت تھے بھاگ جانے اور نافرمانی کرنے کے خیال سے پھر مالک یوسف علیہ السلام کو مصر میں لایا اُس زمانے میں مصر کا بادشاہ ریان بن ولید عملیقی تھا اس بادشاہ نے اپنے ملک کے کاموں میں تصرف کا اختیار قطفیر یا اطفیر مصری کو دیدیا تھا کہ اُسے عزیز کہتے تھے جب مدین کے قافلہ کی خبر مصر میں پہنچی اور عزیز کے گماشتے قافلے کی راہ پر آئے اور یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو اُن کے حُسن وجمال سے شیفتہ اور حیران ہوکر پھرے اور عزیز مصر کو خبر کی اور وہ ایک بی بی رکھتا تھا راعیل نام یا فکار اور مشہور یہ ہو کہ اُسے زلیخا کہتے تھے عین المعانی میں لکھا ہو کہ زُلیخا زے کو پیش لام کو زبر کے ساتھ صحیح ہو اور مشہور زَلیخا زے کو زبر لام کو زیر کے ساتھ القصہ جب عزیز نے غلام کی خبر سُنی تو مالک کو پیغام دیا کہ اپنے غلام کو نخاس میں لاؤ دوسرے دن یوسف علیہ السلام کو آراستہ کرکے مالک بازار میں لے گیا اور اُس جمال شیریں کا شور مصریوں میں پڑا بیت

آراستہ آں یار بہ بازار برآمد فریاد و فغاں از در و دیوار برآمد

خریدار قیمت بڑھانے لگے ہر ایک جو قیمت لگاتا دوسرا آدمی اور کچھ بڑھاتا یہاں تک نوبت پہنچی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے برابر تول کر چاندی سونا مشک اور دیبا دینے لگے عزیز مصر نے خریداری میں پیش قدمی کی شعر

خریداران دیگر لب ببستند پس زانوئے خاموشی نشستند

عزیز مصر نے قیمت دیدی اور یوسف علیہ السلام کو اپنے گھر لے گیا وَقَالَ الَّذِی اشۡتَرٰىهُ اور کہا اُس نے جس نے مول لیا یوسف علیہ السلام کو مِنۡ مِّصۡرَ اہل مصر میں سے یعنی عزیز نے لِامۡرَاَتِهٖۤ اپنی بی بی سے یعنی بی زلیخا سے کہ اَكۡرِمِىۡ مَثۡوٰٮهُ بزرگ رکھ اسکی جگہ کو یہ کنایہ اچھی طرح رکھنے اور خوبی کے ساتھ پیش آنے سے ہو اسواسطے کہ کسی کو اچھی جگہ بٹھانا اُسکی عزت اور حرمت کی دلیل ہو یعنی اس غلام کو اچھی طرح رکھنا عَسٰٓى اَنۡ يَّنۡفَعَنَاۤ شاید یہ نفع پہنچائے ہمیں زمین یا تالاب کے کام میں اور مصالح روزگار کے سرانجام میں اَوۡ نَـتَّخِذَهٗ وَلَدًا یا بنالیں گے ہم اُسے بیٹا کہتے ہیں کہ عزیز اس قابل نہ تھا کہ اُسے اولاد ہو بولا کہ اسے ہم فرزندی میں لیں گے اسواسطے کہ بزرگی کے آثار اُسکے چہرے سے ظاہر ہیں وَكَذٰلِكَ اور جس طرح یوسف کی محبت کو اُسکے دل میں ہم نے جگہ دی اسی طرح مَكَّنَّا لِيُوۡسُفَ جگہ دی ہم نے یوسف کو یعنی مکان والا کردیا ہم نے اُسے فِى الۡاَرۡضِ زمین مصر میں تاکہ اُس میں تصرف کرے وَلِنُعَلِّمَهٗ اور تاکہ تعلیم کریں ہم اُسے مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ خواب کی تعبیروں سے یا کتب الٰہی کے معنی وَاللّٰهُ غَالِبٌ اور اللہ غالب ہو عَلٰٓى اَمۡرِهٖ اپنے کام پر کوئی چیز کو اُس سے رد نہیں کرسکتا اور کسی چیز میں اُس سے نزاع نہیں کرسکتا یا غالب ہو امر یوسف علیہ السلام پر کہ بھائیوں کو خواہش تھی اُنکی ہلاکت اور خواری کی اللہ جل شانہ کو خواہش تھی اُن کی عزت اور سرداری کی اور وہی ہوا جو کچھ خدا نے چاہا تھا بیت

بوَد ہر کسے را دگرگونہ رائے نہ باشد مگر آنچہ خواہد خدائے

وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ لَا يَعۡلَمُوۡنَ۝ نہیں جانتے کہ کاموں کی باگ اُسی کے قبضہ اور مشیت میں ہو وَلَمَّا بَلَغَ اور جب پہنچا یوسف علیہ السلام اَشُدَّهٗۤ اپنی قوت کو اٹھارہ یا بیس برس کی عمر میں اور بعضے کہتے ہیں کہ بیس یا چالیس برس کے درمیان میں

وَاٰتَیْنٰهُ دیا ہم نے اسے حُکْمًا وَّعِلْمًا حکم کہ وہ نبوت یا حکمت ہی اور وہ علم ہوتا ہی عمل کی تائید کرنے والا اور دیا ہم نے اُسے علم دین کا وَکَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اور ایسی ہی جزا دیتے ہیں ہم نیک کام کرنے والوں کو لکھا ہی کہ جب یوسف علیہ السلام عزیز کے گھر میں آئے تو اُس کے عشق کے بادشاہ نے زلیخا کے خانۂ دل میں دخل کیا اور اُن کے حسن کے لشکر نے اُسکے صبر و سکون کی متاع لوٹ لی نظم

زلیخا چوں بروئش دیدہ بکشاد — بیک دیدارش افتاد انچہ افتاد

زلطف صورت و حُسن شمائل — اسیرش شد بیک دل نے بصد دل

جب عشق کمال کو پہنچا اور شوق نہایت درجہ بڑھا تو زلیخا نے اپنا حال یوسف علیہ السلام سے ظاہر کیا وَرَاوَدَتْهُ اور چاہا یوسف کو الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا اُس عورت نے کہ یوسف جسکے گھر میں تھے یعنی زلیخا نے یوسف علیہ السلام کی خواہش کی عَنْ نَّفْسِهٖ اُس کے نفس سے یعنی اپنا مطلب یوسف علیہ السلام سے چاہا اور انھیں اُس محل میں لیگئی جسمیں سات گھر ایک کے بعد ایک بنائے تھے وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ اور بند کرلئے دروازے وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ اور بولی کہ جلدی کر اور میرے آگے آ کہ میں تیرے واسطے ہوں حضرت یوسف علیہ السلام نے جب یہ حال دیکھا تو قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ کہا کہ پناہ لیتا ہوں میں خدا کی پناہ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ تحقیق خدا میرا رب ہی اَحْسَنَ مَثْوَایَ نیک کی ہی اُس نے جگہ میری بارگاہ قرب کے پاس عزیز میرا سردار ہی اور تجھ سے مجھے اچھی طرح رکھنے کا حکم کیا ہی تو میں اُس کی حرمت اور اُسکے نعمت کے حق کی رعایت کرکے اُس کے حرم میں خیانت کے ساتھ دست درازی نہیں کرسکتا اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ چھٹکارا نہیں پاتے ظالم یعنی وہ حق پہچاننے والے جو نیکی کے بدلے بدی کرتے ہیں یا جو لوگ زنا کرتے ہیں اسواسطے کہ زنا سب ظلموں سے بدتر ہی اور حضرت یوسف علیہ السلام زبان حال سے زلیخا کے ساتھ خطاب فرماتے تھے وہ لوگوں نے یہ کہا ہی نظم

زہے خجلت کہ در روز قیامت — چو افتد بر زناکاراں غرامت

جزائے آں جفا کیشاں نویسند — مرا سر دفتر ایشاں نویسند

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ اور بیشک قصد کیا اُس عورت نے یوسف کے ساتھ اختلاط کرنے کا زنا سے وَهَمَّ بِهَا اور قصد کیا یوسف علیہ السلام نے اُسے دفع کرنے کا بھاگنے کی راہ سے لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ اگر نہ دیکھتا یوسف بُرْهَانَ رَبِّهٖ دلیل اپنے رب کی تو البتہ اُسکے ساتھ اختلاط کا قصد کرتا اور وہ دلیل قول اصح پر عصمت الٰہی کا نمد اور نبوت یوسفی کی روشنی تھی کہ یوسف علیہ السلام اور اُس کام کے درمیان میں حائل ہوگئی جو خدا کے غصّے کا سبب ہو تو حضرت یوسف علیہ السلام نے قوت نبوت اور مردفتوت سے اُس حال میں اپنے تئیں بچا رکھا کَذٰلِكَ اسی طرح اُسے ثبات دیا ہم نے عصمت اور عفت پر لِنَصْرِفَ تاکہ پھیر دیں ہم عَنْهُ السُّوْٓءَ اُس سے بُرائی یعنی عزیز کے حرم میں خیانت کو وَالْفَحْشَآءَ اور بُرے کام یعنی زنا کو اِنَّهٗ بیشک وہ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ۝ ہمارے خالص بندوں میں سے ہی یعنی جو باتیں نہ کرنا چاہیے اُن سے پاک کیا گیا لکھا ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کے پاس سے بھاگے جس بند دروازے کے پاس پہنچتے مفتح الابواب جل شانہ کے حکم سے وہ کھل جاتا بی بی زلیخا بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے پیچھے دوڑیں وَاسْتَبَقَا الْبَابَ اور آگے بڑھ جانا چاہا یوسف اور زلیخا نے دروازہ کی طرف ناگاہ بی بی زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام تک پہنچ گئیں اور انھیں پکڑ کر پھر کھینچا وَقَدَّتْ اور پھاڑ ڈالا کھینچنے میں قَمِیْصَهٗ کرتا یوسف علیہ السلام کا مِنْ دُبُرٍ پیچھے سے وَّاَلْفَیَا سَیِّدَهَا اور پایا دونوں نے اُس عورت کے شوہر کو یعنی عزیز کو لَدَا الْبَابِ دروازے کے پاس باہر جب عزیز نے یوسف علیہ السلام اور زلیخا کو مضطرب دیکھا تو سمجھا کہ ایسی صورت ظاہر ہوئی ہی کہ یہ دونوں آشفتہ ہیں قبل اس کے

کہ وہ تحقیق کرنے میں مشغول ہو زلیخا نے پہل کی اور دلیروں کی طرح بولی قَالَتْ کہا زلیخا نے کہ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ کیا جزا ہی اُس
شخص کی جو چاہے بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا ساتھ تیرے لوگوں کی بُرائی اُس کی مراد اپنی ذات ہی اور اس بات سے اُس نے چاہا کہ اپنے گناہ سے
خود بری الذمہ ہو جائے اور ایسا ظاہر کرے کہ یوسف علیہ السلام کا جُرم ہی پھر بولی جو تیرے حرم کے ساتھ قصد کرے اُس کی جزا کیا ہو سکتی ہی
اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ مگر یہ کہ قید خانے میں بھیجدیا جائے یعنی اُس کی سزا قید ہی اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ یا عذاب دردناک یعنی کوڑے
مارنا اور ادب دینا جب یوسف علیہ السلام نے یہ بات سُنی کہ قید اور عذاب سے دھمکاتی ہی تو قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ کہا یوسف علیہ السلام نے
کہ اُس نے درخواست کی مجھ سے عَنْ نَّفْسِيْ میری ذات کی اور میں نے تند ہی نہیں کی اور اُس سے بھاگا عزیز مصر نے کہا کہ ہم کیونکر جانیں
کہ تیری یہ بات سچ ہی کوئی یہ حال جانتا ہی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ہاں اُس مکان میں چار مہینے کا ایک لڑکا جھولے میں تھا وہ میرا گواہ ہی اور
وہ لڑکا زلیخا کی خالہ کا لڑکا تھا عزیز بولا کہ چار مہینے کا بچہ کیا جانے اور کیونکر بات کریگا تو میرے ساتھ مہمل بات اور مسخراپن کرتا ہی یوسف علیہ السلام
بولے کہ میرا خدا اس بات پر قادر ہی کہ اُسے باتیں کرنے والا کردے اور وہ میرے بے گناہ ہونے پر گواہی دے لطائف سبعین میں لکھا ہی کہ عزیز نے
اُس بچہ سے پوچھا کہ تو کیا کہتا ہی وہ قدرت خدا سے بولنے لگا اور یہ بات کہی کہ یوسف علیہ السلام سچ کہتے ہیں حق تعالیٰ نے اس قصہ سے ان الفاظ
میں خبر دی کہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اور گواہی دی گواہی دینے والے نے زلیخا کے لوگوں میں سے اور بعضوں نے کہا ہی کہ
زلیخا کے چچازاد بھائی نے گواہی دی اور حکمت کی رو سے یہ بات کہی کہ اے عزیز اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ اگر ہی پیراہن یوسف علیہ السلام کا
گریبان قُدَّ مِنْ قُبُلٍ پھٹا ہوا آگے سے فَصَدَقَتْ تو زلیخا سچ کہتی ہی وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اور یوسف جھوٹوں
میں سے ہی اسواسطے کہ یہ صورت اس بات پر دلیل ہی کہ یوسف نے زلیخا کو اپنے سے دفع کرنے کا قصد کیا کہ اُن کا گریبان آگے سے پھٹ گیا وَاِنْ
كَانَ قَمِيْصُهٗ اور اگر ہی یوسف علیہ السلام کا کُرتا قُدَّ مِنْ دُبُرٍ پیچھے سے پھٹا ہوا فَكَذَبَتْ تو زلیخا جھوٹ کہتی ہی وَهُوَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ۝ اور یوسف سچوں میں سے ہی اسواسطے کہ یہ حال اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ یوسف علیہ السلام اُس سے بھاگے اور اُس نے پیچھے
آکر اُنھیں اپنی طرف کھینچا کہ کُرتا پیچھے سے پھٹ گیا فَلَمَّا رَاٰ پھر جب دیکھا عزیز نے قَمِيْصَهٗ کرتا یوسف علیہ السلام کا قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
پھٹا ہوا پیچھے سے تو زلیخا کی طرف متوجہ ہوا اور غصہ میں آکر قَالَ اِنَّهٗ بولا کہ بیشک یہ کام مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ تم عورتوں کے مکر اور حیلہ سے
اِنَّ كَيْدَكُنَّ تحقیق کہ مکر تمھارا عَظِيْمٌ ۝ بڑا ہی جلدی دل میں آجاتا ہی اور نفس میں تاثیر کرتا ہی پھر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا اور
عذر خواہی کے طور پر کہا کہ يُوْسُفُ اَعْرِضْ اے یوسف درگزر اور منھ پھیر عَنْ هٰذَا اسکتہ اس کام سے اور پوشیدہ رکھ وَاسْتَغْفِرِيْ اور
اے زلیخا بخشش چاہ لِذَنْۢبِكِ ښ واسطے اپنے گناہ کے تفسیر زاہدی میں لکھا ہی کہ اس سے مراد یہ ہی کہ عذر خواہی کر یوسف سے کہ وہ مسافر ہی اور اُسے
تونے آزردہ کیا اِنَّكِ كُنْتِ بیشک تو تھی مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ۝ گناہگاروں میں سے اس صیغہ کا مذکر لانا تغلیب کے واسطے ہی ع ۳
لکھا ہی کہ عزیز نے اگرچہ اس قصہ کو مٹایا اور چھپایا مگر عشق کی بات کب چھپتی ہی یہ ماجرا کچھ لوگوں کی زبانوں پر آیا اور مونھوں سے نکلنے لگا اور مصر کی بعضی
بیبیاں بی بی زلیخا کو ملامت کرنے لگیں اور البتہ عشق کو غوغائے ملامت درکار ہی سودائے سلامت ناسازوار ہی نظم

نہ سازد عشق را کنج سلامت — خوشا رسوائی کوئے ملامت
غم عشق از ملامت تازہ گردد — وزیں غوغا بلند آوازہ گردد

وَقَالَ نِسْوَةٌ اور کہا عورتوں کے ایک گروہ نے کشاف میں لکھا ہی کہ پانچ عورتیں ملک ریان کی خواصیں تھیں پاس بیٹھ کر باہم کہنے لگیں

فِی الْمَدِیْنَةِ شہر مصر کے ایک موضع میں کہ اُسے عین الشمس کہتے ہیں اور اُن کی تقریر کا مضمون یہ تھا کہ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ عزیز کی عورت یعنی زلیخا نے تُرَاوِدُ فَتٰهَا چاہا اپنے غلام کو عَنْ نَّفْسِهٖ اُس کے نفس سے یعنی غلام سے درخواست کی ہو کہ اُس کا کام دے قَدْ شَغَفَهَا تحقیق کہ پھاڑا ہو غلام نے اُس کے دل کا پردہ حُبًّا محبت کی جہت سے یعنی یوسف علیہ السلام کی محبت زلیخا کے دل میں سما گئی ہو اِنَّا لَنَرٰىهَا تحقیق کہ ہم دیکھتے ہیں اُس عورت کو فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی میں اور ظاہری خطا میں کہ عزیز ایسا شوہر موجود ہوتے ہوئے اپنے زرخرید غلام پر فریفتہ ہوئی فَلَمَّا سَمِعَتْ پھر جب سُنا بی زلیخا نے بِمَكْرِهِنَّ مکر اُن عورتوں کا یعنی وہ باتیں جو خفیہ کہتی تھیں اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ بھیجا اُن کی طرف آدمی اور یہ استدعا کی کہ اُسکے بُلانے سے چلی آئیں لکھا ہو کہ بی زلیخا نے چالیس عورتیں بلائیں اُنہیں وہ پانچوں عورتیں بھی تھیں جنھوں نے اپنی جگہ پر زلیخا کو ملامت کی تھی جب یہ سب عورتیں زلیخا کے گھر آئیں تو اُنکے ساتھ تعظیم کی رسمیں ادا کیں وَاَعْتَدَتْ اور تیار کیں لَهُنَّ مُتَّكَاً اُن کے واسطے مسندیں لطیف تکیوں سے یا تیار کیا پاکیزہ کھانا یا آراستہ کی کھانے کی مجلس اسواسطے کہ خبر میں ہو کہ وہ عورتیں تکیہ لگائے ہوئے کھانا کھاتی تھیں وَّاٰتَتْ اور دی كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ ہر ایک کو اُن عورتوں میں سے سِكِّیْنًا ایک چھری کہ گوشت کاٹ کر نوش کریں اور یوسف علیہ السلام کے پاس آکر لباس فاخرہ پہنایا اور تاج مرصع اُن کے سر مبارک پر رکھا وَّقَالَتِ اخْرُجْ اور کہا زلیخا نے کہ باہر آ عَلَیْهِنَّ ان عورتوں پر یوسف علیہ السلام نے انکار کیا بی زلیخا نے اصرار کیا یہاں تک کہ یوسف علیہ السلام کو لے آئیں

بیت

زخلوت خانہ آں گنج نہفتہ ۔ بروں آمد چو گلزار شگفتہ

فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ پھر جب دیکھا اُن عورتوں نے اُسے تو اَكْبَرْنَهٗ تو بڑا پایا اُسے جمال میں ایک بارسب اُن کے دیدار کی شیفتہ ہوکر آپے سے باہر ہوگئیں اور اپنے تئیں بھول گئیں وَقَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ اور کاٹ ڈالے ان سب عورتوں نے اپنے ہاتھ اور اُس کا درد اُنھیں نہ محسوس ہوا حقائق سلمی میں لکھا ہو کہ حق تعالیٰ اس آیت سے اپنی محبت کا دعویٰ کرنے والوں کو ملامت کرتا ہو کہ دیکھو ایک مخلوق دوسرے مخلوق کے دیدار میں اس حال کو پہنچ جاتا ہو کہ ہاتھ کاٹ ڈالنے کے درد کی تمیز نہیں کرتا تمھیں جمال خالق کا پرتو دیکھنے میں چاہیئے کہ کسی بلا اور تکلیف سے درد مند نہ ہو بیت

گر با تو وے دست در آغوش تواں کرد ۔ بیداد تو سہل ست فراموش تواں کرد

القصہ مصر کی عورتیں بیخودی سے جب آپ میں آئیں تو تعریف کرنے لگیں وَقُلْنَ اور بولیں کہ حَاشَ لِلّٰهِ پاک ہو اللہ صفت عجز سے یا مخلوق پیدا کرنے میں مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ نہیں ہو یہ غلام آدمی اسواسطے کہ ایسا حُسن و جمال آدمی کا نہیں ہوتا اور کبھی کسی نے نہیں دیکھا شعر

تو از سلسلۂ سفلی ز آب و خاک نہ زادی ۔ کہ از قبیلۂ روحانیاں حور نژادی

اِنْ هٰذَاۤ نہیں ہو یہ شخص اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ ۝ مگر فرشتہ بزرگ خدا کے نزدیک اسواسطے کہ جمال اس زیبائی کے ساتھ کمال اس رعنائی کے ساتھ اور اس درجہ عصمت خاصۂ ملکیت ہو نظم

چو دیدندش کہ جز والا گہر نیست ۔ برآمد بانگ از ایشاں کیں بشر نیست

نہ چوں آدم ز آب و گل سرشتہ ست ۔ ز بالا آمدہ قدسی فرشتہ است

صاحب وسیط اپنے اسناد سے جابر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس نازل ہوئے اور یہ بات کہی کہ خدا آپ کو سلام پہنچاتا ہو اور فرماتا ہو کہ اے میرے حبیب کریم علیک الصلوٰۃ والتسلیم روئے یوسف کے حُسن کو نور کرسی سے میں نے ظہور دیا ہو اور تیرے حسن کا جلوہ نور عرش سے معزز کیا ہے وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَحْسَنَ مِنْكَ

یوسف علیہ السّلام کا جمال تھا اور سرور انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال تھا یوسف علیہ السلام کے جمال دیکھنے سے ہاتھ کٹ گئے اور کمال محمّدی کے ظہور میں زنّار یں کٹ گئیں۔ بیت

از حُسنِ روے یوسف دست بریدہ سہل ست ۔ در پاے دلبر ما سرہا بریدہ باشد

مترجم کہتا ہی کہ یہ امر یقینی ہی کہ حضرت یوسف صدیق علیہ السّلام سے جناب حبیب ربّ العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین بہت حسین تھے اسواسطے کہ آپ نے خود فرمایا ہی کہ میرا بھائی یوسف پھیکا تھا اور میں نمکین ہوں اور ظاہر ہی کہ پھیکے حُسن اور نمکین حُسن میں کسقدر فرق ہوتا ہی اور حضرت یوسف علیہ السّلام کو مصر کی عورتیں بے نقاب اور آراستہ دیکھکر آپے سے بیخود ہوگئیں کہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے جناب حبیب کریم علیہ التسلیم ہنوز نقاب پدری میں تھے بے دیکھے آپ کے اشتیاق میں مکہ کی بہت عورتوں نے اپنے گلے کاٹ ڈالے یعنی نور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت حضرت عبداللہ والد ماجد جناب حبیب آلہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے حسین تھے کہ جب اُنکے وصال سے مایوس ہوئیں تو بہت عورتوں نے اس غم میں اپنے تئیں ہلاک کیا چنانچہ فاطمہ بنت مر کی حکایت مشہور ہی کہ اُس نے پہلے حضرت عبداللہ سے تمنّاے مواصلت کی اور اُنھوں نے نفرت کی جب آپ نے اپنی بی بی حضرت آمنہ کو سرفراز فرمایا اور نور محمّدی رحم آمنہ میں منتقل ہوا یا تو حضرت عبداللہ کو فاطمہ بنت مر کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور اُس نے بے توجہی کر کے صاف کہدیا کہ اے عبداللہ میں نے اپنے علم کے زور سے پہچانا تھا کہ نور نبی آخر الزماں تمھاری پیشانی میں جلوہ گر ہی اُسکی تمنا میں میں نے تجھ سے آرزوے وصال کی تھی آج وہ تمھاری پیشانی میں تاباں نہیں اس وجہ سے مجھے تمھارے وصال کا ارمان نہیں پس معلوم ہوا کہ مکہ کی عورتوں کو حضرت عبداللہ سے جو فرط محبّت تھی وہ نور محمّدی کی بدولت تھی اور حضرت عبداللہ کے وصال سے مایوس ہو کر جن عورتوں نے اپنے کو ہلاک کیا درحقیقت نور محمّدی کے شوق میں اپنے تئیں ہلاک کیا وزیر شاعر لکھنوی نے اس مضمون کو کیا خوب موزوں کیا ہی شعر

اپنے یوسف کو مرے یوسف سے تو نسبت نہ دے ۔ اے زلیخا اس پہ سر کٹتے ہیں اُس پر اُنگلیاں

حُسن یوسف سے فزوں تر ہی رسول اللہ کا ۔ وہ ہی نور چشم یعقوبؑ اور یہ نور اللہ کا

اور حق یہ ہی کہ جمال ظاہری ہو یا کمال باطنی آپ کی ذات جامع الکمالات ہر وصف میں تمام انبیا علیہم السّلام سے فائق ہی نظم

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ ۔ مِنْ وَجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ ۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ام المومنین حضرت بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہی کہ آپ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال کی صفت میں فرمایا کہ شعر

لَوَاحِیُ زُلَیْخَا لَوْ رَاَیْنَ جَبِیْنَہٗ ۔ لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْیَدِ

زنانِ مصر بہنگامِ جلوۂ یوسف ۔ ز روے بیخودی از دستِ خویش ہبریدند

مقررست کہ دلِ پارہ پارہ میکردند ۔ اگر جمال تو اے نور دیدہ میدیدند

القصہ جب زلیخا نے عورتوں کی حیرت اور شیفتگی دیکھ لی تو قَالَتْ فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ کہا زلیخا نے کہ یہ وہ شخص ہی کہ تم نے لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ ملامت کی مجھے اُسکی محبت میں اب تم نے جانا کہ میری محبّت حق بجانب ہی وَلَقَدْ رَاوَدْتُّہٗ اور بیشک چاہا میں نے اُسے عَنْ نَّفْسِہٖ اُسکے نفس سے یعنی میں نے چاہا کہ میری آرزو پوری کرے فَاسْتَعْصَمَ پس اُس نے اپنے تئیں بچایا اور مجھ پر نہ جھکا وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ اور اگر ایسا نہ کریگا مَآ اٰمُرُہٗ جو کچھ میں اُسے حکم کرتی ہوں کہ میری مراد پوری کرے تو لَیُسْجَنَنَّ ضرور ضرور قید کیا جاویگا وَلَیَکُوْنًا اور البتہ ہوگا

[illegible]

مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ۝ ذلیل ہونے والوں میں یعنی قید خانہ میں داخل ہوگا یوسف علیہ السلام نے جب یہ کلام سنا تو اُس جلسہ سے منہ پھیرا اور عورتیں اُنکے پیچھے پیچھے باہر گئیں اس حیلہ سے کہ ہم جا کر اُسے فہائش کرتے ہیں اور وہاں ہر ایک نے علٰحدہ علٰحدہ اپنی طرف انھیں بلایا اور ہر ایک جدا جدا خواہشمند ہوئی یوسف علیہ السلام نے اُنکی باتوں سے تنگ آکر قَالَ رَبِّ کہا اے رب میرے السِّجْنُ قید اَحَبُّ اِلَيَّ بہت دوست ہے مجھے مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ۝ اس چیز سے جس کی طرف بُلاتی ہیں وہ مجھے کہ میں زلیخا کی خوشی کروں یا اُنکی طرف مائل ہوں شعر

عجب در ماندہ ام در کار ایشان مرا زنداں بہ از دیدار ایشان

وَاِلَّا تَصْرِفْ اور اگر نہ پھیریگا تو عَنِّيْ مجھ سے كَيْدَهُنَّ کر اور فریب اُنکا یعنی اگر مجھے اپنی عصمت کی پناہ میں نور تو نہ لیگا تو اَصْبُ اِلَيْهِنَّ مَیل کرونگا میں اُنکی طرف یعنی اُنکی بات مان لونگا وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ۝ اور ہو جاؤنگا میں جاہلوں میں سے اُس کام مرتکب ہو کر جو نہ چاہیئے فَاسْتَجَابَ لَهٗ پس قبول کرلی دعا اُسکی رَبُّهٗ اُسکے رب نے فَصَرَفَ عَنْهُ پھر پھیر دیا اُس نے كَيْدَهُنَّ ؕ مکر اُنکا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ بیشک وہ سننے والا ہے اسکی دعا جو اُسکی پناہ نے الْعَلِيْمُ۝ جاننے والا ہو اُسکا حال جو سب سے دور بھاگے لکھا ہو کہ عورتیں جب یوسف علیہ السلام سے نا اُمید ہوئیں تو زلیخا سے بولیں کہ صلاح یہ ہو کہ اُسے دو تین دن قید رکھ شاید کہ تکلیف کے سبب سے رام ہو جاے اور راحت اور نعمت کی قدر جان کر تیرا کہا مان لے بیت

چو کورہ[1] ساز زنداں را بدو گرم بود زاں کورہ گردد آہنش نرم

زلیخانے یہ بات مان لی اور عزیز کے پاس آکر کہنے لگی کہ اس عبری غلام کے سبب سے میں بدنام ہوئی ہوں اور میری طبیعت کو اُس سے خدمت لینے سے نفرت ہوگئی ہو صلاح یہ ہو کہ اُسے قید خانہ میں بھیجدے تاکہ لوگ یہ گمان کریں کہ وہ گناہگار ہو اور میں ملامت سے بچوں عزیز نے یہ بات قبول کرلی حکم کیا کہ یوسف کو قید خانے لیجاؤ لوگ لے گئے ثُمَّ بَدَا لَهُمْ پھر ظاہر ہوگیا لوگوں پر اور اُنکے دل میں پڑ گیا مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ بعد اُسکے جب دیکھیں اُنھوں نے یوسف علیہ السلام کی عصمت کی دلیلیں اور برات کے گواہ جیسے چار مہینے کے بچے کی گواہی اور کرتے کا چاک پیچھے کی جانب سے پھٹنا اور عورتوں کے ہاتھ کٹ جانا یعنی باوجود یہ نشانیاں دیکھنے کے اُنکی راے میں یہی بات قرار پائی کہ مصلحت لَيَسْجُنُنَّهٗ البتہ قید کریں اُسے حَتّٰى حِيْنٍ۝ اُسوقت تک جو ٹھہرا ہو پس یوسف علیہ السلام کو قید میں لے گئے اور زنداں کو اُس سرو قامت گل رخسار کے سبب سے رشک گلستاں بنایا۔ نظم ع

چو آں دل زندہ در زنداں درآمد بجسم مردہ گوئی جاں درآمد

دراں محنت سرا افتادہ جوشے برآمد زاں گرفتاراں خروشے

وَدَخَلَ اور داخل ہوے مَعَهُ السِّجْنَ اُسکے ساتھ قید خانہ میں فَتَيٰنِ ؕ دو جوان بادشاہ ریان کے ملازموں میں سے ایک بادشاہ کا ساقی یعنی شراب پلانے والا تھا اُسکا نام یونا تھا اور دوسرا باورچی کہ اُسے مجلف کہتے تھے بادشاہ نے اُنکی نسبت گمان کیا تھا کہ مجھے زہر دیدینگے اور اُنھیں قید حکم کیا تھا اتفاقاً حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ وہ دونوں بھی قید خانہ میں داخل ہوے اور یوسف علیہ السلام قید خانہ میں قیدیوں کی خبرگیری کرتے اور اُنکے خوابوں کی تعبیر کہتے یہاں تک کہ ایک دن ان دونوں قیدیوں نے بھی خواب دیکھے کہتے ہیں کہ ساقی نے دیکھا باورچی نے نہیں یا کسی نے خواب نہیں دیکھا فقط حضرت یوسف علیہ السلام کا امتحان کرنے آئے کہ قَالَ اَحَدُهُمَآ کہا ایک نے اُن دونوں میں سے یعنی ساقی نے اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ تحقیق کہ میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں خواب میں کہ باغ میں ہوں انگور کی ایک ٹٹی ہو اور اُسپر انگور کے خوشے پکے ہوے لگے ہیں اور بادشاہ کا کٹورا میرے ہاتھ میں ہو اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ نچوڑتا ہوں اُسمیں انگور عرق انگور خمر یعنی شراب اسواسطے فرمایا کہ اُس سے شراب بنتی ہو وَقَالَ الْاٰخَرُ اور کہا دوسرے یعنی باورچی نے کہ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ تحقیق میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں کہ بادشاہی باورچی خانہ میں اَحْمِلُ اُٹھاتا ہوں فَوْقَ رَاْسِيْ

[1] مثل بھٹی کے اُسپر قید خانہ کو گرم کر کہ اور کوسن بھٹی سے لوہا نرم ہو جاے ۱۲ منہ

ع

اپنے سر پر خُبْزًا روٹی اور وہ تین خوان روٹیوں کے ہیں تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ کھاتے ہیں پرند اُن روٹیوں میں سے اور اُڑائے لیے جاتے
ہیں نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ خبر دے ہمیں ان دونوں خوابوں کی تعبیر سے اِنَّا نَرٰىكَ تحقیق کہ ہم دیکھتے ہیں تجھے مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝
نیک کام کرنے والوں میں سے قیدیوں کے ساتھ پھر ہمارے خوابوں کی تعبیر کہہ کر ہمارے ساتھ بھی نیکی کر یوسف علیہ السّلام نے نہ چاہا کہ اُن کے
خوابوں کی تعبیر جھٹ پٹ کہدیں اسواسطے کہ اسمیں ایک کے واسطے بُری بات متصور تھی تو اُنکے خواب کو ٹال کر قَالَ کہا کہ لَا يَأْتِيكُمَا نہ آئے گا
تمھارے پاس طَعَامٌ تُرْزَقَانِهٖ کھانا کہ روزی دیے جاؤگے وہ اِلَّا نَبَّأْتُكُمَا مگر خبر دونگا تمھیں بِتَأْوِيلِهٖ اُسکے انجام کی یعنی اُس کھانے کا
رنگ اور مزہ تمھیں بتا دونگا قَبْلَ اَنْ يَّأْتِيَكُمَا ط قبل اس کے کہ آئے وہ تمھارے پاس یعنی میں تمھیں اُسکے غیب کی بات بتا دونگا وہ
بولے کہ ہم نے کاہنوں وغیرہ سے ایسی باتیں سُنی ہیں یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہ میرا معجزہ ہی کہانت نہیں ذٰلِكُمَا یہ جو کہا میں نے
تم دونوں سے مِمَّا عَلَّمَنِيْ اُس چیز سے ہی جو سکھائی مجھے رَبِّيْ میرے رب نے الہام اور وحی کے سبب سے اِنِّيْ تَرَكْتُ تحقیق
کہ میں نے چھوڑ دی ہی مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ملت اُس گروہ کی جو ایمان نہیں لاتے ہیں بِاللّٰهِ خدا کے ساتھ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ اور
آخرت کے ساتھ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وہ کافر ہیں ضمیر کرر لانا آخرت کے ساتھ اُنکے کافر ہونے کی تاکید ہی وَاتَّبَعْتُ اور پیروی کی میں نے
مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ دین کی اپنے باپوں کے اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ط ابراہیم کی اور اُسکے بیٹے اسحٰق کی اور یعقوب کی جو میرا باپ ہی اپنے
باپ دادا کا ذکر اسواسطے کیا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ شخص خاندانِ نبوت سے ہی یا اسلیے کہ اُنکا یہ کلام سنکر لوگ زیادہ راغب ہوں مَا كَانَ
لَنَآ درست نہیں اور نہ چاہیے ہمیں کہ ہم پیغمبر ہیں اَنْ نُّشْرِكَ یہ کہ شریک ٹھہراویں ہم بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ط خدا کے ساتھ کوئی چیز
بلکہ وحدانیت کے ساتھ ہم اُسکی عبادت کرتے ہیں ذٰلِكَ یہ توحید مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ فضل الٰہی سے ہی عَلَيْنَا ہم پر کہ وحی کے ذریعہ سے
ہمیں آگاہی دی ہی وَعَلَى النَّاسِ اور یہ اُسکے فضل سے ہی سب آدمیوں پر کہ انبیا علیہم السّلام کو اُنکی ہدایت کے واسطے بھیجا وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ جنکے پاس پیغمبر آئے ہیں لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ شکر نہیں کرتے اس فضل کا يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اے دونوں
یار قید خانہ کے ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ کہ کیا بہت سے خدا متفرق جو تم رکھتے ہو سونے چاندی لوہے پتھر لکڑی کے یا اعلیٰ اوسط ادنیٰ خَيْرٌ
بہتر ہیں اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ یا وہ خدا جو ایک ہی ذات اور صفات میں الْقَهَّارُ ۝ غالب سب پر مَا تَعْبُدُوْنَ
نہیں پوجتے ہو تم مِنْ دُوْنِهٖٓ سوا خدا کے اِلَّآ اَسْمَآءً مگر ناموں کو چند چیزوں کو اُنکے نام کے اعتبار سے کہ بے حجت اور دلیل کے
سَمَّيْتُمُوْهَآ نام رکھ لیا ہی تم نے انھیں اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ تم نے اور تمھارے باپوں نے مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا نہیں اُتاری ہی اللہ نے
اُنکی پرستش کے واسطے مِنْ سُلْطٰنٍ ط کوئی دلیل اس بات کی تحقیق پر کہ ان نام کے نام والے ہیں تو تم چند نام ہی پوجتے ہو بے نام والوں کے
اِنِ الْحُكْمُ نہیں ہی حکم عبادت اِلَّا لِلّٰهِ ط مگر خدا کے واسطے جو عبادت کا مستحق ہی اَمَرَ حکم کیا اُس نے انبیا علیہم السّلام کی زبانی خلق کو کہ
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا یہ کہ نہ پوجو اِلَّآ اِيَّاهُ ط مگر اُسی کو ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہ ہی دین حق اور ظاہر اور درست وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں جانتے ہیں راہ حق اور گمراہی کے جنگل میں سرگرداں پھرتے ہیں يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اے یارو قید خانے
کے اَمَّآ اَحَدُكُمَا لیکن ایک تم میں سے جو بادشاہ کا ساقی ہی تین دن اور قید رہکر چھوٹ جائیگا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ پھر پلائیگا اپنے مربی کو خَمْرًا ج
شراب جیسے پہلے پلاتا تھا وَاَمَّا الْاٰخَرُ اور مگر وہ دوسرا جو باورچی ہی فَيُصْلَبُ پس لٹکایا جائیگا سولی پر اور مدت تک اُسے لٹکا رہنے
دینگے کہ نرم ہو جائے فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ پھر کھائیں گے مردار خوار پرند مِنْ رَّاْسِهٖ اُسکے سر میں سے تو انھوں نے آپس میں کہا کہ ہم نے

جھوٹ کہا تھا اور کچھ بھی خواب نہیں دیکھا تھا حضرت یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ حکم کیا گیا اور محکم کر دیا گیا کام اُس خواب کا کہ تم نے فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ؕ اس میں مجھ سے تاویل پوچھی اور جو کچھ میں نے کہدیا ہی اس میں خلاف نہوگا وَقَالَ اور کہا یوسف علیہ السّلام نے لِلَّذِیْ ظَنَّ اُس شخص کے واسطے جسے جانا کہ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا وہ قتل اور قید سے نجات پائیگا اُن دونوں میں سے یعنی ساقی سے کہا اذْكُرْنِیْ یاد کرنا مجھے عِنْدَ رَبِّكَ اپنے مربی کے پاس یعنی میری بیگناہی کا حال بادشاہ سے عرض کرنا مجھے اس تکلیف سے چھوڑائے نظم

بگو ہست اندراں زنداں غریبے — زعدل شاہ دوراں بے نصیبے

چنینش بے گنہ مپسند رنجور — کہ ہست ایں از طریق معدلت دور

لکھا ہی کہ جب تین دن گذر ے تو بادشاہ نے دونوں کو طلب کیا اور باورچی کی خطا اور خیانت ثابت ہوئی اُسے سولی دیدی گئی اور جانور اُسکے کاسہ سر سے آنکھیں نکال لے گئے اور ساقی کی بے جرمی اور امانت ثابت ہوئی وہی پہلا منصب اُسے عنایت کیا مگر جب ساقی مرتبہ تقرب پر پہونچا اور جاہ دولت کے ساغر سے سرخوش ہوا تو قید خانے اور قیدیوں سے غافل ہوگیا فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ پس بھلا دیا اُسے شیطان نے ذِكْرَ رَبِّهٖ یوسفؑ کو اپنے مربی کے سامنے یاد کرنا فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ تو رہا یوسفؑ قید خانے میں بِضْعَ سِنِیْنَ ع ۵
کئی برس بضع ایک عدد مبہم ہی تین اور نو کے بیچ میں کہتے ہیں کہ اس واقعے کے بعد حضرت یوسف علیہ السّلام سات برس قید خانے میں رہے اور مشہور یہ بات ہی کہ اول سے آخر تک بارہ برس قید میں رہے اور معالم التنزیل میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہی کہ ایکدن حضرت جبرئیل علیہ السّلام قید خانہ میں آئے یوسف علیہ السلام نے اُنھیں پہچانا اور کہا کہ اے رسولوں کے بھائی کیا ہی کہ آج میں تم کو گنہگاروں کے گھر میں دیکھتا ہوں جبرئیل علیہ السّلام نے کہا کہ اے طاہروں کے طاہر حضرت رب العالمین تجھے سلام پہونچاتا ہی اور فرماتا ہی کہ تم کو شرم نہیں آتی کہ آدمی کو اپنی خلاصی کا سبب جانتے ہو اور اُس سے سفارش چاہتے ہو قسم ہی اپنے عزت و جلال کی کہ تجھے کئی برس قید خانہ میں رکھونگا یوسف علیہ السّلام نے پوچھا کہ اس حال میں مجھ سے راضی ہی یا نہیں جبرئیل علیہ السّلام نے کہا کہ ہاں تجھ سے راضی ہی حضرت یوسف علیہ السّلام نے کہا کہ اِذًا لَّا اُبَالِیْ یعنی اب کہ وہ مجھ سے راضی ہی تو میں کچھ باک نہیں رکھتا مثنوی معنوی میں ہی نظم

بس جزاے آنکہ دید او را معین — ماند یوسف حبس در بضع سنین

گرچہ تقصیر آمد ز بحر و سحاب — تا تو باری خواہی از ریگ و سراب

مگر جب تکلیف کی مدت تمام ہوئی تو بادشاہ ریّان نے ایک مہیب خواب دیکھا اور اُسکی صبح سب حکیموں اور مصاحبوں کو طلب فرمایا وَقَالَ الْمَلِكُ اور کہا بادشاہ نے اِنِّیْۤ آدی تحقیق کہ میں نے خواب میں دیکھے سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ سات بیل موٹے کہ خشک نہر سے نکلے پھر یَّاْكُلُهُنَّ کھا گئے اور نگل لیا اُنھیں سَبْعٌ عِجَافٌ سات دُبلے بیلوں نے اور اُنکے پیٹ کچھ بڑھے نہیں وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ اور دیکھیں میں نے سات بالیں خُضْرٍ ہری تازی کہ اُنکے دانے بندھ گئے تھے وَّاُخَرَ اور سات بالیں اور دیکھیں یٰبِسٰتٍ خشک یعنی پکی اور کاٹی ہوئی پھر یہ خشک بالیں اُن ہری بالوں پر لپٹیں اور اُنھیں خاک کے نیچے کر کے چھپا دیا یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اے کا ہنو اور تعبیر دینے والو اور قوم کے شریف لوگو اَفْتُوْنِیْ فتوے دو یعنی جواب دو مجھے فِیْ رُءْیَایَ میرے خواب کی تعبیر میں اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ علم کی رو سے لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ۝ میرے خواب کی تعبیر کہتے ہو قَالُوْۤا بولے حکیم

اور اہل علم طرف بادشاہ مخاطب تھا کہ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ یہ خواب پریشان ہیں وَمَا نَحْنُ اور نہیں ہیں ہم بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ
ایسے خوابوں کی تعبیر بِعٰلِمِیْنَ ۝ جاننے والے اسواسطے کہ ہم سچے خوابوں کی تعبیر کہتے ہیں اور یہ باطل خوابوں سے ہو ملک ریّان نے اپنے
خواب اور اُنکے جواب سے متحیر ہو کر دریاے فکر میں غوطہ لگایا کہ میری یہ مشکل کون شخص حل کرے اور اُسکی تعبیر کی راہ کون بتائے مصرع یارب
این خواب پریشاں مرا تعبیر چیست ؛ ساقی نے بادشاہ کو متحیر اور متفکر دیکھا تو حضرت یوسف علیہ السّلام کا حال اُسے یاد آیا وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا
مِنْهُمَا اور کہا اُس شخص نے جس نے نجات پائی تھی دو قیدیوں میں سے یعنی ساقی نے وَادَّکَرَ اور یاد کی یوسف علیہ السّلام کی بات کہ
بادشاہ کے پاس مجھے یاد کرنا بَعْدَ اُمَّةٍ بعد مدت دراز کے تو ساقی نے یہ کہا کہ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ میں خبر دونگا تمہیں بِتَاْوِیْلِهٖ
اس خواب کی تعبیر کی فَاَرْسِلُوْنِ ۝ پس بھیجو مجھے قیدخانے میں کہ وہاں ایک شخص ہو کہ علم تعبیر خوب جانتا ہو بادشاہ یہ خبر سنکر نہایت خوش
ہوا اور فرمایا کہ جلدی اُٹھ اور خبر لا ساقی سوار ہو کر قیدخانے میں آیا اور زمین خدمت کو بوسہ دیکر عرض کی کہ یُوْسُفُ اے یوسف
اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اے بڑے سچے اَفْتِنَا فتوے دے ہمیں فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ سات بیلوں فربہ میں یَّاْکُلُهُنَّ
کھاتے ہیں اُنھیں سَبْعٌ عِجَافٌ سات بیل لاغر وَسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ اور سات بالیوں ہری میں وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ لا اور
دوسری سات بالیں خشک کہ اُن پر سبز پر لپٹ کر خشک کرتی ہیں سب حکیم لوگ اسمیں حیران ہیں آپ کیا جواب دیتے ہیں لَّعَلِّیْٓ اَرْجِعُ تاکہ
پھروں میں پورا جواب لے کر اِلَی النَّاسِ لوگوں کی طرف یعنی بادشاہ اور اُسکے ملازموں کی طرف لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ شاید
آپ کی برکت سے وہ جانیں اس خواب کی تعبیر یا آپ کی بزرگی اور فضیلت اُنھیں معلوم ہو اور اپنے پاس بلائیں قَالَ کہا یوسف علیہ السّلام
نے کہ تم تَزْرَعُوْنَ کھیتی کرو سَبْعَ سِنِیْنَ سات برس موٹے بیل تو اُسکی طرف اشارہ ہیں دَاَبًا کھیتی اپنی عادت کے موافق
فَمَا حَصَدْتُّمْ پھر جو کاٹو غلے فَذَرُوْهُ تو چھوڑ دو اُسے فِیْ سُنْۢبُلِهٖٓ اُسکی بالوں میں یعنی دانوں کو نکالکر صاف نہ کرو تاکہ اور
آفتوں سے بیخوف رہیں اور غلہ بالوں سمیت ذخیرہ کرو اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑا سا حاجت کی قدر مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝ اُس چیز سے جو
کھاؤ تم اُسے صاف کر لو ثُمَّ یَاْتِیْ پھر آئینگے مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ اِن برسوں کے بعد سَبْعٌ شِدَادٌ سات برس سخت کہ سات بیل
دُبلے اُس سے عبارت ہیں یَّاْكُلْنَ کھائیں ان برسوں والے یعنی وہ لوگ جو اس زمانے میں ہوں مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ وہ چیز جو پہلے سے بھیجی
ہو تم نے یعنی ذخیرہ کر رکھی ہو اُن قحط کے برسوں کے واسطے اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑی سی مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝ اُس چیز میں سے جو بچا رکھو تم
تخم پاشی کے واسطے ثُمَّ یَاْتِیْ پھر آئیگا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ان قحط کے برسوں کے بعد عَامٌ فِیْهِ ایسا ایک سال کہ اُس میں
یُغَاثُ النَّاسُ فریاد کو پہنچائے جائینگے لوگ یا مینھ دیے جائینگے وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ۝ اور اُس سال نچوڑینگے جو نچوڑنے کی چیزیں ع۷
ہیں جیسے انگور تل وغیرہ اور یہ کنایہ ہو بہت میوے پیدا ہونے سے اور بعضوں نے کہا ہو کہ یہ گائے بکری کے تھنوں سے دودھ دُھنے کی طرف اشارہ
ہو اور اُس سے فراغ سالی مراد ہو کہ اُس سال ارزانی ہوگی جب حضرت یوسف علیہ السّلام پوری تعبیر کہہ چکے تو ساقی اُنکی خدمت سے پھرا اور
بادشاہ کی حضوری میں حاضر ہوا اور دربار عام میں وہ باتیں جس طرح پر سُنی تھیں بیان کیں بادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند پڑی چاہا کہ حضرت یوسف
علیہ السّلام کی زبانی اپنے کان سے سُنے اُنھیں بُلانے کو لوگ بھیجے وَقَالَ الْمَلِكُ اور کہا بادشاہ نے کہ ائْتُوْنِیْ بِهٖ لاؤ میرے پاس
یوسف کو فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ پھر جب آیا اُنکے پاس بھیجا ہوا بادشاہ کا تو قَالَ ارْجِعْ کہا یوسف علیہ السّلام نے کہ پھر جا اِلٰی رَبِّكَ
اپنے سردار کی طرف فَسْئَلْهُ پھر پوچھ اُس سے یعنی درخواست کر کہ پوچھے اور کھوج کرے کہ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ کیا حال تھا اُن عورتوں کا

جنھوں نے زلیخا کی مجلس میں قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ کاٹ ڈالے تھے اپنے ہاتھ اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ رب میرا بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝ عورتوں کے مکر اور اُنکے فریب جاننے والا ہی یوسف علیہ السّلام نے چاہا کہ اُنکا بے گناہ ہونا بادشاہ پر ظاہر ہوجائے تاکہ کسی کو اُنکے حال میں گفتگو کی مجال نہ رہے یہ بات بادشاہ پاس کہلا بھیجی بادشاہ کا بھیجا ہوا آدمی جب پھر آیا اور حضرت یوسف علیہ السّلام کا پیام بادشاہ کو پہونچایا تو بادشاہ نے حکم کیا اور وہ عورتیں جمع کی گئیں زلیخا کو بھی وہ لیتی آئیں پھر یہ مقدمہ تحقیق کرنے کے واسطے قَالَ کہا بادشاہ نے ان عورتوں سے کہ مَا خَطْبُكُنَّ کیا حال تمہارا تھا اِذْ رَاوَدْتُّنَّ جب طلب کرتی تھیں تم يُوْسُفَ یوسف کو عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ اسکے نفس سے یعنی اپنے دل کی مراد اُس سے مانگتی تھیں قُلْنَ بولیں وہ عورتیں کہ حَاشَ لِلّٰهِ پاک ہو خدا اس بات سے کہ عاجز ہو یوسف کے مثل پاکیزہ مرد پیدا کرنے سے مَا عَلِمْنَا نہیں جانتے ہم عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ یوسف پر کچھ بُرائی نہ تھوڑی نہ بہت جب زلیخا نے دیکھا کہ سچ بولنے کے سوا اور کوئی بات فائدہ نہ دیگی اور عشق کمال کو پہونچ گیا تھا اُس نے بھی حضرت یوسف علیہ السّلام کی پاکی کا اقرار کیا قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ کہا عزیز کی بی بی زلیخا نے کہ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ز اب ظاہر ہوگئی اور کھل گئی وہ بات جو صحیح اور درست ہو اَنَا رَاوَدْتُّهٗ میں نے چاہا یوسف کو عَنْ نَّفْسِهٖ اُسکے نفس سے اور اُسکے وصال اور صحبت کی میں نے آرزو کی وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور بیشک وہ سچوں میں سے ہو اُس بات میں جو اُس نے عزیز سے کہی تھی ہِیَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ نظم

بجرم خویش کرد اقرار مطلق　　برآمد زو صدائے حصحص الحق

بگفتا نیست یوسف را گناہے　　منم در عشق او گم کردہ راہے

نخست اور ابوصل خویش خواندم　　چو کام من نداد از پیش راندم

بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السّلام کے پاس پیغام بھیجا کہ عورتوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا یہاں آؤ تو تمھارے سامنے اُنھیں سزا دوں یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ میری غرض یہ نہ تھی کہ عورتیں سزا پائیں اور سختی اُٹھائیں ذٰلِكَ یہ درخواست میں نے اسواسطے کی لِيَعْلَمَ تاکہ جانے عزیز اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ یہ کہ میں نے خیانت نہیں کی اُسکی بِالْغَيْبِ اسکی غیبت میں اور اُسکے اہلخانہ کی حرمت اور اُسکی تربیت کا حق میں نے نگاہ رکھا وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ اور معلوم کرے کہ اللہ نہیں راہ دکھاتا یعنی اصلاح پر نہیں لاتا اور چھوڑ نہیں دیتا كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ خیانت کرنے والوں کے مکر کو پھر حضرت یوسف علیہ السّلام نے چاہا کہ اس بات پر آگاہ کریں کہ یہ بات اپنے نفس کی پاکی اور صفائی کے واسطے میں نے نہیں کہی یا اپنے کام پر میں خوش نہیں ہوا بلکہ یہ کہکر نعمت عصمت اور ترک معصیت پر توفیق جناب احدیت کا شکر میں نے ادا کیا اور اگر حفظ ربّانی حمایت نہ کرے تو معلوم ہی کہ نفس غدار سے کس قسم کے کام سرزد ہوں اور حضرت یوسف علیہ السّلام نے اُس کے ساتھ ہی یہ کہا کہ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اور نہیں پاک کرتا ہوں اپنے نفس کو یعنی نہیں کہہ سکتا ہوں کہ نفس میرا آرزووں کی طرف میل کرنے سے پاک ہو اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ تحقیق کہ نفس بہیرا حکم دینے والا ہی بِالسُّوْٓءِ ساتھ برائی کے یعنی گناہ کے اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ؕ مگر اُسکو کہ جس پر رحم کیا میرے پروردگار نے کہ وہ نفس کے حکم سے امن میں رہتا ہی اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ میرا رب غَفُوْرٌ بخشنے والا ہی اُس کے قصد گناہ کو کہ وقوع میں نہ آئے رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی کہ عصمت کے ساتھ حمایت کرتا ہی لکھا ہی کہ جب روبرو بادشاہ مصر کے یوسف علیہ السّلام کی باتیں بیان کیں تو اُسے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھنے کی آرزو زیادہ ہوئی وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اور کہا مصر کے بادشاہ نے کہ لاؤ یوسف علیہ السلام کو میرے پاس اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ج تاکہ خالص کرلوں میں اُسے اپنے ہی واسطے اور ملک کے کاموں کا اُسے

الجزء الثانی عشر

۱۳

حکم کردوں تیسیر میں لکھا ہی کہ شتر چوبدار شتر آراستہ سواریوں اور شتر بادشاہانہ لباس اور تاجوں سمیت قید خانے میں بھیجے وہ کمال درجے کی تعظیم کے ساتھ حضرت یوسف علیہ السّلام کو بارگاہ سلطانی میں لے گئے حدیث میں ہی کہ یوسف علیہ السّلام جب قید خانے سے باہر چلے تو قیدی جو اُنکے دیدار سے خوش تھے چیخیں مارکر رونے لگے یوسف علیہ السلام نے اُنکی دلنوازی کرکے دعا فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اَعْطِفْ عَلَیْھِمْ قُلُوْبَ الْاَخْیَارِ وَقَصِّرْ عَلَیْھِمُ النَّھَارَ اور جب حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ کے پاس پہونچے تو بادشاہ نے اُنکا بڑا اعزاز واکرام کرکے استقبال کیا **نظم**

زقرب مقدمش چوں شہ خبر یافت — باستقبال او چوں بخت بشتافت

کشیدش در کنار خویشتن تنگ — چو سرو گلرخ و شمشاد گلرنگ

بہ پہلوے خودش برتخت بنشاند — بپرسشہاے خوش باوے سخن راند

فَلَمَّا كَلَّمَهٗ پھر جب بادشاہ نے اُن سے بات کی اور اپنے خواب کی تعبیر پوچھی اور جواب دلپذیر پایا تو **قَالَ** بادشاہ نے کہا کہ اے یوسفؑ **اِنَّكَ الْيَوْمَ** تحقیق کہ تو آج کے دن **لَدَيْنَا** ہمارے پاس **مَكِيْنٌ** صاحب جاہ وقدر یعنی مرتبہ والا **اَمِيْنٌ** ٥ امین جانا گیا ہی سب چیزوں پر منصبوں میں سے جس منصب کی خواہش ہو مانگو اور جو کچھ آرزو تمھارے دل میں ہو مجھ سے کہو **قَالَ اجْعَلْنِيْ** یوسف علیہ السّلام نے کہا کہ مجھے کردے حاکم **عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ** زمین مصر کے خزانوں پر یعنی ولایت مصر سے جو کچھ نقد وجنس حاصل ہوتا ہی مجھے اُسکا خازن کردے **اِنِّيْ حَفِيْظٌ** تحقیق کہ میں حفاظت کرنے والا اور احتیاط سے رکھنے والا ہوں کوئی چیز اسمیں سے ضایع نہ کرونگا **عَلِيْمٌ** ٥ جاننے والا ہوں ملک کی مصلحتیں جو کچھ میں کرونگا اصلاح سے خالی نہوگا یا حساب جاننے والا ہوں اور جو کوئی مجھ سے بات کرے اُسکی زبان سمجھنے والا ہوں لکھا ہی کہ حضرت یوسف علیہ السّلام بہتّر زبانیں جانتے تھے تفاسیر معتبرہ میں مذکور ہی کہ بادشاہ نے سونے کا ایک جڑاؤ تخت کہ اسمیں انواع واقسام کے جواہر لگے تھے یوسف علیہ السّلام کے واسطے مقرر کرکے تاج جواہر سے چمکتا ہوا اُنکے سرپر رکھا اور کنجیاں خزانوں کی اُنکو دیں اور سلطنت کا مختار کردیا اور عزیز کو معزول کیا اور اُسکے سب امورات ملکی یوسف علیہ السلام کے متعلق کیے تھوڑے دنوں میں عزیز رشک وحسد کے مارے مرگیا اور بادشاہ نے بہت جستجو کرکے زلیخا کا عقد نکاح یوسف علیہ السّلام کے ساتھ کردیا اور حق تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السّلام کو زلیخا سے دو لڑکے عطا فرمائے میشا اور افرائیم اور ان حالات کی تفصیل جواہر التفسیر پر حوالہ ہی **وَكَذٰلِكَ** اور جس طرح ہم نے بادشاہ کو اُنپر مہربان کردیا اسی طرح **مَكَّنَّا** جگہ دی ہم نے **لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ** یوسفؑ کو زمین مصر میں یعنی ہم نے حکومت کے ساتھ یوسفؑ کو وہاں آباد کردیا **يَتَبَوَّاُ مِنْهَا** جگہ پکڑتا تھا اُس زمین سے کہ چالیس کوس میں چالیس کوس اُسکا عرض تھا **حَيْثُ يَشَآءُ** جس جگہ کہ چاہتا تھا **نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا** پہونچاتے ہیں ہم اپنی نعمتوں کو دینی دنیوی ظاہری باطنی نعمتوں میں سے **مَنْ نَّشَآءُ** جسے چاہتے ہیں ہم **وَلَا نُضِيْعُ** اور ضایع نہیں کرتے ہم **اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ** ٥ اجر نیک کام کرنے والوں کا **وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ** اور البتہ اجر آخرت کا قائم اور دائم رہنے کی جہت سے **خَيْرٌ** بہتر ہی **لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** واسطے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے خدا کا **وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ** ٥ اور تھے کہ پرہیز کرتے تھے بُری باتوں سے جیسے حضرت یوسف علیہ السّلام نیک کام کرنے اور پرہیزگاری کی بدولت قعرچاہ سے تخت جاہ پر پہونچے **بیت**

بدنیا وعقبیٰ کسے قدر یافت — کہ او جانب صبر وتقویٰ شتافت

غرض کہ یوسف علیہ السلام نے مہمات ملکی اپنے ذمے لیکر حکم دیا اور لوگ حکم کے بموجب کھیتی کرنے میں مشغول ہوے اور یوسف علیہ السّلام نے بڑے اونچے اونچے انبار خانے بنوائے اور سات برس تک جو غلّہ حاصل ہوتا گیا اسمیں سے بقدر ضرورت لوگوں کو دیتے رہے اور باقی بالیوں سمیت

جمع کرتے گئے یہانتک کہ قحط کے سال آئے اور مصر و شام کی زمین میں تنگی عام ہوئی مصر کے لوگ حضرت یوسف علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوے پہلے سال تو جو کچھ نقد اُن لوگوں کے پاس تھا وہ لیکر غلہ بیچا دوسرے برس لباس اور زیور کے بدلے غلہ دیا تیسرے سال لونڈی غلام لیکر چوتھے برس چارپایوں کے عوض پانچویں سال زمینداری لیکر چھٹے برس اولاد کے بدلے ساتویں برس سب لوگوں نے غلامی کا خط لکھ دیا اور غلہ لیا حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ کیفیت بادشاہ سے بیان کی بادشاہ نے کہا کہ یہ سب تمھارے لونڈی غلام ہیں تمھیں اختیار ہی یوسف علیہ السّلام نے بادشاہ کے سامنے سبھوں کو آزاد کر دیا اور مال اولاد زمین وغیرہ جو کچھ ان لوگوں سے لیا تھا سب اُنھیں پھر حوالہ کیا اور اُسمیں حکمت آلہی یہ تھی کہ مصر کے لوگوں نے خرید و فروخت کے وقت حضرت یوسف علیہ السّلام کو غلام کی صورت پر دیکھا تھا خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے اِن سب کو حضرت یوسف علیہ السّلام کا لونڈی غلام کر دیا تاکہ پھر کوئی حضرت یوسف علیہ السّلام کو کوئی بات بے ادبانہ نہ کہہ سکے لکھا ہی کہ قحط کا اثر کنعان میں بھی پہونچا اور حضرت یعقوب علیہ السّلام کی اولاد تنگ ہوئی اُنھوں نے اپنے والد ماجد علیہ السّلام سے عرض کی کہ حضرت ہم نے سنا ہی کہ شہر مصر میں ایک بادشاہ ہی کہ سب قحط کے مارے ہوؤں کی نوازش اور پرورش کرتا ہی اور غریبوں مسافروں کا کام اُنکے خاطر خواہ نکالتا ہی **نظم**

زاحسانش آسودہ برنا و پیر وزدگشتہ خوشدل غریب و فقیر

بخشش ز ابر بہاری فزدل صفاتِ کمالش زغایت بردل

اگر آپ فرمایئے تو ہم جائیں اور کنعان کے بھوکوں کے واسطے غلہ لائیں حضرت یعقوب علیہ السّلام نے اجازت دی بنیامین کو اپنی خدمت کے واسطے اپنے پاس رکھ لیا اور دسوں بیٹے ایک ایک اونٹ اور جو کچھ پونجی رکھتے تھے لیکر چلے اور بنیامین کے پاس جو کچھ سرمایہ تھا وہ اور ایک خالی اونٹ اُنکے واسطے غلہ لانے کے لیے بھی لے لیا وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ اور آئے بھائی یوسف علیہ السّلام کے کنعان سے یوسف علیہ السّلام کی ملازمت میں فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ پھر داخل ہوے اُسپر یعنی اُنکے سامنے آئے اور خدمت کی رسم بجالائے فَعَرَفَهُمْ تو پہچان لیا یوسف علیہ السّلام نے اُنھیں دیکھتے ہی وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ اور وہ اُسے نہ پہچاننے والے تھے بہت زمانہ گذر جانے کی وجہ سے قول صحیح یہ ہی کہ اُنکے واقعے کو چالیس برس گذرے تھے یا نہ پہچاننے کی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت یوسف علیہ السّلام نے پردے کی آڑ سے اُنکے ساتھ بات کی اور اُن سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو جاسوسوں کے مشابہ ہو وہ بولے بادشاہ سلامت معاذ اللہ ہم سب ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں اور ہمارا باپ یعقوب اسرائیل اللہ علیہ السّلام ہی حضرت یوسف علیہ السّلام نے پوچھا کہ تمھارے باپ کے کئے بیٹے ہیں وہ بولے کہ بارہ بیٹے تھے ایک کو چھٹپنے میں بھیڑیا کھا گیا اور ایک کو والد نے اپنی خدمت کے واسطے اپنے پاس رکھ لیا ہم دس بھائی آپ کی ملازمت میں حاضر ہوے ہیں یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہاں کوئی تمھیں پہچانتا ہی وہ بولے کہ مصر کے لوگ ہم کو نہیں پہچانتے یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ اچھا تم میں سے ایک یہاں رہے باقی جا کر اپنے اُس بھائی کو لے آؤ کہ تمھارا حال مجھے تحقیق ہو جائے انھوں نے قرعہ ڈالا تو شمعون کے نام آیا وہ اُٹھ کھڑا ہوا یوسف علیہ السّلام کے فرمانے سے لوگوں نے اُنکی پونجی لے کر اُسکے عوض میں گیہوں دیدیے وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ اور جبکہ بنا دیا یوسف علیہ السّلام نے کام اُنکا اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ بر گیہوں بار کر دیے تو وہ بولے کہ ہمارا جو بھائی ہمارے والد کی خدمت میں ہی اُسکا اونٹ بھی ہمارے ساتھ ہی اُسپر گیہوں بار کر دیجیے تو حضرت یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ میں آدمیوں کے شمار سے غلہ دیتا ہوں اونٹوں کے حساب سے نہیں اُنھوں نے اصرار کیا تو قَالَ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ائْتُوْنِيْ لاؤ میرے پاس بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ اپنا بھائی کہ وہ تمھارے باپ سے ہی یعنی تمھارا ماں باپ بھائی ہو سگا بھائی نہیں اَلَا تَرَوْنَ کیا نہیں دیکھتے ہو تم اِنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ یہ بات کہ میں پورا ناپتا ہوں پیمانہ اور کسی کا حق نہیں رکھ چھوڑتا وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝

اور میں بہتر اُتارنے والوں کا ہوں یعنی اپنے یہاں مہمانوں کو اُتار کر اُن کی خاطر داشت کے ساتھ احسان کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتا فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ پھر اگر نہ لاؤ گے میرے پاس اس بھائی کو فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ تو نہیں ہو تمھارے واسطے میرے پاس ناپی ہوئی چیز یعنی غلہ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝ اور نہ آئیو میرے پاس اور میری ولایت میں قدم نہ رکھنا قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وہ بولے کہ جلدی چاہیں گے ہم اُسے باپ سے اور اسمیں کوشش کرینگے وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝ اور بیشک ہم کرنے والے ہیں وہ بات جو کہتے ہیں وَقَالَ اور یوسف علیہ السلام نے کہدیا لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ ان غلاموں سے جنکے غلہ ناپنا متعلق تھا کہ رکھدو انکی پونجی جو گیہوں کی قیمت لائے تھے اور وہ چند کھالیں اور جوتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ بات چاہی کہ قیمت لیکر انھیں گیہوں دیں حکم کردیا کہ اُنکی پونجیاں رکھدو فِیْ رِحَالِهِمْ انکے شلیتوں میں اور حضرت یوسف علیہ السلام یہ بھی سمجھے کہ انکے بھائیوں کی دیانت یہی چاہے گی کہ وہ پونجیاں چونکہ گیہوں کی قیمت تھیں تو انھیں پھیر لائیں گے اور اس جہت سے لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَا چاہیے کہ پہچان لیں وہ اپنی پونجیاں اِذَا انْقَلَبُوْٓا جب پھریں اِلٰٓى اَهْلِهِمْ اپنے لوگوں کی طرف اور شلیتے کھولیں لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ شاید کہ پھر آئیں اور میرے بھائی کو لائیں فَلَمَّا رَجَعُوْٓا پھر جب پھرے یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اِلٰٓى اَبِيْهِمْ اپنے باپ کی طرف تو قَالُوْا يٰٓاَبَانَا بولے کہ اے ہمارے باپ مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ منع کیا گیا ہو ہم سے غلہ ناپنا یعنی مصر کے بادشاہ نے حکم کردیا ہو کہ لوگ پھر ہمارے واسطے غلہ نہ ناپیں اگر ہم اس بار بنیامین کو نہ لے جائیں فَاَرْسِلْ مَعَنَآ تو بھیج ہمارے ساتھ اَخَانَا ہمارے بھائی کو نَكْتَلْ تاکہ ناپ لائیں ہم غلہ اپنے واسطے اور اُسکے واسطے وَاِنَّا لَهٗ اور بیشک کہ ہم اُسکے واسطے لَحٰفِظُوْنَ ۝ نگہبان ہیں اُسے برائی پہونچنے سے قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اے بیٹو هَلْ اٰمَنُكُمْ کیا امانتدار جانوں تمھیں عَلَيْهِ بنیامین پر اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ مگر جیسا کہ امین کیا تھا میں نے تم کو عَلٰٓى اَخِيْهِ اُسکے بھائی پر مِنْ قَبْلُ ط پہلے اُس سے کہ تم نے کہا اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اب مجھے تمھاری حفاظت پر اعتماد نہیں فَاللّٰهُ خَيْرٌ پس اللہ بہتر ہو حِفْظًا ۔ بکر نے حفظا پڑھا ہو یعنی حفاظت کرنے کی جہت سے اور حفص نے حافظاً پڑھا ہو یعنی اللہ بہتر ہو درحالیکہ وہ حفاظت کرنیوالا ہو تو اُسی پر میں توکل کرتا ہوں اور اپنا کام اُسی پر چھوڑتا ہوں وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اور وہ بڑا رحم کرنے والا ہو سب رحم کرنے والوں سے چاہیئے کہ اُسکی محافظت کیلیے مجھ پر رحم فرمائے اور دو بیٹوں کی مصیبت میں مبتلا نہ کرے وَلَمَّا فَتَحُوْا اور جسوقت کھولے سب نے مَتَاعَهُمْ بوجھا اپنے وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ پائی انھوں نے پونجی اپنی جو بادشاہ نے سونپی تھی بوجھوں میں اور یوسف علیہ السلام کے حکم سے رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ط پھیر دی گئی تھی اُنکی طرف قَالُوْا يٰٓاَبَانَا بولے کہ اے ہمارے باپ مَا نَبْغِیْ ط کیا چاہیں ہم احسان اس سے زیادہ کہ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا یہی ہو قیمت ہماری کہ غلہ اسی قیمت کے بدلے ہمیں دیا ہو رُدَّتْ اِلَيْنَا ج پھیر دی ہو ہمیں تو اس کرم کرنے کے ساتھ ہم پھر جائینگے بادشاہ کے پاس وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا اور غلہ لائیں گے ہم اپنے لوگوں کے واسطے وَنَحْفَظُ اَخَانَا اور نگہبانی کرینگے ہم اپنے بھائی کی آنے جانے میں وَنَزْدَادُ اور زیادہ لینگے ہم كَيْلَ بَعِيْرٍ ط ناپ ایک شتر کی یعنی اپنے بھائی کو لیجا کر ایک اور اونٹ پر غلہ بار کر لائینگے ذٰلِكَ یہ ایک اونٹ کا بوجھ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ۝ ناپا ہوا تھوڑا سا ہو اور بادشاہ اس کے واسطے ہمارے ساتھ تنگی نہ کریگا قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ لَنْ اُرْسِلَهٗ ہرگز نہ بھیجونگا میں بنیامین کو مَعَكُمْ تمھارے ساتھ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ یہانتک کہ دو تم مجھے مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ عہد پکا اللہ کو یاد کر کے اور تبیان میں لکھا ہو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ جبتک تم حضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کی قسم نہ کھاؤ گے بنیامین کو میں تمھارے ساتھ نہ بھیجوں گا

سلہ اسکے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ جب ہمکو جانا ضروری ہو تو بنیامین کو لیجا کر ایک اونٹ غلہ اور لے آئیں اور یہ غلہ لانا بہت آسان ہے ۱۲ مصحح

یہ قسم کھاؤ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖ ضرور لے آنا میرے پاس اُسے اِلَّآ اَنْ یُّحَاطَ بِکُمْ ج مگر یہ کہ گھیر لیے جاؤ تم سب عذاب میں اور سب ہلاک ہو جاؤ اُنکے بیٹوں نے یہ عہد قبول کر کے حضرت سلطان الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کی قسم کھائی کہ بنیامین کے باب میں بیوفائی نکرینگے فَلَمَّآ اٰتَوْهُ پھر جب دیا اُنھوں نے اپنے باپ کو مَوْثِقَهُمْ اپنا عہد و پیمان قَالَ کہا یعقوب علیہ السّلام نے کہ اَللّٰهُ اللہ عَلٰی مَا نَقُوْلُ اُس بات پر جو ہم عہد و پیمان میں کہتے ہیں وَکِیْلٌ نگہبان ہے اور گواہ اور مطلع وَقَالَ اور کہا یعقوب علیہ السّلام نے شفقت کی راہ سے یٰبَنِیَّ اے میرے بیٹو لَا تَدْخُلُوْا نہ داخل ہو جیو شہر مصر میں مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ ایک دروازے سے یعنی سب بھائی ایک دروازے سے شہر میں نہ جائیو کہ تمہیں اس جمال شوکت ہیبت اور کثرت کے ساتھ دیکھ کر کسی کی نظر نہ لگ جائے وَّادْخُلُوْا اور داخل ہو جیو دو دو تین تین مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ط دروازوں متفرق سے اور اُس شہر کے چار دروازے تھے لطائف میں لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام نے پہلے تو محبت پدری ظاہر کی اور آخر کو عجز بندگی ظاہر کیا اور کہا کہ وَمَآ اُغْنِیْ عَنْکُمْ اور نہیں دفع کرتا میں اس نصیحت کے سبب سے جو میں نے تمھیں کی مِّنَ اللّٰهِ قضائے الٰہی میں سے مِنْ شَیْءٍ ط کچھ اسواسطے کہ پرہیز کرنے سے تقدیر الٰہی نہیں ٹلتی بیت

من جهد همی کنم قضا می گوید — بیروں ز کفایت تو کار دگرست

اِنِ الْحُکْمُ نہیں ہے حکم و فرمان اِلَّا لِلّٰهِ ط مگر خدا کے واسطے وہ جسمیں جو کچھ چاہتا ہے حکم کرتا ہے عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ ج اسپر میرا بھروسا ہے وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ۝ اور اسی پر چاہیے کہ توکل کریں توکل کرنے والے نہ اُسکے سوا اسواسطے کہ اُسپر توکل کرنے کا نتیجہ توکل ہے کہ متوکل کے کاموں کو وہ کافی ہو جاتا ہے وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ وَلَمَّا دَخَلُوْا اور جسوقت آئے یعقوب علیہ السّلام کے بیٹے مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ جیسا کہ حکم دیا تھا انکو اَبُوْهُمْ ط اُنکے باپ نے یعنی متفرق دروازوں سے داخل ہوئے مَا کَانَ یُغْنِیْ نہ تھی کہ دفع کرے عَنْهُمْ اُن سے یعقوب علیہ السّلام کا اندیشہ مِّنَ اللّٰهِ قضائے الٰہی سے جو اُنکے باب میں واقع ہو چکی تھی مِنْ شَیْءٍ کوئی چیز بلکہ بنیامین کو چوری کی تہمت لگانے سے بھائی غمگین ہوئے اور حضرت یعقوبؑ کی مصیبت دونی ہو گئی تو حضرت یعقوب علیہ السّلام کی تدبیر سے کچھ فائدہ نہوا اِلَّا حَاجَةً مگر حاجت تھی فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ یعقوب علیہ السّلام کے جی میں یعنی اپنی اولاد پر شفقت تھی کہ اُس وقت قَضٰهَا ط ظاہر کیا اُسے اور اُسکے موافق نصیحت کر دی وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ اور یقینی یعقوب صاحب علم تھا اور قضا و قدر سے جانتا تھا لِّمَا عَلَّمْنٰهُ اُس چیز کو جو ہم نے اُسے تعلیم کر دی تھی وحی کی راہ سے اور اسی سبب سے اُس نے کہا تھا کہ مَآ اُغْنِیْ عَنْکُمْ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہتیرے آدمی لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ع نہیں جانتے تقدیر کا بھید یا یہ نہیں جانتے تدبیر تقدیر پر غالب نہیں ہو سکتی بیت

تدبیر کند بندہ و تقدیر نداند — تقدیر خداوند بتدبیر نماند

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اور جب داخل ہوئے یعقوب علیہ السّلام کے بیٹے یوسف علیہ السلام پر یعنی اُنکی ڈیوڑھی پر پہونچے تو حضرت یوسف علیہ السّلام نقاب ڈالے ہوئے تخت پر بیٹھے تھے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو کہا کہ ہم کنعان کے رہنے والے ہیں ہم سے آپ نے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کو لاؤ اُسے ہم نے باپ سے چاہا اور بڑے عہد و پیمان کے ساتھ ہم لائے ہیں یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ ہاں میں نے پہچانا بیٹھو وہ لب فرش بیٹھ گئے اور حکم کے موافق کھانے کے چھ خوان آراستہ اُنکے سامنے لوگ لائے یوسف علیہ السّلام نے حکم دیا کہ ایک ماں باپ سے جو بھائی ہوں وہ دو دو ایک ایک خوان پر کھانا کھاؤ دو دو بھائی ایک ایک خوان پر بیٹھ گئے اور بنیامین تنہا رہ کر رونے لگے یہانتک روئے کہ بیہوش ہو گئے حضرت یوسف علیہ السلام کے حکم سے اُنکے چہرے پر گلاب چھڑکا گیا جب ہوش میں آئے تو حضرت یوسف علیہ السّلام نے پوچھا

ط اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسا اور توکل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا کافی ہووے ۱۲

ع ۱۱

کہ اے کنعانی جوان تجھے کیا ہوا جو تو بیہوش ہو گیا بنیامین بولے کہ اے بادشاہ آپ نے حکم فرمایا کہ ہر ایک اپنے حقیقی بھائی کے ساتھ خوان پر بیٹھے میرا ایک حقیقی بھائی یوسف نام تھا وہ مجھے یاد آیا اپنے جی میں میں نے کہا کہ اگر وہ ہوتا تو میرے ساتھ اس خوان پر بیٹھتا اور میں اکیلا نہ رہجاتا اسکے شوق میں بے حال ہو گیا میرے رونے اور بیہوشی کا یہی سبب تھا یوسف علیہ السّلام بولے کہ آمیں تیرا بھائی ہوں اور تیرے ساتھ ایک خوان پر بیٹھوں پھر حکم فرمایا کہ اسکا خوان اُٹھالاؤ لوگ پردے کی آڑ میں خوان اُٹھا لیگئے اور بنیامین کو بلالیا اور اس بہانے سے اٰوٰۤی اِلَیْهِ جگہ دی اپنی طرف اَخَاهُ اپنے بھائی کو اور حضرت یوسف علیہ السّلام نے نقاب باندھ کر کھانے کو ہاتھ بڑھایا جب اُنکے ہاتھ پر بنیامین کی نظر پڑی تو پھر رونے لگے یوسف علیہ السّلام نے پوچھا کہ اب رونے کا کیا سبب ہے بنیامین بولے کہ اے بادشاہ آپ کا ہاتھ میرے بھائی یوسف کے ہاتھ سے کیا ہی مشابہ ہے یوسف علیہ السّلام نے جب یہ بات سنی تو اُنھیں بھی تاب نہ رہی چہرہ سے نقاب اُلٹی اور بنیامین سے قَالَ کہا کہ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ بیشک میں ہی تیرا بھائی ہوں فَلَا تَبْتَئِسْ پھر غمگین نہو بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝ بسبب اُسکے جو کیا بھائیوں نے ہمارے حق میں بنیامین نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کا چہرہ دیکھا اور یہ کلام سنا تو دوبارہ بیہوش ہو گئے اور پھر جب ہوش میں آئے تو حضرت یوسف علیہ السّلام کے گلے میں باہیں ڈالکر زبان حال سے کہنے لگے **بیت**

انچہ می بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب   خویشتن را در چنیں راحت پس از چندیں عذاب

پھر حضرت یوسف علیہ السّلام کا دامن پکڑ کر کہنے لگے کہ اب میں آپ کے پاس سے نہ جاؤنگا یوسف علیہ السّلام بولے کہ بھائی تیرے باپ میں جسقدر والد ماجد کو اہتمام ہو وہ میں جانتا ہوں اگر بغیر کسی بہانے کے تجھے روک رکھوں تو اُنکا غم زیادہ ہو گا اگر تیرے نزدیک صلاح ہو تو تجھے کسی بُرے کام کی تہمت لگاؤں اور اس بہانے سے اپنے پاس رکھوں بنیامین نے عرض کی کہ اس سے مجھے باک نہیں پھر حضرت یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ بھائیوں پاس جا اور یہ بات پوشیدہ رکھ بنیامین پردے کے اندر سے نکلے اور حکم ہوا کہ کنعانیوں کی کارروائی کردو فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ پھر جب تیار کر دیا اُنھیں اُنکا سامان جَعَلَ السِّقَایَةَ رکھدیا سقایہ اور وہ چاندی یا سونے یا زبرجد کا ایک کٹورا تھا جواہر سے مرصع کہ بادشاہ اُسمیں پانی پیتا تھا اسوقت عزت اور غلہ کی نفاست کی وجہ سے اُسے پیمانہ کر لیا تھا یوسف علیہ السّلام نے حکم کیا اور اُنکے رازدار نے اُسے رکھدیا فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ اُنکے بھائی کے شلیتے میں اور غلوں کے بوجھ کسکر جانے کی اجازت دی جب شہر سے باہر نکلے اور راہ پر چلے تو یوسف علیہ السّلام کے ملازموں میں سے ایک گروہ قافلے کے پیچھے پہونچا ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ پھر پکارا پکارنے والے نے کہ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اے قافلے والو اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ۝ یقینی تم چور ہو یہ اس لحاظ سے کہا کہ اُنھوں نے یوسف علیہ السّلام کو باپ سے چرایا تھا اور لکھا ہے کہ کہنے والے نے یہ بات حضرت یوسف علیہ السّلام کے حکم سے کہی تھی القصہ جب آواز حضرت یعقوب علیہ السّلام کے بیٹوں نے سنی تو قَالُوْا بولے وَاَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ اور پھر کھڑے ہوئے اُن لوگوں کی طرف کہ تم نے مَاذَا تَفْقِدُوْنَ۝ کیا کھویا ہی جو ڈھونڈھتے ہو قَالُوْا نَفْقِدُ وہ بولے کہ ہم ڈھونڈھتے ہیں صُوَاعَ الْمَلِكِ پانی پینے کا کٹورا بادشاہ کا جسے ہم نے غلے کا پیمانہ بنایا تھا وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ اور جو کوئی لائے اُسے اُسکے واسطے حِمْلُ بَعِیْرٍ ایک اونٹ کا بار غلہ انعام ٹھہرا ہے وَّاَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ۝ اور میں جو پکارنے والا ہوں اس کٹورے کا کفیل اور ضامن ہوں قَالُوْا تَاللّٰهِ وہ بولے کہ خدا کی قسم لَقَدْ عَلِمْتُمْ بیشک تم جانتے ہو کہ ہم امانت دار لوگ ہیں پہلی بار جو پونجی تم نے ہمارے شلیتوں میں رکھدی تھی اب کی بار جو ہم آئے تو اُسے پھیر لائے اور دیکھتے ہو کہ فقط اس احتیاط کے واسطے ہم نے اونٹوں کے منھ باندھ دیے ہیں کہ کسی کا کھیت نہ کھائیں مَا جِئْنَا نہیں آئے ہم کنعان سے لِنُفْسِدَ تاکہ فساد کریں ہم فِی الْاَرْضِ

زمین مصر میں اور لوگوں کا مال ناحق تصرف کریں ہم اسواسطے نہیں آئے ہیں وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ○ اور نہیں ہیں ہم چور اور چوری ہمارا کام نہیں قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ بولے حضرت یوسف علیہ السّلام کے ملازم کہ چوروں کی کیا سزا ہو اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ○ اگر ہو تم جھوٹے اپنے کو بری الذمہ کرنے میں یعنی تم خود کہتے ہو کہ ہم چور نہیں ہیں اگر اسباب ہمارا تمھارے بوجھ میں سے نکلے تو اُسکا عوض کیا ہو قَالُوْا جَزَاؤُهُ وہ بولے کہ چور کی چوری کی سزا مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ پکڑنا ہے اُس شخص کو کہ پایا جائے چوری کا مال اُسکے بوجھ میں فَهُوَ جَزَاؤُهٗ ط پس وہی شخص ہو اُسکی جزا یعنی اُسی کو غلام بنانا چاہیے ہمارے باپ کے دین میں كَذٰلِكَ اسی طرح نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ○ جزا دیتے ہیں ہم ظالموں کو یعنی چوروں کو پھر وہ لوگ اُنھیں مصر میں پھیر لائے اور حضرت یوسف علیہ السّلام کی ڈیوڑھی پر ٹھہرایا فَبَدَاَ پھر کھولنا شروع کیا پکارنے والے نے اور بعضوں نے لکھا ہو کہ خود حضرت یوسف علیہ السّلام نے بِاَوْعِيَتِهِمْ اُنکے شلیتوں کو قَبْلَ وِعَاۤءِ اَخِيْهِ اپنے بھائی کے شلیتے کے قبل کہ اسپر تہمت نہ لگے ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا پھر نکال لیا کٹورا مِنْ وِّعَاۤءِ اَخِيْهِ ط اپنے بھائی کے شلیتے سے كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ط اسی طرح تعلیم دی ہم نے یوسف علیہ السّلام کو الہام کے ذریعے سے پھر حضرت یوسف علیہ السّلام کے بھائیوں نے شرم کے مارے سر جھکا لیا اور بنیامین پر طعن و تشنیع کرنے لگے مَا كَانَ نہ تھا یوسف علیہ السّلام یعنی اُسے یہ بات زیبا نہ تھی کہ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ پکڑے اپنے بھائی کو فِیْ دِيْنِ الْمَلِكِ بادشاہ مصر کے دین میں اس واسطے کہ چور کی نسبت بادشاہ کا حکم یہ تھا کہ اُسے مار و اور شہر بدر کردو بادشاہ کا یہ حکم نہ تھا کہ چور کو غلام بناؤ اور یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو نہیں پکڑا اِلَّاۤ اَنْ يَّشَاۤءَ اللّٰهُ ط مگر خدا نے جو چاہا اُس کے ساتھ اور اُسکے حکم کے سبب سے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ بلند کرتے ہیں ہم درجوں کی رو سے علم اور حکمت کے ساتھ مَّنْ نَّشَاۤءُ ط جس کسی کو ہم چاہتے ہیں وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ اور اوپر ہر علم والے کے علم والا ہو کہ اُسکا مرتبہ بہت بلند ہو یوسف علیہ السّلام نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ یہ تم نے کیا کیا تم تو کہتے تھے کہ ہم پیغمبر زادے ہیں تو قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ وہ بولے کہ اگر بنیامین نے چوری کی تو کیا عجب اس واسطے کہ فَقَدْ سَرَقَ پس یقینی چوری کی تھی اَخٌ لَّهٗ اُسکے حقیقی بھائی نے مِنْ قَبْلُ ج اس سے پہلے یعنی یوسف علیہ السّلام نے معالم اور کشاف اور مدارک میں لکھا ہو کہ یوسف علیہ السّلام کی خالہ کے گھر مرغیاں تھیں ایک سائل گھر کے دروازے پر آیا اور کوئی حاضر نہ تھا یوسف علیہ السّلام نے ایک مرغی سائل کو دیدی اُنکے بھائیوں نے انھیں چوری لگائی سوا اُسکے اور بھی اقوال ہیں فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ پھر پوشیدہ رکھا یوسف علیہ السّلام نے اُس بات کو فِیْ نَفْسِهٖ اپنے جی میں وَلَمْ يُبْدِهَا اور نہ ظاہر کی لَهُمْ ج انپر قَالَ کہا یوسف علیہ السّلام نے اپنے دل میں اُنھیں کہ اَنْتُمْ تم ہی شَرٌّ مَّكَانًا ج بدتر چوری کے مرتبے کی جہت سے کہ بیٹے کو باپ سے چُرا کر جدا کر دیا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا بڑا جاننے والا ہو بِمَا تَصِفُوْنَ ○ اس بات کو جو تم صفت کرتے ہو پھر حضرت یوسف علیہ السّلام نے بنیامین کو اپنے لوگوں کے سپرد کردیا اور بھائیوں نے انھیں چھڑانے کے واسطے بڑی گفتگو کی کچھ فائدہ نہوا روبیل کے دل میں غصّے کی آگ بھڑکنے لگی اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے بولے کہ اے بادشاہ ہمارے بھائی کو چھوڑ دے ورنہ میں ایک ایسی چیخ مارونگا کہ اس شہر میں جہاں کہیں حاملہ عورت ہوگی ہول کے مارے اُسکا حمل گر جائیگا یوسف علیہ السّلام نے دیکھا کہ روبیل غصّے میں ہو اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جا کر اُنکی پیٹھ پر ہاتھ پھیر دے جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بیٹے نے روبیل کی پشت پر ہاتھ رکھا تو اُنکا غصّہ جاتا رہا وہ اپنے بھائیوں سے پوچھنے لگے کہ تم نے میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا وہ بولے کہ نہیں روبیل نے کہا کہ خدا کی قسم اس شہر مصر میں یعقوب علیہ السلام کے نسل سے کوئی ہو اسواسطے کہ اُن لوگوں میں جب کسی کو غصّہ آتا تو یعقوب علیہ السّلام کی اولاد میں سے جب کوئی دوسرا اُسکے بدن پر ہاتھ لگاتا تو اُسکا غصّہ جاتا رہتا تھا معالم میں لکھا ہو کہ دوسری دفعہ

جب روبیل کو غصہ آیا تو اُنھوں نے یوسف علیہ السّلام کے تخت پر چڑھ جانے کا قصد کیا یوسف علیہ السّلام نقاب ڈال کر تخت پر سے اُتر آئے
اور اُنھیں سُست کر دیا انکے سر پر ہاتھ رکھکر زمین پر بٹھا دیا اور فرمایا کہ اے کنعانیو تم اپنے زور پر مغرور ہو اور اپنی قوت پر گھمنڈ کرتے ہو
جانتے ہو کہ تم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا **بیت**

خدائے کہ بالا و پست آفرید ‏ ‏ ‏ زبر دست ہر زبردست آفرید

اُنھوں نے جب دیکھا کہ زور سے کام نہیں نکلتا تو عاجزی کرنے لگے اور **قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ** بولے کہ اے عزیز **اِنَّ لَهٗۤ** حق یہ ہی کہ
بنیامین کا **اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا** باپ ہی بڑا بوڑھا بڑے مرتبے والا اپنے بیٹے یوسف علیہ السّلام کے ہلاک ہو جانے کے بعد اُسکا باپ
اُس سے محبت رکھتا ہی **فَخُذْ اَحَدَنَا** تو بنالے ہم میں سے ایک کو غلام **مَكَانَهٗ** ج بنیامین کی جگہ پر اور اُسے چھوڑ دیجیے **اِنَّا نَرٰىكَ**
بیشک دیکھتے ہیں ہم تجھے **مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝** احسان کرنے والوں میں سے اپنی نسبت تو پورا احسان کیجیے **قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ** کہا
یوسف علیہ السّلام نے کہ پناہ لیتا ہوں میں خدا کی پناہ **اَنْ نَّاْخُذَ** اس بات سے کہ پکڑوں میں **اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا** مگر اُسی کو کہ پایا میں نے
مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ہ مال اپنا اُسکے پاس اور اگر اُسکے سوا دوسرے کو پکڑوں تو **اِنَّاۤ اِذًا** بیشک ہو جاؤں اُسوقت **لَّظٰلِمُوْنَ ۝** ع ۱۱
ظالموں میں سے تمھارے مذہب میں **فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ** پھر جب نا اُمید ہوئے بھائی یوسف علیہ السّلام سے اور جانا کہ بھائی کو ہمیں نہ
پھیر دیگا تو **خَلَصُوْا نَجِيًّا** ط کنارے ہو گئے مصریوں سے اور چپکے چپکے مشورہ کرکے اور تدبیریں سوچنے لگے **قَالَ كَبِيْرُهُمْ** کہا اُنکے
بزرگ نے جو سن میں بڑا تھا یعنی روبیل نے یا جو عقل میں بڑا تھا یعنی یہودا نے کہ **اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا** کیا نہیں جانتے ہو تم **اَنَّ اَبَاكُمْ**
یہ بات کہ تمھارے باپ نے **قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ** یقینی لیا ہو تم پر یعنی تم سے **مَّوْثِقًا** عہد و پیمان **مِّنَ اللّٰهِ** اللہ کے عہد سے یعنی
اُسکے حکم سے بنیامین کی محافظت کے باب میں اور تم نے محمد رسول آخر الزماں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کھائی ہی کہ ہم اُس کے ساتھ بیوفائی
نہ کرینگے اور اب یہ صورت پیش آئی **وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ** اور پہلے اِس سے تم نے تقصیر کی **فِيْ يُوْسُفَ** ج یوسف کے حق میں **فَلَنْ**
اَبْرَحَ الْاَرْضَ پس میں نہ جدا ہونگا زمین مصر سے یعنی اس شہر سے نہ نکلونگا **حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ** یہانتک کہ اذن دے آنے کا
مجھے میرا باپ **اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ** ج یا حکم کرے اللہ مجھے باپ کی طرف سے پھرنے کا بھائی کی خلاصی کے سبب سے **وَهُوَ خَيْرُ**
الْحٰكِمِيْنَ ۝ اور وہ بہتر حکم کرنے والوں کا ہی کہ راستی کے ساتھ حکم فرماتا ہو اُسکے حکم میں ہرگز طرفداری نہیں **اِرْجِعُوْۤا** پھر جاؤ
اِلٰۤى اَبِيْكُمْ اپنے باپ کی طرف **فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ** پھر کہو کہ اے ہمارے باپ **اِنَّ ابْنَكَ** تحقیق کہ تیرے بیٹے بنیامین نے **سَرَقَ** ج چوری
کی **وَمَا شَهِدْنَاۤ** اور ہم گواہی نہیں دیتے **اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا** مگر ساتھ اُس چیز کے جو ہم جانتے ہیں کہ بادشاہ کا کٹورا اُسکے اونٹ کے
شلیتے سے نکلا **وَمَا كُنَّا** اور نہیں ہیں ہم **لِلْغَيْبِ** چھپے ہوئے حال کو **حٰفِظِيْنَ ۝** نگاہ رکھنے والے یعنی ظاہر میں ہم نے اُسکی چوری
دیکھی مگر حقیقت حال کی خبر ہمیں نہیں کہ واقع میں اُسپر تہمت رکھی اور کٹورا اُسکے بوجھ میں رکھدیا ہی یا خود وہ اس کام کا مرتکب ہوا **وَسْـَٔلِ**
الْقَرْيَةَ الَّتِيْ اور پوچھ لے اس گانوں کے لوگوں سے **كُنَّا فِيْهَا** تھے ہم جس میں یعنی مصر میں مراد یہ ہی کہ کسی کو بھیجکر مصر کے لوگوں
سے دریافت کریجیے **وَالْعِيْرَ الَّتِيْۤ** اور اُس قافلے سے بھی آپ پوچھ لیں کہ ہم **اَقْبَلْنَا فِيْهَا** چلے تھے مصر سے کنعان کو اُس قافلے میں
اور وہ کنعان کے رہنے والے حضرت یعقوب علیہ السّلام کے پڑوسی تھے **وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝** اور بیشک ہم سچے ہیں یعقوب علیہ السلام کے
بیٹے روبیل یا یہودا کے حکم سے کنعان کی طرف چلے اور اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں پہونچے جو کچھ بھائی نے کہدیا تھا عرض کیا **قَالَ**

کہا یعقوب علیہ السلام نے بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ بلکہ بنایا ہی تمھارے واسطے اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا تمھارے جیون نے وہ کام جو تمنے چاہا اور باہم ٹھہرالیا ورنہ بادشاہ کیا جانے کہ چور کی سزا غلام بنانا ہی فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ط تو مجھے صبر بہتر ہی عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ چاہیے کہ خدا لائے میرے پاس بِهِمْ جَمِيْعًا ط اُن سب کو یعنی یوسف اور بنیامین اور اُس دوسرے بھائی کو جو مصر میں اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ تحقیق کہ وہ خوب جاننے والا ہی میرا حال الْحَكِيْمُ حکمت والا ہی ہر چیز میں جو کچھ وہ کرتا ہی پھر کمال ملال کی وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام بیت[1] الاحزان میں چلے گئے وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ اور منھ پھیرا اپنے بیٹوں سے وَقَالَ يٰاَسَفٰى اور کہا اے افسوس میرا عَلٰى يُوْسُفَ فراق یوسف پر صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ حضرت سلطان الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یوسف علیہ السلام کے فراق میں یعقوب علیہ السلام کا رنج اور جوش کسقدر تھا جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ستر ماؤں کے برابر جنکے بیٹے مرگئے ہوں پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اُنھیں ثواب کسقدر ملا کہا کہ سو شہیدوں کا ثواب تیج ہی حضرت یعقوب علیہ السلام کے برابر کوئی مفارقت کی آگ میں نہیں جلا کہ چالیس برس اور ایک قول پر اسی برس ابتدائے جدائی یوسف علیہ السلام سے وصال کے وقت تک یعقوب علیہ السلام کی آنکھ کا آنسو خشک نہیں ہوا اور فرزند کے بار فراق سے اُنکی پشت مبارک خم ہوگئی تھی وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ اور سفید ہوگئیں دونوں آنکھیں اُنکی مِنَ الْحُزْنِ رنج سے فَهُوَ كَظِيْمٌ ○ پس وہ بھرا ہوا تھا فرزندوں پر غصے میں یعنی اُنکے دل مبارک میں غصہ بھرا تھا اور وہ ظاہر نہ کرتے تھے بیت

در دیست دریں سینہ کہ گفتن نتوانم ۔۔۔ دیں طرفہ کہ آں نیز نہفتن نتوانم

مگر جب بیٹوں نے یا اَسَفا کا نعرہ سُنا اور والد بزرگوار کا اضطراب دیکھا تو قَالُوْا بولے کہ تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا قسم خدا کی ہمیشہ رہے گا تو نالاں و زاری میں تَذْكُرُ يُوْسُفَ یاد کریگا تو یوسف کو حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا یہانتک کہ بیمار ہو تو مرض الموت میں اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ○ یا ہو جاؤ ہلاک ہونے والوں میں سے قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اے میرے بیٹو اِنَّمَآ اَشْكُوْا سوا اسکے نہیں کہ شکایت کرتا ہوں بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اپنے رنج اور غم کی اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف نہ تم سے میں شکایت کرتا ہوں نہ اور کسی سے اس واسطے کہ بیکسوں کا کام بنانے والا اور بیچاروں کا چارہ کرنے والا وہی ہی نظم

حاجتے را کہ از تو مے جویم ۔۔۔ با کسے نہ کہ با تو مے گویم

راز گویم بخلق خوار شوم ۔۔۔ با تو گویم بزرگوار شوم

بعضی تفسیروں میں لکھا ہی کہ جب یعقوب علیہ السلام نے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کہا تو حق تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے یعقوب مجھے قسم ہی اپنی عزت اور جلال کی اگر یوسف اور بنیامین مر بھی گئے ہوتے تو یہ نالہ جو تو نے کیا اسکے سبب سے میں اُنھیں زندہ کر کے پھر تیرے پاس پہونچا دیتا اور اسی خوشخبری اور وحی کے سبب سے تھا جو یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ اور میں جانتا ہوں خدا کی وحی سے جو کچھ تم نہیں جانتے ہو یوسف علیہ السلام کا زندہ ہونا اور پھر مجھے آئندہ ملنا لکھا ہی کہ ایک دن حضرت ملک الموت حضرت یعقوب علیہما السلام کی ملاقات کو آئے یعقوب علیہ السلام نے اُنھیں قسم دیکر پوچھا کہ تم نے میرے یوسف کی روح قبض کی اُنھوں نے کہا نہیں یعقوب علیہ السلام نے اسی اُمید پر کہا کہ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا اے میرے بیٹو جاؤ فَتَحَسَّسُوْا پھر ڈھونڈھو اور خبر لو مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ یوسف اور اُسکے بھائی کے حال کی وَلَا تَايْئَسُوْا اور ناامید نہو مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط خدا کے رحم اور فضل سے

---

[1] بیت الاحزان وہ حجرہ جسمیں حضرت یعقوب علیہ السلام جاکر فراق یوسف علیہ السلام میں رویا کرتے تھے ۱۲

اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ اسمیں کچھ شک نہیں کہ نا اُمید نہیں ہوتے مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ خدا کی رحمت سے اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ مگر کافر
لوگ پھر حضرت یعقوب علیہ السّلام نے اسطرح پر نامہ لکھا کہ یعقوب اسرائیل اللہ ابن اسحٰق ذبیح اللہ ابن ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے ہو بادشاہ مصر کو
امابعد میں اس خاندان کا ہوں کہ بلا کو ہم پر موکل کر دیا ہو تیرے دادا ابراہیمؑ کے ہاتھ پاؤں باندھ کر آتش نمرود میں لوگوں نے ڈالا حق تعالیٰ نے انھیں نجات
دی تیرے باپ اسحٰق کے حلق پر چھری رکھی حق تعالیٰ نے اُنکا فدیہ بھیجا ایک بیٹا تھا سب بیٹوں سے پیارا اور محبوب اُسکے بھائی اُسے صحرا میں لے گئے
اور اُس کا کرتا خون آلود مجھ کو لا کر دکھا دیا اور بولے کہ اُسے بھیڑیا کھا گیا میں اُسکی جدائی میں اس قدر رویا ہوں کہ میری آنکھیں سفید ہو گئیں
اُسکا ایک حقیقی بھائی تھا کہ اُسکے سبب سے میرے دل کو تسکین اور تسلی رہتی تھی تو نے اُسے چوری لگا کر نظر بند کر رکھا ہم چوروں کے خاندان
سے نہیں ہیں کہ ہم سے چوری سرزد ہو اگر میرے اس بیٹے کو میرے پاس بھیجدے تو بہتر والّا تیرے حق میں ایسی بد دعا کرونگا کہ تیری ساتویں پشت تک
اُسکا اثر پہونچے گا والسّلام پھر یہ نامہ اپنے بیٹوں کو دیا اور کچھ پونجی پشمینہ روغن پنیر اور ایسی چیزیں تیار کر کے اُنکے ساتھ کر دیں اور انھیں مصر
کی طرف بھیجا وہ مصر میں پہونچے اور وہ بھائی جو اپنی خوشی سے وہاں رہ گیا تھا اُس سے ملاقات کی اور اُسکے ساتھ حضرت یوسف علیہ السّلام
کی ڈیوڑھی کی طرف چلے فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ پھر جب داخل ہوئے بھائی یوسف علیہ السّلام پر تو قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ بولے کہ
اے عزیز مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ پہونچی ہمیں اور ہمارے لوگوں کو سختی اور بینوائی اور بھوک وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ اور لائے ہیں پونجی
مُّزْجٰىةٍ تھوڑی سی اور بے اعتبار فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ پھر پورا کر دے ہمارے واسطے پیمانہ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ط اور خیرات کر
ہم پر یہ پونجی قبول کر کے یا ہماری پونجی کی قیمت سے زیادہ دیکر اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ جزائے خیر دیتا ہو خیرات
دینے والوں کو جو زیادتی کے ساتھ خیرات کرتے ہیں پھر حضرت یعقوب علیہ السّلام کا نامہ اُنکے تخت کے کنارے رکھ دیا جب حضرت یوسف
علیہ السّلام نے نامہ پڑھا تو رونے نے اُنپر غلبہ کیا اور بے اختیار ہو گئے قَالَ کہا یوسفؑ نے کہ بھائیو هَلْ عَلِمْتُمْ کیا جانتے ہو تم کہ مَّا
فَعَلْتُمْ جو کچھ کیا تم نے بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ یوسف اور اُسکے بھائی کے ساتھ یہ بات یوسف علیہ السّلام نے مجملاً کہی مفصل نہیں اُنھوں نے
جو کچھ یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا ظاہر ہو اور بنیامین کے ساتھ اُنھوں نے یہ کیا تھا کہ اُنھیں ذلیل و خوار اور بے اعتبار رکھتے تھے یہانتک
کہ وہ ہر ایک بھائی سے عاجزی اور ذلت کے ساتھ بات کرتے تھے تو حضرت یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم نے کیا اُسکی برائی اور قباحت جان
لی جو یوسف اور اُسکے بھائی کے ساتھ تم نے کیا اور کیا اُس سے اب توبہ کی اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ اس واسطے کہ اُس وقت تم نادان تھے
یعنی نوجوان اور شوخ اور حاسد یا جاہل تھے کہ تم نے باپ کو رنج دیکر رشتہ توڑ کر خواہش نفسانی کی پیروی کی یوسف علیہ السّلام نے یہ بات
نصیحت کے طور پر کہی غصّے کے ساتھ نہیں پھر اپنی نقاب اُلٹ دی اور سر پر سے تاج اُتار لیا جب بھائیوں کی نظر اُس شکل شمائل پر پڑی تو
قَالُوْۤا بولے کہ ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ط یہ استفہام مقرر کرنے اور ٹھہرا دینے کا ہو یعنی یقینی تو ہی یوسف ہو اس واسطے کہ یہ جمال اور کمال
دوسرے کو نہیں حاصل۔ بیت

تبارک اللہ ازیں روئے نازنیں کہ تو داری ۔۔۔ کہ دارد از ہمہ خوباں رخ چنیں کہ تو داری

قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِيْ ز یوسف علیہ السّلام نے کہا کہ میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بنیامین ہو قَدْ مَنَّ اللّٰهُ تحقیق کہ احسان
کیا اللہ جل شانہ نے عَلَيْنَا ہم پر سلامت رکھ اور بزرگی دیکر اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ بیشک جو کوئی ڈرتا ہو خدا سے وَيَصْبِرْ اور صبر
کرتا ہو طاعت پر یا گناہ سے بچکر فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ لَا يُضِيْعُ نہیں ضایع کرتا اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ع جر نیک کام کرنیوالوں کا

اسم ظاہر کو ضمیر کی جگہ پر لانا اس بات پر تنبیہ ہو کہ محسن یعنی نیک کام کرنے والا وہ ہو جو تقوے اور صبر کو اکٹھا کرلے جب بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السّلام کو پہچان لیا تو تخت کے طرف منہ کرکے چاہا کہ حضرت یوسف علیہ السّلام کے قدم چوم لیں یوسف علیہ السّلام تخت سے اُترکر اُن سے بغلگیر ہوے قَالُوْا تَاللّٰهِ وہ بولے کہ قسم خدا کی کہ حسنِ صورت اور کمال سیرت کے ساتھ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ البتہ برگزیدہ کرلیا تجھے خدا نے عَلَيْنَا ہم پر وَاِنْ كُنَّا اور بیشک ہیں ہم لَخٰطِئِيْنَ۝ خطا وار اُن کاموں کے سبب سے جو ہم نے کیے قَالَ کہا یوسف علیہ السّلام نے اُنکے جواب میں کہ لَا تَثْرِيْبَ کچھ سرزنش نہیں عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط تم پر آج تمہارا گناہ اب ہرگز میں تمہارے منہ پر کبھی نہ لاؤنگا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ز بخشے اللہ تم کو کہ تم نے اپنے گناہ کا اقرار کرلیا وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۝ اور وہ بڑا بخشنے والا ہو بخشنے والوں میں بیت

آبے بسوز وجہانے گناہ ۔۔۔ باشکے بشوید درونِ سیاہ

بدر ماندۂ تخت شاہی نہد ۔۔۔ بدر ماندگان ہرچہ خواہد دہد

پھر جب حضرت یوسف علیہ السّلام نوازش بزرگانہ سے اپنے بھائیوں کا دل تازہ کرچکے تو اپنے والد بزرگوار دلفگار کے حال پر متوجہ ہوے اور کہا کہ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا لیجاؤ میرا یہ پیراہن اور وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا پیراہن تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے بازو پر سے کھول کر کنوئیں میں یوسف علیہ السّلام کو پہنا دیا تھا یوسف علیہ السّلام پر وحی آئی کہ اسے کنعان میں بھیجدے تو انھوں نے بھائیوں سے کہا کہ اسے لیجاؤ فَاَلْقُوْهُ پھر ڈالدو اسے عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ منہ پر میرے باپ کے يَاْتِ بَصِيْرًا ج پھر آئے اُنکی بینائی اور اُنکی آنکھیں جیسی تھیں ویسا روشن ہو جائیں وَاْتُوْنِيْ اور آؤ تم میرے پاس بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ۝ع اپنے سب لوگوں کے ساتھ اولاد اور خادموں کو لیکر لکھا ہو کہ یہودا نے یہ بات کہی کہ اے یوسف خون آلود پیراہن والد ماجد کے پاس میں لے گیا تھا یہ پیراہن بھی مجھ کو دیجیے کہ لے جاؤں شاید اس پیراہن کی خوشی اُس پیراہن کے غم کا تدارک کرے یوسف علیہ السّلام نے اُن ہی کو پیراہن دے دیا اور والد بزرگوار کے واسطے اور اُنکے متعلقوں کے لیے راہ کا سامان مہیا کرکے بھائیوں کے سپرد کیا یہودا مصر سے نکلکر بھائیوں کے ساتھ کنعان کی طرف متوجہ ہوے وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ اور جب جدا ہوا یعنی باہر آیا قافلہ مصر کی آبادی سے میدان میں تو باد صبا نے حق تعالیٰ سے اذن لیکر یوسف علیہ السّلام کے پیراہن کی بو حضرت یعقوب علیہ السّلام کے دماغ میں پہونچادی قَالَ اَبُوْهُمْ کہا اُنکے باپ نے اُن لوگوں سے جو اُنکے پاس حاضر تھے اُنکے پوتوں میں سے کہ اِنِّيْ لَاَجِدُ یقینی میں پاتا ہوں رِيْحَ يُوْسُفَ بو یوسف کی لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۝ اگر تم فتورِ عقل کی طرف مجھے منسوب نہ کرو قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ کہا اُنھوں نے جو حاضر تھے کہ قسم خدا کی بیشک تو اب تک لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ۝ ضرور اُسی حیرت قدیم میں ہو کہ یوسف علیہ السّلام کے غلبۂ محبت اور اُنکے ذکر کی کثرت کے سبب سے اُنکی ملاقات کی توقع چالیس یا اسی برس کے بعد رکھتا ہو فَلَمَّا اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ پھر جس وقت آیا خوشخبری دینے والا یعنی یہودا لکھا ہو کہ یہودا بھائیوں کے ساتھ راہ میں نہیں ٹھہرے اور ننگے پاؤں برہنہ سر دوڑتے ہوے کنعان میں پہونچے اور اپنے والد بزرگوار کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوکر اَلْقٰىهُ ڈالدیا یوسف علیہ السلام کا پیراہن عَلٰى وَجْهِهٖ منہ پر اپنے باپ کے فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ج پھر وہ ہوگیا بینا اور اپنے پوتوں سے قَالَ کہا کہ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ج کیا میں نے نہیں کہا تھا تم سے کہ اِنِّيْ اَعْلَمُ یہ کہ میں جانتا ہوں مِنَ اللّٰهِ الہام الٰہی سے مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝ جو کچھ تم نہیں جانتے وہ حضرت یوسف علیہ السّلام کی زندگی تھی اور اُسکا مجھ سے پھر ملنا پھر یعقوب علیہ السّلام نے راہ کا تہیہ کیا اور جو کوئی

ع ۱۰

ربع

اُنہیں ملا ہوا تھا کیا مرد کیا عورت سب متوجہ ہوگئے اور وہ بھائی جو راہ میں تھے آکر اپنے والد بزرگوار کے قدموں پر گرے اور قَالُوْا بولے کہ یٰٓاَبَانَا اے باپ ہمارے اسْتَغْفِرْ لَنَا بخشش چاہ ہمارے واسطے خدا سے ذُنُوْبَنَآ ہمارے گناہوں کی اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہیں خٰطِئِیْنَ۝ گناہگار قَالَ کہا یعقوب علیہ السّلام نے سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ قریب ہے کہ بخشش چاہوں تمھارے واسطے رَبِّیْ ط اپنے رب سے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ تحقیق کہ وہ بخشنے والا ہے توبہ کرنے والوں کو اُنکے گناہ محو کردیتا ہے الرَّحِیْمُ۝ مہربان ہے بندوں پر اُنکی سختیاں دفع کردیتا ہے پھر حضرت یعقوب علیہ السّلام نے جمعے کی رات یا فجر کے وقت تک دعاے مغفرت کرنے میں تاخیر کی اس واسطے کہ اِن وقتوں میں دعا قبول ہونے کا ظن غالب ہوتا ہے اسواسطے تاخیر کی تاکہ دریافت کریں کہ حضرت یوسفؑ نے بھی انکا گناہ معاف کردیا یا نہیں اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ مصر میں جبتک نہ پہونچے دعاے مغفرت نہیں کی جب وہاں پہونچے تو ایک شب کو نماز تہجد کے واسطے اُٹھے تہجد کے بعد قبلہ رو ہوے اور یوسف علیہ السّلام کو اپنے پیچھے اور باقی بیٹوں کو اُنکے پیچھے لیکر حضرت یعقوب علیہ السّلام دعا کرتے تھے اور سب بیٹے آمین کہتے تھے حق سبحانہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی القصہ جب حضرت یعقوب علیہ السّلام مصر کے قریب پہونچے تو حضرت یوسف علیہ السّلام ملک ریان اور مصر کے سب شرفا اور سرداروں کو ساتھ لیکر لشکر آراستہ کرکے اپنے والد بزرگوار کے استقبال کو شہر کے باہر آئے اور یعقوب علیہ السّلام اپنے فرزندوں سمیت ایک ٹیکرے پر چڑھ کر اُس لشکر اور سواری کا اہتمام اور آراستگی دیکھ کر خوش ہوتے تھے اور تعجب کرتے تھے جبریل علیہ السّلام نازل ہوے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے یہ بات کہی کہ تم اسی لشکر کو دیکھ کر تعجب میں ہو ذرا اوپر تو دیکھو کہ ملائکہ کے لشکر زمین سے آسمان تک تمھاری خوشی کے سبب سے اسی قدر مسرور ہیں جس قدر اتنی مدت تک تمھارے غم واندوہ کی وجہ سے ملول اور رنجور رہے ہیں جب یوسف علیہ السّلام نے اپنے والد ماجد کو دیکھا سواری پر سے اتر پڑے اور چاہا کہ سلام کریں جبریل علیہ السّلام نے کہا کہ ٹھہر جاؤ تاکہ تمھارے والد تمھیں سلام کریں لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام بھی پیادہ ہوگئے اور جب انکی نگاہ حضرت یوسف علیہ السّلام کے جمال پر پڑی تو کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ اور دونوں ہاتھ گلے میں ڈال کے خوشی کے سبب سے رونے لگے

نظم

چہ خوش حالست روے دوست دیدن — پس از عمرے بیک دیگر رسیدن
شراب خوش دلی را نوش کردن — بہ شادی دست در آغوش کردن
بکام دل زمانے آرمیدن — بہم گفتن سخن وز ہم شنیدن
ز دلبر حال عجز آغاز کردن — ز عاشق دفتر غم باز کردن

شہر مصر کے قریب ایک موضع حضرت یوسف علیہ السّلام کی ملک تھا اسمیں انھوں نے ایک بہت بلند محل بنوایا تھا یوسف علیہ السّلام وہاں اُترے فَلَمَّا دَخَلُوْا پھر جب داخل ہوے عَلٰى یُوْسُفَ یوسف علیہ السّلام پر اُس محل میں اٰوٰٓى اِلَیْهِ تو جگہ دی اُس نے اپنی طرف اَبَوَیْهِ اپنے باپ اور خالہ کو جو سوتیلی ماں تھیں اور پھر باپ سے معانقہ کیا اور خالہ سے مزاج پرسی کی اور بھتیجوں پر عنایت بزرگانہ فرمائی وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اور کہا کہ داخل ہو مصر میں اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ط اگر چاہے خدا اُس حال میں کہ تم امین رہو قحط عسرت بلا محنت سے استثنا امن میں داخل ہے دخول میں نہیں اور جب وہ سب مصر میں آئے تو اُنھیں اپنے ہی مکان میں حضرت یوسف علیہ السّلام نے اُتارا وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ اور اُٹھایا اپنے باپ اور خالہ کو یعنی چڑھالیا عَلَى الْعَرْشِ اپنے تخت پر وَخَرُّوْا اور منھ کے بل گر پڑے باپ خالہ بھائی لَهٗ اس کے واسطے سُجَّدًا سجدہ کرنیوالے اور اُس زمانے میں تحیت اور تعظیم سجدے کے ساتھ کرتے تھے یوسف علیہ السّلام نے جب یہ حال دیکھا تو خوشی ظاہر فرمائی وَقَالَ اور یوسف علیہ السّلام نے کہا یٰٓاَبَتِ اے میرے باپ هٰذَا یہ تم سب کا مجھے سجدہ کرنا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ تعبیر ہے میرے خواب کی جو میں نے

دیکھا تھا مِنْ قَبْلُ ز اس سے پہلے لڑکپن میں قَدْ جَعَلَهَا بیشک کیا اُسے رَبِّيْ حَقًّا ط میرے رب نے سچ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اور یقینی احسان کیا میرے ساتھ میرے رب نے اِذْ اَخْرَجَنِيْ جب باہر نکالا مجھے مِنَ السِّجْنِ قید خانے سے کنوے کا ذکر حضرت یوسف علیہ السّلام نے نہ کیا تاکہ بھائی شرمندہ نہوں وَجَآءَ بِكُمْ اور لایا تمھیں مِّنَ الْبَدْوِ جنگل سے بَدْو ایک مقام تھا زمین فلسطین ولایت شام میں کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام اُس مقام پر بیٹھا کرتے تھے اور وہ کنعان کے قریب تھا یوسف علیہ السّلام نے شکر نعمت ادا کرنے کو فرمایا کہ حقتعالی نے مجھے تو قید خانے سے تخت پر پہونچایا اور تمھیں اُس مقام سے میرے پاس لایا کہ ہم تم سب ایک جگہ پاس بیٹھے ہیں مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بعد اسکے کہ فساد کیا شیطان نے اور مخالفت ڈالدی تھی بَيْنِيْ درمیان میرے وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ط اور درمیان میرے بھائیوں کے اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ میرا رب لَطِيْفٌ نیکی پہونچانے والا ہی لِّمَا يَشَآءُ ط جس کسی کو چاہتا ہی اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ بیشک وہ جاننے والا ہی تدبیروں کی وجہیں الْحَكِيْمُ محکم کار تقدیروں کے موقع معین کرنے میں لطائف میں لکھا ہی کہ جب چوبیس[۲۴] برس اس ملاقات کو گذرے تو حضرت یعقوب علیہ السّلام نے وفات پائی اور تئیس[۲۳] برس اور گذرنے کے بعد حضرت یوسف علیہ السّلام نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اے یوسف میں تمھاری ملاقات کا نہایت مشتاق ہوں جلدی آتین دن میں میرے پاس پہونچ جا یوسف علیہ السّلام خواب سے جاگے اور بھائیوں کو بلا کر وصیتیں کیں اور یہودا کو اپنا ولیعہد کرکے اپنے بیٹوں کو اُنھیں سپرد کردیا اور مناجات کے طور پر یہ کہا کہ رَبِّ اے رب میرے قَدْ اٰتَيْتَنِيْ تحقیق کہ دی تونے مجھے مِنَ الْمُلْكِ بادشاہی اور مُلک داری وَعَلَّمْتَنِيْ اور سکھائی مجھے مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ج تعبیر خوابوں کی فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمینوں کے اَنْتَ وَلِيّٖ توہی ہو میرا یار اور میرا متولی کار فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج دنیا اور آخرت میں تَوَفَّنِيْ وفات دے مجھے مُسْلِمًا اُس حال میں کہ مطیع ہوں تیرے حکم کا یعنی مجھے مسلمان اُٹھا وَّاَلْحِقْنِيْ اور ملادے مجھے بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ میرے نیک آباو اجداد سے لکھا ہی کہ جبدن حضرت یوسف علیہ السّلام نے خواب دیکھا تھا اُسکے تیسرے ہی روز باغ وصال میں رحلت فرمائی اور حضرت حقائق پناہی نے یوسف زلیخا کے قصے کو جو لباس نظم پہنایا ہی اور اُسکے بعض اشعار ان اوراق میں لکھنے کا اتفاق ہوا ہی اسمیں حضرت یوسف علیہ السّلام کی وفات اسطرح بیان کی ہی نظم

بکف جبریل حاضر داشت سیبے ... کہ باغِ خلد ازاں میداشت زیبے
چو یوسف را بدست آں سیب بنہاد ... رواں آں سیب را بوئید وجاں داد
بلے زاں نکہت باغ بقا داشت ... ازاں نکہت بسوے باغ بشتافت

ذٰلِكَ یہ جو بیان کیا گیا یوسف علیہ السّلام کا قصہ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ غیب کی خبروں میں سے ہی کہ اعجاز کی دلیلیں ظاہر کرنے کو نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ج وحی کرتے ہیں ہم اُسے تیری طرف اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اور تو نہ تھا یوسف علیہ السّلام کے بھائیوں کے پاس اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ اس وقت جب جمع کیں اُنھوں نے اپنی رائیں یوسف علیہ السّلام کو کنوین میں ڈالدینے پر وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ اور وہ مکر کرتے تھے یوسف اور یعقوب علیہما السّلام کے ساتھ اور جب تو وہاں نہ تھا اور تیری تکذیب کرنے والے یہ جانتے ہیں کہ تونے کسی سے یہ قصہ سُنا بھی نہیں اور مطابق واقع کے اُسکی خبر دیتا ہی تو یہ بات اس امر پر کھلی ہوئی دلیل ہی کہ تونے یہ قصہ وحی الٰہی سے جانا ہی وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ اور نہیں ہیں بہت لوگ وَلَوْ حَرَصْتَ اگرچہ حرص کرے تو اُنکے ایمان پر بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان لانے والے عداوت اور عناد کی وجہ سے اور اس جہت سے کہ کفر اور فساد کرنے کا انھوں نے مصمم قصد کرلیا ہی وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ اور

ع ۱۱

نہیں چاہتا ہو تو اُن سے عَلَيْهِ تبلیغ اور ادائے احکام پر اور قرآنی قصّے پڑھنے پر مِنْ اَجْرٍ کچھ اجرت جسطرح اور قصہ خوان اُجرت لینا چاہتے ہیں اِنْ هُوَ نہیں ہو قرآن اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت خدا کی طرف سے لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے نفقط اہل مکہ کے واسطے نہیں کہ وہ تیرے معجزے سے منہ پھیرتے ہیں وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ اور بہتیری ہیں نشانیاں قدرت کی اور دلیلیں وجود صانع اور اُسکی حکمت پر دلالت کرنے والی فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمینوں میں کہ وہ معاند يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا گذرتے ہیں اُنپر وَهُمْ عَنْهَا اور وہ اُن نشانیوں سے مُعْرِضُوْنَ ○ منہ پھیرنے والے ہیں نہ اُن میں فکر کرتے ہیں نہ ان سے عبرت لیتے ہیں وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ اور نہیں ایمان لاتے اکثر اُنکے بِاللّٰهِ ساتھ اللہ تعالیٰ کے اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ○ مگر وہ شرک کرنے والے ہیں کہتے ہیں کہ اس سے عرب کے کافر مراد ہیں کہ انھوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہو اور اُسکے بعد کہنے لگے کہ ملائکہ اللہ کی بیٹیاں ہیں یا یہود مراد ہیں کہ خدا کا ایمان لائے اور کہنے لگے کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہو یا نصاریٰ مراد ہیں کہ خدا کا ایمان لائے اور یہ بات کہی کہ عیسیٰ مسیح اللہ کا بیٹا ہو اَفَاَمِنُوْٓا کیا نڈر ہو گئے مشرک اَنْ تَاْتِيَهُمْ اس بات سے کہ آئے اُنپر غَاشِيَةٌ عقوبت چھپا لینے والی یعنی انھیں پکڑ لینے والی مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ عذاب الٰہی میں سے اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ یا آئے اُنپر قیامت بَغْتَةً ناگہاں وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ نہ جانیں اُسکا آنا اور اُسکے واسطے انھوں نے کام نہ درست کر رکھا ہو قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ هٰذِهٖ یہ توحید کی طرف بلانا سَبِيْلِيْٓ میری راہ ہو اور اس راہ پر میں ثابت ہوں اَدْعُوْٓا بلاتا ہوں میں خلق کو اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف عَلٰى بَصِيْرَةٍ ظاہری بینائی اور کھلی ہوئی دلیل پر اَنَا یہ تاکید ہو اُس ضمیر کی جو اَدْعُوْٓا میں پوشیدہ ہو وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ اور بلاتا ہو خدا کی طرف وہ بھی جس نے پیروی کی میری وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ اور پاک ہو خدا اُس شرک سے جو تم اُسکے واسطے ثابت کرتے ہو وَمَآ اَنَا اور نہیں ہوں میں مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ مشرکوں میں سے امام زاہدی نے لکھا ہو کہ کافروں نے کہا خدا اُسکے واسطے فرشتے موجود ہیں آدمی کو رسول کر کے وہ کیوں بھیجتا اگر چاہتا تو فرشتوں کو رسول کرتا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہیں بھیجا ہم نے مِنْ قَبْلِكَ تجھ سے پہلے رسول کر کے اِلَّا رِجَالًا مگر مردوں کو کہ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ یُوْحٰی پڑھا ہو واحد غائب مجہول کا صیغہ یعنی وحی بھیجی گئی اُنکی طرف اور حفص نے نُوْحِیْ جمع متکلم معروف کا صیغہ پڑھا ہو یعنی وحی بھیجی ہم نے اُنکی طرف کہ وہ مرد مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى شہر اور دیہات کے لوگوں میں سے تھے وسیط میں امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہو کہ حقتعالیٰ نے جنگل کے آدمیوں اور جن اور عورتوں میں سے ہرگز کوئی رسول خلق پر نہیں بھیجا اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا پھر کیا سیر نہیں کرتے کافر فِي الْاَرْضِ شام اور یمن کی زمین میں اور عاد اور ثمود کے دیار میں گذر نہیں کرتے یعنی چاہیئے کہ سیر اور گذر کریں فَيَنْظُرُوْا پھر دیکھیں نظر عبرت سے كَيْفَ كَانَ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ انجام کار اُن لوگوں کا جو انکار اور تکذیب کرنے والے تھے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اُن سے تو یہ کافر اُنکے حال سے نصیحت اور عبرت لیکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کی تکذیب سے پرہیز کریں اور ڈریں وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ آخرت یعنی جنت اور اسکی نعمت خَيْرٌ بہتر ہو دنیا گذر جانے والی کی لذت سے لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا واسطے اُن لوگوں کے جنھوں نے شرک اور نافرمانی سے پرہیز کیا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ کیا نہیں سمجھتے ہو تم اور نہیں غور و فکر کرتے ہو تاکہ جان لو کہ عاقبت کی باقی رہنے والی لذتیں بہتر ہیں بیت

چہ نسبت جاہ سفلی را بنزہت گاہ روحانی ۔ چہ ماند گلخن تیرہ بہ گلشنہائے سلطانی

تو چاہیے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھارے زمانے کے معاند اپنی زندگی کی مدت اور دولت پر مغرور نہوں اس واسطے کہ اگلی امتوں کو ہم نے مہلت دی حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ یہانتک کہ نا اُمید ہو گئے اُنکے ایمان لانے سے رسول وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اور گمان کیا رسولوں نے

وقف النبی علیہ السلام

اس بات کا کہ وہ قَدْ كُذِبُوْا تحقیق کہ جھوٹ بولے گئے یعنی کافروں نے اُن سے ایمان لانے کا جھوٹا وعدہ کیا تھا یا کافروں نے گمان کیا کہ رسول اُن سے جھوٹ بولتے ہیں وعدے وعید میں تو جَآءَهُمْ نَصْرُنَا آئی پیغمبروں کے پاس مدد ہماری یعنی اُنکی قوم کے کافروں پر عذاب نازل ہوا فَنُجِّيَ پھر نجات دیا گیا وہ مَنْ نَّشَآءُ جسے ہم نے چاہا یعنی پیغمبر اور اُنکی پیروی کرنے والے وَلَا يُرَدُّ اور نہیں پھیرا جاتا بَاْسُنَا عذاب ہمارا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ گروہ کافروں سے جب اُنپر نازل ہوتا ہو لَقَدْ كَانَ البتہ ضرور رہی فِيْ قَصَصِهِمْ انبیا علیہم السلام اور اُنکی امتوں کے قصوں میں یا یوسف علیہ السلام اور اُنکے بھائیوں کے قصے میں عِبْرَةٌ عبرت اور نصیحت لِّاُولِي الْاَلْبَابِ عقل والوں کے واسطے جنکی عقل خالص ہو سلمی رحمۃ اللہ تعالےٰ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ عقل والوں سے صاحب اسرار لوگ مراد ہیں تو ان قصوں سے اسرار والوں کو عبرت ہوتی ہو اور کلام کے حقائق اُنکے آئینۂ دل بے غل میں صورت دکھاتے ہیں **بیت**

دلے دریا بد اسرار معانی　　　　کہ روشن شد بہ نور جاودانی

مَا كَانَ نہیں ہو قرآن حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى بات افترا کی ہوئی وَلٰكِنْ اور مگر ہو تَصْدِيْقَ الَّذِيْ تصدیق اُس چیز کی جو تھی بَيْنَ يَدَيْهِ آگے اُسکے کتب الٰہی میں سے یعنی قرآن شریف اُن کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور اُنکے موافق ہے صحت اور راستی میں وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ اور بیان سب چیزوں کا ہو جنکی دین و دنیا میں احتیاج ہوتی ہو وَهُدًى اور راہ دکھانے والا ہو راہ چلنے والوں کو وَّرَحْمَةً اور رحمت ہو لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ واسطے اُس گروہ کے جو ایمان لاتے ہیں خدا کی توحید اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا

ع ۱۲

رکوعاتها ۶ — آیاتها ۴۳ — کلماتها ۸۶۳ — حروفها ۳۶۱۴

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ رعد مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہو	اور وہ تینتالیس ۴۳ آیتیں ہیں

الٓمّٓرٰ حروف مقطعہ اُن کلمات سے مختصر ہیں جو صفات الٰہی پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ الٓمّٓرٰ کے معنی میں کہا ہو کہ الف اُسکی آلا کا ہو اور لام اُسکے لطف کا اور میم اُسکے ملک کی اور رے اُسکی رافت کی اور ایک قول یہ ہو کہ اُنمیں سے بعض حروف اسماے الٰہی پر دلالت کرتے ہیں اور بعضے افعال پر چنانچہ الٓمّٓرٰ میں انا اللہ اعلم وارٰی کے معنی ہیں تِلْكَ یہ آیتیں اٰيٰتُ الْكِتٰبِ آیتیں قرآن کی ہیں وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اور وہ چیز جو اُتاری گئی ہو اِلَيْكَ تیری طرف مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب سے الْحَقُّ صحیح اور درست ہو اُسے مضبوط پکڑ اور اسپر عمل کر وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ مکے کے لَا يُؤْمِنُوْنَ نہیں ایمان لائے اُسکے معنی میں غور اور فکر نہ کرنے کے سبب سے اَللّٰهُ اللہ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ وہ ہو جس نے بلند کیے آسمان یعنی پیدا کیے اور اوپر اٹھا دیے بِغَيْرِ عَمَدٍ بغیر ستون کے کہ اسپر آسمان قائم ہوں تَرَوْنَهَا دیکھتے ہو تم اُن آسمانوں کو اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ اُٹھائے ہیں آسمان بے ستون تمھارے دیکھنے میں تو اس سے لازم آتا ہو کہ ستون ہیں مگر دکھائی نہیں دیتے اور وہ ستون اُسکی قدرت ہو کہ آسمان اُسکے سبب سے بلند ہیں فوائد السلوک میں لکھا ہو کہ حضرت باری تعالیٰ نے آسمانوں کی بلند چھتیں بے ایسے ستونوں کے بلند کر رکھی ہیں جن ستونوں کو دیکھ سکیں یعنی آسمانوں کی چھت کا ستون ہو مگر پوشیدہ اور وہ ستون عدالت ہو سکتی ہو کہ بِالْعَدْلِ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ یعنی آسمان اور زمین عدل کے سبب قائم ہیں **نظم**

آسمان و زمیں ز عدل بپاست　　　　حق ز شاہاں بغیر عدل نخواست

گر نباشد ستون خیمہ بجائے　　　　کے بود خیمہ بے ستون برپاے

ثُمَّ اسْتَوٰى پھر قصد کیا عَلَى الْعَرْشِ عرش پیدا کرنے کا یا قرار پکڑا اسپر قدرت اور حکم جاری کرنے کے ساتھ یا عرش ملک ہوا اور حق تعالیٰ نے

اُسکا قصد کیا حفاظت اور تدبیر کے ساتھ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط اور مسخر کیا آفتاب ماہتاب کو بندوں کی مصلحتوں کے واسطے اُس چیز کے ساتھ جو اُس نے چاہی حرکتوں میں سے ایک حد معین تک کُلٌّ ہر ایک اُنمیں سے یَّجْرِیْ جاری ہی یعنی حرکت میں ہی لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ط وقت نام رکھے گئے تک یعنی ایک مدت معین تک کہ اپنی گردش پوری کرے یا حرکت میں ہی اُس زمانے تک کہ حرکت منقطع ہوجاے یعنی قیام قیامت تک یُدَبِّرُ الْاَمْرَ تدبیر کرتا ہی حق تعالیٰ اپنے ملکوت کے کام کی موجود کرنے معدوم کرنے ذلت دینے عزت دینے جلانے مار ڈالنے سے یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ بیان کرتا ہی آیتیں قرآن کی یعنی امر و نہی مفصل بیان فرماتا ہی یا اپنی قدرت کی دلیلیں ایک کے بعد ایک پیدا کرتا ہی لَعَلَّکُمْ شاید کہ تم بِلِقَآءِ رَبِّکُمْ اپنے رب کے دیدار کے ساتھ یعنی جو جزا قیامت کے دن حقتعالیٰ دیگا وہ جزا پانے کا تُوْقِنُوْنَ ۝ یقین کرو اور جان لو کہ جو ان چیزوں کے پیدا کرنے پر قادر ہی وہ دوبارہ پیدا اور زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہی وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ اور وہ جس نے کھینچا زمین کو پانی پر یعنی زمین لمبی چوڑی پھیلا دی تاکہ حیوانات کے پھرنے کی جگہ ہو وَجَعَلَ فِیْهَا اور پیدا کیے اسمیں رَوَاسِیَ پہاڑ مضبوط جمے ہوے تاکہ زمین کی میخ ہو جائیں وَاَنْهٰرًا ط اور پیدا کیں زمین مین پانی کی نہریں جاری وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اور سب میووں میں سے جَعَلَ فِیْهَا پیدا کیے زمین مین زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ دو قسم کے مثلاً سرخ زرد اور سیاہ سفید اور چھوٹے بڑے اور کھٹے میٹھے اور گرم سرد اور جنگل کے اور باغ کے اور خشک تر اور اسکے مثل اثنین کی لفظ زوجین کا تاکید ہی جیسا اپنے کلام میں عرب کا داب ہی یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ط ڈھنک دیتا ہی اور کھینچ لیتا ہی رات کو دن پر یہانتک کہ ہوا جو روشن تھی تاریک ہو جاتی ہی اور اسی میں سے دن کو رات پر ڈھنک دینا اور کھینچ لینا دریافت ہو سکتا ہی کہ ہوا تیرگی کے بعد روشن ہو جاتی ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق کہ قدرت کی ان نشانیوں اور آثار میں لَاٰیٰتٍ البتہ کھلی ہوئی نشانیاں ہیں لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ واسطے اُس گروہ کے جو غور اور فکر کرتے ہیں اُن نشانیوں میں اور جانتے ہیں کہ ان چیزوں کا ہونا اور ان ہر ایک کی تخصیص ایک چیز کے ساتھ صانع حکیم کے ہونے پر دلیل ہی وَفِی الْاَرْضِ اور زمین میں قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ ٹکڑے ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوے یہ نیرنگی قدرت کی دلیلوں میں سے ہی کہ زمین کے ٹکڑے جو ایک دوسرے سے ملے ہوے ہیں انمیں سے بعضے قابل زراعت ہیں اور بعضے ناقابل اور کسی قدر ریگستان ہی کسی قدر کوہستان ہی وَّجَنّٰتٌ اور زمین میں باغ ہیں مِّنْ اَعْنَابٍ انگور کے وَّزَرْعٌ اور کھیت ہیں وَّنَخِیْلٌ اور خرمے کے درخت ہیں صِنْوَانٌ کئی شاخیں ایک جڑ سے اُگی ہیں وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ اور ایسے درخت نہیں بھی ہیں بلکہ متفرق جڑوں کے ہیں یعنی ہر ایک شاخ ایک جڑ سے اُگی ہوئی ہی یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ قف پانی دیے جاتے ہیں یہ درخت اور کھیت ایک ہی پانی سے وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا اور بزرگی دیتے ہیں بعضے کو اُنہیں سے عَلٰی بَعْضٍ بعض پر فِی الْاُكُلِ ط میووں میں صورت رنگ بو مزے کے لحاظ سے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک اس چیز میں جو ذکر کی گئی لَاٰیٰتٍ البتہ کھلی ہوئی دلالتیں ہیں لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ واسطے اُس قوم کے جو سمجھتے ہیں اور غور کرتے ہیں کہ درختوں پر میووں کا اختلاف باوصف اس بات کے کہ سب میوے ایک پانی سے پرورش پاتے ہیں نہیں ہو سکتا ہی مگر قادر مختار کے ارادے سے اور تبیان میں لکھا ہی کہ یہ مثال بنی آدم کی ہی رنگ شکلیں ہیئتیں آوازیں اخلاق طبیعتیں مختلف ہونے میں باوصف اسکے کہ سبھوں کے ماں باپ ایک ہی ہیں اور مدارک میں لکھا ہی کہ یہ دلوں کے اختلاف کی مثال ہی آثار انوار اسرار میں ہر دل کی ایک صفت ہی اور ہر صفت کا ایک نتیجہ ہوتا ہی کوئی دل تو منکر اور متکبر ہوتا ہی کہ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ اور پھر کوئی دل حق تعالیٰ کے ذکر سے آرام پاے ہوتا ہی کہ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ مصرع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛ وَاِنْ تَعْجَبْ اور اگر عجب کرتے ہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دلائل وحدت کے ساتھ کافروں کے نہ ایمان لانے سے فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ پھر عجب ہی بات اُن کی یعنی اُنکی بات

سے متعجب ہونے کا محل ہو کہ وہ کہتے ہیں ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا یعنی جسوقت ہم ہونگے خاک یعنی مرنے کے بعد جب ہم خاک ہو گئے ہونگے ءَاِنَّا
کیا ہم لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ہونگے نئی پیدائش میں یعنی کیا خدا پھر ہمیں زندہ کریگا اور تعجب کی بات یہ ہو کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ زمین آسمان کا نام
نشان کچھ بھی نہ تھا حق تعالیٰ نے انھیں پیدا کیا اور کچھ فکر نہیں کرتے کہ جو کوئی پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہو وہ دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہوسکتا ہو شعر

آنکہ پیدا ساختن کارش بود زندگی دادن چہ دشوارش بود

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ کفر کیا اپنے رب کے ساتھ اس بات کا ایمان نہ لاکر کہ وہ حشر نشر
پر قادر ہو وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ اور وہ گروہ ہیں کہ طوق فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اُنکی گردنوں میں ہیں یعنی گمراہی کے طوق اُنکی گردنوں میں پڑے
ہیں اور وہ گمراہی میں قید ہیں اور یہ اُمید نہیں کہ وہ اس قید سے چھوٹیں گے یا قیامت کے دن آگ کے طوق اُنکی گردنوں میں پہنائیں گے اور دوزخ
میں کافروں کی یہی علامت ہوگی وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ اَصْحٰبُ النَّارِ رہنے والے ہیں دوزخ کے هُمْ فِيْهَا وہ دوزخ
میں خٰلِدُوْنَ ہمیشہ رہنے والے ہیں لکھا ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کافروں کو عذاب کی وعید کی اور ڈرایا دھمکایا تو نضر
ابن حارث اور اسکے ایسے لوگوں نے ہنسی کے طور پر عذاب کی جلدی کی تو حق تعالیٰ فرماتا ہو وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ اور جلدی مانگتے ہیں تجھ سے
بِالسَّيِّئَةِ عذاب جو خدا نے اُنکے واسطے مقرر کیا ہو قَبْلَ الْحَسَنَةِ عاقبت کے قبل حق تعالیٰ نے ہلاک کر دینے کا عذاب اِس جہت سے
روک رکھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرنے والوں پر عذاب کرنے میں تاخیر کی اور قیامت کے دن پر اُنکا عذاب موقوف رکھا اور یہ تاخیر
حسنہ ہو اور ہلاک کر دینا سیئہ ہو اور کافر عذاب ہلاکت کی جلدی کرتے تھے تاخیر کے سبب سے انپر جو احسان رکھی ہو اُسکے قبل عذاب چاہتے تھے
اور اُن سے عجب ہو کہ وہ عذاب مانگتے ہیں وَقَدْ خَلَتْ حال آنکہ گذر چکی ہین مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ پہلے اُن سے عقوبتیں تکذیب کرنے
والوں پر جیسے زمین میں دھنس جانا صورتیں بدل جانا زلزلہ آنا اور وہ ان عقوبتوں کا حال جانتے ہیں پھر اُن سے عبرت کیوں نہیں لیتے اور اپنے واسطے اسکے
مثل عذاب کیوں مانگتے ہیں وَاِنَّ رَبَّكَ اور تحقیق رب تیرا لَذُوْ مَغْفِرَةٍ البتہ صاحب بخشش کا ہو لِّلنَّاسِ واسطے لوگوں کے یعنی اگر
کافر ایمان لائیں اور تصدیق کریں تو خدا اُنھیں نہ بخشدے عَلٰى ظُلْمِهِمْ باوجود اُس ظلم کے جو اُنھوں نے کر رکھا ہو یعنی کفر اسواسطے کہ
ایمان اُن گناہوں کو کھو دیتا ہو جو کفر کی حالت میں سرزد ہوے وَاِنَّ رَبَّكَ اور تحقیق کہ تیرا رب لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ البتہ سخت عذاب
کرنے والا ہو کافروں پر اگر وہ کفر اور تکذیب پر اڑے رہیں اور بعضوں نے کہا ہو کہ مسلمانوں پر صاحب مغفرت ہو توبہ اور استغفار کے سبب سے اور کافروں
پر سخت عذاب کرنیوالا ہو انکار اور استکبار کی وجہ سے محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ اس آیت میں خوف و رجا کی تمہید ہو فرماتا ہو کہ خدا بخشنے والا ہو تاکہ اُسکی
رحمت سے بندے ناامید نہو جائیں اور عذاب کرنیوالا ہو تاکہ اسکی ہیبت سے بے خوف نہ رہیں اور حدیث شریف میں وارد ہو کہ اگر خدا کی بخشش نہوتی
تو کسی کا عیش کچھ بھی نہ گوارا ہوتا اور اگر حق تعالیٰ کی وعید نہ ہوتی تو سب بخشش پر بھروسا کر کے عمل سے باز رہتے۔ بیت

زحق می ترس تا غافل نہ گردی مشو نومید تا بددل نہ گردی

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوے کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیوں نہیں بھیجی جاتی عَلَيْهِ محمد پر اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
نشانی اُسکے رب کے پاس سے یعنی وہ معجزہ جو ہم طلب کرتے ہیں جیسے حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُردے زندہ کرنا حق تعالیٰ
فرماتا ہو کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ سوا اسکے نہیں کہ تو ڈرانے والا ہو یعنی ڈرانے کے واسطے تم بھیجے گئے ہو
تم پر یہی پہونچا دینا ہو بس تمھیں نشانیاں ظاہر ہونے میں کیا اختیار ہو وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور ہر گروہ کے واسطے راہ دکھانے والا ہو یعنی ع

ایسا پیغمبر جو خاص کیا گیا ہو ایک ایسے معجزے کے ساتھ جو اُس چیز کی صورت پر ہو جو چیز اُنکی قوم پر غالب ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادو کا غلبہ تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں طب کی کثرت تھی تو موسےٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے معجزے جو تم مانگتے ہو وہ تو اُن ہی کے زمانے کے ساتھ خاص تھے اور چونکہ تم میں فصاحت اور بلاغت بہت ہو تو میرا بہت قوی معجزہ قرآن ہو تم اُسکے مثل کوئی سورت لاؤ اَللّٰہُ یَعْلَمُ اللہ جانتا ہو مَا تَحْمِلُ جو اٹھاتی ہو کُلُّ اُنْثٰی ہر عورت لڑکا یا لڑکی کالا یا گورا اچھا یا بُرا لمبا یا ٹھگنا اور اُسکے سوا وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ اور جانتا ہو جو کچھ گھٹاتے ہیں رحم یعنی حق تعالےٰ گھٹاتا ہو رحم میں لڑکے میں سے کہ پورا نہیں پیدا ہوتا وَمَا تَزْدَادُ ط اور جو کچھ بڑھا دیتا ہو یعنی لڑکے کے جننے میں خدا اعضا زیادہ کر دیتا ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ کمی زیادتی سے لڑکوں کی گنتی مراد ہو اس واسطے کہ رحم میں ایک سے چار لڑکے تک ہوتے ہیں امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت درجہ ایکبار میں چار لڑکے ہیں اور نوادر میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہو کہ یمن میں ایک عورت پانچ بار لڑکے جنی تھی اور ہر بار پانچ پانچ لڑکے اللہ بڑا قادر ہو جو چاہتا ہو کرتا ہو یا اس سے مدت حمل مراد ہو اور وہ کم سے کم بالاتفاق چھ مہینے ہیں اور زیادہ سے زیادہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک دو برس ہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک چار سال اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پانچ برس وَکُلُّ شَیْءٍ اور ہر چیز عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ اُسکے پاس اندازے کے ساتھ ہو کہ اس سے کم زیادہ نہیں ہو سکتی عٰلِمُ الْغَیْبِ وہ ہو جاننے والا اس چیز کا جو حواس سے پوشیدہ ہو وَالشَّہَادَۃِ اور آشکارا کا یعنی جو چیز حواس پر ظاہر ہو الْکَبِیْرُ بڑا ہو الْمُتَعَالِ برتر ہو سب سے سَوَآءٌ مِّنْکُمْ برابر ہو تم میں سے اُس کے علم کے سامنے مَنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وہ شخص جو چھپائے کوئی بات اپنے جی میں وَمَنْ جَہَرَ بِہٖ اور وہ شخص جو ظاہر کر دے بات دوسرے پر وَمَنْ ہُوَ مُسْتَخْفٍ اور جو شخص کہ چھپانا چاہتا ہو اور چھپاتا ہو اپنا کام بِالَّیْلِ رات کو وَسَارِبٌ بِالنَّہَارِ اور جو کوئی ظاہر اور آشکارا کرتا ہو اپنا کام دن کو یعنی مطلقاً کوئی قول فعل پوشیدہ ظاہر اُس سے چھپا نہیں ہو لَہٗ واسطے خدا کے مُعَقِّبٰتٌ ملائکہ پے در پے ہیں یا اس شخص کے واسطے جو چھپاتا اور ظاہر کرتا ہو اپنا قول فعل فرشتے ہیں اُسکے اقوال اور افعال کے درپے دن رات مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ اُسکے سامنے سے وَمِنْ خَلْفِہٖ اور اسکے پیچھے سے یَحْفَظُوْنَہٗ حفاظت کرتے ہیں مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ ط حکم الٰہی سے اور جو کچھ اُس سے صادر ہوتا ہو اُسے لکھ لیتے ہیں اور ان فرشتوں کو بَرَرَہ اور کِرَامًا کاتبین کہتے ہیں تبیان میں لکھا ہو کہ وہ دس فرشتے ہیں دن کے اور دس رات کے اور صحیح اور مشہور یہ ہو کہ دو فرشتے دن کے ہیں دو رات کے اور کہتے ہیں کہ حق تعالےٰ نے فرشتے پیدا کیے ہیں کہ ضرر اور بُرائی کی باتوں سے اُسکے بندوں کی حفاظت کریں زاد المسیر میں کعب الاحبار رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل ہو کہ اگر حق تعالےٰ آدمیوں پر فرشتے نہ مقرر فرماتا تو زمین پر سے آدمیوں کو جن ضرور اڑا لیجاتے اور بعضے کہتے ہیں یحفظونہ کی ضمیر جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰت کی طرف پھرتی ہو یعنی خدا کے فرشتے دشمنوں کے ضرر سے آپ کی حفاظت کرتے ہیں چنانچہ عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ کے شر سے آپ کو بچایا اور عنقریب انکا قصہ ذکر کیا جائے گا انشاء اللہ تعالےٰ اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ لَا یُغَیِّرُ نہیں بدلتا مَا بِقَوْمٍ اُس چیز کو جو کسی قوم کے ساتھ ہو عافیت اور نعمت حَتّٰی یُغَیِّرُوْا جبتک اُس قوم کے لوگ بدلیں مَا بِاَنْفُسِہِمْ ط وہ چیز جو اُنکے جیوں میں ہو یعنی اچھے حالات بُرے احوال سے بدلیں سلمی کہتے ہیں کہ بدلیں اپنی زبان اُسکے ذکر سے اور بدل دیں اپنے دل اسکے بھید اور فکر سے جبتک دل کو اُسکے ساتھ سیدھا رکھتے ہیں اور غفلت نہیں کرتے تو اُنکے ساتھ فیض کے آثار برابر رہتے ہیں شعر

گرت ہواست کہ دلدار نگسلد پیماں
نگاہدار سر رشتہ تا نگہدارد

وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰہُ اور جب چاہتا ہو خدا بِقَوْمٍ سُوْٓءًا کسی گروہ کے ساتھ عذاب عقوبت ہلاکت فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ج تو نہیں رد کیا جاتا وہ یعنی اُسے کوئی نہیں رد کرسکتا اپنے سے نہ دوسرے سے وَمَا لَهُمْ اور نہیں ہو اُن لوگوں کے واسطے مِّنْ دُوْنِهٖ سوا خدا کے مِنْ وَّالٍ ○ کوئی کہ اُنکے کام بنانے والا ہو عذاب دفع کرنے میں یا اُنکی مدد کرے هُوَ الَّذِیْ وہ ہو جو یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ دکھاتا ہو تمھیں بجلی اور وہ ایک چمک ہو جھٹ پٹ زائل ہو جانے والی کہ بدلی سے ظاہر ہوتی ہو اور وہ مینھ برسنے کی نشانی ہو تو حق تمھیں بجلی دکھاتا ہو خَوْفًا ڈر کے واسطے مسافر کو اور اُسے جسے مینھ ضرر کرے وَّطَمَعًا اور طمع کے واسطے مقیم کو اور اُن لوگوں کو جنھیں مینھ کی حاجت ہو وَّیُنْشِئُ اور اُٹھاتا ہو ہوا میں السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ بادلوں کو جو پانی سے بھرے ہو رہے ہیں وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ اور تسبیح کہتا ہو رعد بِحَمْدِهٖ ملی ہوئی اُسکی حمد کے ساتھ تسبیح کو تحمید کے ساتھ ملاتا ہو اور رعد ایک فرشتہ ہو ابر پر مقرر کہ بادل کو چلاتا ہو اور بجلی اسکا کوڑا ہو اور حقائق سلمی میں لکھا ہو کہ رعد فرشتوں کی آواز ہو اور برق اُنکی آہ پر سوز اور مینھ اُنکا رونا ہو وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور تسبیح کرتے ہیں سب فرشتے یا وہ جو رعد کے مددگار ہیں مِنْ خِیْفَتِهٖ ج خوف خدا سے وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ اور بھیجتا ہو گرنے والی بجلیاں ابر سے فَیُصِیْبُ بِهَا پھر پہونچاتا ہو اُسے مَنْ یَّشَآءُ جسکو چاہتا ہو کہ اُسکے سبب سے ہلاک کرے جیسے اربد بن ربیعہ کو لکھا ہو کہ ہجرت کے نویں برس عامر طفیل یا اربد بن ربیعہ نے اربد بن قیس سے یہ بات کہی کہ ہم محمدؐ کو دیکھنے جاتے ہیں جب انھیں باتوں میں لگائیں تو تم اُنکے پیچھے سے آکر اُنکی گردن پر تلوار مارنا جب وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آئے تو عامر بن طفیل نے حضرت کو باتوں میں مشغول کیا اور بڑی گفتگو کے بعد بولا کہ اے محمدؐ اب تو ہم جاتے ہیں اور بڑا لشکر جرّار پیادہ سوار تجھ پر لاتے ہیں یہ کہکر اربد کے ساتھ باہر نکلا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ اكْفِهِمَا بِمَا شِئْتَ پھر عامر نے اربد سے کہا وہ سب تجویز کیا ہوئی اور تو نے تلوار کیوں نہ ماری اُس نے جواب دیا کہ میں جب تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو تو اُنکے اور میرے درمیان میں حائل ہو جاتا تھا غرضکہ جب مدینے سے وہ دونوں کافر باہر نکلے تو بجلی گری اور اربد کو جلا دیا اور عامر بھی اسی راہ میں بُرے حال سے مرگیا اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالی میں حاضر ہو کر بولا کہ اے ابو القاسم ہمیں بتا تو کہ تیرا خدا کس چیز کا ہو موتی کا ہو یا زمرد کا یا یاقوت کا یا سونے کا فوراً غضب الٰہی کے ابر سے بجلی گری اور اُس یہودی کو جلا دیا اور حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ کافروں میں سے جس پر خدا چاہتا ہو بجلی گراتا ہو وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ اور وہ جھگڑتے ہیں فِی اللّٰهِ ج خدا کی شان میں کہ وہ کس چیز کا ہو یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ حق تعالےٰ کا وصف کرتے ہیں کہ وہ علم والا صاحب قدرت اکیلا معبود برحق ہو کافر اُسکی تکذیب کرتے ہیں یہ اُنکا جھگڑا ہو وَهُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ ؕ اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہو جھگڑا کرنے والوں پر لَهٗ خدا کے واسطے ہو دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ پکارنا حق کی طرف کہ وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہو یا اُسی کو سزاوار ہو کہ اپنی عبادت کی طرف پکارے یا اسی کے واسطے ہو دعا قبول کی ہوئی یعنی جب اُسے پکارتے ہیں تو وہ قبول کرتا ہو وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ اور وہ لوگ جو پکارتے ہیں مِنْ دُوْنِهٖ سوا اسکے یعنی بتوں کو جو مشرک پکارتے ہیں لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ وہ نہیں جواب دیتے اور نہیں قبول کرتے ہیں اُن کے واسطے بِشَیْءٍ کوئی چیز اُن کی مُرادوں میں سے اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ مگر جیسے اُسکو جواب دینا جس نے پھیلا دیے ہوں اپنے دونوں ہاتھ اِلَی الْمَآءِ پانی کی طرف یعنی جیسے کوئی پیاسا کنویں پر آئے اور اُس کے پاس ڈول رسّی نہو اپنے دونوں ہاتھ کنویں کی طرف پھیلا دے اور رو کر پانی کو پکارے لِیَبْلُغَ فَاهُ تاکہ پہونچ جائے اُسکے منھ میں وَمَا هُوَ اور نہیں ہو پانی بِبَالِغِهٖ ؕ پہونچنے والا اُسکے منھ میں اس واسطے کہ پانی بےحس ہو پکارنے والے کو جانتا ہی نہیں اور یہ قدرت اُس میں نہیں کہ اُس پکارنے والے کی پکار کا جواب دے اور قبول کرے اور اپنی طبیعت کے خلاف مرکز سے محیط کی طرف حرکت

له اے اللہ کفایت کر تو انھیں ساتھ جس چیز کے کہ چاہے تو ۱۲

کرہی نہیں سکتا تو بتوں کا بھی اپنے پکارنے والوں کے ساتھ یہی حال ہو وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اور نہیں ہو پکار کافروں کی بتوں کو اِلَّا فِيْ
ضَلٰلٍ مگر گمراہی اور بطلان اور ناامیدی اور ضائع ہونے میں وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ اور اللہ کے واسطے سجدہ کرتا ہو مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
جو کوئی ہو آسمانوں میں وَالْاَرْضِ اور جو کوئی ہو زمین میں طَوْعًا فرمانبرداری کی وجہ سے اس سے مسلمان مراد ہیں کہ راحت اور مصیبت میں فرمانبردار
ہیں اور سجدہ کرتے ہیں وَّكَرْهًا اور کراہت اور بیدلی کی رو سے اس سے کافر مراد ہیں کہ شدت اور مصیبت کے وقت بضرورت سجدہ کرتے ہیں
وَّظِلٰلُهُمْ اور سجدہ کرتے ہیں سایے اہل زمین اور اہل آسمان کے خدا کو انکی تبعیت کے سبب سے جنکے سائے ہیں بِالْغُدُوِّ فجر کو مغرب کی طرف
وَالْاٰصَالِ ۩ اور شام کو مشرق کی جانب اس سے ہمیشہ سجدہ کرنا مراد ہو مگر ان دو وقتوں کا ذکر اس واسطے ہو کہ اس وقت سایوں کا پھیلنا خوب ظاہر سجدۃ
ہوتا ہو اور قرآنی سجدوں میں سے یہ دوسرا سجدہ ہو اور حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات کے ساتویں سفر میں جہاں قرآنی سجدوں کا ذکر کیا ہو اس سجدے
کو سجود انظلال اور سجود الانعام لکھا ہو اور فرمایا ہو کہ بندے کو یہ بات لازم ہو کہ اس خبر میں خدا کو سچا جان کر اسکو سجدہ کرے اور دوسرے سفر کے دسویں باب
میں لکھا ہو کہ اس آیت کے اسرار میں سے ایک یہ ہو کہ ہر حادث کے سایہ ہو اور وہ سایہ خدا کو سجدہ کرنے والا ہو اور ہر حال میں اسکی عبادت پر قائم ہو خواہ
وہ حادث مطیع ہو خواہ عاصی اگر وہ حادث اپنے سائے کے ساتھ اس سجدے میں موافق ہو تو دونوں ایک ہی ہیں اور اگر مخالف ہو تو اسکا سایہ اس عبادت
میں اسکا قائم مقام ہو اور حقیقت یہ ہو کہ طوع اور رغبت ان لوگوں کی صفت ہو کہ عنایت ازلی نے ایمان کا درخت انکے دل کی زمین میں لگایا ہو اور
دل میں نفرت اور کراہت کا ہونا ان لوگوں کی خاصیت ہو کہ قہر لم یزلی نے بے نصیبی کا بیج انکے دل کے کھیت میں جمایا ہو شعر

براں زخمی زند کاں بے نیاز یست براں مرہم نہد کایں دلنواز یست

قُلْ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کون ہو پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا یعنی کافروں سے پوچھو
کہ زمین آسمان کا خالق کون ہو پھر جواب دے ان سے قبل اور قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ ہو اسواسطے کہ انکے پاس بھی اسکے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں اور
جب انکا جواب یہی ہوگا تو انھیں الزام دے اور قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ کہہ کہ کیا تم ٹھہرا لیتے ہو مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ سوا اس سے معبود کہ ان معبودوں
کو دوست رکھتے ہو یعنی جب یہ جانتے ہو کہ زمین آسمان پیدا کرنے والا خدا ہو تو اس کے غیر کو کیوں پوجتے ہو اور کیوں دوست ٹھہراتے ہو اس واسطے
کہ وہ غیر لَا يَمْلِكُوْنَ نہیں سکت رکھتے ہیں اور مالک نہیں ہیں لِاَنْفُسِهِمْ اپنی ذاتوں کے واسطے نَفْعًا کچھ نفع کے وَّلَا ضَرًّا
اور نہ کچھ نقصان کے یعنی نہ تو اپنے واسطے نفع حاصل کرسکتے ہیں نہ اپنے سے ضرر رفع کرنے کی انھیں قدرت ہو تو اور کسی کو کیونکر فائدہ پہونچا سکینگے
اور کس طرح اس سے نقصان روک سکیں گے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى کہہ کہ کیا برابر ہوتا ہو اندھا کہ بت پرست ہے وَالْبَصِيْرُ ۵
آیت شامی
اور دیکھنے والا کہ خدا کی عبادت کرنے والا ہو اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ یا برابری کرتی ہیں تاریکیاں شرک اور انکار کی وَالنُّوْرُ ۵
آیت غیر کوفی
اور روشنی توحید اور معرفت پروردگار کی اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ کیا بنائے ہیں کافروں نے اللہ کے واسطے شُرَكَآءَ خَلَقُوْا شریک کہ پیدا کیا
انھوں نے كَخَلْقِهٖ مثل پیدا کرنے خدا کے فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ پھر متشابہ ہوگیا پیدا کیا ہوا عَلَيْهِمْ انپر یعنی انھوں نے نہ جانا کہ خدا
کا پیدا کیا ہوا کون ہو اور شریکوں کا پیدا کیا ہوا کون حاصل کلام یہ ہو کہ انھوں نے خدا کے واسطے ایسے شریک نہیں پیدا کیے ہیں جو خدا کے
مثل پیدا کرنے والے ہوں اور ان مشرکوں پر کام مشتبہ ہوا اور کہیں کہ جس طرح خدا پیدا کرتا ہو اسی طرح یہ بھی پیدا کرتے ہیں تو جس طرح حق تعالے
عبادت کا مستحق ہو اسی طرح یہ بھی مستحق ہیں قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ پیدا کرنے والا سب چیزوں کا ہو اور پیدا کرتے ہیں
وہ کوئی شریک نہیں رکھتا کہ عبادت میں بھی وہ خدا کا شریک ہو وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ اور وہ ایک ہو الوہیت میں غالب سب چیزوں پر

اَنْزَلَ نازل کیا مِنَ السَّمَآءِ ابر سے یا آسمان کی جانب سے مَآءً پانی فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ پھر بہے نالے اُس پانی سے بِقَدَرِهَا اپنے اندازے پر یعنی ہر نالے نے اپنی مقدار پر چھٹائی بڑائی تنگی کشادگی کے ساتھ پانی لے لیا یا اُس اندازے پر جو خدا نے مقرر کر دیا ہو کہ وہ نفع پہونچائے نقصان نہ کرے فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ پھر اُٹھایا اس بہتے پانی نے زَبَدًا رَّابِيًا ؕ پھین اونچا یعنی پانی اپنے اوپر پھین لایا وَمِمَّا يُوقِدُونَ بکر نے مخاطب کا صیغہ پڑھا ہی تُوقِدُونَ یعنی اور بعض اُس چیز میں سے کہ گھریوں میں رکھ کر دھونکتے ہو اور حفص نے غائب کا صیغہ يُوقِدُونَ پڑھا ہی یعنی لوگ دھونکتے ہیں عَلَيْهِ فِي النَّارِ اُسپر آگ یعنی گھلاتے ہیں دھاتوں میں سے جیسے سونا چاندی تانبا لوہا ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ واسطے خواہش زیور کے اَوْ مَتَاعٍ یا لڑائی اور کھیتی کے اسباب اور آلات کے واسطے زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ پھین ہو ویسا ہی جیسا پانی پر ہو كَذٰلِكَ جس طرح کہ مذکور ہوا اسی طرح يَضْرِبُ اللّٰهُ مثال دیتا ہو اللہ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ حق اور باطل کو حق تعالےٰ حق بات کو فائدے اور ثبات میں اس پانی کے ساتھ تشبیہ دیتا ہو جو خلق کی منفعتوں کے واسطے آسمان سے برستا ہو اور فلزات کے ساتھ بھی تمثیل دیتا ہو کہ وہ زیور اور مختلف اسباب کے واسطے اُس کی حاجت ہوتی ہو اور کلام باطل کو فائدے کی کمی اور جلد زائل ہو جانے میں اُس پھین کے ساتھ مثال دیتا ہو جو پانی اور فلزات کے اوپر ہوتا ہو فَاَمَّا الزَّبَدُ مگر پھین پانی پر کا اور میل دھات کے اوپر کا فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ پھر جاتا رہتا ہو ناکارہ اور خراب وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ اور مگر وہ چیز جو نفع پہونچاتی ہو لوگوں کو جیسے صاف پانی یا سونا چاندی بے میل فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ بس رہ جاتا ہو زمین میں تا خلق اُس سے فائدہ اُٹھائے كَذٰلِكَ اسی طرح يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ بیان کرتا ہو اللہ مثالیں اس واسطے کہ لوگ اُس میں عقل لڑائیں اور غور و فکر کریں اور اس آیت سے علمائے تنزیل اور ارباب تاویل نے بہت لطیفے نکالے ہیں بعضے اس بات پر ہیں کہ اس پانی سے قرآن پاک مراد ہو کہ اہل ایمان کے دلوں کی زندگی ہو اور اس پانی کے نالے مسلمانوں کے دل ہیں کہ اپنی اپنی استعداد اور قابلیت کے موافق اس سے فیض لیتے ہیں اور پھین نفس کے خطرے اور شیطان کے وسوسے ہیں اور جو کوئی شخص اس آیت کے بعض حقائق اور دقائق پر آگاہ ہونے کا ارادہ کرے تو ممکن ہو کہ اسی مقام پر جواہر التفسیر کے مطالعے سے وہ لطائف دریافت کرے لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا واسطے اُن لوگوں کے جنھوں نے قبول کیا لِرَبِّهِمُ حکم اپنے رب کا الْحُسْنٰى ؕ بدلا نیک ہو یا حسنےٰ سے جنت مراد ہو وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ اور جن لوگوں نے نہ قبول کیا حکم الٰہی لَوْ اَنَّ لَهُمْ اگر ہو اُنکے واسطے مَا فِي الْاَرْضِ جو چیز زمین میں ہو جَمِيْعًا سب نقد جنس اسباب زمین وَمِثْلَهٗ اور مثل ان سب کے اور بھی مَعَهٗ اسکے ساتھ ہو اور لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ البتہ بدلا دیں اُن سب کو تاکہ عذاب سے چھوٹیں تو بھی اُولٰٓئِكَ وہ گروہ لَهُمْ واسطے اُنکے سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ برائی حساب کی ہو یعنی حساب کی سختی کہ اُنکی نیکیاں نہ قبول ہونگی اور برائیاں نہ بخشی جائینگی وَمَاْوٰىهُمْ اور اُنکے رہنے کی جگہ جَهَنَّمُ ؕ دوزخ ہو وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۠ اور بری جگہ ہو دوزخ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ کیا پھر وہ شخص جو جانتا ہو اَنَّمَآ اُنْزِلَ یہ کہ جو چیز اُتاری گئی ہو اِلَيْكَ تیری طرف مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے الْحَقُّ صحیح اور درست ہو یعنی حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ مثل اُس شخص کے ہو جو اندھا ہو دل سے اور قرآن سے انکار کرے یعنی ابو جہل لعنہ اللہ تعالیٰ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ سوا اسکے نہیں کہ نصیحت ماننے والے ہوتے ہیں قرآن کے سبب سے اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ صاحب عقلوں کے جو عقلیں صاف ہو گئی ہیں وہمی انکار اور جھگڑے سے الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ وہ لوگ جو وفا کرتے ہیں بِعَهْدِ اللّٰهِ عہد الٰہی جو انھوں نے روز میثاق میں باندھا ہو وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ اور نہیں توڑتے ہیں اُس عہد کو وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اُس چیز کو کہ حکم کیا ہو اللہ نے ساتھ اسکے اَنْ يُّوْصَلَ یہ کہ ملائی جائے

وقف النبی علیہ السلام

نصف ع ۲

وہ چیز یعنی رشتہ رشتہ داروں سے یا ایمان سب کتابوں اور رسولوں کے ساتھ انہیں بغیر فرق کیے ہوے وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ اور ڈرتے
ہیں اپنے رب کے عذاب سے وَيَخَافُونَ اور خوف کرتے ہیں سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ سختی سے روز حساب کے وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا اور
جن لوگوں نے صبر کیا نفس کی کروہ باتوں اور اسکی خواہشوں کی مخالفت پر یا جہاد پر ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی رضامندی چاہنے
کو وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی اُنھوں نے نماز جو فرض کی گئی ہو وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اُس چیز میں سے جو
روزی دی ہو ہم نے انھیں سِرًّا پوشیدہ وَّعَلَانِيَةً اور علانیہ وَّيَدْرَءُوْنَ اور دفع کردی اُنھوں نے بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ
نیکی کے سبب سے بُرائی یعنی بُرائی کے بدلے اُنھوں نے نیکی کی اور بعضوں نے کہا ہو کہ سفاہت کو علم کے ساتھ اُنھوں نے مقابلہ کیا اور فحش کو
سلام کے ساتھ اور منکر کو معروف کے ساتھ یا گناہ کو توبہ کرکے دفع کیا یا معصیت کو عبادت کرکے چنانچہ حدیث میں آیا ہو کہ بُرائی کے بعد
نیکی کر مٹا دیگی اُسے اور بعضے ارباب تحقیق نے فرمایا ہو کہ اُنپر جب ظلم ہوا تو انھوں نے عفو کردیا اور جن لوگوں نے اُنکو محروم رکھا
اُنھوں نے محروم رکھنے والوں کو محروم رکھنے کے برابر عطیہ دیا اور اگر کسی نے اُن سے رشتہ توڑا تو وہ اس سے ملے نظم

کم مباش از درخت سایہ فگن ہر کہ سنگت زند ثمر بخشش
از صدف یادگیر نکتۂ حلم ہر کہ زد بر سرش گہر بخشش

اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جنمیں یہ صفتیں ہیں لَهُمْ اُنکے واسطے ہو عُقْبَى الدَّارِ ۝ انجام نیک یعنی عمل کی جزا دنیا میں بھی اور عاقبت میں اور
وہ جزا کیا ہو جَنّٰتُ عَدْنٍ جنتیں ہیں پائدار کہ اُسمیں ہمیشہ رہینگے يَّدْخُلُوْنَهَا داخل ہونگے اُنمیں وہ لوگ وَمَنْ صَلَحَ اور داخل
ہوگا وہ شخص جو ایمان اور طاعت سے آراستہ ہوگا مِنْ اٰبَآئِهِمْ اُنکے باپوں میں سے وَاَزْوَاجِهِمْ اور اُنکی عورتوں میں سے وَذُرِّيّٰتِهِمْ
اور اُنکی اولاد میں سے وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ اور فرشتے داخل ہونگے عَلَيْهِمْ اُنپر مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ ہر دروازے
سے اُنکے مکانوں کے دروازوں میں سے عین المعانی میں لکھا ہو کہ دنیا کے رات دن کی مقدار میں فرشتے اُنکے پاس تین بار آئیں گے سَلٰمٌ
عَلَيْكُمْ خوشخبری ہو تمھیں ہمیشہ کی سلامتی کی یعنی ہمیشہ سلامت رہوگے بِمَا صَبَرْتُمْ بسبب اسکے جو صبر کیا تم نے اور قوت القلوب میں
لکھا ہو اسکے سبب سے کہ دنیا میں فقیری پر تم صابر تھے اور فقیری سب صفتوں سے زیادہ خدا کو دوست ہو اسواسطے کہ حدیث میں ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایسا کر کہ خدا کے پاس تو فقیر جا غنی نہ جا مصرع کانجا فقرا از ہمہ مقبول تر اند ؎ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝
پس خوب ہو پچھا اُس گھر کا جو انھوں نے پایا وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ اور جو لوگ توڑتے ہیں عَهْدَ اللّٰهِ عہد و پیمان خدا کا جو
انھوں نے کیا ہو مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ بعد اُسے مضبوط کرچکنے کے اقرار اور قبول کرکے وَيَقْطَعُوْنَ اور جو لوگ قطع کرتے ہیں
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ وہ چیز کہ خدا نے حکم فرمایا ہو اُسکے ساتھ اَنْ يُّوْصَلَ یہ کہ ملائیں یعنی رشتہ داری کا حق بجا لائیں
یا سب کتابوں اور رسولوں کا ایمان وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اور خرابی کرتے ہیں زمین میں کفر اور ظلم اور گناہ کے سبب سے یا فتنہ انگیزی
کرنے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ لَهُمُ اللَّعْنَةُ اُنکے واسطے دوری رحمت سے وَلَهُمْ اور اُنکے واسطے ہو سُوْٓءُ الدَّارِ ۝
بُرائی انجام کی دنیا اور آخرت میں اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ اللہ کشادہ کردیتا ہو روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جسکے واسطے چاہتا ہے
وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہو جسکے واسطے چاہتا ہو وَفَرِحُوْا اور خوش ہوے ہیں اہل مکہ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ساتھ زندگی دنیا کے
اور جو کچھ دنیا کی پونجی خدا نے انھیں دی ہو اسکے سبب سے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور نہیں ہو زندگی دنیا کی فِى الْاٰخِرَةِ آخرت کے

ع

مقابلہ میں اِلَّا مَتَاعٌ مگر فائدہ مندی تھوڑی سی یا اُن پونجیوں میں سے ایک اوچھی پونجی جو دوام اور بقا نہیں رکھتی جیسے گھر کا اسباب وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہتے ہیں وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے کہ لَوْلَا أُنْزِلَ کیوں نہیں نازل کی جاتی عَلَيْهِ محمدؐ پر اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ نشانی اسکے رب کے پاس سے اُس صورت پر جو ہم چاہتے ہیں قُلْ اِنَّ اللّٰهَ کہہ کہ بیشک اللہ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ گمراہ کرتا ہو جسے چاہتا ہو اُس سے وہ لوگ مراد ہیں جو معجزے ظاہر ہونے کے بعد اپنے خاطر خواہ معجزے چاہتے تھے یا اگر چاہے تو ہزار معجزے دکھانے کے بعد بھی گمراہ کردے وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ اور راہ دکھاتا ہو اپنی طرف بے معجزہ دکھائے مَنْ اَنَابَ اس شخص کو جو رجوع کرتا ہو اور وہ کون لوگ ہیں اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ ایمان لائے وَتَطْمَىِٕنُّ اور آرام پاتے ہیں قُلُوْبُهُمْ اُن کے دل بِذِكْرِ اللّٰهِ ساتھ ذکر الٰہی کے یعنی جب ذکر الٰہی سنتے ہیں تو اُس سے اُنس کرتے ہیں اور آرام پاتے ہیں یا اُنکے دل خدا کی توحید کے ساتھ مطمئن ہیں یا اُس کی رحمت کے ذکر سے یا اُس کے کلام سے جو سب معجزوں سے زیادہ قوی ہو فصول میں ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالےٰ سے منقول ہو کہ ذکر سے جناب رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین مراد ہیں کہ آپ کے سبب سے مسلمانوں کے دل آرام میں ہیں اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ آگاہ ہو جاؤ کہ ذکر الٰہی سے تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ آرام پاتے ہیں دل مومنوں کے مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ اُن سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم مراد ہیں سلمیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حقائق میں کہا ہو کہ عوام کے دل کو آرام تسبیح اور ثنا سے اور خواص کے دل کو اطمینان صفات اعلیٰ سے اور علمائے ربّانی کے دل کو آرام حقائق اسمائے حسنیٰ سے مگر موحدوں کے دل کو چین نہیں ہو بے مشاہدۂ لقا کے اور یہی مقصد اعلیٰ ہو اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اُنھوں نے نیک کام طُوْبٰى لَهُمْ خوب زندگی ہو اُنکے واسطے وَحُسْنُ مَاٰبٍ اور اچھی جگہ ہو پھر جانے کی طوبیٰ بشارت ہو خوش خرمی راحت فرحت نعمت خوشحالی کی یا زبان حبش میں جنت کا نام ہو اور بہت مشہور یہ بات ہو کہ طوبیٰ ایک درخت ہو جنت عدن میں کہ اُسکی جڑ وہاں حضرت شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان میں ہو اور کوئی کھڑکی اور محل ایسا نہیں جہاں اُس درخت کی شاخ نہو اور دو چشمے سلسبیل اور کافور اُسکے نیچے سے جاری ہیں كَذٰلِكَ جس طرح تجھ سے پہلے ہم نے رسول بھیجے ہیں اُسی طرح اَرْسَلْنٰكَ بھیجا ہم نے تجھے فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ اُمت میں کہ گذری ہیں مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ پہلے اس سے اُمتیں اور لِّتَتْلُوَا تاکہ پڑھے تو عَلَيْهِمُ اُن پر الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وہ چیز جو وحی کی ہو ہم نے تیری طرف یعنی قرآن وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ اور حال یہ ہو کہ وہ ایمان نہیں لاتے بِالرَّحْمٰنِ ساتھ خدا کے کہ رحمان اُسکا نام ہو اور ان لوگوں سے مکے کے مشرک مراد ہیں اسواسطے کہ اُن سے جب مسلمانوں نے کہا کہ سجدہ کرو رحمٰن کو تو وہ بولے کہ رحمان کون ہو صلح حدیبیہ میں بھی جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تو سہیل بن عمر بولا کہ ہم نہیں جانتے کہ رحمان کیا ہو قُلْ هُوَ رَبِّيْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رحمان میرا رب ہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کوئی معبود لائق عبادت نہیں مگر وہی رحمان عَلَيْهِ اُس پر اُسکے غیر پر نہیں تَوَكَّلْتُ توکل کیا میں نے مدد دینے اور تم پر مجھے غالب کرنے میں وَاِلَيْهِ مَتَابِ اور اُسکی طرف ہو پھر نا میرا لکھا ہو کہ قریش کے ایک گروہ نے یہ بات کہی کہ اے محمدؐ اگر تم چاہتے ہو کہ قرآن میں ہم تمھاری پیروی کریں تو تم مکے کے گرد سے پہاڑ اُکھاڑ دو کہ زمین ہمارے واسطے کشادہ ہو جائے اور زمین کو پھاڑ دو کہ اُسمیں سے چشمے اور نہریں جاری ہوں اور ہم زراعت کریں اور قصی بن کلاب کو ہمارے باپوں سمیت زندہ کرو کہ تمھارے باب میں ہم سے کلام کریں تو یہ آیت نازل ہوئی وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا اور اگر کوئی کتاب اس عالم میں ایسی ہوتی کہ سُيِّرَتْ بِهِ

الجبالُ چلائے جاتے اُسکے سبب سے پہاڑ یعنی جسوقت وہ کتاب پڑھی جاتی تو پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جاتے اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ یا پھاڑی جاتی اُسکے باعث سے زمین پر وہ کتاب پڑھی جاتی اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ط یا بات کروائے جاتے اسکے پڑھنے کی برکت سے مُردے تو البتہ وہ قرآن ہوتا کہ اعجاز میں کمال مرتبے پر ہو اور نصیحت کرنے اور ڈرانے میں نہایت درجہ پر بَلْ ایسا نہیں ہو جو کافر کہتے ہیں کہ قرآن سے یا تیرے فرمان سے یہ باتیں وقوع میں آئیں بلکہ لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ط اللہ کے واسطے ہیں کام سب یعنی سب چیزوں کی قدرت جب وہ چاہے یہ باتیں ظاہر ہو جائیں اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا کیا ناامید نہیں ہوے وہ لوگ جو ایمان لاے یعنی مومن کیا اُن کافروں کے ایمان سے ناامید نہیں ہوئے جو ایسے معجزات مانگتے ہیں ساتھ اسکے کہ وہ جان چکے ہیں اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ یہ کہ اگر چاہے اللہ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ط تو ہدایت کردے سب لوگوں کو صاحب کشاف نے کہا ہو کہ یاس نخع کی لغت میں علم کے معنی میں ہو یعنی کیا مومنوں کو یہ نہیں معلوم کہ ہدایت مشیت الٰہی سے متعلق ہو وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور ہمیشہ وہ لوگ جو کافر ہوئے تُصِيْبُهُمْ پہونچے گا انہیں بِمَا صَنَعُوْا بسبب اُس چیز کے جو کی ہو اُنھوں نے تکذیب اور عناد قَارِعَةٌ عذاب ٹھوکنے والا اور بلا بنیاد سے اُکھاڑنے والی اَوْ تَحُلُّ یا اُتر آوٗ گے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قَرِيْبًا اس موضع میں جو قریب ہو مِّنْ دَارِهِمْ اُنکے گھر سے یعنی موضع حدیبیہ میں اُن کافروں سے مکے کے کافر مراد ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے کی شامت سے وہ برابر بلا میں مبتلا تھے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے لوگ شب کو اُنکے مکانوں کے گرد جا کر اُنکے مال اور مویشی لوٹ لاتے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اُنپر ہمیشہ بلا نازل رہیگی حَتّٰى يَاْتِيَ تا وقتیکہ آوے وَعْدُ اللّٰهِ ط وعدۂ الٰہی کہ موت ہو یا قیامت یا مسلمانوں کی فتح اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ خلاف نہیں کرتا وعدہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے واسطے فرماتا ہو کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ اور البتہ بیشک ٹھٹھا کیا گیا بِرُسُلٍ ساتھ رسولوں کے مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تجھ سے جیسے اُس قوم کے لوگ تیرے حق میں ٹھٹھا کرتے ہیں فَاَمْلَيْتُ پھر مہلت دی میں نے لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اُن لوگوں کو جو کافر تھے اور ایک مدت تک ہم نے انہیں راحت اور تن پروری میں چھوڑ دیا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ قف پھر پکڑ لیا ہم نے اُنھیں عذاب کے ساتھ فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا عِقَابِ ۝ عذاب میرا انپر یہ کلام ڈرانے اور دہول دلانے کے طور پر ہے اَفَمَنْ هُوَ کیا وہ جو ہو قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ نگہبان ہر جان پر یا جزا دینے والا ہر ایک کو بِمَا كَسَبَتْ ج ساتھ اُس چیز کے جو ہر ایک کرتا ہو نیکی بدی کیا وہ برابر ہو اُسکے جو ایسا نہو یعنی خدا جو بندوں کو نگاہ رکھنے والا اور اُنکے کام بنانے والا ہو وہ اُنکے برابر نہیں ہو جو عاجز ضعیف ناتواں ہیں یعنی بُت وَجَعَلُوْا اور مقرر کرتے ہیں کافر لِلّٰهِ خدا کے واسطے شُرَكَآءَ ط شریک یعنی بتوں کو پوجتے ہیں قُلْ سَمُّوْهُمْ ط کہہ کہ نام رکھو اور وصف کرو ان شریکوں کے وہ نام اور اوصاف جو اُنکے لائق ہیں اور دیکھو کہ یہ شرکت کا استحقاق اور پرستش کی لیاقت رکھتے ہیں یا نہیں مراد یہ ہو کہ حق تعالیٰ کو حی قادر خالق رازق سمیع بصیر علیم حکیم کہتے ہیں اور ان ناموں سے کوئی نام بتوں کے واسطے نہیں کہا جا سکتا اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ کیا خبر دیتے ہو تم خدا کو بِمَا لَا يَعْلَمُ ساتھ اُس چیز کے جو وہ نہیں جانتا فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی الوہیت میں اپنے شریک کو نہ جاننا شریک نہ ہونے کے سبب سے ہو اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ط یا نام رکھتے ہو بتوں کا شریک ظاہر بات میں یعنی معنی اور حقیقت بے سمجھے یوں ہی نام رکھدیتے ہو جیسے حبشی کا نام کافور رکھنا بَلْ زُيِّنَ بلکہ آراستہ کیا گیا ہو لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ان لوگوں کے واسطے جو ایمان نہیں لائے مَكْرُهُمْ مکر اور جھوٹ اُنکا وَصُدُّوْا اور باز رکھے گئے ہیں عَنِ السَّبِيْلِ ط راہ راست اور دین صحیح سے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے چھوڑ دے خدا اور گمراہی میں ڈال دے فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ تو نہیں ہو واسطے اُسکے کوئی توفیق دینے والا جو راہ دکھائے لَهُمْ واسطے کافروں کے ہو عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

عذاب زندگی دنیا میں قتل قید قحط اور مصیبتوں کے ساتھ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ اور البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت اور دشوار ہو اور
وَمَا لَهُمْ اور نہیں ہو اُنکے واسطے مِّنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے مِنْ وَّاقٍ ۝ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ اُپر عذاب ہونے سے انہیں بچالے
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ اور وہ جو ہم نے تجھ سے بیان کیا اسمیں سے اس جنت کی صفت بھی ہو جو کل قیامت کے دن وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ
وعدہ کیے گئے ہیں پرہیزگار لوگ کہ اسمیں داخل ہونگے تَجْرِیْ جاری ہیں برابر مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ نیچے سے اُسکے درختوں کے
یا جنتوں کے مکانوں کے نیچے سے نہریں اُكُلُهَا میوہ اس باغ کا دَآئِمٌ ہمیشہ رہنے والا ہو اور تمام نہوگا بخلاف دنیا کے میووں کے
کہ یہ ہمیشہ نہیں ہیں وَّظِلُّهَا ۭ اور اسی طرح سایہ بھی اُسکا زائل نہوگا جیسے دنیا کا سایہ زائل ہو جاتا ہو بلکہ اُسکا سایہ ہمیشہ رہیگا امام قشیری
رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ ایمان والے آج سایۂ رعایت میں ہیں کل قیامت کے دن ظل حمایت میں ہونگے اور عارف لوگوں پر دنیا اور عقبےٰ میں
سایۂ عنایت ہو اور وہ ہمیشہ ظل ظلیل میں ہیں بیت

سایۂ دولت ابد در دو جہاں جاوید ست ۔ اے خوش آں بندہ کہ ایں سایہ فتد بر سر او

تِلْكَ وہ جنت جسکی صفت کی گئی عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۖ ان لوگوں کے حال کا آل اور اُنکے کام کا انجام ہو جنھوں نے پرہیزگاری
کی ہو وَّعُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ اور انجام سب کافروں کا النَّارُ ۝ آتش دوزخ ہو وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ اور وہ لوگ جنھیں
دی ہو ہم نے کتاب اُن سے مومن اہل کتاب مراد ہیں جیسے عبداللہ بن سلام اور جو یہود اُنکے یار ایماندار تھے اور اسی آدمی نصارےٰ میں سے
کہ چالیس نجرانی تھے اور آٹھ یمنی اور بتیس حبشی یہ لوگ یَفْرَحُوْنَ خوش ہوتے ہیں بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ ساتھ اُس چیز کے جو نازل کی جاتی ہو
تجھ پر قرآن میں سے وَمِنَ الْاَحْزَابِ اور کفر و ضلالت کے لشکروں سے یعنی اہل کتاب کافروں میں سے جیسے حیی بن اخطب اور کعب
بن ربیع اور اُسکے تابع یہود اور اسید اور عاقب اور اُسکے تابع نصارےٰ مَنْ یُّنْكِرُ کوئی ہو کہ انکار کرتا ہو بَعْضَهٗ ۭ بعض کافروں میں سے
یعنی جسقدر کہ اُنکی شریعت کے خلاف ہو اُس سے وہ منکر ہو قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ کہہ ان سے کہ سوا اسکے نہیں کہ میں مامور ہوا ہوں اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ
ساتھ اس بات کے کہ عبادت کروں اللہ کی وحدانیت کے ساتھ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ۭ اور شرک نہ کروں ساتھ اُسکے جیسے تم نے شرک
کیا اور عزیر اور مسیح کو خدا ٹھہرایا اِلَیْهِ خدا کی طرف اُسکے غیر کی جانب نہیں اَدْعُوْا پکارتا ہوں میں خدا کو وَاِلَیْهِ مَاٰبِ ۝ اور اسکی
طرف ہو پھر جانا میرا وَكَذٰلِكَ اور جس طرح اگلے انبیا پر اُنکی اُمتوں کی زبانوں میں ہم نے کتابیں بھیجیں اسی طرح اَنْزَلْنٰهُ نازل کیا
ہم نے اس قرآن کو تیری طرف حُكْمًا کتاب محکم کہ منسوخ اور متغیر ہونے کی اسمیں گنجایش اور راہ نہیں یا کتاب حکم کرنے والی حق اور باطل کے
درمیان عَرَبِیًّا ۭ زبان عرب میں تاکہ اہل عرب کو اُسے یاد کرنا اور سمجھنا آسان ہو وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اور اگر متابعت کریگا تو اَهْوَآءَهُمْ
مشرکوں کی خواہشوں کی کہ تجھے اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہیں یا یہود کی آرزوؤں کی کہ تجھے اپنے قبلے کی طرف پھیرنا چاہتے ہیں
بَعْدَ مَا جَآءَكَ پیچھے اُس سے کہ آیا تجھے مِنَ الْعِلْمِ ۙ علم یعنی جب یہ بات تجھے معلوم ہو چکی کہ بت پرستوں کا طریقہ باطل ہو اور یہود
کے قبلے کی طرف نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہو تو پھر اگر اُنکی پیروی کریگا تو مَا لَكَ نہیں ہو تیرے واسطے مِنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے مِنْ
وَّلِیٍّ کوئی یار جو نفع پہونچائے وَّلَا وَاقٍ ۝ اور نہ کوئی بچانے والا کہ عذاب الٰہی کو تجھ سے روک رکھے لکھا ہو کہ رسول مقبول صلے اللہ ع ۵
علیہ وآلہ وسلم کو یہود عیب لگاتے اور کہتے تھے کہ اس شخص کی تمام ہمت نکاح کرنے میں مصروف ہو ہمیشہ عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے
اور ملے جلے رہنے میں مشغول ہو اگر پیغمبر ہوتا تو نبوت کا کام اُسے عورتوں کے ساتھ مشغول رہنے سے باز رکھتا تو یہ آیت نازل ہوئی

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور البتہ بھیجے ہم نے رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ رسول پہلے تجھ سے وَجَعَلْنَا لَهُمْ اور دین ہم نے انھیں اَزْوَاجًا بیبیاں وَّذُرِّيَّةً ؕ اور اولاد وَمَا كَانَ اور نہیں ہوتا اور نہ چاہیے لِرَسُوْلٍ واسطے رسول کے یعنی رسول کے امکان میں نہیں اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ یہ کہ لاے وہ معجزہ جو اُس سے مانگتے ہیں اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر حکم خدا سے یا اسکی مشیت اور تقدیر سے اور یہ مشرکوں کا جواب ہو کہ تحکم کے ساتھ معجزے طلب کرتے تھے حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ کوئی پیغمبر آپ سے معجزہ نہیں دکھا سکتا مگر جو خدا چاہے اور اپنی قدرت سے ظاہر کردے جب صلاح جانے لِكُلِّ اَجَلٍ ہر ایک وقت کے واسطے كِتَابٌ حکم ہو لکھا ہوا کہ جب وہ وقت آتا ہو تو حکم ظہور پاتا ہو یا خلق کی اجلوں میں سے ہر ایک اجل کے واسطے خدا کے پاس ایک کتاب ہو کہ خدا کے سوا خلق کی اجلوں سے کسی کو اطلاع نہیں يَمْحُوا اللّٰهُ مٹا دیتا ہو خدا مَا يَشَآءُ جو چاہتا ہو حکم کے ساتھ وَيُثْبِتُ ۖ اور ثابت کرتا ہو جو چاہتا ہو حکمت کے ساتھ وَعِنْدَهٗۤ اور اُس کے پاس ہو اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ اصل کتاب کہ لوح محفوظ ہو اور جتنی چیزیں ہونے والی ہیں سب اس میں لکھی ہوئی ہیں جو کچھ ہو چکا اور جو ہوتا ہو اور جو ہوگا سب اُس میں مفصل اور مشرح لکھا ہو بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ نامۂ اعمال میں جو اعمال ایسے ہیں کہ اُن سے کچھ جز اتعلق نہیں اُنہیں مٹا دیتا ہو اور باقی ثابت چھوڑتا ہو یعنی بندے سے جو اقوال افعال صادر ہوتے ہیں نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے جب وہ لکھ کر جناب الٰہی میں عرض کرتے ہیں تو حق تعالیٰ اس قول اور فعل کو اُسمیں سے مٹا دیتا ہو جس پر کچھ ثواب اور عذاب نہیں اور باقی اعمال کو ثابت رکھتا ہو یا یہ معنی ہیں کہ توبہ کرنے والے کے گناہ مٹا دیتا ہو اور اُنکے بدلے نیکیاں لکھ دیتا ہو یا بعضے احکام شرع زمانے کی مصلحت کے موافق منسوخ کر دیتا ہو اور دوسرے احکام لکھ دیتا ہو یا جوانی کی قوت اور تازگی مٹاتا ہو اور بڑھاپے کا ضعف اور پژمردگی بڑھاتا ہو اور علماے دین اس بات پر ہیں کہ حق تعالےٰ جو چاہتا ہو مٹا دیتا ہو مگر چھ چیزیں ایسی ہیں کہ اُنکو مٹنا نہیں پہونچتا سعادت شقاوت موت حیات رزق اجل اور زاد المسیر میں لکھا ہو کہ اللہ جلشانہ کے پاس دو کتابیں ہیں اُمُّ الْكِتَابِ کے سوا کہ محو اور اثبات ان کتابوں سے علاقہ رکھتا ہو اور ام الکتاب میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب تین ساعت رات باقی رہتی ہو تو حق تعالیٰ اس کتاب میں نظر کرتا ہو جس میں اُسکے سوا کوئی نظر نہیں کرسکتا جو کچھ چاہتا ہو اُس کتاب میں مٹا دیتا ہو اور جو چاہتا ہو بڑھا دیتا ہو فصول میں لکھا ہو کہ ابرار کے دلوں سے رقوم انکار مٹاتا ہو اور امور اسرار بڑھاتا ہو شیخ محمد رازی رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے شبلی قدس سرہٗ سے سنا ہو کہ حق تعالےٰ مٹا دیتا ہو جو چاہتا ہو شہود عبودیت اور اُسکے لوازم میں سے اور اثبات کرتا ہو جو چاہتا ہو شہود یت ربوبیت اور اُسکے لوامع میں سے کشف الاسرار میں فرمایا ہو کہ خوف کرنے والے کے دل سے ریا مٹاتا ہو اخلاص بڑھاتا ہو شک نکالتا ہو یقین ڈالتا ہو اور اُمید کرنے والے کے دل سے اختیار مٹاتا ہو تسلیم بڑھاتا ہو پریشانی دور کرتا ہو جمعیت سے معمور کرتا ہو دوست رکھنے والے کے دل سے انانیت کی رسمیں لے لیتا ہو ربّانیت کی نعمتیں رکھ دیتا ہو امام قشیری رحمۃ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ حظوظ نفسانی مٹاتا ہو حقوق ربّانی ثابت فرماتا ہو یا شہود خلق لے لیتا ہو شہود حق دیدیتا ہو یا بشریت کے آثار مٹاتا ہو احدیت کے انوار ظاہر فرماتا ہو بندے کی خودی گھٹاتا ہو اپنی خدائی بڑھاتا ہو یہانتک کہ جیسا اول میں خود تھا آخر میں بھی خود ہو گیا حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا کہ الٰہی تیرے جلال و عزت نے اشارے کی جگہ نہیں چھوڑی تیرے محو و اثبات نے اضافت کی راہ بند کردی میری خودی گھٹاتے گھٹاتے اپنی خدائی بڑھاتے بڑھاتے آخر وہی ہوگیا جو اول تھا رباعی

محنت ہمہ در نہاد آب و گل ماست | پیش از آب و گل چہ بود آں حاصل ماست
در عالم غیب خانۂ داشتہ ایم | رفتیم بداں خانہ کہ سر منزل ماست

وَاِنْ مَّا نُرِیَنَّكَ اور اگر دکھائیں ہم تجھے بَعْضَ الَّذِیْ بعضی وہ چیز جو نَعِدُهُمْ وعدہ کی ہو ہم نے کافروں سے یعنی عقوبت او عذاب
اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ یا تجھے وفات دیں ہم اس سے پہلے فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ تو سوا اسکے نہیں کہ تجھ پر پیغام کہنا اور احکام پہونچانا
ہو بس وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ۝ اور ہم پر ہو شمار اور حساب اور سزا اُنکی اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہیں دیکھتے کے لوگ اور نہیں جانتے کہ اَنَّا
نَاْتِی الْاَرْضَ ہم آتے ہیں یعنی ہمارا حکم آتا ہو کفار کی زمین پر نَنْقُصُهَا گھٹاتے ہیں ہم تھوڑی تھوڑی مِنْ اَطْرَافِهَا ط
اُسکے کناروں سے یعنی کافروں کے قبضے سے ہم نکالتے ہیں اور مسلمانوں کے تصرف میں دیتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ بات یہود کی طرف پھرتی ہو
حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ ہم اُنکی زمینیں یعنی یہود کے احاطے کھیت باغ تالاب مسلمانوں کو دیدیتے ہیں وَاللّٰهُ یَحْكُمُ اور اللہ حکم کرتا ہو یہود کی
اراضی گھٹانے اور اُنکے ادبار کا اور مسلمانوں کے مواضع بڑھانے اور اُنکے اقبال کا لَا مُعَقِّبَ کوئی رد کرنے والا اور الٹا پھیرنے والا
نہیں ہو لِحُكْمِهٖ ط اسکے حکم کو وَهُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ۝ اور وہ ہو جلدی حساب کرنے والا یعنی انپر دنیا میں قتل اور جلاوطنی کا عذاب
کرکے آخرت میں اُنکا حساب جلدی کریگا وَقَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور بیشک مکر کیا اُن یہود یا مشرکوں نے جو تیرے زمانے کے یہود یا
کافروں کے پہلے تھے اپنے رسولوں کے ساتھ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِیْعًا ط پس اللہ کے واسطے ہو یعنی اُسکے پاس ہو اُنکے سب مکروں کی جزا
یَعْلَمُ جانتا ہو مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ط جو کچھ کرتا ہو جو کوئی خیر یا شر اور اسکی جزا تیار کر رکھی ہو وَسَیَعْلَمُ الْكُفّٰرُ اور قریب ہو کہ جانیں
کافر یہود اور بت پرست کہ فردائے قیامت کو لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ۝ کس کے واسطے ہو اچھا انجام اس گھر میں وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ط اور کہتے ہیں وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے مشرک یا یہود کے سردار کہ اے محمدؐ تم نہیں ہو خدا کے بھیجے ہوئے نبوت کے
ساتھ دعوت کے واسطے قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ کہہ اللہ بس ہو شَهِیْدًا گواہ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ لا درمیان میرے اور تمہارے اس بات
پر کہ میں رسول ہوں وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ۝ اور اُسکے پاس ہو علم کتاب کا یعنی لوح محفوظ کا علم اور وہ حضرت ع ۶
جبرئیل علیہ السلام ہیں کہ لوح محفوظ سے وحی لیتے ہیں یا قرآن کا علم اور وہ مسلمان لوگ ہیں زاد المسیر میں لکھا ہو کہ علم قرآن حضرت علی کرم اللہ وجہہ
ہیں یا علم توریت اور وہ عبد اللہ بن سلام اور اُنکے یار یا مددگار ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین

سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْمَ مَكِّیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰیَةً
سورۂ ابراہیم مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہو	اور وہ باون آیتیں ہیں

ایاتھا ۵۲ — رکوعاتھا ۷ — کلماتھا ۸۲۵ — حروفھا ۳۶۱

الٓرٰ قف شرح تاویلات میں امام ماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مذکور ہو کہ حروف مقطعہ مومن کی تصدیق اور کافر کی تکذیب کی آزمایش ہیں حق تعالیٰ بندوں کو
جس چیز سے چاہے آزمائے اور بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ یہ حروف قرآن کے نام ہیں اور اس توجیہ پر کہہ سکتے ہیں کہ الٓرٰ یعنی قرآن كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ
کتاب ہو کہ بھیجی ہم نے اِلَیْكَ تیری طرف لِتُخْرِجَ النَّاسَ تاکہ نکالے تو لوگوں کو اُس مضمون کے ساتھ دعوت کرنے کے سبب سے
مِنَ الظُّلُمٰتِ تاریکیوں کفر یا نفاق یا شک یا بدعت سے اِلَى النُّوْرِ ۵ طرف روشنی ایمان یا اخلاص یا سنت کے بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
ساتھ توفیق اور آسان کردینے اُنکے رب کے امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ ظلمت تدبیر سے شہود تقدیر کے نور کی طرف نکالنا مراد ہو اور بحر
میں لکھا ہو کہ ظلمت خلقیت سے صفت ربوبیت کی تجلی کے نور کی طرف اور صاحب تاویلات نے کہا ہو کہ کثرت کی تاریکیوں سے وحدت کے نور کی جانب
یا افعال اور صفات کے حجابوں اور پردوں کی جو جو تاریکیاں ہیں اُن سے وحدت ذات کے نور کی طرف اور حقیقت یہ ہو کہ کوئی تاریکی اپنی
ہستی سمجھنے کے برابر نہیں ہو جب خطرات مٹا دینے اور شغلوں سے الگ ہوجانے کی صیقل کے سبب سے تیرگی کا رنگ دل کے آئینے پر سے

چھوٹ جاتا ہو تو حقتعالی کی ہستی کا نور آئینۂ باطن پر پرتو ڈالتا ہو اور سالک کو خود سالک سے اور اسکے غیر سے چھڑ الیتا ہو یہانتک کہ اُسے نہ اپنا شعور رہتا ہو اور نہ اپنی بے شعوری وہ جانتا ہو رباعی

یارب مددے کز خودی خود برہیم — وز بد برہیم واز بدی خود برہیم
درہستی خود مرا زخود بیخود کن — تا از خودی و بیخودی خود برہیم

کہا ہو کہ گمراہی کی ہر قسم ظلمات میں داخل ہو اور نور اقسام ہدایت کو شامل ہو یعنی قرآن کی دعوت کے سبب سے لوگوں کو گمراہی سے پھڑا اور سیدھی راہ پر لگا اور اسی سے فرماتا ہو اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ نکال اُنھیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف یعنی خدا کی راہ پر لا جو غالب الْحَمِیْدِ تعریف کیا گیا ہو اور وہ راہ دین اسلام ہو پھر عزیز اور حمید کی صفت میں فرماتا ہو کہ اللّٰهِ الَّذِیْ معبود برحق وہ ہو کہ لَهٗ واسطے اُس کے ہو مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانوں میں ہو موجودات وَمَا فِی الْاَرْضِ ط اور جو کچھ زمین میں ہو مخلوقات وَوَیْلٌ لِّلْکٰفِرِیْنَ اور رنج و مصیبت ہو واسطے نہ ایمان لانے والوں کے جو قرآن کا ایمان نہیں لاتے مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ ۝ عذاب سخت سے جو انھیں پہونچیگا الَّذِیْنَ کافر وہ لوگ ہیں جو جہالت کی وجہ سے یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا دوست رکھتے ہیں اور بہتر جانتے ہیں زندگی دنیا کو عَلَی الْاٰخِرَةِ آخرت پر وَیَصُدُّوْنَ اور باز رکھتے ہیں لوگوں کو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی لوگوں کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کا ایمان لانے سے منع کرتے ہیں وَیَبْغُوْنَهَا اور ڈھونڈھتے ہیں راہ حق کے واسطے عِوَجًا ط کجی یعنی کہتے ہیں کہ یہ راہ ٹیڑھی ہو یہ راہ چلنے والے منزل مقصود کو نہیں پہونچتے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو ان صفتوں سے موصوف ہو فِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِیْدٍ ۝ گمراہی میں ہو حق سے دور بعید حقیقت میں ضلال کی صفت ہو ضلال کو بعید کے ساتھ وصف کرنا اسناد مجازی کے قبیل سے ہو زاد المسیر میں لکھا ہو کہ قریش کہتے تھے کہ جتنی کتابیں نازل ہوئیں سب عجمی زبانوں میں نازل ہوئیں یہ کیا بات ہو کہ محمدؐ پر جو کتاب نازل ہو رہی ہو وہ عربی زبان میں اُترتی ہو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہیں بھیجا ہم نے مِنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ مگر اسکی قوم کی زبان کے ساتھ یعنی جس قوم میں سے وہ رسول تھا اور جس میں پیدا ہوا اور جن پر مبعوث ہوا اسواسطے کہ ہر پیغمبر کو پہلے اپنے قرابت والوں کو دعوت اور ہدایت کرنا چاہئے تو حقتعالے نے سب انبیا کو اُنکی قوم کی زبان کے ساتھ اُنکی قوم میں بھیجا لِیُبَیِّنَ لَهُمْ ط تاکہ بیان کرے قوم کے لوگوں کے واسطے اوامر اور نواہی اور وہ لوگ سمجھ لیں اور یہ عذر نہ کریں کہ ہم اس نبی کی بات نہیں سمجھے اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہو کہ قومہ کی ضمیر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھرتی ہو اس واسطے کہ سب کتابیں عربی زبان میں نازل ہوئیں اور جبرئیل علیہ السّلام نے ہر قوم کے نبی پر اس قوم کے سمجھنے کو اسی کی زبان میں ترجمہ کر دیا اور لباب میں اس آیت کے یہ معنی لکھے ہیں کہ ہم نے ہر رسول کو اسی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا جس قوم پر وہ رسول مبعوث ہوا اور اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تمھیں تمھاری قوم کی زبان کے ساتھ اور سب لوگوں پر بھی مبعوث کیا اور جو شخص یہ بات کہے کہ جو پیغمبر مختلف امتوں کی ہدایت کے واسطے مبعوث ہو تو چاہیے کہ جتنی امتوں پر مبعوث ہو انہیں سے ہر امت کی زبان کے موافق اُس رسول پر ایک ایک کتاب نازل ہوتی اس کے جواب میں علمانے یہ کہا ہو کہ زبانوں کے اختلاف سے الفاظ مختلف ہو جاتے اور جس لغت کے الفاظ اور معانی اُن اُمتوں کی زبان کے موافق نہیں ہیں وہ انھیں سکھانے اور سمجھانے میں بڑی کوشش کرنا پڑتی ہو اور اس کوشش کی بڑی فضیلت ہو اگر ہر اُمت کی زبان میں ایک ایک کتاب نازل ہوتی تو اس کوشش کا فضل ضائع ہو جاتا اور اس کتاب کی سے جو علوم شاخ در شاخ نکلتے ہیں لوگ ان علوم سے محروم رہجاتے تو اس کتاب کا ایک ہی لغت میں نازل ہونا محض فضل اور عین حکمت ہو فَیُضِلُّ اللّٰهُ پھر گمراہ کرتا ہو خدا مَنْ یَّشَآءُ

جسے چاہتا ہے یعنی چھوڑ دیتا ہے تاکہ وہ گمراہ ہو جائے وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ اور ہدایت کرتا ہے جسے چاہتا ہے ہدایت کی توفیق دیتا ہے
وَهُوَ الْعَزِيزُ اور وہ ہے غالب اپنے حکم میں الْحَكِيمُ درست کام والا کہ اُسکا گمراہ کرنا اور ہدایت فرمانا حکمت کی رو سے ہے وَلَقَدْ
أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ اور بیشک بھیجا ہم نے موسیٰ کو بِآيَاتِنَا اپنی قدرت کی دلیلوں کے ساتھ یا کھلے ہوئے معجزات کے ساتھ جیسے عصا
اور ید بیضا اور کہا ہم نے أَنْ أَخْرِجْ یہ کہ نکال قَوْمَكَ اپنی قوم کو کہ بنی اسرائیل ہیں مِنَ الظُّلُمَاتِ تاریکیوں سے جہالت
اور شبہ کی إِلَى النُّورِ طرف روشنی علم اور یقین کے یا قوم قبط جن پر تو مبعوث ہوا انھیں کفر کی تاریکی سے ایمان کی روشنی میں نکال
وَذَكِّرْهُمْ اور نصیحت کر اُنھیں بِأَيَّامِ اللَّهِ اللہ کے دنوں کے ساتھ یعنی اُن دنوں سے اُنھیں ڈرا جن دنوں میں حق تعالیٰ نے اگلے
کافروں پر عذاب نازل کیا یا بنی اسرائیل کو وہ دن یاد دلا جن دنوں میں وہ اہل فرعون کے ہاتھ میں گرفتار تھے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق
کہ جو ہم نے بیان کیا اسمیں لَآيَاتٍ البتہ دلالتیں ہیں قدرت الٰہی پر لِكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے جو بلا پر صابر ہیں
شَكُورٍ اور شکر کرنے والوں کے لیے جو نعمتوں پر شاکر ہیں وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ اور یاد کرو اُسے جب کہا تھا موسیٰ نے لِقَوْمِهِ
اپنی قوم یعنی بنی اسرائیل کو کہ اذْكُرُوا اے میری قوم یاد کرو نِعْمَةَ اللَّهِ نعمتیں اللہ کی جو انعام کیں اُس نے عَلَيْكُمْ تم پر إِذْ أَنجَاكُم
جب رہائی دی تھیں مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے لوگوں سے کہ يَسُومُونَكُمْ چکھاتے تھے تمھیں سُوءَ الْعَذَابِ بُرائی عذاب
کی یعنی بُرے عذاب تم پر کرتے تھے اور غلام بنا کر سخت کاموں کا تمھیں حکم کرتے تھے وَيُذَبِّحُونَ اور مار ڈالتے تھے أَبْنَاءَكُمْ تمھارے
بیٹوں کو اسواسطے کہ نجومیوں نے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا کہ فرعون کی ہلاکت اُسکے سبب سے ہو وَيَسْتَحْيُونَ
اور جیتی چھوڑتے تھے نِسَاءَكُمْ تمھاری لڑکیاں تاکہ اُنکی عورتوں کی خدمت کریں وَفِي ذَٰلِكُم اور اس محنت اور شدت میں
بَلَاءٌ آزمائش تھی تمھاری مِّن رَّبِّكُمْ تمھارے رب کی طرف سے یا اُس نجات میں حقتعالیٰ کی طرف تمھارے لیے نعمت تھی عَظِيمٌ ○ ع
بڑی اور بے نہایت وَإِذْ تَأَذَّنَ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اُسے کہ اطلاع کی اور آگاہی دی تمھیں رَبُّكُمْ تمھارے رب نے
کہ لَئِن شَكَرْتُمْ اگر شکر کروگے میری نعمتوں پر تو لَأَزِيدَنَّكُمْ ضرور زیادہ کرونگا میں تمھارے واسطے نعمت وَلَئِن
كَفَرْتُمْ اور اگر ناشکری کروگے اسپر تو إِنَّ عَذَابِي بیشک عذاب میرا لَشَدِيدٌ ○ البتہ سخت ہے ناشکروں پر اور عذاب
کی سختی نعمت کا سلب ہو جانا ہے دنیا میں اور عقوبت واقع ہونا ہے عقبےٰ میں شیخ عبدالرحمٰن سلمی ابوعلی جوزجانی سے نقل کرتے ہیں کہ اس آیت کے معنی جوزر
یہ ہیں کہ اگر شکر کروگے نعمت اسلام پر تو اُسے بڑھا کر ایمان کے رتبے پر ہم پہونچا دینگے اور اگر نعمت ایمان پر شکر کروگے تو زیادہ کرینگے
ہم احسان اور اگر احسان پہ شکر کروگے تو زیادہ کرینگے ہم معرفت اور اگر معرفت پر شکر کروگے تو مقام وصلت پر ہم تمھیں پہونچا دینگے اور اگر اسکا
شکر کروگے تو بلند کرینگے ہم تمھیں مرتبۂ قربت پر اور اُسپر شکر کرنے سے تمھیں ہم انس اور مشاہدے کی خلوتگاہ میں داخل کرینگے اور اس کلام حقائق
اعلام سے معلوم ہوتا ہے کہ شکر درجات اعلےٰ پر ترقی کرنے کا زینہ ہے مثنوی معنوی

شکر نعمت نعمتت افزوں کند — کس زبان شکر گفتن چوں کند

شکر باشد دفع علتہاے دل — سود دارد شاکر از سوداے دل

وَقَالَ مُوسَىٰ اور کہا موسیٰ نے کہ اے میری قوم إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ اگر کافر ہوگے یا ناشکری کروگے تم وَمَن فِي
الْأَرْضِ جَمِيعًا اور جو کوئی ہے زمین میں وہ سب آدمی اور جن فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ تو یقینی خدا بے نیاز ہے تم سب کی عبادت اور

شکر سے حَمِیْدٌ ○ تعریف کیا گیا ہو بغیر اُسکے کہ خلق اُسکی تعریف کرے یعنی خلق ذرّہ ذرّہ اور قطرہ قطرہ اُس کی نعمت کا شکر کر رہی ہو اور سب چیزوں کی زبانیں اُسکی تسبیح میں جاری ہیں **بیت**

بذکرش جملہ موجودات گویا ہمہ اور ازروے شوق جویا

اَلَمْ یَاْتِکُمْ کیا نہیں آئی تمھارے پاس یہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے قول کا تتمہ ہو یا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے لوگوں کے ساتھ حق تعالیٰ کا نیا کلام ہو فرماتا ہو کہ کیا نہیں آئی تمھارے پاس یعنی آئی نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ خبر اُن لوگوں کی جو تم سے قبل تھے قَوْمِ نُوْحٍ قوم نوح علیہ السّلام کی وَّعَادٍ اور قبیلہ عاد وَّثَمُوْدَ۬ۛ اور قوم ثمود وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛؕ اور وہ لوگ جو اُنکے بعد تھے لَا یَعْلَمُهُمْ نہیں جانتا اُنکی گنتی کثرت کے سبب سے کوئی اِلَّا اللّٰهُ ؕ مگر خدا تبیان میں لکھا ہو کہ حق تعالیٰ نے عرب اور عجم میں سے بہت اُمتیں ہلاک کر دیں اور اُنکے آثار اور نشان مٹا دیے کہ خدا کے سوا اور کسی کو انبر اطلاع نہیں اور معالم میں حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ عدنان اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کے درمیان تیس قرن گذرے اُن قرنوں میں جو لوگ تھے اُنکی خبر اللہ جل شانہ کے سوا اور کسی کو نہیں جَآءَتْهُمْ آئے اگلے لوگوں کے پاس رُسُلُهُمْ اُنکے رسول بِالْبَیِّنٰتِ ساتھ کھلی ہوئی دلیلوں کے کہ اللہ جل شانہ کی کتابیں تھیں یا اُن رسولوں کے معجزے فَرَدُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ پھر پھیرے ان لوگوں نے اپنے ہاتھ فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ اپنے موہنوں میں یعنی امتوں کے غصّے کے مارے اپنے ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹے یا تعجب کے سبب سے اپنے ہاتھ اپنے موہنوں پر رکھے یا اپنی انگلیاں اپنے منہ پر رکھ کر اشارے سے کہا کہ چپ رہو اور بعضوں نے کہا کہ اپنے ہاتھ رسولوں کے موہنوں پر رکھے کہ بات نہ کرو وَقَالُوْۤا اِنَّا کَفَرْنَا اور کہا اُنھوں نے کہ ہم ایمان نہیں لائے بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ اس چیز کا کہ تم بھیجے گئے ہو اُسکے ساتھ اپنے زعم میں وَاِنَّا لَفِیْ شَکٍّ اور یقینی ہم شک میں ہیں مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اس چیز سے کہ پکارتے ہو تم ہمیں اِلَیْهِ اُسکی طرف کہ وہ توحید اور ایمان ہے مُرِیْبٍ ○ ایسا شک کہ بدگمان کرنے والا ہو یعنی شک کے ساتھ رسولوں پر فاسد غرضوں کی تہمت بھی رکھتے تھے قَالَتْ رُسُلُهُمْ کہا اُنکے رسولوں نے کہ ہم تمھیں خدا کی طرف بلاتے ہیں اَفِی اللّٰهِ شَکٌّ کیا اللہ کے ہونے میں شک ہو حال آنکہ اُسکے ہونے پر دلیلوں کی کثرت کی وجہ سے اُسکے ہونے میں شک کی مجال نہیں رہی فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ایسا خدا کہ پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا ہے یَدْعُوْکُمْ لِیَغْفِرَ لَکُمْ پکارتا ہو تمھیں ایمان کی طرف تاکہ بخشدے تمھیں جبکہ ایمان لاؤ یعنی اگر ایمان لاؤ گے تو بخشدیگا مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ بعضے گناہ تمھارے وہ گناہ جو ایمان لانے کے قبل تم سے سرزد ہوئے وَیُؤَخِّرَکُمْ اور تاکہ تاخیر کرے اور عذاب نہ کرے بلکہ مہلت دے تمھیں اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وقت نام لیے گئے تک کہ تمھاری عمروں کا اخیر وقت ہو قَالُوْۤا بولے کہ وہ لوگ رسولوں کے جواب میں کہ اِنْ اَنْتُمْ نہیں ہو تم اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ مگر آدمی مثل ہمارے صورت اور ہیئت میں اور ظاہر کی رو سے تمھیں ہم پر کچھ فضیلت نہیں تو ہم میں سے تم نبوت کے ساتھ کیوں خاص کیے گئے تُرِیْدُوْنَ تم چاہتے ہو اَنْ تَصُدُّوْنَا یہ کہ باز رکھو ہمیں پیغمبری کا دعوے کر کے عَمَّا کَانَ یَعْبُدُ اُس سے کہ تھے پوجتے اٰبَآؤُنَا باپ ہمارے بتوں کو فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ پس لاؤ کوئی دلیل مُّبِیْنٍ ○ ظاہر اپنے دعوے کی صحت پر یا فضیلت نبوت اور مرتبۂ رسالت کے ساتھ اپنے مستحق ہونے پر گویا کہ وہ کافر معجزہ دیکھتے تھے اور اعتبار نہ کرتے تھے اور ضد اور عداوت کے مارے اور معجزات کی فرمائش کرتے تھے جیسے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے معاندوں کا حال تھا قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ کہا اُن سے اُنکے رسولوں نے کہ اِنْ نَّحْنُ نہیں ہیں ہم اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ مگر آدمی مثل تمھارے یعنی یہ بات ہم مسلم رکھتے ہیں کہ ہم تمھاری جنس سے

معانقة عند المتقدمین

ہیں وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَمُنُّ اور مگر خدا احسان رکھتا ہو نبوت کی نعمت اور رسالت کی کرامت کے سبب سے عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ جس پر چاہتا ہو مِنْ عِبَادِہٖ ط اپنے بندوں میں سے وَمَا کَانَ لَنَآ اور نہیں ہو واسطے ہمارے اور نہیں قدرت رکھتے ہیں ہم اَنْ نَّاْتِیَکُمْ بِسُلْطٰنٍ یہ کہ لائیں ہم تمہارے واسطے کوئی دلیل یعنی جو معجزہ تم مانگتے ہو اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ط مگر حکم الٰہی اور اسکی مشیت سے یعنی ہم اپنی طرف سے بے خدا کے چاہے کوئی کام نہیں کرسکتے نظم

ناتوانی و عجز لازم ماست — قدرت و اختیار از آں خداست

کار ہارا بحکم راست کند — او توانا ست ہرچہ خواست کند

وَعَلَی اللّٰہِ اور خدا پر فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے وَمَا لَنَآ اور کیا ہو ہمیں کیا عذر ہو اَلَّا نَتَوَکَّلَ اس بات میں کہ نہ توکل کریں ہم عَلَی اللّٰہِ خدا پر وَقَدْ ھَدٰنَا حال آنکہ ہدایت کی اُس نے ہمیں سُبُلَنَا ط راہیں سیدھی یعنی وہ راہ جس سے ہم اُسے پہچانتے ہیں اور یہ بات جانتے ہیں کہ سب کام اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں وَلَنَصْبِرَنَّ اور قسم خدا کی کہ صبر کرینگے ہم عَلٰی مَآ اٰذَیْتُمُوْنَا ط اُسپر جو کہ ایذا دیتے ہو تم ہمیں تکذیب اور مخالفت کرکے وَعَلَی اللّٰہِ اور اللہ پر فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ○ ع چاہیے کہ ثابت رکھیں توکل متوکل لوگ وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور کہا اُن لوگوں نے جو کافر تھے لِرُسُلِھِمْ اپنے رسولوں کو لَنُخْرِجَنَّکُمْ ضرور نکال دینگے ہم تمہیں مِّنْ اَرْضِنَآ اپنے دیار کی زمین سے اَوْ لَتَعُوْدُنَّ یا یہ کہ پھر آؤ یعنی ہمارے ساتھ موافقت کرو فِیْ مِلَّتِنَا ط ہماری ملت میں یا اس قوم میں سے جو لوگ ایمان لائے تھے اُنکا اُنکے طریقے پر پھر جانا مراد ہو فَاَوْحٰٓی اِلَیْھِمْ تو وحی کی اُن رسولوں کی طرف رَبُّھُمْ اُنکے رب نے اور قسم کھائی کہ لَنُھْلِکَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ○ ضرور ضرور ہلاک کردینگے ہم ظالموں یعنی کافروں کو وَلَنُسْکِنَنَّکُمُ الْاَرْضَ اور ضرور بالضرور ساکن کردینگے ہم تمہیں اُنکی زمین پر مِنْ بَعْدِھِمْ ط اُنھیں ہلاک کرنے کے بعد ذٰلِکَ یہ امر مقرر اور یہ وعدہ سچ ہو لِمَنْ خَافَ اُس شخص کے واسطے جو ڈرے مَقَامِیْ کھڑے ہونے سے میرے حکم کے مقام پر یعنی اِس بات سے ڈرے کہ اُسے وہاں ٹھہرا رکھیں گے جہاں قیامت کے دن میں بندوں پر حکم کرونگا وَخَافَ وَعِیْدِ ○ اور اُسکے واسطے جو ڈرتا رہے میرے عذاب کی وعید سے وَاسْتَفْتَحُوْا اور فتح چاہی رسولوں نے یعنی دشمنوں کے ہلاک ہونے پر خدا سے مدد مانگی یا اپنے اور دشمنوں کے درمیان میں حکم اخیر مانگتے تھے یا انبیا اور اُمتیں ملکر حکم چاہتے تھے کہ ہم میں سے جو کوئی باطل پر ہو اُسپر عذاب نازل ہو حق تعالےٰ نے فیصلہ کردیا انبیا اور مومنوں نے نجات پائی وَخَابَ اور نا امید اور بے نصیب ہوگیا نجات پانے سے کُلُّ جَبَّارٍ ہر سرکش عَنِیْدٍ ○ جھگڑا کرنے والا حق کے ساتھ یا منھ پھیرنے والا اسکی طاعت سے مِّنْ وَّرَآئِہٖ جَھَنَّمُ پیچھے سے اُسکے دوزخ ہو یعنی حشر کے دن اُسکی رجوع دوزخ کی طرف ہوگی اس طرح کہ اُسے دوزخ میں ڈالدیں گے وَیُسْقٰی اور پلایا جائیگا مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ○ اُس پانی پیپ ملے ہوئے میں سے جو پیپ دوزخیوں کے بدن سے ٹپکے گی اور بعضے کہتے ہیں کہ پانی پیپ کا سا ہوگا یَّتَجَرَّعُہٗ تکلیف اور مصیبت کے ساتھ گھونٹ گھونٹ پیے گا اُسے وَلَا یَکَادُ یُسِیْغُہٗ اور نہ سکے گا کہ حلق سے اُتارے اُسے کڑواہٹ اور سڑاہند کے مارے وَیَاْتِیْہِ الْمَوْتُ اور آتی ہوگی تکلیف اور شدت موت کی مِنْ کُلِّ مَکَانٍ ہر جگہ سے یا ہر جانب سے اُسکے اعضا میں سے یہانتک کہ ہر ہر رویں اور انگلیوں کی جڑ سے وَمَا ھُوَ بِمَیِّتٍ ط اور نہیں ہو وہ مردہ یا مرنے والا کہ مر کے آرام پا جائے عین المعانی میں لکھا ہو کہ اُسکی روح حلقوم میں اٹکی ہوگی نہ نکل جائے گی کہ وہ کمبخت مرجائے اور نہ تمام بدن میں پھیل جائے گی کہ زندہ رہے بلکہ لَا یَمُوْتُ فِیْھَا وَلَا یَحْیٰی کے حکم کے موافق موت اور زندگی کے درمیان میں

ع ۲

[illegible] ۱۲

تڑپ تڑپ کے گذارتا ہوگا وَمِنْ وَّرَآئِهٖ اور اُسکے پیچھے ہو اس مصیبت کے علاوہ عَذَابٌ غَلِيْظٌ عذاب سخت یعنی اُس سے بھی بدتر
اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہو مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو تجھ سے بیان کیا جاتا ہو اسمیں سے مثل ہو اُن لوگوں کے اعمال کی جو کافر ہوئے بِرَبِّهِمْ
اپنے رب کے ساتھ اور اُسکی مثل یہ ہو کہ اَعْمَالُهُمْ عمل اُنکے كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ مانند خاکستر کے ہیں کہ زور سے چلے بِهِ الرِّيْحُ اُسپر
ہوا فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ آندھی والے دن عصوف کے معنی شدت سے ہوا چلنا ہو اور زمانے کو اُسکے ساتھ وصف کرنا نہایت مرتبے کا مبالغہ
ہوتا ہو خلاصہ یہ کہ کافروں کے عمل جو ظاہر میں اچھے معلوم ہوتے ہیں جیسے رشتہ داری کا نباہ اور عزیزوں سے میل رکھنا اور لونڈی غلام آزاد
کرنا اور مہمانوں کا اعزاز و اکرام اور ایسے کام خاک کے ڈھیر کے مانند ہیں کہ اُسپر آندھی چلے اور ہوا اسکو اڑا کر دور دور پراگندہ کردے تو کوئی اُس
خاک کو پھر جمع نہیں کرسکتا اور اُس سے نفع نہیں اُٹھاسکتا اسی طرح قیامت کے دن لَا يَقْدِرُوْنَ قادر نہونگے کافر مِمَّا كَسَبُوْا اُس میں سے
جو اُنھوں نے کمائی کی ہو دنیا میں عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر اس واسطے کہ وہ ضایع ہوگئی ہوگی جیسے پراگندہ خاکستر پس اُس کے ثواب کا اثر مطلق
نہ ظاہر ہوگا ذٰلِكَ وہ اُنکی سمجھ کہ ہم نے نیکی کی ہو هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ وہ گمراہی دور رہی یعنی راہ حق سے نہایت دور رہ ہو
اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے اے دیکھنے والے یا نہیں جانا تو نے اے جاننے والے اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ نے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ پیدا کیے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ ایسی وجہ پر کہ حق ہو پیدا کرنے میں اِنْ يَّشَاْ اگر چاہے تو يُذْهِبْكُمْ لیجائے تمھیں اے
اہل مکہ اور معدوم کردے وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ اور لائے خلق نئی تمھاری جگہ پر جو کفر اور تکذیب میں تمھارے مثل نہو وَمَا ذٰلِكَ
نہیں ہو تم کو معدوم کرنا اور نئی خلق پیدا کرنا عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ اللہ پر دشوار اسواسطے کہ وہ قادر بالذات ہو اور اُسکی قدرت ایسی نہیں کہ
ایک مقدور کے ساتھ ہو دوسرے کے ساتھ نہیں بلکہ سب کے ساتھ اُسکی قدرت یکساں ہو شعر

کار اگر دشوار گر آساں بود　　پیش قدرت جملگی یکساں بود

وَبَرَزُوْا اور ظاہر ہوگئے صیغۂ ماضی کے ساتھ لانا تحقق وقوع کے واسطے ہو ورنہ مراد یہ ہو کہ ظاہر ہونگے اور باہر نکلیں گے اپنی قبروں سے
لِلّٰهِ واسطے امر الٰہی کے اور اُسکے محاسبے کے لیے جَمِيْعًا سب لوگ کافر اور مسلمان فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا پھر کہیں گے عاجز کافر یعنی
تابع اور سفلے لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا ان لوگوں سے جنھوں نے تکبر کیا رؤسا اور اشراف قوم میں سے یعنی اُن کافروں نے جن کافر پیشواؤں کی پیروی
کی ہوگی اُن سے کہیں گے کہ اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے لَكُمْ تَبَعًا تمھارے تابع رسولوں کی تکذیب کرنے اور اُنکے حکم سے منھ پھیرنے میں
فَهَلْ اَنْتُمْ پھر کچھ ہو تم مُّغْنُوْنَ عَنَّا دفع کرنے والے ہم سے مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ عذاب الٰہی میں سے کوئی
چیز یعنی دنیا میں ہم نے تمھاری پیروی کی اب یہاں ہم پر جو عذاب الٰہی ہو اسمیں سے تم کچھ تو دفع کرو قَالُوْا کہیں گے وہ متکبر کافروں کے پیشوا عذر
خواہی کے طور پر کہ لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اگر ہدایت کرتا ہمیں اللہ عذاب سے نجات پانے کی راہ تو لَهَدَيْنٰكُمْ ضرور ہم بھی تمھیں
وہ راہ بتا دیتے مگر یہاں تو نجات کی راہ مسدود اور اس درگاہ میں ہماری شفاعت مردود ہو وہ بیچارے مایوس ہوکر کہیں گے کہ آؤ ہم تم ملکر روئیں
پیٹیں چیخیں چلائیں شاید حق تعالیٰ ہم پر کوئی دروازہ کھولے اور نجات کی راہ ہمیں بتا دے پھر پانسو برس تک چلایا کرینگے اور کچھ فائدہ نہوگا پھر
کہیں گے کہ آؤ صبر ہی کریں شاید صبر کی کنجی سے فرحت کے دروازے کھلیں پانسو برس تک صبر کیے بیٹھے رہیں گے تو بھی نجات کی خوشخبری اُنھیں
نہ پہونچے گی پھر کہیں گے کہ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ برابر ہو ہم پر اَجَزِعْنَآ اگر چلائیں ہم اور بے صبری کریں اَمْ صَبَرْنَا یا ہم صبر کریں یعنی
ع ۳ ۹ کسی بات سے فائدہ نہیں ہوتا نہ بے صبری سے نہ صبر سے مَا لَنَا نہیں ہو ہمیں مِنْ مَّحِيْصٍ کوئی بھاگنے کی جگہ اور پناہ عذاب دوزخ سے

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ اور کہے گا شیطان لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اسوقت جب فیصل کیا جائیگا کام یعنی جب خلق کا حساب کر کے حکم الٰہی نافذ ہوگا کہ جنت والے جنت میں آئیں اور دوزخ والے دوزخ میں جائیں تو سب دوزخی مجتمع ہوکر ابلیس کو ملامت کرینگے اور ابلیس آگ کے منبر پر چڑھ کر کہے گا کہ اے شقی آدمیو اور لے مجھے ملامت کرنے والو اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ بیشک اللہ نے وعدہ دیا تھا تمھیں وَعْدَ الْحَقِّ وعدہ سچا کہ حشر ہوگا جزا دی جائے گی وَوَعَدْتُّكُمْ اور میں نے وعدہ دیا تھا تمھیں جھوٹا وعدہ کہ نہ قیامت ہو نہ حساب اور اگر بالفرض ہو بھی تو بت تمھاری سفارش کرینگے فَاَخْلَفْتُكُمْ ط تو میں نے الٹا وعدہ دیا تھا تمھیں خلف وعدہ بیان کرنے کو خلف کہتے ہیں یعنی آج ظاہر ہوا کہ میں نے جھوٹ کہا تھا وَمَا كَانَ لِيَ اور نہ تھا مجھے عَلَيْكُمْ تم پر مِّنْ سُلْطٰنٍ کچھ تسلط کہ تم پر زبردستی کرتا کفر اور گناہ کرنے کے واسطے یا میرے پاس اپنا قول سچے ہونے کی دلیل نہ تھی اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ مگر یہ کہ میں نے تمھیں پکارا وسوسہ اور فریب دیکر بے دلیل اور حجت کے فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ج پھر تم نے میرا پکارنا قبول کرلیا جھٹ پٹ بے تامل اپنا انجام کچھ نہ سوچا فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ تو نہ ملامت کرو مجھے فقط وسوسہ دلانے پر اسواسطے کہ میں تو تمھارا دشمن تھا یہ ذرا سی بات جو میں نے تمھارے ساتھ کی اسکے سبب سے ملامت کا مستحق نہیں ہوں اس واسطے کہ ایک دشمن تو دوسرے دشمن کے حق میں وہ برائی کرتا ہے جس سے بڑھ کر کوئی برائی نہو وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اور ملامت کرو اپنی ذاتوں کو کہ تم نے میری فرمانبرداری کی اور حق تعالیٰ نے جو یہ فرمایا تھا کہ یَابَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ[لله] یہ تم نے نہ سنا مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ نہیں ہوں میں رہائی دینے والا اور فریاد کو پہونچنے والا تمھارا کہ عذاب سے تمھیں بچاؤں وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ط اور تم نہیں ہو چھڑانے والے اور فریادرس میرے اِنِّيْ كَفَرْتُ بیشک میں آج کافر ہوگیا بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ بسبب اُسکے کہ شریک کرتے تھے تم مجھے خدا کا فرمانبرداری میں مِنْ قَبْلُ ط پہلے اس سے دنیا میں یعنی تم نے جو شرک کیا تھا اُس سے اب میں بیزار ہوگیا اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بیشک ظالم یعنی مشرک لوگ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ واسطے اُنکے عذاب دردناک ہمیشہ رہنے والا ہے وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اور داخل کیے جائیں گے وہ لوگ جو اٰمَنُوْا ایمان لائے اُسکا جو کچھ خدا کے پاس سے آیا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اُنھوں نے کام اچھے مقبول جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اسکے درختوں کے نیچے سے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہونگے اُسمیں اور مسلمانوں کو جنت میں داخل کرنے والے فرشتے اُنھیں بڑے اعزاز واکرام سے جنتوں میں لائینگے بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اپنے رب کے اذن اور حکم سے تَحِيَّتُهُمْ ملائکہ کی دعا ملاقات کے وقت اُنپر فِيْهَا جنت میں یا اُنکی خود ایک دوسرے کو دعا سَلٰمٌ ۝ سلام ہوگا کہ آفتوں سے سلامت رہنے پر دلالت کرنے والا ہے اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے یہ خطاب ہر شخص کی طرف ہے جو خطاب کا مستحق ہو فرماتا ہے کہ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا تو نے اے دیکھنے جاننے والے بندے کہ تمھارے مومنوں کے سمجھانے کو كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا کیونکر بیان کی اللہ نے مثل اور کردیا كَلِمَةً طَيِّبَةً کلمۂ طیبہ کو کہ کلمۂ توحید ہے یا دعوتِ اسلام كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ مثل درخت پاکیزہ کے کہ وہ درخت خرما ہے یا اور کوئی درخت جنت میں ہے اَصْلُهَا ثَابِتٌ اُسکی جڑ زمین میں مضبوط ہے وَّفَرْعُهَا اور اُسکی شاخ فِي السَّمَآءِ ۝ بلندی میں ہے تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا دیتا ہے اپنا میوہ كُلَّ حِيْنٍ ہر وقت جب خدا نے میوہ دینے کا حکم کیا اور اُس تقدیر پر کہ وہ خرمے کا درخت ہے علما نے کہا ہے کہ حین چھ مہینے ہیں کہ کلی آنے سے پک جانے اور کاٹ لینے تک یعنی اتنی مدت میں گدر پختہ تر خرمے سے نفع دیتا ہے بِاِذْنِ رَبِّهَا ط اپنے رب کے ارادے اور پیدا کرنے سے وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ اور دیتا ہے اللہ مثالیں بیان کرتا ہے لِلنَّاسِ لوگوں کے واسطے لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ چاہیئے کہ وہ نصیحت پائیں اس واسطے کہ مثل معنی کی صورت بناتا ہے فہم کے آئینہ پر اور معقول کو محسوس کے قریب کردیتا ہے وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ اور مثال

[لله] اے اولادِ آدم نہ بہکاوے تمھیں شیطان ۱۲

ناپاک بات کی کہ وہ کلمۂ کفر ہو یا بت پرستی کی طرف بلانا کَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ مانند درخت ناپاک کے ہو جیسے اندرائن کہ تلخ اور بدبودار اور اچھی طبیعتوں کو مکروہ معلوم ہوتا ہو اور خباثت اور کراہت کے ساتھ اجْتُثَّتْ جنبش دیا گیا اور کاٹا اور اکھاڑا گیا ہو مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ زمین کے اوپر سے مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ○ نہیں ہو اُسے ثبات اور استحکام یعنی نہ تو اسکی جڑ زمین کے اندر ہو نہ اُسکی شاخ ہوا میں بیت

نہ بیخے گراں باشد اورا مدار	نہ شاخے کہ گردد ازاں سایہ دار
گیا ہیست افتادہ برروئے خاک	پریشاں ولے حاصل وخار ناک

ایمان کا درخت کہ اسکی جڑ تو مومن کے دل میں جمی ہوتی ہو اور اُسکے اعمال اعلیٰ علیین کی طرف بلند ہیں اور اُسکا ثواب ہر وقت مومن کو پہونچتا ہو حق تعالیٰ نے اس درخت ایمان کو خرمے کے درخت سے مثال دی کہ اسکی جڑ بھی اپنی جگہ میں جمی ہوئی ہو اور شاخ اوپر کو چلی جاتی ہو اور اُسکا فائدہ ہر وقت خلق کو پہونچتا ہو اور کلمۂ کفر اور بت پرستی کہ محض بے دلیل ہو کافر مقلد کا دل اُسپر ثبات نہیں رکھتا اور ایسا کام بھی اُس سے صادر نہیں ہوتا جو مقبول ہو اس کلمۂ کفر کو حق تعالےٰ نے اندرائن کے درخت سے مثال دی کہ نہ تو اُسکی جڑ کو قرار ہو نہ شاخ کو اعتبار قطعہ

نہال سایہ در شرع میوہ دارد	چناں لطیف کہ برہیچ شاخسارے نیست
درخت زندقہ شاخیست خشک بے سایہ	کہ پیش ہیچکسش ہیچ اعتبارے نیست

يُثَبِّتُ اللَّهُ ثابت کرتا ہو خدا الَّذِينَ آمَنُوا ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور استحکام دیتا ہو بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ سچی اور پکی بات کے ساتھ کہ دلیل یقینی سے اُنکے نزدیک ثابت ہوئی اور اُنکے دلوں میں جم گئی اور بعضوں نے کہا ہو کہ قول ثابت کلمۂ طیب لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ہو کہ حقتعالےٰ اُسپر مسلمانوں کو ثابت رکھتا ہو فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا میں یہانتک کہ بلا اور فتنے کے زمانے میں صبر کرتے ہیں اور توحید کے سیدھے ڈھرے سے لغزش نہیں کرتے جیسے حضرت زکریا یحییٰ شمعونؑ اور اُنکے مثل اور انبیا علیہم السلام اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ حقتعالےٰ مومنوں کو دنیا میں ثبات دیتا ہو یعنی موت کے وقت ثابت رکھتا ہو نہایت کہ اُنکا خاتمہ کلمے ہی پر ہوتا ہو وَفِي الْآخِرَةِ ج اور ثابت رکھے گا اُنھیں اُس گھر میں کہ آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہو تاکہ منکر نکیر کے سوال کا جواب باصواب دیں اور بعضوں نے دنیا سے قبر مراد لی ہو اور آخرت سے وہ مقام اور موقف جہاں اعمال سے سوال ہوگا وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ قف اور چھوڑ دیتا ہو خدا ظالموں کو تاکہ کلمۂ توحید کی طرف وہ راہ نہ پائیں نہ دنیا میں اور نہ قبر میں سوال کے وقت وَيَفْعَلُ اللَّهُ اور کرتا ہو اللہ مَا يَشَاءُ ○ جو کچھ چاہتا ہو کسی قوم کو ثابت رکھتا ہو کسی کو اُسی کے حال پر چھوڑ کر راہ توحید نہیں دکھاتا ہو أَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے إِلَى الَّذِينَ اُن لوگوں کی طرف جنھوں نے بَدَّلُوا بدل دیا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا شکر نعمت الٰہی کو کفران کے ساتھ یعنی جنھوں نے شکر کی جگہ پر کفر کیا یا نفس نعمت کو کفر سے بدلا یعنی جب کفران نعمت کیا تو وہ نعمت اُن سے سلب کرلی گئی اور کفر کے سوا انھیں کچھ نہ ہاتھ لگا ان لوگوں سے اہل مکہ مراد ہیں اس واسطے کہ حق تعالےٰ نے اُنھیں اپنے حرم کا ساکن کیا اور رزق کے دروازے انپر کھول دیے جناب رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین کے قدوم کی نعمت سے اُنھیں سرفراز کیا اور اُنھوں نے ناشکری کی اور اُس نعمت کی قدر نہ جانی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی تکلیف دی کہ آپ نے مکہ معظمہ سے ہجرت کی آخر وہ ناشکرے کافر سات برس تک قحط کی مصیبت میں مبتلا ہو کر عاجز ناچار ذلیل خوار ہوے اُن میں سے بعضے تو جنگ بدر میں قتل اور مغلوب ہوے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے منقول ہو کہ اس قوم سے دو قبیلے مُراد ہیں کہ قریش کے سب قبیلوں سے زیادہ وہ بدکار اور فاجر تھے یعنی بنو مغیرہ اور بنو امیہ کہ اُنھوں نے خدا کی نعمت کو بدل دیا وَأَحَلُّوا

ع ۱۴

قَوْمَهُمْ اور اُتارا اپنی قوم کو یعنی تابعوں کو دَارَ الْبَوَارِ ہلاکت کے گھر میں جَهَنَّمَ یہ اسکا عطف بیان ہو یعنی دار البوار جہنم ہو
يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے اسمیں وَبِئْسَ الْقَرَارُ اور بری ٹھہرنے کی جگہ ہو دوزخ وَجَعَلُوا اور ٹھہرالیے لِلّٰهِ اللہ کے واسطے
أَنْدَادًا بہت سے مثل یعنی عبادت ہیں کہ انکی پرستش کی یا نام رکھتے ہیں کہ انکا نام الٰہ رکھا لِيُضِلُّوا تاکہ گمراہ کردیں لوگوں کو عَنْ سَبِيلِهِ
راہ خدا سے کہ طریق توحید ہو قُلْ تَمَتَّعُوا کہہ کہ فائدہ اُٹھالو اپنی آرزوں سے یا بتوں کی پرستش میں عمر گذرالو یہ تہدید ہو یعنی دو چار
روز اور اکڑلو فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ پھر بیشک پھر جانا تمھارا إِلَى النَّارِ آتش دوزخ کی طرف ہو قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
یعنی حکم کر لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا میرے اُن بندوں سے جو ایمان لائے ہیں اس طرح پر کہ نماز پڑھو خرچ کرو يُقِيمُوا
الصَّلَاةَ تاکہ وہ تیرے حکم سے نماز پڑھیں وَيُنْفِقُوا اور خرچ کریں مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ اُسمیں سے جو دیا ہو ہم نے انھیں سِرًّا خرچ
کرنا پوشیدہ اس سے صدقہ نفل مراد ہو وَعَلَانِيَةً اور علانیہ اس سے زکوٰۃ مراد ہو اسواسطے کہ نفل میں چھپانا اور فرض میں ظاہر کرنا انسب ہو خلاصہ
یہ ہو کہ میرے بندوں سے کہہ تاکہ وہ نماز پڑھیں زکوٰۃ دیں مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ پہلے اس سے کہ آئے يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وہ دن جس میں خرید
فروخت نہوگی تاکہ جس نے کمی کی ہو وہ وہاں کوئی چیز مول لیکر اپنی کمی پوری کرسکے وَلَا خِلَالٌ اور اُس دن کوئی دوست بھی نہوگا کہ دوستوں
سے نفع طلب کرسکے بلکہ اکثر دوست دشمن ہو جائیں گے الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ اللہ وہ ہو جس نے پیدا کیے ﷲ دوست اس دن بعض ایک بعض کے دشمن ہونگے ۱۲
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ آسمان اور زمین وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً اور بھیجا آسمان سے پانی یعنی مینھ فَأَخْرَجَ بِهِ پھر
نکالی اُس پانی کے سبب سے مِنَ الثَّمَرَاتِ میووں میں سے رِزْقًا لَكُمْ روزی تمھارے واسطے کہ اُس سے گذارا کرو وَسَخَّرَ
لَكُمُ الْفُلْكَ اور مسخر کردی تمھارے واسطے کشتی لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ تاکہ چلے دریا میں بِأَمْرِهِ اسکے حکم سے جہاں تم چاہو
وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ اور مسخر کردیں تمھارے واسطے نہریں پانی کی یعنی تیار کردیں تمھارے فائدے اُٹھانے اور صرف میں لانے کو
وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کردیا تمھارے واسطے آفتاب ماہتاب کو دَائِبَيْنِ اس حال پر کہ ہمیشہ کرنے والے ہیں یا اپنے
پھرنے اور روشنی دینے میں کوشش کرتے ہیں اور اُسمیں کچھ فتور اور قصور نہیں رکھتے وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور مسخر کردیا
تمھارے واسطے رات اور دن کو کہ ایک دوسرے کے پیچھے پہونچتے ہیں ایک تو سونے اور راحت کے واسطے اور ایک کمائی اور معیشت کے لیے
وَآتَاكُمْ اور دیا تمھیں مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ اسمیں سے جو کچھ نہیں چاہا تم نے اور جو کچھ چاہا تم نے یعنی جس چیز کی تمھیں حاجت تھی
مانگے اور بے مانگے تمھیں عطا فرمائی وَإِنْ تَعُدُّوا اور اگر گنا چاہو نِعْمَتَ اللّٰهِ نعمت الٰہی کو جو اپنے فضل وکرم بے نہایت سے تمھیں دی
ہو تو لَا تُحْصُوهَا نہ شمار کرسکو گے تم اُسے اور اُسے شمار کرنے کی تاب نہ لاؤ گے سُلَمی قدس سرہٗ نے کہا ہو کہ اس نعمت سے حضرت رحمۃ للعالمین
صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین مراد ہیں کہ بہت بڑے شفیع اور بہت قریب واسطہ ہیں خلق اور حقتعالیٰ کے درمیان ہیں اور فی الحقیقۃ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے صفات کمال کا حصر اور آپ کے انوار جلال وجمال کی تشریح تصور اور خیال میں آنے سے باہر اور فکر وغور اُسکے ادراک میں قاصر ہو شعر

رذروۂ مدارج قدر رفیع تو — نے عقل راہ یابد ونے فہم پے برو

إِنَّ الْإِنْسَانَ بیشک آدمی لَظَلُومٌ ظالم ہو كَفَّارٌ ناشکر نعمت پر ظلم کرتا ہو کہ اُسکے شکر سے غافل ہو اور کفر کرتا ہو کہ منعم کی حقیقت سے ع ۵
جاہل ہو یا ظلوم ہو تکلیف میں بے صبری اور شکایت کرتا ہو کفّار ہو کہ نعمت میں بخل اور خسّت کرتا ہو اور خیرات کا دروازہ نہیں کھولتا وَإِذْ قَالَ
إِبْرَاهِيمُ اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے مناجات میں کہ رَبِّ اجْعَلْ اے میرے رب کردے هَٰذَا الْبَلَدَ اس شہر مکہ کو آمِنًا

اَمن مکروہ اور خوف کی چیزوں سے وَّاجْنُبْنِیْ اور دور کردے مجھے وَبَنِیَّ اور میرے بیٹوں کو اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ۝ؕ اس سے کہ پوجیں ہم بتوں کو ابن عیینہ نے کہا ہو کہ اسمٰعیل علیہ السّلام کے بیٹوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی دعا کی برکت سے بت پرستی نہیں کی بلکہ اُنکے پاس ایک پتھر تھا اسکا دوار نام رکھا تھا اُسکے گرد گھومتے تھے اور کہتے تھے کہ خانۂ کعبہ پتھر کا ہو تو جہاں کہیں ہم پتھر نصب کریں وہ خانۂ کعبہ کے قائم مقام ہو اور ابن عطیہ کا یہ قول عجیب ہو اور جمہور کے مخالف ہو اسواسطے کہ بے شبہہ قریش اولاد اسمٰعیل میں سے تھے اور اُنکی بت پرستی مشہور رہی رَبِّ اِنَّهُنَّ اے رب میرے بیشک بتوں نے اَضْلَلْنَ گمراہ کردیا كَثِيْرًا بہتوں کو یعنی بت بہتوں کی گمراہی کا سبب ہوے مِّنَ النَّاسِ ۚ آدمیوں میں سے فَمَنْ تَبِعَنِیْ پھر جو کوئی پیروی کرے میری میرے دین میں فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ تو وہ بیشک مجھ سے ہو یعنی میری ملت والوں میں سے ہو وَمَنْ عَصَانِیْ اور جو کوئی نافرمانی کرے میری اُن امروں میں جو نہی شرک کے علاوہ ہیں فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ تو یقینی تو ہی بخشنے والا رَّحِیْمٌ۝ مہربان یا قادر کہ اُنھیں بخشدے اور رحم کرا ُنپر توبہ کی توفیق دینے سے یا توبہ کے بعد رَبَّنَآ اے رب میرے اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ تحقیق کہ میں نے بسائی مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بعضی اپنی اولاد اس سے حضرت اسماعیل علیہ السّلام مراد ہیں اسواسطے کہ جب وہ حضرت ہاجرہ سے زمین شام میں پیدا ہوے تو سارہ خاتون جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی دوسری بی بی تھیں انھیں رشک آیا اُنھوں نے حضرت ابراہیم سے یہ بات کہی کہ میرا جی چاہتا ہو کہ تم ہاجرہ اور اُنکے بیٹے کو ایسی جگہ لے جاؤ جہاں پانی اور آبادی نہو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے تامل کیا وحی آئی کہ جو سارہ کہتی ہو ایسا ہی کرو حضرت ابراہیم علیہ السّلام براق پر سوار ہوے اور حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کو بھی اسپر سوار کر کے تھوڑی دیر میں شام سے زمین حرم پر آئے اور مکۂ معظمہ کے میدان میں انھیں بے انیس اور بے رفیق چھوڑ دیا اور دعا کی یا اللہ میں نے ساکن کیا انھیں بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ میدان بے کھیتی والے میں یعنی یہاں پانی نہیں کہ کھیتی کرسکیں عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ پاس تیرے گھر کے کہ حرام کیا گیا ہو اُسمیں شکار اور قتال یا اُسکی اہانت حرام ہو اور گھر سے بیت[1] المعمور کی جگہ مراد ہو ورنہ یہ دعا مانگتے وقت وہاں گھر نہ تھا پھر مکرر دعا کی کہ رَبَّنَا اے رب ہمارے اُنھیں ہیں نے اس مقام پر ساکن کیا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ تاکہ قائم رکھیں نماز اور تیری عبادت کریں فَاجْعَلْ پھر کردے اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ دلوں کو بعض لوگوں کے کشش محبت کے سبب سے کہ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ دوڑیں اُنکی طرف حقتعالی نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کی دعا قبول کرلی اور اُنکے پھر آنے کے تھوڑی دیر کے بعد چشمہ زمزم جبریل امین علیہ السّلام یا اسمٰعیل علیہ السّلام کے پاؤں کے اثر سے پیدا ہوا اور قبیلہ جرہم نے وہاں اقامت کی اور روز بروز لوگوں کو اُس گھر کا شوق زیادہ ہی ہو محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ اگر من النّاس میں تبعیض کا مِنْ نہوتا تو روم فارس ہند ترک یہود نصارے سب حرم میں ازدحام کرتے اور پروانے کی طرح اس شمع کے جمال پر جلتے

رباعی

آنرا کہ چناں جمال باشد گردل ببرد حلال باشد

وانکس کہ براں چناں جمالے عاشق نشود وبال باشد

اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے دعا فرمائی کہ وَارْزُقْهُمْ اور روزی دے اس شہر والوں کو مِّنَ الثَّمَرٰتِ میووں سے لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ۝ شاید کہ وہ شکر کریں تیری نعمتوں کا یہ دعا بھی قبول ہوگئی باوجود اسکے کہ مکہ میدان بے کھیتی والا ہو مگر انواع واقسام کے میوے وہاں پیدا ہوتے ہیں اور تفسیر انوار میں مذکور ہو کہ ربیع خریف جاڑے گرمی کے فواکہ ایک دن مکۂ معظمہ میں مل سکتے ہیں اور چونکہ مکرر دعا کرنا تضرع اور

[1] بیت المعمور ایک مسجد زمرد یا یاقوت کی ہو چوتھے آسمان پر کعبہ مکرمہ کے مقابل کہ اگر وہاں سے کوئی چیز نیچے ڈالدیں تو کعبے کی چھت پر گرے اور طوفان نوح کے قبل کعبے کی زمین پر تھی اور اسے معمور اسواسطے کہتے ہیں کہ ملائکہ کی زیارت سے ہر وقت آباد ہو ۱۲

نیاز کی دلیل ہو پھر ابراہیم علیہ السّلام نے دوبارہ دعا کی کہ رَبَّنَآ اے ہمارے رب اِنَّكَ تَعْلَمُ بیشک تو جانتا ہو مَا نُخْفِيْ جو کچھ پوشیدہ کرتے ہیں ہم وَمَا نُعْلِنُ ۭ اور جو کچھ علانیہ کرتے ہیں یعنی تو ظاہر اور باطن سب جانتا ہو وَمَا يَخْفٰى اور چھپی نہیں ہو عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اللہ پر کوئی چیز فِي الْاَرْضِ زمین میں وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۝ اور نہ آسمان میں اسواسطے کہ وہ علم ذاتی کے ساتھ عالم ہو اور اس علم کی نسبت معلوم کے ساتھ یکساں ہو بیت۔

انچہ پیدا و انچہ پنہان ست ہمہ با دانش تو یکسان ست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سب تعریف اللہ کے واسطے ہو جس نے محض اپنے فضل سے وَهَبَ لِيْ بخشا اور عطا کیا مجھے عَلَي الْكِبَرِ بڑھاپے پر یعنی جب میں بوڑھا اور اولاد پیدا ہونے سے ناامید ہوگیا تو اُسنے مجھے دو فرزند عطا فرمائے اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اسماعیل جو نسٹھ برس کی یا ننانوے برس کی عمر میں اور اسحاق نوے برس کی یا ایک سو بارہ سال کی عمر میں اِنَّ رَبِّيْ تحقیق رب میرا لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝ البتہ سننے والا اور قبول کرنے والا ہو دعا کا اِن کلمات میں اس بات کا اظہار ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے دعا کر کے خدا سے بیٹے مانگے تھے رَبِّ اجْعَلْنِيْ اے رب میرے کردے مجھے مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ قائم رکھنے والا نماز کا وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ اور میری اولاد کو بھی ہمیشہ نماز پڑھنے والا رکھ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہو کہ ابراہیم علیہ السّلام کی اولاد میں ایک جماعت فطرت اسلام پر ہوتی رہی اور قیامت تک ہوتی رہیگی رَبَّنَا اے ہمارے رب کرم کر وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۝ اور قبول کرلے دعا میری رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ اے ہمارے رب بخشدے مجھے وَلِوَالِدَيَّ اور میرے ماں باپ کو اگر وہ تیرا ایمان لائیں اُنکے واسطے مغفرت کی دعا ممانعت کے قبل تھی اور اسوقت تک اُنکے ایمان سے یاس نہوئی تھی اور بعضوں نے کہا ہو کہ ماں باپ سے حضرت آدم اور حوا علیہما السّلام مراد ہیں وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور بخشدے مومنوں کو یعنی جو تیرے پاس مومن آئے يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ۧ جس دن قائم ہو حساب خلائق کا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ع ۶
کہا ہو کہ امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مومن مراد ہیں وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ اور ہرگز نہ گمان کر وائے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کو غَافِلًا بے خبر عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ڛ اس سے جو کرتے ہیں ظالم یعنی اُس بات پر ثابت اور مطمئن رہو جو تمھیں معلوم ہوئی ہو کہ عذاب انپر ہونے والا ہو اسواسطے کہ وہ بے شبہ اُنپر نازل ہوگا اور اصل بات یہ ہو کہ ایسی نہیوں میں جانتے ہیں کہ ظاہر میں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطاب ہو اور مراد آپ کے غیر ہیں اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ بکرنے نُؤَخِّرُهُمْ نون سے متکلم کا صیغہ پڑھا ہو یعنی سوا اسکے نہیں کہ ہم تاخیر کرتے ہیں اُنکے عذاب کی اور حفص نے یے سے غائب کا صیغہ پڑھا ہو یعنی تاخیر کرتا ہو اللہ اُنکے عذاب کی لِيَوْمٍ تَشْخَصُ واسطے اس دن کے کہ چڑھ جائینگی فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝ۙ اس دن نظریں ہولیں دیکھنے سے مُهْطِعِيْنَ حال یہ ہو اُن نظروں والے دوڑنے والے ہوں گے اسرافیل علیہ السلام کی طرف کہ اُنھیں عرصۂ حشر کی طرف پکار مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ سر اٹھائے ہوئے لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ نہ پھرتی ہونگی اُنکی طرف طَرْفُهُمْ ۚ اُنکی آنکھیں یعنی چڑھ کر ویسی ہی رہگئی ہونگی کہ وہ لوگ اپنے تئیں نہ دیکھ سکیں گے وَاَفْـــِٕدَتُهُمْ هَوَاۗءٌ ۝ۭ اور اُنکے دل خالی ہونگے فہم اور عقل سے غلبۂ دہشت اور حیرت کی وجہ سے وَاَنْذِرِ النَّاسَ اور ڈرا لوگوں کو یعنی اہل مکہ کو ڈرا يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ اُس روز سے جبکہ آئیگا انپر عذاب اور وہ مرنے کا دن ہو یا قیامت کا روز فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پھر کہیں گے وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا شرک اور تکذیب کر کے کہ رَبَّنَآ اے ہمارے رب اَخِّرْنَآ روک رکھ یعنی ہمارے عذاب میں تاخیر کر اور ہمیں دنیا میں پھر بھیج اور مہلت دے اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ ایک وقت نزدیک تک نُّجِبْ دَعْوَتَكَ تاکہ قبول کریں ہم پکارنا تیرا یعنی

اسکی بات مانیں جو ہمیں تیری طرف پکارے وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ط اور پیروی کریں ہم رسولوں کی اَوَلَمْ تَكُونُوٓا انکے جواب میں فرشتے کہیں گے کہ کیا نہ تھے تم کہ مبالغے کی وجہ سے اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ قسم کھاتے تھے تم اس سے پہلے دنیا میں کہ برقرار رہوگے مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۙ نہوگا تمھیں کچھ زوال مراد یہ ہو کہ وہ کہتے تھے کہ ہم دنیا میں رہیں گے آخرت میں نہ جائیں گے وَّسَكَنْتُمْ ط اور ساکن تھے تم فِیْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ گھروں میں اور لوگوں کے جنھوں نے ظَلَمُوٓا اَنْفُسَهُمْ ظلم کیا اپنی جانوں پر جیسے عاد اور ثمود نے وَتَبَيَّنَ لَكُمْ اور ظاہر ہوگیا تھا تمھیں کہ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ کیسا کیا تھا ہم نے انکے ساتھ یعنی انکے گھروں میں جار اعذاب نازل ہونے کے آثار تم نے دیکھ لیے تھے وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝ اور بیان کردی تھیں تمھارے واسطے مثالیں انکے حال کی وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ اور بیشک کوشش کی اُنھوں نے مکر کرنے میں جو نہایت مرتبے پر انکا مکر تھا وَعِنْدَ اللّٰهِ اور اللہ کے پاس ہر مَكْرُهُمْ ط انکے مکر کی جزا وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ اور بیشک تھا انکا مکر سختی اور ہول میں ایسا لِتَزُوْلَ تاکہ جگہ پر سے ٹل جائیں مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ اس مکر سے پہاڑ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شریعت کے احکام پہاڑوں کے مثل ہیں یعنی کافروں نے حیلے اور مکر بنائے تاکہ جو چیز ثبات اور استحکام میں پہاڑ کے مثل ہو وہ زائل ہوجائے اور یہ بات محال ہو بیت

ہست باد مکر ایشاں کہربا سے کے تواند کوہ را ابہردن زجائے

معالم میں حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہو کہ یہ آیت نمرود ظالم کے قصے میں ہو کہ جب اس نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ کے اندر سے صحیح و سلامت نکلے تو بولا کہ ابراہیم بہت بڑا خدا رکھتا ہو کہ اُس خدا نے ابراہیم کو آگ سے بچالیا میں چاہتا ہوں کہ آسمان پر جاکر اُسکے خدا کو دیکھوں اُسکے ملک کے سرداروں نے یہ بات کہی کہ آسمان بہت بلند ہو اُسپر آسانی سے چڑھ جانا ممکن نہیں نمرود نے اُنکی بات نہ سُنی اور ایک منارہ بنانے کا حکم کیا تین برس میں وہ منارہ بہت بلند لوگوں نے بنایا جب نمرود اسپر چڑھا تو اسپر سے بھی آسمان اتنا ہی بلند نظر آیا جتنا زمین سے دکھائی دیتا تھا دوسرے دن وہ منارہ گر پڑا اسکا بنانا اور گرنا سورۂ نحل میں ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ غرضکہ وہ منارہ نیو سے گرا اور بہت لوگ ہلاک ہوے نمرود غصے میں آیا اور بولا کہ میں ضرور آسمان پر جاؤنگا اور ابراہیم کے خدا نے میرا منارہ گرا دیا آسمان پر جاکر اُس سے لڑونگا چار کرگس اُس نے پالے اور اُنھیں خوب کھلا پلا کر بہت قوی کیا پھر ایک صندوق چار کونے کا بنوایا اور اُس میں دو دروازے رکھے ایک اوپر کا دروازہ ایک نیچے کا اور اُس کے چاروں کونوں پر چار نیزے اس طرح باندھے کہ جب چاہیں اُنکے پھل اوپر نیچے پھیر دیں پھر کرگسوں کو کئی فاقے دیے جب وہ خوب بھوکے ہوے تو چار مردار نیزوں کے پھلوں میں چھید کر خوب کس دیے اور صندوق کے کنارے کرگسوں کے بدن میں خوب کس کر باندھ دیے کرگس بھوک کے مارے اوپر کو مُرداروں کی طرف اُڑے اور صندوق کو کہ اُس میں نمرود ایک آدمی کو ساتھ لیکر بیٹھا تھا ہوا پر لے گئے اور اوپر کو چلے ایک دن رات کے بعد نمرود نے اوپر کا دروازہ کھول کر دیکھا تو آسمان اتنا ہی بلند نظر آیا جتنا بلند زمین پر سے نظر آتا تھا اپنے رفیق سے کہا کہ نیچے والا دروازہ کھول کر دیکھ اُس نے کھول کر نیچے دیکھا اور جواب دیا کہ پانی کے سوا کچھ نہیں نظر آتا پھر ایک دن رات کے بعد نمرود نے اوپر والا دروازہ کھولا تو آسمان اُسی حال پر نظر آیا جیسا پہلے دن دکھائی دیا تھا اُسکے رفیق نے نیچے کا دروازہ کھولا تو دھویں اور اندھیرے کے سوا اور کچھ نہ دکھائی دیا نمرود ڈرا اور نیزوں کے پھل مُردار سمیت نیچے کر دیے کرگس نیچے کی جانب پھرے اور پھرتے وقت کرگسوں کے پروں سے ایسی مہیب آواز پیدا ہوئی کہ اُس کے صدمے سے قریب تھا کہ پہاڑ اپنے مقام پر سے اُکھڑ جائیں فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ پس گمان نہ کر اللہ کو مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ط خلاف کرنے والا اپنے وعدے کا اپنے رسولوں سے یعنی مدد کرنے کا وعدہ جو اُس نے

رسولوں سے کیا ہو کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا اور کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اُسکے خلاف نہ اُس نے کیا ہو اور نہ کریگا اور تجھے دشمنوں پر ضرور مظفر اور منصور فرمائے گا
اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ بیشک اللہ غالب ہو ذُو انْتِقَامٍ بدلا لینے والا یعنی دوستوں کا کینہ دشمنوں سے نکالے گا یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ
جس دن بدلی جائے گی زمین غَیْرَ الْاَرْضِ دوسری زمین سے وَالسَّمٰوٰتُ اور آسمان بدلے جائیں گے دوسرے آسمان سے
تیسیر میں کہا ہو کہ زمین بدل جانا پہاڑوں نہروں درختوں کا برابر ہو جانا ہو اور آسمانوں کا بدل جانا تغیر اور گرفتگی آفتاب کی اور پراگندہ ہونا تاروں کا
اور معالم میں ایک قول ہو کہ آسمان کو بہشت کر دینگے اور زمین کو دوزخ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا ہو کہ زمین کو چاندی کی زمین سے
بدل دینگے اور آسمان کو سونے کے آسمان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا جو یہ قول ہو کہ قیامت کے دن زمین کو پاک صاف چاندی کی نکالیں گے
کہ کوئی گناہ اُسپر نہ کیا ہو یہ قول حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ کے کلام کی تائید کرتا ہو وَبَرَزُوْا اور ظاہر ہونگے لوگ اپنی قبروں سے لِلّٰہِ
الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ واسطے محاسبے خدا واحد قہر کرنے والے کے وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ اور دیکھے گا تو گناہگاروں یعنی مشرکوں کو يَوْمَئِذٍ
اس دن مُّقَرَّنِيْنَ باہم باندھے اور اکٹھا کیے ہوئے عقائد اور اعمال میں مشارکت کے موافق یا ہر ایک کو اُس شیطان کے ساتھ باندھے ہوئے
جو اُسے وسوسہ دیتا تھا فِی الْاَصْفَادِ ۚ زنجیروں یا طوقوں میں سَرَابِيْلُهُمْ اُنکے کُرتے مِّنْ قَطِرَانٍ قطران سے ہونگے اور وہ
ایک سیاہ اور غلیظ چیز ہوتی ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ پہاڑی سرو کا گوند ہو کہ پکا کر خارشتی اونٹوں پر طلا کرتے ہیں کہ اپنی حدت سے اُن کی خارش کو
جلا دے قیامت کے دن دوزخیوں کی کھالوں پر لگائیں گے تاکہ اُسکی حدت اور شدت سے اور اُسکے رنگ کی وحشت اور اُسکی بدبو اور اُسمیں
جھٹ پٹ آگ لگ جانے سے اُنپر عذاب ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ دنیا کے قطران اور دوزخ کے قطران میں اُتنا تفاوت ہو جتنا دنیا کی
آگ اور دوزخ کی آگ میں تفاوت ہو تو دوزخ کا قطران اُنکے اعضا پر لگائیں گے وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۙ اور پکڑے گی اور چھپا
لے گی اُنکے چہروں کو آگ یعنی اُنکے چہروں میں آگ لگ جائے گی لِيَجْزِيَ اللّٰهُ یہ بَرَزُوْا کا متعلق ہو یعنی نکلیں گے قبروں سے تاکہ جزا دے
اللہ كُلَّ نَفْسٍ ہر ایک کو مَّا كَسَبَتْ جزا اُسکی جو کچھ اُس نے کیا ہو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۚ جلدی
حساب کرنے والا ہو بندوں کا اسواسطے کہ ایک کا حساب دوسرے کے حساب سے اُسے باز نہیں رکھتا هٰذَا یہ قرآن یا یہ جو اس سورت میں
نصیحت ہو بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ کفایت ہو لوگوں کو تاکہ نصیحت کیے جائیں اُسکے ساتھ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ اور تاکہ ڈرائے جائیں اس کے سبب
سے وَلِيَعْلَمُوْٓا اور تاکہ جانیں اُن قدرت کی دلیلوں میں فکر اور تامل کر کے جو اسمیں مذکور ہیں اَنَّمَا هُوَ یہ کہ وہ ہو اِلٰهٌ وَّاحِدٌ خدا
یکتا وَّلِيَذَّكَّرَ اور البتہ چاہیئے کہ نصیحت پکڑیں اُولُوا الْاَلْبَابِ ۠ عقل والے اور جن چیزوں کی نہی ہو اُن سے باز رہیں اور جن کاموں ع ۱۱
کا حکم ہو اُن پر قیام کریں

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ حجر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہو	اور وہ ننانوے آیتیں ہیں

آیاتها ۹۹ رکوعاتها ۶ کلماتها ۶۲۳ حروفها ۲۹۰۷

الٓرٰ اقد حروف مقطعہ کے باب میں علما کے بہت اقوال ہیں بعضے اس بات پر ہیں کہ مطلقا اس باب میں کلام کرنا جرأت کی راہ چلنا ہو بنا بریں
ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان حرفوں کے معنی پوچھے فرمایا کہ اگر میں اس باب میں کچھ کہوں تو متکلف ہوں اور خدا نے اپنے پیغمبر سے
فرمایا کہ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اور بعضے کہتے ہیں کہ ہر ایک حرف ایک اسم کی طرف اشارہ ہو چنانچہ آلرا میں الف اشارہ ہو اسم اللہ کی طرف اور لام

لہ ہم نصرت دینگے اپنے رسولوں کو ۱۲ ؎ لکھ لیا ہو اللہ نے کہ غالب ہونگا میں اور رسول میرے ۱۲ ؎ نہیں ہوں میں تکلیف کرنے والوں میں سے ۱۲

اسم جبریل کی طرف اور ربّ اسم رسول کی طرف یعنی یہ کلام اللہ کا جبریل کے واسطے سے رسول علیہ السلام کو پہونچا تِلْكَ یہ آئتیں جو آئی ہیں اٰیٰتُ الْكِتٰبِ آئتیں سورت کی ہیں وَقُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ ○ اور آئتیں قرآن کی ہیں جو روشن ہو یا حق کو باطل سے بیان کرنے والا ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ کتاب اور قرآن دونوں ایک ہی ہیں مگر دونا موں سے مذکور ہوے اسواسطے کہ ہر ایک نام ایک معنی پر دلالت کرے اور قرآن کو نکرہ لانا تعظیم کی جہت سے ہو رُبَمَا بہت وقت یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا دوست رکھیں گے وہ لوگ جو کافر ہوے اور آرزو کرینگے لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ○ کاشکے ہوتے مسلمان اور یہ آرزو دنیا میں ہوگی مسلمانوں کی فتح کے وقت یا جب کبھی کافروں کو موت کا سامنا ہوگا یا قبر میں یا قیامت کے دن یا حساب کے وقت یا جسوقت موحد گنہگار دوزخ سے نکلیں گے اور دوزخ کے دروازے پھر بند کر دیے جائیں گے اور کافر سمجھیں گے کہ دوزخ سے نکلنا ہمیں نصیب نہیں تو تمنا کرینگے کہ کاشکے ہم اہل اسلام ہوتے ذَرْهُمْ چھوڑ دے انہیں یہ حکم اہانت اور حقارت کرنے کا ہو یعنی کافر کس گنتی میں ہیں اُنھیں دور کر جانے بھی دے تاکہ دنیا میں یَاْكُلُوْا کھائیں وَیَتَمَتَّعُوْا اور فائدہ اُٹھائیں مال اور منافع سے وَیُلْهِهِمُ الْاَمَلُ اور مشغول کرے اُنھیں آرزو یعنی بڑی عمر ہونے اور برقرار رہنے کی توقع معاد کی تیاری اور مآل کی فکر سے اُنکے حال کو باز رکھے فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ○ پھر قریب ہو کہ جانیں اپنے قول فعل کا خاتمہ اور انجام وَمَاۤ اَهْلَكْنَا اور نہیں ہلاک کیا ہم نے مِنْ قَرْیَةٍ کسی بستی والوں کو اِلَّا وَلَهَا مگر یہ کہ اُنھیں ہلاک کرنے کِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ایک زمانہ اندازکیا ہوا تھا اور لوح محفوظ میں لکھا تھا کہ اتنی مہلت ہوگی اور اسوقت ہلاکت ہوگی مَا تَسْبِقُ نہ آگے بڑھا مِنْ اُمَّةٍ کوئی گروہ اَجَلَهَا اپنی مدت ہلاکت سے وَمَا یَسْتَاْخِرُوْنَ ○ اور نہ پیچھے رہگئے اُس سے یعنی اُنکے ہلاک ہونے کا جو وقت مقرر تھا اُسی وقت ہلاک ہوے نہ اُس سے قبل اُنکی ہلاکت ہوئی نہ بعد وَقَالُوْا اور کہا عرب کے کافروں نے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ اے وہ شخص کہ نازل ہوا ہو عَلَیْهِ الذِّكْرُ اُسپر قرآن اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ○ بیشک تو دیوانہ ہے کہ ہمیں نقد سے اُدھار کی طرف بلاتا ہو یہ کلام ہنسی کی راہ سے تھا اسواسطے کہ نزول قرآن کا اعتقاد اور دیوانہ پن کی نسبت باہم درست نہیں ہوتی لَوْ مَا تَاْتِیْنَا اور اُن کافروں نے یہ بات کہی کیوں نہیں لاتا تو بِالْمَلٰٓئِكَةِ فرشتے اپنی رسالت کی گواہی کو اِنْ كُنْتَ اگر ہو تو مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ سچوں میں سے اس دعوے میں یعنی اگر تو سچ کہتا ہو کہ میں پیغمبر ہوں تو فرشتے لاکہ ہمارے سامنے تیری رسالت کی گواہی دیں حق تعالیٰ اُنکا جواب فرماتا ہو کہ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بکرنے تَنَزَّلُ ۓ سے غائب کا صیغہ اور مَلٰٓئِكَةُ کی نے کو پیش پڑھا ہو یعنی نازل نہیں کیے جاتے فرشتے اور حفص نے نُنَزِّلُ نون سے جمع متکلم کا صیغہ اور مَلٰٓئِكَةَ کی تے کو زبر پڑھا ہو یعنی ہم نہیں نازل کرتے فرشتے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر وحی کے ساتھ یا عذاب کے ساتھ یعنی فرشتے کو اُسکی اصلی صورت پر اُسی وقت دیکھ سکتے ہیں جب وہ عذاب کے واسطے نازل ہو جیسا کہ قوم ثمود نے جبرئیل علیہ السلام کو سخت آواز کے وقت دیکھا یا جیسے سب لوگ مرتے وقت دیکھتے ہیں وَمَا كَانُوْۤا اِذًا اور نہونگے اسوقت جب ملائکہ کو ہم اس صورت سے بھیجیں مُّنْظَرِیْنَ ○ مہلت دیے ہوؤں میں سے یعنی فوراً عذاب کیے جائیں گے اِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نے نَزَّلْنَا الذِّكْرَ نازل کیا قرآن کو مومنوں کا ذکر ہو اور ذکر شرف کے معنی میں بھی آتا ہو یعنی یہ کتاب پڑھنے والوں کے شرف کی سبب ہو وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ اور یقینی ہم اُسکے نگہبان ہیں تحریف سے یعنی شیطان اُسمیں کچھ باطل نہیں بڑھا سکتا یا حق میں سے کچھ گھٹا نہیں سکتا یا اسمیں خلل پڑنے سے ہم نگہبان ہیں یا جسکے دل میں ہم چاہتے ہیں قرآن کی حفاظت کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ لَهٗ کی ضمیر جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف پھرتی ہو یعنی دشمنوں کے ضرر پہونچانے سے ہم اُنکے نگہبان ہیں نظم

اگر جملہ جہانم خصم گردند　　نترسم چوں نگہبانم تو باشی

زشادی در ہمہ عالم نگنجم اگر یک لحظہ مہمانم تو باشی

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بے شبہ بھیجا ہم نے مِنْ قَبْلِكَ پہلے تجھ سے فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اگلے گروہوں میں وَمَا يَاْتِيْهِمْ
اور نہیں آیا اُنکے پاس مِّنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا كَانُوْا بِهٖ مگر تھے کہ تکبر اور عناد کی وجہ سے اس رسول کے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝
ہنسی کرتے تھے جیسے یہ معاند تیرے ساتھ بھی ٹھٹھول کرتے ہیں اس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دینا مقصود ہو یعنی اے حبیب
قوم کی ایذا رسانی کے ساتھ کچھ تم ہی خاص نہیں کیے گئے ہو بلکہ سب رسول اس بلا میں مبتلا تھے كَذٰلِكَ جس طرح انبیا سے ہنسی کرنا اگلے تکذیب
کرنے والوں کے دلوں میں ہم نے ڈال دیا تھا اسی طرح نَسْلُكُهٗ چلاتے ہیں ہم اُسے فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ تیرے زمانے کے
کافروں کے دلوں میں لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ایمان نہیں لاتے قرآن کا وَقَدْ خَلَتْ اور بیشک گذر گئی سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝
سنت الٰہی اگلوں کو ہلاک کرنے میں یعنی انہیں سے جو کوئی ہلاک ہوا حق نہ قبول کرنے اور رسولوں کی تکذیب کرنے کی وجہ سے ہوا اور یہ اہل مکہ کے
واسطے وعید ہو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرکے معجزات ظاہر ہونے کے بعد اور معجزوں کی فرمائش کرتے اور اصرار کرتے تھے کہ
رسالت پر گواہی دینے کے واسطے فرشتے نازل ہوں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اور اگر ہم کھولدیں ان فرمائش کرنے والوں پر
بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا کوئی دروازہ آسمان سے تو ہو جائیں تمام دن فرشتے اُنکی نظر میں کہ فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝ اُس کھلے دروازے
میں اوپر چڑھتے اور اسی دروازے سے باہر اُترتے ہیں کہ لَقَالُوْٓا ضرور عناد کی راہ سے اور حق میں شک کرنے کی وجہ سے وہ کہیں کہ اِنَّمَا
سُكِّرَتْ سوا اسکے نہیں کہ باندھ دی ہیں اَبْصَارُنَا آنکھیں ہماری اور ڈھٹبندی کردی ہو یا یہ معنی ہیں کہ اگر آسمان کا دروازہ کھولدیں
اور کافر آسمان پر چڑھ کر وہاں کے عجائب دیکھیں تو کہیں کہ ڈھٹبندی کردی ہو اور یہ صورت خارج میں موجود نہیں بَلْ نَحْنُ بلکہ ہم قَوْمٌ
ع ۵ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝ وہ جادو کیے ہوے ہیں یعنی محمد نے ہم پر جادو کردیا ہی جس طرح اور معجزے ظاہر ہونے کے وقت کہتے تھے کہ یہ جادو استمراری
ہو وَلَقَدْ جَعَلْنَا اور تحقیق کہ ہم نے پیدا اور ظاہر کردیے فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا آسمانوں میں برج بارہ مختلف ہیئتوں اور خاصیتوں کے
وَّزَيَّنّٰهَا اور آراستہ کردیا ہم نے انھیں صورتوں سے یا آسمانوں کو آفتاب ماہتاب اور سب ستاروں سے ہم نے آراستہ کردیا
لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ واسطے دیکھنے والوں کے کہ نظر عبرت سے اُنھیں دیکھیں اور انھیں دیکھ کر پیدا کرنے والے کی قدرت پر دلیل پکڑیں
وَحَفِظْنٰهَا اور محفوظ رکھا ہم نے آسمانوں کو مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ ہر شیطان راندے ہوے سے کہ آسمانوں پر وہ
نہیں چڑھ سکتا اور وہاں کے حالات اور خبروں سے نہیں مطلع ہوتا اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ مگر جو شیطان چاہے کہ آسمان پر جائے اور وہاں
سے سنی ہوئی بات اُڑا لائے یعنی جو کچھ کہ فرشتوں سے سن لے فَاَتْبَعَهٗ تو پیچھے لگتا ہو اُسکے اور اُسے پہونچتا ہو اور اُسے جلا دیتا ہی
شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝ ستارہ روشن اور چمکتا ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ حضرت آدمؑ کے زمانے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے زمانے تک شیطان آسمان پر جاتے تھے اور ملائکہ جو لوح محفوظ کی خبریں پڑھتے تھے اُسپر آگاہ ہوکر باتیں اُڑا لاتے تھے اور زمین پر آکر
اپنے کاہن دوستوں سے کہتے تھے جب حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام پیدا ہوے تو شیطانوں کو تین آسمانوں پر جانے کی ممانعت ہوگئی
جو تھے آسمان تک جاتے پس جب حضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی ولادت ہوئی تو سب آسمانوں پر شیطانوں
کو جانے کی ممانعت ہوگئی اور انھیں مارنے کو شہاب ثاقب مقرر ہوے اور کاہنی کے دروازے بالکل بند ہوگئے بیت

گلے شگفت دہیا ہوے خار آخر شد سے بر آمد و بازار تیرگی شکست

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا اور زمین کو کھینچدیا ہم نے پانی پر خانہ کعبہ کے نیچے سے وَاَلْقَيْنَا اور ڈالے ہم اور پیدا کیے فِيْهَا رَوَاسِيَ زمین میں پہاڑ سر اُٹھائے قدم جمائے وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا اور اُگائی ہم نے زمین پر مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝ ہر چیز میں سے تُلی ہوئی حکمت کی ترازو میں یعنی ایک مقدار معین پر اندازہ کی ہوئی ایسی صورت پر جو حکمت بےعلت نے چاہی یا یہ معنی ہیں کہ ہم نے وہ چیز اگائی جسے تولتے ناپتے ہیں یا موزون مستحسن کے معنی میں ہو یعنی زمین سے ہم نے اچھی چیزیں اُگائیں جنمیں کئی منفعتیں ہیں اور وہ چیزیں اشجار اور مزروعات ہیں وَجَعَلْنَا لَكُمْ اور کیے ہم نے تمھارے واسطے فِيْهَا زمین میں مَعَايِشَ معیشت کے اسباب یعنی وہ کھانے پہننے کی چیزیں جنکے سبب سے تمھارے عیش کا قیام ہو وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ اور تمھارے واسطے اُسے بھی ہم نے بنایا کہ نہیں ہو تم اُسے بِرٰزِقِيْنَ ۝ رزق دینے والے یعنی خدام لونڈی غلام اور بعضوں نے کہا ہو کہ سواریاں اور چارپائے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اور نہیں ہو کوئی چیز جسکی حاجت آدمی کو ہو اِلَّا عِنْدَنَا مگر ہمارے پاس ہیں یعنی ہمارے حکم کے ماتحت ہیں خَزَآئِنُهٗ اسکے خزانے یعنی اُسے پیدا اور ایجاد کرنے پہ ہم قادر ہیں یہ اقتدار اور اختیار کے واسطے ضرب المثل ہو اس واسطے کہ اپنی قدرت کی چیزوں کو خزانہ رکھی ہوئی چیزوں سے تشبیہ دی ہو کہ اُنکے نکالنے میں کلفت اور زحمت کی احتیاج نہیں ہو وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اور نہیں اُتارتے ہیں ہم اُسے اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ مگر جانے ہوے اندازے کے ساتھ کہ اس سے کم ہوتی ہو نہ زیادہ چاہیے وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ اور بھیجیں ہم نے ہوائیں لَوَاقِحَ بوجھل ابر سے یعنی ابر کی اُٹھانے والی یا درختوں کو میوے سے بھاری کردینے والی فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ پھر نازل کیا ہم نے آسمان سے مَآءً پانی کہ وہ مینھ ہو فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ پھر پلایا ہم نے تمھیں وہ پانی اور اُسمیں تصرف عطا کیا ہم نے تمھیں وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ اور نہیں ہو تم اُس برسائے ہوے پانی کے واسطے بِخٰزِنِيْنَ ۝ حفاظت کرنے والے کنوئیں اور تالاب اور چشمے میں بلکہ ہم اُسکے حافظ ہیں امام ماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تاویلات میں فرمایا ہو کہ نہیں ہو تم خدا کے خزانہ دار یعنی اُس کے خزانے تمھارے ہاتھ میں نہیں اور تم جو کچھ خزانہ رکھتے ہو وہ سب اُسی کا خزانہ ہو وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ اور بیشک ہم ہم زندہ کرتے ہیں فنا ہو جانے والے جسموں کو اُن میں زندگی ایجاد کرکے وَنُمِيْتُ اور مار ڈالتے ہیں ہم زندہ جسموں کو اُن میں سے حیات زائل کرکے لطائف قشیری میں یہ معنی لکھے ہیں کہ مشاہدے کے انوار سے دلوں کو ہم زندگی دیتے ہیں اور مجاہدے کی آگ میں نفسوں کو ہم مار ڈالتے ہیں یا طاعتوں کی موافقت کے سبب سے دلوں کو ہم زندہ کرتے ہیں اور خواہشوں کی متابعت کی وجہ سے ہم مار ڈالتے ہیں صاحب بحر الحقائق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ اُسکے یہ معنی ہیں کہ ہم اولیا کے دل زندہ کرتے ہیں جمال کی چمک کے نوروں سے اور ہم اُنکے نفس مار ڈالتے ہیں جلال کی نظر کے حملوں سے وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ اور ہم وارث ہیں یعنی خلائق کے فنا ہو جانے کے بعد ہم باقی ہیں اس واسطے کہ میراث اُس چیز کو کہتے ہیں جو ایک کے مرنے کے بعد دوسرے کو پہونچے تو سب معرض فنا میں ہیں اور حق تعالیٰ ہی صفت بقا کے ساتھ موصوف ہو وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ اور بےشبہ ہم جانتے ہیں آگے بڑھ جانے والوں کو مِنْكُمْ تم میں سے یعنی جنھوں نے اسلام میں پیشی کی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ۝ اور بیشک ہم جانتے ہیں پیچھے رہنے والوں کو تم میں سے یا تم جو آدمی ہو تم میں سے اگلے پچھلے سب کو ہم جانتے ہیں یعنی حضرت آدم علیہ السّلام کے زمانے سے ابتک جو مر گیا ہو اُسے بھی اور قیامت تک جو مریگا اُسے بھی یا گذرے ہوؤں میں سے جو پیدا ہوا تھا اُسے بھی جانتے ہیں اور آنے والوں میں سے جو قیامت تک پیدا ہوگا اُسے بھی یا اگلی امتوں کو بھی ہم جان چکے اور امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جانتے ہیں یا اُسے بھی ہم جانتے ہیں جو صف جہاد میں مقدم ہو یا عبادت میں سبقت رکھتا ہو اور اُسے بھی ہم جانتے ہیں جو اُن سے پیچھے رہ گیا یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ لکھا ہو کہ ایک خوبصورت عورت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے عورتوں کی صفت میں

نماز پڑھا کرتی تھی بعضے نمازی تو اگلی صفوں میں چلے جاتے تھے کہ اُس عورت پر اُنکی نظر نہ پڑے اور بعضے پچھلی صفوں میں چلے آتے تھے کہ رکوع میں بغل کی راہ سے اُس عورت کی دید بازی کریں حقتعالیٰ نے فرمایا کہ صفوں کے لوگوں سے اگلوں پچھلوں کو میں جانتا ہوں اور اُن کا حال مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب هُوَ يَحْشُرُهُمْ ط وہ اکٹھا کریگا سب اگلے پچھلوں کو اور ہر ایک کو جزا دیگا اِنَّهٗ حَكِيْمٌ یقینی وہ درست کام کرنیوالا ہے عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا پوشیدہ اور آشکارا کا وَلَقَدْ خَلَقْنَا اور بے شبہہ پیدا کیا ہم نے الْاِنْسَانَ انسان کو یعنی آدم علیہ السّلام کو مِنْ صَلْصَالٍ خشک مٹی سے کہ جب اسپر ہاتھ ماریں تو پکّے برتن کی طرح بولے مِّنْ حَمَاٍ اور وہ مٹی بنی تھی کالی کیچڑ مَّسْنُوْنٍ ۝ بُو کی ہوئی سے پانی میں بہت رہنے کے سبب سے جیسے وہ کیچڑ جو حوض اور نہر کی تہ میں ہوتی ہے تبیان میں لکھا ہے کہ حقتعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کو خاک سے پیدا کیا اس طرح کہ اپنے لطف وکرم کا پانی اُس خاک پر برسایا یہانتک کہ وہ کیچڑ ہوگئی پھر مدت تک اُسے چھوڑ دیا کہ وہ سیاہ مٹی ہوگئی تو اُسے بہت اچھی ترکیب پر صورت بنائی اور مسنون مصوّر کے معنی میں ہے یعنی صورت بنائی گئی ہے وہ جسے چھوڑ دیا اور خشک ہوکر صلصال کے رتبے کو پہونچ گئی وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ اور جان جو جنوں کا باپ ہے اُسے ہم نے پیدا کیا مِنْ قَبْلُ پہلے انسان کے پیدا کرنے سے مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ بے دھوئیں کی آگ سے کہ مسام میں گھس جاتی ہے اور اُس سے صاعقے پیدا ہوتے ہیں جسے لُون کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دنیا کی سموم اُس سموم کے ستّر حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے جس سے جان پیدا کیا گیا ہے وَاِذْ قَالَ اور یاد کر اُسے کہ کہا رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ تیرے رب نے فرشتوں سے زمین میں خلیفہ کرنے کو کہ اِنِّيْ خَالِقٌۢ میں پیدا کرنے والا ہوں بَشَرًا آدمی کو مِّنْ صَلْصَالٍ خشک مٹی سے جو ہونے والی ہے مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ کیچڑ صورت بنائی ہوئی سے فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ پھر جب درست کروں اُسکی صورت اور ہیئت وَنَفَخْتُ فِيْهِ اور لاؤں اُسمیں مِنْ رُّوْحِيْ اُس روح میں سے جو میری پیدا کی ہوئی ہے اور وہ اُسکے سبب سے زندہ ہوجائے فَقَعُوْا لَهٗ تو گر پڑو اُسکو سٰجِدِيْنَ ۝ سجدہ کرنے والے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ پھر سجدہ کیا فرشتوں نے كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ سب کے سب نے ایک ہی بار اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط مگر ابلیس نے کہ تکبر کی وجہ سے اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ نہ مانا اور سرکشی کی اس بات سے کہ ہو مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ سجدہ کرنے والوں میں سے آدمؑ کو قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ کہا خدا نے کہ اے ابلیس مَا لَكَ کیا ہے تجھے اور تیری غرض کیا تھی اَلَّا تَكُوْنَ اس میں کہ نہ ہوا تو مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ ساتھ سجدہ کرنیوالوں کے قَالَ کہا ابلیس نے کہ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ نہیں ہوں کہ سجدہ کروں لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ آدمی کو کہ پیدا کیا ہے تونے اُسے مِنْ صَلْصَالٍ سوکھی مٹی سے مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ کالی کیچڑ بُو کی ہوئی سے یعنی خاک جو بدتر عناصر ہے اس سے تونے اُسے پیدا کیا اور مجھے اُس سے بہتر آگ سے پیدا کیا تو روحانی لطیف جسمانی کثیف کا کیوں فرمانبردار ہو ابلیس نے آدم کے ظاہر پر نظر کی اور اُس کے باطن سے غافل تھا اُسکی صورت کو ویرانہ دیکھا یہ نہ سمجھا کہ اسرار کا خزانہ اس ویرانے میں مدفون ہے قطعہ

گنجیست دریں خانہ کہ در کون نہ گنجد ۔۔۔ آں کنج خراب از پے این گنج نہان ست

فی الجملہ ہر آنکس کہ دریں خانہ رہے یافت ۔۔۔ سلطان زمین ست و سلیمان زمان ست

قَالَ کہا اللہ نے ابلیس کو جب وہ آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرنے سے انکار کرچکا کہ فَاخْرُجْ مِنْهَا پھر نکل آسمان سے یا بہشت یا ملائکہ کے زمرے یا فرشتے کی صورت یا اُس مرتبے سے جو تجھے حاصل تھا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ پھر بیشک تو راندہ ہوا ہے خیر اور کرامت سے وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اور بے شبہہ تجھ پر لعنت ہے اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ روز جزا تک اور لباب میں لکھا ہے کہ قیامت کے روز تک تو تجھ پر لعنت

ع ۲

کرینگے اور پھر تجھ پر عذاب ہوگا کہ تو لعنت بھی بھول جائیگا قَالَ رَبِّ کہا ابلیس نے کہ اے میرے رب فَاَنْظِرْنِیْۤ پھر مہلت دے مجھے اِلٰی
یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○ اُس روز تک کہ اُٹھائے جائیں لوگ ابلیس کی غرض یہ تھی کہ مروں نہیں اس واسطے کہ وہ جانتا تھا کہ بعثت کے بعد موت نہیں
ہو حق تعالیٰ نے قبول نہ کیا قَالَ کہا کہ فَاِنَّكَ پھر بیشک تو ہو مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۙ مہلت دیے ہوؤں میں سے اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ
الْمَعْلُوْمِ ○ دن اور وقت معلوم تک یعنی پہلے نفخے سے جب خلق فنا ہوگی اُس وقت ایک دور اس نفخے کو نفخۂ صعقہ کہتے ہیں اس واسطے
کہ جمہور کا قول یہ ہو کہ پہلا نفخہ نفخۂ موت ہوگا اور دوسرا نفخہ زندہ کرنے کا نفخہ ہوگا اور بہت مشہور قول کی روسے اِن دونوں نفخوں کے درمیان میں
چالیس برس کا فاصلہ ہوگا تو ابلیس چالیس برس مردہ رہیگا پھر اُٹھایا جائیگا قَالَ رَبِّ کہا ابلیس نے کہ اے میرے رب بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ قسم
کھاتا ہوں اُسکی جو تو نے مجھے گمراہ کیا کہ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ ضرور آراستہ کرونگا آدمیوں کے واسطے گناہ فِی الْاَرْضِ زمین دنیا میں کہ غرور کا
گھر ہو مدارک میں لکھا ہو کہ ابلیس نے آدمیوں کو گمراہ کرنے کے واسطے دو بار قسم کھائی ایک بار تو صفت ذات کی کہ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اور ایک بار
فعل کے ساتھ کہ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ اور فقہا نے دونوں قسموں میں فرق کیا ہو اہلِ عراق تو اس بات پر ہیں کہ صفات ذاتیہ کی قسم کھانا جیسے قدرت عظمت عزت کی
یہ قسم ہو اور صفاتِ فعلی جیسے رحمت غضب اور اسکے مثل کی قسم قسم نہیں ہو اور صحیح بات یہ ہو کہ قسمیں عرف پر موقوف ہوتی ہیں جیسے لوگوں کے عرف میں قسم کہتے
ہوں وہ قسم ہو اور نہیں تو نہیں اور بعضوں نے کہا ہو کہ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ میں بے سببیہ ہو یعنی اس سبب سے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں آدمیوں نظر میں گناہ آراستہ
کرونگا وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۙ اور ضرور اُنھیں گمراہی پر رکھونگا اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ مگر تیرے بندوں کو اُن میں سے جو
الْمُخْلَصِیْنَ ؀ خالص کیے گئے ہیں شرک جلی اور خفی کے شائبوں سے کہ میرا مکر و فریب اُنھیں نہ اثر کریگا قَالَ کہا اللہ نے کہ هٰذَا
ایمان میں یہ اخلاص صِرَاطٌ ایسی راہ ہو کہ حق ہو عَلَیَّ مجھ پر اُسکی رعایت مُسْتَقِیْمٌ ○ سیدھی ہو یعنی اُس میں کجی نہیں اور منزل مقصود پر جلد
پہونچا دیتی ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ عَلَیَّ اِلَیَّ کے معنی میں ہو یعنی اخلاص میری طرف سیدھی راہ ہو اِنَّ عِبَادِیْ بیشک بندے میرے یعنی مخلص
لَیْسَ لَكَ نہیں ہو تجھے عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اُنپر تسلط اور قوت بہکانے اور گمراہ کرنے کی اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مگر وہ جو تیری
پیروی کرے مِنَ الْغٰوِیْنَ ○ گمراہوں میں سے کہ اُسپر تو مسلط ہو سکتا ہو وَاِنَّ جَهَنَّمَ اور تحقیق کہ دوزخ لَمَوْعِدُهُمْ
اُنکے وعدے کی جگہ ہو یعنی تیری پیروی کرنے والوں کی اَجْمَعِیْنَ ۙ سب کی لَهَا دوزخ کے واسطے سَبْعَةُ اَبْوَابٍ سات دروازے
ہیں لِكُلِّ بَابٍ ہر دروازے کے واسطے مِّنْهُمْ گمراہوں میں جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ؏ ایک حصہ قسمت کیا گیا ہو دروازوں سے طبقے مُراد ع ۱۹
ہیں ہر طبقے کے واسطے ایک قوم مقرر اور معین ہو چکی ہو جہنم موحد گنہگاروں کی جگہ ہو لظی نصارے کا مقام ہو حطمہ یہود کی جگہ ہو سعیر بے دینوں کا ٹھکانا ہو
سقر آتش پرستوں کی قرارگاہ ہو جحیم مشرکوں کا محل ہو ہاویہ جو سب طبقوں سے نیچے ہو منافقوں کے واسطے مقرر امام ابومنصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ
نے تاویلات میں کہا ہو کہ دروازوں سے طبقے مُراد ہیں اور جبکہ مومن دوزخ میں ہمیشہ نہ رہیں گے تو اُنکے واسطے کوئی طبقہ مقرر نہیں تو پہلا طبقہ
دہریوں کے نامزد ہو دوسرا ثنویہ اور عرب کے مشرکوں کے واسطے ہو تیسرا براہمہ کے لئے کہ مطلق رسالت کے منکر ہیں چوتھا یہود کے واسطے پانچواں
نصارے کے لیے چھٹا مجوس کے واسطے ساتواں منافقوں کا ہو بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ دوری اور محرومی کی جو دوزخ ہو اُس کے واسطے سات
دروازے ہیں حرص۱ شرہ۲ حقد۳ حسد۴ غصہ۵ خواہش۶ تکبر۷ ترجمہ رشف میں مذکور ہو کہ دوزخ کے سات دروازے اسواسطے ہیں کہ آدمی کے ساتوں اعضا
کہ آنکھ۱ کان۲ زبان۳ پیٹ۴ فرج۵ ہاتھ۶ پانوں۷ ہیں اُنکے سبب سے سات دروازے کھولے ہیں اور ہر عضو کے واسطے ایک دروازے سے راہ رکھی ہو قطعہ

ہفت در دوزخ اندر تنِ تو ساختہ نفس شاں در و دربند

ہیں کہ در دست تست فعل امروز
در ہر ہفت محکم اندر بند

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ بیشک پرہیز کرنے والے جنھوں نے ابلیس کی پیروی سے پرہیز کیا فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ جنتوں میں ہیں اور نہروں میں یعنی ایسی جنتوں میں جنمیں دودھ شراب وغیرہ کے چشمے جاری ہیں اُدْخُلُوْهَا اُن پرہیزگاروں سے فرشتے کہیں گے کہ داخل ہو ان جنتوں میں بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ہر آفت سے سلامتی کے ساتھ ملے ہوئے یا خدا کے سلام کے ساتھ اُس حال میں کہ ایمن ہو نعمت زائل ہونے سے وَنَزَعْنَا اور نکال ڈالینگے ہم مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ جو کچھ جنتیوں کے سینوں میں ہوگا مِّنْ غِلٍّ کینہ کہ باہم دنیا میں رکھتے ہوں حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اُنھوں نے فرمایا میں اُمید رکھتا ہوں کہ میں اور طلحہ اور زبیر انہیں سے ہونگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ حق تعالےٰ اُن کے دلوں سے حسد اسواسطے نکال ڈالیگا کہ ایک دوسرے کا مرتبہ دیکھ کر رشک نہ کرے اِخْوَانًا آئیں گے جنت میں ایسے حال پر کہ بھائیوں کے مثل ہونگے ایک دوسرے پر مہربانی اور محبت میں عَلٰى سُرُرٍ بھائیوں کی طرح بیٹھے ہونگے تختوں پر کہ وہ تخت سونے کے ہونگے جواہر سے چمکتے ہوئے مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ ایک دوسرے کی طرف منہ کیے ہوئے لکھا ہے کہ جنتی لوگ ایک دوسرے کی پیٹھ نہ دیکھیں گے اسواسطے کہ جہاں جائیں گے اور جدھر منھ کرینگے اُنکے تخت بھی اُدھر پھر جائیں گے تو ہر وقت ایک دوسرے کا منھ دیکھے گا لَا يَمَسُّهُمْ نہ پہونچے گا انھیں فِيْهَا جنت میں نَصَبٌ کچھ رنج اور مشقت اسواسطے کہ وہ نعمت اور راحت کا گھر ہے وَّمَا هُمْ مِّنْهَا اور نہیں ہیں وہ بہشت سے بِمُخْرَجِيْنَ نکالے گئے یعنی ہمیشہ بہشت میں رہیں گے لکھا ہے کہ ایک دن حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باب بنی شیبہ سے مسجد حرام میں داخل ہوئے صحابہ کی ایک جماعت کو آپ نے دیکھا کہ وہ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا کہ مَالِیْ اَرٰکُمْ تَضْحَکُوْنَ کیا ہے مجھے کہ تمھیں ہنستے دیکھتا ہوں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات سے غصے کی بو پائی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے چلے آئے ہنوز حجرۂ مبارک میں نہ پہونچے تھے کہ پھر مسجد میں تشریف لیگئے اور فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور پیغام لائے کہ میرے بندوں کو کیوں نا اُمید کرتا ہے نَبِّئْ عِبَادِيْٓ خبر کردے میرے بندوں کو کہ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ بیشک میں بخشنے والا ہوں اُسے جو بخشش چاہے الرَّحِيْمُ ۝ رحم کرنے والا ہوں اُس پر جو توبہ کرے وَاَنَّ عَذَابِيْ اور یہ کہ میرا عذاب گنہگار پر جو توبہ اور استغفار سے منحرف ہے هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝ وہ عذاب دردناک ہے محققوں نے کہا ہے کہ ذات کو مغفرت اور رحمت کے ساتھ وصف کرنے اور عذاب وعقوبت کے ساتھ وصف نہ کرنے میں وعدہ مہربانی کی ترجیح اور صفت عفو کی تاکید ہے بیت

گرچہ جرم من از عدد بیش ست
سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ ازاں پیش ست

وقف لازم

وَنَبِّئْهُمْ اور خبر دے میرے بندوں کو عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۝ ابراہیمؑ کے مہمانوں سے یعنی اُن تین یا آٹھ یا بارہ فرشتوں کی خبر جو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو خوشخبری دینے اور قوم لوطؑ کو ہلاک کرنے کو حضرت ابراہیمؑ پر نازل ہوئے تھے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ جب داخل ہوئے اُس پر فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ تو بولے کہ سلام کرتے ہیں ہم تجھ پر سلام قَالَ کہا ابراہیم علیہ السّلام نے کہ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝ بے شبہہ ہم تم سے ڈرتے ہیں اور ڈرنے کی وجہ یہ تھی کہ بے اذن اور بے وقت آئے تھے یا یہ سبب تھا کہ ابراہیم علیہ السّلام نے آدمی سمجھ کر کھانا فرشتوں کے سامنے حاضر کیا وہ اُنھوں نے نہیں کھایا فرشتے یہ بات سنکر قَالُوْا لَا تَوْجَلْ بولے کہ نہ ڈر اِنَّا نُبَشِّرُكَ بیشک ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں بِغُلٰمٍ بیٹے کی جسکا نام اسحٰق ہے عَلِيْمٍ ۝ جاننے والا ہے یعنی جب سن بلوغ کو پہونچے گا تو اُسے علم نبوت حاصل ہوگا قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ کہا ابراہیم علیہ السّلام نے کہ کیا بشارت دیتے ہو تم مجھے عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ بعد اس کے کہ پہونچا ہے مجھے بوڑھاپا ابراہیم علیہ السّلام اس بات سے متعجب ہوئے کہ بوڑھے آدمی کے بیٹا کیونکر پیدا ہوگا یعنی پھر میں جوان ہونگا یا اسی بوڑھاپے کی حالت میں بیٹا پیدا ہوگا

فَبِمَ تو کس طرح پر اور کیونکر تُبَشِّرُوْنَ ۝ خوشخبری دیتے ہو مجھے قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بولے کہ خوشخبری دی ہم نے تجھے بِالْحَقِّ صحیح درست
بیشک وشبہہ فَلَا تَكُنْ پھر نہو تو مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝ ناامیدوں میں سے یعنی اِس خوشخبری کے سبب سے اُمید وار رہ اسواسطے کہ خلق کو بے
ماں باپ کے پیدا کرنے جو قادر ہی وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہی کہ بوڑھے مرد اور بوڑھیا بانجھ عورت سے بھی لڑکا پیدا کر دے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام
نے کہ میں اپنے پروردگار کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں وَمَنْ يَّقْنَطُ اور کون ہی جو ناامید ہو مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اپنے رب کی رحمت
سے اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝ مگر گمراہ لوگ کہ اُنھوں نے معرفت کی راہ نہیں پہچانی اور حق تعالےٰ کے علم وقدرت کا کمال اور رحمت کی وسعت
نہیں جانی اور جب ابراہیم علیہ السلام نے بہت سے دیکھے تو تامل اور سوچ میں گئے کہ ان سب فرشتون کو ایک بشارت کے واسطے آنے کی
حاجت نہ تھی اُنکے آنے میں اور کوئی بڑا کام ہوگا قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ کہا پھر کیا کام ہی تمھارا اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اے بھیجے ہوؤ
اور تم کہاں جاتے ہو تو قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ وہ بولے کہ بیشک ہم بھیجے گئے اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ کافروں کے گروہ کی طرف یعنی قوم لوط کی جانب
تاکہ اُنھیں ہم ہلاک کریں اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ مگر لیکن لوط کی اولاد کو یعنی اُس کے خاندان کو اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ بیشک ہم نجات دینے والے ہیں اُنھیں
اَجْمَعِيْنَ ۝ سب کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اُس کی عورت کو قَدَّرْنَآ اِنَّهَا مقرر کر لیا ہی ہم نے یہ کہ وہ عورت لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ ٤ ع ١٤
پیچھے رہنے والوں میں سے ہی جو شہر میں عذاب کے واسطے رہجائیں گے فرشتوں نے مقرر کرنے کی نسبت اپنی طرف کی ہم نے مقرر کیا ہی حال آنکہ
مقرر کرنا خدا کا کام ہی یہ اس جہت سے ہوسکتا ہی کہ فرشتے مقرب اور مخصوص بندے ہیں فَلَمَّا جَآءَ پھر جب آئے اٰلَ لُوْطِ لوط کے
لوگوں کے پاس الْمُرْسَلُوْنَ ۝ فرشتے بھیجے ہوئے تو قَالَ کہا لوط علیہ السلام نے اِنَّكُمْ بیشک تم قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝
گروہ ہو بیگانے یعنی میں تمھیں نہیں پہچانتا قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ وہ بولے کہ ہم بیگانے نہیں ہیں بلکہ ہم آئے ہیں تیرے پاس بِمَا كَانُوْا
اُس چیز کے ساتھ کہ تیری قوم کے لوگ تھے کہ نادانی اور عناد کی وجہ سے فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝ اُس میں شک کرتے تھے یعنی ہم اس عذاب سمیت
آئے ہیں تونے جسکا وعدہ اُن سے کیا تھا اور وہ اُسمیں شک کرتے تھے وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ اور لائے ہیں ہم تیرے پاس سچی بات یعنی اُنکے واسطے عذاب کہ حق
ہو وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور بیشک ہم سچے ہیں اس بات میں فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ پھر نکال لیجا اس شہر سے اپنے لوگوں کو بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ ایک ٹکڑے میں
رات سے کہ گذرے وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ اور تو بھی جا اُنکے پیچھے تاکہ جلدی چلنے میں اُنہیں تاکید کرو وَلَا يَلْتَفِتْ اور پیچھے پھر کر نہ دیکھے مِنْكُمْ تم میں سے اَحَدٌ
کوئی تاکہ عذاب کی سختی نہ دیکھے وَّامْضُوْا اور چلے جاؤ حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝ جہاں حکم کیے گئے ہو یعنی ملک شام کو یا مصر میں یا صعوہ میں کہ پانچواں
شہر ہی اور وہاں کے لوگ نہ ہلاک ہونگے وَقَضَيْنَآ اور حکم کیا ہم نے یا وحی بھیجی ہم نے اِلَيْهِ اسکی طرف ذٰلِكَ الْاَمْرَ اس کام کی جس کی
تفصیل یہ ہی کہ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ بیشک اِس گروہ کی جڑ مَقْطُوْعٌ کاٹی اور کھو دی گئی ہی مُّصْبِحِيْنَ ۝ اس حال میں کہ صبح کریں
یعنی تیری قوم صبح کو ہلاک ہوگی کہ اُس میں سے ایک آدمی تک باقی نہ رہیگا حدیث میں ہے کہ لوط علیہ السلام کی جورو نے جب خوبصورت مہمان
دیکھے تو قوم سے کہلا بھیجا وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ اور آئے شہر سدوم کے لوگ لوط علیہ السلام کے گھر میں يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝
خوشخبریاں دیتے ہوئے ایک دوسرے کو اور مہمانوں کے ساتھ بُرے کام کی نیت فاسد رکھتے تھے قَالَ کہا لوط علیہ السلام نے کہ اِنَّ
هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ تحقیق کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝ تو مجھے رسوا نہ کرو اُنھیں نصیحت کرکے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور
ڈرو خدا سے بُرا کام کرنے میں وَلَا تُخْزُوْنِ ۝ اور ذلیل اور شرمندہ نہ کرو مجھے مہمانوں کے سامنے قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ وہ بولے
کہ کیا ہم نے منع نہیں کیا تھا عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کی حمایت کرنے سے یعنی غریبوں کی حمایت سے اسواسطے کہ اُن کی بدکاری

غریبوں ہی کے ساتھ خاص تھی قَالَ کہا لوط علیہ السّلام نے کہ هٰٓؤُلَاۤءِ بَنٰتِیْٓ یہ ہیں میری بیٹیاں یعنی قوم کی عورتیں اسواسطے کہ ہر ایک نبی اپنی امت کے واسطے باپ کی جگہ پر ہو یا یہ کہا کہ اگر ایمان لاؤ تو میں اپنی بیٹیاں تمھیں دیتا ہوں اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم فٰعِلِيْنَ۝ کرنے والے وہ کام جو میں کہتا ہوں لَعَمْرُكَ قسم ہو تیری زندگی کی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّهُمْ بیشک تھے قوم لوط کے لوگ کہ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ اپنی گمراہی میں يَعْمَهُوْنَ۝ سرگرداں ہوتے تھے یا مستی کی غفلت سے گمراہ ہوتے تھے تاویلات ماتریدی میں لکھا ہو کہ خدا جس مخلوق کی چاہے قسم کھائے اور کسی مخلوق کو خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانا نہ چاہیے تبیان میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل ہو کہ حق تعالےٰ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ بزرگ کسی کو نہیں پیدا کیا اور خدا نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور کسی کی زندگی کی قسم نہیں کھائی سلمی قدس سرہٗ نے کہا ہو کہ حق تعالیٰ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی قسم اس واسطے کھائی کہ آپ کی زندگی حق کے ساتھ تھی اور آپ بساطِ قرب پر قبضۂ حق میں تھے نظم

چوں نبی از ہستی خود سر بتافت — فرقِ پاکش از لعمرک تاج یافت
یافت از حق زندگی در بندگی — شد لعمرک جلوۂ آں زندگی

لکھا ہو کہ لوط علیہ السّلام اپنے لوگوں کو وہاں سے نکال لیگئے اور صبح کے وقت حضرت جبریل علیہ السّلام نے اُس قوم پر ایک چیخ ماری فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ پھر لے لیا ہول بھری ہلاک کرنے والی آواز نے مُشْرِقِيْنَ۝ اُس حال میں کہ آفتاب نکلنے کے وقت میں وہ داخل تھے اور حضرت جبریل علیہ السّلام نے انکے شہر اُٹھائے اور آسمان کے قریب لیجا کر اُلٹ دیے فَجَعَلْنَا پھر کر دیا ہم نے عَالِيَهَا سَافِلَهَا اوپر ان شہروں کا نیچا اُنکا یعنی اُن شہروں کو ہم نے تلے اوپر کر دیا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ اور برسایا ہم نے ابر اور بعضوں نے کہا ہو کہ اُس قوم کے اُن لوگوں پر شہروں میں موجود نہ تھے حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ۝ پتھر مٹی سے جو مضبوط ہو گئی تھی یا ایسا پتھر جس پر اُس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جس کے وہ نامزد تھا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ قوم لوط کو جو ہم نے ہلاک کیا اس ہلاک کرنے میں لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں عبرت لینے کو لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ فراست والوں کے واسطے جو تیزی عقل کے سبب سے چیزوں کی صورت دیکھتے ہیں اُنکی حقیقت پہچان لیتے ہیں اور یہ مومنوں کی صفت ہو چنانچہ حدیث میں آیا ہو کہ اِتَّقُوْا[1] فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ لکھا ہو کہ خواجہ بزرگ قطب الاخیار خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہٗ ایک دن معرفت کے حال میں کچھ بیان کرتے تھے دفعۃً ایک جوان زاہد صورت آیا خرقہ پہنے سجادہ کاندھے پر ڈالے آکے ایک کونے میں بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد اُٹھکر یہ بات پوچھی کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ اس حدیث کا کیا اسرار اور بھید ہو خواجہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اس حدیث کا بھید یہ ہو کہ زُنّار توڑ اور ایمان لا وہ جوان بولا کہ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا کہ میرے پاس زُنّار رہو خواجہ قدس سرہٗ نے اپنے خادم سے اشارہ فرمایا خادم نے اُس جوان کے سر سے خرقہ کھینچ لیا تو زنّار نکلی وہ جوان فوراً زُنّار توڑ کر ایمان لایا خواجہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ یارو آؤ کہ اس نومسلم نے جو ظاہری زُنّار توڑی اسکی موافقت کر کے ہم سب بھی باطن کی زنّاریں توڑ ڈالیں حاضرین مجلس میں غل پڑ گیا سب خواجہ قدس سرہٗ کے قدموں پر گر پڑے اور نئے سرے توبہ کی نظم

توبہ چہ باشد پشیماں آمدن — بر در حق نو مسلماں آمدن
عام را توبہ ز کارِ بد بود — خاص را توبہ ز دید خود بود

[1] ڈرو مومن کی فراست سے کہ وہ دیکھتا ہے اللہ کے نور سے ۱۲

وَاِنَّهُمَا اور بیشک موتفکہ کے شہر لَبِسَبِیۡلٍ مُّقِیۡمٍ ۝ اس راہ پر ہیں جو ہمیشہ چلتی ہی یعنی اُس راہ پر جدھر قافلے چلتے ہیں اور اُن شہروں کے آثار اور نشان دیکھتے ہیں اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ بے شبہہ یہ جو ہم نے بیان کیا اسمیں لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝ البتہ نشانی ہی ایمان والوں کے واسطے قدرت ربانی پر وَاِنۡ كَانَ اور تحقیق کہ تھے اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ اصحاب ایکہ یعنی قوم شعیب کے لوگ لَظٰلِمِيۡنَ ۝ البتہ ظلم کرنے والے کفر کرکے ایکہ اُن درختوں کو کہتے ہیں جو گنجان اور باہم لپٹے ہوئے ہوں اُنکے شہر کو اس اعتبار سے ایکہ کہا کہ جنگلوں اور سبزہ زاروں میں تھا اور شعیب علیہ السلام اہل مدین اور اہل ایکہ پر مبعوث تھے اہل مدین نے اُنکی تکذیب کی سخت آواز سے ہلاک ہوے جیسا کہ سورۂ ہود میں مذکور ہوا اور اصحاب ایکہ نے بھی نافرمانی کی فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ پھر بدلا لیا ہم نے اُن سے عذاب یوم الظلہ کے سبب سے اور وہ سورۂ شعرا میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی وَاِنَّهُمَا اور بیشک

وقف لازم

ع ۱۹ وہ دونوں یعنی سدوم اور ایکہ یا ایکہ اور مدین لَبِاِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ۝ؕ کھلی ہوئی راہ پر ہیں کہ لوگ اُدھر جاتے ہیں اور اُن شہروں کو دیکھتے ہیں وَلَقَدۡ كَذَّبَ اور تحقیق کہ تکذیب کی اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ دیار حجر کے لوگوں یعنی ثمود نے الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝ۙ رسولوں کی یعنی صالح علیہ السلام کی اور ایک رسول کی تکذیب سب رسولوں کی تکذیب ہی وَاٰتَيۡنٰهُمۡ اور دیں ہم نے ثمود کو اٰيٰتِنَا آیتیں اپنی کتاب کی جو اُنکے نبی پر نازل ہوئی تھی اور چونکہ وہ کتاب معلوم ہی نہیں جو صالح علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اس وجہ سے اکثر مفسروں نے آیات کو معجزات پر حمل کیا ہی اور پتھر سے اونٹنی کا نکلنا بہت سی عجیب غریب باتوں کو شامل ہی جیسے بڑی لمبی چوڑی ہونا کہ ہرگز کوئی اونٹ اُسکے برابر نہ تھا اور پیدا ہوتے ہی بچہ دینا اور اس کثرت سے دودھ دینا کہ تمام قوم ثمود کو کافی ہوتا تھا اور جس دن اُسکے پینے کی باری ہوتی اُس دن پانی کنوئیں کے لب پر آجاتا اور وہ ایک ہی بار سب پانی پی جاتی حاصل کلام یہ ہی کہ حق تعالے فرماتا ہی کہ یہ سب نشانیاں ہم نے ثمود کو دیں فَكَانُوۡا پھر تھے عَنۡهَا ان نشانیوں سے مُعۡرِضِيۡنَ ۝ۙ منھ پھیرنے والے وَكَانُوۡا يَنۡحِتُوۡنَ اور تھے کہ کاٹتے اور تراشتے تھے مِنَ الۡجِبَالِ پہاڑوں سے بُيُوۡتًا گھر اٰمِنِيۡنَ ۝ اُس حال میں کہ امین تھے اُن گھروں کے گر پڑنے سے اور انہیں چوروں کے سیندھ لگانے سے یا وہ جانتے تھے کہ وہ گھر انہیں عذاب سے بچالیں گے اور وہ اُن مکانوں میں امین رہیں گے فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ پھر لیا انھیں آواز عذاب نے مُصۡبِحِيۡنَ ۝ۙ اُس حال میں کہ وہ صبح کرنے والے تھے یعنی یکشنبہ کو دن چڑھتے ہی جبرئیل علیہ السلام کی آواز سے ہلاک ہوگئے جیسا کہ سورۂ ہود میں مذکور ہوا ہی فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ پھر نہ دفع کیا اُن سے مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۝ؕ اس چیز نے جو تھے وہ کہ کمائی کرتے تھے مال متاع یا وہ جو گھر تیار کرتے تھے وَمَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمین کو وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اور جو کچھ انہیں ہی اُسے اِلَّا بِالۡحَـقِّ ؕ مگر حکمت کے ساتھ یا حق ظاہر ہونے کو یا حق بیان کرنے کے واسطے وَاِنَّ السَّاعَةَ اور بیشک قیامت لَاٰتِيَةٌ البتہ آنے والی ہی اور اللہ جل شانہ تکذیب کرنے والوں سے انتقام لے گا فَاصۡفَحِ الصَّفۡحَ الۡجَمِيۡلَ ۝ پھر درگذر واے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھا درگذرنا یعنی اپنے نفس کا حق معاف کردو اور اپنے بدلے کی فکر میں نہ رہو بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ یہ

ربع حکم آیت سیف سے منسوخ ہی اِنَّ رَبَّكَ بے شبہہ تمہارا رب هُوَ الۡخَـلّٰقُ وہ ہی پیدا کرنے والا خلائق اور اخلاق کا الۡعَلِيۡمُ ۝ جاننے والا موافق اور منافق کو لکھا ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ کے باہر سات قافلے بنی قریظہ اور بنی نضیر کے دیکھے کہ انواع واقسام کی خوشبوئیں اور جواہر اور اسباب اور لباس فاخرہ اُنکے پاس تھے اور تیسیر میں لکھا ہی کہ قریش کے سات قافلے ایک ہی دن مکہ معظمہ میں پہونچے اُنکے ساتھ کھانے کی بہت سی چیزیں اور پہننے کے بہت کپڑے تھے اور ہر تقدیر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ بات کہی کہ اگر یہ مال ہمارے پاس ہوتے تو سب خدا کی راہ پر ہم خرچ کرڈالتے اور صاحب تیسیر نے لکھا ہی کہ خود جناب رحمۃ للعالمین کے دل مبارک میں یہ بات آئی اور وہ وقت بڑی کہ مسلمان تو ننگے بھوکے رہیں اور مشرکوں کے پاس یہ سب مال ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنٰكَ اور تحقیق کہ ہم نے دیں تجھے سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِىۡ

سات آیتیں مثانی کی کہ قرآن ہے اور یہ سات آیتیں اُن سات قافلوں سے بہتر ہیں اس سورۂ فاتحہ کی سات آیتیں مراد ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اول قرآن کی سات سورتیں مراد ہیں کہ انھیں سبع طوال کہتے ہیں یا ساتوں حٰمٓ کہ عرائس قرآن ہیں اور حق تعالیٰ نے قرآن کو مثانی اسواسطے فرمایا کہ احکام اور قصّے اسمیں ثنیٰ ہیں یعنی مکرر وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ○ اور دیا ہم نے تجھے قرآن عظیم کہ ہمارے نزدیک اُسکی بڑی قدر ہے اور اُسے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور سبع مثانی کہ سورۂ فاتحہ ہے یا اول قرآن کی سات بڑی سورتیں یا ساتوں حٰمٓ اُسپر قرآن کو عطف کرنا خاص پر عام کو عطف کرنے کے قبیل سے ہے لَا تَمُدَّنَّ نہ پھیلا اور نہ کھول عَیْنَیْكَ اپنی دونوں آنکھیں اِلٰی مَا مَتَّعْنَا اس چیز کی طرف کہ ہم نے فائدہ مندی دی ہے بِہٖ اُس چیز کے سبب سے اَزْوَاجًا بہت قسموں کو مِّنْهُمْ کافروں سے یہ نہی رغبت سے ہے دیکھنے کے لیے یعنی اقسام کفار یہود و نصاریٰ مجوس بت پرستوں کو جو کچھ ہم نے دیا ہے اُسکی طرف مائل اور راغب نہو اسواسطے کہ وہ نہایت حقیر اور خوار اور ذلیل اور بے اعتبار ہے اُسکے اعتبار سے جو ہم نے تجھے فضل و کمالات عطا فرمائے

قطعہ

پیشِ دریائے قدرِ حرمتِ تو ۔ نہ محیطِ فلک حبابے نیست

داری آں سلطنت کہ در نظرت ۔ مُلکِ کونین در حسابے نیست

وَلَا تَحْزَنْ اور نہ غم کھا عَلَیْهِمْ اپنے یاروں پر اُنکی بے نوائی اور محتاجی کے سبب سے وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ اور سمیٹ بازو اپنا یعنی فروتنی کر لِلْمُؤْمِنِیْنَ ○ مومنوں کے واسطے اور نرمی کر اُنکے ساتھ کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ خفض جناح یعنی بازو سمیٹنا خوشخوئی سے کنایہ ہے اور یہ امر یقینی ہے کہ خلق عظیم کا خلعت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قد مبارک کے سوا اور کسی پر ٹھیک نہیں آیا نظم

ذاتِ ترا وصف نکوخوئی ست ۔ خوے تو سرمایۂ نیکوئی ست

روز ازل دوختہ حکمِ قدیم ۔ بر قدِ تو خلعتِ خُلقِ عظیم

وَقُلْ اور کہہ کہ اِنِّیْٓ اَنَا النَّذِیْرُ بیشک میں ڈرانے والا ہوں الْمُبِیْنُ ظاہر یعنی پکار کر کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ تمھیں ڈراتا ہوں کہ میرے خدا نے کہہ دیا ہے کہ اگر ایمان نہ لاؤگے تو ضرور تم پر اپنا عذاب بھیجونگا كَمَآ اَنْزَلْنَا مثل اس عذاب کے جو بھیجا ہے ہم نے عَلَى الْمُقْتَسِمِیْنَ ○ حصے کرنے والوں پر الَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ جنھوں نے کیا قرآن کو عِضِیْنَ ○ ٹکڑے ٹکڑے یعنی قرآن کے حصے کیے اور کئی وصفوں کے ساتھ ظاہر کیا سحر شعر کاہنی افترا اگلوں کی کہانیاں عین المعانی میں لکھا ہے کہ کوئی کہتا کہ سورۂ بقر میری ہے کوئی سورۂ نمل کو کہتا ہے کوئی سورۂ عنکبوت کو اپنے ساتھ خاص کرتا اور یہ سب دل لگی بازی اور مسخرا پن کی راہ سے تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ حصّہ کرنے والے بارہ آدمی تھے کہ ولید مغیرہ موسم حج میں اُن لوگوں کو مکۂ معظمہ کی راہوں پر بھیجتا کہ حاجیوں کے جس قافلے سے ملاقات ہو انھیں حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین سے نفرت دلاکر کہیں کہ وہ ساحر شاعر کاہن ہے اور قرآن کو اس طور پر ذکر کریں جو ابھی یہاں مذکور ہوا ہے فَوَرَبِّكَ تو قسم ہے تیرے رب کی کہ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ ضرور ہم سوال کرینگے اُن سب سے عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ اُس چیز سے کہ تھے وہ کہ عمل کرتے تھے تقسیم اور تکذیب سے نقل کی ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات جب مبعوث ہوئے تو پہلے خفیہ دعوت اسلام کرتے تھے تین برس تک یہی حال رہا پھر ایک دن حضرت جبریل امین علیہ السلام آئے اور یہ آیت لائے کہ فَاصْدَعْ پھر آپ آشکارا اور ظاہر میں قائم ہو جا بِمَا تُؤْمَرُ اُس چیز کے ساتھ جو تجھے حکم کیا اور امر اور نواہی کا وَاَعْرِضْ اور منھ پھیرے عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ○ مشرکوں سے اور اُنکی طرف التفات نہ کر لکھا ہے کہ اشراف قریش میں سے پانچ آدمی جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا اور تکلیف دینے میں بہت کوشش کرتے تھے اور جہاں آپکو دیکھتے ہنسی کے ساتھ پیش آتے ایک دن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد الحرام میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ بیٹھے تھے کہ وہ پانچوں آدمی داخل ہوئے اور اپنی عادت کے موافق باتیں سنا کر حرم محترم کے

طواف میں مشغول ہوئے جبرئیل علیہ السّلام بولے کہ یارسول اللہ مجھے حکم ہو کہ اُنکے شر کو کفایت کروں پھر ولید مغیرہ کی پنڈلی اور عاص بن وائل کے تلوے اور حارث بن قیس کی ناک اور اسود بن عبد یغوث کے منھ اور اسود بن عبد المطلب کی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور وہ پانچوں کافر تھوڑی دیر میں ہلاک ہو گئے ولید تو ایک تیر بنانے والے کی دُکان پر گیا اور ایک پیکان اُسکے دامن میں لپٹ گیا بڑائی اور تکبّر کی وجہ سے اُس نے سر نیچے نہ کیا کہ اُسے دامن سے چھوڑائے اُس پیکان نے اُسکی پنڈلی زخمی کی اور رگ شریان اُس سے کٹ گئی اور جہنم واصل ہوا اور عاص کے تلوے میں ایک کانٹا گڑا اُسکا پاؤں ورم کر گیا اسی میں وہ کافر مر گیا اور حارث کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا اور وہ کافر بھی مر کر ناری ہوا اور اسود بن عبد یغوث اپنا منھ خاک اور خاشاک پر مارتے مارتے مر گیا اور اسود بن عبد المطلب اندھا ہو گیا اور غصّے کے مارے سر زمین پر دے دے مارتا تھا یہانتک کہ مر گیا اور آیۂ کریمہ نازل ہوئی کہ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۙ تحقیق کہ ہم نے کفایت کی تجھ سے ہنسی کرنے والوں کے شر کو الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ جو بناتے ہیں اور شریک ٹھہرا لیتے ہیں مَعَ اللّٰهِ خدا کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ بہت سے اور خدائے باطل فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ تو قریب ہو کہ جانیں گے وہ انجام کار اور دیکھیں گے اپنے کردار کی سزا وَلَقَدْ نَعْلَمُ اور بیشک سنتے ہیں اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ یہ کہ تنگ ہوتا ہو سینہ تیرا بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝ بسبب اسکے جو کافر کہتے ہیں خدا کی شرکت قرآن پر طعن تجھ پر ہنسی یعنی یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کافروں کی یہ باتیں تمھیں ناگوار ہوتی ہیں فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ تو تسبیح کر دلی ہوئی اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی کہو سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۙ اور رہو نماز پڑھنے والوں میں سے صاحب کشف الاسرار نے کہا ہو کہ اس آیت میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہو کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم تمھاری تنگدلی سے آگاہ ہیں اور بیگانوں کے غصّے سے جو تم کو تکلیف پہونچتی ہو اُس سے ہم خبردار ہیں تم حضورِ دل سے نماز پڑھو کہ نماز مشاہدے کا میدان ہو اور دوست کے مشاہدے میں بلا کا بوجھ کھینچنا آسان ہوتا ہو ایک پیر طریقت نے کہا ہو کہ میں نے بغداد کے بازار میں دیکھا کہ ایک شخص کو لوگوں نے سو کوڑے مارے اُس نے آہ تک نہ کی میں نے اُس سے پوچھا کہ اے جوانمرد تو نے اتنے زخم کھائے اور اُف تک نہ کی وہ بولا کہ ہاں شیخ صاحب مجھے معذور رکھیے کہ میرا معشوق میرے برابر تھا اور دیکھ رہا تھا کہ مجھے اُسکے واسطے مارتے ہیں اُسکے نظارے کے سبب سے مجھے زخم کے درد کی تمیز نہ تھی اور مجھے کچھ معلوم ہی نہ ہوا بیت

تو تیغ میزن و بگذار تامن بے دل نظارہ میکنم آں چہرۂ نگاریں را

ع ۶ ۲۰ وَاعْبُدْ رَبَّكَ اور عبادت کر اپنے رب کی حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ اُسوقت تک کہ آئے تجھے موت یقین سے یقین کی گئی چیز مراد ہی اسواسطے کہ ہر مخلوق کی موت یقین کی گئی ہو حاصل کلام یہ ہو کہ تم جب تک زندہ ہو اُس کی عبادت نہ چھوڑو اور اُس کی بندگی سے منھ نہ موڑو

آیاتها ۱۲۸ رکوعاتها ۱۶ کلماتها ۱۸۴۱ حروفها ۲۰۹۷۴

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۃ النحل مکّۂ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہو	ایک سو اٹھائیس آیتیں ہیں

اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ قریب آیا حکم الٰہی قیامت قائم ہونے یا کافروں پر عذاب آنے کا فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۭ تو اُسے جلدی نہ مانگو جب تک وقت آئے لکھا ہو کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کسی چیز سے وعید کرتے کہ قیامت قائم ہوگی دنیا میں تم پر عذاب آئیگا تو معاند اُسے جلدی مانگتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ وعید قریب تو پہونچ چکی ہو جلدی نہ کرو تو وہ معاند اسکے جواب میں کہتے کہ جو کچھ تم کہتے ہو اگر واقع ہوگا تو بت جو خدا کے شریک ہیں ہمیں اُس سے رہائی دیدینگے تو حق تعالےٰ نے فرمایا کہ سُبْحٰنَهٗ پاک ہو خدا وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اور برتر ہو اُس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں یعنی اس بات سے بہت بزرگ ہو کہ اسکا کوئی شریک ہو اور وہ جس بات کا ارادہ فرمائے شریک اسے دفع کر دیا کرے یا عذاب کو روک دیا کرے يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اُتارتا ہو فرشتے بِالرُّوْحِ وحی کے ساتھ یا قرآن کے ساتھ کہ وہ دلوں کی زندگی کا سبب ہے

یا ملائکہ کو ارواح کے ساتھ بھیجتا ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ روح ایک قوم ہی درگاہ الٰہی کے مقرب لوگوں میں اور تبیان میں لکھا ہی کہ جو فرشتہ نازل ہوتا ہی روح اُسکے ساتھ نگہبان ہی جسطرح آدمیوں پر حفاظت کرنے والے فرشتے ہوتے ہیں اور بر تقدیر فرشتوں کا نزول ہوتا ہی مِنْ اَمْرِهٖ حکم الٰہی سے عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ جسپر وہ چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖۤ اپنے بندوں میں سے کہ اُسے نبوت کا استحکام ثابت ہوا اور جو ملائکہ انبیا پر نازل ہوئے ہیں اُنکی زبانی ہم یہ کہتے ہیں اَنْ اَنْذِرُوْۤا یہ کہ اشتہار کر دو اور ڈراؤ اور آگاہ کرو کہ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ یہ کہ نہیں کوئی خدا مستحق عبادت اِلَّاۤ اَنَا مگر میں پیدا کرنے والا کہ سب خلق کو روزی دینے والا ہوں فَاتَّقُوْنِ ۝ تو ڈرو مجھ سے اور میرے سوا اور کسی کی پرستش نہ کرو بیت

مرا بندگی کن کہ دارا منم تو از بندگانی و مولے منم

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ ؕ درست اور راست حکم کے ساتھ یا حکمت کے ساتھ یا بیان حق کے واسطے تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ برتر ہی اللہ اور بہت بزرگ ہی اُس چیز سے کہ شریک ٹھہراتے ہیں اُسکے واسطے خَلَقَ الْاِنْسَانَ پیدا کیا آدمی کو مِنْ نُّطْفَةٍ منی کے پانی سے کہ بے حس اور بے فہم چیز ہی اور ایسا ہیولا ہی کہ صنعت اور شکل نہیں قبول کرتا تو اُسے عقل اور سمجھ دیدی فَاِذَا هُوَ پھر اُسوقت وہ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ۝ جھگڑا کرنے والا ہی کھلم کھلا یعنی جھگڑتا ہی اور چاہتا ہی کہ اپنی بات بالا کرے اس سے اُبی بن خلف مراد ہی کہ پرانی گزرد ہڈی حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حضور میں لاکر بولا کہ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ[1] حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ پہلے بے حس تھا ہم نے اُسے حس اور گویائی دی اب ہمارے ساتھ جھگڑا کرتا ہی پہلے پہل پیدا کرنے سے دوبارہ پیدا کرنے پر دلیل کیوں نہیں پکڑلیتا کہ جو پہلے پیدا کرنے پر قادر تھا دوبارہ پیدا کرنے پر بھی وہ قادر ہی وَالْاَنْعَامَ اور چارپایوں کو کہ آٹھ قسمیں ہیں خَلَقَهَا لَكُمْ پیدا کیا تمہارے واسطے اور بعضوں نے کہا ہی کہ لکم مابعد کا متعلق ہی یعنی تمہارے واسطے فِیْهَا دِفْءٌ ان میں پوشش ہی گرم کرنے والی یعنی کپڑے بال کے اور ریشمی جو جاڑے سے بچاتے ہیں وَّمَنَافِعُ اور تمہیں اُنہیں فائدے بچے اور دودھ اور کرایہ اور سواری اور تجارت وغیرہ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور اُن میں سے کھاتے ہو یعنی دودھ گھی پنیر دہی یا اُنہیں سے کھاتے ہو جو کھا سکتے ہیں جیسے گوشت چربی اور چارپایوں کے سوا اور جانوروں کا کھانا جیسے چڑیاں اور تری خشکی کے جانور گویا کچھ شمار میں نہیں وَلَكُمْ فِیْهَا اور تمہیں اُن چارپایوں میں جَمَالٌ زینت اور آرائش ہی یعنی جب چارپائے کھڑے ہوتے ہیں تو تمہارے دروازوں کی زینت ہو جاتی ہی حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ جسوقت کہ پھر آتے ہیں چرائی پر سے اپنے آرام لینے کی جگہوں پر یعنی شام کے قریب وَحِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ص اور جب باہر جاتے ہیں چرائی پر یعنی صبح کو وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اور اُٹھاتے ہیں تمہارے بھاری بوجھ یا تمہاری سواریاں اِلٰی بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا طرف اُس شہر کے کہ نہو تم بٰلِغِیْهِ پہونچنے والے اُسے بھاری بوجھ لیے ہوئے یا پیدل اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ مگر ساتھ رنج اور سختی کے کہ تمہاری ہڈیوں کو پہونچے حق تعالیٰ اہل مکہ سے فرماتا ہی کہ اپنا اسباب تجارت لے کر شام اور یمن کے کسی شہر میں تم نہیں جاسکتے مگر بڑی محنت اور مشقت سے تو حق تعالےٰ نے تمہیں چارپایوں کی نعمت عطا فرمائی اِنَّ رَبَّكُمْ بیشک تمہارا رب لَرَءُوْفٌ البتہ مہربان ہی کہ تمہیں بے سابقہ خدمت نعمت عطا فرمائی رَّحِیْمٌ ۝ رحم کرنے والا کہ چارپائے عطا فرما کر تم پر کام آسان کر دیا وَّالْخَیْلَ اور پیدا کیے گھوڑے وَالْبِغَالَ اور خچر وَالْحَمِیْرَ اور گدھے لِتَرْكَبُوْهَا تاکہ چڑھو اُنپر وَزِیْنَةً ؕ اور تاکہ آراستہ کرو اپنا زمانہ آرائش کرکے وَیَخْلُقُ اور جسطرح انھیں پیدا کیا اسی طرح پیدا کی مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وہ چیز جو تم نہیں جانتے بِل میں رہنے والوں اور چڑیوں اور دریائی جانوروں میں سے اور بعضوں نے کہا اس نامعلوم چیز سے بہشت کی نعمتیں مراد ہیں یا وہ فرشتے جو صف باندھے ہیں اور وہ جو

---

[1] کون زندہ کریگا ہڈیاں اُس حال میں جب وہ بوسیدہ ہونگی ۱۲

ع ۹

طواف کرتے ہیں یا کوہ قاف کے اُس طرف کی مخلوقات اور لباب میں لکھا ہو کہ حق تعالے جس چیز کو فرماتا ہو کہ تم نہیں جانتے ہو اُسکی تفسیر میں سکوت ہی اولیٰ ہو وَعَلَى اللّٰهِ اور اللہ پر ہو قَصْدُ السَّبِيْلِ بیان کرنا راہ اوسط کا یعنی سیدھی راہ کا جو حق کی طرف پہونچا دینے والی ہو یا اُسپر ہو راہ مستقیم کا قائم کرنا اور اسکو راست اور درست کر دینا واجب ہونے کی راہ سے نہیں بلکہ فضل اور رحمت کی راہ سے یا اُسکے واسطے ہو راہ حق یعنی دین اسلام وَمِنْهَا اور ہو بعضی وہ راہ جو خلق چلتی ہو جَآئِرٌ ٹیڑھی اور پھری ہوئی مقصد سے یعنی کفر اور شرک کی ملتیں یا خواہش اور بدعت وَلَوْ شَآءَ اور اگر چاہتا خدا کہ ہدایت کرے تو لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ البتہ ہدایت کرتا تم سب کو اور توفیق کو رفیق کر دیتا یہانتک کہ سب چلنے والے سیدھی راہ پر پہونچ جاتے هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ وہ ہو جس نے نازل کیا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان سے پانی یا ابر سے یا آسمان سے ابر پر اور ابر سے زمین پر مینھ لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ تمھارے واسطے اُس سے پینا ہو وَّمِنْهُ شَجَرٌ اور اس مینھ سے ہوتا ہو درخت اس سے گھاس مُراد ہو جو زمین سے اُگتی ہو وہ درخت مُراد نہیں جسکے تنے ہوتے ہیں فِيْهِ اُس گھاس میں جو اُگتی ہو تُسِيْمُوْنَ ۝ چراتے ہو اپنے چارپائے يُنْۢبِتُ لَكُمْ کرتے نُنْبِتُ نون سے متکلم کا صیغہ پڑھا ہو یعنی ہم اُگاتے ہیں اور حفص نے یے سے غائب کا صیغہ پڑھا ہو یعنی خدا اُگاتا ہو تمھارے واسطے بِهِ الزَّرْعَ مینھ کے پانی سے کھیتی اس سے اناج مراد ہو جو بوتے ہیں وَالزَّيْتُوْنَ اور درخت زیتون وَالنَّخِيْلَ اور کھجوریں وَالْاَعْنَابَ اور انگور وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اور ہر ایک میووں میں سے جو دنیا میں ممکن ہوتے ہیں اسواسطے کہ سب میوے جنت ہی میں موجود ہونگے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک یہ غلہ اور درخت اُگانے میں لَاٰيَةً البتہ دلیل کھلی ہوئی ہو اللہ جل شانہ کی قدرت اور حکمت پر لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اُس گروہ کے واسطے جو فکر اور غور کرتے ہیں اس بات میں کہ دانہ زمین میں پڑتا ہو اور پانی اُسمیں لفوذ کر کے سڑتا ہو اور اُسکے اوپر کی جانب پھٹکر اسمیں اَکھوا نکلکر ہوا میں بلند ہوتا ہو اور اُس دانے کے نیچے کی جانب پھٹکر اُسمیں سے جڑ زمین میں جم جاتی ہو اور ہر گھڑی وہ درخت بڑھتا جاتا ہو یہاں تک کہ کلیاں اور میوے نکلتے ہیں اور ہر میوے کی شکل رنگ مزہ اور ہی ہوتا ہو اور یہ ظاہر ہو کہ شکل رنگ مزوں کا اختلاف نہیں ہو مگر فاعل مختار جل جلالہ تقدس وتعالیٰ کے کرنے سے نظم

روضۂ جاں بخش جہاں آفرید	باغچۂ کون و مکاں آفرید
کرد ز ہر شاخ و گل و برگ و بار	جلوۂ او نقش دگر آشکار

وَسَخَّرَ لَكُمُ اور مسخر کر دیے تمھارے نفع کے واسطے الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ رات اور دن ایک آسائش کے واسطے ایک آرائش کے لیے وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ اور آفتاب ماہتاب کو مسخر کر دیا فواکہ پکنے اور کھیتوں کے بنانے اور برسوں اور مہینوں کا حساب پہچاننے کو وَالنُّجُوْمُ اور ستاروں کو راہیں پہچاننے کے لیے یعنی ان سب سے حق تعالے تمھیں نفع پہونچاتا ہو اُس حالت میں کہ وہ ہیں مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ مسخر حکم خدا سے جو سب کا پروردگار ہو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک انہیں لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں اور دلیلیں ہیں صانع حکیم کی وحدانیت پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اُس گروہ کے واسطے جو سمجھتے ہیں نباتات کے حالات جو پوشیدگی سے خالی نہیں ہیں اُن میں حق تعالے نے تفکر کا ذکر کیا اور یہ دلالتیں جو نہایت درجہ ظاہر ہیں ان میں عقل کا ذکر کیا وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ اور مسخر کی وہ چیز جو پیدا کی ہو تمھارے نفع کے واسطے فِي الْاَرْضِ زمین میں جنکی تمھیں حاجت ہو یعنی اُن سے نفع لینا تمھیں میسر کر دیا کہ وہ کھانے پینے پہننے کی چیزیں اور سواریاں اور جوروین ہیں مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اس حال میں کہ مختلف ہیں اُنکی ہیئتیں اور شکلیں اور قسمیں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بے شبہہ ان مخلوقات میں لَاٰيَةً البتہ نشانی اور دلالت ہو وحدانیت پر لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ اُس گروہ کے واسطے جو یاد کرتے ہیں وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ ہو جس نے سَخَّرَ الْبَحْرَ مسخر کر دیا

عزیر علیہما السلام اور ملائکہ اور بت یعنی خالق کو مخلوق کے ساتھ کچھ مشابہت ہی نہیں تو عاجز کو قادر کا شریک کرنا کمال درجے کا عناد اور نہایت مرتبے کی
نادانی ہے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ کیا پھر یاد نہیں کرتے ہو انھیں یعنی یاد کرو کہ تمھیں اپنے عقیدے کی خرابی اور فساد معلوم ہو جائے وَاِنْ تَعُدُّوْا
اور اگر چاہو کہ گنو تم نِعْمَةَ اللّٰهِ خدا کی نعمتیں جو اُس نے تمھیں عطا فرمائی ہیں لَا تُحْصُوْهَا ط نہ گن سکو گے اُنھیں تو جب نعمتیں شمار کرنے سے تم عاجز ہو تو اُنکا شکر
کیونکر ادا کر سکو گے اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ بیشک اللہ البتہ بخشنے والا ہے اگر شکر ادا کرنے میں تقصیر کرو تو وہ اُس سے درگذر کرتا ہے اور اسے چھوڑ دیتا ہے رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہے کہ شکر میں تقصیر
کرنیکے سبب سے نعمت سے روک نہیں رکھتا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہے مَا تُسِرُّوْنَ جو چھپاتے ہو تم عقائد وَمَا تُعْلِنُوْنَ ○ اور جو ظاہر کرتے ہو اعمال
وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اور وہ باطل خدا جنکو خدائی کے ساتھ یکے کافر پکارتے ہیں یعنی پوجتے ہیں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے لَا
يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا نہیں پیدا کرتے ہیں کچھ یعنی نہیں پیدا کر سکتے ہیں اور کیونکر پیدا کریں وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ؕ حال یہ ہے کہ وہ خود پیدا کیے گئے
ہیں اور جو مخلوق ہوتا ہے وہ اپنے پیدا ہونے میں دوسرے کا محتاج ہوتا ہے اور جو محتاج ہوتا ہے وہ ممکن ہوتا ہے اور خالق واجب الوجود ہے تو وہ مخلوق حقتعالی
کی شرکت کے لائق نہیں ہیں اَمْوَاتٌ اور وہ باوجود مخلوق ہونے کے مُردے ہیں غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ نہیں زندے یعنی جمادات کی طرح نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ع ۲
ہیں نہ بولتے ہیں وَمَا يَشْعُرُوْنَ لا اور نہیں جانتے کہ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ؑ کب اُٹھائے جائیں گے وہ یا اُن کی عبادت کرنے والے
تو جب اپنے بعث کا وقت نہیں جانتے تو اپنے پوجنے والوں کو جزا کیونکر دے سکیں گے اور معبود ایسا چاہیے جو اپنے بندوں کے حشر کا جاننے والا ہو
اور انھیں جزا دینے پر قادر ہو دمیاطی رحمہ اللہ تعالے نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن بتوں میں روح ڈالکر حق تعالی اُٹھائے گا تاکہ اپنی پرستش
کرنے والوں پر تبرا کریں اِلٰهُكُمْ خدا تمھارا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ خدا یگانہ اور یکتا ہے فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تو جو نہیں ایمان لاتے
بِالْاٰخِرَةِ آخرت کے ساتھ یعنی اُٹھنے کی تصدیق نہیں کرتے قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ اُنکے دل نہ پہچاننے والے ہیں اور راستی نہ قبول کرنے
والے وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ○ اور وہ تکبر کرنے والے ہیں ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا ایمان قبول کرنے سے تکبر کرتے
ہیں لَا جَرَمَ البتہ صحیح اور درست ہے اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ یہ کہ خدا جانتا ہے مَا يُسِرُّوْنَ جو چھپاتے ہیں وہ مکر اور حیلے رسول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ط اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں لڑائی جھگڑا حضرت کے ساتھ اِنَّهٗ بیشک اللہ تعالے لَا يُحِبُّ
الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ○ دوست نہیں رکھتا تکبر کرنے والوں کو کہ خدا کی توحید اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق سے سرکشی
کرتے ہیں وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اور جب کہتے ہیں منکروں کو یعنی پیروی کرنے والے اور سفلے جب رؤسا اور شرفا سے پوچھتے ہیں کہ مَّاذَآ
اَنْزَلَ کیا چیز بھیجی رَبُّكُمْ لا تمھارے رب نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ بات ہنسی اور بناوٹ کے طور پر ہے اسواسطے کہ وہ منکر قرآن
نازل ہونے کے مقر نہ تھے مگر جب کوئی ہنسی کے طور پر پوچھتا کہ خدا نے کیا بھیجا ہے تو قَالُوْٓا کہتے ہیں کہ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ وہ جو بھیجا ہے اگلوں
کی سرگذشتیں ہیں یعنی کچھ بھی نہیں بھیجا اور جو کچھ وہ پڑھتا ہے اگلوں کی کہانیاں ہیں کافروں نے ایسی باتوں سے کچھ لوگوں کو گمراہ کر دیا حق تعالی فرماتا ہے
کہ اُنھوں نے یہ کام کیا لِيَحْمِلُوْٓا تاکہ اُٹھائیں اَوْزَارَهُمْ بوجھ اپنے گناہوں کے كَامِلَةً پورے يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ قیامت کے
دن وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ اور اُٹھاتے ہیں اُنکے گناہوں میں سے بھی کہ يُضِلُّوْنَهُمْ گمراہ کیا ہے اُنھوں نے جنھیں بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ
بے علمی کے سبب سے گمراہ کرنے کے حصے کی مقدار یعنی اپنے کفر کا عذاب پورا کھینچیں گے اور اُس قوم کی عقوبت میں سے بھی حصہ لیں گے جسے اُنھوں نے
بے علمی اور نادانی کی وجہ سے گمراہ کیا ہے اَلَا سَآءَ جان لو کہ بُرا بوجھ ہے مَا يَزِرُوْنَ ؑ وہ بوجھ جو وہ اُٹھاتے ہیں قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ ع ۳
بیشک مکر کیا ہے اُنھوں نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ اہل مکہ سے پہلے انبیا کی تکذیب اور قصد ہلاک کر کے فَاَتَى اللّٰهُ پھر آیا حکم الٰہی

بُنْیَانَھُمْ اُن عمارتوں پر جو اُنھوں نے بلند کی تھیں یعنی خدا کا حکم اُن مکانات کی خرابی کے واسطے صادر ہوا مِّنَ الْقَوَاعِدِ نیو کیطرف سے یا اُن ستونوں کی جانب سے خراب کرنے کا حکم ہوا جن پر مکان تھمے ہوے تھے فَخَرَّ تو گر پڑی عَلَیْھِمُ السَّقْفُ اُنپر چھت اُنکے گھروں کی مِنْ فَوْقِھِمْ اُنکے اوپر سے یعنی پہلے تو اُنپر چھت پھٹ پڑی پھر دیواریں گریں یہ مکانات بالکل منہدم ہونے اور دب کر اُنکے ہلاک ہوجانے کی طرف اشارہ ہو بعضے اس بات پر ہیں کہ اس عمارت سے نمرود کا منارہ مراد ہو جو اُس نے بابل میں بنایا تھا وہ پانچ ہزار گز بلند تھا اور یہ بھی کہا ہو کہ دو کوس کا طول اور عرض تھا کہ آسمانی کاموں کو نظر کرے اور ابراہیم علیہ السّلام کے خدا سے مطلع ہو کر اُس سے مقابلہ کرے جب وہ منارہ پورا بن چکا تو ہیبت الٰہی کے رُخ سے ایک ہوا چلی اور اُس عمارت کو بیخ و بنیاد سے اُکھاڑ دیا تفسیر ثعلبی میں لکھا ہو کہ اُس منارے کا سر تو دریا میں گر پڑا اور باقی نمرود والوں کے گھروں پر گر پڑا اور ایسی مہیب آواز ہوئی کہ قوم کی زبان تتلانے لگی یعنی تکل پڑی اور انکی بات بدل گئی اور یہی وجہ ہو کہ اُس شہر کا نام بدلکر گرتا ہے بابل ہوگیا محمد جریر طبری رحمہ اللہ تعالےٰ نے لکھا ہو کہ نمرود کے زمانے میں سب لوگوں کی زبان سُریانی تھی جب منارہ گرا تو زبانیں بدل گئیں اور ہر قوم نے ایک زبان میں بات کرنا شروع کی اور ایک دوسرے کی زبان نہ جانتا تھا اور بہتر مختلف زبانیں عالم میں پیدا ہوگئیں تو حق تعالےٰ خبر دیتا ہو کہ اس قوم نے اس سے پہلے مکر کیا یعنی نمرود اور اسکی پیروی کرنے والوں نے اور ہم نے اُنکے مکانوں کی خرابی کا حکم کر دیا وَاَتٰىھُمُ الْعَذَابُ اور آیا انپر عذاب مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ اس جگہ سے کہ نہیں جانتے تھے کہ حق تعالےٰ نمرود کو ہلاک کردیگا یعنی اُس وقت کہ وہ خیال نہ رکھتے تھے یا اُس راہ سے کہ جدھر سے توقع نہ تھی دمیاطی رحمہ اللہ تعالےٰ نے لکھا ہو کہ اس سے بھنگے کے سبب سے عذاب مراد ہو کہ نمرود کے لشکر پر مسلط ہوا اور لباب میں لکھا ہو کہ حق تعالےٰ نے نمرود کو مچھر کے عذاب میں مبتلا کیا کہ مچھر نمرود کی ناک میں گھس گیا اور دماغ کی جڑ میں جگہ پکڑی اور بڑا ہوا اور چار سو برس وہاں رہا اور ان چار سو برس تک برابر ہتھوڑا اُسکے سر پر مارتے تھے کہ اس سے ذرا آرام پاتا تھا شیخ فریدالدین عطّار نے منطق الطیر کی توحید میں کہا ہو نظم

نیم پشہ بر سر دشمن گماشت ۔۔۔ در سر او چارصد سالش بداشت

چوں دہد حکمش ضعیفے را مدد ۔۔۔ سبلت خصم قوی را بر کند

ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ پھر قیامت کے دن یُخْزِیْھِمْ رسوا کریگا انھیں یا آگ سے عذاب کریگا جس طرح منارہ گرنے اور مچھروں کا لشکر غالب اور مسلط کر دینے سے دنیا میں اُنپر عذاب کیا وَیَقُوْلُ اور کہے گا حق تعالےٰ اُسدن کہ اَیْنَ شُرَکَآءِیَ کہاں ہیں میرے شریک یعنی وہ لوگ جنھیں تم گمان کرتے تھے کہ میرے شریک ہیں الَّذِیْنَ کُنْتُمْ وہ کہ تھے تم تُشَآقُّوْنَ ہٹھ بازی اور جھگڑے کی وجہ سے خلاف کرتے تھے پیغمبروں اور مومنوں کے ساتھ فِیْھِمْ ؕ اُنکی شان میں قَالَ الَّذِیْنَ کہیں گے وہ جو اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہیں علم یعنی اہل علم انبیا اور ملائکہ یا دانا لوگ کہ جنھوں نے خلق کو حق تعالےٰ کی طرف پکارا ہو وہ کہیں گے کہ اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ بے شبہہ ذلت اور رسوائی آج کے دن وَالسُّوْٓءَ اور بُرائی یعنی عذاب عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۝ کافروں پر الَّذِیْنَ وہ کہ تَتَوَفّٰىھُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ پکڑتے تھے ملائکہ اُنھیں یعنی اُنکی روحیں قبض کرتے تھے ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ ۪ اس حال میں کہ وہ ظلم کرنے والے ہیں اپنی جانوں پر کفر کے سبب سے اور انھوں نے موت جب آنکھوں سے دیکھ لی فَاَلْقَوُا السَّلَمَ تو ڈالی اُنھوں نے صلح اور حق تعالےٰ کی ربوبیت اور وحدانیت کا اُنھوں نے اقرار کیا یا اطاعت کی اور بولے کہ مَا كُنَّا نَعْمَلُ ؕ تھے ہم کہ عمل کریں مِنْ سُوْٓءٍ ؕ کچھ بُرائی کفر اور ظلم یعنی شرک اور گناہ سے منکر ہو جائیں گے حق تعالےٰ فرمائے گا کہ بَلٰٓى نہیں ہو ایسا جو تم کہتے ہو یعنی کافر تھے اور تم نے گناہ کیے ہیں اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بیشک اللہ جاننے والا ہو بِمَا كُنْتُمْ

تَعْمَلُوْنَ ۝ ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم کہ عمل کرتے تھے اور تھیں اُسکی سزا دینگے اور سزا یہ ہی کہ کہیں گے فَادْخُلُوْٓا پھر داخل ہو اَبْوَابَ
جَهَنَّمَ دوزخ کے دروازوں میں یا دوزخ کے اُن طبقوں میں جو تمھارے لیے تیار ہیں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہنے والے
ہو تم اُس میں فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ پھر البتہ بُرا مقام ہی تکبروں کا جنتم لکھا ہی کہ عرب کے لوگ حج کے موسم میں اپنے لوگوں
کو مکہ معظمہ میں بھیجتے کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی خبر تحقیق کرکے انھیں پہونچائیں جب وہ بھیجے ہوئے لوگ مکے کا نزول
سے پوچھتے کہ محمدؐ پر کیا چیز اُترتی ہی تو وہ کافر کہدیتے کہ اگلوں کی کہانیاں جیسا اوپر بیان ہوچکا ہی وَقِيْلَ اور جب کہتے لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا
اُن لوگوں سے جنھوں نے شرک سے پرہیز کیا یعنی مومنوں سے کہ مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ط کیا چیز نازل کی تمھارے رب نے تو قَالُوْا خَيْرًا ط
وہ کہتے کہ نازل کی نیکی اس سے قرآن مراد ہی کہ سب نیکیوں اور برکتوں کو جمع کیے ہوے ہی اور دنیوی دینی نیکیاں اور ظاہری باطنی خوبیاں اُس سے نکلتی
ہیں لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا اِن لوگوں کے واسطے جنھوں نے اقوال افعال میں نیکی کی ہی یا کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا ہی فِيْ هٰذِهِ
الدُّنْيَا دنیا میں حَسَنَةٌ ط ایک بدلا ہی جان مال کی حفاظت اور فتح نصرت حرمت وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ اُنکا ثواب آخرت میں خَيْرٌ ط
بہتر ہی اس سے وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اور البتہ اچھا گھر ہی پرہیزگاروں کے واسطے بہشت اور بعضوں نے کہا ہی دنیا اچھا گھر ہی کہ اس میں
زاد آخرت تیار کرسکتے ہیں اور اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ کا مضمون اس قول کا مؤید ہی اور بزرگوں نے کہا ہی کہ زَرْعُ یَوْمِکَ حَصَادُ غَدِکَ نظم

بکوش امروز تا تخمے بپاشی که فردا بر جوے قادر نباشی
گر اینجا کشت کردن را نورزی دراں خرمن بہ نیم ارزن نیرزی

جَنّٰتُ عَدْنٍ متقیوں کے گھر جنتیں ہیں کہ قیامت کے دن يَّدْخُلُوْنَهَا داخل ہونگے اُنہیں تَجْرِيْ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
نیچے سے اُسکے مکانوں کے نہریں لَهُمْ فِيْهَا اُنکے واسطے ہی اس بہشت میں مَا يَشَآءُوْنَ ط جو کچھ چاہیں گے خواہش کی چیزوں کے اقسام
اور جن لوگوں نے یہ کہا ہی کہ اگر سب جنتوں کی خواہش ہو کہ خواہش کرنے والا انبیا کے درجوں اور اولیا کے منازل اور شہیدوں کے مراتب کو پہونچ
جاے تو اسکا جواب علمانے یہ دیا ہی کہ بہشت میں رشک اور حسد نہو گا جس کے سبب سے یہ تمنائیں ہوں بلکہ ہر جنتی کو جو مرتبہ حاصل ہوگا وہ اُسی پر راضی
رہیگا كَذٰلِكَ اس جزا کے مثل يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ جزا دیتا ہی اللہ پرہیزگاروں کو الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
اُن کو جنھیں مار ڈالتے ہیں فرشتے حکم الٰہی سے طَيِّبِيْنَ لا اُس حال میں کہ وہ پاک ہوتے ہیں شرک اور گناہ کے شائبوں سے یا خوش وقت ہوتے ہیں
اس سبب سے کہ فرشتے اُنھیں خوشخبری دیتے ہیں اور تعظیم کی رو سے يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں کہ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ لا سلام اللہ کا تم پر اور شاید کہ اُنپر
فرشتوں کا سلام ہو اور سلام کے بعد کہیں گے کہ کل قیامت کو اُٹھو اور ادْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو بہشت میں جو تمھارے واسطے تیار ہی بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اُسکے کہ تھے تم کہ عمل کرتے تھے خیرات اور حسنات هَلْ يَنْظُرُوْنَ کیا انتظار کرتے ہیں کافر یعنی منتظر نہیں ہیں
اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ مگر یہ کہ آئیں اُنکے پاس فرشتے روح قبض کرنے اَوْ يَاْتِيَ یا آئے اَمْرُ رَبِّكَ ط حکم تیرے رب کا
اُنپر عذاب مہلک نازل ہونے کو كَذٰلِكَ اُنکے شرک اور تکذیب کے مانند فَعَلَ الَّذِيْنَ کیا اُن لوگوں نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ ط پہلے اُن سے
اور اُس سبب سے اُنھیں پہونچا جو کچھ پہونچا وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ اور اُنپر ظلم نہیں کیا خدا نے اُنھیں ہلاک کرکے وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور مگر وہ تھے
کہ کفر اور معصیت کے سبب سے اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے فَاَصَابَهُمْ پھر پہونچا اُنھیں حکم عدل کے سبب
سے سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا جزا اُن بُرائیوں کی جو اُنھوں نے کی تھیں وَحَاقَ بِهِمْ اور اُتری اُنپر یعنی لے لیا اُنھیں مَّا كَانُوْا بِهٖ

اُس چیز نے کہ اُسپر یَسْتَھْزِءُوْنَ ٥ ہنستے تھے یعنی وہ وعدہ کیا ہوا عذاب اُنپر نازل ہوا جسکا حال سنکر وہ ہنسا کرتے تھے وَقَالَ الَّذِیْنَ ع
اَشْرَکُوْا اور کہا انھوں نے جنھوں نے شرک کیا کہ لَوْشَآءَ اللّٰہُ اگر چاہتا خدا تو مَاعَبَدْنَا مِنْ دُوْنِہٖ نہ پوجتے ہم سوا خدا کے
مِنْ شَیْءٍ کوئی چیز نَحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا ہم اور نہ باپ ہمارے وَلَاحَرَّمْنَا اور نہ حرام کرتے ہم مِنْ دُوْنِہٖ بے اُسکے حکم کے مِنْ شَیْءٍ
کوئی چیز بحیرہ سائبہ وغیرہ مشرک یہ بات ہنسی کے طور پر کہتے تھے خلوص عقیدت کے ساتھ نہیں حسین بن الفضل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ اگر کافر یہ بات
تعظیم اور معرفت الٰہی کی راہ سے کہتے تو حق تعالےٰ اُنھیں اسکے سبب سے عیب نہ کرتا کَذٰلِکَ اہل مکہ کے کاموں کے مثل فَعَلَ الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِھِمْ ج کیا اُنھوں نے جو پہلے اُن سے تھے کہ شرک تکذیب حلال کو حرام حرام کو حلال کرتے تھے فَھَلْ عَلَی الرُّسُلِ
پھر کیا ہی رسولوں پر یعنی رسولوں پر نہیں ہی اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ٥ مگر پہونچا دینا ظاہر یا راہِ حق ظاہر کرنے والا وَلَقَدْ بَعَثْنَا اور
تحقیق کہ بھیجا ہم نے فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ ہر اُمت اور ہر گروہ میں رَّسُوْلًا ایک پیغمبر جیسے تمھیں اس امت میں ہم نے بھیجا ہی اور سب رسولوں کو ہم نے
یہی حکم کیا کہ اپنی اپنی قوم سے کہدو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ یہ کہ عبادت کرو خدا کی وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ج اور پرہیز کرو یا ایک طرف ہو جاؤ طاغوت
کو پوجنے سے اور طاغوت اُسے کہتے ہیں کہ خدا کے سوا پوجیں فَمِنْھُمْ پھر ان امتوں میں مَّنْ ھَدَی اللّٰہُ کوئی ہی کہ ہدایت کی اُسے اللہ نے اور
ایمان کی توفیق وَمِنْھُمْ مَّنْ حَقَّتْ اور اُنہیں سے کوئی ہی کہ واجب ہو گئی عَلَیْہِ الضَّلٰلَۃُ ط اُسپر گمراہی اس سبب سے کہ اللہ جلشانہ نے اسے بے نصیب
کر دیا ہی فَسِیْرُوْا پھر جاؤ اے مشرکو اور سیر کرو فِی الْاَرْضِ زمین میں فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ پھر دیکھو کیسا ہوا عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ ٥ انجام کار تکذیب
کرنے والوں کا یعنی عاد اور ثمود کے شہروں کی طرف گذرو اور فکر اور عبرت کی نظر سے دیکھو تو تمھیں ظاہر ہو جائے کہ جو کچھ اُنھوں نے کیا تھا وہ جو کوئی کرے گا وہ
بھی اسیطرح ہلاک ہوگا جسطرح وہ ہلاک ہوئے اِنْ تَحْرِصْ اگر سخت کوشش کرو اور للچاتے رہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰی ھُدٰھُمْ مشرکوں
کے راہ پانے پر فَاِنَّ اللّٰہَ پس تحقیق کہ اللہ لَا یَھْدِیْ نہیں ہدایت کرتا مَنْ یُّضِلُّ اُسے جسکی گمراہی چاہتا ہو وَمَا لَھُمْ اور نہیں ہو گمراہوں
کے واسطے مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ٥ کوئی یاروں میں سے جو اُن سے عذاب دفع کرے تبیان میں لکھا ہو کہ ایک مسلمان کا قرض ایک کافر پر تھا وہ تقاضے کے
واسطے گیا باتوں میں مسلمان کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ اُس خدا کی قسم کہ مرنے کے بعد جسکی ملاقات کا اُمیدوار رہوں کافر بولا کہ تو مرنے کے بعد زندہ ہونے
کی اُمید رکھتا ہی مسلمان بولا کہ ہاں اس کافر کے مذہب میں جو سخت قسمیں مقرر تھیں وہ قسمیں کھا کر کہنے لگا کہ مرنے کے بعد کوئی بھی نہ زندہ ہوگا تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ وَاَقْسَمُوْا اور قسم کھائی اُنھوں نے بِاللّٰہِ ساتھ خدا کے جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ لا سخت تر قسمیں اپنی یعنی قسم سخت کرنے میں انھوں نے
کوشش کی اور بولے کہ لَا یَبْعَثُ اللّٰہُ نہ اُٹھائیگا اللہ مَنْ یَّمُوْتُ اُسے جو مریگا بَلٰی ایجاب ہی نفی کے بعد یعنی اُٹھائیگا اُنھیں وعدہ کیا
ہی اللہ نے وَعْدًا وعدہ کہ عَلَیْہِ اسپر وہ وفا کرتا ہی یعنی وہ وعدہ کیا ہی جسکا وفا کرنا لازم اور حَقًّا صحیح اور درست ہی وَّلٰکِنَّ
اَکْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا یَعْلَمُوْنَ ٥ نہیں جانتے ہیں کہ حقتعالےٰ انھیں اُٹھائیگا لِیُبَیِّنَ تاکہ بیان کرے لَھُمُ
واسطے اُنکے الَّذِیْ یَخْتَلِفُوْنَ وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہیں وہ فِیْہِ اُسمیں کہ وہ بعث اور حشر کے امور ہیں وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْٓا اور اسواسطے تاکہ جانیں وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے اَنَّھُمْ کَانُوْا یہ کہ وہ تھے کٰذِبِیْنَ ٥ جھوٹے قیامت سے انکار کرنے میں
اِنَّمَا قَوْلُنَا سوا اسکے نہیں کہ کہنا ہمارا لِشَیْءٍ کسی چیز کے واسطے اِذَآ اَرَدْنٰہُ جب چاہتے ہیں ہم اُس چیز کو پیدا کرنا اَنْ نَّقُوْلَ یہ ہی کہ
کہتے ہیں ہم لَہٗ اس چیز کو کہ کُنْ ہو فَیَکُوْنُ ع تو ہو جاتی ہی وہ خلاصۂ کلام یہ ہی کہ چیزوں کو ہم جو پیدا کرتے ہیں یہ پیدا کرنا مادے ع ۵
اور مدد پر موقوف نہیں ہی تو جو کوئی پہلے پہل بے مادّے کے کوئی چیز پیدا کرنے پر قادر ہو تو مادّہ موجود ہونے کے ساتھ اس چیز کو پھر پیدا

کرنے میں اُسکی قدرت نہ جائے گی اور کمی نہ کرے گی نظم

آنکہ پیش از وجود جاں بخشد | ہم تواند کہ بعد از اں بخشد
چوں در آورد از عدم بوجود | چہ عجب باز گر کند موجود

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا اور جنھوں نے ہجرت کی اپنے وطنوں سے فِي اللّٰهِ خدا کا حق ادا کرنے میں اور اسکی رضامندی کے واسطے مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا پیچھے اس سے کہ مظلوم ہوے تھے اس سے وہ اصحاب مُراد ہیں جن پر قریش نے ظلم کیا اور اس ظلم کے سبب سے وہ حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے حق تعالےٰ نے وعدہ فرمایا کہ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ضرور جگہ دینگے ہم انھیں فِي الدُّنْيَا دنیا میں حَسَنَةً اچھا شہر یعنی مدینہ منورہ علےٰ ساکنہا الصّلوٰۃ والسّلام اور بعضوں نے کہا ہو کہ غنیمت خوب دینگے وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ اجر آخرت کا اُنکے واسطے اَكْبَرُ بہت بڑا ہو اُس غنیمت سے جو دنیا میں اُنھیں ملتی ہو لکھا ہو کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کسی مہاجر کو کچھ عطیہ دیتے تو فرماتے کہ یہ لے خدا اس میں تجھے برکت دے یہ وہ ہو جو اللہ نے دنیا میں دینے کا تجھ سے وعدہ کیا اور جو کچھ اللہ جل شانہ نے تیرے واسطے آخرت میں جمع کر رکھا ہو وہ افضل ہو لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اگر ہوں کافر کہ جانیں یہ بات کہ خدا ہجرت کرنے والوں کو دونوں جہان میں اجر دیتا ہو تو وہ ضرور ایمان لانے اور ہجرت کرنیں موافقت کریں یا اگر مہاجر جانیں تو کوشش اور صبر کرنے میں زیادتی کریں الَّذِيْنَ صَبَرُوْا مہاجر وہ لوگ ہیں جنھوں نے وطن چھوڑے اور کافروں کی ایذا پر صبر کیا وَعَلٰى رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر يَتَوَكَّلُوْنَ توکل کرتے ہیں اور اپنا کام اُسی پر چھوڑتے ہیں لکھا ہو کہ کفار قریش نے یہ بات کہی کہ خدا اس سے برتر ہو کہ آدمی کو رسول کر کے بھیجے بلکہ وہ فرشتوں کو رسول کر کے بھیجتا کہ وہ خلق کو خدا کی طرف پکارتے کفار قریش کا یہ کلام رد کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہیں رسول کر کے بھیجا ہم نے مِنْ قَبْلِكَ تجھے بھیجنے سے پہلے اِلَّا رِجَالًا مگر مردوں کو آدمیوں میں سے کہ ملائکہ کی زبانی نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ بکر نے یُوحیٰ پڑھا ہو پہلے یے اخیر میں الف غائب مجہول کا صیغہ یعنی وحی بھیجی جاتی تھی اُنکی طرف اور حفص نے اول میں نون اخیر میں یے پڑھی ہو متکلم کا صیغہ یعنی ہم وحی بھیجتے تھے اُنکی طرف خلاصۂ کلام یہ ہو کہ عادت یوں ہی جاری ہو کہ وہ آدمی ہی کو رسول کر کے بھیجتا ہو فرشتے کو نہیں فَسْـَٔلُوْٓا پھر پوچھو اَهْلَ الذِّكْرِ اہل کتاب سے یعنی اُنکے عالموں سے اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم کہ نہیں جانتے ہو کہ اگلے انبیا سب آدمی تھے جو اگلی اُمتوں پر مبعوث ہوے اور اُنکی ہدایت کے واسطے بھیجے گئے بِالْبَيِّنٰتِ ظاہر معجزوں کے ساتھ وَالزُّبُرِ اور لکھی ہوئی کتابوں کے ساتھ وَاَنْزَلْنَآ اور نازل کیا ہم نے اِلَيْكَ الذِّكْرَ تیری طرف قرآن کہ اللہ جل شانہ کو یاد کرنے کا سبب ہو لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ کہ بیان کرے تو لوگوں کے واسطے مَا نُزِّلَ جو کچھ نازل کیا گیا ہو قرآن میں اِلَيْهِمْ اُنکی طرف اوامر اور نواہی وَلَعَلَّهُمْ اور تاکہ شاید وہ يَتَفَكَّرُوْنَ فکر کریں اسمیں اور جانیں کہ یہ مخلوق کا کلام نہیں ہے اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ کیا نڈر ہو گئے وہ جنھوں نے مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ کیے مکر بُرے یعنی انبیا علیہم السّلام کو ہلاک کرنے کے واسطے حیلے کیے یا وہ گروہ مراد ہو جس نے ہمارے رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکر کیے حق تعالےٰ فرماتا ہو کہ کیا اپنے کو امن میں جانتے ہیں اور بیخوف رہتے ہیں اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ اس سے کہ دھنسا دے اللہ بِهِمُ الْاَرْضَ اُنھیں زمین میں جیسے قارون کو دھنسا دیا اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ یا نڈر ہیں اس بات سے کہ آئے اُنپر عذاب آسمانی مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ اس جگہ سے کہ نہ جانیں اور اُمید نہ رکھیں جیسے کہ قوم لوط علیہ السّلام پر عذاب آیا اَوْ يَاْخُذَهُمْ یا لے اُنھیں فِيْ تَقَلُّبِهِمْ اُنکے پھرنے میں یعنی تجارت کرنے کو ایک شہر سے دوسرے شہر کو آتے جاتے ہیں آمد و رفت میں یا سونے کے بچھونے پر ادھر سے اُدھر پھرنے اور کروٹ لینے میں فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ تو نہیں ہیں وہ عاجز

وقف لازم

النصف

کرنے والے خدا کو اپنے عذاب سے اَوْ یَاْخُذَهُمْ یا نڈر ہیں اس بات سے کہ لے لے خدا اُنھیں عَلٰى تَخَوُّفٍ ط ڈرنے پر اگلوں کی ہلاکت سے یعنی
جو قوم اُنکے پہلے تھی اُسکے عذاب سے ڈریں اور اُسی ڈر کی حالت میں اُنپر عذاب نازل ہو فَاِنَّ رَبَّكُمْ پھر بیشک رب تمہارا لَرَءُوْفٌ البتہ
مہربان ہو کہ بندوں کے ساتھ بردباری کرتا ہو رَّحِیْمٌ ۝ رحم کرنے والا ہو کہ انپر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہیں دیکھتے یہ کافر
اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ طرف اُسکے جو پیدا کیا ہو اللہ نے مِنْ شَیْءٍ اُس چیز سے جسکے جسم ہو یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ پھرتے ہیں اُسکے سایے
عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ داہنے بائیں سے یعنی ہر طرف سے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے لِّلّٰهِ خدا کے واسطے وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝
حال یہ ہو کہ وہ ذلیل ہیں یعنی فروتنی اور خضوع کرنے والے تفسیر زاہدی میں لکھا ہو کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ اگر کافر مجھے سجدہ نہ کریں تو کیا نقصان ہو اس واسطے کہ اُنکے
سایے تو میرے واسطے فروتنی اور خشوع خضوع کرتے ہیں وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ اور اللہ کے واسطے سجدہ کرتے ہیں مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو
کچھ آسمانوں میں ہیں علویات وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ اور جو کچھ زمین میں ہیں چلنے والے وَّالْمَلٰٓئِكَةُ اور سجدہ کرتے ہیں ملائکہ اور
ملائکہ علویات میں داخل ہیں پھر اُنکی تخصیص تعظیم کی جہت سے ہو یا سجدے میں جھکے رہنے کے سبب سے اور اس قول کی تائید کرتا ہو یہ جو حق تعالےٰ سجدہ ۳
فرماتا ہو کہ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور ملائکہ سرکشی نہیں کرتے اُسکی عبادت سے صاحب تبیان نے کہا ہو کہ سجدے کی دو صفتیں ہیں ایک
عبادت کا سجدہ کہ زمین پر ماتھا رکھنا ہو عبادت کی رو سے یہ عقل والوں کا سجدہ ہو دوسرے فروتنی اور خضوع اور مسخر ہونے کے سجدے اور یہ اُن کے
سجدے ہیں جو عقل نہیں رکھتے اس آیت پر سجدہ کرنا چاہیے اور قرآنی سجدوں میں سے یہ تیسرا سجدہ ہو اور حضرت شیخ قدس سرہٗ نے فتوحات میں فرمایا ہو کہ
اسے سجود عالم اعلیٰ و ادنیٰ کہتے ہیں کہ ذلت اور خوف کے مقام پر حق تعالےٰ کو سجدہ کرتے ہیں تو چاہیے کہ بندہ اس محل پر ان دو صفتوں سے موصوف ہو کر
اپنے تئیں سجدہ کرنے والوں کے زمرے میں داخل کرے کہ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہیں فرشتے اپنے رب کے عذاب سے کہ ناگاہ نازل ہو مِّنْ
فَوْقِهِمْ اوپر سے انکے وَیَفْعَلُوْنَ اور کرتے ہیں خوشی اور رغبت سے مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ۛ جو کچھ حکم کئے گئے ہیں عبادت اور ذکر کا ع ۱۰
وَقَالَ اللّٰهُ اور کہا اللہ نے کہ لَا تَتَّخِذُوْٓا نہ ٹھہراؤ اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ ج دو خدا خدا کے ساتھ اثنین تاکید کے واسطے ہے اِنَّمَا هُوَ
سوا اسکے نہیں کہ خدا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج معبود ہو ایک یعنی وحدت الوہیت کو لازم ہو اسواسطے کہ الوہیت کا مرتبہ شرکت نہیں قبول کرتا جیسا کہ صاف صاف
دلیلوں سے ثابت ہو چکا تو چاہیے کہ خدا ایک ہی ہو ہر طرح سے اور کسی چیز سے متعلق نہو بلکہ کل اشیا اُس سے ظاہر ہوں اور وہ بے اشیا کے قائم رہے ۔ بیت

لَیْسَ شَیْءٌ كَمِثْلِهٖ ابدا — از ہمہ در صفات و ذات خدا

فَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۝ پھر مجھ سے ڈرو ڈرانے اور دھمکانے میں غائب رہنے سے متکلم ہو جانے کی طرف التفات کرنا ابلغ ہو وَلَهٗ
اور خدا کے واسطے ہو مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ آسمانوں میں ہو اور زمین میں ہو یعنی سب مخلوق خدا کے مملوک ہیں وَلَهُ الدِّیْنُ
اور اُسکے واسطے طاعت ہو وَاصِبًا ط لازم اور واجب یا دین پسندیدہ اُسکے واسطے باقی اور ثابت ہو یا اُسکے واسطے ہو جزا دائم غیر منقطع یعنی
مطیع کا ثواب اور عاصی کا عذاب اَفَغَیْرَ اللّٰهِ کیا پھر سوا اللہ کے کسی اور سے تَتَّقُوْنَ ۝ ڈرتے ہو حال آنکہ ضرر اور نفع پہونچانے والا
اُسکے سوا کوئی نہیں وَمَا بِكُمْ اور جو کچھ تمہیں پہونچا ہو مِّنْ نِّعْمَةٍ نعمتوں میں سے جیسے صحت مالداری ارزانی فَمِنَ اللّٰهِ تو خدا کی
طرف سے ہو ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ پھر جب پہونچتی ہو تمھیں سختی جیسے مرض محتاجی قحط فَاِلَیْهِ تَجْئَرُوْنَ ۝ۚ تو اُسکی طرف فریاد کرتے ہو اور
اُس کی درگاہ میں تضرع اور زاری کرنے لگتے ہو ثُمَّ اِذَا پھر جب كَشَفَ الضُّرَّ اُٹھا لیتا ہو وہ سختی جس کے سبب سے تم فریاد کرتے تھے
عَنْكُمْ تم سے تو اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْكُمْ یہی گروہ تم میں سے یعنی کافر بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ ۝ اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں

محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ یہاں پر شرک سے اسباب کا لحاظ مقصود ہی یعنی مسبب الاسباب سے غافل ہو کر ہر چیز کا دستیاب ہونا یا بلا کا دفع ہونا ایک سبب کے
ساتھ متعلق کر دیتے ہیں لِیَکۡفُرُوۡا تاکہ کفران نعمت کریں بِمَاۤ اٰتَیۡنٰہُمۡ ؕ ساتھ اُس چیز کے جو انھیں ہم نے دی ہو نعمت اور دفع مصیبت فَتَمَتَّعُوۡا ۟ ف
پھر فائدہ لو یہ حکم تہدیدی ہی یعنی اے کافرو دو تین دن کی نعمت سے اپنا کام چلالو اور دنیا سے فائدہ اُٹھالو فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ پھر قریب ہو کہ جانوگے
اپنا انجام کار ناشکروں کو یہ بہت سخت وعید ہو وَیَجۡعَلُوۡنَ اور کرتے ہیں کافر یعنی ٹھہرا لیتے ہیں لِمَا لَا یَعۡلَمُوۡنَ واسطے اُن کے جنھیں جانتے
یعنی بتوں کو کہ اُنھیں کچھ علم نہیں ہو یا اُس ظلم کے واسطے جو نہیں جانتے وہ بتوں کی شفاعت ہو معین کرتے ہیں اُنکے واسطے نَصِیۡبًا حصہ مِّمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ ؕ
اُسمیں سے جو کچھ ہم نے اُنھیں دیا ہو کھیت چارپائے جیسا کہ اُس نے فرمایا ہو وَجَعَلُوۡا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الۡحَرۡثِ وَالۡاَنۡعَامِ نَصِیۡبًا آخر آیت تک اور اسکا بیان
سورۂ انعام میں ہو چکا ہو تَاللّٰہِ لَتُسۡـَٔلُنَّ قسم خدا کی کہ پوچھے جاؤ گے قیامت کے دن عَمَّا کُنۡتُمۡ تَفۡتَرُوۡنَ ۝ اُس چیز
سے کہ ہو تم کہ افترا کرتے ہو اور جھوٹ بناتے ہو کہ بُت ہمارے خدا ہیں اور کھیتی اور چارپایوں کے حصّے سے ہم اُنکے ساتھ تقرب کرتے ہیں وَیَجۡعَلُوۡنَ
اور کرتے ہیں اور بناتے ہیں لِلّٰہِ الۡبَنٰتِ خدا کے واسطے بیٹیاں خزاعہ اور کنانہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور بنو ملیح کا یہ کلام تھا
کہ حق تعالےٰ نے جن سے دامادی کی فرشتے پیدا ہوئے سُبۡحٰنَہٗ ۙ پاک ہو اللہ اُنکے قول سے کہ اللہ کی بیٹیاں رکھتا ہو وَلَہُمۡ مَّا یَشۡتَہُوۡنَ ۝
اور اُنکے واسطے ہو جو وہ آرزو رکھتے ہیں اور جنکے سبب سے ناز کرتے ہیں یعنی بیٹے وَاِذَا بُشِّرَ اور جب خبر دیا جاتا ہو اَحَدُہُمۡ
کوئی انہیں سے بِالۡاُنۡثٰی لڑکی پیدا ہونے کی یعنی کافروں میں سے جب کسی کو خبر دیتے ہیں کہ تیرے لڑکی پیدا ہوئی تو ظَلَّ وَجۡہُہٗ
ہو جاتا ہو اُسکا منہ مُسۡوَدًّا کالا رنج اور غم کی وجہ سے اور اپنی قوم میں شرمندگی حاصل ہونے کے سبب سے وَّہُوَ کَظِیۡمٌ ۝ۚ
اور وہ بھرا ہوتا ہو غصّے میں اپنی جورو پر کہ تو نے لڑکی کیوں جنی یَتَوَارٰی پوشیدہ ہوتا ہو اور اپنے کو چھپاتا ہو مِنَ الۡقَوۡمِ گروہ سے
آشناؤں اور عزیزوں کے مِنۡ سُوۡٓءِ برائی اور ناخوشی سے مَا بُشِّرَ بِہٖ ؕ اُس چیز کی جو اُسے خبر دی گئی یعنی اپنی قوم سے چھپاتا ہو کہ میرے
لڑکی پیدا ہوئی اور فکر میں رہتا ہو کہ اَیُمۡسِکُہٗ کیا نگاہ رکھے اُس لڑکی کو عَلٰی ہُوۡنٍ ذلت اور خواری پر اَمۡ یَدُسُّہٗ
یا توپ دے اُسے فِی التُّرَابِ ؕ خاک میں یعنی اُسے زندہ زمین میں دفن کر دے جیسے بنو تمیم اور بنو لضیر کرتے تھے اَلَا سَآءَ
آگاہ ہو جاؤ کہ بُرا ہو مَا یَحۡکُمُوۡنَ ۝ جو کچھ حکم کرتے ہیں مشرک یعنی جو اُنکے نزدیک کچھ قدر اور عزت نہیں رکھتی اُسے خدا کی
طرف نسبت کرتے ہیں لِلَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ اِن لوگوں کے واسطے جو ایمان نہیں لاتے بِالۡاٰخِرَۃِ ساتھ آخرت کے مَثَلُ
السَّوۡءِ ۚ صفت بُری ہو یعنی جورو لڑکوں کی حاجت اور لڑکیوں سے کراہت اور لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینے کی عادت وَلِلّٰہِ الۡمَثَلُ
الۡاَعۡلٰی ؕ اور اللہ کے واسطے ہو صفت بلند یعنی وجوب ذاتی اور رغنائے مطلق اور وجود شامل اور جورو لڑکے سے پاکی وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ
ع۱ اور وہ غالب ہو اور کافروں کو ہلاک کرنے پر قادر ہی الۡحَکِیۡمُ ۝٪ حکم کرنے والا وقت معلوم تک اُنکی مہلت کا وَلَوۡ یُؤَاخِذُ
اللّٰہُ النَّاسَ اور اگر پکڑے اللہ لوگوں کو یعنی کافروں کو بِظُلۡمِہِمۡ بسبب ظلم کے یعنی اُنکے کفر کے سبب سے تو مَّا تَرَکَ عَلَیۡہَا
نہ چھوڑے روئے زمین پر مِنۡ دَآبَّۃٍ کسی چلنے والے کو کفر کی شومی کے سبب سے وَّلٰکِنۡ یُّؤَخِّرُہُمۡ اور مگر پیچھے ہٹاتا ہو اُنھیں
اور مہلت دیتا ہو اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ وقت نام رکھے گئے تک جو اُنکی موت یا اُنپر عذاب کے واسطے مقرر ہو فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئیگا
اَجَلُہُمۡ وقت اُنکا جو اُنکے عذاب کے واسطے یا اُنکی موت کے لیے مقرر ہو تو لَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَۃً نہ پیچھے آئیں گے
ایک ساعت اُس سے وَّلَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ۝ اور نہ آگے بڑھ جائیں گے جب وہ وقت پہونچے گا تو اُسی دم عذاب میں مبتلا ہونگے

یا مر جائیں گے وَيَجْعَلُونَ اور حکم کرتے ہیں لِلّٰهِ خدا کے واسطے مَا يَكْرَهُونَ اُس چیز کا جو نہیں چاہتے اپنے واسطے یعنی لڑکیاں یا سرداری
میں شرکت وَتَصِفُ اور باوصف اسکے کہ کہتی ہیں اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ زبانیں اُنکی جھوٹ یعنی کہتے ہیں اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ط
یہ کہ واسطے اُنکے ہی بہشت یا جزا اچھی کافر کہتے تھے کہ اگر بالفرض خدا کی طرف ہمارا پھرنا ہوگا تو ہمیں اُسکے پاس اچھا مرتبہ ہوگا اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى حق تعالےٰ
فرماتا ہو کہ یہ جھوٹ کہتے ہیں لَا جَرَمَ سچ تو یوں ہی ہو کہ کل قیامت کے دن اَنَّ لَهُمُ النَّارَ یقینی ہوگی اُنکے واسطے آتش دوزخ وَاَنَّهُمْ
مُّفْرَطُوْنَ ۝ اور بیشک وہ چھوڑے گئے اور جدا کیے ہوئے ہونگے آگ میں بے عزت اور حسرت کرنے کے اور مشرکوں کی مذمت اور اُنکا
انجام کار بیان کرنے کے بعد حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے واسطے حق تعالےٰ فرماتا ہو کہ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ
قسم خدا کی کہ ہم نے یقینی بھیجے رسول اِلٰٓى اُمَمٍ ان اُمتوں کی طرف جو تھیں مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تجھ سے فَزَيَّنَ پھر آراستہ کر دیے
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اُنکے واسطے شیطان نے اَعْمَالَهُمْ عمل اُنکے یہانتک کہ اُنھوں نے انبیا کی تکذیب کی فَهُوَ پھر شیطان وَلِيُّهُمُ
الْيَوْمَ دوست اُنکا ہو آج کے دن یعنی تمھارے زمانے کے کافروں کے ساتھ دوستی کرتا ہو اور اسی طرح اُنکے بُرے عمل بھی اُنکی نظروں میں آراستہ
کرتا ہو یہانتک کہ تمھاری تکذیب کرتے ہیں وَلَهُمْ اور واسطے اُنکے ہو یعنی شیطان کے لیے بھی اور اُنکے واسطے بھی کل عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
عذاب دردناک وَمَآ اَنْزَلْنَا اور نہیں بھیجا ہم نے عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تجھ پر قرآن اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ مگر اس لیے کہ
بیان کرتو اور ظاہر کر دے لوگوں کے واسطے الَّذِي اخْتَلَفُوْا وہ چیز کہ اختلاف کیا لوگوں نے فِيْهِ اس میں کہ وہ امر توحید اور احوال
معاد ہو وَهُدًى اور نازل نہیں کیا ہم نے قرآن مگر ہدایت وَّرَحْمَةً اور رحمت لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اُس گروہ کے لیے جو ایمان
لاتے ہیں وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ اور اللہ نے نازل کیا آسمان سے یا ابر سے مَآءً پانی فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ پھر زندہ کیا
اُس پانی کے سبب سے زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا ط بعد اُسکی موت کے یعنی زمین کو مینھ کے سبب سے تازہ کر دیا اور بعضوں نے کہا ہو کہ آسمان سے
قرآن نازل فرمایا کہ مومنوں کی زندگی کا سبب ہو پھر زندہ کیے اُسکے سبب سے مرے ہوئے دل اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو مذکور ہوا اُسمیں
لَاٰيَةً البتہ نشانی ہو ظاہر لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ع اُس گروہ کے واسطے ہیں قرآن اور اسمیں غور و فکر اور انصاف کرتے ہیں وَاِنَّ لَكُمْ ع ۵
اور بیشک تمھارے واسطے ہو فِي الْاَنْعَامِ چارپایوں میں لَعِبْرَةً ط دلالت کہ اسکی بدولت جہل سے مرتبہ علم کو پہونچو نُسْقِيْكُمْ
پلاتے ہیں تمھیں مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ اُس چیز سے جو پیٹ میں ہے دودھ جیسے چارپایوں کے مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ درمیان
سے گوبر اور خون کے لَّبَنًا دودھ خَالِصًا پاک خون کے رنگ اور گوبر کی بو سے سَآئِغًا مزے سے پیا جانے والا اور خوش
آنے والا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ پینے والوں کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہو کہ جب چارپایہ چارہ کھاتا ہو اور اُس کے پیٹ
میں وہ پکتا ہو تو اُس میں تین درجے پیدا ہوتے ہیں اُسکا اسفل گوبر ہو اوسط دودھ اعلےٰ خون تو خون رگوں میں جاری ہوتا ہو اور
دودھ تھنوں میں جاتا ہو اور گوبر اپنے نکلنے کی جگہ سے نکلتا ہو صاحب انوار نے فرمایا ہو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما
کی مراد یہ ہو کہ اُسکا اوسط دودھ کا مادّہ ہو اور اعلےٰ خون کا مادّہ اسواسطے کہ دودھ اور خون گوبر میں رہتا ہی نہیں بلکہ جو چیزیں کھائی گئیں
اور ہضم ہوگئیں اُنکا خلاصہ اور عرق جگر جذب کر لیتا ہو اور اُسکے ثفل اور پھوک کو کہ گوبر ہی چھوڑ دیتا ہو اور اس کیلوس کو اوجھ میں
خوب ہضم کرتا ہو یہانتک کہ چاروں خلط پیدا ہو جاتے ہیں اور انھیں اُس حکمت کے ساتھ اعضا پر جیسے بانٹتا ہو جو حکمت کہ خدا ے
حکیم نے اس میں امانت رکھی ہو پھر اگر مادہ حاملہ ہوتی ہو تو اُسکی غذا کی قدر سے اُسکے اخلاط اس جہت سے بڑھ جاتے ہیں کہ ماداؤں کے

مزاج پر رطوبت اور برودت غالب ہو اور وہ خلط زائد بچے کے واسطے بچہ دان میں جاتا ہو اور جب بچہ پیدا ہوا تو وہ زائد سب یا اسمیں سے کچھ تھنوں اور چھاتیوں میں جاتا ہو اور چونکہ تھنوں کا گوشت سفید غدود ہو تو وہ خلط اُسمیں رہنے سے سفید ہوجاتا ہو اور اُسے دودھ کہتے ہیں اور چارپائے کانٹے پتی یا ہرا چارہ جو کھاتے ہیں اُس سے دودھ پیدا ہونا اور گوشت اور خون سے اِس لطافت اور صفائی کے ساتھ نکلنا حکمت اور قدرت آلٰہی کی کھلی ہوئی نشانی اور صاف علامت ہو شعر

از خون سرخ شیر سفید آرد و بروں — وز خار ہائے خشک گل تر کند پدید

قوت القلوب میں فرمایا ہو کہ پوری نعمت ہونا دودھ خالص ہونے سے ہو اگر دودھ میں گوبر یا خون کا کچھ میل ہو تو دودھ پوری نعمت نہو اور طبیعت اسے قبول نہ کرے اسی طرح حق تعالےٰ کے ساتھ بندوں کا معاملہ چاہیئے کہ خالص ہو اگر ریا کا گوبر اور ہوس و ہوا کا خون اسمیں ملا ہوگا تو وہ عمل خالص نہ رہیگا اور قبول نہ ہوگا اس واسطے کہ ریا عمل میں شرک خفی ہو اور ہوس و ہوا کی لگاوٹ سے عمل کی صفائی جاتی رہتی ہو ریا میں لوگوں پر نظر رہتی ہو اور ہوا میں اپنی غرض پر اور دونوں حال میں عمل آلائش اور آمیزش سے خالی نہیں نظم

طاعت آلودہ نیاید بکار — مشک جگر سودہ نیاید بکار
ہرچہ نہ زآلودگی افتاد پاک — پیش نظرہا نبود تابناک

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ اور تمھارے واسطے ہیں میووں سے کھجوروں کے اور انگوروں کے تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ جو کچھ لیتے ہو تم اُس سے سَكَرًا مست کرنے والی چیز یہ آیت شراب حرام ہونے کے قبل نازل ہوئی یا شراب مراد ہو جو کھجور یا انگور سے لیتے ہیں اور مفسروں میں ابو عبیدہ رحمہ اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا ہو کہ حبشے کی زبان میں سکر سرکے کو کہتے ہیں یعنی تم سرکہ لیتے ہو وَّرِزْقًا حَسَنًا اور رزق اچھا جیسے کھجور اور انگور اور اُنکا شیرہ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک ان تر اور خشک میووں اور اُنکے فائدوں میں لَاٰيَةً البتہ دلیل ظاہر ہو اللہ جل شانہٗ کی قدرت پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اس گروہ کے واسطے جو سمجھتے ہیں اور غور و تامل کی نظر سے اُسے دیکھتے ہیں وَاَوْحٰى رَبُّكَ اور الہام کیا تیرے رب نے اِلَى النَّحْلِ شہد کی مکھیوں کی طرف یعنی اُن کے دل میں ڈالدیا اَنِ اتَّخِذِيْ یہ کہ بناؤ مِنَ الْجِبَالِ پہاڑ کی دراروں سے بُيُوْتًا گھر مسدس متساوی آراستہ احسن صنعت اور صحت قسمت کے ساتھ وَّمِنَ الشَّجَرِ اور درختوں کے بیچ میں سے گھر بناؤ یعنی پہاڑ اور درخت پر جگہ پکڑو وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝ اور گھر بناؤ اُس سے جو لوگ بناتے ہیں اونچی چھتیں اور زنبور خانے وغیرہ ثُمَّ كُلِيْ پھر کھاؤ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جس میوے سے چاہو کڑوا یا میٹھا اُس سے کلی پھول مراد ہیں فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ پھر چلو راہیں اپنے رب کی یعنی وہ راہ جو شہد کے واسطے تمھیں الہام کی ہو ذُلُلًا اُس حال میں کہ اُسکے حکم کی مطیع اور مسخر ہو جب مکھیاں حکم آلٰہی کے موافق پھول اور کلیاں کھاتی ہیں تو اُنکے دروں میں تحلیل ہو کر میٹھا شیرہ ہوجاتا ہو اور اُسے جاڑوں کے واسطے ذخیرہ کر رکھنے کو قے کرتی ہیں اور یہی حق تعالےٰ فرماتا ہو کہ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا نکلتی ہو اُنکے پیٹوں سے لعاب کے طریق پر شَرَابٌ پینے کی چیز یعنی شہد مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ خلاف ہیں ایک دوسرے کے رنگ اُس کے یعنی سفید شہد جوان مکھی کا اور زرد اوسط عمر کی مکھی کا اور سرخ بوڑھی مکھی کا اور سیاہ اور سبز نادر ہوتا ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ شہد کے رنگ کا اختلاف فصلوں کے اختلاف کے موافق ہو فِيْهِ اُس شہد میں شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ شفا ہو لوگوں کے واسطے اپنی ذات سے جیسے امراض بلغمی میں یا اور دوا کے ساتھ ملا کر جیسے سب بیماریوں میں اسواسطے کہ ایسی معجون بہت کم ہوتی ہو کہ شہد اُسکا جزو نہو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہو کہ ایک مرد جناب

رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ میرا بھائی پیٹ کے درد کے مارے چیختا ہو آپ نے فرمایا کہ اُسے شہد پلا دے وہ گیا اور پھر حاضر ہو کر بولا کہ میں نے اُسے شہد دیا کچھ فائدہ نہ کیا پھر آپ نے شہد پلانے کا حکم فرمایا وہی پہلی سی کیفیت ہوئی تیسری یا چوتھی بار حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جا اور شہد ہی پلا بیشک خدا سچا ہو اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہو اس بار پلاتے ہی اُسے شفائے کلی حاصل ہو گئی اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ فیہ کی ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہو کہ اُسمیں دلوں کی شفا ہو چنانچہ دوسرے مقام پر حق تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہو کہ تمھارے واسطے دو شفائیں ہیں ایک قرآن دوسرا شہد ظاہری امراض کے واسطے شفا ہو اور قرآن باطنی بیماریوں کی دوا ہو وہ ایک تو قالب کے امراض زائل کرتا ہو اور یہ دوسرا قلب کی بیماریاں دفع فرماتا ہو اور حقیقت یہ ہو کہ جو درد و رنج ظاہری یا باطنی پیدا ہو قرآن سے اُسکی دوا حاصل ہو اور جو مرض جسمی ہو یا دلی تلاوت قرآن اُسکے واسطے ذریعہ صحت عاجل اور سبب شفائے کامل ہو بیت

رنج گر بسیار شد کے غم خورم ۔ چوں شفائے جان بیمارم توئی

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بے شبہ شہد کی مکھی کے امر میں لَاٰيَةً البتہ دلیل ہو کھلی ہوئی قدرت ربانی پر لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اُس گروہ کے واسطے جو فکر کرتے ہیں صنائع دقیقہ اور امور دقیقہ کے ساتھ شہد کی مکھی کے خاص ہونے میں اور بیشک یہ صنائع اور امور قادر علیم کے بے الہام کیے ہوئے ظاہر نہیں ہو سکتے کیا قادر کہ اتنی حکمتیں ایک ذراسی مکھی میں امانت رکھ دیں کہ وہ ایسی مطیع و منقاد ہیں کہ ہرگز ذرہ برابر بھی حکم کے خلاف نہیں کرتیں امانت داری وہ کہ میوہ کڑوا کھاتی ہیں اور شہد میٹھا پیٹ کے باہر لاتی ہیں پرہیز وہ کہ پاک اور پاکیزہ کے سوا کچھ نہیں کھاتیں طاعت وہ کہ یعسوب جو اُنکا بادشاہ اُسکے حکم کے خلاف عمل میں نہیں لاتیں گھر میں رہنا وہ کہ کوسوں چلی جائیں اور پھر اپنے وطن پھر آ دیں طہارت وہ کہ ہرگز نجاستوں پر نہیں بیٹھیں اور اُن میں سے نہیں کھاتیں صناعت وہ کہ اگر تمام جہان کے بانی جمع ہوں تو اُنکے مسدس مکانوں کے مثل نہ بنا سکیں تو جس طرح اُنکے شہد سے ظاہر بیماری سے شفا حاصل ہوتی ہو اُنکے احوال میں غور اور فکر کرنے سے مرض باطن کہ جہل ہو دفع ہوتا ہو نظم

فکر دل را اینک یا نگیں کند ۔ کام جاں را چوں عسل شیریں کند
شربت تکرار بکام جاں رسد ۔ چاشنی آں بماند تا ابد

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تمھیں اور عدم سے وجود میں لایا ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ پھر مار ڈالے گا تمھیں اور دوبارہ عدم میں لیجائیگا وَمِنْكُمْ اور تم میں سے مَّنْ يُّرَدُّ کوئی ہو کہ پھیرا جاتا ہو اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ نہایت ذلیل زندگی کی طرف یعنی بوڑھاپے اور خرف ہو جانے کی طرف کہ وہ سن پچھتر یا اسی یا نوے برس کا ہو لِكَيْ لَا يَعْلَمَ تاکہ جانے وہ بوڑھا خرف بَعْدَ عِلْمٍ جاننے کے بعد شَيْـــًٔا ایک چیز کو یعنی نسیان میں لڑکپن کے حال کی طرف پھر جائے دمیاطی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ اس پیر خرف سے کفار مراد ہیں اس واسطے کہ عمر کا طول مسلمانوں کے واسطے بزرگی اور عقل بڑھاتا ہو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلِيْمٌ دانا ہو اور اُسکی دانائی پر جہل نہیں طاری ہوتا قَدِيْرٌ توانا ہو اور اُس کی توانائی میں عاجزی راہ نہیں پاتی وَاللّٰهُ فَضَّلَ اور اللہ نے زیادتی دی بَعْضَكُمْ ع ۵
بعض کو تم میں سے عَلٰي بَعْضٍ بعض دوسروں پر فِي الرِّزْقِ ج رزق میں یعنی مال دنیا میں کہ ایک مالدار ہوا ایک محتاج ایک نے سرداری پائی ایک نے چاکری فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا پھر نہیں ہیں وہ جنھوں نے زیادتی پائی ہو مالوں میں یعنی جو لوگ مال کے سبب سے سردار اور امیر ہو گئے اور لونڈی غلاموں کی ایک جماعت کے مالک ہو گئے وہ نہیں ہیں بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ پھیرنے والے اپنے مال کو یعنی

دینے اور بانٹنے والے عَلٰی مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ انپر کہ مالک ہوے ہیں اُنکے یعنی آقا اپنا مال لونڈی غلاموں کو نہیں دیتے اس واسطے کہ اگر
مالک مملوکوں کو اپنے مال میں شریک کرلیں فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ط تو ہو جائیں مالک اور مملوک مالداری میں برابر تیسیر میں لکھا ہو کہ یہ خطاب مشرکوں
کے ساتھ ہو اسواسطے کہ تلبیہ میں وہ کہتے تھے کہ لَبَّیْکَ[لہ] لَا شَرِیْکَ لَکَ شَرِیْکٌ هُوَ لَکَ تو حق تعالے فرماتا ہو کہ تم یہ بات تو تجویز نہیں کرتے کہ تمھارے لونڈی
غلام مال میں تمھارے شریک ہوں پھر یہ کیونکر روا رکھتے ہو کہ بُت اُلوہیت میں میرے شریک ہوں اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ کیا نعمت الٰہی کیساتھ
يَجْحَدُوْنَ ○ کفر کرتے ہیں ی تے سے پڑھا ہو تَجْحَدُوْنَ یعنی انکار رکھتے ہو اور حفص نے یے سے پڑھا يَجْحَدُوْنَ یعنی کافر اُسکی نعمتوں سے انکار رکھتے
ہیں تو جب یہ ثابت ہوگیا کہ سب نعمتوں کے ساتھ وہی نعمت دینے والا ہو پھر جو کوئی بت کو اُسکا شریک کہتا ہو وہ اسکی نعمت سے منکر ہوتا ہو
وَاللّٰهُ جَعَلَ اور اللہ نے پیدا کیں لَكُمْ تمھارے واسطے مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تمھاری جنس سے اَزْوَاجًا عورتیں کہ اُن سے
آرام پاتے ہو وَجَعَلَ لَكُمْ اور پیدا کیے تمھارے مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ تمھاری عورتوں سے بَنِيْنَ بیٹے وَحَفَدَةً اور بیٹیاں
یا اولاد کی اولاد یا داماد یا عورتوں کے لڑکے جو دوسرے شوہروں سے ہوں وَّرَزَقَكُمْ اور رزق دیا تمھیں مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ط پاکیزہ
اور لذیذ چیزوں میں سے اَفَبِالْبَاطِلِ کیا پھر بیہودہ کے ساتھ يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہیں یہ مشرک وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ اور خدا کی نعمت کے ساتھ
هُمْ يَكْفُرُوْنَ ○ وہ ایمان نہیں لاتے باطل وہ عقیدہ ہو جو مشرک بتوں کے ساتھ رکھتے ہیں اُنکی اعانت اور شفاعت حق جان کر اور نعمت
حق تعالے کی عبادت ہو وحدانیت کے ساتھ یا باطل وہ چیز ہو جو مشرکوں نے حرام کرلی ہو جیسے بحیرہ سایبہ اور نعمت وہ ہو جو خدا نے انپر حلال کردی
اور بعضوں نے کہا کہ باطل شیطان ہو کہ مشرک لوگ اُسکا ایمان لاتے ہیں اور نعمت حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین ہیں اور مشرک
اُن حضرت کا ایمان نہیں لاتے وَيَعْبُدُوْنَ اور پوجتے ہیں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ اُس چیز کو جو مالک
نہیں یعنی قدرت نہیں رکھتی اُنکے واسطے رِزْقًا رزق دینے کی مِّنَ السَّمٰوٰتِ آسمانوں سے یعنی مینھ سے وَالْاَرْضِ اور زمین سے
یعنی نباتات سے خلاصہ کلام یہ ہو کہ کافر بتوں کی عبادت کرتے ہیں کہ وہ بُت روزی نہیں دے سکتے ہیں شَيْئًا کچھ اپنے پوجنے والوں کو مینھ اور
نبات سے وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ج اور ہرگز قدرت رکھتے ہی نہیں کہ روزی دیں اور یقینی اُنکی پرستش عقل کے خلاف ہو اس واسطے کہ
عبادت شکر نعمت ہو اور پیدا کرنے اور روزی دینے سے بڑھ کر کوئی نعمت ہی نہیں اور یہ دونوں صفتیں یعنی خالقیت اور رزاقی خدا ہی کیواسطے
ثابت ہیں بتوں کے لیے نہیں فَلَا تَضْرِبُوْا پھر نہ بناؤ لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ط خدا کے واسطے مثالیں اس طرح کہ بتوں کو اُس پر قیاس کرو اور اسکے
ساتھ شرکت دو مصرع مَنْ لَا لَہُ الْمِثْلُ لَا تَضْرِبْ لَہُ الْمَثَلُ ؂ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ بیشک خدا جانتا ہو تمھاری بات کی بُرائی وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○
اور تم نہیں جانتے اور تم جانو تو اس شریک کرنے پر جرأت نہ کرو یا تم اس کے واسطے مثال دیتے ہو وہ جانتا ہو کہ کیونکر مثال دینا چاہیے تم نہیں جانتے
پھر حق تعالے نے دو مثالیں بیان فرمائیں اپنے واسطے اور اُن کے باطل معبودوں کے لیے پہلے تو فرمایا ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا
بیان کی اللہ نے ایک مثل اور وہ کیا ہو کہ عَبْدًا مَّمْلُوْكًا بندہ زرخرید غیر مکاتب اور غیر ماذون کہ وہ لَا يَقْدِرُ نہیں قدرت رکھتا
ہو عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر نفع نقصان میں سے وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ اور جو کچھ روزی دی ہم نے اُسے مِنَّا اپنے پاس سے رِزْقًا
حَسَنًا روزی اچھی یعنی بہت اور بے کسی مزاحم کے کہ اُس میں تصرف کرسکے فَهُوَ پھر یہ جسے روزی دی ہو يُنْفِقُ مِنْهُ
خرچ کرتا ہے اُس روزی میں سے سِرًّا وَّجَهْرًا ط پوشیدہ اور آشکارا یعنی جس طرح جی چاہتا ہو خرچ کرتا ہو اور کسی سے نہیں ڈرتا

[لہ] حاضر ہوں نہیں کوئی شریک تیرا اگر وہ جو شریک تیرا ہو ۱۲ [لہ] جس کا مثل نہیں اسکی مثال نہیں دے سکتے ۱۲ عصم

هَلْ يَسْتَوٗنَ ط کیا برابر ہیں وہ یعنی بندے بے اختیار آقا صاحب اقتدار کے ساتھ برابر نہیں ہوتے پھر مملوک عاجز ہی مالک کے ساتھ جو صاحب قدرت
اور صاحب تصرف ہی برابر نہیں تو بت جو تمام مخلوق سے زیادہ عاجز ہیں یہ قادر علی الاطلاق کے کیونکر شریک ہو سکتے ہیں نظم

راہِ تو بنورِ لایزالی — از شرک و شریک ہر دو خالی

اں بندہ کہ عاجزست و محتاج — کے راہ برد بہ صاحب تاج

مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ یعنی مصرع چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک ؛ صاحب کشف المحجوب نے لکھا ہی کہ میں ایک دن شیخ ابو العباس شقاقی رحمہ اللہ
تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا انھیں دیکھا کہ یہ آیت پڑھتے تھے اور روتے تھے اور ایسے نعرے مارتے تھے کہ میں سمجھا کہ یہ مرجائیں گے میں نے عرض
کی کہ اے شیخ یہ کیا حالت ہی فرمایا کہ گیارہ برس گذرتے ہیں کہ میرا درد یہاں تک پہونچا ہی اور یہاں سے میں بڑھ نہیں سکتا سچ ہی حدوث قدم میں پہونچ نہیں سکتا
اور ممکن واجب کی کُنہ سے خبر نہیں دے سکتا بیت

نیست با ہست چوں زند پہلو — قطرہ با بحر چوں کند دعوے

اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ مثال توفیق دیے گئے مومن اور بے نصیب کیے گئے کافر کی ہی اور مومن سے امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ مراد ہیں اور کافر سے ابو جہل لعین مقصود ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط سب تعریف خدا کے واسطے ہی جو سب نعمتوں کا مالک ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ
بہت مشرک یعنی سب مشرک لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں جانتے اور اسکی نعمتوں کو اُسکے غیر کی طرف اضافت کرتے ہیں پھر حق تعالےٰ دوسری
مثال بیان فرماتا ہی وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور لایا خدا ایک مثال رَّجُلَيْنِ دو مردوں کی کہ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ ایک انمیں
سے گونگا ہی اور بے شبہہ مادرزاد گونگا بہرہ بھی ہوتا ہی نہ کہتا ہی نہ سنتا ہی لَا يَقْدِرُ نہیں قدرت رکھتا ہی عَلٰى شَيْءٍ کسی بات سننے پر اور اسمیں
غور و فکر کرنے کی وَّهُوَ كَلٌّ اور باایہمہ کہ وہ گراں ہی عَلٰى مَوْلٰىهُ لا اسپر جو اُسکے کام کا متولی ہو یعنی اُسکا ولی اُس کے حال کی رعایت
سے عاجز ہی اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ جدھر بھیجتا ہی اُسے اور جس کام کی طرف اُسے متوجہ کرتا ہی لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ط نہیں آتا بھلائی کے ساتھ یعنی کچھ کام
نہیں بناتا اور کچھ کفایت نہیں کرتا نہ اپنے دل کی بات کہہ سکتا ہی اور نہ دوسرے کی بات سمجھ سکتا ہی هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ لا کیا برابر ہی یہ گونگا
وَمَنْ يَّاْمُرُ اور وہ جو حکم کرتا ہی بِالْعَدْلِ لا ساتھ راستی اور درستی کے یعنی بات کرنے والا نہایت مرتبہ کفایت شعار کمال درجہ
رشید درست فہم ہو کہ عدل کے ساتھ حکم کرتا ہی اور عدل ایک صفت ہی سب فضائل اور مکارم کو جامع وَهُوَ اور وہ اپنی ذات میں
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ راہ راست پر ہی اور سیرت درست اور طریقۂ پسندیدہ پر کہ جس مطلب کی طرف توجہ کرتا ہی جلد مقصد اور مقصود ع ۱۰
کو پہونچ جاتا ہی تو جس طرح گونگا نکما اس کامل فاضل کے برابر نہیں ہی اسی طرح بے اعتبار بتوں کو بھی حضرت پروردگار سے برابری کی نسبت نہیں اور
بعضوں نے کہا ہی کہ یہ مثل بھی مومن اور کافر کے واسطے ہی مومن حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ہیں اور کافر اُبی بن خلف یا مومن حضرت
عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں اور کافر اسید بن ابی العیص جو انکا غلام تھا اور حضرت ذوالنورین اُس غلام کو اسلام کی طرف راہ دکھاتے
اور اُسید انھیں راہ خدا میں خرچ کرنے سے منع کرتا تھا لکھا ہی کہ کفار قریش ہنسی کی راہ سے قیامت آنے میں جلدی کرتے تھے تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ وَلِلّٰهِ اور خدا کے واسطے ہی غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط جاننا آسمان اور زمین کی چھپی چیزوں کا یعنی اُن چیزوں
میں جو کچھ پوشیدہ ہی اور تمھیں محسوس نہیں ہوتا اُسے وہی جانتا ہی پس زمین آسمان کی چیزوں سے نبات اور ریبتھ مراد ہی وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ
اور نہیں ہی قیامت کا کام یعنی قیامت قائم ہونا یا سُرعت اور سہولت کے ساتھ مُردوں کا زندہ ہونا اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ مگر

مانند دیکھنے آنکھ کے یعنی پلک مارنے کے مثل یعنی قیامت لانا یا اُسدن مردوں کو جلانا خدا کے نزدیک اس سے بھی زیادہ آسان ہو جیسے تمھیں پلک مارنا اَوۡ هُوَ بلکہ وہ اَقۡرَبُ ؕ بہت نزدیک ہو اسواسطے کہ پلک مارنا دو کام ہیں ایک جھکانا اور دوسرا اُٹھانا اور قیامت قائم کرنا یا مُردے جلانا ایک ہی کام ہو تو اس کام کا اُن دو کاموں کی آدھی دیر میں واقع ہونا ممکن ہو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ سب چیزوں پر بعث ہو یا نشر قَدِیۡرٌ ۝ قادر ہو یعنی جس طرح خلائق کو بتدریج زندہ کرنے پر قادر ہو اسی طرح خلائق کو دفعۃً زندہ کرنے پر بھی قادر ہو پھر اُنکی ابتدائے ظہور سے حق تعالےٰ نے خبر دی تاکہ مبدا سے معاد پر دلیل پکڑیں اور فرمایا کہ وَاللّٰهُ اَخۡرَجَكُمۡ اور اللہ نے نکالا تمھیں مِّنۡ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔا ۙ نہ جانتے تھے تم کچھ یہ منفعتیں اپنے واسطے حاصل کرنا نہ مضرتیں اپنے سے دور کرنا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ اور دیئے تمھیں کان وَالۡاَبۡصَارَ اور آنکھیں وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ۙ اور دل یعنی علم حاصل کرنے کے آلات تمھیں دیئے تاکہ اشیاء کے جزئیات حواس سے دریافت کرلو اور اشیا میں مشارکت اور مباینت جو ہو تکرار احساس کے سبب سے دل میں سمجھ لو تاکہ علوم بدیہی تمھیں حاصل ہو جائیں اور اُن میں نظر اور فکر کرکے علوم نظری حاصل کرسکو تو کلام اور کتاب سے فائدہ اور فیض حاصل کرنے کے آلات کہ کان اور آنکھیں ہیں تمھیں عطا فرمائے اور دل کہ گویا بادشاہ ہیں اور تم جو فائدے حاصل کرتے ہو انکے تمیز کرنے والے ہیں انھیں تمھاری سمجھ کی مسند پر بٹھا دیا لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝ شاید کہ تم شکر کرو ان نعمتوں کا اَلَمۡ يَرَوۡا کیا نہیں دیکھتے آدمی قدرت الٰہی پر دلیل پکڑنے کی راہ سے اِلَى الطَّيۡرِ پرندوں کی طرف تاکہ اُنھیں دیکھیں مُسَخَّرٰتٍ تسخیر کیے گئے اُڑنے کے واسطے فِىۡ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ ہوا میں زمین آسمان کے درمیان مَا يُمۡسِكُهُنَّ نہیں تھام رکھتا اُنھیں ہوا میں اِلَّا اللّٰهُ ؕ مگر اللہ ورنہ چاہیے کہ اپنے بدن کے بوجھ سے گر پڑیں اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ بیشک اُڑنے کے واسطے اُڑنے والے جانور کے مسخر ہونے میں لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝ اُس گروہ کے واسطے جو ایمان لائے ہیں یعنی مومن فائدہ حاصل کرتے ہیں اس بات میں فکر کرکے حق تعالےٰ نے پرندوں کو اس وضع پر پیدا کیا ہو کہ اُڑ سکتے ہیں اور ہوا کو اس انداز پر پیدا کیا کہ اُس میں پرندوں کا اڑنا ممکن ہو اور اُنکی طبیعت کے خلاف اُنھیں ہوا میں تھام رکھتا ہو تو مومن تفکر کے شہپروں سے معرفت کی ہوا میں اُڑکر اپنے تئیں تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيۡرٌ مِّنۡ عِبَادَةِ سِتِّيۡنَ سَنَةً[1] کے آشیانِ کرامت نشان میں پہونچاتے ہیں بیت

فکر از یں خانہ فرازت کشد
سوے سراپردۂ رازت کشد

وَاللّٰهُ اور اللہ نے جَعَلَ بنایا لَكُمۡ تمھارے واسطے مِّنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ تمھارے گھروں سے جو پتھر اینٹ لکڑی سے بنتے ہوتے ہیں سَكَنًا آرام لینے کی جگہ کہ اقامت کے وقت انہیں سکونت کر سکتے ہو وَّجَعَلَ لَكُمۡ اور بنائے تمھارے واسطے مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعَامِ چارپایوں کے چمڑوں سے بُيُوۡتًا گھر جیسے خیمہ وغیرہ کہ کھالوں کا بھی بناتے ہیں اور تم تَسۡتَخِفُّوۡنَهَا ہلکا پاتے ہو اُسے اُٹھانے اور اپنے ساتھ لے جانے میں يَوۡمَ ظَعۡنِكُمۡ اپنے سفر اور کوچ کے وقت وَيَوۡمَ اِقَامَتِكُمۡ ۙ اور اپنی اقامت کے وقت یعنی جب منزل پر اُترتے ہو وَمِنۡ اَصۡوَافِهَا اور پیدا کیا تمھارے لیے چارپایوں کے روئیوں سے یعنی بھیڑ دنبے کے روئیوں سے وَاَوۡبَارِهَا اور نرم روئیوں سے جو اونٹ کے ہوتے ہیں وَاَشۡعَارِهَاۤ اور بالوں سے جو بکری کے ہوتے ہیں اَثَاثًا بہت اسباب اوڑھنے بچھانے کے وَّمَتَاعًا اور فائدہ مندی انکی خرید و فروخت سے اِلٰى حِيۡنٍ ۝ ایک وقت مقرر تک کہ وہ برقرار ہیں اور اُن سے نفع ہو سکتا ہو یا جو وقت تک تم زندہ ہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ اور اللہ نے ظاہر کیا تمھاری راحت کے واسطے مِّمَّا خَلَقَ

[1] فکر کرنا ایک ساعت بہتر ہو عبادت سے ساٹھ برس ۱۲

اس چیز سے کہ پیدا کیے یعنی درخت پہاڑ مکان ابر سے پیدا کیے ظِلٰلًا سایے کہ انہیں آفتاب کی گرمی سے پناہ لیتے ہو وَّجَعَلَ لَكُمْ اور
بنائیں تمھارے واسطے مِّنَ الْجِبَالِ پہاڑوں سے اَكْنَانًا پوششیں یعنی غار اور حجرے کہ انہیں سکونت کرتے ہو وَّجَعَلَ
لَكُمْ اور کیے تمھارے واسطے سَرَابِيْلَ پیراہن یعنی پہننے کی چیزیں جیسے کپڑے ریشمی اور کتان کے اور روئی وغیرہ کے کہ بیشک
تَقِيْكُمُ الْحَرَّ بچاتے ہیں تمھیں گرمی کے ضرر سے اور حق تعالے نے جاڑے کا ذکر نہیں کیا دو ضدوں میں سے ایک پر اکتفا کرنے کی
نظر سے یا اسواسطے کہ بلاد عرب میں گرمی سے بچاؤ بہت ضروری امر ہو وَسَرَابِيْلَ اور بنائی تمھارے واسطے لوہے سے زرہ اور جوشن
کہ وہ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ بچاتے ہیں تمھیں دشمنوں کے ہتھیاروں سے یعنی تم جب لڑتے ہو تو تمھیں دشمنوں کے تیر تلوار نیزوں سے بچاتے
ہیں كَذٰلِكَ جس طرح یہ نعمتیں تمھیں تمام و کمال دیں اسیطرح يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ تمام کرتا ہو نعمت اور نیکی اپنی عَلَيْكُمْ تم پر
لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝ چاہیے کہ پورا اسلام لاؤ یا اُسکے حکم کے مطیع ہو جاؤ فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر پھر جائیں وہ اور انکار کریں
اسلام سے فَاِنَّمَا عَلَيْكَ تو سوا اسکے نہیں کہ تجھ پر الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ پیغام پہونچانا ہو ظاہر اور جب تو نے انھیں پیغام
پہونچا دیا تو انکا انکار تجھے کچھ نقصان نہ کریگا يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ پہچانتے ہیں مشرک خدا کی نعمت کہ اُن پر کی گئی اور اقرار کرتے ہیں کہ یہ
نعمتیں اسی کی طرف سے ہیں ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا پھر انکار کرتے ہیں اُسکا نعمت دینے والے کے سوا اوروں کی پرستش کرکے یا کہتے ہیں
کہ بتوں کی سفارش سے اُس نے نعمت دی یا سختی کے وقت پہچانتے ہیں اور آسانی کے وقت منکر ہو جاتے ہیں یا زبان سے پہچانتے ہیں اور
دل سے منکر ہیں اور شاید کہ نعمت الٰہی سے جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نبوت مراد ہو کہ یہ نعمت معجزوں کے سبب سے کافروں نے
ع پہچانی کہ حق ہو اور عناد کے سبب سے اُس سے منکر ہو گئے وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور اکثر اُنکے کافر ہیں وَيَوْمَ نَبْعَثُ
اور ڈرا انھیں اس دن سے جس دن اُٹھائیں گے ہم مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر ایک گروہ میں سے شَهِيْدًا ایک گواہ اُنکے ایمان اور کفر پر
اس سے اُمتوں کے پیغمبر مراد ہیں ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ پھر اذن نہ دیا جائے گا لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا انھیں جو کافر ہوے ہیں عذر خواہی کا یا دنیا
میں پھر آنے کا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ اور نہ وہ رضامندی طلب کیے جائیں گے یعنے اُن سے نہ کہا جائیگا کہ تم خدا کو خوش کر دیا ایسے عمل
کرو کہ خدا تم سے راضی ہو اس واسطے کہ آخرت تکلیف کی جگہ نہیں ہو امام ماتریدی رحمہ اللہ تعالے کی تاویلات میں ہو کہ کافروں کو عذر کرنیکی اجازت
نہ دینگے اور اگر وہ عذر کرینگے تو قبول نہوگا وَاِذَا رَاَ اور جب دیکھیں گے قیامت کے دن الَّذِيْنَ ظَلَمُوا وہ لوگ جنھوں نے
شرک کیا الْعَذَابَ عذاب دوزخ کو اور دوزخ میں وہ داخل کیے جائیں گے تو چلائیں گے اور مالک سے تخفیف عذاب چاہیں گے
ثلثة فَلَا يُخَفَّفُ تو نہ کم کیا جائے گا عَنْهُمْ اُن سے عذاب وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اور نہ وہ مہلت دیے جائیں گے یعنی
کسی وقت انھیں مہلت نہ دینگے اور بے عذاب نہ چھوڑینگے وَاِذَا رَاَ اور جب دیکھیں گے قیامت میں الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا
وہ لوگ جنھوں نے شرک کیا شُرَكَآءَهُمْ اپنے شریکوں کو یعنی بتوں کو جنھیں خدا کا شریک کہتے تھے تو قَالُوْا رَبَّنَا کہیں گے مشرک
کہ اے ہمارے رب هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا یہ ہیں ہمارے شریک الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا وہ جنھیں تھے ہم کہ پوجتے تھے
مِنْ دُوْنِكَ سوا تیرے اور کفر میں انہی کا حکم ہم سنتے تھے فَاَلْقَوْا پھر ڈالیں گے بُت اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اُنکی طرف بات یعنی
حق تعالے بتوں کو گویا کر دیگا کہ اُنھیں جلدی جواب دیں اور کہیں کہ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ بیشک تم جھوٹے ہو ہرگز ہم نے تمھیں حکم
نہیں کیا تھا کہ ہماری پرستش کرو یا یہ جواب دینگے کہ تم ہماری پرستش نہ کرتے تھے بلکہ اپنی خواہش کی پرستش کرتے تھے تبیان میں

لکھا ہو کہ نصاریٰ یہود اور بنی مدلج حضرت عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ علیہم السّلام کو جنت میں دیکھیں گے اور خود دوزخ میں ہونگے تو اس وقت کہیں گے اے اللہ ہم انہی کی پرستش کرتے تھے اُنکے حکم سے تو وہ دونوں پیغمبر اور فرشتے کہیں گے کہ تم جھوٹ کہتے ہو اور وہ شرمندہ ذلیل بے نصیب رہیں گے اور انپر یہ الزام ہوگا تو دوسری فکر کرینگے وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ اور ڈالیں گے اللہ کے ساتھ یَوْمَئِذِ ۨالسَّلَمَ اُس دن صلح یعنی چاہیں گے کہ صلح کی راہ نکالیں تو اپنے گناہ کا اقرار کرکے حکم آلہی مان لیں گے یا اسلام لائیں گے مگر کسی بات سے کچھ بھی فائدہ نہو گا مصرع چوں کار ز دست رفت فریاد چہ سود؛ وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہو جائے گا اُن سے یعنی زائل اور باطل ہو جائے گا مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ وہ جو تھے کہ افترا کرتے تھے بتوں کی شفاعت اور دستگیری اس واسطے کہ شفاعت کی جگہ پر بتوں سے بُرائی دیکھیں گے اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ جو نہ ایمان لائے خدا کا وَصَدُّوْا اور باز رکھا اُنھوں نے لوگوں کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کا ایمان لانے سے زِدْنٰهُمْ زیادہ کرینگے ہم اُنھیں عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ عذاب پر عذاب بِمَا كَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے لوگوں کو اسلام سے منع کرکے يُفْسِدُوْنَ ۝ فساد کرتے تو ایک عذاب اُنکے کفر کے سبب سے ہو اور ایک اس واسطے کہ لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے منع کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہو کہ عذاب کی زیادتی یہ ہو کہ بڑے بڑے سانپ اور بچھو انپر مقرر کرینگے اور وہ کافر بھاگ کر چاہیں گے کہ خود آگ میں چھپ رہیں اور زاد المسیر میں لکھا ہو کہ اژدہا گھلا کر اُسکی پانچ نہریں کافروں کی طرف جاری ہونگی دنیا کی راتوں کے اتنے زمانے تک تین نہروں سے انپر عذاب ہوگا اور دنیا کے دنوں کی قدر مدت تک دو نہروں سے عذاب ہوگا اور بعضوں نے کہا ہو کہ زمہریر سے یہ عذاب زیادہ ہوگا وَيَوْمَ نَبْعَثُ اور یاد کر واے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن کہ اُٹھائینگے ہم فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر گروہ میں شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ ایک گواہ اُنکے افعال اور اقوال پر مِّنْ اَنْفُسِهِمْ اُنکی ذاتوں سے یعنی اس پیغمبر کو جو انہی میں سے اُنپر مبعوث ہوا تھا وَجِئْنَا بِكَ اور لائینگے ہم تجھے بھی شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ گواہ اس گروہ پر یعنی تیری امت پر کہ مومنوں کی تصدیق اور مشرکوں کی تکذیب پر تو گواہی دے وَنَزَّلْنَا اور نازل کیا ہم نے عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تجھ پر قرآن تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ بیان صاف سب چیزوں کے واسطے کہ دین دنیا کے امور اسمیں مفصل اور مجمل بیان ہیں صاحب مدارک نے کہا ہو کہ جن اُمور شرعیہ اور احکام منصوصہ کی احتیاج ہو اُنکا بیان تو ظاہر ہو اور جو شرع کی باتیں سنت اور اجماع اور قیاس سے ثابت ہوں وہ بھی قرآن ہی کی طرف رجوع کرتی ہیں اسواسطے کہ بحکم اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اُن باتوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت پر ہم مامور ہیں اور ترک اجماع پر نہ رد کرکے قرآن ہی نے ہمیں اجماع پر بھی حکم فرمایا ہو کہ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور عبرت اور استدلال اصل قیاس ہو اسواسطے کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ تو قرآن سب چیزوں کا بیان ہو وَّهُدًى اور راہ حق دکھاتا ہو وَّرَحْمَةً اور رحمت ہے سب پر اگر اسکا ایمان لائیں وَّبُشْرٰى اور خوشخبری ہو جنت کی لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ مسلمانوں کے واسطے خاص ع
اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالےٰ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ حکم کرتا ہو ساتھ راستی کے یعنی ساتھ توسط کے سب چیزوں میں خواہ اعتقاد میں جیسے توحید کہ بندگی نہ کرنے اور شرک کرنے میں متوسط ہو اور کسب کا قائل ہونا کہ جبر اور قدر میں متوسط ہو خواہ عمل میں جیسے فرض ادا کرنے کے ساتھ عبادت نہ کرنے اور ہر وقت عبادت کرنے میں متوسط ہے خواہ اخلاق میں جیسے جود کہ بخل اور اسراف میں متوسط ہو اور شجاعت کہ نامردی اور بہت غصہ کرنے میں متوسط ہو وَالْاِحْسَانِ اور حکم فرماتا ہو بھلائی کا عبادت میں یا بحسب کمیت جیسے نوافل ادا کرنا یا بحسب کیفیت کہ خدا کی عبادت اس طرح ادا کرنا کہ عبادت کرنے والا گویا خدا کو دیکھتا ہو وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى اور حکم کرتا ہو

دینے کا قرابت والوں کو اور جس چیز کی اُنھیں حاجت ہو وہ اُنھیں پہونچانے کا وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ اور منع کرتا ہو بُرے کام سے کہ قوت شہوانی کی متابعت میں افراط کرنا ہو جیسے زنا لواطت وغیرہ کرنا وَالْمُنْكَرِ اور اس کام سے جسکے کرنے والے کو بُرا کہیں اور وہ قوت غضبی کو بے محل صرف کرنا ہو جیسے لوگوں کو قتل کر ڈالنا اُن کے مال غصب کر لینا وَالْبَغْيِ ۚ اور ظلم سے یعنی صفت شیطنت سے کہ قوت وہمیہ کے سبب سے پیدا ہوتی ہو جیسے آدمیوں پر فوقیت اور غلبہ ڈھونڈھنا اُنپر جبر اور کبر کر کے يَعِظُكُمْ نصیحت کرتا ہو اللہ تمھیں امر اور نہی کر کے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ شاید کہ تم نصیحت مانو اس آیت میں سب خیر اور شر جمع ہیں جو خیر ہو اقسام ماموررات میں مندرج ہو اور جو شر ہو وہ منہیات میں مندرج ہو اور چونکہ یہ آیت ایسی نصیحت ہو کہ اسمیں سب خیر و شر جمع ہیں اسی واسطے خطبہ پڑھنے والے جمعے کے خطبے کے آخر میں یہ آیت پڑھتے ہیں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ابتدا میں اسی جہت سے اسلام قبول کیا تھا کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اصرار سے مجھے شرم آئی اور میرے دل میں ایمان نے قرار نہ پکڑا تھا یہانتک کہ ایک روز حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں میں حاضر تھا اور یہ آیت نازل ہوئی جو شبہہ مجھے تھا زائل ہو گیا اور مَیں نے دین اسلام کی تصدیق کی اور محفل نبوی سے باہر نکلکر ولید مغیرہ کے سامنے میں نے یہ آیت پڑھی وہ بولا کہ اے میرے بھتیجے پھر پڑھ میں نے پھر پڑھی ولید بولا کہ اس کلام میں بڑی حلاوت ہو اور اسکی تلاوت پہ دل راغب ہوتا ہو حقیقت میں یہ کلام آدمی کا نہیں ہو اور ابوجہل نے یہ آیت سُنکر کہا کہ خدا محمد کو مکارم اخلاق کا حکم کرتا ہو اور زلال الصفا میں کہا ہو کہ اکثم بن صیفی کہ عرب میں بزرگ اور حکیم تھا اُس نے اسی آیت کی بدولت اسلام قبول کیا اور علما نے ان ماموررات اور منہیات میں بہت تقریریں کی ہیں بعضے کہتے ہیں کہ عدل کلمہ شہادت ہو یا شریکوں کو چھوڑ دینا یا ظاہر میں اور چھپا کر عبادت کرنا یا فرائض ادا کرنا یا حقوق میں جانبداری نہ کرنا یا حق حق حکم دینا اور احسان خرچ کرنا اور نعمت دینا ہو یا گناہ بخشنا یا امر اور نہی پر صبر کرنا یا نوافل ادا کرنا یا برائی کے بدلے نیکی کرنا یا عمل میں اخلاص یا عبادت میں مشاہدہ یا غیر پر ایثار یعنی بہت خرچ کرنا یا دوسرے کے واسطے وہ بات چاہنا جو اپنے واسطے چاہتا ہو اور دوسرے کے واسطے وہ بات بُری جاننا جو اپنے واسطے بری جانتا ہو اور ایتاءِ ذِی الْقُرْبٰی قرابت ملانا ہو اور قرابت داروں کے ساتھ نیکی کرنا اُس چیز کے سبب جو اپنی معاش سے زیادہ ہو اور اگر محتاج آدمی ہو اور اپنی معاش سے زیادہ اُسکے پاس نہ ہو تو اپنے ہاتھ پاؤں سے اُنکے کاموں میں مدد کرے اور اگر ضعیف اور عاجز ہو اور ہاتھ پاؤں سے قرابت داروں کی مدد بھی نکر سکے تو اُن کے حق میں دعاے خیر کرے اور فحشا زنا ہو یا جو برے کام چھپا کے کرے یا بخل یا شریعت کی اہانت چاہنا یا گناہ میں افراط یا وہ گناہ جسپر شرع میں کوئی حد مقرر ہو یا قول اور فعل میں مخالفت اور منکر شرک ہو یا وہ چیز جس سے عقل انکار کرے یا شرع میں جسکی کوئی وجہ اور اصل نہو یا جس بات پر اللہ جل شانہٗ کی طرف سے کوئی وعید مقرر ہو یا جو بات خداے کریم و رحیم کو غصے میں لاے یا گناہ پر اصرار اور بغی ظلم ہو یا کبر یا بے سبب برائی کرنا اور بڑھانا یا لوگوں کے عیب ڈھونڈھنا یا مومنوں کی غیبت اور اُنپر طعن کرنا یا حق سے باطل کی طرف تجاوز کرنا لطائف التقریر میں اس آیت کی تفسیر یوں لکھی ہو کہ جن تین چیزوں کا حکم اس آیت میں ہو اُنکے سبب سے ملک کی استقامت ہو اور جن تین چیزوں کی ممانعت ہو اُنکے باعث سے اضطراب اور پریشانی ہوتی ہو اور ان چھوؤں چیزوں میں سے ہر ایک کا ایک نتیجہ ہو عدل کا ثمرہ فتح اور نصرت ہو احسان کا نتیجہ ثنا اور صفت ہو صلۂ رحم کا فائدہ اُنس اور اُلفت ہو اور فحشا کا نتیجہ دین اور دنیا کا فساد اور تباہی ہو منکر کا ثمرہ دشمنوں کا آمادہ کرنا ہو بغی کا حاصل اُن چیزوں سے محروم رہنا ہو جنکی تمنا ہو فصول عبدالوہاب میں کہا ہو کہ عدل توحید ہو اور خدا کی محبت اور احسان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور آپ پر درود شریف بھیجنا ہو اور ایتاءِ ذِی الْقُرْبٰی اہلبیت علیہم السّلام کی محبت ہو اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی دعا وسیط میں

کہا ہو کہ عدل افعال میں ہو اور احسان اقوال میں تو وہی کرنا چاہیے جسپر عدل کی صفت صادق آئے اور وہی کہنا چاہیے جسپر احسان کی تعریف راست آئے سلمی قدس سرہ نے حقائق میں لکھا ہو کہ فحشا، کذب اور بہتان ہو اور جو برائی باتوں میں ہو اور منکر گناہ کرنا ہو اور جو بُرائی کاموں میں ہو بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ عدل یہ ہو کہ جو کچھ تجھے دیا ہو اعضائے جسمانی قوائے روحانی علوم احوال سب رضائے حق کی طلب میں تو صرف کر اسواسطے کہ غیر حق کی طلب میں انھیں صرف کرنا ظلم ہو اور احسان یہ ہو کہ جس قسم کی بھلائی تو قولاً اور فعلاً کر سکے خلق کے ساتھ کر اور ایتاء ذی القربی یہ ہو کہ قرابت والوں کے ساتھ بھلائی کر اور سب سے زیادہ تیرا قریب تیرا نفس ہو اُسے خواہشوں سے باز رکھ کہ یہی سبب ہلاکت ہیں اور فحشا، وہ چیز ہو جو تجھے خدا سے باز رکھے اور منکر وہ گمراہی اور بدعت ہو جس پر کوئی حد مقرر ہو اور بغی صفاتِ نفسانی ہیں اُنھیں ریاضت کے زور سے توڑنا چاہیئے تاکہ سلوک کے قواعد درست ہو جائیں اس واسطے کہ اَعْدٰی عَدُوِّکَ نَفْسُکَ[1] کے موافق تیرے سب دشمنوں سے بدتر تیرا نفس ہو کسی نے کیا خوب کہا ہو نظم

این سگِ نفس شوم بدکارہ	کہ ہم آغوش تست ہموارہ
بدتریں قاصدیست جان ترا	بخورد مغز استخوان ترا
پیش ازاں کاں ترا بہ بند جیست	محکمش بند کن کہ دشمن تست

اور اس آیت کے باقی حقائق اور نکات اور دقائق جواہر التفسیر میں آدمی دریافت کر سکتا ہو وَاَوْفُوْا اور پورا کرو بِعَهْدِ اللّٰهِ عہد اللہ کا اِذَا عَاهَدْتُّمْ جب عہد باندھا تم نے اس سے عہد الست مراد ہو یا وہ عہد مقصود ہیں جو لوگوں کے درمیان باندھے گئے ہوں اور بہت صحیح بات یہ ہو کہ یہ آیت اس گروہ کی شان میں نازل ہوئی ہو جس نے جناب رسول خدا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا سے مکہ معظمہ میں عہد نامہ باندھا تھا اور کفار قریش کا غلبہ اور مسلمانوں کی کمزوری دیکھ کر انھیں بے صبری اور پریشانی پیدا ہوئی شیطان نے چاہا کہ اُنھیں فریب دے تاکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کریں حق تعالے نے یہ آیت نازل فرما کر اُنھیں راہِ وفا پر ثابت قدم کر دیا اور حکم کیا کہ عہد پورا کرو وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ اور نہ توڑو اپنی قسمیں یعنی اپنے عہد جو تم نے کیے تھے بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا بعد اُنکی مضبوطی کے قسم سے وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ اور بیشک کیا ہو تم نے اللہ کو عَلَيْكُمْ اپنے عہد پر كَفِيْلًا گواہ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ بیشک اللہ جانتا ہو مَا تَفْعَلُوْنَ ○ جو کرتے ہو تم عہد شکنی اور قسم کے خلاف وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہو تم عہد و پیمان توڑنے میں كَالَّتِيْ نَقَضَتْ مانند اس عورت کے جس نے کھولا اور توڑ ڈالا غَزْلَهَا اپنا کاتا سوت مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ بعد قوت کے یعنی اُسے پکا کرنے کے بعد اَنْكَاثًا ٹکڑے ٹکڑے یعنی اپنے کاتے کو اُس نے توڑ ڈالا اس حالت میں کہ تاگے پکے کر چکی تھی لکھا ہو کہ عرب میں ایک عورت تھی اسکا نام ربطہ یا رابطہ تھا اور دمیاطی رحمہ اللہ تعالے نے کہا ہو کہ حطیہ نام تھا اور حمقا یا جفرا یا حروقا لقب اُس عورت کی بہت سی لونڈیاں تھیں وہ صبح تڑکے سے دوپہر تک اُون اور سوت خود کاتتی اور لونڈیوں سے بھی حکم کر کے کتواتی اور دوپہر ڈھلے سے حکم کر دیتی کہ چرخا اُلٹا پھرا کر تاگے کے بل کھول ڈالتیں کہ پکا کیا ہوا تاگا خراب اور ضائع ہو جاتا اور ہمیشہ اُسکی یہی عادت تھی تو حق تعالے عہد توڑ ڈالنے کو تاگا توڑ ڈالنے کے ساتھ تشبیہ دیتا ہو اور فرماتا ہو کہ جس طرح کہ حمقا عورت اپنے پکے پکے تاگے توڑ کر خراب کرتی تھی اس طرح تم اپنے عہد ضائع نہ کرو مرد عاقل کو چاہیئے کہ اپنے عہد کا تاگا عہد شکنی کی چٹکیوں سے توڑ نہ ڈالے تاکہ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ کے حکم سے

[1] بڑا دشمن تیرے دشمنوں میں تیرا نفس ہو ۱۲

وفا کی جزا پائے بیت
گرت ہواست کہ دلدار نگسلد پیاں نگاہدار سر رشتہ تا نگہدارد

تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَکُمْ پکڑ لیتے ہو اپنے عہد و پیان دَخَلًا بَیْنَکُمْ خیانت اور مکر اور غرور درمیان اپنے اَنْ تَکُوْنَ
اُمَّۃٌ اس سبب سے کہ ہو جائے ایک گروہ کفار ھِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ وہ زیادہ دوسرے گروہ سے عدد اور مال میں یعنی مسلمانوں سے
مراد یہ ہو کہ کفار قریش کو مسلمانوں سے زیادہ اور اُنکا مال کثرت سے تم نے دیکھا تو چاہتے ہو کہ فریب اور حیلے سے معاش کرو اِنَّمَا یَبْلُوْکُمُ
اللّٰہُ بِہٖ سوا اسکے نہیں کہ اللہ آزماتا ہی تمھیں عہد پورا کرنے کے ساتھ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وفاداری کی راہ سے خدا کا عہد
اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کون وفا کرتا ہی وَلَیُبَیِّنَنَّ لَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور البتہ ظاہر کریگا تمھارے واسطے
قیامت کے دن مَا کُنْتُمْ فِیْہِ وہ کہ ہو تم اسمیں کہ تَخْتَلِفُوْنَ ○ اختلاف کرتے ہو یعنی بعث و جزا کے حال میں وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ
لَجَعَلَکُمْ اور اگر چاہتا اللہ تو البتہ کر دیتا تمھیں اُمَّۃً وَّاحِدَۃً ایک گروہ اسلام پر متفق وَّلٰکِنْ یُّضِلُّ اور مگر چھوڑ دیتا ہی گمراہی
میں مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہو وَیَھْدِیْ اور راہ دکھاتا ہی توفیق کے ساتھ مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہو وَلَتُسْئَلُنَّ اور البستہ
پوچھے جاؤ گے محشر میں عَمَّا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اس چیز سے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا میں وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَیْمَانَکُمْ
اور نہ ٹھہراؤ اپنی قسموں کو دَخَلًا غدر اور مکر بَیْنَکُمْ درمیان اپنے فَتَزِلَّ قَدَمٌ پھر ڈگ جائے گا قدم اسلام کے رستے سے
بَعْدَ ثُبُوْتِھَا اُسکے جمنے کے بعد وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ اور چکھو گے رنج و غم دنیا میں بِمَا صَدَدْتُّمْ بسبب اسکے کہ پھر کھڑے
ہوئے تم عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ج راہ خدا سے یعنی عہد پورا کرنے سے وَلَکُمْ اور تمھارے واسطے ہو آخرت میں عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○
عذاب بڑا اُن ضعیف مسلمانوں کے واسطے یہ بڑی تہدید ہی جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سے پھر جانا چاہتے تھے اور کفار قریش اُن سے
وعدہ کرتے تھے کہ اگر تم لوگ ہمارے دین میں پھر آؤ تو ہم اس صورت سے تمھیں فائدے پہونچائیں گے اُسے حق تعالےٰ فرماتا ہی وَلَا تَشْتَرُوْا
اور نہ مول لو یعنی نہ بدلو بِعَھْدِ اللّٰہِ اللہ کے عہد اور اُسکے رسول کے عہد کے ساتھ ثَمَنًا قَلِیْلًا قیمت تھوڑی یعنی
قریش جو تمھیں تھوڑا سا مال دنیا دیتے ہیں اس کے بدلے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد نہ توڑو اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰہِ بیشک
وہ چیز جو اللہ کے پاس ہو عہد پورا کرنے والوں کے واسطے دنیا کی نعمت اور ثواب آخرت ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وہ بہتر ہی تمھارے واسطے اس
سے جو قریش تمھیں دینے کا وعدہ کرتے ہیں اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے مَا عِنْدَکُمْ جو کچھ تمھارے پاس ہی دنیا
کا عارضی اسباب وہ یَنْفَدُ گذر جائے گا اور ہو چکے گا وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ اور جو کچھ خدا کے پاس ہی رحمت کا خزانہ بَاقٍ ہمیشہ
ہی کبھی نہ ہو چکے گا ایک مرد عزیز نے گلشن راز کی شرح میں لکھا ہو کہ خارج میں جو اعیان موجود ہیں ان میں سے ہر ایک عین کے واسطے دو اعتبار ہیں
ایک حقیقت کی حیثیت سے وہ مظاہر ممکنات کی صورتوں میں نور حق کے ظہور سے عبارت ہی اور اُسی کو تجلی شہود کہتے ہیں اور دوسرا اعتبار تعین
اور تشخص کی حیثیت سے ہو اور اسی حیثیت سے انہیں ممکن کہتے ہیں اور خلق بھی انکا نام رکھتے ہیں اور موجودات ممکنہ کے ساتھ سب نقص اسی وجہ
سے منسوب رکھتے ہیں مثنوی

از رہِ صورت نماید غیر دوست
چوں نظر کردی بمعنی جملہ اوست

زاں یکے مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ شنو
جزو یکے مَا عِنْدَہٗ بَاقٍ شنو

مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ دوسرے اعتبار کی طرف اشارہ ہو اور مَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ پہلے اعتبار کی طرف نظم

اے بوصفت بیان ماہمہ ہیچ | ہمہ آن تو آن ماہمہ ہیچ
ہرچہ بند خیال ماہمہ نقش | ہرچہ گوید زبان ماہمہ ہیچ
ما بکنہ حقیقت نرسیم | این یقین وگمان ماہمہ ہیچ

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوٓا اور ضرور جزا دینگے ہم اُنکو جنھوں نے صبر کیا فاقے فقر پر یا مشقت تکالیف پر یا کفار کی ایذا پر یا اپنے عہد و
پیمان پر صبر کیا اور مستقل رہے یعنی رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کہ محتاجی اور تہیدستی پر انھوں نے صبر کیا اور عہد سے نہ پھرے انھیں دینگے
ہم أَجْرَهُم اجر انکا کہ جنت کی نعمت ہو یا دونا ثواب بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا ساتھ اس چیز کے کہ اخلاص کی رو سے تھے يَعْمَلُونَ٥
عمل کرتے امام زاہدی رحمہ اللہ تعالےٰ نے اسکی تفسیر میں کہا ہو کہ حق تعالےٰ فرماتا ہو کہ اُن میں سے ایک کی سو عبادتیں ایک قسم کی ہوں جیسے
نماز یا روزہ یا زکوٰۃ یا صدقہ اور ان سو میں سے ایک بہتر اور پوری ہو تو اس ایک بہتر کا ثواب ہم پورا دینگے اور باقی کو بھی ہم قبول کرلینگے
اور ہر ایک کا ثواب اُس ایک بہتر کے ثواب کے برابر ہم دینگے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا جو کرے کام اچھا مِّن ذَكَرٍ
أَوْ أُنثَىٰ مرد یا عورت میں سے وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور وہ ایمان والا ہو اس واسطے کہ جبتک ایمان کے ساتھ عمل نہو تواب کا استحقاق
نہیں رکھتا فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً پس تو ضرور زندگی دینگے ہم اُسے دنیا میں زندگی اچھی یعنی اُسے رزق حلال ہم عطا کرینگے
تاکہ اُسکے کھانے پینے کی چیزیں پاک ہوں اور بعض نے کہا ہو کہ حیات طیبہ عبادت کی حلاوت ہو یا کفاف پر قناعت یا نیک کام یا عافیت یا قضا پر
رضا ایک قول یہ ہو کہ حیاتِ طیبہ بہشت میں ہوگی اسواسطے کہ دنیا کی زندگی نقصان اور تفرقے کی آمیزش سے پاک نہیں ہو محقق لوگ اُس بات پر
ہیں کہ حیات طیبہ اس شخص کو حاصل ہو جسمیں یہ چار صفتیں ہوں خدا کی معرفت خدا کے ساتھ سچ بولنا امر الٰہی کی شاہراہ پر قائم رہنا ماسوائے خدا سے
منھ پھیرنا حقائق سلمی میں مذکور ہو کہ اللہ جل شانہ کے سبب سے ماسوے اللہ سے استغنا حیات طیبہ ہو مصرع چوں تو دارم ہمہ دارم دگرم ہیچ نباید
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم اور ضرور دینگے ہم انھیں اجر انکا بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ساتھ بہتر اُس کام کے
کہ تھے کرتے فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ پھر جب چاہے تو کہ پڑھے قرآن فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ تو پناہ ڈھونڈھ اللہ کے ساتھ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ٥ شیطان راندے ہوے سے یعنی أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہہ خواجہ محمد پارسا قدس سرہٗ نے اپنی تفسیر میں
لکھا ہو کہ چودہ روایتیں جو اعوذ پڑھنے میں باختلافِ الفاظ وارد ہوتی ہیں اسمیں مختار یہی ہو اور قرآن شریف پڑھنے کے قبل اعوذ پڑھنا بہتوں کے
نزدیک مستحب ہو اور اکابروں کے ایک گروہ نے یہ بات اختیار کی ہو کہ قرآن پڑھنے کے قبل اعوذ پڑھنا واجب ہو کہ امام قرطبی کی تفسیر میں ایک
قول یہ ہو کہ فقط جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات خاص پر قرآن شریف پڑھتے وقت اعوذ پڑھنا فرض تھا اور اس امر میں آپ
کی اقتدا امت کے واسطے سنت ہو اور جو اہر التفسیر کی ابتدا میں اعوذ پڑھنے کی بحثیں تمام وکمال ہیں إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ بیشک نہیں ہو ابلیس کو
سُلْطَانٌ تسلط اور غلبہ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا انپر جو ایمان لائے ہیں اس واسطے کہ وہ خدا کی پناہ لیتے ہیں وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ
اور اپنے رب پر شیطانی وسوسے دفع کرنے میں يَتَوَكَّلُونَ٥ توکل کرتے ہیں إِنَّمَا سُلْطَانُهُ سوا اسکے نہیں کہ اُس کا تسلط
عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ انپر ہو جو اُسے دوست رکھتے ہیں اور اُسکا وسوسہ مان لیتے ہیں وَالَّذِينَ هُم بِهِ اور وہ لوگ وہ تو
شیطان کی اطاعت کے سبب سے مُشْرِكُونَ٥ شرک کرنے والے ہیں خدا کے ساتھ لکھا ہو کہ جب بعض احکام منسوخ ہوئے تو مکہ معظمہ کے ۱۴ ع ۱۱
کافروں نے یہ بات کہی کہ نعوذ باللہ محمدؐ اپنے یاروں کے ساتھ مسخراپن کرتا ہو آج انھیں ایک حکم کرتا ہو اور کل منع کردیتا ہو غالب ہو کہ وہ خدا

افترا کرتا ہی اور اپنے جی سے باتیں بنا کر کہدیتا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً اور جب بدلتے ہیں ہم آیت ناسخ کو مَّكَانَ اٰيَةٍ دجگہ پر آیت منسوخ کے وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا بڑا جاننے والا ہی بِمَا يُنَزِّلُ اُس چیز کو جو نازل کرتا ہی اور حکمت اور مصلحت کی جہت سے منسوخ کردیتا ہی تو قَالُوْٓا کہتے ہیں کافر کہ اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ط سوا اسکے نہیں کہ تو مفتری ہی خدا پر افترا کرتا ہی اور اپنی طرف سے باتیں بنا لیتا ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ ایسا نہیں ہی جو وہ کہتے ہیں بلکہ بہتیرے انکے لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہیں جانتے منسوخ کرکے دوسرے احکام جاری کرنے کی حکمت قُلْ نَزَّلَهٗ کہدے کہ اُتارا ہی اُسے یعنی قرآن کو رُوْحُ الْقُدُسِ روح پاک نے کہ جبرئیل علیہ السّلام ہیں مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تاکہ ثابت رکھے اُنھیں جو ایمان لائے ہیں اور اُنکے اعتقاد کو اس بات پر مضبوط کردے کہ یہ حق تعالے کا کلام ہی یعنی آیت ناسخ کو سنیں اور اسکی مصلحت اور حکمت کی رعایت میں غور اور فکر کریں تو اُنکا دل مطمئن ہو جاوے وَهُدًى اور قرآن نازل ہونا ہدایت کے واسطے وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○ اور خوشخبری دینے والا مسلمانوں کو جنت کی لکھا ہی کہ عامر بن حضرمی کا ایک غلام رومی تھا اُسے جبر کہتے تھے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ دو غلام تھے جبر اور یسار تلواروں کو صیقل کیا کرتے تھے اور اہل کتاب تھے توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے جب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی طرف گذرتے تو اُنکی قرأت سنا کرتے اور بعضوں نے کہا ہی کہ خویطب کا ایک غلام تھا عایش نام اہل کتاب یا یعیش یا بلعام یا نجیس یا عداس نام اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ اُسے ابو فکیہہ کہتے تھے راتوں کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور قرآن کی تعلیم لیتا کفار قریش کہتے تھے کہ توبہ توبہ محمد اس غلام سے کلام سیکھ کر ہم سے کہتا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اور البتہ یقینی جانتے ہیں ہم اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ط سوا اسکے نہیں کہ اُسے سکھاتا ہی آدمی یعنی جبر یا ابو فکیہہ لِسَانُ الَّذِيْ زبان اُسکی کہ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ سکھانے کو اُسکی طرف نسبت کرتے ہیں یعنی گمان کرتے ہیں کہ وہ سکھا دیتا ہی اَعْجَمِيٌّ صاف نہیں ہی یعنی غیر فصیح ہی وَّهٰذَا اور یہ قرآن لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ○ زبان عربی صاف ہی کہ تم باوصف اسکے کہ عربی عبارت بنانے میں کمال درجہ فصاحت اور نہایت مرتبہ قدرت رکھتے ہو اُسکے مثل بنانے میں عاجز ہو اور نہیں بنا سکتے تو یہ دعوے کہ مرد عجمی بگی زبان والا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس فصاحت اور بلاغت کے ساتھ کلام سکھا دیتا ہی صریح باطل ہی اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک وہ لوگ جو لَا يُؤْمِنُوْنَ نہیں ایمان لاتے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لا آیات کتاب الٰہی کے ساتھ اور تصدیق نہیں کرتے کہ اللہ کے پاس سے آئی ہیں لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ راہ نہیں دکھاتا اُنھیں اللہ نجات کی یا جنت کی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ اور اُنکے واسطے ہی عذاب دردناک آخرت میں قرآن کے ساتھ اُنکے کفر کے سبب سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف افترا کی نسبت کرنے سے حال آنکہ وہ کافر خود مفتری ہیں اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ سوا اسکے نہیں کہ بنا لیتے ہیں جھوٹ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ج اللہ کی آیتوں کے ساتھ یعنی قرآن کا اور کہتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہی وَاُولٰٓئِكَ اور وہ مفتری لوگ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ وہ ہیں جھوٹے کہ کہتے ہیں اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ اور حقیقت میں جھوٹ بولنا اُنھی کی عادت ہی لکھا ہی کہ جب حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے قریش کے آلہہ باطلہ سے تعرض فرمایا تو قریش نے اُن غریب صحابہ کو ایذا دینا شروع کی جو کوئی حمایت نہ رکھتے تھے جیسے بلال خباب عمار اور اُنکے باپ یاسر اور اُنکی ماں سمیہ رضی اللہ عنہم اور کافران غریب صحابہ پر جبر کرتے کہ کفر کی طرف پھر آو صحابہ رض نے اپنے طریقے پر ثابت قدمی کرکے کافروں کی ایذا رسانی پر صبر کیا یہاں تک کہ عمار کے ماں باپ شہید ہوگئے اور عمار

رضی اللہ عنہ ضعف جسمانی اور بے طاقتی اور ناتوانی کی وجہ سے کافروں کی ایذا نہ اٹھا سکے جس بات میں کافروں کی رضامندی تھی وہ کہدی کہ بَلْ آمَنْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی کہ عمار نے طریق کفر اختیار کرلیا اور اپنے دین سے بیزار ہوگیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو عمار تو سر سے پانوں تک ایمان سے بھرا ہوا ہو اور ایمان اُسکے گوشت اور خون میں مل گیا ہو یعنی اُسکے باطن میں ایمان نے ایسی جگہ کرلی ہو کہ ہر بیہودہ کہنے والے کی گفتگو سے اُسمیں فرق نہیں پڑ سکتا عمار بھی روتے ہوئے حضرتِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی جناب میں حاضر ہوئے آپ اپنے دست مبارک سے اُنکے آنسو پونچھتے اور فرماتے تھے کہ تجھے کیا ہوا اِنْ عَادُوْا لَكَ فَعُدْ لَهُمْ اگر پھریں تیری طرف اور زبردستی کریں تو تو اُسی کلمے کے ساتھ اُنکی طرف پھر جا اور یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی کہ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ جو کوئی کافر ہو جائے اللہ کے ساتھ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ بعد اپنے ایمان کے اور مرتد ہو جائے جیسے ابن خنظل طعمہ مقیس اور اُنکے مثل وہ محل عذاب الٰہی میں ہیں اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ مگر جو کوئی زبردستی کیا جائے وَقَلْبُهٗ اور اُسکا دل مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ آرام میں رہے ساتھ ایمان کے اور اسکا عقیدہ نہ پھرے جیسے عمار رضی اللہ عنہ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ اور مگر جو کوئی کہ کھولدے بِالْكُفْرِ صَدْرًا کفر کے ساتھ اپنا سینہ یعنی جو لوگ اپنے کفر پر پھر آئیں اور اُسپر اعتقاد کرلیں فَعَلَيْهِمْ تو اُنپر ہو غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ غصہ اللہ کی طرف سے وَلَهُمْ اور اُنکے واسطے ہو عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ عذاب بڑا بڑے گناہ یعنی مرتد ہو جانے کے سبب سے ذٰلِكَ یہ بڑا عذاب انپر بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا بسبب اُسکے ہو کہ انھوں نے دوست رکھا اور اختیار کرلیا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا زندگی دنیا کو عَلَى الْاٰخِرَةِ نعمت عقبیٰ پر وَاَنَّ اللّٰهَ اور اس سبب سے ہو کہ اللہ لَا يَهْدِي نہیں چاہتا ہو کہ راہ دکھائے الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ گروہ کافروں کو یعنی مرتدوں کو اسکی راہ جو ایمان پر ثابت رہنے کا سبب ہو اُولٰٓئِكَ وہ کافروں کا گروہ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ وہ لوگ ہیں کہ مہر کردی اللہ نے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اُنکے دلوں پر کہ اُنھوں نے حق بات نہ سمجھی وَسَمْعِهِمْ اور اُنکے کانوں پر کہ اُنھوں نے حق بات نہ سُنی وَاَبْصَارِهِمْ اور اُنکی آنکھوں پر کہ حق تعالےٰ کی قدرت کے آثار اُنھوں نے نہ دیکھے وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وہ غافل ہیں حق سے بے خبر لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ سچ ہو اسمیں کچھ شبہہ نہیں کہ وہ فِي الْاٰخِرَةِ آخرت میں هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ نقصان پانے والے ہیں اسواسطے کہ عمر کا سرمایہ ضائع کرکے بازار دنیا میں کچھ فائدہ نہ حاصل کیا اور اس مفلس کے پاس بازار قیامت میں ہاتھ خالی اور حسرت بھرے دل کے سوا اور کچھ نہو گا۔ مثنوی

قیامت کہ بازار مینو نہند — منازل باعمالِ نیکو دہند

بضاعت بچندانکہ آری بری — دگر مفلسی شرمساری بری

کہ بازار چندانکہ آگندہ تر — تہیدست را دل پراگندہ تر

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ پھر بیشک رب تیرا بخشنے والا ہو لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا اُنکے واسطے جنھوں نے ہجرت کی مدینہ منورہ کی طرف جیسے خباب صہیب سالم بلال رضی اللہ عنہم مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا پیچھے اُس سے کہ سختی کھینچ چکے تھے اور کافروں سے بڑی ایذا پا چکے تھے ثُمَّ جٰهَدُوْا پھر جہاد کیا اُنھوں نے وَصَبَرُوْٓا اور صبر کیا جہاد پر اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب مِنْۢ بَعْدِهَا بعد ہجرت اور جہاد اور صبر کے لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہو اُنکے گذرے ہوئے گناہ رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہو انپر اُنھیں آئندہ عبادت کی توفیق دے گا يَوْمَ تَاْتِيْ یاد کر وہ دن آئیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس یعنی ہر ایک انسان تُجَادِلُ جھگڑتا ہوا عَنْ نَّفْسِهَا اپنے نفس سے یعنی اپنے کو آپ ملامت کرے گا گنہگار کہے گا کہ میں نے کیوں گناہ کیا عبادت گزار کہے گا کہ میں نے عبادت زیادہ کیوں نہ کی یا ہر ایک جھگڑے گا

اپنے نفس کی رہائی کے واسطے اور نفسی نفسی کہے گا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ اور پوری دیجائے گی ہر نفس کو مَّا عَمِلَتْ جزا اُسکی جو کچھ
اُس نے کیا ہو وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے جزا دینے میں وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور بیان کی اللہ نے
ایک مثال قَرْيَةً كَانَتْ ایک بستی کی کہ تھی اٰمِنَةً امن والی قیصروں کے اُترنے اور جبّاروں کے ارادے سے مُّطْمَئِنَّةً
چین والی اور اُس بستی کے لوگ آسودہ تھے يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا آتا تھا اُس بستی میں بستی والوں کا رزق رَغَدًا فراغت اور کثرت کے ساتھ
مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ ہر جگہ سے یعنی اُسکے اطراف و جوانب سے فَكَفَرَتْ پھر کافر ہو گئے یعنی اُس بستی والوں نے ناشکری کی بِاَنْعُمِ
اللّٰهِ اللہ کی نعمتوں کے ساتھ اور شکر نہ کیا فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ پھر چکھایا اللہ نے اُس بستی والوں کو لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ پہناوا
بھوک اور ڈر کا بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○ بسبب اُسکے کہ تھے کرتے برے کام چکھنے کو استعارہ کیا ہے اثر مضر کے ادراک کے واسطے اور لباس
کو اس چیز کے واسطے جو کسی کو گھیرے اور چھپالے یعنی حق تعالے نے ایسا کیا کہ اُن لوگوں نے بھوک اور ڈر کا اثر پایا جو اُنھیں گھیرے ہوئے تھا
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ مَثَل مکۂ معظمہ کے لوگوں کے واسطے ہے کہ لوٹ مار سے امن میں تھے اور فراغت اور ارزانی میں اوقات بسر
کرتے تھے چونکہ جناب رحمۃٌ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی نعمت نبوت سے کافر ہو گئے اور شکر نہ کیا تو حق تعالےٰ نے اُنکی فراغت کو قحط سے
بدل دیا یہانتک کہ سات برس تنگی اور خشک سالی میں مبتلا رہ کر بھوک کے مارے مردار کھانے لگے اور خون پینے لگے اور یہ حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی بد دعا تھی کہ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ[1] اور اُنکی بے خوفی کو خوف سے بدل دیا یعنی مسلمانوں کا خوف
اُن کے دلوں میں ڈالدیا یہانتک کہ سفر شام کا تردد اور ارادہ انھوں نے ترک کیا اور اپنی جان مال سے بے خوف نہ تھے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ
اور تحقیق کہ آیا اُنکے پاس رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ رسول ان میں سے یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فَكَذَّبُوْهُ پھر تکذیب کی اُنھوں نے
اُسکی فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ تو لے لیا اُنھیں عذاب نے یعنی قحط اور ڈرنے وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ حال یہ ہے کہ وہ ظلم کرنے
والے ہیں اپنے اوپر شرک اور تکذیب کے سبب سے لکھا ہے کہ قریش کی عورتوں نے کسی کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت
میں بھیجا اور یہ بات عرض کی کہ ہمارے مردوں نے اگر آپ کے ساتھ دشمنی کی تو ہم کی عورتوں اور بچوں کا کیا گناہ ہے کہ قحط کے مارے مرنے کے
قریب ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اور لوگ مکۂ معظمہ میں غلہ لے گئے تو یہ آیت نازل ہوئی فَكُلُوْا پھر کھاؤ اے مکے
کی عورتو اور لڑکو مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ اُس میں سے جو روزی دی تھیں اللہ نے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجے ہوے لوگوں
کے ہاتھ سے حَلٰلًا طَيِّبًا ص حلال پاک اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ خطاب مومنوں کے ساتھ ہے انھیں حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ حلال
روزی کھاؤ وَّاشْكُرُوْا اور شکر کرو نِعْمَتَ اللّٰهِ نعمت الٰہی کا اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ اگر ہو تم اللہ تعالےٰ کو تَعْبُدُوْنَ ○
عبادت کرتے یا اُسکا حکم مانتے ہو اِنَّمَا حَرَّمَ سوا اس کے نہیں کہ حق تعالےٰ نے حرام کر دیا عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ تم پر مُردار
وَالدَّمَ اور خون جاری وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ اور گوشت سُور کا اور جو کچھ اُس میں سے آدمی کھا سکے وَمَآ اُهِلَّ
اور وہ چیز کہ آواز نکالی جائے لِغَيْرِ اللّٰهِ غیر خدا کے واسطے بِهٖ ج ساتھ اُسکے ذبح کرتے وقت یعنی جس جانور کو بتوں کے نام پر
قتل کریں فَمَنِ اضْطُرَّ پھر جو کوئی بے بس ہو اور اُسے حرام چیزوں میں سے کچھ کھانا ضرور پڑ جائے غَيْرَ بَاغٍ نہ مزہ ڈھونڈھنے
والا وَّلَا عَادٍ اور نہ سیری سے زیادہ کھانے والا فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ جل شانہ غَفُوْرٌ بخشنے والا ہے بے بس کے گناہ

[1] اے اللہ سخت کر اپنی روندن قبیلۂ مضر پر اور بھیج اُنپر بہت سے سال یوسف علیہ السّلام کے برسوں کے ایسے ۱۲

رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی اُسے اجازت دینے میں وَلَا تَقُوْلُوْا اور نہ کہو لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ واسطے اُس چیز کے جسے بیان کرتی
ہیں زبانیں تمھاری یعنی اپنے بیان زبانی کے ساتھ نہ بولو الْكَذِبَ جھوٹ یعنی جو جھوٹ بات تمھاری زبان پر آئے اُسے زبان سے
نہ نکالو اور وہ جھوٹ بات یہ ہی جو اُنھوں نے کہی کہ هٰذَا حَلٰلٌ یہ حلال ہی یعنی بحیرہ اور سائبہ کے پیٹ میں جو کچھ ہو وہ حلال ہی ہمارے
مردوں پر وَهٰذَا حَرَامٌ اور یہ حرام ہی یعنی وہی جو مذکور ہوا وہ حرام ہی ہماری عورتوں پر اُنکے واسطے حلال اُنکے لیے حرام اس واسطے
کہتے ہو لِّتَفْتَرُوْا تاکہ افترا کرو عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ خدا پر جھوٹ اور کہتے ہو کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ حکم فرمایا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ
يَفْتَرُوْنَ بیشک جو لوگ افترا کرتے ہیں عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ خدا پہ جھوٹ وہ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ نہ چھٹکارا پائیں گے عذاب قیامت
سے مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۖ جس واسطے وہ افترا کرتے ہیں وہ فائدہ تھوڑا سا دنیا میں جھٹ پٹ جاتا رہے گا وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
اور اُنکے واسطے ہی عذاب دُکھ دینے والا یعنی آخرت میں ہمیشہ رہنے والا وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا اور اُن لوگوں پر جو دین یہودی میں
داخل ہوئے حَرَّمْنَا حرام کر دیا ہم نے مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ جو بیان کیا ہی ہم نے تجھ پر مِنْ قَبْلُ ۚ پہلے اس سے یعنی یہ سورت
نازل ہونے کے قبل سورۂ انعام میں اور وہ اللہ جل شانہ کا یہ کلام ہی وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ آخر آیت تک وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
اور ظلم نہیں کیا ہم نے انپر وہ چیزیں حرام کرنے کے سبب سے وَلٰكِنْ كَانُوْا اور مگر تھے وہ کہ گناہوں کی کثرت کے سبب سے
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے یہاںتک کہ عذاب کے مستحق ہوگئے ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ پھر بیشک رب تیرا
لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ واسطے ان لوگوں کے جنھوں نے گناہ کیے بِجَهَالَةٍ بسبب غفلت اور نادانی کے اور انجام کار میں غور و فکر
نہ کرنے کے سبب سے ثُمَّ تَابُوْا پھر توبہ کی اُنھوں نے مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ پیچھے سے اس گناہ کے وَاَصْلَحُوْٓا اور درستی پر لائے اپنے
ع ١٥ کام اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب مِنْۢ بَعْدِهَا پیچھے سے توبہ کے لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا ہی گناہوں کو توبہ کے سبب سے رَّحِيْمٌ ۝
مہربان ہی کہ بندوں سے توبہ قبول کر لیتا ہی اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ بیشک ابراہیم کہ خلیل جلیل ہی كَانَ اُمَّةً تھا ایک امت یعنی بہت سے کمالات
اور فضائل انمیں جمع تھے کہ بہت لوگوں کے سوا ایک آدمی میں وہ نہیں پائے جاتے شعر

لَيْسَ عَلَى اللّٰهِ بِمُسْتَنْكَرٍ اَنْ يَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِيْ وَاحِدٍ

بیت
جانا تو یگانۂ ولے ذاتِ تو ہست مجموعۂ آثار کمالاتِ ہمہ

کہتے ہیں جب اُنھیں آگ میں ڈالا اُس سے قبل اُنکے سوا روے زمین پر کوئی مومن نہ تھا تو وہ تنہا امت تھے قَانِتًا لِّلّٰهِ فرمانبردار خدا کا اور
قائم اُس کے حکم پر حَنِيْفًا ۖ باطل دینوں سے دین حق کی طرف جھکنے والا وَلَمْ يَكُ اور نہ تھا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ شرک
کرنے والا جیسا کہ قریش کو گمان ہی اور تھا شَاكِرًا شکر کرنے والا لِّاَنْعُمِهٖ ۖ اللہ کی نعمتوں کا اِجْتَبٰىهُ برگزیدہ کر لیا
اللہ نے اُسے نبوت کے ساتھ وَهَدٰىهُ اور ہدایت کی اُسے خدا کی طرف کرنے میں اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ طرف سیدھی راہ
کے کہ توحید ہی وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا اور دی ہم نے اُسے دنیا میں حَسَنَةً ۖ نیکی کہ ذکر خیر ہی یا اولاد ابرار یا خلق کے دلوں
میں محبت کہ سب ملتوں والے اُنھیں دوست رکھتے ہیں اور اُنپر ثنا کہتے ہیں یا یہ کہ حضرت سرور انبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا اُنکی نسل میں
ہیں یا یہ کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین پر درود کے ساتھ اُنپر درود بھیجا جاتا ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَاِنَّهٗ اور بیشک ابراہیم فِى الْاٰخِرَةِ آخرت میں لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ سزاوار ہی

درجات عالی کا امام ماتریدی رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا ہو کہ دنیا میں اُنکی نیکیاں کم نہونگی آخرت میں اُنکی نیکیوں کے سبب سے ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ پھر وحی کی ہم نے تیری طرف اَنِ اتَّبِعْ یہ کہ پیروی کر توحید میں مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ط ملت ابراہیم کی کہ مائل تھا سب دینوں سے اُس ملت کیطرف یا خلق کو حق کی طرف دعوت کرنے میں اسکا تبع رہ جسطرح وہ نرمی کے ساتھ اور ایک کے بعد ایک دلیل لاکر اور ہر ایک سے اسکی فہم کے موافق گفتگو اور بحث کرکے دعوت کرتا تھا تو بھی اُسی طرح دعوت کر صاحب تیسیر نے لکھا ہو کہ اتباع تبوع کی راہ چلنا ہو تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اتباع حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین کو اس سبب سے تھی کہ آپ اُنکے بعد مبعوث ہوے اس سبب سے نہیں کہ آپ اُن سے کم تھے اسواسطے کہ اَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ کے حکم سے یہ امر مقرر اور مسلّم ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سب انبیا علیہم السّلام سے اکمل اور افضل ہو اور فضیلت میں آپ کا حصّہ سب اصفیا سے زیادہ اور اشمل ہو بیت

تو اصلی و باقی طفیل تو اند ۔۔۔ تو شاہی و مجموع خیل تو اند

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞ اور نہ تھا ابراہیم مشرکوں میں سے یہ کفار قریش کی رد ہو وہ کہتے تھے کہ ہم اپنے باپ ابراہیم کا دین رکھتے ہیں لکھا ہو کہ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو حکم فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہدو کہ جمعے کے دن کام چھوڑ کر خدا کی عبادت میں مشغول ہوں جب بنی اسرائیل کو حکم پہونچا تو کچھ لوگوں نے قبول کیا اور بہتوں نے سرکشی کی اور اُنہیں بھی اختلاف پڑا ایک جماعت بولی کہ ہم ہفتے کا دن اختیار کرتے ہیں اس واسطے کہ اُس دن حق تعالےٰ نے خلق کو پیدا کرنے سے فراغت پائی ہو ایک گروہ نے اس طرف رجوع کی کہ اتوار کا دن اولیٰ ہو اس واسطے کہ اُس دن حق تعالےٰ نے خلق کو پیدا کرنا شروع کیا حق تعالےٰ نے اُنکی مخالفت اور نافرمانی کی شامت سے ہفتے کے دن کی تعظیم اُن پر فرض کردی اور اس باب میں بڑی تاکید اور تشدید فرمائی چنانچہ فرماتا ہو کہ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ سوا اس کے نہیں کہ کردی گئی ہفتے کے روز کی تعظیم یعنی فرضیت کے ساتھ لکھدی گئی عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا اُن پر جنھوں نے اختلاف کیا فِيْهِ ط اس دن میں اور ہفتے کے دن کی تعظیم یہ تھی کہ اس دن کمائی نہ کریں کسی کام میں مشغول نہوں اُس روز کو عید ٹھہرالیں اللہ جل شانہ کی عبادت کے سوا اور کچھ نہ کریں اور یہ حکم اُن پر نہایت مرتبہ شاق تھا زاد التیسیر میں لکھا ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اُس دن ایک شخص کو دیکھا کہ مال اُٹھائے ہوئے کسی جگہ لیے جاتا ہو تو اُن کے حکم سے لوگوں نے اُس کی گردن ماری اور اُس کی نعش ایسے مقام پر پھینک دی کہ مردار خوار جانور چالیس روز تک نوچ نوچ کھایا کیے وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَيَحْكُمُ البتہ حکم کرے گا بَيْنَهُمْ درمیان اُن کے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فِيْمَا كَانُوْا اس میں کہ تھے فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۞ جس میں اختلاف کرتے یعنی اُسدن میں جو عبادت کے واسطے مقرر تھا تبیان میں لکھا ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہو کہ حق تعالےٰ نے ہم سے پہلے ایک جماعت کو حکم کیا تھا کہ جمعے کے دن عبادت کیا کرے اُس نے اس دن میں اختلاف کیا حق تعالےٰ نے ہمیں اس کی ہدایت کردی تو ہمارے واسطے آج کا دن ہو یعنی جمعہ اور یہود کے واسطے کل یعنی ہفتہ اور نصاریٰ کے لیے پرسوں یعنی اتوار اُدْعُ پکار و اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق کو اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ اپنے رب کی راہ کی طرف بِالْحِكْمَةِ ساتھ پکی بات کے یعنی ایسی دلیل کے ساتھ کہ حق کو ثابت اور شبہے کو زائل کردے وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اور ساتھ نصیحت نیک کے کہ فائدہ دینے والے خطاب اور نفع کرنے والی حکایتیں ہیں وَجَادِلْهُمْ اور جھگڑا کر اُن سے یعنی مباحثہ کر بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ط ایسی راہ سے جو بہتر ہو یعنی نرمی اور خوشخوئی کے ساتھ اور ظاہری مقدمات مرتب کرکے اور بعضوں نے کہا ہو کہ حکمت دعوت خواص کے واسطے ہو اور موعظت حسنہ ہدایت عوام کے لیے اور جدال معاندوں کو

دفع کرنے کو ترجمۂ رشف میں لکھا ہو کہ دعوت کے تینوں طریقے پہونچنے کی تینوں راہوں کی طرف اشارہ ہو یعنی حقیقت طریقت شریعت کی طرف اِس واسطے کہ بعضے محقق حقیقت اُسے کہتے ہیں کہ بندے کو بے واسطہ حق تعالےٰ سے حاصل ہو اور شریعت وہ ہو جو رسولوں کے واسطے سے حاصل ہو اور طریقت طریق سلوک میں رعایت ادب کا نام ہو اسواسطے کہ دعوت کا دروازہ تین طور سے کھلا ہو ایک تو حکمت کا دروازہ اور وہ بڑی عطا ہے واسطۂ جبرئیل علیہ السّلام پہونچی ہو اور حقیقت اُس کرامت سے عبارت ہو کہ خلق کو اس میں شرکت اور وساطت کی مجال نہ ہو تو مورد حقیقت کے ساتھ باب حکمت کی تخصیص مناسب ہو دوسرے موعظت حسنہ کا باب ہو اسکی تخصیص علم طریقت کے ساتھ مناسب معلوم ہوتی ہو کہ علم طریقت کی بنانے کی اور ادب کی رعایت اور جانب خوشخوئی کی حفاظت پر ہو تیسرے ایسی باہ سے مباحثے کا باب جو راہ بہتر ہو اور وہ راہ شریعت کے ساتھ خاص ہو کہ اسکی بنیاد تکلیف احکام اور بیان حلال وحرام پر ہو اور اسکی تشریح اور توضیح دلیلوں اور حجتوں کی محتاج ہو اور اس کلام حقائق نظام سے حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی دعوت کا کمال اور خواص وعوام کے گروہوں کو اُسکا شامل ہونا معلوم اور مفہوم ہوتا ہو شیخ عطار قدس سرہ فرماتے ہیں نظم

نور او چوں اصل موجودات بود — ذاتِ او چوں معطی ہر ذات بود

واجب آمد دعوتِ ہر دو جہانش — دعوتِ ذرات پیدا و نہانش

اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ اَعْلَمُ وہ بڑا جاننے والا ہو بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ جو بھولا اسکی راہ سے وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہی بہتر جاننے والا ہو بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ راہ پائے ہوؤں کو اور اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی طرف بلانے اور احکام پہونچانے کے سوا اور کچھ تم پر نہیں لکھا ہو کہ حضرت حبیب رب العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین نے جنگ بدر میں جب دیکھا کہ کفار اشرار سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مُثلہ کرتے ہیں یعنی شہید کرنے کے بعد اُنکے ہاتھ پاؤں کاٹتے ہیں تو آپ نہایت مرتبہ مغموم اور ملول ہوئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے خطاب کرکے آپ نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ اگر کافروں پر خدا مجھے فتح دیگا تو تمھارے عوض میں ستر کافروں کو ضرور مُثلہ کرونگا تو حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ اور اگر عقوبت کرو بدلے میں اُس شخص کو جس نے تم پر عقوبت کی ہو فَعَاقِبُوْا تو عقوبت کرو بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ مانند اُس چیز کے کہ عقوبت کیے گئے ہو ساتھ اُسکے یعنی انھوں نے تو تم میں سے ایک آدمی کو مُثلہ کیا تم بھی اُسکے برابر انہیں سے ایک ہی کو مثلہ کرو ستر کو نہیں وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ اور اگر صبر کرو اور اُن پر عقوبت کرنے سے درگذرو تو لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝ البتہ وہ صبر بہتر ہو صبر کرنے والوں کے واسطے بدلا لینے سے ضمیر کی جگہ پر اسم ظاہر کا لانا اس بات کی خبر دیتا ہو کہ اللہ جل شانہ اُنکی تعریف فرماتا ہو اس بات پر کہ وہ صابر ہیں لکھا ہو کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافروں سے بدلا نہیں لیا اور اپنی قسم کا کفارہ دیا وَاصْبِرْ اور صبر کر اس تکلیف پر جو جنگ احد میں تجھے پہونچی وَمَا صَبْرُكَ اور نہیں ہو صبر تیرا اِلَّا بِاللّٰهِ مگر بسبب توفیق اور مدد الٰہی کے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور نہ رنجیدہ ہو اس بات پر کہ کافروں نے تجھ سے منھ پھیرا یا وہ تیرے لشکر پر غالب ہوگئے وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ اور نہ رہ تنگدلی میں مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اُس چیز سے وہ برا چیتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ نصرت اور مدد کرنے میں مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ساتھ اُن لوگوں کے ہو جنھوں نے شرک
ع ۹ ۱۶ اور معصیت سے پرہیز کیا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ نیک کام کرنے والے ہیں یعنی موحد اور مخلص لوگ اور بعضوں نے کہا ہو کہ تقوے امر الٰہی کی تعظیم کی طرف اشارہ ہو اور احسان خلق خدا پر شفقت کی جانب اشارہ ہو اور اسلام د

ایمان کا مدار انھی دو صفتوں پر ہی نظم

زاحسان خاطر مردم شود شاد — بہ تقوٰے خانۂ دیں گردد آباد

بسوے ایں صفتہا گر شتابی — رضاے خلق و خالق ہر دو یابی

سُورَۃُ بَنِیٓ اِسْرَآئِیْلَ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَھِیَ مِائَۃٌ وَّاحِدَ عَشَرَۃَ اٰیَۃً
سورۂ بنی اسرائیل مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ایک سو گیارہ آیتیں ہیں

آیاتہا ۱۱۱ کلماتہا ۱۵۸۲ حروفہا ۶۴۱۰ رکوعاتہا ۱۲

الجزء الخامس عشر

۱۵

سُبْحٰنَ الَّذِیٓ پاکی اور بے عیبی اُسکے واسطے ہی جو بزرگی کی جہت سے اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لے گیا اپنے بندے کو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں لَیْلًا ایک رات یعنی رات کے ایک حصّے میں مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام سے کہ حرم کعبہ کو محیط ہی یا حضرت امہانی رضی اللہ عنہا کے گھر سے اس واسطے کہ مکہ اور اسکی حریم سب مسجد ہی اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا ایسی مسجد کی طرف جو بہت دور ہی اہل مکہ سے یعنی بیت المقدس الَّذِیْ بٰرَکْنَا ایسی مسجد کہ برکت دی ہم نے حَوْلَہٗ اسکے گرداگرد کو کہ شام کی زمین ہو دینی برکت بھی کہ ہم نے اُسے وحی اترنے کی جگہ اور انبیا علیہم السلام کی عبادتگاہ بنایا اور دنیوی برکت بھی کہ وہ زمین مبارک درختوں اور نہروں سے گھری ہوئی ہی میووں کی کثرت فراخی معیشت اور ارزانی کے سبب سے مالامال ہو تو اس جگہ ہم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے گئے لِنُرِیَہٗ تاکہ دکھا دیں ہم اُنھیں مِنْ اٰیٰتِنَا کچھ دلیلیں اپنی قدرت کی کہ تھوڑی ہی دیر میں مکہ معظمہ سے ملک شام کو پہونچ گئے اور بیت المقدس کو مشاہدہ فرمایا اور انبیا علیہم السلام کو دیکھ کر اُنکے مقاموں پر ٹھہرے اور آسمانوں کے عجائب غرائب پر مطلع ہوئے اکثر علما اس بات پر ہیں کہ معراج شریف بعثت کے بارھویں سال ہوئی اور معراج کے مہینے میں اختلاف ہی کہ ربیع الاول ہی یا ربیع الآخر یا رمضان یا شوال یا رجب کی ستائیسویں شب کہ بہت مشہور ہی اور مکہ معظمہ سے بیت المقدس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف لے جانا نص قرآنی سے ثابت ہی اُسکا منکر کافر ہی اور آسمانوں پر چڑھنا اور مرتبہ قرب پر پہونچنا اُن احادیث مشہورہ سے ثابت ہی جو حد تواتر کے قریب ہیں جو اُسکا منکر ہو وہ گمراہ اور مبتدع ہی مثنوی

شاہ معراج نبی را فرست — ہر کہ مقر نیست بدیں کافرست

دستگہ سلطنت این وصال — نیست بپا مردی خیل خیال

عقل چہ داند چہ مقام ست ایں — عشق شناسد کہ چہ دام ست ایں

اکثر اہل اسلام کا اعتقاد اس بات پر ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج مع جسم اور روح کے ساتھ جاگتے میں واقع ہوا اور جو لوگ اس قصے میں جسم کے ثقل کو بلند ہونے سے مانع جانتے ہیں وہ اہل بدعت اور منکر قدرت ہیں بیت

آنکہ سرشت تنش از جاں بود — سیر عروجش بہ تن آساں بود

اس شب کو حضرت جبریل ملائکہ علیہم السلام کے ایک گروہ کے ساتھ حاضر ہوئے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُمہانی رضی اللہ عنہا کے حجرے سے مسجد الحرام میں لے گئے سینہ مبارک شق کیا دل حق منزل دھو کر پھر اپنے مقام پر رکھدیا پھر براق پر سوار کیا اور تھوڑی دیر میں بیت المقدس پہونچا دیا نظم

شبے رُخ تافتہ زیں دار فانی — بخلوت در سراے اُمہانی

رسیدش جبرئیل از بیت معمور — براقِ برق سیر آورد از دور

تو می پشت دگر اس سیر و سبک خیز — براندن دور ہیں وقت شدن تیز

صحیح روایت یہ ہی کہ حضرت سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا نے بیت المقدس میں ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کو دیکھا اور اُنکی امامت کی پھر صخرۂ معظم پر سے براق پر یا پر جبرئیل پر سوار ہوکر معراج پر گئے پہلے آسمان پر حضرت آدم دوسرے پر حضرت یحییٰ اور عیسیٰ تیسرے پر حضرت یوسف چوتھے پر حضرت ادریس پانچویں پر حضرت ہارون چھٹے پر حضرت موسیٰ ساتویں پر حضرت ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا اور اُنکو سلام کیا اعزاز واکرام کے ساتھ سبھوں نے جواب دیا سدرۃ المنتہیٰ بیت المعمور حوض کوثر نہر الرحمۃ نظر مبارک سے گذریں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام حجاب نور کے قریب آپ کی رفاقت سے باز رہے اور عرض کی کہ اب اگر ذرّہ بھی میں بڑھوں تو جل جاؤں بیت

چناں گرم در تیہِ قربت براند — کہ در سدرہ جبریل ازو باز ماند

وہاں سے تنہا نور اور ظلمت کے حجاب قطع فرماتے ہوئے ایسے مقام پر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچے کہ براق بھی چلنے سے باز رہا پھر رفرف پر آپ سوار ہوئے اور پایۂ عرش کے قریب پہونچے اور ہزار بار درگاہ الٰہی سے اُدْنُ مِنِّی کا خطاب سنا اور ہر بار حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ہی ترقی حاصل ہوئی یہانتک کہ بچھونے پر قدم مبارک رکھا اور وہاں سے فتدلّٰی کی نظرگاہ پر پہونچے پھر کَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کی خلوتِ خاص میں داخل ہوئے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی کے اسرار سنے نظم

ربع

کلام سرمدی بے نقل بشنید — خداوند جہاں را بے جہت دید
بدید او انچہ از دیدن بروں بود — مپرس از ما کیفیت کہ چوں بود

اور صحیح روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہی کلمات سے ثنائے الٰہی ادا کی کہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کے خطاب سے اعزاز واکرام پایا اور اس سلام کے خلعت میں اپنی اُمت کو بھی داخل فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ بیت

چو کردہ وعدہ ہائے لطف در گوش — نکردہ امتِ خود را فراموش

اور پھرتے وقت جنت اور اُسکے درجات اور دوزخ اور اُسکے درکات آپ کو دکھائے اور نماز کا ہدیہ امت مرحومہ کے واسطے معین ہوا اور آپ بیت المقدس میں پھر آئے اور مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہوئے راہ میں قریش کے قافلے دیکھے اور اس سفر معراج میں تین ساعت یا چار ساعت کی دیر لگی نظم

راہ ز اندازہ بروں رفتہٗ — پے نتواں برد کہ چوں رفتہٗ
عقل دریں واقعہ حاشا کند — عشق نہ حاشا کہ تماشا کند

لکھا ہو کہ جب رات گذری اور صبح ہوئی تو آپ نے معراج کا قصہ بیان فرمایا مسلمانوں نے تصدیق کی اور کافروں نے کہا کہ یہ بات عقل سے بہت بعید ہو بیت المقدس کی نشانیاں پوچھیں فوراً وہ مسجد نظر انور کے سامنے صورت پکڑے موجود تھی جو کچھ کفار پوچھتے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بے تکلف بتلا دیتے کافروں نے اپنے قافلوں کی خبر پوچھی آپ نے مفصل کہدی توفیق الٰہی جس کے شامل حال نہوئی اس نے انکار اور تکذیب زیادہ کی غرضکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج پر بلایا تاکہ آپ ملک اور ملکوت کی نشانیاں دیکھیں اور اُنکا حال اہل عالم سے کہیں اور مطلب یہ تھا کہ منکروں کی تکذیب مقروں کی تصدیق ظاہر ہو جائے اور منافق میں موافق میں امتیاز ہو جائے اِنَّهٗ بیشک خدا هُوَ السَّمِیْعُ وہ تو ہی سننے والا کافروں کی باتیں تکذیب کے باب میں الْبَصِیْرُ دیکھنے والا مسلمانوں کے حال تصدیق کے باب میں اور

---

۱ بیت المقدس میں ایک پتھر ہو تعظیماً اُسے صخرۂ معظم کہتے ہیں ۱۲ ۲ قریب ہو جا مجھ سے ۱۲ ۳ پھر تھا قدر دو کمان کے یا زیادہ نزدیک ۱۲ ۴ پھر وحی پہونچائی اپنے بندے کی طرف جو پہونچائی ۱۲ ۵ سلام واسطے اللہ کے ہیں اور رحمتیں اور پاکیاں ۱۲ ۶ سلام تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور اسکی برکتیں ۱۲ ۷ سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر ۱۲

ایک قول کے موافق سمیع اور بصیر مستمع اور مبصر کے معنی میں ہو یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا کلام سنایا اور اپنی قدرتِ لازوال کی نشانیاں دکھائیں اور بعضے مفسر اَنّہٗ کی ضمیر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھیرتے ہیں نفحات الانس میں مذکور ہو کہ بیشک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ خطاب سنتے تھے جو اُن سے کیا اور وہ چیز دیکھتے تھے جو اُنکو دکھائی اور بحر الحقائق میں یہ معنے مذکور ہیں کہ ہم نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ نشانیاں دکھائیں جو ہمارے جلال اور جمال کے ساتھ مخصوص ہیں بیشک وہ سمیع ہیں ہماری سمع سے اور بصیر ہیں ہماری بصر سے نظم

چو در مکتب بے نشانی رسید چہ گویم کہ آنجا چہ دید و شنید
ورق در نوشتند وگم شد سبق شنیدن بحق بود و دیدن بحق

وَاٰتَيْنَا اور دی ہم نے مُوْسَى الْكِتٰبَ موسیٰ کو توریت وَجَعَلْنٰهُ اور کیا ہم نے کتاب یا موسیٰ کو هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ راہ دکھانے والا فرزندان یعقوب کے واسطے اور کہا ہم نے اُن سے اَلَّا تَتَّخِذُوْا یہ کہ نہ ٹھہرالو مِنْ دُوْنِيْ میرے سوا وَكِيْلًا کوئی پروردگار کہ اپنی مہم اُسپر چھوڑ دو ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا اے اُسکی ذریت جسے چڑھایا ہم نے کشتی پر مَعَ نُوْحٍ نوح کے ساتھ اس سے سام مراد ہو اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے جد ہیں وہ اسی کی نسل سے تھے یعنی تمھارے بزرگوں کو طوفان سے نجات کی نعمت جو ہم نے عطا فرمائی اُسے یاد کرو اور اسکا شکر بجالاؤ اِنَّهٗ كَانَ بیشک نوح تھا عَبْدًا شَكُوْرًا بندۂ شکر گذار اسواسطے کہ ہر وقت کھاتے پیتے پہنتے اوڑھتے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے حضرت نوح علیہ السلام خدا کا شکر کرتے تھے یہ اُنکی ذریت کو ترغیب ہو اپنے دادا کی پیروی کرنے کیلیے نعمت الٰہی کا شکر ادا کرنے کے باب میں کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہو لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَقَضَيْنَآ اور اعلام دیا ہم نے یعنی پیام بھیجا ہم نے اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بنی اسرائیل کی طرف فِي الْكِتٰبِ توریت میں اور بیان کر دیا ہم نے کہ لَتُفْسِدُنَّ ضرور فساد کروگے اور تم سے تباہی آئے گی فِي الْاَرْضِ زمین شام میں مَرَّتَيْنِ دو بار اُنکا پہلا فساد تو یہ ہوا کہ انھوں نے احکام توریت کی مخالفت کی اور ارمیا علیہ السلام جو اُنکے پیغمبر تھے اُنکا حکم نہ سنا اور دوسرا فساد یہ ہوا کہ اُنھوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قتل کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا حق تعالےٰ نے اُنکو خبر دی کہ تم دو بار فساد کروگے وَلَتَعْلُنَّ اور اونچے ہوگے عُلُوًّا كَبِيْرًا بڑا اونچا ہونا یعنی میری طاعت سے سرکشی اور میری خالقیت سے تکبر کروگے فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئے گا وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا وعدہ پہلے عذاب اور فساد کا اُن دونوں میں سے بَعَثْنَا تو اُٹھا کھڑا کرینگے اور مسلط کر دیں گے ہم عَلَيْكُمْ تم پر عِبَادًا لَّنَآ بندوں کو جو ہمارے واسطے ہیں یہ اضافت خلق ہی اضافت مدح نہیں اسواسطے کہ بندوں سے بخت نصر مراد ہو اور صحیح قول یہی ہو اور بعضوں نے کہا کہ جالوت مقصود ہو یا سنجاریب یا عمالقہ کا رئیس پھر اُنکی کیفیت میں حق تعالےٰ فرماتا ہو کہ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ سخت لڑائی والے دمیاطی رحمہ اللہ تعالےٰ نے اُسکے معنی یہ کہے ہیں کہ اُنکی آواز مہیب ہوگی رعد کی طرح اور اُنکی آنکھیں برق کے مثل ہونگی فَجَاسُوْا پھر گھس آئیں گے خِلٰلَ الدِّيَارِ تمھارے گھروں کے اندر لوٹ مار اور قید کرے جانے کو وَكَانَ اور ہو یہ حکم وَعْدًا مَّفْعُوْلًا وعدہ کیا ہوا یعنی ضروری ہوگا اور ایسا ہی ہوا ثُمَّ رَدَدْنَا پھر پھیر دی ہم نے لَكُمُ الْكَرَّةَ تمھارے واسطے دولت تاکہ غلبہ کرو عَلَيْهِمْ اُنپر جنھوں نے تمھیں لوٹا مارا اور مغلوب و مقہور کردا تھیں وَاَمْدَدْنٰكُمْ اور مدد دیں ہم تمھیں بِاَمْوَالٍ مالوں سے ہر قسم کے وَّبَنِيْنَ اور بیٹوں کی کثرت سے وَجَعَلْنٰكُمْ اور

ف۱ اگر شکر کروگے تم تو ضرور زیادہ کرونگا میں تمھارے واسطے ۱۲ ف۲ یعنی حق تعالےٰ نے بندوں کو اپنی طرف جو منسوب کیا اس سے یہ مراد ہو کہ ہم نے انھیں پیدا کیا ہو یہ مقصود نہیں کہ وہ ہمارے خاص بندے ہیں ۱۲

کردیں ہم تھیں اَکْثَرَ زیادہ سے زیادہ نَفِيْرًا۝ گنتی کی روسے یعنی قتل ہونے سے پہلے تم لوگ جسقدر تھے اس سے زیادہ ہم تھیں کردیں تاکہ مجتمع ہوکر دشمنوں سے مقابلہ کرسکو اِنْ اَحْسَنْتُمْ اگر بھلائی کروگے اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ تو بھلائی کی ہوگی تم نے اپنی جانوں کے ساتھ اسواسطے کہ اُس بھلائی کا ثواب تم ہی کو تو پہونچے گا وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا اور اگر برائی کروگے تو اُسکا وبال تمھاری ہی جانوں کے واسطے ہوگا تفسیر مدارک میں ہو کہ حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ہرگز کسی کے ساتھ بھلائی نہیں کی اور بُرائی بھی کسی کے ساتھ نہیں کی یہ فرماکر یہ آیہ کریمہ پڑھی یعنی جو کوئی جو کچھ کرتا ہو وہ اپنے ہی ساتھ کرتا ہو بیت

در جہاں گر نیک دگر بد کردہ ام ہرچہ کردم جملہ با خود کردہ ام

فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئیگا وَعْدُ الْاٰخِرَةِ وعدہ عذاب کا دوسری بار یعنی دوسرا فساد ہوگا اور دونوں فسادوں کے درمیان میں دوسو بیس برس کا وقفہ تھا حق تعالےٰ فرماتا ہو کہ جب دوسری سختی کرنے کا وعدہ آپہونچے گا تو بھیجیں گے ہم ایک گروہ تمھارے پاس تو طرطوس رومی اور اُسکی قوم کو اُٹھا کھڑا کرینگے لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ تاکہ اُس قوم کے لوگ بُرے کردیں تمھارے منھ یعنی تمھارے چہروں پر رنج اور غم کے آثار ظاہر کردیں حفص کی قرأت کے موافق یہ ترجمہ ہوا اور بکر نے لِيَسُوْٓءَ واحد کا صیغہ پڑھا ہو یعنی تاکہ اس قوم کا بھیجنا تمھارے چہرے بگاڑ دے وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ اور تاکہ داخل ہوں بیت المقدس میں كَمَا دَخَلُوْهُ جس طرح داخل ہوگئے تھے اسمیں اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار یعنی جسطرح پہلی بار بخت نصر کا لشکر اُس میں داخل ہوا تھا اور مسجد کو خراب کردیا تھا اسی طرح طرطوس کا لشکر بھی داخل ہو وَّلِيُتَبِّرُوْا اور تاکہ ہلاک کریں اور نیست و نابود کردیں مَا عَلَوْا اُس چیز کو جس پر غالب ہوں تَتْبِيْرًا۝ پورا ہلاک کرنا اس قصہ میں بڑا اختلاف ہے اور جس مفسر کو جو روایت پہونچی اُسکی تفسیر میں اُس نے لکھدی مختار القصص وغیرہ کتابیں جنمیں انبیا علیہم السّلام کے حالات لکھے ہیں انمیں معتبر اور صحیح قول لکھا ہو کہ ولایت شام میں بنی اسرائیل کی سلطنت جب صدیقہ نام ایک مرد ضعیف کو پہونچی اور وہ سلما کی اولاد میں سے تھا تو اطراف وجوانب کے بادشاہ ولایت ایلیا کی طمع کرکے ادھر متوجہ ہوے پہلے سنجاریب موصل کا بادشاہ آیا اُس کے پیچھے سلما آذربائجان کا بادشاہ آیا اور دونوں نے بیت المقدس کو تلاش کرکے باہم لڑائی شروع کی اور بڑی لڑائی ہوئی نظم۔

سپہداراں سپہ درہم فگندند صلاے مرگ در عالم فگندند

زپیکاں عالمے رنزالہ بگرفت زخون روے زمیں رالالہ بگرفت

آخر ہیبت الٰہی ظاہر ہوئی اور دونوں لشکر ایک دوسرے سے بھاگ گئے اور اُنکی غنیمتیں بنی اسرائیل کے ہاتھ لگیں اور دوبارہ روم اور صقالیہ اور اندلس کے بادشاہ لشکر جرار لیکر بیت المقدس پر جمع ہوے اور چونکہ سلطنت میں شرکت نہیں ہوتی یہ بادشاہ بھی باہم جنگ وجدال کرنے رہے بیت

درافتادند ہمچوں شیر غرّاں بگرز و نیزہ و شمشیر برّاں

بنی اسرائیل نے دعا مانگنا شروع کی کہ یا اللہ یہ ظالم آپس میں لڑیں اور ہم صحیح وسلامت رہ کر انکا مال لوٹیں خدا نے اُنکی دعا قبول کی وہ بادشاہ بھی آپسمیں شکست کھاکر بھاگ گئے بیت

نہ جاے قرار و نہ جاے ستیز نہادند ناکام رو در گریز

اُنکا مال بھی بنی اسرائیل کے ہاتھ لگا چونکہ پانچ لشکروں کا مال بطور غنیمت اُنکے قبضہ وتصرف میں آیا لہذا اُنکے سروں میں تکبر سمایا اور بے صبر اور گناہ کرنا شروع کیا توریت کے احکام بالاے طاق رکھے اور اسا پیغمبر علیہ السّلام نے ہرچند نصیحت کی اور توریت کے احکام سُنائے اور

تھا کہ یہ جو تم کرتے ہو پہلا فساد ہو اپنے تئیں خدا کے غضب میں نہ بتلا کرو گر اُن نئے مالداروں نے کچھ نہ سنا بس حق تعالے نے بخت نصر مجوسی بادشاہ کو اُن پر
مسلط کر دیا اس نے انپر چڑھائی کی اور لڑکر بڑی شکست دی اور مسجد کو خراب کیا توریت کو جلا دیا بنی اسرائیل میں ستر ہزار آدمیوں کو گرفتار کر لایا
اور اُنکو لونڈی غلام بنایا اور یہ انپر پہلی سختی اور عقوبت تھی اور بخت نصر کی کیفیت یہ ہو کہ وہ سنجاریب بادشاہ کا منشی تھا جب بادشاہ مرنے لگا تو یہ
وصیت کی کہ میرے بعد بخت نصر بادشاہ ہو اُس کی وصیت کے موافق بخت نصر کو سلطنت ملی اُس خرابی اور عقوبت کے بعد گورش ہمدانی جس کے
گھر میں بنی اسرائیل کی ایک عورت تھی اُس نے اُس خرابی کا حال سنا بہت سامال اور تیس ہزار معمار اور مزدور اپنے ساتھ لاکر تیس برس تک
ولایت ایلیا بنوا تا رہا یہانتک کہ مثل سابق آبادی ہو گئی اور دوبارہ بنی اسرائیل خوش وقت اور مرفہ حال ہوے اور اُنکے مال اور اولاد میں کثرت
ہوئی پھر اُنکے دماغوں میں سودائے مخالفت سمایا یحییٰ علیہ السّلام کو قتل کر ڈالا اور عیسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا دوسری سختی اور عقوبت پہنچی
طرطوس رومی انپر غالب ہو گیا اور دوبارہ مسجد کو خراب کیا اور بنی اسرائیل کا مال اور اسباب لوٹ لیا اور حق تعالے نے توریت میں ان دونوں
عقوبتوں کے وعدے کے بعد بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ عَسٰى رَبُّكُمْ شاید تمھارا رب دوسری سختی کے بعد اگر توبہ کرو تو اَنْ يَّرْحَمَكُمْ
رحم کرے تم پر اور پھر تمھیں نعمت دے وَاِنْ عُدْتُّمْ اور اگر پھر وگے دوبارہ نافرمانی کی طرف تو عُدْنَا م پھر ینگے ہم تیسری بار سختی کرنے
کی طرف وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ اور کر دیا ہو ہم نے دوزخ کو لِلْكٰفِرِيْنَ کافروں کے واسطے حَصِيْرًا ۝ قیدخانہ کہ وہاں
روک رکھے جاویں گے اور نکلنے پر قادر نہونگے اور بنی اسرائیل نے تیسری بار حضرت سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی
قتل اور جلاوطنی اور جزیہ میں مبتلا کر کے حق تعالے نے اُنپر عقوبت اور تعذیب کی اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ بیشک یہ قرآن يَهْدِيْ
ہدایت کرتا ہو لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وہ راہ جو سیدھی ہو اور سب راہوں سے مضبوط ہو یعنی اوامر اور نواہی کی راہ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور خوشخبری دیتا ہو قرآن ایمان والوں کو الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ ان لوگوں کو جو کرتے ہیں نیک کام اَنَّ لَهُمْ
اس بات کی کہ اُنکے واسطے ہو اَجْرًا كَبِيْرًا ۝ اجر بڑا یعنی بہشت وَّاَنَّ الَّذِيْنَ اور مومنوں کو اس بات کی بھی خوشخبری دیتا ہو
کہ جو لوگ لَا يُؤْمِنُوْنَ نہیں لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا اَعْتَدْنَا لَهُمْ تیار کیا ہو ہم نے اُنکے واسطے عَذَابًا اَلِيْمًا ۝
عذاب دکھ دینے والا یعنی دوزخ کی آگ تو مسلمانوں کے واسطے دو بشارتیں ہیں اپنا ثواب اور اپنے دشمنوں کا عذاب وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ
اور دعا کرتا ہو آدمی اور خدا کو پکارتا ہو غضب کے وقت بِالشَّرِّ ساتھ برائی کے اپنی جان اور اپنے اہل و عیال اور مال پر دُعَآءَهٗ
بِالْخَيْرِ جیسے بھلائی کے واسطے اُسے پکارنا اس سے نضر بن حارث مراد ہو کہ دعا کر کے خدا سے عذاب مانگتا تھا اور کہتا تھا کہ اَمْطِرْ عَلَيْنَا
حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اور ہو آدمی عَجُوْلًا ۝ جلدی کرنے والا دعا میں بے انجام سوچے ہوے یا ایک حال سے دوسرا حال
بدل جانے میں جلدی کرتا ہو نہ خوشی کا تحمل رکھتا ہو نہ رنج کا نہ گرمی میں اُسے صبر ہو نہ جاڑے میں وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور کر دیا ہم نے رات
اور دن کو اٰيَتَيْنِ دو نشانیاں کہ ایک کے بعد ایک آکر حکیم مطلق جل جلالہ کی قدرت کاملہ پر دلالت کرتی ہیں فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ
پھر مٹا دی ہم نے ایک نشانی کہ رات ہو یعنی اُسکی تاریکی مٹا دی آفتاب نکال کر وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ اور کر دی ہم نے ایک نشانی کہ
دن ہو مُبْصِرَةً روشن کہ اُسمیں سب چیزیں دکھائی دیتی ہیں لِتَبْتَغُوْا تاکہ ڈھونڈو اُسکی روشنی میں فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ
زیادتی معاش میں اپنے رب سے اور بعضوں نے کہا ہو کہ دن کی نشانی آفتاب ہو اور رات کی نشانی ماہتاب اور رات کی نشانی مٹ جانا
بدر کامل ہونے کے بعد چاند کی روشنی کا گھٹ جانا ہو یہانتک کہ وہ چھپ جائے تفسیر لباب میں ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے

وقف لازم

ع

روایت ہو کہ سابق میں چاند سورج روشنی میں یکسان تھے اور اسی سبب سے دن رات میں امتیاز نہ تھی حق تعالےٰ نے جبرئیل علیہ السّلام کو بھیجا اُنھوں نے اپنے پر چاند پر ملے اُسکا نور محو ہو گیا اور سورج جیسا تھا ویسا ہی رہا تو اس روایت کے موافق اس آیت کی تفسیر یہ ہوئی کہ چاند کی روشنی ہم نے مٹا دی اور سورج کو روشن رکھا تاکہ تم لوگ دن کو اپنی روزی کمانے جاؤ وَلِتَعْلَمُوْا اور تاکہ جانو چاند سورج کی گردش مختلف ہونے کے سبب سے عَدَدَ السِّنِيْنَ گنتی برسوں کی وَالْحِسَابَ ؕ اور حساب وقتوں کا اور موسم کاموں کا وَكُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز کو جسکے تم محتاج ہو دینی کام ہوں یا دنیوی فَصَّلْنٰهُ بیان کر دیا ہو ہم نے قرآن میں یعنی ظاہر کر دیا ہو ہم نے تَفْصِيْلًا مفصل بیان کرنا وَكُلَّ اِنْسَانٍ اور ہر آدمی کو خواہ مومن ہو خواہ کافر اَلْزَمْنٰهُ لگا دیا ہو ہم نے اُس کو طٰٓئِرَهٗ عمل اُسکا یعنی روز ازل میں اُسکے کردار کا جو اندازہ مقرر کیا وہ ہم نے لٹکا دیا فِيْ عُنُقِهٖ ؕ اُسکی گردن میں کہ وہ کام کیے بغیر اُسے چارہ ہی نہیں اور وہ تقدیر کا لکھا اُسکی گردن کا طوق ہو اور زاد المسیر میں لکھا ہو کہ جو لڑکا پیدا ہوتا ہو اُسکی تقدیر کا لکھا اُسکی گردن میں لٹکایا جاتا ہو اور اسمیں لکھا ہوا ہو کہ وہ لڑکا شقی ہو یا سعید اور بعضے اس بات پر ہیں کہ عرب کے لوگ سابق میں جانور اُڑا کر فال لیتے تھے اگر جانور داہنی جانب اُڑا تو سعادت اور برکت کی علامت جانتے تھے اور اگر بائیں طرف اڑا تو شامت اور شقاوت کی نشانی سمجھتے تھے تو اُنکی عادت قدیم کے موافق حق تعالےٰ نے یہاں طائر کو استعارہ کیا ہو اس چیز کے ساتھ جو خیر اور شر کا سبب ہو اور عین المعانی میں لکھا ہو کہ طائر وہ کتاب ہو جو قیامت کے دن اُڑتی ہوئی بندے کے ہاتھ میں آئے گی اور فِيْ عُنُقِهٖ کے یہ معنی ہیں کہ اُسکا عمل اُسکی گردن پر ہو وَنُخْرِجُ لَهٗ اور نکالیں گے ہم ہر آدمی کے واسطے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن كِتٰبًا ایک لکھا کہ اسکا نامۂ اعمال ہو يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا دیکھے گا اس لکھے کو ہاتھ میں کھلا ہوا تبیان میں لکھا ہو کہ آدمی کو جب سکرات ہوتی ہو تو اسکا اعمالنامہ لپیٹ لیتے ہیں پھر جب قیامت کے دن اُٹھے گا تو نامۂ اعمال کھولکر اُسکے ہاتھ میں دینگے اور کہینگے کہ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ پڑھ اپنا اعمالنامہ جو لکھا ہوا ہو اور اس روز سب آدمی پڑھنے والے ہونگے اور ہر ایک سے خطاب کریگا کہ اعمالنامہ اپنا لکھا ہوا پڑھ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ کافی ہو تیری جان آج عَلَيْكَ حَسِيْبًا تجھ پر حساب لینے والی یعنی تو خود دیکھ تو نے کیا کیا ہو اور مستحق کیسی جزا کا ہو امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہو کہ حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا یعنی آج اپنے دفتر اعمال پر نظر کر کہ نیک بد کیا کیا اور جونکہ فرصت رکھتا ہو اپنے اعمال کے تدارک میں کوشش کر کہ کل قیامت کے دن تدارک اور تلافی کی مجال نہو گی آج عمل بے حساب ہو اور کل حساب بے عمل ہوگا کشف الاسرار میں لکھا ہو کہ ایک باپ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ آج جو کچھ لوگوں سے کہے اور اُن سے سنے اور جو کام شام تک تو کرے مجھ سے کہنا اور اپنے سب حرکات سکنات مجھ سے عرض کرنا اس بیٹے نے مغرب کی نماز بڑی کلفت کے ساتھ اس روز ادا کی اور اپنے قول فعل سب باپ سے بیان کیے باپ نے دوسرے دن بھی بیٹے کو وہی حکم کیا بیٹا بولا کہ قبلہ و کعبہ اور جو کچھ رنج و کلفت آپ کو منظور ہو مجھے گوارا ہو اس حکم سے معاف رکھیے کہ اسکی طاقت تو مجھے نہیں باپ بولا کہ بیٹا یہ کام لیکر میں نے تجھے نصیحت کی تاکہ تو ہوشیار رہے اور روز حساب سے غافل نہو جائے اپنے باپ کو ایک دن کا حساب دینے کی طاقت تجھے نہیں تمام عمر کا حساب حق تعالےٰ کو کیونکر دیگا نظم

تو نمیدانی حساب صبح و شام — پس حساب عمر چون گوئی تمام
زین عملہاے نہ بر نہج صواب — نیست جز شرمندگی وقت حساب

مَنِ اهْتَدٰى جو کوئی راہ پائے اور سیدھی راہ چلے فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ تو سوا اسکے نہیں کہ راہ پاتا ہو لِنَفْسِهٖ ۚ اپنی جان کے واسطے یعنی راہ پانے سے اُسکی نجات ہوگی وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ ہوا فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ تو سوا اسکے نہیں کہ گمراہ ہوتا ہو اپنی جان پر

یعنی اسی کی گمراہی اسی کو ہلاک کریگی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہ اُٹھائیگا کوئی اُٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى گناہ دوسرے کا ولید بغیرہ کافروں سے کہتا تھا کہ تم میری متابعت کرو میں تمھارے گناہوں کا بوجھ اُٹھاونگا تو حق تعالےٰ فرماتا ہو کہ ہر شخص اپنا ہی بوجھ اُٹھائیگا دوسرے کا نہیں وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ اور نہیں ہیں ہم عذاب کرنے والے کسی قوم کو حَتّٰى نَبْعَثَ جبتک کہ مبعوث کریں اور بھیجیں ہم رَسُوْلًا کوئی رسول کہ وہ اس قوم کو سیدھی راہ کی طرف بلائے اور اسے دلیل اور معجزہ دکھائے وَاِذَآ اَرَدْنَآ اور جب چاہتے ہیں ہم اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً کہ ہلاک کردیں ہم کسی شہر یا گاؤں کے لوگوں کو اَمَرْنَا بہت کردیتے ہیں مُتْرَفِيْهَا اُسکے دولتمندوں کو یا حکم کرتے ہیں ہم اس شہر کے جابروں اور سرکشوں کو اُس رسول کی فرمانبرداری کا جو انکی ہدایت کے واسطے مبعوث ہوا ہو فَفَسَقُوْا فِيْهَا پھر وہ باہر ہوجاتے ہیں رسول کے حکم سے اور تمرد کرتے ہیں فَحَقَّ پھر واجب ہوجاتا ہو عَلَيْهَا الْقَوْلُ اُس لبتی والوں پر عذاب کا کلمہ جو حکم ازلی میں پہلے ہوچکا ہو یعنی تمرد کرنے کے سبب سے وہ لوگ عذاب کے مستحق ہوجاتے ہیں فَدَمَّرْنٰهَا پھر جڑ سے اُکھاڑ دیتے ہیں ہم اُنھیں اور خراب کردیتے ہیں ہم اُنکے گھر تَدْمِيْرًا بڑی اُکھاڑ بگاڑ وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور کس کثرت سے ہلاک کردیے ہم نے مِنَ الْقُرُوْنِ قرنوں والے مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ بعد وفات نوح کے بعد جیسے قوم عاد و قوم ثمود اور اُنکے مثل ایک قرن ایک سو بیس برس کا ہوتا ہو یا چالیس برس کا یا اسّی برس کا یا اتنی مدت کو قرن کہتے ہیں جس مدت سے زیادہ اُس زمانہ کے لوگوں کی عمر نہوتی ہو وَكَفٰى بِرَبِّكَ اور کافی ہو تیرا رب بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ اپنے بندوں کے گناہ خَبِيْرًا جاننے والا کہ اُنکے چھپے گناہ جانتا ہو بَصِيْرًا دیکھنے والا کہ اُنکے کھلے گناہ دیکھتا ہو کہا ہو کہ منافق لوگ لڑائیوں میں مومنوں کے ساتھ نکلتے تھے اور اُنھیں مقصود مال غنیمت ہوتا تھا خلوص مجاہدت نہیں تو حقتعالےٰ نے فرمایا کہ مَنْ كَانَ جو کوئی ہو کہ پست ہمتی کے باعث سے يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ چاہے اس جہان جلد گذرجانے والے کو یعنی اسکی نعمتوں اور لذتوں کی خواہش کرے عَجَّلْنَا لَهٗ جلدی کردیتے ہیں ہم اُسے فِيْهَا دنیا میں مَا نَشَآءُ جو کچھ چاہتے ہیں ہم نعمتوں میں سے لِمَنْ نُّرِيْدُ جس کسی کے واسطے چاہتے ہیں ہم دنیا طلب کرنے والوں میں سے ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ پھر تیار کردیتے ہیں ہم اُسکے واسطے جہنم آخرت میں يَصْلٰهَا آئیگا وہ دوزخ میں مَذْمُوْمًا بدحال مَّدْحُوْرًا رانده ہوا رحمت الٰہی سے وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ اور جو کوئی چاہتا ہو آخرت یعنی بہشت وَسَعٰى لَهَا اور جلدی کرتا ہو اُسکے واسطے یعنی نیک کام کرکے طلب جنت میں کوشش کرتا ہو سَعْيَهَا جو کہ کوشش کرنے کا حق ہو وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ وہ مومن ہو اور اُسکے ایمان میں شرک کا شائبہ بھی نہو فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ جنہیں یہ تینوں شرطیں ذکر کی ہوئی پائی جاتی ہیں یعنی طلب آخرت اعمال نیک میں کوشش ثبوت ایمان تو كَانَ سَعْيُهُمْ ہے دوڑنا اُن کا مَّشْكُوْرًا مقبول اور پسندیدہ خدا کے نزدیک كُلًّا اِن دونوں گروہوں میں سے کہ ایک طالب دنیا ہو دوسرا طالب عقبیٰ نُّمِدُّ امداد کرتے ہیں ہم اور عطا دیتے ہیں هٰٓؤُلَآءِ اُس گروہ کو بقدر کفایت وَهٰٓؤُلَآءِ اور اس گروہ کو بمقدار رحمت یعنی کسی کو ہم محروم نہیں رکھتے بلکہ مدد کرتے ہیں ہم مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ بخشش سے تیرے رب کی وَمَا كَانَ اور نہیں ہو عَطَآءُ رَبِّكَ بخشش تیرے رب کی مَحْظُوْرًا روکی گئی اور باز رکھی گئی مومن اور کافر سے مومن کو تو دونوں جہان میں بخشش پہونچتی ہو اور کافر کو فقط دنیا میں اُنْظُرْ دیکھ نظر عبرت سے کہ حکمت کی راہ سے كَيْفَ فَضَّلْنَا کیسی زیادتی دی ہم نے بَعْضَهُمْ بعضے آدمیوں کو عَلٰى بَعْضٍ بعض پر روزی میں کو بعض کو روزی میں وسعت ہو اور بعض کو وسعت نہیں ہو یا فضیلت دی ہم نے ایک جماعت کو توفیق دیکر وہ طالب آخرت ہیں دوسری جماعت پر کہ وہ دنیا کے طالب ہیں وَلَلْاٰخِرَةُ اور البتہ آخرت اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ بہت بڑی ہو درجوں کی رو سے

وَاَكْبَرُ تَفْضِيلًا اور بہت بڑی ہو بزرگی دینے کی راہ سے یعنی آخرت میں بڑا تفاوت ہو اسواسطے کہ بہشت میں تفاوت درجوں کے سبب سے ہو اور ایک کمتر دوسرے برتر درجے میں زمین آسمان کا تفاوت اور مسافت ہو اور دوزخ میں درکات کے سبب سے تفاوت ہو اس میں بھی نیچے والے درکے سے اُسکے اوپر والے درکے تک اُسیقدر تفاوت اور مسافت ہو لَا تَجْعَلْ نہ مقرر کرلے او آدمی مَعَ اللّٰهِ خدا کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ خدا دوسرا کہ فَتَقْعُدَ بیٹھے تو دوزخ میں ہمیشہ مَذْمُومًا بُرے حال یعنی سب برائیوں کے ساتھ مَّخْذُولًا چھوڑا ہوا یعنی سب نیکیوں سے محروم وَقَضٰى رَبُّكَ اور حکم کردیا تیرے رب نے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مکلف لوگوں پر اَلَّا تَعْبُدُوْٓا یہ کہ نہ بندگی کرو اِلَّآ اِيَّاهُ مگر اُس کو جو خداوند برحق ہو اسواسطے کہ عبادت نہایت تعظیم ہو تو نہ چاہیے مگر اُسی کو جو نہایت عظمت پر ہو وَبِالْوَالِدَيْنِ اور یہ حکم کردیا کہ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اِحْسَانًا ط بھلائی کرنا حق تعالے نے اپنی عبادت کو ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے سے ملاکر بیان فرمایا اس واسطے کہ ماں باپ اولاد کی پیدائش اور تربیت کے واسطے بہت قریب ہیں اِمَّا يَبْلُغَنَّ اگر پہونچے عِنْدَكَ الْكِبَرَ تیرے پاس بڑھاپے کو اَحَدُهُمَآ ایک اُن دونوں میں سے اَوْ كِلٰهُمَا یا وہ دونوں یعنی اس قدر جیتے رہیں کہ بوڑھے ہو جائیں اور تجھ سے خدمت لینے کے محتاج ہو جائیں فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ تو نہ کہہ اُنھیں اُف اور اُف زجر کا کلمہ ہو جب کوئی کسی چیز سے تنگ آتا ہو یا اُسپر بار ہوتا ہو یا کوئی ناپاکی میں آلودہ ہوتا ہو تو یہ کلمہ کہتا ہو حق تعالے نے فرمایا کہ یہ کلمہ ماں باپ کو نہ کہو یعنی اُن سے تنگ نہ آؤ اور اُنکی صحبت کو بار نہ جانو وَلَا تَنْهَرْهُمَا اور نہ ڈانٹ اُنھیں اور اُنکی بات کا سخت جواب نہ دے وَقُلْ لَّهُمَا اور کہہ اُن دونوں سے قَوْلًا كَرِيْمًا بات اچھی ادب اور تعظیم کے ساتھ یعنی ماں باپ کو نام لیکر نہ پکار اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ ماں باپ کے ساتھ اس طرح بات کہو جیسے گنہگار اور خطاوار لونڈی غلام اپنے غضبناک اور تند خو آقا کے سامنے بات کرتے ہیں وَاخْفِضْ لَهُمَا اور بچھالے اُنکے واسطے جَنَاحَ الذُّلِّ بازو ذلت اور فروتنی کے یعنی اُنکے ساتھ تکبر نہ کر اور اپنی بڑائی نہ جتا بلکہ نرمی اور مہربانی سے پیش آ مِنَ الرَّحْمَةِ فرط رحمت سے اُنپر اسواسطے کہ ابھی کل تو انکا محتاج تھا اپنی تربیت میں اور اب وہ تیرے محتاج ہیں اپنی خدمت اور تقویت میں وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا اور کہہ کہ اے میرے رب رحم کر ان دونوں پر كَمَا رَبَّيٰنِيْ جس طرح پرورش کیا اُنھوں نے مجھے صَغِيْرًا اُس حال میں جب میں چھوٹا تھا اور اولاد کی دعاے رحمت جو والدین کے حق میں ہوتی ہو اُسکی حقیقت یہ ہو کہ اگر وہ مومن ہیں تو اُنھیں جنت میں پہونچا اور اگر کافر ہیں تو اُنھیں اسلام اور ایمان ہدایت فرما اور اللہ جل شانہ کی خوشی ماں باپ کی رضامندی کے ساتھ بندھی ہو مَنْ رَضِيَ عَنْهُ وَالِدَاهُ فَاَنَا عَنْهُ رَاضٍ[1] حدیث قدسی ہو تو اُنکے اگلے حقوق بھول کر اُنھیں ایذا نہ دینا چاہیے مثنوی

آنکہ تنت پارۂ از جانِ اوست | قطرۂ از چشمۂ حیوان اوست
آب از دو دیدہ نہالِ برت | شیر از دو خوردہ لبانِ ترت
زو چو بشریت قوت بود | خونش خوراتی چہ مروت بود

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ تمھارا رب خوب جانتا ہو بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ط اُس بات کو جو تمھارے جیون میں ہو ماں باپ کے ساتھ بھلائی یا برائی کرنا اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ اگر ہوگے تم صالح یعنی ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے والے فَاِنَّهٗ كَانَ تو بیشک خدا ہو لِلْاَوَّابِيْنَ واسطے توبہ کرنے والوں کے جو ماں باپ کے ساتھ توبہ کرنے سے بُرائی کرتے ہیں یا خدا کی درگاہ میں رجوع کرتے ہیں غَفُوْرًا بخشنے والا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى اور دے قرابت والوں کو حَقَّهٗ جو انکا حق ہو خرچ اور اچھی طرح نباہ کرنا اُنکے ساتھ اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالے نے ع ۲/۱۲

[1] جس سے راضی ہوں اُسکے ماں باپ تو میں بھی اُس سے راضی ہوں ۱۲

فرمایا ہی کہ قرابت والوں کا حق یہ ہی کہ اگر وہ فقیر اور محتاج ہوں تو اُنکو خرچ دو اور بعضوں نے کہا ہی کہ ذوی القربےٰ سے حضرت رسول اکرم صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار مراد ہیں اور اُنکا حق خمس عطا کرنا ہو اُنھیں اُس چیز میں سے جو حق تعالےٰ نے اُنکے واسطے مقرر کی ہو امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر
میں ہو کہ امام علی بن حسین علیہما السلام نے شام کے لوگوں میں سے ایک مرد سے یہ بات پوچھی کہ تو قرآن پڑھتا ہو وہ بولا کہ ہاں امام نے کہا کہ سورۂ بنی اسرائیل
میں کیا تونے یہ آیت نہیں پڑھی کہ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ اُس مرد نے جواب دیا کہ ہاں پڑھی تو ہی کیا آپ وہ قرابت والے ہیں جنکا حق دینے کا خدا نے
حکم دیا ہی امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ ہاں وہ قرابت والے ہم ہی ہیں وَالْمِسْكِيْنَ اور دے فقیر کو وَابْنَ السَّبِيْلِ اور راہ
چلنے کو حق اُنکا زکوٰۃ میں سے وَلَا تُبَذِّرْ اور فضول خرچی نہ کر یعنی جن مقاموں پر مال نہ خرچ کرنا چاہیے وہاں اپنا مال پراگندہ نہ کر تَبْذِيْرًا ○
پراگندہ کرنا امام مجاہد رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا ہو کہ کار خیر میں اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کریں تو ہرگز وہ اسراف نہیں اور اگر جو برابر باطل
اور خلاف شرع صرف کریں تو وہ اسراف ہو اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ بیشک اسراف کرنے والے كَانُوْٓا ہیں اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ بھائی
شیطانوں کے یعنی شرارت اور مال تلف کرنے میں شیطانوں کے مثل ہیں عرب کی عادت ہو کہ جب کسی قوم کی عادت پر کسی اور شخص کو پاتے ہیں تو کہتے ہیں
کہ یہ شخص اُس قوم کا بھائی ہو لکھا ہو کہ مکہ معظمہ کے کفار لوگوں کے دکھانے سنانے کے واسطے اپنا مال خرچ کیا کرتے تھے اور ایک مہمان کے واسطے
کئی اونٹ ذبح کر ڈالتے تھے حق تعالےٰ اُنکی مذمت کرتا ہو کہ مال ضایع کرتے ہیں وہ کافر شیطانوں کے مثل ہیں وَكَانَ الشَّيْطٰنُ اور ہو
شیطان لِرَبِّهٖ اپنے رب کے واسطے كَفُوْرًا ○ منکر یعنی اُسکی نعمت کی ناشکری کرنے والا تو چاہیے کہ اس بات میں کوئی آدمی شیطان کی متابعت
نہ کرے حدیث میں ہو کہ بلال اور صہیب اور خباب اور فقیر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک گروہ نے ایک وقت حضرت رحمۃٌ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ
اجمعین سے کوئی چیز مانگی کہ موجود نہ تھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرم کے مارے اُن صحابہ کی طرف سے روے مبارک پھیر لیا تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ اور اگر منہ پھیرے تو محتاج صحابہؓ سے ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ واسطے انتظار روزی کے مِّنْ رَّبِّكَ
تَرْجُوْهَا اپنے رب کے پاس سے اُمید رکھتا ہو تو اُنکی فَقُلْ لَّهُمْ تو کہہ اُن سے قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ○ بات نرم اور اچھی یا دعا کر و اُنکے
واسطے کہ فقر فاقہ کا بوجھ اُنپر آسان ہو جائے یا وعدہ کر تو اُن سے بھلائی کرنے کا اور یہ آیت نازل ہونے کے بعد جب وہ محتاج صحابہؓ آپ سے کچھ
مانگتے اور حاضر نہوتا تو آپ فرماتے کہ اللہ ہمیں تمھیں دونوں کو روزی دے لکھا ہو کہ ایک مسلمان عورت نے ایک یہودی عورت سے یہ دعوے کیا کہ
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ کلیم اللہ سے زیادہ سخی ہیں اور حضرت موسیٰؑ کی سخاوت یہ تھی کہ جو چیز اُنکے پاس حاصل ہوتی اور کوئی سوال
کرتا تو وہ چیز اُسے دیدیتے سوال رد نہ کرتے یا نرم اور شیریں جواب دیکر سائل کو راضی کر دیتے غرضکہ یہ بات آزمانے کے واسطے اُس نے اپنی لڑکی
کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا وہ لڑکی آئی اور یہ بات زبان پر لائی کہ یا رسول اللہ میری ماں وہ پیراہن مانگتی ہو آپ نے فرمایا
کہ اچھا جب ہوگا تو دینگے تو پھر آنا تھوڑی دیر کے بعد وہ لڑکی پھر آئی اور بولی کہ یا رسول اللہ میری ماں آپسے ایک پیراہن مانگتی ہے جو آپ کے جسم پر ہو پس حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرۂ شریف میں تشریف لے گئے اور جسم مبارک پر سے پیراہن اُتار دیا اور خود برہنہ بیٹھ رہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی
صحابہؓ نماز کو جمع ہوئے اور آپ کا انتظار کرنے لگے اور حال یہ تھا کہ بے پیراہن آپ نماز کو باہر آ سکتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَجْعَلْ
يَدَكَ اور نہ کرلے اپنے ہاتھ کو مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ بندھا ہوا اپنی گردن میں جبتک کشادہ رکھنے پر قادر ہو ہاتھ گردن
میں باندھ لینا کنایہ ہو بخل اور امساک سے وَلَا تَبْسُطْهَا اور نہ کشادہ کر دے اپنا ہاتھ كُلَّ الْبَسْطِ بالکل کشادہ کر دینا ہاتھ
کشادہ کرنا عبارت ہو بخشش سے اور بالکل ہاتھ کشادہ کر دینا اشارہ ہو اسراف کی طرف یعنی اسراف نہ کر فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا

کر بیٹھے تو ملامت کیا ہوا مَّحْسُوْرًا ۝ درماندہ اور محتاج حقتعالی سخاوت کی صفت میں اعتدال کا حکم فرماتا ہی اُسکے دونوں طرفوں سے کہ ایک
خست دوسری فضول خرچی ہی منع فرماتا ہی مجمع البحرین میں ابو موسے کا قطعہ اس آیت کے معنی میں لکھا ہی اور وہ یہ ہی قطعہ

مبند از سر امساک دست در گردن | کہ خصلتے ست نکوہیدہ پیش اہل نُہا
مکن بجانب اسراف نیز چندان میل | کہ ہر چہ ہست بیکدم کنی ز دست رہا
چو درمیانۂ این ہر دو راہ چند انے | تفاوت ست کہ از آفتاب تا بہ سُہا
پس احتیاط وسط راست در جمیع اُمور | بداں دلیل کہ خیر الامور اوسطہا

اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جسکے واسطے کہ چاہتا ہی وَيَقْدِرُ ط اور تنگ کرتا ہی جسکے
واسطے کہ چاہتا ہی یہ روزی کی کشادگی اور تنگی محض حکمت کی رو سے ہی کسی کو مجال نہیں کہ اعتراض کر سکے اِنَّهٗ كَانَ بیشک وہ ہی بِعِبَادِهٖ
اپنے بندوں کی مصلحتیں خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۝ جانتا دیکھتا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اور نہ قتل کرو اَوْلَادَكُمْ اپنی اولاد کو خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ
افلاس کے ڈر سے نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ ہم روزی دیتے ہیں اُنھیں وَاِيَّاكُمْ ط اور تمھیں بھی تو اُنکی روزی کا غم تم نہ کرو مصرع
کہ ہر کس کہ او جاں دہد ناں دہد ۞ اِنَّ قَتْلَهُمْ بیشک قتل کرنا اُنھیں كَانَ ہی خِطْاً كَبِيْرًا ۝ خطا بڑی اِس واسطے کہ اِسمیں
نسل قطع ہوتی ہی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اور نہ نزدیک ہو زنا کے اور اُسکے گرد نہ پھرو اِنَّهٗ بیشک زنا كَانَ فَاحِشَةً ط
ہی بُرا کام وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ اور بُری راہ تفسیر زاہدی میں لکھا ہی کہ آتش پرستوں کی راہ ہے وَلَا تَقْتُلُوا اور نہ مار ڈالو النَّفْسَ
الَّتِیْ وہ جان کہ حَرَّمَ اللّٰهُ حرام کیا ہی اللہ نے جسے مار ڈالنا اور وہ ایمان والے اور ذمی اور عہد والے ہیں انھیں نہ قتل کرنا چاہیے
اِلَّا بِالْحَقِّ ط مگر راستی کے حکم سے یعنی اگر اُنپر قصاص لازم آئے یا جو کوئی اُنمیں سے مُرتد ہو جائے یا محصن ہو کر زنا کرے تو قتل کرو وَمَنْ قُتِلَ
اور جو کوئی قتل کیا جائے مَظْلُوْمًا مظلوم یعنی قتل کا مستحق نہو اور قتل کر ڈالا جائے فَقَدْ جَعَلْنَا تو بیشک ہم نے دیا ہی لِوَلِيِّهٖ اُسکے
وارث کو جو اُسکے قتل کے بعد اُسکے اُمور کا متولی ہو سُلْطٰنًا تسلط اور قوت کہ قاتل سے قصاص یا دیت لے فَلَا يُسْرِفْ پھر چاہیے کہ
ولی اسراف نہ کرے فِّی الْقَتْلِ ط اُسکے قتل میں جس پر قصاص لازم ہوا یعنی قتل کرنے کے بعد اُسے مُثلہ نہ کرے یعنی اُسکے ہاتھ پانوں ناک کان نہ کاٹے
یا غیر قاتل کو نہ قتل کرے اس واسطے کہ جاہلیت کے زمانے میں جب کوئی قتل ہو جاتا تو مقتول کا وارث قاتل کو نہ قتل کرتا بلکہ قاتل کے قبیلہ میں جو شخص سردار
ہوتا اُسے قتل کرنے کا ارادہ کرتا حقتعالے نے اُس سے منع فرمایا تو چاہیے مقتول کا ولی قاتل کے سوا اور کسی کو نہ قتل کرے اِنَّهٗ بیشک ولی
كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ ہی مدد دیا گیا قصاص میں اُمرا اور حکام کی مدد سے وَلَا تَقْرَبُوْا اور نہ قریب ہو مَالَ الْيَتِيْمِ مال یتیم کے
اور اسمیں تصرف نہ کرو اِلَّا بِالَّتِیْ مگر اُس طریقے سے جو شرعًا اور عرفًا ہِیَ اَحْسَنُ وہ بہتر ہو یعنی اس کے مال میں ایسا معاملہ کرو کہ اصل اسکے
واسطے باقی رہے اور نفع اسکے روٹی کپڑے کے کام آئے اور ہمت اپنے دسے لازم رکھو حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ص یہاں تک کہ پہونچے یتیم کمال قوت کو
یعنی بالغ ہو جائے اور بزرگی کے آثار اُسمیں ظاہر ہو جائیں وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ج اور پورا کرو وہ عہد جو خدا نے تمھارے ساتھ باندھا ہی احکام
شرعی سے یا وہ عہد جو تم لوگ آپس میں کرتے ہو اِنَّ الْعَهْدَ بیشک عہد کرنے والا كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ ہی سوال کیا گیا یعنی اُس سے
سوال کیا جائے گا کہ تو نے اپنا عہد پورا کیا یا توڑ ڈالا سلمی رحمۃ اللہ تعالےٰ نے لکھا ہی کہ خدا کے بہت سے عہد ہیں آدمی کے ہاتھ پانوں سے تو ادب
لازم رکھنے کا عہد ہی اور اس کی جان سے فرائض ادا کرنے کا اور اُسکے دل سے خوف اور ڈر کا اور اُسکی روح سے یہ عہد ہی کہ مقام قرب سے دور نہو

ع٤

اور اُسکے سر سے یہ کہ ماسوی اللہ کا مشاہدہ نہ کرے اور ہر عہد کی بابت آدمی سے سوال کیا جائیگا **مصرع** باکسے از عہدۂ ایں عہد چوں آمد بردل ؎
وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اور پوری کرو ناپ **اِذَا كِلْتُمْ** جب ناپو اوروں کے واسطے **وَزِنُوْا** اور تولو **بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ** ط
سیدھی ترازو واور پورے بٹوں سے **ذٰلِكَ** یہ پوری ناپ تول **خَيْرٌ** بہتر ہو تمھارے واسطے خیانت سے **وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا** اور بہت
خوب ہو عاقبت کی رو سے **وَلَا تَقْفُ** اور نہ پیروی کر **مَا لَيْسَ لَكَ** اس چیز کی کہ نہیں ہو تجھے **بِهٖ عِلْمٌ** ط اس چیز کا علم یعنی تقلید
اور گمان پر کسی چیز کا پیچھا نہ کر جب تک تجھے معلوم نہو یہ نہ کہہ کہ میں جانتا ہوں اور جب تک تو نے دیکھا نہو یہ نہ کہہ کہ میں نے اُس چیز کو دیکھا ہو اور جبتک
تو نے کوئی بات سُنی نہ ہو یہ نہ کہہ کہ میں نے سنی ہو امام محمد بن حنفیہ علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہو کہ جھوٹی گواہی نہ دے **اِنَّ السَّمْعَ**
بیشک کان **وَالْبَصَرَ** اور آنکھ **وَالْفُؤَادَ** اور دل **كُلُّ اُولٰٓئِكَ** ہر ایک اُن میں سے **كَانَ عَنْهُ** ہوگا اپنی ذات سے **مَسْئُوْلًا**
سوال کیا گیا یعنی اُن سے پوچھیں گے کہ تم جسکے کان اور آنکھ دل ہو اُس نے کیا معاملہ کیا تھا یا کان سے سوال ہوگا کہ تو نے کیا سُنا اور کیوں سُنا اور
آنکھ سے پوچھیں گے کہ تو نے کیا دیکھا اور کیوں دیکھا اور دل سے پوچھا جائیگا کہ تو نے کیا جانا اور کیوں جانا **وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ** اور نہ چل
زمین پر **مَرَحًا** ج متکبروں کی چال یعنی نہ چل اکڑتا ہوا جس طرح متکبر ٹہلتے ہیں **اِنَّكَ** تحقیق کہ تو **لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ** نہ پھاڑ سکے گا تو زمین اُسپر
پاؤں کھینچکر **وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ** اور نہ پہونچے گا تو پہاڑوں کو **طُوْلًا** ۝ لمبا قد ہونے کی وجہ سے یعنی جو ایسا عاجز ہو کہ نہ زمین پھاڑ سکے اور نہ پہاڑوں
کی برابری کر سکے اُسے تکبر اور بڑائی کیوں کرنا چاہیئے **بیت**

زخاک آفریدت خداوند پاک　　پس اے بندہ افتادگی کن چو خاک

كُلُّ ذٰلِكَ یہ سب جو مذکور ہوا یعنی آیۂ وَلَا تَجْعَلْ سے یہانتک جو امر و نہی بیان ہوئے وہ گیارہ امر اور چودہ نہی ہیں اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ
نے کہا ہو کہ یہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں میں لکھا تھا **كَانَ سَيِّئُهٗ** ہو بُرائی اُسکی یعنی جسکی ممانعت ہوئی **عِنْدَ رَبِّكَ**
تیرے رب کے نزدیک **مَكْرُوْهًا** ۝ ناپسند **ذٰلِكَ** یہ جو احکام مذکور ہوئے **مِمَّآ اَوْحٰٓى** اُس چیز میں سے ہیں جو وحی کی ہو **اِلَيْكَ**
رَبُّكَ تیری طرف تیرے رب نے **مِنَ الْحِكْمَةِ** ط اس علم کی رو سے جو اپنی ذات میں حق ہو اور جس کا جاننا عمل کرنے کے واسطے بہتر ہو
وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اور نہ ٹھہرائے خدا کے ساتھ **اِلٰهًا اٰخَرَ** دوسرا خدا اس حکم کو مکرر بیان فرمانا اس بات پر آگاہ کرنے کیواسطے
ہو کہ توحید سب احکام کی اصل ہو اسی واسطے ان احکام کی ابتدا میں پہلے شرک سے منع فرمایا اور آخر میں بھی شرک کرنے کی ممانعت کی پہلے تو شرک
کا وہ بُرا نتیجہ بیان فرمایا جو دنیا میں ہوتا ہو کہ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا اور اب یہاں آخر میں اُس عذاب کو ذکر فرمایا ہو جو شرک کے سبب سے مشرکوں
پر عقبےٰ میں ہوگا کہ **فَتُلْقٰى** اگر شرک کریگا تو ڈال دیا جائیگا **فِيْ جَهَنَّمَ** دوزخ میں **مَلُوْمًا** ملامت کیا ہوا کہ ایمان والے آدمی اور ملائکہ تجھے
ملامت کرتے ہونگے **مَّدْحُوْرًا** ۝ راندہ ہوا اور دور کیا ہوا رحمت الٰہی سے اور شرک سے منع فرما کر حق تعالےٰ ان لوگوں پر عتاب کرتا ہو جو
کہتے تھے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور فرماتا ہو کہ **اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ** کیا پھر برگزیدہ کر لیا تم کو تمھارے رب نے **بِالْبَنِيْنَ**
بیٹوں کے ساتھ **وَاتَّخَذَ** اور مقرر کر لیں اپنے واسطے **مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا** ج فرشتوں میں سے بیٹیاں یہ بات اُسکے خلاف ہو جو تمھاری
عادت ہو کہ بیٹیوں سے شرم رکھتے ہو اور بیٹوں پر ناز کرتے ہو **اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ** بیشک تم کہتے ہو **قَوْلًا عَظِيْمًا** ع بڑی بات کہ بیٹیوں کو خدا
کی طرف منسوب کرتے ہو اور اپنی ذات کو اُس پر فضیلت دیتے ہو کہ بیٹے جو تمھیں مرغوب ہیں انھیں اپنے واسطے اور بیٹیاں جو تمھارے
نزدیک مکروہ اور معیوب ہیں خدا کی طرف منسوب کرتے ہو **وَلَقَدْ صَرَّفْنَا** اور بیشک پھیرا ہم نے اور مکرر کہدیا ہم نے اپنا

یعنی [illegible] ۱۲

ع ۴

منزہ اور مُبّرا ہونا اولاد سے فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن میں کئی جگہ لِیَذَّكَّرُوْا ط تاکہ دریافت کریں اور نصیحت مانیں وَمَا يَزِيْدُهُمْ اور نہیں زیادہ کرتا ہو اُنکو یہ بات مکرر بیان کرنا اِلَّا نُفُوْرًا ۝ مگر نفرت کو اور حق سے دوری کو قُلْ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ اگر ہوتے خدائے برحق کے ساتھ اور خدا كَمَا يَقُوْلُوْنَ جیساکہ کافر کہتے ہیں اور کہنے تقولون پڑھا ہو یعنی جیسا تم کہتے ہو اے مشرکو تو اِذًا لَّابْتَغَوْا اسوقت وہ خدا کو طلب کرتے اِلٰى ذِي الْعَرْشِ خداوند عرش یا مالک ملک کی طرف سَبِيْلًا ۝ کوئی راہ کہ اُسے دفع کرنے میں مشغول ہوتے جس طرح اور بادشاہ کرتے ہیں یعنی حق تعالےٰ اور خداؤں کے عیب اور مذمت میں آیتیں نازل فرماتا ہو اور خدا اگر ہوتے تو چاہیے تھا کہ خدائے برحق سے جھگڑا کرتے اور اپنی ذاتوں سے عیب اور عجز کی نفی کرتے سُبْحٰنَهٗ پاک ہو خدا وَتَعٰلٰى اور برتر ہو عَمَّا يَقُوْلُوْنَ اس بات سے جو وہ کہتے ہیں عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ بڑی برتری تیسیر میں منقول ہو کہ خبّاب بن ارت کی اولاد میں سے ایک نے روایت کی ہو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں عصے نے اس طرح خدا کی تسبیح کی کہ تمام قوم نے سنی اور تعجب کی راہ سے یہ بات کہی کہ یا رسول اللہ یہ خشک لکڑی کیونکر تسبیح کرتی ہو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ تُسَبِّحُ لَهُ تسبیح کرتے ہیں خدا کے واسطے السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ ساتوں آسمان اور زمین وَمَنْ فِيْهِنَّ ط اور جو کچھ انمیں ہو ملائکہ جن انسان وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اور نہیں ہو کوئی مخلوقات میں سے اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ مگر تسبیح کرتی ہو خدا کی ایسی تسبیح کہ ملی ہوئی ہو اسکی حمد کے ساتھ یعنی ہر چیز نقصان کی باتوں سے خدا کی پاکی بیان کرتی ہو اور کمال کی صفتوں کے ساتھ خدا کی تعریف کرتی ہو امام قشیری رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا ہو کہ آسمان اور زمین میں زندے زبان قال سے تسبیح کرتے ہیں اور باقی زبانِ حال سے یعنی اپنے ممکن اور حادث ہونے کے سبب سے صانع واجب قدیم پر دلالت کرتے ہیں اور لوازم امکان اور توابع حدوث سے یہ خدا کی تنزیہ ہو تو سب چیزیں خدا کی تسبیح کرتی رہتی ہیں وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ اور مگر تم اے مشرکو نہیں سمجھتے ہو تَسْبِيْحَهُمْ ط اُنکی تسبیح اس واسطے کہ تمھارے واسطے ایسی نظر صحیح اور عقل صاف نہیں ہو جس سے اُنکی تسبیح سمجھ سکو اِنَّهٗ كَانَ بیشک ہو خدا حَلِيْمًا بردبار کہ تمھاری غفلت کی جزا دینے کو عذاب میں جلدی نہیں کرتا غَفُوْرًا ۝ بخشنے والا اُسے جو خدا کے کلام کا ایمان لائے حقائق سلمی میں ابو عثمان مغربی قدس سرہٗ سے منقول ہو کہ سب مخلوقات مختلف زبانوں میں خدا کی تسبیح کرتے ہیں مگر جن علمائے ربانی کے کان کھلے ہوئے ہیں اُنکے سوا اور کوئی اُن مخلوقات کی مختلف تسبیحیں نہیں سمجھتا کسی نے کیا خوب کہا ہو نظم

بذکرش ہرچہ بینی در خروش ست　　دلے داند دریں معنی کہ گوش ست
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانے ست　　کہ ہر خارے بتسبیحش زبانے ست

اور فتوحات میں مذکور ہو کہ اگر اس تسبیح سے مراد یہ ہو کہ سب چیزیں زبان حال سے تسبیح کرتی ہیں تو لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ کے لانے سے کچھ فائدہ نہوگا اور دوسرے سفر کے بارھویں باب میں فرمایا ہو کہ میں نے اپنے کان سے سنا کہ ایک پتھر زبان قال سے خدائے متعال کا ذکر کرتا تھا اور اُس نے مجھ سے خطاب کیا جیسے عارف لوگ باہم خطاب کرتے ہیں اور ایسی باتیں کیں کہ ہر ایک آدمی اُسے نہیں سمجھتا اور بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ موجودات میں سے ہر ہر ذرے کی ایک زبان ملکوتی ہو کہ خدا کی حمد اور تسبیح میں گویا ہو اور اُسی زبان سے حضرت محمد مصطفےٰ علیہ اکمل الصلوٰۃ و افضل الثنا کے دست مبارک میں سنگریزوں نے تسبیح کی اور اعضا کی گواہی کہ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ اُسکی طرف اشارہ ہو اُسی زبان سے ہوگی اور اُس باب میں پوری گفتگو جواہر التفسیر میں مطالعہ ہو سکتی ہو لکھا ہو کہ ابوجہل اور اُس کے ساتھیوں نے یہ قصد کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن شریف پڑھنے کے وقت ایذا دیں حق تعالےٰ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کافروں کی آنکھوں سے پوشیدہ کر دیا اور یہ آیت بھیجی کہ

وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ اور جب پڑھتا ہو تو قرآن جَعَلْنَا بَیْنَكَ کر دیتے ہیں ہم درمیان تیرے وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اور درمیان اُن لوگوں کے جو ایمان نہیں لاتے آخرت کا حِجَابًا مَّسْتُوْرًا پردہ چھپا ہوا جس سے تاکہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ تمھیں نہ دیکھیں اور نہ تکلیف پہونچائیں بعضے مفسرین نے کہا ہو کہ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ نے سورۂ تبت نازل ہونے کے بعد ایک پتھر اُٹھایا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈھتی ہوئی چلی اور چاہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ پتھر مارے لوگوں نے بتایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں ہیں وہاں وہ کافرہ آئی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں بیٹھے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اُس کافرہ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمھارے دوست نے میری ہجو کی ہو میں آئی ہوں کہ اس سے بدلہ لوں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ تو شاعر نہیں ہیں کہ کسی کی ہجو کہیں وہ بولی کہ پھر فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ کیا ہو اور وہ کیا جانے کہ میری گردن میں کیا ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ اس گھر میں تمھارے سوا اور کسی کو بھی دیکھتی ہو اُم جمیل اُس کافرہ کا نام تھا حضرت صدیق نے پوچھا کہ او ام جمیل اس گھر میں میرے سوا اور کسی کو تو دیکھتی ہو وہ بولی تم مجھ سے ہنسی کرتے ہو خداے کعبہ کی قسم کہ تیرے سوا اور کسی کو میں نہیں دیکھتی پھر وہ پھر گئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ ہمارے حبیب ہم تمھیں قرآن پڑھتے وقت کافروں کی نظر سے پوشیدہ کر لیتے ہیں وَجَعَلْنَا اور کر دیتے ہیں ہم یعنی ڈال دیتے ہیں ہم عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اُنکے دلوں پر اَكِنَّةً پوششیں اَنْ یَّفْقَهُوْهُ تاکہ نہ سمجھیں قرآن کو اور وہ پوشش اُنکے دل اور قرآن سمجھنے میں حائل ہو جائے وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ اور رکھدیتے ہیں ہم اُنکے کانوں میں وَقْرًا بوجھ تاکہ قرآن نہ سنیں اور چونکہ لفظ اور معنی دونوں حیثیت سے معجزہ ہو تو اُس کے منکروں کے واسطے حق تعالے نے اس چیز کا اثبات فرمایا جو لفظ کے ادراک اور معنی کے فہم سے اُنکو مانع ہو وَاِذَا ذَكَرْتَ اور جب یاد کرتا ہو تو رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ اپنے رب کو قرآن میں وَحْدَهٗ اکیلے اور یکتا کو تو وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ پھرتے ہیں کافر اپنی پیٹھوں پر نُفُوْرًا بھاگتے ہوئے توحید سننے سے اس واسطے کہ اُنکو داعیہ ہو کہ اپنے خداے برحق کے ساتھ اُنکے باطل خداؤں کو بھی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم یاد کرو نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہیں بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اُس بات کو جس واسطے یہ کافر قرآن سنتے ہیں کہ وہ سخریہ پن اور بیہودگی ہو مراد یہ ہو کہ قرآن کو کافر اسواسطے سنتے ہیں کہ اس میں طعن اور مسخراپن کریں اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ جب کان لگاتے ہیں وہ تیری طرف وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓی اور جب وہ بھید کہتے ہیں یعنی جب باہم کہتے ہیں کہ اُسکا کلام تو سحر اور شعر ہو عین المعانی میں لکھا ہو کہ نضر بن حارث نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ محمد کیا کہتے ہیں ابوسفیان بولا کہ میں اُنکی بعضی باتیں سچ جانتا ہوں ابوجہل نے کہا کہ وہ تو مجنون آدمی ہو ابولہب کہنے لگا کہ کاہن ہو خویطب بولا کہ شاعر ہو تو اس جماعت سراپا حماقت کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ یاد کرو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ظالموں یعنی مشرکوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ متابعت نہیں کرتے ہو تم اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا مگر مرد سحر کیے ہوئے کی یعنی لوگوں نے اسپر سحر کر دیا ہو اور اُس کی عقل زائل ہو گئی ہو یا مسحور یہاں ساحر کے معنی پر جیسے ماتی یعنی لایا گیا آتی یعنی آنے والے کے معنی میں ہو اُنْظُرْ كَیْفَ دیکھ کہ کیونکر ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ دیں اُنھوں نے تیرے واسطے مثلیں اور مجنون ساحر کاہن شاعر کے ساتھ تمثیل دی اور توصیف کی فَضَلُّوْا پھر گمراہ ہو گئے وہ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا پھر نہیں پا سکتے راہ صواب یا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر طعن کرتے ہیں ایسی راہ وہ نہیں پا سکتے کہ طعن معقول اور موجہ ہو بلکہ اپنے کام میں وہ خود کھوئے گئے ہیں اور حیران ہو رہے ہیں اور تمھارے باب میں مختلف باتیں کہتے ہیں کبھی تم کو شاعر کہتے ہیں اور شعر کمال عقل کے ساتھ آدمی کہہ سکتا ہو اور کبھی تم کو مجنون کہتے ہیں اور یہ زوال عقل ہو وَقَالُوْٓا اور بولے کافر جو بعث و نشر کے

منکر ہیں وَاِذَا کُنَّا کیا جب ہو جائینگے ہم مرنے کے بعد بہت دن اور زمانہ گذرنے پر عِظَامًا ہڈیاں وَّرُفَاتًا اور خاک میں گلے سڑے تو ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کیا اُٹھائے گئے ہونگے ہم خَلْقًا جَدِیْدًا ۝ نئے پیدا ہو کر تعجب کرتے تھے کہ خشک خاک تر و تازہ مخلوق کیونکر بنجائے گی قُلْ کُوْنُوْا کہدو تم اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ ہو جاؤ تم یہ حکم تمثیلی ہے یعنی فی المثل اگر اپنے دل سے تم ہو جاؤ حِجَارَۃً پتھر اَوْ حَدِیْدًا ۝ یا لوہا اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَکْبُرُ یا پیدا اس چیز سے جو بڑی ہو اور بزرگی رکھتی ہو فِیْ صُدُوْرِکُمْ تمہارے سینوں میں یعنی دلوں میں جیسے آسمان اور پہاڑ اور جو چیز زندہ ہونے سے بہت دور ہو تو بھی بیشک خدائے تعالےٰ تم کو مار ڈالے اور زندہ کردے فَسَیَقُوْلُوْنَ پھر قریب ہو کہ کہیں مَنْ یُّعِیْدُنَا کون ہو کہ پھر لائے ہم کو یعنی زندہ کردے مرنے کے بعد قُلِ الَّذِیْ فَطَرَکُمْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ وہی جس نے پیدا کیا تمھیں اَوَّلَ مَرَّۃٍ پہلی بار کہ تم خاک تھے جو کوئی پہلے خاک کو جان دے سکتا ہو آخر میں بھی زندہ کر سکتا ہو فَسَیُنْغِضُوْنَ پھر قریب ہو کہ ہلائیں اِلَیْکَ رُءُوْسَهُمْ تیری طرف اپنے سر یعنی جیسے کوئی شخص تعجب سے اپنا سر ہلاتا ہی اسی طرح یہ کافر انکار سے اپنے سر ہلائیں وَیَقُوْلُوْنَ اور کہیں کہ مَتٰی هُوَ کب ہوگا یہ بعث و حشر قُلْ کہہ کہ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ شاید ہو قَرِیْبًا ۝ قریب سو اسطے جو کچھ آنیوالا ہو اُسے قریب کہہ سکتے ہیں اور تمہارا پھر زندہ ہونا واقع ہوگا یَوْمَ یَدْعُوْکُمْ اس دن کہ پکاریگا تمھیں خدا محاسبہ کے واسطے یا اسرافیل پکاریگا نفخۂ اخیرہ میں جو قبروں سے اُٹھ کھڑے ہونے کے واسطے ہوگا فَتَسْتَجِیْبُوْنَ پھر جواب دوگے تم خدا کو یا اسرافیلؑ کو بِحَمْدِهٖ حقتعالےٰ کی حمد کے ساتھ حدیث میں ہو کہ مخلوقات قبروں سے نکلکر خاک اپنے سروں سے جھاڑتی ہوگی اور کہتی ہوگی سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اور تفسیر بصائر میں حمد کو امر کے معنی پر لکھا ہی جیساکہ آیہ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ یعنی نماز پڑھ اپنے رب کے حکم سے تو اس آیت کے معنی اس طرح ہونگے کہ خدا تم کو پکاریگا اور اُسکے حکم سے اُسے جواب دوگے وَتَظُنُّوْنَ اور گمان کروگے ہول قیامت سے کہ اپنی قبروں میں اِنْ لَّبِثْتُمْ دیر نہیں کی اِلَّا قَلِیْلًا ۝ مگر تھوڑی یا جب آخرت کو دیکھ لوگے تو اُسکی بہ نسبت زندگی دنیا کو بہت تھوڑا جانوگے تو عقلمند کو چاہیے کہ آج زندگی دنیا کو زندگی عقبےٰ کے مقابلہ میں بہت تھوڑا جانے اور اس تھوڑی سی فنا ہو جانے والی کو اُس بہت اور باقی رہنے والی کے کام میں صرف کرے تاکہ اُس دن حسرت اور ندامت کے عذاب میں نہ رہے نظم

بدنیا توانی کہ عقبےٰ خری ‏ ‏ ‏ بخر جان من ورنہ حسرت بری

کسے گوئے دولت ز دنیا برو ‏ ‏ ‏ کہ با خود نصیبے بہ عقبےٰ برد

لکھا ہو کہ مکہ معظمہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایذا دینے میں ہاتھ اور زبان سے کچھ کمی نہ کرتے تھے مسلمانوں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں یہ حال عرض کرکے جدال و قتال کی اجازت چاہی حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالےٰ نے ان مشرکوں کے حق میں برائی کرنے کا حکم نہیں فرمایا ہی تو آیت نازل ہوئی کہ وَقُلْ لِّعِبَادِیْ اور کہہ میرے بندوں یعنی مومنوں کو کہ کافروں سے یَقُوْلُوا الَّتِیْ کہیں وہ بات کہ هِیَ اَحْسَنُ وہ بہتر ہو یعنی اُنکے ظلم کے مقابلہ میں سختی نہ کریں بلکہ دعا کریں یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ تبیان میں لکھا ہو کہ ایک کافر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالی دی حضرت فاروق نے اُسکے عوض سختی کرنا چاہی تو حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور معاف کردینے کا حکم فرمایا اور بعضے کہتے ہیں کہ کلمۂ احسن شہادتین ہی یا امر معروف اور نہی منکر ہی اور محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ کلمۂ احسن یعنی بہتر یہ ہی کہ مسلمان جس کسی کو یاد کریں نیکی ہی کے ساتھ یاد کریں اور اگر کوئی سختی کرے اُسکے مقابلہ میں اس سے نرمی کے ساتھ بات کریں کہ اِنَّ الشَّیْطٰنَ بیشک شیطان یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ دشمنی ڈالتا ہی آدمیوں میں تو ممکن ہی کہ سختی کے مقابلہ میں سختی جھگڑے اور عداوت کا سبب ہو جائے اور وہ صورت بڑھ کر نوبت بہ فساد پہونچائے

اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ بیشک شیطان ہے لِلْاِنْسَانِ آدمی کے واسطے عَدُوًّا مُّبِیْنًا دشمن ظاہر کہ ہرگز اسکی بھلائی نہیں ڈھونڈھتا اور اسکی خرابی ہی کی کوشش کرتا ہے رَبُّکُمْ رب تمہارا اَعْلَمُ بِکُمْ ط خوب جانتا ہے تمہارا حال ایک قول کے موافق مومن لوگ مخاطب ہیں اسواسطے انکو کہتا ہے اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْکُمْ اگر چاہے خدا تو رحم کرے تمکو اور کافروں کی سختی سے نجات دے اَوْ اِنْ یَّشَاْ اگر چاہے تو یُعَذِّبْکُمْ ط عذاب کرے تم کو تم پر کافروں کو مسلط کرکے اور بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ رحم کرے خدا ہدایت کرکے یا توبہ کی توفیق دیکر اور عذاب کرے گمراہ کرکے گناہ پر قائم رکھکر اور ایک قول کے موافق یہ خطاب کافروں سے ہے حقتعالےٰ انھیں فرماتا ہے کہ اگر چاہے بخشش کرے تمپر اور عذاب دنیا کو ٹال دے اور اگر چاہے تو دنیا میں بھی عذاب کرے تو مشیت عذاب دنیا سے متعلق ہے اور عذاب اخروی کے باب میں حکم مطلق ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اور نہیں بھیجا ہے ہم نے تم کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَیْھِمْ کافروں پر وَکِیْلًا نگہبان کہ انکو کفر سے نگاہ رکھو یا ضامن کہ انکے ایمان کے ضامن ہوا ور اگر مومنوں سے خطاب ہے تو آیت کے یہ معنی ہونگے کہ نہیں بھیجا ہے ہم نے تمھیں اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کا کفیل کہ انکے اعمال کے ضامن رہو یعنی مومنوں کے افعال کا مواخذہ تمسے نہوگا وَرَبُّکَ اَعْلَمُ اور تیرا رب خوب جانتا ہے بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اُسے جو آسمان اور زمین میں ہے یعنی انکا حال جانتا ہے اور انکی مصلحت نہیں چھوڑتا اور تفسیر انوار میں فرمایا ہے کہ کفار قریش تعجب کرتے تھے کہ ابو طالب کا یتیم پیغمبر کیوں ہوا اور چند ننگے بھوکوں نے اسکی متابعت کیوں کی تو حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم اہل آسمان اور زمین کا حال خوب جانتے ہیں جسے چاہیں نبوت کے واسطے برگزیدہ کریں وَلَقَدْ فَضَّلْنَا اور تحقیق کہ فضیلت دی ہم نے بَعْضَ النَّبِیّٖنَ بعضے پیغمبروں کو عَلٰی بَعْضٍ بعض پر نفسانی فضائل کی رو سے اور جسمانی رذائل سے پرہیز کرنے کے لحاظ سے مال اور تابعوں کی کثرت کے لحاظ سے نہیں چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلت اور موسیٰ علیہ السلام کو مکالمت اور حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج اور رویت اور شفاعت کے ساتھ فضیلت دی وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ اور دی ہم نے داؤد کو زَبُوْرًا ج کتاب زبور تو حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور کے سبب سے شرف ہے بادشاہی کے سبب سے نہیں اور زبور ڈیڑھ سو سورتیں ہیں کہ انمیں حلال حرام حدود فرائض کے احکام نہیں ہیں بلکہ سب خدا کی ثنا اور نصیحت اور حضرت سلطان الانبیا کی صفت اور امت محمدی کی فضیلت تھی اور زبور کا ذکر کرنا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت پر آگاہ کرتا ہے اسواسطے کہ اسمیں لکھا تھا کہ وہ خاتم الانبیا ہیں اور انکی امت خیر الامم ہے اور آیۂ وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ میں اسی طرف اشارہ ہے نظم

اے وصف تو در کتاب موسےٰ — وے نعت تو در زبور داؤد
مقصود توئی ز آفرینش — باقی بطفیل تست موجود

لکھا ہے کہ قریش قحط اور گرانی میں مبتلا ہوے اور حق تعالےٰ نے انھیں الزام دینے کو یہ آیت بھیجی قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں سے کہ پکارو جنکو گمان کرتے تھے کہ خدا ہیں مِّنْ دُوْنِہٖ سوا خدا کے کہ بلاتم پر سے ٹالیں فَلَا یَمْلِکُوْنَ تو یہ وہ نہیں قدرت رکھتے کَشْفَ الضُّرِّ سختی اٹھادینے کی یعنی قحط اٹھادینے کی یعنی قحط دفع کرنے کی عَنْکُمْ تم سے وَلَا تَحْوِیْلًا اور نہیں قدرت رکھتے اُسے بدل دینے کی یا تمھارے قبیلے میں سے دوسرے قبیلوں میں لے جانے کی لکھا ہے کہ بنو ملیح فرشتوں کو اور بنو خزاعہ جن کو پوجتے تھے جن خود ایمان لائے اور وہ اپنے کفر پر رہے یہ آیت نازل ہوئی اُولٰٓئِکَ وہ گروہ ملائک اور جن کا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ وہ پکارتے ہیں کافر انھیں اور پوجتے ہیں یَبْتَغُوْنَ وہ ڈھونڈھتے ہیں اِلٰی رَبِّھِمُ الْوَسِیْلَۃَ اپنے رب کی طرف وسیلہ یعنی اسکی درگاہ میں تقرب کرتے ہیں طاعت اور عبادت کرکے اَیُّھُمْ اَقْرَبُ جو کوئی انمیں سے بہت قریب ہیں منزلت میں یعنی جن اور ملائکہ میں جو مقرب درگاہ الٰہی ہیں وہ وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں حقتعالیٰ کی طرف تو غیر مقرب بطریق اولے

(۵) ربع

اُس درگاہ کی طرف متوجہ ہونگے خلاصہ یہ ہو کہ تمھارے معبود باطل معبود برحق جل جلالہ کے محتاج ہیں وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهٗ اور اُمیدوار ہیں اُسکی رحمت کے وَيَخَافُونَ عَذَابَهٗ ط اور ڈرتے ہیں اُسکے عذاب سے اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ بیشک عذاب تیرے رب کا كَانَ ہو مَحْذُورًا ۝ خوف کیا گیا یعنی خدا کے عذاب سے خوف ہی کرنا چاہیے اور جب یہ بات معلوم ہوئی کہ اُنکے معبود بھی اور بندوں کی طرح امید اور خوف میں ہیں تو اُن کی پرستش کیونکر کرسکتے ہیں وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور نہیں ہو کوئی گانوں اور شہر اِلَّا نَحْنُ مگر ہم مُهْلِكُوْهَا ہلاک کرنے والے ہیں اُس کے لوگوں کو موت اور فنا کے سبب سے قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت کے قبل اَوْ مُعَذِّبُوْهَا یا عذاب کرنے والے ہیں اُنھیں قحط اور قتل وغیرہ کے سبب سے عَذَابًا شَدِيْدًا ط عذاب سخت یعنی اگر وہ مومن اور صالح ہیں تو موت کی تکلیف ہو اور اگر کافر اور فاسق ہیں تو عذاب ہو كَانَ ذٰلِكَ ہو یہ حکم فِي الْكِتٰبِ لوح محفوظ میں مَسْطُوْرًا ۝ لکھا ہو کہ کفار قریش نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو معجزے طلب کیے انیں سے ایک معجزہ یہ تھا کہ اُحد پہاڑ کو سونا کردیں اور مکہ کے پہاڑ ہٹ جائیں کہ زمین کھُل جائے کھیتی کے قابل اور نہریں جاری کردیں تاکہ باغ بنالیں حق تعالےٰ نے یہ معجزے ان کافروں کو نہ دکھائے اور فرمایا کہ وَمَا مَنَعَنَآ اور باز نہیں رکھتا ہیں اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اس سے کہ بھیجدیں ہم معجزات قریش کے مانگے ہوئے اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ مگر یہ کہ تکذیب کی بِهَا الْاَوَّلُوْنَ اپنے مانگے ہوئے معجزوں کی اگلوں نے یعنی اگلی اُمتوں نے معجزے مانگے ہم نے پیغمبروں کے ہاتھ پر ظاہر کردیے اُن مانگنے والوں نے تکذیب کی ہم نے اُنکو ہلاک کردیا تو یہ امت جو معجزے مانگتی ہو اگر ہم ظاہر کردیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ ایمان نہ لائینگے تو عذاب ہلاکت اُنپر بھیجنا چاہیے اور ہم ازل میں حکم کرچکے ہیں کہ انھیں ہلاک نہ کرینگے اسواسطے کہ انکی نسل سے ہم مومن پیدا کرینگے وَاٰتَيْنَا اور دیا ہم نے ثَمُوْدَ النَّاقَةَ قوم ثمود کو ناقہ اُن کی طلب کے موافق مُبْصِرَةً ظاہر یعنی اگلی امتوں کو اُن کی تکذیب کے سبب سے جو ہلاک ہوئی انیں سے ایک یہ ہو کہ قوم ثمود نے صالح علیہ السّلام سے معجزہ طلب کیا اور حق تعالےٰ نے اُنکے واسطے پتھر میں سے اونٹنی نکالی فَظَلَمُوْا پھر کافر ہوگئے بِهَا ط اُس اونٹنی کے ساتھ اور اُسکی کوچیں کاٹ ڈالیں اور تمام قوم ہلاک ہوگئی وَمَا نُرْسِلُ اور نہیں بھیجتے ہیں ہم بِالْاٰيٰتِ مانگے ہوے معجزے اِلَّا تَخْوِيْفًا مگر ڈرانے کو اور عذاب استیصال سے جدا کرنے کو پھر اگر وہ معجزہ ظاہر ہونے کے بعد کفر پر مضبوط رہیں تو نیست ونابود ہوجائیں وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ہم نے تجھ سے اور وعدہ کرلیا کہ رنج نہ کر اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب یعنی اُسکا عذاب اَحَاطَ بِالنَّاسِ ط گھیرے گا لوگوں کو یعنی قریش لوگوں کو ہلاک کردے گا ماضی کے صیغہ سے تعبیر کرنا تحقیق وقوع کی جہت سے ہو وَمَا جَعَلْنَا اور نہیں کیا ہم نے الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اُس خواب کو جو تجھے دکھایا اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ مگر فتنہ آدمیوں کے واسطے یعنی لوگوں کی آزمایش کا سبب اس سے وہ خواب مراد ہو جو جنگ حدیبیہ کے سال میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تھا کہ عمرہ کرکے خانۂ کعبہ کا طواف کیا اور صفا مروہ پر دوڑکر سر کے بال اُتروائے یہ خواب سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کعبہ شریف کی طرف رُخ کیا اس سال عمرہ نہ میسر آیا اور منافقوں نے طعن کرنا شروع کی کہ یہ خواب تو سچ نہوا حال آنکہ حکم الٰہی یہ تھا کہ خواب کی تعبیر آئندہ سال ظاہر ہوگی اور علما کو اس قول میں تردد ہو اس جہت سے کہ یہ سورت مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی اور یہ قصہ مدینۂ منورہ کا ہو مگر ہاں یہ کہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خواب مکۂ معظمہ میں دیکھا ہو اور مدینۂ منورہ میں بیان کیا ہو اور بعضے مفسروں نے کہا ہو کہ جو خواب آدمیوں کے فتنہ کا سبب ہوا وہ یہ تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ بنی امیہ کے لوگ آپ کے منبر پر دوڑے اور وہاں بندروں کی طرح کودتے ہیں اور فتنہ یہ تھا جو بنی امیہ کی حکومت کے زمانے میں واقع ہوا اور بعضے مفسر رویا کو رویت یعنی دیکھنے کے معنی پر لیتے ہیں یعنی یارسول اللہ ہم نے شب معراج میں جو کچھ تمھیں دکھایا اور تم نے

دکھایا وہ خلق میں فتنہ پڑنے کا سبب ہوا اسواسطے کہ آپ نے جب معراج کی خبر لوگوں کو سنائی تو بعضے کچے مسلمان مرتد ہوگئے اور منافقوں نے طعن کرنا شروع کی اور کفار کا انکار زیادہ ہوا اور مومنوں نے تصدیق کی وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ اور نہیں بیان کیا ہم نے درخت لعنت کیے ہوئے کو فِي الْقُرْآنِ ط قرآن میں مگر لوگوں کے فتنہ کے واسطے لکھا ہو کہ مشرکوں نے جب درخت زقوم کا ذکر سنا کہ دوزخ میں اُگا ہو تو متعجب ہوئے جیسا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ط ابوجہل بولا کہ محمد کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ پتھر جلا دیتی ہو اور پھر کہتے ہیں کہ اُسمیں درخت اُگتا ہو یہ بڑے تعجب کی بات ہو اور تعجب اُن سے ہو کہ سبز درخت سے آگ لیتے تھے جیسا حق تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا اور انھوں نے کچھ فکر نہ کی کہ جو کوئی درخت میں آگ ودیعت رکھدے اُس سے کیا تعجب کہ آگ میں درخت اُگائے یا جو قادر مطلق آگ میں سمندر کے پر و بال کو جلنے سے بچاتا ہو اور شترمرغ کے پوٹوں کو آگ کی چنگاریاں کھاتے وقت جلنے سے بچاتا ہو وہ دوزخ میں درخت اُگانے پر بھی قادر ہو اور زقوم کو حق تعالےٰ نے شجرۂ ملعونہ یعنی لعنت کیا ہوا درخت فرمایا اس واسطے کہ اُسکے کھانے والے کافر ہیں اور کافر ملعون ہیں یا یہ کہ ملعون مکروہ کے معنی میں ہو جیسے طعام ملعون اُس کھانے کو کہتے ہیں جس سے ضرر پہونچے اور جو مکروہ معلوم ہو اور بعضے مفسروں نے ابوجہل یا حکم بن عاص کے شجرہ کو تاویل کیا ہو اور یہ حکم بن عاص مروان کا باپ ہو اور ابن البحر نے کہا کہ یہ شجرہ یہود ہیں وَنُخَوِّفُهُمْ ل اور ڈراتے ہیں ہم کافروں کو انواع و اقسام کی ڈراونی چیزوں سے جیسے دوزخ کی آگ اور زقوم وغیرہ فَمَا يَزِيدُهُمْ تو نہیں زیادہ کرتا ہو وہ ڈرانا انھیں إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ع مگر بڑی سرکشی کو یعنی اُنکا تکبر اور سرکشی حد سے زیادہ ہوگئی اور چونکہ یہ اُنکا تکبر ابلیس کے وسوسہ کی جہت سے ہو تو اس آیت کے بعد ابلیس کے تکبر سے حق تعالےٰ نے خبر دی کہ وَإِذْ قُلْنَا اور یاد کر واے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ہم نے لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو لِآدَمَ آدم کو تعظیم کی جہت سے فَسَجَدُوا پھر سجدہ کیا اُن سب نے إِلَّا إِبْلِيسَ ط مگر ابلیس نے سجدہ نہیں کیا اور جب حق تعالےٰ نے پوچھا کہ تو نے سجدہ کیوں نہ کیا تو قَالَ أَأَسْجُدُ کہا ابلیس نے کہ کیا میں سجدہ کروں یعنی نہ کرونگا لِمَنْ خَلَقْتَ اس شخص کو جسے پیدا کیا تو نے طِينًا ۝ مٹی سے پھر حق تعالےٰ نے اُسپر لعنت کی اور اپنی درگاہ قرب سے اُسے نکالدیا قَالَ کہا ابلیس نے دوبارہ أَرَأَيْتَكَ کہ خبر دے مجھے کہ هَٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ اس شخص کو بزرگ کیا اور فضیلت دی تو نے مجھ پر تو نے اُسے کیوں فضیلت دی حالانکہ وہ خاک سے ہو اور میں آگ سے لَئِنْ أَخَّرْتَنِ اگر آخر تک رکھے تو مجھے اور میری موت میں تاخیر کرے إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ روز قیامت تک تو لَأَحْتَنِكَنَّ ضرور جڑ سے اُکھاڑ دوں ذُرِّيَّتَهُ اُسکی اولاد کو اغوا کرکے اور ایسا کروں کہ تیرے عذاب سے نیست و نابود ہو جائیں إِلَّا قَلِيلًا ۝ مگر تھوڑے کہ اُنھیں تیری عصمت اور حمایت کے سبب سے گمراہ نہ کرسکونگا قَالَ اذْهَبْ کہا حق تعالےٰ نے اُسے کہ جا یہ حکم اہانت اور دور کرنے کا ہو یعنی حقتعالےٰ نے ابلیس کو اپنی درگاہ قرب سے نکالدیا اور فرمایا کہ اپنے کام سے لگ فَمَنْ تَبِعَكَ پھر جو کوئی تیری متابعت اور فرمانبرداری کریگا مِنْهُمْ اور اولاد آدم میں سے فَإِنَّ جَهَنَّمَ تو بیشک دوزخ جَزَاؤُكُمْ تم لوگوں کی جزا ہو یعنی تیری بھی جزا ہو اور اُن آدمیوں کی بھی مخاطب کو غائب پر غالب کیا یعنی تجھے اور تیرے سب تابعوں کو جزا دینگے ہم جَزَاءً مَوْفُورًا ۝ جزا تمام یعنی عذاب سے علی الدوام وَاسْتَفْزِزْ اور بہکا اور ڈگا مَنِ اسْتَطَعْتَ جسے ڈگا سکے تو مِنْهُمْ انمیں سے بِصَوْتِكَ اپنی آواز سے یعنی خرابی کی طرف پکار اور بعضوں نے کہا کہ شیطان کی آواز گانا اور مزامیر ہو امام زاہدی رحمۃ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہو کہ جو آواز منہ سے نکلے اور رضائے الٰہی اُس میں نہو وہ آواز شیطان کی ہو وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ اور کھینچ لا انپر بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ اپنے سوار اور پیادے یعنی جو شیاطین وسوسہ دلانے اور اغوا کرنے میں تیرے مددگار ہیں اُن سب کو انپر مسلط کرنے کے واسطے جمع کر وَشَارِكْهُمْ اور شرکت کر اُن کی

ع ۶ — ط اور کردی تمھارے واسطے ہرے درخت سے آگ ۱۲

فِی الْاَمْوَالِ مالوں میں تاکہ مال حرام جمع کریں یا سود پر دیں یا گناہ میں خرچ کریں وَالْاَوْلَادِ اور اولاد میں بھی شریک ہو تاکر زنا سے پیدا کریں
یا عبد العزیٰ اور عبد الشمس اور مثل اسکے نام رکھیں وَعِدْھُمْ ط اور وعدہ کر اُن سے باطل وعدے جیسے بتوں کی شفاعت یا توبہ میں تاخیر یا بعث
و حشر بہشت دوزخ کا انکار وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ اور وعدہ نہیں کرتا شیطان اُن سے اِلَّا غُرُوْرًا ○ مگر فریب کا یعنی خطا کو صواب کی
صورت میں دکھاتا ہو اِنَّ عِبَادِیْ بیشک میرے خاص بندے جو ہُوْلَآءِ فِی الْجَنَّۃِ کے حکم کے موافق جنت کے واسطے پیدا کیے گئے ہیں لَیْسَ
لَکَ نہیں ہو تجھے عَلَیْھِمْ انھیں اغوا کرنے پر سُلْطٰنٌ ط تسلط یعنی تو سب کو فریب دیگا مگر میرے بندوں کو امام قشیری رحمہ اللہ تعالےٰ
نے کہا ہو کہ بندۂ حق وہ شخص ہو جو غیر کے پھندے میں نہو شیخ عطار قدس سرہٗ فرماتے ہیں بیت

چو تو در بند صد چیزے خدا را بندہ چون باشی   کہ تو در بند ہر چیزے کہ ہستی بندۂ آنی

وَکَفٰی بِرَبِّکَ اور کافی ہو رب تیرا وَکِیْلًا نگاہ رکھنے والا اپنے بندوں کو ابلیس کے گمراہ کرنے سے رَبُّکُمُ رب تمہارا الَّذِیْ وہ
ہو جو اپنی قدرت کاملہ سے یُزْجِیْ ہنکاتا ہو اور رواں کرتا ہو لَکُمُ الْفُلْکَ تمہارے واسطے کشتی کو فِی الْبَحْرِ دریا میں لِتَبْتَغُوْا تاکہ
ڈھونڈ ہو مِنْ فَضْلِہٖ ط اُسکے فضل سے یعنی اپنی روزی اور بعضے مفسروں نے کہا ہو کہ فضل نفع ہو یا وہ اسباب جس کی حاجت ہو اور بے دریا میں
سفر کیے ہاتھ نہ آئے اِنَّہٗ کَانَ بیشک وہ ہو بِکُمْ رَحِیْمًا ○ تم پر مہربان کہ مشکل کام تم پر آسان کر دیتا ہو اور جن چیزوں کی تم کو
حاجت ہو تمہارے واسطے مہیا کر دیتا ہو وَاِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ اور جب پہونچتی ہو تم کو سختی یعنی ڈوب جانے کا خوف فِی الْبَحْرِ
دریا میں ضَلَّ گم ہو جاتا ہو اور جاتا رہتا ہو تمہارے دلوں سے مَنْ تَدْعُوْنَ وہ جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو اِلَّآ اِیَّاہُ ج
مگر اُسکو جو خدا واحد اور یکتا ہو کہ اُس محل پر اُسکے سوا اور کسی کو نہیں پکارتے اور اسکی درگاہ کے سوا اور کہیں سے نجات نہیں چاہتے فَلَمَّا نَجّٰىکُمْ
پھر جب نجات دی اُس نے تم کو ڈوبنے سے اور پہونچا دیا اِلَی الْبَرِّ میدان کی طرف اَعْرَضْتُمْ پھر گئے تم توحید سے اور پھر بت
پوجنے کی طرف متوجہ ہوے وَکَانَ الْاِنْسَانُ اور ہو آدمی کَفُوْرًا ○ بڑا ناشکرا اپنے خدا کی نعمت پر اَفَاَمِنْتُمْ کیا نڈر ہو گئے تم کہ دریا
سے صحرا میں آ گئے یعنی بے خوف نہ رہو اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ اس سے کہ دھنسا دے تم کو جَانِبَ الْبَرِّ زمین کے کنارے یعنی جو اس بات
پر قادر ہو کہ دریا میں تمھیں ڈبو دے وہ اُسپر بھی قادر ہو کہ خاک میں دھنسا دے اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ یا بھیجدے تم پر حَاصِبًا ہوا کہ پتھر برسا
کر لائے یعنی وہ قادر ہو کہ تم پر پتھر برسائے ثُمَّ لَا تَجِدُوْا پھر نہ پاؤ لَکُمْ اپنے واسطے وَکِیْلًا ○ نگہبان کہ اُس سے تمہاری حفاظت
کرے اَمْ اَمِنْتُمْ یا بے خوف ہو گئے تم اَنْ یُّعِیْدَکُمْ اس سے کہ پھیرے جائے اور داخل کر دے تم کو فِیْہِ دریا میں تَارَۃً
اُخْرٰی دوسری بار یعنی تمہارے دل میں آرزو پیدا کرے تاکہ دوبارہ تم کشتی پر سوار ہو فَیُرْسِلَ عَلَیْکُمْ پھر بھیجے تم پر قَاصِفًا
توڑنے والی مِّنَ الرِّیْحِ ہوا یعنی ایسی ہوا چلائے جو کشتی کو توڑ ڈالے فَیُغْرِقَکُمْ پھر ڈبو دے تمھیں بِمَا کَفَرْتُمْ بسبب اُسکے کہ
ناشکری کی تم نے ثُمَّ لَا تَجِدُوْا پھر نہ پاؤ تم لَکُمْ اپنے واسطے عَلَیْنَا ہم پر بِہٖ ڈوبنے کے ساتھ تَبِیْعًا ○ پیچھا لینے والا
کہ ہم سے مقابلہ کرے اور بدلا لینا چاہے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا اور بیشک ہم نے بزرگ کیا بَنِیْٓ اٰدَمَ اولاد آدم کو وَحَمَلْنٰھُمْ اور اُٹھایا
ہم نے انھیں یعنی اُنکو سوار کیا فِی الْبَرِّ میدان میں چارپایوں پر وَالْبَحْرِ اور دریا میں کشتیوں پر وَرَزَقْنٰھُمْ اور روزی دی ہم نے
اُنھیں مِّنَ الطَّیِّبٰتِ پاکیزہ کھانوں میں سے وَفَضَّلْنٰھُمْ اور زیادتی دی ہم نے اُنکو عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا
بہتوں پر انہیں سے جنھیں پیدا کیا ہم نے تَفْضِیْلًا ○ بزرگی دینا انسان کی بزرگی اور تکریم کے باب میں علما کی بہت تقریریں ہیں اس ع ۱۰

ترجمے میں ایک قول جامع پر اکتفا کی جاتی ہو صاحب بحر الحقائق رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ انسان کی بزرگی دو قسموں پر ہو ایک جسمانی دوسری روحانی جسمانی بزرگی سب انسانوں کو حاصل ہو کیا مسلمان کیا کافر اور وہ یہ ہو کہ دونوں ہاتھوں سے اُس کا مٹی خمیر کرنا رحم میں صورت بنانا خوبصورتی مزاج قریب اعتدال ہونا قد کی راستی دونوں ہاتھوں سے چیز لینا انگلیوں سے کھانا ڈاڑھی اور گیسوؤں سے زینت عقل سے تمیز سمجھانا زبان اشارے خط سے اسباب معیشت کی راہ پانا صناعت اور کتابت سے برقرار رہنا اور روحانی بزرگی بھی دو قسموں پر ہو ایک عام دوسری خاص عام میں تو مومن اور کافر دونوں شریک ہیں جیسے انہیں روح پھکنا آدم علیہ السّلام کی پشت سے نکلنا قول اَلَسْتُ سُنایا جانا جواب میں بَلٰی کہنا بندگی پر عہد باندھنا فطرت پر پیدا کرنا اُنکے پاس رسولوں کو بھیجنا اُنکے واسطے کتابیں نازل کرنا جنت کے ثواب کی ترغیب دوزخ کے عذاب کی تخویف اُن کے واسطے قدرت کے آثار اور دلائل اور معجزات کا ظاہر کرنا مگر خاص روحانی بزرگی وہ ہو جسکے سبب سے انبیا اولیا مومنوں کو بزرگ کیا ہو وہ نبوت رسالت ولایت ہدایت ایمان اسلام ارشاد اکمال اخلاق آداب تیر اللہ کی طرف اللہ میں اللہ کے ساتھ لاہوتی جذبوں کے سبب سے ناسوتی تنگیوں سے ترقی اور مقامات پر عبور انانیت سے فنا ہویت کے ساتھ بقا اور بزرگیاں جو حد سے باہر ہیں محمد بن کعب رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا ہو کہ آدمیوں کی بزرگی اس سبب سے ہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنھیں سے ہیں نظم

اے شرف دادہ آدم بتو ۔ روشنی دیدۂ عالم بتو
کیست دریں خانہ کہ خیل تو نیست ۔ کیست بریں خواں کہ طفیل تو نیست
از توصلائے بالست آمدہ ۔ نیست بہ مہانی ہست آمدہ

حقائق سلمی میں لکھا ہو کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ بزرگ کیا ہم نے آدمی کو معرفت اور توحید کے سبب سے اور اُٹھایا ہم نے اسے نفس کے بَرّ یعنی میدان اور دل کے بحر یعنی دریا میں اور بعضوں نے کہا کہ بَرّ یعنی میدان وہ ہو جو نعتیں اور صفتیں ظہور رکھتی ہیں اور بحر یعنی دریا وہ ہو جو حقائق ذات پوشیدہ ہیں تاویلات کاشی میں لکھا ہو کہ مدبّر عالم اجسام ہو اور بحر عالم ارواح اور آدمیوں کا اُن دونوں میں اُٹھانا اُن دونوں سے اُنھیں ترکیب دینا اور روزی دی ہم نے اُنھیں پاکیزہ علموں اور معرفتوں میں سے اور بندگی عطا کی ہم نے اُنھیں بہتیری مخلوق پر اس سبب سے کہ اُنھیں اُنکے عیبوں پر بینا کیا اور سب ملائکہ یا خواص ملائکہ مستثنےٰ ہیں اور علما کو آدمی اور فرشتے کی فضیلت میں بہت گفتگو ہو کہ یہ افضل ہیں یا وہ مگر جمہور اہل سنت جس بات پر ہیں وہ یہ ہو کہ آدمیوں کے رسول ملائکہ کے رسولوں سے افضل ہیں اور ملائکہ کے رسول افضل ہیں ولی آدمیوں سے اور مراد اولیا آدمی اشرف ہیں اولیا فرشتوں سے اور صالح مسلمان افضل ہیں عوام ملائکہ سے اور عوام ملائکہ بہتر ہیں فاسق مسلمانوں سے امام قشیری رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا ہو کہ بنی آدم سے ایماندار ہی مراد ہیں اسواسطے کہ کفار کے واسطے وَمَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ کی نص سے کچھ نصیب نہیں اور مسلمانوں کی بزرگی اس سبب سے ہو کہ انکے ظاہر کو مجاہدہ کی توفیق سے آراستہ کیا اور اُن کے باطن کو مشاہدہ کی توفیق سے منور فرمایا جس طرح تمام مومنوں کو عام بزرگی عطا کی اُمت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص بزرگی کے ساتھ مخصوص کیا از انجملہ رضا خاص ہونے کا مرتبہ ہو کہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اور محبت کا درجہ ہو کہ یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ اور ذکر کی بزرگی ہو کہ فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ غرضکہ یہ آیت انسان کی فضیلت اور جامعیت کی دلیل ہو کہ صفات الٰہی کا پرتو پڑنے کے واسطے سب مخلوقات کی بہ نسبت یہی انسان صاف آئینہ ہو بس جیسا کہ ان ابیات کے مضمون سے فہم میں آسکتا ہو مثنوی

آمد آئینہ جملہ کون و لی ۔ ہمچو آئینہ کردہ جلی

---

[1] اور جسکی اہانت کرے اللہ تو کوئی نہیں اُسکی بزرگی کرنے والا ۱۲ [2] راضی ہو اللہ اُن سے اور راضی ہیں وہ اللہ سے ۱۲ [3] دوست رکھتا ہو اللہ انھیں اور دوست رکھتے ہیں وہ اللہ کو ۱۲

بہ نمودند در دو وجہ کمال	صورتِ ذو الجلال والافضال
وانکہ بود ایں تفرق عددی	مانع از سرِ جامع احدی
گشت آدم جلاے ایں مرآت	شد عیاں ذاتِ او بجملہ صفات
مظہرے گشت کلی وجامع	سرِّ ذات وصفات از و لامع
شد تفاصیل کون را مجمل	برمثالِ تعینِ اول
بوے ایں دائرہ مکمل شد	آخر ایں نقطہ عین اول شد

یَوْمَ نَدْعُوْا یاد کرو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن کو کہ پکارینگے ہم کُلَّ اُنَاسٍ ہر گروہ کو لوگوں میں سے بِاِمَامِهِمْ انکے پیشوا کے ساتھ یعنی اُس نبی کے ساتھ جو اُس گروہ پر مبعوث تھا چنانچہ کہیں گے اے امت موسیٰ اے امت عیسیٰ یا اُس کتاب کے ساتھ جو اُنپر اُتری تھی چنانچہ ہم خطاب کرینگے کہ اے اہل قرآن اے اہل انجیل یا اُس مقدم کے ساتھ کہ مذہب میں جسکی متابعت کی تھی جیسے پکارینگے کہ اے حنفی اے شافعی یا دین اور ملت کے ساتھ پکارینگے جیسے اے مسلم اے یہودی اے مجوسی اور بعضوں نے کہا ہو کہ امام اُم کی جمع ہو کل قیامت کے دن خلق ماؤں کی طرف منسوب کرکے پکارینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کرامت اور حضرت حسنین علیہما السلام کی شرافت ظاہر کرنے کو یا اس واسطے کہ جو لوگ زنا سے پیدا ہوے ہیں وہ رسوا نہوں اور لباب میں حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہو کہ قیامت کے دن ہر قوم کو پکارینگے اُسکے زمانے کے امام اور جو کتاب نازل ہوئی ہو اُسکے اور اُنکے پیغمبر کی سنت کے ساتھ اور ایک قول یہ ہو کہ نسبوں کا تعلق منقطع ہو کر اعمال کی نسبت باقی رہیگی تو ہر گروہ کو اُسکی کتاب اور عمل کے ساتھ پکارینگے اور کہیں گے کہ اے ایسی کتاب والے فَمَنْ اُوْتِیَ پھر جسے دیا جائیگا كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ نامۂ اعمال اسکا اسکے داہنے ہاتھ میں فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ تو وہ لوگ پڑھیں گے كِتٰبَهُمْ اپنے اعمالنامے خوشی کے ساتھ بار بار اس واسطے کہ اس میں ایک عمل نیک دیکھیں گے وَلَا يُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کیے جائیں گے اپنے اجر میں فَتِيْلًا اُس بیل کی تپی کے برابر جو گھائی میں ہوتی ہو یعنی اُنکے اجر میں ذرہ بھی کمی نہوگی اور یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ جسکو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دینگے خجالت اور حیرت کے مارے اُسکی زبان پڑھنے سے عاجز رہے گی وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہو فِيْ هٰذِهٖٓ اس دنیا میں اَعْمٰى اندھا یعنی جسکے دل کی آنکھ راہ صواب نہیں دیکھتی فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ تو وہ آخرت میں بھی اَعْمٰى اندھا ہوگا یعنی نجات کی راہ نہ پائیگا وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اور اندھے بھی بڑے گمراہ اس جہت سے کہ بینائی کی استعداد زائل ہوگئی اور فرصت باقی نہ رہی محققوں نے کہا ہو کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ جو کوئی دنیا میں طاعت سے اندھا ہو عقبےٰ میں ثواب سے اندھا ہوگا اور جو کوئی یہاں توبہ کا منہ نہیں دیکھتا وہاں مغفرت کی صورت نہ دیکھے گا لکھا ہو کہ وفد ثقیف نے کہا کہ اے محمد ہم تمھارا ایمان نہ لائینگے جب تک تم سال بھر ہمیں بت پرستی کی اجازت نہ دو اور زمین طائف ہماری آرامگاہ ہو اُسے حریم مکہ کی طرح معظم اور محترم نہ کرو اور نماز میں رکوع سجود سے ہمیں معاف رکھو اگر لوگ تم سے پوچھیں کہ تم نے یہ کیوں کیا تو کہدینا کہ میرے خدا نے مجھے یہ حکم کردیا ہو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِنْ كَادُوْا اور بیشک چاہا ثقیف نے لَيَفْتِنُوْنَكَ یہ کہ پھیر دے تمھیں اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اس چیز سے جو وحی کی ہو ہم نے تمھاری طرف لِتَفْتَرِيَ تاکہ افترا کرو اور بندش کرو عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ہم پر سوا اُسکے جو ہم نے وحی کی ہو یعنی یہ کہو کہ خدا نے مجھے یہ فرمایا ہو وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ اور جب تم ایسا کرو تو بنالیں وہ تم کو خَلِيْلًا ۝ دوست اور بعضوں نے یہ کہا ہو کہ قریش نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہم حجر اسود نہ چھونے دینگے جب تک ہمارے بتوں کو نہ چھو لو اگرچہ انگلی کے سرے ہی سے سہی

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چونکہ طواف حرم کا شوق کمال مرتبہ تھا دل مبارک میں خیال آیا کہ اگر میں ایسا کروں تو کیا ہوگا خدا تو جانتا ہو کہ دل سے اس کام کو میں بُرا جانتا ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ کافر چاہتے ہیں کہ تمھیں ہماری وحی سے پھیر لیں تو دوست بنائیں وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ اور اگر نہ یہ ہو کہ اپنی عصمت کی مدد سے راستی پر تم کو ہم نے ثبات دیا ہو تو لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ بیشک قریب تھا کہ میل کرتے تم اِلَيْهِمْ طرف اُنکی اُس آرزو کے شَيْئًا قَلِيْلًا ۝ تھوڑا سا میل کرنا اور خیال جو مذکور ہوا محققوں کے نزدیک محقق نہیں ہو بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ یا رسول اللہ اگر ہم تمھیں ثابت نہ کردیتے تو تم میل کیا چاہتے تھے مگر ہماری عصمت نے تمھیں لے لیا اور میل کے قریب ہونے سے تم ممنوع ہوگئے اور یہ تصریح ہو اس بات کی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میل کے قریب میں بھی نہیں ہوئے تو آپ کو مطلق میل نہ تھا تبیان میں لکھا ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے مگر امت محمدی کو ڈرانے کے واسطے تاکہ مشرکوں کی بات کی طرف میل نہ کریں یہ آیت نازل ہوئی کہ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ جب میل کرتے تم البتہ چکھاتے ہم تمھیں ضِعْفَ الْحَيٰوةِ عذاب زندگی کا یعنی دنیا میں وَضِعْفَ الْمَمَاتِ اور عذاب موت کا یعنی آخرت میں ثُمَّ لَا تَجِدُ پھر نہ پاتے تم لَكَ اپنے واسطے عَلَيْنَا ہم پر عذاب دفع کرنے کو نَصِيْرًا ۝ کوئی یار مددگار کہ اُسکے باعث اس عذاب سے رہائی پاتے امام ثعلبی نے کہا ہو کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ بیت

الٰہی بر رہ خود دار ما را ۔۔۔ دمے بالفس ما مگذار ما را

لکھا ہو کہ مکے کے کافروں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخراج کے باب میں باہم مشورہ کیا اور اُنکی رائے اس بات پر قرار پائی کہ دشمنی میں اسقدر زیادتی کرنا چاہیے کہ حضرت کو ضرور بالضرور نکل جانا پڑے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِنْ كَادُوْا اور بیشک چاہا اہل مکہ نے لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ کہ تجھ کو بچلا دیں عداوتیں کرکے مِنَ الْاَرْضِ مکے کی زمین سے لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا تاکہ نکالدیں اُس سے وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ اور جب ایسا ہو تو دیر نہ کریں خِلٰفَكَ پیچھے تیرے جانے سے اور بعض نے خَلْفَكَ پڑھا ہو اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مگر تھوڑے دن اور ایسا ہی ہوا کہ ہجرت کے بعد تھوڑے دنوں میں واقعۂ بدر پیش آیا اور کفار ہلاک ہوئے اور ایک قول یہ ہو کہ یہود کو مدینۂ منورہ میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام پر حسد آیا بولے کہ اے ابوالقاسم اگلے انبیا علیہم السلام زمین شام پر تھے اگر تم بھی پیغمبر ہو اور چاہتے ہو کہ ہم تمھاری تصدیق کریں تو چاہیے کہ ملک شام میں جاکر رہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک شام کے سفر کا قصد مصمم فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہود چاہتے ہیں کہ زمین یثرب سے تجھے دور بھیجدیں اور اگر ایسا ہو تو تیرے بعد وہ بہت نہ رہیں گے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فسخ عزیمت فرمائی اور تھوڑے ہی زمانے میں یہود کے قبیلے قتل اور جلاوطنی کے عذاب میں پڑے تو اس قول پر یہ آیت مدنی ہوتی ہو اور پہلے قول کے موافق مکی ہو پھر حق تعالےٰ فرماتا ہو کہ ہم نے سنت مقرر کردی ہو سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا سنت مقرر کرنا اُن لوگوں کے واسطے جنھیں بھیجا تھا ہم نے قَبْلَكَ قبل تیرے مِنْ رُّسُلِنَا اپنے رسولوں میں سے اور وہ سنت اور عادت پیغمبروں کی تکذیب کے سبب سے اُنکی امتوں کی ہلاکت ہو وَلَا تَجِدُ اور نہ پائیگا تو لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝ ہماری سنت میں کچھ تغیر وتبدیل اَقِمِ الصَّلٰوةَ قائم رکھ نماز لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ آفتاب ڈھلنے کے بعد اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ رات کی تاریکی تک آفتاب ڈھلنے کے بعد ظہر اور عصر کی نماز ہو اور رات کے اندھیرے تک مغرب اور عشا کی وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اور قائم رکھ فجر کی نماز اور نماز کو حق تعالےٰ نے قرآن فرمایا اس واسطے کہ اسمیں قرآن کی قرأت فرض ہو اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ بیشک نماز فجر کی كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ ہو دیکھی ہوئی یعنی دن رات کے ملائکہ اُسے دیکھتے ہیں اور رات کے فرشتے اُسے نامۂ اعمال کے آخر میں لکھ لیتے ہیں اور دن کے فرشتے اُسے دیکھتے ہیں اور دن کے اعمال نامے کی ابتدا

لہ اے اللہ مجھ کو ایک چشم زدن بھی نفس کی طرف نہ سونپ ۱۲

ع

اسی سے کرتے ہیں وَمِنَ الَّيْلِ اور تھوڑی رات میں سے فَتَهَجَّدْ پس جاگ بِهٖ قرآن یعنی نماز کے ساتھ نَافِلَةً لَّكَ ق زیادتی ہو تیرے واسطے فرض نماز پر یا فضیلت ہو تیرے لیے اور بزرگی ہو خاص تیرے ہی واسطے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ چاہیے اور البتہ ایسا ہی ہوگا کہ رکھے گا تیرا خدا مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ مقام پسندیدہ میں یعنی اُس مقام پر کہ وہاں کھڑے ہونے والے کی سب تعریف کرنے والوں نے تعریف کی ہوگی اور وہ مقام شفاعت ہو کہ اُس مقام پر سب اگلے پچھلے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرینگے اور آپ سب پر مشرف ہونگے اور زاد التیسیر میں لکھا ہو کہ قیامت کے دن حقتعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھائیگا اور لباب میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود مقام محمود کی تفسیر میں فرمایا کہ حقتعالےٰ مجھے نزدیک کریگا[1] اور عرش پر اپنے ساتھ بٹھالے گا اور حدیث شریف کی عبارت یہ ہو کہ یُدْنِیْنِی اللّٰہُ فَیُقْعِدُنِیْ مَعَہٗ عَلَی الْعَرْشِ اور معیت کے وہی معنی کہتے ہیں جو عندیت کے معنی اس آیت میں کہے ہیں کہ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ[2] یعنی راد منزلت ہو منزل نہیں اور مقصود مکانت ہو مکان نہیں امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہو کہ عرش پر اللہ جل شانہ کا قرار پکڑنا اس طرح پر نہیں ہو کہ اُسے چھو جائے تاکہ عرش اُسکا مکان ہو جائے بلکہ وہ اب بھی اُسی صفت پر ہو جس پر عرش پیدا کرنے کے قبل تھا اسواسطے کہ ازل اور ابد میں وہ اپنی ذات سے قائم ہو تو حضرت محمد مصطفےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کو عرش پر بٹھانا اُسے اپنی ذات کی پر نسبت یکساں ہو اور عرش پر بٹھانے سے مقصود آنحضرت کی تعظیم اور تکریم ہو عین المعانی میں لکھا ہو کہ مقام محمود عرش میں سے ایک مقام ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگی اسکے سبب سے ظاہر کرینگے اور ایک قول یہ ہو کہ مقام محمود وہاں ہو جہاں حضرت کے دست مبارک میں لوائے حمد دینگے اور کوئی پیغمبر نہو گا حضرت آدم علیہ السلام ہوں یا اُنکے سوا اور کوئی حضرت ہی کے لوا یعنی جھنڈے کے نیچے ہو گا بیت

آدم ومن دونہ تحت لوائے مصطفےٰ ست — نے ہمیں زیر لوائے دولتش مائیم بس

صاحب فتوحات قدس سرہٗ نے لکھا ہو کہ مقام محمود ایک مقام ہو سب مقاموں کا مرجع اور تمام اسمار الٰہی کا منظر کہ مقاموں میں مختص ہو اور وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے خاص ہو اور دروازہ شفاعت کا اسی مقام پر کھلتا ہو اور بحر الحقائق میں لکھا ہو کہ مقام محمود اللہ ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام حق کے ساتھ اپنے نفس کے ساتھ نہیں زبان اشارت سے مقام محمود ہی شعر

اے ذات تو در دو کون مقصود وجود — نام تو محمد و مقامت محمود

وَقُلْ رَّبِّ اور کہہ اے رب میرے اَدْخِلْنِیْ داخل کر مجھے قبر میں مُدْخَلَ صِدْقٍ داخل کرنا اچھا بے ندامت وَّاَخْرِجْنِیْ اور نکال مجھکو اُس سے مُخْرَجَ صِدْقٍ نکالنا اچھا بزرگی کے ساتھ یا داخل کر مجھ کو مدینہ میں غنیمت پانے والا اور نکال مکے سے سلامت رہنے والا یا داخل کر مکے میں فتح کے واسطے اور نکال وہاں سے حُنین کی طرف یا داخل کر بہشت میں اور نکال دُنیا سے یا داخل کر دعوت نبوت میں اور نکال عہدہ تبلیغ رسالت سے وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ اور دے مجھے اپنے پاس سے سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝ حجت مدد دینے والی اور قوت اعانت کرنے والی وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ کہہ آیا حق یعنی دین اسلام وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اور ناچیز ہوگیا باطل یعنی شرک اور بعضوں نے کہا ہو کہ حق قرآن ہو اور باطل شیطان جہاں قرآن ظاہر ہوتا ہو شیطان چھپ جاتا ہو مصرع دیو بگریزد ازاں قوم کہ قرآں خوانند ؛ اِنَّ الْبَاطِلَ بیشک باطل كَانَ زَهُوْقًا ۝ ہو نیست ہوا اور ناچیز ہو گیا امام قشیری رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا ہو کہ حق وہ ہو جو خدا کے واسطے ہو اور باطل وہ ہو جو اُسکے غیر کیلئے ہو صاحب تاویلات اس بات پر ہیں کہ حق وجود ثابت واجب ہو جل شانہ کہ ازلی اور ابدی ہو اور باطل

[1] نزدیک بلایا مجھے اللہ نے پھر بٹھالیا مجھ کو عرش پر ۱۲ [2] تحقیق جو لوگ پاس ہیں تیرے رب کے ۱۲

وجود بشری امکانی ہو جو فنا اور زوال قبول کرنے والا ہو اور جب وجود حقانی کی شعاعوں کی چمکیں ظاہر ہوتی ہیں تو اُسکے مقابل میں وجود موہوم ممکن پراگندہ اور مضمحل ہوجاتا ہو۔ نظم

همه هرچه هستند ازاں کمتر اند ۔۔۔ که باهستیش نام هستی برند
چو سلطان عزت علم برکشد ۔۔۔ جہاں سر بجیب عدم درکشد

وَنُنَزِّلُ اور اُتارتے ہیں ہم تجھ پر مِنَ الْقُرْاٰنِ قرآن میں سے مَا هُوَ شِفَآءٌ وہ چیز جو شفا ہو امراض کے واسطے جیسے فاتحہ یا آیات شفا یا شفا ہو جہل اور شبہے کی بیماری کے واسطے اور بہت صحیح یہ بات ہو کہ مِن کو بیانیہ رکھیں یعنی تمام قرآن شفا ہو ظاہری باطنی جسمی دلی بیماریوں کے واسطے وَّرَحْمَةٌ اور رحمت ہو لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لا مومنوں کے واسطے کہ اُس سے نفع لیتے ہیں وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اور نہیں زیادہ کرتا ہو قرآن ظالموں کے واسطے اِلَّا خَسَارًا مگر نقصان اور ہلاکت کہ تکذیب کرتے ہیں اور اسکا ایمان نہیں لاتے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا اور جب نعمت بھیجتے ہیں ہم عَلَى الْاِنْسَانِ آدمی پر صحت اور مالداری اور بے خوفی اَعْرَضَ منھ پھیرتا ہو ہماری یاد سے اس سے کافر مراد ہیں کہ جب خدا کتاب نازل کرکے اور رسول بھیجکر انہیں نعمت دیتا ہو یا اور ظاہری اور باطنی نعمتیں عطا فرماتا ہو تو منھ پھیرتے ہیں وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ج اور اپنی ذات سے دور رہتا ہو اور کنارہ کشی کرتا ہو یعنی تکبر اور بڑائی دکھاتا ہو اور راہِ حق سے کنارے ہوجاتا ہو وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ اور جب چھو جاتی ہو اُسے بیماری محتاجی دہشت تو كَانَ يَـُٔوْسًا ہوتا ہو نا امید رحمت الٰہی سے یعنی جاہل ہوتا ہو فضل بادشاہی سے اور مضبوط نہیں رہتا کرم نامتناہی پر مگر مومن نعمت میں شکر کرتا ہو اور محنت میں راحت کی اُمید پر صبر کرتا ہو قُلْ كُلٌّ کہہ کہ ہر ایک يَّعْمَلُ عمل کرتا ہو عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ط ایسے طریقہ پر جو اُسکے حال کا ہمشکل ہوتا ہو خیر و شر ہدایت اور ضلالت سے یعنی کافر تو نعمت میں منھ پھیرتا ہو اور محنت سے مایوس ہوتا ہو اور مومن سکھ میں شکر اور دُکھ میں صبر کرتا ہو اور بعضوں نے کہا کہ شاکلہ طبیعت ہو یا عادت یا سنت یا دین یا مقدار قوت اور سب کے معنی اس طرف رجوع کرتے ہیں۔ بیت

ہر کسے آن کند کزو بسزد ۔۔۔ ہر کسے آن کند کز و شاید

شبلی قدس سرہٗ سے لوگوں نے پوچھا کہ کونسی آیت قرآن مجید میں ایسی ہو جسپر بڑی اُمید ہو فرمایا کہ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ لوگوں نے کہا کہ اس آیت میں کیا اُمید ہو کہا کہ بندے سے جفا اور خطا ہوتی ہو اور جو کچھ اسکی لئیمی کو سزاوار ہو اور خدا سے وفا اور عطا ظاہر ہوتی ہو اور جو کچھ اسکی کریمی کے لائق ہو۔ بیت

از من گنہ آید و من آنم ۔۔۔ وز تو کرم آید و تو آنی

فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ پھر تمہارا رب خوب جانتا ہو بِمَنْ هُوَ اس شخص کو کہ وہ اَهْدٰى سَبِيْلًا ع بہت ہدایت پر ہو اور صواب سے ع ٧
بہت نزدیک ہو یا دین اور مذہب کی جہت سے بہت نیک ہو لکھا ہو کہ عرب کے کفار جیسے نضر بن حارث اور اُبی بن خلف نے عقبہ بن ابی معیط کو مدینہ میں بھیجا کہ یثرب کے یہود سے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال پوچھیں اُن لوگوں نے یہود سے ملاقات کرکے حضرت کی کیفیت بیان کی اور اُن سے پوچھا کہ تم اس شخص کے باب میں کیا کہتے ہو یہود متعجب ہو کر بولے کہ اے عرب کے سردارو ہم جانتے ہیں کہ ظہور پیغمبر کا زمانہ قریب آیا اور تمہاری باتوں سے اُس نبی کی بو ہمارے دماغ میں آتی ہو تم اُس سے آزمائش کے طور پر پوچھو کہ مشرق اور مغرب کا طواف کس نے کیا اور جو دو جوان اگلے زمانے میں گم ہوگئے اُنکا کیا حال ہو اور روح کیا چیز ہو اگر ان تینوں باتوں کا جواب دیں یا ایک کا بھی جواب نہ دیں تو جاننا کہ وہ پیغمبر نہیں ہیں اور اگر دو سوالوں کا جواب دیں اور روح کا حال نہ بیان کریں تو بیشک پیغمبر ہیں وہ کافر مکۂ معظمہ میں آئے اور مجلس منعقد کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُسی مجلس میں تینوں سوال کیے دو سوالوں کا جواب آیا اور روح کے باب میں یہ آیت نازل ہوئی

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ اور پوچھتے ہیں تجھ سے عَنِ الرُّوْحِ ؕ روح کی کیفیت جس سے انسان کا بدن زندہ ہو قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ
کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ روح امر پروردگار سے ہو یعنی اُن مخلوقات میں سے جو امر کن سے پیدا ہوئے بے مادّہ اور وہ اُن چیزوں میں سے ہو جو
خدا کے علم کے ساتھ مخصوص ہو اور اللہ جل شانہ کے سوا اُسے کوئی نہیں جانتا وَمَآ اُوْتِيْتُمْ اور نہیں دیے گئے ہو تم مِّنَ الْعِلْمِ علم میں سے
اِلَّا قَلِيْلًا ؁ مگر تھوڑا سا علم الٰہی کی بہ نسبت شیخ ابو مدین مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا ہو کہ یہ تھوڑا سا علم جو حق تعالےٰ نے ہم کو دیا یہ ہماری
ملک نہیں بلکہ ہمارے پاس عاریت ہو اور ہم اس میں سے بہت علم کو نہیں پہونچے ہیں تو ہم ہمیشہ جاہل ہیں اور جاہل کو علم کا دعوے نہیں پہونچتا وَلَئِنْ
شِئْنَا اور اگر ہم چاہیں تو لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ البتہ لے جائیں اُس چیز کو قرآن میں سے اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وحی کی ہو ہم نے
تیری طرف یعنے سینوں اور ورقوں میں سے ہم مٹا دیں ثُمَّ لَا تَجِدُ پھر نہ پائے تو لَكَ اپنے واسطے بِهٖ ساتھ اس کے یعنے یا رسول اللہ
لے جانے کے بعد تم نہ پاؤ گے عَلَيْنَا وَكِيْلًا ؁ ہم پر کوئی وکیل کہ اسکو پھیر لے اور سینوں اور ورقوں میں پھیر لائے اِلَّا رَحْمَةً
مگر رحمت ہو مِّنْ رَّبِّكَ ؕ تیرے رب کی طرف سے کہ اُسے باقی رکھتا ہو اور مٹاتا نہیں اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ بیشک اسکا فضل ہو عَلَيْكَ
كَبِيْرًا تجھ پر بڑا کہ اُسنے تمام اولاد آدم کا تم کو سردار کردیا اور رسولوں کا خاتم کیا اور لوائے حمد اور مقام محمود تم کو عطا کیا اور قرآن تم پر بھیجا اور یہ قرآن
تمھاری امت میں باقی رہیگا قُلْ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ اگر جمع ہوں سب آدمی وَالْجِنُّ اور جن کہ تم
ان سب کی طرف مبعوث ہو عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا اس بات پر کہ آئیں بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ساتھ مثل اس قرآن کے یعنی لائیں اُس
قرآن کے مثل فصاحت بلاغت حسن نظم کمال معنی غیب کی خبر دینے میں تو لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ نہ لائیں اُسکے مثل اِن صفتوں میں باوصف
اس کے کہ ان میں بہت لوگ فصیح بلیغ ہیں یہ آیت نضر بن حارث کے جواب میں نازل ہوئی وہ کہتا تھا کہ لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا یعنے اگر ہم چاہیں تو اس
قرآن کے مثل کہہ لیں تو حق تعالےٰ نے فرمایا کہ سب جن و انس اس قرآن کے مثل نہیں کہہ سکتے وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ اگرچہ ہوں بعضے اُنکے
لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ بعض کے پشت پناہ اور مددگار وَلَقَدْ صَرَّفْنَا اور بیشک پھیر دیا ہم نے اور مکرر کیا ہم نے بہت تقریر
کرنا لِلنَّاسِ لوگوں کے واسطے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن میں مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؗ ہر نوع اور ہر قسم سے جیسے رغبت دلانا ڈرانا
قصے خبریں جنت دوزخ کا ذکر اور مثل اسکے فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ پھر انکار کیا بہت لوگوں نے اور نہ چاہا اِلَّا كُفُوْرًا ؁ مگر ناشکری
کو کہ انکار حق ہو لکھا ہو کہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ ہو کر یہ بات کہی کہ اے محمدؐ تم جانتے ہو کہ کوئی شہر ہمارے شہر سے
زیادہ تنگ اور کم پانی نہیں ہو تو اُن پہاڑوں کو ہمارے گرد سے ہٹا کر دور کردو تاکہ زمین قابل زراعت کھُل جائے اور ملک شام اور عراق میں
جیسی نہریں جاری ہیں ویسی نہریں یہاں بھی جاری ہوجائیں کہ ہم لوگ خوب کھیتی کریں اور اپنے خدا سے کہو کہ تمھارے دعوے کی تصدیق کے واسطے
ملائکہ کو بھیجے اور تمھیں چاندی سونے کے پہاڑ دے تاکہ فقیری سے بچو اور کہو کہ آسمان کو ہمارے سر پر گرائے تاکہ ہم اسکے عذاب سے تو آگاہ ہوں اور ایسی
ہی باتیں سرکشی کی راہ سے بار بار کہتے اور جب قرآن کے اعجاز سے انپر حجت اور دلیل لازم کی گئی تو انھوں نے یہ نشانیاں چاہیں اور عبداللہ بن امیہ
مخزومی بولا کہ اے محمد صلعم تمھارا ایمان نہ لائیں گے جب تک ایک سیڑھی لگا کر ہمارے سامنے آسمان پر نہ چڑھو اور ہم نہ دیکھ لیں اور آسمان پر سے
ہمارے ہر ایک کے نام ایک ایک خط لاؤ اس مضمون کا کہ تم پیغمبر ہو اور باوصف اسکے کہ تم یہ سب باتیں ہمیں کر دکھاؤ پھر بھی میں گمان کرتا ہوں کہ شاید
تمھاری تصدیق نہ کروںگا تو حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی وَقَالُوْا اور کہا قریش کے سرکشوں نے کہ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ ہرگز
ایمان نہ لائیں گے ہم تیرا حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا یہانتک کہ جاری کر ہمارے واسطے مِنَ الْاَرْضِ زمین سے

یَنْبُوْعًا ۙ چشمے پانی سے لبریز کہ ہرگز اُسکا پانی کمی نہ کرے اَوْ تَكُوْنَ لَكَ یا ہو تیرے واسطے جَنَّةٌ باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ
خرمے اور انگور کے درختوں سے یعنی یہ درخت اُس باغ میں ہوں فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ پھر جاری کر پانی کی نہریں خِلٰلَهَا اُس کے بیچ میں
تَفْجِيْرًا ۙ جاری کرے اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ یا جب ڈالدے تو آسمان کو كَمَا زَعَمْتَ جیسا گمان کیا اور وعید سنائی تو نے کہ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ
كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ عَلَيْنَا ہم پر كِسَفًا ٹکرے ٹکرے اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ یا لا خدا کو وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور فرشتوں کو قَبِيْلًا ۙ مقابلہ میں
یعنی ظاہر میں ہمیں دکھا یا اُنھیں اپنی رسالت پر گواہ لا اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ یا تیرے واسطے کوئی گھر مِّنْ زُخْرُفٍ
سونے کا کروہاں بیٹھ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ یا چڑھ جا آسمان میں وَلَنْ نُّؤْمِنَ اور نہ ایمان لائیں گے ہم لِرُقِيِّكَ آسمان تیرے
چڑھ جانے کا حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا جبتک کہ اُتار لا ہم پر كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ کتاب کہ پڑھیں ہم اُسے اور اس میں تیری تصدیق لکھی
ہو قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ کہہ کہ پاک ہے میرا رب اس بات سے کہ اسپر تحکم کریں یا اس بات سے کہ کسی کو قدرت میں اسکا شریک کریں جو کچھ تم طلب کرتے
ہو اسپر اسکے سوا اور کوئی قادر نہیں هَلْ كُنْتُ کیا ہوں نہیں یعنے نہیں ہوں میں اِلَّا بَشَرًا مگر آدمی رَّسُوْلًا ۟ سب رسولوں کی طرح اور اگلے سب
رسولوں نے وہی معجزے ظاہر کیے جو اُنکی قوم کے مناسب تھے اور معجزات کا ظاہر ہونا حق تعالےٰ کی قدرت اور ارادے سے ہے رسولوں کے اختیار اور
مشیت سے نہیں یہ اُن کافروں کی باتوں کا مجمل جواب ہے اور مفصل جواب متفرق آیتوں میں ہے جیسا اوپر گذرا کہ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ اور وَلَوْ اَنْزَلْنَا
مَلَكًا اور وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اور منع نہیں کیا لوگوں کو یعنی اہل مکہ کو اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا یہ کہ ایمان لائیں اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى
جس وقت آیا اُنپر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی بیان حق اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہ کہ کہا اُنھوں نے اَبَعَثَ اللّٰهُ کیا بھیجا اللہ نے
بَشَرًا رَّسُوْلًا ۟ آدمی کو رسول یعنے اس بات نے اُن کو ایمان سے باز رکھا اور منع کیا کہ بشریت رسالت کو مانع ہے اور انھوں نے
اس بات میں خطا کی اسواسطے کہ ہمجنس ہونا باہم انس ومحبت کا سبب ہوتا ہے اور غیر جنس ہونے سے باہم نفرت رہتی ہے تو رسول انھیں لوگوں کی جنس سے
ہونا چاہیئے جنکی طرف بھیجا جائے تاکہ اُنھیں فائدہ دے اور وہ فائدہ لیں اور چونکہ کافر کہتے تھے کہ رسول فرشتہ ہونا چاہیئے تو حق تعالےٰ انکا شبہہ
رد کرنے کو فرماتا ہے قُلْ لَّوْ كَانَ کہدو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہوتے آدمی کی جگہ پر فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ زمین میں فرشتے
کہ آدمیوں کی طرح يَّمْشُوْنَ چلتے اپنے پاؤں سے مُطْمَئِنِّيْنَ قیام کرنے والے آرام لینے والے زمین میں تو لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ
ضرور بھیجتے ہم اُنپر مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے مَلَكًا رَّسُوْلًا ۟ فرشتہ کو پیغمبر یعنی اُنپر اُنہی کی جنس سے ہم رسول بھیجتے تاکہ جمع ہو سکتے
اور ہدایت وتلقین لے سکتے اس واسطے کہ تعلیم دینے اور تعلیم پانے میں مناسبت اور جنسیت باہم شرط ہے چونکہ زمین پر آدمی رہتے ہیں تو اُنپر
آدمی ہی رسول آنا چاہیے نظم

او بشر فرمودہ خود را مثلکم تا بجنس آیند وکم گردند گم
زانکہ جنسیت عجائب جاذبیست جاذبش جنس ست وہر جا طالبیست

لباب میں لکھا ہے کہ کافروں نے کہا تمھاری رسالت کا گواہ کون ہے تو یہ آیت نازل ہوئی قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ کہہ خدا کافی ہے شَهِيْدًا
گواہ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ میرے تمھارے درمیان خدا کی گواہی معجزہ ظاہر کرتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر
اسواسطے کہ معجزہ زبان حال سے ناطق ہے اس بات پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے رسول ہیں تو معجزہ کی گواہی حق سبحانہ تعالےٰ کے قول کے
قائم مقام ہے کہ وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں اِنَّهٗ كَانَ بیشک خدا ہے بِعِبَادِهٖ اپنے بندوں سے خَبِيْرًا خبردار کہ اُنکے پوشیدہ اسرار

ع ۱۰
۱۵

اور احوال جانتا ہی بَصِیْرًا ۝ دیکھنے والا اُنکے ظاہری اعمال اور اقوال دیکھتا ہی وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ اور جس کسی کو ہدایت کرتا ہی اللہ یعنی
جسکی ہدایت کا حکم کرکے توفیق دیتا ہی فَھُوَ الْمُھْتَدِ ج تو وہ راہ پائے ہوئے ہی وَمَنْ یُّضْلِلْ اور جس کسی کو گمراہ کرے یعنی جس کی گمراہی
کا حکم کرے اور اُسے اسکے حال پر چھوڑ دے فَلَنْ تَجِدَ لَھُمْ تو نہ پائے گا تو گمراہوں کے واسطے اَوْلِیَآءَ دوست جو اُنکی مدد کریں
مِنْ دُوْنِہٖ خدا کے سوا وَنَحْشُرُھُمْ اور حشر کرینگے ہم اُنھیں یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قیامت کے روز عَلٰی وُجُوْھِھِمْ
اُنکے مونہوں کے بل صحیحین میں انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت سے وارد ہی کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
پوچھا کہ وہ گمراہ اپنے مونہوں کے بل کیونکر چلیں گے آپ نے فرمایا کہ جو اُنھیں پاؤں کے بل چلاتا ہی وہ قادر ہی اس بات پر بھی کہ اُنھیں مونہوں
کے بل چلائے مگر اس منھ کے بل چلنے کی اصل یہ ہی کہ وہ دنیا میں اپنے مونہوں کو ہر میل اور دولت سے بچاتے تھے یعنی تکبر کرتے تھے عُمْیًا
اور ہم حشر کرینگے انھیں اندھا یعنی وہ ایسی چیز نہ دیکھیں گے جسکے سبب سے آنکھ روشن ہو جائے اسواسطے کہ دنیا میں قدرت کی نشانیوں کو مشاہدہ نہیں
کرتے تھے وَّبُکْمًا اور گونگے یعنی وہ بات نہ کہیں گے جو قبول ہو اسواسطے کہ دنیا میں حق بات نہ کہتے تھے وَّصُمًّا اور بہرے یعنی ایسی بات نہ سنیں گے
جس سے خوش ہوں اس جہت سے کہ اس عالم میں حق بات نہ سنتے تھے مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ط اُنکی جگہ دوزخ ہی کُلَّمَا خَبَتْ
جسوقت ٹھنڈی ہونے لگے گی آنچ دوزخ کی یعنی دوزخ کی آگ جب انھیں پٹے گی اور اُنکے گوشت و پوست کو جلا دیگی اور وہ کوئلے کے مثل ہو جائینگے تو دوزخ کی
آگ بھی اُسی طرح بجھے گی جیسے دنیا کی آگ لکڑی جلنے کے بعد بجھتی ہی تو زِدْنٰھُمْ زیادہ کردینگے ہم اُنکے واسطے سَعِیْرًا ۝ آگ جلتی نصف
ہوئی یا جلا دینگے ہم آگ اس طرح پر کہ اُنکی کھالیں اور گوشت تبدیل کردینگے تاکہ آگ پھر اُنھیں پٹے ذٰلِکَ جَزَآؤُھُمْ وہ عذاب
اُنکی جزا ہی بِاَنَّھُمْ کَفَرُوْا بسبب اسکے کہ انھوں نے کفر کیا بِاٰیٰتِنَا ہماری کھلی ہوئی دلیلوں کے ساتھ جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صدق پر دلالت کرتی تھیں کہ وہ اُنکے معجزات ہیں یا قرآن کی آیتیں وَقَالُوْٓا اور وہ بولے کہ ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا کیا جس وقت ہو جائیں گے
ہم ہڈیاں وَّرُفَاتًا اور خاک ریزہ ریزہ تو ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کیا ہم اُٹھائے گئے ہونگے خَلْقًا جَدِیْدًا ۝ نئے پیدا ہو کر
چونکہ وہ نئی پیدائش کے منکر تھے تو ہر ساعت میں سو بار جلائے جائینگے اور اُنکا گوشت پوست اُسی دم تازہ کردیا جائے گا تاکہ خوب عذاب کھینچیں
اَوَلَمْ یَرَوْا کیا وہ نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے کہ اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ اس بات کو جس خدا نے اپنی قدرت سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمان اور زمین اس بڑائی اور پھیلاوے کے ساتھ بے مادہ وہ قَادِرٌ قادر ہی عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ اس بات پر کہ پیدا کرے
مِثْلَھُمْ اُنھی کو دوبارہ نفس شے کو مثل کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں جیسے مِثْلُکَ لَا یَفْعَلُ کَذَا یعنی تجھ سا آدمی ایسا نہیں کرتا یعنی تو ایسا نہ کر تو حق تعالےٰ
نے فرمایا کہ جو بے چیز کے چیز پیدا کرتا ہی وہ اس بات پر قادر ہی کہ پرانی چیز کو نئی پیدائش پھر دے وَجَعَلَ لَھُمْ اور بیشک خدا نے
مقرر کی ہی اُنکی فنا کے واسطے اَجَلًا مدت کہ لَّا رَیْبَ فِیْہِ کچھ شک نہیں ہی اُسمیں اور وہ موت کا وقت ہی یا اُنکے دوبارہ پیدا
ہونے کے واسطے ایک مدت مقرر رکھی ہی کہ وہ قیامت ہی فَاَبَی الظّٰلِمُوْنَ پھر انکار کیا اور نہ چاہا ظالموں نے باوجود حق ظاہر
ہونے کے اِلَّا کُفُوْرًا ۝ مگر انکار اور کفر بعث و حشر کا قُلْ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِکُوْنَ اگر
تم مالک ہو جاؤ اور تصرف میں کر پاؤ خَزَآئِنَ رَحْمَۃِ رَبِّیْٓ خزانے میرے رب کی روزی کے جو وہ مخلوقات کو دیتا ہی تو اِذًا لَّاَمْسَکْتُمْ
اُسوقت ضرور پھر کھڑے ہو اور بخل کرنے لگو خَشْیَۃَ الْاِنْفَاقِ ط ڈر سے محتاجی کے یا اس خوف کے مارے کہ خرچ کرنے سے مال کم ہو جائے گا
ماوردی رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا ہی کہ اگر مخلوقات میں سے ایک بھی اللہ جل شانہ کی نعمتوں کے خزانے کا مالک ہو جائے تو ہرگز اُس کی بخشش اللہ کی

بخشش کے برابر نہو گی اس جہت سے کہ اُسمیں سے کچھ تو اپنی ذات کے واسطے بھی لیگا اور اُسکے کم ہو جانے سے ڈریگا اور حق تعالےٰ اپنی بخشش میں ان
دونوں باتوں سے منزہ ہو وَكَانَ الْاِنْسَانُ اور ہو آدمی قَتُوْرًا ؏ بخیل اور جمع کرنے والا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى اور بیشک ع٧
ہم نے دیں موسیٰ کو تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ نو نشانیاں کھُلی ہوئیں کہ وہ عصا تھا اور ید بیضا اور کئی برس اور طوفان ٹڈیاں کلنیاں مینڈک تھو
پھلوں کی کمی اور اسکے سوا بھی کہا ہو جیسے دریا پھٹ جانا پانی جاری ہونا بنی اسرائیل پر طور کا اُٹھانا قبطیوں کا مال مٹا دینا اور موسیٰ علیہ السلام
کی زبان سے عقدہ کشائی ہونا ساحروں کی رسیاں اور عصوں کو اُنکے عصے کا نگل جانا اور اُسکے مثل اور وہ جو صفوان رضی اللہ عنہ کی حدیث
میں آیا ہو کہ دو یہودیوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان نو نشانیوں کو پوچھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ شرک
اور خونِ ناحق نہ کرو زنا چوری سود خوری غمازی جادو بیاہی عورتوں کو تہمت لگانے سے دور رہو جہاد سے نہ بھاگو تو اس حدیث میں آیات
سے وہ احکام مراد ہیں جو ہر ملت میں ثابت اور نافذ تھے اور اسی واسطے آخر میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو یہود ہو تمہارے
واسطے حکم خاص یہ ہو کہ ہفتہ کے دن فرمان کے حد سے نہ درگذرو فَسْئَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ تو پوچھ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
بنی اسرائیل سے یعنی اُنکے عالموں سے یہی نشانیاں تاکہ تمہارے قول کی سچائی مشرکوں پر ظاہر ہو جائے یا یہ کہ پوچھ یہود سے اِذْ جَآءَهُمْ
جب آیا موسیٰ اُنکے پاس تو فرعون اور اُسکے درمیان کیا گذری فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ تو کہا موسیٰ علیہ السلام سے فرعون نے کہ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ
يٰمُوْسٰى بیشک میں گمان کرتا ہوں مجھے اے موسیٰ مَسْحُوْرًا ۝ جادو کیا ہوا اور تیری عقل خبط کر دی گئی قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ لَقَدْ
عَلِمْتَ بیشک تو جان چکا ہو اپنے دل میں اگرچہ زبان سے نہیں کہتا ہو کہ بے شبہ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ نہیں بھیجیں یہ نو آیتیں اِلَّا رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مگر آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے نے بَصَآئِرَ ۚ آیتیں کھلی ہوئیں کہ ہر ایک میری نبوت پر دلیل ہے
وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ اور یقینی جانتا ہوں تجھے اے فرعون مَثْبُوْرًا ۝ ہلاک کیا گیا یا مغلوب یا ناقص العقل فَاَرَادَ
پھر چاہا فرعون نے اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ یہ کہ اُبھارے اور بھگا دے موسیٰ کو اور اُنکی قوم کو مِّنَ الْاَرْضِ زمین مصر سے فَاَغْرَقْنٰهُ
تو ڈبو دیا ہم نے اُسے وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا اور جو کوئی تھا اُسکے ساتھ سب کو وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ اور کہا ہم نے فرعون
کے غرق ہو جانے کے بعد لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اولاد یعقوب کو کہ اسْكُنُوا الْاَرْضَ رہو اُس زمین پر جہاں سے وہ تم کو نکال دینا
چاہتے تھے فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئے وَعْدُ الْاٰخِرَةِ وعدہ آخرت کا جِئْنَا بِكُمْ لائینگے ہم انہیں اور تم کو میدانِ حشر میں
لَفِيْفًا ؕ جماعت باہم ملی ہوئی پھر حکم کرینگے ہم تم لوگوں میں سعیدوں کو شقیوں میں سے چھانٹ لینے اور تمیز کر دینے کا وَبِالْحَقِّ اور حق کے ساتھ
اَنْزَلْنٰهُ اُتارا ہم نے قرآن کو وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ اور حق کے ساتھ اترا اور تبیان میں لکھا ہو کہ بے کا حرف بالحق میں علےٰ کے معنی پر ہو اور حق سے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن نازل ہوا اور مدارک میں لکھا ہو کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ تعالےٰ بیمار تھے
اُنکا قارورہ ایک کافر طبیب کے پاس میں لیے جاتا تھا ایک مرد نہایت خوبصورت نیک سیرت پاکیزہ کپڑے پہنے میرے پاس آیا اور حال پوچھا میں نے
کیفیت بیان کی وہ بولا کہ سبحان اللہ خدا کے دوست کے کام کے لیے خدا کے دشمن سے مدد چاہتے ہو پھر جاؤ اور ابن سماک سے کہدو کہ جس مقام
پر درد ہو وہاں ہاتھ رکھے اور وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ پڑھے یہ کہکر وہ مرد ہماری نظر سے غائب ہو گیا میں پھر آیا اور شیخ سے قصہ بیان کیا شیخ نے درد
کے مقام پر ہاتھ رکھکر یہ الفاظ پڑھے فوراً اشفا حاصل ہو گئی اور لوگوں نے کہا ہو کہ وہ مرد حضرت خضر علیہ السلام تھے بیت

کار طبیباں الٰہی ست ایں ــــ نے اثر حکمت راہی ست ایں

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا مُبَشِّرًا اگر خوشخبری دینے والا مطیعوں کو ثواب کی وَّنَذِيْرًا ۝ وقف لازم
اور ڈرانے والا گناہگاروں کو عذاب سے سلمی رحمہ اللہ تعالےٰ نے لکھا ہو کہ اُسے بشارت دینے والا جو مجھ سے منہ پھیرے اور اسے ڈرانے والا
جو میری جانب متوجہ ہو یعنی بدکاروں کو یہ بشارت دے کہ میری رحمت وسیع ہو اور بخشش کامل ہو تاکہ میری درگاہ کی طرف متوجہ ہوں اور نیک کام
کرنے والوں کو ڈراوے میرے قہر کی ہیبت اور جلال سے تاکہ وہ اپنے اعمال نیک پر اعتماد نہ کریں وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ اور متفرق بھیجا ہو ہم نے
قرآن یعنی آیت آیت اور سورہ سورہ کرکے لِتَقْرَاَهٗ تاکہ پڑھو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے عَلَى النَّاسِ لوگوں پر عَلٰى مُكْثٍ
آہستگی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اس واسطے کہ یہ طریقہ حفظ کرنے کے واسطے بہت آسان ہو اور فہم سے بہت قریب ہو وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا اور
اُتارا ہم نے قرآن کو اُتارنا آہستہ آہستہ یکبارگی نہیں قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ کہہ لوگوں سے کہ ایمان لاؤ قرآن کے ساتھ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اور یا ایمان
نہ لاؤ یہ حکم ہو تہدید کی راہ سے یعنی اگر تم اسکا ایمان لاؤگے تو اسکے کمال میں کچھ نہ بڑھ جائے گا اور نہ ایمان لاؤگے تو اُسمیں کچھ نقصان نہ آئے گا
اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک جو لوگ اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہیں علم مِنْ قَبْلِهٖٓ قرآن نازل ہونے کے قبل سے یعنی جو لوگ آسمانی کتابیں
پڑھے ہیں اور وحی کی حقیقت پہچانتے ہیں اور نبوت کی نشانیاں معلوم کرچکے ہیں جیسے ابن سلام اور اُنکے تابع یہودی لوگ اور نجاشی اور اُسکے
مصاحب نصارے یا دین کے طالب جیسے سلمان اور ابوذر اور ورقہ بن نوفل اور اُنکے مثل اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ جب پڑھا جاتا ہو قرآن اُنپر
يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ گرتے ہیں اپنی ٹھوڑیوں کے بل یعنی مونہوں کے بل سُجَّدًا ۙ سجدہ کرنے والے امر خدا کی تعظیم کے واسطے یا وہ وعدۂ الٰہی
پورا ہونے کے شکر میں جو کتابوں میں اُنھوں نے پڑھا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہونگے اور قرآن شریف اُنپر نازل ہوگا وَّيَقُوْلُوْنَ اور
کہتے ہیں سُبْحٰنَ رَبِّنَآ پاک ہو ہمارا رب وعدہ خلافی کرنے سے اِنْ كَانَ بیشک ہو وَعْدُ رَبِّنَا وعدہ ہمارے رب کا لَمَفْعُوْلًا
البتہ کیا ہوا یعنی ضرور وفا ہو وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ اور گرتے ہیں اپنے مونہوں کے بل یعنی سجدہ میں ذقن یعنی ٹھوڑی کا ذکر اس جہت سے ہو کہ سجدہ
کرنے والے کے چہرے میں جو چیز پہلے زمین کی طرف جھکتی ہو وہ ٹھوڑی ہو مفسروں نے کہا ہو کہ پہلا سجدہ شکر کے واسطے ہو اور یہ سجدہ قرآن شریف کی نصیحتوں
کا اثر قبول کرنے کی جہت سے تو خاصکر اس سجدہ میں فرمایا کہ يَبْكُوْنَ روتے ہیں وَيَزِيْدُهُمْ اور زیادہ کردیتا ہو قرآن کا سننا
اُنکے واسطے خُشُوْعًا ۩ عاجزی اور فروتنی کو قرآنی سجدوں میں سے یہ چوتھا سجدہ ہو اور حضرت شیخ قدس سرہٗ نے اسے سجود العلماء کہا سجدہ ۴
ہو اور فرمایا کہ حقیقت میں یہ سجود تجلی ہو اس لیے کہ عاجزی تجلی الٰہی واقع ہونے سے ہوتی ہو تو عاجزی کی زیادتی تجلی کی زیادتی کی دلیل ہوتی ہو اور
اس تقدیر پر یہ سجود تجلی ہوگا اور سجدہ کرنے والے کو چاہیے کہ اس سجدہ کی برکت سے تجلی کے فیض سے بہرہ مند ہو اور اس کا خشوع وخضوع زیادہ
ہو جائے مثنوی

لمعۂ نور تجلی از قدم　　　بر حدوث افتد فرو ریزد زہم
پس خضوع اینجا زوال ہستی ست　　　آں بلندی موجب ایں پستی ست

لکھا ہو کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں کہتے یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ تو مشرک لوگ طعن کرتے کہ محمد ہم کو تو دو خدا کی پرستش سے منع کرتے ہیں اور خود
دو خداؤں کو پکارتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ کہہ دو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پکارو اللہ کو اَوِ ادْعُوا
الرَّحْمٰنَ ؕ یا پکارو رحمٰن کو کہ یہ دونوں لفظیں ایک ہی ذات پر بولی جاتی ہیں اور دونوں سے ایک ہی ذات مقصود ہو اور بعضے مفسروں نے
لکھا ہو کہ اہل کتاب نے حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ خدا نے توریت میں رحمٰن کا ذکر بہت کیا ہو اور تم اس نام سے کم یاد کرتے ہو

تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ دونوں نام بولنے کی خوبی میں برابر ہیں اَيًّا مَّا تَدْعُوْا جسے پکارو برابر اور بہتر ہو اور اُس سے حق تعالےٰ ہی کو تم پکارتے ہو فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج بس اُسکے واسطے تو بہت نام نیک ہیں بعضے اسکی صفات جلال پر دلالت کرتے ہیں بعضے صفات کمال پر ابن جبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا ہو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نمازوں میں چلّاکر قرأت کیا کرتے تھے جب ان کی نمازوں میں مسجد الحرام کے اندر آپ قرأت کرتے تو مشرک لوگ ہنسی کھیل کرتے سیٹی بجاتے تکلیف پہونچانے میں مشغول ہوتے تاکہ شاید حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلطی ہوجائے اور آپ قرأت کرنا چھوڑ دیں حق تعالےٰ نے فرمایا کہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اور ظاہر نہ کرو اپنی نماز میں قرأت یعنی چلّاکر نہ پڑھو تاکہ مشرک لوگ ہنسی ٹھٹھا نہ کریں وَلَا تُخَافِتْ بِهَا اور نہ بہت آہستہ پڑھو اسقدر کہ جو تمھارے پیچھے نماز پڑھتے ہیں وہ نہیں وَابْتَغِ اور ڈھونڈھو بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ع درمیان چلّانے اور آہستہ پڑھنے کے ایک راہ اسواسطے کہ راہ اوسط سب کاموں میں خوب اور مجرب ہی لکھا ہو کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن آہستہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا سے مناجات کرتا ہوں اور وہ میری حاجت جانتا ہو اور امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن شریف چلّاکر پڑھتے اور فرماتے کہ شیطان کو بھگاتا ہوں اور سوتوں کو جگاتا ہوں جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ذرا آواز بلند کرو اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنی آواز ذرا پست کرو اور بعضے مفسروں نے لکھا ہو اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ یارسول اللہ نہ سب نمازوں میں چلّاکر قرأت کیا کرو نہ سب میں آہستہ ان دونوں صورتوں میں ایک راہ اوسط نکال یعنی دن کی نمازوں میں آہستہ پڑھنا ہو اور رات کی نمازوں میں چلّاکر وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اور کہہ تعریف خدا کے واسطے ہو الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وہ خدا جس نے نہیں پیدا کرلیا وَلَدًا کوئی فرزند یہ یہود و نصاریٰ اور بنو ملیح کی رد ہو کہ حقتعالیٰ کے واسطے فرزند ثابت کرتے تھے وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اور نہیں ہو اُسکے واسطے شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ کوئی شریک بادشاہی میں یہ مشرکوں کی رد ہو کہ بتوں کو بادشاہی میں خدا کا شریک کہتے تھے وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اور نہیں ہو اسکے واسطے وَلِيٌّ کوئی دوست مِّنَ الذُّلِّ ذلت کی راہ سے کہ وہ رکھتا ہو اکہ دوست کے سبب سے عزت دار ہوجائے علم الہدےٰ رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا ہو کہ حق تعالےٰ اسواسطے دوست نہیں کرتا کہ اُسکی مدد کے باعث خود ذلت سے عزت کو پہونچے بلکہ اسواسطے دوست کرلیتا ہو کہ اپنی مہربانی سے اُسے ذلت کی پستی سے عزت کی بلندی پر پہونچادے وَكَبِّرْهُ اور تعظیم کر اس کی تَكْبِيْرًا ع تعظیم کرکے یعنی وصف کرنے والوں کے وصف اور عارفوں کی معرفت سے بڑھ کر حقتعالےٰ کو جان نظم ع ١١

فکرہا عاجز ست ز اوصافش عقلہا ہرزہ می زند لافش

عقلِ عقل ست وجانِ جان ست او آں کزاں برترست آن ست او

اور بعضوں نے کہا ہو کہ کبّرہ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ اکبر کہہ ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نقل کیا ہو کہ بندہ کو اللہ اکبر کہنا دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہو سب سے بہتر ہو اس سورۃ کی آخری اس آیت کو آیۃ العز یعنی عزت کی آیت کہتے ہیں حضرت عبد المطلب کی اولاد میں جو لڑکا باتیں کرنے لگتا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے یہ آیہ کریمہ سکھاتے فقط اللہ اکبر وکبیرا والحمد للہ کثیرا

ایاتها ١١٠ ۔ رکوعاتها ١٢ ۔ کلماتها ١٦٠٩ ۔ حروفها ٦٦٣٨

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ مِائَةٌ وَعَشْرُ اٰيَاتٍ
سورۂ کہف مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہو	اور وہ ایک سو دس آیتیں ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حمد وثنا اللہ کے واسطے ہو الَّذِيْۤ اَنْزَلَ جس نے نازل کیا عَلٰى عَبْدِهِ اپنے بندے پر یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

الْکِتٰبَ قرآن قرآن اُتارنے پر حمد کے استحقاق کا مترتب ہونا اس بات کی تنبیہ ہو کہ خدا نے جو نعمتیں اپنے بندوں کو عطا فرمائیں اُن سب
نعمتوں سے بڑی نعمت قرآن مجید ہو وَلَمْ يَجْعَلْ اور نہیں رکھی لَّهٗ اُسمیں عِوَجًا ۜ کچھ کجی لفظ کے اختلاف اور معنی کے تفاوت
کی وجہ سے یا کچھ عدول حق سے باطل کی طرف اور کر دیا قرآن کو قَيِّمًا راست یعنی معتدل بے افراط اور بے تفریط کیا ایسا کہ اسپر اعتماد
کیا گیا ہو اور اُسکی طرف رجوع کی جاتی ہو یا بندوں کی مصلحتوں کے ساتھ قائم تاویلات میں لکھا ہو کہ لَہٗ کی ضمیر عبد کی طرف پھرتی ہو اور معنی یہ ہیں
کہ اپنے بندے کو اپنے سوا اور کسی کی طرف میلان نہیں دیا اور سب حالتوں میں مستقیم کیا لِّيُنْذِرَ تاکہ ڈرائیں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن
بَاْسًا شَدِيْدًا عذاب سخت سے کہ ہلاکت ہو یا دوزخ کا عذاب یا عقوبت ایسا عذاب کہ صادر ہوا ہو مِّنْ لَّدُنْهُ خدا کے
پاس سے کہ وہی عذاب کرنیوالا ہو اُسکے سوا اور کوئی نہیں وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تاکہ خوشخبری دیں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن مجید
ایمان والوں کو الَّذِيْنَ جو يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ کرتے ہیں کام نیک کہ اَنَّ لَهُمْ اُنکے واسطے ہو اَجْرًا حَسَنًا ۙ
اجر نیک یعنی پسندیدہ اور پورا مّٰكِثِيْنَ حال یہ ہو کہ وہ رہنے والے ہونگے فِيْهِ اس اجر میں اَبَدًا ۙ ہمیشہ بے انقطاع اور بے انتقال
سلمی قدس سرہ نے لکھا ہو کہ عمل صالح وہ ہو کہ اللہ ہی کے واسطے ہو اور نیک اجر وہ ہو جو لقاے الٰہی کو مانع نہو وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ
اور ڈرائے اُن لوگوں کو جنھوں نے نادانی کی راہ سے قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ کہا کہ پیدا کر لیا ہو خدا نے وَلَدًا ۙ فرزند اور یہ بات
کہنے والے یہود و نصارے اور نبو مدلج ہیں مَا لَهُمْ نہیں اِن کہنے والوں کو بِهٖ فرزندوں کا یا اس بات کا جو وہ کہتے ہیں مِنْ
عِلْمٍ کچھ علم بلکہ جھوٹا وہم کرکے یہ بات کہتے ہیں وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ اور نہ علم تھا اُنکے باپ دادا کو اس بات میں اگر یہ اُن کی تقلید
کرتے ہیں تو كَبُرَتْ كَلِمَةً بڑی بات ہو جو جرأت کی رو سے تَخْرُجُ نکلتی ہو مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اُنکے مونہوں سے کافروں
کی اور باتوں کی بہ نسبت یہ بات حق تعالےٰ نے بہت بڑی کرکے بیان فرمائی اس واسطے کہ یہ ایک بات اِن بڑی باتوں کو شامل ہو کہ معاذ اللہ
حق تعالےٰ کا شریک دوسرا ہو اور خدا محتاج ہو اور حدوث کی صفتیں اسمیں پائی جاتی ہیں اِنْ يَّقُوْلُوْنَ نہیں کہتے ہیں وہ اِلَّا كَذِبًا ۝
مگر جھوٹ لیکن بڑا جھوٹ ہو اسکے سبب سے قریب ہو کہ زمین آسمان پھٹ جائے اور پہاڑ اپنی جگہوں سے ہٹ جائیں تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ
الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا لکھا ہو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ باتیں سُنکر رنجیدہ ہوے اور اُن کافروں کے ایمان کی جو امید
آپ کو تھی قریب تھا کہ منقطع ہو جائے حق تعالےٰ نے آپ کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے فرمایا کہ فَلَعَلَّكَ پھر گویا بَاخِعٌ نَّفْسَكَ
ہلاک کرنے والا ہو اپنی جان عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اُنکے پھر جانے کے بعد تجھ سے یا وہ تم سے انکار کرتے ہیں اس کے بعد یعنی اپنا اور انکا کام
آسان کرو اور اپنے دل بے غل پر رنج نہ لاؤ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا اگر وہ ایمان نہ لائیں بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اس بات کا یعنی قرآن کا
اور اُنکے کفر و عصیان کے پیچھے تم اپنے کو ہلاک نہ کرو اَسَفًا ۝ غم کے مارے یا بے صبری یا حسرت یا غصہ کرکے اِنَّا جَعَلْنَا بیشک ہم نے
کر دیا مَا عَلَى الْاَرْضِ اُس چیز کو جو زمین پر ہو کہاں درخت حیوان زِيْنَةً لَّهَا زینت اہل زمین کے واسطے محقق لوگ اس بات
پر ہیں کہ ما معنی میں مَن کے ہو اور اُس سے انبیا علیہم السلام مراد ہیں یا علما یا حافظ لوگ کہ زمین کی زینت یہی لوگ ہیں اور بعضوں نے کہا ہو کہ مردان
خدا زمین کی زینت ہیں اسواسطے کہ عالم کا قیام اُنھی کی ذات اور ہستی سے بندھا ہو بیت

روے زمین بہ طلعت ایشاں منورست
چوں آسماں بزہرہ و خورشید و مشتری

اور بعضوں نے کہا ہو کہ مَا عَلَى الْاَرْضِ سے وہ خواہش کی چیزیں مراد ہیں جو حرام ہیں اس واسطے کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ ہم نے اُنھیں خلق کی

آرایش بنایا ہی یعنی لوگوں کی آنکھوں میں آراستہ کردیا ہی لِنَبْلُوَهُمْ تاکہ آزمائیں ہم اُنھیں یعنی آزمانے والوں کا ایسا معاملہ کریں تاکہ یہ بات ظاہر ہوجائے کہ اَیُّهُمْ اُن میں سے کون اَحْسَنُ بہت نیک ہی عَمَلًا عمل کی راہ سے یعنی کون شخص ہی جو ان حرام چیزوں کو ترک کرے وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ اور بیشک ہم کردینے والے ہیں مَا عَلَيْهَا اس چیز کو جو زمین پر ہی پہاڑ درخت مکان صَعِيْدًا جُرُزًا ٥ زمین بنجر بے گھاس یعنی آخر کو ہم یہ عمارتیں خراب کردینگے تو اس سے دل نہ لگاؤ اور اُسکی ناپائدار زینت پر فریفتہ نہو جاؤ۔ مثنوی

جہاں از رنگ و بو سازد اسیرت ولے نزدیک ارباب بصیرت

نہ رنگ دلکشش را اعتبار یست نہ بوے دلفریبش را مدار یست

لکھا ہی کہ یہود نے جب قریش کو تین سوال سکھا دیے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھو تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ جوانوں کا قصہ بہت عجیب ہی اور محمدؐ اُسکا جواب دیسکیں تو اُن سے عجیب ہی حقتعالے نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اَمْ حَسِبْتَ ایسا نہیں ہی جو وہ کہتے ہیں کہ کیا گمان کرتے ہو تم اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ یہ کہ اصحاب کہف و رقیم کہ تین سو نو برس سوتے رہے كَانُوْا تھے مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ہماری قدرت کی آیتوں میں سے عجیب چیز یعنی زمین آسمان پیدا کرنے میں ہماری قدرت کی جو نشانیاں ہیں انمیں انکا قصہ ایسا کچھ عجیب و غریب نہیں ہی کہف سے وہ غار جیرم نام مراد ہی جو تیا خلوس پہاڑ میں ہی اور یہ پہاڑ شہر افسوس کے حوالی میں ہی اور یہ شہر دقیانوس کا دار السلطنت تھا اور رقیم ایک گانوں کا نام ہی یا ایک میدان کا کہ وہیں بنا خلوس پہاڑ میں ہی آور بعضوں نے کہا ہی کہ ایک تختی سیسے کی تھی یا ایک پتھر کہ اصحاب کہف کے نام اس میں کھود کے غار کے منھ پر لٹکائے تھے ایک حدیث مرفوع میں ہی کہ اصحاب رقیم تین آدمی تھے کہ مینھ کے خوف سے پہاڑ کے ایک غار میں اُنھوں نے پناہ لی تھی اور پتھر کا ایک ٹکڑا غار کے منھ پر پھٹ پڑا تھا اور وہ تینوں آدمی غار میں بند ہوگئے تھے ہر ایک نے ایک نیک کام کو اپنا وسیلہ کیا کہ یا اللہ اسکی برکت سے ہمیں نجات دے جیسے مزدور کی پوری مزدوری دینا خواہش نفسانی کی مخالفت کرنا ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا جب ایسے کاموں کے وسیلے سے انھوں نے نجات مانگی حقتعالے نے اُنکی دعا قبول فرمائی پتھر غار کے منھ پر سے ہٹا اُنھوں نے نجات پائی اور اصحاب کہف کے باب میں مختلف قول ہیں مگر اس ترجمہ میں وہی قول مذکور ہوتا ہی جو بہت صحیح اور مشہور ہی لکھا ہی کہ دقیانوس ممالک روم کو تسخیر کرتے وقت جب شہر افسوس میں پہونچا تو وہاں ایک مقتل بنایا جن بتوں کی وہ عبادت کرتا تھا شہر والوں کو حکم دیا کہ تم سب بھی اُنکی پرستش کرو جس نے اسکا حکم مانا نجات پائی اور جس نے نہ مانا اس پر آفت آئی اُس مقتل پر قتل کیا گیا چھ نوجوان خدا پرست بزرگ زادے اس شہر کے رہنے والے ایک گوشے میں بیٹھ رہے عبادت اور دعا میں مشغول ہوئے جناب الٰہی میں عرض کی کہ ہمیں اس ظالم کے ظلم سے بچا غرضکہ اُنکا حال بھی دقیانوس کے گوش گزار ہوا اُس نے حکم کیا کہ حاضر کرو حاضر ہوئے نہایت دھمکیاں دیں مگر اُنھوں نے توحید کا طریقہ نہ چھوڑا راہ توحید پر ثابت قدم رہے ہرگز اس کا حکم نہ مانا پس دقیانوس نے حکم دیا کہ اُن کے کپڑے اور زیور اُتار دو اُتار لیے گئے پھر بولا کہ تم ابھی نوجوان ہو میں نے تم کو دو تین دن کی مہلت دی تم اپنے کام میں غور و تامل کرو اور دیکھو تمھاری بہتری میری یہ بات ماننے میں ہی یا نہ ماننے میں پھر اُس شہر سے اور کسی موضع کی طرف متوجہ ہوا اُن نوجوانوں نے اُسکا چلا جانا غنیمت جانکر اپنے امر میں باہم مشورہ کیا سبھوں کی راے یہی قرار پائی کہ یہاں سے بھاگ جاؤ ہر ایک اپنے باپ کے گھر سے تھوڑا تھوڑا مال خرچ راہ کے واسطے لایا اور ایک پہاڑ جو اس شہر کے قریب تھا اس طرف چل نکلے راہ میں ایک چرواہا اُنکے پاس جا پہونچا اور اُنکے دین میں داخل ہوا اور اُنکے ساتھ ہو لیا چرواہے کا کتا اُنکے پیچھے پیچھے دوڑتا چلا ہر چند اُسے ہانکا اُس نے پیچھا نہ چھوڑا حق تعالے نے اُسے بات کرنے کی قوت دی وہ بولا کہ تم مجھ سے نہ ڈرو اس واسطے کہ میں خدا کے دوستوں کو دوست

سلہ جہان اپنے رنگ و بو سے ... فریفتہ کرتا ہی لیکن ارباب بصیرت کے نزدیک نہ رنگ دلکش کا اعتبار ہی نہ بوے دلفریب کو قرار ہی ۱۲ جعفر علی عفی عنہ

رکھتا ہوں تم آرام سے سو میں تمھاری پاسبانی کروں جب پہاڑ کے پاس پہونچے تو چرواہا بولا کہ میں اس پہاڑ میں ایک غار جانتا ہوں کہ اُسمیں
پناہ لے سکتے ہیں متفق ہو کر سب غار کی طرف پھرے اُنکے پھرنے کی خبر حقتعالےٰ اس طرح دیتا ہو کہ اِذْ اَوَی الْفِتْيَةُ اور یاد کرو اے
محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جب پھرے جوان لوگ اور جا پہونچے اِلَى الْكَهْفِ غار حیرم تک فَقَالُوْا تو بولے رَبَّنَآ اٰتِنَا
اے رب ہمارے دے ہمیں مِنْ لَّدُنْكَ اپنے پاس سے رَحْمَةً رحمت یعنی مغفرت یا روزی یا امن دشمن سے وَّهَيِّئْ
لَنَا اور مہیا کر دے ہمارے واسطے مِنْ اَمْرِنَا ہمارے کام میں سے کہ وہ کفار کی مفارقت ہو رَشَدًا راستی اور بھلائی
فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ پھر رکھدیا ہم نے اُنکے کان پر ایک پردہ کہ کسی کی بات نہ سنیں یعنی ہم نے انھیں سلادیا فِى الْكَهْفِ
غار میں سِنِيْنَ عَدَدًا ۝ کئی برس عدد والے یعنی گنے ہوئے ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ پھر اُٹھایا ہم نے یعنی جگایا ہم نے
اُنھیں لِنَعْلَمَ تاکہ دیکھ لیں ہم جو کچھ اپنے علم ازلی سے ہم نے جانا ہو یعنی تاکہ ہمارے بندے جان جائیں کہ اس قصے میں اَىُّ الْحِزْبَيْنِ
کون دو گروہوں میں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں یا مومن اور کافر یا اگلے پچھلے اور بہر تقدیر معلوم ہو جائے کہ کون اُس میں سے اَحْصٰى
گنتی بہت یاد رکھنے والا ہو لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝ اس مُدت کے انداز کو جتنی مدت وہ غار میں رہے تھے یعنی تاکہ معلوم ہو جائے کہ اُنکے
رہنے کا زمانہ کس گروہ نے یاد رکھا ہو اور کس کا شمار بہت صحیح ہو نَحْنُ نَقُصُّ ہم قصہ کہتے ہیں یعنی پڑھتے ہیں عَلَيْكَ تجھ پر اے محمد
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نَبَاَهُمْ اُنکی خبر بِالْحَقِّ ؕ ساتھ سچائی کے اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ بیشک وہ جوان تھے کہ صدق کی رو سے اٰمَنُوْا
بِرَبِّهِمْ ایمان لائے اپنے رب کا وَزِدْنٰهُمْ اور زیادہ کر دی ہم نے اُنکو هُدًى ۝ ہدایت یعنی ثبات اور یقین وَّرَبَطْنَا
اور باندھا ہم نے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اُنکے دلوں پر یعنی اُنکے دل مضبوط کر دیے اور حق ظاہر کرنے کی قوت دیدی اور جرأت عطا کی کہ
اُنھوں نے دقیانوس کی بات رد کر دی اِذْ قَامُوْا جب کھڑے ہوئے اُسکے سامنے اور اُس نے انھیں بت پوجنے کا حکم دیا فَقَالُوْا تو وہ بولے رَبُّنَا
ہمارا رب رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا ہو آسمانوں اور زمینوں کا لَنْ نَّدْعُوَا ہرگز نہ پوجیں گے ہم مِنْ دُوْنِهٖٓ
اُسکے سوا اِلٰهًا کسی معبود کو لَقَدْ قُلْنَآ قسم خدا کی کہ کہا ہو ہم نے اِذًا اسوقت جب دوسرے کو ہم پوجیں شَطَطًا ۝ بات باطل
اور جھوٹ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمُنَا یہ گروہ جو ہمارے ہم نسب لوگ ہیں یعنی شہر افسوس کا رہنے والا ایک گروہ اتَّخَذُوْا مان لیے ہیں ان لوگوں
نے دقیانوس کی دھمکی اور قتل کے خوف سے مِنْ دُوْنِهٖٓ خدائے برحق کے سوا اٰلِهَةً ؕ اور بہت سے خدا جو باطل ہیں
لَوْلَا يَاْتُوْنَ کیوں نہیں لاتے کافر عَلَيْهِمْ بتوں کی پرستش پر اور اس بات پر کہ وہ عبادت کے مستحق ہیں بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ
دلیل کھلی ہوئی یعنی دقیانوس دھمکا کر لوگوں کو بت پرستی کی تکلیف دیتا تھا دلیل کے ساتھ نہیں فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون ہو بڑا ظالم مِمَّنِ
افْتَرٰى اُس سے جس نے افترا کیا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اللہ پر جھوٹ کہ اسکی طرف شریکوں کو منسوب کرتا ہو اور اس سے قبل
ذکر ہو چکا ہو کہ دقیانوس نے گفتگو کے بعد اُنھیں مہلت دی اور یہ لوگ بھاگے پس اثنائے راہ میں الیخا جو اُنکے سردار تھے اُن سے کہا کہ
وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ اور جب تم ایک کنارے ہو گئے مشرکوں سے اور اُن سے دوری اختیار کی وَمَا يَعْبُدُوْنَ اور
اُس چیز سے جو وہ پوجتے ہیں یعنی سب کو چھوڑا اِلَّا اللّٰهَ مگر اللہ کو وہ کافر خدا کو معبود جانتے تھے اور بتوں کو عبادت میں شریک کرتے تھے
الیخا نے اُن سے یہ بات کہی کہ جب تم اُن سے اور اُنکے معبودوں سے الگ ہو گئے فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ تو پھر و غار کی طرف اور اُسمیں
جگہ پکڑو يَنْشُرْ تاکہ پھیلا دے لَكُمْ رَبُّكُمْ تمھارے واسطے تمھارا رب اور زیادہ کرے تمھارے لیے مِّنْ رَّحْمَتِهٖ اپنی رحمت

ع ۱۲

دونوں جہان میں وَهَيِّئْ لَكُمْ اور تیار کردے تمھارے واسطے مِّنْ اَمْرِكُمْ تمھارے کام میں سے مِّرْفَقًا وہ چیز جس سے
تم نفع لو دین دنیا میں لکھا ہو کہ وہ جوان متفق ہوکر پہاڑ پر چڑھے اور چرواہا اُنھیں غار میں لے گیا جب غار میں وہ سب ٹھہرے تو حقتعالےٰ نے نیند کو
اُنپر مسلط کردیا وہیں سوگئے اور دقیانوس دو تین روز کے بعد شہر افسوس میں پھر آیا اور ان جوانوں کا حال پوچھا جب سُنا کہ وہ بھاگ گئے تو
اُنکے باپوں کو بُلاکر حکم دیا کہ اپنے بیٹوں کو حاضر کرو وہ بولے اے بادشاہ وہ ہمارا مال لیکر اس پہاڑ میں چھپ رہے ہیں دقیانوس ایک
گروہ لیکر وہاں پہونچا اور اُنھیں اُس غار میں دیکھا کہ تکیہ لگائے ہیں سمجھا کہ جاگتے ہیں حکم دیا کہ غار کا منھ پتھر سے بند کردو کہ یہ سب یہیں
مرجائیں غار کا منھ خوب بند کردیا گیا اور دقیانوس کے مقربوں میں سے دو ایمانداروں نے اُن جوانوں کا حال پتھر کی ایک تختی پر کھود کر غار کی
دیوار میں جڑ دیا کہ شاید کبھی کوئی یہاں آئے تو اُنکے حال سے خبر پائے اور انکا غار بناخلوس پہاڑ کے دکن طرف تھا تو آفتاب طلوع اور غروب
کے وقت اُسکے دونوں طرف چمکتا تھا اور اُسکی عفونت تحلیل کرکے ہوا کو اعتدال کے ساتھ پھیر لاتا اور غار کے اندر اُسکی تابش اور تپش
نہ جاتی تاکہ اُنکے رنگ اور جسم کو متغیر اور اُنکے کپڑوں کو خراب نہ کرے چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہو وَتَرَى الشَّمْسَ اور دیکھتا ہو تو اے
دیکھنے والے آفتاب کو اِذَا طَلَعَتْ جبکہ وہ طلوع کرتا ہو تَّزٰوَرُ جھک جاتا ہو عَنْ كَهْفِهِمْ اُنکے غار سے ذَاتَ
الْيَمِيْنِ داہنی طرف اس واسطے کہ غار کا منھ قطب شمالی کے سامنے واقع ہوا تھا وَاِذَا غَرَبَتْ اور جب غروب ہوتا ہو
تَّقْرِضُهُمْ کترا جاتا ہو اُن سے اور پھرتا ہو ذَاتَ الشِّمَالِ بائیں طرف وَهُمْ اور وہ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ط کشادگی میں ہیں
غار کی یعنی اُس کے وسط میں ہیں اس طرح پر کہ ہوا کی روح انھیں پہونچتی ہو اور غار کی تعفن سے بے خوف ہیں ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ط
یہ اُنکی خبر قدرت الٰہی کی دلیلوں میں سے ہو مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ جسے اللہ ہدایت کرتا ہو اپنی توفیق سے فَهُوَ الْمُهْتَدِ ج تو وہ
راہ پائے ہوئے ہو فلاح کی وَمَنْ يُّضْلِلْ اور جسے چھوڑ دیتا ہو فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ تو ہرگز نہ پائیگا تو اُسکے واسطے وَلِيًّا
مُّرْشِدًا ع کوئی دوست سیدھی راہ دکھانے والا وَتَحْسَبُهُمْ اور گمان کرتا ہو تو اُنکو اَيْقَاظًا جاگتے اس واسطے کہ اُن کی ع ۵
آنکھیں کھلی رہتی ہیں وَّهُمْ رُقُوْدٌ صلے حال آنکہ وہ سوتے ہیں کشف الاسرار میں لکھا ہو کہ یہ حال طریقت کے جوانمردوں کے کام کا نمونہ ہو
جب اُنکے ظاہر کو دیکھیے تو معلوم ہوتا ہو کہ اعمال کے میدان میں جلوہ کیے ہوے ہیں اور جب اُنکے باطن کو دریافت کیجیے تو دکھائی دیتا ہو
کہ خدائے ذوالجلال کی مہربانی کے باغ میں بالکل فارغ البال ہیں باطن میں مست ظاہر میں ہوشیار ہیں دل بیار و دست بکار ہیں۔ بیت

ظاہرے با این و آں در ساختہ　　　باطنے از جملہ وا پرداختہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہو کہ اصحاب کہف کو ہر چھ مہینے میں ایک کروٹ سے دوسری کروٹ پھیر دیتے ہیں تاکہ زمین سے جو انکا بدن ملا
ہوا ہو اُسے زمین گلا نہ دے اور بعضوں نے کہا ہو کہ ہر سال عاشورہ کے دن اُنکی کروٹ بدل دیتے ہیں تو بہر تقدیر اُنکی کروٹ بدلنا ثابت
ہو جیسا خود حق تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ وَنُقَلِّبُهُمْ اور پھیر دیتے ہیں ہم اُنکو یعنی ملائکہ ہمارے حکم سے اُنھیں پھیر دیتے ہیں ذَاتَ الْيَمِيْنِ
داہنے ہاتھ کی طرف وَذَاتَ الشِّمَالِ صلے اور بائیں ہاتھ کی جانب وَكَلْبُهُمْ اور اُنکا کتا بَاسِطٌ پھیلائے ہو ذِرَاعَيْهِ
اپنے دونوں ہاتھ پاؤں بِالْوَصِيْدِ ط غار کے سامنے کی طرف یا اُسکی چوکھٹ پر اور وہ زرد کتا تھا یا لال یا میٹالا اور زاد المسیر میں لکھا ہو کہ اسکا سر
سرخ تھا اور پیٹھ کالی اور پیٹ سفید اور دم ابلق اور اُسکا نام قطمیر ہو یا قطفیر یا قطمور یا حمران یا زیان یا ہیا اور امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالےٰ کی تفسیر میں
لکھا ہو کہ جو کوئی دن رات میں حضرت نوح علیہ السلام پر درود بھیجے اُسے بچھو سے ضرر نہ پہونچے اور جو کوئی یہ کلمات کہ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ

بِالْوَصِیْدِ لکھ کر اپنے پاس رکھے کتے سے ضرر نہ پائے لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَیْهِمْ اگر اطلاع پائے تو اُنپر اور دیکھے اُنھیں تو لَوَلَّیْتَ ضرور منھ پھیرے مِنْهُمْ اُن سے فِرَارًا بھاگتے کر وَلَمُلِئْتَ اور البتہ بھر دیا جائے تو مِنْهُمْ رُعْبًا ۝ اُن سے ڈر یعنی تیرے دل کو اُنکے ڈر سے بھردیں اس سے مراد یہ ہو کہ کسی کو یہ طاقت نہیں کہ اُنکو دیکھ سکے اس جہت سے کہ اُنکی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور اُنکے بال اور ناخن بڑھ گئے ہیں اور اندھیرے بھیانک مکان میں ہیں یہ خطاب جو مذکور ہوئے بظاہر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہیں اور مراد اور لوگ ہیں غرضکہ دقیانوس جب غار کا منھ اُنکے واسطے خوب مضبوط بند کرکے پھرا اور دار السلطنت میں پھر آیا تو تھوڑے ہی زمانے میں موت کی آندھی نے اُسکی حیات کی عمارت گرادی یعنی وہ کافر مرگیا اور وہ سب ملک و مال جاہ و جلال پراگندہ ہوا بیت

دمے چند بشہر دونا چیز شد زمانہ بخندید کیں نیز شد

اسکے بعد اُس ملک میں اور کئی مالکوں نے تصرف کیا یہانتک کہ بادشاہ صالح تندروس کی نوبت پہونچی اور بعضے تندروسیش کہتے ہیں اور وہ ایک مرد ایماندار خداترس تھا اُسکے زمانہ کے اکثر لوگوں کو حشر جسم میں شبہہ ہوا ہرچند بادشاہ نے نصیحت کی کچھ فائدہ نہوا حقتعالےٰ نے چاہا کہ جسم کے حشر پر کوئی دلیل اُنھیں دکھائے تو اصحاب کہف کو خواب سے بیدار کیا جیسا کہ فرمایا وَكَذٰلِكَ اور جس طرح انھیں ہم نے سلادیا تھا اسی طرح بَعَثْنٰهُمْ اُٹھایا ہم نے کمال قدرت کے ساتھ اور جگایا ہم نے تو بہت زمانہ گذرنے سے نہ اُنکے جسم میں تغیر آیا تھا اور نہ اُنکے کپڑے پرانے ہوئے اور گلے تھے انھیں ہم نے سلایا تھا حکمت کے ساتھ اور جگایا قدرت کے ساتھ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ تاکہ سوال کریں ایک دوسرے سے اور اپنا حال پہچانیں اور ہمارے کمال قدرت کے باب میں اُنکا یقین زیادہ ہو قَالَ قَآئِلٌ کہا ایک کہنے والے نے مِّنْهُمْ انیں سے یعنی مکسلمینا نے جو سن میں سب سے زیادہ تھا كَمْ لَبِثْتُمْ کتنی دیر رہے تم اس غار میں اُنکا مقصود یہ تھا کہ رہنے کی مدت دریافت کرکے جو نمازیں فوت ہوئی ہیں قضا کریں وہ صبح کے وقت غار میں آئے تھے اب جو اُنھوں نے دیکھا تو چاشت کا وقت تھا تو قَالُوْا لَبِثْنَا وہ بولے کہ رہے ہم یہاں يَوْمًا ایک دن اگر کل سوئے تھے اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا تھوڑا دن اگر آج ہی ہم سوئے ہوں جب اپنے ناخن بڑھے ہوئے اور سر کے بال لمبے پائے تو قَالُوْا بولے انہیں سے بعض کہ رَبُّكُمْ تمھارا رب اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ خوب جانتا ہو جتنی مدت تم رہے ہو فَابْعَثُوْٓا تو بھیجو اَحَدَكُمْ ایک کو اپنے میں سے بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اپنے روپیہ سمیت جو تمھارے پاس ہو اِلَى الْمَدِيْنَةِ شہر افسوس کی طرف فَلْيَنْظُرْ تو چاہیے کہ بھیجا ہوا آدمی دیکھے کہ اَيُّهَا کون شخص شہر والوں میں سے اَزْكٰى طَعَامًا بہت پاکیزہ ہو کھانے کی راہ سے یعنی دیکھے کہ کس شخص کا کھانا بہت حلال اور پاکیزہ ہو اسواسطے کہ اُنکے زمانے میں اُس شہر میں ایسے لوگ تھے جو اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے ان اصحاب کہف کی غرض یہ تھی کہ اُنکے ذبح کیے جانور کا گوشت ملے فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ تو چاہیے کہ لائے وہ بھیجا ہوا آدمی تمھارے واسطے کھانا اُس پاک کھانے میں سے وَلْيَتَلَطَّفْ اور چاہیے کہ وہ نرمی کرے خرید فروخت میں وَلَا يُشْعِرَنَّ اور ہرگز نہ خبر دے بِكُمْ اَحَدًا ۝ تمھاری کسی شہر والے کو اِنَّهُمْ بیشک اس شہر والے کہ اکثر دقیانوس کے تبع ہیں اِنْ يَّظْهَرُوْا اگر مطلع ہوجائیں گے یا قدرت پائینگے یا فتحیاب ہونگے عَلَيْكُمْ تم پر تو يَرْجُمُوْكُمْ سنگسار کرینگے تمکو اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ یا پھیر لے جائیں گے تم کو فِيْ مِلَّتِهِمْ اپنے دین میں وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝ اور نہ نجات پاؤگے جبکہ اُس دین آجاؤگے کبھی یعنی ہمیشہ عذاب ہی میں مبتلا رہوگے یملیخا جو اُن میں بڑا کامل اور عاقل تھا اس نے یہ نصیحتیں قبول کیں اور شہر کی طرف چلا جب دروازہ پر پہونچا تو اُسکی وضعیں متغیر دیکھیں اور جب شہر میں آیا تو بازار محلوں اور لوگوں کی شکلوں اور رنگوں کو اُسی طور پر پایا حیرت

ودر لفظ ولیتلطف کی ت بحروف نصف قرآن است ۱۲

غالب ہوئی آخر ایک نان بائی کی دکان پر آیا اور جو روپیہ اُسکے پاس تھا نان بائی کو دیا کہ روٹی مول لے نانبائی نے روپیہ پر دقیانوس کا سکہ دیکھا خیال کیا کہ اس شخص نے کوئی خزانہ پایا ہو وہ روپیہ دوسری دوکان پر اور دوکاندار کو دکھایا دم بھر میں یہ خبر بازار میں پھیلی اور تھانہ دار کو یہ خبر پہونچی اُس نے یملیخا کو بلا کر بہت دھمکایا اور باقی زر نقد طلب کیا یملیخا بولے کہ میں نے خزانہ نہیں پایا ہو کل اپنے باپ کے گھر سے یہ روپیہ میں نے لیا تھا آج بازار میں لایا ہوں تھانہ دار نے اُس کے باپ کا نام پوچھا جب یملیخا نے اپنے باپ کا نام بتایا تو کسی نے نہ پہچانا اُنھیں جھوٹا بنایا وہ ڈر کے مارے بولے کہ مجھے دقیانوس پاس لے چلو وہ میری کیفیت سے آگاہ ہو لوگوں نے ہنسنا اور مسخراپن کرنا شروع کیا اور یہ بات کہی کہ تین سو برس کے قریب زمانہ گذرا کہ دقیانوس مرگیا تو ہمارے ساتھ دل لگی کرتا ہو یملیخا بولے کہ میں تو دل لگی نہیں کرتا تم میرے ساتھ مسخراپن کرتے ہو کل ہم کچھ لوگ اس سے بھاگ کے پہاڑ میں گئے ساتھیوں نے آج کھانا لینے کو مجھے شہر میں بھیجا اسکے سوا اور کچھ میں نہیں جانتا غرضکہ یملیخا کو بادشاہ پاس لے گئے اور کیفیت بیان کی بادشاہ اپنے مصاحبوں اور شہر کے شرفا کو ساتھ لے کر غار کی طرف چلا یملیخا آگے بڑھ کر غار میں آئے اور اپنے یاروں کو خبر کی بادشاہ بھی فوراً غار پر آپہونچا اور وہ تختی جو غار کے دروازے پر لگی تھی پڑھی اصحاب کہف کے نام اور کیفیت معلوم ہوئی پھر بادشاہ اپنے ہمراہیوں سمیت غار میں آیا اور اصحاب کہف کو دیکھا کہ چہرے بحال اور کپڑے نئے ہیں دیکھ کر سخت متحیر ہو کر سلام علیک کی اُنھوں نے جواب دیا حقتعالے اس حال سے خبر دیتا ہو وَكَذٰلِكَ اور جس طرح اُنھیں ہم نے جگایا اسی طرح اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ مطلع کر دیا ہم نے تندروس اور اسکی قوم کو اُن کے حال پر لِيَعْلَمُوْٓا تاکہ یہ بات جان لیں کہ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک اللہ کا وعدہ بعث وحشر کے باب میں حَقٌّ صحیح اور درست ہو اس واسطے کہ انکا سونا جاگنا مرنے اور قیامت کے دن اُٹھنے سے بڑی شباہت رکھتا ہو وَّاَنَّ السَّاعَةَ اور دوسری یہ بات جان لیں کہ روز قیامت لَا رَيْبَ فِيْهَا ج نہیں ہو کچھ شبہہ اُس میں پھر حقتعالیٰ نے اطلاع دی اُن لوگوں کے حال سے اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ جب جھگڑتے تھے اس زمانے کے لوگ بَيْنَهُمْ آپس میں اَمْرَهُمْ اپنے دین کے کام کی بابت بعضے کہتے تھے کہ حشر فقط روح کو ہوگا اور بعضے قائل تھے کہ روح اور جسد ساتھ ہی مبعوث ہونگے اس واسطے کہ وہ خدا جس نے اصحاب کہف کی جانیں نکال کر تین سو نو برس تک اُنکے بدن قائم رکھے اور نہ بگڑنے دیے اور پھر اُنکے بدنوں میں روح ڈالی اور وہ جاگ اُٹھے وہ خدا سب لوگوں کی جان لینے اور اُنکے بدن کے اجزا روک رکھنے اور دوبارہ پھر روح ڈالنے پر قادر ہو بیت

پیش قدرت کارہا دشوار نیست — عجز را با قدرت حق کار نیست

لکھا ہو کہ اُن جوانوں یعنی اصحاب کہف نے بادشاہ کے حق میں دعا کی اور اپنے ٹھکانوں پر سو رہے اور انکی روحیں قبض کر لی گئیں تفسیر ثعلبی میں مذکور ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ آرزو ہوئی کہ اصحاب کہف کو دیکھیے پس جبرئیل امین نازل ہوے اور یہ بات کہی یا رسول اللہ آپ انھیں دنیا میں نہ دیکھیں گے مگر اپنے اصحاب میں سے چار بڑے بڑے صحابیوں کو آپ بھیجیں کہ اُنھیں آپ کے دین کی دعوت کریں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیونکر بھیجوں اور جانے کا حکم کیسے کروں جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اپنی چادر مبارک بچھا دیجیے اور امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضے اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے حکم کیجیے کہ ایک ایک کونے پر بیٹھیں اور اُس ہوا کو جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی مسخر تھی طلب کیجیے اس واسطے کہ حقتعالے نے اُسے آپ کا مسخر کر دیا ہو اور اُس ہوا کو حکم فرمائیے کہ اُن چاروں صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم کو اُٹھا کر اُس غار میں لیجائے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور صحابۂ کبار غار کے منھ پر پہونچے اور پتھر ہٹایا اصحاب کہف کے کتے نے روشنی دیکھی تو بھونکنا شروع کیا اور جھپٹا جب اُسکی نگاہ صحابۂ کبار پر پڑی تو دم ہلانے لگا اور سر سے اشارہ کیا کہ آئیے صحابۂ کبار نے

غار میں داخل ہوکر کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ حقتعالےٰ نے روحیں اُنکے جسموں میں داخل کردیں پس اصحاب کہف اُٹھ کھڑے ہوئے اور سلام کا
جواب دیا صحابۂ کبار نے کہا کہ اللہ کے نبی محمد بن عبد اللہ نے تم کو سلام کہا ہی اصحاب کہف نے جواب میں کہا کہ محمد رسول اللہ پر سلام ہو پھر صحابۂ کبار نے
اُنھیں دین اسلام کی دعوت کی اور انھوں نے قبول کرلی اور پھر دوبارہ کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ کو ہمارا اسلام پہونچانا پھر اپنے اپنے مقام پر
سو رہے اور پھر حضرت امام مہدی علیہ السّلام کے خروج کے قریب زندہ ہونگے اور امام مہدی اُنپر سلام کرینگے اور وہ جواب دینگے اور پھر
مرجائینگے تو قیامت کے دن اُٹھیں گے غرضکہ جب تندروس اور اُسکے ساتھیوں نے یہ حالات جو مذکور ہوئے مشاہدہ کرلیے فَقَالُوا ابْنُوا عَلَیْھِمْ
تو بولے کہ بناؤ اُنپر بُنْیَانًا ایک دیوار کہ لوگوں کی نگاہ سے یہ پوشیدہ رہیں یا اسواسطے کہ اس بنا کے سبب سے لوگ انکا مقام پہچانیں
رَبُّھُمْ اُنکا رب اَعْلَمُ بِھِمْ خوب جانتا ہی اُنکا حال جو لوگ جھگڑتے ہیں اُنکے باب میں انہیں سے قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا
کہا اُن لوگوں نے جو غالب ہوئے عَلٰٓی اَمْرِھِمْ اُنکے دین پر یعنی وہ لوگ جو حشر اجساد کے قائل تھے بولے لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْھِمْ
البتہ بنائینگے ہم اُنپر مَّسْجِدًا ا سجد کہ لوگ اُسمیں نماز پڑھیں سَیَقُوْلُوْنَ قریب ہی کہ کہیں یہود یا نصاریٰ میں سے یعقوبیہ کہ اصحاب کہف
ثَلٰثَۃٌ تین آدمی تھے رَّابِعُھُمْ کَلْبُھُمْ چوتھا اُنکا کتا تھا اُنکا وَیَقُوْلُوْنَ اور کہیں نصاریٰ میں سے نسطوریہ کہ خَمْسَۃٌ
پانچ آدمی ہیں سَادِسُھُمْ کَلْبُھُمْ چھٹا اُنکا کتا ہی اُنکا اور کہہ ڈالا چاہتے ہیں وہ یہ بات رَجْمًا بِالْغَیْبِ ڈالنا ساتھ پوشیدگی کے
یعنی یہ بات اپنی اٹکل سے یا خود گڑھ کر کہا چاہتے ہیں وَیَقُوْلُوْنَ اور کہیں گے مسلمان لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبر دینے سے
کہ سَبْعَۃٌ وہ سات آدمی ہیں وَّثَامِنُھُمْ کَلْبُھُمْ اور آٹھواں اُنکا کتا اُنکا ہی قُلْ رَّبِّیْٓ کہہ میرا رب اَعْلَمُ بِعِدَّتِھِمْ
خوب جانتا ہی اُنکا شمار مَّا یَعْلَمُھُمْ نہیں جانتے ہیں اُنکے عدد کو اِلَّا قَلِیْلٌ مگر تھوڑے آدمی یعنی رسول مقبول اور اُنکے صحابہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اُن تھوڑے آدمیوں میں سے ہوں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ اصحاب کہف سات آدمی تھے اور
اُنکے یہ نام ہیں یملیخا مکسلمینا مسلینا مرنوش برنوش شاذنوش اور چرواہے کا نام مرطونس ہی اور اُنکے کتے کا نام قطمیر ہی اُنکے ناموں میں اور بھی روایتیں ہیں سب
میں جو کچھ صحت رکھتی ہی وہ یہی ہی جو بیان ہوئی تیسیر میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جہاں کہیں آگ لگے اگر یہ نام لکھ کر وہاں پھینکدیں
تو آگ فوراً بجھ جاتی ہی اور اہل تاویل کو اصحاب کہف کے باب میں بہت تاویلیں ہیں بعضے کہتے ہیں کہ سات ابدال جنکے سبب سے ساتوں اقلیمیں
قائم ہیں یہ قصہ اُنکا احوال ظاہر کرتا ہی اور کہف اُنکا خلوت خانہ تھا اور کتا اُنکا نفس حیوانی تھا اور بعضوں کے نزدیک یہ اشارہ ہی روح عقل قلب
نظر معیشت قوت قدسیہ سر خفی کی طرف کہ کہف بدن سے علاقہ رکھتے ہیں اور دقیانوس نفس امارہ ہی اور یہ باتیں جواہر التفسیر میں مفصل لکھی ہیں
فَلَا تُمَارِ پھر تم نہ جھگڑو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْھِمْ اصحاب کہف کے باب میں اگر یہود و نصاریٰ جھگڑا کریں اِلَّا مِرَآءً
ظَاھِرًا مگر جھگڑنا ظاہری یعنی جھگڑے میں غور اور فکر نہ کرو جو کچھ قرآن میں ہی وہی پڑھ دو اور اُنکی جہالت رد کرنے میں مشغول نہو وَّلَا تَسْتَفْتِ
اور فتوے نہ لو یعنی نہ پوچھو فِیْھِمْ اُنکے باب میں مِّنْھُمْ اہل کتاب میں سے اَحَدًا کسی کو لکھا ہی کہ تینوں سوال جو مذکور ہوئے جب ع ۵
حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھے تو آپ نے فرمایا کہ اچھا کل آنا تو تم کو ہم جواب دینگے اور اتفاقاً اس وقت انشاء اللہ
آپ نے نہیں فرمایا پندرہ دن یا کچھ کم زیادہ وحی نہ آئی اور قریش نے طعن کرنا شروع کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکی باتوں سے
رنج ہوا تو حقتعالےٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَا تَقُوْلَنَّ اور ہرگز نہ کہا کرو لِشَایْءٍ کسی بات کو اور کسی کام کو جس کا قصد رکھتے ہو کہ اِنِّیْ فَاعِلٌ
یقینی میں کرنے والا ہوں ذٰلِکَ غَدًا یہ کام کل اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ مگر یہ کہ چاہے اللہ یعنی یوں کہا کرو کہ اگر خدا چاہے

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اور یاد کر لیا کرو اپنے رب کی مشیت کو اِذَا نَسِيْتَ جب استثنا بھول جاؤ اور انشاء اللہ کہہ لیا کرو یا یاد کیا کرو اپنے رب کو جب اپنے تئیں بھولا کرو اسواسطے کہ ذکر کی حقیقت یہ ہے کہ ذکر کرنیوالا اُسمیں فنا ہو جائے جسکا ذکر کرتا ہے شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ ذکر حقیقی یہ ہے کہ ذاکر یعنی ذکر کرنے والے کا دل ستر مذکور میں ہو یعنی اُسمیں جسکا ذکر کرتا ہے اور ذاکر کی جان سر نور میں خیر عیاں اور ظاہر ہو جائے اور ظاہر بیان میں نہ آئے مثنوی

نے بیاں می گنجد اینجا نے عیاں — نے من و نے ما و نے نام و نشان
ذکر و ذاکر محو گردد بالتمام — جملگی مذکور ماند والسلام

وَقُلْ عَسٰٓى اور کہہ شاید اَنْ يَّهْدِيَنِ یہ کہ ہدایت کرے مجھے رَبِّیْ میرا رب لِاَقْرَبَ اس چیز کی طرف جو بہت قریب ہے مِنْ هٰذَا شان اصحاب کہف سے جو کہ تم پوچھتے ہو رَشَدًا صواب اور بھلائی کی راہ سے اور چونکہ عیسٰی حق سبحانہ تعالے سے لابد ہے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالے نے بہت بڑی خبر بتادی کہ وہ اصحاب کہف کا قصہ اور انبیا علیہم السّلام کا حال اور اگلی امتوں کی کیفیت اور آئندہ ہونے والی باتیں ہیں وَلَبِثُوْا اور رہے وہ سب جوانمرد فِیْ كَهْفِهِمْ اپنے غار میں جب سوتے تھے ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ تین سو برس وَازْدَادُوْا تِسْعًا اور زیادہ کیے نو برس اور لباب میں لکھا ہے کہ تین سو برس آفتاب کے حساب سے تھے اور نو برس اُپر اور بڑھائے ہیں کہ ماہتاب کے حساب سے سال ہو گئے اس واسطے کہ شمسی اور قمری سال میں ہر سال گیارہ دن کے قریب فرق ہے اور تحقیق بات یہ ہے کہ تین سو برس شمسی تین سو نو [۳۰۹] برس قمری دو مہینے انیس [۱۹] روز اوپر ہوتے ہیں حدیث میں ہے کہ نصاریٰ بولے ہم تین سو برس جانتے ہیں نو برس نہیں معلوم حقتعالے نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ خدا اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ج خوب جانتا ہے اُس مدت کو جس مدت تک وہ وہاں رہے لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اُسکے واسطے ہیں چھپی چیزیں آسمانوں اور زمین کی اہل آسمان اور اہل زمین کے مخفی امور وہ جانتا ہے اَبْصِرْ بِهٖ کیا خوب دیکھنے والا ہے خدا ہر موجود کو وَاَسْمِعْ ط اور کیا خوب سننے والا ہے ہر مسموع کو مَا لَهُمْ نہیں ہے اہل زمین اور اہل آسمان کے واسطے مِّنْ دُوْنِهٖ اسکے سوا مِنْ وَّلِيٍّ ز کوئی دوست جو اُنکے اُمور کا متکفل اور متولی ہو وَّلَا يُشْرِكُ اور نہیں شریک کرتا ہے خدا فِیْ حُكْمِهٖٓ اپنے حکم میں اَحَدًا o کسی کو موجودات علوی اور سفلی میں سے وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اور پڑھ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو وحی کی گئی ہے اِلَيْكَ تیری طرف مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ج تیرے رب کی کتاب میں سے کہ وہ کتاب قرآن ہے لَا مُبَدِّلَ نہیں کوئی بدلنے والا اس میں لِكَلِمٰتِهٖ قف ج اسکی باتوں کو جو اصحاب کہف کی شان میں اس نے بھیجیں وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پائیگا تو مِنْ دُوْنِهٖ اُسکے سوا مُلْتَحَدًا o کوئی پناہ صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ کافروں کے رؤسا میں سے ایک گروہ نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت میں عرض کی کہ یہ کملی اوڑھنے والے بے قدر لوگ جیسے صہیب بلال عمار خباب رضی اللہ عنہم جو آپ کے مصاحب ہیں اُنکے کپڑوں میں بدبو آتی ہے اور ہمیں تکلیف اور ایذا پہونچاتی ہے ان لوگوں کو آپ اپنی مجلس میں سے نکال دیجیے تو ہم آپ کے پاس آیا کریں اور آپ کی صحبت سے فائدہ اُٹھایا کریں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ اور روک رکھ اپنے دل کو اور صبر کر مَعَ الَّذِيْنَ ان لوگوں کے ساتھ جو يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ عبادت کرتے ہیں اپنے رب کی بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ صبح شام ان دونوں وقتوں سے یا فجر اور عصر کی نماز مراد ہے یا یہ مقصود ہے کہ دن رات وہ لوگ خدا کی عبادت ہی میں مشغول ہیں يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ چاہتے ہیں اُسکی رضامندی یا اسی کو ڈھونڈھتے ہیں اسکے سوا اور کسی کے طالب نہیں ہیں بعض کے نزدیک یہ آیت مدینہ میں نازل ہوئی اور اسکے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ جنکی تالیف قلوب کی گئی تھی انہیں سے ایک گروہ جیسے عیینہ ابن حصین اور اقرع بن حابس اور اُنکے مثل اور لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم عرب کے اشراف ہیں سلمان اور ابوذر اور مسلمان فقیروں کے پاس ہم نہ بیٹھ سکیں گے

اگر آپ انھیں دور کردیں تو البتہ ہم لوگ آپ پاس آکر احکام شرع سیکھا کریں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر کرو اُن فقیروں کی صحبت پر جو خدا کی رضامندی کے واسطے شب وروز ہر وقت خدا کی رضا کیلیے اسکی عبادت میں بسر کرتے ہیں وَلَا تَعْدُ اور چاہیے کہ نہ درگذریں عَیْنٰکَ عَنْھُمْ تیری آنکھیں اُنسے یعنی اُن سے نظر نہ پھیر لو اور اُنکا اغیار کی طرف التفات نہ کرو تُرِیْدُ چاہتا ہی تو زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زینت زندگی دنیا کی جانتا چاہیے کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا اور زینت کی طرف ہرگز میل نہ تھا تو اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ اُن لوگوں کے ایسے کام نہ کرو جو آرائش دنیا کی طرف مائل ہیں اسواسطے کہ جو شخص دنیا کی طرف مائل ہوتا ہی فقیروں سے کراہت امیروں کی طرف رغبت رکھتا ہی وَلَا تُطِعْ اور اطاعت نہ کر مَنْ اَغْفَلْنَا اُس شخص کی کہ غافل کردیا ہی ہمنے قَلْبَهٗ اُسکے دل کو عَنْ ذِكْرِنَا اپنی یاد سے اور وہ شخص امیہ بن خلف تھا اور اُسکے متبع لوگ یا عیینہ اور اسکا گروہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ فقیر مسلمانوں کو اپنی صحبت اور مجلس سے نکالدو حقتعالے نے فرمایا کہ ہم نے اسکے دل کو غافل کردیا ہی وَاتَّبَعَ اور اس نے پیروی کی ہی هَوٰىهُ اپنی خواہش نفسانی کی وَكَانَ اَمْرُهٗ اور ہی اسکا کام فُرُطًا۝ خراب اور ضائع یا حسرت اور ندامت اور ہلاکت کا سبب وَقُلِ اور کہہ ان سے جو چیز میں تمھارے پاس لایا ہوں یعنی قرآن الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ سچا پیغام اور صحیح بات ہو تمھارے رب کے پاس سے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ پھر جو اُسکا ایمان لانا چاہے اُسے چاہیے کہ ایمان لائے وَمَنْ شَآءَ اور جو نہ ایمان لانا چاہے فَلْيَكْفُرْ تو کہدو کہ ایمان نہ لائے امام زاہد رحمۃ اللہ تعالےٰ نے کہا ہی کہ یہ حکم وعید اور تہدید کا ہی اجازت اور اباحت کا حکم نہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حکم خبر دینے کے معنی میں ہی یعنی جسے خدا چاہتا ہی کہ ایمان لائے وہ ایمان لاتا ہی اور جسے خدا چاہتا ہی کہ کافر ہو جائے وہ بیشک کافر ہو جاتا ہی وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ جس بات سے مشیت ازلی متعلق ہو چکی وہ نہ ٹل سکتی ہی نہ بدل سکتی ہی بیت

ہر کرا خواہی بماں وہر کرا خواہی بخواں حکم حکم تست وکس را چارہ جز تسلیم نیست

اِنَّآ اَعْتَدْنَا بیشک ہم نے تیار کر رکھی ہی لِلظّٰلِمِيْنَ ظالموں کے واسطے یعنی کافروں کیلیے نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ ایسی آگ کہ گھیر لیا ہی انھیں سُرَادِقُهَا اُسکے پردوں نے جو آگ کافروں کو گھیرے ہوگی اسکو ایسے پردے کے ساتھ تشبیہ دی ہی جسکے اندر اسکے لوگ ہوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہی کہ آگ کے پردے چار دیواری ہی اُسکی گندگی چالیس برس کی راہ ہوگی کہ کافر اُسکے اندر ہونگے وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا اور اگر فریاد کرینگے اور چلاوینگے پیاس کے مارے تو يُغَاثُوْا بِمَآءٍ فریاد کو پہونچائے جاوینگے اور داد پاوینگے ایسے پانی کے سبب سے جو كَالْمُهْلِ گھلائے ہوئے تانبے کے مانند ہی کہ اس پانی کو اُنکے منھ کے پاس لیجاوینگے تو يَشْوِي الْوُجُوْهَ بھون ڈالیگا اور جلا دیگا اُنکے مونھوں کو نہایت گرم ہونیکے سبب سے بِئْسَ الشَّرَابُ بُرا پینا ہی وہ پانی وَسَآءَتْ اور بُری ہی آگ مُرْتَفَقًا۝ رہنے کی جگہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے خدا کا اور اُسکے رسول اور کتاب کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے انھوں نے کام نیک اِنَّا لَا نُضِيْعُ بے شبہ ضائع نہ کرینگے ہم اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ اجر اسکا جو بہت نیک ہی عَمَلًا۝ عمل کی رو سے اُولٰٓئِكَ وہ مومنوں اور اچھے لوگوں کا گروہ لَهُمْ اُنکے واسطے ہیں جَنّٰتُ عَدْنٍ باغ قیام کرنیکے یعنی ایسی جنتیں جنمیں ہمیشہ رہینگے تَجْرِيْ بہتی ہیں مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ نیچے سے اُنکے مکانوں کے اُنکے حکم سے نہریں يُحَلَّوْنَ گہنا پہنائے جائیں گے فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ اُن باغوں میں لیکن جو بنائے گئے ہیں مِنْ ذَهَبٍ سونے سے زاد المسیر میں ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل ہی کہ ہر جنتی کے واسطے تین تین کنگن ہونگے ایک چاندی کا ایک سونے کا ایک موتی اور یاقوت کا وَّيَلْبَسُوْنَ اور پوشاک پہنینگے ثِيَابًا خُضْرًا کپڑے سبز رنگ مِّنْ سُنْدُسٍ باریک لاہی کے وَّاِسْتَبْرَقٍ اور سنگین اطلس کے اپنے اپنے شوق کے موافق مُّتَّكِـئِيْنَ فِيْهَا تکیہ لگانیوالے ہونگے بہشت میں عَلَى الْاَرَآئِكِ تختوں پر جیسے امیروں کی عادت ہی نِعْمَ الثَّوَابُ خوب اجر ہی جنت اور اُسکی ہر ایک نعمت وَحَسُنَتْ اور خوب ہیں وہ تخت مُرْتَفَقًا۝ تکیہ گاہ یا بہشت

ثلثة

ع ۹

خوب مقام اور آرامگاہ ہی وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اور بیان کر مومنوں اور کافروں کے واسطے ایک مثال اور وہ مثال کیا ہی کہ رَّجُلَيْنِ دو مرد
بھائی بھائی تھے بنی اسرائیل میں ایک یہودا یا ایلیخا نام سلمان دوسرا قرطوس یا قطروس نام کافر باپ کے ترکہ میں سے آٹھ ہزار دینار انھیں پہونچے ہر ایک نے چار چار
ہزار دینار پر قبضہ کیا کافر نے تو اُن دیناروں سے زمین تالاب اور گھر کی گرستی پیدا کی اور سلمان نے چاروں ہزار دینار نیک کاموں میں خرچ کر ڈالے تو حقتعالیٰ اُنکے مال
اور حال سے خبر دیتا ہی کہ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا دیے ہم نے ایک کو اُن دو میں سے جَنَّتَيْنِ دو باغ مِنْ أَعْنَابٍ انگوروں سے وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ اور
گھیرا ہم نے اُن دونوں کو کھجوروں سے یعنی کھجوروں کے درخت ہم نے اُنکے گرد کر دیے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا اور پیدا کی ہم نے ان دونوں باغوں کے بیچ میں
زَرْعًا کھیتی تاکہ وہاں اناج اور میوے اکٹھا ہو جائیں كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ وہ دونوں باغ آتَتْ أُكُلَهَا دیتے اپنے میوے اور محصول پورے
وَلَمْ تَظْلِمْ اور ظلم نہ کرتے یعنی کم نہ کرتے مِنْهُ شَيْئًا اپنے مقرری میوے میں سے کچھ یعنی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک سال میوہ زیادہ پیدا ہوتا ہی ایک
سال کم اُن باغوں کا میوہ کبھی کم نہوتا وَفَجَّرْنَا اور جاری کر دیں ہم نے خِلَالَهُمَا نَهَرًا ان دونوں باغوں کے بیچ میں نہر پانی کی تاکہ اُسکا پانی ہمیشہ پایا جائے
وَكَانَ لَهُ اور تھا اُس کافر کے واسطے ثَمَرٌ سب میوہ یعنی انگور اور کھجور کے سوا اور میوے بھی تھے اور خاص انہی دو میووں کا ذکر اس جہت سے ہی کہ
یہ بہت سے تھے لکھا ہی کہ یہودا نے محتاج ہو کر اپنے بھائی کیطرف رجوع کی اور معیشت میں اس سے توقع رکھی قطروس بولا کہ میرا تیرا روپیہ تو برابر تھا میں نے یہ باغ
اور گرستی پیدا کی میرے غلام بھی ہیں اور نوکر چاکر بھی تو کیوں مفلس اور پریشان حال ہو گیا یہودا نے جواب دیا کہ بھائی اس مال سے تو نے دنیا کے باغ مول
لیے اور میں نے جنت کے باغ تو نے دنیا میں گھر بنایا میں نے جنت میں تو نے اپنی شادی کی میں نے حور عین کا مہر ادا کیا تو نے لونڈی غلام اور نوکر چاکر جمع کیے میں نے
غلمان کی طلبگاری کی قطروس نے اسے ملامت کرنا شروع کی اور یہ بات کہی کہ تو نے زر نقد وعدہ کے بھروسے پر ہاتھ سے کھویا اور اپنے کو ذلیل اور محتاج کر دیا فَقَالَ
پھر کہا قطروس نے لِصَاحِبِهِ اپنے یار یعنی اپنے بھائی سے وَهُوَ يُحَاوِرُهُ اور وہ جھگڑتا تھا اس سے اور گفتگو کرتا تھا یعنی یہ کہتا تھا اور وہ جواب دیتا تھا
کافر بولا أَنَا أَكْثَرُ میں بہت زیادہ مِنْكَ مَالًا تجھ سے مال دنیا کی راہ سے وَأَعَزُّ نَفَرًا اور بہت عزت دار ہوں اولاد اور خادموں کی وجہ
سے پھر یہودا کا ہاتھ پکڑا وَدَخَلَ جَنَّتَهُ اور داخل ہوا اپنے باغ میں وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ حال آنکہ وہ ظالم تھا اپنی جان پر فخر اور خود بینی کے سبب سے پھر
محبت دنیا کے سبب سے قَالَ مَا أَظُنُّ بولا کہ میں گمان نہیں کرتا أَنْ تَبِيدَ یہ کہ فنا ہو اور چک جائے اور نیست و نابود ہو جائے هَٰذِهِ أَبَدًا
یہ باغ میرا ہرگز یعنی مجھے یہ گمان نہیں کہ یہ دنیا گذر جائیگی وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً اور میں گمان نہیں کرتا ہوں قیامت کو کہ آنیوالی ہو وَلَئِنْ رُدِدْتُ
اور اگر پھیرا جاؤں تیرے زعم کے موافق إِلَىٰ رَبِّي اپنے رب کیطرف جیسا تو کہتا ہی اور مجھے اٹھائیں تو لَأَجِدَنَّ ضرور ضرور پاؤنگا میں خَيْرًا مِّنْهَا
بہتر ان باغوں سے مُنقَلَبًا جگہ پھر جانے کی یعنی میں اسکا مستحق ہوں کہ کل قیامت کے دن مجھے جنت ملے جس طرح آج یہ باغ ملے ہیں قَالَ لَهُ کہا قرطوس سے
صَاحِبُهُ اُسکے یار یہودا نے وَهُوَ يُحَاوِرُهُ حال آنکہ وہ جھگڑتا تھا اُسکے ساتھ کہ أَكَفَرْتَ کیا کافر ہو گیا تو بعث و نشر کے انکار اور اُس میں
تردد کرنے کے سبب سے بِالَّذِي خَلَقَكَ اُسکے ساتھ جس نے پیدا کیا ہی تجھے مِن تُرَابٍ خاک سے ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ پھر نطفے سے کہ مادہ قریب
ہی یعنی تیرے باپ کو جو تیرا اصل مادہ ہی یا خود تیرے مادۂ اصل کو ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا پھر تجھے سڈول کر دیا مرد بنا کر ہاتھ پاؤں درست کر کے لَّٰكِنَّا
مگر میں کہتا ہوں کہ هُوَ اللَّهُ وہ ہی خدائے برحق رَبِّي میرا رب خاک اور نطفے سے میرا پیدا کرنے والا وَلَا أُشْرِكُ اور نہیں شریک کرتا ہوں میں بِرَبِّي
أَحَدًا اپنے رب کے ساتھ کسی کو وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ اور کیوں جب داخل ہوا تو جَنَّتَكَ اپنے باغ میں قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ
نہ کہا تو نے کہ جو کچھ خدا چاہے وہ ہو گا یعنی وہ جو تو نے کہا کہ میرے اس باغ کو ہرگز زوال نہوگا تجھے یہ کہنا چاہیے تھا کہ اگر خدا چاہیگا تو رہیگا اگر وہ چاہیگا تو فنا
ہو جائیگا اور تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ نہیں کسی کو قوت مگر خدا کے سبب سے یعنی تجھے چاہیے تھا کہ اپنی عاجزی کا اقرار کرتا اور یہ

بات جانتا ہو کہ اس باغ کی عمارت اور درستی جو تجھے میسر ہوئی جناب باری کی مہر اور مدد سے ہو اِنْ تَرَنِ اَنَا اگر دیکھتا ہو تو مجھے اَقَلَّ مِنْكَ بہت کم اپنے سے
مَالًا وَّوَلَدًا ۚ مال اور اولاد کی رو سے فَعَسٰى رَبِّىْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ تو قریب ہو کہ دے مجھے میرا رب باغ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ بہتر تیرے باغ سے
دنیا میں یا آخرت میں ایمان کی بدولت وَيُرْسِلَ اور بھیجے عَلَيْهَا تیرے باغ پر تیرے کفر کے سبب سے حُسْبَانًا بجلیاں یعنی سخت عذاب مِّنَ السَّمَآءِ آسمان
سے فَتُصْبِحَ تو ہو جائے تیرا باغ صَعِيْدًا پٹپر زمین زَلَقًا ۙ بے گھاس کی کہ اسپر پاؤں پھسلے اَوْ يُصْبِحَ یا ہو جائے مَآؤُهَا اُسکا پانی غَوْرًا
زمین کے اندر فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ پھر نہ سکے تو لَهٗ اُس پانی کو جو زمین کے اندر ہو گیا ہو طَلَبًا ۝ ڈھونڈھنا یعنی اُسے ڈھونڈھنا جب تیری قدرت سے باہر ہو تو نہریں
لانا کیونکر ہو سکے گا لکھا ہو کہ حقتعالےٰ نے اُس مرد مؤمن کی بات سچ کردی اور اُس باغ پر خرابی اور تباہی ڈالی وَاُحِيْطَ اور گھیر لیا عذاب الٰہی بِثَمَرِهٖ اُسکے میووں
کے ساتھ یعنی اس کافر کے باغ کے میووں پر تباہی آئی سب پھل اور درخت اور عمارت خراب و مسمار ہو گئی فَاَصْبَحَ پھر صبح کی قرطوس نے اور وہ خرابی دیکھی يُقَلِّبُ
ملتا تھا كَفَّيْهِ دونوں ہتھیلیاں اپنی یعنی حسرت کیوجہ سے ہاتھ ملتا تھا اور پشیمان ہوتا تھا عَلٰى مَآ اَنْفَقَ اُس چیز پر جو اُسنے خرچ کیا تھا فِيْهَا اُسکی عمارت میں
وَهِيَ اور حال یہ ہو کہ اُس باغ کی عمارتیں خَاوِيَةٌ گر پڑی تھیں عَلٰى عُرُوْشِهَا اپنی چھتوں پر یعنی پہلے چھتیں گریں پھر اُنپر دیواریں یا ٹٹیاں جو باندھی تھیں پہلے
وہ گریں پھر اُنپر انگور کے خوشے بہرحال جب قرطوس نے وہ عذاب اور تباہی دیکھی تو ہاتھ ملتا تھا وَيَقُوْلُ اور کہتا تھا کہ يٰلَيْتَنِيْ اے کاشکے میں لَمْ اُشْرِكْ
نہ شریک کرتا میں بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝ اپنے رب کے ساتھ کسی دوسرے کو تاکہ میرے باغ میرے شرک کے سبب سے خراب تو نہوتے وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ اور نہ تھا اُسکے
واسطے فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ کوئی گروہ کہ مدد دیں اُسے اُسکے باغ پر سے عذاب دفع کرنے میں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے کہ وہ مدد کرنے پر قادر تھا اور اُسنے
مدد نہ کی وَمَا كَانَ اور نہ تھا قرطوس مُنْتَصِرًا ۭ مدد کرنیوالا اپنی اور خدا سے بدلا لینے والا هُنَالِكَ وہیں یعنی نعمت زائل ہونیکے وقت یا قیامت کے
دن یا جزا دینے کے محل پر اَلْوَلَايَةُ مدد دینا اور یاری کرنا لِلّٰهِ خدا ہی کے واسطے ہو بس الْحَقِّ ۭ ایسا خدا کہ سچا اور درست کام کرنیوالا ہو هُوَ خَيْرٌ وہ بہتر ہو
ثَوَابًا ثواب دینے کی رو سے ان لوگوں کو جو اُس سے بہت اُمید رکھتے ہیں وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝ اور بہتر ہو عاقبت کی رو سے اُس بندے کیواسطے جو ڈرتا ہو یعنی ع۱۲ ۵
اُسکی طاعت کا انجام اور عاقبت بہتر ہو اُسکے سوا اور لوگوں کی طاعت کے انجام و عافیت سے اور صاحب تاویلات نے دو مردوں کو مثال دی ہو نفس کافر اور قلب
مؤمن کے ساتھ اور دو باغوں کو دنیا کی ہوا و ہوس کے ساتھ کہ انمیں خواہشوں کے انگور مزوں کی کھجور چارپاؤں کیطرح فائدہ اٹھانیکی کھیتی ہو اور باقی احوال میں بھی اسی مثال
کے موافق کلام کیا ہو جواہر التفسیر میں مفصل ذکر ہوا ہو وَاضْرِبْ لَهُمْ اور بیان کر دوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل جہاں کے واسطے مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
مثال اُنکی زندگی کی دنیا میں كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مثل گھاس کے جو اُگی ہو اُس پانی سے جو برسایا ہم نے مِنَ السَّمَآءِ ابر سے یا آسمان کی طرف سے فَاخْتَلَطَ پھر ملی بِهٖ
اُس سے نَبَاتُ الْاَرْضِ وہ اُگی ہوئی اور زور پکڑ گئی اور خوب بڑھی اور زمین اُسکے سبب سے تر و تازہ ہو گئی فَاَصْبَحَ پھر صبح کی یعنی دوسرے دن وہ تر و تازہ گھاس
ہو گئی هَشِيْمًا سوکھی ہوئی تنکے تنکے ایسی کہ تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ پراگندہ کر دیتی ہیں اُسے ہوائیں اور زمین سے اڑا کر ہر طرف اُسے لیجاتی ہیں وَكَانَ اللّٰهُ اور
ہو اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز پر یعنی پیدا کرنے اور فنا کر دینے پر مُّقْتَدِرًا ۝ قادر حقتعالیٰ نے دنیا کی زندگی کو اس گھاس کیساتھ مشابہت دی جو مینھ کے
پانی سے ہری ہو جائے اور بڑھنے لگے اور جو اُسکے بڑھنے کی حد ہو وہاں تک پہونچ جائے اور وہ وقت آئے کہ اُس سے نفع اٹھائیں صرف میں لائیں اور ناگاہ پانی اُس سے
رک جائے اور وہ گھاس خشک اور بیفائدہ رہجائے اسی طرح آدمی زندگی کے سبب سے خوب نکلتا ہو جیسے ہی اسکی عمر کا حساب پورا ہو جاتا ہو موت آجاتی ہو اُسکا
نخلِ مراد فنا کی لوں سے خشک ہو جاتا ہو اور اُسکی آرزوؤں کے کھریان برباد ہو جاتے ہیں بیت

بہار عمر بسے دلفریب و رنگین است ۔ ولے چہ سود کہ دارد خزاں مرگ از پے

لکھا ہو کہ رؤسائے عرب مال اور اولاد کے سبب سے ڈینگ اور فخر کرتے تھے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسوجہ سے طعن کرتے [illegible] کہ بے مایا اور بے فرزند تھے

حقتعالیٰ نے فرمایا کہ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ مال اور بیٹے زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زینت ہیں زندگی دنیا کے زاد راہ آخرت نہیں ہیں اسواسطے کہ تھوڑے ہی زمانہ
میں تلف اور فنا ہو جائینگے وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ اور اچھے کام پائدار جنکا پھل ابدالآباد باقی رہے خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ بہتر ہیں تیرے رب کے پاس ثَوَابًا
ثواب کی روسے وَّخَیْرٌ اَمَلًا اور بہتر ہیں امید کی راہ سے یعنی نیک کام والا آدمی جو کچھ امید رکھتا ہو آخرت میں حقتعالیٰ سے پاتا ہو بعضے علما اس بات پر
ہیں کہ باقیات الصالحات پانچوں وقت کی نماز ہو بعضے کہتے ہیں کہ پانچوں کلمے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یا تین
کلمے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یا اچھی باتیں جنسے لوگونکے دل خوش ہوں یا نیک نیتیں جنکے سبب سے اعمال قبول ہوں یا نیک بیٹیاں کہ
ہُنَّ سِتْرٌ مِّنَ النَّارِ کے حکم پر نظر کرکے اپنے ماں باپ کی خلاصی اور نجات کا سبب ہونگی امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ باقیات الصالحات وہ عمل ہیں جنمیں طمع اور غرض کو
لگاؤ نہو بلکہ وہ عمل خالص اللہ ہی کے واسطے ہوں تاکہ انکا نتیجہ ہمیشہ رہ سکے اور یہ بھی انہی امام قدس سرہٗ نے فرمایا ہو کہ خلوص عمل کی یہ صورت ہو کہ عمل کو دیکھنا موقوف ہو جائے
یعنی تو یہ نہ دیکھ اور یہ نہ جان کہ یہ عمل میں کرتا ہوں وَیَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ اور یاد کر وائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس روز کو کہ ہنکا دینگے ہم پہاڑوں کو یعنی جڑ سے اکھاڑ کر ہوا میں
اڑا دینگے وَتَرَى الْاَرْضَ اور دیکھے تو زمین کو بَارِزَةً کھلی ہوئی پہاڑوں کے نیچے سے اور سب مُردے زمین پر آئے ہونگے وَّحَشَرْنٰهُمْ اور اکٹھا کرینگے ہم سب کو یعنی جمع کرینگے
موقف میں فَلَمْ نُغَادِرْ پھر نہ چھوڑینگے مِنْهُمْ اَحَدًا انمیں سے کسی کو بے اکٹھا کیے ہوئے وَعُرِضُوْا اور پیش کیے جائینگے عَلٰى رَبِّكَ تیرے رب کے حساب پر صَفًّا کھڑے
اور صف باندھے ہوئے اور حقتعالیٰ اُنسے فرمائیگا کہ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا تحقیق آئے تم ہمارے پاس ننگے اور اکیلے بے حشمت و وقار بے خدمتگار بے مال و بے منال كَمَا خَلَقْنٰكُمْ
جسطرح پیدا کیا تھا ہم نے تمکو اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار کہ تم کچھ بھی نہ رکھتے تھے بَلْ زَعَمْتُمْ بلکہ تم گمان کرتے تھے اور سمجھتے تھے اَلَّنْ نَّجْعَلَ یہ کہ نہ کرینگے ہم لَكُمْ
تمہارے واسطے مَّوْعِدًا ایسا وقت جو ٹھہرا تھا وعدے کے واسطے یا ایسا مکان جسکا وعدہ تھا حساب لینے کو یہ خطاب بعث و نشر کے منکروں کے واسطے
خاص ہو وَوُضِعَ الْكِتٰبُ اور رکھے جائینگے نامۂ اعمال اہل محشر کے ہاتھوں میں یا ترازو میں فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ پھر دیکھے گا تو گنہگاروں کو مُشْفِقِیْنَ
ڈرنے اور انکار کرنے والے مِمَّا فِیْهِ اُس چیز سے جو اُنکے نامۂ اعمال میں لکھی ہوئی ہو گی معصیت اور گناہ اور بھول گئے ہونگے یعنی جب اپنے اعمال پر مطلع ہونگے
تو اُنپر خوف غالب ہوگا وَیَقُوْلُوْنَ اور کہینگے کہ یٰوَیْلَتَنَا اے وائے ہمپر مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ کیا ہو اس نامۂ اعمال کو کہ ہرگز لَا یُغَادِرُ
نہیں چھوڑا صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً گناہ صغیرہ کو نہ گناہ کبیرہ کو اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا مگر گن لیا ہو اُن سب کو اور گھیر لیا اور نگاہ رکھا ہو وَوَجَدُوْا ع ۶ ۵
مَا عَمِلُوْا اور پائینگے جو کچھ اُنھوں نے کیا ہو حَاضِرًا سامنے وَلَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اور ظلم نہ کریگا تیرا رب اَحَدًا کسی پر نیکی گھٹا کر یا برائی
بڑھا کر وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کر اُسے جبکہ کہا ہم نے لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو لِاٰدَمَ آدم کے واسطے فَسَجَدُوْۤا تو سجدہ کیا سب نے
اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ مگر ابلیس نے كَانَ مِنَ الْجِنِّ تھا جن سے یعنی قوم بنی الجان میں سے یا جن ایک گروہ ہو ملائکہ میں سے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور پہلا
قول بہت صحیح ہو اسواسطے کہ اسی آیت سے جن کی ذریت ثابت کرتے ہیں اور فرشتوں کی ذریت نہیں ہو اور ایک دلیل اور یہ ہو جو حقتعالیٰ فرماتا ہو کہ فَفَسَقَ پھر باہر
ہو گیا عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ اپنے رب کے حکم سے نہ سببیت کیواسطے ہو یعنی عاصی ہو گیا اس سبب سے کہ اصل میں جنی تھا اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ کیا بنا لیتے ہو
شیطان کو وَذُرِّیَّتَهٗۤ اور اُسکی اولاد کو اَوْلِیَآءَ دوست مِنْ دُوْنِیْ سوا میرے یعنی اُنھیں دوست بناتے ہو اور اُنکی فرمانبرداری کرتے ہو اور میرے حکم میں
عاصی ہو جاتے ہو وَهُمْ حال آنکہ ابلیس اور اُسکی ذریت لَكُمْ عَدُوٌّ تمہارے واسطے دشمن ہیں بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ برا ہو ظالموں کیواسطے ابلیس اور اُسکی ذریت
بَدَلًا بدلا خداوند سے بعضے کہتے ہیں کہ ذریت تابعوں کے معنی میں ہو اور تابعوں کو ذریت مجازاً کہتے ہیں اور اکثر علما اس بات پر ہیں کہ اُسکی ذریت ہو تبیان میں
لکھا ہو کہ حقتعالیٰ نے جب ابلیس کو راندا تو اسکی بائیں پسلی سے اسکی جورو کو پیدا کیا کہ اُسکا نام آوہ ہو اور بیابان کی ریت کے شمار کے برابر اُسکے فرزند ہیں اُسکی اولاد
میں سے ایک مرہ ہو اور دوسرا قیس اور ولہان ہو عین المعانی میں لکھا ہو کہ لاقیس طہارت میں وسوسہ ڈالتا ہو اور ولہان نماز میں اور بعضوں نے برعکس کہا ہو اور اسپر

اتفاق ہو کہ اُسکی اولاد میں سے زلنبور گلیوں میں پھرتا ہو جھوٹ بولنے کم تولنے خیانت کرنیکا وسوسہ ڈالتا ہو اور اعور زنا کی راہوں پر مقرر ہو اور مسوط جھوٹوں کا یار ہو اور داسم کھانے میں اُسکا شریک ہوتا ہو جو شخص کھانا کھاتے وقت بسم اللہ نہیں کہتا اور مدعش عالموں پر متعین ہو اور اُنکو مختلف خواہشوں پر رکھتا ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ شرہ بھی اُسکی اولاد میں سے ہو اور مصیبت کے حال میں رونے چلانے منھ اور سر پیٹنے بال نوچنے گریبان پھاڑنے واویلا کرنے پر آدمیوں کو آمادہ کرتا ہو مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ نہیں حاضر کیا میں نے شیطان اور اسکی اولاد کو خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمان اور زمین پیدا کرنے کے وقت کہ اُنسے مشورہ کروں یا مدد چاہوں وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ۪ اور نہ اُنکی جانیں پیدا کرتے وقت کافروں کے ایک گروہ کا اعتقاد یہ تھا کہ علوم غیبی پر جن مطلع ہیں حقتعالی نے اُنکے اعتقاد کی نفی کردی اور فرمایا کہ آسمان زمین پیدا کرتے وقت وہ حاضر تھے کہ اُسکے غیب کی باتیں جانیں اور اپنی جانیں پیدا ہونے سے بھی بیخبر ہیں پھر تم کیوں اُنھیں میری عبادت میں شریک کرتے ہو وَمَا كُنْتُ اور نہیں ہوں میں مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ کر لینے والا گمراہ کرنیوالوں کو کہ ابلیس اور اُسکی ذریت ہے عَضُدًا ۝ یار اور مددگار یعنی پیدا کرنے میں یار اور مددگار سے بے نیاز ہوں وَيَوْمَ يَقُوْلُ اور یاد کر اُسدن کو بھی کہ کہیگا خدا یا فرشتہ خدا کے حکم سے مشرکوں کو کہ اپنی شفاعت کے واسطے یا اپنے اوپر سے عذاب دفع کرنے کو نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ پکارو اور بلاؤ میرے شریکوں کو جنھیں تم گمان کرتے تھے کہ میرے شریک ہیں شرکائی کی اضافت اُنکے زعم کے موافق ہو اور شاید کہ اُنکی ذلت اور دھمکی کے واسطے ہو فَدَعَوْهُمْ پھر پکارینگے کافر بتوں کو اور فریاد کرینگے اور داد چاہینگے فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ تو نہ جواب دینگے بت اُنھیں اور اُنکی فریاد کو نہ پہونچینگے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ اور کردی ہمنے کافروں اور اُنکے معبودوں کے درمیان میں مَّوْبِقًا ۝ جگہ ہلاکی کی یعنی جہنم کے میدانوں میں سے ایک میدان ہم پیدا کرینگے وہ بڑی ہلاکت کی جگہ ہوگی اور اُن سب کافروں پر وہاں ہم عذاب کرینگے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ موبق ایک گہرا میدان ہو وہاں پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ کہنے کو ان لوگوں سے جدا کرینگے جو یہ کلمہ نہ کہتے تھے وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ اور دیکھینگے مشرک النَّارَ دوزخ کی آگ کو چالیس برس کی راہ سے فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ تو یقین کرینگے کہ وہ مُّوَاقِعُوْهَا گرنے والے ہیں اُسمیں وَلَمْ يَجِدُوْا اور نہ پائینگے عَنْهَا اُس آگ سے مَصْرِفًا ۝ ایسا مکان کہ وہاں پھر آئیں یا بھاگ جانے کی جگہ نہ پائینگے اس جہت سے کہ سب طرف سے آگ نے اُنکو گھیر لیا ہوگا ع
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا اور تحقیق کہ ہمنے بیان کردی اور مفصل کہدی فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن میں لِلنَّاسِ لوگوں کے واسطے مِنْ كُلِّ مَثَلٍ طرح طرح کی مثال کہ لوگ جسکے محتاج ہیں اگلی اُمتوں کے قصے کہ عبرت کا سبب ہو اور قدرت کاملہ کی دلیلیں کہ بصیرت زیادہ ہونیکا باعث ہو حکیم سنائی کہتے ہیں کہ نظم

حق تعالی محض فضل عظیم ۔ در کتاب کریم و حکم قدیم
انچہ ہر جملہ را بکار آید ۔ گفتہ است آنچنانکہ می باید

وَكَانَ الْاِنْسَانُ اور ہو آدمی اَكْثَرَ شَيْءٍ بہت بڑھکر ہر چیز سے جو خدا نے پیدا کی ہو جَدَلًا ۝ جھگڑنے والا خصومت باطل کی راہ سے یعنی آدمی سب مخلوقات سے جھگڑنے والا ہو اور کار حق میں اُسکی خصومت بہت بڑھی ہوئی ہو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہو کہ اس سے نضر بن حارث مراد ہو کہ قرآن شریف میں جھگڑا کیا کرتا تھا یا ابی بن خلف مقصود ہو کہ بعث ونشر کے باب میں جھگڑتا تھا وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اور نہیں منع کیا اہل مکہ کو اور باز نہیں رکھا اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اس بات سے کہ ایمان لائیں اور تصدیق کریں اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى جب آیا اُنکے پاس ہدایت کا سبب کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یا قرآن وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اور منع نہیں کیا اِس بات سے کہ وہ استغفار کریں گناہوں سے اور بخشش چاہیں اپنے رب سے اُنکا ایمان لانا اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ مگر اس بات کی طلب نے کہ آئے اُنکے پاس سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ سنت اللہ کہ اگلوں کو ہلاک کرینگے باب میں جاری تھی اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ یا آئے اُنکے پاس عذاب قُبُلًا ۝ سامنے یعنی ہلاک ہو جائیں روز بلا میں وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اور نہیں بھیجا ہم نے رسولوں کو اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ مگر خوشخبری دینے والے اہل ایمان کو نعمت ابدی کی وَمُنْذِرِيْنَ ۚ اور ڈرانیوالے مشرکوں کو ہمیشہ کی مصیبت سے وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور [illegible] کرتے ہیں وہ لوگ جو

کافر ہو گئے ہیں بِالْبَاطِلِ بیہودہ کہ معجزات کی فرمائش کیا کرتے ہیں معجزے ظاہر ہو چکنے کے بعد اور وہ لوگ یہ کیوں کرتے ہیں لِیُدْحِضُوْا تاکہ زائل اور
باطل کر دیں بِهِ الْحَقَّ اس جھگڑے کے سبب سے حق کو کہ قرآن مجید ہی یا دین محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ اور بنالیا ہی قرآن کی آیتوں کو
یا میری قدرت کی دلیلوں کو وَمَآ اُنْذِرُوْا اور اس چیز کو جس سے ڈرائے گئے ہیں کہ وہ قیامت اور عذاب ہی یعنی قرآن کو اور آیتیں جو عذاب کی وعیدیں
ہیں انھیں بنالیا ہی هُزُوًا ہنسی کی بات وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہی بڑا ظالم مِمَّنْ ذُكِّرَ اس شخص سے جو نصیحت کیا جائے بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ اپنے رب کی
آیتوں کے ساتھ کہ وہ قرآن ہی فَاَعْرَضَ عَنْهَا پھر منھ پھیرے اس سے اور قبول نہ کرے وَنَسِیَ اور بھولجائے مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وہ انجام اُن کاموں کا
جو آگے بھیج چکے ہیں اسکے دونوں ہاتھ یعنی اپنے کفر اور گناہوں کو بھولے ہوئے ہیں اور اُسکا انجام نہیں سوچتے اِنَّا جَعَلْنَا بیشک ڈالدیں ہمنے عَلٰی قُلُوْبِهِمْ
اُنکے دلوں پر اَكِنَّةً پوششیں اَنْ یَّفْقَهُوْهُ تاکہ نہ سمجھیں اُسے وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ اور اُنکے کانوں میں دیدی ہم نے وَقْرًا ڈھیٹھی تاکہ اُسے کما حقہ
نہ سنیں وَاِنْ تَدْعُهُمْ اور اگر پکارے تو انھیں اِلَى الْهُدٰى اُس چیز کیطرف جو سبب ہدایت ہی یعنی ایمان اور قرآن فَلَنْ یَّهْتَدُوْٓا تو ہرگز ہدایت
نہ پاینگے اِذًا اُسوقت جبکہ تم انھیں دعوت کرو یعنی تمھاری دعوت سے راہ پر نہ آئینگے اَبَدًا ہرگز کبھی کفار مکہ میں وہ گروہ مراد ہی جسکا نہ ایمان لانا حقتعالے
کو معلوم تھا وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ اور تیرا رب بخشنے والا اور عیب چھپانے والا ذُو الرَّحْمَةِ رحمت والا ہی لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ اگر پکڑے خدا انھیں یعنی
کافروں کو بِمَا كَسَبُوْا بسبب اُسکے جو کرتے ہیں وہ گناہ یعنی شرک اور قرآن اور پیغمبر کی تکذیب لَعَجَّلَ البتہ جلد بھیجے لَهُمُ الْعَذَابَ اُنکے واسطے عذاب
دنیا میں بَلْ لَّهُمْ بلکہ عذاب مشرکوں کے واسطے ہی مَّوْعِدٌ وعدہ یا وعدے کے وقت کہ وہ بدر کا دن ہی یا قیامت کہ جب وہ وعدہ آئیگا تو لَنْ یَّجِدُوْا
نہ پاینگے مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا مَوْئِلًا پناہ اور بھاگنے کی جگہ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اور وہ دیہات جسکا قصہ ہم نے تمھیں پڑھ کر سنایا یعنی حجر احقاف
مؤتفکات اَهْلَكْنٰهُمْ ہلاک کردیا ہم نے ان لوگوں کو لَمَّا ظَلَمُوْا اسوقت جب انھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر اور تکذیب پیغمبر اور جھگڑے اور گناہ کے سبب سے
وَجَعَلْنَا اور مقرر کر دیا ہم نے لِمَهْلِكِهِمْ اُنکی ہلاکت کے واسطے مَّوْعِدًا ایک وقت معلوم کہ جب وہ وقت آ پہونچیگا تو نہ گھٹیگا نہ بڑھیگا تو قریش عبرت کیوں
نہیں لیتے اور شرک اور نافرمانی سے دست بردار کیوں نہیں ہو جاتے سعید وہ ہی جو غیر کے سبب سے نصیحت مانے رشید الدین وطواط رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس کلام سعادت علام
کے ترجمہ میں کہا ہی قطعہ

نیکبخت آں کسے بود کہ دلش	آنچہ نیکو ترست بپسندیرد
دیگر آنرا چو پند دادہ شود	اُو ازاں پند بہرہ برگیرد

لکھا ہی کہ جب فرعون کے لوگ ہلاک ہو چکے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے خطبہ پڑھا کہ سننے والوں میں شور مچگیا سب لوگ وہ الفاظ کہتے
اور اُسکے معنی اور حقیقت اور باریکیوں میں متحیر ہوتے قوم کے بڑے آدمیوں میں سے ایک شخص بولا کہ اے کلیم اللہ تمام روئے زمین پر تم سے زیادہ کوئی بھی عالم ہی موسیٰ علیہ السلام
نے کہا کہ تمام عالم میں اپنے سے زیادہ اور کوئی عالم میں تو نہیں جانتا اور بعضے کہتے ہیں کہ فقط اُنکے دل مبارک ہی میں یہ خیال گذرا زبان پر یہ بات نہ لائے تھے کہ حقتعالے
نے اُنپر وحی بھیجی کہ مجمع البحرین میں میرا ایک بندہ ہی اُسے علم خاص کے ساتھ ہم نے خاص کر لیا ہی اپنے مصاحبوں میں سے ایک آدمی ساتھ لیکر اُس بندہ کی منزل اور مکان تک جاؤ اور
اپنے ساتھ ایک بھنی ہوئی مچھلی لیتے جاؤ کہ وہ تمھیں اُسکی راہ بتادے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تیاری کی اور اسطرف چل نکلے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى اور یاد کرے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جب کہا تھا موسیٰ علیہ السلام نے لِفَتٰىهُ اپنے شاگرد اور خادم کو اسکا نام یوشع تھا اور اُسکے باپ کا نام نون اور اُسکی والدہ کا نام افرایم اور اُسکے
والد کا اسم شریف یوسف یہ کہا کہ خضر کے ڈھونڈھنے کے لیے لَآ اَبْرَحُ برابر چلا جاؤنگا میں حَتّٰٓى اَبْلُغَ یہانتک کہ پہونچ جاؤں مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ
مجمع البحرین تک کہ خضر کا مکان ہی اور وہ جگہ تھی جہاں روم اور فارس کے دو دریا ملے تھے لوگ کہتے ہیں کہ وہ مقام افریقیہ ہی اور زاد المسیر میں طنجہ مغرب لکھا ہی اور در بند شیراز نوں
بھی کہا ہی غرضکہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں برابر چلتا ہوں تاکہ اُنکے مقام پر پہونچوں اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا یا چلوں میں مدت دراز کہ اسّی سال ہوتے ہیں یعنی جبتک

ع ۲

۱۵ ایک شہر ہی جو دریائے مغرب کے کنارے ۱۲

اُنسے ملاقات نہو گی سفر سے منھ نہ پھیرونگا بیت دست از طلب ندارم تا کار من بر آید یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن بر آید

اے یوشع اس نیک بندہ کی تلاش میں تم میرے ساتھ رفاقت اور موافقت کرو یوشع علیہ السلام بولے کہ ہاں میں آپکی رفاقت کو غنیمت جانتا ہوں اور آپ کے ساتھ ہوں مصرع خوش ست آوارگی آنرا کہ ہمراہے چنیں دارد۔ پھر یوشع علیہ السلام نے چند روٹیاں اور بھُنی ہوئی مچھلی اٹھائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ چلے فَلَمَّا بَلَغَا پھر جب وہ دونوں پہونچے مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا اُس جمع ہونے کی جگہ جو دو دریا کے بیچ میں ہو وہاں چشمے کے کنارے ایک پتھر پر بیٹھے موسیٰ علیہ السلام تو سو گئے یوشع علیہ السلام نے اُس چشمے میں وضو کیا اُنکے ہاتھ سے ایک قطرہ بھُنی ہوئی مچھلی پر ٹپک پڑا فوراً زندہ ہو گئی اور دریا کی طرف چلی اور یوشع علیہ السلام متحیر ہوے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جاگے تو نہ یوشع علیہ السلام کے حال سے متعرض ہوے نہ مچھلی کی خبر لی وہاں سے چل نکلے اور سفر کی جلدی کے مارے نَسِيَا حُوتَهُمَا بھول گئے دونوں اپنی مچھلی کو فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ تو پکڑی مچھلی نے اپنی راہ فِي الْبَحْرِ دریا میں سَرَبًا سرداب کی طرح کہ اُسیں جا سکتے ہیں جہاں مچھلی جاتی پانی اُسکے اوپر اونچا ٹھہر جاتا اور زمین خشک ہو جاتی تھی فَلَمَّا جَاوَزَا پھر جب مجمع البحرین سے چلے گئے قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے لِفَتٰهُ اپنے جوانمرد یعنی یوشع علیہ السلام سے کہ چاشت کا وقت ہوا اٰتِنَا غَدَآءَنَا لاؤ صبح کا کھانا میرا کہ ہم بھوکے ہیں کھائیں اور تھوڑی دیر استراحت کریں لَقَدْ لَقِيْنَا البتہ دیکھا ہم نے مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا اس سفر سے جو ہم نے کیا ہے نَصَبًا رنج اور سختی جب یوشع علیہ السلام دسترخوان لائے تو انھیں مچھلی کا حال یاد آیا قَالَ اَرَءَيْتَ کہا یوشع علیہ السلام نے کہ تمہیں کچھ خبر ہے اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ جب ٹھہرے تھے ہم اس دسترخوان سمیت چشمے کے کنارے فَاِنِّیْ تو بیشک میں نَسِيْتُ الْحُوْتَ بھول گیا میں مچھلی یعنی اُسکی کیفیت تم سے بیان کرنا بھول گیا وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اور نہیں بھلایا مجھے اُسکا ذکر اِلَّا الشَّيْطٰنُ مگر شیطان نے کہ مجھے باز رکھا اَنْ اَذْكُرَهٗ اس بات سے کہ ذکر کروں اُسکا تم سے وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ اور پکڑی مچھلی نے اپنی راہ فِي الْبَحْرِ دریا میں عَجَبًا عجب راہ کہ جہاں جاتی تھی راہ کشادہ پیدا ہو جاتی تھی اور دریا کی زمین بھی خشک ہو جاتی تھی قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ ذٰلِكَ یہ مچھلی کا قصہ مَا كُنَّا نَبْغِ وہ چیز ہے جسے تھے ہم ڈھونڈھتے اسواسطے کہ حقتعالیٰ نے مجھے وحی بھیجی تھی کہ وہ مچھلی مجھے اُس شخص کی راہ بتائیگی جسے ہم ڈھونڈھتے ہیں فَارْتَدَّا پھر پھرے عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا اپنے قدموں کے نشان پر قَصَصًا پیروی کرتے ہوئے یہانتک کہ اُس جگہ پہونچے جہاں مچھلی دریا میں گئی تھی وہاں پر کشادہ اور خشک راہ دیکھی اس میں داخل ہوئے فَوَجَدَا تو پایا ان دونوں نے عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ ایک بندہ ہمارے بندوں میں سے کہ محض اپنی عنایت سے اٰتَيْنٰهُ دی ہم نے اُسے رَحْمَةً رحمت مِّنْ عِنْدِنَا اپنے پاس سے کہ وحی اور نبوت ہے یہ اُن لوگوں کے قول کے موافق ہے جو انھیں پیغمبر جانتے ہیں یا دی ہمنے اُس بندے کو درازی عمر یہ ان لوگوں کے مذہب کے موافق ہے جو انکی نبوت کے قائل نہیں ہیں وَعَلَّمْنٰهُ اور سکھایا ہمنے اُسے مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اپنے پاس سے ایسا علم جو ہمارے ساتھ خاص ہے اور بے ہمارے سکھائے ہوئے کوئی وہ علم نہیں جانتا حقائق سلمی میں ذوالنون مصری قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ علم لدنی وہ ہے کہ خلق پر توفیق اور خذلان کا حکم کریں اور بعضوں نے کہا ہے کہ علم لدنی وہ علم ہے جو بے حاصل کیے اور حرف پڑھے ہوے حاصل ہو جائے صاحب کشف الاسرار نے فرمایا کہ یہ علم جاننے والا محقق ہے جو کچھ پاتا ہے وہی زبان پر لاتا ہے فتوحات میں حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ سے نقل ہے کہ علما کے ایک گروہ سے کہتے تھے کہ تم نے مردہ علم لیا مُردے سے اور ہم نے اُس زندہ سے علم لیا جو کبھی نہ مریگا مثنوی

گلشنے کز نقل روید یک دم ست گلشنے کز عشق روید خرم ست گلشنے کز گل دمد گردد تباہ گلشنے کز دل دمد وا فرحتاہ

علم چوں بر دل زند یارے شود علم چوں بر گل زند بارے شود

لکھا ہے کہ جب حضرت خضر علیہ السلام کی جگہ پر پہونچے تو اُنھیں دیکھا کہ تکیہ لگائے ہیں اور اپنا کپڑا منھ پر ڈالے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا خضر علیہ السلام نے کپڑا اپنے منھ پر سے ہٹا کر جواب دیا اور پوچھا کہ تم کون ہو حضرت موسےٰ علیہ السلام بولے کہ میں موسیٰ ہوں بنی اسرائیل کا نبی حقتعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تم [illegible]ت رکھوں اور کچھ سیکھوں اُنھوں نے جواب دیا کہ جو شخص یہ کہے کہ میں پیغمبر شریعت والا ہوں وہ دوسرے سے کیونکر کچھ سیکھے گا اور کہا کہ رسول ایسا چا[illegible]ن کی طرف بھیجا گیا ہے

اُنسے اُن اصول فروع دین کا عالم زیادہ ہو جو اُنکی طرف لایا ہو اور جو علم اس قبیل سے نہیں اسکی تعلیم امور نبوت کے منافی نہیں اور انتم اعلم بامور دنیاکم اس قول کا مؤید ہے
قَالَ لَهُ مُوسٰى کہا حضرت موسیٰ نے خضر علیہما السلام سے هَلْ اَتَّبِعُكَ کیا پیروی کروں میں تیری عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ اس شرط پر کہ سکھا مجھے مِمَّا عُلِّمْتَ اُس چیز میں سے جو تجھے سکھایا ہو رُشْدًا ۝ یا علم کہ موقوف ہو رشد پر یعنی خیر پہونچانے پر قَالَ اِنَّكَ کہا خضر علیہ السّلام نے تحقیق کہ تو لَنْ تَسْتَطِيْعَ نہ کرسکیگا مَعِيَ صَبْرًا ۝ میرے ساتھ صبر موسیٰ علیہ السّلام بولے کہ کیوں نہ صبر کرسکونگا خضر علیہ السّلام نے کہا اس سبب سے کہ تم پیغمبر ہو تمہارا حکم ظاہر پر ہی شاید کہ مجھ سے ایسا کوئی فعل صادر ہو جو ظاہر میں مکروہ اور ناپسند دکھائی دے اور تم اُسکی حکمت نہ جانو اور اسپر صبر نہ کرسکو وَكَيْفَ تَصْبِرُ اور کیونکر صبر کریگا تو عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ اُس چیز پر کہ احاطہ نہیں کیا تو نے بِهٖ اُس چیز کو خُبْرًا ۝ علم کی رو سے یعنی تمہارا علم وہاں تک نہ پہونچا ہو قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ کہا موسیٰ علیہ السّلام نے قریب ہی کہ پائے تو مجھے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہے خدا صَابِرًا صبر کرنیوالا اس چیز پر جو تجھ سے دیکھوں وَّلَآ اَعْصِيْ اور نافرمانی نہ کرونگا لَكَ اَمْرًا ۝ تیری کسی کام میں قَالَ کہا خضر علیہ السلام نے کہ اے موسیٰ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ پھر اگر پیروی کرتا ہی تو میری فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ تو نہ پوچھ مجھ سے عَنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو بُری معلوم ہو اور اُسکی صحت کی وجہ تو نہ جانے یعنی اپنی طرف سے ابتدائے سوال نہ کرنا حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ جبتک میں نہ کروں تیرے واسطے مِنْهُ اُس چیز سے ذِكْرًا ۝ ایسا بیان جو تمھیں دریافت ہو جائے موسیٰ علیہ السّلام نے قبول کیا اور دونوں ساتھ چلے اور یوشع علیہ السلام اُنکے پیچھے پیچھے تھے فَانْطَلَقَا پھر دونوں گئے دریا کے کنارے یہانتک کہ کشتی کے قریب پہونچے اور کشتی والوں سے استدعا کی کہ ہم بھی اسپر سوار ہونگے ملاح پہلے تو راضی نہیں ہوے آخر حضرت خضر کو پہچانکر اُنکی بڑی تعظیم کی اور اُس کشتی پر جگہ دی حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ یہانتک کہ جب بیٹھے کشتی میں اور دریا کے بیچ میں پہونچے حضرت خضر نے ایک بڑا اُٹھالیا اور لوگوں سے چھپکر خَرَقَهَا سوراخ کردیا کشتی میں قَالَ اَخَرَقْتَهَا کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ کیا سوراخ کردیا تو نے کشتی میں لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا تاکہ ڈبو دے تو کشتی والوں کو اسواسطے کہ سوراخ کے سبب سے کشتی میں پانی بھر جائیگا اور پانی بھرنے سے کشتی ڈوب جاتی ہو لَقَدْ جِئْتَ بیشک لایا تو شَيْئًا اِمْرًا ۝ چیز عجیب اور بُری اور ناگوار قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ کہا خضر نے کہ کیا نہیں کہا تھا میں نے کہ یقینی تو لَنْ تَسْتَطِيْعَ نہ کرسکیگا تو مَعِيَ صَبْرًا میرے ساتھ صبر قَالَ کہا موسیٰ علیہ السّلام نے کہ وہ بات میں بھول گیا تھا لَا تُؤَاخِذْنِيْ مواخذہ نہ کر مجھ سے بِمَا نَسِيْتُ اُس چیز کے سبب سے جو میں بھول گیا ہوں وَلَا تُرْهِقْنِيْ اور نہ پہونچا مجھے مِنْ اَمْرِيْ میرے کام سے عُسْرًا ۝ دشواری یعنی میرے ساتھ سخت گیری نہ کرو اور اتنی بھول پر مجھے تنگ نہ پکڑو فَانْطَلَقَا پھر کشتی سے باہر نکلکر چلے یہانتک کہ ایک گانوں میں پہونچے گانوں کے باہر لڑکے کھیلتے تھے ایک لڑکا خوبصورت سرو قد سبزہ آغاز تھا اُسکا نام خوش تھا یا حیسور اور اس کے باپ کا نام سلاس یا کماردی تھا اور اسکی ماں کا نام شاہو یا رحمی تھا یہ لڑکا بھی لڑکوں کے غول میں کھیل رہا تھا اور حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام چلے جاتے تھے حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا یہانتک کہ جب دیکھا ایک لڑکے کو جسکا ذکر ابھی ہوا خضر علیہ السّلام نے اُسے لڑکوں میں سے الگ بلایا اور ایک دیوار کی آڑ میں لیگئے فَقَتَلَهٗ پھر قتل کر ڈالا اُسے ذبح کرکے یا گلا گھونٹ کر قَالَ اَقَتَلْتَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ کیا مار ڈالی تو نے نَفْسًا زَكِيَّةً ایک جان پاک بِغَيْرِ نَفْسٍ بغیر دوسری جان کے جسے اس نے مار ڈالا ہو یعنی یہ لڑکا قتل ناحق سے پاک ہو پھر بے قصاص اُسے تم نے کیوں مار ڈالا لَقَدْ جِئْتَ بیشک لایا تو شَيْئًا نُّكْرًا ۝ چیز بُری

تمت

جلد اول ترجمہ اُردو تفسیر حسینی مسمّٰی بہ تفسیر قادری پارہ اول الٓمٓ سے تا پارہ پندرھواں سبحان الذی ختم ہوئی فقط

ضروری اعلان

معزز ناظرین! خدا کے فضل وکرم سے ہمارا کتب خانہ تجارتی بوجہ اپنی خدمات
اور دیانت کے روز بروز ترقی پذیر ہے اس کارخانہ مین جملہ علوم وفنون کی عربی فارسی اُردو
کتابیں موجود ہین۔ قرآن شریف مختلف سائز کے مترجم اور غیر مترجم حمائل شریف تفسیر وحدیث
کی کتابیں فقہ واصول فقہ وغیرہ وغیرہ غرضکہ مذہبی اہل اسلام سُنی وشیعہ بڑی تعداد میں موجود
رہتی ہیں کتب خانہ کی مفصل فہرست صرف اطلاع پانے پر روانہ کیجاتی ہے کاغذ کی عمدگی خط کی
وضاحت چھپائی کی نفاست کی جانب خاص طور پر توجہ کیجاتی ہے اور باوجود ان خوبیون کے
قیمت نہایت مناسب رکھی جاتی ہے ہمکو بجا طور پر فخر ہے کہ کتب مذہبی اہل اسلام جس قدر اس
مطبع سے شایع ہوئی ہیں اسکی نظیر ہندوستان مین ملنا نہایت مشکل ہے اگر آپ کو اب تک
ہمارے کتب خانہ سے کتابون کے طلب فرمانے کا اتفاق نہین ہوا ہے تو ایک مرتبہ فرمایش
روانہ کر کے ہمارے قول کی تصدیق فرمائین ہمین امید ہے کہ ہماری خوش معاملگی دیانت
راست بازی سے آپ فائدہ اُٹھا کر ہمکو شکر گذار فرمائین گے۔ اپنا پتہ مفصل
اور صاف تحریر فرمائین

المشتہر

منیجر تیج کمار پریس صنیع بکڈپو حضرت گنج

لکھنؤ